نمبر ا | مطبوعہ یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۲-اپریل ۱۸۹۵ء روز جمعہ | جلد ۷

یجروید ادھیائی ۳۲ منتر ۱۷

अद्भ्यः सम्भृतः पृथिव्यै रसाच्च विश्वकर्मणः समवर्त्तताग्रे । तस्य त्वष्टा विदधद्रूपमेति तन्मर्त्यस्य देवत्वमाजानमग्रे ॥१७॥

ارتھ - جل - پرتھوی - اور سارے وشو کے کرم جسکے سہارے سے ہوتے ہیں (اُس) سورج سے پہلے پرکارشٹ ہوئے رس سے پہلے یہ جگت برتمان ہوتا ہے۔ اُس جگت کے اُس سوروپ کو سمپن کرنیوالا ایشور بدہان کرتا ہوا سرشٹی کی آد میں منش کے کرتبیہ کرم اور دیوت کو پراپت ہوتا ہے "موجودہ سرشٹی میں کیے کرموں کا پھل پردا تا پرمیشور کو بتلاکر اُس منش کا سمادہان کرتے ہیں - جسکے اُس کے ہردے میں اسنگھیہ اپن ہوتی ہے - پرشن ہوتا ہے "اب تو کرم انوسار پھل ملیگا - لیکن اس سے پہلے منشیوں میں گنوں کا بھید کیوں ہوا۔" وید اسکا اُتر یوں دیتے ہیں کہ سب کشم اوستھا سے پرکرتی کو ستھول اوستھا میں لانیوالا پرماتما پرمانوں کے گنوں کے انوسار اسکا بدہان کرتا ہے - اور اسی طرح منشیہ سرشٹی کو اُتپن کیے ہوئے پوربلے کیے کرموں کے انوسار انکو اچھی یا بُری یونی میں پیدا کرتا ہے - وہاں پکشپات کا نشان تک پایا نہیں جاتا - جیسی کرنی ویسی بھرنی یہہ ایشور کا اٹل نیم ہے - اسلیئے

ایشور کے بنائے ہوئے ست پدارتھ سب کے لیئے یکساں اُپیوگی ہیں - فرق صرف اپنے پُرشارتھ کا ہے - جسکی وجہ سے وہی پدارتھ جو ایک کے لیئے فائدہ مند ہیں - دوسرے کے لیئے دکھدائی ثابت ہوتے ہیں - اسلیئے پرماتما کے سرشٹی نیم کا گیان حاصل کر کے اسکے انوکول جیون کرنا منشیہ کا کرتبیہ ہے

ایک مہان کاریہ

آریہ مت کی بال بدہوا کا دکھڑا کس کو خون کے آنسو نہیں رلاتا - ؟ - زمانہ کی ضرورت کو محسوس کر کے ایک دیش بھگت جو انگریزی دان ہیں اور سنسکرت اور فارسی کے بھی اچھے ودوان ہیں - بواہ کی ضرورت نہ محسوس کرتے ہوئے بھی طیار ہوئے ہیں - کہ کسی بال بدہوا سے بواہ کر لیویں - بال بدہوا میں اوصاف ذیل ہونے چاہیئے (۱) عمر ۱۸ سالوں سے کم اور ۲۴ سالوں سے زیادہ نہ ہو - (۲) گُن کرم کیوار کشتری ورن میں سے ہو - اگر بال بدہوا کے سمبندہی جنم کی بیوستھا کو توڑنے کی جرأت نہ رکھتے ہوں تو کھترانی ہو (۳) اوم کل سے ہو اور خود کسی انگ سے ہین نہ ہو (۴) ٹڈل تک تعلیم پائی ہوئی ہو یا اسکے برابر لیاقت رکھتی ہو (۵) ضعیف الاعتقادیوں سے بری ہو اور اپنے پتی کی آگیا انوسار برے کی ناجائز رسوم کو توڑنے کے لیئے طیار ہو (۶) قبل بواہ کے فریقین ایک دوسرے کو سمبندہیوں کے روبرو دیکھ سکیں تاکہ ایک دوسرے کے حسن و قبح کسی قدر معلوم کر سکیں - کل خط و کتابت معرفت مینیجر اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر شہر ہونی چاہیئے - جن سے کہ مفصل حالات معلوم ہو سکتے ہیں - خط و کتابت فریقین کو تا فیصلہ بواہ پرائیوٹ رکھنی ہوگی - المشتہر ایک آریہ

ست دھرم پرچارک

کا

ساتویں سال میں قدم رکھنا

ساتویں سال میں قدم رکھتے ہوئے نامناسب نہ ہوگا - اگر ہم اپنی گزشتہ چھ سالہ زندگی پر کچھ وچار کریں جہاں ہر سال کے آخر میں ساہوکار اپنے لین دین کا حساب کرتے ہیں - وہاں اہلی اور ادنےٰ ہر ایک قسم کی گورنمنٹ اپنے اپنے گزشتہ برتیدہ پر غور کی نظر ڈالتے ہوئے اپنی بجٹ وا پراجیکٹ کا اندازہ لگاتی ہے - قومی فرض کا اندازہ لگا کر آئندہ سال کے لیئے بجٹ تجویز ہوتی ہے - ہر ایک انسان کا ذاتی برتیدہ ایک گورنمنٹ ہے - اور اسلیئے ہر ایک بدھیمان پُرش نئے سال کے شروع ہوتے ہی اپنی ضروریات کو گزشتہ تجربے سے سمجھ کر انکے رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے - لیکن بعض موقعہ ایسے آتے ہیں جبکہ صرف گزشتہ ایک سال کے کاموں پر خیال سے تسلی نہیں ہوتی - جبکہ انسان کو زندگی کے اُس حصے کے آغاز کی طرف جانا پڑتا ہے - جبکہ اُسنے اپنے لیئے ایک نیا راستہ ڈھونڈا تھا - اور پھر منزل بمنزل دیکھنا پڑتا ہے - کہ اُس عرصہ میں انسان اپنے ہم جنسوں کی بھلائی کا کچھ ذریعہ بن سکا یا نہیں سمت ۱۹۴۶ کے یکم بیساکھ سے جبکہ ہم نے اس پرچے

کے ذریعہ سے پبلک کی خدمت شروع کی۔ اب تک ست دھرم پرچارک نے کئی رنگ بدلے لیکن اسقدر ہمیں تسکین ہے۔ کہ ہر ایک رنگ میں اسنے اپنے بنیادی اصول یعنے ستیہ کی پیروی کو نہیں چھوڑا۔ البتہ سمت ۱۹۵۰ اور سمت ۱۹۵۱ میں کئی مرتبہ بعض ناعاقبت اندیش ہمعصروں اور بعض کمزور آتماؤں نے اودیا میں پھنکر ست دھرم پرچارک کو اپنے اعلے معراج سے گمراہ کرنیکی کوشش کی۔ لیکن گو ایک وقت اسکی حالت کچھ ڈانوانڈول سی معلوم ہوتی تھی۔ تاہم دھورتوں کی دھورتتا کو محسوس کرتے ہوئے اسنے گرتے گرتے اپنے تئیں سنبھالا۔ اور آخرکار اسکے دوشمنوں کو اپنی کوششوں سے ناامید ہونا پڑا۔ جہاں ایک طرف پرچارک نے اپنے بنیادی اصول کو اپنی چھ سالہ زندگی میں نہیں بھلایا وہاں دوسری طرف ہم یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ فروعات میں اسنے اپنے وعدوں کو کہاں تک پورا کیا۔

ہمارے وعدے

ہم نے دو روپیہ سالانہ قیمت پر چھوٹی تقطیع کے آٹھ صفحے ہفتہ وار اپنے ناظرین کے پیشکش کرنیکے وعدے پر کام شروع کیا تھا۔ لیکن چند ہی اشاعتوں کے بعد معلوم ہو گیا۔ کہ ہم عدد وا میرست میں پھنکر پرچارک اپنے فرائض ادا نہ کرسکیگا۔ اسلئے دوسرے ہی سال صرف دو سالانہ قیمت بڑھا کر حجم دو چند کیا گیا۔ اور آخرکار رفتہ رفتہ زیادہ نفیس کاغذ پر بڑی تقطیع کے ۱۶ صفحوں کی صورت پکڑ اپنے ناظرین کی خدمت کرنے لگا بلحاظ اس ترقی کے قیمت صرف تین روپیہ سالانہ مقرر ہوئی۔ لیکن تجربے سے معلوم ہوا کہ پرچارک کے بہت زیادہ بیش قیمت ہو جانے سے بعض سجن پرش صرف زیادہ قیمت ہونیکی وجہ پر اسکے مطالعہ سے محروم ہونے لگے۔ ہم نے اسی حاشیوں کی سہولیت کے لحاظ سے قیمت گھٹا کر تین روپیہ سالانہ مقرر کرنیکا وعدہ کیا تھا بشرطیکہ ۱۰۰ نئے خریدار بہم پہنچا کر کے پیشتر اپنی درخواستیں بھیجدیتے لیکن افسوس کہ جن حاشیوں نے قیمت کی کمی پر زور دیا تھا۔ انہوں نے کوشش کرکے ۲۴ درخواستیں بھی نئے خریداروں کی نہ بھجوائیں۔ اسلئے مجبوراً سابقہ قیمت میں کمی کرنے کی کوئی وجہ نظر نہ آئی۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ کاغذ کی قیمت روز بروز گراں ہوتی جاتی ہے۔

انسان کو اپنی کارگذاری جتلاتے ہوئے اُن کمزوریوں اور وعدہ خلافیوں کو چھپانا نہیں چاہیئے۔ جو کہ اُس سے سرزد ہوئی ہوں۔ ہم صاف طور پر اقبال کرنے کے لئے طیار ہیں۔ کہ بعض اوقات چھپائی وغیرہ میں بڑی بے احتیاطی ہوتی رہی ہے۔ اور اخبار بھی ٹھیک موقعہ پر خریداروں کی خدمت میں نہیں پہونچتا رہا۔ لیکن انسان کمزور ہے اور اتفاقات کا غلام۔ اسلئے امید ہے کہ ہمارے ناظرین ہماری گزشتہ غلطیوں کے لئے ہمیں معاف کرینگے۔ اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جسطرح کچھ عرصہ سے چھپائی کا انتظام عمدہ ہو گیا ہے۔ اور وقت پر اخبار روانہ کیا جاتا ہے آئندہ بھی اسی طرح عمل ہوتا رہیگا۔ اب سوال یہہ ہوتا ہے۔ کہ اس بڑے عرصہ میں ست دھرم پرچارک نے اپنے اودیشوں کو کہاں تک پورن کیا۔ ہم چار

اودیش

سے پبلک کے روبرو حاضر ہوئے تھے جنہیں سے (۱) ویدک ست کا پرچار اور ستیہ استیہ کے بے تعصب نرنے کرنیکا کام جس طرح ہم نے نبھایا ہے۔ اسکا ثبوت قدردانی کے وہ خطوط ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً نہ صرف آریہ سماجسٹھ پرش ہی بلکہ دیگر مت متانتر کے پیرو ہمارے پاس بھیجتے رہتے ہیں۔ (۲) شاریرک۔ آتمک اور سماجک ترقی کے متعلق ہمارے مضامین کا نتیجہ ستر لوں اور سنسکاروں کے متعلق موجودہ تحریکیں ہی کافی شہادت لیکن جب ہم ان خطوط کی طرف توجہ دیتے ہیں جو کہ ہر روز دور دور کے آریہ سماجوں اور آریہ سماجسٹھ پرشوں کی طرف سے ہمارے دفتر میں پہونچتے ہیں۔ تو ہمیں گو نہ تسلی ہوتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ سماجک اور آتمک سنشودھن میں ست دھرم پرچارک نے بڑا مفید کام کیا ہے۔ جس جگہ بھی کوئی آریہ اپدیشک نہیں گیا۔ اسجگہ پرچارک شکتی اپنے پرچار سیکڑوں پرشوں کو ست پریمی اور ودیا پریمی سے ہٹاکر خدا پرست اپنے بنایا ہے معاملات میں پرچارک کا عقیدہ یہی ہے کہ ہمیں زیادہ ضرور جتلانے کی نہیں ہے۔ ہمارے ناظرین میں سے ایسے اکثر ہیں جو کہ ہماری تحریر کی پوری طور پر اپنے تجربے سے تصدیق کرسکتے ہیں۔ (۳) تیسرا فرض مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنے کا تھا جسکو پہلے دو سالوں تک تو بڑی عمدگی سے نبھایا گیا چنانچہ پرچارک کے جیون چرتر کے کالم نے مہاتما لیکھرام کے پیرو سادھارن تک پہونچانے میں بڑا کام کیا۔ افسوس کہ اپنی (پرنچوں) کئی کارنوں سے ہم اپنی پرتگیا کو پالن نہ کرسکے۔ لیکن آئندہ سال کیلئے جہاں دیگر فرائض

کی نسبت باقاعدہ انتظام کر لیا گیا ہے۔ وہاں
جیون چرتر کے کالموں کو بھی تازہ کرنے کا
بھی ارادہ مصمم ہے۔ پیام اور دیش ہمارا خبر کا
اقتباس پیش کرنے کا شوق جسپر چار کرنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب ہم اپنے وعدوں
اور انکے ایفاء کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں صاف
اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہم نے اپنے ناظرین
کی اسقدر خدمت نہیں کی۔ جسقدر کہ حسب اعلان
ہمیں کرنی چاہیئے تھی۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ
آئندہ اس شکایت کو ہم رفع کرنے کی کوشش
کرینگے۔ لیکن اگر ناظرین انکی دقتوں اور
ناگہانی آفتوں کا خیال کرینگے۔ جنمیں سے
کہ ہمیں گذشتہ چار سالوں میں گزرنا پڑا ہے۔ تو
بجائے افسوس کے انہیں یہ تعجب ہوگا کہ باوجود
ایسی مشکلات کے ہم انکی اسقدر خدمت بھی
کیونکر کر سکے۔

پیارے ناظرین! ہم اپنے گذشتہ تجربہ
سالوں میں جسقدر پرچے کا بقایا آپکو
بتا چکے۔ کیونکہ ہم پرانے گاہکوں کے چند ایک
دیکھ پاتے ہیں۔ ہم اپنی سیوا پرسیں بغیر
کاغذ سیاہی مزدوری وغیرہ خرید کر ہی
کر سکتے ہیں۔ جب ہم آپکی سیوا میں پہنچتے ہیں
کرتے۔ تو آپکو بھی اپنے اقرار کے مطابق
اخبار کی قیمت پیشگی بھیجنے میں دریغ نہیں
کرنا چاہیئے۔ گذشتہ چند سالوں میں دو سو سے
زیادہ خریداروں نے اپنے ذمہ کا بقایا
ہضم کر لیا۔ افسوس پھر ہے کہ انمیں بہت سے
گریجویٹ۔ جوڈیشل افسر۔ وکیل وغیرہ بھی
شامل ہیں۔ بعض صرف اپنے اپنے ذمہ کا بقایا
ادا کرنا گوارا نہیں فرماتے۔ کہ انکے خیالات کا
ہم سے اختلاف ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض

اپنے بھائیوں سے تقاضا ہونے پر صاف
کہدیا کہ دستے دشمن کا روپیہ قابو آیا چھوڑنے
کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ہمیں اپنا جائز قرضہ نہ
وصول ہونے کا اسقدر رنج نہیں ہے۔ جسقدر
کہ اپنے سوشیل بھائیوں میں کینہ پن کی سپرٹ دیکھ کر
افسوس ہے۔ ایشور انہیں ہدایت کرے۔

پیارے بھائیو! نیا سال آپکو مبارک ہو۔
آپکے شریر اور آپکے آتما کے لیے یہ نئی
برکتیں لانیوالا ثابت ہو۔ اور جگدیشور اپنی
کرپا سے ہمارے اور آپکے ہردیوں کو ان برکتوں
کے گرہن کرنے کے لائق بنا دیں۔ اوم

ایڈیٹوریل نوٹس

من جہاں ایک طرف بڑا چنچل ہے وہاں
دوسری طرف بڑا ہی موقعہ شناس ہے۔ دن
رات اسی گھات میں لگا رہتا ہے۔ کہ کب
جیو آتما بے خبر ہو اور کب اسکو پچھاڑ ڈالے
اسلیئے جو بچارن دھیر پرش کبھی بھی من کے
داؤ پیچ سے بے خبر نہیں ہوتے۔ سدا اسکی
پرچار حرکتوں پر اپنی نگاہ رکھتے ہیں۔ اور
اندریوں کو اسی لیئے سدا اپنے قابو میں رکھنے
کی کوشش کرتے ہیں۔ من کو ذرا بھی ڈھیلا
چھوڑیئے۔ اندریاں اسی وقت بے لگام
ہو جاتی ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ زور پکڑتے
پکڑتے بے قابو ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے
کہ تجربہ کار دھیر پرش ایک ساعت کے
لیئے بھی من روپی لگام کو ڈھیلا چھوڑنا نہیں
چاہتے۔

ہولی کے ایام میں رنگ رلیاں منانا سفید
پوشاکوں پر طرح طرح کے رنگ چھڑک
اور چہروں کو لال پیلے گلال سے بدشکل بنانا
بذات خود تو کسی برتی میں داخل نہیں ہیں۔ ہنسنا
کودنا۔ اور بیاہ دا سن کلول کرنا طبیعت کو ضرور
فرحت دیتا ہے۔ لیکن ان سب حرکتوں کا
مدت سے بدی کے ساتھ ایسا گہرا رشتہ پیدا
ہو گیا ہے۔ کہ اندریوں کو ایک لنگر میں ڈھیلا
چھوڑنے سے رفتہ رفتہ سب سخت بد نتائج
اپنا دخل لیتی ہیں۔ ہمارے بہت سے تعلیم یافتہ
بھائی قومی تہواروں کے بگڑنے کے سہارا
پوترتا کا پرچار کرنیوالوں کے کاموں میں بھی
ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے
کہ اس خبط کا مخرج کیا ہے۔ اور نہ اس کو
دریافت کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ تاہم
اسقدر بتلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اگر بدی
کے اونٹھ کو سر خیمہ کے اندر کرنے کی اجازت
دیجئی تو کسی دن اونٹھ کا سارا دھڑ خیمے کے
اندر دکھائی دیگا۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ قوم کا لال
اور پیلے رنگوں کے منہ پر ملنے اور شور مچانے
سے کیا تعلق ہے۔ گریشم رتو کے آنے میں ہری
کیرتن کرنا۔ اور وید دھونی کے ساتھ ہون یگیہ
کرکے وایو شدھ کرنا تو ضرور قومی دستور العمل تھا۔
سندر رنگ برنگے پھولوں کی برتنا البتہ ہماری
قوم کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے۔ لیکن اگر
منہ کو لال پیلا کرنا قومی تہوار کی نشانی مان
لی جاوے۔ تو جوتوں کے ہار۔ رنڈی لونڈوں
کے ناچ اور گالی گفتار کو کون شخص قومی
تہوار کی نشانیوں کے زمرے سے خارج
کر سکتا ہے۔ قوم قوم کی پکار مچانے والوں کو ہم
بتلاتے ہیں۔ کہ جب تک بجائے ہند قوم کے

اپدیشک قوم کی بنیاد رکھنے اور انکو پختہ مضبوط کرنے میں کوشش نہیں کرتے۔ تب تک انکی ترقی کے جھنڈے بچار کے وسیلے ہمیشہ بچایا کرتے ہیں۔ در حقیقت نصیحت ہونے مشکل ہیں۔

ہندو دھرم سبھا جالندھر شہر کے گزشتہ جلسہ پر ناٹک اور راس لیلا کے تماشے کئے گئے تھے۔ جن میں کہ دھرم سبھا کے اراکین کے علاوہ پبلک سے اور بھلے مانس بھی تماشبین بنکر بیٹھے ہوئے تھے ہمارے اعتراضوں پر سبھا منڈل کے جنرل سکرٹری نے چیر ہرن لیلا کو اشلیل ثابت کیا۔ اور انکا خرچ ممبروں کو بتلایا۔ بھاگوت پران کل کا کل اشلیل بتلایا گیا لیکن ان انوکھی تشریحوں کے بعد جنرل سکرٹری جی معہ لوکل دھرم سبھا کے پردھان شستری آدمی کے راس لیلا کے بھرشٹ تماشے کو دیکھنے کے لئے خود تشریف لے گئے تشریف کیا لیگئے تماشہ ہی بڑھا ن بھاشہ کے ٹھاکر دوارا میں گزشتہ ہوتیوں میں راس لیلا کے سوانگوں نے جو برا اثر شہر کی عورتوں اور لڑکوں پر کیا ہے اس سے عموماً جالندھر نواسی واقف ہیں دھرم والے بھی اس لیلا کو ایک دل بہلاؤ بتلایا کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی نہیں وچارا۔ کہ انکی اس کمزوری کا نتیجہ کیسا بھینکر ہونیوالا ہے ہمیں اپنشدوں کی کتھا کے لئے عموماً رات کو بھیرو کے بازار سے گزرنا پڑتا ہے ہم ہر روز بڑے کلیش سے بھیرو کے مندر کے اندر سے گھونگھروؤں کی آواز سنتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گزشتہ ناٹک اور راس لیلا کے تماشوں نے اکثر ذی عزت صاحبوں کے صاحبزادوں کو آوارہ بنا دیا ہے۔ اچھے اچھے گھرانوں کے لڑکے رات کو گھونگھرو باندھ کر ناچتے ہیں۔ کرشن۔ رادھیکا گوپیاں اور گوال بنکر سبھاشی کا سبق پڑھتے ہیں۔ اور بد چلن اوباش انکو گھورنے اور بیہودہ بنانے کے لئے انکے ارد گرد موجود ہوتے ہیں ہم حیران ہیں۔ کہ ہماری قوم کے بزرگ کیوں اندھیر میں لگے ہوئے ہیں۔ کیا انہوں نے ایک منٹ کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کی بہبودی پر وچار کیا ہے۔ کیا انہوں نے سوچا ہے کہ لڑکپن میں ٹھمکے۔ ناچنے اور ناجائز حرکات کرنے والے لڑکے خاوند اور والد کی حیثیت میں ملک کے لئے کیسے نقصان دہ ثابت ہونگے ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ سوائے بھیرو کے مکان کے دو اور جگہوں میں بھی راس لیلا اور ناچ کی بھلے مانسوں کے لڑکوں کو تعلیم دیجاتی ہے اور ان استھانوں میں امرتسر اور بنارس کی کوٹھیوں سے کم عبرت ناک پاپ نہیں ہوتے ہم جالندھر کے سب سجنوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وے بہت جلد اس برائی کا بند لگا دیں اور آرمبھ میں ہی اسکی جڑ کاٹنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اگر برائی کا برکش مضبوط جڑ پکڑ گیا۔ تو اسے کاٹنا بڑا کٹھن ہوگا۔

ریویو

لالہ بہاری لال کتب فروش بلند شہر نے ہمیں حسب ذیل کتب واسطے ریویو کے بمقام دہلی دی تھیں۔ جنکو ہم دھنیاد کے ساتھ سویکار کرتے ہیں۔

ستیہ سوپاسن واگنی ہوتر بدھی۔ معہ ترجمہ اردو و ناگری مولفہ منشی مولچند صاحب قیمت مجلد۔ گو یہ خیال کسی قدر درست ہے۔ کہ اگر پنچ مہا یگیہ بدھی وغیرہ منتروں کا اردو ترجمہ ہوگیا۔ تو لوگوں کو دیوناگری سیکھنے کے لئے کوئی رکاوٹ نہ رہیگی۔ تاہم جب یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے صوبے میں ہی ہزاروں آدمی بوجہ ہندی بھاشا نہ جاننے کے سندھیا دی کرموں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ تو بہرحال اردو ترجمہ کی ضرورت بڑے زور سے محسوس ہوتی ہے۔ مولف ٹریکٹ زیر ریویو نے اول تو وید منتروں کا حتی المقدور شدھ اوچارن اردو حروف میں دینے کی کوشش کی ہے۔ دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ ارتھ اور مختصر بدھی ہندی اور اردو دونو قسم کے اکشروں میں دی گئی ہے۔ سردست ان کے لئے جنکی ہندی کی لیاقت اعلیٰ نہیں ہے یہ ٹریکٹ بڑا ہی مفید ثابت ہوگا۔

سوشیلا دیوی۔ مصنفہ سوامی مہانند سرسوتی۔ قیمت فی جلد ۔ رہنمہ بخشا دینے والا قصہ بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے پراچین ڈھنگ پر قصے کی بنیاد ہے۔ نیکی کا بول بالا اور بدی کا منہ کالا کرکے دکھایا ہے یہ ٹریکٹ منجملہ اس سلسلے کے ہے۔ جو کہ سوامی مہانند نے ویدک ٹریکٹ سوسائٹی کے نام سے لکھنؤ میں کھولا ہے۔ اور جسکے سوامی صاحب پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ ٹریکٹ زیر ریویو لڑکیوں کے پڑھنے کے قابل ہے۔ لالہ بہاری لال کتب فروش بلند شہر سے مل سکتی ہے۔

امیر آدمیوں کو چاہیئے کہ پتری پاٹ شالاؤں میں مفت تقسیم کریں۔

جیون چتر

بھومکا

بزرگ رشیوں اور سچائی پسند عالموں کے جیون چتر کے ذریعہ سے دہارمک شکشا دینے کا طریقہ بھارت ورش کے لئے کچھ نیا نہیں ہے۔ پراچین آریہ ورت میں یہ بان پرستی جہاں تھا اور درکت سادہو جو ہمیشہ بزرگوں نے آچرنوں کی تمثیلوں کے ذریعہ سے اپنے شاگردوں کو دہارمک تعلیم دیا کرتے تھے۔ اپنشد گرنتھ جو کہ رشیوں کے بان پرستھ اوستھا کے اپدیش ہیں۔ ایسی ہی تمثیلوں سے پر ہیں۔ البتہ تاریخوں اور تیتھیوں کو اسار اور بدلنے والا سمجھ کر انکا ذکر ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اس انیسویں صدی کے نئی روشنی کے زمانے میں بڑے فخر کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ پراچین لوگ اتہاس اور جیون چتر کے سار کو نہیں جانتے تھے۔ لیکن اگر تھوڑا غور کیا جائے تو صاف اقرار کرنا پڑتا ہے کہ انیسویں صدی نے اتہاس اور جیون چتر کے گورو کو ابھی تک بہت کم سمجھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یورپ کی قومیں صدیوں کے اندہیرے سے لوٹ پوٹ کے ساتھ نکلتی ہوئیں اب کسی قدر سمجھنے لگی ہیں کہ اتہاس اور جیون چتر منشیہ کی سچی شکشا میں کہاں تک مفید ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارا ابھاگی دیش اب تک غفلت کی نیند میں ہی سو رہا ہے۔ مہابھارت کے خطرناک جنگ نے ہمارے ساتھ صرف یہی ظلم نہیں کیا کہ ہم سے دہرماتما ودوانوں اور اعلیٰ دماغی طاقتوں کو چھین لیا۔ بلکہ ہمیں سار اور اسار میں تمیز کرنے کے لائق بھی نہیں چھوڑا۔ اسکے بعد پرانوں کا تیرہ و تار زمانہ آیا جسمیں سوارتھ اور اودیا کا پورا راجیہ ہو گیا۔ اور اس بدنصیب بھومی کے رو برو رہنے سہی روشنی بھی غائب ہو گئی۔ پھر زمانہ کے ایسے انقلابوں میں سے گزر کر اگر بھارت ورش کا کوئی اتہاس موجود نہ ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں ہے۔ تعجب ہے تو صرف یہ کہ درشنوں اور اپنشدوں کے ذریعہ پراچین آریہ ورت کی مکمل تاریخ مختصر طور پر اس صدیوں کی رل چال میں بچ رہی۔ زمانہ حال میں اتہاس عموماً تاریخوں کے مجموعے کا نام رکھا جاتا ہے۔ اور اگر سچا اتہاس تاریخوں کا ہی مجموعہ ہوتا تو ہمیں کلام کو جگہ نہ تھی کہ بھارت ورش کا پراچین کوئی بھی اتہاس موجود نہیں ہے۔ لیکن یورپ کے یور شاستھی محققوں نے بڑی تفتیش اور تجربے کے بعد فتویٰ دیدیا ہے۔ کہ سچے اتہاس کے ساتھ تاریخوں کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ تاریخوں کا ذکر سلسلے کی یادداشت کے لئے کیا جاتا ہے۔ ورنہ اتہاس کا تعلق صرف اس عالمگیر تبدیلی کیساتھ ہے۔ جو کہ پرماتما کے نیموں کے انوکول یا پرتیکول چلنے سے قوموں کی حالت میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ جیون چتر لکھنے کا ادیش بھی یورپ کی محقق قوموں نے اب سمجھا ہے۔ مگر گزشتہ زمانے میں یورپ بھی جیون چتر سے صرف ذاتی تفریح مراد رکھتا تھا۔ اور اسلئے تاریخوں اور معمولی واقعات کی ایسی گرنتھوں میں بھرمار ہوتی تھی لیکن یورپ کے چند ایک محققوں نے اب ثابت کیا ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کے جیون چتر صرف ان بڑے بڑے واقعات کا مجموعہ ہیں جنہوں نے قوموں کی حالتوں کو پلٹا دیدیا ہے۔ افسوس کہ بھارت ورش نے یورپ کی تقلید کرتے ہوئے انکے اوگن تو بہت گرہن کر لیئے۔ جنکے ترک کرنے کے لئے

دنیا کی اکثر خیالات کے پیشوا اسوقت اپنے دماغ لڑا رہے ہیں۔ اور انکے وہ گن جو بہت کم گرہن کیئے ہیں۔ چنانچہ قصہ نویسی کے میدان میں ہمارے جتقدر بہائیوں نے قدم بڑھایا ہے۔ انہوں نے یورپ کی اصلی سپرٹ کو جو کہ ناول نویسی کی تہ میں کام کر رہی ہے ہرگز نہیں سمجھا۔ اسی طرح جیون چتر لکھنے کا خبط بھی ہمارے بہائیوں میں کسی قدر پہیلا لیکن جیون چتر لکھنے کے اصلی ادیش کو انہوں نے نہیں سمجھا۔ اور اسی سبب سے بہی قصہ بیان کر کے غم غلط کرنا ہی انکا دستور العمل بن چلا ہے۔ لیکن بعض مرتبہ یہ اعتراض ہوا کرتا ہے کہ موجودہ بھارت ورش میں ایسے آدمی ہی نہیں گزرے جنکے جیون چتر لکھنے کچھ مفید ہو سکیں۔ ہمارا تجربہ ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ اس قسم کے اعتراضات صرف وہ لوگ ہی کیا کرتے ہیں جنہیں کہ سچی سادہ کی عادت نہیں رہے۔ تاکہ ہمارا دیش صدیوں سے غلامی کی حالت میں چلا آتا ہے۔ اور اب تک غلامی کی عادت سے ہم آزاد نہیں ہوئے۔ جسکا بڑا بھاری ثبوت یہہ ہے۔ کہ ہماری قوم کے بہت سے نام منصف جو کچھہ لکھتے ہیں۔ اسی سے مراد اپنے ناظرین کا غم غلط کرنا ہی ہوتا ہے لیکن قوم خواہ کیسی ہی ابتر حالت میں کیوں نہ ہو۔ اسکے خیالات کو پلٹا دیکر اسے ابھارنے والے ہمیشہ ہی پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور انکے جیون چتر قوم کے نوجوانوں کو نہ صرف انتی کا سیدھا راستہ ہی دکھلا جاتے ہیں۔ بلکہ قوم کی آئندہ نسلوں کے لئے جیوتی منتبہ کا کام دیتے ہیں بھارت ورش بھی اس اصول سے مستثنے نہیں ہے ٭

باقی آئندہ

پرشنوتر

برہمہ چاری ٹھاکر داس جی نے مقام کھرڑ سے کچھ پرشن بھیجے ہیں۔ جنکا اُتر سلسلہ وار دیا جاتا ہے۔ یدی ہمارے کسی پاٹھک کو اِنپر وشیش اُتر سوجھیں تو وے بھی لکھکر بھیجدیں اپنے اُتر دیکھی ہماپتی پر ہم اُنہیں بھی درج اخبار کر دینگے۔

پرشن (۱) مہابھارت آدی گرنتھوں میں آریہ ستان کے بزرگوں اور یودھاؤں اور راجاؤں کے شکار کا اُدیوگ پایا جاتا ہے وہ کس نمت سے تھا؟ مانس بھکشن کے پرایوجن سے یا درندوں و شکاری جیوؤں کے مار پھینکنے کے لیئے پریتن کیا جاتا تھا۔ اور مہابھارت کے ہاتھ کیش پرسنگ میں ارجن و بھیم کا شکار کو جانا و شکار لاکر مانس کا یگیہ کرنا وام مارگیوں کا لکھا ہوا جاوے۔ یا بیاس جی نے لکھا ہے۔

اُتر (۱) مہابھارت گرنتھ کی بنیاد ضرور بیاس جی نے ڈالی لیکن اُنکے بنائے ہوئے صرف ۰۰ ۸۸ ہ شلوک تھے۔ اُنکے ساتھ اُنکے چیلوں نے پانچ ہزار چھ سو شلوک اور شامل کر دیئے۔ اسکے بعد بڑھتے بڑھتے مہاراجہ بکرما جیت کے وقت میں مہابھارت میں بیس ہزار شلوک ہو گئے مہاراجہ بھوج کے پتا کے سمے میں پچیس ہزار اور مہاراجا بھوج کے اپنے سمے میں تیس ہزار شلوک تک مہابھارت کی ضخامت پہونچ چکی تھی۔ یہہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی پستک میں درج ہے جسکا حوالہ مہرشی دیانند نے اپنے ستیارتھ پرکاش طبع چہارم کے صفحہ ۲۹۹ پر دیا ہے۔ پس شکار کے متعلق جسقدر اتہاس مہابھارت میں درج ہیں۔ ممکن ہے کہ وے ویاس جی کے بعد وام مارگیوں نے ڈالدیئے ہوں۔ کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ ویاس جی کے زمانے میں سوائے خونخوار جانوروں کو نشٹ یعنی رکھشا کے نمت مارنے کے کشتری شودرا اور راجا لوگ شکار صرف شوقیہ یا مانس بھکشن کے لیئے کرتے ہوں کیونکہ منو جی نے شکار کو نندت کرم لکھا ہے اور راجوں میں اسکے رواج کو دوشت بتلایا ہے۔ اور بہادر لوگ ہمیشہ خونخوار جانوروں کے مارنے کے علاوہ ہر قسم کے شکار کو بیرحمی سمجھتے رہے ہیں۔ انگریزوں میں بھی ایکبک الساموں کی بہادری کا انحصار صرف بہادری پر تھا۔ اسوقت تک چڑیوں وغیرہ کے شکار کرنیوالے حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اورنگ زیب بادشاہ شکار کو بادشاہوں اور سپہ سالاروں کی شان کے خلاف کہا کرتے تھے۔ پس گوشتخوری کی نیت سے شکار کا رواج یدھشٹر اور ارجن کے زمانے میں ہو نہیں سکتا تھا۔ یہہ بات ثابت شدہ ہے کہ بدھ کے پہلے وام مارگیوں کے خیالات پھیل چکے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ اُسی فرقہ کے بڑے بھیوں نے مانس کے یگیہ کا بیان مہابھارت میں کر دیا۔ کیونکہ اسوقت مہابھارت میں تیس ہزار سے کہیں زیادہ شلوک موجود ہیں۔

پرشن (۲) منوسمرتی کا ابتدائے عالم آفرینش میں منو جی کا رچنا اور وشوامتر کا جو اس چترپگی کے ترتیا یگ میں موجود تھا چھتری نسل سے برہمن کہلانے کا جو اتہاس ہے اُسکا اسمیں موجود ہونا انسان کی عدم تمیزی کی تلوار سے کٹ کر وسوسے میں ڈال جاتا ہے کہ عقل قیاس نہیں کرتی۔ اگر معاملہ سچا ہے۔ تو بالمیک جی نے دس ہزار برس پہلے رامائن کو رچا تھا۔ کیوں سچی بات نہیں ہے۔

اُتر (۲) سرشٹی کے آدمیں ویدوں کا پرکاش ہوا۔ اُسکے بعد منو جی نے اپنا دھرم شاستر بنایا نہ کہ موجودہ منوسمرتی۔ منو جی کے بنائے ہوئے دھرم سوتر تھے۔ جس زمانے میں منو جی ہوگذرے ہیں اُس زمانے میں شلوک بنانے کا طریقہ جاری نہ تھا۔ بلکہ رشی سوتروں میں اُپدیش کیا کرتے تھے۔ آپستمب آدی سوتر گرنتھوں سے پتا لگتا ہے۔ کہ منو جی کا دھرم شاستر سوتروں کی شکل میں تھا۔ کیونکہ اکثر جگہہ رشیوں نے منو کے سوتروں کا پرمان بھی دیا ہے۔ افسوس کہ اسوقت مانو دھرم سوتر کہیں ملتے ہی نہیں ہیں جنہیں گرنتھوں میں آندولن کرنیوالے بھارت درشیہ اور یورپ میں سنسکرت ودوانوں نے نشچے کیا ہے۔ کہ منو جی کا آشا لیکر نارد نے پہلے شلوکوں میں بنی جنمیں بارہ ہزار شلوک تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مانو دھرم سوتر و سکا آشا لیکر نارد سے پہلے بھی ایک گرنتھ شلوکوں میں بن چکا تھا۔ کیونکہ نارد اپنے دیباچے میں لکھتا ہے۔ کہ منو کے ایک ہزار اُدھیائے تھے جنمیں ایک لاکھ شلوک تھے۔ نارد کے بعد بھرگو نے صرف چار ہزار شلوکوں کی منوسمرتی بنائی اور موجودہ گرنتھ میں جسکا بنانیوالا بھرگو گرنتھ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ صرف ۲۶۸۵ شلوک ہیں سند صرف یہی بلکہ اِن ہر سہ گرنتھوں کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے گرنتھ کاروں نے گذشتہ گرنتھوں میں سے اکثر شلوک لیکر بھی اپنی طرف سے اور شلوک ایزاد کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ مانس بھکشن کے متعلق اکثر نئے گرنتھ کے شلوک پراچین گرنتھوں میں نہیں ملتے۔ پس وشوامتر آدی کی طرف جسقدر اشارے ملتے ہیں اور جسقدر انسانوں کے کاموں کے

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ بھگت رام - آپکا مضمون شائع کرنا ضروری نہیں ہے - اس بحث کے چھیڑنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے - ایڈیٹر

فورٹ منٹگمری آریہ سماج کے سکرٹری صاحبان سے علیحدہ ہوکر اپنا الگ ادیدیشک رکھنے لگے ہیں - اور انکی رائے میں پرتی ندھی سبھا کا روپیہ سبھا ہے اِس کے کہ ادھکاری نہیکے ہاتھہ نہیں آرہے - بینک ہضم کرلے تو بہتر معلوم ہوتا ہے - ہم انہیں اس انوکھی کارروائی کے لیئے مبارکباد دیتے ہیں - ایڈیٹر

آریہ سماج کرنال کے تیسرے سالانہ اُتسب کا برتانت

ادل ایشور پرماتما کا اتی دھنباد کیا جاتا ہے کہ جسکی اتل مہاں سے اس سماج کو اپنا سال شانتی اور آنند کے ساتھہ ویتیت کرنے کے بعد سالانہ اُتسو منانے کا موقعہ ملا اُتسو کی تاریخ ۲۸ و ۲۹ - مارچ ۱۸۹۶ء نیت ہوکر تقریباً سب سماجوں میں نمنترن پتر پہلے ہی بھیجے روانہ کیئے گئے - اور معمولی طور پر اخباروں میں بھی مشتہر کرایا گیا تھا - علاوہ ازیں پروگرام اور پرشٹھ پتر چھپوا کر شہر اور گرد و نواح کے معزز رؤسا اور اشخاص کے پاس بغرض شمولیت بھیجے گئے تھے - ۲۷ مارچ سے آریہ بھائیوں کی آمد آمد شروع ہوئی ۲۷ - تاریخ کو ۴ بجے شام سے نگر کیرتن صدر بازار سے شروع ہوکر شہر کے بڑے بڑے بازاروں اور مشہور کوچوں میں سے گزر کر بوقت ۸ بجے سماج مندر میں پہونچکر ختم کیا گیا - پریم اور ایشور بھگتی کے بھرے ہوئے بھجنوں کو سننے کے لیئے نگرواسی اکثر شت ہوکر بھجن منڈلی میں آمنڈے چلے آتے تھے - جس سے یہہ نتیجہ نکالنا کچھہ مشکل نہیں ہے کہ لوگوں کے دلوں میں سامانک بھجنوں نے کس قدر اثر پیدا کیا - یہہ کہنا کچھہ مبالغہ نہیں ہے - کہ اسال پچھلے دو سالوں کی نسبت نگر کیرتن بہت دھوم دھام اور رونق کے ساتھہ سماپت ہوا - جسکی خاص کر وجہ یہہ ہے - کہ شیخ نبی بخش راگی اور لالہ چھیدا لال کی خوش الحانی نے لوگوں کے دلوں پر بہت اثر پیدا کیا -

۲۸ - مارچ کی صبح کو جلسہ کی کارروائی گنجے دروازہ کے متصل ایک فراخ مکان میں کی گئی جسکو بابو جھجو رام صاحب پردہان سماج ہذا نے نہایت کوشش اور سرگرمی کے ساتھ وید منتروں اور گلدستوں وغیرہ سے سجا کر نہایت خوشنما سماں کر رکھا تھا - بوقت ۸ بجے ہون کے ساتھہ شروع ہوئی - لالہ منشی رام جی پردہان شرومنی پرتی ندہی سبھا پنجاب اور پنڈت لیکھرام اور پنڈت رام رتن جی نے ہون کرایا - جسکی سوگندہی سے تمام منڈپ مہک اٹھا - اور حاضرین جلسہ کے دل اور دماغ کو تر و تازگی بخشی - اسکے بعد لالہ منشی رام جی منشی اتی منوہر اور پریم بھرے ہوئے موثر شبدوں میں پرارتھنا کرکے ایک منتر کمھشہ اوپنشد میں سے حاضرین کو سُنایا اور شرح کیا تھا - گویا پریم اور فصاحت کے شبدوں میں لوگوں کے ہردیوں پر جادو کی طرح اثر کرنیوالا آتمک شکشا کا بھنڈار تھا - جسکا ایک ایک شبد آب زر سے لوح دل پر لکھنے کے قابل تھا - زندگی اور موت کے بھید کا چتر حاضرین کے سامنے اس طرح سے کھولکر دکھلایا - کہ شردھالو گن لالہ صاحب موصوف کی لیاقت پر صد آفرین کہتے تھے - یہہ سرمن ۱½ بجے ختم ہوکر ایک بھجن گایا گیا - اسکے بعد چودہری خوب چند صاحب ساکن کوتھرانہ ضلع میرٹھہ کا نتیجہ ہون کے فوائد پر ہوا - چودہری جی کا لکچر ایسی بھاشا میں تھا - جو ناخواندہ ملک اور گرام والوں کے لیئے بہت لابھہ دایک ہوا - چودہری صاحب نے ہون کے گوڑہ رشتے کو مفصل طور سے لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیا - ۱۱ بجے آرتی ہوکر صبح کی کارروائی ختم ہوئی - پھر دوپہر کی کارروائی ۲ بجے سے شروع ہوئی - اول بھجن ہوئے - اسکے بعد پرشن اُتر کا وقت آیا - کئی مرتبہ منتری سماج نے کھڑے ہوکر حاضرین جلسہ سے نویدن کیئے - کہ اگر کسی کو آریہ سماج کے سدھانتوں پر کسی پرکار کا سنشا ہو - تو وہ اسوقت ظاہر فرما دیں مگر کسی نے اس عرصہ میں کوئی سوال نہیں کیا - اسکے بھجنوں میں یہہ سماپت کیا گیا مگر جسوقت سمہ قریب ختم ہونیکے تھا اُسوقت ایک شخص چودہری کیول رام جاٹ ساکن ... نے یہہ اعتراض اٹھایا - کہ دیوی - دیوتا

اور تیرتھ۔ مندروں اور کہیے بنائے گئے ہیں۔
جواب میں چودہری خوب چند نے کھڑے ہوکر
انکو بہت اچھی طرح سمجھا دیا۔ اور تسلی کرکے یہ
کہا۔ کہ دیوی دیوتا وغیرہ بلحاظ الفاظ کے
سب ٹھیک ہیں۔ یعنی دیوتا وغیرہ شبد ودوان
اور مہاتماؤں کے لیئے موزوں کیئے
ہوئے ہیں۔ لیکن اب ان الفاظ کو جنکے
لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں ہے
کیونکہ یہہ پتھر وغیرہ کی مورتیں ہیں جنکے واسطے
دیوتا شبد ہرگز مستعمل نہیں ہوسکتا۔ اسکے
بعد ایک شخص بابو ساولمل برہمن کرنال نے یہہ
سوال اوٹھایا۔ کہ ایشور کو جب ہم حواس خمسہ کے
ذریعہ سے نہیں معلوم کرسکتے۔ تو ہمارے پاس
ایشور کے جاننے کا کونسا ذریعہ ہے۔ اس کے
جواب میں پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر
نے یوں ور تشفی فرمائی۔ کہ چونکہ ایشور کوئی
محسوس پدارتھ نہیں ہے۔ اسلیئے اسکے جاننے
کے لیئے ہمارے پاس ایسے ہی پدارتھ موجود
ہیں جو محسوس نہیں ہیں۔ دھرم یہہ ہیں یعنی چت
بدہی۔ اہنکار۔ انکے ذریعہ سے ایشور سمجھا
جاسکتا ہے۔ اور گایتری منتر کو ٹھیک ٹھیک
وچار کرنے سے آتما کی شدہی دوارا پرماتما کا
ملاپ ہوسکتا ہے۔ اور کسی پرکار سے نہیں۔ اسپر
معترض نے کہا۔ کہ میں ہر روز سندھیا اور گایتری
کرتا ہوں۔ مجھے تو ایشور کا گیان نہیں ہوا۔
اسپر پنڈت جی نے اوتر دیا۔ کہ سندھیا اور
گایتری کو طوطے کی طرح پڑھنے سے گیان نہیں
ہوسکتا۔ تاوقتیکہ اسپر وچار پورک دھیان
نہ دیا جاوے۔ اور منہ انکول اپنے آچرنوں
کی شدہی نہ کیجاوے۔ چنانچہ بابو ساولمل بیٹھ
گئے۔ اسکے بعد بھجن ہوکر منتری سماج نے سالانہ

رپورٹ آریہ سماج پڑھکر سنائی۔ رپورٹ کے
خاتمہ پر بابو ساولمل مذکور نے طریقہ اوپاسنا
دریافت کیا۔ پنڈت لیکھرام جی نے جواب
میں وہ طریقہ بتلا دیا۔ اسکے بعد ۲ ½ بجے
پنڈت رام بھجدت جی بی اے کا لکچر شروع
ہوا۔ اپنے لکچر میں پنڈت صاحب نے جملہ مذاہب
سے مخاطب ہوکر یہہ سمجھایا۔ کہ حالانکہ جملہ مذاہب
خدا کو انترجامی اور سروگیہ مانتے ہیں۔ مگر یہہ
ماننا انکا عملی طور پر نہیں ہے۔ اور ممبران آریہ
سماج کی توجہ اسکی نسبت خصوصیت سے
دلائی۔ اور یہہ فرمایا۔ کہ دنیا میں جبکہ ہم یہہ
دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص پاپی سے پاپی بھی
اپنے ماں باپ وغیرہ کے سامنے جنکو وہ قابل
ادب سمجھتا ہو۔ چھوٹے سے چھوٹا پاپ بھی کرنے
کی جرات نہیں کرسکتا۔ مگر ہم ایشور کو سروگیہ اور
انترجامی مانتے ہوئے بھی یعنی یہہ جانتے
ہوئے بھی کہ ایشور ہر جگہ پر ہر وقت موجود
ہے۔ اور جو کچھ دہرم یا ادہرم کے کام ہم
کرتے ہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ بڑے سے
بڑے پاپ اور ادہرم کرتے ہیں۔ اس سے
صاف ظاہر ہے۔ کہ ایشور پر ہمارا وشواس نہیں
ہے۔ کہ وہ انترجامی اور سروگیہ ہے۔ اگر ہماری
پوری نشچے ہوتی۔ تو ہرگز ممکن نہ تھا۔ کہ ہم سے کسی
پرکار کا کیسا ہی پاپ بھی پرگٹ ہوتا۔ اس مضمون
کو پنڈت صاحب نے اس خوبی سے ادا فرمایا۔
کہ باوجودیکہ اسوقت قریب آٹھ سو آدمیوں
کا انبوہ تھا۔ مگر سب کے سب ہمہ تن گوش
ہوکر پنڈت صاحب کے اپدیش کو سن رہے
تھے۔ اور تعریف کرتے تھے۔ اسکے بعد بھجن
ہوکر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا لکچر شروع
ہوا۔ پنڈت جی نے آریہ قوم کو پریاگ کے

اکھے بٹ سے تمثیل دیکر اپنے ویاکھیان کی
ہومسکا شروع کی۔ اور یہہ نتیجہ دکھلایا۔ کہ جس طرح
سے یہہ اکھے بٹ جسکی بناوٹ اور صورت سے
اسکا بہت ہی قدیم ہونا پایا جاتا ہے۔ زمانہ کی
گردش سے اب تک بچا رہا۔ اور بالکل معدوم نہیں
ہوا۔ اور اب تک جان باقی ہے۔ اسی طرح
سے یہہ آریہ قوم جو دنیا میں سب سے قدیم قوم ہے
اب تک باوجود بہت سے حملوں کے برداشت
کرنے کے زندہ موجود ہے۔ مستند پرمانوں سے
پنڈت صاحب نے اس بات کو ثابت کردیا۔ کہ
دنیا میں بہت سی قومیں تھوڑی تھوڑی سی
سختی اور مصائب دیکھکر دشمنوں کے ہاتھ
سے پائمال ہوگئیں۔ مگر یہہ قوم جو ہزاروں
برس تک متواتر یکے بعد دیگرے بہت سی
مصیبتیں اوٹھاتی رہی جس سے اس کے
آتمک اور سماجک اور شاریرک حالت میں
زمین آسمان کا فرق ہوگیا۔ زندہ اور صحیح
سلامت رہی۔ ضرور ہے۔ کہ یہہ قوم کسی نہ
کسی دن پلٹا کھاویگی۔ اور اسی طرح سے
جیسے کہ پراچین کال میں تھی۔ دنیا میں آتمک
بل پیدا کریگی۔ پنڈت صاحب کا لکچر نوادر کی
حوالوں سے بھرا ہوا تھا۔ کوئی امر ایسا نہ
تھا۔ کہ جو بلا ثبوت ظاہر کیا گیا ہو۔ اس لکچر
کا اثر سامعین پر بہت ہی اچھا رہا۔ یعنے
درمیان لکچر کے متواتر چیرز دیے گئے۔
پنڈت صاحب سے آریہ پبلک خصوصاً اور
دیگر عموماً واقف ہیں اور انکے لکچر ہرجگہ
ایسے ہی عمدہ موثر اور موزوں ہوتے ہیں
کہ جنکی تعریف کا اندازہ پبلک نہیں لگاسکتی
بیشک یہہ لکچر ہندو اور آریہ قوم کو اپنی حالت
کی طرف نہایت توجہ سے غور کرانیوالا تھا

جی۔ سوامی جانند جی معہ اپنے شنشوں کے آنجگہ براجمان ہیں۔ سال گذشتہ میں اس سماج نے سنسکاروں کی طرف خاص توجہ دی۔ آمدنی ۳۰۰ روپیہ کے قریب ہوئی۔ خرچ اس سے کم ہوا۔ ایک اپدیشک عہ روپیہ ماہوار کا سماج کی طرف سے ہے۔ جو کہ لائق ہے۔

آپکا تابعدار

بشمبر داس از جے پور

آریہ کنیا آشرم جالندھر کے نیم

ہدیت ہو کہ ہم کو عنوان بالا کے نیموں پر نکتہ چینی کرنے ... ہیں۔ آشا ہے۔ کہ انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر انکا اُتر دیوے۔

(۱) چونکہ یہ نیم آشرم کے لئے ہیں۔ جن کنیاؤں کے ذریعہ ہم سنسکرت کو مادری زبان بنانا چاہتے ہیں۔ لہذا ایسے نیموں میں انگریزی زبان کے الفاظ مثلاً سپرنٹنڈنٹ مینیجر۔ فنڈ۔ بکس۔ ڈسک وغیرہ ہونے اچھے نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ اکثر اوقات کنیاؤں کے گوش گذار ہونگے بجائے انکے سنسکرت الفاظ رکھنے چاہئیں۔

(۲) نیم نمبر ۲۔ لفظ کنیا میں استری کیوں شامل کیا ہے۔ اگر استری سے مراد شادی شدہ کنیا ہے تو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ایسی کنیاؤں کو آشرم میں داخل کرنا ہانی کارک ہوگا۔

(۳) نیم نمبر ۱۱۔ زیورات صرف کان کی مُرکی اور ناک کی نتھنی اس انداز کی ہونی چاہیے جو چھیدہ قائم رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ اور کوئی زیور پہننے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

(۴) نیم نمبر ۱۵۔ اس نیم سے کئی طرح کے نقص پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہذا اسکو اس طرح بدلنا چاہیے

آشرم باسیوں کے سوا اپنے والدین یا ولی کے اور کسی کے ساتھ پتر ویوہار کرنے کی اجازت نہیں ہوگی ایسے خطوط سپرنٹنڈنٹ کی معرفت ڈاک میں ڈالے جایا کرینگے۔ جو ہر ایک خط کے لفافہ لینے پتہ کو پڑھ لیا کریگی۔ تاکہ آشرم باسی اپنے والدین یا ولی کے سوا اور کسی کو پتر نہ لکھ سکیں اگر آشرم باسیوں کی کوئی شکایت کسی کرمچاری یا دیگر انتظام آشرم پر ہو۔ تو وہ اپنے والدین کے ذریعہ انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر پر ودت کریں۔

(۵) نیم نمبر ۱۶۔ کنیاؤں کے باہر جانے کے واسطے جو پربندھ ہوا کریگا۔ وہ ودت ہونا چاہیے

(۶) نیم نمبر ۱۷۔ اسمیں یہ بات ایزاد ہونی چاہیے "لیکن کنیاؤں کو شہر سے باہر بھیجنے کا ادھیکار منیجر کو انکی والدین کی آگیا بنا نہیں ہوگا۔

(۷) نیم نمبر ۲۰۔ شالا سے سمبندھ رکھنے والی استری کو اول تو آشرم میں نواس دینا ٹھیک نہیں۔ دیکھو نمبر ۲۔ اگر نواس کی اجازت دی بھی جائے تو کوئی نیم آشرم کا اسکی خاطر شتھل نہیں کرنا چاہیے۔

(۸) نیم نمبر ۲۷۔ حکیم یا ڈاکٹر عورت ہوگی یا مرد۔

(۹) نیم نمبر ۳۰ و ۳۱۔ انترنگ سبھا سے مراد انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر ہے یا کچھ اور۔

(۱۰) نیم نمبر ۳۶۔ اسمیں یہ ایزاد ہونا چاہیے "لیکن اگر کسی نیم کو پرتی ندھی سبھا پنجاب ترمیم یا منسوخ یا ایزاد کرنا چاہیے۔ تو سبھا مذکور کو اس پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔

(۱۱) نیم نمبر ۳۷۔ یہ رکھنا چاہیے۔ کہ انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر آشرم کی سالانہ رپورٹ شری یت پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دیا کریگی

الراقم خاکسار گوبند سہائے ودیارتھی۔ اُپ پردھان آریہ سماج سری نگر (از سری نگر)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

(۱) برہم چاری برہمانند جی اپدیشک پرتی ندھی سبھا نے مارچ کے مہینہ میں علاقہ ڈیرہ غازیخان میں جا بجا [illegible] پر پرچار کیا۔ ڈیرہ غازیخان میں تین یوم متواتر لیکچر دیتے رہے اور مظفر گڑھ میں ایک موثر لیکچر دیا۔

(۲) پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے سیالکوٹ میں ایک لڑکے کے بچے کو جو مسلمان ہونے لگا تھا۔ دین اسلام میں شامل ہونے سے روکا۔ اور چونکہ پنڈت جی اسی غرض سے سیالکوٹ گئے تھے۔ اسلئے تین دن متواتر دھرم وشے پر لیکچر دیتے رہے۔ جس سے شہر کے اکثر باسیوں کے دلوں پر بہت اثر پڑا۔

(۳) مسٹر [illegible] اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۴ فروری کو لالہ [illegible] کو شدھ کیا پڑھائی۔ ۲۸ فروری سے ۲ مارچ تک پنڈت [illegible] جی کی شادی کے کاروبار میں مصروف رہے۔ ۲ کو [illegible] سنسکار کروایا۔ ۴ مارچ کو حیدرآباد میں لالہ گلاب سنگھ کے بیٹے کا یگیوپویت سنسکار کیا۔ ۶ مارچ کو بھائی ... کے بیٹے کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ ۱۰ مارچ کو سماج مندر میں اپاسنا کرائی۔ اور کتھا کی۔ ۱۱ کو حیدرآباد سے پرچار کے لئے ٹنڈو آدم (گرام) کی طرف روانہ ہوئے اور ۱۴ مارچ کو ایک بیٹے سے دھرم چرچا کیا ۱۷ کو ایشور بھگتی وشے پر ایک شوالے میں ویاکھیان دیا۔ ۱۸ کو شہداد پور میں چلے گئے اور ۱۹ کو وہاں دھرم وشے پر لیکچر دیا۔ شروتا ۷۰ تھے ۲۰ کو سرشٹی وشے پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ سے زیادہ تھے۔ ۲۱ کو وہاں سے چلکر ... کو حیدرآباد پہنچے۔ اور ۲۳ کو حیدرآباد میں ایشور وشے پر

دیا کھیان دیا۔ ۲۴ کو اوپاسنا کرائی۔ اور کیرتنا
۴ پنڈت لال من اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب نے ۱۲ مارچ کو بھاگووال دگوروا جیہ میں
دو ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۵۰ سے زیادہ تھے۔ وہیں
پرشنوتر ہوئے۔ ۱۳ کو بھاگووال سے بٹالہ اور امرتسر
ہوتے ہوئے گوجرانوالہ میں پہنچے۔ اور ۱۶ مارچ تک
بسبب علالت طبع ویاکھیان نہ دیئے۔ ۱۷ کو
گوجرانوالہ میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰
۱۹ کو ٹلودار گئے۔ ۲۰ سے ۲۵ تک ہر روز ویاکھیان دیا۔

نقل کارروائی کانفرنس منعقدہ ۱۷ فروری ۱۸۹۵ء

۱۷ فروری ۱۸۹۵ء کو بموقعہ سالانہ جلسہ
آریہ سماج بسی جلسہ کانفرنس کا منعقد ہوا۔
صاحبان ذیل شریک جلسہ تھے۔ بابو گنگا رام
بابو گلاب رائے۔ ماسٹر چندولال۔ لالہ راجہ رام
ممبران آریہ سماج بسی۔ کوئٹہ سماج سے
بابو گنیش داس۔ پنڈت لعل چند۔ ہرک سماج سے
لالہ گیان چند۔ لورالائی سماج سے بابو سوجیت سنگھ
ڈیرہ غازی خاں سماج سے لالہ خوشی رام۔
جالندھر سماج سے برہمچاری برہمانند۔ رائے کوٹ
سماج سے پنڈت رامرتن۔ گھوسٹ سماج کے
منشی رلا رام۔ نشاہرگ سماج سے مہتہ گیان چند
مضامین ذیل آریہ سماج بسی کی جانب سے
کانفرنس میں پیش ہوئے۔ (۱) جو روپیہ شریمتی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا لالہ ایشور داس نے بنک
میں رکھا ہوا ہے۔ لالہ ایشور داس سے چٹھی لکھوا کر
دلوانا چاہیئے۔ مضمون ہذا اتفاق رائے سے پاس
ہوا۔ کہ ایک چٹھی لالہ ایشر داس جی کو لکھی جاوے
نیز سکرٹری پرتی ندھی سبھا کو۔ اور ایک مینیجر
بنک کو۔ ۲ بلوچستان ایک بڑا ملک ہے
آبادی منتشر ہوتی جاتی ہے۔ اسلیئے ایک اوپدیشک
ہمیشہ کے لیئے رکھا جاوے۔ جو روپیہ سماجیں دیتی ہیں
اگر اس سے زیادہ روپیہ نہ دے سکیں تو پرتی ندھی سبھا
پنجاب سے پورا کر کے کمی پوری کرنی چاہیئے۔ چونکہ
اب سندھ کے لیئے اوپدیشک رکھا گیا ہے۔ اسلیئے
جیسا کچھ ہم سے ممکن ہو سکے۔ اتنی کر کے بلوچستان
کے واسطے ابھی اوپدیشک علیحدہ ہمیشہ کے واسطے
رکھا جاوے۔ کوئٹہ سماج کے جلسہ سے پہلے سب
بلوچستان کی سماجوں سے بذریعہ دوارہ پوچھا جاوے
کہ آیا وہ اس کام میں مدد دینگے۔ اور کوئٹہ سماج
کے جلسہ تک یہہ کام پورا ہو جاوے۔ سوال ہذا اتفاق
رائے سے پاس ہوا۔ (۳) سارے میں سماجوں سے
خط و کتابت کیجاوے۔ اور کاغذات مکمل ہو کر سالانہ
جلسہ کوئٹہ میں پیش ہوں۔ ۴ آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ
آنا فنڈ کا روپیہ اور سماجوں کے سالانہ جلسہ پر
اپیل وید پرچار روپیہ ہونی چاہیئے۔ اسلیئے سب سماجوں
کی سبھا اس لوئی ہے۔ کہ اس رزولیوشن کو کام
میں لاویں۔ کیونکہ جسقدر ضرورت اس فنڈ کے
لیئے ہے اور کسی کے لیئے نہیں ہے۔ جبکہ ہر ایک مذہبی
سوسائیٹی سے ہمارا اختلاف ہے۔ اس لیئے
ضروری ہے۔ کہ وید پرچار کے لیئے ایک ایک
گاؤں میں ورنہ ایک ایک ضلع میں ایک ایک
اوپدیشک ہونا چاہیئے۔ جیسے اس مہارشی کے
وصیت نامہ کے نمبر ۳ کا لکھا ہوا اودیش پورا
ہو۔ اسکے بعد لالہ ہون لعل ممبر آریہ سماج کوئٹہ
حاضر ہوئے۔ سوال ہذا بکثرت رائے پاس ہوا۔
صرف ایک صاحب نے رائے نہیں دی۔

لوکل

اوپنشد ڈ کی کتھا پنڈت پرمانند جی تاج بنی کی دو کان پر
بدستور ہوتی ہے کتھا اوپنشد کی اب تین چار دنوں میں
ختم ہو جائیگی۔ آیتوار گذشتہ آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر
کی لڑکیوں کا باقی کل مضامین میں امتحان ہوا۔ اچھے نتیجہ
چار تمغے لڑکیوں کے لیئے رکھے گئے ہیں۔ آیتوار کو شام
کے وقت آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے میں بدستور دیا تھی
آتما رام جی نے وید منتر دکھی ویاکھیا سنائی۔ اسکے بعد
پنڈت سری پت جی برہ ودیا یک آریہ سماج و کنیا
پاٹھ شالا نے ادھیہ کر وصیت کی کہ انکے مرنے کے بعد
انکا منشی جی سنسکار آریہ سماج ویدک ریتی سے
کرادے۔ جسکے لیئے انہوں نے کافی دھن خرچ کی پابند
جمع کرانیکا وعدہ کیا۔ پنڈت جی بڑے درڑھ
آریہ ہیں۔ اور مخالفت کی کبھی بھی پرواہ نہیں
کیا کرتے۔ اسی ورجہ کے شام سے رائے بہادر لال
کی کوٹھی پر ایک بڑا عالیشان جلسہ روسا شہر و
افسران خود لشکل و وکلاء معززین کا رائے بہادر ماسٹر
پیارے لال جی انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر کو الوداع
کہنے کیلئے جمع ہوا۔ اول بہت سے معززین کے ہمراہ ماسٹر
جی کا فوٹو لیا گیا۔ اسکے بعد حاضرین کی طرف سے
جنکی تعداد چار سو کے قریب تھی۔ لالہ منشی رام پلیڈر نے
ماسٹر پیارے لال جی کے حسن اخلاق اور لیاقت کا تذکرہ
کرتے ہوئے انکی مفارقت پر افسوس ظاہر کرکے پھولوں کا
ہار انکے گلے میں ڈالا۔ اسکے بعد پنڈت برج بھوشن جی
نے سنسکرت شلوک سنائے۔ اسکے بعد لالہ دیوراج
جی نے کنیا پاٹھ شالا جالندھر کی طرف سے ماسٹر جی
کو رونا دیا جسکو وہ ہمیشہ مدد دیتے رہے ہیں۔
ماسٹر جی نے مناسب الفاظ میں جواب دیا۔ اسکے
بعد پھل اور مٹھائی جلسہ نے تناول کی۔ رؤسائے
شہر کو ماسٹر جی کی تشریف بری کا بڑا رنج ہے۔ ماسٹر جی

اپنے جواب میں یہ بھی فرمایا۔ دے آریہ کنیا پاٹھ شالا کو مدد دیا کرینگے۔

آریہ سماجک خبریں

— جالندھر کے علاقے کے لالہ ... نند ناک آسٹریلیا میں گئے ہوئے ہیں۔ جہاں انہوں نے سنسکرت اردو۔ فارسی وغیرہ پڑھانے کے لیے ایک سکول کھولا ہے۔ اور ویدک دھرم کا اپدیش کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ویدک دھرم تب ہی پھیلے گا۔ جبکہ ہر ایک آریہ اپنے پوتر دھرم کا پھیلانا اپنا دھرم سمجھے۔

— قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا۔

— آریہ سماج مالیر کوٹلہ ضلع لودھیانہ کا سالانہ جلسہ ۱۳ اور ۱۴ اپریل کو ہوگا۔

— آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۳۰ اور ۳۱ مارچ کو بڑی کامیابی سے ہوا۔ لوکل مندر فنڈ کے لیے اپیل ہوا۔ جس پر حسب ذیل دان ملا۔ مندر فنڈ [illegible] ویدپرچار فنڈ [illegible]۔ کنیا مہاودیالہ فنڈ [illegible]۔ دیانند کالج [illegible]۔ دیانند انسٹیٹیوٹ [illegible]

— آریہ سماج کرنال کے جلسہ پر ویدپرچار فنڈ کے لیے اپیل ہوئی۔ حسب ذیل دان ملا۔ ویدپرچار فنڈ [illegible] دیانند انسٹیٹیوٹ [illegible]۔ کنیا مہاودیالہ [illegible]۔

— آریہ سماج دہلی کے سالانہ جلسے پر بھی ویدپرچار فنڈ کے لیے اپیل ہوا۔ کل [illegible] روپیہ چندہ ہوا جس میں علاوہ ویدپرچار فنڈ کے حسب ذیل دان ملا۔ کنیا مہاودیالہ [illegible]۔ مندر فنڈ [illegible]۔ دیانند کالج ممالک مغربی و شمالی [illegible]۔ یتیم خانہ میرٹھ [illegible]۔ دیانند کالج لاہور [illegible]۔

— رانچی آریہ سماج میں ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کو پنڈت آریہ منی جی نے سندھک اور پنڈت کے ...

ادھار پرماتما کی نربھتا وشیش ایک بڑا گمبھیر اپدیش دیا جس میں درشایا۔ کہ کیونکر سب کاریوں کا نربھر اتما پر ہے۔

— لالہ بھولا ناتھ ممبر آریہ سماج بیا نور نے حاجی پور ضلع ہوشیارپور میں اپنے اپدیشوں سے نگر باسیوں کو ایسا ہلایا کہ ایک نیا آریہ سماج قائم ہو گیا۔

— ضلع گورداسپور کے حکیم سنت رام جی نے اپنے پتر کا چوڑاکرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ گورداسپور بھاگووال اور ساگروال سے بہت سے آریہ بھائی جمع ہوئے۔ پنڈت لال من جی اپدیشک بھارتی مذہبی سبھا پنجاب نے سنسکار کرایا جس کے پیچھے بھجن ہو کر لالہ الپت رام جی سکرٹری آریہ سماج گورداسپور نے دھرم دان پر ایک لیکچر سنا کر ایک لاونی سنائی۔ جس پر حکیم صاحب نے کچھ دان کا وعدہ کیا۔ اسی دن ۳۰۰ مردمان کی حاضری میں پنڈت لال من جی نے لیکچر دیا۔ جس کا بہت عمدہ اثر پڑا۔ یہاں تک کہ ایک مسلمان صاحب مولوی فضل شاہ آریہ سماج کے سبھاسد بنگئے۔ ایک پنڈت نے کچھ پرشن کیے جن کا اتر بھی بخوبی دیا گیا۔ لوگوں کی آریہ سماج سے محبت ہوتی جاتی ہے۔ محلہ [illegible] آریہ سماج کا [illegible] حسب ذیل ہوا۔ بھائی موتا سنگھ پردھان۔ لالہ الیشور داس اپ پردھان۔ لالہ [illegible] و سردار کشن سنگھ سکرٹری۔ لالہ [illegible] رام [illegible]۔

— آریہ سماج روپڑ نے ایک عیسائی [illegible] کو شدھ کر کے شامل کیا۔ پنچایت شہر اور دھرم سبھا نے بھی اس شدھی کاریہ میں امداد دی تھی۔

عام خبریں اور رائیں

— انگلستان میں صدہا عورتیں لوکل بورڈوں اور دیگر انتظامی سوسائیٹیوں کی ممبر انتخاب ہو چکی ہیں۔

گویا [illegible] اپنا ادھکار جتانے کی لیاقت حاصل کر چکی ہیں۔ بھارت ورش میں استریاں ابھی تک گرہستی کا ادھکار سنبھالنے کی لیاقت بھی نہیں رکھتیں۔

— [illegible] کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ [illegible] کی پادریوں کو حمایت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ [illegible] نشان ہیں [illegible] احتمال ہے۔

— روس کی ایک لیڈی جس کا نام صوفی کوولیوسکی تھا اور جس نے ۱۰ فروری ۱۸۹۱ء میں انتقال کیا بڑی مشہور ریاضی دان تھی۔ اور اعلیٰ ریاضی کی مدت [illegible] یونیورسٹی میں پروفیسر تھی۔ علم مردوں کی ہی مخصوص جائداد نہیں ہے۔

— تھیاسوفیکل سوسائٹی کا صدر مقام مدراس سے اب کاشی (بنارس) تبدیل ہو گیا ہے۔

— ملک انگلستان اور ویلز میں بہ نسبت مردوں کے دو لاکھ زیادہ بن بیاہی عورتیں ہیں۔ شاید اسی لیے اس وقت دوسری قوموں سے بیاہ کا شوق وہاں کی عورتوں میں پھیل رہا ہے۔

— ہمعصر [illegible] لکھتا ہے کہ ایک اگروال نے اپنی سات سالہ لڑکی سات سو روپیوں کی عوض ایک پچاس سالہ بڈھے کے ہاتھ بیچ دی۔ دختر فروشی کب دور ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ استری شکشا اعلیٰ درجہ پر نہ پہنچ جاوے۔

— لالہ [illegible] داس بی اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر [illegible] جو کسی زمانہ میں [illegible] آریہ سماج [illegible] کے سکرٹری تھے۔ اپنی پتری کا بیاہ پورانک ریتی سے کر دیا۔ افسوس ہے ایک گریجوئیٹ کی بزدلی پر۔

— لالہ بھولا رام [illegible] آریہ سماج [illegible] کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لالہ صاحب نے حسب ذیل دان دیا [illegible] کنیا پاٹھ شالا [illegible] دیانند [illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص مصری سرمے اور خالص ممیرے سے جو کہ لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اس کے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کو بار بار آزما کر عمدہ سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے صرف مبلغ دو روپیہ (۲) اور ممیرے سے جو نمبر اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ صہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ عہ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار جس قدر ممیرہ کی ضرورت ہو گی بھیجی جاوے گی درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **المشتہر** پروفیسر تیجا سنگھ آنکھ والے مقام گوجرانوالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر تیجا سنگھ صاحب تسلیم میں نے اکثر بیماروں پر آپکے سرمہ سفید کا کئی بار استعمال کیا بہت مفید ہوا۔ میرا تجربہ ہے۔ کیونکہ ان امراض کے لیے جو جراحی کے متعلق نہیں ہر مرض چشم کو یہ سرمہ مفید ہے لطف یہ کہ بہت احتیاط میں بھی کیا بہت بیماروں کو دیا۔ اسواسطے کر دانی اخراجات سرمہ منگواتا ہوں۔ احتیاطاً اگر ہر شخص استعمال کرے تو کچھ امید ہے کہ انکی آنکھیں جو لطف زندگی ہیں۔ امراض سے جو عمر اکثر سے پیدا ہو جاتی ہیں محفوظ رہیں اور بصارت میں نقص نہ ہو آپنے اس سرمہ سے اہل ملک کو بڑا فائدہ پہونچایا ہے ملک کو آپکی قدردانی واجب ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور سرمہ سفید بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر مشکور فرماویں۔ کمترین ڈاکٹر سعید الدین خاں میڈیکل افسر انچارج ریلوے پولیس سرل ہاسپٹل وادی جنکشن علاقہ سرکار نظام۔ ۱۰ جنوری ۹۵ء

(۲) جناب سردار تیجا سنگھ صاحب۔ تسلیم۔ جناب من آپنے ممیرے کے سرمے کی ایجاد سے جو ملکی بھائیوں کو فائدہ پہونچایا ہے۔ وہ قابل تعریف ہی نہیں بلکہ بڑے درجہ کا ثواب میں داخل ہے۔ میں نے اپنے ایک خاص رشتہ دار پر آپ کے ممیرے کے سفید سرمہ کا تجربہ کیا جس سے تھوڑے روز کے استعمال سے تمام شکایت رفع ہو گئی میں مشکور ہوں

کہ آپکا سرمہ بہت نیک اثر [illegible] ہے راقم ڈاکٹر گنیش داس انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور مورخہ ۱۰۔ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۳) مخدوم مکرم بندہ پروفیسر تیجا سنگھ صاحب عرصہ ہوا کہ میں نے ممیرے کا سرمہ سفید آپ سے منگوایا تھا میں نے اکثر چند مریضوں پر آزمایا۔ واقعی فائدہ دکھلایا۔ بلکہ آپنے جو اشتہار میں اسکی نسبت تحریر فرمایا ہے میں اسکی تصدیق کرتا ہوں۔ حقیقی یہ سرمہ بہت نفع بخش ہے مہربانی کر کے ایک تولہ سفید سرمہ اور بھیجکر مشکور فرماویں۔ راقم محمد امیر علیخاں ڈاکٹر شفاخانہ [illegible] ضلع کھیری اودھ۔ مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۴) جناب پروفیسر صاحب سلام نیاز۔ گزارش یہ ہے کہ بندہ نے آپکے ممیرے کا سرمہ طلب کیا تھا۔ بندہ نے خود و دیگر احباب کو استعمال کرایا بہت مفید پایا۔ آنکھ سے پانی جانا۔ جلن۔ خارش۔ دھند میں نہایت مفید پایا لہذا تکلیف دیتا ہوں۔ کہ ایک تولہ سرمہ ممیرہ کا بذریعہ ویلیو پے ایبل عنایت فرماویں۔ نیازمند ڈاکٹر خیرات علی انچارج شفاخانہ سلگھاٹ ضلع آسام۔ مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۵) جناب پروفیسر تیجا سنگھ صاحب۔ بندگی [illegible] میں نے ایک تولہ ممیرے کا سرمہ منگوایا تھا۔ اس نے اچھا فائدہ دکھایا۔ اس لیے التماس ہے کہ آپ ایک تولہ سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل جلدی بھیجدیں۔

[illegible] ڈاکٹر [illegible] اسسٹنٹ شفاخانہ [illegible]۔ ۱۵۔ دسمبر ۱۸۹۴ء

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیے مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

[illegible] مطبع [illegible] میر الٰہی بخش منشی امر ملیدر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

"ایشوریہ نیم کا پالن" ہم سب اپنیمیں ست بھاؤ سے برتیں "ایشوریہ نیم کا پالن"

اخبار

ست دہرم پرچارک

جلد ۶ — جلد ۶

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے — بروز جمعہ جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

نمبر ۲ | مطبوعہ ۸ بیساکھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۹۵ء روز جمعہ | جلد ۷

ویدمنتر کی ویاکھیا

वेदाहमेतं पुरुषं महान्तम्
आदित्यवर्णं तमसः परस्तात्।
तमेव विदित्वाति मृत्युमेति
नान्यः पन्था विद्यतेऽयनाय॥
श्वे० अ० ३ मं० ८

"میں اُس مہان سچ کو جانتا ہوں جو آدتیہ کے مانند پرکاشمان - اندھکار سے علیحدہ پُرش کو ہے - اُسی کو جان کے موت کو اُلنگھن کرتے ہیں۔ اِس سے علیحدہ کوئی راستہ موکش کی پراپتی کے لیئے نہیں ہے"

شُشپت اوستھا میں جبکہ من چنچل ہو کر آتما کے پردہ ہوتا ہے - اور سب پرکار کی واسناؤں کی رسیاں کھل جاتی ہیں - جبکہ جیو آتما پرماتما کے سمیپ پہونچ جاتا ہے - یعنی جو پرماتما کو ہمیشہ انگ سنگ تھا اُسکی موجودگی کو انوبھو کرتا ہے - اُس وقت بے اختیار جیو آتما زبان حال سے اپنی حالت کو پکار اوٹھتا ہے - لیکن کیا وہ اُس تجربہ کو سرو سادھارن کے پاس بیان کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں - بلکہ اتنا ہی کہسکتا ہے کہ میں اُس بڑے گنوں والے روشن اور اپنے اندھکار سے الگ - سارے ویاپک پرمیشور کو جانتا ہوں" یہ پرشنا ہوتی ہے - کہ جب الپگیہ جیو آتما اُس پرماتما کو جان لیتا ہے تو پھر وہ مہان اور انگیہ کیوں کہاتا ہو - اور صاف ہے کہ اُسکا انت جیو آتما نہیں پاتا - بلکہ اسقدر محسوس کرتا ہے کہ موت روپی بھیانک سمندر کے پار اوتار نیوالا یعنی آواگون (پیدایش اور موت) پر فتح صرف

اُسی کی شرن پکڑ کر ہوسکتی ہے - اُس سے الگ دوسرا کوئی بھی راستہ دکھوں سے چھوٹنے کا نہیں ہے - اسی لیئے ایشور بھگت جگت کے اسار سکھوں کا پیچھا چھوڑ کر ایشور کا آشرا لیتے ہیں -

بھجن

مُصنف گنگا رام دھم

تم سنو سو شیلا ناری
کیوں بگڑی دشا تمہاری

ودیا کا چھٹن بھُلایا | گُن گرہن سے جی چرایا
آئیو نہ مول سنواری | کی کھیل ار کود پیاری

سونا اور پینا کھانا | لڑ بھڑ کر شور مچانا
پشوؤں کی عادت ساری | جیہہ تم پھر و سنکاری

اک ہنسنا رونا گانا | نت کرم یہی ہے جانا
بن سوڑہ سند سنواری | رہی گیان دھیان نیاری

گرہ تیجی نام دھرایا | نہی برت میں چت نہ لایا
ونرات یہی بچا بہاری | نے گوٹا کناری

کیوں اس جنم سنوارا | کیا ہی کرتو ہمارا
جب نیچے ہیہ بات وچاری | نہ دنیتی ہو جاوسندہاری

تم سنو سو شیلا ناری
کیوں بگڑی دشا تمہاری

ایڈیٹوریل نوٹس

کیا بھارت ورش پھر ویدوں کے جھنڈے کے نیچے ایکدل ہو کر جمع ہوگا؟ یہ سوال اکثر دین بندہوؤں کے دلوں میں اوٹھتا ہے - اور درحقیقت میں اِس سوال کا اِس زمانے میں اوٹھنا ضروری ہے کیونکہ اسی کے حل ہونے پر دوسرے سارے بہودیکے سوال کا انحصار ہے یعنی یہہ کہ کیا کل دنیا میں ایک عالمگیر دھرم پھیلیگا - زمانہ کی رفتار بتلا رہی ہے - کہ بھارت ورش کے ہندو عموماً ویدوں کی بزرگی کو از سرِ نو محسوس کرنے لگے ہیں - یہہ ایک معنی خیز امر واقعہ ہے - کہ باوجود مختلف ہیں ہزارہا مت متانتر پھیل جانے کے بھی اسوقت ہر ایک مت وادی اپنے مانے ہوئے سدہانتوں کی تشفی ویدوں سے کرنے کی کوشش کررہا ہے - صرف یہی نہیں بلکہ ہمارے کئی پشتوں کے بچھڑے ہوئے بھائی جو لالچ یا بھے سے مسلمان ہوگئے تھے - اسوقت اپنے پراچین ویدک دھرم کی طرف متوجہ ہورہے ہیں - عیسائیوں کی اب دال گلتی نظر نہیں آتی - آریہ سماج کی دعویلوں کی زبردست چوٹوں نے عیسائی مت کی اصلیت ظاہر کردی ہے - صرف یہی نہیں بلکہ وہے عیسائی جو کہ پچیس سال گزرے کہ ویدوں کو ٹھٹھے میں اوڑانے کی کوشش کیا کرتے تھے - اب اسقدر ماننے لگ گئے ہیں - کہ ویدوں میں بہت سی بیہودہ باتوں کے ساتھ بہت سی اعلے اخلاقی اور فلاسفی کی باتیں بھی درج ہیں - یہاں تک

کہ بعض بعض عیسائی اب اس بات کے بھی قائل پائے جاتے ہیں کہ ویدوں کے رشی ایک مہان سروگیہ سروشکتیمان پرماتما سے بھی واقف تھے۔ پھر کیوں نہ ہم امید کریں۔ کہ زمانہ آویگا جبکہ کل بھارت نواسی ایک ہی جھنڈے کے نیچے ایک ہی دھولی کرتے ہوئے۔ ایک ہی ایشور کے گن گایں کرینگے !!

انگلستان کی اخباروں کے مطالعہ سے

معلوم ہوا کہ روم کے پوپ اب تک مذہب عیسوی کے مختلف فرقوں کو ایک جھنڈے کے تلے لانیکے خبط میں گرفتار ہیں۔ لیکن کیا اُن کو معلوم نہیں ہے کہ مذہب عیسوی کے بعض فرقے ایسے ہیں جنہیں عیسائی کہنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ انکو مسیح کی الوہیت کا اقبال نہیں ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ لوتھیرین اور اسی قسم کے اور فرقوں کے ساتھ دیگر عیسائی کیونکر ایک ہو کر مذہبی دنیا میں کام کر سکتے ہیں۔ پوپ جی شاید اب تک اس خیال میں ہیں کہ شاید سے اپنا کھویا ہوا ادہکار کسی قدر پھر حاصل کر لیں لیکن جن ممالک کو کہ فی زمانہ عیسائی ممالک کا خطاب دیا جاتا ہے اُنکی رفتار بتلا رہی ہے۔ کہ پوپ جی کی کوششیں بالکل رائیگان جائینگی۔ ہاں یہہ ممکن ہے کہ پوپ جی خود بہت سے توہمات کو چھوڑ کر رفتہ رفتہ سچے خیالات کی طرف رجوع ہوں۔ بھارت ورش کے ہندو دہرم مہامنڈل کی کوششوں کا اگر اسوقت پوپ تھوسیرودہم کی کوششوں سے مقابلہ کیا جائے تو عجیب دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح پوپ جی باوجود عیسائی ممالک پر ادہکار جانے کے اپنے رومن کیتھولک چرچ کے بعض ڈہکوسلوں تک کو جواب دلواتے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندو دہرم مہامنڈل بھی اپنی کوششوں سے بجائے آریہ سماج

کو نقصان پہونچانے کے خود سوامی دیانند جی کے اوپدیش کیے ہوئے کئی سدھانتوں کا عملاً قائل ہوتا جاتا ہے۔ کہاں وہ دن تھا۔ کہ اسٹیٹ پرشاد بہویہ گوری کا ڈھکوسلا قانون کا حکم رکھتا تھا کہاں اب ایک وقت ہے کہ مہنڈل نے اپنے دہلی والے رزولیوشن سے کانشی ناتھ کے شلوک کو خود منسوخ کر دیا۔ زمانہ تھا کہ ستری اور شودر دل کو ویدمنتروں کے سننے تک کا ادہکار نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن اب زمانہ ہے کہ ہندو دہرم سبھا کے جلسوں میں ویدمنتروں کی آواز مسلمانوں اور عیسائیوں تک کے کانوں میں بلا روک ٹوک پڑتی ہے۔ کہاں تک اس انقلاب زمانہ کا ذکر کریں۔ ہمارے ناظرین اپنے تجربہ سے خود کئی باتیں معلوم کر سکتے ہیں۔ ہم اسکی پرواہ نہیں کی کہ ہمارے ہندو بھائی آریہ سماج کے سدہانتوں اور آریہ سماج کے بانی کو برا بھلا کہتے ہیں ہمیں خوشی اس امر کی ہے۔ کہ وہ دن نزدیک آنیوالا ہے جبکہ کم از کم ہندو ناتہ ویدوں کے سچے سدھانتوں کا نہ صرف اقرار ہی کرینگے۔ بلکہ انکے مطابق آچرن کرنا اپنا کرتبیہ سمجھینگے۔

لیکن سوال یہہ ہے کہ ہندو ماتر کو ویدک دھرم کا انوگامی بنانے کے سامان کیا ہیں ؟ اس بڑے بزرگ کام کا ذریعہ بھی وہی ہو سکتا ہے جو کہ اوروہ بار بک تحریکوں کی اُنتی کا ذریعہ ہوا ہے کوئی خیال بھی آج تک دنیا میں بلا پرچار کے نہیں پھیلا۔ پھر آریہ سماج کی تحریک اس قانون سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔ اسوقت تحریری پرچار پر ہم چنداں وچار کرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ مہرشی دیانند کے بعد تحریری پرچار بہت کم ہوا ہے لیکن تقریری پرچار میں بھی باوجود بڑی نمایاں محنت کے نتیجہ نسبتاً بہت کم ہی ہوتا رہا ہے۔ جب تک اسکا باعث دریافت نہو۔ زبانی پرچار موثر نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ وجہ صرف یہہ ہے کہ ہمارے پرچارک کتابوں سے زیادہ کام لیتے ہیں اور کامیابی کی اصلی جزو یعنی عمل اور تجربہ کو بالکل کام میں نہیں لاتے۔ ڈاکٹر بیماری کو کب دور کر سکتا ہے۔ جب تک کہ مرض کی تشخیص ہی نہ کرے۔ اسی طرح پرچارک کب ٹھیک اوپدیش دے سکتا ہے۔ جب تک کہ دہرم کے جگیاسو کی ضرورت کو نہ ہی محسوس کر سکتا ہو۔ اپنے پرچار کے کام کے لئے ایسے تجربہ کار آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جنکو دل میں خود اکثر تبدیل دہرم کی پیاس لگ چکی ہو جسکو انہوں نے سادھوؤں سے تربیت کیا ہو۔

[illegible] کی آمد ہمارے محترم پنڈت امر ناتھ جی ایک نیا اخبار جاری کرنیوالے ہیں جسکا تعلق دراشتہار ہمارے پاس اب تک پہونچ چکے ہیں۔ پنڈت صاحب اردو کے مشہور زباندان ہیں۔ اور مذہب کی آزادی انکی طبیعت میں ہے۔ وہ ہمیں امید دلاتی ہے۔ کہ انکا آرگن " ......ور " ہر ایک امر پر دیانتداری اور معقولیت سے بحث کریگا۔ اس زمانے میں جبکہ معمولی لیاقت کے آدمیوں نے ایسی پریس کی عزت کو بگاڑ رکھا ہے۔ ایک ایسے لائق ایڈیٹر کی آمد کی خبر دلکو تقویت دیتی ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ " ......ور " ان امیدوں کو پورا کریگا۔ جو کہ اس سے کیجا سکتی ہیں ۔۔

جالندھر شہر میں ۱۲- اپریل ۱۹۰۵ء کو کنیا آشرم یعنے زنانہ بورڈنگ ہوس کھل گیا۔ گو اس سے پیشتر بھی ستریوں کے لیئے بھارت ورش میں آشرم کھلتے رہے ہیں۔ چنانچہ شریمتی رامابائی نے پونا میں اور بابو ششی پدبنرجی نے بنگال میں اور دو ایک اور مقاموں پر ہمدردان قوم نے آشرم کھولے لیکن وے سب بدھواؤں کے لیئے تھے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ یہ پہلا ہی موقع ہے کہ آریہ کُل کے معزز والدین نے اپنی پتریوں کی تعلیم کے لیئے ایک آشرم میں بھیجنا سویکار کیا ہو۔ بیساکھی کی صبح کو آشرم کا استھان جو کہ کوٹ کشن چند میں واقع ہے درست کیا گیا سفیدی وغیرہ ہو چکی تھی۔ ۸ بجے ہون شروع ہوا بھجن خود کنیاؤں نے گائے۔ اور وید منتر پڑھکر آہوتیاں بھی انہیں نے ڈالیں۔ سوائے ممبران اور ہمدردان آریہ سماج کے اور کوئی صاحب بلائے نہیں گئے تھے ہون کے خاتمہ پر ایشور پرارتھنا ہوئی جسکے بعد لالہ رام کرشن جی پردھان نے آشرم کو کھولتے ہوئے ایک مختصر سنجیدہ تقریر کی جسمیں انہوں نے اس نازک کام کی پورتی کے لیئے جہاں ایشور سے دعا مانگی وہاں جالندھر آریہ سماج کے ممبروں کو اُس بوجھ سے خبردار کیا۔ جو کہ انہوں نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے جو کہ کنیا آشرم کے بھی منیجر مقرر ہوئے ہیں۔ تقریر کی جسمیں انہوں نے آشرم کی تحریک کا مکمل اقتباس بیان کیا جس سے معلوم ہوا کہ بوجہ تنگی جگہہ صرف ۲۵ صاحبان سے درخواست کیا گیا تھا جسمیں سے چار کنیائیں پردودہ ملتان گوجرخاں اور سرگودھا وغیرہ سے آگئی ہیں۔ اور کچھہ آئندہ آنے والی ہیں چنانچہ کچھہ صاحبونکی درخواستیں ۱۲- اپریل کے بعد اپنی کنیائیں روانہ کرنیکی نسبت تبلائی گئیں۔ اسکے بعد پھل تقسیم ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔

علاوہ باہر سے اسوقت آئی ہوئی کنیاؤں کے ایک کنیا جو پہلے سے ڈیرہ اسمعیلخاں سے آئی ہوئی تھی داخل ہوگئی۔ اور لالہ رام کرشن جی نے اپنی کنیا لالہ دیوراج جی نے اپنی بھتیجی اور ہم نے اپنی ایک کنیا کو آشرم میں فی الحال داخل کر دیا ہے۔ لیکن جسوقت باہر کی کنیاؤں کی تعداد ۱۶ تک پہونچ جائیگی۔ اسوقت یہ کنیائیں باہر والیوں کے لیئے اپنے استھان خالی کر دینگی۔ آشرم کی خوش انتظامی کے لیئے لوکل آریہ سماج کے ادھکاریوں کا اپنی کنیاؤں کو آشرم میں داخل کرانا بذات خود بڑا اطمینان دلانیوالا ہے۔ لیکن ہم لالہ رام کرشن جی پردھان آریہ سماج اور لالہ دیوراج جی منیجر آشرم (جنکے سوائے اور کوئی شخص انکی اجازت بنا آشرم کو نہیں دیکھہ سکتا) کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر وے اپنی اس نازک ذمہ داری کے ادا کرنے میں ایشور سے بل چاہتے رہینگے اور کیول انسانی ہمت پر ہی اکتفا نکرینگے تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ وے اپنا فرض ادا کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔

اسی سہپہر کو دو بجے سے آریہ کنیا پاٹ شالا کے تقسیم انعام کا جلسہ آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ انعام پانے کی خوشی میں پتریاں بارہ بجے سے ہی سماج مندر میں شور مچا رہی تھیں دو بجے تک قریباً ایک سو سے زیادہ پتریاں جمع ہوگئیں۔ شہر کے معزز رؤسا آنریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر وکلا ہندو و مسلمان اور عیسائی صاحبان سب ہی تشریف لائے بیٹھے پتریوں کا کشیدہ اور دیگر سلائی کا کام نہ صرف یہی بلکہ انکے کشیدہ کاٹ کر بنائے ہوئے ویدمنتروں وغیرہ کے بورڈ۔ بوٹے ہون کنڈوں کے نقشے وغیرہ سب باترتیب لگائے گئے تھے سردار ہری سنگھ صاحب ہمارے نئے انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر جو تشریف فرما تھے میر مجلس قرار پائے۔ انہوں نے تریتا انعام لڑکیوں اور ادھیاپکوں کو تقسیم کیا گیا۔ سوائے اسکے چار چاندی کے تمغے چار لڑکیوں کو خاص خاص گنوں کے باعث دیئے گئے تقسیم انعام کے خاتمہ پر سردار ہری سنگھ جی نے ایک معنی خیز تقریر کی۔ انہوں نے ظاہر کیا۔ کہ سبھا اور سوسائیٹیوں کی تحریک کے باعث پنجاب میں سوامی دیانند ہوئے ہیں سردار صاحب نے آریہ سماج کی بہت تعریف کی اور جتلایا۔ کہ ستری شکشا کے لیئے آریہ سماج کی کوششیں دیگر سبھاؤں کی تقلید کے قابل ہیں۔ سردار صاحب نے لوکل کنیا پاٹ شالا کی ساتھہ ہمیشہ ہمدردی کرنے اور اُسے مدد دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور ساتھہ ہی اسکے عمدہ کی قیمتاً کا اسباب کنیاؤں کا بنایا ہوا خریدنے کی خواہش ظاہر کی۔ سردار صاحب نے اثنائے تقریر میں یہہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے اپنے تجربہ میں دستکاری کا اس سے بڑھکر کام اور کسی پاٹ شالا میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آریہ سماج کسی تعریف یا ذاتی خیال سے اس نیک کام کو نہیں کر رہی۔ ....

. . . .

اور اسلیے . . .

انہوں نے معزز حاضرین روسا شہر سے اپیل کی وے جسے آریہ سماج جالندھر کو اس نیک کام میں مدد پہنچ رہی ہے۔ سردار صاحب کے بعد لالہ دیوراج جی نے پریسیڈنٹ کے شکریہ کے بعد رو کر دیئے اپیل کی جسکے بعد آپ وہاں آریہ سماج نے آریہ سماج اور حاضرین جلسہ کی طرف سے پریسیڈنٹ جلسہ کا شکریہ ادا کیا اس موقعہ پر لاہور سے بہت گریجوٹ شامل جلسہ ہوئے تھے۔

ریویو

الہلیہ مصنفہ پنڈت بدری پرشاد شرما قیمت غیر مجلد [illegible] مجلد [illegible] ۔ ستری شکشا کے سمبندھ میں یہہ گرنتھ بڑا ہی اپوروب ہے مصنف نے اپنے خیالات کو دوہا [illegible] سویّا وغیرہ کے پیرایہ میں بڑی خوبصورتی سے ظاہر کیا ہے۔ شروع سے اخیر تک یہہ کتاب نظم میں ہے۔ لڑکیوں کی پیدائش کے دن سے مرنے دم تک جو جو انیار انکے ساتھ ہوتے ہیں۔ انکا بیان مصنف نے اپنے خیالات کے مطابق کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ منو آدی رشیوں کے پرمانوں سے اپنے کتھن کی پشٹی کی ہے۔ یہہ پرمان مول سنسکرت میں فٹ نوٹ کی شکل میں لکھے گئے ہیں۔ جنکا انوباد بھی ساتھ ہی ساتھ دیا گیا ہے۔ یہہ پستک ستری اور پرش دونوں کے ہی پڑھنے کے لائق ہے۔ کیونکہ جہاں ایک طرف ستریوں کو اپنی حالت سدھارنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ وہاں دوسری طرف پرشوں کو جتلاتی ہے۔

کہ وہ کس کس قسم کے انیاے ستری جاتی پر کر رہے ہیں۔ درخواست خریداری بنام لالہ بہاری لال کتب فروش بلند شہر بھیجئے۔

واس کی ارداس بھجن پستک

ہندی بھاشا میں مصنفہ لالہ دیو داس کمپونڈر سول ہسپتال اور ممبر آریہ سماج کوئٹہ۔ اس بھجن پستک میں عموماً مروجہ دھنوں میں بھجن لکھے گئے ہیں۔ جسکا بڑا فائدہ یہہ مدنظر ہے کہ شردھالوگن کی طبیعت خواہ وہ کسی خیال کے ہی کیوں نہ ہوں ایک مرتبہ ضرور ہی بھجنوں کی طرف کھنچ جاتی ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ مضمون کا اثر بھی آہستہ ضرور ہی پڑتا ہے۔ لالہ دیو داس نے بڑے اتساہ کیساتھ ہری کیرتن کے پریمیوں کی خاطر محنت سے اس پستک کو طیار کیا ہے اور اسکی چھپائی میں بہت سا دھن خرچ کیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ یہہ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک جائیگی۔ درخواست خریداری مصنف کے نام بمقام کوئٹہ جانی چاہیئے۔

منشی لشن لال جی ماتھر گوت کے کایستھ ہیں

جنہوں نے کہ استری انوشاسن نامی سلسلے میں بہت سی کتابیں ستری شکشا کی امداد کے لیے تصنیف کی ہیں۔ ہمارے پاس اس سلسلے میں ستری انوشاسن کا پہلا بھاگ اور استری انوشاسن کا دوسرا بھاگ ہیں کے چار النش واسطے ریویو کے آئے ہیں۔ ان پستکوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو پہلا بھاگ لکھتے وقت مصنف کا ارادہ اس سلسلے کو کچھ زیادہ بستار دینے کا نہ تھا۔ لیکن دوسرے بھاگ پر پہنچکر انہوں نے اسکو کئی النشوں میں منقسم کر دیا۔ پہلے بھاگ ۱۰؍

میں ہندی اور اردو دونوں قسم کے حروف کا استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن دوسرے بھاگ کے صرف ایک ہندی بھاشا میں ہی النش چھپے ہیں۔ پہلے بھاگ کو پڑھکر تو ہم نے گرنتھ کو بہت ہی پسند کیا۔ اسمیں وہ کچھ لیکر سینا پرونا۔ کاڑھنا وغیرہ دستکاری کے کاموں کی شکشا دینے کی کوشش کیگئی ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ بہت سے مربہ اچار چٹنی وغیرہ بنانے کی ترکیبیں بتلانے کی کوشش بھی کیگئی ہے۔ ہماری رائے یہہ ہے کہ بچوں کے لیے جو کتابیں بنائی جائیں انکی ضخامت بہت بڑی نہیں ہونی چاہیئے بڑی کتاب دیکھکر بچے کا دل گھبرا جاتا ہے۔ بہرحال اس کے اگر یہی پہلا باب چھ سات چھوٹے چھوٹے رسالوں میں تقسیم کرکے جدا جدا بچوں کے ہاتھ میں دیا جاوے تو بچے بڑی رغبت سے اسکو پڑھیں لیکن ہمیں سمجھ نہیں کہ مصنف نے اس گرنتھ میں بڑے مفید کام سکھانے کی کوشش کے علاوہ ضعیف الاعتقادیوں کو دور کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ البتہ دوسرے بھاگ میں یہہ غلطی ضرور کی ہے کہ موجودہ ہندوں کے تہواروں اور برتوں کا ذکر کرتے ہوئے انکے متعلق بیہودہ رسوم کا واضح طور پر خاکہ نہیں کھینچا۔ باینہمہ [illegible] آدمی کی رسوم کی بالکل موجودہ حالت بیان کرکے گرہستیوں کو انکے فرائض سے خبردار کیا ہے لیکن ان گرنتھوں میں بیشتر رسوم کا [illegible] کی بیان کیگئی ہیں۔ ہماری رائے میں اگر زیادہ وسعت دیجاتی تو بہت بہتر ہوتا۔ اور کل اقوام ہنود کی مستورات ان گرنتھوں سے فائدہ اٹھا سکتیں گو ان کتابوں کی بہت سے خیالات [illegible] ہے اور اکثر دفعہ ہمارا اختلاف بھی ہے تاہم ان گرنتھوں کو ہم ستری شکشا کے لیے مفید سمجھتے ہیں۔ کیفیت وغیرہ کا

جیون چرتر

بھومکا

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ پچاس سالوں میں جو عجیب تیز حرکت قوم اندر ہو گئی ہے۔ اسپر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے بھی یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہہ قوم ایسے آتماؤں سے خالی نہیں ہے۔ جو کہ قوموں کے اتہاس کو پلٹا دیا کرتے ہیں۔ لیکن کیا اسی طرح کے جیون چرتر سرو سادھارن کی سنگت کے لیے محدود ہیں؟ تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ ایسے مہان آتماؤں کے علاوہ بہت شہر اور بہت گاؤں میں اس قسم کے دھارمک پرش ہو گذرے ہیں کہ جنکے خاص خاص آچرنوں اور انکے نیک اثر پر وچار کرنے سے سرو سادھارن کو بڑی مفید شکشا اپنے جیون کے لیے مل سکتی ہے۔ پس یہہ عذر بالکل فضول ہے۔ کہ بھارت ورش میں سچے جیون چرتر لکھنے کے اور واقعہ کی کمی ہے۔ اگر کمی ہے۔ تو صرف تفتیش اور پوروشارتھ کی۔ جسکی کو پورا کرنا کہ ہر ایک دیش بھگت کا فرض ہونا چاہیئے۔

ہم نے ارادہ کیا ہے۔ کہ آئندہ برابر سلسلہ وار بھارت ورش کے اُن سپوتوں کے جیون چرتر لکھنے شروع کریں۔ جنہوں نے کہ اپنی پیاری دیش کی حالت درست کرنے میں اپنی شکتی کے انوسار کام کیا ہے۔ تاکہ ہمارے دیش کے نوجوان ان کے جیون سے سبق لیکر اپنے سپوتوں کے لیے مفید بننے کی کوشش کریں۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

پرشنوتر

گذشتہ اشاعت سے آگے

پرشن (۱۳) ویدی ودیا الشمسی کی بابت ہیں تو شمسی ستاروں کی تعداد و سورج چاند و مریخ وغیرہ ستاروں کے مفصل حالات کا کہیں ذکر نہیں ہوا ہے۔؟

اُتر (۱۳) وید پرماتما کی طرف سے منشیوں کے لیے اُپدیش ہے۔ اور اسمیں کل ودیاؤں کا بیج ماتر موجود ہے۔ جہاں تک کہ منشیوں کے سیکھنے ضروری اور انکی محدود شکتیوں کے گرہن کرنے کے قابل تھا۔ ستاروں کی تعداد تحقیق نہ ہونے کے کارن جان نہیں سکتا لیکن یہہ ستارے ہیں کیا۔؟ یہہ سب اپنے اپنے نظام شمسیوں کے مرکز سورج ہیں۔ اور چونکہ ہم سے انگنت میلوں کے فاصلہ پر ہیں اسلیے بعض باوجود ہمارے سورج سے کئی گنا بڑے ہونے کے بھی صرف ٹمٹماتی ہوئی روشنی کی صورت میں پرتھوی پر سے ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور وہ انگنت ہیں۔ پس وید (جو کہ یتھارتھ گیان کا کوش ہے) کہتا ہے۔ کہ

वहवो सूर्या : इति

انگنت سورج اُس پرماتما کی سرشٹی میں ہیں۔ لیکن سورج چاند اور دیگر لوکوں کی نسبت سوال دو یا سب ویدوں میں موجود ہے چنانچہ سورج جیسے آدمی میں جیون پرویش کرانے کے گن اپنی کرنوں دوارا جل کو کھینچکر پرشا کرنے کی طاقت اور اسی طرح کے اور گن سب بیان کیے گئے ہیں۔

आकृष्णेन इति

منتر میں آکرشن کے نیم کا ذکر ہے۔ غرضیکہ سورج چندر آدی لوکوں کی ماہیت کو سمجھ کر اُن سے اُپکار لینے کا کل ودیا ویدوں میں موجود ہے۔ منشیہ کے اندر جو گیان ہے اُسکو وید صرف انکی رہنمائی کے لیے قوانین پیش کرتے ہیں اور انکے ذریعے سے انہیں ترقی دیتے ہیں۔ اور یہی منش کی اُنتی کا اعلیٰ سادھن ہے۔

پرشن (۱۴) طبقہ منطقہ حارہ و خط استوا کے ملکوں میں جو لوگ رہتے ہیں وہ کالے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے اصلی باشندے کالے ہونگے۔ چنانچہ ہندوستان کی اصلی قومیں۔ مینا۔ گونڈ۔ بھیل وغیرہ کالے ہی ہوتے ہیں۔ پھر گوروں (جیسے آریہ) کا ہندوستان میں ادخال کہاں سے ہوا تھا۔ اگر دریائے جیحوں (اکسس) کے میدانوں سے یہہ لوگ آئے تھے۔ تو بموجب قول سوامی جی مہاراج کے کہ آریہ ستان ہندوستان میں ہی پیدا ہوئی غلط ہے۔ اگر نہیں تو معاملہ برعکس ٹھہرتا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص کہے۔ کہ انگریز ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے۔ پس سایم اور تیجبر صاحب وغیرہ لوگ جو آریہ ستان ہندوستان میں غیر ممالک سے آنا ثابت کرتے ہیں۔ سچے ہیں۔

اُتر (۱۴) اسکا اُتر خاص مضمون میں دیا جاویگا۔

فہرست چندہ وید پرچار فنڈ

جو

بموقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج کرنال تاریخ

۲۶ - مارچ ۱۸۹۱ء جمع ہوا۔

بابو چھجو رام پریزیڈنٹ آریہ سماج ... عہ

لالہ منشی رام ممبر سماج ... عہ

لالہ بریا مل والیس پریزیڈنٹ ... عہ

لالہ گوکل چند پیتا کا دکھش سماج ... عہ

لالہ کرتا رام منتری سماج ... عہ

لالہ گنجا ور سہائے داروغہ آبکاری ... ۶

لالہ بہولا ناتھ مہاجن کرنال ... عہ

لالہ شہراج برادری والہ ممبر سماج ... ۶

لالہ بہوانی سہائے صاحب ... عمر

لالہ نرنگداس زمیندار ممبر سماج ۶

لالہ بشمبر داس کلرک نہر ... عہ

لالہ کیپو چند جینی مہاجن ... ۶

ڈاکٹر نانک چند صاحب ... عمہ

پنڈت سالگرام ممبر سماج ... عمہ

لالہ راجہ رام بزاز ... عمہ

لالہ بارومل مہاجن چودہری ... عمہ

چودہری جمنا داس گڈھ والہ ... عمہ

لالہ لکھمن لال ممبر سماج ... عمہ

پنڈت گنیا ال ... عمہ

لالہ بشمبر داس ممبر سماج ... ۶

لالہ جوندا مل سارجنٹ پولیس ... عمہ

لالہ جگن داس سارجنٹ پولیس ... عمہ

لالہ تیلو رام محرر ڈاک ... عمہ

ہلاہر آریہ سماج ... عہ

لالہ رگھبر دیال سیاہہ نویس ... عمہ

بوندری آریہ سماج ... ۶

لالہ ہمیر چند مہاجن ... عمہ

سردار شیر سنگھ سارجنٹ پولیس ... عمہ

لالہ بیر بہو دیال بزاز ... عمہ

لالہ مرلی دہر ... عمہ

لالہ نرسنگھداس بزاز ممبر سماج ... عمہ

بابو بنواری لال ممبر سماج ... ۶

والدہ لالہ کدار ناتھ ممبر سماج ... عمہ

رودر سنگھ مستری ... عمہ

بلرام مستری ... عمہ

گنیا مستری ... عمہ

کالو رام شاہ آباد ... عمہ

چودہری سری رام مہاجن ... عمہ

راماں مستری ... عمہ

چودہری ہر بیج سنگھ صاحب جاٹ ... عمہ

لالہ امرناتھ مہاجن ... عمہ

پنڈت رام گوپال ... عمہ

لالہ رام چندر ممبر سماج ... عمہ

لالہ گوری لال پانی پت ... عمہ

لالہ بہگوانداس پانی پت ... عمہ

لالہ رگھناتھ رائے پانی پت ... عمہ

لالہ کدار ناتھ پانی پت ... عمہ

پنڈت اودہی رام ممبر سماج ... ۶

لالہ پیارے لال گوگیری پور والہ ... ۶

چودہری کیول رام مہاجن ... عمہ

شاہ آباد آریہ سماج ... عہ

پرتاب سنگھ چودہری ... عمہ

استری لالہ کدار ناتھ ممبر سماج ... مہ

والدہ لالہ لکھمن لعل ممبر سماج ... مہ

لالہ گنپت رائے ... مہ

ایک ممبر سماج نرددڑ ... ۶

لالہ دسوندہی رام مہاجن ... ۶

لالہ رگھو رام برادری والہ ... ۶

لالہ جوالا پرشاد مہاجن سپرنٹ ... ۶

لالہ کدار ناتھ گوگری پور والہ ... عہ

لالہ گوبند پرشاد صاحب مہاجن ... عمہ

ماسٹر زور آور سنگھ صاحب ... عمہ

لالہ جگل کشور دوکاندار ... ۸

میزان کل چندہ

نقد وصول ہوا	باقی انڈ وصول

نقد حوالہ لالہ منشی رام صاحب پردہان

پرتی ندہی سبھا ہوا۔

یادداشت - اس سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ... روپیہ نقد آریہ سماج کرنال کی طرف سے دیا نند ہائی سکول لاہور کو جسکے منیجر ماسٹر درگا پرشاد صاحب ہیں دان دیا گیا اور یہ مبلغ دو روپیہ کے جو پہلے سے سماج ہذا میں جمع تھا کل مبلغ ... روپیہ حوالہ لالہ منشی رام جی ہوئے۔ کہ ماسٹر درگا پرشاد صاحب کی خدمت میں پہونچا دیویں۔ اور اسی موقعہ پر دو کتاب گلدستہ دہرم تتیشی ور کرتا رام منتری سماج کی طرف سے اور ایک کتاب گلدستہ دہرم بابو بنواری لال ممبر سماج کی طرف سے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو دان دی گئیں۔ اور حوالہ لالہ منشی رام جی ہوئیں۔

کرتا رام منتری آریہ سماج کرنال

مراسلات

چنیوٹ آریہ سماج

یہہ سماج قریباً عرصہ پانچ سال سے قایم ہوا ہے جوکہ اول ہی اول ترقی پکڑتا ہوا سنہ ۱۸۹۳ء تک تو عمدہ حالت میں رہا۔ بلکہ پے در پے کوشش سے سماج نے اپنے مندر کے لیئے زمین خرید کر کسیقدر عمارت بھی تیار کی۔ مگر یکایک منتری آریہ سماج بابو لیکھرام جو اسجگہہ ٹیلیگراف سگنلر تھا تبدیل بمقام جھنگ ہوگیا۔ بعدمیں جو ادہکاری رہے۔ وہ اول کچھہ عرصہ تو کام کرتے رہے۔ مگر بعد میں کچھہ ادہکاریان کی زبانی اور کچھہ انارکلی والے سماج کی مہربانی سے اس سماج کا بالکل ستیاناش ہوگیا۔ وجہ یہہ تھی۔ کہ جو ممبران لاہور میں رہتے تھے۔ اور چندہ چنیوٹ سماج کو دیتے تھے۔ انکے نام انارکلی والے سماج میں بوجہ دباؤ تبدیل ہوگئے۔ اور ادہکاریان ناجایز کارروائی کے نتیجہ ملنے آکر بالکل کام سے دست بردار ہوگئے۔ اور نہ ہی اس عرصہ میں پرتی ندہی سبھا نے اپنے فرض کو پورا کیا۔ یعنی اس عرصہ کے درمیان کوئی اپدیش پرتی ندہی کی طرف سے خاص قصبہ چنیوٹ میں نہ ہوا۔ جس سے سماج کو تقویت ہوتی۔ لالہ رام کرشن لال ممبر نے اپنی ہمت کو نہ ہارا جنہوں نے اکیلے ہی جاں بہت مدت تک سماج میں اپنے فرض کو پورا کیا۔ اب پھر کچھہ عرصہ یعنی جولائی سنہ ۱۸۹۴ء سے بابو لیکھرام اسجگہہ تبدیل ہوکر آ گئے جنہوں نے آکر سماج میں کسی قدر جان ڈالدی گو اس حالت میں سماج نہیں آیا۔ تاہم کسی قدر اُتساہ پیدا کیا۔ بہت سی مانگ کے بعد اب پرتی ندہی سبھا نے پنڈت گنپتی شرما اور دیدیانک شرما بھی پرتی ندہی سبھا کو اسجگہہ بھیجا۔ اُن کے آنے پر چونکہ ایام ہولی تھے اسلیئے روزہ ہولی شہر میں ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو ۶ گھنٹہ بہادر چند ایم اے وکیل کی مدد سے نگر کیرتن کیا۔ سماج مندر سے شروع ہوکر بازار میں ہری یش گاین کرتے اور گلاب سے ہولی کھیلتے ہوئے منڈی شہر کے قریب پہونچکر ایک دوکان پر کھڑے ہوکر پنڈت جی نے دیاکھیان دیا۔ لوگ بہت سے جمع تھے۔ جن پر عمدہ اثر ہوا۔ اور لوگوں نے بہت خوشی ظاہر کی۔ جونہی دیاکھیان ختم ہوا اور پھر منڈلیاں بناکر چلنے کو تیار ہوئے۔ تو سکھوں نے اپنے شدہ جل سے سب کو ہولی کھلائی۔ اور کل لوگ دوکانوں میں گھس گئے۔ اور جب تک بارش بند نہ ہوئی برابر ایشور کے بھجن ہوتے رہے۔ قریباً ۲ گھنٹہ سے زیادہ لگاتار بارش ہوتی رہی جس سے لوگوں کو اور بھی آنند پراپت ہوا۔ کہ چنیوٹ میں جبکہ بارش نہ ہونے کی عموماً شکایت رہتی ہے۔ ایسے موقعہ پر جبکہ پرماتما کے یش گاین ہو رہے تھے۔ اپنی دیالتا سے بادلوں کو ہولی کھیلنے کی آگیا دی۔ کسی قدر بارش تھمنے پر نگر کیرتن ہوتا ہوا۔ اوپر سے پھوار پڑ رہی تھی اور ادہر سے اوم شبد کا جھنڈا ہاتھہ میں لیئے بھجن گاتے ہوئے جسجگہہ کوئی مکان سہارے کا ملتا ٹھہر کر بھجن گاتے ہوئے نگر کیرتن ختم کر کے سماج مندر میں پدھارے۔ اور آرتی گا کر نگر کیرتن ختم کیا۔ ۱۱ مارچ کو پھر ہولی تھی مگر اسدن کچھہ نہ ہوا۔ کیونکہ کل مخلوق ادہر مشغول تھی۔ ۱۲ مارچ کو پھر بمقام منڈی متصل جنم استھان پنڈت جی نے ایشور وشے پر دیاکھیان دیا بعد سماپتی کے انیہ متہاشیوں کے لیئے پرآئے پرشن اوتر سمہ دیا گیا تھا۔ بابو دینا ناتھہ پال جوکہ یونیٹیرین فرقہ کے عیسائی ہیں۔ اور ایک ایشور پر انکا پورا وشواس ہے۔ اس بات کو جتلاکر کہ میں ایشور کو مانتا ہوں۔ کچھہ پرشن کیئے جنکا جواب پنڈت جی نے عمدہ طرحسے دیا۔ بابو جی بڑے وِدوان ہیں۔ بعدمیں شنتری سناتن دہرم نے سوال کیا۔ کہ جس چیز کو ہم دیکھہ نہیں سکتے۔ اسکا نام کس طرح سے رکھہ سکتے ہیں جنکا جواب بہت عمدہ معقول طور پر دیا۔ پھر ایک پنڈت صاحب نے سوال کیا۔ کہ آکاش میں خود بخود ہی شبد ہو جاتا ہے۔ جوکہ خود ہی اپنے سوال سے گھبرا گئے۔ اسدن لوگوں نے بہت ہی آنند ظاہر کیا۔ دوسرے دن کے لیئے مضمون لیکچر آشرم دھرم تھا۔ حاضری اول روز قریباً ۲۵۰ سے زیادہ تھی۔

۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو آشرم دھرم پر پنڈت جی نے بڑے عمدہ طور پر دیاکھیان دیا۔ حاضرین نہایت ہی پرسن ہوئے۔ بعد سماپتی پنڈت لدھا رام شاستری نے سنوسمرتی میں سے ایک شلوک سنایا جسکے ارتھہ کیئے۔ کہ اگر براہمن کشتری یا ویش یا شودر کل میں اپنا مرواہ کرے۔ تو ایسا میں سے جو سنتان ہو وہ اپنے کام الوسار ادیج یا نیچ پدوی کو پراپت ہو سکتی ہے۔ انیہ نہیں جنکا مطلب پنڈت گنپتی جی نے نہایت عمدہ طور پر واضح کرکے دکھلایا۔ کہ اس شبد کے ارتھہ جیسے پنڈت لدھا رام جی نے استعمال کیا تھا۔ یہہ نہیں۔ کہ منش اپنے کرم الوسار اونچ نیچ پدوی کو پراپت ہو سکتا ہے۔ اور نشامیں دیگر شبد کیا۔ اور ثابت بھی کیا کہ

کہ اگر پنڈت جی کے پاس کوئی مثال یا برہان
ہوں پیش کریں - مگر بے فائدہ ادہر سے بجائے
اسکے کہ کچھہ جواب دیا جاتا ہٹ اور اصلی مطلب
کو چھوڑ کر دوسری طرف سے کام لیا گیا اور
جلسہ برخاست ہوا -

۱۴ تاریخ کو آریہ سماج کیا چیز ہے - اسپر
دیاکھیان شروع ہوا - چونکہ عام کھتریاں و
اہل ہنود کے دل ان دیاکھیانوں کے سننے سے
بہت ہی پرسن ہوئے تھے - اور برہمن دیوتا
اندر ہی اندر جل رہے تھے - اس روز دیاکھیان
میں سے جبکہ تیرتھ وغیرہ کھنڈن ہو رہا تھا
سناتن کے پرہان پنڈت گورو دتہ مل جی جنکو
میرے خیال میں دیاکھیان سکتی ایک بچہ کے
برابر بھی نہیں سماج میں سے یہہ کہتے ہوئے
کہ جس جگہ نندا ہو رہی ہو - اول تو نندا کرنے
والے کا سر کاٹ ڈالنا چاہیئے - ورنہ کان بند
کرکے چلا جانا چاہیئے - جو کہ ایک بڑی ناشائستہ
حرکت تھی - اور لوگوں کو جوش دلانیوالی
تھی - مگر آفرین ہندو بہائیوں کے کہ مجلس
میں سے سوائے اس پنڈت کے ایک بھی
نہ اوٹھا - اور اسپر افسوس ظاہر کرکے لگاتار
دیاکھیان سنتے رہے - سناتن دھرم کا شتری
اور پنڈت لدہارام وغیرہ بھی سنتے رہے - مگر
پنڈت لدہارام کو بعد بلا لیا گیا - یہہ بھی معلوم
ہوا ہے - شروع دیاکھیان سے پہلے مشت
دیر تک بحث کے بعد یہہ طے ہوا تھا - کہ کل جو
روز سناتن دھرم والے ہمارے تین دن کے لکچر
میں سے جو نوٹ انہوں نے لئے ہیں تردید
کریں - پھر اگلے روز ہم انکی تردید کرینگے - آج کا
لکچر بہت اچھی طرح سے ثابت ہوا - خدا سماپتی
کیہہ پرشن اُتر بھی ہوئے - اگلے روز ۱۵ - کو

سناتن دہرم کا لکچر تھا جس جگہہ آریہ سماج کی
طرف سے بہت صاحبان شامل ہوئے - اسدن
کی حالت تو ناگفتہ بہ ہے - اول شتری کی تقریر
جو ایک کاغذ پر شاید لکھی ہوئی تھی ہوتی رہی
مگر اول اول بالکل بے مزہ اور حاضرین بہت
دق ہو گئے - صرف موقعہ پر شتری صاحب
نے کچھہ صاحبان کو آریہ سماج کے برخلاف
کرنے کی کوشش کی - کتنی ایک معزز کھتری
صاحبان نے وہاں یہہ کہا - کہ کوئی پنڈت
اس جگہہ نہیں ہے - جو ہمیں کچھہ سنا کر یعنی آریہ
سماج والوں نے کہا ہے - تردید کرکے دکھلاتا
اسی اثنا میں پنڈت گورو دتہ مل صاحب فرا
بول اوٹھے - کہ کل کو پنڈت لکچر دیونگے - اس
بات کو سنکر فوراً شتری آریہ سماج جالندھر
لیکر اوٹھا - کہ آپکی طرف سے وعدہ توڑا
جاتا ہے - جسپر پنڈت صاحب نے جواب دیا
کہ ہم نے کوئی وعدہ نہیں کیا - اور نہ ہم
اسوقت موجود تھے - ہائے افسوس اپنی آنکھوں
پنڈت کہلا کر جھوٹ بولنے میں ذرا دریغ
نہ کیا - مگر شاباش لالہ گنڈا رام شتری سناتن
سبھا - کہ انہوں نے فوراً اصحابات کا اقرار
کرلیا کہ سب موجود تھے - اور اقرار کرتا ہیں
ہے - پنڈت صاحب شرمندہ ہو گئے بہت
بحث کے بعد کہ آریہ سماج کے پنڈت کو صرف
دو دن ٹھیرنے کی بذریعہ تار آگیا ماگئی ہے
لہذا پھر انہیں سنئے - اقرار تو قایم ہو گیا
اور پھر پنڈت لدہارام شاستری کھڑے ہوئے
اور انہوں نے سوامی جی کے اس کتھن کو کہ
برہمن گرنتھہ ویدوں سے جدا ہیں - کھنڈن
کرنے کی کوشش کی - مگر لوگ بڑے دق ہو کر
سن رہے تھے - کیونکہ جس مطلب کے لئے آنکو

بلایا گیا تھا - وہ پورا نہ ہو رہا تھا - پھر درمیان
میں سے بولے کہ ہندو اس بات کی تعلقداری
میں ہیں - کہ سناتن دہرم والے ان باتوں کو
سیدہ کریں - جنکو آریہ سماج کھنڈن کرتی ہے
ان گرنتھوں کا جھگڑا ہمارے لئے بے سود
ہے - ان کو چپ کرا کر پنڈت گورو دتہ مل کو کھڑا
کیا گیا - آپکے آگے ہندو بہائیوں نے پرارتنا
کی - کہ اور کچھہ نہیں صرف گنگا کو ہی ویدوں سے
سیدہ کریں - وہاں تو صرف ویدوں کا نام ہی سنا
ہوا تھا - پنڈت جی سفید ریش منبر پر کھڑے
ہو کر والمیکی راماین لیکر راجہ رامچندر جی کی ہیرا
کہ فلان جگہہ سے روانہ ہو کر راستہ فلاں فلاں ان
کرتے ہوئے فلاں جگہہ پہونچے - واہ کیا ہی
کہنا تھا - ویدوں سے گنگا تو ضرور ہی والمیکی
راماین پڑھنے سے سیدہ ہو گئی - اور دیاکھیان
ختم ہوا - بعد میں آریہ سماج کے پنڈت نے ۵
منٹ کی آگیا لیکر اسوقت برہمن گرنتھہ اور
ویدوں کی بابت جو پنڈت لدہارام نے کہا
تھا تردید کر دی - اگلے روز ۱۶ - کو آریہ سماج
کی طرف سے لکچر ہونا تھا - جس زور شور سے
اسدن لکچر ہونا تھا - وہ اس کارن سے کہ
بابو لکھپت رام جی کو اتفاق سے یہہ کام ہو رہا تھا
تاکہ دیہات کی خبر اسدن ڈاک
میں آگئی - اور وہ شوک میں رہے - مگر
تاہم اسدن خود انتظام ہونا بسبب رنج
کے مشکل تھا - پولیس کے چار کنسٹبل منگوائے
گئے - اور حوصلہ کو ہاتہہ سے نہ دیکر بابو لکھپت رام
نے کل کام کیا - اسدن سناتن دہرم سبھا والے
بالکل نہ آئے - انہوں نے یہہ عذر پیش کیا کہ
ہم تب آسکتے ہیں - اگر آریہ سماج کا پنڈت کل
ہمارا لکچر سننے - یہہ کب ممکن تھا - اگر اسی طرح سے

اس سلسلے کو جاری رکھا جاتا۔ تو کبھی ختم نہ ہوتا اسدن کا لکچر بہت عمدہ طرح سے سناتن دھرم سبھا کے لوٹ فارم سے کے کھنڈن پر ہوا۔ اور حاضرین اور کل نگر باسی پنڈت گنپتی جی کے ویاکھیانوں سے بہت ہی خوش ہوئے۔ اور جابجا آریہ سماج کا چرچا پھیل گیا۔ پنڈت گنپتی جی ۱۷ تاریخ کو جلالپور کی طرف گئے چونکہ بابو لیکھو رام سیکرٹری تھے اسلیے پرچار فنڈ میں صرف ے جمع کر کے پنڈت جی کو دیے گئے۔ اور دو روپیہ پنڈت جی کو کتاب خرید نے کے لیے دیے گئے۔ ان ویاکھیانوں میں آریہ سماج کو بابو دینا ناتھ پال سے بہت سہایتا ملی ہے۔ کیونکہ آپ ہر سمے ہر موقعہ میں انتظام کی سہایتا دیتے رہے۔ پنڈت گوردتہ مل کے ساتھ مکان پر بھی بہت بحث مباحثہ ہوتی رہی۔ پنڈت گوردتہ مل جی ناگری میں بہت کم مہارت رکھتے ہیں۔ اور شاستر بھی بہت کم پڑھا ہوا ہے۔ صرف منوسمرتی اور رامائن وغیرہ کتھا جانتے ہیں۔

امید کہ شریمتی پرتی ندھی پھر بھی بہت جلد پنڈت گنپتی جی کو ادہر آنے کی آگیا دلویگی

راقم
لیکھو رام منتری آریہ سماج چنیوٹ

آریہ سماج کرنال کے تیسرے سالانہ اتسب کا برتانت

گزشتہ اشاعت سے آگے

اول صبح کے وقت ۸ بجے سے بھجن ہوئے۔ اور نو بجے سے لالہ منشی رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سرمن ہوا۔ اور کٹھ اپنشد سے اتی منوہر اپدیش بھی پریتی کے تئیں دیا۔ اور یہہ درشایا۔ کہ یہہ اور پریتی جدا جدا بستو معلوم ہوتی ہیں۔ واستو میں کوئی بھید اسمیں نہیں ہے۔ یہہ ویاکھیان لوگوں کو اپنی اور کی طرف کھینچنے والا اور پریم سے بھرا ہوا تھا۔ اسکے بعد ۹ ½ بجے سے چودھری خوب چند کا لکچر اہل ہنود کی مختلف رسومات کی اصلاح کے بارہ میں ہوا۔ چودھری صاحب نے دیہاتی زبان میں لوگوں کے دلوں میں اچھی طرح یقین پیدا کر دیا۔ کہ آریہ سماج کا وجود دنیا کے لیے ایک بڑا بھاری ذریعہ درستی کا ہے۔ جو اعتراضات براہمن اور دیگر مخالفین کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج لوگوں کو گمراہ کر کے پن دان وغیرہ نیک کاموں سے ہٹاتا ہے اسکی تردید چودھری جی نے اس خوبی سے فرمائی کہ کسی شخص کو جائے اعتراض باقی نہیں رہی بہت سے زمیندار بھائی جو جلسہ میں شریک تھے۔ چودھری جی کے لکچر سے بہت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی تمنا اس بات کے لیے ظاہر کی۔ کہ چودھری جی ہمارے دیہات میں دورہ کر کے اپنے اپدیش سے لوگوں کو راہ راست پر لادیں۔ چنانچہ چودھری صاحب نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ وہ ضرور ضلع کرنال میں چار ماہ تک کسی موقعہ پر اپدیش کرینگے۔ لکچر بہت ہی عمدہ اور قابل تعریف تھا۔ ایسی اسپیچ آریہ سماج کو دیہات میں پرچار کرنے سے بہت بڑا فائدہ دیسکتے ہیں۔ اور انکے لکچروں کا اثر بہت ہی جلد گرام نواسیوں پر پڑ سکتا ہے۔ چودھری صاحب نرے دیہاتی زبان میں ہی بولنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ خواندہ اور شائستہ ہیں۔ خراب کلمہ انکی زبان سے بالکل نہیں نکلتا۔ اسکے بعد پنڈت ہرنام سنگھ نے ناچ بروقت شادی مروجہ حال کے نقصانات پر لکچر دیا۔ اور اکثر لکچر نظم میں پڑھکر سنایا لکچر اچھا تھا۔ پنڈت صاحب نے ایک پورانہ قصہ خاص کرنال کا جسمیں فریقین شادی کی تقریب میں فضول خرچی کی وجہ سے تباہ ہوگئے تھے۔ پڑھکر سنایا۔ اسکے بعد بھجن ہو کر چودھری ہرنیج سنگھ کا یگیوپویت سنسکار کرایا گیا۔ اسکے بعد اگرچہ کارروائی صبح کے وقت کی ختم ہو چکی تھی۔ مگر تھوڑی دیر تک پنڈت رامانند و سردھارام کھڑے ہوئے۔ ورن ویوستھا و یگیوپویت وغیرہ کے مسئلوں پر پنڈت لیکھرام جی سے دھرم چرچا کیا۔ اور دونو پنڈت۔ پنڈت لیکھرام جی سے جواب باصواب پاکر خاموش ہوئے۔

دوپہر کی کارروائی ۲ ½ بجے سے شروع ہوئی۔ اول بھجن ہوئے۔ اسکے بعد پنڈت رام بھجدت جی کا لکچر ہندوستان کی اخلاقی حالت کے تنزل پر ہوا جسمیں پنڈت صاحب نے یہہ تمثیل کے طور پر بیان کیا۔ کہ ہندوستان میں کوئی میلہ ایسا نہیں ہوتا۔ جہاں پر کہ عورتوں کی بے عزتی نہ ہوتی ہو۔ ہندوستان کی اخلاقی حالت اسقدر گر گئی ہے۔ کہ بجائے اسکے کہ ان بدمعاشوں کو متنبہ کیا جاوے یا سزا دیجاوے۔ الٹا مستورات پر سختی ہوتی ہے۔ اور میلوں پر جانے سے انکو روکا جاتا ہے۔ چند مثالوں سے پنڈت جی نے یہہ ثابت کر دیا۔ کہ ہندوستانیوں کے دلوں میں سے اخلاق۔ مروت۔ محبت۔ ایک دوسرے کی مدد بالکل کافور ہو گئی۔ انکی جگہ بغض۔ حسد۔ کینہ وغیرہ پیدا ہو گئے جنکی

خاص وجہ یہہ ہے - کہ ہندوؤں کا کوئی خاص آدرش نہیں ہے - مختلف دیوتاؤں کو بجائے ایشور کے اپنا اشٹ دیو مانتے ہیں - اسکے بعد بھجن ہو کر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا لیکچر شروع ہوا - جسمیں پنڈت جی نے ہندوستانیوں کی حالت کو الف لیلہ کے قصہ سے تشبیہ دی - کہ اس قوم پر باوجودیکہ بہت سی سختی اور حملے ہوتے رہے - مگر اس قوم نے خواب غفلت سے اب تک آنکھیں نہیں کھولیں چھ کروڑ ہندو مسلمانوں کی نذر کر دیئے اور چار لاکھ عیسائیوں کے شنکلپ ہوئے -

مگر تب بھی اسکو کچھ فکر نہ ہوئی - دھرم جاتا رہا مگر ویسے ہی بے خبر رہے - لیکن اگر نفرت پیدا ہوئی تو صرف آریہ سماج سے - جو اس قوم کا خیر خواہ اور خیر اندیش ہے - اسکے بعد بھجن ہو کر لالہ منشی رام جی کا لیکچر ویدوں کی عظمت کی بابت میں ہوا - اور بمقابلہ دیگر مذاہب کے یہہ ثابت کر کے دکھلایا - کہ وید ہی سب سے پراچین پستک ہیں اور کلام الٰہی ہیں جنکے پرچار کے لیئے سوامی دیانند سرستی جی کو کس قدر بوجھہ اٹھانا پڑا تھا - اور آخرش انہیں اپنے آپ کو بلیدان کر کے اب انکا بوجھہ آپکے اوپر رکھدیا ہے - آپکا فرض ہے - کہ آپ انکو پورا کر کے دکھلاویں اور ویدوں کا پرچار کرانے میں تن من دھن سے سہائتا کریں - اسکے بعد لیکچر ختم ہونے پر وید پرچار فنڈ کے لیئے ما چندہ تحریر ہوا - منجملہ جنکے ما نقد وصول ہوا - اور حوالہ لالہ منشی رام جی کیا گیا - اور عہ روپیہ چندہ آریہ سماج کرنال کی طرف سے دیانند ہائی سکول لاہور کے واسطے دیا گیا - وہ بھی حوالہ لالہ منشی رام جی ہوا - جو ماسٹر درگا پرشاد کو دیدینگے -

یہ لقایا چندہ وید پرچار فنڈ کے منجملہ عہ وصول ہو چکے ہیں - اور عہ روپیہ باقی ہیں جو بعد وصولی ایک دفعہ ہی بھیجے جاوینگے - اسی موقعہ پر دو کتاب گلدستہ دھرم کرتا رام شستری کی جانب سے اور ایک لالہ بنواری لال کی طرف سے پنجاب پرتی ندھی سبھا کو دان کی گئی - دس درخواستیں آریہ سماج کی ممبری کے لیئے پیش ہوئیں - اسکے بعد باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا شکریہ ادا کیا گیا - اور شہر والوں کا بھی جنہوں نے جلسہ کی آرائش کے لیئے اپنا اسباب عطا فرمایا تھا - اور اپنی تشریف آوری سے جلسہ کو سوشوبہت فرمایا تھا -

بعد ازاں آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا -

یہہ جلسہ بمقابلہ جلسہ ہائے سنوات گذشتہ بہت ہی بڑھ چڑھ کر ہوا - شہر کے لوگ بہت تعریف کرتے ہیں - جیسی کہ انکو آریہ سماج سے نفرت تھی اب نہیں رہی - اگرچہ باقاعدہ ممبری کی درخواستیں بہت سے آدمیوں نے نہیں دی - مگر خیالات بہت لوگوں کے پلٹ گئے - اور راہ راستی کے سوجھنے لگے - استریاں بھی جلسہ میں بہاری تھیں - جنمیں سے بعض نوجوان استریوں کے خیالات بالکل پورانک مت سے لوٹ گئے - اور آریہ سماج کی طرف راغب ہوئے - ہر دو روز جلسہ میں پادری ہیگ صاحب تشریف فرما ہو کر دیا کھیان سنتے رہے جو بہت ہی شانت سبھاؤ پادری ہیں -

آپکا داس

کرتارام منتری آریہ سماج کرنال

باغبانپورہ آریہ سماج

بتاریخ ۲۴ - مارچ ۱۸۹۵ء آریہ سکول باغبانپورہ

کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا - جلسہ کا پروگرام موضع مذکور میں اور لاہور میں لکھا گیا تھا پنڈت راجا رام نے اپاسنا کی - لالہ ہنسراج جی نے سرمن دیا اور اسمیں تین باتیں بتلائیں - اول یہہ کہ اس دنیا میں اکثر ہم جنکو محبت کرتے ہیں - وہ ہمکو محبت نہیں کرتے - دوم آریہ سماج میں بعض بے عمل لیکچرار موجود ہیں (معلوم نہیں اشارہ ویدک پرچارکوں کی طرف تھا یا مانس پرچارکوں کی طرف) سوم آریہ سماج پر بعض شریر آدمیوں نے قبضہ کیا ہوا ہے (کیا انار کلی سماج پر یا وچھووالی سماج پر) اسکے بعد لالہ تاراچند صاحب ممبر آریہ سماج وچھووالی نے ایک مسدس "تلوار خون کرتی ہے جھک کر غلاف سے * ہزاروں خون ہوتے ہیں ایک اختلاف سے" پڑھا - اسکے بعد لالہ سنگم لعل بلیڈر کی پریزیڈنسی میں طلباء کو انعام تقسیم ہوا - اخیر لالہ سندر داس ٹیچر ڈی اے وی سکول نے معلوم نہیں کس مضمون پر لیکچر دیا اور سکول کے لیئے اپیل کی جسپر صرف تیس روپیہ یا کچھہ زیادہ نقد سکول کی امداد میں ہوئے - تعداد حاضرین قریب سو ڈیڑھ سو کے درمیان تھی سب کے سب لاہوری کالج پارٹی کے رکن اور ممبر تھے - گانوں کے رہنے والوں کی تعداد ڈیڑھ درجن یا درجن سے زیادہ نہ ہوگی مجھے سکول کی اس ابتر حالت کو دیکھہ کر بہت افسوس ہوا - کہ جس جگہہ سکول ہے وہاں کے لوگوں کو اس سے ذرا بھی ہمدردی نہیں - سارے گانوں میں سے صرف تین اشخاص نے اسکے لیئے چندہ دیا - جہاں پہلے سالوں میں یہہ رقم سو دو سو تک پہونچ جایا کرتی تھی

جلسے کے درمیان ایک اپیل تقسیم کیگئی تھی جسکا ایک پرچہ میرے ہاتھ بھی لگا۔ اسلیئے میں بجنسہ آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ تاکہ آپکے اخبار گوہربار کے ذریعہ آریہ پبلک کو اس سکول کی اندرونی حالت کی آگاہی ہو جاوے۔ اور یہہ بھی روشن ہو جاوے کہ کلچرڈ لوگوں کا کام صرف بگاڑنا ہے اور کچھہ نہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپکے پیپر میں گوردت بھیری پاٹ شالا کے بند ہونیکے بواعث پوچھے گئے تھے۔ وہ بھی اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ باقی آئندہ

راقم
یکے از حاضرین

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
حساب بابت ماہ مارچ ۱۸۹۵ء

بقایا ماہ فروری ۱۸۹۵ء — [illegible]

۱۱۔ مارچ ۱۸۹۵ء۔ پٹیالہ آریہ سماج
بے کرایہ ریلوے۔ اوپدیشک کے لیئے ...... [illegible]

" نابھہ " " پنڈت پیارے لال — [illegible]

" لالہ گوکل چند منتری آریہ سماج کرنال — [illegible]

" دشانش ماہ فروری ...... [illegible]

" " فنڈ " " — [illegible]

۱۵۔ مارچ ۱۸۹۵ء۔ لالہ سوندھی رام خزانچی لاہور۔ دشانش یکم دسمبر ۱۸۹۴ء سے یکم جنوری ۱۸۹۵ء — [illegible]

جھنگ سماج معرفت خزانچی مذکور دشانش — [illegible]

لاہور آریہ سماج ویدپرچار فنڈ — [illegible]

پنڈت پورنانند اوپدیشک — [illegible]

" سوامتی دیوی — [illegible]

" دیوان گلاب سنگھ پردھان سماج حیدرآباد سندھ " — [illegible]

" بودومل کا بیٹا ممبر " — [illegible]

" دیوان گلاب سنگھ مذکور کنیا مہاودیالہ — [illegible]

" بودومل کا بیٹا " — [illegible]

۲۵۔ مارچ ۱۸۹۵ء آریہ سماج چنیوٹ معرفت پنڈت گنپتی شرما ویدپرچار فنڈ — [illegible]

۳۱۔ مارچ قیمت رپورٹ — [illegible]

میزان کل آمد ماہ مارچ ۱۸۹۵ء — [illegible]

اخراجات ماہ مارچ ۱۸۹۵ء — [illegible]

پس بقایا ماہ مارچ ۱۸۹۵ء جو سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس ہے — [illegible]

سماجک خبریں
پہلا سالانہ جلسہ آریہ سماج روپڑ

آریہ سماج روپڑ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۷۔ اور ۲۸۔ اپریل ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ اوپدیشک مہاشے اور آریہ سجن دوراہا کے ریلوی سٹیشن پر اوتریں۔ چونکہ لودھیانہ سے پورب کی طرف ایک سٹیشن کے بعد ہے۔ لاہور وغیرہ کی جانب سے آنیوالے سب بھائی اُس ٹرین میں پہونچیں۔ جو کہ شام کے چھہ بجے دوراہا پہونچتی ہے۔ اور انبالہ دہلی وغیرہ کی طرف سے آنیوالے بھائی نو بجے رات کی گاڑی میں پہونچ جاویں۔ وہاں آریہ سماج روپڑ کی طرف سے کشتیوں کا انتظام ہوگا جنہیں باآرام ۲۷۔ کی صبح کو روپڑ پہونچ جاوینگے۔ جو مہاشے ان وقتوں پر نہ پہونچ سکینگے انکے لیئے ۲۷۔ اپریل کی صبح کو پھر کشتی نکلیگی چونکہ اس شہور جگہہ کے آریہ سماج کا پہلا ہی سالانہ جلسہ ہے۔ اسلیئے توقع ہے کہ آریہ پرش الکثاہ سے زیادہ تعداد میں پہونچیں۔

واضح رہے کہ دوراہا کے سٹیشن پر ڈاک گاڑی کوئی بھی ٹھہرتی نہیں ہوتی۔

التشہر دولت رام منتری آریہ سماج روپڑ

پکھانا ضلع فرخ آباد میں ایک دھرم اودہانی سبھا قایم ہوئی تھی۔ جسکا ارادہ تھا کہ جب کچھہ روپیہ جمع ہونیکے آریہ سماج کھلوا جاوے تاکہ تہررا سنی کے سود سے کام چلتا رہے۔ کچھہ روپیہ جمع ہو کر الکثاہ ڈھیلا پڑگیا تھا۔ اب بابو پرشوتم داس جی رئیس فرخ آباد نے حسب روپیہ دان کر کے پھر تشٹ کر دیا۔ آریہ سماج قایم ہوگیا۔ آریہ سماج خوشاب کا انتخاب سال حال کیلئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ جیرام پردہان۔ لالہ مولچند اُپ پردہان۔ لالہ مہاجرلال منتری۔ حکم چند بھیرہ اُپ منتری۔ سردار رتیندہ سنگھ خزانچی۔ لالہ کھانا ماسٹر مول سنگھ۔ بابو منگا سے رام۔ لالہ کلیانداس ثانی ممبران۔ اس سماج کے ممبروں نے سیٹھہ حافظ دیوان پریم راہی والے بہادر لیسا رام صاحب اگزیکٹو انجنیر خوب ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ رائے صاحب کے لکچروں کا خصوصاً بہت بڑا اثر پڑا۔

برھمہ چاری ٹھاکرداس جی ہوشیارپور کے ضلع کے رہنے والے ہیں۔ کچھہ مدت جالندھر بھی رہے تھے۔ ویدک دھرم کی بزرگی کو ان کر اسکا پرچار کرتے ہیں۔ ڈیرہ دون مہردوار سے ہوتے ہوئے اب کھتڑ میں مقیم ہیں۔ اسجگہہ پولی پوجا دی کھنڈن اور سناتن برھمہ پوجا منڈن میں ویاکھیان بھی دیتے ہیں۔

برھمہ چاری جی کو پادری ہمنتہہ صاحب نے

بننے کے لیئے بلایا - اور گناہوں کے کفارہ کی بابت میں گفتگو کی - برہمچاری جی نے ایسے معقول جواب دیئے - کہ پادری صاحب کو سوائے اسکے کہ بت پرستی کے کھنڈن کے لیئے اُن کا شکریہ ادا کریں اور کچھ بن نہ آیا -

سادھو سونتیا نند جی ایک ماہ سے زیادہ کی عرصے سے نیچ میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں - اس عرصے میں پنڈت سوہن لعل شنگلا پنڈیا نے بھی ایک بڑا عالمانہ لکچر نیچ میں آریہ سماج کے نیموں پر دیا - سادھو سونتیا نند جی کا سبحث مباحثہ بھی برابر پورانک پنڈتوں سے ہوتا رہتا ہے -

آریہ سماج بنوں کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲ - ۳ - اور ۴ - جولائی ۱۸۹۵ء کو ہوگا -

نواں شہر ضلع جالندھر میں ایک ست دھرم پرچارنی سبھا قایم ہوئی ہے -

آریہ سماج خانکی کا انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا - بابو جوالا پرشاد پردھان لالہ رام کرشن سکرٹری - گنڈا سنگھ دت اسسٹنٹ سکرٹری - لالہ پیارے لال خزانچی -

ممبران انترنگ سبھا - لالہ نرائن داس - لالہ ادھو رام - لالہ لدھا رام - لالہ نہال چند -

آریہ سماج گوجرانوالہ کا انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا - منشی کیول کشن پردھان - منشی نرائن کشن اپ پردھان - منشی جیون کشن منتری پنڈت بھگوت دت لیکھا دھیکش - لالہ دیا داس خزانچی - لالہ بھگوتی پرشاد پرتی ندھی سبھاسد - لالہ گوربخش رائے پرتی ندھی سبھاسد -

(نوٹ) ایک گروہ نے ابھی اپنا کوئی پرتی ندھی تجویز نہیں کیا - وہ بعد میں بروقت تجویز ہونے کے مشتہر ہوگا -

علاوہ اسکے کالج کمیٹی کے پرتی ندھی ممبران مندرجہ ذیل منتخب کیئے گئے ہیں -

منشی جیون کشن صاحب وکیل - بابو رلا رام صاحب گوجرخاں -

۲۸ - ۲۹ - و ۳۰ - ۳۱ - مارچ ۱۸۹۵ء کو ستی آریہ سماج لکھنو کی طرف سے سریمتی پنڈتہ شری متی رما بائی جی کے دو لکچر رفاہ عام ہال میں ہوئے - اول روز ۴۰۰ اور دوسرے روز ڈیڑھ ہزار کے قریب اصحاب شریک جلسہ تھے - اخیر لکچر میں یتیم خانہ آریہ سماج بریلی کے لیئے اپیل کیگئی - اور مبلغ ماعہ روپیہ چندہ ہوا -

عام خبریں اور رائیں

راجستھان سماچار اجمیر کا دعویٰ بالکل ٹھیک ہے - کرنل ٹریور اجنٹ راجپوتانہ کی یادگار میں اجمیر نگر میں ایک پبلک ہال اور لائبریری کھولی ہے -

کرشن گڑھ آدھیش مہاراجہ سردول سنگھ جی سنا گیا ہے - کہ سوم یگیہ کرانے لگے ہیں - ایک اشتہار بھی بانٹا گیا ہے - جس سے یہ نہیں معلوم ہوتا - کہ کسکی طرف سے ہے - اسکے متعلق معلوم ہوا ہے - کہ چار بکروں کے منہ میں دانہ بھر کر پنڈت لوگ انکو گھونسوں سے ہلاک کرینگے - پھر انکا ماس بطور پرساد تقسیم ہوگا اگر یہ بات صحیح ہے - تو مہاراجہ صاحب کی مذہبی پر افسوس ہے - وید اور شاستروں میں کہیں بھی ایسی بے رحمی کی آگیا نہیں ہے -

راجستھان سماچار اب ہفتہ میں دو بار نکلنے لگا ہے - اجمیر نگر سے نکلتا ہے - قیمت سالانہ صرف صہ روپیہ - بلاشبہ سستا پرچہ ہے -

راجپوتانے کے مفصل حالات اسمیں درج ہوتے ہیں -

برہما دیش میں ایک بنگالی بابو بلا رام کمسریٹ والنٹیر فوج میں داخل ہوئے ہیں -

بیگم صاحبہ مرشد آباد نے پچیس ہزار روپیہ کلکتہ کے کیمبل ہسپتال کے زنانہ طالب علموں کے لیئے عطا فرمایا ہے - پاٹھکگان اگر بلا دیا جاوے تو بہت ہی سر لٹیٹ ہے -

خاندیش میں جو چوہڑے عیسائی ہونے لگے باقی عیسائی جو کہ دوسری اعلیٰ ذاتوں میں سے آئے تھے معترض ہوئے - اور ان نئے عیسائیوں کے ساتھ برتاؤ سے انکار کیا - مشن والوں کو مجبوراً اپنی کوشش سے باز آنا پڑا -

رڑکی سے پنڈت امراؤ سنگھ جی جناب ایک ہفتہ وار اخبار نکالنا شروع کرینگے - جسکا نام مشاور ہوگا - پنڈت جی اردو زبان کے استاد ہیں -

لوکل

شکروار ۱۲ اپریل ۱۸۹۵ء کو آریہ کنیا آشرم بوقت ۸ بجے صبح کے کھولا گیا - اسوقت ۵ کنیائیں آشرم میں داخل ہیں - ۲ بجے دوپہر سے تقسیم انعام کے سالانہ جلسہ کی کارروائی آریہ مندر میں شروع ہوئی مکان عمدہ طور سے سجایا گیا تھا - معززین و روسائے شہر ہندو مسلمان اور عیسائی اقوام کے شامل جلسہ ہوئے - بابو ہری سنگھ صاحب انسپکٹر سکولات جو کہ ماسٹر پیارے لعل صاحب کی جگہ یہاں تشریف لائے ہیں - میر مجلس مقرر ہوکر کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا گیا - ہم بابو ہری سنگھ صاحب کے نہایت مشکور ہیں - جیسا کہ ماسٹر پیارے لال صاحب کنیا پاٹھشالا سے اپنا پریم ظاہر کرتے تھے - ویسے ہی بابو ہری سنگھ صاحب جی کا بھی کنیا پاٹھشالا سے غایت درجہ تک

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ سرمہ جو خالص مصری ممیرے اور خالص ممیرے سے جو لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے اشرف ہے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑوال بیل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جاری خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے اسے نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے سنیئر انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمے کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (۲) اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ ۸ خالص مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پوڑیہ پر ممیری کی مہر نہ ہو گی جعلی سمجھنی چاہیئے۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میانگھ آہلووالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میانگھ صاحب۔ تسلیم میں نے سال بھر میں کئی بار آپکے سرمہ سفید کا کئی بار استعمال کیا ہر بیماری کے لئے مفید پایا ہر تجربہ ہے۔ کہ سوائے ان امراض چشم کے جو جراحی کے متعلق ہیں باقی امراض چشم کو یہہ سرمہ مفید ہے۔ بلکہ یہہ کہنا بیجا نہیں کسی کے بہت تجربہ نے بیماروں کو دیا۔ اسیاطی کے ذاتی اخراجات ... احتیاطاً اگر ہر شخص استعمال کرے تو کئی امید ہے کہ تاحین حیات بلطف زندگی ہیں۔ امراض سے جو ذرا ہر جسم پیدا ہو جاتی ہیں۔ محفوظ رہیں۔ اور بصارت میں قوت ہو۔ آپنے اس سرمہ سے اہل ملک کو بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔ ملک کو آپکی قدردانی لازم ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور سرمہ سفید بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر مشکور فرماویں۔ کمترین ڈاکٹر سعید الدین خان اسسٹنٹ سرجن انچارج ڈسپنسری ... علاقہ سرکار نظام ۱۷ جنوری ۱۸۹۶ء

(۲) جناب سردار میانگھ صاحب۔ تسلیم۔ جناب من۔ آپنے ممیرے کے سرمے کی ایجاد سے خلقت بھائیوں کو فائدہ پہونچایا ہے۔ وہ قابل تعریف ہی نہیں بلکہ بڑے درجہ کا ثواب میں داخل ہے میں نے اپنے ایک خاص دوست پر آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کا تجربہ کیا جنکی تھوڑے روز کے استعمال سے تمام شکایت رفع ہو گئی ہیں صاف کہتا ہوں کہ آپکا سرمہ بیشک اکسیر اعظم سے کم نہیں۔ بندہ مشکور رہے۔ راقم ڈاکٹر گنڈا رام انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۳) مخدوم و مکرم بندہ پروفیسر میانگھ صاحب۔ تسلیم۔ نہوا عرصہ ہوا کہ میں نے ممیرے کا سرمہ سفید آپسے منگوایا تھا۔ میں نے سرمہ کو چند مریضوں پر آزمایا۔ واقعی فائدہ کثیر پایا۔ جو کچھ آپنے اشتہار میں اسکی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ میں اسکی تصدیق کرتا ہوں۔ واقعی یہہ سرمہ بہت نفع بخش اور بے نظیر ہے۔ مہربانی کر کے ایک تولہ سفید سرمہ اور بھیجکر مشکور فرماویں۔ راقم محمد امیر خان ڈاکٹر شفاخانہ محمدی ضلع کھیری اودھ۔ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۴) جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ سلام نیاز۔ گذارش ہے کہ بندہ نے آپسے ممیرے کا سرمہ طلب کیا تہا۔ بندہ نے خود و احباب کو استعمال کرایا۔ بہت مفید پایا۔ آنکھ سے پانی جانے جالے۔ خارش۔ دھند میں نہایت مفید پایا۔ المید ... کہ ایک تولہ سرمہ ممیرے کا بذریعہ ویلیو پے ایبل عنایت ہو۔ عریضہ نیاز ڈاکٹر خیرات علی انچارج شفاخانہ ... مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۵) جناب پروفیسر میانگھ صاحب۔ بندگی قبل ازیں میں نے ایک تولہ ممیرے کا سرمہ منگوایا تھا۔ اس نے اچھا فائدہ دکھایا ... التماس ہے کہ آب ایک تولہ سرمہ بذریعہ قیمت طلب ... عریضہ نیاز بندہ ڈاکٹر ہری رام ... شفاخانہ ... ۲۵ دسمبر ۱۸۹۴ء

پانچہزار روپیے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیے انعام دیا جائیگا۔ جو اسپورٹ کے بینک میں ابھی سے اطلاع کے لئے مورخہ ۱۶ فروری ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے

نمبر ۳ مطبوعہ ۱۵ بیساکھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۶ اپریل ۱۸۹۵ء روز جمعہ | جلد ۷

ویدمنتر کی ویاکھیا

प्रजापति श्चरति गर्भे अन्तर्
जायमानो बहुधा वि जायते।
तस्य योनिं परि पश्यन्ति धीरा
स्तस्मिन् ह तस्थु र्भुवनानि विश्वा
॥ यजु॰ अ॰ ३१ मं १९

ارتھ: "اپنے سوروپ سے ہی نہ پیدا ہونیوالا پرجاپتی کلشک جگدیشور گربھ کے ذریعہ پیدا ہونیوالے جیو آتما کے ہردے میں بیچتا ہی اور بہت طریقوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اسکے جس سوروپ کو دھیان شیل ودوان جن سب اور سے دیکھتے ہیں۔ اسمیں موجودہ سب لوک لوکانتر ستھت ہیں"

پھر کہتے ہیں بھی سوکشم جیو آتما کے ہردے میں پرمیشور موجود ہے۔ یعنی سوکشم سے بھی سوکشم وہ ہے۔ اسی لئے کوئی استھان بھی اسکی ویاپکتا سے خالی نہیں ہے۔ وہ اگیانیوں کو نانا روپ میں دکھائی دیتا ہے۔ لیکن ودوان کے لئے سارے برہمانڈ میں ایک رس ویاپک ہے۔ جس طرح اگنی ایک ہی ہے۔ لیکن مختلف چیزوں میں اسکا اظہار مختلف طریقوں پر ہوتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور ایک ہی ایک رس ہے لیکن جڑ چیتن کے نانا روپ میں اسکا اظہار مختلف طریقوں پر دکھائی دیتا ہے۔ یہہ مختلف طریقوں پر پرمیشور شکتی کا اظہار ہی سانسارک پرانیوں کے لئے اسکی نزدیکی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ اس بھرم کو دور کب کر سکتے ہیں؟ جب کہ جاگرت استھا سے گزر کر ستھول جگت میں اسکی تلاش کو چھوڑ کر سوپن اور سشپتی میں پرویش ہوتا ہے اور جس سے کہ اسے ایشور کی ایکیاد روپی اظہار کو سمجھ کر ان تین پادوں کے اندر دھیان لگتا ہے۔ جو کہ اسکے سنج جیوتی روپ میں لین رہتے ہیں اسی برہم میں لوک لوکانتر ستھت ہیں۔

غزل

مصنفہ مولوی فضل شاہ صاحب قاضی از کوٹلی صوبہ تحصیل ممبر آریہ سماج گورداسپور

چلو تم سیدھے رستہ پر راستی سے باز آجاؤ
لو دل سے مان تم ست کو ست ہی سے تم نبھاؤ
اودیا کو گنواؤ تم کرو پرچار ودیا کا
بناہ آریہ سماج جو ان کو وہی لکچر سب کو سنواؤ
سوامی دیانند جی کہے جو سیر وہ چلو پیارے
مطابق وید اقدس قول انکا ہی بجا لاؤ
مہاتم ہیں ہوئے پورے پربھو کی مہربانی سے
ہدایت انکی مانو سب کہ تا پچھتاؤ
ادھارن ہیں پورے ہیں تمہیں گیان لاثانی
ہے مذہب ستی انکا بیشک تم ان آزماؤ
فضل شاہ کہتی اسمیں ہے کہ تم سبکی بہبودی
مطابق وید اقدس شدہ ہو کر یہ بجے گن گاؤ

التماس ضروری

پاٹھک گن۔ سال ہشتم کا یہہ تیسرا پرچہ آپکی سیوا میں اوپستھت ہوتا ہے۔ کرپا کر کے اپنا اپنا چندہ اخبار بابت سال رواں بہ پیشگی ارسال فرما کر مینجر کو کرتارتھ کریں۔

مینجر

ستیہ دھرم پرچارک

بھارت پتری کی پکار

نمبر ۱

بھومکا

اسوقت جبکہ ستریوں کے ادھکار اور ستری شکشا کی پکار پر دھیان دینے کے لئے سچ اور بناوٹی دونوں قسموں کے ریفارمروں کی طرف سے دھاوے کر رہے ہیں۔ جبکہ جہاں ایک طرف ستریوں کو انسانی درجہ سے بالکل گرا کر اُنہیں مرد کی جائیداد اور پیر کی جوتی سمجھا جاتا ہے۔ وہاں دوسری طرف انکو مردوں کے ہم پلہ بنانے اور انمیں پوری پوری آزادی کی روح پھونکنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ جبکہ دھرم اور ایشور کے نام پر کام کرنے کا دم بھرتے ہوئے ایک ہی دیش کے رہنے والے ایک ہی بھومی سے پلے ہوئے۔ ایک ہی بزرگوں کی اولاد۔ دو مختلف خیالات کے لئے ایک ہی دھرم پستک سے پرمان ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لاتے ہیں۔ ایسے گھور سنگرام کے زمانے میں جبکہ دونوں مخالف دل پَدھ کے نشہ میں مخمور بالکل بھول گئے ہیں۔ کہ اس کے جنگ کا اصلی باعث کیا ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ بھارت پتریوں کو انکے فرض سے

خبردار کریں۔

ایک طرف ستری شکشا اور ستری ادھکار کے بر دھی اپنے مانے ہوئے دھرم کی ویدی پر کھڑے ہو کر ستریوں کے لیئے وکیل بننے کا دعوی کرتے ہیں۔ دوسری طرف ستری شکشا اور ادھکار کے حامی بھی بھارت ستری کی ہی پکار سنانے کا دم بھرتے ہیں۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ کیا انہیں سے کسی نے بھی اپنی موکلہ یعنی بھارت ستری سے ٹھیک صلاح لی ہے۔ کیا انہوں نے مدعیہ سے ساری حالات دریافت کر کے عرضی دعوی طیار کیا ہے۔ یا کہ آجکل کے ان بے اصولے عرضی نویسوں کی طرح کام کیا ہے۔ جو کہ اپنے موکل کو خبر کیئے بغیر ہی من مانے قانونی اور رواجی عذر اوٹھا دیا کرتے ہیں۔ جنکی وجہ یہ کہ عادل جج کے سامنے آخر کار مدعی کا سچا دعوے بھی خارج ہو جایا کرتا ہے۔

پیارے ناظرین! آپ ضرور چونک اوٹھے ہونگے۔ بھارت ستری اور عرضی دعوے لکھا دے۔! بھارت ستری اور دعوے کا مضمون تبلا دے۔! بھارت ستری تو صدیوں سے بے زبان ہو چکی ہے! بھارت ستری تو گونگوں سے بدتر حالت میں ہے! پھر وہ کیا بیان کر سکتی ہے۔! پھر وہ اپنا دکھڑا معقول طور پر کب رکھ سکتی ہے۔ لیکن ہم پھر بڑے زور سے کہینگے۔ کہ وہ دعوے نہیں ہے جو مدعیہ کا لکھایا ہوا نہ ہو۔

ہم مانتے ہیں کہ بھارت ستری بے زبان ہے۔ لیکن کیا ایشور کی بچتر رچنا میں صرف زبان ہی بول سکتی ہے۔ اگر گہری نگاہ سے مشاہدہ کرو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ زبان گو بول سکتی ہے۔ تاہم بعض وقت یہی نہیں کہ وہ خیالات کا چیتر سننے والے کے سامنے کھینچ نہیں سکتی۔ بلکہ سنسکار سے بے بہرہ بعض وقت بعض صریح غلطی پھیلا نے کا آلہ بنجاتی ہے۔ پھر بھارت ستری جسکی تنزل کا حساب صدیوں سے لگانا مشکل ہے۔ جسکی اصلی حالت کا اندازہ لگانے کے لیئے سہہ اوں برس تحقیق جانا پڑتا ہے۔ اپنے دکھ کا سچا چیتر زبان کے ذریعہ سے کب بیان کر سکتی ہے۔

سوال پھر پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب بھارت ستری کی زبان اپنا حال بیان کرنے میں قاصر ہے۔ تو پھر اسکے مرض کی تشخیص کیونکر ہو۔ ایشور کا اٹل نیم جواب دیتا ہے۔ "زبان حال سے" اب تو کوئی شک نہیں رہا۔ ہم ستری کی پکار ٹھیک صاف الفاظ میں سن سکتے ہیں۔ اسکی حالت زار خود بخود اپنی دردناک کہانی بتلا رہی ہے۔ آؤ ہندو دھرمی بھائیو! اس دکھیاری کی باریک آواز کو بھی سن لو۔ آؤ نئی روشنی کے شاگردو! بھارت ستری کو جو بناوٹی گون تمنے پہنایا ہے اسے اوتار کر پراچین ساڑھی میں شوبھایمان اسکے قدرتی جلال کو دیکھو۔ آؤ آریہ سماج کے سبھاسدو! یورپین عینک اوتار کر بھارت ستری کا ویدک دوربین سے مشاہدہ کریں۔ پھر اسکی اصلی حالت تمہارے لیئے ایک معمہ نہ رہیگی۔ مثل مشہور ہے۔ کہ نقار خانے میں طوطی کی آواز سنی نہیں جا سکتی۔ لیکن بھارت ستری کی خاموش پکار ایسی یقینی ہے کہ اسکی سارے شور شرابے کو بھی چیرتی ہوئی آپکی توجہ اپنی طرف ضرور کھینچیگی۔ ستری سُدھار کے لیئے کام کرنے والو آپنے اب تک صرف دور سے بھارت ابلا کی دردناک آواز سنی ہے آپ اپنے جوش اور شور سے اسکو حرکت پیدا کر دی ہو کہ صدیوں کی نیند میں سوئے ہوئے بھارت لوہی بھی جاگ اوٹھے ہیں۔ لیکن آگے راستہ نازک ہے۔ جہاں شور کام نہیں دے سکتا جس منزل پر اسوقت تم پہونچے ہو۔ آگے آگے پہاڑوں کے چشمے ہیں۔

تم نے جسقدر شور مچایا ہے اب تک بھارت ستری کی خاطر ہی کیا۔ اسکے لیئے وہ تمہارا دھنیواد کرتی ہے۔ لیکن اب دیوی کی زبان بھی کھل گئی ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ اسکی پکار بھی طرح سنو۔ اور اسپر غور کر کے آگے قدم بڑھاؤ۔ کیونکہ جب تم اس بیداشو کی وکالت میں بہت آگے بڑھ جاؤگے۔ تو کہیں ایسا نہو کہ اپنی موکلہ کی پاس سے پھیری ہوئی صورت دیکھ کر تمہارا سارا اطمینان حسرت کے ساتھ تبدیل ہو جاوے۔

ہم آئندہ مضمون میں پہلے استری شکشا کے متعلق بھارت ستری کی پکار سناینگے۔ اور اسکے بعد استریوں کے کل حقوق اور ذمہ داریوں کی نسبت بحث کر کے دکھلاینگے۔ کہ ہمارے موجودہ ریفارمر کن کن پہلوؤں میں غلطی کر رہے ہیں۔ ہم یہہ بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ ستریوں کی حالت کے اصلاح کے میدان میں کام کرتے ہوئے یورپ اور امریکہ کی قوموں نے جہاں جہاں اندھا دھند چلکر ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اُنسے بھی اپنے سودیشی بھائیوں کو خبردار کریں۔ اور خاتمہ پر بھارت ستری کو اسکی اصلی حالت میں ناظرین کے روبرو پیش کریں۔ تاکہ وہ اپنی پکار خود سنا دے ۔

———•———

ایڈیٹوریل نوٹس

ادھکار کیسا پیارا معلوم ہوتا ہے۔ اگر کسی انسان کو کہہ دو کہ تمہارے بے شمار حقوق ہیں پھر دیکھو کہ کیسا پرسن ہوتا ہے۔ جامے میں پھولا نہیں سماتا۔ اور تعجب یہہ ہے۔ کہ اگر کوئی ہمارے روبرو چھوٹے ادھکاروں کی فہرست پیش کرے۔ تب بھی ہم انہیں درج ہوئے ہر ایک ادھکار کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ لیکن جیوں ہی کہ کرتبیہ (فرائض) کا ذکر آتا ہے۔ چہرے زرد ہو جاتے ہیں۔ وہ اتساہ ہی دور ہو جاتا ہے۔ وہ تیزی اور سرگرمی ہی دکھائی نہیں دیتی اگر ادھکار کے نام پر ایک ہزار آدمی آگے بڑھ رہے تھے۔ تو کرتبیہ کا ذکر آتے ہی ۹۹۹ ایکدم رفوچکر ہو جاتے ہیں۔ شاید ایک ثابت قدم رہے تو رہے لیکن وہ بھی پیچ و تاب میں پڑا ہوا۔

پھر کیا کرتبیہ کا سوروپ ہی بھیانک ہے؟ کیا فرض ایسا بدصورت ہے۔ کہ اس سے دوچار ہوتے ہی طبیعت گھبرا اٹھے؟ حق کے طالبوں نے اسے آزمایا۔ اور بہت ہی راحت بخش پایا۔ لیکن سادھارن پرش اسکے راز سے واقف نہیں ہیں۔ اگر چاہتے ہو۔ کہ سنسار میں سچی خوشی حاصل ہو۔ تو اپنے فرائض ادا کرنے سیکھو۔ پہلے کچھ کشٹ سا پرتیت ہوگا۔ لیکن جیوں جیوں سادھن بڑھے گا۔ تیوں تیوں کشٹ کی جگہہ آنند لیتا جائیگا سچی راحت کی ترقی ہوگی۔ اور انسانی زندگی کا مقصد پورا ہوگا۔

پاتال دیش (امریکہ) میں ہمارے بھائی جینداارام جی جوکہ وہاں اب ڈاکٹر جینداارام کے نام سے مشہور ہیں۔ بدستور ویدک دھرم کے لیئے کام کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس بہت سے امریکن اخباروں سے اُن خبروں کا اقتباس پہونچا ہے۔ جوکہ ڈاکٹر جینداارام کے کام کے متعلق ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ ویدک دھرم کے حالات امریکہ والوں کے کانوں تک پہونچانے کے ڈاکٹر جینداارام نے اپنے دیش کی استریوں کی تعلیم کے لیئے بہت بڑا کام کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہہ بات پہلے بھی معلوم ہو چکی ہے۔ کہ بھائی جینداارام جی کی تحریک پر امریکہ والوں نے بھارت کی استریوں کے ادھار کے لیئے ایک کمیٹی قائم کی تھی۔ ہمارے بھائی کی لگاتار کوششوں سے اب ہزارہا امریکن استری اور پُرش بھارت کی مورکھا استریوں کو مدد دینے کے لیئے تیار ہو رہے ہیں۔ لیکن سوال یہہ ہے۔ کہ بھارت استریوں کو کس قسم کی مدد کی ضرورت ہے۔ یہہ ایک مسلمہ اصول ہے۔ کہ جب تک حکیم مرض سے واقف نہ ہو۔ علاج نہیں کر سکتا بس یہہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے امریکن بھائی اور بہنوں کو بتلادیں کہ ہماری استریاں کس قسم کی مدد اُن سے چاہتی ہیں۔ اسوقت ممالک غیر میں بھارت استریوں کی حالت بدیشیوں کو انکی دشا سدھارنے کے لیئے آمادہ کر رہی ہے۔ لیکن اگر ٹھیک حالات بدیشیوں کو معلوم نہ ہوئے تو ممکن ہے۔ کہ انکی نیک نیت کوششیں بجائے فائدے کے ہماری استریوں کو نقصان پہونچانیوالی ثابت ہوں۔

ستری شکشا اور استریوں کے ادھکار کا سوال اسوقت ہمارے سودیشی بھائیوں کے روبرو بڑے زور سے آرہا ہے۔ جو چل پل اس سوال نے اسوقت پیدا کی ہے۔ اس سے جہاں ایکطرف وشواس پڑتا ہے۔ کہ ہماری بہنوں کی حالت میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہونیوالی ہے وہاں دوسری طرف یہہ خوف بھی ہوتا ہے۔ کہ مبادا مرض نہ سمجھنے کے باعث کہیں یہہ تبدیلی ہمیں تنزل کی طرف نہ لیجائے۔ ہمارے لیئے خصوصاً یہہ سوال بڑا ضروری ہے کیونکہ کنیا مہاودیالہ کی تحریک اور کنیا آشرم کا واقعی کھل جانا ہمیں اس سوال کے عملی دائرے کے اندر لیجا چکا ہے۔ اور اگر اسوقت بھی ہم اس امر پر بحث کر کے صاف نہیں کر لیتے کہ ہماری استریوں کی ضرورتیں واقعی کیا ہیں۔ تو ہم انکا ٹھیک علاج کرنے کے لائق نہیں ہو سکینگے اس اہم مضمون کے ایڈیٹوریل کالم کافی نہیں ہو سکتے۔ اسلیئے ہم مفصل اور سلسلہ وار بحث آئندہ چھیڑنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

ہمعصر آریہ پترکا۔ لاہور نے آریہ سماج سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کا حال لکھتے ہوئے بیان کیا ہے۔ کہ وہاں کے کانفرنس میں جو رزولیوشن آچرن شدھی اور آریہ گرنتھوں کے پٹھن پاٹھن کے وشے میں پاس ہوئے تھے۔ انکی اسوقت بڑی ہی آوشیکتا ہے۔ ایسا کون شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی تحریک اب زبانی تقریروں کے مرحلے سے کبھی کی نکل چکی ہے۔ اور اگر اسوقت بھی دھارمک جیون کا پرچار کرنے میں کوشش نہ ہوئی۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہہ تحریک کچھ

عرصے کی ہی مہمان ہے۔ یوں تو ہر ایک تحریک
کے لیے جبکہ مرحلے سے گزر کر وہ عملی دائرے
کے اندر قدم رکھتی ہے۔ مشکل کا سامنا ہوتا ہے
لیکن ویدک دھرم کی تحریک کو بدقسمتی سے اسی
عرصے میں ایک اور چوٹ لگی۔ یعنی جن لوگوں نے
کہ اسکی آتی کی ڈوری چھوڑ ہی گئی تھی انہوں نے
ہی در پردہ اسکی بیخ کنی پر کمر باندھی آخر کار
جب خفیہ راز کھلا تو سرو سادھارن کی
طبیعتوں پر ایک زبردست ٹھیس لگی۔ جنہوں کہ
آریہ سماجستھ پرشوں کو کئی منزل پیچھے دھکیل دیا ہیں
ایسی حالت میں جسقدر کوشش اچار شدھی کے
لیے کی جاوے۔ تھوڑی ہے۔ لیکن آچرن شدھی کا
ذریعہ کیا ہے۔ ویدک دھرم ایشور اپاسنا کو آچرن
شدھی کے سادھنوں کا کیندر بتاتا ہے۔ پس
ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ کہ سندھیا اگنی ہوتر سچے
دل سے نت کرے۔

دوسرا سادھن آچرن شدھی کا رشی کرت گرنتھوں کا
پٹھن پاٹھن ہے جن بزرگوں نے دھرم کی دشوار
گذار منزل خود طے کی تھی۔ انکے تجربے ہمارے لیے
بڑی اُتم رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ لیکن ان
رشیوں کے گرنتھ سمجھنے کی اسوقت ہر ایک
آریہ کو بھی مشکل سے لیاقت ہو گی۔ بہر حال رشیوں
کے جیون سے شکشا کیونکر حاصل ہو سکے۔ اسی
دقت کو محسوس کرکے آریہ سماج کے بانی نے
وید اور ست شاستروں کا آشے لیکر اپنے بنائے
گرنتھوں میں نگم ریتی سے بھر دیا۔ تاکہ تھوڑی
سی دیوناگری جاننے پڑھ کر بھی ہر ایک
شخص سچے دھرم کے اصول سے واقفیت حاصل
کر سکے لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا ہر ایک
ممبر سوامی دیانند کرت گرنتھوں کے خریدنے
کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر ہر ایک پرش
ویدک دھرم سے پوری واقفیت کیونکر حاصل
کر سکتا ہے۔ اسکا صرف ایک ہی طریقہ ہے
جسوقت مہرشی دیانند بھارت ورش میں پرچار
کر رہے تھے۔ اسوقت سب کے سب آریہ جیتہ
پرش بنے ہوئے تھے۔ مہرشی کا دیہانت ہوتے
ہی آنکھیں بیٹھے ہوئے چونک اٹھے۔ لیکن
گھبرائے ہوئے تھے۔ کہ اتنا بڑا بوجھ کیونکر
اٹھا سکینگے۔ آخر کار یہی سوچا کہ جس بوجھ کو
ایک زبردست رشی نے اٹھایا۔ ہم سب ملکر
تو کسی قدر ضرور اٹھا سکیں گے۔ اتنا وچار
کرنیکی دیر تھی کہ کام پھر چل پڑا۔ اسی طرح جبکہ ایک
پرش دیانند کے گرنتھ نہیں خرید سکتا۔ تو مناسب
ہے کہ ہر ایک آریہ سماج ایک پستکالیہ ضرور رکھے جس
کو ہر ایک ممبر فائدہ اٹھا سکے۔ ہمارا خیال ہے کہ جبتک
ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا آریہ سماج کم از کم مہرشی
دیانند کرت کل گرنتھ اپنے پستکالیہ میں نہیں رکھتا۔
تب تک ویدک دھرم کی اُنتی مشکل ہے۔

آریہ گزٹ فیروزپور نے جو رپورٹ سالانہ جلسہ
آریہ سماج فیروزپور شہر اپنی گزشتہ اشاعت میں
درج کی ہے۔ اس میں لالہ ہنسراج کے لکچر کا خلاصہ
درج کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر انکی طرف سے
دربارہ استری ادھکار کے درج اخبار کی ہے
"منو جی مہاراج لکھتے ہیں کہ عورتوں کو کبھی
آزادی نہیں دینی چاہئے۔ بچپن میں پتا نگرانی
کرے۔ جوانی میں پتی اور بڑھاپے میں پُتر انکی
اس بچن کی عظمت اسوقت ہمکو معلوم ہوتی
ہے۔ جبکہ ہم یوروپ کی قوموں میں آزادی کے
دینے سے جو نقصانات ظہور میں آئے ہیں۔ انکی
طرف غور کرتے ہیں۔ عورتیں گھر کا چراغ ہیں
نہ باہر کی" ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ دیانند
کالج لاہور کے پرنسپل کی ایسی اپیل کرتے ہوئے ان
فقروں کی کیا ضرورت تھی۔ کیا لالہ ہنسراج جی یہ
ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ کہ استریوں کے سدھار کے
لیے کوشش کرنے کے بجائے دیانند کالج کا
پوشن کرنا چاہیے۔ لیکن تعجب تو یہ ہے۔ کہ
یہ فقرے اُن لالہ ہنسراج جی کی زبان سے نکلے
ہیں جنہوں نے کہ اپنے امرتسر اور دوسرے
مقاموں کے لیکچروں میں یوروپ اور امریکا
کا خون آریہ ورت کی نسلوں میں ملانے پر زور
دیا تھا۔ کیا یوروپ کی لیڈیاں بیاہ کر منو کے
واکیہ کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ اور پھر منو کے واکیہ
کے ارتھ کیسے غلط کیے گئے ہیں۔ کیا
منو کا یہ منشا تھا۔ کہ استریوں کو غلام
بنا کر رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ پروفیسر حالی
آدی مترجموں نے ظاہر کیا ہے۔ بیشک
استریوں کی رکھشا کرنا پتا اور پتی اور
پتروں کا دھرم ہے۔ لیکن اس سے
یہ لازم نہیں آتا۔ کہ انکی جائز
آزادی کو چھین لینے کا کسی کو
بھی ادھکار ہے۔ منو کا یہ فرمان
مردوں کا ایک پوتر فرض ظاہر
کرتا ہے۔ نہ کہ ادھکار۔ اور پھر جائز آزادی
کو یوروپ کی قوموں میں بے حد بیہودہ [illegible]
کیساتھ تشبیہ دینا کیسی بھاری غلطی ہے لیکن
باوجود اس تعجب کے جو کہ ہمیں لالہ ہنسراج
جی کی اس تقریر سے ہوا ہم خوش ہیں۔ کہ
انہوں نے اس خطرناک نتیجے کو کسی قدر
محسوس کیا ہے۔ جو کہ یوروپ کی قوموں
کا خون جذب کرنے سے بھارت ورش
کو بھگتنا پڑے گا۔

جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی

یا

انیسویں صدی میں رشی جیون

سنسار کا سارا جگت اتہاس انسانوں کے خیالات اور کرموں کا مجموعہ خیال کیا جاتا ہے۔ کسی حد تک تو یہہ خیال درست ہے لیکن اگر گہری نگاہ سے دیکھا جاوے تو سنسار کا اتہاس بنانیوالے صرف چند ہی جیون اتہاس پرتیت ہونگے۔ اور انکا بھی سنسار کے تیجے اتہاس سے وہاں تک ہی تعلق دکھائی دیگا۔ جہاں تک کہ کوئی نیا خیال جیون جگت میں انکے ذریعہ سے پہونچا گیا ہے ورنہ کھانا۔ پینا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ جاگنا سونا۔ چلنا پھرنا اور اسی طرح سے اندریوں کی دیگر معمولی حرکات کا ترتیب سماج کے اتہاس سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے جس طرح پر کہ جڑ جگت کا اتہاس سمجھنے کے لیئے وہ بڑے بڑے ابتدائی اصول جاننے لازمی ہیں۔ جوکہ ہر ایک زمانے کی حرکات کے بنیادی اصول رہے ہیں۔ اسی طرح پر چیتن جگت کا سچا اتہاس سمجھ میں نہیں آسکتا۔ جبتک کہ ان بڑے بڑے اصولوں کو دریافت نہ کیا جاوے جو کہ ہر ایک زمانہ کی گردش کی تہ میں کام کرتے رہے ہیں آکاش اوستھا سے وایو اوستھا میں آنیکے لیئے سہسروں سال لگے۔ اور اس لمبے زمانے میں کیا کیا حرکتیں نہیں ہوئی ہونگی۔ اور پھر وایو سے اگنی۔ اگنی سے جل اور جل سے پرتھوی کی اوستھا میں پہونچنے کے لیئے بیشمار زمانے کی ضرورت تھی۔ اس کروڑہا برسوں کے زمانے میں بیشمار حرکتیں جڑ جگت میں ہوئی ہونگی لیکن جب تک کہ بھوگربھ ودیا (جیالوجی) کے عالموں نے ہر ایک زمانے کا ابتدائی اصول معلوم نہ کیا تب تک ان گذشتہ حرکتوں کی علت غائی معلوم نہ ہوئی جو کہ ایک ایک زمانے کے اندر جہالت کی ظلمت میں ایک سے دوسری جدا معلوم ہو رہی تھیں۔

یہی کہانی چیتن جگت کی ہے۔ اور اسکو اپنے ناظرین کے لیئے زیادہ تر واضح کرنے کیلئے اگر ہم صرف اپنے دیش کا اتہاس ہی لے لیویں۔ تو نہ صرف کافی ہی ہوگا بلکہ عین مناسب بھی ہی ہوگا۔ کیونکہ جس طرح منشیہ کی بناوٹ کو ہر ایک ملک اور زمانے کے ودوانوں نے برہمانڈ کا ترجمہ بیان کیا ہے اسی طرح پر بھارت ورش ہماری کل دنیا کا درشٹانت اگر کہا جاوے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ اور پھر جبکہ ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ بے تعلق شہادت کم از کم یہاں تک ثابت کرنے اور ماننے کے لیئے تیار ہے۔ کہ منشیہ سرشٹی کا آغاز بھارت ورش کے اُتر کے حصے میں پہلے پہل ہوا ہوگا۔ تو یہہ تمثیل ٹھیک مناسب حال معلوم ہوتی ہے۔

بھارت ورش کا اتہاس بھی ہم اپنی معلومات اور تفتیشوں کے مطابق چند بڑے بڑے زمانوں میں منقسم کر سکتے ہیں۔ ویدک رشیوں کے زمانے کو اگر ایک ہی لمبا زمانہ مان لیا جاوے (گو ممکن ہے کہ معلومات کے بڑھنے پر ہمیں اس انتہا زمانے کو کچھ حصوں میں تقسیم کرنا پڑے) تو انکے بعد اپنشدکاروں کے زمانہ کا عروج اور زوال سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ اور پھر بام مارگ کے تاریک زمانے سے گھبرا کر منشیوں میں روشنی کی تلاش گوتم بدھ کی جدوجہد اور انکے بعد جین مت کا پرچار۔ اور پھر رفتہ رفتہ مادہ پرستی کا زور۔ اس نئے اندھکار سے چھٹکارا دلانے کے لیئے مہرشی شنکر آچاریہ کا ظہور۔ اور پھر انسانی کمزوری کے باعث پوشیدہ مت کا ناش اور اودیا کا جیہہ غرضیکہ اسی طرح سلسلہ وار ہم بھارت ورش کے اتہاس کو تین بڑے حصوں میں منقسم کر سکتے ہیں لیکن جہاں اس اتہاس کے ایک ایک زمانے کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیئے ہمیں اُس زمانے کے طرز معاشرت۔ طور اور طریقوں علم اور ہنر صنعت اور حرفت۔ بول چال اور رسوم کے باہمی برتاؤ کا مفصل حال جاننے کی ضرورت ہے۔ وہاں یہہ کل باتیں سمجھ میں آنی مشکل ہو جاتی ہیں۔ کم از کم اس زمانے کے طریق زندگی کے ٹھیک ٹھیک وجوہ معلوم نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہمیں یہہ معلوم نہ ہو کہ اُس زمانے کے خیالات کا آغاز کہاں سے ہوا۔ جب تک کہ اسباب کا نتیجہ نہ ہو جاوے۔ کہ اُس سارے زمانے کا محرک پرانے خیالات کو ہٹا دینے والا کونسا اصول تھا۔

یہہ ایک مسلمہ اصول ہے۔ کہ ستھول چیز کی نسبت سوکشم زیادہ تر طاقتور ہوتی ہے۔ اور یہہ اسلیئے کہ سوکشم ستھول کے اندر داخل ہو کر بھی کام کر سکتی ہے۔ کون شخص انکار کر سکتا ہے۔ کہ بجلی سب سے زبردست وستو ہے۔ وجہ صاف ہے۔ بجلی ہر ایک مادی چیز کے اندر ویاپک ہی ہے۔ اور اسلیئے زبردست سے زبردست پہاڑوں تک کو ایک پل میں چکنا چور کر سکتی ہے۔ اگر ہم اسی اصول کو مدنظر رکھکر چیتن جگت کا مشاہدہ کریں تو وہاں بھی ستھول اور سوکشم کا یہی امتیاز معلوم ہوگا ہماری پرتھوی پر سب سے زیادہ مکمل بناوٹ انسان کی ہے۔ اور اس بناوٹ میں تفتیش کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اندریوں کے گولک مثلاً کانوں کے پردے۔ آنکھوں کی پتلیاں چکھنا کا آلہ جیبھ اور اسی طرح پر باقی گولک سب کے سب ستھول ہیں۔ اور اسلیئے بحیثیت حرکت۔ انکی نسبت انکے اندرونی اصول یعنی سننے۔ دیکھنے اور رس لینے وغیرہ کی قوتیں زیادہ تر زبردست ہیں۔ انکی نسبت من۔ جوکہ ان سب کو حرکت دیتا ہے۔ زیادہ تر زبردست ہے۔ اور اس بدھی من سے بھی بدھی جو کہ گیان حاصل کرسکتا آلہ ہے زیادہ سوکشم۔ اور اسلیئے طاقتور ہے۔ اس مثال سے صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ چیتن جگت کو جسقدر حرکت گیان کا ایک اصول دیسکتا ہے۔ اسقدر حرکت اور کوئی اصول بھی نہیں دیسکتا۔ چنانچہ وید اقدس میں بھی کہا ہے:

सा वि द्या यु: सा वि च्छ कमी सावि

یجرویداودھیا ۴۰ منتر ۱۴ [illegible]

" وہی دتیاگیان (سب زندگی یعنی کرم - اور ودیارثا کا اصل اصول ہے "

گیان کے ایک ایک اصل نے بعض اوقات دنیا کی خیالات کا تختہ تک الٹ دیا ہے - لیکن گیان کے یہہ زبردست اصول دنیا میں ظاہر کیونکر ہوتے ہیں - جس طرح کہ ہم ایشور کے ایک ایک نیم کا پتہ صرف جگت کی اُن بناوٹوں کے مشاہدے سے لگا سکتے ہیں جنہیں کہ وہ نیم کام کرتے ہیں ایسے ہی برہم گیان کے پوتر اصولوں کا پتہ صرف اُن مہان پرشوں کے جیون چرتروں سے لگا سکتے ہیں - جو کہ اُن اصولوں کے پرچار کے لیئے پرماتما کے نیم کے مطابق اپنے کرموں کے انوسار مخصوص کیئے جاتے ہیں - منشیہ سماج کے ہر ایک زمانے کے آغاز میں اُس زمانے کی ضرورت کے مطابق گیان کا کوئی ایک اصول ظاہر ہوتا ہے - جو کہ منشیہ سماج کے خیالات کی تبدیلی کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے - ایسے ہر ایک اصول کا اظہار کسی نہ کسی جیو آتما کے ذریعہ سے ہوتا ہے - جو کہ شاید گذشتہ کئی جنموں کے سادھنوں سے اسی اصول کے پرچار کے لیئے طیاری کر رہا تھا - اوپنشد کا رشیوں کے زمانے کے بعد جبکہ انسان اپنی کمزوری کے باعث برائیوں کی طرف جھکنے لگے - تیجے برہمنوں کا اقتدار ہو گیا - ویدوں کے شاستر میں گڑبڑ ہونے لگی - اور اودیا میں پھنس کر مدرا ماس اور بھچار کو مذہب کا خول پہنا کر دہرم کو دوشت کرنا شروع ہو گیا - اُس وقت کئی جنموں کے سادھنوں سے تیار مہاتما بدھ کا ظہور ہوا - بھارت ورش میں ودیا جین کی بکرال سینا کے راجیہ میں چاروں اور ہا ہا کار دیکھ کر بدھ دیو نے منشیہ اہنسا کے اصول کا پرچار کیا - وام مارگ رولی ولیشیا کو جو اپنی زلفیں کھول کر بے تحاشہ بھارت ورش کے گلی کوچوں میں بچہ رہی تھی - اپنا منہ چھپانا پڑا انتظام رحم سے تبدیل ہو گیا لیکن مہاتما بدھ نے آخر کار اپنا فرض پورا کیا اور چلے گئے انسانی کمزوری نے اس زبردست تحریک کے اصل اصول کو بھلا دیا تیجے پرشارتھ کا سبق بدھ دیو کی پڑھایا تھا لیکن لوگوں نے پرشارتھ کے اصلی مطلب کو نہ سمجھ کر اُسے الٹھان سے بدل لیا - کرموں کے پھل دینے والے پرماتما کو بھول گئے - بدھ دیو نے انت شانتی کا نام نجات رکھا تھا - سنسار کی باسناؤں سے چھوٹنے کا نام نجات تبلایا تھا - لوگوں نے اپنے کل خیالات کو اُسی نشا میں محدود کر دیا - جس سے چھوڑ ایسے لیئے کہ وہ کا - اور پرشارتھ خرچ ہوا تھا - زمانے نے پھر پلٹا کھایا - مدتوں تک لوگ مادہ پرست بنے رہے آخر کار گیان کے آتمک اصول کے پرکاش کا زمانہ بھی آن پہنچا - معلوم نہیں کتنے جنموں کے سادھنوں کے بعد آتمک اصول کا پرکاش مہرشی شنکر آچاریہ کے دوارا ہوا - مادی خیالات کا قلعہ جو اکھی پھل کھیتوں اور انکے اہل مدبرانوں کے شستروں نے چکنا چور کر دیا - آتما کا راجیہ ہو گیا - لیکن منشیوں کی کمزوری نے پھر اس پوتر تحریک کے بھی اصل نہ سمجھے آتما کا مقصود درشانا شنکر کا کام تھا لیکن انکے پیروں نے آتما سے بھن کوئی وستو ہی نہ رکھی یہاں تک کہ کفر کا کلمہ پڑھ کر خود خدا بن بیٹھے -

پیارے ناظرین! آؤ اب ذرا دیر کے لیئے اس آریہ بکت کہانی پر وچار کریں - کیا بدھ نے جو کہ ہماری طرح ہی اس اندر یہ پانچ پران اور من کی جاسعی رکھنے والا راجہ تھا - کسی اپنی شکتی دوارا روئے زمین کے قریباً نصف حصے کو اپنے خیالات کا پیرو بنایا تھا - کیا شنکر نے جو کہ ہمارے سمان ہی کھانے پینے - اٹھنے بیٹھنے کی حرکتیں کرتا تھا کسی اپنی شکتی سے بودھ اور جین مت کو بھارت ورش سے نکال دیا تھا - اہار - مدرا - پیچھے اور معتقدین وغیرہ کے بندے جو بدھ اور شنکر تھے - ہمیں ان سے کچھ بھی مطلب نہیں ہے - منشیہ سماج کے اہاس کی بنیاد انہوں نے نہیں ڈالی - بلکہ اُس ایک ایک اصول نے جسکے سنسار میں پھیلانے کے لیئے بدھ اور شنکر ذریعہ بنائے گئے - جہاں بدھ دیو زمانہ کی ضرورت کے مطابق پرشارتھ کے اصول کے اظہار کا ذریعہ تھا - وہاں شنکر اچاریہ آتمک گیان یعنی برہم ودیا کے اصول کا پھیلانے والا منتخب ہوا تھا۔

لیکن جبکہ شنکر اپنا مشن پورا کر کے چلدیا - انسانی کمزوری نے بھارت نواسیوں کو پھر آن دبایا - ہر ایک متنفس بذات خود خدا بن بیٹھا شانتی کوسوں دور بھاگی - قدرت کے اصولوں کے مقابلے کی طاقت نہ رکھتے ہوئے منشیوں کے دلوں میں عجب گو مگو کی - کہ دے خدا نہیں ہو سکتے تب ضعیف الاعتقادی نے آن دبایا - ہر ایک انسان یا چیز جسکو کہ خطرناک یا عجیب دیکھا - اُسے اودیا گرست بھارت نے اپنا اشٹ دیو ٹھہرایا - ایسا رل چل مچا کہ کسی اصول کی تمیز ہی نہ رہی - ایسے گھور سمے میں مغربی سائینس اور مغربی نا استک پن ایک طرف اور جوڑا کی مردم پرستی دوسری طرف بھارت نواسیوں کو اپنا لقمہ بنانے کے لیئے آن موجود ہوئیں - سمہ اور بھی زیادہ بھیانک بن چلا - چاروں طرف سے ٹکٹکی لگ رہی تھی - کہ اس زمانے کے مناسب حال شفا بخش اصول کے لیئے رشی کب نمودار ہوتا ہے - کہ مہرشی دیانند کا ظہور ہوا - لیکن قبل اسکے کہ ہم پتہ لگا دیں - کہ وہ گیان کے کس اصول کے اظہار کے لیئے ہم میں کام کرنے آیا تھا - اور اسکے اس جنم کے سادھنوں کا ذکر کرتے ہوئے بتلا دیں - کہ وہ کیونکر اپنے مقصدہ کام کے لیئے تیار ہوا - مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ اُن اسباب کا ذکر کیا جاوے - جو کہ اسکی آمد کی ضرورت کے لیئے شہادت دے رہے تھے -

باقی آئندہ

باغبانپورہ آریہ سماج سکول

گذشتہ اشاعت سے آگے

اپیل

بموقعہ سالانہ جلسہ

قطعہ

رہی غرض دنکو بھی آتش میں لگ بیٹھے طمع کوئی آتا نہیں
حالت بیمار بھی آن کر دم بدم ہے [illegible]
عزیزان و ہمدردان سن - کیا بالاقلم ہمیں اگر
مختصر ہیں یہ کہ باغبانپورہ میں آریہ سماجوں کے

ہاں جنم لیا ہے کہ بچپن ہی میں جوانی - میری اور یہہ حالت نزاع دیکھنی نصیب ہوگئی ہے کہاں ہیں وہ دن کہ میرے ہاں سو سے زیادہ طلبا تعلیم پاتے تھے اور آج یہہ دن ہیں کہ کبھی ڈیڑہ درجن بھی طلبا حاضر نہیں ہوتے - کہاں گئے وہ سال کہ میرے ہاں لایق اور سچے آریہ تعلیم دیتے تھے اور آج ہیں یہہ روز کہ صرف مڈل پاس کردہ ہی میرے ہاں استاد مقرر ہیں اور اس سے کم بھی ہوتے رہے ہیں - کہاں گئے وہ جوش و خروش کہ میری امداد کے لئے آریہ ڈیپوٹیشن جایا کرتے تھے - مگر آجکل کی چال یہہ ہے کہ منتظمہ کمیٹی کی مہربانی اور ایمانداری سے لوگ میرے واسطے صرف چندہ ہی نہیں بند کرنا چاہتے اور بہتوں نے کر بھی دیا ہے بلکہ مجھکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - خدا کسی کو ایسی کس مپرسی کی حالت نہ دکھلائے جیسی مجھکو دیکھنی نصیب ہوتی ہے - میرے منتظموں کو خود غرضی خود ستائی - خود بینی - خود رفتاری - اور خود حکومتی کا خمیازہ ہی مجھکو کھینچنا پڑا ہے - کہ میں بستر مرگ پر لیٹا ہوا ہوں - میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ سارے سال بھر منیجنگ کمیٹی کے کسی ممبر نے ایک دفعہ بھی میرا معاینہ نہیں کیا ہے - اور اسوقت میری اندرونی حالت اس بڈھے بیمار کی طرح ہو رہی ہے - کہ جسکو لواحق دولت اور نام کی خاطر صرف خارجی امورات اور بیرونی ضروریات کو پورا کرنا فخر خیال کرتے ہیں - آپ حاضرین کی خدمت کی طرف نہ جائیں - میری خوبصورت پوشش اور لکچرار کے اونچے اونچے شبدوں سے نہ بہکیں - میری اندرونی حالت کو ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کس مپرسی کی لاحق بیماری نے کہاں تک غلبہ کر رکھا ہے - اور میں اب صرف دو ایک سال ہی کا مہمان ہوں - میرے پربندھ کرتاؤں کے عملوں اور کارروائیوں نے لوگوں کے دلوں پر میری ہمدردی کے لئے یہاں تک اثر کیا ہے کہ لوگ میرے ہاں اپنے لخت جگر بھیجنا صرف انکی عمر کو ضایع کرنا خیال کرتے ہیں اور یہہ بات بھی سچ ہے جبکہ تعلیم اور اخلاق کا کوئی بندوبست نہیں ہے - سکول کے وقت میں اسکی کرسی اور میزوں سے دوستی اور علیحدہ ہی جگہہ شطرنج اور تاش کی بازی شامل کی ملتی ہے - [illegible] پیارے ممبران اور ہمدردان سے گذارش کرتا ہوں - کہ آپ ایسے نتیجوں پر پہنچیں - (۱) پچھلے سال ایک دہاتی جائداد سے روپیہ کی رقم میرے فنڈ میں اسطرح انپراد کیگئی ہے کہ اسکی زمین دیانند کالج کی کمیٹی کے ہاتھ کچھہ کم سود پر ایک دو عہدہ داروں نے گروی رکھوا دی - اور اسکی دلالی سے کچھہ حصہ فنڈ میں دیا گیا - کیا خوب - یہہ روپیہ جسکی فنڈ سے نکلا تھا - اسکو کیوں نہ دیا گیا - (۲) دیانند کالج کا جسکے ہواخواہ ہونے کا اور جسکی پارٹی کے دم بھرنے کا فخر میرے ممبروں کو ہے - سو سے کچھہ زیادہ روپیہ کا سود جو لوکل سماج نے جمع کیا تھا - بلا اجازت کالج کمیٹی اور سماج کئی سالوں تک میری امداد میں یوں ہی ڈالا گیا - بھلا جہاں اسطرح کے کرتبوں سے آمدن بڑہائی جاتی ہے وہ کہاں تک دیرپا ہوسکتی ہے - کاٹھہ کی ہنڈیا صرف ایک دفعہ چڑہتی ہے - (۳) پہلے میرے ہاں دوسری مڈل کی تعلیم ہوتی تھی اب صرف پرائمری تک وجہ یہہ ہے - کہ ممبروں کے اب اسکول میں صرف ایک دو لڑکے پڑہتے ہیں - (۴) میری پیدائش کے کچھہ روز بعد گورودت سمرتی پاٹھشالا نے بھی اسی جگہہ جنم لیا تھا - اسکے فنڈ میں قریباً سات سو روپیہ صرف اوروں کی جیبوں سے اکٹھا کیا گیا تھا - اب وہ صرف اسواسطے بند کیگئی ہے - کہ لاہوری پیغمبروں کو الہام ہوا ہے - کہ تعلیم نسواں سے دیانند کالج کو نقصان پہنچتا ہے - اور جب سے عورتیں تعلیم پا جاینگی تو لاہوری بی اے ایم اے لوگوں کی روٹی کون پکائے گا - اور غریب گورودت بھی اس قابل نہیں تھا - کہ اسکی یادگار کلیجڈ لوگوں کے ہاتھوں سے قایم رہے - اسکی فنڈ کا کچھہ حساب کتاب نہیں - لوگوں میں مشہور ہے کہ اس فنڈ سے بس اب اپنا ساہوکارا چلاتا ہے - خدا کرے یہہ بات جھوٹی ہو - اخیر میں خصوصاً اپنے ممبروں کی اور عموماً دیگر ہمدردوں کی خدمت میں دست بستہ التماس ہے - کہ آپ میرے اندرونی حالت کو ملاحظہ کریں - اور اس کو

سنوارنے کی کوشش کریں۔ فنڈ تو پھر بھی آپ اکٹھا کر سکتے ہیں۔

الراقم
آریہ سماج باغبانپورہ

بھارت میں آریہ سماج پھیلانے کے لیے ایک بھائی بہن کی کوشش

(ڈی اے وی کالج) "بہن بہن! جلدی چلو جلدی چلو! آہستہ چلنے کا سمے نہیں ہے۔ ودیا کا پہاڑ اونچا ہے۔ جس پر ہمیں چڑھ کر اوم کا پھریرا پھیرانا ہے"

(دھیان ودیالہ) بہن جو کہ بھائی سے بہت دیر پیچھے روانہ ہوئی تھی۔ اور آہستہ آہستہ پیچھے آ رہی تھی کہنے لگی "پیارے بھائی! میں تو چاہتی ہوں۔ کہ آپکے پاس جلدی پہنچوں۔ لیکن میرے کانوں میں کچھ شور سا سنائی دیتا ہے۔ جو مجھے بے چین کرتا ہے اور جسکو خیال میں لا کر مجھ سے جلدی چلا نہیں جاتا"

(ڈی اے وی) "بہن کچھ خیال نہ کرو۔ اس راہ میں شور ہمیشہ سے سنائی دیتا ہے۔ اور سنائی دیگا۔ جو کہ بن سناتے اور راگنیاں گانیوالے درختوں سے نکلا کرتا ہے اور ایسے ایسے درخت یہاں ادھر ادھر بیشمار لگے کھڑے ہیں۔ پیاری بھگوتی! جلدی قدم بڑھائے چلے آؤ۔ ہمکو جلدی ودیا کی چوٹی پر پہنچنا ہے۔ بھارت کی بگڑی حالت پر غور کرو جسکو ظالم ہم ۔۔ دڑ رہے ہیں۔ جب ہم پہاڑ پر پہنچینگے۔ تو نہ وہ شور و غل ہوگا۔ اور نہ وہ بے چینی۔ بلکہ وہاں ٹھنڈی ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلیگی۔ اور ہمارے دل و دماغ کو معطر کریگی"

(دھیان) جو کہ بھائی کے حوصلہ پر ذرا تیز دوڑنے لگی۔ یہ کہتی ہوئی "پریہ بھیرا! میں تو خوش قسمت ہوں۔ کہ آپ میری خاطر دور چلتے چلتے رک گئے ہیں۔ اگر اور تھوڑی سی انتظار کر گئے۔ تو میں آپکے پاس پہنچکر پریم سے باتیں کرتے ہوئے دل بہلاتے ہوئے منزل مقصود کو پدھارینگے۔ پہلے تو میں بہت پریشان خاطر ہو گئی تھی۔ جبکہ آپ مجھے چھوڑ کر اکیلے چلے آئے تھے لیکن شکر ہے پرمیشور کا آپ ہی میرے بھائی ہیں۔ اور اب آپ ہی کا سہارا ہے۔ کسی اور کی امید نہیں۔"

(کالج) پیاری بہن! تو نے سچ کہا۔ اب تو مجھے اپنی ناشائستہ حرکت پر رونا آتا ہے۔ کہ میں کس طرح خود غرضی کو مد نظر رکھ کر آپکو روتے اور سسکتے ہوئے چھوڑ آیا تھا۔ لیکن یہاں آکر مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ کوئی چیز مجھے روکتی ہے۔ میں نے ٹھہر کر کانشنس سے وجہ دریافت کی۔ جواب ملا۔ کہ "جس مطلب کیلئے تم جا رہے ہو۔ وہ تمہارے اکیلے کا کام نہیں۔ بلکہ بھائی بہن دونو کی ضرورت ہے۔ جاؤ! جلدی جاؤ! اور بہن کو ہمراہ لاؤ۔ نہیں تو یہ تمام کوشش بے سود ہے۔ تمہاری تو وہاں کوئی نہ سنیگا" پس بہن! میں تو لوٹنے کو تھا۔ کہ آپ کو ہی آتے دیکھ لیا۔

(دھیان) بیشک آپکو لوٹنا ہی پڑتا لیکن آپکے پیچھے ہمارے سرپرستوں اور ہمدردوں میں مباحثہ ہو گیا۔ بعضوں کو جوش اٹھا۔ اور بالآخر دیش نے مجھکو آپکے ساتھ ودیا کی چوٹی پر جا پہنچنے کے لئے بھیجا۔ اگر تھوڑے سے دماغوں میں یہ ولولہ پیدا ہوا۔ اگر میں کبھی۔ تو تمہیں منزل مقصود پر پہنچنا ناممکن ہوگا۔

(ڈی اے وی کالج) پیاری بہن! چاہیئے تو وہ بھی اور یہ بھی ہے۔ کہ تم میرے ساتھ ہو لو۔ لیکن وہ یہ خیال کرتے ہونگے۔ کہ تم نازک اندام ہو۔ آہستہ آہستہ چلوگی۔ بدیں وجہ میں کہ وہ تو پر جلدی نہ چڑھ سکوگی۔ چونکہ زمانہ کو راہ راست پر لانیکے لئے ہمیں جلدی پہنچنا ضروری ہے۔ لیکن اب چونکہ میری غلطی مجھ پر منکشف ہو گئی ہے۔ لہذا میں آپکو آتے ہوئے دیکھ کر از حد خوش ہوا ہوں۔ اور ان مہربانوں اور ہمدردوں اور دور اندیشوں کا جنہوں نے تجھکو میرے پیچھے پیچھے بھیجا۔ میں دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(دھیان ودیالہ) حیران ہو کر "بھائی! کیا کانشنس نے بھی میرے وہاں پہنچنے کی ضرورت بتلائی ہے۔؟ مجھکو تو اب حوصلہ ہوتا جاتا ہے لیکن مجھے بتلاؤ تو سہی کیوں بھلا؟"

(کالج) پیاری بہن! لو بتلاتا ہوں۔ تم جانتی ہو۔ کہ دنیا میں انسان کی دو ذاتیں ہیں مرد عورت جنکو ہمیں قدیم مذہب آریہ کے راست راست اصولوں پر چلانا ہے۔ یہی کانشنس نے بتلایا ہے۔ کہ "تم دونوں بھائی بہن ودیا کے اونچے سے اونچے پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ اور اوم کے نشان والا پھریرا پھیرا کر چاروں طرف جہاں جہاں نشان دکھائی دیگا۔ استری پرش بہن بھائی کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو کر پیچھے دوڑینگے۔"

(دھیان) "خوب! مجھکو تو اب طاقت آتی

جاتی ہے۔ لیکن یہہ بھی بتلا یو کہ استریوں کی
توجہ کھینچنے کی کیا ضرورت ہے"
وکلپ ! نہیں ! جب تک ہم ست دہرم کی
طرف استریوں کی توجہ نہ کھینچینگے۔ ہم ہرگز امید
نہیں کرسکتے۔ کہ بھارت اصلی قدیمی راہ پر آجاوے

آہ لالہ بالمکند صاحب

نہایت دکھ سے لکھا جاتا ہے کہ آریہ سماج لودھیانہ
کے پریزیڈنٹ محترم رائے صاحب لالہ شمبھو پرشاد جی
کے چھوٹے بھائی رائے صاحب لالہ بالمکند جی
[illegible]
[illegible] مختصر سی علالت کے بعد ۲۷ جنوری
کو [illegible] سورگباشی ہو گئے۔ آپ ویدک دھرم [illegible]
آریہ خاندان کے ممبر تھے۔ ویدک دھرم سے
[illegible]
[illegible] آریہ سماج [illegible]
[illegible] اظہار افسوس کیا گیا۔
آریہ سماج [illegible] لودھیانہ نے اپنے جنرل
اجلاس ۳۰ جنوری میں [illegible]
[illegible] پاس کیا [illegible]
رائے صاحب شمبھو پرشاد جی [illegible] لالہ

ادہکار ہے

سوامی جی مہاراج کی تصنیفات صاف بتلا رہی
ہیں کہ کنیاؤں کو بالکول سمان وِدیا ابہیاس کرنیکا

ادہکار ہے۔ یگیوپوبت پہنے اور پوتر کاریہ کا آرمبہ
کرنیکا چنانچہ ہے۔ اسکا ادہکار بھی (میرے خیال میں)
کنیاؤں کو ضرور ہونا چاہئیے۔ پنڈت اندرمن
صاحب اور سوامی نتیانند جی نے یم سمرتی کا حوالہ
دیکر ثابت کیا ہے۔ کہ زمانہ قدیم میں کنیا میں
[illegible] ممکن ہے کہ
[illegible] وید میں اپنی
[illegible] نکا نواران
[illegible] ں۔ کہ آریہ
[illegible] چارسی آپکے
[illegible] یجیے۔ کہ آیا
[illegible] کار ہے یا
[illegible] ہے۔
[illegible] امرتسر

[illegible] بیاکھی
[illegible] باوستیارام
[illegible] دواب و
[illegible] اور سامان
[illegible] قت قریب
[illegible] نا کھائیں
[illegible] کی چھت
[illegible] صاحبان
جمع تھے۔ تھال تیار کرکے لے آوے
عزیز چمن لال فرزند لالہ سیتارام صاحب موصوف
جو تقریباً بعمر سات سالہ تھا گیا ہیں سیڑھیوں

میں جہاں سے وہ چڑہا چراغ جلتا تھا۔
چراغ کی لو مرحوم کے دامن سے چھو گئی
چھو کیا گئی بلکہ دامن گیر ہی ہوگئی مرحوم
کے بدن پر صرف ایک باریک ململ کا کرتا ہی
تھا۔ جو اسکو ہم سے جدا کرنے کا باعث
ہوا۔ لڑکا اگرچہ سات برس کا تھا۔ مگر شکل
سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ رائے صاحب
موصوف مرحوم کو گزشتہ سماج ہذا کے سالانہ
جلسہ پر لائے تھے۔ اسے انگریزی لباس
پہنایا ہوا تھا۔ جب کسی نے اسکو دیکھا لبس
ہوکر پیار کیا۔ اور اسکی عمر درازی کے لئے
دعا دی۔ مگر ہوتا وہ ہے۔ جو ایشور کو منظور
ہو۔ ۱۳ ماہ حال کی شام تک بیمار رہکر بوقت
تقریباً ۷ بجے اس بچہ نے جان دی اور
گل نوشگفتہ مرجھا گیا۔ گویا کہ داغ حسرت
وتمنا اپنے پسماندگان پر چھوڑ گیا۔ لالہ
لبھیا رام صاحب سب اوورسیر چچا مرحوم نے
اسیوقت ممبران سماج ہذا کو مطلع کیا۔ جس جس
نے سنا دیکھ رہ گیا۔ اور آنسو آنکھوں میں
ڈب ڈبائے۔ اسوقت صبح تک کو داہ دینے کا
ارادہ تھا۔ مگر مصلحت یہہ سمجھی گئی سکہ ترت
ارادہ کیا گیا۔ تو رات زیادہ چلی جائیگی
اگر کل پر رکھا جائے تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ
۱۴ ماہ حال کو بعد فراغت کارروائی ادیانتا
دیہ ارتھنا حسب معمول آج کیونکہ اس دن تہوار
تھا۔ لالہ [illegible] صاحب کے مکان پر بوقت ۱۰
بجے کل ممبران موجودہ الوقت پہنچ گئے
لالہ صاحب موصوف مارے غم کے ازحد
نڈہال تھے۔ زیادہ تر سوائے محبت پدری
کے ایک دو امور ایسے تھے کہ لالہ صاحب
موصوف کو بہت ہی گرویدہ کر دیا تھا۔

جاتی ہے۔ لیکن یہہ بھی بتلائیو کہ استریوں کی توجہ کھینچنے کی کیا ضرورت ہے"

(کالج) "نہیں! جب تک ہم سنت دہرم کی طرف استریوں کی توجہ نہ کھینچینگے۔ ہم ہرگز امید نہیں کر سکتے۔ کہ بھارت اصلی قدیمی راہ پر آجاوے کیونکہ استریاں اپنے خاوند اور بچوں کے خیالات پر قدرتاً اثر ڈالتی ہیں"

(دیہال) "بس بھائی اب تو سمجھہ میں آگیا۔ تو پھر دیر نہ کرو۔"

ادہر انہوں نے رُخ کیا۔ ادہر ہنس علینک چہرے منتظر آنکھیں اوٹھائے اور دیو بھائی جی کی پیاس بجھانے کیلئے ٹھنڈے پانی کا گلاس ہاتھ میں لیئے (جیسر ۔۔۔۔۔۔۔ میں منقش ہی) اور لاج بھائی بہن کے آرام و عافیت کیلئے انتظام کا بیڑا اوٹھائے پہاڑ پر خوشی اور مبارک کے نعرے مارنے لگے۔

(دوبارہ) بھائی بہن واسن کوہ میں جاتے ہیں۔ اونچے کیپ چوٹی پر چڑھتے ہیں۔ اور اوم کا جھنڈا پھہرا رہے ہیں۔

راقم ق ۔ دیارام

(نوٹ) اگر سچ مچ ایسی تبدیلی ہوگئی ہے۔ تو ہم ڈی اے وی کالج کے کارکنوں کو مبارکباد کہتے ہیں۔ کیونکہ صبح کا بھولا اگر شام کو گہر آجاوے تو اُسے بھولا نہیں کہتے۔ ایڈیٹر

کیا کنیاؤں کو یگنوپویت پہننے کا ادہکار ہے

سوامی جی مہاراج کی تصنیفات صاف بتلارہی ہیں کہ کنیاؤں کو بالکل سمان ودیا ابہیاس کرنیکا ادہکار ہے۔ یگنوپویت جو ہی پونر کاریہ کا آرمبھ کرنیکا چنہہ ہے۔ اسکا ادہکار بھی (میرے خیال میں) کنیاؤں کو ضرور ہونا چاہیئے منشی اندرمن صاحب اور سوامی نتیانند جی نے یم سمرتی کا حوالہ دیکر ثابت کیا ہے۔ کہ زمانہ قدیم میں کنیا میں یگنوپویت دہارن کرتی تھیں ممکن ہے کہ کوئی اور صاحب اسکی تائید یا تردید میں اپنی رائے مبارک دیکر سرو سادہارن کا شنکا نوارن کرنا چاہیں۔ اسلیئے میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ پنڈت تتہا ودوان اپنے اپنے وچار سے آپکے پتر دوارہ اس وشے کو نشچیت کرینگے۔ کہ آیا کنیاؤں کو یگنوپویت پہننے کا ادہکار ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہہ ایک امر اہم ہے۔

راقم

ایس چند امرتسر

آریہ سماج امرتسر

(حادثہ جانکاہ)

۱۲۔ ماہ حال کی شام کو جبکہ بموقعہ بیساکھی چند ایک اصحاب بطور تفریح طبع بابو سیتارام صاحب اسسٹنٹ انجنیئر نہر باری دواب و ممبر سماج ہذا کے مکان پر جمع تھے۔ اور سامان دعوت کیا گیا تھا۔ اور ابھی وقت قریب ہی تھا۔ کہ سب صاحب ملکر کھانا کھائیں اور رسوئی کو کھنچ کیلئے کہ وہ اوپر کی چھت سے نیچے کی چھت پر جہاں سب صاحبان جمع تھے۔ تھال تیار کرکے لے آوے عزیز چمن لال فرزند لالہ سیتارام صاحب موصوف جو تقریباً بعمر سات سالہ تھا گیا۔ سیڑہیوں میں جہاں سے وہ چڑہا چراغ جلتا تھا۔ چراغ کی لو مرحوم کے دامن سے چھو گئی چھو کیا گئی بلکہ دامن گیر ہی ہوگئی مرحوم کے بدن پر صرف ایک باریک ململ کا کرتا ہی تھا۔ جو اُسکو ہم سے جدا کرنیکا باعث ہوا۔ لڑکا اگرچہ سات برس کا تھا۔ مگر عقل سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ رائے صاحب موصوف مرحوم کو گزشتہ سماج ہذا کے سالانہ جلسہ پر لائے تھے۔ اُسے انگریزی لباس پہنایا ہوا تھا۔ جس کسی نے اُسکو دیکہا لٹو ہوکر پیار کیا۔ اور اُسکی عمر درازی کیلئے دعا دی۔ مگر ہونا وہ ہے۔ جو ایشور کو منظور ہو۔ ۱۳ ماہ حال کی شام تک بیمار رہکر بوقت تقریباً ۷ بجے اس بچہ نے جان دی اور گل نوشگفتہ مرجھا گیا۔ گویا کہ داغ حسرت و تمنا اپنے پس ماندگان پر چھوڑ گیا۔ لالہ دیدیال صاحب سب اوورسیئر چچا مرحوم نے اسیوقت ممبران سماج ہذا کو مطلع کیا۔ جس جس نے سنا دیکہتے رہگیا۔ اور آنسو آنکھوں میں ڈب ڈبائے۔ اسیوقت مرتک کو داہ دینے کا ارادہ تھا۔ مگر مصلحت یہہ سمجھی گئی کہ رات کے وقت ارادہ کیا گیا۔ تو رات زیادہ چلی جائیگی اگر کل پر رکھا جاوے تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ ۱۴ ماہ حال کو بعد فراغت کاروائی اوپاسنا و پرارتھنا حسب معمول آج کیونکہ اُس روز تہوار تھا۔ لالہ صاحب کے مکان پر بوقت ۱۰ بجے کل ممبران موجودہ الوقت پہنچ گئے لالہ صاحب موصوف مارے غم کے از حد نڈھال تھے۔ زیادہ تر سوائے محبت پدری کے ایک دو امور ایسے تھے کہ لالہ صاحب موصوف کو بہت ہی گرویدہ کردیا تھا۔

اول تو یہہ کہ خاتمہ ہی اس قسم کا ہوا۔ کہ آناً فاناً خاتمہ ہوگیا۔ اور دوسرے یہہ کہ اس لڑکے کو جسنے ابھی دودھ پینا چھوڑا تھا کہ ابھی اسکی عمر سوا برس ہی کی تھی۔ اپنے پاس رکھنا شروع کر دیا تھا۔ اور اسکو ایسی طرز میں رکھتے تھے۔ تاکہ وہ ایک اولو العزم۔ باتدبیر اور وید دان بنے۔ مگر افسوس کہ کوئی بھی بات پوری نہ ہونے پائی۔ سب صاحب حسب اشارہ لالہ صاحب موصوف ویراگ بھجن گاتے ہوئے شمشان بھومی میں پہونچے۔ اور وہاں پورن ویدک ریتی سے آخری سنسکار کیا گیا۔ بھجن بپا ہوتے رہے۔ اور بالک کے شریر کو دگدھ کیا گیا۔ لوگ جو وہاں موجود تھے اور نیز دیگر مرتکوں کے ساتھہ آئے تھے اس کرت کو دیکھکر حیران ہوئے۔ اور کہا کہ جو کچھہ ہم سنتے تھے وہ سب غلط اور وہمی خیالات تھے۔ اسی روز شام کو جہاں مرتک پڑا رہا تھا۔ ہون کیا گیا۔ اور پھر مکان کے مختلف حصص میں تین روز تک برابر ہون ہوتا رہا۔ اسموقعہ پر لالہ صاحب موصوف نے دربارہ کرت وغیرہ اعلیٰ درجہ کی ہمت دکھلائی۔ جو انہیں کے حصہ کا کام تھا۔ اب اخیر میں ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ بالک کے پتا اور ماتا کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور اپنی اپار کرپا سے ایک اور نعم البدل دیوے۔ اسموقعہ پر لالہ صاحب موصوف نے حسب تفصیل ذیل دان دیا۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر [illegible] یتیم خانہ فیروزپور [illegible] اس غرض کے لیئے کہ کسی ودیارتھی کو جو کہ کتب نہ خرید سکتا ہو پرارتھنا پستک و دیگر پستک ہمچوں قسم خرید کر دیجاوے۔ دو روپیہ کل [illegible]

راقم آپکا داس موہن لال شرما

آریہ سماج راولپنڈی

۷۔ اپریل ۱۸۹۵ء کی ستیاہک جلسہ میں حسن آدمی کے تشیچات اوپاسنا برہمہ چاری برہمانند ودیارتھی نے کرائی اور کتھا اونپشدوں سے پنڈت دہنی رام جی نے کی۔ اور اخبارات سے سامایک خبریں سنائی جاکر کارروائی سماپت ہوئی۔ ۱۴۔ اپریل کے ستیاہک جلسہ میں لالہ سدانند چوپڑہ نے اوپاسنا کی اور پنڈت بھگت رام جی نے اونپشدوں سے ویاکھیان دیا۔ جسکے بعد لالہ کانشی رام چوپڑہ نے انسانی زندگی کا کیا اودیش ہے۔ اور نیز برہم کی پراپتی کے متعلق لکچر دیا۔ لکچرار کی وکرتا شکتی میں بہت کچھہ ترقی دکھائی دیتی ہے۔ مگر ساتھہ ہی ابھی بہت سی اصلاح درکار ہے امید ہے کہ ہمارے نوجوان بھائی عمدگی اور خوبی کے حاصل کرنے میں زیادہ کوشاں ہونگے تاکہ ترقی معکوس نہ ہوجاوے۔ سماج کی انتظامی حالت سخت افسوسناک ہے۔ اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک اگرچہ انتظامی حالت کی کمزوری کا اظہار غیر مناسب سمجھیں مگر بحیثیت نامہ نگاری اشارتاً لکھدینا ضروری ہے سماجوں کی اندرونی حالتیں جو بگڑ رہی ہیں۔ انکا مناسب بندوبست جلدی نہ ہوگا تو یہہ ظاہرداری چند روز کی ہی سمجھنی چاہیئے کیونکہ ہر طرف سے مشکلات گھیر رہی ہیں۔

بمقام **حسن ابدال** یعنی پنجہ صاحب بموقعہ میلہ بیساکھی آریہ سماج راولپنڈی کی طرف سے ابکے بھی دھرم پرچار کیا گیا۔ افواج کی کثرت روانگی کے سبب بذریعہ ریل خیمہ وغیرہ روانہ نہیں جاسکتا تھا۔ اسلیئے ایکے کوئی عمدہ جگہہ اوپدیش کے لیئے نہ مل سکی۔ تاہم سرکاری سکول کے نزدیک ویاکھیان وغیرہ ہوتے رہے۔ صاحبان ذیل پرچار منڈلی میں شامل تھے۔ پنڈت بھگت رام جی۔ سادہو سدانند جی۔ پنڈت دہنی رام جی برہمچاری برہمانند جی ودیارتھی۔ لالہ کانشی رام جی چوپڑہ۔ ماسٹر گنگا رام داس جی۔ مسٹر جھانگی رام جی اور آریہ سکول راولپنڈی کے دو چار طالب علم بھی ہمراہ تھے۔ سادہو سدانند جی بھگت رام جی اور لالہ کانشی رام چوپڑہ نے مختلف مضمونوں پر (آریہ سماج کی تعلیم اور اسکا مشن وہ ہوا لیواہ سوریہ کی اپن کا کی موجودہ حالت وغیرہ وغیرہ) ویاکھیان دیئے اور کئی پرشن کرنیوالوں سے کچھہ کچھہ بحث بھی ہوتی رہی۔ آریہ سکول کے ودیارتھیوں نے بھجن گائے وید منتر اور سندھیا سنائی۔ اور نگر کیرتن بھی کیا۔ کچھہ کتابیں بھی فروخت ہوئیں۔ حاضری ۲۵ سے لیکر ۵۰ یا ۱۰۰ تک ہر وقت موجود رہتی تھی۔ جس سے انومان ہوتا ہے۔ کہ پانچ چھہ سو منشوں نے اس پرچار کو ضرور سنا ہوگا۔ میلہ میں اسدفعہ رونق کم تھی۔

راقم
نامہ نگار از راولپنڈی

آریہ سماج بنوں کا پانچواں سالانہ جلسہ ۲ و ۳ [illegible] ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ اوپدیشکوں اور دیگر سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ اوشیہ شامل ہوکر رونق کو بڑھادیں۔ دیگر پنجاب دیش کی آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ان تاریخوں میں اپنا اتسو نشچت نہ کریں۔

المشتہر سکرٹری آریہ سماج بنوں

آریہ سماج جامپور

برہمچاری برہمانند جی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲۰ مارچ ۱۹۱۵ء کو یہاں رونق افروز ہوئے۔ اسی دن رات کو برہمچریہ پر ویاکھیان دیا۔ دوسرے دن دھرم وشے اور تیسرے دن تینوں پر لکچر دیئے۔ حاضری قریباً ڈیڑھ سو کے تھی۔ اس موقع پر چند ہندو صاحبان مباحثہ کے واسطے تیار ہو کر آئے۔ انہوں نے بڑے پریم سے عام فہم زبان میں انکا پورا اُتر دیا۔ جسکے سبب ہندو صاحبان کی خواہش ہوئی کہ برہمچاری جی چند یوم اور بھی یہاں لکچر دیں۔ مگر آپ کار ضروری کے باعث یہاں نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ سماج ہذا برہمچاری جی کا از حد شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ انہوں نے اس دورہ کی سماج کو بہت رونق دی۔

دھنا رام سکرٹری آریہ سماج جامپور
ضلع ڈیرہ غازی خاں

آریہ سماج بنوں

لباکھی کے روز لالہ موہن لال صاحب سبھاسد آریہ سماج بنوں کے پُتر کا نام کرن سنسکار اناتھ گورو دیارتھی نے کرایا۔ اور حاضرین کو ویدک دھرم کا اوپدیش کیا۔ لالہ موہن لال جی نے دو روپیہ آریہ سماج کو دان دیا اور حاضرین کو بتاشے تقسیم کیے۔ لالہ صاحب جس دلیری سے کام کر رہے ہیں شکریہ کے لائق ہیں۔ بالک کا نام مہیندر سین ورما رکھا گیا۔

لالہ پھول چند صاحب بخشی نے جن کا آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں ہے اپنے پتر کو یگیوپویت پورکانتی سے پہنا کر آریہ سماج کو مبلغ پانچ روپیہ دان دیا۔ لالہ صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

آپکا
اناتھ گورو دیارتھی سکرٹری آریہ سماج بنوں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت راجہرتن شرما اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۶ مارچ کو مالیر کوٹلہ میں کتھا کی۔ دوسرے دن بھی وہاں کتھا کی۔ شروتا ۱۵ تھے۔ ۲۰ مارچ کو دودھالہ (لدھیانہ) میں ایک اوپدیش دیا اور لاولی گائی۔ ۲۱ کو وہاں ہی ایک ویاکھیان دیا۔ اور بعدازاں بھجن گائے۔ ۲۲ کو جھونیر (کوٹلہ) میں پرشنوتر ہوئے۔ ۲۳ کو بھی پرشنوتر ہوئے۔ ۲۴-۲۵ کو لدھیانہ آریہ سماج میں بھجن اور لاولی گائی۔ ۲۶ سے ۲۹ مارچ تک کرنال کے جلسہ میں شامل رہے۔ اور ہر روز بھجن گاتے رہے۔ ۳۰ و ۳۱ مارچ کو دہلی آریہ سماج کے سالانہ اتسب پر بحاضری ۵۰۰ اشخاص منوہر بھجن گائے۔

پنڈت لال من شرما اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۶ مارچ کو قلعہ دار آریہ سماج میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۲۷ کو پھر وہاں ایک ویاکھیان دیا۔ ۲۸ کو وہاں سے چلکر وزیرآباد ہوتے ہوئے ۲۹ کو سیالکوٹ کے سالانہ اتسو میں شامل ہوئے۔ اور اسی دن نگر کیرتن میں ویدمنتروں کا پاٹھ کیا۔ ۳۰ کو جلسہ کے دن ایک لکچر دیا۔ ۳۱ کو ہون کرایا۔ اور ۳ اپریل کو وزیرآباد سماج میں بحاضری ۵۰ اشخاص لکچر دیا۔ اور سماج ہذا کے پردھان کو سندھیا کی اور پھر آٹھ تاریخ تک ہر روز ایک ایک لکچر دیتے رہے۔ حاضری شروع جو پہلے دن ۵۰ تھی ۱۰۰ تک بڑھ گئی۔

آریہ سماجک خبریں

دیانند آشرم ویدک سکول اجمیر کے متعلق ایک سنسکرت کلاس کھولی گئی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبر اور ریکٹ کمیٹی کے سکرٹری لالہ شیام لال جی ایم اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں ہم سبھا جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔

لالہ جے چند رتشکا ڈسکش آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے پُتر اور پُتری کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

آریہ سماج سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کے بعد برہمچاری برہمانند اور لوکل ممبروں کی کوشش سے قریباً ... روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے جمع ہوا۔

پنڈت آریہ منی جی بمقام رانچی ویدانت شاستر کے بھاشیہ کا کام کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اصل بھاشیہ شایع کرنے سے پہلے پنڈت جی ایک بھومکا سنسکرت۔ ہندی اور انگریزی تینوں زبانوں میں شایع کرینگے جسمیں دویت اور ادویت دونوں پکشوں کا مقابلہ ہوگا۔

چھری ضلع علی گڈھ میں ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا۔

پونڈری ضلع کرنال میں پنڈت سیتارام شاستری

نے بڑے نام آریہ سماج قایم کیا تھا لیکن جنم لیتے ہی سماج کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اب کرنال میں دیاکھیان سنکر ممبروں کو پھر جوش آیا۔ اور پھر یہ باہر جا سبھاسد ہو گئے۔ تقریبًا چار روپیہ ماہوار کے قریب چندہ ہو جائیگا۔ اوپدیشک کی بڑی ضرورت ہے۔

آریہ سماج خوشاب کی معرفت لالہ بالکرام اور ہیر سیر کھوڑہ نے پانچ روپیہ وید پرچار فنڈ کو بخوشی تولد فرزند دان دیے۔ اور لالہ بھورام نے منشی بردہ مند فنڈ اقرار کیے جنمیں سے ۔ روپیہ نقد دیدیئے۔

کروکشیتر راج کے میلہ پر پنڈت گنپتی جی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ لوگت کے قریب وید پرچار فنڈ کے لیے چندہ ہوا۔

بابو دکھت سنگھ نے باوجود آریہ سماج کے ممبر نہ ہونیکے ایک مقدمہ کی فتحیابی پر عہ خوشی آریہ سماج کے منڈ فنڈ کو دان دیا۔

آریہ سماج سری نگر نے فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ کے لیے آٹا وغیرہ وید پرچار فنڈ کے لیے جمع کیا جاوے چنانچہ اب تک ۔ روپیہ جمع ہو چکے ہیں۔

عام خبریں اور رائیں

کلکتہ کا اخبار انڈین مرر ہندوں سے اپیل کرتا ہے کہ ایک سوم یگیہ کرادیں۔ گزشتہ سال کے سوم یگیہ کا حال ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔

گیا کے مندر میں ایک تالاب کے گرد چاندی کا پترا تھا جو چور اوکھاڑ کر لے گئے۔ ایک دھنا دسندو نے فورًا ڈیڑھ من چاندی کا نیا پترا چڑھوا دیا۔ اگر وید پرچار فنڈ میں کامیابی ہو اور بہت سے

اوپدیشک کام کرنے لگ جائیں۔ تو ایسے آدمی آریہ سماج میں آسکتے ہیں جو کہ ایک ایک دن میں ایک ایک کالج کھڑا کر دیں۔

بابو اگھور ناتھ چٹرجی کی بیوہ پتری حیدرآباد سے ولایت تعلیم کے لیے روانہ ہو گئیں۔ ریاست حیدرآباد نے ۳۰۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ دینا منظور کیا ہے۔

کلکتہ میں ایک ایورویدک کالج کھلنے کا وچار ہو رہا ہے۔

پیرس دار الخلافہ فرانس کے نزدیک ایک بڑے میدان میں آیندہ کی عالیشان نمائش [illegible] میں ہو گی۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ چکاگو کی نمائش کو بھی مات کریگی۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ کہ آیا مختلف مذاہب کی نمائش بھی اس موقعہ پر ہو گی یا نہیں۔

دُنیا کی موجودہ آبادی تقریبًا ایک ارب انچاس کروڑ بیان کیجاتی ہے۔ ایک ولایتی اخبار نے حساب لگایا ہے کہ اگر ایک فٹ مربع جگہ فی آدمی کھڑے ہونیکو لیجے کافی سمجھی جاوے۔ تب یہ کل آبادی ایک ایسی صندوق میں بند کیجا سکتی ہے۔ جو ۰ میل اگر چوڑا۔ ۰ میل اگر لمبا۔ اور اسقدر اونچا ہو۔ کیا اسی برتے پر انسان اسقدر اتراتا ہے؟

بھگتنگ پور ضلع جہلم میں ایک مسلمانی عورت امرت چکھا کر سکھنی بنائی گئی۔

مسز اینی بسنٹ نے کرشن گیتا کا ترجمہ زبان انگریزی میں کر لیا ہے۔

بنارس کے رؤسا اور پنڈتوں نے ملکر ایک پرائیوٹ کالج کھولنے کا وچار کیا ہے۔

امریکہ کے مشہور انجنیر تھوڈور کی رائے ہے کہ زمانہ آویگا جبکہ بجائے آگ کے سورج کی کرنوں سے ریل گاڑی چلانے کیلئے روحانی طاقت حاصل کیجاویگی۔

ولایت کے ایک کاریگر نے فوجی سپاہیوں کے بوٹوں کے ساتھ ربڑ کے پہیے لگا رکھے ہیں۔ جنکے ذریعہ سے سپاہی ۲۰ میل فی گھنٹہ چل سکینگے۔

مرحوم ڈاکٹر آنندا بائی جوشی کا جیون چرتر ایک فرانسیسی اخبار میں نکلا ہے۔

لوکل

لالہ دیوراج جی نے بوجہ کثرت کام مستعفی آریہ کنیا پاٹھشالا و آشرم کے منتری آریہ سماج جالندھر شہر کے پد سے استعفےٰ دیدیا۔ انترنگ سبھا نے بجائے انکے لالہ بیلو مل جی کو منتری مقرر کیا۔

گزشتہ اتوار کو خاص کر کسی قدر بھیڑ تھی ستیارتھ جلسے میں پنڈت آتمارام جی نے اتھرو وید پرارتھنا کے بعد اُپنشد واکیہ دوارا ایک اُپدیش دیا جسمیں ویدک شکشا کے مہتو کو دکھایا۔ انکے بعد لالہ دیوراج جی نے تپ پر بڑا عمدہ ویاکھیان دیا جسمیں یہ بتلایا کہ اگر لوگ تپ نہ کریں۔ برف میں گلنے۔ زمین میں گڑنے یا ٹانگ سکھانے کا نام تپ ہوتا۔ تو آج تک جانور جنگلی آدمی اور اسی طرح کے اور بہت سے مکت ہو جاتے۔ گوتم بدھ کی مثال دیکر لیکچرار نے بتلایا۔ کہ جب منشیہ تفتیش کرتا ہے تب اُسے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ستیہ۔ برہمچریہ آدی ہی تپ ہیں۔ ویاکھیان بڑا دلچسپ تھا۔

فہرست چندہ

جو بارسٹ سکول ڈپو دوان کے پنجابی طلبا نے کنیا مہاودیالہ جالندھر کیلئے جمع کیا۔

بابو کرم سنگھ پنجابی .... عہ

بابو جھمنداس پنجاب ۶

بابو امرناتھ سہگل ۶

باقی آیندہ درج ہوگا

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ منجن جو خالص مصفّیٰ سرمے اور خالص ممیرے سے جو تک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے اسقدر فائدہ ہے کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہونے نہیں پاتا۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمے کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو بدرخواست بمفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ اور ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ سہ) خالص ممیرہ فی ماشہ عہ خالص ممیری سرمہ فی تولہ بہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پڑیہ پر ممیری مہر نہ ہو گی جعلی سمجھنی چاہیے۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **المشتہر** پروفیسر سیا سنگھ اہلوالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب۔ تسلیم۔ میں نے سال بھر میں کئی بیماروں پر آپکے سرمہ مفید کا کئی بار استعمال کیا ہر بار ہی کے لیے مفید ہوا میرا تجربہ ہے۔ کہ سوائے ان امراض چشم کے کہ جو جراحی کے متعلق ہیں۔ ہر مرض چشم کو یہہ سرمہ مفید ہے۔ لطف یہہ کہ بہت احتیاط میں کمی کیا تھہ یہ بیماروں کو دیا۔ اسی طرح کہ ذاتی اخراجات سے سرمہ منگوا تا ہوں۔ احتیاطاً اگر ہر شخص استعمال کرے تو کلی امید ہے۔ کہ اسکی آنکھیں جو لطف زندگی ہیں۔ امراض سے جو اسوجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں محفوظ رہیں۔ اور بصارت میں ترقی ہو آپنے اس سرمہ سے ملک کو بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔ ملک کو آپکی قدردانی واجب ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور سرمہ مفید بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ کمترین **ڈاکٹر سعید الدین خان** سب اسسٹنٹ سرجن انچارج ریلوے ڈسپنسری ہاسپٹل حیدرآباد جنکشن علاقہ سرکار نظام ۱۷۔ جنوری ۱۸۹۵ء۔

(۲) جناب سردار سیا سنگھ صاحب۔ تسلیم۔ جناب من آپنے میرے کے سرمہ کی ایجاد سے جو ملکی بھائیوں کو فائدہ پہونچایا ہے وہ قابل تعریف ہی نہیں بلکہ بڑے درجہ کا ثواب میں داخل ہے میرے بیٹے ایک خاص شخص نے دو دفعہ آپکے ممیرے کے مفید سرمے کا تجربہ کیا جسکو تھوڑے روز کے استعمال سے تمام شکایت رفع ہو گئی میں حلفاً کہتا ہوں کہ آپکا سرمہ بیشک اکسیر اعظم سے کم نہیں بلکہ افضل تر ہے۔ راقم **ڈاکٹر گنگا رام** انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۳) مخدوم و مکرم بندہ پروفیسر سیا سنگھ صاحب تسلیم۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ میں نے ممیرے کا سرمہ مفید آپ سے منگوایا تھا مجھے سرمہ کو چند مریضوں پر آزمایا۔ واقعی فائدہ کثیر پایا۔ جو کچھہ آپنے اشتہار میں اسکی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ میں اسکی تصدیق کرتا ہوں۔ واقعی یہہ سرمہ بہت نفع بخش اور بے نظیر ہے مہربانی کر کے ایک تولہ سرمہ اور بھیجکر مشکور فرمادیں۔ راقم **محمد میر علیخان** ڈاکٹر شفاخانہ محمدی ضلع کھیری اودھ۔ مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۸۹۴ء

(۴) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ گذارش ہے کہ بندہ نے آپکے ممیرے کا سرمہ طلب کیا تھا۔ بندہ نے خود و دیگر جناب کو استعمال کرایا بہت مفید پایا۔ آنکھ سے پانی جانے۔ جلن خارش۔ دھند میں نہایت مفید پایا۔ لہذا تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سرمہ مفید کا بذریعہ ویلیو پے ایبل عنایت فرمادیں۔ فقیر **ڈاکٹر خیرات علی** انچارج شفاخانہ سنگھاٹ ملک آسام۔ مورخہ ۱۶۔ دسمبر ۱۸۹۴ء۔

(۵) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب۔ بندگی قبل ازیں میں نے ایک تولہ ممیرے کا سرمہ منگوایا تھا۔ اس سے اچھا فائدہ دکھایا۔ اس لیے التماس ہے کہ آپ ایک تولہ سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل جلدی بھیجدیں۔ عریضہ نیاز بندہ **ڈاکٹر ہری رام** ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانہ بالاپور۔ ۱۵۔ دسمبر ۱۸۹۴ء

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کر دے۔ اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جاوے گا۔ جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کے لیے مورخہ ۹۔ فروری ۱۸۹۴ء کو جمع کیا گیا ہے

ستدھرم پرچارک پریس جالندھر لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

طرح ٹکسال ہے۔ کیا اگر ہماری شادیوں
اور سب کارجوں پر زیور اور کپڑوں کی
نمائش ہوا کرتی ہے۔ جالندھری بہنوں کے
سامنے ایسی نمائش میں کوئی جگہ نہیں ہے۔
مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ قومی تہواروں
اور دستوروں کو قائم رکھنے والوں میں سے
ایک زن مرید انارکلی آریہ سماجست
نے زیور کے متعلق ایک یہہ بھی فائدہ
بیان کیا تھا۔ کہ ہر ایک مرد و عورت کو
کم سے کم ایک زیور تو ضرور اپنے پاس
رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ایسے وقت میں
جب انکے پاس روپیہ نہ ہو خرچ کر سکتا
ہے۔ مگر اعتراض یہہ پیدا ہوتا ہے کہ
اگر اسکی ضرورتاً زیور سے بڑھ جاوے
یا وہ زیور ہی اسکی موت کا باعث بنجاوے
تو پھر کیا کرے۔ اگر زیور صرف ضرورتوں
کے واسطے ہی ایسے لوگ بناتے ہیں۔ تو
پھر کیوں "پنجاب نیشنل بینک" کھولا گیا
ہے۔ ہماری مستورات ہی بینک گھروں کا
کام دے سکتی ہیں۔ خیر اس تنازعہ کو اگر
برطرف بھی کردیں۔ تو معاملہ پھر بھی ایسا
ہی رہتا ہے۔ کہ تمغہ جو لڑکیوں کو دیا گیا ہے
کیا ضرورت کے وقت کام نہیں آسکتا ہے کیا
اسکی چاندی کھوٹی ہے۔ ذیل کی گفتگو
مذکورہ بالا سوال کو اچھی طرح حل کردیتی ہے
سندر دیوی خوشی سے اپنی بھانجی کلیان وتی
کی طرف مخاطب ہو کر پوچھتی ہے۔
پیاری بھانجی ننھی تو تمہیں بڑے بھائی
نے بنوا دی ہے۔ گول سا زیور (تمغہ) اکس نے
بنوا دیا ہے۔
کلیان وتی۔ ماسی جی ایک سپتاہ ہی گزرا ہے
کہ مجھے اپنی پاٹ شالا کے وارشک اُتسو
پر انعام ملا تھا۔ کیونکہ میں نے وید منتر اچھی
طرح گائن کیئے تھے اور کشیدہ میں اچھی ہی
تھی۔
سندر دیوی (ہاتھ لیکر) بچی اسکے اوپر
کیا لکھا ہوا ہے۔ یہہ تو کوئی جنتر معلوم ہوتا
ہے۔
کلیان وتی۔ سچ مچ یہہ جنتر کا کام دیتا
ہے۔ کیونکہ جو اسکو حاصل کرلیتی ہے۔ اسپر
کبھی جن بھوت۔ چڑیل ڈائن دکھ درد
اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ وہ دیا بل ان
بُری چیزوں کو پاس نہیں پھٹکنے دیتا ہے۔
سندر دیوی (حیران ہوکر) اسکی کیا قیمت ہے
ہر ایک اسکو خرید سکتا ہے۔
کلیان وتی۔ ماتا جی جو بیٹیاں ہماری
پاٹ شالا میں پڑھتی ہیں۔ انکو سال کے ختم پر
مفت ملتا ہے۔
سندر دیوی۔ آپکی پاٹ شالا میں کیا
پڑھایا جاتا ہے۔
کلیان وتی۔ وید منتر گانا۔ گننا جانا
لکھنا۔ اور پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ روٹی بنانا
کھانا پکانا۔ کشیدہ نکالنا۔ سینا۔ پرونا اور
سندر سندر باتیں سکھلائی جاتی ہیں۔
سندر دیوی۔ بچی پھر میں بھی کل تیری
بہن بھاگوتی جسکی عمر کوئی چھ سات سال ہے
تمہارے ساتھ بھیجدونگی۔ مگر وہ تو راستہ
بھول جایا کریگی۔ کیونکہ تو ہر روز تو اسکے
ساتھ نہیں آئیگی۔
کلیان وتی۔ ماسی آپ کچھ فکر نہ کریں
مالی جو اسی واسطے شالا کے پربندھ کرتاؤں
نے نوکر رکھی ہوئی ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی اور دیگر
لڑکیوں کو گھر سے لے آیا کرے اور چھوڑ آیا
کرے۔ (بھگوانداس)

آجکل سوارتھیوں نے اپنے سوارتھ سدھی
کے لیئے عجیب عجیب کوششیں کرنی شروع
کی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو سادھو کہلوانے والے
دو چار ادہر کی اور دو چار اُدہر کی گپیں
ہانک کر اور سوامی دیانند سرسوتی و آریوں کو
منہ آئی سخت و نرم الفاظ کہکر بھولے بھالے
ہندو پبلک کو خوش کرکے روپیہ پیدا کرنے کا
ذریعہ بنایا ہی تھا اب انکے چیلے سادھو برہم کشن
اوداسی نے بھی یہہ ہی ذریعہ اختیار کیا ہے۔
اور گورو نانک صاحب کو اوتار سدہ کرکے
سکھ مذہب کے پیروؤں کو خوش کر رہے ہیں۔ چنانچہ
ہمارے نامہ نگار ذیل کی عبارت راولپنڈی
سے لکھتے ہیں۔
"ایک اوداسی سادھو برہم کشن نامی
آجکل یہاں وارد ہیں اور دھرم سبھا
کی حمایت میں آریہ سماج اور سوامی
دیانند جی مہاراج کے برخلاف منہ مانا
دلی بخار نکالتے ہیں۔ دھرم سبھا والے
بغلیں بجا بجا کر خوب خوش ہوتے ہیں
مگر یہہ حضرت اوداسی صاحب اپنے
لیکچر کے ساتھ ہی گورو نانک جی کو
ساکشات بھگوان کا اوتار بھی سدہ
کرتے ہیں۔ اور دھرم سبھا والوں کے
دیدطل یعنے بھوت پوران وغیرہ سے اپنے
گورو جی کے ایشر اوتار ہونے کے پرمان
بھی دیتے ہیں۔ برہمن دیوتا کوئی چوں تک
نہیں کرتا۔ مہا منڈل کے مدھیچی منتری بھی
تو گورو نانک جی کو جوتی سروپ نرنکار

میاں کہہ گئے تھے۔ چلو ہندو دھرم کے پیشرو
اداروں کی فہرست میں اور اضافہ
ہوگیا۔ مبارک۔ (نامہ نگار)

ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ جب تک
ٹھیک طور پر نہیں ہوتا۔ ویدوں کا اُپدیش جب تک
کہ ہر فرد اور تک نہیں پہونچایا جاتا۔ جب تک
بھارت ورش کے تاریک سے تاریک غار تک
وید دھونی نہیں پہونچائی جاتی۔ تب تک
آریہ سماج اپنے اُپدیش اور اپنے کرتویہ سے
گرا ہوا ہی سمجھا جائے گا۔ ۲۸ کروڑ دُکھ ساگر
میں بہے چلے جاتے ہیں۔! ۲۸ کروڑ گرم
آنسوؤں کی دھارا بھارت بھومی کے بدن
کو جلا رہی ہے۔! ۲۸ کروڑ آہ ایک دم
اپنی دراونی اور گمبھیر ناد سے شیشوں تک
کے کلیجوں کو دھلا رہے ہیں۔! اور تم
سمجھتے ہو کہ سو چار سو کو صرف روٹی کمانے کے
قابل بنا کر بیڑا پار ہو جائیگا۔ تمہارے ہردے
تو وید پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں
ایکانت میں بیٹھ کر تمھیں بھی ماننا پڑتا ہے
اور اسکے بنا قوم رہ نہیں سکتی۔ پھر کیوں نہیں شرم کے لیئے
ایک ایک روپیہ ماہوار چند آدمی جمع کرکے
کیا وید پرچار کر سکتے ہیں۔ جب تمہاری محنت کا
جوہر اور طرف خرچ ہو رہا ہو تو بھوک سے
وید پرچار ہو چکا۔ دھرم کا راستہ تیز چھری
کی دھارا سے بھی دُستر ہے۔ جس پر چلنا تک
مشکل ہے۔ اسپر چلانے والے کیسے چاہئیں؟
وے جو کہ تن من اور دھن اسی پر نیوچھاور
نیوچھاور کر سکیں۔!

وید پرچار فنڈ میں جس سُستی سے آرہا ہے
وہ شاہد ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبروں کو
ابھی تک ویدوں سے سچی محبت نہیں ہے
اور نہ ہی ویدک دھرم سے پورا لگاؤ ہے
ایک ایک مورتی پوجک جو کہ اپنے
منتویہ پر سچا وشواس رکھتا ہے اپنی
جائیداد کا چوتھائی اور نصف حصہ تک
مورتی کا مندر بنوانے پر خرچ کر دیتا ہے
لیکن شوک کہ آریہ سماج کے دھناڈھیہ
پُرشوں میں سے ایک بھی ایسا نہ نکلا جس نے
کہا ہو "دھرم ہی ساتھ جاتا ہے میری
دس لاکھ کی جائیداد سے۔ زیادہ نہیں
پچاس ہزار ویدوں کے پرچار کے ارپن
ہوئے" ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ اسلیئے
کہ ہمارے پاس آتمک بل بھینٹ کرنے والے
اُپدیشک نہیں ہیں۔ جب تک سانسار
مان رکھنے والے دھن کی گود میں پلے ہوئے
سچے دل سے ویدک دھرم کے وشواسی سنسار ک
مان۔ دھن اور ایشوریہ پر لات مار کر
ویدک دھرم کا جھنڈا ہاتھ میں نہیں لیتے
تب تک ویدوں کا رکشا نہیں ہو سکتا۔

اخبار عام کے لائق ایڈیٹر اور پنجاب ریلیجس و
پورانک دھرم منڈل کے سکریٹری حسب دت
آریہ سماج پر ہمیشہ زہر اگلتے رہتے ہیں لیکن
انکی اس عادت پر ہمیں تعجب نہیں آتا۔ آریہ
سماج کی کوششیں جھوٹھے بناوٹی برہمنوں کی
پیٹ پر چھری کا کام کر رہی ہیں۔ اور گو
یہہ کوشش آریہ سماج کی آخرکار برہمنوں کی
بہبودی کا باعث ثابت ہوگی۔ کیونکہ جب
گن کرم کے انوسار ورن ویوستھا بندھ گئی۔ تو
برہمن قوم کو بھی آلسیہ کی نیند سے جاگنا
پڑیگا۔ تاہم جسطرح مریض ڈاکٹر کی صحت بخش نشتر
کے گلے پر ہاتھ پھیر رہا ہے۔ اسی طرح آجکل
کے برہمنوں کی بھی حالت ہے۔

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر اور پنڈت کرپا رام
جی نے گذشتہ ہفتہ میں تین بڑے زبردست
لکچر بادلی صاحب میں دیئے تھے جنمیں کہ
انہوں نے موجودہ پوران لیلا کی قلعی
کھولکر سامعین کو وید کا سچا مارگ بتلانے
کی کوشش کی تھی۔ پنڈت گوپی ناتھ
صاحب ان لکچروں کی رپورٹ سُنکر ایسے بوکھلائے ہیں
کہ بجائے معقول طور پر تردید کرنے کے (جو کہ
ہو نہیں سکتی) مخصوص ہتھیاروں پر اتر آئے
اور گالی گلوچ سے سورج کی روشنی پر خاک
ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آریہ سماج
لاہور کے مندر کو کنچن بھیانہ کا قدر بہ قرار
دینا اور آریہ پرشوں کو گھاس پارٹی
بتلانا پنڈت صاحب کی سب سے زبردست
دلیلیں پورانک کی سچائی کے ثبوت میں
ہیں۔ اس سے بڑھکر آریہ سماج کے اصولوں
کی سچائی کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ کہ پوران
مت کا پنجاب دیش میں چمکتا ستارہ بھی
انکے مقابلے میں سوائے یاوہ گوئی کے کوئی
تردیدی دلیل پیش نہیں کر سکتا۔

یہی پنڈت صاحب ملیر کوٹلہ آریہ سماج کے
جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج
کو شاستر ارتھ کے لیئے چیلنج دیا گیا۔ اور
پنڈت رام پرساد۔ پنڈت برہمانند اسی غرض
سے اسی لیئے تشریف فرما ہوئے۔ لیکن آریہ سماج
نے چیلنج کو قبول نہ کیا۔
آپ ذرا آنکھیں کھولکر مالیر کوٹلہ آریہ سماج
کے جلسہ کے حالات۔ جو کہ اسی پرچہ میں علیحدہ

درج ہوتے ہیں ملاحظہ کر کے اندازہ لگا دیں۔ کہ ستیہ استیہ کے نرنے سے مالیر کوٹلہ میں کس نے پہلو تہی کی۔ چونکہ ہم اس جلسہ میں خود شریک تھے۔ اسلیئے مختصر حالات اسجگہ قلمبند کرنے بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج مالیر کوٹلہ نے پورانک مت والوں کے جلسہ سے پیشتر ہی چیلنج دے رکھا تھا۔ ہمارے پہونچنے پر دوبارہ خطوط بھیجے گئے اور پہلے روز دہرم چرچا کیوقت پورانک صاحبان کو خاص طور پر مدعو کیا گیا لیکن افسوس کہ کوئی صاحب تشریف نہ لائے۔ ایک گھنٹہ تک بار بار بآواز بلند کہا گیا۔ کہ جس بھائی کو ویدک دہرم پر کچھ سننے ہو پرتی پورک وچار کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ منشی عبد اللطیف صاحب نے پنر جنم پر کچھ پرشن بھی کیئے جنکا اتر کہ پنڈت کرپا رام جی دیتے رہے۔ دوسرے روز یعنی ۲۴ اپریل کو شام کیوقت جبکہ ہمارا آخری لکچر ختم ہو کر وید پرچار فنڈ کے لیئے چندہ اکٹھا ہو چکا۔ اور کل بھائی تکریوں پر سوار ہونے کو تیار تھے۔ کہ پنڈت صاحبان ہمراہ منشی عبد اللطیف صاحب آن پہنچے منشی صاحب نے فرمایا۔ کہ پنڈت صاحبان چاہتے ہیں۔ کہ آپ میں سے ایک صاحب کل ٹھہر جاویں۔ تا کہ پنڈت صاحبان سے بات چیت ہو۔ ہم نے جواب دیا کہ اخیر وقت پہلو تہی کر کے اسوقت ایسی درخواست مناسب تو نہ تھی۔ لیکن ہم پھر بھی دچار کے لیئے طیار ہیں۔ آیئے ابھی شروع ہو پنڈت صاحبان کو بلا لیا گیا لیکن ریاست پولیس نے روک دیا۔ اور کہا۔ کہ بالمقابل آریہ سماج اور دہرم سبھا کو ایک جگہ گفتگو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اب مجبوری ہو گئی

لیکن ہم نے پنڈت صاحبان کو کہا۔ کہ وہ ہمارے خرچ پر جالندہر تشریف لے آویں۔ ہم وہاں آنکے ساتھ پبلک میں نرنے کرنے کو تیار ہونگے۔ پنڈت صاحبان نے فرمایا۔ کہ تحریری شاستر ارتھ ہو تا ہم قبول کرینگے۔ اور فرمایا کہ ایک دفعہ ہمارا کا بھی یہی منشا تھا۔ ہم نے آنکے تحریری شاستر ارتھ کو قبول کیا۔ مضمون ایشور کی مورتی کا پوجن اسی وقت قرار پایا۔ پھر منشی عبد اللطیف صاحب نے فیصلہ کیا کہ چونکہ دعویٰ مورتی پوجن پنڈت صاحبان کی طرف سے ہے۔ اسلیئے انکی طرف سے پہلے تحریر پہونچنی چاہیئے۔ پنڈت پرمانند صاحب نے منظور کیا۔ اور ہم آج تک انکی پہلی تحریر کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

یہہ معاملہ تو ایک طرف رہا۔ لیکن کیا پنڈت گوپی ناتھ صاحب کو ہمارا وہ چیلنج بھول گیا۔ جو کہ ہم نے ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۹ء میں سناتن دہرم سبھا لاہور کو دیا تھا کیا پنڈت صاحب جالندہر کے شاستر ارتھ کو بھول گئے۔ جہانپر انکی ساری طاقت ختم ہو چکی باوجود آنکے بھائیوں نے پبلک شاستر ارتھ سے گریز کر کے پنڈت جونیلال کی بیٹھک میں پناہ لی تھی۔ آریہ سماج اپنے سچے اصولوں پر ودڑہ نشچہ رکھتا ہوا کھلے میدان آنکی سچائی پر بات چیت کرنے کے لیئے تیار ہے۔ کیونکہ "ستیہ کو گرہن کرنا اور استیہ کا پرتیاگ" آریہ سماج کا بنیادی اصول ہے۔

ریویو

ہندی پرکاش بھاگ اول معروفہ ناگری کا معلم یعنے ایک کتاب جسکو پڑہنے سے بغیر مدد کسی اُستاد کے اردو خوان ناگری کا لکھنا پڑہنا بہت عمدہ طریقہ سے سیکھ سکتا ہے مصنفہ بابو سوج بھان وکیل عدالت دیوبند قیمت مجلد ہر۔ اس کتاب میں بڑا آسان طریقہ ناگری لکھنا پڑہنا سیکھنے کا دیا گیا ہے سوَر اور ویَنجن کی تمیز اور ناگری حروف کا تلفظ اردو تمثیلوں سے واضح طور پر سمجھایا ہے۔ یہ بڑا مفید رسالہ ہاتھ آیا ہے۔ جن اردو خوان اصحاب کو دیوناگری بھاشا پڑہنا لکھنا سیکھنے کا شوق ہو اس رسالہ کو مصنف سے ضرور منگا کر مطالعہ کریں۔

لالہ سندر لال سکرٹری مجلس سبھا یتیم امرتسر کے بھیجے ہوئے حسب ذیل رسالے تمثیل سولی تھیٹریکل نظم قیمت ۔/ مخمور جہند کی کیفیت قیمت ۔/ ہمارے پاس ریویو کے لیئے آئے ہیں۔ سولی اور نظم میں تو معمولی طور پر شراب خانہ خراب کی برائیاں ظاہر کیگئی ہیں۔ لیکن مخمور جہند کا ناٹک بڑی عبرتناک اور سرسا واران کے لیئے بڑا ہی نصیحت خیز ہے۔ اسمیں شرابی کے روح اور جسم دونو کی بربادی کا نقشہ بڑی خوبی سے کھینچا گیا ہے۔ ہمیں شبہہ نہیں۔ کہ اس ناٹک کی تصنیف میں قدرت سے زیادہ کام لیا جاتا اور ہر ایک ایکٹر کی گفتگو اسکے اصلی لب و لہجہ میں ادا ہوتی تو کتاب بہت ہی زیادہ مفید بنجاتی۔ تاہم ایسے مصنف میر کرامت اللہ نے اپنی لیاقت کو بڑے عمدہ میں صرف کیا ہے۔

مراسلات

مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ

مالیر کوٹلہ ایک چھوٹا سا مستقل قصبہ لودیانہ سے ۱۸ میل پختہ سڑک کے راستہ سے واقع ہے۔ اور کمشنری دہلی کے متعلق ہے۔ جناب نواب صاحب بہادر کی علالت طبع کی وجہ سے حضور ہز ہائنس نواب صاحب بہادر لوہارو سپرنٹنڈنٹ ریاست مقرر ہیں۔

گو اس قصبہ میں آریہ سماج کا وجود ایک عرصہ سے ہے۔ مگر جب سے پنڈت رام نرائن صاحب آریہ اوپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے خاص طور سے یہاں ویدک دھرم کا پرچار کیا تب سے یہاں کے ممبروں کا اُتساہ دھرم کاریوں میں ادھک ہو گیا ہے اور پنڈت رامرتن صاحب کی پریرنا اور ممبران اور ادھکاریان سماج کے اُتساہ سے یہاں یہہ پہلا ہی وارشک اُتسب ہوا ہے۔

ہم ۱۰ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء کو میں بہمراہی آنریبل پریزیڈنٹ صاحب لودھیانہ سماج معہ لیکھو رام صاحب اور لالہ شیدیال صاحب ممبران سماج کے پراتہ کال روانہ ہو کر بوقت ۸ بجے صبح کوٹلہ میں پہنچا جہاں جاکر ہماری سکرم ٹھہری۔ وہاں لالہ ہنسی مل صاحب ممبر سماج کوٹلہ ہمارے استقبال کیواسطے پہلے سے موجود تھے۔ جنہوں نے ہمارے اسباب وغیرہ کو اٹھوا کر ہمکو جائے اتارہ میں پہنچایا وہاں پہنچکر ہمکو دریافت ہوا۔ کہ لالہ ساون رام صاحب سکرٹری آریہ سماج کوٹلہ کی ہمشیرہ کا آج ہی صبح دیہانت ہو گیا ہے۔ اور ممبران سماج انکا انتیشٹی کرم سنسکار کرنیکے واسطے شمشان بھومی میں گئے ہوئے ہیں۔ یہہ پہلا ہی مرتک سنسکار ہے جو ویدک ریتی انوسار کوٹلہ میں ہوا ہے۔ منتری صاحب سماج کو ایسے موقعہ پر جبکہ جلسہ کا آغاز تھا۔ ایسا سخت صدمہ پہونچنا اور پھر انکا برادری کی مخالفت کا مقابلہ کر کے شانتی دھارن کر کے سنسکار کا ٹھیک ویدک ریتی سے کرنا انکی ہمت مردانہ اور انکے دھرم میں پریتی کو بخوبی پرکاشت کرتا ہے۔ سنا گیا کہ برادری کی طرف سے ان کی سخت مخالفت ہوئی۔ اور انکو ہر چند اپنے مستقل ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش ہوئی مگر انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کر کے اپنے دڑھ سدھانت کو بالکل نہ چھوڑا۔ نگر میں کچھ تو پہلے ہی جلسہ کے آرمبھ کے سماچار سنکر کھلبلی پڑی ہوئی تھی۔ مگر اس سنسکار نے اور بھی زیادہ لوگوں کو آریہ سماج کی نسبت زیادہ چرچا کرنے اور جلسہ کی کارروائی دیکھنے کا مشتاق بنا دیا۔ اسی دن ۵ بجے شام سے نگر کیرتن جائے اتارہ سے شروع ہوا۔

جس وقت جائے اتارا کے دروازہ کے باہر انگریزی باجا بجنا شروع ہوا۔ ایک کثیر ہجوم جمع ہو گیا۔ آگے آگے باجا۔ اسکے پیچھے ویدک دھرم کی جھنڈیاں۔ پھر اسکے پیچھے سماجک بھائی معہ میاں نبی بخش مشہور راگی پریتی سے ایشور کے گُنوں کو گاتے ہوئے نگر باسیوں کو ویدک دھرم کی پریرنا کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ تقریباً نگر کے ہر ایک خاص خاص حصہ اور جگہوں اور بازاروں میں سے جہاں جہاں جلوس جاتا تھا۔ استری اور پرش نگر کے بڑی تعداد کثیر کے ساتھ جمع ہو جاتے تھے۔ اور ہری یش کو بڑے پریم سے سنتے تھے بھجن بھی تقریباً اس ترتیب سے گائے گئے۔ کہ جس بازار یا محلہ میں جس قسم کے شروتاگن تھے۔ انکو انکی سمجھ کے مطابق ویسے ہی قسم کے بھجن سنائے گئے۔ میں نے اس امر کو بڑے غور سے دیکھا۔ کہ اہل اسلام صاحبان بھی بھجنوں کو بڑے شوق اور پریم سے سنتے تھے اور تعریف کرتے تھے۔ پولیس جو احتیاطاً ہمراہ تھی۔ اسکا انتظام نہایت قابل تعریف تھا خاص خاص بازاروں میں وید منتر بھی جاری کئے گئے۔ اور انکے ارتھ بھی لوگوں کو اچھی طرح سمجھائے گئے۔ لوگ وید منتروں کے اچارن اور انکے ارتھوں کو سنکر نہایت خوش اور تریپت ہوتے تھے۔ ہم تقریباً ۹ بجے کے وقت نگر کیرتن کر کے جائے اوتارہ پر واپس آئے۔ بعض اوقات نگر کیرتن میں چار چار سو آدمی ہمارے ساتھ ہو جاتا تھا۔ یہہ نگر کیرتن بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اور نگر کیرتن نے لوگوں کو اگلے دن جلسہ کے واسطے نویدن کرنے کی غرض کو بخوبی پورا کیا۔

اگلے دن پراتہ کال سب سماجک بھائی اشنان اور سندھیا وغیرہ سے فارغ ہو کر اُتسب کے استھان کیواسطے نگر کیرتن کرتے ہوئے باجہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جس راستہ سے آتے یا جاتے گذر ہوا۔ استریوں اور پرشوں نے بڑے پریم سے بھجنوں کو سنا۔ جب اُتسب استھان میں داخل ہونے کو تھے۔ کہ سامنے سے لالہ منشی رام جی صاحب پریسیڈنٹ پنجاب پرتی ندھی سبھا معہ پنڈت کرپا رام صاحب و پنڈت لیکھہ رام صاحب و لالہ بھجو رام صاحب اکے کے تشریف لاتے ہوئے ملے۔ اُسوقت کے آنند کا جو آریہ بھائیوں کو اپنے باہر کے آئے ہوئے بھائیوں سے ملکر حاصل ہوا بیان نہیں ہو سکتا۔ مکان جلسہ کے اندر داخل ہوتے ہی پہلے مطابق پروگرام جلسہ ہوم شروع ہوا۔* ہوم سوگندھی نے مکان کو اچھی

* اِس موقعہ پر شمشان بھومی میں بھی جبکہ لالہ ساون رام اپنی بہن کی انتیشٹی کرم کر رہے تھے۔ پنڈت رامرتن جی اُپنشدوں سے اوپدیش کر رہے تھے ۱۲

طرح سے سوگنہت کر دیا۔ لوگ ہون کی
کریا کو اور وید منتروں کے ادچارن کو بڑے
آنند اور حیرت سے دیکھتے و سنتے رہے۔ ہون
ہو چکنے بعد لالہ منشی رام جی صاحب کی
پرارتھنا اور بھجن ہوا جسمیں صاحب لیکچرار
نے دہرم کی ضرورت کو اور ایشور کے بھجن
کی ضرورت کو اچھی طرح سے بڑے موثر
الفاظ میں لوگوں کے ذہن نشین کیا۔ اسکے
بعد پنڈت کرپارام صاحب پریسیڈنٹ
آریہ سماج لودہانہ کا لیکچر اپدیش دینے کے
سلسلہ میں شروع ہوا۔ پنڈت صاحب کے
دلی جوش سے تقریر لوگوں کے دلوں پر بڑے
اثر کو پیدا کرتی تھی۔ لوگ پریم سے سنتے رہے۔
بعد برخاستگی جلسہ سماجک بھائی بہتان ادہار
پر واپس آئے۔ اور بھوجن اور ضروری آرام
کرنے کے بعد پھر کیرتن کرتے ہوئے جلسہ کے مکان
پر پہونچے۔ سب سے پہلے وقت دہرم چرچا کا
تھا سنا گیا تھا۔ کہ وہاں کی دہرم سبھا نے
شاستر ارتھ کے واسطے کسی پنڈت کو باہر سے
بلایا ہے۔ اور شاستر ارتھ ضرور ہو گا۔ مگر
بار بار سماج کے پردھان صاحب کی باواز بلند
پکار کر کے درخواست کرنے پر بھی کوئی صاحب
دہرم سبھا کی طرف سے اسدن بحث کیواسطے
نہیں طیار ہوئے۔ ایک پنڈت صاحب
نے بہت عرصہ گزر جانیکے بعد اٹھکر کہا کہ
وہ ویاکرن میں شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہیں
جسکا جواب دیا گیا۔ کہ ویاکرن کے وشے میں
شاستر ارتھ کرنے سے کوئی خاص لابھ
پبلک کو نہیں ہو گا۔ اور نہ کیول ویاکرن سے
دہرم کا نرنے ہو سکتا ہے۔ مورتی پوجا وغیرہ
میں سے کسی وشے پر پرشن کیجئے۔ کہ جس سے عام

پبلک کو بھی فائدہ پہونچے۔ اسکے جواب کے
بعد پھر پنڈت جی خاموش ہو گئے تہوڑی
دیر کے بعد ایک صاحب نے اہل اسلام میں سے
جنکا اسم مبارک منشی عبداللطیف صاحب تھا
اور جو سابق میں اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر بھی
رہ چکے تھے۔ اور اب وہاں کوٹلہ میں منصرم سکہ دار
رئیس ہیں۔ انہوں نے تناسخ کے مسئلہ پر
چند سوال کئے۔ جسکا جواب سماج کی طرف سے
پنڈت کرپارام صاحب نے دیا۔ دو چار مرتبہ
سوال جواب ہونیکے بعد جب منشی صاحب نے
فرمایا کہ میری جواب سے تسلی نہیں ہوئی۔ تو
اسوقت پنڈت کرپارام صاحب نے فرمایا کہ معلوم
ہوتا ہے۔ کہ منشی صاحب کو جو جو جواب دیئے
گئے ہیں۔ انکی طرف انہوں نے اچھی طرح سے
توجہ نہیں فرمائی۔ ورنہ تسلی ہو جانی لازمی
تھی۔ اب میں پھر پبلک کے سامنے جو سوال منشی
صاحب نے کیا ہے۔ اسکو صاف الفاظ میں
دوہراتا ہوں۔ اسی طرح سے جو جواب میں نے
دیئے ہیں۔ انکو بھی منشی صاحب پبلک کے
سامنے سنا دیویں۔ تاکہ معلوم ہو جاوے
کہ آیا انہوں نے ان جوابوں پر توجہ فرمائی
اور غور کیا۔ اور بعد غور اور سمجھنے کے وہ
فرماتے ہیں۔ کہ ”میری تسلی نہیں ہوئی“
پھر فوراً کر پنڈت صاحب نے منشی صاحب
کے سوالوں کو پبلک کے سامنے صاف
الفاظ میں بیان کیا اور منشی صاحب سے
تصدیق کی درخواست کی۔ کہ یہی ان کے
اعتراض ہیں۔ یا کوئی اور؟ جسکے جواب میں
منشی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہاں یہی انکے
اعتراض ہیں۔ اسپر پھر پنڈت کرپارام صاحب
نے منشی صاحب سے درخواست کی۔ کہ اب

وہ مہربانی کرکے جو جوابات میں نے دیئے ہیں انکو
پبلک کے سامنے سنا کر ان جوابات پر جو اعتراض
ہوں۔ انکو بیان کریں۔ جسپر منشی صاحب نے
فرمایا کہ انکو وہ جوابات یاد نہیں ہیں۔ کہ جو
پنڈت نے دیئے ہیں۔ اسپر پھر پنڈت صاحب
نے فرمایا۔ کہ جب منشی صاحب کو جوابات ہی
یاد نہیں ہیں۔ تو کس طرح سے فرماتے ہیں کہ انکی
تسلی نہیں ہوئی۔ اسکے بعد منشی صاحب بیٹھ
گئے۔ یہاں یہہ ایک امر بھی خاص ذکر کے
لائق ہے۔ کہ اثنا بحث کے جب لالہ منشی رام
جی صاحب اٹھ کر یہہ فرمانے لگے۔ کہ معلوم
ہوتا ہے۔ کہ منشی صاحب پنڈت کرپارام صاحب
کے بعض الفاظ کو نہیں سمجھے ہیں۔ بہتر ہے کہ
انکی تشریح کر دی جاوے۔ تاکہ غلطی رفع
ہو جاوے۔ اسپر منشی صاحب بڑے جوش
میں آگئے۔ اور فرمانے لگے کہ ہم دوسرے کسی
کو اس بحث کے درمیان بولنے نہیں دینگے
صرف جو پنڈت صاحب بحث کر رہے ہیں
وہی بول سکتے ہیں۔ اسپر یہہ کہا گیا کہ بحث
صرف پنڈت کرپارام جی کرینگے محض چند
الفاظ کو سمجھانے کے لئے (جنکے باعث شاید غلط فہمی
پہیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے) ضرورت دخل
دینے کی معلوم ہوتی ہے۔ انکی تشریح کر دی
جاوے۔ تو شاید غلط فہمی جو ہو رہی ہے رفع
ہو جاوے۔ اور منشی صاحب سمجھ جاویں۔ مگر
منشی صاحب نے یہی اصرار کیا۔ کہ ہم دوسرے
شخص کو ہرگز بولنے نہ دینگے۔ اسپر لالہ منشی رام
جی بیٹھ گئے۔ اور بحث پنڈت جی اور منشی
صاحب کے درمیان ہوتی رہی۔ دوسری دفعہ
جب لالہ منشی رام جی پھر محض برائے انتظام جلسہ و
ترتیب بحث کچھ فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے

تو منشی صاحب نے انکو کسی قدر سخت الفاظ میں رد کیا
اور ان سے کہا۔ کہ وہ کون ہیں جلسے کے انتظام اور
ترتیب کرنیوالے۔ اور انکو کیا اختیار ہے اس
جلسے کے انتظام کرنیکا اور کس نے انکو ٹھہرے ہوکر
انتظام کرنیکی اجازت دی ہے۔ اس پر لالہ منشی رام جی
نے فرمایا۔ کہ انکو بھی اجازت صاحب پریسیڈنٹ
لوکل سماج کی طرف سے حاصل ہے۔ انکے اس کلام پر
منشی صاحب نے نہایت بے اعتباری ظاہر کرکے
فرمایا۔ کہ جبتک صاحب پریسیڈنٹ لوکل سماج کھڑے
ہوکر انکے اس کلام اور اجازت حاصل کرنے کی
تصدیق نہیں کرینگے وہ یقین نہیں کریں گے
اس پر صاحب پریسیڈنٹ لوکل سماج نے کھڑے
ہوکر فرمایا۔ کہ ہاں انہوں نے لالہ منشی رام صاحب
کو اجازت انتظام جلسہ بدلنے کی دی ہے
پھر لالہ منشی رام جی نے جب یہ فرمایا کہ علاوہ
اجازت حاصل کرنیکے صاحب پریسیڈنٹ لوکل
سماج کے وہ پنجاب کی آریہ سماجوں کے پرتی
ندھی سبھا کے پردھان ہیں۔ اور وہ انکی پردھان
ہونے کی حیثیت سے بھی جلسہ کا انتظام
کر سکتے ہیں۔ اس پر منشی صاحب نے پھر فرمایا کہ انہوں
نے انکا نام کسی پرتی ندھی سبھا کے متعلق میں
کسی اخبار میں حسن صحبت سے دھرم پرچارک میں
بھی کبھی نہیں پڑھا۔ وہ ہرگز پرتی ندھی سبھا کی
پردھان نہیں ہیں۔ اس پر لالہ منشی رام جی صاحب نے
یہ خیال کیکے کہ منشی صاحب ایک صریح
غلطفہمی میں پڑے ہوئے ہیں۔ انسے سوال
کیا۔ کہ آپ میرا نام بھی جانتے ہیں یا نہیں۔ اس پر
منشی صاحب نے فرمایا۔ کہ میں جانتا ہوں کہ
آپ پنڈت لیکھرام صاحب ہیں۔ اس پر لالہ منشی رام
جی نے پبلک کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ دیکھئے
صاحبان میرا نام منشی رام ہے۔ اور منشی صاحب
مجھے پنڈت لیکھرام سمجھے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ
منشی صاحب پنڈت لیکھرام صاحب کی نسبت
کے مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور لالہ منشی رام
کو پنڈت لیکھرام سمجھ کر منشی صاحب جوش میں
آگئے ہوئے تھے۔ اور انکی اسطرف انکی بابت کرنے
تک سے ناراض تھے۔ دھرم چرچا کا وقت چونکہ
گذر گیا تھا۔ اسلئے بعد ایک بھجن ہونیکے پنڈت
لیکھرام صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ لائق لیکچرار نے
ایک النکار باندھکر یہ جتلایا کہ ایک وید مقدس
کا ہی پاک صاف چشمہ ہے۔ جسکی بابت ایک
فارسی کی پرانی کتاب میں درج ہے کہ ہندوستان
میں ایک ایسا درخت ہے۔ کہ جو ہر ایک قسم کے
روگ کے واسطے مفید ہو سکتا ہے۔ اور دور دراز
ملک سے ایک حکیم ہندوستان میں جسکی تلاش کے
واسطے آیا۔ یہاں آکر اسکو بتلایا گیا۔ کہ وہ درخت
وید مقدس کا درخت ہے۔ کہ جس سے آدمیوں کے
سب شاریرک اور آتمک روگ ناش ہو سکتے ہیں
اسکے بعد لائق لیکچرار نے پورا ایک مست اور کے
باطل خیالات کا اچھی طرح سے خاکہ کھینچکر پبلک کے
سامنے ویدوں کی عظمت جتلائی۔ ایک گھنٹہ سے
زیادہ لیکچر ہوتا رہا۔ بعض اوقات تقریباً ایک ہزار
سے زیادہ لوگوں کا مجمع ہو جایا کرتا تھا۔ اور اگر
آمد و رفت کا خیال کیا جاوے تو شاید اسدن
تقریباً پانچ ہزار سے زیادہ آدمیوں کو اوپدیش
و لیکچر سننے کا موقعہ ملا ہوگا۔ لیکچر کے بعد آرتی ہو کر
جلسہ برخاست ہوا۔ اور آریہ بھائی اپنے اپنے
اتارہ کو پدھارے۔ میں اوپر یہ ذکر کرنا بھول
گیا کہ دھرم چرچا کے بعد اور پنڈت لیکھرام
صاحب کا لیکچر ہونے سے پہلے ایک لیکچر لالہ
بھورام صاحب بی اے کا آریہ سماج کے
اصول اور آریہ سماج نے جو فائدہ دیش کو پہنچایا
ہے۔ اسکے متعلق میں ہوا تھا۔ ہمارے ہونہار نوجوان
کی پرجوش تقریر اور بندش الفاظ انکے ایک لائق
لیکچرار ہونیکی امید دلاتے تھے۔

اگلے دن پراتہ کال سب آریہ بھائی نگر کیرتن کرتے
ہوئے ستھان جلسہ پر پہونچے۔ اور اسدن بھی پہلے
ہون ہوا۔ ہون ہونیکے بعد لالہ منشی رام صاحب کا
سرمن دینیکا ایک ٹھکر لیکر شروع ہوا۔ یہ سرمن
غضب کا تھا۔ لائق لیکچرار نے یہ جتلاتے ہوئے
کہ اندریاں اپنے وشے سے جبتک نہیں ہٹ
سکتیں اور جبتک کہ من کو جو انکو ہر وقت
اپنے وشیوں میں چلنے کی پریرنا کرتا ہے۔ اندر کا قابو
من کے سکھر ہونے سے شانتی نہیں ہو سکتی ہے بڑی
اچھی طرح سے دلائل اور تمثیلات سے اندریوں کو
وشیوں سے ہٹا کر ایشور کی طرف لگانیکی ضرورت
کو ثابت کیا۔ اس سرمن کا اثر ہر ایک سننے والے
کے دل پر انکے چہروں سے بخوبی پرگٹ ہوتا تھا۔
اسکے بعد والیس پریزیڈنٹ صاحب آریہ سماج
لدھیانہ کا لیکچر دھرم و شکشا پر ایک پرزور جوش میں
ہوا۔ اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اور سب
بھائی اپنے اپنے اتارہ پر تشریف لے گئے۔

دوپہر کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوکر
پنڈت کرپا رام صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج
لدھیانہ کا لیکچر شروع ہوا۔ جو تقریباً ایک گھنٹہ
تک ہوتا رہا۔ اسکے بعد پھر پنڈت لیکھرام جی کا
لیکچر ایشور سدھی پر ہوا۔ پنڈت جی نے ایشور
کی بنائی ہوئی خوبصورتی اور کاریگری سے
بھری ہوئی سرشٹی کی طرف توجہ دلاکر پھر ان سے
ایشور کا ہونا ہر ایک پہلو سے اچھی طرح سے
ثابت کیا۔ اور اسی ضمن میں انیہ متوں کا کھنڈن
بھی پنڈت جی کرتے رہے۔ پنڈت جی کے لیکچر
کے بعد لالہ منشی رام جی پریسیڈنٹ پنجاب پرتی ندھی

کا لکچر وید پرچار فنڈ کے اپیل میں شروع ہوا۔ انہوں نے اچھی طرح پبلک کو اس ضرورت کو جتلایا۔ کہ آجکل سنسار کی سوسایٹی کی کیسی حالت ہوئی ہوئی ہے۔ اور اوپدیش کی کسقدر ضرورت ہے۔ اور کس طرح سے ایک ہمسایہ کے کسی خراب اخلاقی مرض میں گرفتار ہونے سے اسکا اثر ساری محلہ پر پڑتا ہے۔ اور اسطرح سے ہر ایک منش ماتر کا فرض ہے۔ اپنے بھائیوں کی اصلاح کے کام میں تن من دھن سے مدد کرے۔ اور صرف ایک مقدس کے اوپدیش کے پرچار سے ہی دیش کا ادہار ہو سکتا ہے۔ ایک گھنٹہ کامل کی تقریر سے صاحب لکچرار نے لوگوں کو اوپدیش کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔ لکچر ختم ہونے کے بعد سب سے پہلے پہل صہ روپیہ منشی عبد اللطیف صاحب نے (جن صاحب نے گزشتہ روز بحث کی تھی) عطا کردہ مبلغ صہ روپیہ پیش ہوئے۔ جو انہوں نے اپنی خریداری سے پریسیڈنٹ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ہاتھ میں خود دیئے۔ کہ پریسیڈنٹ صاحب اُسے کسی ساماجک بہتری کے کام میں لگا دیں۔ اس عطیہ سے منشی صاحب نے سماج کو خاص طور سے اپنی عنایت کا مشکور بنایا۔ اور اپنی بے تعصبی اور فراخدلی کا عملی ثبوت دیا۔ اسکے بعد روپیہ جمع ہونا شروع ہوا۔ تقریباً ۱۰۰ روپیہ نقد اور ۲۰۰ روپیہ کے قریب وعدہ۔ وید پرچار فنڈ کے لئے اور کنیا مہاودیالہ اور یتیم خانہ فیروزپور کے واسطے ہوئے۔ جسکی تفصیل سکرٹری صاحب آریہ سماج ہیک طور پر بھیجکر امید ہے۔ کہ ستیہ دھرم پرچارک میں بھیجینگے۔ اسکے بعد جب جلسہ کا

اختتام تھا۔ اور سواری کی سخت موقع کا انتظار تھا۔ کہ اسکے آنے پر باہر والے بھائی روانہ ہو دیں۔ کہ اسوقت وہی منشی عبد اللطیف صاحب ایک دو پنڈتوں کو دہرم سبھا کی طرف سے لائے۔ اور یہ لوگ ہیں آریہ سماج کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ کہ دہرم سبھا نے انکو معہ دو پنڈت صاحبوں کے بھیجا ہے۔ اور انکی درخواست ہے۔ کہ کل صاحب باہر کے آئے ہوئے ٹھہر جاویں۔ اور دہرم سے کل شاستر ارتھ کر لیویں۔ دہرم سبھا تیار ہے۔ جواب میں عرض کیا گیا۔ کہ ہم لوگوں کا کل ٹھہرنا مشکل ہے۔ کیونکہ تقریباً سب صاحب خاص خاص تعلق رکھتے ہیں کہ جنکے واسطے ان کو واپس جانا چاہیئے۔ اور دہرم سبھا نے دو دن ہم یہاں رہے۔ اس عرصہ میں کیوں نہیں شاستر ارتھ کر لیا جو اب اسوقت پیغام بھیجا ہے۔ کہ جبکہ ہم سب روانہ ہونیکے واسطے طیار تھے۔ خیر ہم کل بھی ایک پنڈت کو دہرم سبھا کے واسطے چھوڑ سکتے ہیں۔ اور اسوقت بھی ہم شاستر ارتھ کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ اُسی وقت دونوں طرف سے بحث کی طیاری ہو گئی۔ مگر اہالیان پولیس نے جو وہاں موجود تھے۔ یہہ فرمایا۔ کہ جب تک تھانہ دار صاحب اجازت نہیں بھیجیں گے۔ اور بحث کی منظوری نہیں بھیج دینگے۔ تب تک وہ دونوں فریق کو بحث کرنے کی اجازت نہیں دینگے۔ اور اسی وقت انہوں نے تھانہ دار صاحب سے اجازت حاصل کرنے کے واسطے آدمی روانہ کیا۔ اور وہاں کے جواب کے انتظار میں بحث بند رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد

وہاں سے جواب آیا۔ کہ تھانہ دار صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہم اس طرح سے بالمقابل مباحثہ کی اجازت نہیں دیتے۔ مجبوراً بحث شروع نہ کی جا سکی۔ اور یہہ قرار پایا کہ مورتی پوجا کے مضمون پر پہلے پنڈت صاحبان ثبوت تحریری معہ دیگر پرمانوں کے تحریر کر کے جالندھر میں لالہ منشی رام صاحب کے پاس بھیجیں۔ تو آریہ سماج کی طرف سے اسکا جواب بھی تحریری دیا جاویگا۔ کیونکہ دہرم سبھا کا یکش ہے۔ کہ مورتی پوجا ویدوں ہی سے جائز ہے۔ اسلئے انکا ہی فرض ہے۔ کہ وہ وید سے اسکا پرمان دیویں۔ اسکے بعد آرتی ہو کر جلسہ ختم ہوا۔ اور آریہ بھائی جو باہر سے تشریف لائے تھے۔ اپنے اپنے مقامات کو شکریہ میں بھیجکر روانہ ہوئے۔ اس کارروائی کے اختتام پر چند امور خاص طور سے ذکر کے لائق ہیں۔ وہ یہہ ہیں۔

(۱) یہاں اس راجدھانی کی پولیس خاص تعریف کے لائق ہے۔ ہم نے یہاں کی پولیس کو بڑا شائستہ۔ اور مہذب اور شریف آدمیوں کے ساتھ مناسب برتاؤ کرتے ہوئے دیکھا جو خاص ذکر کے لائق ہے۔ انتظام میں پولیس کو خاص قابلیت ہے۔ ہم تھانہ دار صاحب اور اُن پولیس کے اہالیان کے جو ہمارے ساتھ نگر کیرتن وغیرہ میں مدد دیتے رہے۔ خاص طور پر مشکور ہیں اور اُنکا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جس خوبی سے انہوں نے ہمکو مدد دی۔ اور انتظام قایم رکھا۔ وہ ہمکو یاد رہے گا۔ باقی آئندہ

راقم

امراؤ سنگھ سکرٹری آریہ سماج لودہانہ

ایک ضروری نویدن

بخدمت - آریگن خریداران ستیہ دھرم پرچارک و دیگر صاحبان شاستری و پردھان گل سبھا ہائے پنجاب وغیرہ

نمستے - کئی مضمون ستیہ دھرم پرچارک میں ایسے ہوتے ہیں جسمیں انگریزی الفاظ اور انگریزی حروف ہوتے ہیں - جن صاحبوں کو انگریزی کی واقفی نہیں - وہ مطلب سے اکثر محروم رہتے ہیں - اسواسطے سب آریہ گن کی خدمت میں پرارتھنا ہے - کہ وہ صاف دیسی زبان میں تحریر فرمادیں - تاکہ سمجھ میں آجایا کریں -

آپکا داس
نام بخش از کلیانہ ممبر آریہ سماج بکیراں

نواں شہر

نوانشہر میں قریبًا چار ماہ سے ایک سبھا قایم ہوئی ہے - جسکا نام ستیہ دھرم پرچارنی سبھا ہے - اور جسکا اعلی اُودیش ستیہ دھرم کا پرچار کرنا اور ستیہ دھرم سمبندھی گرنتھوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ہے - امید ہے - کہ اس سبھا کا حال آپکے پرچارک میں چھپا بھی ہوگا - چونکہ یہہ سبھا دھرم کا پرچار کرتی ہے - آشا ہے - کہ آپ اسکی بہتری میں جہاں تک ممکن ہے کوشش کرینگے کیونکہ آپ جیسے دھرم سمبندھی آدمیوں سے ہی اسکی ترقی کی امید ہوسکتی ہے - پریہ بہائیو اس سبھا کا ہر ایک ہفتہ وار جلسہ بڑی کامیابی سے ہوتا ہے - گزشتہ ایتوار کو لالہ گنگا بشن ودیارتھی انٹرنس کلاس جالندھر ہی سکول کا لیکچر بالنس اور شراب کے نشیہ پر تھا - چونکہ نوانشہر جیسے قصبہ میں یہہ لیکچر بالکل نیا ہی تھا - اسواسطے لالہ گنگا بشن کو اس لیکچر میں اچھی کامیابی ہوئی

اس روز تعداد قریبًا پچاس آدمیوں کی ہوگئی تھی - دوسرے روز بڑی کوشش سے ہٹایا لیا گیا - اس روز یعنی سوموار کو انکا لیکچر دھرم وشے پر تھا - شروتا گن کی تعداد قریبًا انکیسو آدمی کے تھی - لیکچرار نے بڑی خوبی سے لیکچر کو سماپت کیا - جسوقت وہ سنسکرت کے شلوک پڑھتے تھے - اسوقت نواں شہر کے نام دھاری پنڈتوں کے کان کھڑے ہوجاتے تھے - اسروز بہت ہی کامیابی ہوئی -

آپکا داس
بندہ چندداس شستری ستیہ دھرم پرچارنی سبھا

لودہانہ

براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار صداقت شعار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں

چند ماہ سے لودہانہ شہر میں ایک گورو نانک دیو سبھا قایم ہوئی ہے - جسمیں خاص گورو نانک دیو کے واکیہ ہفتہ وار سبھا مندر میں عام کرکے سُنایا جایا کرتے تھے - کل آریہ سماج لودہانہ بخوبی ہماری کارروائی سے واقف کار ہیں - مگر اب یعنی ۱۴ اپریل ۱۸۹۵ء کو نانک دیو سبھا کی انترنگ کمیٹی نے رزولیوشن پاس کردیا ہے - کہ جسقدر چندہ نانک دیو سبھا کو ہے - اس چندہ کی بنیاد پر ایک زنانہ مدرسہ جاری کیا جاوے جسمیں علم گورمکھی شاستری کی مذہبی تعلیم ہوگی اور جسکے انتظام کے واسطے ۲۱ - اپریل ۱۸۹۵ء بوقت ۵ بجے شام کے کمیٹی پھر قایم ہوئی - اور ایک زنانہ ماسٹر مقرر کرلیا گیا ہے - اب مدرسہ کی بنیاد بموجب رائے کمیٹی رکھی جاتی ہے - ایسی

آریہ سماج لودہانہ کے سکرٹری صاحب کو زیبا ہے - کہ گاہے گاہے کارروائی کو غور سے دیکھا کریں -

آپکا داس
رتن چند سکرٹری سبھا

شہر ڈیرہ غازی خاں

۱۱ - مارچ ۱۸۹۵ء کو لالہ ہمت رائے جی جائنٹ سکرٹری آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - پتر کا نام رامچندر رکھا گیا

۲۰ - مارچ ۱۸۹۵ء کو لالہ جیون لعل جی پردہان کی کنیا کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - کنیا کا نام لاجونتی رکھا گیا -

سوامی برہمانند جی ۱۶ - مارچ ۱۸۹۵ء کو یہاں پہونچے - اوپاسنا - من - سندھیا پر تین روز متواتر لیکچر دیئے - ویاکھیان عمدہ اور مدلل تھے - سندھیا میں آپنے پرانایام منتر کی تشریح کرتے ہوئے ایسی ریتی سے اسکے گُن ورنن کیئے - کہ سامعین آپکی ودیا کی داد دیتے تھے -

۲۳ - مارچ کو جمعۃ الوداع کی تعطیل تھی - پانچ آریہ سجن - لالہ جمعیت رائے لالہ خوشی رام - لالہ ہمت رائے - لالہ جیون لعل لالہ حاکم رائے - آریہ دھرم کے پرچار کے لیئے موضع ستم میں گئے پرانتا کے لیئے اور کیرتی کے بھجن گانے کے بعد پنچایت پرارتھنا ہوئی - لالہ حاکم رائے جی اُپ پردہان اور لالہ جیون لعل جی پردہان نے لیکچر دیئے سامعین کی تعداد ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان رہی - مختلف وشیوں مثلاً مرتک شرادہ اور مورتی پوجا وغیرہ پر اتر پرشن ہوتے رہے - گاؤں کے لوگ بڑے پریم سے ہمارے بھجن و ویاکھیان کو سنتے رہے - اس موضع میں تقریبًا ۲۰ روپیہ

سالانہ آمدنی بہت سے وصول ہوتا ہے - وہ بڑی بے احتیاطی سے ہٹے کٹے مشٹنڈے فقیروں کے بھینٹ ہو جاتا ہے پنچان شہر کو کہا گیا - کہ اس روپیہ سے کوئی ودوان پنڈت نوکر رکھیں - جو انہیں ہمیشہ ست اپدیش کرتا رہے - ہمیں آشا ہے - کہ چودھری تیسراج کے ادیوگ سے یہ روپیہ ایسے ست کارج میں لگایا جاویگا - جو خود شہر کے باشندوں کے لیئے بہت لابھ دایک ہوگا - چودھری تیسراج جی ممبر آریہ سماج وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے اعلٰے زمیندار ہیں - اور انہیں کے مکان پر دھرم اپدیش ہوا - انہی کی کوشش اور اتساہ وشنباد کے لائق ہے -

برہمچاری جی ۱۹ - کو یہاں سے جامپور گئے اور وہاں تین لیکچر دیئے - وہاں سے جھوک اتر شہر لیکچر کرتے ہوئے ۲۴ - کو یہاں آئے - بارش کے سبب سے ویاکھیان کا پربندھ نہ ہو سکا - ۲۴ تاریخ کو ممبران انترنگ سبھا و عہدہ داران سماج کا سنہ ۱۹۵۲ء کے لیئے حسب ذیل انتخاب ہوا - پردھان لالہ ہری رام صاحب - اُپ پردھان لالہ ٹھاکر داس جی - وکٹ گنیشداس جی سکرٹری - لالہ جیون لعل جی اسسٹنٹ سکرٹری لالہ جیارام جی - خزانچی لالہ چوہڑ مل جی - لیکھک و کرشن منشی لشنداس جی - پستکاد ھکش لالہ ہمت رائے جی - لالہ جمعیت رائے جی و لالہ میلا رام جی - لالہ کندن لعل جی پرتی ندھی لالہ گنڈ ہری جی و لالہ کنور بہان جی -

کارروائی جلسہ خاص بمقام ملتان پیر غائب

بتاریخ ۲۵ - مارچ سنہ ۹۵ء بروز شنبہ بوقت شام کوٹ جیٹھہ کی سڑک کے کنارے پر ایک میلا تھا جسمیں شہر کے قریباً سب ہندو و اکثر مسلمان جمع تھے - آریہ سماج کے عہدہ داران و اتساہی

ممبروں نے مناسب خیال کیا - کہ اس موقعہ پر ویدک دھرم کی اپوترتا کا پرچار کیا جاوے - اور عوام الناس میں اس میلہ کے موقعہ پر دھرم کی شکشا یعنی تعلیم کیجاوے - جس سے اُنکا اس لوک و پرلوک کا سدھار ہو میلہ کے کھلونے تھوڑے عرصہ کے لیئے لوٹ جاتے ہیں تماشبینوں کو یہاں سے کوئی ایسی چیز ملنی چاہیئے جس سے اُن کو دائمی فائدہ ہو چنانچہ اس قسم کے نوٹس جابجا میلہ کے موقعہ پر اور شہر میں چسپاں کرائے گئے - منادی بھی کرائی گئی - کہ برہمچاری برہمانند جی دھرم پر ویاکھیان دینگے - بھائی بالکشن جی سکھ جوہری کی دھرم سالہ میں جو عمدہ موقعہ پر تھی آریہ سماج کے پرچار کے لیئے اجازت حاصل کرکے لیکچر کا پربندھ کیا گیا - پہلے بھجن منڈلی نے عمدہ سُور سے بھجن گائے - پھر برہمچاری جی کا ویاکھیان ہوا - آپنے اس موقعہ کے موافق عمدہ اپدیش دیا - حاضرین کو بتایا - کہ برہمچریہ کی بیوستھا بتلا کر پہہ پرمانوں وگیتی ثابت کر دیا - کہ اس دیش کے دھرم کی ادھوگتی کا بڑا کارن برہمچریہ کا نشٹ ہونا ہے اور عمدگی کے ساتھ مثالیں درج کرکے اسکے پالن کرنے کی بڑی ضرورت جتلائی - دھرم کی ادھوگتی کے کارن بتلاتے ہوئے لوگوں کو دھرم کی ضرورت بیان کرکے آریہ سماج کے اپدیش اور اُسکی کوششوں کا ذکر کیا اور پبلک کو یقین دلایا - کہ آج آریہ سماج کی برکت سے ہمارے پورانک بھائی ویدادھین کی طرف متوجہ ہوئے ہیں - اور اپنی سبھا میں ہر کسی کو وید منتر سناتے ہیں - جنکی تعلیم پہلے کول برہمنوں اور آخر کار دوجوں تک محدود تھی اب آریہ سماج کے پرچار کے طفیل شودروں

آدمی کو بھی وید منتر سنائے جاتے ہیں - پتت ہوئے مسلمان اور عیسائیوں کو شدھ کیا جاتا ہے - علےٰ ہذالقیاس - گویا آریہ سماج کی کوشش لاتعداد نہیں ہوئی - اخیر میں آپنے پورانک لغویات کا اظہار کرتے ہوئے حاضرین کو سچے دھرم کی طرف رجوع دلائی - اور وید شاستروں کے پرمانوں سے بتلا دیا - کہ دھرم کے کیا لکشن ہیں دھرم کسطرح حاصل کرنا چاہیئے - اسکے سیکھنے کی کسقدر ضرورت ہے - تعداد حاضرین دو ہزار کے قریب تھی - بھجن ہوکر وہاں کا اپدیش سماپت ہوا - اور بھجن منڈلی کے سرگرم ممبران و دیگر آریہ بھائیوں کے شہر کے جنوبی کنارے سے شمالی بازار تک ہری کیرتن گاتے ہوئے - اور راستہ بھجن کرتے ہوئے لوگوں کو دھرم البتہ بھگتی کی سیار [illegible] کاریوں کی طرف متوجہ کیا - بازار میں دو موقعوں پر اپدیش ہوئے - اور راستہ بھر نگر کیرتن کرتے ہوئے رات کے آٹھ بجے کے قریب سماج مندر میں داخل ہوئے - آج دو نئے ممبر ہوئے - لالہ جیکشن لعل جی و لالہ ہری داس جی -

کارروائی جلسہ خاص ۲۷ - مارچ سنہ ۱۹۵۲ء

شام کے چھ بجے کے وقت کا نوٹس لوگوں کو برہمچاری برہمانند جی کے آنے کا دیا گیا - پہلے بھجن ہوئے - بعدہ برہمچاری جی نے اپنا عالمانہ لیکچر پبلک کے سامنے پیش کیا - یہ لیکچر آپکے مطالعہ و وچار کی حاضرین بڑی تعریف کرتے تھے - جس خوبی کے ساتھ و فاضلانہ طور پر انگریزی حکما و سائنسدانوں کے سدھانت کا ذکر کرکے آپنے آتما کی تعریف ہمارے شاستروں کے موافق ٹھیک بتلائی ۔ باقی آئندہ

جیون لعل سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان

آریہ سماجک خبریں

پنڈت گنیش رامچندر جی ستک گنی لوگ جودھپور کا اپدیشک سبھا ہیں۔ پنڈت جی فرماتے ہیں کہ انکا راست سے جودھپور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب تک انکا پرچار کا کام وہاں شروع ہوا تب تک ہی پنڈت جی علیحدہ آ گیا۔

میلہ بیساکھی گذشتہ پر بمقام پنڈوری آریہ سماج بیان پور کے پورشارتھی ممبروں نے بڑے اتساہ سے پرچار کیا۔ پرنتو ان پرانی تیرتھ یاترا نے تیرتھ آتما رام کو بھی پرچار کے لیئے بھیجا تھا۔ جو شانتی کام کرتے رہے۔ افسوس کہ دیناگر آریہ سماج نے کچھ مدد نہ دی۔

آریہ سماج کانپور کی کوششوں سے ایک شخص جے نرائن سوم کا لیتھ جو کہ معہ اپنی بیوی اور تین بچوں کے بوجہ افلاس عیسائی ہونے لگا تھا۔ بچ گیا۔ آریہ سماج کانپور کی کوشش کی تقلید اگر ہر ایک آریہ سماج کرے۔ تو کسقدر فائدہ ہو سکتا ہے۔

آریہ پتری پاٹھشالا پریاگ (الہ آباد) کا سالانہ جلسہ تقسیم انعام کا ۱۵ اپریل کو مدن لال صاحب بیرسٹر کی کوٹھی پر ہوا۔ مسٹر جسٹس ناکس جج ہائی کورٹ الہ آباد میر مجلس تھے رپورٹ سے واضح ہوا۔ کہ ۵۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ پریزیڈنٹ نے ۵۰ روپیہ اور مسز ہمیشی ہر دیوی جی نے ۲۰ روپیہ پاٹھشالا کی مدد میں دیئے اور پنڈت ... جی کی رانی نے ۲۰ روپیہ دیئے۔ ۲ لڑکیاں اس پاٹھشالا کی لکھنؤ کے سکول میں بھیجی جاوینگی۔

ہمیں بڑے شوک سے سنا ہے۔ کہ پنڈت رام پرشاد جی اپدیشک۔ مرزاپور نواسی کا دیہانت ہو گیا۔ پنڈت جی نے پنجاب اتر دیش اور بنگال بہار میں پرچار کا بہت کام کیا تھا۔

سوامی وشویشورانند اور برہمچاری نتیانند آجکل بمبئی میں پرچار کر رہے ہیں۔

لالہ بہاری لال پردھان آریہ سماج سہارنپور نے ۵۰۰ روپیہ کا ... چیل لوکاٹ کے کنیا پاٹھشالا اتنا وسکی لڑکیوں کے لیئے بھیجے۔ ستریوں سے اس قسم کا پریم ستری شکشا کے حامیوں کا حوصلہ دوبالا کر دیتا ہے۔

اس سال آریہ سماج جامپور کے عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ بیلی رام جی پردھان۔ پنڈت رامچندر جی اپ پردھان۔ لالہ ... منتری۔ لالہ ... رام جی کوشادھیکش۔ لالہ منگو لال جی پستکادھیکش۔ لالہ ویلو مل صاحب لالہ ... لال صاحب۔ لالہ تارا رام صاحب لالہ نانک چند صاحب۔ لالہ بھگوان داس صاحب۔ چودھری جمنا داس صاحب۔ ممبران انترنگ سبھا۔

عام خبریں و رائیں

اٹھرپارا (اضلاع بنگال) میں ایک سادھو آیا ہے۔ جو اپنے گلے میں رسی ڈال ایک درخت کی ڈال کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ تین روز تک بے آن جل رہا۔ ہزاروں آدمی روزانہ درشنوں کے لیئے جاتے ہیں۔ خلقت کیسی بھیڑیا دھسان ہے۔ کہاں سوانگ کھیل اور کہاں گیان اور مکتی!

کرشن گڑھ کے مہاراجہ صاحب ۵ لاکھ کے سرمایہ سے ایک کپڑے کی کل کھولنے والے ہیں۔

مہاراجہ صاحب والی بڑودہ نے ساٹھ لاکھ کی لاگت کا ایک غالیچہ بنوایا ہے۔ اسقدر جس میں بارہ کلیں سبزہ تنے کی کھل رہی تھیں۔

انصاف پسند خبر دیتا ہے۔ کہ ٹریبیون کے مقابلہ پر لاہور میں ایک انگریزی اخبار نکلنے والا ہے۔

ہمعصر فیروز امرتسر کا خیال ہے کہ منشی محبوب عالم نے پریس کانفرنس کے لیئے جو خطوط ایڈیٹروں کو بھیجے ہیں۔ انکی تہ میں شہرت کی خواہش کام کر رہی ہے۔ نیز آنکا یہ بھی خیال ہے۔ کہ دیسی پریس کو صرف انگریزی پریس کی تقلید پر ہی اکتفا کرنا چاہیئے ہماری رائے میں دیسی پریس نے جس قسم کے آدمیوں کی خدمت کر لی ہے۔ اسکے لیئے لازم ہے۔ کہ وہ تقلید کرتے رہیں ہی نہ کریں۔ اور خواہ منشی محبوب عالم اپنی شہرت کے لیئے ہی کام کریں۔ تاہم اگر کام ضروری اور نیک ہے۔ تو شریک ہونا کل ہمعصروں کا فرض ہے۔

علاقہ متھرا میں ایک براہمن گداگر نے تنگی کے باعث اپنا لڑکا راس داریوں کے نوکر رکھایا جنہوں نے اس سے کوکرم کرنے پر آمادہ ہوئے۔ لڑکے نے جب کوئی چارہ نہ دیکھا۔ تو بھاگ آیا۔ جالندھر میں اسوقت ۴ راس منڈلیاں بنی ہوئی ہیں۔ کیا بھائی تحقیقات کرینگے کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔

دی ہمپہ لنس ہفتہ وار جوامرت سے نکلتا ہے۔ اشیاء منشی کے دور کرنے میں بڑا

مفید کام کر رہا ہے۔

جاپان کے ایک جنرل کے جنگ میں مارے جانے کی خبر سنکر اسکی پیاری بیوی نے اپنے والد کی اجازت سے خودکشی کی۔ دیش اور کال کی کوئی قید نہیں ہے۔ سچے بلیدان اور سچی محبت کا ادہر ہر جگہ ستریوں میں ہی ہے۔ ستریاں پریم مجسم ہیں۔

راجا رام نڈ (مدراس) کے محل کے اندر جو مندر ہے۔ اسپر ایک ہزار جانور ہر سال قربان کیے جاتے تھے۔ رحمدل راجہ نے یہہ بیرحمی کرم بند کر دیا ہے۔ مقابلہ کیجیے گورنمنٹ کاجہاں کے راجیہ میں بکرے کٹوانے کی رسم از سر نو جاری کیگئی ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ڈاکٹر تربے لوکناتھ مستر ایک اور بھارت ورش کے رتن موت کے گراس ہوئے یہ پرلے درجہ کے لائق اور ملک دوست تھے جس ملک میں پہلے ہی سچے دیش بھگتوں کی کمی ہو وہاں ایک کا بچھوڑ ابھی تم ڈہا رہا ہے۔

ہمعصر ٹربیون کا خیال ہے۔ کہ بجائے فارسی حروف کے عدالتوں میں رومن کیریکٹر یعنی انگریزی حروف میں اردو عبارت لکھی جایا کریگی۔ ہمیں قطعی دیوناگری حروف کے پرچار پر زور دینا کل ہمعصروں کا فرض ہے کیونکہ جس صحت کے ساتھ کہ شاستری حروف مطالب جیوں کا تیوں ادا کرسکتے ہیں۔ اور کسی زبان کے حروف میں پایا نہیں جاتا۔

لنڈن کی نمائش کے لیے پانچ ناچنے والی کسبیاں تلاش ہو رہی ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ یہ کام حیدرآباد کے ایک جنٹلمین کے سپرد ہوا ہے کیا دنوں کے کام پر بھی جنٹلمین ہی چھا جائینگے۔

لوکل

ہمارے شہر کے معزز تعلیم یافتہ لالہ مادہو رام صاحب آہلووالیہ کے فرزند ارجمند لالہ بالک رام نے ۱۹ سالہ کی عمر میں ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ وہ ابلبتہ جالندہر کو ایسی جوہرات پر ہی بدیسی دیش کہلانے کا فخر ملا ہے۔

ڈاکٹر گنگا رام جی بہاولپور سے گھر جاتے ہوئے جالندہر ٹھہرے۔ کنیا پاٹھ شالا کا ملاحظہ کیا اور للعہ روپیہ لڑکیوں کو شیرینی تقسیم کرنے کے لیے دیے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کو ستری شکشا سے خاص پریم ہے۔

جالندہر سے لالہ دیوراج جی لالہ تیلو مل مستری پنڈت آتما رام اور لالہ بستی رام آریہ سماج روپڑ کے سالانہ جلسہ پر شامل ہونیکی غرض سے گئے تھے۔ آیتوار کی صبحکو نارمل سکول کے دو ودیارتھیوں نے جو تعلیم ختم کرکے چلے ہیں خاص جلسہ آریہ سماج مندر میں کیا۔ جسمیں آریہ سماج کا شکریہ انہوں نے ادا کیا۔

آیتوار کی شام کو ستیاہک جلسہ بدستور ہوا جسمیں لالہ مرلیدہر لوہری پریسیڈنٹ آریہ سماج گورداسپور معہ دیگر ممبران آریہ سماج مذکور شامل ہوئے۔ جو کہ کسی بیاہ میں شریک ہوکر جالندہر آئے ہوئے تھے۔ لالہ بسنت رام جی نے ایشور پرارتھنا بڑے پریم سے کرائی۔ لالہ منشی رام نے یجروید کی ایک منتر کی بیاکھیا کی جسکے بعد لالہ مرلیدہر لوہری نے ایک مختصر دیاکھیان دیا۔ جسمیں انہوں نے پرماتما کی شرن لینے کی ضرورت پر زور دیا۔ اسی وقت بہائی سندر سنگھ جی نے جو کہ ستریوں کے سدہار میں بڑی کوشش کیا کرتے ہیں۔ للعہ روپیہ کی کرنسی نوٹ کنیا مہاودیالہ جالندہر کی مدد میں دان کیے۔ شہر میں کسی قدر بخار کی شکایت سنی جاتی ہے۔

نکودر میں عیسائی صاحبان نے ایک جگہہ خرید کرلی ہے اور اپنا کام زور و شور سے اسجگہہ شروع کرنے والے ہیں۔ افسوس وہانکے آریہ سماجک پرشوں پر جو کہ ہلنے کا نام نہیں لیتے۔ وہانکے آریہ سماج نے ایک جگہہ بھی خرید لی تھی۔ لیکن معلوم ہوا کہ شافع پر آسے ہوگیا۔ معلوم نہیں کہ اب تک وہ روپیہ آپکے پاس ہے یا کہ دیانند کالج کی بہینٹ ہوگیا۔ ہم نکودر میں بڑے زور سے کام کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو آئے دن یہی سننے میں آئیگا کہ فلاں لڑکا غائب ہے۔ اور چند ماہ بعد معلوم ہوگا۔ کہ وہ آگرہ یا اجمیر میں لیجاکر عیسائی کیا گیا۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت آتما رام جی نے بیساکھی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل مقامات میں پرچار کیا۔ دینانگر۔ پنڈوری۔ بیان پور۔ پٹھانکوٹ۔ ملک وال وغیرہ۔

پنڈت گنپتی شرما اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے برموقعہ میلہ بیساکھی کٹاس پر پرچار کیا۔ اپدیشوں سے نہایت عمدہ اثر ہوا۔ اور مبلغ چھبیس روپیہ ۔ پرچار فنڈ کی امداد میں جمع ہوئے۔

ओं

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ایشوریہ نیم کا پالن " ہم سب آپس میں ستر بھاؤ سے برتیں " ایشوریہ نیم کا پالن

सत्यधर्मप्रचारक

اخبار

ستدھرم پرچارک

جلد ۷ — نمبر ۵

بروز جمعہ جالندھر شہر سے نکلتا ہے

[illegible]

بروز جمعہ جالندھر شہر سے نکلتا ہے

رپورٹ سالانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت سنہ ۱۹۰۹-۱۰ء

چھپکر تیار ہے جسمیں علاوہ ایکسال کی کل کارروائی کے کل ضروری رزولیوشن معہ قواعد او بیلکان انتخاب کارروائی جلسۂ انترنگ سبھا وغیرہ درج ہیں اور ساتھ ہی جسکو آریہ سماج جلکے اپنا ٹھیوں اور مہرشی دیانند کی آخری وصیت کا اردو ترجمہ درج ہے۔ قیمت فی جلد ۴ر۔ درخواست خریداری بنام آتما رام سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بمقام امرتسر آنی چاہئیے

نمبر ۵ | مطبوعہ ۲۹ بساکھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۰ مئی ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۲۱

ऋचं ब्राह्मं जनयन्तो देवा अग्रे तद ब्रुवन। यस्त्वैवं ब्राह्मणो विद्यात्तस्य देवा असन्वशे॥२१

ارتھ "رشی کارک برمھ کے اوپاسک اسکو سمپن کرتے ہوئے اگنی وایو ادی دیو پہلے اسکا برنن کرتے ہیں۔ برمھ کا اوپاسک اس پرکار جاننے دیے دیو (اگنی وایو ادی) اسکے بس میں ہوتے ہیں" اگنی اور وایو سورج اور چندر۔ پرتھوی اور لوک لوکانتر زبان حال سے پرماتما کی مہان کا برنن کر رہے ہیں پتے پتے سے پرماتما کی مہان لیش کا نغمہ نکل رہا ہے۔ ایک ایک سانسارک روپ اور بناوٹ اسکی اوپار دیا اور کرونا کا نشان دے رہا ہے۔ اس جگت میں پرماتما کے بیرونی اظہار کو دیکھتے ہوئے جو برمھ اوپاسک جو اسکے جیوتی روپ کی طرف جھکتا ہے۔ پرکرتی کے نانا روپ اُس کے بس میں ہو جاتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ پرتھوی اور سورج چندر ادتا راگن اسکو بسمت کرکے اپنا غلام بنا سکیں۔ ایسا برمھ اوپاسک سانسارک وشئیوں ارتھات روپ۔ رس۔ گندھ۔ سپرش آدی وشئیوں کو اپنا غلام بنالیتا ہے اور پھر سورج آدی کاریوں کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ وے اسی زبان حال سے برمھ کا پتہ دیں۔ اس پتہ پر چلتا ہوا

یوگی برمھ کے جیوتی سوروپ کی طرف بڑھتا ہے۔ برمھ لوک میں پہونچکر پرمانند کا رس پان کرتا ہے۔

بھجن

وزن

ججے پیا پرم آنند داتا

ذرا گو رھ شاستر کے آشئے کو سمجھو
کہ اردھنگی کنئوں کہتے ہیں استری کو
گرہ کاریہ اوتم جبھی چل سکیں گے
کریں ایک ہو کے پتی پتنی دونو
منش استری بن ادھورا ہی سمجھو
منش بن اسے بھی ادھورا سمجھ لو
ایک انگ سندر ہو ابھی تو سنبھل
یدی دوسرا انگ اس جیسا نہ ہو
ایک آنکھ سے دیکھ پڑتا تو ہے
دوسری آنکھ بن کانا کہتے ہیں اُسکو
سُشوبھت کبھی بھی نہیں ہو سکے گا
شریر آدی کو چاہو جتنا سنگار دو
یدی سُکھ کی آشا ہیں گرہستی
یدی چاہتا دل ہے آنند ہی کو
ودیا دان دو کنیاؤں کو تم سب
تن من سے اور دھن سے پوترا تیتی ہو

ستیہ دھرم پرچارک

صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آوے تو اُسے بھولا نہیں کہتے

آریہ سماج میں نفاق نے جیسی زبردست حرکت پیدا کردی تھی۔ اُسے ہمارے ناظرین ابتک بھولے نہیں ہونگے۔ اس خانہ جنگی کے آثار اب تک شکستہ در و دیوار کی شکلوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اسقدر سخت جلجلے کے باوجود ایسے بھیانک مہابھارتہ کے آریہ سماج کے وجود کا نہ صرف قایم رہنا بلکہ ٹکڑے بنے ہوئے دونو دلوں میں پیشتر کی نسبت زیادہ مستعدی اور کام کرنے کی خواہش کا پیدا ہونا ظاہر کر رہی ہے۔ کہ آریہ سماجی تحریک مردہ ہونیوالی نہیں ہے۔ لیکن اِس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ کہ بیرونی دنیا کے سوبرو پیشتر کی نسبت آریہ سماج کی عزت اور آریہ سماج کا اعتبار بہت کم ہو گیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپسمیں وہ پریم بھاؤ ہی نہیں رہا۔ جس سے پرپرے ہو کر ہنستے ہنستے گلے ملجایا کرتے تھے۔ دھرم بھاؤ میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ اور آتمک اُنتی کی رفتار میں کوسوں پیچھے رہنا نصیب ہوا۔

اس خانہ جنگی کو ہوتے ہوئے اڑہائی سالونکا عرصہ گزر چکا۔ لیکن افسوس کہ اب تک آریہ سماج کی ممبری کا دم بھرنے والوں کو پورا ہوش نہیں آیا

سماجوں میں چھیڑ چھاڑ کرنیکا کام اب تک جاری
ہے۔ اپنی شکتیاں ایکدوسرے کے دبانے میں
اب تک ضایع ہو رہی ہیں۔ ہاں اسقدر فایدہ
ضرور ہوا ہے۔ کہ دونو دلوں نے اپنے عمل سے
دکھانا شروع کر دیا ہے۔ کہ پرچار کے بغیر ویدک دھرم
اور اسکے ساتھ بھارت ورش کی اُنتی نہیں ہو سکتی۔
کالج دھڑے کی ڈینگ ہانکنے والے بھی اب اسبات
کے قایل معلوم ہوتے ہیں کہ دھرم کے پرچارکوں میں
ایزادی ہوئے بنا ویدک دھرم کا جھنڈا بلند نہیں
ہو سکتا۔ اس کشمکش میں بھارت ورش کی وید
الوہائی پرجا نے اپنی ہمدردی کے اظہار سے
یہ بھی جتلا دیا ہے۔ کہ پراچین ویدک سنسکرت
کی اُنتی اور آشرم ویوستھا کی درستی بنا بھارت ورش کا
جہالت کی نیند سے جاگنا ناممکن ہے۔ آریہ سماج
کے کسی کسی ہتیشی نے یہ بھی سوچنا شروع کر دیا
ہے۔ کہ آیا پنجاب کے آریہ سماجک دونو دل
پھر بھی ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو سکتے
ہیں۔ یا نہیں۔ یہ سب حالات جیسے جتلا رہے
ہیں کہ اگر اسوقت کوشش کیجاوے۔ تو ازسرِ نو
اتفاق ہو جانا کچھ مشکل نہیں ہے۔
ماس کا مسئلہ اسوقت قریباً بحث سے خارج
ہو رہا ہے۔ ماس کے بڑے سے بڑے حامی بھی اسوقت
ماس کے پرچار سے کنارہ کشی کر رہے ہیں۔ اور
گو ہر اب تک پارٹی سپرٹ کے باعث ایک
فریق دوسرے کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا
ہے۔ تاہم اگر انکے ہردیونکے اصلی بھاو کو پرتال
کیا جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ انکے دل اتفاق
کے لئے اس طرح ترس رہے ہیں۔ جیسے
جل بن چاترک پیاسا۔ کیا ایسے وقت میں
اگر ہم اپنے بھائیوں سے بڑی نمرتا اور بڑے
پریم سے پرارتھنا کریں۔ کہ وے اپنی حالت پر

ازسرِ نو وچار کریں۔ اور باہمی اتفاق کے
وسایل سوچیں تو کچھ نامناسب ہوگا؟
ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ یہ ٹھیک سمے اتفاق کا
ہے (۱) ماس کا مسئلہ اسکا پرچار چھوڑنے پر
بہت ہی آسانی سے طے ہو سکتا ہے (۲) دیانند
کالج کا جھگڑا پراچین سنسکرت کی پڑھائی
اور بورڈنگ ہوس میں برہمچریہ آشرم
کے انتظام پر وچار اور دونو فریق کی تسلیاں
رائے لینے سے دور ہو سکتا ہے۔ (۳) تحریری
اور تقریری پرچار کا معقول انتظام کرنے
سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں سب
بھائی شانتی سے کام کر سکتے ہیں۔ اور
آیندہ سروسمتی سے سبھا موصوف کو رجسٹر
کرانے سے ہر سرکار کی بدگمانی دور ہو سکتی ہے
(۴) گزشتہ باہمی حملوں اور بدگمانیوں کو
دل سے بھلا کر ایک دوسرے سے پریم ہو سکتا
ہے (۵) جب باہمی پریم کی بنیاد پڑ گئی
تو ایک دوسرے کا ہاتھ استری شکشا کے
لئے بٹانا اُس پریم کا بدیہی نتیجہ ہوگا۔ اور پھر
رہا سہا پردہ کوششیں عہدوں کے حاصل
کرنیکی دور ہو جائینگی۔
پیارے آریہ بھائیو! کیا آپکو یہ خیالی پلاؤ
معلوم ہوتے ہیں۔؟ آپ یقین جانئے کہ
پورشارتھ کے آگے کوئی مشکل بات بھی ٹھہر
نہیں سکتی۔ کیا دنیا میں بیشتر بچھڑے دل موم
نہیں ہوتے رہے۔؟ کیا بیشتر انسان اپنی
غلطیاں درست نہیں کرتے رہے۔؟ اگر یہ سب
کچھ ہوتا رہا ہے۔ تو کیا اسوقت پڑھے لکھے
تعلیم یافتہ وچار شیل پرشوں میں وچار سے کام
لینے کی امید رکھنا وہم ہے؟ اگرچہ اسوقت
بھی اہنکار ہم سب کو دبانے کی کوشش کریگا

لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ہمارے کرم
یہیں تک ختم نہ ہو جائینگے۔ بلکہ انکا نتیجہ
آیندہ نسلوں تک بھی اپنا اثر چھوڑ جائیگا۔
اسلئے آریہ پرشو! یدی تم میں پراچین
آریہ ورت کے لئے کچھ بھی پریم ہے۔
یدی تمہارے دلوں میں انیسویں
صدی کے سچے رشی کے لئے کچھ بھی
عزت باقی ہے۔ تو اس نفاق
کو اپنے درمیان سے دور بھگاؤ۔ پریم
اور اُسکی پوترتا کو پھر اپنے درمیان
لاؤ۔ کیونکہ دو بڑی جماعتوں میں
اتفاق کرانا ہزار خونخوار جنگ
فتح کرنے کی نسبت زیادہ عزت دلانے
والا ہے۔
انسان جسمانی جنگ میں فتح پاکر
چھوٹ نہیں سکتے۔ یہاں روحانی
جنگ ہے۔ اگر تم اپنی اندریوں
کو مغلوب کر کے ایرشا اور دویش
روپی دشمنوں کو دور بھگا کر من
چنچل کو فتح کر لوگے۔ تو تمہارے
سمان یش اور کیرتی کس کو
ملتی ہے۔ دنیا ایک نیا نظارا
دیکھیگی۔ اور دیکھ کر ویدک
دھرم کی بزرگی کو اپنا کر لیگی
ہم منتظر رہینگے۔ کہ ہمارے بھائی
ہماری پرارتھنا کو سویکار کرتے ہیں
کہاں تک اُتساہ دکھاتے ہیں۔

التماس ضروری

ہمارے خوش معاملہ خریدار صاحبان کو زرچندہ
بھیجنے میں تساہل نہ فرمانا چاہئیے۔ ستمبر تک کی ضرورت ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

آپت پرشوں کے جیون چرتر بھی دھرم کا ایک لکشن سمجھے جاتے ہیں منوجی مہاراج نے گو اس لکشن کو چوتھی درجہ بخشا ہے۔ تاہم بلحاظ زمانہ ہر ایک محقق انسان کے لیئے اسکا سامنا اپنی جستجو کے شروع میں ہی کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ اپنے آتما کی سکشی لیکر جب انسان سچائی کی تلاش کرنے کی طرف رجوع ہوتا ہے تو پہلے پہل اسکے لیئے نیک اور سچے انسانوں کے آچرن ہی رہبر بنتے ہیں۔ اور وہاں سے شکشا حاصل کرتا ہوا انسان منزل بمنزل رشیوں کے فرمان اور انکے بعد ایشوریہ وید کے گورہ مطلب کو سمجھنے کے قابل بنتا ہے۔ پس آپت پرشوں یعنے بزرگان زمانہ کو یا یوں کہو کہ وے لوگ جو بزرگی کا دعوی زبان حال سے کرتے ہیں۔ ان سب کو اپنے آچرنوں کی درستی کا ہروقت خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر وے ایسا نہیں کرتے تو لسندیہہ انکے طریق عمل سے جو بد اثر سرسادہاران پر پڑتا ہے۔ اسکے پاپ کے بھاگی ہی بنینگے۔

چیت گذشتہ کے آریہ سماچار میرٹھ میں ایک نہایت مدلل اور معنی خیز تحریر لالہ گھاسی رام جی ایم اے کی نکلی ہے جسمیں اس سوال پر بحث کرتے ہوئے کہ آریہ سماج کی ترقی کیوں رکی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ لالہ صاحب نے یہہ جواب دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی میں بڑی بھاری رکاوٹ یہہ ہے۔ کہ اسکے ممبر اور اپدیشک اپنے اصولوں کے مطابق اپنے آچرن نہیں بناتے۔ ہمارے بھائی کا یہہ لکھنا بالکل درست ہی۔ کہ ہمکو اپنے مخالفین کی ہر تحریر کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ پتہ لگانا چاہیئے۔ کہ آیا وہ دوشن جو ہمپر لگائے جاتے ہیں۔ راستی پر مبنی ہیں۔ یا نہیں۔ یہہ آریہ سماج کے ممبروں میں ابھی تک اپنی اولاد کو باقاعدہ دھرم کی تعلیم دینے کی عادت نہیں پڑی۔ عیسائی اور مسلمان والدین اپنے بچوں کو بچپن سے ہی انجیل یا قران کی تعلیم دیتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ فیصدی کتنے آریہ ہیں۔ جو اپنے بچوں کو ویدوں کا سدہانت تبلانے کی کوشش کرتے ہیں؟ سولہ سنسکار جوکہ ویدک دھرم کی جان ہیں جوکہ رشیوں کے آزمائے ہوئے جیون کے سدھار کے سادھن ہیں۔ کتنے آریہ سماجستھ پرش ہیں جو ٹھیک طور پر کرتے ہیں؟ اعتراض تو آئے دن بھرمار ہوتی ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کتنے آریہ سماجستھ پرش ہیں۔ جوکہ اپنے مانے ہوئے سدہانتوں کی وشواس کے ساتھہ پیروی کرتے ہیں؟ پتھر پرستی اور مردم پرستی کے کھنڈن میں دلیلوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے لیکن کتنے آریہ سماجستھ ہیں۔ جوکہ خدا پرستی میں صبح وشام مشغول پائے جاتے ہیں؟ آریہ سماج کی سبھا! اپنے دلمیں خوب وچار لو۔ کہ اگر تمہارا مطلب صرف کفایت شعاری اور آپا پنتھی بننے کا ہی تھا۔ تو رودوں کا فرقہ موجود تھا۔ آریہ سماج سی سوسائٹی کو جسکی بنیاد کہ پوترتا اور آتم یگیہ پر رکھی گئی ہے۔ اپنی کمزوریوں سے بدنام کرنے سے کیا حاصل ہوا۔ آؤ سچے دل سے پرماتما سے پرارتہنا کریں کہ جگت پتا ہمیں آتمک بل پردان کریں۔ تاکہ سانسارک کشٹ اور کلیش برداشت کرتے ہوئے بھی دھرم کے ماتہ میں درڑہ رہیں۔

وشواس اور پریم کا بڑا گہرا سمبندھ ہے جہاں ایک ہے وہاں دوسرا ضرور موجود ہوگا بھارت ورش کی ستریاں ضعیف الاعتقاد کیوں ہیں؟ ہم بھول گئے۔ دنیا بھر میں ستریاں کیوں مردوں کی نسبت زیادہ تر ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں۔؟ اسلیئے کہ انمیں وشواس کا مادا موجود ہے۔ اگر ستریوں کو مناسب تعلیم دیجاوے تو انکی ضعیف الاعتقادی فوراً سچے وشواس سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ستریاں بہ نسبت مردوں کے زیادہ تر خداپرست اور دہارمک ہوتی ہیں۔ بڑی سی بڑی جہالت کی حالت میں بھی ستریوں کا جھکاؤ قدرتی طور پر دھرم کی طرف ہوتا ہے۔ پس ستریوں میں آتمک بل جذب کرنیکی شکتی زیادہ ہے لیکن باوجود اس پربل سادھن کوئی کیا وجہ ہے۔ کہ ستریاں ہمیشہ مردوں سے ستائی جاتی رہیں؟ اسلیئے کہ وے پریم مجسم ہیں پس جب تک کہ ستریاں آتم بل حاصل کر کے مضبوط نہیں ہو لیتیں۔ تب تک انکا پریم انپر مردوں سے ظلم کراتا جائیگا۔ لیکن اگر ستریوں کو آتم ودیا سے بھوشت کر دیا جائے۔ تو یقین ہے کہ اپنے پریم کے بل سے وے اپنے ساتھہ ہی مردوں کو بھی مادا پرستی کی گہری غار سے اوٹھا کر اپنے ساتھہ پرم دھام کو لیجائیں۔ دیوی! تمہاری شکتیوں پر وشواس رکھنے والے اسوقت بھی چپ چاپ تمہارا آتمک بل بڑہانیکے یتن سوچ رہے ہیں۔

ریاست ٹینیسی (ملک امریکا) کی عورتوں نے مردوں کے مساوی حقوق حاصل کرنیکی وجوہات جو دی ہیں۔ وہ اپنے ناظرین کے غور کے لیئے ہم ایک انگریزی رسالے سے ذیلمیں ترجمہ کرتے

ہیں۔ (۱) چونکہ ہماری عمر ۲۱ سالوں سے زیادہ ہے۔ اسلیئے ہم نابالغ قرار دیئے جانے پر اعتراض کرتی ہیں۔ (۲) چونکہ امریکہ میں پیدا ہوئیں اور اُسکے قوانین کی پابند ہیں اسلیئے دائمی طور پر اجنبی قرار دیئے جانے پر عذر ہے (۳) چونکہ ریاست کے خزانے پر ہمارا کچھہ بوجھہ نہیں۔ اسلیئے مفلس مردوں کی پولیٹیکل بزرگی پر اعتراض ہے (۴) چونکہ ہم قانون کی فرمانبردار ہیں۔ اسلیئے اُس قانون پر عذر ہے۔ جو کہ ہمیں ناقابل عفو مجرموں میں شمار کرتا ہے۔ اور عفو شدہ مجرموں اور اشتہاریوں کو ہمارے پولیٹیکل بزرگ قرار دیتا ہے۔ (۵) چونکہ ہم صحیح العقل ہیں اسلیئے پاگل قرار دیئے جانے میں ہمیں عذر ہے۔ (۶) چونکہ معمولی دماغی طاقت رکھتی ہیں اسلیئے ہمیں اپنے ناقص العقل قرار دیئے جانے پر عذر ہے۔ (۷) ہم ٹیکس دینے والی اپنا ٹیکس بھیجنے کا حق مانگتی ہیں۔ (۸) ہم بیاہتا عورتیں اپنے پارچات کی ملکیت کا حق مانگتی ہیں۔ (۹) ہم بیاہتا اپنی روٹی کمانے والے اپنی کمائی پر اختیار مانگتی ہیں (۱۰) ہم اپنی اولاد پر مساوی حق مانگتی ہیں (۱۱) ہم تعلیم یافتہ عورتیں چاہتی ہیں کہ ہمیں جاہل رائے دینے والوں کو علیحدہ کرنے کی اجازت دیجاوے۔ یہہ تو امریکہ کی تعلیم یافتہ لیڈیوں نے درخواست کی ہے ہم سوچتے ہیں۔ کہ اگر ہماری کچھہ دیسی بہنیں استدعا کرنے کی لیاقت حاصل کرلیں تو وے اپنی بہنوں کے لیئے کیا مانگیں گی جہانتک ہم غور کرسکتے ہیں ہماری بہنیں جیسے کہ رلیتہ میں ہرم کے خیالات بھرے ہوئے ہیں۔ آنکھ موندکی باچنا کرینگی۔ اسلیئے دوسری قوموں کی تقلید چھوڑکر ہمیں اپنی بہنوں کو آنکھ دینے یا دینے کی تدابیر سوچنا اور اسی کیلیئے کام کرنا چاہیئے جب تک کہ وے خود اپنا نفع اور نقصان سوچنے کے لائق ہوکر اپنے لیئے خود درخواست نہ کریں۔

ریویو

ناول خوشحالی۔ باب دوم مصنفہ لالہ گوجرمل فرانسیس جالندھری قیمت فی جلد ۱/۰ مطبع بھارت سیوک جالندھر شہر سے شایع ہوا ہے۔ اس ناول کے پہلے باب پر ریویو ہم نے اُسوقت لکھا تھا جبکہ وہ طیار ہوکر شایع ہوا تھا۔ اِس دوسرے باب کو بھی ہم نے بغور پڑھا۔ اِس باب میں بعض بعض نظارے ایسے دکھائے گئے ہیں۔ جنکا اثر ہر دو ساداران کے اخلاق پر بہت اچھا پڑسکتا ہے۔ پہلے باب کی نسبت تناسب مضمون میں کسی قدر ترقی بھی ہے۔ لیکن اگر ہر ایک واقعہ ایسے طور کا بیان کیا جاتا جس سے کہ جالندھری زندگی میں کچھہ پتہ ملسکتا۔ اور جو کہ اِس شہر کے لحاظ سے اچھوتا ہوتا۔ تو شاید ہمارے دوست مسٹر فرانسیس کی تحریر کا زیادہ تر عمدہ اثر ہوتا۔ اب تیسرے باب کی تیاری کا وعدہ مصنف فرمارہے ہیں۔ اور اُسے مکمل کرکے شایع کرنیکی خواہش ظاہر کررہے ہیں۔ ہم امید رکھینگے کہ نوجوان مصنف اس آخری باب میں پچھلی سب شکائیتوں کو رفع کرنیکی کوشش کرینگے۔

رپورٹ دیانند اشرم اینگلو ویدک بورڈنگ سکول اجمیر بابت سال ۹۶-۱۸۹۵ء۔ اِس سکول کا چونکہ ہم بذات خود ملاحظہ کرچکے ہیں۔ اور دو بار تینوں کو مدنظر رہیں ریفارمر اخبار میں کرتے ہوئے ہم چھاپ بھی چکے ہیں۔ اسلیئے ہماری لیئے اسکا ریویو کرنا ایک بہت کم کام ہے۔ یہ سکول جو کہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اخلاقی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور جس طرح کہ خاص خاص قواعد پر علمی تعلیم پیچھے لوٹنے اور نیک کام کرنے کی دیجاتی ہے۔ اُسے دیکھہ کر ہمیں کمال خوشی حاصل ہوئی تھی۔ سال زیر ریویو میں ۷۰ لڑکے درج رجسٹر تھے۔ حاضری اوسط ۵۲ روزانہ تھی۔ جو تعریف کے قابل ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر والئی ناہور کی اِس سکول کو خاص مدد پہنچی ہے۔ اور مہاراجہ صاحب سے پانچ ہزار کے بڑی رقم کا عطیہ ہے جسکا سود ماہوار آتا ہے۔ کرنیل لیفٹنٹ صاحب ایجنٹ بمبئی بڑودہ ریلوے نے قائم عطیہ پچاس روپیہ کا منظور کیا تھا جس سے اسامیاں ریہ تینوں جلوں میں مستقل ہوچکا ہے۔ یہہ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ صاحبان انگریز اِس سکول کی خاص مدد دیا کرتے ہیں۔ امتحانوں کے نتیجے سال زیر ریویو میں قابل اطمینان دکھائے گئے ہیں۔ سررشتہ تعلیم کے افسران اور خصوصاً ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ سکول اجمیر کی نگرانی اور امتحان میں قابل قدر مدد دیتے رہتے ہیں۔ شروع شروع میں طلباء سے فیس بالکل نہیں لیجاتی تھی۔ لیکن اب ماہوار فیس وصول ہوتی ہے مگر باہمہ ہمہ فیس اسقدر خفیف ہے کہ غریب سے غریب آدمی بھی اپنی اولاد کو تعلیم دلیکتا ہے۔ ہماسٹر اِس سکول کے اسوقت بابو گنپت لال جی اتے ہیں جو بڑے محنتی اور نیک مرد ہیں۔ اور بچوں کی تعلیم میں سکول کے وقت کے علاوہ بھی کوشاں رہتے ہیں اور لالہ وزیر چند جی جیسے لوپتا بھی اُنہیں کی۔ اِس سے ہمارے ناظرین واقف ہی ہیں۔ وہ اِس سکول کے دوم اُستاد ہیں۔ رائے صاحب سوامی اور دیگر رسالہ راجپوتانہ بھی اِس سکول کو وقتاً فوقتاً مدد دیتے رہتے ہیں۔

جیون چرتر

رشی کے آگمن کا پرستھان

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۱۲ سمت ۵۲

انیسویں صدی کے آرمبھ میں انگریزوں نے بھارت ورش میں مضبوط قدم جمائے تھے۔ لارڈ ایمہرسٹ کے عہد حکومت میں ملک پر ممالک انگریزوں کا ہاتھ بڑھ چکا تھا۔ آریہ ورت کی محکوم پرجا اپنے نئے حکمرانوں کو اسی بیسے وائی سے قبول کر چکی تھی۔ جو کہ آٹھ صدیوں کی لگاتار غلامی کے باعث انکی عادت بن چکی تھی گورنمنٹ برطانیہ بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے خوف سے آزاد ہو کر اس عالیشان سلطنت میں ترتیب اور انتظام کا مادا اچھو بکھنے کیلئے تیار ہو رہی تھی جو کہ ایشور کے حکم کے مطابق انہوں نے دفعتاً اپنے قبضے میں دیکھی۔ جنگ اور جدل کے زخموں پر مرہم دھرنے کا سمے آرہا تھا۔ انگلینڈ کے مختصر جزیرے سے لارڈ ولیم بنٹنک ہندوستان کے عہدہ گورنر جنرل کا چارج لینے کے لئے چل دیئے تھے۔ اور جہاز میں ان اصلاحوں پر وچار کرتے تھے۔ جنکا کہ اظہار آخر کار انکی سات سالہ حکومت کے اندر ہی اندر ہوا۔ مسیحی مشنری کافر پتھر پرستوں اور جاہل نیم وحشیوں کو انسانی ہمدردی اور مغربی تہذیب کا سبق سکھلانے کا دعویٰ کرتے ہوئے ہزارہا میل کا سفر اختیار کر رہے تھے۔ بھارت ورش میں جسمانی جنگ وجدل کے ساتھ ساتھ روحانی جنگ وجدل کا بھی آغاز ہو چکا تھا۔ بنگال میں رام موہن رائے کا وشال ہردا اپنے بھائیوں کو بت پرستی اور توہمات کے جنگل میں الجھا ہوا دیکھ کر دیاکل ہو چکا تھا۔ چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار دیکھ کر اسنے اپنشدوں میں کچھ چمتکار سا دیکھا تھا۔ لیکن افسوس کہ سالنارک بدھ میں من وکشیت ہونے کے کارن اسے آگے بڑھنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ ویدوں کے مہان پرکاش اور اسکی وچار دھاری تیکشن کرنوں کے برداشت کرنیکی تاب نہ لا سکنے سے اسکی آنکھیں چوندھیا گئیں۔ برہمہ سبھا تو قایم ہو گئی لیکن افسوس کہ بت پرستی کی آہنی زنجیریں کاٹنے والے بہادروں میں مردم پرستی کی ریشمی ڈور کو کاٹنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لوگ بتوں کی غلامی سے آزاد ہو کر مسیح کی غلامی میں پھنسنے لگے۔ ایک طرف بھرتپور کے مضبوط قلعہ پر انگریزی فوج کی چڑھائی اور دوسری طرف پر چیس آریوں کے رہے سہے برہمہ ودیا کے گڑھ پر مسیح فوج کی یورش ہونے کی طیاری ہو رہی تھی کہ ۱۸۲۵ء میں کاٹھیاواڑ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک اودیچیہ برہمن کے گھر ایک پتر نے جنم لیا۔

اسکے بعد کچھ عرصہ تک جہاں ایک طرف سانسارک راج پربندھ میں شانتی ہونے لگی وہاں دوسری طرف آتمک راج پربندھ میں بھی تسکین اور اطمینان کے آثار نظر آنے لگے عیسائی مشنریوں کی کوششیں پھل لانے لگیں۔ ہزارہا دیاکل روحیں بت پرستی اور توہمات سے گھبرا کر مسیحی مردم پرستی کی شرن لینے لگیں۔ دھرم کا برائے نام بھیانک چہرہ دکھائی دینے لگا۔ انگریزی تعلیم کی بدولت لوگوں کی آنکھیں کچھ کھلنے لگیں۔ جہاں ایک طرف بھارت ورشیوں کے دلوں میں پولیٹکل امنگیں اور چھیلنے لگیں۔ وہاں دوسری طرف طرح طرح کے آتمک بھاو بھی اتپن ہونے لگے اسوقت بھارت ورش کا پرجا نے جہاں ایک طرف دیکھا کہ اپنی مہارانی وکٹوریہ کے پاس انہیں سیدھے اپنی عرضداشت لیجانے کی آگیا نہیں بلکہ ایک سوداگروں کی کمپنی انہیں راج ہو رہی ہے۔ وہاں دوسری طرف اپنے آتمک پتا جگدیشور کے پاس اپنی پرارتھنا لیجانے میں بھی انہیں مسیح آدمی پرمیشر سد راہ دکھائی دیئے۔ لیکن چونکہ سانسارک اور آتمک دونوں دنیاؤں میں انکے اندرونی اور بیرونی دو نو نیتر کھل چکے تھے۔ اسلیئے آنکھیں پھر بند نہیں ہو سکتی تھیں۔

سانسارک ہل چل کا نتیجہ ۱۸۵۷ء کا غدر تھا۔ اس تاریک زمانہ میں جو کچھ کشت وخون ہوئے۔ جس جس طرح کے اتیاچار دونو طرف سے عمل میں آئے۔ انکا ذکر کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمیں اسجگہ صرف اسکے نتیجہ سے مطلب ہے۔ آخر کار مہارانی کا کومل ہردا ہل گیا۔ انکے پاس ہر ایک اتیاچار کی رپورٹ پہونچ چکی تھی۔ لیکن باغیوں کو انکے جرموں کی سزا دیکر ہماری مہارانی نے اپنی دیا کا ہاتھ پھیلایا۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ پرجا پتر کے سمان ہے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ اپنے فرض کا بوجھ غیروں کے سپرد کرنے کا یہی نتیجہ ہونا تھا۔ اپنے کرموں کا نتیجہ بھارت نواسی بھگت چکے۔ اب پتر دنکا ادھکار ہے۔ کہ ماتا سے سیدھے بات چیت کریں۔ اس خوشخبری کا اعلان مہارانی نے دیدیا جسکو بھارت ورش میں پھیلانے والا لارڈ کیننگ تھا۔

تیسرا باب آتمک دنیا کا جگ۔ اسقدر جاری

سماپت ہونیوالا نہ تھا۔ وہاں بھی انتظام نبیوں کے
سپرد ہو رہا تھا۔ ست شاستروں کے پیشوا اور
انکے پرچارک۔ جنکا کام ہی یہ ہے۔ کہ انیت
کو جہاں تک ہو سکے مٹا دیں۔ بھارت ورش کے
پرجا کے ہردیوں کو ہلانے لگے۔ لیکن ان ہردیوں
کے گیان نیتر کھل چکے تھے۔ اب مذہبوں تو
تو کیا مسیحی مشنریوں نے تعجب سے دیکھا کہ جو سکول
اور کالج انہوں نے اپنے مت کی برہی کے لیے
قائم کئے تھے۔ انہیں کی تعلیم الٹا بھارت نوجوانوں کو
انسے متنفر کرانے کا ذریعہ بن چلی۔ بھارت تیر
دیاکلتا کی حالت میں سمجھ بیٹھے کہ ہمارا کوئی انک
تیار ہی نہیں ہے۔ مزم بیتی سے بیشرت ہو کر انہوں نے
اپنے مالک کو ہی بھلا دیا لیکن آہ یہ ان کا قصور بھی
کیا تھا۔ جب ایسی سنسار میں موجود ہماری دکھورتر
کو میچی کے اہلکاروں کی ستائی ہوئی بھارت پرجا بھول گئی
تو پھر سوکشم سے بھی سوکشم جگت جننی کو اگر یاد رکھیں اور
پوجاریوں کے اتیاچاروں سے تنگ آ کر انسے بالکل
جواب دیدیا۔ تو اسپر کون دجاشیل پرش تعجب کر سکتا
ہے۔ دہریہ پن کا راج ہو گیا جس طرح ۱۸۵۷ء
کے ہولناک زمانہ میں بھارت پرجا نے دکھورتہ
اور انکے قانون کو جواب دیدیا تھا۔ اسی طرح بڑا
بھیانک غدر آتمک دنیا میں بھی پھیل گیا۔ اتہد
اور انکے گیان وید کو سب نے بھلا دیا۔ اس تیرہ و تار
زمانے میں جسقدر آتما دک گھات ہوا۔ اسکا
ورنن کرنے کے لیے اس کمزور قلم میں طاقت نہیں
ہے۔ بھارت ورش کا کونسا نوجوان تعلیم یافتہ ہے
جو کہ اپنے نعارت کے زمانے کو یاد کر کے باوجود اس
وقت شناسی لابھ کرنے کے کانپ نہیں اٹھتا اور
اپنی گزشتہ زندگی پر خون کے آنسو نہیں بہاتا۔ یہ
وہ خطرناک زمانہ تھا جبکہ انگریزی ادھوری تعلیم
کی بدولت ہم سب کو شک ہو گیا تھا۔ کہ کیا سنسکرت
شبدوں میں کوئی ایک عقل کی بات بھی لکھی ہوئی ہے
یا نہیں۔ یہ وہ بھیانک سمے تھا جبکہ مسیحی پادریوں
نے آریہ ورت کے نوجوانوں کو یہ سبق پڑھایا تھا کہ انکی
ویدوں کی تعلیم حضرت نوح کی اولاد نے ہندوستان
میں پھیلائی ہے۔ چنانچہ ریورینڈ ٹسی۔ بی لیو
پولٹ صاحب جو کہ مدت تک کالج کا منشی
(بنارس) میں مسیحی کے سیکرٹری رہے۔ اپنی کتاب
موسومہ "ایک ہندوستانی مشنری کی یادداشت"
میں تحریر فرماتے ہیں "ویدوں کی صداقت میرے
خیال میں حسب ذیل ہے۔ تین ہزار سال کا عرصہ گزرا
جبکہ نوح کی اولاد ہندوستان میں آئی تب وہ
خدا کا گیان اپنے ساتھ لائی۔ ---------- وہ
گیان انھوں نے بذریعہ روایتوں کے اپنے بزرگوں سے
حاصل کیا تھا۔ اور اسے مرشد زبانی اپنے مریدوں کو سکھایا
کرتے تھے۔ وہ (گیان) پرارتھنائیں، بھجنوں اور چاروید
کے منتر ویدک شکل میں تھا۔ جو کہ سوتر یعنی (جو کچھ کہ سنا
گیا ہو) اور روایت کہلاتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ مرشدوں
نے ان سوتروں میں تبدیلیاں اور زیادتیاں کر دیں"۔۔
ہندو مذہبی متبرک کتابوں کا دوسرا حصہ شاستر ہیں۔
تعداد میں چھ۔ جنمیں کہ منو کا آئین۔ جو کہ برہما کا
پوتا تھا۔ اور بہت سے دیگر علم شامل ہیں"۔ یہ وہ زمانہ
تھا جبکہ ویاس اور پتنجلی کی اولاد کو سکھلایا جاتا تھا
کہ منو سمرتی کھٹ شاستروں میں شامل ہے اور کہ وید کا
گیان نوح کی اولاد ہندوستان میں لائی۔ جبکہ
وید منتروں کو انجیل جوگی کے چھو منتروں میں شامل
کیا جاتا تھا۔ غرضیکہ جب کہ بھارت ورش کی پرجا کے
گناہوں کا پیالہ لبریز ہو گیا۔ اور آتمک جگت میں ایسا
گھور اندھکار پھیلا کہ بھارت نواسی اپنے سرجن ہار کو
بھول گئے۔ اسوقت جہاں ایک طرف اودیہ نے
رہے سہے پرکاش کو مٹا کر بھارت ورشیہ پرجا کو نیا
کیا لیکن کٹر مسیحی انکے صدیوں کے بچے ہوئے خزانوں کے
لیے ڈھونڈ دیا۔ وہاں دوسری طرف پریم اور دیا کا امرت دونوں
ہاتھوں لٹنے اپنے جننی روپ کا پرچار کیا۔ اور دنیا شانتی میتر
جو کہ سدا ایکرس برہمانڈ کے ایک ایک پرمانو پر بھی کے
حرکت میں کہیں ہوا ترا ہے۔ اپنے بچے سیوک کی معرفت
بھیجا۔ دہن ہیں جگت جننی! دہن ہے انکا شانتی دوت
جن بچے سیوک کے آنے کی خبر صرف یہی واقعات نہیں
دیتے تھے۔ بلکہ دیگر مذہبی لوگ اپنے دھرم کے ورتن
میں انیسویں صدی کے شروع سے اسکی طرف ٹکٹکی
لگائے بیٹھے تھے۔ ان دیگر مذہبیوں کے خاتمہ کا انکو یقین
ہو چکا تھا جنہوں نے کہ بہت پوتی شکتی پر دوسری پالی
تھی لیکن مسیحی خیالات کی گود میں پلے ہوئے اور
مسیحی تہذیب کی درسگاہوں میں تعلیم پائے ہوئے بھی اعلی
پرش موجود تھے۔ جنہیں صاف طور پر محسوس ہو رہا تھا
کہ آریہ ورت کی آتمک دنیا میں پھر ایک مرتبہ
بھونچال آنے والا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں سر ایلیفنٹ لائل
نے اپنی صحیح پیشین گوئی جو کہ گہری نگاہ سے مشاہدہ کرنے
سے کی جو کہ بھارت ورش کے آتمک جسم میں جو جنبش ہو رہی
تھی۔ پیشین گوئی کی تھی۔ کہ بھارت ورش میں
برہمن دھرم میں از سر نو جان پڑنے والا ہے لیکن
سخت جھگڑا ہونے والا ہے۔ چنانچہ مصنفہ اپنی کتاب
ایشیاٹک اسٹڈیز کے صفحہ ۱۰۱ پر آپ اپنے خیال کو
واضح طور پر ظاہر کیا ہے۔ اور پھر بھارت ورش کی موجودہ ایک
حالت پر وچار کرتے ہوئے انہوں نے کتاب مذکور کے صفحہ ۱۳۰ پر
فرمایا ہے۔ "کیسی ہی تحریک ہندوؤں میں آنکے آثار
دکھائی دیتے ہیں۔ اگر امن قائم رہا لیکن اس تحریک کی
کیا شکل ہو گی۔ اور کس طرف اسکا جذبہ ہو گا۔ یہ ایک سوال ہے
جسکا جواب کہ وقت دیگا"۔ زمانہ کی رفتار اور ہندو سوسائٹی
کے عمل نے جواب دیا کہ وہ تحریک آریہ سماج ہے۔ اور
بال برہمچاری کے سولہ سالہ پرچار نے جس عرصہ میں کہ
پرماتما کے سچے سیوک نے سچائی کا سہارا لیکر بھارت ورش کے
وسیع براعظم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اتھل پتھل

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

لالہ متھرا داس جی (رائے کوٹ) جب تک مضمون پورا نہ پہونچ جاوے چھپنا شروع نہیں ہو سکتا۔

لالہ رام نرائن آریہ دینا نگر سے دریافت کرتے ہیں کہ لالہ جمنا داس جی نے امتحان بی اے کے بعد بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ اگر وہ وعدہ نہ کر سکیں تو دیگر کسی مہاشہ سے پرارتھنا کی جاوے۔

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۳) یہاں کے اہلکاران ریاست بھی ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ جنکے حسن انتظام اور انتظامی سپرنٹنڈنٹ خاص تعریف کے لائق ہے۔ اکثر حکام و اہلکاران ریاست اپنی تشریف آوری سے سماج کو مشکور فرماتے رہے۔ اور ہماری ہر طرح سے مدد دیتے رہے۔

(۴) گو کوٹلہ ایک اسلامی ریاست ہے مگر یہاں اہل اسلام صاحبان اور اہل ہنود صاحبان میں آپس کا اتحاد اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اور ہر دو صاحبان ایک دوسرے کے مددگار معلوم ہوتے ہیں۔ ہمارے جلسہ میں اکثر زیادہ تعداد سے اہل اسلام صاحبان تشریف لاتے ہے اور بلا تعصب شوق سے اپدیش ہائے کو سنتے رہے۔

(۴) باوجود اسلامی ریاست ہونے کے ہم آزادی کے ساتھ اپنے دہرم اپدیش کو کرتے رہے۔ جیسا کہ برٹش راج میں ہم آزادی سے کرتے ہیں۔ کوٹلہ کے صاحبان اہل اسلام کی بے تعصبی بجز چند خاص صاحبوں کے اچھی طرح سے یاد رہیگی۔ اور ایک دفعہ پھر ہم انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(۵) منشی عبد اللطیف صاحب کا بھی ہم خاص طور سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے ہمکو روانگی کے وقت تکلیف اٹھا کر شکرموں وغیرہ کا انتظام کر کے مشکور کیا۔ اور جب تک ہم رخصت نہ ہوئے خود ہمارے رخصت کرنے کے واسطے کھڑے رہے۔ اور چندہ بھی دیکر اپنے بھائیپا کا ثبوت دیا اور اعتراض کر کے دہرم چرچا گیوتت ہماری دہرم پریکشا بھی کرتے رہے۔

(۶) کوٹلہ آریہ سماج کے ممبر عموماً پُر جوش اور ہوشیار بھی معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہہ انکے ہوشیار رہنے کا نتیجہ ہے۔ کہ جلسہ اسقدر کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ اور یہاں کے ممبر دیگر قوموں اور اہلکاران ریاست کے ساتھ اچھا تعلق رکھتے ہیں۔ اور دہرم میں بھی خاص پریم رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

(۷) اس ریاست میں یہہ ایک خاص ذکر کے لائق ہے۔ کہ یہاں شراب خانہ خراب کے پان کرنے کی ریاست کی طرف سے قطعی ممانعت ہے۔ اور نہ یہاں کوئی شراب کی دوکان ہے۔

(۸) اخیر میں میں اپنے آریہ بھائیوں کا در کوٹلہ سماج کا تہ دل سے انکی خاطر و تواضع کے متعلق شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی اہل شہر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ہمارے جلسے کے نرو گھن سماپت ہونے میں سہایتا دی۔

راقم

امراؤ سنگھ سکرٹری آریہ سماج لودھانہ

آریہ سماج روپڑ

کا

پہلا سالانہ جلسہ

کچھہ یاتری تو پہلے پہونچ چکے تھے۔ باقی ہم سب ۲۶ - اپریل کی شام کو وہاں پہنچے یہاں سے روپڑ سماج کی طرف سے کشتیوں پر چلنے کا بندوبست تھا۔ گھاٹ پر پہونچتے ہی ہمیں معلوم ہوا۔ کہ لودھیانہ سماج کے ممبر لالہ نہال چند جی نے ہم سب کے لئے کھانے کا بندوبست کیا ہوا ہے۔ ایک تو بھوک لگی ہوئی تھی۔ پھر بندی کا کنارا سچ تو یہہ ہے کہ لالہ نہال چند جی کا دیا ہوا پریتی بھوجن آنند دایک ہوا۔ گویا گرم پوری کڑاہ ناؤ کا میں بیٹھکر کھانا ستیل جل پینا واستو میں سواد ہوا۔ دس بجے رات کے کشتی روپڑ کو روانہ ہوئی چونکہ پانی کا بہاؤ اوپر کو نہ تھا۔ اسلئے رسی باندھ کر ملاح کشتی کو کھینچ رہے تھے۔ گو رفتار دھیمی تھی۔ مگر آریہ پریم۔ اور سب کا مل کر بھجن گانا راستہ کو ہلکا کر رہا تھا۔ یوں تو شاید میرے سوا سب ہی الاپ رہے تھے۔ مگر میاں نبی بخش لالہ بستی رام اور کیشو جی نے خوب آنند کیا۔ آریہ پرشوں کے ساتھ میں نے ناؤ کا میں بیٹھکر ایسی یاترا کبھی نہیں کی تھی۔

اسلیئے ایک تو یاترا کا نرالاپن دوسرا شانت جل کا سیتل بہاؤ۔ تیسرا آریہ پرشوں کا پریم پوریک بھجن گانا۔ ان سب سے من کو اتی آنند پراپت ہوا۔ پراتہ کال ہونے پر ہم سب سنان کی ندی کے لیئے ناو کا سے اتر پڑے۔ اور کنارہ کنارہ پیدل سیون کرتے ہوئے سنان آدی کرنے کے پشچات ہنستے ہنساتے قریباً گیارہ بجے دن کے رودپڑ پہنچے۔ گھاٹ پر رودپڑ سماج کے پورشارتھی ممبر لینے کو آئے ہوئے تھے۔

پہلا دن۔ چونکہ ہم سے پہلے جو مہاشے پہونچی تھی انکی تعداد زیادہ نہ تھی اسلیئے آج صبح کا پروگرام خالی گیا۔ صرف نگر کیرتن ہوا۔ دوپہر کو پہلے مینے پرارتھنا کے پشچات ایک دھرم اپدیش دیا جسکے پیچھے ہندو سبھا کے ایک ودیارتھی نے مورتی درشن ستراہ آدی پر پرشن کیئے جنکا اتر پنڈت کرپارام جی نے دیا۔ پرشن اتر کے بعد پنڈت لیکھرام جی آریہ سماج کیا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے۔ اس وشے پر بہت موثر لکچر دیا۔ سماپتی آرتی سے ہوئی۔

دوسرا دن۔ پراتہ کال کو لالہ سومناتھ کے چچا لالہ بڑھی مل جی کے پتر کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ آچاریہ کا کام لالہ سومناتھ جی نے ہی کیا۔ استریوں نے بھی بھجن گائے۔ یدی رودپڑ باسی آریہ پرش تھوڑا سا دھیان دیں۔ تو وہاں کی استریوں میں بھجن گاین کرنے کی رچی بڑھ سکتی ہے۔ بالک کے پتا نے عـہ روپیہ رودپڑ مندر فنڈ کو اور عـہ آریہ کنیا مہا ودیالہ اور عـہ وید پرچار فنڈ کو دان کیا۔ سنسکار کرنے کے بعد سب لوگ سماج مندر میں کیرتن کرتے ہوئے پدھارے۔ پنڈت رام رتن جی نے موثر الفاظ میں گاین کیں۔ اور

ودیارتھی آتمارام نے ایک چھوٹا سا لکچر دیا۔ دوپہر کو ۲ بجے دن کے ہندو سبھا سے پھر شاسترارتھ ہونا تھا۔ آریہ پرش ٹھیک وقت پر پہونچ گئے تھے۔ مگر ہندو سبھا کے ادھکاری اور پنڈت ۳ بجے تشریف لائے۔ شاید انکی قسمت پھوٹ نکلا ہوگا۔ آج ایک اور پنڈت صاحب تھے۔ جو ابھی کاشی سے پڑھکر آئے ہیں انہوں نے ایک چھپی ہوئی کتاب سے پاٹھ کرنا شروع کردیا۔ پنڈت کرپارام جی نے اتر دیا۔ ہندو سبھا کا پنڈت سوائے ویاکرن کے اور شاستروں کا بودھ نہیں رکھتا تھا۔ اسلیئے بیچارا زیادہ نہ کرسکا۔ اسے یہاں تک بودھ بھی نہ تھا کہ کس کس آچاریہ نے ویدوں کا بھاشیہ کیا ہے ویدمنتر کے ارتھ پر جب اس سے کرپارام جی نے پرشن کیا۔ کہ اسکی ٹیکا کس بھاشیہ سے کرتے ہو تو ہندو سبھا کے پنڈت نے شاکٹاین رشی کا نام لے دیا۔ جسپر ساری سبھا ہنس پڑی۔ کیونکہ یہہ نام فرضی تھا۔ اس وادبواد کی سماپتی پر "ہم کیسے امورت کی مورتی بنائیں" یہہ بھجن گایا گیا۔ تت پشچات مینے استری شکشا اور استریوں کے ادھکار سمبندھی ویاکھیان دیا۔ لوگ غور سے سن رہے تھے۔ لکچر کی سماپتی پر ذرا کان دھرکر ادھر دھیان دیجیے "یہہ گیت گایا گیا" اور پنڈت کرپارام جی نے وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کیا۔ چونکہ یہاں پہلے سے مندر فنڈ کے لیئے دھن جمع ہو رہا تھا۔ اسلیئے دان کا بہت بڑا حصہ مندر کو ملا۔ قریباً چار سو پچاس نام ہوئے جنمیں سے قریباً عـہ وید پرچار اور قریباً عـہ مہا ودیالہ کو ملے۔ اتسب شانتی پوریک سماپت ہوا۔

لالہ سومناتھ پردھان آریہ سماج رودپڑ

میرا یہہ تجربہ ہے۔ کہ بڑے بڑے نگروں کے سماجوں میں دھرم بھاو اب نگروں کے سماجوں سے کم پایا جاتا ہے۔ نگروں کے اتسوں پر اپیلیں بہت چھاپے جاتے ہیں۔ رزولیوشن کے پران بہت دیئے جاتے ہیں۔ اور اپیلیں کے اتسب پر دھرم ... دی۔ آتم اُنتی پریم اور پریتی بڑھانے کے سادھن ادیاودیتیں سوچے جاتے ہیں۔ اور ایسے ہی پرشن کیئے جاتے ہیں۔ رودپڑ سماج میں مینے اکثر ایسے بھی سبھاسد پائے۔ جو سودیہہ سے کام کرتے ہیں خصوصاً لالہ سومناتھ رودپڑ سماج کی جان ہیں۔ لندیہہ وہ دھناڈیہ نہیں۔ لندیہہ انکا کوئی دنیاوی رعب نہیں۔ لیکن ایک بات اور صرف ایک بات لیئے شدہ آچرن اور پورشارتھ کے پرتاپ سے سارا رودپڑ اس نوجوان کی قدر کر رہا ہے۔ اور اپنے پوتر آچار کے ہونے سے لالہ سومناتھ دھرم انتی میں کامیاب ہو رہا ہے۔ کاش اس قسم کے پورشارتھی پرش بہت سے ہوں۔ تاکہ ہماری سنوکا مشاہدہ ہو۔

ایک خاص ذکر۔ رودپڑ میں مینے جو نئی بات دیکھی وہ یہہ ہے۔ کہ اتسب پر آئے ہوئے سب پرشوں کے کھانے کے انتظام کے لیئے کوئی باورچی نوکر نہیں رکھے گئے تھے۔ یہہ سارا کام لالہ سومناتھ کے پریوار کی استریوں نے اپنے ہاتھ سے کیا اور عمدہ طرح سے کیا۔ ہمیں ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہم اپنے پریوار میں بیٹھے ہوئے بھوجن کھا رہے ہیں۔ اس جگہ میں یہہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ کہ رودپڑ میں جب ایسی دھرماتما دیویاں ہیں۔ تو تعجب کی بات ہے کہ اب تک رودپڑ میں کوئی کنیا پاٹھشالا نہیں

آریہ سماج خانکی

سادھو کرپانند مورخہ ۲۲ - اپریل ۱۸۹۵ء کو شام کے وقت یہاں آیا۔ اُن کو اُسوقت آریہ سماج کا کوئی سبھاسد نہ مل سکا۔ لہٰذا وہ ایک دھرم سالہ میں چلے گئے۔ رات کے ۸ بجے کے قریب بندہ سماجکے سکرٹری لالہ رام کرشن کے پاس معہ اور سبھاسدوں کے بیٹھا ہوا تھا معلوم ہوا۔ کہ آریہ سماج کا کوئی اوپدیشک یہاں آیا ہوا ہے۔ سکرٹری صاحب نے مجھے آگیا دی۔ کہ جا کر مناسب انتظام اوپدیشک کی رہائیش و خوراک وغیرہ کا کرو۔ بندہ معہ لالہ پیارے لال خزانچی سماج ہذا و لالہ رام مہر و لالہ دیدیال سبھاسد کے وہاں دھرم سالہ میں گیا جا کر دیکھا کہ سادھو صاحب ایک خیر خواہ سماج کے ساتھ بحث کر رہے ہیں۔ بندہ نے سادھو صاحب سے سوال کیا۔

سوال - آپکا نام کیا ہے - اور آپ سماج کے اوپدیشک ہیں۔

جواب - میرا نام کرپانند ہے اور آریہ سماج کا اوپدیشک ہوں۔

سوال - آپ شرومنی پنجاب پرتی ندہی سبھا کے اوپدیشک ہیں۔

جواب ہاں۔

سوال پرتی ندہی سبھا کا کون پردھان ہے اور کون منتری۔

جواب - یہہ تو مجھے معلوم نہیں - مگر میں کالیج کی طرف سے ہوں - اور پرتی ندہی کے پردھان ماسٹر مرلی دھر جی ہیں۔

سوال - ماسٹر مرلیدھر صاحب کسی باقاعدہ سماج کے نہ ممبر ہیں - اور نہ کسی سبھا کے پردھان ہیں۔

جواب - جی ہیں تو کالیج کمیٹی کی طرف سے آیا ہوں۔

سوال - چونکہ آریہ سماج کا تعلق اصلی پرتی ندہی سبھا سے ہے - جسکے پردھان لالہ منشی رام جی ہیں - اور منتری لالہ آتما رام جی ہیں - اور اُس سبھا کا منشا ویدپرچار کا ہے - اور آپ (کرپانند) ایک نام نہاد سماج کی طرف سے ہیں - اسی لیئے یہہ سماج آپکے واسطے کسی قسم کے اوپدیش وغیرہ کا پربندھ نہیں کر سکتا - الغرض سادھو صاحب نے بہت سے ہاتھ پیر مارے - مگر کچھ دال نہ گلی - اور رات کو ہمارے سماج کے ایک سبھاسد کیساتھ جو دھرم سال میں رہتا تھا - ٹھہرے - اور ۸ بجے رات کے وہاں سے چلے گئے - کالیج کمیٹی و لالہ مرلیدھر کی خدمت میں عرض ہے - کہ وہ اپنے اوپدیشکوں (کہ جنکی ہم کچھ قدر کرنے کے لیئے تیار نہیں ہیں) کیونکہ انکا کسی باقاعدہ سبھا سے تعلق نہیں ہے) نئی سپرٹ پیدا کرنے کے لیئے روانہ نہ کیا کریں - اور خواہ مخواہ سماج کے ممبروں میں فساد ڈالنے کی خاص غرض سے نہ بھیجا کریں - اور یہی وجہ ہے - کہ انکی کچھ قدر نہیں ہوتی - ہاں البتہ اگر اوپدیشک مہاشہ پنجاب پرتی ندہی سبھا کی طرف سے آویں - تو ہم اُن کی ہر طرح سے امداد کو طیار ہیں۔

آپکا آریہ بھائی
گنڈا سنگھ دت اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج

آریہ سماج بھیرہ ضلع شاہپور - کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ مئی ۱۸۹۵ء کو بروز اخیر ہفتہ و اتوار قرار پایا ہے - آریہ سجن وغیرہ درشن دیں۔

شہر ڈیرہ غازی خاں

کاروائی جلسہ خاص
۲۶ - مارچ ۱۸۹۵ء

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

اُسکو حاضرین ہی جان سکتے ہیں - نہائت عمدگی کے ساتھ مضبوط دلایل سے ناستکوں کا کھنڈن ہوا - اور سمجھا دیا گیا - کہ شریر اور اندریاں آتما نہیں ہو سکتے جیو آتما (روح) انادی نت ہے - اور اچھیا - دویش - سکھ دکھ گیان آدی اُسکے گن ہیں - اور خوب ثابت کیا گیا ہے - تعداد حاضرین ۵۰ کے قریب تھی - برہمچاری جی نے ڈیڑھ گھنٹہ میں ہمیں وہ معلومات اور عالموں کے ساختوں کا سارانش بتلایا - جو کئی سالوں کے اعلے تجربہ ستسنگ سے ہوتا ہے - آج لالہ ڈیرہ رام نیا ممبر ہوا۔

کاروائی مورخہ ۲۷ - مارچ ۱۸۹۵ء

نمبر ۸ - یہہ سمت کا دن تھا - جس روز اہل ہنود دریا پر سنان کرنا پاپوں کی نورتی کا ذریعہ سمجھتے ہیں - آریہ بھائیوں نے اسموقعہ پر لوگوں کے کانوں تک ویدک دھرم کی عظمت پہونچانا اوچت خیال کیا - پہلے سے ۲۶ تاریخ کے ۷ بجے سے فراغت پاکر اکثر سجن کھانا کھا کر سماج مندر میں آموجود ہوئے - اور رات کے ساڑھے گیارہ بجے شامیانہ و دریاں وغیرہ اونٹ پر لدوا کر دریا کی طرف روانہ ہوئے - آدھی رات کو دریا پر پہونچکر وہاں شامیانہ لگوانیکا بندوبست کیا - اور تین بجے رات کے

دریا سے واپس آئے۔ اندھیری رات میں
جن اصحاب نے اپنے آرام کو اسوقت قربان
کیا میں انکے نام ضمیمیں درج کرکے دھنیاد دینے
سے باز نہیں رہ سکتا۔ گو وہ اپنے حسن اخلاق
و دھرم سنہہ کے باعث اپنا فرض (ٹھیک)
خیال کرتے ہیں۔ ہمارے معزز پردھان
لالہ ہری رام صاحب و اکونٹنٹ لالہ ملیارام
صاحب و لالہ ادھو داس صاحب و
لالہ کنور بھان صاحب ممبران اور لالہ
ملاپ چند صاحب سیکل کھتری سبھا کی
کوشش قابل تعریف ہے۔ صبح کے چار بجے
ایک بھائی نے دریا پر پہونچکر ہون کنڈ
تیار کیا۔ اور کیلوں سے اسکو سجایا گیا پھر
علی الصباح آریہ ممبر دریا پر پہونچنے شروع
ہوئے۔ برہمچاری جی و بھجن منڈلی کے ممبر
بھی پہونچ گئے۔ پہلے بھجن شروع ہوئے
باقی آئندہ۔

الراقم
چمن لعل سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان

کنیا مہاودیالہ کنیا پاٹھشالا
اور
کنیا آشرم جالندھر

(۱) بھائی سندر سنگھ اور مہاشہ لچھمن داس جی و دیگر پنجابی سٹوڈنٹ فارسٹ سکول ڈیرہ دون نے بڑے پوترتا رتھ سے مہاودیالہ کے لیے دھن جمع کیا۔ یدی اسی طرح سے ہمارے اور بھائی بھی اپنی بہنوں کی اُنتی کے لیے پوترتا سے کریں تو کتنی جلدی مہاودیالہ قایم ہو۔ روپیہ جمع کرنے کے سوائے مہاشہ سندر سنگھ جی نے کنیا پاٹھشالا کے ادبھدآلہ کے لیے درختوں کے پتے اور شاخوں کے بہت سے نمونہ جات دان کیے۔

سردار سندر سنگھ جی نے کنیاؤں کے لیے جغرافیہ علم طبعی لکھنے کا اقرار کیا۔ لالہ امرناتھ جی کو باٹونی کا خاص شوق ہے۔ انہوں نے کنیاؤں کے لیے باٹونی کی کتاب لکھنے کا وعدہ کیا۔

مہاشہ رام سنگھ جی نے ارد گنانیم پرتیک لکھنا سویکار کیا۔ ایشور ہمارے ان بھائیوں کی منو کامنا سیدھ کریں۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ یہ بھائی جہاں جائینگے اپنی بہنوں کی اُنتی کے لیے کام کرتے رہینگے۔ اور یدی ابھی سے استری جاتی کے اوپکار کے لیے کام کرنے کی عادت پڑ گئی۔ تو ساری عمر اس پوتر کاریہ میں جیون بتیت ہوسکی آشا ہے۔ جب ہم پوترتا رتھ اور دڑہتا سے اب کام کیا اور کررہے ہیں ایشور یہی پریم پوترتا اور دڑہتا بنی رکھیں۔

(۲) مہاشہ گنپت رائے جی کا پوترتا رتھ بھی ہمیں مل گیا ہے۔ جنہوں نے جلال آباد میں کنیاؤں کے لیے بھکشا مانگی۔

(۳) آریہ سماج کمالیہ نے ایک بدھوا کے لیے ۳ کا وظیفہ دیا ہے۔ وظیفہ سے پائی گئی بدھوا تعلیم ختم کرنے پر کیا اپدیش دیگی۔ اور یہ وظیفہ کتنا اوپکارک ہوگا۔

(۴) پاٹھشالا میں ایک اور ادھیاپک رکھنا منظور ہوا ہے۔ ازاں بعد اب پاٹھشالا میں پانچ آریہ پرش شکشا دینے والے ہونگے۔ پنڈت کے لیے اشتہار دیا گیا ہے۔

(۵) پاٹھشالا کا وقت صبح کا ہو گیا ہے۔

(۶) اسوا ان کنیاؤں کے جو پہلے سے آئی ہوئی ہیں۔ لالہ گوردیارام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج بنوں نے بھاگونتی اپنی کنیا کو آشرم میں داخل ہونے کے لیے بھیجا ہے۔ اور کنیائیں بھی آنے والی ہیں۔ آشرم باسی کنیائیں آنند پوروک ہیں آشرم اوشیہ ہی اوپکارک ہوگا۔

(۷) ڈاکٹر لچھمن داس اور لالہ لوبھی رام منصف روہڑ نے آشرم کے لیے چار چار قفل دینے کا وعدہ کیا۔ روہڑ میں قفل نہایت عمدہ بنے ہیں۔ روہڑ سماج کے منتری مہاشہ نے ۳ موڑھے آشرم کے لیے دان کیے۔ لالہ سومناتھ نے کونڈی اور ایک صاحب نے چکلا بیلنا بھیجنے کا اقرار کیا۔ لالہ سومناتھ جی نے ادبھدالہ کے لیے بہت سی چیزیں دینا سویکار کیا۔ لالہ ملیارام جی میڈیکل سٹوڈنٹ کے پتا مہاشہ نے آشرم کے لیے ہوشیارپور سے بنواکر ۱۰ چوکی پادے روانہ کیے۔ لالہ امراو سنگھ جی لدھیانوی نے بھی ۱ دیگچہ بھیجنے کا اقرار کیا۔ آشرم کے لیے اور بھی برتن آرہے ہیں۔ قریباً ۵ کے برتن ہو گئے ہیں۔ ہمارے لاہوری بھائیوں نے جو برتن لاہور میں جمع کیے تھے۔ وہ اب تک نہیں پہنچے۔ یا تو اور جمع ہو رہے ہونگے۔ یا قلعی کیے جاتے ہونگے۔ یا بھیجنا ہی بھول گیا ہوگا۔ غالباً پچھلی بات ہے۔

کیا ہی خوب ہو یدی بہت استری پرش ان ان مقامات سے جہاں یہ وستو پیدا ہوتے ہیں آشرم باسی کنیاؤں کے لیے بھیجا کریں۔ تاکہ ہماری کنیائیں جانیں کہ وہ سارے دیش کی کنیائیں ہیں۔ سارا دیش انکی پالنا کر رہا ہے۔ اور سارا دیش آشا گت ہے۔ کہ یہ کنیائیں کب شکشتا ہو کر دیش کی حالت کو سدھارینگی۔

راقم
دیوراج سنچالک کنیا پاٹھشالا جالندھر

عام خبریں اور رائیں

نارتھ ڈکوٹا (واقعہ ملک امریکا) کے بڑے پادری صاحب نے ایک ریل گاڑی بنوائی ہے۔ جو انکی سفری گرجا کا کام دیتی ہے۔ اسپر بیس ہزار ڈالر یعنے ساٹھ ہزار روپیوں سے زیادہ خرچ آیا ہے۔ یہہ شان و شوکت انکی جو کہ اُس شخص کے کلام کا وعظ کرتے ہیں۔ جسنے کہا ہے "مبارک ہیں وے جو کہ مفلس ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہوگی"

ملک جرمنی کی ایک چھوٹی سی ریاست ویڈنگ میں اعلان دیا گیا ہے کہ کسی شرابی کو بھی بیاہ کرنیکا لائسنس نہیں دیا جاویگا۔ کیا ہی اچھا ہو اگر بد آدمی بیاہ سے روکے جاویں تاکہ وہ اپنی بدی آئندہ نسلوں کے لیئے بطور میراث نہ چھوڑ جاویں۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں ۱۸۰ طلبا پارسی کامیاب ہوئے یہہ سب کیا کرینگے ؟

ہاٹبرا (علاقہ بنگال) میں ایک بدھوا نے اپنے پتی کے کریا کرم کے روز [illegible] کر جان دیدی ہندی استریوں میں ودیا پھیل جاوے تو ایسے اُنچت آچار سننے میں نہ آویں۔

پالسی میں مہادیو جی لٹ گئے۔ صرف یہی نہیں کہ انکے طلائی زیور اور چاندی کا ایک سنگھاسن غائب ہو گیا۔ بلکہ مہادیو جی کا خود پتہ نہ تھا۔ بارے تلاش پر ایک تالاب کے کنارے مہادیو جی ایک دوشالے میں لپٹے ہوئے مل گئے۔ شاید کیلاش پتی بھنگ کے نشہ میں تھے

راجہ موہن رائے مشہور ریفارمر کی نسبت روایت ہے۔ کہ جب ستی کی رسم کی مسدودی کی نسبت انہیں لارڈ بنٹنگ گورنر جنرل نے بلوایا تو انہوں نے دربار میں حاضر ہونے سے اس عذر پر انکار کیا کہ انہوں نے کاروبار دنیاوی کو چھوڑ کر شاستروں کے ادھین پر من کیا ہے۔ اپنے قاصد سے گورنر جنرل نے پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا۔ اسنے جواب دیا۔ میں نے کہا تھا کہ لارڈ بنٹنگ نے بلایا ہے" تو اب گورنر جنرل نے کہا کہ واپس جاؤ اور کہو کہ مسٹر ولیم بنٹنگ بلاتے ہیں۔ اسقدر انکساری کے آگے راجہ موہن رائے کو بھی سر جھکانا پڑا۔

تواضع ز گردن فرازاں نکوست

مدراس میں ایک ریل کے پھاٹک بان نے دو ہندو استریوں کی عصمت ایک گورے کے گروہ سے بچانے میں جان دیدی تھی۔ ہندوستانی اور یوروپین معززین نے اُنکی یادگار قایم کردی ہے۔

بابو پرتاپ چندر موزمدار۔ مشہور برہمو مشنری نے ۵ اور ۶ مئی کو لاہور برہمو مندر میں اپدیش اور دیاکھیان دیئے۔ سنا گیا ہے کہ بابو صاحب موصوف کسیقدر بیمار ہیں۔ اور صحت کیلئے شملہ جانیوالے ہیں۔

پشاور کے ہندوں نے ایک بڑا ہون کیا اور جھنڈی و اکھنڈ پاٹھ بٹھایا ہے اسلیئے کہ سرکار انگریزی کو سرحدی خونریز فتح ملے۔ کیا اگر سرحدی فوج کے پاس ہتھیار اور سامان درست نہ ہو تو تب بھی فتح ہوتی۔ اگر نہیں تو اس بیہودہ نمائش سے ہندو کیا فایدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

لالہ بالک رام صاحب ہیکہ وارنے انگریزی فوج کی دعوت کی اور بہت سا ضروری سامان سفر کا دیا۔ اسکو البتہ ہمدردی کہتے ہیں۔

دو ہندوستانی مداری اپنے کرتب انگلستان وغیرہ میں دکھلا رہے ہیں۔

مسٹر ویڈرک نیکاٹ (ممبر پارلیمنٹ) کی رائے ہے کہ ہندی بڑی میٹھی زبان ہے اور اُس کے ذریعہ سے ہر ایک طرح کے خیالات ظاہر ہو سکتے ہیں۔ وہ افسوس کرتے ہیں کہ کیوں اسکو عدالتوں کی زبان نہیں بنایا جاتا۔ انکا خیال ہے کہ جو گرنتھ ہندی میں اسوقت نکل رہے ہیں وہ اسے اعلیٰ درجہ پر پہونچا دینگے۔

امریکہ میں چھ سو سائیٹیاں ہیں جو شراب کی مخالفت کے لیئے کام کرتی ہیں۔

سکھوں نے جزیرہ انڈمان میں بھی اپنی ایک دھرم سالہ کھولی ہے۔ جسمیں گرنتھ صاحب کو ستھاپت کیا ہے۔

اسٹریلیا میں ایک سکھ مر گیا تھا۔ اسکا داہ سنسکار کیا گیا جسے وہانکے عیسائی باشندوں نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ پتری پاٹھ شالا راولپنڈی کے تقسیم انعام کا جلسہ ۲۴ اپریل کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ دیوان نریندر ناتھ ایم اے ڈسٹرکٹ جج نے پتریوں کو قریباً ۵۰ روپیہ کا انعام تقسیم کیا۔

دیانند اینگلو ویدک کالج کے ۱۳۰ میں سے ۴۲ طالب علم امتحان الف اے میں پاس ہوئے کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دماغی ترقی کے ساتھ ساتھ

یہ سب نوجوان اپنی روحانی ترقی کا بھی
خیال رکھا کریں۔

آریہ سماج میرٹھ نے نوچندی کے میلہ
پر ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا۔

سکرٹری آریہ سماج مظفرآباد (کشمیر) لکھتے
ہیں۔ کہ کشمیر جاتے ہوئے وہاں بھی پرچار
کرتے جائیں۔ یہہ مقام [illegible] دومیل سے ایک
میل کے فاصلہ پر ہے۔

رانچی آریہ سماج نے ایک مباحثہ کی کمیٹی قائم
کی ہے جسمیں انگریزی زبان میں آریہ [illegible]
ہر ہفتہ بحث ہوتی ہے۔ پہلا جلسہ ۲۴ اپریل
کو ہوا جسمیں مضمون ساماجک اُنتی تھا۔

آریہ سماج کسالیہ نے پتری پاٹھ شالا جالندھر
کے لیئے ایک وظیفہ [illegible] کا دینا سویکار کیا ہے
چنانچہ ۵ روپیہ ششماہی کے بھیجے
ہیں۔ یہہ وظیفہ ایک بیوہ کو دیا جاویگا۔

[illegible] نے ۳ مرلہ اراضی
آریہ سماج کسالیہ کو دان دیکر پھر واپس لے لی۔

سوامی آتمانند سوامی جی میرٹھ آریہ سماج
میں اتنے دن بر ویاکھیان دیکر راؤ [illegible]
کے یہاں چلے گئے ہیں۔ اسکے ہاں ہی سوامی
جی کچھ عرصہ تک مقیم رہینگے۔

قادیاں۔ میں پنڈت سومراج جی کی بہنی کا
دیہانت ۲ بسا کھ کو ہوگیا سنسکار پورن ویدک
ریتی سے ہوا۔ یہہ دیوی ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ
کرسکتی تھی۔ تمام گرام کو اس دیوی کے دیہانت
ہونے سے شوک ہوا۔

فرخ آباد کے رئیس اور پروپکارنی سبھا کے ممبر
لالہ رام چرن جی کا دیہانت ۱۸ مارچ کو ہوا۔
مرحوم پکے آریہ تھے۔ انکا انتیم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا،
لالہ صاحب کا پتر شیو نارائن بھی آریہ ہے۔ لیکن

ابھی اسکی عمر بارہ سال کی ہے۔ ایشور مرحوم کے
پس ماندگان کو شانتی پردان کریں۔

کاہن چند شایق لاہور کے کالج سماج کے
ممبر تھے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ آپنے نوکری چھوڑ کر
آوارہ گردی پر کمر باندھ لی ہے۔ گوالیار وغیرہ
بہت سے مقاموں میں آپنے نئے نئے روپ بھر
متھرا میں ایک ایم اے بن گئے تھے اور اپنا پتا
کو رائے بہادر بتلاتے تھے۔ اور ایبٹ آباد کے
باشندے ظاہر کرتے تھے حال میں ہی فرخ آباد
میں [illegible] شہزادہ سردار سنگھ ایم اے۔ ایل ایل بی بنکے
اور راولپنڈی آریہ سماج کا ممبر اپنے آپکو
ظاہر کیا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ اس نام
کا کوئی ممبر راولپنڈی آریہ سماج میں نہیں ہے
آریہ پبلک کو ایسے حضرات کے ہتھکنڈوں
سے خبردار ہونا چاہئیے۔ بہتر ہو کہ آپکا حلیہ
آریہ اخباروں میں شایع ہو جاوے۔

لالہ خوشی رام جی سابق منتری آریہ سماج
لاہور کی پتری کا وواہ سنسکار ویدک ریتی
انوسار ہوا۔ ہم لالہ صاحب کو مبارک باد
کہتے ہیں۔

سکھر میں رائے لبھا رام صاحب کے اوپدیشک
کی دو بیٹوں کا یگیوپویت سنسکار ویدک
ریتی سے ہوا۔ اور دوسرے دن لالہ گرداری مل
بہاولپور نواسی کا یگیوپویت سنسکار ویدک
ریتی سے ہوا۔ ہر دو سنسکار پر مٹھائی تقسیم
ہوئی۔ اور آخری سنسکار پر حسب ذیل دان
ہوا۔ وید پرچار فنڈ [illegible] یتیم خانہ [illegible]

آریہ سماج بنوں کی انترنگ سبھا نے فیصلہ
کر دیا۔ کہ آئندہ اپیل وید پرچار فنڈ کے لیئے
ہوا کرے۔

آریہ سماج بھیرہ ضلع شاہپور کا سالانہ
جلسہ ۲۵ اور ۲۶ مئی کو ہوگا۔ اپیل وید پرچار
فنڈ کے لیئے ہوگا۔

پنڈت لیکھرام جی نے ۲۳ و ۲۴ مئی کو
بھیرہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ مفصل
کیفیت آئندہ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رامرتن شرما اوپدیشک آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب نے یکم اپریل کو سبھا حاضری ۲۰ شروتا [illegible]
دیا۔ ۲ اپریل کو شاہ آباد (انبالہ) میں بھجن اور
[illegible] گائی شروتا [illegible] ۳ کو شاہ آباد میں
سبھا حاضری ۲۰۰ اشخاص ایک اوپاسنا کرائی [illegible]
اور ویاکھیان دیا۔ ۴ کو [illegible] (پٹیالہ) میں سبھا [illegible]
۴۰ شروتا ایک ویاکھیان دیا اور بھجن گائے [illegible]
سبھا میں سبھا حاضری ۴۰۰ اشخاص ایک منوہر ویاکھیان
دیا۔ ۱۲-۱۳ اپریل کو مالیر کوٹلہ میں سبھا حاضری ایک [illegible]
شروتا اوپدیش دیا۔ اور اوپاسنا کرائی ۱۳-۱۴
مالیر کوٹلہ میں سبھا حاضری ۴۰۰ اشخاص ایک بھجن
ولاولی گائی۔ ۱۴ کو سبھا حاضری ۳۰ شروتا ایک
اوپدیش دیا۔ ۱۵ کو سبھا حاضری ۵۰ اشخاص [illegible]
ہوتے رہے۔

لوکل

اتوار کو بوقت صبح لالہ [illegible] رام [illegible]
(عمر ۵ سال) [illegible] کے پوتے کا نام کرن
سنسکار ویدک ریتی ہوا مبلغ [illegible] روپیہ لوکل کنیا
پاٹھ شالا کے لیئے دان ملے۔ تیسرے پہر [illegible]
[illegible] ایک جلسہ میں پنڈت آتما رام نے ہون
پرارتھنا کے بعد ایک موثر اوپدیش دیا۔ تت پشچات
لالہ دیوراج جی نے ایک منوہر ویاکھیان دیا۔

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	جو سریع التاثیر صلبی قوت کیلئے جو کثرت ذواحتلامات بحرات طفولیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے شیشی للعہ
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا شبہ فائدہ ہوتا ہے ہو گیا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت للعہ
[illegible]	ہر گھنٹے میں درد ریح جلن بار بار حاجت دل کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	علاوہ خوشبو علاوہ ۔ نزلہ زکام ۔ دردسر ۔ بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے ۔ فی شیشی ۸
[illegible]	دانتوں کو ہلنے ۔ کیڑا لگنے ۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دور کر کے دانت چمکدار بنا دیتا ہے قیمت
[illegible]	مقوی اعصاب ۔ حافظ بینائی ۔ غبار ۔ سرخی ۔ جالا روشنی کو برداشت نہ ہونیکو دور کرتا ہے ۔ ۸
[illegible]	بار بار پیشاب آنا تشنگی ۔ لاغری بے چینی ۔ درد کمر خرابی جگر ۔ پیدائش لنگرو ۔ کازیل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے ۔ فی شیشی دس روپیہ ۔
[illegible]	نفخ شکم ۔ قراقر ۔ ورم جگر ۔ یرقان ۔ دل کا دھڑکنا ۔ خرابی گردہ ۔ درد رحم کو دور کرتا ہے ۔ عمر
[illegible]	سوزاک درد جریان ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے ۔ قیمت دو روپیہ ۔
[illegible]	جاندار کو بلا تکلیف بیج و نسل چھوڑا اچھا ہو قیمت فی تولہ پانچ روپیہ ۔
[illegible]	زخم کہنہ ۔ ناسور ۔ خنازیر ۔ بھگندر ۔ زخم میں کیڑا پڑنے ایام حمل ۔ خسرہ چیچک ۔ ہفتہ کو دور کرتا ہے تولہ عہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت عہ
[illegible]	دماغی بخار ۔ درد سر ۔ قبض ۔ بے چینی ۔ اختلاج دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عمر ۔
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں زندگی تکلیف کھو چکے ہیں ۔ درست کر کے لطف دکھلاتی ہے فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی بابت اسباب پیدائش ۔ ساٹیفکیٹ دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنے کا بھیجو ۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک سوزاک ہم معالجات لو بھیر رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۲ ار المجذرات من المسکرات ۱ر ۔ رسالہ قیافہ ارسطو ۹

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے ۔ کہ فوٹو گرافی سیکھنے والیکو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی ۔ قیمت صرف ۸ر محصولڈاک ۔ دس یا دس سے زیادہ خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا ۔ ذیل کے پتہ سے ملسکتی ہے

المشتہر کندن لعل خزانچی سید کمپنی دہلی ۔

ڈاکٹر سین صاحب کا عرق

واسطے تاپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے ۔ تلی کتنی ہی پرانی ہو ۔ چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی شروع ہوتی ہے ۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے بالکل جاتی رہتی ہے ۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو دو تین روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے قیمت بڑی شیشی ۱۲ خوراک عہ ۔ چھوٹی شیشی ۸ خوراک ۸ ر (نوٹ) تلی کی لئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیے ۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

दमा यानी सांस की दवा

دمہ خواہ کتنا ہی زور سے اور پرانا ہو ۔ دو

ایک خوراک سے فوراً دب جاتا ہے ۔ اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال رکھو تو جڑ سے جاتا رہتا ہے ۔ اور نیز پرانے دمہ والے کو برابر استعمال سے بہت ہی فائدہ پہنچتا ہے ۔ فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

المشتہر ڈاکٹر سین دہلی

دو بروں کی ضرورت

بعض اصحاب بار بار دریافت فرماتے ہیں لہذا عرض کرتا ہوں ۔ کہ لڑکیاں کے جاری ذات کھتری ۔ مہتہ ۔ اند ۔ وگل بیکار ہے جو پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ۔ گھر ضلع لودھانہ ہیں ۔ تائے چاچے ملازم اور بیج کرتے ہیں ۔ باپ نوکر ہے ۔ بھائی تکھ پڑھ سکتی ہیں ۔ اور حساب بھی ۔ ... ساٹیفکیٹ سماج کا اگر سماج نہ ہو ۔ پنچایت کی ہی کافی ہے عمر میں اور بارہ سال کی ہے ۔ ... والدین چاہتے تا کہ ... بعد ... اُن اصحاب کو لڑکا ... تحقیقات ... دیا جاویگا ۔ داس

رام ... اخبار ... جالندھر

داس کی اروداس

مصنفہ لالہ ... داس کمپونڈر سول ہسپتال ... چھپکر تیار ہے ۔ اسمیں ... طرزوں پر ... کر کے ... میں چھپوا ... گئے ہیں ۔ آریہ ... ہیں ۔ آریہ سماج لاہور وغیرہ ... جالندھر سے ... مصنف سے ملسکتی ہے ...

المشتہر

... داس کمپونڈر سول ہسپتال ...

نمبر ۶ | مطبوعہ ۵ جیٹھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۷ مئی ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

(یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۲۲)

श्रीश्च ते लक्ष्मीश्च पत्न्यावहो-रात्रे पार्श्वे नक्षत्राणि रूप-मश्विनौ व्यात्तम्। इष्णन्निषा-णामुं म इषाण सर्वलोकं म इषाण॥ २२॥

ارتھ - ہے جگدیشور! (جس وراٹ روپی برہمانڈ میں) آپکی شوبھا اور ایشوریہ دو پتنیوں کے سمان - دن اور رات آگے اور پیچھے سورج اور چندرماں کھے ستھانی اور نکشتر روپ ستھانی ہیں - اُنمیں جیسے مکتی کا بھاگی بنائے اور جیسے مرد لوک پراپت کرائے براٹ روپ کھینچے - جاگرت اوستھا میں بیچرنی جگت میں اُس چیتن جہتی مکتی کی تلاش کرا - وید اسے سارستے آنندلن کا انتم سمجھ بتلاتے ہیں - جس برہمانڈ میں کہ شوبھا اور ایشوریہ پرماتما کی موجودگی - نہ صرف موجودگی بلکہ اُسکے پتی لینے سوامی بھاؤ کو ظاہر کرتے ہیں - جس برہمانڈ میں کہ دن اور رات ایک دوسرے کے ساتھ مل کر پھیلنے والی بہار کا ثمر اور پیش نشیب ہیں - جس برہمانڈ میں سورج اور چندرماں دائمی اُنتی کا درشٹانت ہیں - جہاں کہ تاراگن سے جُرأت انترکش روپ کا معراج ظاہر کرتا ہے - اُسی برہمانڈ میں آنندلن کرتے ہوئے نشیہ مکتی کو پراپت ہو سکتا ہے - اور وہ کس طرح پر ایک سے دوسرے اُتم لوک (اوستھا) کو پراپت ہوتا ہوا انت کال برہم لوک کو پراپت ہوتا ہے - دھن ہو تم جگدیشور! دھن ہے تمہاری سچیر خیا!

ہر نہ بچے تمہاری اننت جہاں ملا - اودم تم

ست دھرم پرچارک

جلسہ سالانہ آریہ سماج چندوسی

جیسا کہ مشتہر کیا گیا تھا - ۶ و ۷ ماہ اپریل ۱۸۹۵ء کو اس سماج کا وارشک اُتسب بڑی دھوم اور کامیابی کے ساتھ ہوا - ستھان جلسہ جو ساہو درگا پرشاد صاحب رئیس اعظم چندوسی کا ایک بڑا وسیع احاطہ تھا شامیانہ قنات دری پردہ وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا - اور مکان کی شوبھا بڑھانے و آریہ سماج کی شکشا پھیلانے کے لیے موٹے خوبصورت حروف میں وید منتر نصیحت آمیز سوٹرز (کلمات) زبان سنسکرت ہندی انگریزی اردو فارسی میں تختوں پر چھپیاں دیواروں پر لٹک رہے تھے - دروازہ ستھان جلسہ بیل بوٹوں رنگا رنگ کے نقشوں سے خوب سجایا گیا تھا - اور دروازہ کے اوپر اوم کا جھنڈا پھر پھراتا ہوا دور سے ستھان جلسہ بتلا رہا تھا - ستھان جلسہ دیگ شالہ وغیرہ دیکھکر پراچین رشیوں کا زمانہ یاد آتا تھا - اس دفعہ اُتسب سے قریباً ایک مہینا پیشتر آریہ پُرش مندر کی سجاوٹ میں مصروف تھے اور لالہ رام سروپ و میکو لال نے پُرجوش ممبران سماج نے بہت سے وید منتر و دیگر نصیحت آمیز سوٹرز بڑی محنت و پریم سے خود تیار کیے تھے -

پہلے روز صبح کے وقت سب سے پہلے ہون یگیہ ہوا جسمیں علاوہ ممبران سماج کے بہت سے نگرواسی نہایت پریم و شوق سے شامل ہوئے - اُسکے بعد پنڈت نند کشور جی اپدیشک شرُتی پرتی ندھی سبھا نے ایشور پرارتھنا کرنے کے بعد ہون کے فوائد پر ایک اعلیٰ اُتم ویاکھیان دیا اور صاف طور پر یہ دکھلایا - کہ آریہ سماج سپھارتھ میں دیوتاؤں کو ہتا اور دیوتاؤں کو پرسن کرنے اور سنسار پرک و آتمک روگ دوری کے کارن ہون یگیہ کرتا ہے

سوامی برہمانند و پنڈت سورج پرشاد جی نے بھی اُسکی پُشٹی میں مختصر تقریریں کیں - اس موقعہ پر جلسہ کی برخاستگی کے وقت ایک پورانک پنڈت نے ہون کے فوائد پر کچھ اعتراض اٹھائے - جنکا اُسی وقت سمادھان کیا گیا - پورانک پنڈت صاحب کے ساتھ اُنکے چند ایک چیلے چانٹے بھی تھے - جو شاید خاص شرارت کرنے کی غرض سے اُپستھت ہوئے تھے اور جنہوں نے اپنا مدعا دلی پورا کرنے کی غرض سے شور مچانا و سخت کلمات کہنا شروع کیا - مگر ہمارے پریم کی گفتگو سے اُنکے سنگدل ہردے بھی پگھل گئے - اور شانتی سے صبح کی کاروائی ختم ہوئی - ۶ تاریخ کو بعد دوپہر پہلے نگر کیرتن ہوا جسمیں آگے آگے آریہ پنڈت سو بہت وید منتر

اوچارن کرتے جاتے تھے اور اُنکے پیچھے پیچھے
دو بھجن منڈلیاں پرماتما کے گنانوادگاتی جاتی
تھیں۔ اسی طرح برابر تین روز نگرکیرتن کرکے
سرب سادھارن کے کانوں تک وید دھونی
پہونچائی گئی۔ چار بجے کارروائی جلسہ شروع
ہوئی۔ لالہ سورج رتن جی رئیس مرادآباد اس
جلسہ کے پریذیڈنٹ قرار پائے۔ اول پنڈت
رام نرائن جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور دھرم وشے
پر ویاکھیان دیا۔ جسمیں انہوں نے دھرم
کے لکشنوں کی تعریف اور انپر عمل کرنے
کی ضرورت بیان کی۔ اسکے بعد پنڈت سورج
پرشاد جی نے پورانک مت کا کھنڈن کرکے
ویدک دھرم کی بزرگی بتلائی۔ اور اُن
تمام غلط بیانیوں کی تردید کی۔ جنکو براہمن
دیوتا پبلک میں پھیلا کر آریہ سماج کو بدنام
کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسکے بعد دو
بھجن ہوکر مشہور پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر
کا ویدوں کی عظمت اور یکتا پر ایک پُر اثر عالمانہ
و مؤثر ویاکھیان ہوا جسمیں پنڈت جی نے
بتلایا کہ جسطرح گنگا کے شدھ اور پوتر
جل کے واسطے ہمیں گنگوتری جانا چاہیے
نہ کہ کلکتہ بنارس والہ آباد وغیرہ جہاں اُس
میں بہت سی غلاظت اور میلی ندیاں ملگئی
ہیں۔ اسی طرح دھرم کی معلومات ویدوں
سے حاصل کرنی چاہیے۔ نہ کہ پرانوں وغیرہ
قصوں سے جنہوں نے کہ دھرم کی مریادا
میں بہت کچھ غلاظت ملاکر اُسے بگاڑ رکھا
ہے۔ اُسکے بعد سوامی برہمانند جی کا ملک
کی حالت اور اُسکے سدھار کے وشے پر ویاکھیان
ہوا۔ چونکہ سوامی جی ایک خوش مزاج آدمی
ہیں۔ اسلیئے آپکے لکچر میں پبلک نے بہت دلچسپی لی۔

عین اُسوقت جبکہ قریباً ۸۰۰ حاضرین جلسہ
دم سادھے ویاکھیان سن رہے تھے پورانک
بھائیوں نے جلسہ کے باہر شور مچانا اور
اینٹیں چلانا شروع کیا۔ جسکا فوراً پولیس
کی امداد سے کافی انتظام کیا گیا۔ اور نہایت ہی
بڑی کامیابی کے ساتھ پہلے روز کی کارروائی
رات کے دس بجے سماپت ہوئی۔

کارروائی دوم روز۔ دوسرے روز
بوقت صبح ۷ بجے سے آٹھ بجے تک بھجن ہوتے
رہے۔ پھر پنڈت تلسی رام جی نے ایشور
پرارتھنا کرائی۔ اُسوقت کے جلسہ کے
پریذیڈنٹ چودھری الوپ سنگھ صاحب
رئیس نجھور قرار پائے۔ اور قریباً ساڑھے
آٹھ بجے دھرم چرچا شروع ہوئی۔ اور کئی
آریہ و ہندو پرشوں نے مورتی پوجا۔
دیوتا پوجا اوتار ویدوں کی اُتپتی
سرشٹی کی اُتپتی وغیرہ وغیرہ وشیوں پر
پرشن کیئے۔ جنکا سمادھان پنڈت لیکھرام
جی و ٹھاکر بھابیر سنگھ جی پنڈت
تلسی رام جی و جیون لال شاستری سماج نے
کیا۔ اُسوقت ہندو دھرم سبھا کے چند
پنڈت بھی موجود تھے۔ جنہوں نے
ستیارتھ پرکاش کے لیکھوں پر چند
اعتراض کیئے۔ جسکا اُتر پنڈت لیکھرام
جی نے بہت خوبی کے ساتھ دیا۔ جس سے
کہ معترض آخر چپ ہو گئے۔ اُنکی خاموشی
اختیار کرنے پر پنڈت لیکھرام جی نے اُنپر
پرشن کیا کہ وہ جو ماتھے پر ٹیکا لگائے ہوئے
ہیں۔ اسکا کوئی شاستر کا پرمان دیں۔ ایک
پنڈت نے کہا کہ سنسکرت شبد ٹیکا نہیں
تِلک ہے۔ جسکا اُتر پنڈت دیودت جی

شاستری نے دیا۔ اور ثابت کردیا۔ کہ ٹیکا
سنسکرت شبد ہے۔ پنڈت ہندو دھرم سبھا
نے رامائن کا پرمان دیا۔ جسکا پنڈت دیودت
جی شاستری نے کھنڈن کیا۔ اور کہا۔ کہ
یہہ اُسموقعہ کا ذکر ہے۔ جبکہ سری رامچندر
جی مہاراج گدی نشین ہوئے تھے۔ اور اُنکو
راج تلک دیا گیا تھا۔ کوئی ایسا پرمان دیں۔
جسمیں کہ ہر روز تلک لگانے اور اُسکی ریتی
کا بیان ہو۔ جسپر ہندو دھرم سبھا کے پنڈتوں
نے بعد مشورہ کے جواب دیا۔ کہ اُن کو اسوقت
پرمان یاد نہیں۔ وہ شام کے جلسہ میں اگر
مہلت ملے تو پیش کرسکتے ہیں۔ چنانچہ اُنکی
درخواست پر آدھ گھنٹہ کی مہلت واسطے
پرمان پیش کرنے کی دیگئی۔ مگر شام کے جلسہ
میں کوئی پنڈت ہندو دھرم سبھا کا تشریف
نہ لایا۔

دھرم چرچا میں اسقدر آنند رہا۔ کہ لیکچر
کا وقت بھی دھرم چرچا ہی کو دیا گیا اور
صبح کے وقت کوئی لکچر نہ ہوا۔

کارروائی بعد دوپہر۔ ۶ اپریل سنہ ۹۵ع
اسوقت کے جلسہ کے پریذیڈنٹ شریمان راجہ
جیکشنداس صاحب سی ایس آئی میرٹھی
سے مقرر ہوئے اور شریمان کنور سردار سنگھ
صاحب رئیس نرولی وائس پریذیڈنٹ نیت
کیئے گئے۔ اول بھجن ہوئے۔ اسکے بعد پنڈت
تلسی رام جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور
پھر پریذیڈنٹ صاحب نے ایک مختصر
مگر بڑی دلچسپ مؤثر تقریر میں استری شکشا
کی ضرورت بیان کی اور بتلایا کہ کس طرح
لوگ اودیا کے کارن سچی شکشا دینا نہیں
چاہتے۔ اور براہمن دیوتا اُنکی جھوٹی ٹکسیں

خوشی سے ادا کر رہے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب کی تقریر ختم ہونیکے بعد پنڈت تلسی رام جی اپدیشک نے ایک بڑا دلکش ویاکھیان دھارمک اُتھتا پر دیا جسمیں آپنے نہایت فصاحت کے ساتھ یہہ بات ثابت کی کہ دھارمک شکشا کے بنا سنسار قایم ہی نہیں رہ سکتا۔ اور کہ سچی دھارمک شکشا ویدوں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسواسطے سب پرش و استریوں کو چاہیے کہ ویدوں کی تعلیم حاصل کرنے میں تت پر ہوں۔ ویاکھیان کی سماپتی پر راجہ جگیشر داس صاحب پریذیڈنٹ نے دھنیاواد دیا۔ اور کہا کہ واستو میں جیسے کہ انہیں امید تھی ویسا ہی عمدہ اپدیش پنڈت جی نے دیا ہے۔ اسکے بعد مشہور پنڈت لیکھرام صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ جسمیں اول انہوں نے بابا تلسی داس و بالمیک کرت رامائن کے پرسپر بردوہ دکھلا کر تحقیقات کرنے کا ایک طریقہ بتلایا۔ اور گزشتہ آریہ ورت کی عبرتناک حالت بیان کی کہ کس طرح ہندوؤں پر ظلم ہوئے۔ خون کے دریا بہے اور کس طرح خود غرض براہمنوں نے مذہب میں گڑبڑ مچائی۔ اور یہہ کہکر کہ کسی کو سوائے براہمنوں کے وید پڑھنے کا ادھکار نہیں۔ تمام آریہ ورت کو مورکھ بنایا۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۲ کروڑ ہندو مسلمان اور ۲۶ لاکھ ہندو عیسائی ہو گئے۔ لایق لیکچرار نے تمام موجودہ مذاہب کا نقشہ کھینچکر ثابت کیا۔ کہ ویدک دھرم ہی ایک سچا دھرم ہے۔ اور کہ اسپر چلنے سے ہی کلیان ہو سکتا ہے۔ آخر حصہ لیکچر میں پنڈت جی نے لوکل سماج کا مندر نہ ہونیکا افسوس ظاہر کرتے ہوئے اس سماج کے ساتھ مندر فنڈ کے واسطے اپیل کی۔ کہ اسوقت قریباً ۲۰۰ روپیہ کے لکھا گیا جسمیں قریباً ۱۰۰ روپیہ اسی وقت نقد وصول ہو گیا۔ اسوقت آریہ پرشوں اور سبھاسدوں کے دلوں میں اسقدر آریہ دھرم کا پریم اور جوش بڑھا ہوا تھا کہ اپدیشکوں تک نے مندر فنڈ میں سہایتا دی۔ اور ایک اپدیشک پنڈت سورج پرشاد جی نے علاوہ ایک روپیہ نقد دینے کے جو انکے پاس موجود تھا اپنے سر کا پٹکا بھی اوتار کر دان کر دیا۔ ایک مسلمان صاحب نے مبلغ دس پیسہ دان دیے اور ایک دوسرے مسلمان بھائی نے ایک روپیہ نقد دیا اور پانچ ہزار اینٹیں مندر کے واسطے دینے کا وعدہ فرمایا۔ ایک شخص مالی جلسہ میں پھولوں کے ہار بیچنے آیا تھا۔ دھرم اپدیش کا اسکے دل پر وہ اثر ہوا۔ کہ اسنے ہار بھی جو اسکے پاس تھے۔ دان کر دیے۔ جو اسی وقت نیلام کیے گئے۔ اور ہر ایک ہار عمر روپیہ سے عصہ روپیہ تک فی ہار اسی وقت فروخت ہو گیا۔ اسکے بعد ٹھاکر مہابیر سنگھ صاحب چھانڈک نواسی کا مختصر مگر پر جوش موثر ہنسانے والا ویاکھیان ہوا۔ اسوقت تعداد حاضرین جو ایک وقت موجود تھی۔ قریباً ایک ہزار کے تھی اور علاوہ اسکے بہت سے پرش آئے اور ایک آدھ اپدیش سنکر چلے گئے۔ پولیس کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ جسکی کہ ہندو دھرم سبھا کے ورت کسی قسم کا کوئی وگھن نہ ڈال سکی اور پرمیشور کی کرپا سے بہت کامیابی کے ساتھ نرگھن جلسہ سماپت ہوا۔ پریذیڈنٹ جلسہ شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی و سری مہارانی وکٹوریہ جی کا دھنیاواد دیا گیا۔ جلسہ کے آرمبھ درمیان و دوران میں بابو سندری کا کرشن صاحب مشہور گایک ہارمونیم باجا پر بھجن گائن کرتے رہے جس سے بہت آنند رہا۔ اور جلسہ کی رونق دوبالا ہو گئی۔ بابو صاحب کا آریہ دھرم سے اسقدر پریم بڑھا ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسموقعہ اتسب پر گاین کرنے کے واسطے خاص بھجن تیار کیے تھے۔ جو انہوں نے اپنے خرچ سے چھپوا کر تمام جلسہ میں تقسیم کروائے۔

حسب وعدہ استریوں کے دھرم اپدیش سننے کے واسطے اس احاطہ میں ایک پردہ دار استھان تجویز کیا گیا تھا۔ جسکا راستہ بھی الگ ایک کوچہ کی طرف سے تھا۔ اور بہت استریاں آریہ و ہندو پرشوں کی ہمراہ روزانہ آتی رہیں بیرونجات سے ۸۰ مہاشہ تشریف لائے تھے جنمیں ۹ اپدیشک تھے۔ یہہ سماج شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کا خاص شکریہ ادا کرتی ہے۔ جسنے ایسے موقعہ پر پنڈت لیکھرام جی کو بھیجکر جلسہ کی رونق اور سماج کی طاقت بڑھائی۔

آریہ سماجکے دھرم یگ میں ہندو دھرم سبھا کی وگھن کارک کاروائیاں

وِدِت ہو کہ چندوسی کی چھوٹی سی بستی میں زیادہ تر بنیئے و انکے دعاگو براہمن دیوتا آباد ہیں۔ اور اسجگہ رادھا کرشن آدی کے مندر بکثرت ہیں۔ اور اسواسطے مندروں کے پجاری اور انکے چیلے چانٹے اکثر آریہ سماج کے اپدیش

ایڈیٹوریل نوٹس

(پ)

اودیا نے کس کو کیا کیا ناچ نہیں نچائی۔ اودیا بھگتی ہی یہ ہے۔ کہ انھیں پھنسکر منشیہ اسار کو سار، ناشوان کو اٹل، ناپاک کو پاک۔ اور دکھ کو سکھ سمجھنے لگتا ہے۔ یہ اودیا ہی ہے جسکی بدولت سارا سنسار دھرم کا راستہ چھوڑ کر منشیہ زیادہ سے زیادہ دنیا پرستی میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ چیتن پرماتما کی جگہ جڑ مورتیوں اور قبروں کی پرستش ہونے لگی ہیں۔ ... ناپاکی کو ... کا ذریعہ ... دکھ کے اصلی ... سکھ کا سادھن ... اودیا کی بدولت اندریوں کی غلامی کو آج آزادی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مکتی کے سادھنوں کو ... نہیں ... کا ایک راستہ ہے۔ غلامی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ سنسار میں دکھ کیول اگیان وچار اور اودیا کی بدولت ہی آیا ہے۔ اسلئے اگر سکھ کی خواہش ہے۔ تو اودیا کا ناش اور ودیا کا پرکاش کرو۔

لیکن اودیا کا ناش کرنے کیلئے بڑی مضبوط طبیعت کی ضرورت ہے۔ جو لوگ ذرہ بھر تکلیف برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اودیا کو وہ نہیں بھگا سکتے وجہ یہ ہے۔ کہ جب تک سنسار کی اصلیت یعنی اسارتا کو ٹھیک نہیں سمجھتا۔ تب تک سانسارک خوف اسکے دل سے دور نہیں ہوتا۔ اور اسلئے کسی اصول کا گیان رکھتے ہوئے بھی اسکے لیے اس اصول کی پیروی مشکل ہو جاتی ہے۔ ہم نے ایسے لوگ بہت سے تجربہ میں دیکھے ہیں۔ جو کہ باوجود سچے اصولوں کو سمجھ سکنے کے انکی پیروی کرنے کی جرأت صرف اپنی ... کے خوف سے نہیں کر سکتے۔ ہم نے بڑے بڑے لایق اور ذی علم گریجویٹ دیکھے جنہوں نے باوجود مہینوں تک شراب سے پرہیز کرنے کے صرف اس غلط خوف پر اپنے ارادے کو ڈھیلا کر دیا کہ ان پر اپنے شرابی دوستوں کی لعنت ملامت برداشت کرنے کی طاقت نہ تھی۔ ہم کئی ایک ایسے شخصوں کو جانتے ہیں۔ جو کہ پالسی بخشش کو بڑی بھاری بیہودگی سمجھتے ہیں۔ لیکن صرف اس خیال سے اس بدعادت کو ترک نہیں کر سکتے کہ تعلیم یافتہ پارٹی میں انپر انگلیاں اٹھیں گی۔ ایسے کمزور دل پرشوں میں سے پنجاب کا مشہور بزرگ ڈاکٹر شمبھو چندر مکرجی نہ تھا۔ ڈاکٹر مکرجی کو راجہ شیوراج سنگھ والی ریاست ... نے اپنا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا۔ اور اپنے ہمراہ ... لے گئے۔ راجہ کے آنے کی خبر سنکر راج کے ملازمین نے ایک بڑے شکار سے راجہ کا استقبال کیا۔ اور ایک بڑا جنگلی سور اپنی بہادری کا نتیجہ پیش کیا۔ اس واقعہ کو بہادر راجپوت راجہ نے ایک نیک شگون سمجھ کر اپنے ہمراہیوں میں شکار تقسیم کرنیکا حکم دیا۔ جسکی تعمیل میں ڈاکٹر مکرجی کے لیے بھی ایک خاص حصہ بھیج گیا۔ مکرجی برہمن ہونے کے باعث پکا ویجیٹیرین تھا۔ پس وہ عجیب پیچ و تاب کی حالت میں تھا۔ اگر انکار کرے تو آقا ناراض اگر کھا لیے تو گویا کھا دے۔ تاہم مکرجی کا جواب ... لیکن آخرکار دھرم بہادر کی جے ہوئی۔ ڈاکٹر مکرجی نے شکار واپس کر دیا۔ راجہ نے مکرجی کے دھرم کی توڑتی کے لیئے اور تدبیر سوچی۔ برہمن دیوتا راجوں کے پاس ہر ایک قربان کے لیئے شاستروں سے پرمان نکالنے میں طاق ہوا کرتے ہیں۔ پوتھی بردار برہمنوں کی ایک تعداد نے فتوی بھی دیدیا۔ کہ جنگلی سور کا کھانا شاستروں نے جائز قرار دیا ہے لیکن مکرجی نے انکی ایک نہ سنی اور اپنے اصول پر پکا رہا۔ لیکن کیا آپکے اس عمل سے راجہ ناراض ہوا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ مکرجی کی اخلاقی جرأت کا قایل ہوکر اسکی آگے کی نسبت زیادہ عزت کرنے لگا۔ ایشور کرے کہ ڈاکٹر شمبھو چندر مکرجی سے مضبوط دل بہت سے بزرگ بھارت ورش میں پیدا ہوں۔

لودیانہ عیسائی مشن کی گزشتہ سالانہ رپورٹ میں سے چند ایک انتخاب اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں شایع ہوئے ہیں جنمیں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ گزشتہ سال میں صرف ضلع جالندھر میں ۱۵۱ شخصوں کو بپتسمہ دیا گیا ہمیں آریہ سماج سے تعلق رکھنے کے باعث ہر ایک مذہبی مشن کے کام کی رپورٹ پہنچتی رہتی ہے اور اسلیے ہم نے رپورٹ کے اس حصہ کو بڑی حیرانی سے پڑھا۔ اسمیں شک نہیں کہ گزشتہ سال مسیح کے سپاہیوں کا دھاوا تحصیل نکودر کے چوہڑوں پر زیادہ تر ہوتا رہا ہے۔ اور ایک وقت یہ بھی مشہور ہو گیا تھا کہ نکودر کے کل چوہڑے عیسائی ہوگئے لیکن چونکہ ان سب کی تعداد ... سے کم نہ ہوگی۔ اب تک اپنے کمانے کا کام کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہمیں شبہ ہے۔ کہ آیا انہوں نے دین عیسوی قبول کیا یا نہیں۔ کیونکہ بھارت ورش کی نیچ قومیں محض اپنی مجلسی عزت بڑھانے کے لیے عیسائی ہوا کرتی ہیں۔ اور جو لڑکا دو کا کوئی درج ورانگا

پھنس گیا۔ تو انکی تہ میں زن یا زر کام کیا کرتے ہیں
عیسائی پادری ہمیشہ اپنا کام خفیہ کرتے ہیں جس سے
انکے عقائد کی سچائی میں بڑا بھاری شک ہو جاتا ہے
کیونکہ جو شخص اپنا کام سورج کی روشنی میں کرنیکی
جرات نہیں کرتا۔ اسکی اپنی سچائی کی نسبت شک
ہو جاتا ہے۔ اگر عیسائی پادریوں کو اپنے مذہبی
عقیدوں پر سچا وشواس ہے۔ تو اس اندھیرے
میں شکار کھیلنے کے کیا معنی ہیں۔ مسیحی گرجا صرف
جالندھر شہر اور چھاونی ہی میں ہے۔ اگر اسقدر انسانوں کو
بپتسمہ دیا جاتا۔ تو ممکن نہ تھا۔ کہ ہم کو خبر نہ پہنچتی
پس صاف ظاہر ہے کہ یا تو دو تین سکھوں کے چوہڑوں
کی نسبت رپورٹ ہو گئی ہے۔ کہ وے عیسائی ہو گئے
یا کسی اور جگہ سے امیدوار یہاں خفیہ خفیہ لائے
جاکر عیسائی بنائے گئے ہونگے۔

اس رپورٹ میں ایک اور بڑی دلچسپ بات ہے کہ
صاحب رپورٹر نے یہہ بات ثابت کرنے کی بھی
کوشش کی ہے کہ اب تک مسیحی مشنریوں کو روا کے
وقت کی ہی مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرنی
پڑتی ہیں۔ چنانچہ راہوں ضلع جالندھر میں ایک
مذہبی سکھ کے عیسائی بنانے پر ظاہر کیا گیا ہے
کہ سینکڑوں گانو کے آدمی چڑھ آئے۔ اور عیسائی
خیموں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی لکھتے
ہیں کہ چار پولیس والوں نے ڈنڈوں سے سبکو
دھکا دیا۔ ہم حیران ہیں کہ وے لوگ جو اسقدر غلط
بیانی کر سکتے ہیں۔ وے کس قسم کا دھرم اپدیش کرتے
ہونگے۔ کیا ایسے بڑے واقعہ کے ثبوت میں کوئی
پولیس رپورٹ کی جو ڈنڈے کی کارروائی ہمارے مسیحی
دوست پیش کر سکتے ہیں۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے۔ کہ وہ
دورہ سالہ اور مفصوری کے مزے لوٹتے۔ نوابی زندگی
بسر کرتے ہوئے ولایت لکھ بھیجا کہ ہم مسیح کی خاطر
سے کوسوں دور پہنچکر کام کر رہے ہیں سیل اور

آراور سب سے بڑھکر انگریزی تعلیم نے ایسی بنیادی
قربانیوں کی اصلیت ظاہر کر دی ہے۔ اور اگر
عیسائی پادریوں کو اپنے مشن پر وشواس ہے تو
انہیں اس قسم کی فرضی کارروائی اور فسانہ پردازیوں
کو جواب دینا چاہیئے۔

جہاں عیسائی پادری باوجود سائنس کی
زبردست چوٹوں کے اب تک عیسائی مذہب کے
پرچار کی دھن میں لگے ہوئے جاہلوں کو پھنسانے
کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ وہاں مسٹر گلیڈسٹون
سابق وزیر انگلستان اور مسٹر بالفور موجودہ منسٹر
پارٹی کے لیڈر کی کوششیں عیسائی مذہب کو
سائنس اور علم کی رفتار کے مطابق بنانے کے
لیئے کچھ دلچسپ نہیں ہیں۔ اور پھر جب ہم یورپ
اور امریکہ کی فلاسفی کی موجودہ رفتار کو غور سے
دیکھتے ہیں تو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ آخر کار ان سب
خیالوں پر ویدک سدھانتوں کو فتح پراپت ہوگی
کیونکہ یورپین فلاسفی اسوقت اپنے عمل سے جتلا رہی
ہے کہ وہ رفتہ رفتہ آریہ ورت کی پراچین فلاسفی
کے قدم بقدم چلنے لگ جائیگی۔ لیکن ایسے ہی
جد و جہد کے زمانہ میں اسلامیہ اخباروں کا ایک
نیا راگ گانا اور بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ لودھیانے
کے اسلامی اخبار میں ایک مضمون حال ہی میں شایع ہوا
ہے جسکی سرخی یہہ ہے۔ "کیا جاپان اسلام
قبول کریگا" نامہ نگار نے یہہ ظاہر کر کے کہ
جاپان کے روسا نے مسیحی تعلیم سے تسلی حاصل
نہیں کی بیان کیا ہے۔ روسا جاپان نے ایک
اپنے معزز ممبر کو مذہب اسلام کی تعلیم حاصل
کرنے کے لیئے قسطنطنیہ بھیجا تھا۔ تاکہ اس مذہب
کے حسن و قبح دریافت کرے۔ نوجوان تحقیقات
کرتے کرتے خود مسلمان ہو گیا۔ اور سلطان روم کی

اجازت سے اپنے وطن میں اسلام پھیلانے کی نیت
سے چل پڑا۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ شہنشاہ جاپان اور
امرا نے پہلی کوششوں کی طرف کسی قدر لطف کی
نگاہ سے دیکھنا شروع کیا تھا۔ کہ روس کے ساتھ
جنگ شروع ہو گیا۔ نامہ نگار نے دوسرے نتیجہ یہہ
ظاہر کیا ہے۔ کہ مسیحی ملکوں کی ترقی کا باعث
مسیح کی تعلیم نہیں ہوئی کیونکہ وہ مسیح کے وے خیالات
ہوئے ہیں جو کہ مسیح کی تعلیم کے مخالفت کرنیوالے
ہیں۔ اور خاتمہ پہ جاپان کو اسلام قبول کرنے کے
لیئے یہہ وجہ پیش کی ہے۔ کہ اس مذہب سے بڑھکر
بڑھکر کبھی تسلی دینے والا اب کوئی مذہب
انہیں نہیں ملیگا۔ اس تحریر کے ساتھ جب ہم
اس حال کی تحریر کو پڑھتے ہیں جسمیں لکھا ہے
کہ جاپان کا میکاڈو (بادشاہ) ایک عیسائی
شاہی خاندان کی شاہزادی سے اس شرط پر
بیاہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ گو دلہن اپنے مذہب
میں آزاد رہیگی۔ لیکن اولاد بودھ مذہب کے
اصولوں پر تعلیم پائیگی۔ تو ہمارا تعجب اس
مسلمی تحریر پر اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

اس آزادی کے زمانہ میں جبکہ ہر ایک شخص
اپنے خیالات کو بلا روک ٹوک شائستہ طور
میں پھیلا سکتا ہے۔ اور جبکہ دنیا کی نظر ویدک دھرم کی اعلٰی
سدھانتوں کی طرف پڑنے لگی ہے۔ آریہ سماج کا آپس کے
جھگڑوں میں پڑکر اپنی طاقتیں زائل کرنا ایک
دھرم کے ہتیشی کے لیئے افسوسناک نظارہ ہے۔ اسلیئے
آریہ سماج کے پریمیوں کا فرض ہے۔ کہ ویدک دھرم
کے پرچار کے لیئے غیر معمولی طیاریاں کریں۔ اور پرچار فنڈ
کو ایسا مضبوط کریں۔ کہ ہم نہ صرف پنجاب دیش کی
اودیا کو ہی دور کر سکیں۔ بلکہ ویدک دھرم کی شانتی دایک
تعلیم کو روئے زمین پر پھیلا سکیں ۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

روڑکی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

روڑکی کی سوغات۔ یہاں مٹی کے کھلونے نہایت عمدہ بنتے ہیں مٹی کے چھوارے۔ مٹی کے اخروٹ۔ بادام۔ پستہ الائچیاں ایسی بنتی ہیں کہ پہچاننا مشکل ہے۔ ہم نے کچھ خریدے تھے دریافت پر معلوم ہوا کہ کوچ گر عرصہ دو ماہ سے لاہور گیا ہوا ہے۔ اسلئے اسکو جگہ کی نہ آنا اور اسکی ایک چھوٹی سی کنیا نے یہ کھلونے بنائی ہیں۔ کنیا نے اپنا بنایا ہوا ایک سنگھارہ دیا۔ جو نہایت ہی عمدہ تھا کنیا پاٹھ شالا جالندھر کے پاس بھی دہن ہو تو ایسی استریوں کو نوکر رکھکر کنیا ونکو بھی ایسے کام سکھلائے جاویں۔ تو کتنی کنیائیں ضرورت پر اپنا نرواہ کر سکیں۔

واپسی۔ واپسی کے وقت دو کشتیاں کرلی گئی تھیں۔ اسلئے سونے کے لیے کافی جگہ تھی۔ برانہ کال ہونے پر آریہ پرشوں نے کشتیوں کی دوڑ کی۔ شرط یہہ تھی کہ جو کشتی آگے نکل جاوے وہ مہادیو الکو ہمرو سے۔ اور جنکی ناؤ کا چھچیہ رہجاوے وہ ہردیں۔ ملاحوں کی جگہ ستر آریہ پرشوں نے چپے ہاتھ میں لیے۔ دوڑ ہونے لگی ہماری کشتی کے کپتان لالہ کشور رام اور لالہ امراؤ سنگھ تھے۔ دوسری ناؤ کا کے کپتان لالہ بستی رام اور لدھیانہ باسی لالہ دلداس ہوئے۔ آہا کیا سندر نظارہ تھا۔ کبھی وہ آگے کبھی ہم آگے۔ آخر ہماری کشتی آگے بڑھ گئی جیسے وجئی ہوئی لالہ سالگرام نے چپندہ دوگرانا شروع کیا۔ ۹ بجے کی جگہ ۱۱ ہو گئے گیارہ بجے دوراہا پہنچے۔ لالہ نتھامل جی نے گرماگرم دودھ منگوایا سب نے پیا۔ پھر کھانا کھایا۔ اور ریل میں سوار ہو کر اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ لالہ نتھامل جی نے ۵۰ روپیہ تھا دوبالہ کو دئیے۔ اور یہہ بھی اقرار کیا کہ اور لوگوں سے بھی چندہ جمع کریں گے ایشور انکے پورتارتھ کو سپھل کریں۔

رام شرن دیوراج

بیساکھی پر کٹاس راج میں

آریہ دھرم پرچار

پنڈت گنپتی جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ملتان سے یکم اپریل سنہ ۹۵ء کو روانہ ہو کر روڈا۔ پنڈدادنخان ساجوں میں ویاکھیان دیتے ہوئے دو تین یوم پیشتر میلہ سے کٹاس راج پر پہنچ گئے تھے کٹاس راج پر کسی سماج کی طرف سے انتظام نہیں تھا۔ صرف لالہ دینا ناتھ فرزند لالہ لعل سہائے ٹھیکہ دار نے جو طالب علم دیانند اینگلو ویدک کالج ہیں۔ ماسٹر منہراج باکسی دوسرے کے کہنے پر انہوں نے انتظام خیمہ و مکان کرایہ پر لے رکھا تھا۔ پنڈت گنپتی شرما اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اسی مکان میں جو لالہ دینا ناتھ نے کرایہ پر لے رکھا تھا۔ قیام کرتے تھے۔ سردار جگت سنگھ معہ چند ممبران چکوال سماج و دیگر اشخاص بھی وہاں تشریف رکھتے تھے۔ میں ۱۰ اپریل سنہ ۹۵ء کو کٹاس راج پر پہنچا صبح پنڈت گنپتی جی مجھکو ملے۔ انہوں نے دو یوم کا حال جو سردار جگت سنگھ و دیگر ممبران نے بذریعہ طعنہ زنی (سخت الفاظ) پنڈت جی کیساتھ سلوک کیا تھا سنایا۔ شکر بہت خوش ظاہر کیا۔ پنڈت جی کو کہا گیا۔ کہ مالک مکان لالہ لعل سہائے صاحب تشریف لاویں گے تو پھر آپکے ساتھ کوئی بھی بدسلوکی سے پیش نہیں آویگا۔ یہہ بات پنڈت جی کو کہی گئی تھی پھر ۱۱۔ اپریل سنہ ۹۵ء کو کسی ممبر نے کسی کی سازش سے پنڈت جی کو کہا کہ جب تم ہم لوگوں کو بوجہ تبلاتے ہو تو لوچڑ خانہ کے پلیٹ فارم پر آپکو کچھ دینے کی اجازت نہیں ہو گی پیچھے تحقیقات سے یہہ معلوم ہوا۔ کہ مکان کسی آپکے چیلوں میں سے یہہ بات خود بناکر پنڈت جی کو کہی تھی۔ پنڈت جی کو کہا گیا کہ آپ شانتی رکھیں میں وہاں مکان پر جاتا ہوں۔ دریافت کرنیکے لیے اگر یہہ بات ٹھیک ہوئی۔ تو پھر ہم کچھ بندوبست آپکے لکچر دلوانیکا کرینگے۔ ہمارے پاس لوٹیاں کھیس دری ہے۔ اور بھی بہتر سے بہتر انتظام لکچر کا کیا جاویگا۔ اگر خیمہ نہ ہوا۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جب میں وہاں مکان پر گیا۔ تو ماسٹر منہراج۔ پنڈت راجہ رام وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ اسی اثنا میں لالہ لعل سہائے صاحب ٹھیکہ دار

پنڈت داؤد سنگھ بھی تشریف لائے۔ چند منٹ
کے بعد لالہ جی کو الگ بلا کر سارا حال عرض
کیا گیا۔ سنکر حیران ہو گئے۔ بعد ازاں لالہ
لعل سہائے صاحب نے زبان شریف سے
فرمایا تھا۔ کہ دوسرے مذاہب والے ہم سے
اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ اگر انہیں کچھہ
ان بن ہو گئی تو بدنامی ہوگی۔ میں نے
عرض کیا آپکی رائے ٹھیک اور راستی پر
ہے۔ پھر کوئی ایسی تجویز کیجاوے تو انہیں
اتفاق رہے اور اوپدیش بھی سب کے ہوں
اُسی وقت مجھہ کو پھر ماسٹر ہنسراج کے پاس
لے گئے۔ اور ذکر کیا گیا۔ ماسٹر ہنسراج نے
کہا کہ بے شک لیکچر دیں۔ پھر مجھہ کو لالہ لعل سہائے
صاحب نے کہا کہ پنڈت جی کو بازار سے بلوا لیجو
آپکو اختیار ہے۔ کہ لیکچر دیں کوئی منع نہیں
کریگا۔ ایک گھنٹہ کے بعد سب بھائی یہاں پر
خیمہ لگا ہوا تھا تشریف لے گئے۔ پنڈت جی
کو میں اپنے ہمراہ لے گیا۔ بیٹھے بیٹھے ۳ بج گئے
کہ پنڈت جی کو بولنے نہ دیا گیا۔ پنڈت جی
ناراض ہو کر اُٹھ گئے۔ جب لالہ لعل سہائے
صاحب کو یہہ سارا ماجرا سنایا گیا۔ تو پھر انہوں نے
مجھہ کو کہا کہ کیا باعث ہے۔ کہ پنڈت جی کا
لیکچر نہیں ہوا۔ اب میں کھڑا ہوں پنڈت جی
کو بلا لاؤ۔ اب انکا لیکچر دلوایا جاویگا۔ پنڈت جی
کی مرضی تھی کہ وید پرچار کے فوائد پر لیکچر دلوایا
جاوے۔ جب پنڈت جی لالہ لعل سہائے کے
پیغام پر آپہونچے۔ ماسٹر ہنسراج کے پاس
آکر بیٹھے تو ماسٹر جی نے آہستہ پنڈت جی سے
دریافت کیا کہ آپ کس شے پر دیاکھیان دینگے
سو نیتی جا پر دینگے۔ ۱۰ ماہ اپریل سنہ ۹۵ء
کو پنڈت بالک رام نام پتہ مجھے یاد نہیں۔
اوپدیشک سناتن دھرم سبھا تھا۔ یا کوئی اور
مہاتما ہونگے۔ کالستی سے آئے ہوئے تھے انکا
لیکچر سردار جگت سنگھ اور پنڈت گنپتی شرما نے
سنا تھا۔ اور باتیں نوٹ بھی کی گئیں اور
ایک منتر جو بالک رام نے یجروید کا بتلایا تھا
جب پرشن پنڈت گنپتی شرما نے کیئے تو یہہ
یجروید ہے دکھلائیے ۴۰ ادھیائے ہیں
ہے تو اسپر پنڈت بالک رام بہت شرمندہ
ہوا۔ لیکن اجازت اُسکے لیئے مانگی گئی
نہ ملی۔ جب دیاکھیان میں اشدھیاں پنڈت
بالک رام کہتے تھے تو جتلائی جاتی تھیں۔ پھر
دوسرے دن ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۹۵ء کو بعد
۳ بجے کے پنڈت گنپتی شرما اوپدیشک پرتی
ندہی سبھا پنجاب نے دیاکھیان الیا پرتیم
ویدوں اور شاستروں کے پرمان دے دیکر
دیا۔ کہ سب سادھو لوگ اور سنیاسی جو
سنتے رہے ہیں۔ پنڈت جی کی دیا کی تعریف
کرتے تھے اور دیاکھیان سنکر بہت آنند ہوئے
کیونکہ انکا کوئی بچن بن پرمان نہیں تھا
شاستروں کے حوالہ دے دیکر ہر ایک کو
آنند کرتے تھے۔

پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں التماس
ہے۔ کہ پنڈت گنپتی جی ودوان جیسے اوپدیشک
ایسے میلوں پر جہاں پر سادھو سنیاسی
وغیرہ اکثر ہوتے ہیں بھیجا کریں۔ جو ست
است کا نرنے ویدوں اور شاستروں کے
پرمان دیکر اُن کو سیدھے راستہ پر لاکر
آنند کیا کریں۔ اور سب لوگ بھی آنند
اُٹھاویں۔ جب پنڈت جی کا لیکچر ہوتا
تھا۔ تو ایک شخص نے پرشن کیا کہ آیا مانس
بھکشن وید ورودھ ہے یا نہیں۔ پنڈت جی
جواب دینے کو تیار تھے۔ کہ سردار جگت سنگھ اُٹھ
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ آدہ گھنٹہ کے بعد
جواب دیا جاویگا۔ جب آدہ گھنٹہ گزر گیا۔ تو پھر
اُسنے عاجزی سے سوال کیا کہ میرے پرشن کا
اُتر دیویں تاکہ میرے سنشے نورت ہوں۔ کسی
نے کچھہ دھیان نہ دیا۔ آخر لاچار ہو کر کہنے لگا
کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ مجھہ کو اتنی
دیر تک ٹھہرایا گیا اور جواب سے ٹال مٹال
یہہ ایسی سبھاؤں کا کام نہیں ہے۔ جنمیں دھرم کا
اوپدیش ہو۔ یہہ سبھائیں گندم نما جو فروش ہیں
پھر آخر کہنے لگا۔ کہ یہہ ماسٹر ہنسراج جی بیٹھے
ہیں۔ اور بڑے دھرماتما ہیں مانس کیوں گریز
کرتے ہیں۔ ماسٹر ہنسراج نے فرمایا کہا نے
ہیں۔ آپ جائیے۔ آپ جائیے۔ ایسے الفاظ
سنکر دیگر اشخاص اور سادھو اور سنیاسی جو
وہاں پر موجود تھے۔ کیا بچار کرینگے۔ کہ سماج
کے دھرماتماؤں کا جو دور دراز سے دھرم کا اوپدیش
کرنے کے لیئے آتے ہیں۔ اندر سے اور اور
باہر سے اور ہی سب ہے کہ سماج کی ترقی نہیں
ہو سکتی۔ اور لوگ ہندو بھائی بھی شکایتیں
کر رہے ہیں۔ میں نے اُس وقت لالہ لعل سہائے
کو ڈھونڈا نظر نہ آئے۔ تاکہ پنڈت گنپتی شرما
اوپدیشک پرتی ندہی سے جواب پرمان شاستر
کا دیکر دلوایا جاوے تاکہ پرشن کنندہ کا
شانت ہو جاوے۔ اور ایسے سخت الفاظ
نہ اُچارے جو اُسنے حق میں ماسٹر ہنسراج کے
کہے ہیں بلکہ سماج کو کلنک لگایا ہے۔ جب
سردار جگت سنگھ کا لیکچر ہوتا تھا تو ایک برہمن
ساہیوال ضلع شاہپور نے سوال کیئے کہ پرمیشور
نراکار ہے یا ساکار اسپر آدہ گھنٹہ سوال و جواب
ہوتے رہے۔ دلیلیں بہت پیش کی گئیں۔ لیکن

اُس برہمن کو اسقدر ہچکیاں یاد تھیں کہ ہر دلیل کو کاٹ دیتا تھا۔ پھر پنڈت راجہ رام بھی اوٹھے وہ بھی اُسکی پوری تسلی نہ کر سکے پھر ماسٹر ہنسراج نے جواب دینا شروع کیا ماسٹر جی کے جواب بھی اُسکو پوری پوری تسلی نہ دے سکے۔ کچھ دیر تک یہہ مباحثہ ہوتا رہا۔ آخر کار اُسی برہمن نے یہہ طعنہ زنی کی کہ میں ایک ہوں میرے سوال کے جواب دینے میں تین بڑے بڑے ودوان جو اپنے تائیں خیال کرتے ہیں پورا جواب اور تسلی بخش نہ دے سکے۔ اِسپر کتنی ہندو لوگ اور دیگر سادہو وغیرہ تاڑی مار چلدیئے۔ پنڈت گنپتی شرما نے مجھہ کو کہا تھا۔ کہ اگر مجھہ کو اسکا جواب دینے دیتے تو ایک دو بیان میں ہی اُس برہمن کا ہر دا اشانت کیا جاتا۔ کیوں ایک گھنٹہ بیفایدہ کھویا جاتا اور کیوں ندامت اوٹھانی پڑتی۔ یہہ حال کتاس راج پر لاہور آریہ سماج کی طرف سے پرچار کا پربند ہوا ہے اخبار بھارت سدھار لکھتا ہے۔ کہ ۱۲ آدمی لاہور سے گئے تھے۔ انکا ریلوے کرایہ وغیرہ کون دیگا۔ یہہ اخراجات کالج پر نہیں ڈالنے چاہییے۔ اگر پرتی ندہی کی طرف سے دو تین ودوان پنڈت اسموقعہ پر آجاتے تو ایسی ہتک اور ندامت نہ اوٹھانی پڑتی جیسا کہ حال میں پرتی نندہ سے سرزد ہوئی ہے جب پنڈت گنپتی شرما اوپدیشک پرتی ندہی سبھا پنجاب اپنے منوہر ویاکھیان سے ہر ایک سننے والے کو لابھہ پہونچایا۔ تو پھر تجویز کی گئی کہ کچھہ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیے اکتر کیا جاوے۔ ۱۲ ماہ حال ۱۹۵۲ء کو صبح ½ ۶ پنڈت جی مجہہ لالہ سورج چند و دیگر ایک ممبر

پنڈ دادنخاں میرے مکان کے نزدیک مجھکو بازار میں ملے۔ یہاں پر میں مع عیال و اطفال اترا ہوا تھا۔

مفصلہ ذیل دان وید پرچار فنڈ کے لیئے دیا گیا۔ لبھو رام خزانچی آریہ سماج ملتان ۱۲ عورت ایضاً ۸ لڑکا ایضاً ۸ و لڑکی ایضاً ایک روپیہ ہر ایک ۸ کسی ممبر نے کسی سماج کی طرف سے دان دیئے تھے نام یاد نہیں ۲ لالہ سورج چند ۸ باقی رقومات دوکانداروں وغیرہ سے دان لی گئیں۔ پھر اُسکے بعد میں مع لالہ سورج چند و دیگر دو تین ممبروں کے نام مجھے یاد نہیں ہے۔ کوشش وید پرچار فنڈ کے لیئے کی۔ پرمیشور کی سہایتا سے سب دوکانداروں اور برہمنوں بلکہ ہنوتوں نے اور دیگر کھیلنے والوں نے وید پرچار کے لیئے دان دیا مبلغ ۹ جمع ہوئے پھر میں روٹی کھانے کے لیئے چلا گیا۔ لالہ سورج چند کی زبانی دریافت ہوا۔ کہ جب ماسٹر ہنسراج و پنڈت راجہ رام نے دان دینے والوں کو دیکھا۔ تو یہہ سوال اُنہوں نے ہمپر کیا کہ کس کی اجازت سے چندہ وید پرچار کے لیئے کر رہے ہو۔ جواب دیا گیا۔ کہ یہ لوگ دان دے رہے ہیں۔ آپکے ماتحت نہیں ہے۔ اگر ماتحت ہے تو انکو روک دیں نہ دیویں۔ جب یہہ حال اُنہوں نے دیکھا تو فوراً اُنہوں نے بمدد لالہ دینا ناتھہ دھکوال سماج تھالی بر آمدہ چندہ کالج بازار میں پھیرنی شروع کردی مجھہ کو بازار میں ملے اور جب میں نے دان دیا تھا۔ کالج کے لیئے اسوقت قریباً ۱۸ روپیہ کی نقدی تھالی میں ہوگی بعد ازاں اُنہیں چند ممبران سے وید پرچار کے لیئے دان

مانگا گیا۔ تو ایک کوڑی کسی نے نہ دی بلکہ انکو کہا گیا۔ کہ بھائی میرے تعصب کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہہ دو لو دھرم کے کام ہیں دونوں کو مدد دینا چاہیئے۔ کون سمجھا یا تعصب اُنکی رگ رگ میں ایسا گھسا ہوا تھا کہ کیا عرض کروں۔ اُن سب نے ملکر شاید ۵ روپیہ کالج کے لیئے دیئے ہوں۔ ملکر لالہ دینا ناتھ سے بھی دان وید پرچار کے لیئے مانگا گیا۔ اُنکا دان نہ دینا کوئی سبب نہ تھا۔ شاید تو کالج میں کسی سے وعدہ کر چکے ہیں۔ یا ماسٹر ہنسراج سے ڈرتے ہونگے۔ اُنکے والد بزرگوار لالہ لعل سہائے سے دان لینے کے لیئے گئی اُنہوں نے زبان شریف سے فرمایا تھا کہ اگر دان کالج کو دیا تو وید پرچار فنڈ کے لیئے اتنا ہی دان دینگے۔ میں دو تین گھنٹے کے بعد ملتان کی طرف روانہ ہو آیا۔ اِسلیئے کمیٹی پر ارتھنا سجدمت لالہ لعل سہائے صاحب ٹھیکہ دار پنڈ دادنخاں ہے۔ کہ اگر جناب نے جتنے روپیہ یا انکے فرزند نے کالج کو دان دیئے ہوں تو کرپا کر کے مطابق وعدہ آں مہربان اُتنے ہی روپیئے وید پرچار فنڈ کے لیئے جلدی عنایت لاہور فرمادیں۔ تاکید اخیال فرماویں۔

خیر مینیجری پرارتھنا ہے (۱) اگر کوئی سوال دربارہ ماس بھوجن کرے تو جواب و دیا انکو دینا مناسب ہے۔ کیونکہ ویدوں اور شاستروں میں ماس بھکشن نشیدہ ہے۔ دیکھئیے اخبار ست دھرم پرچارک نمبر ۳ مطبوعہ ۱۷ پوہ سمت ۱۹۵۲ مطابق ۲۹ دسمبر ۹۳ء ملتان شہر آریہ سماج جسمیں ویدوں شاستروں کے منتروں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو ماس بھکشن نشیدہ ثابت کیا ہیں۔ اگر جواب نہ دیا جاوے تو نتیجہ دھرم کیا

جو آریہ سماج نے اختیار کیا ہوا ہے بڑی
ہانی اور بے قدری ہو رہی ہے۔ (۳) بھائیوں
سے آپس میں اتفاق سے رہنا مناسب ہے علیحدگی
سے کیا حاصل۔ (۴) تعصب تیرا خانہ خراب
ہو۔ ہم بھائیوں میں ایسا تعصب پھیلا ہوا
ہے جو آپس میں لڑ رہے ہیں۔ (۵) ہم اُن بھائیوں
کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ تن من دھن سے
کالج ویدپرچار فنڈ کنیا مہاودیالہ وغیرہ کو
حسب توفیق امداد دیویں۔ کیونکہ یہہ سب
دھرم کے کام ہیں۔ (۵) بخدمت ممبران
چکوال سماج پرارتھنا ہے۔ کہ دشمنی بھاؤ
اور تعصب کو چھوڑ کر پریتی پوربک اُو
بیجا سکتی ویدپرچار فنڈ اور کنیا مہاودیالہ
کے لیئے دان دیں۔ جیسا کہ کالج کے لیئے دل
کھولکر دیتے ہیں۔ اور تعصب ترک کریں۔
کیونکہ آپ سب بھائیوں نے مل کر کام کرنے
ہیں جو ادھورے پڑے ہیں۔ (۶) اخبار
ہمارے شنڈار پنجاب میں سب اوپدیشکوں کے
نام درج ہوئے ہیں۔ سوائے پنڈت گنپتی جی
کے جنکے ویاکھیان پر پران شاستروں سے
سب آنند ہوئے تھے۔ اُنکا نام بھی نہیں دیا
کیا یہہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

راقم آپکا آریہ ممبر
لبھو رام ساکن خوشاب خزانچی
آریہ سماج ملتان شہر

آریہ سماج پنڈدادنخاں

اس دفعہ بیساکھی کے میلہ کے موقع پر سبھا کے بیس روپیہ چندہ اوپدیشک فنڈ کے واسطے لالہ فقیر چند و لالہ سورج چند ممبران آریہ سماج پنڈدادنخاں نے جمع کیا۔ منجملہ ۲۰ روپیہ کے لالہ لبھو رام خزانچی ممبر آریہ سماج ملتان نے ۵ روپیہ اور سیکرٹری صاحب آریہ سماج گجرات نے ۱۰ روپیہ چندہ دینے کے علاوہ ہر دو صاحبان نے وصولی چندہ میں ہمراہ لیکر تکلیف اٹھائی اور امداد دی۔

(۲) ایک لڑکی مسمات دیوکی بنت ہیم راج ساکنہ چکوال جو کہ عرصہ گیارہ سال سے کہ اُسکی عمر تقریبًا آٹھ سال کی تھی۔ اُسکی والدہ نے عدم موجودگی اُسکے والد کے کسی لحاظ سے مسمی گوربکھ ساکن گھائیوالا سے جسکی عمر تقریبًا اسّی سال کی تھی شادی کردی تھی۔ جسکا نتیجہ یہہ نکلا۔ کہ جب دختر سن بلوغ کو پہنچی۔ تو عورت و شوہر میں ہر وقت باہم نفاق و فساد رہتا تھا۔ چنانچہ یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ دختر مذکور نے جب گھر سے شوہر کی عمر رسیدگی سے تنگ تھی۔ چھٹکارا نہ پایا۔ تو اُسکو مسمی [illegible] قوم کا مسلمان تھا۔ اغوا کر لیگیا۔ اُسکے شوہر نے دعوی کیا لالہ فقیر چند ممبر سماج پنڈدادنخاں جو کہ دھرم پر اپنا سر دینے تک دریغ نہیں کرتا۔ فی الفور تحصیل بھیرہ میں جہاں مقدمہ دائر تھا پہنچکر امداد دی اور مقدمہ کی پیروی کی اور دختر مذکور کو تسلی دلاسا دیکر سماج بھیرہ کی معرفت بخانہ اہل ہنود رکھا۔ اور مسلمانی لباس اوتار کر کپڑے اہل ہنود کے اپنی گرہ سے پہنائے۔ [illegible] مقدمہ پر بھیرہ گیا۔ و ملزم کو تین ماہ قید اور پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ پھر گوربکھ شوہر [illegible] پنڈدادنخاں چلا آیا اور سماج سے کہنے لگا۔ کہ آپ سماج کے لوگ اسکو اپنے پاس رکھیں۔ میں اسکو ہمراہ نہیں لیجا سکتا۔ کیونکہ نہ کوئی وہاں سماج ہے۔ اور نہ کوئی میرا غمخوار ہے۔ پولیس کا درجہ غایت خوف ہے۔ مجھ سے اسکی شادی نہیں ہوسکتی۔ پھر فقیر چند نے اسکو سمجھایا کہ سماج خود اسکو شدھ کریگی۔ تم ساتھ ہو اور شدھی کے بعد ہمراہ لیجانا۔ اسنے انکاری ہوکر کہدیا۔ کہ عورت کی عمر اسوقت اٹھارہ اُنیس سال کی ہے۔ اور میں عمر رسیدہ ہوں۔ اسی واسطے آگے بھی باہم تنازع رہتی تھی اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ میں اُسے دست بردار ہوں۔ اور دختر مذکور نے بھی صاف کہدیا۔ اور مقدمہ کے وقت بھی یہی کہدیا ہوئی تھی کہ خواہ کسی کے حوالہ کردو جو ظلم ہو۔ میں اُسکے ساتھ نہ جاؤنگی۔ میں نے اُسے چھٹکارا پانے کے واسطے مسلمان کا ساتھ قبول کیا تھا۔ اگر اُسکے ساتھ روانہ کروگے تو میری شادی کی کچھ ضرورت نہیں۔ [illegible] گوربکھ نے کہا کہ کوئی [illegible] لکھ دے [illegible] اُسنے بخوشی خود تمسک بیدخلی عورت کا لکھدیا اور فقیر چند ممبر آریہ سماج نے دختر کو اپنی دختر بنا کر ایک مکان کرایہ پر محلہ اہل ہنود میں اسکے رہنے کو دیدیا۔ اور محلہ کی عورتوں سے کہا کہ اپنا دھرم اچھا ہوتا ہے۔ دیوکی مذکورہ کو ست دھرم کا اوپدیش کرنا اور بیچاری بیکس یتیم [illegible] خوش کلامی سے پیش آتا۔ چنانچہ دیوی مذکورہ [illegible] اپنی گرہ سے اپنے دھرم کی [illegible] جان کر [illegible] اور [illegible] عوض [illegible] باقی آئندہ

راقم
فقیر چند ممبر آریہ سماج پنڈدادنخاں

عام خبریں اور رائیں

میرٹھ میں ایک فقیر ایک تعلیم یافتہ بیل لایا تھا جو نشان دیکھنے پر خود آدمی کے پاس جا کھڑا ہوتا تھا۔ نشان صرف اسقدر کافی ہوتا تھا کہ چھپانے والے بابا کے پاس پہونچ جا۔ چار خانے کے گرنتھ رسے بابا کے پاس چلا جا وغیرہ ہم نے ایک توتا دیکھا تھا جو کھوٹا روپیہ رکھ دیتا اور بندوق چلاتا تھا۔ شکشا عجیب چیز ہے جب حیوانوں پر اسقدر اثر کرتا ہے تو انسانوں پر تو اسکے اثر کا کہنا ہی کیا ہے۔

امریکہ کے ممالک متحدہ میں مستورات کی رغبت قمار بازی کی طرف ہوتی جاتی ہے۔ خصوصاً گھوڑدوڑ پر بازی لگاتی ہیں۔ بڑے ججوں اور معزز پیشہ ور آدمیوں کی عورتیں اس حرکت ناروا کی مرتکب دیکھی گئی ہیں۔ لیکن ضعیف الاعتقادی کا یہاں کیسی اچنبھا ہے۔ بازی میں کبھی [illegible] دلواتی ہیں کہا جاتا ہے کہ مردوں کی مذہبی تقلید کا یہہ نتیجہ ہے۔

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے۔ کہ عادی مجرم اپنے جسم اور چہرہ کی بناوٹ سے پہچانا جاتا ہے۔ اسکا قول ہے کہ پیدائشی مجرم زرد چہرہ پر جلد جھریاں لانیوالا بدصورت کان اندر کو گھسی ہوئی تھوڑی اور چھوٹی داڑھی رکھنے والا ہوتا ہے۔ اسی لیکن طاقتور دل [illegible] کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ آنکھیں غیر معمولی تیز اور باقی حواس سست رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے عام عقائد بیان کیا ہے۔ اور بعض اوقات۔ حیرت انگیز مستثنیات کا سامنا پڑتا ہے۔

زمانہ حال کی سائنس نے جرموں کی سراغ رسانی میں [illegible] گرافی سے بھی مدد لی ہے ثابت ہوا ہے جعلسازی کی اصلیت کھولنے میں یہہ ہنر بڑا مفید کام کریگی۔

ایک امیر ہند کے لیڈر نے اپنی لڑکی کو جو چار ہزار کے زیور سے لدی ہوئی تھی۔ ایک بوڑھی عورت کے ساتھ سفر میں بھیجدیا۔ ایک ڈاکو نے گاڑی میں داخل ہو کر زیور اتار لیا۔ اور دونوں کو نیچے دھکیل دیا۔ افسوس کہ زیور کی بدولت سینکڑوں جانیں ضایع ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارے تعلیم یافتہ بھائی تک نہیں سمجھتے۔

پنجاب کے لاٹ صاحب نے اقرار کیا ہے۔ کہ مسٹر کونسل واضعان قانون ہند سے ایسا قانون جاری کرائینگے۔ جو کہ لاہور شہر کی انارکلی بازار کو فاحشہ عورتوں سے پاک کرنے میں مدد دے یہہ سب پوترتا پرچارنی سبھا کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی کے گزشتہ امتحان انٹرنس میں ۴۵ لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔ لیکن انمیں شاید دو تہائی سے زیادہ عیسائی لڑکیاں ہونگی۔

لالہ پرمیشوری سہائے بی اے (جنکا انتقال بھیرہ میں ہوا تھا) کی یادگار میں پوترتا پرچارنی سبھا لاہور پوترتا کے لیکچروں کا انتظام کر رہی ہے جو صاحب پرچار کو جانا چاہیں۔ انکا سفر خرچ میموریل کمیٹی دینے کو تیار ہے۔ بھیرا نواسیوں نے مرحوم کے نام پر ایک پتری پاٹ شالا (زنانہ مدرسہ) کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔

روس میں سن بلوغت ۲۱ سال کی عمر سمجھا جاتا ہے۔ پراچین آریہ ورت میں بلوغت کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔

مرحوم مہاراجہ میسور کی رانی صاحبہ نے کاشی میں ایک شوالہ اور مکان بنوانا آرمبھ کیا ہے جسمیں [illegible] پاٹھن کے لیے رہینگے۔

پیرس۔ علاقہ فرانس میں مرچ کا تک ایک سنسکرت ناٹک کا تماشہ ترجمہ کر کے کیا گیا۔

بنگال میں ایک شخص نے اپنی ماں کو گلا گھونٹ کر اسوجہ پر مار ڈالا۔ کہ اسنے ایک لڑکے کو کچھ زیور زیادہ دیدیا۔

کرشنگڈھ کے سوم یگیہ میں بکرا مارنے پر ہندوؤں اور جینیوں وغیرہ نے بڑی ناراضگی ظاہر کی ہے۔

بیساکھی کے گزشتہ میلے پر کئی جگہ ہندو مستورات کو بدمعاش چھیڑتے رہے۔ افسوس کہ ہمارے ہندو بھائی اب تک نہیں سمجھتے۔ کہ [illegible] حیا کیا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

رسید زر منجانب منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ اپریل ۹۵ء

یکم اپریل ۹۵ء بقایا ماہ مارچ ۹۵ء

ایضاً لالہ بھوجا رام ممبر آریہ سماج [illegible] معرفت پنڈت امرت [illegible] دشانش [illegible] سماج ماہ مارچ ۹۵ء تک

۲ — شریمان پردھان جی جالندھر بواسطے اخراجات بجٹ منظور شدہ میں سے

۷ اپریل آریہ سماج کرنال سفر خرچ اوپدیشکان سالانہ جلسہ پر

ایضاً مرلی ایضاً

ایضاً کرنال [illegible] فنڈ

ایضاً ایضاً دشانش

لالہ پرمیشوری داس منتری آریہ سماج ہانسی دشانش

ایضاً ایضاً وید پرچار فنڈ

۱۰ اپریل [illegible] منتری سماج [illegible]

بقیہ مراسلات

شہر ڈیرہ غازیخاں

کارروائی جلسہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء

سلسلہ کیلئے دیکھو سدھرم پرچارک جالندھر نمبر ۹ جلد ۷

بعدہ لالہ جاکم داس جی اُپ پردھان سماج نے موثر الفاظ میں ایشور پراتھنا کی۔ جس کے بعد سکرٹری سماج نے مختصر الفاظ میں ہون یگیہ دھرم اوپدیش کی ضرورت بیان کرکے حاضرین کو اس موقعہ پر کی کارروائی کا پروگرام سنایا۔ اس روز کے لیئے لالہ ملاپ چند سہایک کو اپنے پتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرانے کے واسطے آمادہ کیا گیا تھا۔ جو انہوں نے برادری کی مخالفت کی پروا نہ کرکے بڑے استقلال و حوصلہ سے منظور کیا۔ ایک برہمچاری برہمانند جی نے ویدک ریتی کے موافق یہ سنسکار کرایا۔ لوگ نہایت توجہ کے ساتھ یہ سب کارروائی دیکھ رہے تھے ہون کی سگندھی سے استھان مہک رہا تھا۔ سنسکار کی سماپتی پر بھجن ہوئے۔ اور جناب دیوان تیرتھ رام صاحب ڈپٹی کلکٹر جو یہاں کے بڑے رئیس ہیں تشریف لائے۔ ایک روپیہ برہمچاری جی کے نذر کیا۔ برہمچاری جی نے یہ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا۔ اور اسکے سوا مبلغ اسی فنڈ کے لیئے نقد وصول ہوئے تفصیل لالہ ہری رام صاحب ... لالہ ... داس نمبر

لالہ ملاپ چند سہگل سہایک ... متفرق ... برہمچاری جی نے وید منتر پر اپنا سوترپدیش دیاکھیان شروع کیا۔ دیر بہت ہو گئی تھی۔ اور اکثر لوگ دریا سے واپس اپنے گھروں کو چلے گئے تھے مگر جن لوگوں نے آپکا یہ دیاکھیان سنا آپکی اعلیٰ لیاقت و دویا شکتی کی داد دیتے تھے۔ شہر کے برہمن بھی وید منتروں کی دیاکھیا سنکر آپکے بڑے ودوان ہونیکے قایل تھے اور نہایت پریم کے ساتھ دیر تک بیٹھکر یہ لکچر سنتے رہے۔ جن وید منتروں سے پوراناک بھائی مورتی پوجا سدہ کرتے تھے۔ اس خوبی کے ساتھ آپکے ارتھ کیئے۔ کہ حاضرین آپکی لیاقت کو دیکھکر حیران ہو گئے۔ اور ان معقول ٹھیک ارتھوں کو سنکر سوامی کیشوانند کے ویدوں سے مورتی پوجا کے لکچر کا وشواس ٹوٹ گیا۔ اور ان کو یقین ہو گیا۔ کہ ویدوں میں کیسے کیسے انمول رتن بھرے ہیں۔ آج وید منتروں کی دیاکھیا کی تشریح سنکر سب کو نشچے ہوا کہ وید کل علوم ودیا کا منبع ہیں۔ اسی بنا پر ان سے سب سائنس کے اصول نکلتے ہیں جتنی اس لکچر کی کیا تعریف کریں۔ دیاکھیان کی سماپتی پر بھجن و آرتی ہو کر اس جلسہ کی کارروائی بوقت دوپہر ختم ہوئی۔ شام کے وقت برہمچاری جی تیار تھے۔ اور انکی خدمت میں التماس کیگئی۔ کہ آج رات کو ایک سرمن دیئے جاویں۔ اور صبح تشریف لیجا سکتے ہیں۔ انہوں نے کرپا کرکے یہ درخواست منظور کی۔ اور رات کو پریتی بھوجن و سرمن کے لیئے کل ممبران و سہایکان آدی کو مدعو کیا گیا۔ بھجن منڈلی نے بھجن گائے۔ پھر برہمچاری جی نے اُپاسنا کرائی۔ ایک بھجن ہو کر آپ کا سرمن شروع ہوا۔ دھرم اوپدیش قابل تعریف تھا۔ اسکے خاتمہ پر سکرٹری سماج کی درخواست پر سندھیا کے منتر پراچی دگ اگنی آدی کی تشریح فرمائی جو نہایت معقول تھی۔ اور جو شکوک و اعتراض ہر و شتا کے متعلق خاص خاص الفاظ کے بارے میں پیدا ہوتے تھے رفع ہو گئے۔ اسکے بعد بھجن ہوتے رہے۔ اور سب نے بھوجن پایا۔ تعداد حاضرین ۵۰ کے قریب تھی۔ فقط

راقم

جیون لال سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں

اشتہارات

بر کی ضرورت

ایک ایسے بر کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ کھتری ہو۔ گذارہ معقول ہو۔ انگہین نہ ہو۔ جسکا گھر کا مکان ہو۔ اور قرضہ بھی نہ دینا ہو۔ ویدک سدھانت کو مانتا ہو۔ اور استری شکشا کا حامی ہو۔ شادی کے بعد اگر بہو کنیا پاٹ شالا کھولنے کا ادیوگ کرے۔ تو کسی طرح کی مزاحمت نہ کرے۔ بلکہ مدد دے۔ عمر ۲۵ سال سے اندر ہو۔ استری سماج یا استری سماجوں کے اتسوں پر بہو کو شامل ہونے سے نہ روکے۔ کنیا کی عمر ۱۵ سال کی ہے۔ اور آریہ کنیا پاٹ شالا کی چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔ سینا پرونا۔ کھانا بنانا اور ابتدائی ڈرائنگ جانتی ہے۔ درخواست مینجر آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر کے نام آنی چاہیئے بلاراج

نمبر ۲ | مطبوعہ ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۸۹۵ء بروز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱

तदे वाग्नि स्तदादि त्य स्तद्वा
यु स्तदु चन्द्रमा: तदेव शु
क्रं तद्ब्र ह्म ता आपः स प्रजा
पतिः॥ य० अ० ३२ मं० १॥

ارتھ

"وہی پرکاش سوروپ اگنی - وہ پرسے میں سب کو گرہن کرنے والا آدیتہ - وہ شکتی بلوان وایو - وہ آنند سوروپ چندماں اور وہی شُدھ سوروپ شُکر - وہ مہان برہم وہ سرب ویاپک آپ اور وہی پرجاپتی ہے"

اکتیسویں ادھیائے میں سرشٹی دکھا اور پھر سے اسکی بناوٹ جتلا اور سچھم سوکشم کی طرف جانیکے سادھن بتلا کر ایشور گیان میں اسکا نتیجہ درشاتا ہے - اگنی کیا ہے؟ جڑ - لیکن اسمیں تیج کی شکتی کہاں سے آئی؟ نندیہ اسی برہم سے جسنے کیا سارے جگت کو اتپن کیا - اور اب بھی اسکی پالنا کرتا ہے جسکے بیچ میں سب بناوٹیں اسمیں لین ہو جاتی ہیں؟ اسی برہم میں - پھر آدیتہ کون ہوا؟ کیا یہ بھوتک سورج جو خود بیجان چیزوں میں پران ڈالنے کی شکتی جگت پتا سے حاصل کرتا ہے؟ پھر وایو ارتھات انت دگوان کون ہے؟ کیا یہ بھوتک وایو (ہوا) جو کہ بلا برہم کی پران کی ہوئی شکتی کے ایک تنکے تک کو نہیں ہلا سکتی؟ چندرماں اپنے مدھر گن دوارا جس شیتلتا کی پرتھوی پر برشا کرتا ہے - وہ اسکی اپنی نہیں ہے - وہ شانتی بھی اسی انت ہندا شکتی ہوئی ہے - جہاں سے کہ اگنی نے داہ اور تیج شکتیوں کو دھارن کیا ہے - وہی شُدھ سوروپ ہے - سالنارک پرانی کرموں کے جال میں پھنسے ہوئے جہاں ہیں ہوتے ہیں جسقدر شدھتا انہیں پردیش کرتی ہے - وہ بھی اسی کے نیموں پر چلنے کا نتیجہ ہے - ایسے ہی پاٹھک گن استار کی ایک ایک بیرونی شکتی کے اندر پرماتما کی اوشیہ انت جاگرت شکتی کو دیکھو پھر کیسی ہم سے دور نہیں ہے -

بھجن

مصنفہ لالہ ٹھاکر داس صاحب

چارتال

پرم تم ہان ادھم کار - پار برہم پرماتم سوامیں
اجر امر نرنکار

پرم ادھار جگ دیا نے سوامی — گھٹ گھٹ کی دہ انترامی
جنم مرن کشٹ ویاسے — دیا سندھ ہو نرنکار

دیا ساگر اور دیا بھنڈارا — جسکی مہان اپرم پارا
کہنگے اپل اکر ہیں سوامی — سچدانند کرتار

اجناشی وہ ناش رہت ہے — پورن وہ جسم رہت ہے
وہ جنمے ونا ہیں مرتے ہے — پار برہم ادھم کار

ٹھاکر شرن تمہاری آوے — چرن کمل سریں نوا دے
نرونام ہاتن گاوے — ہے پربھو سرو ادھار

ست دھرم پرچارک

جلسہ سالانہ آریہ سماج چیندوسی

گذشتہ اشاعت سے آگے

چنانچہ امید سے بڑھ کر ہمارے جلسہ میں حاضری ہوئی جسمیں بڑے بڑے معزز سردار رئیس دہلکار سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے دوکاندار کاریگر و کسان تک شامل تھے - اور ہندو دھرم سبھا کے جلسہ میں سوائے راس لیلا کے مشتاق اور رادھا کشن کے بھگت ترکنید لگانے والی چیزوں کے اور بہت تھوڑے پرش بطور تماشا گئے جب انہوں نے دیکھا کہ انکی سب کوششیں رائیگان گئیں بلکہ الٹی ہمارے مفید مطلب ثابت ہوئی تو ہنر دوت بھیجکر ہمارے جلسہ کے بیرون جے جے کے نعرے بلند کرکے شور برپا کرنا شروع کیا اور آتشیں چلانے لگے - مگر پولیس نے اسکا فوراً خاطر خواہ انتظام کردیا - جسکی لئے آریہ سماج انکا بہت مشکور ہے - اہلیان آریہ سماج نے یہہ سمجھ کر کہ پورانک لوگ ہمارے جلسہ میں بگھن ڈالینگے پیشتر سے ہی بطور روک کے انکے ساتھ باقاعدہ شاستراتھ کرنے کے لئے پتر بیوہار شروع کر دے تھے - جو برابر چار روز تک دیو بھاشا سنسکرت میں جاری رہے - جب دیکھا کہ پتر دوارا کچھہ نتیجہ نہیں ہوتا تو انکا دلتب کرنے کے بعد تمام آریہ پنڈت مہمان جو بیرونجات سے تشریف

آئے تھے۔ ایک دن اور ٹھہر گئے۔ تاکہ پوراننکوں کے ساتھ زبانی گفتگو کرکے پھر کرنے کے بعد شاستراتھ کریں۔ چنانچہ لالہ منشی لال صاحب پردھان پنڈت سکھرام اور چند دیگر آریہ پُرش چند روسار کے مکان پر گئے۔ کہ وہ منتظم مکرشاستراتھ کرادیں۔ ایک مہاشہ سیٹھ شیو دھیان صاحب نے منتظم بننا سویکار کیا۔ اور انکی دوکان پر آریہ ویدوان پنڈت نیم شاستراتھ کرنے کے واسطے بیٹھے۔ اور نیم طے ہونے کے بعد پوراننک پنڈت نے یہہ نیم ٹھیرایا کہ وہ وید شاستر سے دیوتا کی مورتی پوجا سِدہ کرینگے۔ اور تیر بھی نیموں کے پتر پر اس پہانہ سے دستخط نہ کئے کہ وہ دو پنڈتوں سے صلاح کرلیں۔ اس حیلہ سے اپنا پنڈ چھڑایا۔ اور اب تک سادہ نہ ہونگھ ہوکر پنڈتان ہندو دھرم سبھا سے مشورہ کرکے واسطے شاستراتھ کے آنے نہیں۔ ہم نے انکے بعد تیر بھی بھیجا۔ مگر جواب ندارد۔ جب آریہ پنڈتوں نے دیکھا کہ شاستراتھ نہیں ہوگا جسکے واسطے کہ وہ تیسرا روز ٹھیرے تھے۔ تو وقت بیفائدہ ضایع کرنا مناسب نہ جانکر تیسرے روز بھی بعد دوپہر نگر کیرتن کرنے کے بعد انش سنھان میں جلسہ عام کیا جو پانچ بجے شروع ہوا۔ اور جسمیں پنڈت تلسی رام۔ پنڈت کرشن پرشاد برہمچاری آنند کشور۔ پنڈت لیکھرام اور پنڈت بلدیو جی شاستری جی نے مختلف مضامین پر ویاکھیان دیئے۔ پنڈت بلدیو جی شاستری کا کیول سنسکرت زبان میں ایک اتی اتم اپدیش ہوا۔ جسکا ہندی بھاشا میں انواد کرکے پنڈت تلسی رام جی نے سنایا اور لیعاران وہ تمام خط وکتابت جو اسوقت تک آریہ سماج اور ہندو دھرم سبھا کے درمیان شاستراتھ کے بارہ میں

ہوئی تھی۔ پبلک میں سنائے گئے۔ اُسروز بھی بہت آنند رہا۔ اور باوجود پولس نہ پہنچنے کے حاضری معقول رہی۔ اور قریبا دس بجے رات کے جلسہ برخاست ہوا۔ پوراننکوں نے جب دیکھا کہ ہر طرف سے شکست ہے۔ اور کسی طرح کے جایز و ناجایز حرکت سے وہ ہمارے دھرم پرچار میں رکاوٹ نہ ہوسکے۔ اور ہمارے مقابلہ پر شاستراتھ کرنے کی بھی تاب نہ لاسکے۔ تو حالت مایوسی میں گھبرا کر دو دولوکے بس ہوکر پٹنا ج لیلا اسلحہ کی اور چابجا آریوں کو دھمکی دینے لگے اور تمام نگر میں شور مچادیا۔ کہ آریوں کو برادری سے خارج کردینا چاہیے۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو جسنے کہ آریہ مندر کے واسطے ۵۰۰۰ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آریہ بنالیا ہے اور اسکے ساتھ کھانا کھایا ہے۔ اور کہار انکی رسوئی بناتا اور پانی برتتا رہا ہے اور جوٹھا حلوہ سب نے کھایا ہے۔ غرضیکہ اسی طرح کی جھوٹھی بیہودہ باتیں مشہور کرکے تمام برادری والوں کو بہکانے اور پھر کانے لگے۔ مگر جھوٹھوں کی بات پر سوائے چند بُدھوں اور مورکھوں کے کون اعتبار کرتا ہے۔ سب برادریوں میں گھوسے مگر منہ کی کھائی اور آخرکار شکستہ دل نا کردہ بس ہوکر دس یا گیارہ راد ہاکرشن کے بھگت تری کھنڈ تلک دھاریوں جیکرانتوں نے جو زیادہ تر آریہ سماج کے بیرودھی ہیں اور قوم بارہ سینی ویشوں میں اپنے آپکو مکھیا سمجھتے ہیں یہہ جھوٹھ مشہور کرکے کہ تمام برادری والوں نے آریوں کو خارج کردیا ہے۔ فتویٰ دیدیا کہ پانچ صاحب قوم بارہ سینی ویش کے جو آریہ ہیں۔ برادری سے خارج سمجھے جاویں۔ گویا ہر طرح سے ناکامیاب ہوکر ان نت نیچہ چکر کی ٹھہرایا

نے یہہ آخری چکر برادری سے خارج کرنیکا چلایا اور پھر فرداً فرداً ہر ایک کو ڈرانے دھمکانے لگے کہ اگر وہ آریہ سماج سے تعلق نہ چھوڑینگے۔ تو ان کو اور بہت سے کشٹ پہونچائے جاوینگے۔ مگر آریہ پُرش جنکو دھرم کی خاطر کشٹ سہن کرنیکی عادت ہوگئی ہے انکی ایسی دھمکیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوے اپنے سدھانت میں دڑہ اپنے سب کام نیم انوسار کررہے ہیں۔ اور نگر میں بارہ سینیوں کی اس نامعقول حرکت کو اسقدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بہت پنڈتوں کی ہمدردی آریہ سماج سے بڑہ گئی ہے اور ہمارے معمولی ہفتہ وار جلسے بیشتر سے کہیں دو نگ کے بہت ہو رہے ہیں یہی نہیں بلکہ بہت آدمی جو آریہ سماج کے سبھاسد نہیں بازاروں میں عام جلسے کرکر کے انکا کھنڈن کررہے ہیں۔ گویا انہوں دیا اسر گرم ہوا ہے۔ اور امید ہے کہ پرماتما کی کرپا سے آریہ ست کی جے ہوگی آریہ سماج ایسی مخالفت کو مبارک سمجھتا ہے کیونکہ یہ اسکی انتی کا کارن ہے۔ اور جب ست اوراست کا مقابلہ ہوتا ہے تب ہی لوگ کو سچا نادر نرنے کا موقعہ ملتا ہے اور جیسے شہد چاہو کتنے ہی سونا آگ بھر کرادے آخر کر جاتا ہے چونکہ آجکل اکثر پوراننکوں کی طرف سے مخالفت کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہہ سماج پربہو کی دیا سے روز بروز قدم آگے بڑہاتا جاتا ہے امید ہے کہ پرماتما کی کرپا سے بل اور ودیا شیل پرشوں کی برکت سے یہہ سماج ان مشکلات کو جو پوراننکوں کی طرف سے اسکے راستہ میں ڈالی جارہی ہیں دور کرکے اسقدر بلوان ہوگا۔ کہ نہ صرف چندوسی نگر بلکہ گردو نواح میں ست دھرم کے ادپادیش کا پربندھ کریگا۔ اوم

شانتی شانتی شانتی

الراقم

جیون مل سکرٹری آریہ سماج چندوسی

آریہ سماج میں اوتر ویدوں کا اپمان

یہہ سرو مانیہ سدھانت ہے کہ اپیوگی نیموں اور
سادہنوں کے بغیر کوئی کاریہ بھی سدہی کو
پراپت نہیں ہو سکتا۔ ویدادی ستشاستر
بڑے زور کے ساتھ اس سرو کاریہ سادہک
سدہانت کی پشٹی کرتے ہیں۔ سرشٹی کا ہر ایک
ظہور درشا رہا ہے۔ کہ اسکو پالن کیئے بنا کوئی
اُنتی کے میدان میں پاؤں رکھنے کا بھی ادہیکاری
نہیں ٹھہر سکتا۔ سرو دیشوں اور کالوں کے دیرگھ
درشی مہت ہو کر نشچے دلا رہے ہیں۔ کہ جس کسی
نے اس سرو منتر سدہانت کا اناد کیا ناامیدی
کی گہری اور اندھیری غار میں منہ کے بل گرا
درشتوں پر نیت ٹکریں ماریں۔ اور مٹی چھانتی
پرنتو منزل مقصود تک رسائی نصیب نہ ہوئی
جب تک کہ یہہ سرو مشکل کشا چابی ہست گت
نہ ہوئی سنسار کی سمپورن جاتیوں کا اتہاس
اسکی ستتا کی ساکشی دیتا ہے۔

پرنتو اتینت ہی آشچریہ اور مہان شوک کا
استھان ہے۔ کہ آریہ سماج جو سرو شکتیمان ایشر
تک کو اس سے مستثنے نہیں مانتی۔ نہایت ہی
بیرحمی کے ساتھ اس سرو سدھیوں کے مول
سدہانت کا اپمان کر رہی ہے۔ عرصہ قریباً ۱/۲
صدی کا بیت گیا۔ پرنتو ابھی تک اسکو اپنی
ابھرتی کا بودھ نہیں ہوا۔ اسکے بھوشن اور
رتن عملی طور پر پرگٹ کر رہے ہیں کہ انکی چتر
بُدھی ایسی ہے کہ اپیوگی نیموں اور سادہنوں کے بغیر
بھی کوئی اودیش پورن ہو سکتا ہے۔ مدنبک

سمجھو تھا کہ اوکت سماج اپنے مکہہ اُدیش
"سنسار کی سب جاتیوں کو ویدک دہرم کے
جھنڈے تلے لانا" کی پورتی کے لئے یہہ
اپیوگی نیموں اور سادہنوں کے اُلٹ ٹیڑھا راہ
پوترتا کے ستھان ظاہری آڈمبر رلیا اور
سنسار کی پرشنسا کو جھوٹی واہ واہ اور
چند روزہ نمود پر اپنے پرم پوتر مہا کارک
منتو کو قربان کر کے اپنی جان کو گھٹاتی۔
اسمیں ذرا بھی سندیہ نہیں کہ کالج اور یتیم خانے
استھاپت کرنا بڑی پاٹھشالائیں کھولنا
بڑے اوپکارک اور شبھ کاریہ ہیں پرنتو ان
دوارا ویدک دہرم کی واستو انتی کی آشا
باندھنا اٹکل پچو چل پربت اٹھانے کا
دعویٰ کرنا ہی یتیم خانے اور کالج کوئی
آریہ سماج کی ایجاد نہیں ہیں۔ آریہ سماج
کی ہستی سے سینکڑوں ورش پہلے سے انکی
ودمانتا پائی جاتی ہے۔ یدی ویدک دہرم
کی انتی انہیں پر نربہر ہوتی تو آریہ سماج
کی استھاپتی کی آوشکتا ہی کیا تھی۔ یدی
آریہ سماج کی کوئی آوشکتا ہے تو یہی کہ اس کے
دوارا اپوتر ویدک دہرم کا پھر سنسار میں
پرگٹ ہو۔ اور ویدوں کے پرچار بنا ویدک
دہرم کی انتی کی ابھلاشا رکھنا وش سے
امرت نکالنے کا یتن کرنا ہے۔ مارگ آدی
سادہنوں کے بنا ہی ہاتھ جل پر بستر کے سود ہی
شکھر پر ڈیرہ جمانے کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانا
ہے۔ ورتمان ڈھنگ کے ودہی لاکھوں کالج
اور یتیم خانے بھی استھاپت کیوں نہ ہو جاویں
اُن دوارا ویدک دہرم کی انتی رائی برابر
بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ویدک دہرم کی انتی
کے یہہ اپیوگی سادہن نہیں ہیں۔ حالانکہ یدی

ویدوں کا پورن روپ سے پرچار ہو جاوے۔ تو
لاکھوں کیا بلکہ کروڑوں ان سے بھی اُتم کالج
اور یتیم خانے استھاپت ہو سکتے ہیں۔ جب کہ
کرسچینٹی جیسے نام ماتر دہرم کے بل سے سنسار کے
قریباً سب دیشوں میں کئی پرکار کے سینکڑوں
لابھ کاری انسٹیٹیوشن استھاپت ہو چکے ہیں
تو کیا نربھرانت۔ پورن ست ویدک دہرم کے
پرچار پا جانے پر انکا ابھاو ہی رہے گا
ہرگز نہیں۔ جسقدر ویدک دہرم کا پرچار ادہک
ہوگا۔ اسی قدر ودیا اور شکشا کا پرچار زیادہ
ہوگا۔ کیونکہ ویدہہ سرو ست ودیاؤں اور
سکہوں کا اناد ہی بھنڈار ہے۔ آریہ پرشو
نشچے ست جاننا کہ آریہ سماج کی ساری مہان
ویدوں پر ہی نربہر ہے۔ ویدوں کا نرادر کر کے
آپ آریہ سماج کی ہستی کو قائم نہیں رکھ سکتے
آریہ سماج نے جو حال میں ہی بھاری صدمہ
اٹھایا ہے۔ اسکا کارن بھی ایشوری گیان
کا اپمان ہی ہے۔ اس سے آپ کو شکشا گرہن
کرنی چاہیئے۔ اس فساد نے آریہ سماج کی
ساری پول کھول دی۔ پرتکش روپ سے سدھ کر دیا
مکاری اور پالیسی کا جس سوسائیٹی میں
راج ہو۔ وہ ہرگز نرگنتا سے کاریہ نہیں کر سکتی
مردہ وشواس عملی جیون اتپن نہیں کر سکتا۔
تیجے اور بناوٹی حماقتوں میں بڑا بھاری فرق
ہوتا ہے۔ انت کو ست کی ہی جے ہوتی ہے
آپ اگر اب بھی نہ چیتے اور ویسے ہی پالیسی
کے غلام بنے رہے جیسے کہ بن رہے ہیں۔ تو سچ
جاننا کہ آریہ سماج کوئی دنوں کی ہی مہمان ہے
اگر آپ میں آریہ سماج کا سچا پریم ہے۔ تو
ویدوں کے پرچار میں تن من دہن سے پورن
سرگرمی کے ساتھ برتن کرو۔ کیونکہ آریہ سماج کو

جیوت رکھنے کا کیول ایک ہی اوپائے ہے۔ انیہ کوئی نہیں۔ آئندہ کسی پرچے میں ہم اپنی بدھی انوسار اُن تدابیر کو پیش کرینگے جن دوارہ گورستان وشادی میں ویدوں کا پرچار ہو سکتا ہے۔

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی

ایڈیٹوریل نوٹس

بواہ کا سمبندھ وید شاستروں نے بڑا پوتر سمبندھ بتلایا ہے۔ جہاں سنسار بھر میں بواہ ایک دنیاوی معاہدہ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں ویدک دھرم بواہ کو اعلیٰ آتمک سمبندھ کے نام سے پکارتا ہے ہم ان کالموں میں اکثر بواہ کے آتمک پہلو پر وچار کرتے رہے ہیں۔ اور پراچین رشیوں کے سدھانتوں کے ذریعہ سے دکھلاتے رہے ہیں۔ کہ بواہت اوستھا میں جانے کے پیشتر ستری اور پرش کو پورا موقع وچار اور پریکشا کا ملنا چاہیئے۔ اس تحریر سے ہماری مراد نہیں ہے۔ کہ مغربی کورٹشپ کا طریقہ جاری کیا جاوے۔ کیونکہ وہ طریقہ دھارمک پریکشا کا نہیں ہے۔ بلکہ اُلٹا رشیوں میں پھنسا کر اندھا کرنے والا ہے۔ بلکہ ہماری مراد یہہ ہے کہ استری پرش کو وچارنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ کہ آیا وے ایک دوسرے سے آتمک سمبندھ پیدا کرنے کے لائق ہیں بھی یا نہیں۔ آیا وے بواہ کی پوتر ذمہ واریوں کا بوجھ اُٹھانے کے قابل بھی ہیں یا نہیں

انارییہ قوموں میں بواہ ایک دنیاوی معاہدہ ہوتا ہے۔ جو کہ فسخ ہو سکتا ہے۔ لیکن آریہ بواہ کی حالت نہیں ہے۔ اسلیئے ہمارے رشیوں نے علاوہ اور وجوہات کے اس وجہ پر بھی مرد کی عمر بواہ کے لئے کم از کم ۲۵ سال قایم کی تھی حال ہی سماچار پتروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ پنہنگا کے راجہ صاحب اپنے لڑکے کی بہو کے دیہانت ہونے پر بھی اُسکا دوسرا بواہ کرنا چاہتے تھے۔ لڑکا انکار کرتا تھا۔ راجہ صاحب نے اس انکار کو معمولی سمجھا اور بواہ رچ ہی دیا۔ لڑکے نے خودکشی کرنے پر کمر باندھ لی۔ ایک بندوق لیکر اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور اُسی بندوق کی آگ سے لکڑی میں بھی آگ لگ گئی اور راجکمار کا بدن جھلس گیا۔ اس دردناک صدمہ نے راجہ صاحب پر ایسا اثر کیا۔ کہ وے فوراً راج پاٹ چھوڑ کر ہری بھگتی میں باقی جیون بتیت کرنے کی غرض سے کاشی جا بیٹھے ہیں۔

پیارے ناظرین! کیا ایسے جانکاہ صدمے آپکو زبان حال سے نہیں جتلاتے۔ کہ بواہ کبھی بھی ور اور کنیا کے منشا کے برخلاف نہیں کرنا چاہیئے۔

ہمعصر ابھیوداں سماچار نے ہندی بھاشا کی اُنتی میں ایک بڑا دلچسپ اور مدلل مضمون اپنی اشٹمی کی اشاعت میں درج کیا ہے جس میں اُنہوں نے دیگر بھاشاوں کے حروف سے مقابلہ کرکے سنسکرت حروف کی بزرگی اس شدت میں جتلائی ہے۔ کہ ان حروف میں جیسا لکھا جاتا ہے۔ ویسا ہی پڑھا جاتا ہے

اور کہ ہر ایک قسم کی آواز کے ظاہر کرنے کے لیئے اس بھاشا میں نشان موجود ہیں۔ ہم اپنے ہمعصر سے اتفاق کرتے ہوئے خود حیران ہیں۔ کہ جب ہمیں ایسے شدھ اور سرل حروف اپنے خیالات کے اظہار کے لیئے ملے ہوئے ہیں۔ تو ہم کیوں دوسرے بے ڈول حروف سے اپنے نیچ کے بتر بھاشا تک میں کام لیتے ہیں آریہ سماج کے ممبروں کا کم از کم یہہ تو فرض ہے کہ جب دوسرا بھائی ہندی بھاشا پڑھ سکتا ہو۔ تو اس کے ساتھ پتر ویوہار انہیں حروف میں کیا کریں۔ ہمیں اس بات کو دوہرانے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔ کہ جب تک قومی حروف اور قومی زبان کو ترقی نہیں دیجاوے۔ تب تک قوم میں اتفاق ہونا ناممکن ہے۔ لیکن ہم خود ہی ہندی بھاشا کا آدر نہ کرینگے۔ تو ہمپر یہی مثل آویگی ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

کرشنگڑھ کے سوم یگیہ کا چشمدید حال کسی قدر لالہ وزیر چند ودیارتھی جی نے آریہ ورت دینا پور میں لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بکروں کو بہت پشٹ کر کے پھر بیرحمی سے مارنا۔ اس یگیہ کا ایک انگ تھا۔ بکروں کے مارنے کے لیئے کاشی سے ایک خاص کمہار بطور پیدا اجرت پر بلایا گیا تھا۔ کیوں۔ ویدک دھرم کو پورا کرنے کے لئے کمہار بھی کاشی سے بلانا ہی موزوں تھا۔ سنا گیا ہے۔ کہ لوگوں کے سمجھانے پر راجہ صاحب نے کہا۔ کہ اگر یہہ کرم ویدوں دوہ ہے تو اسکا پاپ ان پنڈتوں کو ہوگا جنکی صلاح سے کہ یگیہ ہو رہے ہیں۔ ہمیں کیا مطلب کہ نفی کرتے

پھریں۔ ہمکو راجہ صاحب کی اس دلیل پر
ہنسی آتی ہے۔ کیا انکا فرض نہیں ہے۔ کہ تمام
امر کی پڑتال کرکے کوئی کارروائی کریں۔ کیا
اسی طرح پر اپنی پرجا کا نیا کیا کرتے ہیں۔
لالہ وزیر چند کی تحریر سے یہہ بھی گیات ہوا
کہ پالتو بچا کر انکی اہوتیاں بھی ڈالیگئیں
کیا وام مارگ کا آغاز اسی طرح پر نہیں ہوا
تھا۔ اور کیا بچھڑوں کی قربانی جائز بتلا کر
اشومیدہ۔ گومیدہ۔ نرمیدہ سے کبھی انکار
ہوسکتا ہے۔؟ اور پھر پنچ مکاروں کی پوجا
اور تنکاسیوں کیا اس ودیشت کرم کے
انگ نہیں ہیں۔

ریویو

چھوٹا سا پتر ویوہار۔ بزبان ہندی مصنفہ
پنڈت سیتا رام شرما شاستری آریہ سماج پشاور۔
قیمت فی جلد ۱؍۔ اس گرنتھ میں بڑوں چھوٹوں
اور برابر والوں میں پتر ویوہار کا طریقہ سلیس
ہندی میں لکھا گیا ہے۔ نمونے کے بہت سے
پتر بھی دیئے ہیں۔ ہمیں ایک نقص اس
کتاب میں معلوم ہوا وہ یہہ ہے۔ کہ بعض
جگہہ شبد اشدہ چھپ گئے ہیں۔ چنانچہ
پڑھنا کے بجائے کئی جگہہ پٹرنا چھپ گیا ہے یہ
پستک لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیئے
مفید ہوسکتی ہے۔ البتہ القاب وغیرہ کسیقدر
لمبے اور بے معنے ہیں۔ جنکی اصلاح پڑہنے
والے کرسکتے ہیں۔

سندری سنگھار۔ مصنفہ پنڈت گوپال دت ہری
۔ فرخ آباد نواسی۔ قیمت فی جلد ۳؍
محصولڈاک وغیرہ ۲؍۔ اس گرنتھ کی چھپائی

اور کاغذ کی صفائی کی تو ہم کچھ پرشنسا
نہیں کرسکتے۔ لیکن گرنتھ کی زیادہ تر تعریف
اسکے مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ اس
گرنتھ میں شروع سے ہی ستری جاتی کو
اپنے دھرم کی شکشا دیگئی ہے۔ اسمیں سندیہہ
نہیں کہ بہت سی ضعیف الاعتقادیاں اور
اناچار ستریوں سے دور کرنے کے لیئے بڑے
بڑے عمدہ اپدیش ہیں۔ لیکن افسوس باوجود
گرنتھ کی ایسی اتمتا کے مصنف نے بعض
جگہوں میں غلطی بہی کھائی ہے۔ چنانچہ
پتی سیوا کا بیان کرتے کرتے مصنف ایسے
جوش میں آئے ہیں۔ کہ ستریوں کو بدکار و
بدذات پتی کی آگیا پالن کا بھی اپدیش
کردیا ہے۔ اسمیں سندیہہ نہیں کہ ستری کو
کسی حالت میں بھی اپنے پتی کی بے عزتی
نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن حد سے گذرنا انا
قدرتی بات ہے اس قدرتی عادت پر
جبر کرنے سے بعض اوقات بڑے خطرناک
نتایج پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جسکا نظارہ کہ
ہم بھارت ورش کی ستریوں کی حالت میں
دیکھ سکتے ہیں۔ ان اپدیشوں پر عمل
کرتی کرتی ستریاں یہاں تک گمراہ ہوگئی
ہیں۔ کہ اپنے آپکو اب انسانی ذمرے سے
خارج کر بیٹھی ہیں۔ رام سیتا دی کے
گن بڑی اتمتا سے مصنف نے برنن کیئے
ہیں۔ لیکن جہاں ستی کا ذکر کیا ہے وہاں
انکی تحریر سے یہہ ٹپکتا ہے۔ کہ وے ستی
کا خوفناک رواج پھر جاری کرنا چاہتے
ہیں۔ ستی کے رواج کا ذکر کرتے ہوئے
ہم آریہ کل کی پتی برتا ستریوں کی جہاں
پرشنسا کرینگے۔ وہاں ہم یہہ نہیں بھول سکتے

کہ ویدی بھارت دیویاں دویا ستے پتی مرت
کی جاتیں تو بجائے اپنی جان دیدینے کے
وے اپنی پتی کی یاد میں برہمچریہ کی
زندگی بسر کرتی ہوئیں اپنی بہنوں کیلئے
بہت کچھ مفید بننے کی کوشش کرتیں
لیکن اگر ان نقصوں کو جو کہ جوش میں سرزد
ہوئے ہیں ہم نظر انداز کردیویں تو کل
مضامین اور طرز عبارت اور آپکی کے لحاظ
سے یہہ پستک ستریوں کے لیئے بڑی مفید
ہوسکتی ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ
ستریوں کے لیئے خاص ہندی کا ساہتیہ
پیدا کرنے کی ضرورت بڑے زور سے محسوس
ہورہی ہے۔

لوکل

موضع ڈھیاں میں جو آریہ سماج پنڈت
آتمارام جی نے قایم کیا تھا اسکے پردھان
مہنت حکما سنگھ جی مقرر ہوئے۔ اور لالہ نرمل
ساہوکار۔ لالہ نندلال پٹواری۔ بابو دلیپ چند
اور منشی گوپالداس ممبران مقرر ہوئے۔ ایشور
اس نئے آریہ سماج کو بڑی عمر بخشے۔ ڈاکٹر
بھگوانداس اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی کو
تبدیل ہوکر تشریف لیگئے۔ آپکے دوستوں کو
مفارقت کا ازحد رنج ہے۔
اتوار کے ساپتاہک جلسہ آریہ سماج میں ہون
اور پرارتھنا کے بعد لالہ منشی رام جی نے بھجن وید
سے کتھا کی اور لالہ دیوراج جی نے ایک نہایت
ہی عجیب ویاکھیان استری جاتی کے حقوق
اور انکی شکشا سمبندہی دیا۔ دونوں کتھا اور

وہاں کے لوگ ایسے پر اثر تھے - کہ کل شہر تا گن میں حرکت پیدا ہو چاپ بیٹھے تھے - اندر کر ... نہ تھے - ورنہ مفصل چھاپ کر دیئے تھے -

... پاٹھ شالا کی لڑکیوں کو ایک روپیہ کے ... دان دیئے -

ست آریہ سماجوں کے ادھکاریوں کو

دیدت ہو کہ اسوقت دیکھا جاتا ہے کہ سماجوں کے ادھکاری بلا سوچے سمجھے پرتی ندھی سبھا کے پاس کردہ شاستر ارتھ کے نیموں کے برخلاف نیم مقرر کر کے تاریخ شاستر ارتھ مقرر کر لیتے ہیں جس سے ایک ہی وقت پر کئی استھانوں میں اُپدیشک بھیجنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور پرتی ندھی سبھا کے پاس اسقدر اُپدیشک موجود نہیں ہیں - جو ایک ہی وقت پر سب استھانوں کا کام چلا سکیں

چنانچہ گزشتہ ہفتہ میں چار پانچ جگہوں سے شاستر ارتھ اور سنسکار وغیرہ کرانے کے لیئے لگاتار تاروں کی بھرمار ہوئی جس سے بہت ہی دقت اُٹھانی پڑی - اسلیئے ضروری ہے کہ آئندہ کے لیئے اگر کوئی آریہ سماج شاستر ارتھ کسی سے کرنا چاہے - تو اول نیم شاستر ارتھ جو کہ انترنگ سبھا میں پرتی ندھی سبھا نے پاس کرا کے چھپوا چھوڑے ہیں اور دفتر میں امرت سر لالہ آتما رام جی کھتری کے پاس موجود ہیں منگوا کر اُنکے مطابق نیم مقرر کرالیوے - جب نیم مقرر ہو جاویں تو کم سے کم بیس یوم کا وقفہ رکھ کر تاریخ مقرر کر کے دفتر پرتی ندھی سبھا میں اطلاع دلیوے - تو پرتی ندھی سبھا شاستر ارتھ کی ذمہ دار ہوگی - ورنہ نہیں - اور ساتھ ہی ایسے بیاہ بھی چلانا ضروری ہے کہ جب بڑے بڑے معاملوں پر بارہا شاستر ارتھ ہوئے - اور کئی استھانوں میں ہندو دھرم سبھاؤں کے ادھکاری شاستر ارتھ سے گریز کر چکے ہیں - تو پھر ہر جگہ شاستر ارتھ شاستر ارتھ کی پکار کچھ معنے نہیں رکھتی -

المشتہر
منشی رام پردھان
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ضروری نوٹس

چونکہ بیساکھ سمت ۱۹۵۶ سے نیا سال اخبار شروع ہو چکا ہے - صرف چند صاحبان نے اپنا چندہ اخبار بہ پیشگی ارسال فرما کر ممنون فرمایا ہے - باقی صاحبان نے اسطرف توجہ کم فرمائی ہے - اسلیئے التماس ہے کہ جن صاحبان نے اپنا چندہ سال رواں ارسال نہیں فرمایا - وہ ارسال فرما کر مطبع کو ممنون فرما دیں -

منیجر پرچارک

محلانوالہ ضلع امرتسر

آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ جون کو ہوگا - آریہ سجن پُرش اور اپدیشک مہودان و لالہ منشی رام صاحب و آتما رام ضرور تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو بڑھا دیں - اور اپنے دھرم اپدیشوں سے نگر باسیوں کو کرتارتھ کریں -

المشتہر رادھا کشن منتری آریہ سماج محلانوالہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

این - آر - پی - اگر آپنے کسی ادویات کی تعریف چھپوانی ہے - تو کم از کم اپنا نام اور پتہ تو لکھہ بھیجئے - گمنام خط شایع نہیں ہوتے - ایڈیٹر

سانون مل سکرٹری آریہ سماج مالیر کوٹلہ :- اخبار عام کے نامہ نگار کی کافی تردید پہلے ہی ہو چکی ہے - آپکا یہہ فرمانا درست ہے - کہ نامہ نگار کا جھوٹھ اس سے ثابت ہے کہ ماسٹر آتما رام جی تشریف نہیں لائے - اور انکا شامل جلسہ ہونا لکھتا ہے - اور اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتا - ہم آپکی و دیگر مالیر کوٹلہ نواسی سجنوں کی اطلاع کے لئے لکھتے ہیں - کہ پنڈت بیرہانند نے باوجود آپ لوگوں کے روبرو اقرار کرنے کے اب تک مورتی پوجن کے ثبوت میں کوئی تحریر ہمارے پاس نہیں بھیجی - ہم ہر وقت ایسی تحریروں کا جواب دینے کے لئے تیار رہتے ہیں -

---

ایک آریہ سبھاسد لشاور آریہ سماج :- ایک اشتہار چھپا ہوا بھیجتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لشاور کے آریہ مندر میں جادو کا تماشہ کرنے کی اجازت دی گئی - اگر پروفیسر جنگن تھے تماشہ کے ساتھ ساتھ جتلا دیا ہو - کہ جادو کوئی چیز نہیں ہو بلکہ علم سے سب کام کئے جاتے ہیں - تو بذات خود تماشہ دیکھنے میں کوئی ہرج نہیں - لیکن آریہ سماج کے مندر میں ایسے تماشے کرنیکی اجازت دینا دہارمک سوسائٹی کے گورو میں کسی قدر فرق لاتا ہے - گمنام خط کا ہم صرف اسقدر ہی نوٹس لے سکتے ہیں - اگر نام ظاہر کرکے مفصل اعتراضات لکھیں تو اسپر وچار ہو سکتا ہے - ایڈیٹر

نورمحل

نمستے - اتفاق سے پنڈت آتما رام جی قصبہ نورمحل میں جو کہ ایک پرانا قصبہ ہے اور پورانک خیالات کا ہے - تشریف لائے اتوار روز سائنکال کے سمے عین بازار میں جہاں لوگوں کا کھلم کھلا گزر ہو سکتا تھا دریں اور میز سے سنگار اگیا تھا - قریباً ۳ گھنٹہ پیشتر ویاکھیان کی منادی کروائی گئی تھی لیکچر دہرم وشے پر تھا - مہاشہ گن آہستہ آہستہ تشریف لانے لگے - پہلے میں نے تھوڑا سا پنڈت صاحب کے بارے میں پبلک کے روبرو بیان کیا - بعدہ پنڈت جی دہرم کا سلسلہ اوٹھانے کے لئے پلیٹ فارم پر آن موجود ہوئے - ویاکھیان کے آغاز کے کچھہ دیر بعد شروتا گن کی تعداد ۵۰۰ کے درمیان ہو گئی تھی - اسمیں کوئی سندیہہ نہیں ہے - کہ پنڈت جی نے جو کچھہ اپنی المکار بانی میں پبلک کے روبرو درشایا تھا وہ شاستروں و ویدک درشٹانت سے تھا - ویاکھیان قریباً ایک گھنٹہ تک ہو کر شانتی اور سنتوش سے جلسہ سماپت ہوا - شروتا گن اپنے اپنے گھروں کو سدہارے - رات کا سمہ بھی پنڈت جی نے ان لوگوں کے اپدیش دینے میں گذارا - جو کہ انکے ستھان پر آنکر براجمان ہوتے تھے - دوسرا دن آگیا - انکی سیوا میں یہہ دن بھی نورمحل میں رہنے کے لئے نویدن کیا گیا - انہوں نے منظور کیا - خیال تھا کہ آج بھی ایک لیکچر پبلک کے روبرو دلوایا جاوے مگر خاص وجوہات نے جنکا ذکر آگے آویگا ہم کو لیکچر سے باز رکھا - اتنا کے نمستے ارشاد ہوا - کہ ہفتہ وار اپدیش ہونیکا کوئی پربندھ کیا جاوے - اصولوں کا پالن کرنیوالے سجنوں کو ستھان پر بلوایا گیا - اور مدعا عرض کیا گیا - کہ سب ودیش کی اُنتی کے لئے ایک دوسرے سے بڑھکر قدم مارنے میں کمربستہ ہوئے - اور قرار پایا - کہ ہر اتوار کو ۲ بجے دن کے بابو پولومل صاحب سود پنشنر کی کوٹھی میں ستیارتھ پرکاش اور اُپنشد و نیز وچاری جایا کرے - بابو صاحب مذکور بھی کوٹھی کی اجازت میں نہایت متفق ہوئے - وچار کرنے کے لئے ہمارے دو لائق پنڈت بہو دیو جی و پنڈت ہر چند جی جو کہ پریم سے سندھیا آدی سکھانے کے لئے صرف کام کرتے رہتے ہیں - قرار پائے - پنڈت صاحبان نے بھی سویکار کیا - ممبران کی جرأت دیکھکر آشا کی جاتی ہے - کہ یہہ بہت کچھہ آہستہ آہستہ کام کر دکھائینگے - بشرطیکہ جالندہر سماج کے اعلیٰ رتن مثل لالہ منشی رام پردہان پرتی ندہی سبھا پنجاب لالہ دیوراج جی صاحب و لالہ رام کشن صاحب - و ماسٹر سنت رام صاحب - وغیرہ اُسی قدر زیادہ سہایتا کرتے رہا کرینگے - جسقدر زیادہ کہ ممبران اسکے خواہشمند ہیں - نام ممبران حسب ذیل ہیں - لالہ جگن ناتھ سود - لالہ تلسی رام سود - بابو پولومل سود - لالہ دولت رام سود - لالہ نند لال سود لالہ ہیت رام سود - پنڈت گوری دت برہمن ستری جی جو رام - لالہ گوپال داس سود - چودھری

پانی مل کمہار - لالہ جیدیال سود - لالہ جانن مل سود لالہ بھیج رام سود - بابو رامسرن سود - لالہ نند لال سود - لالہ رام سہائے سود - لالہ ٹھاکر داس سود پنڈت بھو دیو جی برہمن - پنڈت مہر چند جی برہمن - جنمیں سے بابو پوہلومل صاحب منسٹر پردہان مقرر ہوئے - اور لالہ تلسی رام صاحب اپ پردہان - لالہ جگن ناتھ صاحب اپ منتری قرار پائے -

آپکا داس
حکومت رائے سود سابق سکول ٹرسٹی جالندھر

(از نور محل)

ملک فرانس میں نمائش

نمستے - اگر ناداجب نہو تو ذیل کی تجویز کو بذریعہ اپنے اموالیہ پتر کے درج فرما دیں - سنہ ۱۹۰۰ء میں ملک فرانس کی نمائش کے واسطے اسوقت سے اگر ایک آریہ صاحب کو تیار کیا جاوے تو کیا ہی عمدہ ہوگا - یعنی فرانسیسی زبان اسکو پڑھائی جاوے - جو اسقدر عرصہ میں وہ بخوبی سیکھ سکتا ہے - اور اس دیش میں اسکی اس دیش کی بھاشا میں پرچار کرنے سے بہت ہی لابھ ہو سکتا ہے - عام لوگوں پر یہہ ضرورت جتلانے سے شاید کوئی مہاتما اپنے خرچ سے جانے کو تیار ہو جاوے اور ابھی سے کچھہ تیاری شروع کر دیوے - میرا مطلب اس تحریر سے یہہ ہے - کہ ابھی سے اس ضرورت کو پبلک کے روبرو پیش کیا جاوے کہ شکاگو کے موقعہ کی طرح پھر اسوقت کچھہ نہ بن پڑیگا - اور وقت ہاتھ سے گیا ہوا واپس نہیں آتا - اگر دھن وغیرہ کی ضرورت ہو تو بھی اسی وقت تخمینہ لگایا جاوے - تو آسانی سے جمع ہو سکتا ہے -

آپکا داس
مہتہ گیان چند ڈپٹی انسپکٹر پولیس

دیانند اینگلو ویدک سکول لاہور

مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۵ء بروز اتوار اس سکول کے مستحق طلبا کو انعام تقسیم کرنے کے لیئے ایک بڑا عالیشان جلسہ سکول منڈو واقعہ بیڈن بازار میں ہوا - ۴ بجے پرانہ کال تمام طلبا سکول سے نگر کیرتن کے لیئے نکلے جنہوں نے شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں وید منتر گاین کرکے باشندگان شہر کو آنند کیا اور وہ ۸ بجے سکول میں واپس آگئے - سکول کے پنڈتوں نے اس عرصہ میں مکان کی دالیوہ ہون کرکے شدہ کر دیا ہوا تھا - دیگر کارروائی ۹ بجے سے شروع ہونی تھی - مگر مکان شہر کے رئیسا و دیگر امرا سے پیشتر ہی پر ہو چکا تھا لہذا کارروائی جلدی شروع ہوئی - مسٹر جسٹس پرتول چند چٹرجی رائے بہادر ایم اے بی - ایل - چیف کورٹ پنجاب اس جلسہ کے میر مجلس تھے - حاضرین میں ہر مذہب اور ملت کے اصحاب موجود تھے - اگر ہی کے لیئے چند نام نامی نیچے درج کیئے جاتے ہیں -

صاحبان آریہ سماج - لالہ جیونداس پنشنر ڈاکٹر پرمانند - لالہ لاجپت رائے وکیل لالہ خوشی رام سینجر ڈیڈ لیٹر آفس - بابو کالی پرشنو سب ایڈیٹر ٹربیون - لالہ شدیال ایم اے لالہ نند داس بی اے - پنڈت رام بھجدت بی اے - باوا تیجا سنگھ - لالہ سنگو مل ڈپٹی پوسٹ ماسٹر لاہور وغیرہ وغیرہ -

صاحبان از سناتن دھرم سبھا - پنڈت گوپی ناتھ ایڈیٹر اخبار عام - لالہ میا داس مختار وغیرہ وغیرہ -

صاحبان از برہمو سماج - لالہ کاشی رام سکرٹری لالہ نند داس ایم اے وغیرہ وغیرہ -

دیگر صاحبان - ڈاکٹر امیر شاہ خان بہادر اسسٹنٹ سرجن - لالہ دھنپت رائے وکیل لالہ جوالا پرشاد مختار - لالہ چھجو مل بی اے - چنجل لال ... - لالہ بہویال ایم اے - لالہ پیارے لال بی اے - سردار جہرسنگھ چاولا ٹھیکیدار وغیرہ وغیرہ -

لالہ کیشو رام صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر سکول نے سالانہ رپورٹ سنائی - میر مجلس صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم کیا - لالہ گنپت رائے صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ایک مختصر مگر اثر پذیر مطلب تقریر میں سکول کے اغراض بیان کیئے - میر مجلس صاحب نے چند مختصر مگر رعب دار ریمارکس میں اپنی کمال ہمدردی سکول کے اغراض کے ساتھ ظاہر کی اور فرمایا - کہ جسقدر ترقی اس سکول نے جبکہ ایک سال بھی اسے کھلے ہوئے نہیں ہوا کی ہے - ہم کبھی امید نہیں کر سکتے تھے اور ساتھ ہی یہہ بھی فرمایا کہ ایسے سکول کی مدد کرنا ہر ایک ہندو بھائی کا خواہ وہ کسی فرقہ کا نہو فرض ہے - اس کے بعد لالہ گنپت راے جی نے صاحب میر مجلس کا سکول کمیٹی کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا - ایکبات جسکا میں ذکر کرنا بھول گیا - جس کہ حاضرین جلسہ از حد محظوظ ہوئے تھے - وہ یہہ تھی کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں نے وید منتروں کو سر اور سنگیت

کہا - ویسکے باتحادرہ لفظی معنی نہ صرف ہندی میں بلکہ انگریزی میں بھی کیئے - اور یہ بھی بتایا - کہ فلاں منتر وید کا ہے - برائیوں کی تعریف کی اور بتایا کہ لینے بھیجنے کی ہدایت ہے -

راقم
لنداس ورما سابق آنریری
اڈیٹر کھتری سماچار لاہور

آریہ سماج پنڈ دادنخاں

گزشتہ اشاعت سے آگے

اُسی وقت جناب پنڈت صاحب گنپتی مہاشہ تشریف لائے - اور علاوہ دو پاکھیان کے لڑکی کی بیکسی پر رحم کرکر اسکی شدھی کی تجویز کی - اور عام برادری پنڈ دادنخاں نے اسکی شدھی کے واسطے دستخط کر دیئے پنڈت صاحب کی آگیا سے اسکو چار رات رکھا گیا - پھر میلہ کٹاس پر جاکر یکم بیساکھ کو پنڈت صاحب گنپتی مہاشہ و پنڈت صاحب کرپارام ممبر آریہ سماج بھیرہ نے بہمراہ اور چند مہاشوں کے اسکو شدھ کیا - اور عام میلہ پر شیرینی تقسیم کی گئی - بعد ازاں اُس نے اپنی شادی کی التجا کی - ۲ بیساکھ کو ایک آریہ بھائی جے رام مدرس جہلم کے جسکو اس نے پسند کیا تھا - حسب منشاء اُس نے کے اسکے شادی ویدک ریتی سے کر دی گئی ممبران سماج پنڈ دادنخاں بوجہ میلہ پر کم تھے - مگر لالہ موج چند صاحب ممبر آریہ سماج نے پوری پوری امداد دی -

میں خوش ہو کر اس بات کو مشتہر کرانے کی درخواست کرتا ہوں - اور چاہتا ہوں کہ ست جگ آنیوالا ہے - کیونکہ یہہ میلہ کٹاس کا پنجاب و ہندوستان میں مشہور ہے - اور بڑے بڑے مہاتما - سادھو - پنڈت و بھکوا پوش ہر قسم کے موجود تھے - مگر اس دھرم کارروائی کو دیکھ کر سب خوش ہوئے کسی نے مخالفت نہیں کی اور پنڈ دادنخاں کی برادری کا بھی شکر بجالاتا ہوں - کہ انہوں نے ایسے دھرم کام میں امداد دی -

(پنڈ دادنخاں) ۱۳ - اپریل ۱۸۹۵ء کو ایک عورت برہمنی مسمات ہردئی جو کہ تقریباً پانچ سال سے بیوہ تھی - اسکے ہاں لڑکا پیدا ہوا - محلہ کی عورتوں نے بیچاری سے اعلیٰ درجہ کی نفرت کی - فقیر چند ممبر سماج پنڈ دادنخاں نے ایسے موقعہ پر جاکر محلہ کے مردوں سے کہا - کہ اسکی بہتری ہو ایسے موقعہ پر امداد دینا پرم دھرم ہے - اور لالہ نندلال کپور نے دل جان سے بیوہ کی امداد کی - اور سردار عطر سنگھ ممبر سنگھ سبھا نے بھی از حد امداد دی - ہمارے دل کا منشا بھی تھا - کہ اگر ایسے موقعہ پر عورت کے دل کو کچھ صدمہ پہونچنے سے بچہ کا یا عورت کو نقصان نہ ہو جاوے -

ہمارے بھائی ہندوں کو روشن ہو گیا ہوگا - کہ بیوہ رکھنے سے ایسے موقعہ ظہور میں آتے ہیں -

راقم
فقیر چند ممبر آریہ سماج پنڈ دادنخاں

کیا اب بھی ہندو سوسائٹی کے لوگ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہونگے - اڈیٹر

مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر نمستے - ۲۹ - بیساکھ سمت ۱۹۵۲ کے ست دھرم پرچارک کے ساتھ ایک اشتہار بھی بانٹا گیا ہے جو اس لئے گیہ نہیں تھا کہ ایک اخبار کے ساتھ جو آریہ دھرم کا پرچارک ہو تقسیم کیا جاوے "تحفہ معشوقان" "بہار حسن معشوقان" "کہاں ہیں نازنینان نازک اندام پری رُخاں" یہہ ایسے الفاظ ہیں جو دھرم سنبندھی اخبار کے ذریعہ پرکاشت ہونے ایوگیہ ہیں آشا ہے - کہ اس قسم کے اشتہار سوچ بچار کر تقسیم ہونگے - راقم دیوراج

نوٹ افسوس کہ یہہ اشتہار ہماری نظر سے نہیں گزرا تھا - پریس کے ملازمین کی بے احتیاطی سے ایسا ہوا جسکے لیئے کہ ہم اپنے ناظرین سے معافی مانگتے ہیں - اڈیٹر

مقام دہار اشیو علاقہ آباسی

نمستے -

ضمن بکھت مضمون میں نے اخبار ہفتہ وار ممبئی ویبھو मुंबई वैभव جو مرہٹی زبان میں نکلا کرتا ہے - اسمیں سے جن کر بھاشا انتر کرکے آپکی خدمت میں روانہ کرتا ہوں - آشا ہے کہ آپ اسکو کرپا کرکے چھپوا دیجئے - وہ ہذا

مقام Bombay اخبار ممبئی ویبھو نمبر ۲۰۳ واقعہ ۲۹ - اپریل ۱۸۹۵ء - یہاں اندنوں آنامار تنڈ جوشی آنریری اوپدیشک آریہ سماج و مسٹر سکھارام ارجن گرجر آنریری اوپدیشک ہندو سبھا وغیرہ لوگوں نے سناتن آریہ دھرم کا سوروپ اپنے لوگوں کو معلوم کروا کر پادریوں کی کوشش سے کرسچی (عیسائی) دھرم میں جانیوالوں کو روکنے کا

اچھا پریتن اپنی طاقت کے موافق کر رہے
ہیں۔ اس بارے میں ان صاحبوں کی
تعریف کرنا ضروری ہے۔ ہم نے ایسا
سنا ہے کہ پنجاب کے آریہ سماجوں نے غیر
مذہب اختیار کیے ہوئے لوگوں میں سے
کسی کو پچھتاپ ہو کر ہندو دھرم میں آنیکی
اُنکے اچھیا پردرشت کی تو اسکو واپس ہندو
دھرم میں لینے کا طریقہ جاری کیا ہے۔ اُس
طریقہ کے معلومات ادہر کے لوگوں کو
کرا کر تعمیل کرنے کی کوشش انمار ہنڈ
جوسی وغیرہ کریں تو بہت اُتم ہے۔ بالفعل
ان آریہ دھرمی اور ہندو دھرمی لوگوں نے
ایسی کوشش شروع کی ہے کہ جو ہندو ان کو
کھرستی (عیسائی) بنانیکے لیے چرچ مشن
نے پالوا سنڈے پر ایک مکان کھول رکھا
ہے۔ اُسی کے سامنے کے مکان کی چھت پر
آریہ اور ہندو منتری بھی اپنے دھرم کی
واقفیت لوگوں کو کرا رہے ہیں۔ اسی سبب
سے چرچ مشن کے ہال میں منتریوں کو اپنے
ایک دو انویایوں کے سامنے ہی بولنا پڑتا
ہے جیسے کو ویسے ہی ہونا چاہیے۔ اگر ان
دونوں منتریوں کی بحث ہو گی۔ تو بہت ہی
اچھی ہو گی۔

۲۰-۲۱ اپریل کو فرامجی کاؤس جی انسٹیٹیوٹ میں
آریہ گیان وردہک سبھا کی طرف سے مرشیوں
کی لوگ "ردیا" اس وشے پر سری سوامی نتیانند
جی سرستی کا اُتم ویاکھیان ہوا۔ جیسا بمبئی
میں ہندو اور آریہ ملکر سچین دھرم کے پاکھنڈ
لوگوں کو بتلا رہے ہیں۔ ویسا ہی پنجاب کے
آریہ اور ہندو ملکر کریں تو کیا اچھا ہو۔
سری سوامی نتیانند جی بمبئی میں کیا کیا کام کرتے
رہیں۔ وہ میں آپکو لکھتا رہونگا۔

راقم
سری جی آبہاواد
ڈپٹی اکونٹنٹ تعلقداری آفس ضلع دہارشیو
علاقہ نظام سرکار

عبداللطیف کا خط

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار
ست دھرم پرچارک جالندھر سلامت۔
بعد شوق ملاقات کے التماس ہے کہ آپکے
اخبار مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۹۸ء میں بصیغہ
مراسلات جو حالات جلسہ الیر کوٹلہ درج ہیں
اُنکو میں نے بغور پڑھا چنانچہ چند فقرہ
غلط ہیں۔ اول میرے سوال کا جواب جسکو
آپ فرماتے ہیں۔ کہ پبلک نے سمجھ لیا اور میری
تسلی نہیں ہوئی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ نہ میری
تسلی ہوئی اور نہ عام کی کسی نے جلسہ میں
سوائے آریہ سماجیوں کے جواب کا راست ہونا
تسلیم نہیں کیا۔ اور نہ اب کوئی کرتا ہے۔ یا
اسکی صحت فرمادیں۔ ورنہ سوال کا جواب معقول
و منقول طور پر اب شایع فرمادیں۔ تاکہ آپکے
سوال کو عام لوگ دیکھیں اور سمجھ جائیں۔
دوم آپنے لکھا ہے۔ کہ منشی صاحب کو جوش
میں آگئے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ منشی صاحب نے
اُن کو کسی قدر سخت الفاظ میں رد کا پھر لکھا
ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کی بابت منشی صاحب
جوش میں آئے ہوئے تھے۔ اور اسی واسطے
انکی بات کرنے تک سے ناراض تھے۔ وغیرہ وغیرہ
وغیرہ۔ مجھکو ہرگز جوش نہیں تھا۔ اور نہ
کبھی پہلے کسی مباحثہ میں ہوا ہے اور نہ کبھی
ہو گا۔ پنڈت لیکھرام صاحب سے نہ کبھی پہلے
ناراضگی ہوئی ہے۔ اور نہ کوئی سبب ہے۔ اور
نہ میں ناراض ہوا۔ اور نہ ارادہ ہے۔ ہاں جب
میرے سوال کا کوئی صاحب جواب نہ دیکے اپنے
بچاؤ کے لیے کچھ ہی لکھا کرو۔ یہ طعن میرے
ذمہ عاید نہیں ہو سکتا۔ زیادہ والسلام۔
مکرر یہ کہ اس خط کو اپنے اخبار میں
چھاپ دیں۔ اگر کچھ جواب دینا ہے۔ تو
اسپر بطور نوٹ یا ریمارک کے تحریر فرمایئے۔

راقم
عبداللطیف ٹھیکیدار از الیر کوٹلہ

(نوٹ) اس تحریر کا جواب بھیجنے کی کوئی
صاحب تکلیف نہ فرمادیں۔

سماجوں کے قابل توجہ نوٹس

دشانش یا چار آنہ فنڈ کے متعلق تمام رقوم
سرب سماجوں کے منتری مہاشے بنام آتما رام
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب امرتسر
کے پتہ سے ارسال فرمایا کریں۔ اور جس رقم کی
رسید ایک ہفتہ تک روپیہ بھیجنے والے
کی سبھا میں نہ پہنچے۔ تو تشویش کو دور
کرنے کے لیے اوچت ہے۔ کہ ایک کارڈ
یا خط بطور چیتونی پتر (ریمائنڈر) لکھکر
اسکی رسید طلب فرمالیں۔ کیونکہ جو روپیہ
منتری پرتی ندھی سبھا کے پاس پہنچتا
ہے۔ اسکی رسید بھیجی جاتی ہے۔
وید پرچار فنڈ (راشی) کا روپیہ
شریمان لالہ منشی رام جی پردھان سبھا
مذکے پاس بمقام جالندھر شہر بھیجا جاوے۔

المشتہر
سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج آگرہ کے پرچار سے تین ہندو جو عیسائی ہونے والے تھے بچے۔

ریاست تاج پور علاقہ بجنور میں ایک نیا آریہ سماج ستھاپت ہو گیا ہے۔ جسکو پردھان کہ پنڈت شیو لال شرما منیجر ریاست نیت ہوئے ہیں۔ اس ریاست کے راجہ صاحب کچھ عرصہ ہوا عیسائی ہو گئے تھے۔ آریہ سماج کو راجہ کو ویدک دھرم پر لانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

سکھر ڈھی آریہ سماج ہوں سوامی آتما نند جی سوامی وشیشورانند جی اور برہمچاری نتیانند جی کی سیوا میں نویدن کرتے ہیں۔ کہ ہوں آریہ سماج کے سالانہ جلسے پر جو ۱۰ سے ۱۲ جولائی کو ہوگا ضرور درشن دیویں۔

پنڈت سالگرام صاحب وکیل گنگوہی نے اپنے صاحبزادے کے ایف اے پاس ہونیکی خوشی میں ہون کرایا اور ۸ روپیہ مختلف ساماجک مدات میں دان دیا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کے ممبر لالہ کرپال سنگھ نے اپنے مکانوں کی پرتشٹھا ویدک ریتی سے کرائی اور حسب ذیل دان دیا۔ وید پرچار فنڈ ۲ کنیا مہاودیالہ ۲ یتیم خانہ فیروزپور ۲ اسی سمے بھائی تیلو رام جی نے ۱۱ وید پرچار فنڈ کو دان دیئے۔

راولپنڈی آریہ سماج کے ۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ع کے ساپتاہک جلسہ میں ہون و پرارتھنا کے بعد ماسٹر گوری شنکر جی نے استریوں سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور یہہ کس مطلب کے واسطے

رہیں"۔ ایک پر اثر لکچر دیا۔ ۷ مئی کو لالہ چند جی کے پتر و کنیا دونوں کا جوڑا کرم سنسکار ویدک ہوئے سنسکار کرتا پنڈت بھگوانداس اور برہمچاری برہمانند ودیارتھی تھے۔ لالہ صاحب نے علاوہ پنڈتوں کی دکشنا کے ذیل کا دان دیا۔ وید پرچار فنڈ ۲ آریہ سکول راولپنڈی ۱ آریہ گرل سکول راولپنڈی ۱ آریہ سماج راولپنڈی ۱ کل ۵ اور جلسہ میں آئے ہوئے سب بھائیوں کو شیرینی تقسیم کی۔

۱۴ مئی آریہ سماج کے ساپتاہک جلسہ میں ہون کے بعد برہمچاری برہمانند ودیارتھی نے اپاسنا کرائی۔ اور پنڈت بھگوانداس نے ویدپاٹھ ہو سکا ہے کتھا کی۔ ست اپدیشات لالہ کانشی رام چوپڑہ نے من کے قابو میں رکھنے کے وشے پر ایک منوہر ویاکھیان دیا تین نئے ممبر درج رجسٹر ہوئے۔

اس علاقہ پوٹھوہار میں اگرچہ سکھی مت کا بڑا پرچار ہے۔ اور گرو صاحبان کے نام پر ہر ایک دادھ سو جان سے قربان ہے۔ لیکن افسوس کہ آجکل اس علاقہ میں گرو صاحبان کے مشن کو دھبہ لگانے اور وید و گیتا اپنشد اپاسنا کے ودھ وہ توہمات پھیلانے کے لیئے بہت سے بیگو سے لوش بڑے زور سے گرام گرام اور نگر نگر کام کر رہے ہیں۔ یہہ وہ ادواسی اور نرملہ مہاتما ہیں جنہوں نے کچھہ نہ کچھہ پورانک سنسکرت کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ اور مورتی پوجن شرادھ اوتار وغیرہ۔ گرنتھہ صاحب الہامی ہیں۔ گرو نانک جی ایشور اوتار ہیں وغیرہ وغیرہ سدھ کرنے کی کوشش کرتے پھرتے ہیں۔ سچ گرو سیوکوں اور گرو سکھ صاحبان کا جو فرض

انکو توجہ پر ہے اسکو وہ جانیں۔ لیکن تیم بھی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی کر یا درشٹی بڑے زور سے اس طرف کھینچنا چاہتے ہیں کہ وہ کم سے کم دو اپدیشک اس علاقہ کے لیئے مامور فرما کر راولپنڈی میں ضرور رکھیں ایک اپدیشک تو خصوصاً علم سنسکرت میں بڑا عالم فاضل اور تجربہ کار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان گیرو سے پوش پنڈتوں سے مباحثہ کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔

محلہ انوالہ آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۸ء کو ہوگا۔ آریہ اپدیشک اور سجن پرش ودوان شامل جلسہ ہوں۔

کرنال میں لالہ کدار ناتھ کی پتری کا بیاہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ جالندھر سے پنڈت جیت رام سنسکار کرانے کے لیئے گئے تھے۔ لالہ صاحب نے پنڈت کو ۵ روپیہ دکشنا دیئے اسکے علاوہ ذیل کا دان دیا۔ وید پرچار فنڈ ۵ کنیا مہاودیالہ ۲ آریہ یتیم خانہ فیروزپور و بریلی ۲ دیانند اینگلو سکول ۲ مجوزہ کنیا پاٹھ شالا کرنال ۲ آریہ سماج کرنال ۵

سری گوبندپور میں ۴ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو لالہ کانشی رام صاحب کے پوتے کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ لالہ صاحب نے ایک روپیہ دیانند اینگلو سکول لاہور اور آٹھہ آنہ کنیا پاٹھ شالا فنڈ سری گوبندپور سماج میں دان دیا۔ ممبران میں شیرینی تقسیم ہوئی۔ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو سری گوبندپور سماج کے ادھکاریان سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ انت داس صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی پردھان۔ لالہ ٹھاکر رام صاحب بزاز اپ پردھان۔ منشی گوبند رام شرما منتری۔ لالہ رنجیت رائے صاحب اپ منتری۔ لالہ موہن رائے صاحب کوشادھیکش

ممبران استری سبھا
لالہ کاشی رام صاحب - لالہ ایشور داس صاحب
لالہ بھچنداس صاحب۔

عام خبریں اور رائیں

پنجاب نیشنل بنک کے مینیجر لالہ دولت رائے
ایم اے مقرر ہو گئے ہیں۔

اخبار سرحدی کے ساتھ ایک ناول "راجہ منڈلیک" نکلنا شروع ہوگا۔ ایسکے چار صفحے جو دیکھے گئے۔ تو مصنف بڑا لائق آدمی قدرت کا مطالعہ کرنیوالا معلوم ہوتا ہے۔ اگر مضمون بھی اخلاقی اصلاح میں مدد دینے والا ہوا۔ تو یہہ ناول بڑا مفید ثابت ہوگا۔

موضع ساریا ضلع مرزاپور سے خبر آئی ہے کہ وہاں بیاد پتھروں کی بارش ہوئی۔ یہہ پتھر عموماً پاؤ انچہ لمبے ۴ انچہ چوڑے اور ڈیڑہ انچہ موٹے ہیں۔ بعض جگہہ زمین میں دھس گئے تھے۔

یورپ میں اسوقت ۵۴ لاکھ ۰۰ ہزار ستریاں بہ نسبت پرشوں کے زیادہ ہیں۔

کیا ہی ہے کہ یورپین لیڈیاں ہندوستانیوں سے بیاہ کرنے کی طرف نگاہ رکھتی ہیں۔

پروفیسر میکس مولر اٹھارہ زبانیں جانتے ہیں جنمیں وہ کچھ نہ کچھ لکھہ بول سکتے ہیں۔

بھارت متر ہندی کا پرچہ روزانہ ہو گیا ہے۔ ہندی میں یہہ پہلا روزانہ اخبار ہے۔

امرتسر سے وکیل نامی ایک اردو کا نیا ہفتہ وار اخبار جاری ہوا ہے۔ جو ہر ایک ملکی معاملہ پر بڑی آزادی سے بحث کرتا ہے ہم اپنے نئے معاصر کو مبارکباد کہتے ہیں۔

انگلستان کی بائیبل سوسائیٹی کی گزشتہ رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ بائیبل کا ترجمہ ۴۲۰ زبان میں ہو چکا ہے۔ ۴ لاکھ عربی ترجمے کی انجیل اور پندرہ لاکھ بنگالی زبان میں شایع ہو چکی ہیں۔ اسی طرح بے شمار جلدیں مختلف زبان میں شایع ہو چکی ہیں۔ صرف تامل اور تلنگی بہاشا میں ۴۰ لاکھ شایع ہوئی ہیں۔ آریہ سماج نے اب تک کس قدر ترجمے ویدکے شایع کیے ہیں گوہم کے تیار سوترمیں کا بنگالی زبان میں ترجمہ بابو کالی پرسن بہادری کر رہے ہیں۔

استریو! آؤ ہم تمہیں سماچار سنائیں کہ دنیا میں استریں کیا کام کر رہی ہیں۔

(۱) اوہیا (امریکہ) کی مس سیج کے پرتیاد سے واشنگٹن کے راج کی سبھا نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ کہ میڈیکل کالجوں کے سوائے اور کسی جگہہ بھی جانوروں کو تجربہ کے لیئے چیرا پہاڑا نہ جاوے۔ مس سیج نے یہہ بل بھی پاس کرا لیا ہے کہ سب سکولوں میں لازمی طور پر برائی ماس کی رکشا اور ان پر دیا کرنے کی شکشا دیجاوے دوسرے استریوں میں دیا جاوے اور کہتی ہے کہ ایسے جس حالت کی استریں پرشاہی اور مدتی ہونگی۔ وہاں دیا بلی اور شبہہ ہی ارنٹ کرینگی۔ مس سیج یہ بیل امریک ہے۔ تو یہی ہمارے بھارت ورشیوں سے ادیک کام کرتی ہے۔

(۲) امریکہ میں مسز میری جوزیفائن ٹھکنہ تعلیم کی سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئی ہے۔

(۳) واشنگٹن میں ایک انعامی مضمون میں بالک اور کنیاؤں نے اپنے اپنے مضامین بھیجے۔ ان میں سے لڑکیوں کے لکھے ہوئے تھے۔ اور نصف لڑکوں کے انعام کے لیئے چار مضمون چھانٹے گئے جنمیں سے تین انعام کنیاؤں کو ملے۔

(نوٹ) جو لوگ یہہ کہتے ہیں کہ استری اور پرش کی دماغی طاقت میں فرق ہے وہ اس سماچار کو غور سے پڑہیں۔

(۴) امریکہ کے پریذیڈنٹ مہاشا کلیولینڈ کی دہرم پتنی وہاں کی استری سروہان لوشن سبھا کی ممبر ہو گئی ہے۔

(نوٹ) بھارت ورشی دہنا دہ پرش یا سرکاری عہدہ دار پبلک کے ساتھ کام کرنا ہی برا سمجھتے ہیں۔ ایشور کریں کہ شریمتی کلیولینڈ کی ایک مثال انکو شکشا دینوالی ہو

(۴) انڈیا میں استریوں نے ایک ایسی سبھا بنا رکھی ہے جسکا ادیش تھوڑے سے جوان بالکوں کو دہرم اپدیش کرنا ہے۔

(۵) ڈاکٹروں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ استری اور پرشوں کے دماغ میں کچھ بھید نہیں۔

(۶) واشنگٹن کا بابری عورتوں کی کلب نے ایک نمائش گاہ کھولی ہے۔ جسمیں تمام کا کام جو عورتیں کرتی ہیں۔ دکھلایا گیا ہے۔ اس نمائش گاہ میں عورتوں کی بنائی ہوئی تصویریں پتھر اور مٹی کی مورتی اور کشیدہ وصنعت کاری کے کام نہایت عمدہ تھے۔

(نوٹ) ہندوستان میں استریوں کے ہاتھ سے بہت چیزیں بنتی ہیں۔ یدی کوئی نمائش گاہ قائم کیجاوے جسمیں عورتوں کی بنائی ہوئی چیزیں دکھائی جاویں تو ایک اچھی ہونیکی آشا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

اوپدیش ورتانت

برہمچاری شری پرمانند جی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۳۔ مارچ کو حیدرآباد میں پنڈت پورنانند جی اوپدیشک کا بواہ سنسکار کرایا۔ اور ساتھ ہی ہر ایک شلوک کا ارتھ لوگوں کو سناتے رہے۔ اس موقعہ پر ۵۰۰ سو آدمی موجود تھے۔ ۴۔ کو دیوان [illegible] گلاب سنگھ [illegible] آریہ سماج حیدرآباد کے پتر کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ ۵۔ کو بازار میں ویاکھیان دیا۔ ۶۔ کو [illegible] آریہ سماج حیدرآباد کے پتر کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ ۷۔ کو حیدرآباد سے میرپور خاص آئے ۸۔ کو اسٹیشن ماسٹر اور وہاں کے تحصیلدار صاحب سے دھرم سمبندھی باتیں ہوتی رہیں۔ ۹۔ کو عام لیکچر ہوا۔ ۱۰۔ کو اسٹیشن [illegible] سردار گلاب سنگھ کے انتظام سے پرچار کیا۔ ۱۵۔ کو مظفر گڑھ میں ایشور بھگتی پر سبھا حاضری ۴۰ شروتا ویاکھیان دیا۔ ۱۶۔ کو ڈیرہ غازی خاں آریہ سماج [illegible] کے جلسہ میں اوپدیش دیا۔ حاضری قریباً ۵۰۰ تھی۔ ۱۷ مارچ کو ڈیرہ غازی خاں میں [illegible] وشے پر ویاکھیان دیا۔ حاضری شروتا ۱۰۰ تھی۔ ۱۸۔ کو سندھیا کرنے پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ایک سو تھے۔ ۱۹۔ کو جامپور میں جیون بودھی پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۲۰۔ کو جامپور میں دھرم وشے پر لیکچر دیا۔ حاضری سو سے زیادہ تھی۔ ۲۱۔ کو آریہ سماج کے اصولوں پر ویاکھیان دیا۔ اور چند آدمیوں سے آریہ سدھانت پر پرشنوتر بھی ہوئے۔ حاضری ۲۰۰ تھی۔ ۲۲۔ کو جامپور سے چل کر ڈیرہ غازی خاں میں آئے۔ اور ۲۳۔ کو دو تین گھنٹے تک پرشنوتر ہوتے رہے۔ ۲۴۔ کو [illegible] شروتا عام لیکچر ہوا۔ ۲۵۔ کو ڈیرہ غازیخاں میں [illegible] کے موقعہ پر ویاکھیان دیا۔ ۲۶۔ کو [illegible] سماج مندر میں سبھا حاضری پچاس ویاکھیان دیا۔ ۲۷۔ کو [illegible] پر ایک ویاکھیان دیا۔ اور اسی دن ایک [illegible] سنسکار کرایا۔ ۲۸۔ کو ڈیرہ غازیخاں سے چل کر ۲۹۔ کو سیالکوٹ سماج کے نگر کیرتن میں شامل ہوئے۔ ۳۰ کو جلسہ کے موقعہ پر حاضری ۲۰۰ اشخاص "دھرم" وشے پر ویاکھیان دیا۔ ۱۴۔ اپریل کو سیالکوٹ میں ایشور بھگتی پر ویاکھیان دیا۔ حاضری ۸۰ تھی۔ ۱۵۔ کو سیالکوٹ سے چل کر ۱۶ کو راولپنڈی پہنچے ۱۷ و ۱۸ کو راولپنڈی میں جیو آتما وشے پر ویاکھیان دیا۔ پہلے دن شروتا ۸۰ تھے اور دوسرے دن ۱۰۰۔ ۱۹ کو ایشور بھگتی وشے پر ویاکھیان دیا۔

پنڈت لچھمن اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۹۔ اپریل سے ۱۵۔ اپریل تک وزیرآباد میں [illegible] ہر روز ایک ایک ویاکھیان دیا۔ اور کبھی کبھی پنڈتوں سے دھرم چرچا بھی ہوتا رہا۔ حاضری شروتا ہر روز قریباً سو ہوتی رہی۔ ۱۶ و ۱۷ کو گکھڑ میں ویاکھیان دیا حاضری دونوں دن تیس تیس تھی۔ ۱۸ و ۱۹۔ کو فیروز والہ میں دو ویاکھیان دیئے اور کتھا کی۔ حاضری پچیس کے قریب رہی۔ ۲۰۔ ۲۱ کو [illegible] میں دو ویاکھیان دیئے۔ حاضری ۵۰ تک ہوتی رہی۔ ۲۳۔ و ۲۴۔ اپریل کو نظام آباد (گوجرانوالہ) میں ہر روز ایک پرارتھنا اور ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا بیس پچیس تھے ۲۵۔ کو وزیرآباد میں ہون کرایا۔ پرارتھنا کی حاضری ۲۵ تھی۔ ۲۶۔ کو وزیرآباد میں ایک شخص کو [illegible] ۲۷۔ کو [illegible] (گوجرانوالہ) میں پنڈت [illegible] رام انسپکٹر ڈاکخانہ جات کے پتر کا بواہ ویدک ریتی سے سنسکار کرایا۔ پنڈت جی نے اس موقعہ پر ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں پردان کیے۔ ۲۹۔ کو [illegible] کوٹ میں ایک ویاکھیان مورتی پوجا کے کھنڈن پر بازار میں دیا اور ایک پنڈت سے دھرم چرچا کیا۔ ۳۰ کو [illegible] میں پھر ایک ویاکھیان سبھا حاضری ۵۰ شروتا دیا۔ ۲ مئی کو [illegible] میں ویاکھیان دیا۔ ۳ مئی کو ظفروال (گوجرانوالہ) ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک کتھا کی۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۴ سے [illegible] تک قادیاں میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک پرارتھنا کی۔

پنڈت پورنانند اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۹۔ اپریل کو [illegible] میں ایک ویاکھیان [illegible] پر دیا۔ شروتا ۹۰ تھے۔ ۱۰۔ کو پرشنوتر ہوئے۔ ۱۲۔ کو یگیوپویت سنسکار کرایا اور ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ تھے۔ ۱۳۔ کو یگیوپویت سنسکار کر دیا۔ اور [illegible] کے [illegible] پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ تھے۔ ۱۶۔ کو [illegible] پر اوپدیش دیا۔ ۱۸۔ کو [illegible] وشے پر ویاکھیان دیا شروتا ۲۵ تھے۔ ۱۹ کو [illegible] پر اوپدیش دیا۔ ۲۲۔ کو جیکب آباد میں دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۲۴۔ کو سنسار پر ویاکھیان دیا شروتا ۵۰ تھے۔ ۲۵۔ کو آتما کی [illegible] پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۶۰ تھے۔ ۲۶۔ کو اوپدیش دیا۔ ۲۷۔ کو سچا دھرم کون ہو سکتا ہے کے وشے پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۲۸۔ کو گایتری منتر پر

ओं

"الشوریہ نیم کا پالن" "ہم سب آپسمیں ست بھاؤ سے برتیں" "الشوریہ نیم کا پالن"

جلد ۔ اخبار نمبر ۔

ست دھرم پرچارک

روز جمعہ جالندھر شہر

[illegible]

رپورٹ سالانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ۱۹۲۶ء چھپکر تیار ہے جسمیں علاوہ ایک سال کی کل کارروائی کے کل ضروری رزولیوشن مع قواعد اوپدیشکان و انتخاب کارروائی جلسہ ہائے انترنگ سبھا وغیرہ درج ہیں اور ساتھ ہی جسکے آریہ سماج کے اپنیموں اور مہرشی دیانند کی آخری وصیت کا اردو ترجمہ درج ہے۔ قیمت فی جلد ۴ر۔ درخواست خریداری بنام آتمارام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بمقام امرتسر آنی چاہیئے۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب تجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۱۰ر محصولڈاک ۲ر دس یا اس سے زیادہ خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

کنور لعل خزانچی مسیدہ کمپنی دہلی

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

واسطے تاپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے۔ تلی کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال کم ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سو بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی دو روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہو قیمت بڑی شیشی ۱ روپیہ خوراک ۱۶ چھوٹی شیشی آٹھ خوراک آٹھ آنہ محصول ڈاک علیحدہ۔ بڑی شیشی منگوانی چاہیئے

دمہ یعنے سانس کی دوا

दमा यानी सांस की दवा

دمہ خواہ کتنا ہی زور سے اٹھا ہو۔ دوا ایک خوراک سے فوراً دب جاتا ہے۔ اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سو جڑہ سے جاتا رہتا ہے۔ اور نیز پرانے دمہ والے کو برابر استعمال سے بہت ہی فائدہ پہنچتا ہے فی شیشی ۱ر علاوہ محصولڈاک وغیرہ

المشتہر

ڈاکٹر برمن دہلی

نمبر ۶ | مطبوعہ ۱۹ اجیٹھ سمت ۱۹۸۲ بکرمی مطابق ۳۱ مئی ۱۹۲۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۲

सर्वे निमेषा जज्ञिरे विद्युतः पुरुषादधि। नैनमूर्ध्वं न तिर्यञ्चं न मध्ये परि जग्रभत्॥२॥

'' جس ستنا طیبی پُرش سے سب نِمیش ظہور میں آتے ہیں۔ اُس پرماتما کے نہ اوپر نہ اُسکے اردگرد نہ اُسکے نیچے اور نہ درمیان میں کوئی گرہن کر سکتا ہے۔'' جبکہ ہر ایک شکتی کا ظہور پرماتما سے ہے۔ اور وہ سالنا رکب ہر ایک وستو کے اندر ویاپک ہے۔ تو پھر کوئی زمانہ بھی اُسکی ویاپکتا سے خالی کیونکر ہو سکتا ہے وہ ہر زمانے میں موجود ہے۔ لیکن پھر بھی منشیہ کی بھرم مولک بدھی شنک کرتی ہے۔ کہ کیا برہمانڈ میں ویاپک پرماتما کی سیما برہمانڈ سے نہیں ہو سکتی؟ کیا اوکاش اُس پرم پُرش کی ویاپکتا سے خالی نہیں؟ اُن کا شرتی گیان جواب دیتا ہے۔ کہ اُسکا اوپر نیچے اور اردگرد بدھی کسی چیز کو انوبھو نہیں کر سکتی۔ پھر اُس سے پرے شکتی کا خیال کریں۔ اُسکے اندر کسی وستو کا ویاپک ہونا اسمبھو نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سوکشم سے بھی سوکشم ہے۔ پھر کس طرح پر اُسکے اندر بدھی پرویش کر سکتی ہے۔ پس اُس پرم پُرش کو اننت اور سروہ ویاپک انوبھو کرنا ہی منشیہ جیون کا اعلےٰ ادیش ہے۔

بھجن

(راگ اساوری)

ٹیک

ناتھ اب کیوں دیر تمہاری
یہاں لگ اگنی بھی ہماری
جوتی کہہ جاؤں پکاری
اس جینے سے مرنا بھلا ہے
نہ جائے دشا ہے ہماری
اودیا کی دلدل میں پھنسے ہیں
سر سے پاؤں تک ساری
رو رو کوک پکاریں جنتی
لیجئے سدھ ہماری
دیوی دیوتے پوج تھکے سب
کشٹ ادھا سے بھاری
بہو بیہ یتن کئے ہم الپن
شدھی نہ ڈگر ہماری
سو تہاس نراس بھجن سے
تجھ سے کرتے پکاری
چاہے تارو چاہے مارو
ہو سنہ چیٹی ہیں تمہاری

اشتہار

آریہ سماج وزیر آباد کا تیسرا سالانہ اُتسب ۲۳-۲۴-۲۵ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۱۲، ۱۳ و ۱۴ اساڑھ سمت ۱۹۸۲ بروز منگل بدھ جمعرات ہوگا۔ سب سجن پُرش اور مہان اُپدیشک درشن دیویں۔ اور نگر کیرتن ۲۳ جون کو بوقت ۶ بجے شام کے شروع ہوگا۔

المشتہر منتری آریہ سماج وزیر آباد

ستیہ دھرم پرچارک

بھارت سپُتری کی پکار

نمبر ۲

سپتری شکشا

سپتری شکشا کی ضرورت کا سوال سب سے پہلے پیش ہوتا ہے۔ جب تک کہ کوئی ضرورت ثابت نہ ہو۔ تب تک اُسکو رفع کرنے کی کوشش داناؤں کی طرف سے نہیں ہوا کرتی کسی مہمان کے آنے پر اُس سے دریافت کئیے بغیر بھوجن آدی کا پربندھ کرنے کے بعد یہ دریافت کرے کہ مہمان کو بھوکھ ہی نہ تھی۔ میزبان کیسا شرمندہ ہوتا ہے۔ اور پھر اپنی ساری تیاریوں کو نشپھل دیکھ کر اُسے کیسا پچھتاوا لگتا ہے۔ پس قبل ایسے کہ ہم بھارت پُتریوں کے سب سے اول حق یعنی سپتری شکشا پر وچار شروع کریں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے تسلیم کر لیں کہ آیا انہیں شکشا کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ اور اس بات کا نتیجہ ہم کسی دوسرے کی وکالت سے کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ دیوی کی زبان حال سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا وہ اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے یا نہیں۔ اگر سپتری شکشا کے موافق اور مخالف دو دلو

قسموں کے وکیلوں سے پوچھا جاوے تو
جہاں ایک طرف ستریوں کو راج سبھا میں
پہونچا کر انہیں راج پربندھ میں شامل
کیئے بنا دم نہیں آتا - وہاں دوسری طرف
اس وقت تک چین نہیں - جب تک کہ اپنے
خیال کے مطابق انہیں انسانی درجہ سے
ہی خارج نہیں کر دیتے - لیکن مصنوعی جوش
میں آ کر فریقین کے وکلاء جو زبردست بحث
کیا کرتے ہیں - وہ انکا ذاتی اصلی خیال
نہیں ہوا کرتا - اسی طرح پر کچھ عرصے سے
ستری شکشا کی بحث پرانے اور نئے فیشن
کے درمیان چھڑی ہوئی ہے -

گزشتہ پچیس سالوں کے تجربہ سے معلوم ہوتا
ہے - کہ جسقدر بحث ستری شکشا کے سوال پر
ہوتی رہی - اسکی تہ میں دونوں طرف سے
خود غرضی ہی کام کرتی رہی ہے - جہاں
ایک طرف سے لکیر کے فقیر سچے گرہستھ کی زندگی
سے ناآشنا بھکشوں اور دوکانوں میں
زندگی بسر کرنیوالے اپنی معمولی زندگی
کی حفاظت میں فرق آتے دیکھ کر پکار اٹھا
کرتے تھے - کہ ستری جاتی کو شکشا کی بالکل
ضرورت نہیں - وہاں دوسری طرف سے مغربی
روشنی کا لیمپ ہاتھ میں اپنی نئی زندگی میں
ستریوں کی موجودہ حالت کو رکاوٹ دیکھ کر
ایجوکیشن - ایجوکیشن کی پکار مچائی جانے لگی
لیکن اس خود غرض جدوجہد میں یہہ پتہ
لگنا مشکل ہو گیا - کہ آیا ستریوں کو شکشا کی
ضرورت بھی ہے یا نہیں - لیکن اگر ہم بھارت
ورش کی ستری جاتی سے ہی پرشن کریں تو انکا
ہمارے لیئے اس مشکل سوال کے حل میں بڑی بھاری
مدد دیتا ہے - بھارت ورش کی کوئی بھی ماتا
ایسی دکھائی نہیں دیتی - جو کہ اپنی پتری
کو لڑکیوں کی حالت میں دوسرے گھر بھیجنے
پتا کے یہاں بھیجا کرے - ہمارے
ناظرین کو واقف ہونا چاہیئے - کہ ہم ابھی تک وچار
اس حد تک نہیں پہونچے - جہاں پر کہ اس
امر پر وچار ہو سکے - کہ ستریوں کو کس قسم کی
شکشا دینی چاہیئے - یہاں وچار صرف اس
سوال پر ہے - کہ آیا ستریوں کو شکشا کی ضرورت
بھی ہے یا نہیں - اور اگر ہے تو آیا انہیں
درجوں کی کوئی حد ہو سکتی ہے - ہاں ہم
کہہ سکتے ہیں - کہ کوئی بھی ایسی ماتا نہیں
جو کہ اپنی پتری کو مدرسہ گھر رکھنا گوارا کرے
کیا لڑکیوں کو بھوجن بنانا - چرخا کاتنا
کاڑھنا جھاڑو دینا - اور دیگر ضروری
گرہ کارج سکھلانا جو کہ بھارت ورش کے
تاریخی [illegible] جاری ہے
گواہی نہیں دیتا - کہ بھارت کی ماتائیں اپنی
پتریوں کے لیئے شکشا کی ضرورت کو محسوس
کرتی ہیں - اسمیں سندیہ نہیں کہ انکے لیئے
کی شکشا کے بھارت ماتائیں پہلے پہل منتظر
تھیں - اور وہ ایسے نہیں کہ وے پتری
شکشا کے خلاف تھیں - بلکہ وے اس تعلیم کو
نکما خیال کرتی تھیں - لیکن تجربہ بتلاتا
ہے - کہ جب ایک مرتبہ لڑکیوں کی خوبیاں
بھارت ماتاؤں پر ظاہر ہو گئیں - تو وے
مردوں سے بڑھ کر پتری شکشا کی مددگار ہونگی
رہیں - جالندھر کی کنیا پاٹھشالا کے انتظام
میں ہی دیکھا کہ باوجود مردوں کے خیالات
کے بہت ہی تنگ ہونے کے بھی ہر وقت وے
ستریاں جنکی پتریاں کنیا پاٹھشالا میں شکشا
پاتی ہیں - تعلیم سے بڑا پریم دکھلاتی ہیں -
دیرگھ درشٹی سے وچار کرنے پر معلوم ہو گا
کہ بھارت ماتائیں اپنے عمل سے صرف پتری
شکشا کی ہی حامی نہیں ہیں - بلکہ انکے لیئے اعلی
تعلیم کی بڑی بھاری ضرورت سمجھتی ہیں - پنجاب
دیش کے کسی گرام میں چلے جائیے - آپ
محرم کے دنوں میں حیرانی سے دیکھینگے - کہ
مسلمان ہندوؤں کی پتریاں حسن اور
حسین کے پیچھے سیاپے میں شریک ہیں - کیا
یہہ سمجھکر حسن حسین کے لیئے سیاپا
کرنا اپنا فرض سمجھ کر شریک ہو رہی ہیں؟
ہرگز نہیں! بلکہ انکی ماتاؤں نے اسموقعہ
کو سیاپے کی شکشالہ سمجھ کر انہیں اس جگہ
بھیجا ہے - تاکہ انکی پیاری پتریاں سیاپے
کے فن میں نکمی نہ رہکر گرہستھ کے
بوجھ کو دھارن کر سکیں - ہمارے بہت سے
ناظرین ہماری اس تحریر کو پڑھکر مسکرائینگے
لیکن انکو یاد رکھنا چاہیئے - کہ جو ماتائیں
سیاپہ وغیرہ دوشٹ رسموں کو اپنا فرض
سمجھ کر انکی تعلیم میں استقامت کرتی ہیں
انہیں یدی سچی تعلیم کی خوبیاں معلوم
ہو جاویں - تو اس نتیجہ پر پہونچنا کچھ مشکل
نہیں ہے - کہ وے بہت جلد اپنی پتریوں
کو دیویاں بنانے میں کامیاب ہو سکینگی
اور کئی معمولی روزمرہ مثالوں سے یہہ بات
ثابت ہوتی ہے - کہ بھارت کی ستریاں اپنی
جاتی کے لیئے شکشا کی ضرورت کو محسوس
کرتی ہیں - اور ساتھ ہی انکے یہہ بھی ظاہر
ہوتا ہے - کہ وے انکے لیئے شکشا کی کوئی حد
باندھنی نہیں چاہتیں بلکہ جس تعلیم کو وے
اپنے لیئے ضروری خیال کرتی ہیں - اسمیں اعلی
مہارت پیدا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں - پرنتو ان

ان لوگوں کی رائے جو کہ خود بخود مہر فیصل بنکر ستریوں کی تعلیم میں پرائمری یا مڈل وغیرہ کی حد لگایا کرتے ہیں۔ بالکل وقعت کے قابل نہیں ہے لیکن اس نتیجے پر پہونچکر کہ ستریوں کو تعلیم اور وہ بھی اعلیٰ درجہ تک دینے کی ضرورت ہے۔ بڑے پیچیدہ سوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ یہ ہے "ستریوں کو کس قسم کی شکشا دینی چاہئیے" اس سوال پر وچار کسی آئیندہ اشاعت میں ہو گا۔ باقی آئیندہ

کیا تم نے چرنجی لال کو بھلا دیا

چرنجی لال ویدک دھرم کے لیئے کس محنت سے کام کرتا رہا۔ اپنے بال بچوں کی فکر میں جو سمہ بیتت کرتا تھا وہ دھرم کی سیوا میں لگاتا رہا۔ جن تک تمہاری السنکرت بانی کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی۔ اُن تک ویدوں کی تعلیم پہیلاتا رہا ایسے دھرم کے سیوک کے یتیم بچوں کی پرورش ایک ایک آریہ سماجسٹ کا فرض تھا۔ لیکن تم نے اس فرض کو کیونکر ادا کیا۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے تجویز کی کہ اگر تین ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو ۱۵ روپیہ ماہوار اُسکے سود سے چرنجی لال کی ایک بیوہ اور دو لڑکیوں کو گذارہ ملا کرے۔ اسکے لیئے اپیل ہوئی۔ آریہ سماجوں نے نقد دان اور وعدے شروع کیئے۔ لیکن نفاق کی آگنی آریہ سماج میں بھڑک چکی تھی۔ آریہ پرتی ندہی سبھا سے ودیش کرنے والی من مانی کلچرڈ پارٹی نے سماجوں کو خفیہ اور علانیہ ترغیب دی کہ روپیہ پرتی ندہی سبھا کے دفتر میں نہ بھیجیں۔ آریہ سماجوں نے بھی لاپرواہی سے کام لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اب تک صرف ۱۱ ایکسو سبھا کے دفتر میں پہنچا

لیکن بدقسمتی سے اُس رقم کا بھی بڑا حصہ آگرہ بنک میں جمع کیا جاچکا تھا۔ ہمارے کلچرڈ دوستوں نے اسی پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ آگرہ اور سملہ دونوں بنکوں کو خطوط لکھ کر سود کا ملنا بند کرا دیا اور آریہ پرتی ندہی سبھا کے قریباً گیارہ ہزار سے زیادہ دھن کو معرض خطر میں ڈالدیا۔ کہ چرنجی لال کی بیوہ اور اُسکے یتیم بچوں کے ہی پیٹ پر چھری نہیں پھیری۔ بلکہ مہرشی دیانند کے سچے شش (یعنے اُنکی سپرٹ کے مطابق کام کرنیوالے) مرحوم گورودت کے بچوں کی پرورش کے بیچ میں بھی بگھن ڈالا۔

لیکن ایسے نازک موقعہ میں آریہ پرتی ندہی سبھا نے اپنے فرض کو کیونکر سنبھالا۔ ہمارے کلچرڈ دوستوں نے روپیہ کو ہی سنسار اور دھرم کا ایک ماتر سادھن سمجھ کر سوچا ہو گا۔ کہ دھن کے ابھاؤ سے آریہ سماج کی تحریک ڈانواں ڈول ہو جاویگی۔ اور کہ اُنکے گرد ڈھم تھے آگے بے اختیار گردن جھکا دیگی۔ لیکن اُنہیں کیسا تعجب ہوا جبکہ آریہ پرشوں نے سبھا کو پھر دھن سے مدد دینی شروع کی۔ پرچار کا کام آگے کی نسبت دس گنا ہونے لگا۔ بڑے بڑے میلوں پر دھرم وشیک ٹریکٹ مفت تقسیم ہونے لگے ٹیکالے اور ودیارتھی آشرم کی بنیادیں ڈالیگئیں۔ اور ان سب کاموں کے علاوہ باوجود سود بند ہونیکے گورودت کے بچوں کو بدستور ۲۰ روپیہ ماہوار پہونچتا رہا۔ آریہ سماجوں نے نئی زندگی حاصل کی۔ نئی سماجوں کے قائم ہونے اور نئے نئے سالانہ جلسوں کی خبریں آنے لگیں۔ لیکن ہمارے دوست پھر بھی چپ نہ ہوئے۔ اخباروں کے ذریعہ سے کوسنے اور آریہ سماج کے سیوکوں پر

جھوٹھی تہمتیں تراشنے کا بازار گرم کر دیا لیکن دھرم کے سیوکوں نے اِن گیدڑ بھبکیوں کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے مستعدی سے کام کرنا شروع کیا۔ آریہ سماج کی پنجاب میں موجودہ حالت بلند آواز سے کہہ رہی ہے۔ کہ ستیہ دھرم کی ہی جے ہو گی۔ پالیسی کبھی بھی پہولے پھلیگی نہیں!

آریہ پرشو! آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب پر آئے دن جھوٹھے بہتان لگانا کلچرڈ اخبار کا شیوہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں فیروزپوری کلچرڈ؟ اخبار میں چرنجی لال کے پسماندگان کی حالت پر بناوٹی افسوس کے آنسو بہا کر لالہ مرلیدھر سے درخواست کیگئی ہے۔ کہ تین ہزار روپیہ آریہ سماجوں سے جمع کرا دیں اور ساتھ ہی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو بدنام بھی کیا ہے۔ لیکن کیا آپکو معلوم ہے۔ کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں نے ان یتیموں کے لیئے کیا کچھ کیا ہے۔؟ لیجیئے ہم آپکو بتلاتے ہیں (۱) دو ماہ سے پردھان سبھا کی اجازت سے سکریٹری آریہ سماج لودھیانہ ۵ روپیہ ماہوار چرنجی لال کی بیوہ کو واسطے گذارہ کے دیتے ہیں۔ اور پرتی ندہی کی انترنگ سبھا میں پیش ہو کر منظور ہونے پر یہ رقم مستقل طور پر ماہوار اُسکو ملا کریگی۔ (۲) چرنجی لال کی بڑی لڑکی کی تعلیم کے لیئے پرائیویٹ کوشش سے حسب ذیل چندہ ہو رہا ہے۔ لالہ منشی رام پردھان پرتی ندہی سبھا ۱۵ لالہ دیوراج صاحب جالندھر ۱ رائے ٹھاکر رام صاحب لاہور ۱۵ لودہانہ آریہ سماج ۱۵ کل پانچ روپیہ ماہوار ہوا۔ آریہ کنیا آشرم جالندھر سے درخواست ہو گی کہ

عوضور روپیہ بلا سود معاف کر دیوے۔ اور جسوقت چرنجی لال کی بیوہ نے لڑکی کو بھیجنا منظور کیا۔ فوراً آشرم میں داخل کرا کر اسکی تعلیم کا پورا انتظام کیا جاویگا لیکن غور کی جگہ ہے کہ اس چندہ و نہ انتظام سے کب تک کام چل سکتا ہے۔ اگر آریہ سماج اپنا گزشتہ جمع کردہ روپیہ فوراً آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے منتری کے پاس بھیجدیں۔ اور آئندہ کے لیے تین چار ماہ تک بڑی تیز رفتار سے وصول کریں (کیونکہ بہت سے آریہ سماجوں نے ابتک تحریک ہی نہیں کی۔) تو بہت جلد تین ہزار کی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور پھر سبھا بلا دوسرے فنڈوں پر بوجھ ڈالنے کے چرنجی لال کے پسماندگان کی پرورش کا بوجھ اٹھا سکیگی۔

اگر ہماری اپیل پر آریہ سماجوں نے حلد توجہ نہ کی تو ہم پھر یہی پرشن کرینگے "آریہ پرشو! کیا تم نے چرنجی لال کو بھلا دیا؟"

ایڈیٹوریل نوٹس

آریہ سماج پنجاب دیش میں پھر ایک طاقت محسوس ہونے لگ گئی ہے۔ ایک سوسائیٹی کی طاقت کا اندازہ اس ہل چل سے لگ سکتا ہے جو کہ اسکے ممبر دوسری سبھاؤں یا سماجوں کے اندر ڈال سکتے ہیں۔ جو چیز خود زندگی نہیں رکھتی وہ دوسروں کو حرکت کیونکر دے سکتی ہے؟ جب سے کہ رشی دیانند نے پنجاب دیش میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ تب سے ہی اس سماج نے ہر ایک فرقے اور ملت کے خیالات میں ہل چل ڈال رکھی تھی۔ یہاں تک کہ سنہ ۱۹۱۲ء تک کہہ سکتے ہیں ہندو مسلمان عیسائی اور جین مذاہب میں سے کوئی بھی مت ایسا نہ تھا جو کہ آریہ سماج کی طاقت کو محسوس نہ کرتا ہو۔ لیکن چونکہ اس سماج کے اندر ہی فساد کا مادہ موجود تھا۔ اسلئے باہمی نااتفاقی نے نومبر سنہ ۱۹۱۲ء سے شروع ہو کر دس ہی سالوں میں اسے دوسرے مت والوں کی نظروں میں حقیر بنا دیا تھا۔ اب قریباً ایک سال سے پھر زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے ہیں جن ناعاقبت اندیشوں نے شہرت کے بھوکوں نے خود غرضی کی دیدی پر دھرم اور قوم کو قربان کر دیا تھا۔ انہوں نے تعجب سے دیکھا کہ جن تکڑوں سے لوگ واقف ہو چکے ہیں عیسائی اور شدھ سوسائیٹیاں جو کہ آریہ سماج کے اس باہمی نفاق پر بغلیں بجا کر اسکے قدرتی موت مرنے کا فتوی دے رہی تھیں۔ بڑی حیرانی سے دیکھنے لگیں کہ یہ سماج از سر نو ان میں ہل چل ڈالنے لگا۔ جہاں آریہ سماجوں کے منتقل ہونے کی امیدیں حریف باندھ رہے تھے۔ وہاں نہ صرف نئے آریہ سماج ہی قایم ہونے لگے بلکہ سوتے ہوئے بھی جاگ اٹھے۔ آریہ سماج کو خود غرضی اور جہالت نے بڑی بھاری چوٹ لگائی تھی۔ لیکن ستیہ کی آخر کار جے ہوئی۔

آریہ سماج کا کام اپدیش ویدک گیان کو تمام اطراف میں پھیلانا تھا۔ اور جب تک کہ اس اپدیش پر عمل ہوتا رہا اسکی طاقت بڑھتی چلی گئی۔ لیکن ایک زمانہ آیا کہ سرلتا کی جگہ پالیسی نے اور سچی نیتی کی جگہ کونیتی نے لے لی۔ اسوقت سے نئے آریہ سماجوں کا قایم ہونا تو درکنار پرانے قایم شدہ آریہ سماج ٹوٹنے لگے۔ اور وہ اسلئے کہ جو دھن ویدک دھرم کے پرچار اور ان نئے سماج روپی پودوں کے سینچنے کے لیے اپدیش روپی امرت جل کے بہانے کرنے میں صرف ہوتا تھا۔ وہ چند آدمیوں کو وہم کو پورا کرنے میں ضایع ہونے لگا۔ سنہ ۱۹۲۱ء تک پنجاب اور سندھ بلوچستان میں صرف ایک مستقل اور کبھی کبھی ایک عارضی اپدیشک کام کرتے رہے۔ پھر سے کہاں کام کر سکتے تھے۔ انسانی شکتی محدود ہے اور ایسا ہی محدود شکتی سے کام ہوا لیکن آج پلٹ رہی ہے۔ دہلی آریہ سماج مدت سے سوئی ہوئی تھی۔ لیکن حال میں جس جوش سے اس آریہ سماج نے کام کیا اور اپنے سالانہ جلسے میں جو اُتساہ دکھایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اسکے ممبروں نے دور بھگا دیا۔ مالیر کوٹلہ اور روپڑ سے آریہ سماجوں کا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ اپنے جلسوں کا ختم کرنا بھی کچھ کم امید دلانیوالا نہیں ہے۔ لیکن سب سے بڑھکر آریہ سماج کی اُنتی کا ثبوت گزشتہ چند مہینوں میں شاستر ارتھ اور مباحثوں کا از سر نو تازہ ہونا ہے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

نے ایک کی جگہ اسوقت سات اپدیشک مستقل رکھ لیے ہیں۔ اور اکثر دیہاتوں کو کیول سفر خرچ دیکر اپدیش کرانے کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ تاہم دھرم پرچار کی اسقدر سخت ضرورت ہے۔ اور لوگوں میں دھرم کا پیار اسقدر بڑھ رہی ہے۔ کہ اس قدر اپدیشکوں سے

کرنے کی ضرورت اسوقت موجود ہے اور جیسے جیسے کام زیادہ ہوتا گیا۔ یہ ضرورت زیادہ تر بڑھتی جائیگی۔ عیسائی مشن ایک سادھارن ضلع کے لیئے چھوٹے بڑے پانچ پانچ چھ چھ واعظ بھی تھوڑے سمجھتا ہے پھر آریہ سماج جسنے سروانگ میں اُنتی کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اگر فی ضلع ایک اپدیشک بھی بہم نہ پہونچا سکے۔ تو ویدک دھرم کی رکشا کیونکر ہو سکتی ہے۔ آریہ پرشو! ویدپرچار فنڈ میں دل کھولکر مدد دو اور پرتی ندھی سبھا کا کوش مضبوط کرو تاکہ ایسا زمانہ آوے کہ پنجاب دیش کا کم از کم کوئی بھی ایسا کونہ نظر نہ آوے۔ جہانکہ ویدک گیان کی روشنی نہ پہونچ جاوے۔!

آریہ سماج بھیرہ بھی مدت سے آلسیہ کی نیند میں سویا ہوا تھا۔ کچھ دنوں سے ایک اوداسی سادھو جو بالکرام کے نام سے مشہور ہے اور آپنے آپ کو بال برہمچاری کہلاتے ہیں۔ اس نگر میں جا پہونچے۔ آریہ سماج کے نفاق کا فائدہ اٹھاکر من مانی ڈینگ مارنے لگے۔ اور میدان خالی سمجھکر بھولے ہندو بھائیوں کو بہکانے لگے۔ یہ خبر پرتی ندھی سبھا کے ادھکاریوں کو پہونچتے ہی پنڈت لیکھرام جی روانہ کیئے گئے۔ پنڈت جی نے ۳ ویاکھیان دیئے۔ اور شاستر ارتھ کے لیئے بات چیت بھی کی۔ لیکن نتیجہ کچھ بر آمد نہ ہوا۔ لیکن ایک فائدہ ہوا۔ بھیرہ آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ کا اعلان دیدیا اس سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جسکی تاریخیں کہ ۲۵ اور ۲۶ مئی مقرر تھیں۔ اوداسی بالکرام جی کو آریہ سماج میں دھرم چرچا کے وقت دعو کیا گیا۔ لیکن وہ تشریف نہ لائے۔ اور اپنی طرف سے بے معنے اشتہار لگاکر ظاہر کیا کہ ۲۵ اور ۲۶ کی شام کو آپکے لکچر میں آریہ سماج کے ممبر آکر نرنے کرلیویں آریہ سماج کے سبھاسد ۲۰ کی شام کو اوداسی جی کے لکچر میں ہی جا پہونچے۔ اور پرشن کرنے کی اجازت مانگی لیکن وہاں تو کیول ڈینگ ہی ڈینگ تھی۔ اجازت نہ ملی۔

بھیرہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۵ اور ۲۶ مئی پہلے سے مشتہر ہو چکی تھیں۔ ۲۴ کی صبح سے آریہ بھائیوں کی آمد آمد شروع ہوئی۔ پرتی ندھی سبھا کے پردھان اور منتری پنڈت کرپا رام لالہ شبدیال ایم اے آریہ ودیارتھی آشرم کے سات ودیارتھی ۲۴ کی دوپہر کو معہ بنی بخش راگی کے پہونچ گئے۔ سٹیشن پر آریہ بھائیوں نے استقبال کیا۔ انگریزی باجہ کے ساتھ ہری کیرتن کرتے ہوئے وہاں سے جائے اوتارا میں پہونچے۔ جوکہ لالہ سہارام صاحب کا فراخ مکان تھا۔ شاہ پور پنڈ دادنخاں۔ میانی وغیرہ آریہ سماجوں سے بھی بہت سے بھائی تشریف لائے تھے۔ دوسرے دن پنڈت لیکھرام جی بھی تشریف لائے اور اخیر دن برہمچاری برہمانند جی اپدیشک بھی پہونچ گئے تھے۔ ۲۵ کی صبح کو پرتھم بڑے اُتساہ سے نگر کیرتن ہوا آگے آگے ودیارتھی سوستی وید منتروں کا اُچارن کرتے جاتے تھے۔ اور کہیں کہیں کسی کسی وید منتر کا ترجمہ کرکے نگر باسیوں کو سُناتے جاتے تھے۔ انکے پیچھے وید بھجن منڈلیاں تھیں۔ ایک کے لیڈر بنی بخش اور دوسرے کے لیڈر لابھ چند جی سیالکوٹ نواسی تھے۔ نگر باسی بڑے پریم سے ہری کیرتن کو سنتے رہے بعض بعض جگھہ دوکاندار وید دھونی سُننے کے لیئے خاص درخواستیں کرتے تھے۔ محلوں میں استریاں بڑے اُتساہ سے بھجن سنتی تھیں۔ نگر کیرتن کرتے ہوئے سب آریہ بھائی قریب سات بجے کے سماج مندر میں پہونچے۔ یہاں سوستی واچن کے بعد ہون کیا گیا۔ جسکے بعد بھجن ہوکر لالہ آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایشور پرارتھنا کے بعد ایک [illegible] اپدیش دیا جسمیں کہ انھوں نے رواج کی زنجیروں کو توڑنے اور ایشور پراپتی میں مشغول ہونے پر زور دیا۔ اسکے بعد پنڈت کرپا رام جی نے اپنا ویاکھیان شروع کیا۔ اور دس منٹ تک سنسکرت میں گفتگو کرتے رہے۔ پھر اسکا انوواد کرکے درشن شاستروں دوارا دکھلایا۔ کہ جیون کا اپدیش کیا ہے۔ بعد ایک بھجن کے صبح کا جلسہ ختم ہوا۔ سہ پہر کو پرتھم دھرم چرچا کے لیئے پونے دو گھنٹے تھے۔ لیکن اسموقعہ پر کوئی بھی سناتن سبھا کا پنڈت پرشن کے لیئے نہیں آیا۔ جب وقت بہت گزر گیا۔ تب آریہ سماج کے ممبروں کو بھی اجازت دی گئی۔ چنانچہ ایک مہاشہ نے وید وشیہ پر پرشن کیا جسکا اُتر پنڈت لیکھرام جی نے دیا دھرم چرچا کا وقت ختم ہونے پر پرتی ندھی سبھا کا ویاکھیان شروع ہوا مضمون آریہ سماج اور ہندو دھرم سبھا کی تعلیم کا مقابلہ تھا۔ پونے تین گھنٹوں تک

مورتی پوجن - ایشور اوتار - مرتک شرادھ اور دیگر پورانک مسئلوں کی اصلیت ظاہر کیگئی - خاتمہ پر بھجن اور آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا - شام کو تعداد سامعین چھ سات سو کے قریب ہو گی - لوگ بڑے پریم سے سنتے رہے -

۲۶ مئی کی صبح کو پنڈت کرپا رام جی کا اپدیش ہوا - لالہ تما رام جی کا دیا کھیان "اس وشے پر ہوا - کہ ویدوں کا پرکاش کیونکر ہوا - یہہ دیاکھیان نہایت مدلل اور عالمانہ تھا - جسکا سارا انش اس ایڈیٹوریل میں بیان کرنا مشکل ہے - ہم اپنے بھائی سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وے اس دیاکھیان کا بھاو ایک مضمون کی صورت میں بھیجدیویں - لالہ تما رام جی کے دیاکھیان کے خاتمے پر پنڈت لیکھرام جی کا دیاکھیان تھا - جسمیں انہوں نے مقابلے سے دکھلایا - کہ محمدی اور مسیحی مذاہب کے پاس شانتی دینے والا چشمہ نہیں ہے بلکہ شانتی کیول ویدک دھرم کی پیروی سے ملسکتی ہے - بعد بھجن جلسہ برخاست ہوا -

سہ پہر کو اول بھجن ہوئے - پھر برہمچاری برھمانند جی کا برہمچریہ آشرم پر لکچر ہوا - جو نہایت نصیحت آمیز تھا - اسکے بعد آریہ سماج بھیرا کی گزشتہ آٹھ سالہ رپورٹ پڑھی گئی - خاتمہ پر لالہ تما رام جی نے ویدک دھرم کی برتری جتلا کر وید پرچار فنڈ کی ضرورت بتلائی - اور اسکی مدد کے لیئے اپیل کی - جسکا نتیجہ یہہ ہوا - کہ ماہوار وید پرچار فنڈ کے لیئے چندہ ہوا - جسمیں سے ۱۲/ روپیہ نقد وصول ہو گئے ۔

باقی بھی ایک ہفتہ کے اندر پہونچ جاویگا کنہیا بھاودیالہ کے لیئے عہ - یتیم خانہ فیروزپور کے لیئے للعہ روپیہ - اور دیانند اینگلو ویدک سکول کے لیئے بھی علاوہ ہوئے - اس اتسب کے موقعہ پر بھیرا لوامی آریہ پرشوں نے جس پریم سے اپنے بھائیوں کا آدر ستکار کیا - اسکے لیئے وے قابل پیروی ہیں شاریرک سکھ دینے کے علاوہ اور بھوجن آدمی کے ساتھ سونے کے لیئے چارپائیاں تک مہیا کرنے کے ساتھ جو اتمک پریم انہوں نے دکھلایا - وہ ہر ایک یاتری کے لیئے آئیندہ روحانی صحت کا کام دیگا - یوں تو سب بھائی پورے شاردھا سے کام کرتے تھے لیکن پنڈت گوکل چند جی پردھان اور ملک منہراج جی کا پرشارتھ بڑے دھنیواد کے لایق ہے - لالہ مول چند جی مختار نے جس پریم اور دھرم بھاو سے ہم سب کے ساتھ برتاؤ کیا - اور لالہ بھگت رام جی منتری نے جو اتساہ دکھلایا - وہ ہمیں امید دلاتا ہے - کہ آئیندہ سال بھیرا آریہ سماج اپنا مندر مکمل کر لے (جسکے لیئے کہ قطعہ زمین گنج کے دروازے سے باہر خرید کر لی گئی ہے -) اپنے نج کے مندر میں اپنے بھائیوں سے ملاپ کرے گا - رات کو سب بھائی رخصت ہو کر اسٹیشن ریلوے کے پاس سرائے میں آ رہے - ہمارے بھیرا واسی بھائی سب ملکر اسجگہ تک پہونچانے پریم میں مگن بھولے ہوئے تھے - کہ آیا شہر کو واپس بھی جانا ہے - یا نہیں - آخر کار ۱۱½ بجے رات کے رخصت ہوئے -

ایشور ہمارے بھائیوں کا اتساہ دم بدم بڑھاوے ۔

لوکل

آتوار کے سا پتاہک جلسہ میں پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کرائی - اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - اور لالہ گوبرلال ضرانیس نے لکچر دیا -

۲۶ - اپریل سنہ ۹۶ء کو ایک ڈیپوٹیشن جسمیں صاحبان ذیل تھے - لالہ دیو راج - لالہ سنت رام - لالہ بسنت رائے - منشی بھولاناتھ لالہ گنپتا مل - نکودر میں گیا - اور کنہیا مہا ودیالہ (کنیا پاٹ شالا جالندھر) کے لیئے دھن اکٹھ - قریباً ایکسو روپیہ چندہ ہوا - لالہ رادھارام وکیل لالہ رام کشن محرر چوہدری - لالہ ہری رام جی منتری نکودر سماج نے دھن اکٹھ کرنے میں بہت امداد کی - بی بی یشودان جی نے جو کنیا پاٹ شالا جالندھر میں شکشا پائی ہیں - استریوں سے قریباً ایک من سوت جمع کرایا نکودر سے اور بھی روپیہ آنے کی امید ہے ڈاکٹر نور چند مل جی نے ۵ روپیہ کا ایک وظیفہ دینا منظور کیا -

سماجوں کی سیوا میں نوٹس

وشانش اور چار آنہ فنڈ کے متعلق جن سماجوں کے منتری مہاشیوں کی سیوا میں پتر ارسال کیئے گئے تھے - انمیں کئی صاحبوں نے ابھی تک پتر کا اتر تک بھی نہیں دیا - آشا ہے - کہ اوکت مہاشے جن سطرف توجہ مزید فرما کر رقوم متعلقہ وشانش اور چار آنہ فنڈ دفتر میں جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیجیئے - اور چار آنہ فنڈ کے متعلق سجنوں کو پورا پتہ...

مراسلات

صورت گڑھ راج سری بیکانیر

جناب اڈیٹر صاحب ملطف - نمستے - اس قصبہ میں چند پوشیدہ خیرخواہان قوم آریہ معزز عہدہ ہائے پرممتاز ہیں - اور کئی چھوٹی چھوٹے کاموں پر بھی تعینات ہیں - مگر اس وجہ سے کہ یہاں نہ کوئی سماج ہے - اور نہ کوئی اوپدیشک ہے سب کا ملکر بیٹھنا اور ست دہرم کی چرچا کرنا امر محال ہو رہا ہے - عرصہ قریب پونے دو سال سے نامہ نگار بھی اس جگہ ملازم ہے ایشور کی کرپا اور سہائتا سے اکثر سجن بھائی گاہ بگاہ نامہ نگار کے مکان پر جمع ہو کر بھجن لیلا میں تن من سے مصروف رہتے ہیں - اثنائے بھجن میں اشخاص غیر مذہب کو جیسی اعتراضات پیدا ہوتے ہیں - انکا عمدہ ڈھنگ سے بذریعہ کتب ہائے مذہبی اتر دیا جاتا ہے - اور صاحبان معترض بلا بحث بجا تسلیم کر لیتے ہیں اور روز بروز لوگ راہ راست پر قدم دہر رہے ہیں - مگر ایک دو معزز مہاشوں کی طرف سے اشتعال نہ ہونے کی وجہ سے کم توجہی لاحق ہے - اگر وہ معزز مہاتما اپنے شدہ آتما کے بادلوں سے سرور کی بارش کریں - تو عجب نہیں ہے - کہ یہ زمین ناقص عمدہ عمدہ پہلدار ایک پودہ ہائے کی پیداوار ہی سے اپنے باشندگان کو پریم کا پھل دیوے - اور انکے اہار سے وہ ستیا ستیہ ودیا اور اودیا میں تمیز کرسکیں - اور راہ راست کو گرہن کریں - کیونکہ یہاں کے مکانات سبھی

مندروں وغیرہ میں وہی حالات ہو رہے ہیں جو شریمتی ودیاوتی دیوی کی اردو ناول "شگفتہ" جناب مہتہ کرپارام صاحب آریہ میگزین میں مفصل طور پر درج ہوئے ہیں - یا اگر وہ معزز مہاتما خود اسقدر اوپدیش اور چرچا کی تکلیف نہ اوٹھا سکیں - تو بمشورہ چھوٹے عہدہ داران بصرف چندہ کسی اوپدیشک کو ایک متعدد عرصہ کے لئے بلوا سکتے ہیں پھر خودبخود لوگوں کے دل میں شوق پیدا ہو جاویگا - لالہ پالالل گرداور اس شبھہ کام میں تن من دہن سے مصروف ہیں چنانچہ انکی کوشش سے ۲۹ - اپریل ۱۸۹۵ء کے چرچا میں صاحبان ذیل نے ماس کھانا اور شراب پینا یکدم حلفاً ترک کر کے ایک اقرارنامہ اپنی اپنی قلم سے مجمع عام میں تحریر کر دیا جسمیں اقرار ہے - کہ اگر ہمکو کوئی بہائی ایسے حرکات کرتے دیکھے - یا انکے کرنیکا پورا ثبوت دیوے - تو علاوہ ڈنڈ پراوری کے ہم ایک ایک ماہ کی تنخواہ بطور بھانی گناہ ویدک کالج کے چندہ میں داخل کرینگے - اقرارنامہ بجنسہ نامہ نگار کے پاس موجود ہے - اور سنداً رکھا ہوا ہے۔

لالہ پالالل گرداور ... ماہوار
لالہ کشمبر ناتھ پٹواری دس روپیہ ماہوار
لالہ امین چند پٹواری دس روپیہ ماہوار
لالہ بانسکال پٹواری دس روپیہ ماہوار
چودہری جیرام داس پٹواری ... ماہوار
مہتہ گوکل چند پٹواری دس روپیہ ماہوار
سردار ہرنام سنگھ پٹواری بارہ روپیہ ماہوار
بھائی نرائن سنگھ پٹواری دس روپیہ ماہوار

اب جائے غور ہے کہ جس جگہ ایسے خفیف مباحثہ سے آدمیوں کی گروہ کے گروہ یکدم راہ راست پر آویں - وہاں اگر کسی قدر کوشش بھی سماج قایم کرنے کی کیجاوے تو امید نہیں کہ بیکار جاوے - کیونکہ عمدہ عمدہ اور اعلیٰ اعلیٰ لیکچر متواتہ سماج بھی یہاں بہت صاحبان نے لالہ ... کی تحریک پاکر شہر جالندہر سے منگائی ہیں اور اخبار ست دہرم پرچارک اور بھارت سیوک کے بھی چند مہاشے خریدار پیدا ہو گئے ہیں - پیارے اڈیٹر - میری اس عرض سے یہہ غرض ہے - کہ میرے ان چند الفاظ کو اپنے پوتر اخبار ستیہ دہرم پرچارک میں طبع کرا کے مشتہر کریں - تاکہ انکے مطالعہ سے مذکورۃ الصدر معزز مہاتماؤں کے دلمیں اشتعال ہو کر جوش پیدا ہووے اور وہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں - اور نیز یہہ بھی غرض ہے - کہ آئندہ کو اگر کوئی شخص مذکورہ بالا آٹھ صاحبان میں سے کسی کو اشیاء متروکہ مسطورہ کا استعمال کرتے ہوئے دیکھے - اور پورے طور پر ثابت کر دیوے - تو نامہ نگار بعد شکریہ ادا کرنے کے اسکو بطور انعام دس روپیہ اپنی گرہ سے دیویگا - ملزم کیساتھ بعد میں دیکھا جاویگا -

راقم
آریہ بہائیوں کا داس دینی چند مندرجہ بندوبست

نوٹ - جالندھر کالج کے سہودہ ادہکاری آنکھیں لگائے تھے لگا کر انسے کیا امید میں رکھتے تھے - اور انہوں نے کیا کر دکھایا۔

اڈیٹر

جناب ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک جی۔
نمستے۔ آپکے سابقہ اخبار میں دینا نگر کے طالبعلم کے متعلق جو مجھ سے دریافت کیا گیا ہے۔ التماس ہے کہ میں نے امتحان ایل اے کے بعد ایک چٹھی لالہ رام نرائن جی کو برائے روانہ کرنے طالب علم مذکور کے لکھی تھی۔ اور پھر لالہ دیوراج کو اسبارے میں بھی لکھا تھا کہ آپ لالہ رام نرائن کو وہ یتیم لڑکا روانہ کرنے کے لیئے لکھیں۔ مگر مجھے کوئی جواب آیا چونکہ اب انہوں نے مجھے لڑکے کے لیئے یاد فرمایا ہے۔ اس لیئے گذارش ہے۔ کہ وہ لڑکا صاحب یہاں بھیجدینگے۔ میں اسکی پرورش کے لیئے حاضر ہوں۔

آپکا داس
جمنا داس

پرچہ مشتہر

نمستے۔ اخبار ست دھرم پرچارک کے پرچہ ۱۰ مئی ۱۸۹۵ء میں جو اشتہار بابت بہبودہ بواہ واسطے آسا سنگھ ساکنہ خوشاب درج ہے۔ آسکے نیچے راقم ماسٹر مول سنگھ آریہ سماج خوشاب درج ہے۔ مہاشہ گن سماج اس اشتہار کی ذمہ دار نہیں ہے۔ اور نہ وہ سماج کی جانب سے ہے۔ اسلیئے التماس ہے۔ کہ آئندہ اگر آپ اسکو شایع کریں۔ تو ماسٹر مول سنگھ صاحب کا ذاتی تصور کرکے شایع کریں سماج کی طرف سے ہونے میں دھوکا میں نہ آویں۔

آپکا داس
حکم چند اپ منتری آریہ سماج خوشاب

بخدمت لالہ منشی رام جی۔ آج آپکے پرچہ ست دھرم پرچارک میں ایک نوٹس از جناب ماسٹر مول سنگھ برائے شادی آسا سنگھ دیکھا میں خوشاب ہی میں تھا۔ اور لوگوں سے معلوم کیا کہ یہہ کون ساہوکار ہے۔ تو جواب ملا۔ کہ پانچ یا چھ روپیہ ماہوار کا انجمن صفائی والوں میں ملازم ہے۔ آپ کرپا کرکے اسکی تردید کردیویں۔ تاکہ ہماری کسی بہن کی گردن نہ کاٹی جاوے۔ کیونکہ پانچ روپیہ کو کون کھا دیگا۔

سوالات قابل غور

اڈیٹر صاحب۔ نمستے۔ مجھ سے میرے ایک دوست نے اثنائے گفتگو میں مفصلہ ذیل سوالات کیئے جنکا جواب مجھے تسلی بخش معلوم نہیں۔ اسلیئے بذریعہ آپکے اخبار کے التماس ہے۔ کہ کوئی صاحب انکا جواب بعد کامل غور کے دیویں۔ اگر لالہ دیوراج جی انکا جواب دیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس مسئلہ پر زیادہ غور کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

(۱) کیا یہ غلط ہے۔ کہ عورت کی یونی بہ نسبت مرد کے کم درجہ پر ہے۔ اور کسی پاپ کی عوض میں یہ یونی ملتی ہے۔

(۲) عورت کو سمجھنے کا مادہ کم دیا گیا۔ بہ نسبت مرد کے اگر مساوی ہے تو کیوں ویدوں کا گیان صرف چار مردوں کو ملا۔ اور کوئی عورت ادھکاری نہ ہوئی۔

(۳) عورت قدرتاً مرد کے ماتحت بنائی گئی اور کئی باتوں میں وہ مرد کے محتاج ہے۔

(قدرتاً) ان سوالوں کے کرنے والے کا مطلب یہہ ہے کہ قدرتاً مرد و عورت کا درجہ مساوات کا نہیں ہے۔ بلکہ حاکم اور محکوم ہے اور نیز عورت میں اسقدر مادہ نہیں ہے کہ مرد کے برابر کسی بات کو سمجھ سکے۔

مستثنیات سے بحث نہیں گو ضرور ہیں مگر عام طور پر دیکھنا چاہیئے۔

علاوہ انکے ایک اور سوال بھی ہے۔ کہ قدرتاً دیکھا جاتا ہے۔ کہ مرد و عورت خصوصاً جوانی میں خلط ملط رہنے سے بدچلن ہوجاتے ہیں۔ اور قدرتاً جب کوئی عورت کسی مرد کے پاس آتی ہے۔ تو مرد کو وشے ادھین ہوتا ہے گو کئی خیالات سے وہ روک لیتا ہے۔ اسلیئے ان ہر دو کا سوائے اس حالت کے کہ بواہ ہوا ہے۔ اور عام طور پر خصوصاً علیحدہ ملنا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند جی نے بھی منع کیا ہے۔ اور یہاں تک لکھا ہے کہ بھائی اور بہن کو بھی ایکانت میں نہیں بیٹھنا چاہیئے پھر جب یہہ حالت ہے۔ تو کیوں مرد و عورتونکا ملنا جلنا ضروری بتلایا جاتا ہے۔ اور عورتوں سے عام مردوں کے سامنے لکچر دلوائے جاتے ہیں۔ عورتوں کو کیوں نہیں صرف عورتوں کے سدھار کے لیئے چھوڑا جاتا۔ اور مرد بھی زیادہ آزادی عورتوں کی کیوں پسند کرتے ہیں۔ اور اجازت دیتے ہیں۔

بشمبر داس از دانتا (جے پور)

آریہ سماج کے کام میں گھن الگ ہوکر کام کرتا ہے

آریہ سماج کا مشن کیا ہے مع مدلل ویدیش اوپدیش

ہے۔ ویدمنتر آریہ سماج کی بنیاد ہے۔ صرف
سدھانی (آتمک) ترقی کے لیئے ہے۔ اور
دہرموں کی طرح اوپدیش نہیں کرتے۔ بلکہ
انہیں سوشیل ریجس وشاریرک وغیرہ کل انگوں
کو ساتھ لیکر اوپدیش کردیا گیا ہے۔ نہیں جیساکہ
بعض لیڈر و بین مہاتماؤں کا خیال ہے صرف
ایشور کی ہی تعریف نہیں کیگئی۔ وہ صرف اسی
حمن گائے گئے ہیں۔ بلکہ منش کے لیئے جوکچھ کہ
ضرورت ہے۔ یعنی منش کے آتما و جسم کے لیئے
جو کچھ اوچت ہے۔ اسکے لیئے ہدایات ویدوں
میں ہیں۔ اسلیئے آریہ سماج کے اصولوں میں جنکی
بنیاد ویدوں پر ہے۔ ہر طرح کی آتمک سماجک
وشاریرک اُنتی کے لیئے پربندھ ہے۔ میرا
مطلب یہہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی بنیاد اس
غرض سے ڈالی گئی تھی۔ کہ اسکے ذریعہ ایک
مکمل منش بنایا جاوے۔ انسان کی ہر ایک کمزوری
کو دور کرنیکے لیئے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی گئی تھی
جو کچھ کہ منش کو اپنی زندگی بھر کرنا چاہیئے۔ اور
جس طرح سے آخر دم تک نرباہ کرنا چاہیئے
اسکے لیئے آریہ سماج پوری پوری
~~ملاحظہ~~ تشریح میں
ہدایت کرتا ہے۔ جہاں تک میں آریہ سماج میں
سمجھ سکا ہوں۔ وہ یہہ ہے۔ کہ وہ شخص جسکی
سوشیل حالت ویدوں وشاستروں کی ہدایات سے
بھِن (مختلف) ہے۔ وہ کبھی آریہ نہیں ہے
اسی طرح وہ بھی آریہ نہیں ہے۔ جسنے ویدوں کے
برودھ آتمک اُنتی کی کوشش کی جس شخص نے
اپنی سوشیل حالت کو لوگوں کے ساتھ رکھنے کے
لیئے بنایا۔ اور صاف ویدوں سے برودھ
رسومات کی پیروی کی۔ جنہوں اپنے لڑکوں کو یا
لڑکیوں کو ویدوں سے برودھ تعلیم دی یا انکا

برہمچریہ نہ رکھوایا۔ وہ آریہ نہیں ہوسکتا
اسی طرح جنہوں کھانے پینے میں ویدوں سے
برودھ اپنے لیئے کچھ سمجھا اور کیا۔ اور دوسروں کو
کچھ اوپدیش کیا وہ آریہ نہیں ہے۔ جو شخص
سمجھتا ہے کہ میں اپنے لیئے فلاں طرح کا کھانا
(تامس) مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ آریہ نہیں ہے۔
اگر دو وقت سندھیا کرنیوالا ہون کرنے والا
ویدوں کو پڑھنے والا۔ اوپدیش کرنیوالا ایک
آدمی ہے۔ مگر ایک استری کے مرنے پر اور
اولاد ہونے پر ایک ۲۰ سال کی لڑکی سے شادی
کرلیتا ہے۔ وغیرہ۔ میرے خیال میں وہ آریہ
نہیں ہے۔ اور عہدہ دار تو کیا ممبر بھی
نہیں رہ سکتا۔ اگر یہہ میرا کہنا ٹھیک نہیں ہے
تو ویدوں میں ہر طرح کی تعلیم کیوں ہے۔ روزمرہ
کے بیوہار تک کی تعلیم اسمیں کیوں ہے۔ بعض
لوگ ایسا کہینگے۔ کہ وہ جسقدر کرتا ہے اسی قدر
آریہ ہے۔ اسمیں سوال یہہ ہے۔ کہ اگر ایک آدمی
سندھیا ہون کرتا ہے۔ وید پڑھتا ہے۔
مگر ایسی چیزیں کھاتا ہے۔ جس سے جسم کو
نقصان ہو۔ برہمچریہ نہیں رکھتا بیچاری
ہے۔ اور کوئی بات بھی شادی وغیرہ کے کرنے
کے بارے میں نہیں مانتا۔ اور جس سے چاہتا
ہے۔ اور جس طرح چاہتا دشنے بھوگتا ہے۔ تو
کیا وہ آریہ ہے۔ آپ بھی کہینگے۔ کہ ہاں نہیں ہے۔
تو پھر کیا یہہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آریہ وہی ہے
کہ جو ہر انگ کا پالن کرتا ہے۔ میں یہہ نہیں
کہتا۔ کہ کمزوروں کو آریہ سماج کے چشمہ سے
فایدہ نہ ہو۔ بلکہ میرا مطلب یہہ ہے کہ مکاری
و کمزوری میں فرق ہونا چاہیئے۔ جو آدمی کہ
وقت مکاری سے کام نکال لیوے۔ اور آگے
پیچھے کمزوری کمزوری پکارتا پھرے۔ ایسے ہی

کچھ انتظام ہونا چاہیئے۔
اس کل بھو سکا سے میرا مطلب کسی خاص آدمی
پر حملہ کرنے کا نہیں ہے۔ کیونکہ آجکل مضمون
کو پڑھتے ہی لوگوں کو خیال ہوجاتا ہے۔ کہ بس
کسی پر اب حملہ ہوگا۔ اور مختلف کمزوروں
کی طرف خیال دوڑتے ہیں۔ بلکہ میرا مطلب یہہ ہے
کہ آریہ سماج و آریوں کا کرتبیہ کل انگوں میں ترقی
کرنا ہے۔
(۲) اس ہدایت و راستہ پر کام نہ کرنے سے
آریہ سماج کو دو ول چل کے دن دیکھنے نصیب ہوئے
جواب تسکر ہے کہ گزرتے جاتے ہیں۔ گو بعد
بہت سے نقصان بیعزتی و قربانی کے ایسا حاصل
ہوا ہے۔ جسوقت بعض لوگوں کو آریہ سماج
میں یہہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ویدوں کی تعلیم سے
برخلاف لوگوں کے ساتھ ملکر کام کریں جسوقت
~~...~~ ناواجب طور پر
ہیئے و آریہ سماج کو مشہور کرنیکی دھُن لگی
اسوقت سے سمجھنا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کے خراب
دن آگئے تھے۔ جسوقت بعض بھائیوں کے
دلوں میں یہہ سمائی۔ کہ فلاں ذریعہ سے لوگ اکٹھے
ہوسکتے ہیں۔ فلاں کام کی طرف لوگوں کی
توجہ ہے۔ اسطرف جسطرح ہو آریہ سماج کو ڈھالا
جاوے۔ اور ویدوں کے نام کا جوش دلاکر کام
نکالا جاوے۔ اسیدم آریہ سماج کے تنزل کے
دن آنے شروع ہوگئے۔ آریہ سماج کے ذریعہ
سب کام ہوسکتے تھے۔ آریہ سماج کے پروگرام میں
آتمک۔ سماجک۔ شاریرک و تعلیمی سب
اشتمال ہیں۔ مگر اسکے کنسٹیٹیوشن سے باہر ہوکر
جنہوں نے کام کیا۔ انہوں نے درحقیقت
آریہ سماج میں بُری مثال قایم کردی۔ جس
بنیاد پر جس ارادے سے جو آخرکار برگشتہ ہوا

ہو یا جیسے اینگلو ویدک کالج قایم کیا گیا۔ صرف آریہ سماج سے فایدہ اوٹھانے کے لیے ایسے مقاصد میں ویدوں کی تعلیم رکھدی گر کیا کرایا کچھہ نہیں۔ یہہ اول مثال تھی جس نے آریہ سماج کے کنسٹیٹیوشن کو صدمہ پہنچایا۔ دوسر آریہ سماج میں چند آدمیوں کا زور دیکھکر دو چند آدمیوں پر حملہ کرنے کے لیے ویجیٹیرین سوسایٹی کی بنیاد جنہوں نے رکھی۔ وہ غرض کے صدمہ دینے والے تھے۔ ایسے کنسٹیٹیوشن سے بروده اوپدیشک کلاس تحریکوں کی بنیاد اسی قسم کی کاروائی تھی۔ میرا یہہ مطلب نہیں کہ اوپدیشک کلاس کی ضرورت نہیں تھی بلکہ یہہ ہے کہ اصلی کنسٹیٹیوشن کے باہر ہوکر کام کرنا اچھا نہ تھا۔ گو مقصد عمدہ تھا۔ اور اسکا نہ چلنا کچھہ مقصد کی برائی نہ تھی۔ بلکہ ایسی کنسٹیٹیوشن۔

حال میں برہمچریہ پرچارنی سبھا، دیش ہتو پرچارنی سبھا بھی اس قسم کی مثالیں تھیں ہیں یہہ سب کے سب کام برے تو نہیں ہیں۔ مگر آریہ سماج کے کنسٹیٹیوشن کے باہر آریوں کو دہرم کے لوگوں کو صرف شامل کرنے کی غرض سے انکو قایم کرنا بالکل نامناسب ہے۔ گنتیوں کا اکثر خاصہ ہے کہ وہ جس بات کو عمدہ سمجھہ لیتے ہیں۔ انکو اندیشہ ہوجاتا ہے کہ یہہ اچھی بات ہے تو وہ چاہتے ہیں۔ کہ جھٹ پٹ اسکا پرچار ہوجاوے۔ اور جیسا کہ اکثر ایک آدمی نے خود اختیار کرلیا ہوتا ہے۔ وہ ویسا اوروں کو چاہتا ہے کہ وہ بھی بالکل جلدی وہی طریقہ کام کرتے ہیں۔ نتیجہ کامیابی کی جگہہ نقصان ہوتا ہے ضروری ہے۔ کہ جو کام کیا جاوے۔ اسمیں دہرم کا لیش ماتر نہ ہو۔ اسکی کچھہ پرواہ نہیں

کہ آج ہوا یا دس دن کے بعد۔ ہمارے کایستھ ویش بھائیوں کا آریہ سماج سے روشنی حاصل کرنے کے لیے صرف ایک انگ کو لیکر اپنی اپنی قوم کی سوسایٹیاں مقرر کرنا بالکل نامناسب ہے۔ ہمارے بھائیوں کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ کس قدر وہ لوگ اپنے ہمدردی کرتے ہیں۔ جو آریہ سماج کی تنظیم کے بروده ہیں جب تک کہ دھرم سب کا ایک نہیں ہے تب تک سب لوگ مختلف دھرموں والے ایک ہوکر کام نہیں کرسکتے۔ گزشتہ سوشیل کانفرنس میں جو مدراس میں ہوئی۔ پریسیڈنٹ صاحب نے تصدیق کی ہے۔ کہ کس طرح لوگ ذرا سی معمولی سوشیل ریفارم کو اپنے دہرم پر حملہ سمجھتے ہیں۔ اور کام میں الجھن ڈالتے ہیں۔ ہندوستان کی ہر ایک بات دہرم سے وابستہ ہے۔ اور جب تک کہ دہرم کو نہ سدھاروگے۔ جب تک کہ دہرم میں ایکتا نہ ہوگی تب تک کوئی ترقی نہ ہوگی۔ آپنے سکول قایم کیے۔ آپنے یتیم خانے بنائے۔ آپنے ویجیٹیرین سوسایٹی قایم کی۔ مگر دیکھا۔ کہ لوگوں نے یہہ لکھکر کہ وہ تو آریوں کا کام ہے۔ ہم اپنا الگ قایم کرینگے۔ سکول وغیرہ سب کچھہ الگ بنائے۔ اگر آپ ذرا صبر کرتے۔ ذرا انتظار کرتے۔ اور اول آریہ دہرم کا بخوبی پرچار کرلیتے۔ پھر یہہ انسٹیٹیوشن قایم کرتے۔ تو کیا عمدہ ہوتا۔ روپیہ بھی ضایع نہ ہوتا۔ یہہ اصول ہے کہ جس چیز کی ڈیمانڈ نہیں ہے۔ یعنی جسکی خواہش یا مانگ نہیں ہے۔ اسکا بنانا قبل از وقت ہے۔ اول ڈیمانڈ پیدا کرو۔ پھر اصل چیز چاہیے۔

ویش سبھا والے کایستھ سبھا والے سب لوگ یہی پکار رہے ہیں۔ جو سوشیل کانفرنس کے پریسیڈنٹ نے فرمایا۔ آخر آریوں کو جنہوں نے ایسی سوسائٹیاں اپنی ناتجربہ کاری سے بنائی تھیں۔ یا ان سوسائٹیوں کو چھوڑنا پڑا یا آریہ سماج کے اصول کے برخلاف کام کرنا پڑا۔ کسقدر حرج ہوا۔ کام اس طرح ہونا چاہیے۔ کہ جسقدر لوگ ایک اصول کو مان لیں۔ وہ ایک طریقہ پر کام کریں اور لوگ انکی پیروی کریں۔ نہ یہہ کہ ان لوگوں کو جو بالکل ریفارم کی اصلیت اور ضرورت سے واقف نہیں ہیں۔ صرف انجام پیدا کرنے یا کسی سوسائٹی کا ممبر بننے کے لیے شامل کرلیا جاوے۔ اور آخر خود بھی انکے ساتھہ کمزوری کا غلام بننا پڑے۔

انہیں دنوں میں ہمنے آریہ پتر کا میں ایک منتر کے لیے چھوٹے مضمون کو دیکھا ہے۔ جو کہ استریوں کے سدہار کے بارے میں ہے۔ اس مضمون کو پڑھنے سے ہمکو اپنے دوست کی اس کوشش کے لیے دھنیاواد دینا چاہیے۔ کہ جسقدر وہ استریوں کو سدھارنے کے لیے کرتے ہیں۔ مگر ابھی اس مضمون میں حسب عادت انسانی ایک تجویز کی گئی ہے۔ کہ کل پنجاب میں ایک سوسائٹی بنانی چاہیے۔ جو استریوں کے سدہار وغیرہ کے لیے کوشش کرے۔ وغیرہ۔ ہمارے بھائی نے یہہ خیال اس بنیاد پر ظاہر کیا ہے۔ کہ یہہ زمانہ سوسائٹیوں کا ہے۔ اور انکے ذریعہ ہر کام ہوسکتا ہے۔ معلوم نہیں ہے کہ آریہ سماج کے سوائے اور سوسائٹیاں کی کیا ضرورت ہے۔ کیا آریہ سماج کے مقاصد میں یہہ کام نہیں ہے۔ کیا آریہ سماج کا یہ مدعا

ہنیں ہے۔ کیا سوائے آریہ سماج کے اسوقت
اس کام میں اور کوئی زیادہ کوشش کر رہا
ہے۔ اور کر سکتا ہے۔ آریہ سماج کے کام کو بانٹنے
کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس طرح سے آریہ سماجیں
بالکل کمزور و غیر ضروری ہو جاوینگی۔ پرتی ندھی
سبھا کا سماجی واسطے مقاصد میں لکھا ہو

یعنی اسکے متعلق وید پرچار فنڈ کے مقاصد میں
درج ہے۔ وہ پرش استریوں کو ویدادی ست
شاستر پڑھاکر اپدیشک و اپدیشکا بنانا جب یہہ
کام آریہ سماجوں نے ملکر کیا ہوا ہے۔ اور اپنے
اس پروونشل سبھا میں پاس کیا ہوا ہے تو واہ
نئی سوسائٹی بناکر آریوں کی
دوسری طاقت کو خرچ کرنا
کونسی دانائی ہے۔ کیا اب تک آپ اس طریقہ
پر کام کرنے سے سبق حاصل نہیں کر چکے۔ کیا
اینگلو ویدک کالج وغیرہ کے کنسٹیٹیوشن نے پورا
کافی سبق آریہ سماجوں کو نہیں دیا۔ جو اگر
لیڈر اب اور ایک نئی تجویز پیدا کرنا چاہتے
ہیں۔ بھلا میں پوچھتا ہوں۔ کہ ایسی سوسائٹی
بناکر آپ سکولوں میں سکیم کیا رکھیں گے۔ جواب
ہوگا۔ کہ ویدوکت پھر فرمائیے۔ کہ کیا وہ لوگ
جنکی ہمدردی آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں
یعنے آریہ سماج کی تعلیم کے بر خلاف اشتعال جنکو
یعنے جالندھر میں ہی درم دبا ہے ایک کمیشن
سے سنا تھا۔ کہ آریوں کے سکول سے تو ہمیں
کرسچین سکول اچھے ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے
کہ دونوں برابر ہیں۔ آریوں کو اپنے لڑکے
لڑکیوں کی تعلیم کا جیسے ویدوں میں ہدایت
ہے آریہ سماج سے باہر ہوکر بندوبست نہ کرنا
چاہیئے۔ آریہ سماج جب کشش کو ہر آنگ میں

مکمل کرنے کا ذمہ لیتی ہے۔ تو اسکے کیا معنے
ہیں۔ کہ ہم اسکے احاطہ سے باہر ہوکر کام
کریں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ جو جو لوگ آریہ سماج
کی تعلیم کو پسند کریں۔ انکے لیئے اول آریہ سماج
سے ہر قسم کی ترقی کے سامان مہیا کرائیں۔ اور
وہ سامان کل ویدوکت ہوں۔ لوگ جو پسند
کریں۔ فایدہ اٹھا دیں۔ ایسی سوسائٹی جو
میرے بہتر تجویز کرتے ہیں۔ ایک جنگ کے
لیئے اور دنگل بنجاوے گا۔ یہہ کل کام بذریعہ
آریہ سماجوں کے ہو سکتے ہیں۔ اور جب ہم سب
وید کی ہدایات کو ہی ٹھیک مانتے ہیں۔ تو کیا
معنے کہ اسکے بر وہ یا برخلاف اور اور طریقے
پیدا کریں۔ ہمارے ویدوں میں جیسی ہدایت
ہے۔ ویسے ہی سامان آریہ سماجوں و منتظمی سبھا
ندھی سبھا کو پیدا کرنے چاہیئے۔ آتمک سماجک
وشاریرک وغیرہ کو کل تجویز کے لیئے آریہ سماج
کے ماتحت سب کمیٹی کے ذریعہ کسی پروونشل
تجویز کے لیئے پرتی ندھی سبھا کے ماتحت کام
ہو سکتا ہے۔ اور جب فایدہ اسیطرح ملکر
کام کرنے سے ہوگا۔ میرے خیال میں پرتی
ندھی سبھا کو آریہ سماجوں کو اس قسم کی ہر ایک
تجویز کے لیئے مدد دینی چاہیئے۔ اور راستہ
بتلانا چاہیئے۔ کہ لڑکوں کے سکول کے سکیم
اس طرح پر ہوں۔ اور لڑکیوں کے اس طرح پر
اور ایسے سکیم پر جو انسٹیٹیوشن آریہ سماجوں
کے ماتحت نہیں۔ انکو ہی آریہ سماجوں سے
مدد ملے نہ کہ ہر ایک آدمی اپنے وہم کے
موافق سماجوں کے فیصلے کے بر وہ سکول
وغیرہ کام کریں۔ اور ایسی سکیم پر کام کریں
جسکو وہ بشمول دیگر آریوں کے برا بتلاتے
ہیں۔ اور دوسری انسٹیٹیوشن میں اسکو دور

کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ آریہ سماج
سے الگ ہوکر کام کرنیکی پالیسی سے بہت نقصان
اٹھایا ہے۔ اگر اب بھی نہ سمجھینگے۔ تو سوائے
مصیبت و نقصان کے اور کیا ملیگا۔

آپکا تابعدار

بشمبر داس ادوانتا (جے پور)

ایڈیٹر اخبار سبھ کرم پرچارک نمستے۔ کچھ دن ہوئے
کہ اخبار بھارت سدھار میں کسی شخص نے میری نسبت
یہہ بہتان چھاپ دیا تھا۔ کہ میری لڑکی کی بیماری
کے ایام میں لڑکی کے سرہانے رات بھر ایک لانجرا
باندھا۔ اور صبح کو اسکا بلیدان کیا گیا۔ میں نے
یہہ سمجھکر کہ جیسے اس اخبار میں اور بہت سی جھوٹی
اور بے بنیاد باتیں میرے متعلق چھپتی رہی ہیں
جنکی تردید موقعہ موقعہ پر کیجاتی رہی ہے۔ ویسے
ہی یہہ بھی ایک جھوٹی تحریر چھاپی گئی ہے اور
چونکہ لوگ اس اخبار کی بے بنیاد اور فرضی تحریرات
کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ اس
واسطے اسکی تردید کرنی ضروری نہ سمجھی گئی تھی۔ مگر چونکہ
اب بعض آریہ بھائیوں نے مجھ کو اسکی تردید
کرنے پر مجبور کیا ہے اسلیئے یہہ چند سطور آپکی سیوا میں
بھیجکر ملتمس ہوں کہ آپ اپنے اخبار کے ذریعہ
پبلک کو آگاہ کردیں کہ اخبار بھارت سدھار کی
مذکورہ بالا تحریر بالکل بے بنیاد و بغض اور عداوت
سے لکھی ہے۔ ورنہ نہ کبھی کوئی بکرا یا کسی قسم کا
بکرا اسکو میری بیمار لڑکی کے سرہانے باندھا
گیا۔ اور نہ بلیدان کیا گیا۔ میرے جیسی آریہ
کے گھر میں اس قسم کی کاروائی کا ہونا ناممکن
سے ہے۔ البتہ جو لوگ تاپ وغیرہ موقعوں پر
پشوؤں کا بلیدان کرنا ثواب یا جائز سمجھتے ہیں
اور اسکے ثبوت میں ویدشاستروں کے پرمان

لودھیانہ - ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو معمولی بدھوار سماج بمکان لالہ گوکل چند صاحب ٹھیکیدار بڑی کامیابی سے ہوا - گیتا کی کتھا کیگئی - حاضرین کی تعداد معقول تھی - آئندہ بدھ وار کا معمولی سماج حسب خواہش منیجر صاحب ہندو دھرم شالہ میں قرار پایا - اس بدھ وار سماج سے آریہ سماج لدھانہ کو بہت لابھ ہوتا ہے - کیونکہ جو صاحب سماج میں نہیں آ سکتے - انکو اپدیش سننے کا موقعہ ملتا ہے -

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء کا سالانہ جلسہ اتوار کو بڑی رونق سے ہوا - لالہ بھانا رام جی سکنڈ ماسٹر آریہ سکول نے پرارتھنا اوپاسنا کرائی - اور پنڈت بہاری لعل جی ادھیاپک نے منوسمرتی سے کتھا کی - اب دن بدن تعداد حاضری بڑھتی جاتی ہے - اگر اسی طرح ممبران سماج اتساہ کرتے رہے تو وہ دن دور نہیں بلکہ معمولی سماج میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی -

جناب پرشاد آریہ سکول لودھانہ کے گیارہ لڑکے امتحان مڈل میں شامل ہوئے جنمیں سے سات لڑکے کامیاب ہوئے - تمام ضلع میں آریہ سکول سیکنڈ رہا - یہہ سب کچھ ہمارے لائق ماسٹران کی محنت کا نتیجہ ہے - شوک کا مقام ہے کہ آریہ سکول لودھانہ میں سے ۱۱ لڑکے جو امتحان مڈل میں شامل ہوئے تھے - سبکے سب ہندی سنسکرت میں فیل ہوئے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مینیجنگ کمیٹی سکول اس سے لاپرواہ ہے -

بڑی خوشی کی بات ہے - کہ ہمارے سماج کے سبھاسد لالہ بھوجرام صاحب اگروال نے ۱۸½ سال کی عمر میں ایم اے کا امتحان پاس کیا - یہہ معلوم کرکے اور زیادہ خوشی ہوتی ہے - کہ آپنے انگلش لی تھی پنجاب بھر میں سوئم رہے ہیں -

ہم آپکو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں -

لودھانہ سماج میں درستی ہو رہی ہے بہت جلد اپنے خریدے ہوئے مکان میں ہفتہ وار جلسے ہونے شروع ہو جاوینگے -

ان ایام میں لودھانہ آریہ سماج نے مبلغ ۳۱۵ روپیہ کو ایک اور مکان (جو سماج مندر کے ساتھ تھا) خرید کیا جسکی رجسٹری باضابطہ کرائی گئی -

لالہ رلیا رام ونشٹھ ممبر آریہ سماج لودھانہ نے اپنی حویلی (جسکی قیمت تقریباً ۴۰۰ روپیہ ہے) آریہ سماج لدھیانہ کو دان کرکے رجسٹری کرا دی

آریہ سماج لدھانہ آجکل خوب شوق سے کام کر رہا ہے -

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت لالمن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۷ مئی سے ۹ مئی تک قادیان میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا - اور کتھا کی - تعداد شروتا ۱۰۰ ہوتی تھی جنمیں ہر روز ۲۰ استریاں شامل ہوتی رہیں - ۱۲ مئی کو دینا نگر میں ایک ہون کیا اور پرارتھنا کی - حاضرین ۳۰ سے زیادہ تھیں ۱۳ کو شرقپور میں ایک ہون کرایا - اور کتھا کے شروتا ۳۰ تھے - ۱۴ و ۱۵ کو ہر روز ایک دیاکھیان دیا اور کتھا کی - شروتا ۱۰۰ سے زیادہ آتے رہے - ۲۰ کو سماج مندر میں ہون کرایا - اور دیاکھیان دیا شروتا ۲۷ تھے - ۶ - ۷ - پرشنوتر ہوئے -

پنڈت رام رتن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۳ و ۴ مئی کو مالیر کوٹلہ میں اپاسنا کرائی - ۶ کو بھینی (کوٹلہ) میں ایک اپدیش دیا ایک دیاکھیان دیا - شروتا ۴۰ تھے - ۷ کو سنگالی (کوٹلہ) میں ایک اپدیش دیا - شروتا ۲۵ تھے - ۸ کو بھوگیوال (کوٹلہ) میں ایک اپدیش دیا - ۹ کو گنپ (کوٹلہ) میں اپدیش دیا - ۱۰ کو مالیر کوٹلہ میں ہون کرایا - بھجن گائے - اور اپاسنا کرائی - ۴۰ شروتا تھے ۱۱ کو اپاسنا کرائی - ۱۲ کو محمد نگر (کوٹلہ) میں اپدیش دیا - ۱۵ کو اپدیش دیا - ۵۰ آدمی شروتا تھے -

پنڈت پورن آنند جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شکارپور (بلوچستان) ۱ مئی سے ۱۰ مئی تک رہے - اور ہر روز قریباً پچاس شروتاؤں کی حاضری میں سوامی جی کے گرنتھ پڑھتے رہے - ۱۱ مئی سے ۲۰ مئی تک کوئٹہ میں ٹھہرے پہلے تین یوم تو پرشنوتر ہوتے رہے - بعد ازاں ہر روز مختلف وشیوں پر دیاکھیان دیتے رہے ۱۷ کو کوئٹہ میں پرشنوتر ہوئے - ۱۸ کو کوئٹہ میں اپدیش دیا - شروتا ۶۰ تھے - ۱۹ کو پرشنوتر ۲۰ کو کتھا کی شروتا ۵۰ تھے -

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ملک الراخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں۔ کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور اعلیٰ ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بڈھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ خالص مصری سرمہ فی تولہ چار آنے۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پڑیہ پر میری مہر نہ ہوگی جعلی سمجھنی چاہیے۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **المشتہر** پروفیسر دیا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر دیا سنگھ صاحب تسلیم۔ میں نے سال بھر میں کئی بیماروں پر آپکے سرمہ سفید کو کئی بار استعمال کیا۔ ہر بیماری کے لیے مفید ہوا۔ میرا تجربہ ہے کہ سوائے ان امراض چشم کو یہہ سرمہ مفید ہے۔ لطف یہہ کہ نسبت حیا طبیبوں کی سی کے ساتھ میں بیت نے دن کو رہا۔ سو واسطے بروزانی اخراجات سے سرمہ منگواتا ہوں احتیاطاً اگر ہر شخص استعمال کرے۔ تو کلی امید ہے۔ کہ آنکھ جو لطف رہ گئی ہیں۔ امراض سے جو در اصل پیدا ہوتی ہیں محفوظ رہیں۔ اور بصارت میں قوت ہو۔ آپ نے اس سرمہ سے اہل ملک کو بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔ ملک کو آپکی قدر دانی واجب ہے۔ براہ کرم اسکو اور سرمہ سفید بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ ہو کر مشکور فرماویں۔ کمترین ڈاکٹر **سعید الدین خاں** میڈیکل انچارج ریسے پولیس دوبل ہسپتال دادی کسن علاقہ سرکار نظام ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء

(۲) جناب سردار دیا سنگھ صاحب تسلیم۔ جناب من آپنے ممیرے کے سرمہ کی ایجاد سے جو ملکی بھائیوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ وہ قابل تعریف ہی نہیں۔ بلکہ بڑے درجہ کا ثواب میں داخل ہے۔ میں نے اپنے خاص مستند دار پر آپکے ممیرے سفید سرمہ کا تجربہ کیا۔ جسنے تھوڑے سے روز کے استعمال سے تمام شکایت رفع ہو گئی۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ آپکا سرمہ سفید اکسیر اعظم سے کم نہیں۔ بلکہ افضل تر ہے راقم ڈاکٹر گنگا داس **حکیم الدین** انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۷ء

(۳) مخدوم مکرم بندہ پروفیسر دیا سنگھ صاحب بعد تسلیم ہوں انتہا ہوا۔ کہ میں نے ممیرے کا سرمہ سفید آپسے منگوایا تھا۔ بیچ سرمہ کو چند لوگوں پر آزمایا۔ واقعی فائدہ کثیر پایا۔ جو کچھ آپنے اشتہار میں اسکی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ میں اسکی تصدیق کرتا ہوں۔ واقعی یہہ سرمہ بہت نفع بخش اور بے نظیر ہے۔ مہربانی کر کے اسکو سفید سرمہ ارسال کر کے مشکور فرماویں۔ راقم **محمد امیر علی** ڈاکٹر شفاخانہ محمدی ضلع کھیری اودھ۔ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء

(۴) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ گذارش ہے کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سرمہ طلب کیا تھا۔ بندہ نے خود و دیگر احباب کو استعمال کرایا۔ بہت مفید پایا۔ آنکھ کا پانی جانا۔ جلن۔ خارش۔ دھند میں نہایت مفید پایا۔ لہذا تکلیف دیتا ہوں کہ اسکو سرمہ ممیرہ کا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرماویں۔ راقم ڈاکٹر **خیراتی علی** انچارج شفاخانہ سنگھاٹی ۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء

(۵) جناب پروفیسر دیا سنگھ صاحب بندگی۔ قبل ازیں میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ منگوایا تھا۔ اسنے اچھا فائدہ دکھایا۔ اسلیئے التماس ہے کہ آپ اسکو سرمہ بذریعہ

قیمت طلب پارسل جلدی بھیجدیں۔ عولیفہ نیاز ڈاکٹر ہری رام انچارج بازل اسسٹنٹ شفاخانہ ہلوارہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

پانچ ہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کے لیے مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۰۸ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام جلندھری کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ਓ੩ਮ੍

ਮਿਤ੍ਰਸ੍ਯ ਚਕ੍ਸ਼ੁਸ਼ਾ ਸਮੀਕ੍ਸ਼ਾਮਹੇ

"اُپنیشد ہیم کا پالن" "ہم سب آپس میں مِتر بھاؤ سے برتیں" "اُپنیشد ہیم کا پالن"

ਸਤ੍ਯਧਰਮ ਪ੍ਰਚਾਰਕ

اخبار

ستدھرم پرچارک

نمبر ۹ — جلد ۱

روز جمعہ — جالندھر شہر

[illegible]

رپورٹ سالانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ۹۶-۱۸۹۵ء چھپکر تیار ہے جسمیں علاوہ ایک سال کی کل کارروائی کے کل ضروری رزولیوشن مع قواعد اوپدیشکان و انتخاب کارروائی جلسئے انترنگ سبھا وغیرہ درج ہیں اور ساتھ ہی جسکے آریہ سماج کے اُپنیموں اور مہرشی دیانند کی آخری وصیت کا اردو ترجمہ درج ہے۔ قیمت فی جلد ۴؎

درخواست خریداری بنام آتما رام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بمقام امرتسر آنی چاہئے۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدھی کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے۔ کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸؎ محصول ڈاک ۲؎ دس یا دس سے زیادہ خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا ذیل کے پتہ سے ملسکتی ہے۔

المشتہر

کندن لعل خزانچی سیکرٹری کمپنی [illegible]

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

واسطے تاپ تلی اور ہر قسم بیماری بخار کو مفید ہے۔ تلی کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی دن کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۶ خوراک ۱؎ چھوٹی شیشی آٹھ خوراک ۸؎ اُٹھا لینے۔ ڈاک محصول [illegible] مع پیکنگ منگوانی چاہئیے۔

دمہ یعنے سانس کی دوا

दमा यानी सांस का दवा

دمہ خواہ کتنا ہی زور سے اُٹھتا ہو۔ دوا ایک خوراک سے فوراً دب جاتا ہے۔ اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور نیز پرانے دمہ والے کو برابر استعمال رکھنے سے بہت ہی فائدہ بخشتا ہے۔

فی شیشی ۲؎ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ڈاکٹر برمن [illegible]

نمبر ۹ | مطبوعہ ۲۶ جیٹھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۷ جون ۱۸۹۵ء روز جمعہ | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

ویدپرچار فنڈ کا سکیم

मेधां मे वरुणो ददातु मे धामग्नि: प्रजा पति:। मे धामि-
न्द्रश्च वायुश्च मे धां धाता ददातु
मे स्वाहा ॥ य० अ० ३२ मं १५

پرماتما کی طرف سے ویدروپی اپدیش جہاں ہمیں بارمبار شُدھ سنسکرت بُدھی کی پرارتھنا کرنے کے لیئے نسکت دیتے ہیں - وہاں ساتھ ہی بڑی تاکید کرتے ہیں - کہ گیان کے پرکاش کو اپنے چاروں طرف پھیلا کر اپنے ایک ایک بھائی میں اگر بُدھی کا پردیش کراؤ - اسی ویدک اُپدیش کی آگیا پالن کرنے میں ہمارے پراچین رشی اپنا تن من اور دھن ارپن کیا کرتے تھے - اسی عالمگیر اصول کو مدنظر رکھکر بھارت ورش کے بڑے بڑے مشہور بزرگوں نے ویدوں کا ستو سرو سادھارن تک پہنچانے میں اپنا سارا پورشارتھ خرچ کردیا۔

ویدوں کا انادی گیان ایشور کی طرف سے رشیوں دوارا برہما دیکو ایسے سمے میں ملا تھا جبکہ سرشٹی میں کیول ایشوریہ سوچھ بُدھیوں کا ہی پرچار تھا - جبکہ قدرت کے کرشمے ابھی مصنوعی انسانی صنعت سے تبدیل نہیں ہوئے تھے لیکن

جیوں جیوں منشیہ کا ہاتھ زیادہ کام کرنے لگا تیوں تیوں دھرم روپی سوچھ سویت اُجلی چادر کو داغ لگنے شروع ہوئے - پرکاش کی جگہ اندھکار پھیلنے لگا - اودیا روپی بادلوں نے ویدروپی سورج کو منشوں کی نظروں سے غائب کرنا شروع کیا - نراشی ویاکل ہونے لگے پرنتو بھیانک سمے میں بھی ستو ویتا پرشوں کی نظریں ٹکٹکی باندھے ویدروپی سورج کی طرف ہی لگی رہیں - یہہ سو کشم گیان شیتر اودیا روپی بادلوں کو بیدھ کر بھی پرکاش سے آنند لیتے رہے لیکن ان مہاتماؤں نے دیکھا - کہ جب تک انکے چاروں اور اندھکار پھیلا ہوا ہے تب تک باوجود اعلیٰ درجہ کی ہردے شُدھی کے بھی وے جیون اودیش کو پورن نہیں کر سکتے اسلیئے جب جب ایسے مہان آتماؤں کا ظہور ہوا انہوں نے تب تب اودیا کے بادلوں کو چھن بھن کرکے ویدروپی سورج کو ازسرنو سنسار کے لیئے نمودار کرنے میں پورشارتھ کیا - مہرشی دیانند سرسوتی کی کوششیں بھی اسی لاتبدل اصول پر مبنی تھیں - اور آریہ سماج کی بنیاد بھی ایشور کے اس فرمان کی تعمیل میں رکھی گئی تھی - جہاں پرمیتما نے بلاحاظ ملت اور قوم رنگ اور بناوٹ ملک اور زمانہ کے منشیہ ماتر میں ویدک گیان کے پھیلانے کا اپدیش دیا ہے -

رشی کی وصیت

اسمیں کلام کو گنجائش نہیں کہ آریہ سماج روپی عالیشان محل کا نہ صرف بنیادی پتھر ہی مہرشی دیانند نے اپنے ہاتھوں سے رکھا - بلکہ اسکی عمارت کا مشکل حصہ بھی خود اپنے پریم بھرے ہاتھوں سے اپنی زندگی ہی میں مکمل کرگئے تھے لیکن چونکہ انکی دیرگھ درشٹی میں بھارت واسیوں کی گری ہوئی حالت کا نقشہ پورے طور پر کھینچ چکا تھا - اسلیئے انہوں نے اسی پر اکتفا نہ کی - بلکہ اس محل کو مکمل کرنے میں جن جن مشکلوں کا سامنا آریہ سبھاسد پرشوں کو آج کرنا پڑتا ہے - اُن سب کو مدنظر رکھکر اپنی آخری وصیت میں آریہ سماج کی رہنمائی کے لیئے اپنی زندگی کا تجربہ قلمبند کرگئے -

لیکن قبل اسکے کہ مہرشی دیانند کی آخری وصیت کو بھارت پتروں کی توجہ کے لیئے پیش کیا جاوے - ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ صاف الفاظ میں جتلایا جاوے - کہ آریہ سماج دیانند کو کیا پدوی دیتا ہے - اور یہہ ضرورت اسلیئے لاحق ہوئی - کہ آریہ سماج میں اسوقت مہرشی دیانند کی نسبت بڑی غلط فہمی پھیلی ہوئی معلوم دیتی ہے - ہمیں اس معاملے میں کسی خارجی بحث کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ رشی نے اپنی پدوی سے خود بخود ہمیں آگاہ کردیا ہے - اسوقت جبکہ مردم پرستی کا بازار گرم ہے - اور ہر ایک بچہ جیو پیشوا اور ہادی بننے کا دعویٰ کر رہا ہے - رشی کے صرف وہ الفاظ جیسے تنانشی دلیک ہیں -

"میرا کوئی نوین کلپنا و مت متانتر چلانیکا لیشماتر بھی ابھپرائے نہیں ہے - کنتو جو

ستیہ ہے اسکو ماننا اور منوانا اور جو استیہ ہے اسکو چھوڑنا اور چھڑوانا مجھکو ابھیشٹ ہے "۔ رشی نے سپشٹ شبدوں میں کہدیا کہ برہما سے لیکر جیمنی پرینت جو کچھ رشیوں کا سدھانت رہا ہے ۔ وہی میرا مت ہے پس آریہ سماج سوامی دیانند کو صرف ویدوں کی طرف توجہ دلانیوالا اور انکے سدھانتوں کا اصل مطلب معلوم کرنے کا طریقہ بتلانے والا مانتا ہے ۔ اس سے زیادہ نہ کوئی دعویٰ مہرشی دیانند نے انکا اور نہ آریہ سماج ہی نے کیا ہے ۔ لیکن کون شک کرسکتا ہے ۔ کہ جس شخص نے صدیوں کے اندھکار میں چھپی ہوئی رشی کی اولوہ کیا کرکے ثابت ہوتے طریقے پر سادھارن انسانوں کی بدھی کو تسیح نہیں ہوسکتی ہے رشی کی آخری وصیت اس سوبچار سے ظاہر ہوتی ہے ۔ جسکی مدد سے کہ انہوں نے پروپکارنی سبھا کی بنیاد ڈالی ۔ اس سبھا کے اغراض حسب ذیل بیان کیے گئے ہیں (۱) وید اور ویدانگ آدی شاستروں کے پرچار یعنی انکی ویاکھیا کرنے کرانے پڑھنے پڑھانے سننے سنانے ۔ چھاپنے چھپوانے وغیرہ میں ۔ (۲) ویدک دھرم کے اپدیش اور شکشا کے لیے اپدیشک منڈلی مقرر کرکے دیش دیشانتر اور دویپ دویپانتر میں بھیجکر ستیہ کے گرہن اور استیہ کے تیاگ کرانے وغیرہ میں ۔ (۳) آریہ ورت کے یتیم اور مفلس شخصوں کی تربیت اور تعلیم میں اس سبھا کا کوش استعمال کیا جاوے "۔ آریہ سماج کے بانی کی آخری وصیت کا ایک ایک شبد وچار کے قابل ہے ۔ اوپر کی چند سطروں میں

مہرشی دیانند نے اپنی زندگی کا تمام تجربہ بیان کردیا ہے ۔ سمت ۱۹۲۴ کے کمبھ سے جبکہ مہرشی نے وید کا ناد سوئے ہوئے بھارت ورش کو جگانے کے لیے بجایا ۔ اس زمانہ تک جبکہ انہوں نے سروسادھارن تک ویدوں کی امرت بھری شکشا پہونچانے کی نیت سے پرچت دیش بھاشا سیکھی ۔ ویدک دھرم کے سچے سیوک کے لیے ایک تجربہ کا زمانہ تھا اس عرصہ میں سوامی دیانند نے کاسگنج ۔ مرزاپور فرخ آباد ۔ آدی ستھانوں میں سنسکرت کی پاٹھ شالائیں کھولکر پنڈتوں کو ویدک سدھانتوں سے واقفیت کراکے انکے ذریعہ سے بھارت ورش کے ادھار کی امید باندھی تھی ۔ لیکن تھوڑے سے تجربہ نے انہیں بتلادیا تھا ۔ کہ دھرم کے پھیلانے کا یہ طریقہ ہو نہیں سکتا ۔ انہوں نے دیکھا ۔ کہ جب تک عام طور سے ویدک سدھانتوں کا پرچار نہیں ہوتا ۔ اور ایک ایک منشیہ تک پرماتما کا گیان نہیں پہونچایا جاتا ۔ تب تک گھور اودیا اندھکار کا دور ہونا اسمبھو ہے ۔ جس سمے اس ستیہ کا پرکاش رشی پر ہوا ۔ اسنے اپنے مانے ہوئے سدھانت پر فوراً عمل کرکے ایک دم سے پاٹھ شالاؤں کا پیچھا چھوڑا ۔ اور وید بھاشیہ اور ویدک گرنتھوں کی اشاعت اور ویدک سدھانتوں کے زبانی پرچار میں اپنا سارا پرشارتھ لگا دیا رشی کے اس پرشارتھ کا نتیجہ کیا ہوا ؟ جہاں ایک طرف سبھی مردم پرستی جو کہ رومن کیتھولیسزم پروٹسٹنٹزم یونیٹیرینزم براہمو ازم وغیرہ وغیرہ شکلوں میں نمودار ہو کر سناتن ویدک سدھانتوں کو شکست کرنے کے لیے منہ کھول رہی تھی ۔ حیرت سے منہ کھولے ہی رہ گئی ۔

وہاں دوسری طرف آریہ ستھان میں از سرِ نو دھارمک زندگی کا پرویش ہونے لگا ۔ اودیا کی جگہ ودیا اور اندھکار کی جگہ پرکاش کا ظہور ہونے لگا ۔ ہنوز امید کا ساحل نظر ہی آنے لگا تھا کہ ناخدا ہی چلبسا ۔ آریہ سماجوں کی حالت بھی اس سمے ایک عجیب نظارہ تھا اس ناگہانی آفت نے آریہ پرشوں کو سکتے کی حالت میں ڈالدیا ۔ لیکن آخرکار ہوش آیا ہاتھ پیر ہلنے لگے ۔ رشی کے بعد کوئی ایک آدمی سنسار کے سدھار کا بوجھ اٹھانے کے لائق نظر نہ آیا ۔ ایک کا بوجھ بہتوں نے بانٹنے کا وچار کیا ۔

رشی کی وصیت پر عمل

لیکن افسوس کہ کام چلاتے وقت رشی کی وصیت کو بھول گئے ۔ رشی نے جو سلسلہ کام کرنے کا بتلایا تھا ۔ اسے نظر انداز کردیا رشیوں کا قاعدہ ہے ۔ کہ اپدیش دیتے ہوئے سب سے ضروری کرتویہ کا ذکر اول کرتے ہیں اور اسی طرح پر سلسلہ وار بیان کرتے ہوئے سادھارن فرض کو خاتمہ پر رکھتے ہیں ۔ آریہ سماج کا بنیادی پتھر وید ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم بتلایا گیا ہے ۔ باقی سب دھرم ہیں ۔ کیونکہ وید کا پڑھنا پرم دھرم ہے ۔ کیونکہ ویدک آچرن کی پیروی کے بنا دوسرا گیان حاصل نہیں ہوتا جو کہ مکتی کا سادھن ہے ۔ پس پہلا کام جو آریہ سماجوں کو کرنا چاہیے تھا یہ تھا کہ رگوید کا بقیہ اور اتھروید اور سام وید کا پورن بھاشیہ یوگیہ پنڈتوں دوارا طیار کرانے ساتھ ہی ان آریہ گرنتھوں کا پراپتک

ترجمہ سادہ اور سرل بھاشاؤں میں شائع
کرنے جنکی مدد سے کہ ویدوں کا اصلی سدھانت
معلوم ہوسکتا ہے - اور یہی رشی کی پہلی وصیت
تھی - لیکن آریہ سماج کے نکھیا ممبر اسپکی طرف
متوجہ ہی نہ ہوئے - رشی کی سپرٹ کو کیول
ایک گورودت نے سمجھا تھا - اور اسلیئے انکی
عقل رک گیا کے پالن کرنے میں اپنا سر دیدیا
لگا دیا تھا - افسوس کہ ہمارے کرم ایسے نہ تھے
کہ ہم زیادہ عرصہ تک اسکی لیکنا سے لابھ
اٹھا سکتے - پھر بانی ودوانا وید دھرم کو پھیلانے
کا اپدیشک رشی کی دوسری وصیت تھی -
اسپر عمل ہوا لیکن بہت ہی کم اپدیشکوں
اور پنڈتوں کی تربیت اور تعلیم کیلئے رشی
کی سب سے آخری وصیت تھی - لیکن آج
گرکل اور پرم دھرم بنایا گیا - کالج اور سکول
قائم کرنا آریہ سماج کا دھرم ہے - یتیم خانوں
میں یتیموں کی پرورش کرنا انہیں مقرر کرکے
مفلسوں [illegible] بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا
موقع دینا - صنعت اور حرفت کی ترقی میں
کوشش کرنا ان سب میں سے ایک ایک بڑا
خود آریہ سماج کا ایک ایک دھرم ہے لیکن
سب کی بنا کس پر ہے ؟ ایک تو ویدک
دھرم ہے ایک تو ویدوں کے ایشور پریت ہونے
پر جس پر آریہ سماج کے ماننے ہوئے دھرم کے
سول ہیں - اور اپنے مول کو نشٹ کھاؤں پر نہ پہنچا
کرنا ویدوں کا مارگ نہیں ہوسکتا - آریہ سماج
نے سکول کھولے - کالج کھولے - بہتری پاٹھ
شالائیں یتیم خانے قائم کیئے - ان سب کی نگر
انی اور پرم کرم میں ضرورت ہے - لیکن
ان سب کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنے کی
سیدھی ویدک دھرم کی اشاعت ہے -

رشی کی وصیت پر عمل کرکے ودیش وشاستروں
تک ویدک گیان پہونچانے کا فرض اپرتی ندھی
سبھا کا تھا - لیکن بھارت ورش میں ویدک
دھرم کے پرچار کا بوجھ اب تک ہر ایک
صوبے کی پرتی ندھی سبھا پر علیحدہ علیحدہ
ہے - ہاں جبوقت کل بھارت ورش کے لیئے
ایک سارودیشک سبھا بن جاویگی - اسوقت
ملکر کام کرنے سے بہت بڑے نتائج پیدا ہونے
کی امید ہو سکتی ہے - لیکن جب تک ایسا انتظام
ہوتا تب تک اپنے اپنے پردیشوں میں رشی کی
وصیت پر عمل کرنا ہر ایک آریہ پرتی ندھی سبھا
کا فرض ہے - اسی فرض کو محسوس کرکے
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدپرچار کے
لیئے ایک خاص دھن راشی جمع کرنے کا فیصلہ
کیا ہے -

ویدپرچار فنڈ کا مختصر تاریخ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت
پرچارکوں کی تعداد میں اضافہ ہونے سے
ویدک دھرم کے پھیلنے میں جو کامیابی دکھائی دی
اور پرچارکوں کے ابھاؤ سے جن مشکلوں کا
پنجاب دیش کے آریہ سماجوں کو مقابلہ کرنا پڑتا
تھا - انپر وچار کرکے آریہ سبھاسدوں نے
عام طور پر سبھا کی دھن راشی میں زیادہ کرنے
اور اسکی آمدنی کے ذریعہ بڑھانے کی غرض
سے سبھا کے ادھکاریوں کو پریرت کیا - آریہ
پرشوں کے ان خیالات کے محرک وہ افسوسناک
واقعات تھے جنکا کہ انہیں ہر روز سامنا کرنا
پڑتا تھا - بیسیوں جگہ باوجود دھرم کی
سخت پیاس کے موجود ہونیکے پرچارکوں
کے ابھاؤ سے دھرم کی اگنی پرجولت ہو

شانت ہوتے ہوئے آریہ پرشوں نے دیکھی
انھوں نے دیکھا کہ بیسیوں آریہ سماج
نہ صرف قایم ہوکر بلکہ کچھ عرصہ تک کام
کرکے اپدیشکوں کے ابھاؤ سے شانت
ہوگئے - ہزاروں دلوں میں ویدک سنسکار
کرانے کی ابھلاشا پیدا ہوکر اپدیشکوں کے
ابھاؤ سے وہاں کی وہیں رہ گئی - سینکڑوں
کیا ہزاروں بھائیوں کو ویدک دھرم سے ناواقفیت
کے باعث انھوں نے محمدی اور عیسائی
مردم پرست متوں میں جاتے اور اپنی قوم سے
ہمیشہ کے لیئے ناطہ توڑتے دیکھا - لیکن سوائے
دست تاسف ملنے کے اور کیا کر سکتے تھے -
آریہ پرشوں کی پریرنا کا نتیجہ یہ ہوا کہ
۲۰ - جون ۱۹۱۶ء کی انترنگ سبھا میں پردھان
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماجوں کی
حالت کا نتیجہ ظاہر کرکے ویدپرچار فنڈ کے
کھولنے کیلیئے تحریک کی - جسپر وچار کے
لیئے ایک سب کمیٹی مقرر کیگئی - اس کمیٹی
کے وچار کا نتیجہ ۳۰ - جولائی ۱۹۱۶ء
کی انترنگ سبھا کے روبرو پیش کیا گیا - اسی
وقت رائے ٹھاکر دت جی آپ پردھان
سبھا کی طیار کردہ سکیم بھی پیش کی گئی - جسپر
اتفاق رائے سے حسب ذیل تجویز منظور ہوئی
"ویدپرچار فنڈ کیلیئے اسوقت دس
لاکھ روپیہ کا اپیل کیا جاوے - اور سب کمیٹی
موجودہ کی رپورٹ معہ سکیم رائے ٹھاکر دت
صاحب - صاحبان ذیل کے سپرد ہو
رائے ٹھاکر دت - لالہ منشی رام صاحب
رائے بہادر [illegible] رام صاحب ڈاکٹر [illegible] صاحب
[illegible] صاحب - اللہ دتا [illegible] صاحب
اس سب کمیٹی کے سکرٹری رائے ٹھاکر دت ہوں

مقرر ہوئے۔

(۳) ۱۰ اگست ۱۸۹۵ء کی انترنگ سبھا میں سب کمیٹی متذکرہ بالا کا طیار کردہ سکیم پیش ہو کر انہیں کسی قدر ترمیم کی گئی۔ اور رائے ٹھاکر دت جی کو ہدایت ہوئی۔ کہ اس فنڈ کے اغراض اور فوائد سکیم کے شرح میں مفصل قلمبند کر کے سکیم کو آریہ سماجوں میں شایع کرنے کے لیے چھپوا دیویں۔ لیکن ہنوز اس حکم کی تعمیل بوجہ قلت وقت نہیں ہوئی تھی۔ کہ گزشتہ کل کا رسالہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے خاص جلسہ ۱۸ نومبر ۱۸۹۵ء میں پیش ہوئی۔ اس جلسہ میں جو کچھ کارروائی اس سکیم کی نسبت عمل میں آئی۔ اسے لفظ بلفظ یہاں جگہ شایع کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

انتخاب کارروائی آریہ پرتی ندہی سبھا

منعقدہ ۲۔ ستمبر ۱۸۹۵ء

(۴) وید پرچار فنڈ کے متعلق انترنگ سبھا کے ریزولیوشن نمبر ۲ و نمبر ۳ مورخہ ۲۳۔ جون ۱۸۹۵ء و نمبر ۲ مورخہ ۱۶۔ جون و نمبر ۹ مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۸۹۵ء پڑھے گئے۔ نیز رپورٹ معہ بھومکا مرتبہ رائے ٹھاکر دت صاحب پیش ہوئی جسکو رائے صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور تجاویز مندرجہ ذیل پیش ہوئیں۔ (۱) لالہ رلا رام نے بتائید لالہ جیونداس یہہ تجویز پیش کی۔ کہ چونکہ اس سبھا کی موجودہ آمدنی ویدک دھرم پرچار کا بھوجیت پربندھ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے اسلئے ضروری ہے۔ کہ اس مطلب کے واسطے سبھا ہذا کے زیر اہتمام وید پرچار فنڈ نامی ایک فنڈ کھولا جائے۔ جسکے اغراض یہہ ہونگے۔ (۱) اپدیشک طیار کرنا۔ اور ٹریکٹ وغیرہ تیار کر کے جاری کرنا۔ (۲) اوپدیشکوں اور اپدیشکاؤں کا تیار کرنا (۳) آریہ دھرم کی بڑھتی اور اُنتی کے لیے ایک پستکالیہ قایم کرنا۔ (۴) لاہور میں ودیارتھیوں کے لیے ایک آشرم کھولنا۔

(۲) لالہ رلا رام نے بتائید لالہ جیونداس یہہ تجویز پیش کی۔ کہ آریہ سماجوں کی سیوا میں سفارش کیجائے۔ کہ اپنے اپنے سالانہ جلسوں پر صرف وید پرچار فنڈ کے لیے اپیل کیا کریں۔

اول ترمیم از لالہ خوشی رام بتائید لالہ جی چند اس دوسری تجویز کے آخر میں یہہ الفاظ بڑھائے جاویں ”اور دیگر موقعوں پر بھی حتی الامقدور دھن اکٹھا کرنے کی کوشش کریں“

دوم ترمیم از لالہ رام کرشن بتائید لالہ کرم چند آریہ سماجوں سے سفارش کیجائے۔ کہ اس فنڈ کے لیے اپنے سالانہ جلسوں اور دیگر موقعوں پر دھن اکٹھا کرنے کی کوشش کریں۔

ترمیم دوم کثرت رائے سے گر گئی۔ اور اول ترمیم کثرت رائے سے منظور ہوئی۔ قرار پایا۔ کہ فی الحال ایک آریہ ودیارتھی آشرم لاہور میں کھولا جاوے جسکے اخراجات کے لیے بالفعل صرف پانچ سو روپیہ وید پرچار فنڈ سے لیے جانے منظور ہوں اور انترنگ سبھا قواعد بنا کر کارروائی شروع کرے۔

اتفاق رائے سے قرار پایا کہ رپورٹ متعلقہ وید پرچار فنڈ معہ بھومکا مرتبہ رائے ٹھاکر دت صاحب جو پڑھی جا چکی ہے۔ اسغرض سے رائے ٹھاکر دت صاحب کے سپرد ہو۔ کہ اسکو معہ کسی ترمیم ضروری کے منتری سبھا ہذا کے پاس بھیجدیں۔ تاکہ وہ اسکو چھپوا کر اظہار رائے کے لیے آریہ سماجوں میں تقسیم کرے۔ اور انترنگ سبھا بعد آنے رایوں کے رپورٹ مذکور کو اپنی تجویز کے مطابق درست کر کے آریہ پرتی ندہی سبھا کے آئندہ اجلاس میں پیش کرے۔

انتخاب از کارروائی آریہ پرتی ندہی سبھا

منعقدہ ۲۵۔ نومبر ۱۸۹۵ء

(۱) ڈاکٹر پرمانند نے بتائید لالہ جی چند یہہ تجویز پیش کی۔ کہ جب تک وید پرچار فنڈ کا مستقل سرمایہ بیس ہزار روپیہ تک جمع نہ ہو جاوے۔ تب تک اس فنڈ کی سالانہ آمدنی میں سے نصف تک خرچ کیا جاوے۔ اور باقی روپیہ سرمایہ مستقل میں جمع ہوتا رہے۔ اس تجویز کے برخلاف صرف پنڈت گنپت داس رہے باقی سب کی اتفاق رائے سے یہہ تجویز منظور ہوئی۔

(۲) بھگت رلیا رام نے بتائید لالہ شیو دیال جی سے یہہ تجویز پیش کی۔ کہ اگر کسی سال میں آمدنی پچھلے سال کے مستقل خرچ سے کم ہو۔ تو کمی مستقل سرمایہ میں سے پوری کیجاوے بشرطیکہ یہہ کمی کل مستقل سرمایہ کے دسویں حصہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور یہہ روپیہ آئندہ سالوں کی آمدنی میں سے بھر لیا جاوے۔ اس تجویز کے برخلاف صرف پنڈت گنپت داس رہے۔ اور لالہ متھرا داس نے کوئی رائے نہیں دی۔ اور باقی سب ممبران نے اس تجویز کو منظور کیا“

ضروری نوٹس

ہمیں اپنے خوش معاملہ خریداروں سے امید ہے کہ وہ اپنا چندہ اخبار بنام منیجر کو بھیجکر ممنون فرماوینگے۔ چنانچہ ہم نے آپ لوگوں کی نسبت سے حضیض اور معاملہ لوگوں سے منتخب کیا ہے۔ منیجر

کارسپانڈنس

ایک کم خرچ بالا نشین امداد کے واسطے ضروری اپیل

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار

(۱) اصحاب جو بیشک ودیا پرچار میں گورنمنٹ اور دیگر خیرخواہان دیش کے ساتھ آپکی کوششیں اور رات دن کی غور و فکر بھری جانفشانی کی محنت شل بیل کے ساتھ تار کی طرح یادگار رہی ہے بیشک آپکے اتساہ اور ہمدردی بغیر آفتاب علم کی کرنوں کا اودیا روپی اندھیرے سے بھری تاریک آنکھوں میں روشنی ڈالنا مشکل تھا۔ اغلب تھا۔ کہ آپکے بغیر ودیا پرچار میں ذرا سی کامیابی بھی ناممکن ثابت ہوتی۔ اور کہ دیش بدستور خواب غفلت میں پڑا اونگھتا۔ پس دیش کے ساتھ آپ نے جو کچھ موافقت کی ہے محض آپکی فیاضی پر مبنی ہے۔ اگر یہی آپ گوڑھ دوردرشتی سے نظر کریں تو آپ کو واضح ہوگا۔ کہ آپکی پرجوش تحریروں اور مناسب تجویزوں سے قائم ہوئے ہوئے سکولوں میں آپکے منشاؤں کے مطابق اصلی فواید اور ضرورت کے لحاظ سے کوئی کام ابھی نہیں ہوتا۔ اور کہ اخلاقی تعلیم کا وجود یا اسکا اصلی بنیاد ہی گایب ہے۔ عدم انتظام سے بڑا نقص یہ ہے۔ گورنمنٹ تو بوجہ اختلاف مذہب و ملت اسکے بابت میں کوئی نمایاں کارروائی نہیں کر سکتی۔ اور جسمانی سزا یا جرمانہ اسکا کافی انتظام نہیں گنا جا سکتا۔ کیونکہ ایک دانا کا قول ہے کہ "زور سے جسم کو اطاعت پر مجبور کر سکتے ہیں۔ مگر دل کو نہیں" اس لئے جب تک اخلاق حسنہ عمدہ اور معقول مسایل بچوں کے دلوں پر مضبوطی سے نقش نہیں کئے جاتے۔ تب تک ایسے ڈر یا رعب عارضی اور بیرونی ذریعہ ہونیکے سبب کچھ فایدہ نہیں دے سکتے۔ (۲) پرائیوٹ سکولوں میں تو کہیں کہیں یہ ذکر سنا جاتا ہے۔ اور ایسے سکولوں کے منیجران کا میں تہ دل سے مشکور ہوں۔ اور انکی کامیابی کا خواہاں۔ مگر جب غور سے اندرونی حالت پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ زیادہ تر لفظوں سے سکول کی شہرت اور سہایتا میں کامیابی حاصل کیجاتی ہے۔ اگر آستی اور صداقت سے کوئی ایسا کام نباہ کر پبلک کو اطمینان دیا جاوے تو کامیابی میں نہایت دیر۔ رنج و تشویش انتظار اوٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ اخلاقی تعلیم کوئی معمولی امر نہیں۔ جب تک اسکے واسطے ہم مناسب وسایل سوچ سمجھ کر بہم نہ پہنچاویں اور اس تعلیم کو لازمی نہ کر دیویں۔ ہرگز امید کامیابی کی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ ایک محض ادھورا نامکمل رہ جاویگا۔ مگر خیر خیال ہے کہ ایشور کی کرپا ہوئی۔ تو ایسے بھائیوں کے اتساہ سے کسی نہ کسی دن ضرور ان کو مستقل ذریعے بھا دینگے۔ (۳) اینگلو سنسکرت سکول حافظ آباد اگرچہ پبلک کی عدم توجہ سے مصیبت کے دن کاٹ رہا ہے۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ چھوٹا سا سکول اس بات کا دعوی کر سکتا ہے۔ کہ دیش بھر میں پہلے پہل یہ پبلک پر اخلاقی تعلیم کا ایک نمونہ ثابت ہو۔ کیونکہ علاوہ دھارمک ودیا کے اس میں یہ تعلیم معقول انتظام (جو بعد میں واضح کیا جاویگا) کے ساتھ لازمی طور پر دیجاویگی اس سکول میں اس تعلیم میں کتب دھرم میں اخبارات سب سے مقدم گنی جاویگی۔

(۴) اگرچہ کل دیش کا دیش ہی اودیا اندھکار میں پھنسا ہوا۔ اس جہان روشن کا کوئی عجوبہ گیان نیتروں سے نہیں دیکھ سکتا مگر اس قصبہ حافظ آباد میں نرالی ہی تاریکی چھائی ہے۔ جسوجہ سے میں اس کام کو بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ یہاں باشندگان کی تنگدلی اور پست ہمتی کو دور کر کے انکے ہردوں میں کچھ دھرم بھاو پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ مگر آپ جانتے ہیں۔ کہ بچپن میں بچوں کو سب کچھ سمجھایا جا سکتا ہے۔ مگر بڑوں پر کوشش کے بعد بھی اکثر دفعہ کسی بات کا اثر نہیں پڑتا۔ جب تک اودیا کے متوالوں کو باقاعدہ اور مدلل کوششوں سے مطالعہ کتب و اخبارات پر رجوع نہ کیا جاوے نشہ کا دور ہونا ناممکن ہے۔ اور میں سچے امید کرتا ہوں۔ کہ اگر چند سے ان کو باقاعدہ یہ الوپان ملتا رہا۔ تو ضرور انکی حواس کو بجا کر دے گا۔

(۵) پس اسلئے بچوں کی اخلاقی تعلیم اور عوام اور دیش کی خاطر میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اخبارات کی ایک لائبریری کھولی جاوے۔ جسکے انتظام اور قواعد وغیرہ بعد میں واضح ہونگے۔ مگر چونکہ یہ کام میری حیثیت سے بڑھکر ہے بقول

یں کوئی ایسا فنڈ موجود نہیں۔ جس سے
سہایتا لی جاوے۔ اسلئے آپ صاحبان کی
مستقل توجہ بغیر کوئی ذریعہ کامیابی کا نہیں
دیکھتا ہوں۔ کیونکہ اگر کل ایڈیٹر جاتا
جو دیش کے سدھار کے اعلےٰ آرگن بن
رہے ہیں۔ اگر اسمیں سہایتا کرنی چاہیں
تو میری یہ سخت مشکل بالکل آسان ہو سکتی
ہے۔ کیونکہ اخبارات اگرچہ بڑی قیمت
و قدر کے قابل ہیں۔ عام چندہ ماہواری
تھوڑا کچھ سے ہی خرچ اکٹھا ہوتا ہے۔ اگر اس
نیک کام کی خیر پر آپ صاحبان ایڈیٹر
اپنے اپنے پرچہ کی نصف قیمت دان دینے
لگیں۔ تو بھی شاید ایسے عالیشان
اصحاب کو یہ ایک خفیف قسم معلوم
ہونگی۔ مگر اس صورت میں کہ میں
فی اشاعت ایک پرچہ کے واسطے سوالی
بن رہا ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں
کہ کسی صاحب کو ذرا بھی تکلیف نہ
ہوگی۔ ہزاروں سینکڑوں پرچے نہایت
میں چھپتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک
پرچہ کا دان کیا جانا کوئی مشکل نہیں۔ اکثر
پرچے بھیجے رہتے ہیں۔ جو وہاں تو ردی
سے بڑھکر کام نہیں دے سکتے۔ مگر یہاں
لائبریری کی وقت کے واسطے کافی وقعت
رکھتے ہیں۔

(۷) یہ خادم دیش دیا بھی چاہتا ہے کہ میرے
وغیرہ کے متعلق سینکڑوں امور پبلک پر
واضح کیا چاہتا ہے۔ اور امید کرتا ہوں
کہ کل سہایک ان لائبریری کے پاس
انکے متعلق مضامین اخبارات میں شایع
کرانے کے واسطے برابر بھیجا کرینگے

مگر امید ہے۔ کہ سب اصحاب بغیر انتظار
انکے اس احقر کے نام اپنے اپنے اخبار
گوہر نگار جاری کرا دیں۔ اور اگر کوئی
صاحب کسی مجبوری کی وجہ پر اسکو باعث
تکلیف بھی سمجھیں۔ تو بھی امید ہے۔ کہ
وہ اس بیچاری لائبریری کو اس فخر سے
محروم نہیں رکھینگے۔ بلکہ اخبار جاری
کرنے کے ساتھ ہی اس حال کی اطلاع
دینگے۔ تاکہ انکے اخبارات میں ہر اشاعت
میں باقاعدہ مضامین بھیجنا لازمی امر
سمجھا جائے۔

(۶) صاحبو۔ اگرچہ کسی بھائی کو تکلیف
دینا میرے ارادوں اور خیالوں کے
برخلاف ہے۔ مگر آپکو یقین رکھنا چاہئیے
کہ میں مجبوری صورت میں ایسی کارروائی
عمل میں لانے لگا ہوں۔ اور ساتھ ہی
آپ کو پختہ یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر کبھی وقت
انیشور نے اس سکول یا لائبریری کی سہایتا
کے وسائل بہم پہنچا دئے۔ تو ذرا معقول
چندہ ادا کرنے سے دریغ نہیں کروں گا
اور ان سے بڑھکر امید ہے۔ کہ اس سکول
کے ودیارتھی جو آپکی عنایتوں کے صدقے میں
ست ودیا حاصل کرینگے۔ اب بچپن میں ہی
سکول سے کتب اور اخبارات کے مطالعہ
کا سبق سیکھ جاوینگے۔ عجب نہیں کہ جب
بڑے ہوں۔ آپکے منشاؤں کے مطابق
ان سے تائید اوٹھائیں۔ اور عام لوگوں
سے بڑھکر ترقی اشاعت کے حامی بنیں۔

(۸) اخیر میں میں کل منیجران سکول کی خدمت
میں ملتمس ہوں۔ کہ اپنے اپنے سکولوں میں
اخلاقی تعلیم لازمی کرنے میں اس سکول کی
تائید اور تقلید پر تیار ہونگے۔ اور ہمیشہ کل قواعد
اور انتظام کو جو وقتاً فوقتاً پبلک پر واضح ہوتے
رہینگے۔ ملحوظ اور مدنظر رکھینگے۔ اور اچھی نیت
والے منیجران سکول سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ
اخلاقی تعلیم کے واسطے اشاعت اخبارات میں
دست میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑینگے
کیونکہ جلد ہی واضح ہو جاویگا۔ کہ اخبارات
کے بغیر بچوں کے اخلاقی اور تعلیمی مادہ کا
روشن ہونا سخت مشکل ہے۔ اور یہ ہی ان
امیدوں کے اظہار پر اپیل ختم کرکے انتظار
منظوری شروع کرتا ہوں۔ کہ مدد ریاستوں کے
کے کل اڈیٹر صاحبان ہندو ہوں یا مسلمان
اپنے انگریزی یا اردو ہندی یا گورمکھی
جس قسم کے اخبارات ہوں۔ اس احقر
کے نام جاری کرکے لائبریری کی حیثیت
بڑھانے اور عوام میں سبھا اور پدیش کرنے میں
دریغ نہیں کرینگے۔ جنکی بدولت اس احقر
کے علاوہ کل ودیارتھی اور سب تعلیم یافتہ
لوگ دلی ممنون و مشکور ہونگے۔

اوم شانتی! شانتی! شانتی!

آپ کا نیازمند شیو
خادم دیش بھگت سنگھ منیجر تھکر مینکوسکرت
سکول حافظ آباد

لوکل

اتوار کو سماج مندر میں ہون اور
پرارتھنا کے بعد لالہ دیوراج جی نے کتھا
کی۔

گرمی شدت سے بڑھی ہے۔ اس ہفتہ دو دفعہ
خفیف سی بوندا باندی ہوئی۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

چمن

عرصہ قریباً ۲½ برس کا ہوا ہے۔ کہ لالہ میاں لعل صاحب ٹھیکہ دار نے مجھکو ٹیٹہ میں بھارت سدھار کی تعریف کرنے کے بعد فرمایا کہ ایک پرچہ آپ بھی منگوایا کریں۔ میں نے منظور کیا۔ اور انھوں نے میرے نام پرچہ منگوانے کے واسطے لکھہ دیا تھا جو متواتر چھہ ماہ آتا رہا بعد ازیں بدیں باعث خیال کہ یہہ پرچہ جھگڑہ و فساد کی جڑ ہے۔ بذریعہ کارڈ مینیجر بھارت سدھار کو بند کرنے کے لیئے لکھا۔ مگر افسوس۔ کہ مینیجر موصوف کارڈ مذکور کا جواب ہضم کر گئے۔ لیکن ایک پرچہ بھارت سدھار میں میں نے یہہ پڑھا کہ ست دھرم پرچارک والوں نے ہمارے خریدار بند کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا ہے۔ مگر ہم اپنے خریداروں کے پاس پرچہ مفت ارسال کرنے تک اُن کو پرچہ پہونچائینگے بعد ازاں میں عرصہ ایک سال کے لیئے بہاولپور چلا گیا۔ جب وہاں سے آیا تو ایک دیگر کارڈ بھارت سدھار کو لکھا کہ آپنے میرے کارڈ کا جواب جو عرصہ ایک سال سے ارسال ہوا تھا نہیں دیا۔ اب آپ برائے بے باقی اپنا حساب تحریر کریں۔ مگر نہ معلوم اُس کارڈ کو ڈاکخانہ والوں نے نہ پہونچایا۔ یا خود بھارت سدھار موں دہارن کیئے ہوئے تھے مگر میں نے ۳ کر کارڈ بعد پندرہ یوم تحریر کیا اور اُسمیں ماہ بماہ پرچہ بند کرنے اور حساب سے آگاہ کرنے کے لیئے عرض کی۔ مجھہ کو یہہ بھی یاد ہے کہ ایک پرچہ میں نے لینے سے انکار کیا بلکہ اُس پرچہ پر لکھدیا کہ میں انکار کرتا ہوں مگر افسوس بھارت سدھار نے پرواہ نہ کی ممکن ہے کہ وہ پرچہ ضرور مینیجر کو واپس ملا ہوگا۔ اب ایک کارڈ مورخہ ۱۰۔ اپریل منجانب مینیجر صاحب بہ مضمون ذیل موصول ہوا۔

ازلاہور دفتر اخبار بھارت سدھار۔ مہاشہ لالہ فتح چند و آتما رام جی۔ نمستے یہہ کونسا دستور ہے۔ آپکو اخبار بھارت سدھار یکم نومبر سنہ ۱۹ء سے جاری ہے گویا اڑہائی سال تک جاری ہے۔ مگر آفرین ہے آپکے حوصلہ پر آپنے چندہ کا نام تک نہیں لیا معلوم نہیں ہے کونسی شرافت ہے مناسب ہے۔ کہ جلدی ہی بابت اڑہائی سال کے بذریعہ منی آرڈر کے بنام مینیجر اخبار کے ارسال کریں ورنہ نتیجہ خراب پیدا ہوگا۔ اور انسانیت سے گرا ہوا کام ہے۔ ۳۰ ماہ تک اخبار کو لینا اور پھر بند کر دینا بغیر چندہ دیئے ہوئے اب چندہ کی نسبت یہہ ہے کہ بہیج دیا جاوے ورنہ مینیجر ایسے میں کیا لکھہ سکتا ہوں کہ شرافت سے گرا ہوا کام ہے۔

دستخط

بہ جبول برائے مینیجر

افسوس مینیجر بھارت سدھار نے اپنے کارڈ میں اس بات کا اقرار نہ کیا۔ کہ کوئی کارڈ مرسلہ میرا یا پرچہ انکار شدہ انکو ملا ہے یا نہ۔ میرے پاس کافی ثبوت موجود ہے کہ جسکے سامنے بلکہ بدستخطی دیگر مہربان کے میں نے پرچہ سے انکار کیا۔ اور ۳ عدد کارڈ تحریر کیئے۔ جنمیں بھارت سدھار کو پرچہ کے ترسیل سے روکا۔ مگر بھارت سدھار اوہد میں غلطاں تھا۔ اپنے خواب خرگوش سے بیدار نہ ہوا۔ اور نہ اپنے ایک پرچہ کے فقرہ ذیل کو مدنظر رکھا (کہ میں اپنے پرچہ کے خریداران کو مفت تقسیم کرنے تک اخبار بہیجونگا) معلوم نہیں کہ بحالت نشہ یہہ فقرہ اخبار خود میں شایع کیا تھا۔ یا کہ آپکے اصول کے بموجب تکرار برپا کرنے کا ارادہ پہلے ہی سے دل میں ٹھان لیا تھا چنانچہ مینیجر کے مضمون کارڈ سے بخوبی علامات فساد کے ہویدا ہیں۔ جسکو خریداران بھارت سدھار پڑھکر اور اصلیت حال کی طرف غور فرماکر عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کاتب کارڈ شرافت کے معنے سمجھتا ہے یا نہ۔ میں اب بھی چھہ ماہ کا چندہ دینے کو تیار ہوں۔ مگر بایں شرط کہ بھارت سدھار منظور کرے۔ ورنہ شرافت سے گرا ہوا کام کرنے کا وہ مختار ہے۔

الراقم فتح چند از چمن

بہاولپور

ریاست بہاولپور میں آریہ سماج قایم نہیں ہوا چھوٹے چھوٹے شہروں میں سماج قایم ہو گئے مگر بہاولپور میں اگر نواب صاحب بہادر والئی ریاست سے اجازت لی جاوے تو ممکن ہے۔ کہ اس شہر سے میں دہرم پرچار ہو جائے۔ بہاولپور کے بہت سے باشندے جو اس امر کے خواہاں ہیں۔ اور اگر ویدک صاحبان اس طرف غور فرمائیں تو ممکن ہے۔ کہ نواب صاحب سے

اجازت عطا ہو جائے۔ کیونکہ نواب صاحب
بہادر کا ہمارے دھرم کے پرچار ہونے میں
کوئی ہرج نہیں۔ دیگر یہاں ہمارے سیٹھ
صاحب بہادر سیٹھ ہیرا لعل جی جنکو اندر
ایشور نے نہایت ہی گہرا گیان دیا ہوا ہے۔ اگر
اس کار خیر میں اپنے ہاتھ لگایا جائے۔ تو بہاولپور
میں ایک عمدہ سماج قائم ہو سکتا ہے۔ ہمارے
سیٹھ صاحب کے خیالات ہمارے سماج کے عین
مطابق معلوم ہوتے ہیں۔ اگر اوپدیشک کو بھیجوا
دیا تا سیٹھ صاحب سے ملاقات کرکے اور اگر
کسی امر کا کچھ فرق بھی ہے۔ تو وہ وہاں آپس
میں بحث فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور ہمارے سیٹھ
صاحب دھرم پر جان قربان کرنے والے شخص
ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اس امر میں کوشش
بجان کی جائے۔ ورنہ بھارت ورش کے
اس حصہ میں اندھیرا ہی رہیگا۔ نواب صاحب
بہادر کی خدمت میں میموریل بھیجکر انکی توجہ
اس طرف دلانے کے واسطے کوشش کرنی
چاہئیے۔ میری رائے میں ہندی بھاشا کی خدمت
میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے فرض کو
کسی طرح سے دوسرے پر اوپکار ہو
ہیں پہلے ہی ایک ان میں سے ضروری
خیال کیا جائے۔ اور اوپدیشک لوگ جب
اپدیش سے کریں۔ کم از کم ایک ماہ یا
چند یوم یہاں بہاولپور میں درشن دیکر
جایا کریں۔ اور دھرم پرچار کرکے جایا کریں
پیشم تیج چند ازیں

ضروری

کیا کوئی صاحب ناظرین اخبار دھرم پرچارک
مہربانی کرکے مجھکو اطلاع دیسکتے ہیں۔ کہ لالہ
جیند رام والا گنگا رام صاحب جو امریکہ تشریف
لے گئے تھے۔ اور جنہوں نے وہاں ویدک دھرم
کا پرچار بھی کیا تھا۔ اور جنکی بابت ست دھرم
پرچارک وغیرہ اخبارات میں بھی حالات
چھپتے رہے ہیں۔ کیا وہ ہر دو صاحب آجکل
امریکہ دیش میں تشریف رکھتے ہیں یا وہاں
سے واپس آگئے۔ اگر ابھی تک امریکہ میں ہیں
تو انکا وہاں امریکہ کا کیا پتہ ہے جس پتہ
سے انکے پاس خط بھیجا جائے۔ یا اگر وہ
ہندوستان میں تشریف رکھتے ہیں تو ہندوستان
میں کس مقام پر ہیں۔ اور کس پتہ سے
انکے پاس خط پہونچ سکتا ہے۔ جو صاحب
مندرجہ بالا اطلاع دینگے۔ میں انکا
خاص طور پر مشکور ہونگا۔

امراؤ سنگھ۔ چوڑا بازار لودہانہ
معرفت سکتریری آریہ سماج

شہر قصور میں پہلا مرتک سنسکار

۷ مئی ۱۹۰۵ء کو لالہ دیوی دیال جی کی دھرم
پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ لالہ صاحب نے سماج
میں اطلاع دی کہ ویدک ریتی سے سنسکار
کا پربندھ کیا جاوے اور بھری برادری کی
مخالفت کو روکا جاوے۔

آریہ پرشوں نے شمشان بھومی میں جاکر
ہون کنڈ تیار کیا۔ اور سامگری گھی وغیرہ
سب مہیا کر دیا گیا۔ پھر آریہ پرش و
استریاں لالہ جی کے مکان پر جمع ہوئیں
ٹھیک بجے کے استریوں نے مرتک کو
اشنان کروا کر سوچھ بستر دھارن کرا کے
پھر مرتک کو شمشان بھومی کی طرف لے گئے
ہوئے۔ لوگوں کے آگے آگے بھجن منڈلی کے
پریمی پرش ویراگ کے بھجن گاتے جاتے تھے
مرتک کے ہمراہ استری پرش ملاکر کوئی ڈیڑھ
سو آدمی کی بھیڑ بھاڑ تھی۔ بھجنوں نے
سنگدلوں کے سینے ہلا دئے۔ لوگ حیران تھے
کہ جوان مرتک کے آگے بھجن کیوں گائے
جاتے ہیں۔ جب شمشان بھومی میں پہنچے
جو کہ آٹھ بجے ٹھیک کرانے کے واسطے پروہت
پنڈت ساتھ لے گیا تھا۔ ایک گائے کو نہلایا
گیا۔ ادھر ایک طرف بھجن منڈلی بیٹھ کر
بھجن پڑھتی رہی۔ دوسری طرف مرتک کو
ہون کنڈ میں رکھا گیا۔ اور گھی سوگندھ
پدارتھ کی آہوتی ڈالنی شروع ہوئی۔ آریہ
پرشوں نے بڑی شانتی کے ساتھ وید منتروں
سمیت مل ملاکر داہ کرم کر دیا۔ آریہ پرش اور
استریاں ملاکر کوئی پچیس کس ہونگے اور باقی
لوگ سوا دو سو کے قریب مگر جب داہ کرم ہوتے
دیکھا تو سخت سے سخت مخالف آریہ سماج کی بھی
اٹھے کہ ہم پورانک لوگوں کو کم سے کم داہ کرم
تو ایسا ہی کرنا چاہئیے۔ غرضیکہ اشنان
کیا گیا۔ اور واپس آکر مرتک استھان پر پراتھنا
اور ہون ہوا۔ باہر کی برادری برابر تیرہ دن
ماتم پرسی کے واسطے وقتاً فوقتاً آتی رہی اور
قصبہ کی ہندو سبھا بھی حسب قاعدہ دو دن تک
رات کے وقت لالہ صاحب کے ہاں آکر بیٹھتی تھی
صبح ہر روز ہون کیا جاتا تھا۔ مخالفین
باوجودیکہ دل سے ویدک ریتی کو پسند
کر چکے تھے۔ مگر طعن و تشنیع سے باہر برادری
کا اشتعال بڑھاتے تھے۔ مگر ہم لالہ دیوی دیال

کے حوصلہ و ہمت پر آفرین کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے باوجود سخت مخالفت کے ثابت قدمی اور استقلال کو قایم رکھا۔ زیادہ تر یہ سماج شرستی پرتی ندہی سبھا پنجاب کے انتظام اور اسکے پردھان جی کی دلی توجہ اور امداد کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ ہمارے تار دینے پر انہوں نے متواتر یکے بعد دیگرے پنڈت کرپا رام جی شرما اور پنڈت لال منی جی کو کتھا اوپدیش دوارا اس مخالفت اور اشتعال کے روکنے کے واسطے شرقپور بھیجا۔ برابر نو روز رات کو دیوی لال جی کے مکان پر اوپنشدوں کی کتھا اور دن کے وقت اوپدیش دیا گیا۔ کوئی ۶۰۰ آدمیوں نے یہہ کتھا اور اوپدیش سنا ہوگا۔ مخالف لوگوں نے بڑے پریم اور توجہ سے کتھا کو سنا۔ اور انکے اوتر پرشن کا تسلی بخش جواب ملتا رہا۔

۱۲ مئی کو آخری اوپدیش سماج مندر میں لالہ صاحب کی برادری کے روبرو جسمیں قصبہ کے لوگوں کے علاوہ کوئی ایک سو آدمی برہمن برادری کا ہوگا۔ پنڈت لال منی جی نے دیا اسمیں دہرم اوپدیش کے علاوہ گرڈ پوران کا کھنڈن بھی کیا گیا۔ ایسا موثر اور دلپذیر اوپدیش تھا۔ کہ برادری میں شانتی ہوگئی اور ہر ایک شخص نے آریہ دہرم کی پوترتا کا دل سے اقرار کیا۔ مندرجہ ذیل دان ہوا۔

وید پرچار فنڈ پنجاب ۔ لوکل سماج ے۔ ہیتری پاٹ شالا شرقپور ۱۰؎۔ یتیم خانہ فیروزپور کے یتیمے پیلکاری ایک دوپٹہ مطوان ایک نقد عہ۔ دیانند ہائی سکول لاہور عہ۔ شمشان بھومی میں جو سایہ دار درخت لگائے گئے ہیں انکی پرورش اور آبپاشی کے واسطے ے ر

بھگت سوہنا مل منتری آریہ سماج شرقپور

چیت لال تھول شد

جہاں تک میں سمجھتا ہوں ۔ دہرم پرچارک جالندھر کے کسی نمبر میں آپکے آرٹیکل "منشی چیت لال (ٹمبلا) کو پڑھکر میں آپکے اور آپکے ناظرین اخبار کی اطلاع کیواسطے لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ جس دن سے لالہ چیت لال کا انتقال ہوا۔ اسدن سے آج تک ایک مہاشہ "مہا تما" پارٹی سے تعلق رکھنے والے لالہ چیت لال کی اہلیہ کو میری معرفت پرائیویٹ طور سے معقول مدد کرتے رہے ہیں۔ انکی اجازت نہیں ہے کہ میں انکا نام ظاہر کروں۔ اور زیادہ سبب یہی ہے۔ کہ جیسے پنجاب آریہ پرتی ندہی سبھا کو اس معاملہ میں زیادہ تر زور دیکر نہیں کہا۔ اور پنجاب پرتی ندہی سبھا نے اب تک اسپر توجہ کم کری تھی۔ "مہاتما" پارٹی لالہ چیت لال کی وفات کے بعد سے انکے خطوط کو نہ بھولا کر فردا فردا یا مجموعی حالت میں کم و بیش اپنے فرض کو پورا کرتی رہی ہے۔ اس امر کی واقفیت حاصل کرنیکا انتظار ہے۔ کہ دوسری طرف سے بھی کچھہ ہمدردی دیکھائی رہی ۔ یا نہیں۔ یا صرف بیچارہ چیت لال کی وفات کے بعد بس جوش و خروش ہی کے لکچر ہی کافی سمجھے گئے۔

امرا سنگھ از لودھیانہ

کرنال میں ویدک تھیٹی الوسار

لواہ سنسکار

یہہ بات تسلیم شدہ ہے کہ آریہ دت کی ہمیشہ سے یہ رسم چلی آئی ہے کہ وہ اپنی ہمہ کی دہار کے واسطے بدی پر بچانے کے لیئے ویدک سولہ سنسکار کو بمنزلہ حکم رکھتے ہیں۔ سناتن دہرم بہت اوپر جاکر ترقی کے لیئے تمام رشی منیوں نے چار آشرم (یا چار منزل) اسلیئے مقرر کیئے ہیں۔ کہ شخص درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا نرگنتا کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچ جاوے۔ آجکل بیاہ کا بیاہ ہونے کے کارن جو درگتی ہماری قوم کی برابت ہو رہی ہے۔ اسکو آریہ سماج بخوبی محسوس کر رہا ہے۔ اور برہمچریہ کے پرچار میں اپنی تمام شکتیوں کو خرچ کرکے نافہم لوگوں کے طعن و تشنیع کو برداشت کرتا ہوا بھی ملک کی اُنتی کا کارن ہو رہا ہے مگر تاہم آریہ سماج میں ایسے پرش بانچ صیدی بھی نہیں ہوتے۔ جو دور اندیشی کے ساتھ اپنی پیاری سنتان کو برہمچریہ اوستھا پورے طور سے دھارن کراتے ہوں۔ بدی جو پرش ایسی ہیں وشا میں بھی اخلاقی دلیری کرکے اپنی سنتان پر رحم کھاکر پورن برہمچریہ پالن کرانے پر پھر انکو ویدک سنسکار کراتے ہوئے گرہست آشرم میں پرویش کراتے ہیں۔ وہ انکی ونہا و کہنے یوگیہ ہیں۔ چونکہ ایسے پرش الیشوری آگیا کا پالن کرتے ہیں۔ اسلیئے اسکی منور تھ سدہی میں بھی کوئی بگھن نہیں ہوسکتا۔ اور انجام کار وہ اپنی سنتان کو آنند اور کشل کے ساتھہ زندگی ویتیت کرتے ہوئے دیکھہ کر اپنے آتما کو شانت پاتے ہیں۔ چنانچہ ہماری سماج کے ایک پورانے سبھاسد لالہ کدار ناتھہ صاحب وکیل اگروال نے (جنہوں نے اس کرنال شہر میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ اور ابتدا سے آج تک

آریہ سماج کے ساتھ تن من دھن سے سہایتا
کرتے ہیں - اور جسکی وجہ سے کرنال سماج
کو تقویت تھا اور وہ سجن صاحبان کو جو ملک کی
دردشا کو محسوس کرتے ہیں۔ عمدہ نمونہ قابل تقلید ہے)
اپنی کنیا کو سولہ برس تک برہمچریہ دھارن کرانے
اور انکو عمدہ شکشا دھارمک شکشا دینے کے بعد
بواہ سنسکار کا ارادہ کیا۔ دو برس تک مختلف
شہروں میں بذات خود جانے اور بہت سا
دھن خرچ کرنے پر کوئی بر حسب منشا نہ ملا لیکن
چونکہ بر کی تلاش تھی - اسلیئے بعد بسیار جستجو
حسب پسند بر ملگیا - بر کا نام دولت رام ساہوکار
عمر قریب ۲۵ سال دیش انگرڈال آریہ سماج
کا ممبر - خوبصورت - انگریزی - بھاشا اردو
پڑھا ہوا ساکن موضع بلاہر تحصیل پیلی ضلع
انبالہ -

بواہ کے لیئے ۱۹ - مئی ۱۹۰۵ء مقرر کیگئی
اور پنڈت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی
خدمت میں اوپدیشک اور پنڈت بلانے کے
لیئے خط و کتابت کیگئی - چونکہ خط و کتابت
عین وقت پر کیگئی - اسلیئے پنڈت جیوت رام
اوپدیشک پتری پاٹ شالا جالندھر کو بواہ
سنسکار کرانے کے لیئے پردھان صاحب
نے روانہ فرمایا - کیونکہ اسموقعہ پر پردھان
صاحب کے پاس مختلف جگہ سے تار اوپدیشک
وغیرہ کی طلبی کے لیئے آچکے تھے - اس لیئے
سماج ہذا لالہ منشی رام جی کا عین وقت پر
پنڈت کو سنسکار کرانے کے لیئے بھیجنے کے
عوض میں شکریہ ادا کرتے ہیں - اور اپدیشک
کی طلبی کے لیئے لاہور اور میرٹھ بھی تار بھیجے
گئے - لیکن افسوس کہ بوجہ نہ ملنے کسی اپدیشک
کے تار کے جواب میں ہر دو مقامات سے جواب
ہی ملا -

۱۹ - تاریخ کو ۱۱ بجے کی ریل میں برات جسمیں
تیس آدمی تھے - کرنال کے سٹیشن پر
آپہونچی بہت سے ساماجک بھائی پہلے ہی
سے پیشوائی کے لیئے سٹیشن پر موجود تھے
برات کو انگریزی باجے کے ساتھ شہر میں
لاکر ایک مکان جو پہلے سے آراستہ کر رکھا
تھا - اوتارا گیا - اسکے دو گھنٹے بعد لالہ کدارناتھ
کی طرف سے بورا اور دودھ برات کے لیئے
روانہ کیا گیا - اور سب براتیوں نے آنند
پوروک شردھا سے نوش فرمائی - اسکے
بعد بخش راگی نے جنکو خاص بواہ سنسکار
کے موقعہ پر آنند کرنے کے ہی غرض سے
بلایا گیا تھا - اپنے سریلے اور دلکش
بھجنوں سے براتیوں کو آنندت کیا - چار بجے
شام کو سب آریہ بھائی برات کو انگریزی
باجے کے ساتھ شہر کے بازاروں اور کوچوں
میں نگر کیرتن کرتے اور لوگوں کو ہری یش
سناتے ہوئے لالہ کدارناتھ کے مکان پر
لے گئے - نوشہ کے سر پر سہرہ وغیرہ کچھ بھی
نہیں بندھوایا گیا - بلکہ ایک پھولوں کا ہار
اسکے گلے میں پہنا کر اور گھوڑے پر سوار کرا کر
برات کے ساتھ لے آئے - مکان پر
پہونچتے ہی اول نوشہ کا آدر ستکار کیا گیا اور
پھر سب برات کو مکان میں بٹھلایا گیا - رنڈی
باجا آتشبازی وغیرہ لوازمات سب اس شادی
میں قطعی طور پر بند کیگئیں - شہر میں سماج کی
طرف سے ایک اشتہار بھی دیا گیا تھا - کہ
عام لوگ ضرور اس سنسکار کو دیکھنے کے لیئے
تشریف لاویں - کیونکہ یہ پہلا ہی سنسکار
ہے - اسلیئے اکثر آدمی اور کثرت سے مستورات
اس شبھ کاریہ کو دیکھنے کے لیئے آموجود ہوئے
تاآنکہ جگہ اسقدر تنگ ہو گئی - کہ مرد اور عورتیں
واپس جانے لگے - اول برات کو بھوجن کھلایا
گیا - اسکے بعد ٹھیک ۵ بجے سے کارروائی
سنسکار کی شروع کرکے ۱۱ بجے رات کے
ختم کر دی گئی - ویدی کو پھول پتوں سے
خوب ہی سجایا گیا تھا - تمام استری اور پرش
دو منزلوں کے اوپر اور صحن کی گنجائش
سے ہرش ہو کر برابر بیٹھے رہے اور جلسے
وقت بواہ سنسکار کی سب ہی تعریف کی
پنڈت جیوت رام جی نے سنسکار اچھی ریتی
سے کرایا - جنکو پنڈت اودے رام جی ممبر
سماج ہذا نے بھی امداد دی - اور اسکے بعد
حاضرین کو کنیا کے والد نے لڈو تقسیم کیئے -
بر اور کنیا کی طرف سے اسموقعہ پر حسب ذیل
دان ہوا - کنیا کی طرف سے ۵ روپیہ پنڈت
جیوت رام جی کو - بر کی طرف سے حسب ذیل
۵ روپیہ دان ہوا - وید پرچار فنڈ ۵
پتری پاٹ شالا کرنال جو عنقریب جاری ہوگی
دیانند ہائی سکول لاہور ۵ یتیم خانہ آریہ سماج
بریلی ۵ یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور ۵
کنیا مہاودیالہ جالندھر ۵ آریہ سماج کرنال ۵
پنڈت جیوت رام جی کو ۵ - اسکے دو بجے
یکساں دونو وقت برات کو حسب دستور
سابق لایا گیا - اور تیسرے روز برات کو
رخصت کیا گیا - ساڑھے سات بجے کی ریل
میں برات کو سوار کرایا گیا - رخصت کے وقت
تمام ساماجک بھائی برات کی ہمراہ تھے اہلیان
شہر اس موقعہ کو دیکھ کر آریہ پرشوں کے اتفاق
کی تعریف کرتے رہے - بخش راگی کو انکی
خوش الحانی اور رسیلی آواز کے صلے میں ۵ روپیہ

حسب ذیل انعام دیا گیا۔ ور کی جانب سے ...
کنیا کی جانب سے ...
مسمی شرمیلا کو بابو خوشحال سنگھ صاحب ممبر
سماج ہذا نے ہیجڑے کے وقت برات کے درمیان
ایک منوہر اپدیش کیا جسکا اثر بہت اچھا رہا۔
اور کنیا کے والدین کی طرف سے اپنا نیّے
لاگیان کو انکی خدمات کے صلہ میں لاگ دیا گیا۔
برات کے لئے بھوجن لڈو کچوری حلوا ترکاری
دیا جاتا رہا۔

آرتی وغیرہ کی کوئی کارروائی نہیں ہوئی
جھنڈ زیور اور کپڑا ور کی جانب سے کنیا کو
دیا گیا۔ وہ کنیا کے پاس پہونچا دیا گیا۔ اور جو کچھ
کنیا کو اُسکے والد نے دان دیا۔ وہ بلا کسی
دکھاوے کے ور کے پاس پہونچا دیا گیا۔

ہم اس امر کی نسبت افسوس ظاہر کرنے میں
کوئی تامل نہیں سمجھتے۔ کہ باوجودیکہ شہر میں
بواہ سنسکار کے طریقہ کو پسند کیا گیا۔ مگر
شہر کے اگروال صاحبان نے تنتر بھی اگلے
روز پنچایت کی اور یہہ ریزولیوشن پاس کیا
کہ سامانک لوگوں کو جو شہر کے اگروال مہاجن
ہیں۔ اس کارروائی کی وجہ سے ذات سے
خارج کیا جاوے۔ اور آخیری فیصلہ یکطرفہ
یہہ صادر فرمایا۔ کہ اگر وہ لوگ آئندہ کو
سماج میں جاوینگے۔ تو وہ اور جو اُنکا ساتھ
دینگے۔ ذات سے خارج کر دئیے جاوینگے
چونکہ یہہ فیصلہ یکطرفہ تھا۔ اور کسی عادی پر
اسکی کارروائی ہوئی ہے۔ اس لئے
اُسے ... شہر کے سمجھدار اور تعلیم
یافتہ اگروال صاحبان نے اپنی پنچایت کی
اور قرار دیا۔ کہ وہ فیصلہ پنچایت کا منسوخ
کیا جاوے۔ اور سامانک بھائیوں کا ساتھ
دیا جاوے۔ اس پنچایت میں کُل شہر کے
سامانک اگروال بھی بلائے گئے تھے۔

ہم فیصلہ پر اپنے معزز اور تعلیم یافتہ
اگروال صاحبان کا تہ دل سے شکریہ ادا
کرتے ہیں۔ اور آپکی خدمت میں نویدن
کرتے ہیں۔ کہ جس طرح اُن صاحبان نے
اسموقعہ پر اپنی پوتر بدھی کو استعمال کیا
ہے۔ اس طرح آئندہ بھی آپکے ذریعہ سے
سماج کو فائدہ پہونچا دیں۔ اور یاد رکھیں
کہ سماج کے ساتھ ہمدردی کرنے میں اُنکا
بہتر ہوگا۔ کیونکہ سماج کوئی خود غرضی کا
کام نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ ملک کی شکستہ
حالت کو درست کرنے کی فکر میں ہے۔ دوسرے
اگروال پارٹی جو سماج سے برخلاف ہے
بڑے جوش میں آرہی ہے۔ اور غالباً ہے
کہ پھر پنچایت ہو۔ جسکا ذکر ہم آئندہ کرینگے
اخیر پر ہم اپنے سامانک اگروال بھائیوں
کی دلیری و ثابت قدمی کا ... دھنیاواد ادا کرتے
ہیں۔ اور اُنکو یہہ بتلانا بھی مناسب سمجھتے
ہیں کہ ستیہ دھرم پر دڑھتا کر لینے سے دنیا
اور عاقبت میں منش عزت پاتا ہے۔ دھرم
کے مقابلہ میں کوتہ اندیشی کو ایک طرف
رکھا جائے۔

کرپا رام منتری آریہ سماج کرنال

پروفیسر بی ایم جھنگین کی قلعی کھل گئی

تماشا اور راجر گارڈن۔ اخبار ...

اشتہاروں کے مضامین پڑھکر ہمارے دل میں
آرزو پیدا ہو رہی تھی۔ کہ پروفیسر صاحب
کے جوکہ ابھی نوجوان ہیں۔
performance
کو دیکھیں۔ آپ لاہور سے لالہ ایشر داس
ایم اے کی جانب سے بہت امداد بخدمت
بابو بھگت رام بیرسٹر خط لائے ہوئے
تھے۔ باوجودیکہ ہم امداد کو تیار تھے
اور نارمل سکول کے نوکروں نے سکول ہال کا
انتظام خود کر رکھا تھا۔ پنڈت بی ایم
صاحب تماشہ گاہ میں وقت معینہ سے
دو گھنٹہ پیچھے تشریف لائے۔ اس عرصہ میں
لوگ (جو اشتہارات پڑھکر بڑی خوشی سے
آرہے تھے) انتظام نہ دیکھکر واپس جا
رہے۔ جب صاحب موصوف تشریف
لائے۔ تو طلبا اور چند دیگر شائق حاضر
تھے۔ جو ٹکٹ لیکر تماشہ گاہ میں بیٹھ گئے
لیکن پہلا تماشہ یہہ ہونے لگا۔ کہ پنڈت
صاحب (کسی کے منہ پر تھپڑ اور کسی کو
گالی اور اس سے ہاتھا پائی اور اُس کو
او ہاسٹر کدھر جاتا ہے) بڑی تہذیب
کے ساتھ انتظام میں مشغول ہوئے۔ چونکہ
آپ اپنے آپکو بی اے کلاس کا سٹوڈنٹ
ظاہر کرتے تھے۔ اور مزید براں خطاب بھی
پروفیسری کا تھا۔ لہذا لوگوں نے اس
سلوک کا حاضر جواب دینا مناسب نہ سمجھا
خیر کھیل شروع ہوا۔ آپ کا بے موقعہ اور
بے حد بکواس اور تیزی طبع یہہ یقین دلاتی تھی
کہ پنڈت صاحب نشہ میں ہیں لیکن خوش قسمتی
کہئے اسموقعہ پر ایک انگریزی ضرب المثل کا
Haste make

[illegible] جلد ہی کام شیطان کا تجربہ کر لیا۔ ایک ناکھیل سو تماشہ بیں ایسے تھے۔ آدمی ادھکر بیہہ کہنے کو تیار تھے۔ کہ کوئی تماشہ بتاؤ۔ ورنہ پیسے واپس کرو" پانی کا پھول بنا دینا بوتل کی جگہ رومال اور رومال کی جگہ بوتل کر دکھلانا۔ بندوق سے کبوتر نکالنا۔ اور دو سائنس کے تجربے وغیرہ وغیرہ عام فہم کھیل تھے نارمل سکول کے ماسٹر بھولا ناتھ صاحب نے (جبکہ وہ تھال پر چادر تانے کھڑے تھے اور پنڈت صاحب پھولوں کے ذریعہ پھول منگوانا چاہتے تھے) جوں ہی کہ پنڈت جی پردہ میں تھال پر پھولوں کی گٹھڑی کھولنے کو تیار تھے جھپٹ مار کر چادر سمیت لیگئے گٹھڑی کھولنے پر پھول حاضرین کو بتلا دیئے گئے۔ فوراً جو اچھا ہوا کا نعرہ بلند ہوا سب پر روشن ہو گیا کہ پھولوں کے لانے والے ہوئے آپ پنڈت صاحب موجود نہیں۔ پنڈت صاحب نادم ہو کر کھیل بند کر کے رفوچکر ہوئے۔ ہم تہ دل سے خوش ہیں۔ اور پنڈت صاحب کے بڑے مشکور ہیں۔ کہ ہم نے بھی اب جادوگری اور بھوتوں کی کھیل سیکھ لی۔ خیر ان تماشوں کی حقیقت تو اصل میں یہی ہے۔ چونکہ پنڈت صاحب کی ناتجربہ کاری اور ہاتھ کی کم مشق اور صفائی نہ ہونے سے سب پر منکشف ہوئی لیکن ہمیں ابھی خاطر ملک کی توجہ اسطرف کھینچنے کی ضرورت پڑی۔ کہ آپ جھوٹ اور گپ اتنی بہت جڑتے ہیں۔ آپ نے جہاں جہاں گفتگو کی۔ اپنے آپ کو ایف۔ اے کلاس کا سٹوڈنٹ بتایا۔ اور کہا۔ میں طالبعلمی کا وقت آپ کی بھلائی کے واسطے ضائع کر رہا ہوں۔ لوگوں کو تماشہ بتلا کر کہتا ہوں۔ کہ جادو اور بھوت آسیب کوئی شے نہیں ہے۔ اور روپیہ جو میری محنت کا عوض ہے۔ وہ میں اپنے پاس نہیں رکھتا۔ بلکہ لاہور اور فیروزپور کے اسکول فنڈوں میں جمع کرا دیتا ہوں" غرضیکہ بہت سی گپیں اور جھوٹی ہیں۔ جنکا ظاہر کرنا فضول ہے۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ کس طرح شریف اور معزز لوگ ایسے ایسے آدمیوں کی سفارش و امداد کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کیسے جھوٹ اور دھوکہ بھری سیکھی نشتر میں پنڈت صاحب کے سارٹیفکیٹوں میں [illegible] [illegible] کی تعریف چند اعلے اہلکاروں نے بہت ہی اچھی طرح سے کی ہے۔ جسکو ہم نے نہیں دیکھا۔ اسکا نتیجہ کسی وقت پر کرینگے۔ آریہ صاحبوں کو بھی آگاہ ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں یہ صاحب پہنچے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں کہ میں آریہ دھرم کے واسطے اپنی زندگی قربان کر رہا ہوں" بہت سی اس قسم کی اور باتیں بتاتے ہیں جنسے اپنا کام نکال کر رفوچکر ہوتے ہیں ہم یہ بھی کہنے کے لئے حیران ہیں۔ کہ اشتہار میں پنڈت صاحب نے مشتہر کر رکھا ہے کہ آپ نے ہزار ہا روپیہ کا خرچ کر کے انگریز عالموں یوگی اور مہاتماؤں سے بڑی محنت و مشقت کے بعد علم حاصل کیا ہے۔ معلوم نہیں وہ کونسا علم ہے۔ اگر جو کچھ کہ انہوں نے ظاہر کیا۔ وہ ہے۔ تو ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ صرف ہر کے ٹکٹ میں سب کا سب ہم نے سیکھ لیا پنڈت صاحب کے افسوس ہے ہم بھی ناقابل ہوتے ہیں کہ آپ اپنی اسقدر محنت و مشقت و دیگر خرچہ کا عوض صرف ۵ یہاں سے حاصل کر کے جابجا شہر امرتسر تشریف لیجائیگی۔

راقم

ق۔ دیارام طالب علم۔ جالندھر شہر

دھاراشو علاقہ نظام

پریہ ور دھاشے جناب اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک جالندھر نمستے

امید ہے کہ مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار میں شائع کر کے آریہ لوگوں کی توجہ ادھر دلا دینگے۔ ہندو لوگوں کی کتاب الہی وید مقدس ہے۔ اور جسکو وہ لوگ مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اسکے خلاف نہ چلنا چاہیئے اگرچہ ناجائز اور بُرے سے بُرا رواج اور ریت چلی ہے اسکو بھی وہ نہیں چھوڑ سکتے۔ وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ وید کا ارتھ کسی سے نہیں ہو سکتا۔ پرانوں میں اسی طریقہ مروجہ کے موافق چلنے کے لیئے کہا ہے۔ اور جسکو وید مقدس بھی تائید دیتا ہے۔ یہ انکی دلیل اور باتیں تب تک ہی چل سکتی ہیں۔ کہ جبتک کسی آریہ بھائی سے ملاقات نہ ہوا۔ اور آریہ مذہب کی کتابوں کو نہ ملاحظہ کریں۔ بڑے آنند اور خوشی کی بات ہے۔ کہ آجکل آریہ ورت جو در میانی اندھکار میں پھنسا ہوا تھا امید از روشن ہیں آنیکے آثار دکھائی دیتے ہے اور جھوٹے افسانہ اور معجزہ اور ادلیوں کی لیلا قابل قدر نہیں ہی ہے۔ اور لوگوں کی توجہ راہ راست کی طرف جھک رہی ہے۔ آر

ویدک دھرم کا پرچار جیسا کہ پنجاب - شمالی ہندوستان میں ہوا ہے - ادھر دکھن میں بالکل نہیں ہے - جسکی دو وجہ معلوم ہوتی ہے - ایک اپدیشک کا نہ ہونا اور دوسرا کتابوں کا ہندی اور اردو میں ہونا یعنی مرہٹی میں ان کتابوں کا نہ ہونا - جسقدر کتابیں آریہ سماج کی ہیں - وہ ہندی اور اردو میں طبع ہوئی ہیں جسکو ادھر کے اکثر لوگ نہیں جانتے - اگر ان کتابوں کے ترجمہ مرہٹی میں ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں - کہ سارا مہاراشٹر آریہ مذہب کا معتقد ہو جائیگا - کیونکہ جب بعض بعض مسئلہ اور باتیں ان کتابوں میں سے لوگوں کو کہے جاتے ہیں - تو جھٹ یہاں کے لوگ مان لیتے ہیں - مگر ساری کتاب کا پڑھنا بغیر جاننے بھاشا کے نہیں ہو سکتا جس سے وہ لوگ مجبور ہیں - اور لائق اپدیشک بھی نہ ہونے سے انکو اسقدر کوشش کرنے کی بھی خواہش نہیں ہوتی - اور میں کہتا ہوں اور نیز میرا خیال ہے - کہ مرہٹی میں کتابوں کا ترجمہ ہونا جیسا کہ آریہ مذہب کو زیادہ تر مضبوط اور پکا کریگا - ویسا اور دوسری زبان سے نہیں ہو سکیگا - ستیارتھ پرکاش جو بڑی عمدہ کتاب ہے - اور جسکے پڑھنے سے کوئی شخص پورانک مت پر قایم نہیں رہ سکتا ہے - اسکا بھی ترجمہ اب تک مرہٹی میں نہ ہونا بڑی حیرت انگیز بات ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ اہل پنجاب جو آریہ مذہب کی اس وقت کان سمجھی جاتی ہے - خود ہی فایدہ اوٹھاتے ہیں اور دوسرے غریب اور ہم جیسے مراٹھی شخص کو فایدہ سے محروم رکھتے ہیں - اور ادھر کے لوگوں کی نسبت کوشش نہیں کرتے -

میں نے یہ بھی سنا ہے - کہ ستیارتھ پرکاش کا مرہٹی ترجمہ انا مارتنڈ جوشی آریہ سماج بمبئی نے کیا ہے - مگر پروپکارنی سبھا طبع کرنے کی اجازت نہیں دیتی ہے جسکی نسبت بہت کچھ افسوس ہوتا ہے - اب میں اپنے آریہ بھائیوں سے خصوصاً اجمیر کے آریہ بھائیوں سے امید کرتا ہوں کہ اس میری تحریر کی طرف پروپکارنی سبھا کی توجہ دیکر مرہٹی میں ترجمہ کرنے کی کوشش اوسی کرینگے - اور مہاراشٹر لوگوں کو راہ راست پر لائینگے -

آپکا سیوک
رنگناتھ سیتا رام وکیل عدالت [illegible]
علاقہ نظام

سماجک خبریں

لودھیانہ آریہ سماج اتنی ہمت دکھا گیا ہے - کہ جنہیں تھوڑے سے عرصہ میں ہندو لڑکے عیسائی شدہ واپس کر کے اُن کے والدین کے حوالہ کیے -

سندھ حیدر آباد کے سکریٹری مسٹر شیو سنگھ نے ... وید پرچار فنڈ کے لیے چند صاحبوں سے جمع کیے -

پرماتما کی کرپا سے برہمچاری نتیانند جی اب تندرست ہو گئے ہیں - اور سوامی وشویشورانند جی آجکل بمبئی میں براجمان ہیں -

سوامی لکشمانند سرسوتی جی آجکل ریاست لوہاراں میں پرچار کر رہے ہیں -

ویدک فیترالہ میں جلد سندھیا چھپنیوالا ہے - جسکی قیمت ایک پیسہ ہوگی -

متھرا ضلع مین پوری کے کنور کنیال سنگھ نے اپنے مندر میں سے مورتی پوجا دور کی جھگڑا اوٹھوا کر صبح اور سایں کال ہون آدی کرنے کا پربندھ کر دیا -

تازہ خبریں اور رہیں

ڈنڈوٹ علاقہ پنڈدادنخاں میں ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء کو بھری رات کے آگ لگ گئی - جس سے دو دکان جل گئی - اور ۱۳ مئی کو پنڈدادنخاں میں آگ لگ گئی - جسکو اہل ہنود کی شودوں نے جنکا محلہ قریب تھا آگ بجھانے میں مدد دی - یعنے ہر ایک عورت نے دو دو گھڑے پانی کے بھر کر آگ پر ڈالے - قریباً دس ہزار روپیہ کے نقصان ہوا - نامہ نگار

مسٹر اینی بسنٹ کی بیٹی مسز ... نے رومن کیتھولک مذہب ہو ایک اور (فرقہ) اختیار کر لیا - ٹریبیون

گذشتہ امتحان یونیورسٹی کلکتہ میں ۲۵ لڑکیاں پاس ہوئیں - پیسہ اخبار

بنارس کے راجہ شیو پرشاد ستارہ ہند آئی کا ۸۰ سال کی عمر میں ۸ مئی میں انتقال ہوا -

پنجاب اور سندھ میں گرمی کی آجکل عجب حالت ہے - چنانچہ جیکب آباد میں ۱۲ مئی کو سہ پہر کے وقت بارہ ۱۲۳ درجہ پر ... کو اسیوقت ۱۲۱ درجہ پر ... اور ملتان میں بھی ایسا ہی تھا -

ओं

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ایشور یہ ہم کا پالن" "ہم سب آپس میں ست بھاو سے برتیں" "ایشور یہ ہم کا پالن"

सत्य धर्म प्रचारक

اخبار

ست دھرم پرچارک

نمبر ۱۰ جلد ۹

برو ز جمعہ

جالندھر شہر

ریورٹ سالانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ۱۸۹۲ء چھپ کر تیار ہے۔ جسمیں علاوہ ایک سال کی کُل کارروائی کے کُل ضروری رزولیوشن معہ قواعد و اپدیشکان و انتخاب کارروائی جلسہ ہائے انترنگ سبھا وغیرہ درج ہیں۔ اور ساتھ ہی جملہ آریہ سماج کے ایڈریسوں اور مہرشی دیانند کی آخری وصیت کا اُردو ترجمہ درج ہے قیمت مجلد ۴/

درخواست خریداری بنام آنریری سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بمقام امرتسر آنی چاہیئے۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی در کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت فی جلد صرف ۸/ محصولڈاک ۲/

دس یا دس سے زیادہ خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے ملسکتی ہے۔

المشتہر کندن لعل خزانچی میدہ کمپنی دہلی

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

واسطے تاپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے۔ تلی کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی شروع ہوتی ہے اور تھوڑے روز کے برابر استعمال کرنے سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱ روپیہ ۱۲ خوراک ۱۴ چھوٹی شیشی ۸ خوراک آٹھ آنے۔ (نوٹ۔ تاپ تلی کے لیئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہیئں۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

दमा यानी सांस की दवा

دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اوٹھتا ہو۔ دو ایک خوراک سے فوراً دب جاتا ہے۔ اگر زیادہ پرانا ہو۔ تو تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور نیز پرانے دمہ والے کو برابر استعمال رکھنے سے بہت ہی فائدہ بخشتا ہے۔

فی شیشی ۱ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر برمن دہلی۔

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۲ - اساڑھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۴ - جون ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

وید پرچار فنڈ کا سکیم
اور
اسکی تکمیل کے لیے اپیل

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گزشتہ
رائے ٹھاکر دت جی ماہ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں
سیالکوٹ سے تبدیل ہوکر دہلی چلے گئے - اور
باوجود اسقدر عرصہ گزر جانے کے بھی کئی
ایک وجوہات سے اپنی تیار کردہ مجوزہ سکا اور
سکیم کو واسطے شایع کرنے کے حوالہ منتری
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نہ کر سکے -
اسمیں کلام نہیں ہے - کہ رائے ٹھاکر دت
جی نے وید پرچار فنڈ کے سکیم کی تیاری
میں اپنے دماغ اور وقت کا بہت سا حصہ
صرف کیا - اور اسلیئے انکا تیار کیا ہوا سکیم
بہت جلد ویدک دھرم کے پیروؤں کی ہمدردی
اپنی طرف کھینچتا - لیکن چونکہ وید پرچار فنڈ کی
نسبت بعض خودپسند صاحبان نے خاص قسم کی
غلط بیانیاں پھیلانی شروع کیں جن کے
باعث کہ آریہ پبلک غلط فہمیوں کے جال میں
پھنسنے لگی - اسلیئے مناسب معلوم ہوا - کہ وید پرچار
کا سکیم بہت جلد تیار کر کے پبلک کے روبرو
رکھا جاوے - تاکہ جہاں ایک طرف اس
فنڈ کے اغراض پبلک پر واضح ہو جاویں
وہاں دوسری طرف آریہ سماجوں کو کافی
وقت اس سکیم پر بحث کرنے کا قبل از اجلاس
آئندہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مل جاوے -

وید پرچار کا سکیم

ویدک دھرم کی بزرگی اور ویدک سدھانتوں
کی سرشیشٹتا پر مفصل بحث کرنا اس نوٹ میں بیتر
کا اُدیش نہیں ہے - لیکن دیرگھ درشی
پُرشوں سے یہ راز پوشیدہ نہیں ہے کہ
گزشتہ ایک صدی کی ہل چل میں اگر کسی تعلیم
نے بھارت واسیوں کے ڈانواں ڈول ہردے کو
کو سہارا دیا ہے - تو وہ ویدوں کی ہی تعلیم ہے
اور پھر اگر وچار درشٹی سے اسی صدی کے
بھوگول برتانت کو دیکھا جائے تو یہ نتیجہ نکالنا
کچھ مشکل نہ ہوگا - کہ یورپ اور امریکہ کی قومیں
عیسائی مذہب کے طفلانہ مسئلوں کو خیر باد
کہہ کر ناستک پنے کی گہری غار میں گرتے
گرتے ویدک سدھانتوں کی طرف متوجہ
ہو رہی ہیں - شنکر آچاریہ کے دماغ نے
یورپ اور امریکہ کے اعلےٰ سے اعلےٰ دماغوں
کو مطیع کر رکھا ہے - پروفیسر ڈیوسن صاحب
جرمنی سے اور پروفیسر میکس مولر انگلستان سے
ویدک رشیوں کے آخری ٹیکا کار کی عظمت
کے روبرو سر جھکا رہے ہیں - امریکہ دیش
ویدک رشیوں کے صرف خارجی سدھانتوں کو
سنکر ہی موہت ہو رہا ہے - جاپان آدی
دیشوں میں بھی دھرم کا آندولن شروع
ہو گیا ہے - زمانہ کی رفتار بتلا رہی ہے - کہ
رشیوں کی مقناطیسی طاقت صدیوں کے بعد
پھر ایک مرتبہ تمام دُنیا کو ہلا دیگی - ایسے مناسب
زمانے میں ویدک دھرم کا مشتغل ہو جانا منشیہ
سماج کے لیئے ایک بڑی بھاری آفت کا سا
تھا - کیونکہ برہم ودیا کی بیرونی جہلک
ہے (جوکہ شنکر آچاریہ کا سدھانت ہے)
سنسار کی شانتی مشکل ہے - جب تک
کہ رشیوں کا اندرونی سدھانت جوکہ ویدمنتروں
کے گورسے - ہانتوں پر مبنی ہے ظاہر
نہیں ہوتا - تب تک سچے جگیاسوؤں کی
تسلی نہیں ہو سکتی -

زبانی پرچار

لیکن سچائی کے پھیلانے کا ذریعہ کیا ہے؟
وید اور رشی پرنیت گرنتھوں کا اتہاس
جواب دیتا ہے - کہ سب سے سرشیشٹ اور مناسب
ذریعہ سچائی کے پھیلانے کا بانی ہے - ویدوں کا
نام شرُتی اسی لیئے رکھا گیا تھا - کہ انکی تعلیم
بانی دوارا دیجاتی تھی - اپنشدوں کی کتھائیں
بھی جتلاتی ہیں - کہ ہمارے رشی برہم ودیا کی
شکشا دینے کے لیئے وہی طریقہ اُتم سمجھتے تھے
جبکہ من سے من کا لگاؤ ہو سکے - اور جبکہ گورو
کی مقناطیسی طاقت مقابل میں بیٹھے ہوئے شش
(چیلے) کے چت پر اپنا اثر پورا جما سکے - گو
انسانی تعلقات کی پیچیدگیوں نے بڑھتے بڑھتے
کیول بانی دوارا شکشا حاصل کرنے کا طریقہ
کٹھن کر دیا - تاہم سنیاس آشرم کی مشٹیتا
اور اسکے فرائض اِس بات کے شاہد ہیں کہ جو

تعلیم بانی دوارا ہوتی ہے۔ اس سے بہتر ایک
خیال کے پھیلانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں
ہوسکتا۔ قطع نظر اس تاریخی واقعہ کے اگر
گیان (علم) کی حیثیت کو خیال کیا جاوے
تو معلوم ہوگا۔ کہ یہی ذریعہ اسکے پھیلانے کا
ہوسکتا ہے۔ کیونکہ گیان منتیہ کا سوابہاوک
گن نہیں ہے۔ بلکہ اُسے ایک سے دوسرا
حاصل کرتا آیا ہے۔ پس گیان کا پورا پرویش
دوسرے کے انتہ کرن میں کرانے کیلئے ضروری
ہے۔ کہ اوپدیشک اور اوپدیش لینے والے
میں مقناطیسی رشتہ پیدا ہو جاوے۔ جو کہ
ایک دوسرے کے مقابل ہونے بنا ہو نہیں
سکتا۔ اسی ضرورت کو محسوس کرکے سب سے پہلا
اور ضروری کام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
نے دیکھ رہم کا پانی دوارا اوپدیش کرانا
مقرر کیا ہے۔ باقی آئندہ۔

عذر

چونکہ مضمون مندرجہ بالا پورا
نہیں ہوا تھا۔ کہ مجھے شدت گرمی
کی وجہ سے بخار ہوگیا۔ اسلیئے نامکمل
ہی چھوڑ کر صفحات پورا کرنے کے لیئے
چند سطر اسلیئے چھاپے جاتے ہیں
ناظرین معاف فرمادیں۔ اڈیٹر

لنڈن سے ایک خط

مسٹر - مجھے خوش نصیبی سے بمعہ چند انگریز دوستوں کے

ویمنس ... کو ایک گرل سکول واقع کلپہم
انعام کے دن جانے کا اتفاق ہوا ہے۔
یہاں کی تربیت و تعلیم وغیرہ دیکھ کر از حد
خوش ہوا۔ جسکا بیان طاقت قلم سے باہر
ہے۔ اس پاٹھ شالا میں دو سو سے اوپر کنیائیں
ہیں۔ پرنتو دو بھاگ کر رکھی ہیں۔ (ایک
میں کم اور دوسرے میں زیادہ عمر والی)
کوئی وزیٹر بلا ٹکٹ داخل نہیں ہوسکتا تھا
ٹکٹ کچھ آسانی کے ساتھ جنکی لڑکیاں
وہاں تعلیم پاتی ہیں وے آپکے واسطے مہیا
کرسکتی ہیں۔ میں اور میرے دوست گنڈور
چھیدا سنگھ درماجی دو بجے گھر سے روانہ ہوکر
اپنی عورت دوستوں کے گھر میں پہونچے۔ اور
وہاں سے اُن کو ساتھ لیکر ریل پر سوار ہوکر
۳ بجے اس سکول میں پہونچے۔ اور ٹکٹوں پر
اپنا نام لکھکر اور ایک انگریز کے حوالہ کرکے
جو خاص اسی مطلب کے واسطے دروازے پر
کھڑا تھا۔ اندر داخل ہوئے۔ داخل ہونے
پر دس یا بارہ انگریز لاٹھیاں لیئے ہال میں
جابجا کھڑے ہوئے تھے۔ جنکو سٹورڈ کہتے
ہیں۔ جنکا کام وزیٹروں (تماشبینوں) کو
بڑی خوش اخلاقی سے راستہ اور سیٹ (جا
نشست) بتانیکا تھا۔ اگرچہ ٹکٹوں پر لکھا
ہوا بھی تھا۔ کہ یہہ راستہ وزیٹروں کے
واسطے ہے۔ معلوم ہے۔ کہ یہہ سٹورڈ صاحب
رتبہ اور اس سکول کے اول درجہ کے دل سے
خیر خواہ ہیں۔ ہم اوپر گیلری میں بیٹھے۔ اور
ہر کرسی پر پروگرام رکھے ہوئے تھے۔ ہال میں
گیلری کے باعث بہت لوگ بیٹھ سکتے ہیں
اور بڑی خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ یہہ
ہال ہزاروں کی لاگت کا ہے۔ گیلریاں کے

لحاظ سے معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ سکول
کی عمارت بہت عمدہ اور خوشنما ہے۔ اور باہر
باغ اور سبز گھاس کے تختے کیا ہی دلفریب
ہیں۔ اور یہہ سب چاروں طرف دیواروں
سے محفوظ ہیں۔ عین چار بجے کارروائی
شروع ہونیکے موقعہ پر لارڈ بیسن تشریف
لائے۔ اور بڑے استقبال کے ساتھ میر مجلس
کی کرسی پر براجمان ہوئے۔ اور انکے ساتھ
دو مس صاحبہ تھیں۔ جلسہ کے شروع ہونے
پر مندرجہ ذیل بھجن سب نے کھڑے ہوکر گایا۔

"All people that
on earth do dwell
Sing to the Lord with
cheerful noice: Him
Serve with fear,
His praise forth tell
Come ye before ...

بعد ازاں کنیاؤں نے پیانو باجا بجا
کمال سے بجایا۔ پھر گیتیں گائیں۔ اور پھر سب بیٹھ
گئے۔ اور بعدہٗ ایک آنریبل مس صاحب
(جسکا نام مجھے معلوم نہیں) نے کھڑے ہوکر
تمام وقت انعام تقسیم کیا۔ اور ہر لڑکی سے
ہاتھ ملایا۔ اور جن لڑکیوں کو انعام ملتا
گیا وہ ہاتھ ملا اور ... کو قطار وار ادھر
سے کھڑی ہوتی گئیں۔ ایک لڑکی کو سونے
کا تمغہ اور مبلغ پانچ پونڈ نقد ملے۔ بعد از
سکول کی ہیڈ مسٹرس نے بڑی خوشی
کے ساتھ اپنے بعض گیت ...
ہوتی تھی۔ کہ اُن لڑکیوں نے کیسی خوش الحانی
اور سُر تال اور وقت کے موجب باجے کے
ساتھ گایا۔ اسکے بعد لارڈ بیسن نے

الفاظ بطور نصیحت اور ایگزیکٹو آنریبل مس صاحبہ کی طرف سے کہے - پلاٹ شالا کی طرف سے وزیٹروں کی خدمت میں درخواست کیگئی کیونکہ اب لڑکیوں کی چاء کا وقت ہے اور جلسہ کا پہلا حصہ ختم ہو چکا ہے - سو آپ براہ مہربانی دوسرے کمرے میں جاکر چاء اور کیکس وغیرہ سے اپنے آپ کو طیب کر ترو تازہ فرماویں - اور بعدہ اس سکول کی عمارت کا ملاحظہ فرماویں - اور جلسہ پھر ۱/۲ ۴ بجے شام کو شروع ہوگا - لڑکیاں اپنے ڈرائنگ روم میں چلی گئیں - اور ہم دوسرے کمرے میں چلے گئے - اور چاء وغیرہ پی - بعد ازاں لڑکیاں اپنی ماتاؤں اور بھائی بہنوں اور رشتہ داروں کو ملیں - اور باغ میں سیر کرانے کے واسطے لے گئیں - دن بہت اچھا تھا - سیٹنے انجام کو گیا چاروں جہاں پر دو کنیا واقف تھیں - وہ سب اپنی ماتا اور بہن اور ہم دونوں کو لیکر چلا گیا اور لے گئیں جہاں اپنے سونے کے گھر میں لے گئیں - یہہ بڑا لمبا اور چوڑا تالاب ہے چاروں طرف دیواروں سے گھرا ہوا ہے اور اوپر چھت ہے - یعنی کہ ایک بہت ہی بڑے کمرے میں ایک تالاب ہے - پھر ہم لانڈری میں گئے - جہاں کپڑے دہوئے جاتے ہیں - پھر کچن میں گئے یعنی رسوئی گھر میں - یہہ بہت صاف ہے - کوئی دہوئیں کا نشان نہیں - سبب یہہ کہ جہاں کھانا پکایا جاتا ہے وہ اس ترتیب سے بنا ہے - کہ کل دہواں چمنی کے راستہ باہر چلا جاتا ہے - کیا ہی اچھا ہو - کہ ہندوستان میں رسوئی خانہ اس قسم کی بنجاویں تاکہ مستورات (یا درچھیوں) کی آنکھیں آرام پاویں - اور وے جلدی اندھے - اور اُنکے دماغ خالی ہوکر پاگل نہوں - اور ہمارے

گھر دہوئیں کی سیاہی سے ہمیشہ کے واسطے نجات پاویں - یہاں کچن میں ماش ہوس ہوتا ہے - جیسے سب کچھ ہونے کا موقعہ نہیں ملتا - پھر ہم لڑکیوں کے بیڈ روم یعنی خوابگاہ میں گئے - چارپائیاں قرینہ سے اور فاصلہ پر تھیں - اور بسترے وغیرہ سب مصفا تھیں اور دیواروں پر یہہ ہدایت لٹک رہی تھی - کہ صبح ۷ بجے اٹھو اور اٹھتے ہی منہ دہو وغیرہ اور سونے کے کمروں میں کوئلے کی انگیٹھیاں تھیں جو کہ گیس سے گرم کیجے جانے پر کل کمرے کو گرم کر دیتی ہیں - ان کمروں سے گذرتے ہوئے ہم نے تین کنیائیں دیکھیں - اور ایک عورت اُن سے بات چیت کر رہی تھی - دریافت کرنے پر معلوم ہوا - کہ ان کنیاؤں کے دانتوں میں بہت درد ہو رہی ہے - اور یہہ عورت ملازم سکول ہے - جسکا فرض ہے - کہ ایسے وقت پر بیمار لڑکیوں کے پاس بیٹھکر اُنکی تشفی کرے اور دل بہلاوے - اور سٹوریز سنائے - اسکے بعد ہم ہسپتال میں جو اس سکول کے کمپونڈ کے احاطہ میں اسکے متعلق ہے گئے - غرضیکہ سب کچھ جلدی جلدی دیکھ کر بڑے ہال میں گئے سب گیلری بھر گئی تھی - سبب یہہ کہ نیچے ہال میں ڈرل یعنے قواعد ہونی تھی - خیر ہم نیچے ہال میں ایک گوشہ میں کھڑے ہو گئے دونوں دروازوں سے لڑکیاں قد کے لحاظ سے داخل ہوئیں - یعنی کہ پہلے چھوٹے قد کی لڑکیاں اور پھر بڑے قد کی - ڈرل اس فن اور خوبی کے ساتھ کیجے گئے - کہ میرے قلم اور زبان سے اُنکی تعریف ہونا سراسر ناممکن کے دوسرے درجہ پر ہے - لارڈ کوئن جو کہ اس فن سے ماہر ہیں - اُنہوں نے

گیلری میں کھڑے ہوکر اور نیچے ہال میں لڑکیوں سے مخاطب ہوکر بہت تعریف کی اور ہیڈ لارڈ شپ نے یہہ بھی فرمایا کہ انہوں نے کبھی بھی ایسے ڈرل خوبی اور کیس کے ساتھ نہیں دیکھی - اور گورنس کا بہت شکریہ ادا فرمایا - یہہ جلسہ برخاست ہوا - کچھ وزیٹر گھروں کو واپس چلے گئے - اور کچھ باہر باغ میں پھر تے رہے - اور رات کو ناچ ہوا جسمیں وزیٹروں نے بھی حصہ لیا - اور رات کے ۹ بجے گورنس نے سب لڑکیوں کو حکم دیا - کہ وے بستروں میں آرام کریں - یہہ سالانہ جلسہ ایک سو ساتواں اس سکول کا تھا - اور بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا - اور ساتھ ہی پرنسپل انتہم God save the king گایا گیا - اور لڑکیوں کو دو دن کی تعطیل ہوئی - یہاں سے سال میں دو دفعہ لڑکیاں گھر آسکتی ہیں ہر رخصتوں پر نہیں -

آپکا
جنیے جے از لندن

لاجونتی روتی کیوں ہو

ایشور شفا دیگا

ایک روز ایک آدمی جسکا نام دیورام تھا صبح کے وقت سیر کرتا کرتا ایک جنگل میں جا نکلا کیا دیکھتا ہے - کہ ہر ایک پتہ ایک دوسرے سے کھڑ کھڑاتا ہوا (وہ ناقع کسمساہٹ کی آواز) نظر آتا ہے - حیران تہا - کہ یہہ کیا آواز ہے - اس باغ میں ہی تھا - کہ اسنے

غور کرکے اپنی آنکھوں کو بند کیا - یوں ہی کہ پھر اسنے آنکھیں کھولیں - ایک ہرن (خیالات کا) اسکی طرف بڑھتا ہوا نظر آیا - ایک عجیب نظارہ تھا - کہ جس طرح وہ اسکی طرف بڑھتا تھا - اسی طرح ہرن بھی ایک ایک قدم رکھتا اسی طرح بڑھتے چلے گئے - دیورام نے چاہا - کہ تیر (عقل کا) ماروں - مگر اس ہرن کی خوبصورتی اور نزاکت اور اچھالوں کی دلچسپی اور گردن کا ادھر ادھر ہلانا اور اس سے جھلک کا پیدا ہونا اسکو تیر نہ مارنے کے لئے مجبور کرتا تھا یہہ نظارہ دیکھتا ہوا اپنی نظروں کو اسکی طرف جھکایا - اور اپنا قدم جلدی جلدی اوٹھایا - ہرن اسکو پہاڑ کی سطح میں لے گیا دیورام سوچ میں ہی تھا - کہ کس طرح تیر ماریں کیا دیکھتا ہے کہ ہرن تو پہاڑ کی نیچی سطح پر چلا گیا - اور آپ اسکے اوپر سطح پر کھڑا ہے اپنے تیر کمان کو سنبھالا اور جانچا اور سوچ سمجھ کر اور جانچ کر ایسا نشانہ مارا کہ ہرن کے لگ ہی گیا - اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ زخم بھی کیا اور خود بھی وہیں رہ گیا - مگر کچھہ مہلک نہ ہوا - ہرن تیزی سے چھلانگیں بھرنے لگا - اور اسکی نظر سے غایب ہوا - اچانک ایک قلعہ نمودار ہوا - قلعہ کا نمودار ہونا ہی تھا کہ ہرن غایب ہوگیا - اور خود کو ایک پہاڑ سے نیچی سطح پر پایا - اس عجیب حالت کو دیکھہ کر نہایت حیران تھا - یوں ہی کہ وہ اپنے آپکو اس بڑے بھاری تشویش سے اوٹھا کر سہولیت میں لایا - تو اسے قلعہ کا پھاٹک نظر آیا - اور یہہ دیکھا کہ وہی ہرن ایک بوڑھے کی گود میں بیٹھا ہوا ہے - اور اپنے تیر کو آہستہ آہستہ نکال رہا ہے - بوڑھے کی نظر دیورام پر پڑی - پوچھا کہ کس طرح تینے اسپر تیر چلایا جواب دیا کہ جب میں نے اسکو نیچے سطح پر پایا تمہارا ہرن نہ جان کر اسپر فوراً تیر چلایا - معافی چاہتا ہوں - یہہ کہہ کر سر جھکایا بوڑھے نے اسکی عاجزی کو دیکھہ کر رحم کھایا - اور معاف فرمایا - اور کہا - آپ کون ہیں - اور آپکا کیا نام ہے - اسکا نام بتلانا یہہ ظاہر کرتا تھا - کہ وہ بہت تھکا ہوا ہے اسنے آہستہ سے کہا کہ دیورام - بوڑھے نے اسکو دیکھہ کر رحم کھایا - اور کچھہ نہ پوچھا - اور ٹھہرنے کے لئے کمرہ بتلایا - دیورام اس کمرہ میں جاکر سو گیا - شام ہوئی - آنکھہ کھولیں - باہر آیا اور بوڑھے سے التجا کی کہ میں جاتا ہوں میری غلطیوں کا کوئی خیال نہ کرنا اور معاف فرمانا - بوڑھے نے تسلی دیکر جواب دیا کہ بھائی جو کچھہ میں سناتا ہوں - سنو - راستے میں تمہارے دلکو بہلانے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں و دیگر باتیں نظر آئینگی - تم نے ہوشمند جانا - یہہ سمجھا دیا - بعد ازاں دیورام نے اپنے گھر کا راستہ لیا - وہ رستے میں اپنے دلکو اس بوڑھے کی نصیحتوں کی طرف لگائے ہوئے چلا جاتا تھا - دیکھا کہ رونے کی آواز آرہی ہے - پہلے ہمہ تن ہر رویا - اور رونے کی آواز کی طرف قدم اوٹھایا آہستہ آہستہ آواز دلمیں چبھتی جاتی تھی اسکا سراغ لیکر بیقراری سے اسکی طرف دوڑا - کیا دیکھتا ہے کہ ایک لڑکی بیٹھی رو رہی ہے - دس قدم کے فاصلہ پر ٹھہر گیا - لڑکی اسکو دیکھہ کر چپ ہوگئی - پھر وہ آہستہ آہستہ اسکی طرف آیا - اور اس سے پوچھا - اے لڑکی تیرا کیا نام ہے - اور یہہ جسم جو ادھر نگ کی بیماری میں پڑا ہوا ہے کس کا ہے - لڑکی نے جواب دیا اور اپنے پلوں سے اپنے آنسو کو پونچھا اور کہا کہ مجھہ بدنصیب کا نام لاجونتی ہے اور یہہ میرا بوڑھا باپ ہے - یہہ کہہ کر زار زار رونے لگی - دیورام نے کہا - لاجونتی صبر کر - تو تو بڑی دانشمند ہے روتی کیوں ہے - رومت لاجونتی رونے سے بند ہوگئی پھر دیورام نے پوچھا کہ یہاں کس طرح تمہارا آنا ہوا - اسنے جوابدیا - کہ میری حالت بڑی نازک ہے - اور میرا حال عجیب غریب ہے یہہ کہہ کر رونا شروع کردیا - اور کہا کہ میرے کئی بھائی تھے جو وقت میرا یہہ باپ سخت بیمار تھا - میرے تمام بھائی موجود تھے اور اسکی دوا کر رہے تھے - اب اسکے آدھے بدن کو آرام ہوگیا ہے - اور آدھا اسی طرح پڑا ہے - چھوڑ کر چلے گئے - میں نے ان سے پوچھا کہ کیوں چھوڑ چلے ہو - انہوں نے جوابدیا کہ ہمارا فرض صرف اتنا ہی تھا - آدھا جسم ہمارا ہے اور آدھا تمہارا - یہہ ہی قدرت بتلا رہی ہے - یہہ کہہ کر وہ چلے گئے - اتنا کہہ کر لاجونتی بے تحاشا رونے لگی اس حالت کو دیکھہ کر دیورام کا دل بھر آیا - اور لاجونتی سے کہا بہن چپ ہوجاؤ - ناچار لاجونتی چپ ہوئی - اور بیہوش ہوکر زمین پر لیٹ گئی - "یک نہ شد دو شد" پہلے ہی رنجوں سے اسکا سینہ فگار تھا - یہہ ایک اور بنا ہوا - کہ لاجونتی بیہوش ہوگئی - دیورام اسکو اپنے پلے سے پنکھا کرنے لگا - اتنے میں لاجونتی نے کروٹ بدلی - اسنے اسکے سر کے نیچے اپنا سر کا صافہ رکھہ دیا - اور یہہ کہنے لگا کہ اے خود غرض آدمیوں کیا تم اپنے دلیش

کے ہمدرد ہو۔ جبحالت میں کہ تم اپنے بڈھے باپ کو اس بیماری کی حالت میں اور ساتھہ ہی اپنی ننہی سی بہن کو روتی ہوئی چھوڑ گئے تو دیش اُنتی کی تم سے کیا خاک امید ہوگی اے سنگھ تو کیا تمہارا باپ ہیں اُتنا ہی حصہ تھا۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ کوئی ایسا حمل نہیں تھا۔ کہ اس ننہی لاجونتی کی حالت پر رحم کرتا۔ یہہ کہہ کر رونے لگا اور زمین پر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا۔ اسکے بعد لاجونتی ہوش میں آئی تو اکاش بانی ہوئی۔ کہ اے لاجونتی صبر کر صبر کر نزدیک ہے نزدیک ہے کہ لوگ تیری مدد کرینگے یہہ پرچہ دیورام کو دینا۔ پرچہ اسکے دامن پر گرا۔ اسنے دیورام کو جگایا۔ اور وہ پرچہ اُسکے دیدیا۔ وہ اس پرچہ کو کھولکر پڑھنے لگا۔ اسمیں یہہ لکھا تھا۔ اگر لاجونتی کے پتیبر اور اس حالت کو دیکھہ کر کچھہ رحم کہاتے ہو۔ تو لاجونتی کو ویدوں کی تعلیم دو۔ تاکہ وہ ان ویدوں سے اپنے بڈھے باپ کو شفا میں لائے۔ یہہ پڑہکر دیورام لاجونتی کے لیئے ادھیاپک تلاش کرنے کو شہر کی طرف چلا۔ اور لاجونتی سے کہا۔ کہ میں تیرے واسطے پورا انتظام کرکے آؤنگا۔ لاجونتی روتی کیوں ہو۔ ایشور شفا دیگا۔ دیکھیں اب اس شبھہ کام میں دیورام کی کون کون مدد کرتا ہے۔

آپ کا

شتاب سنگھ آریہ ودیارتھی آشرم لاہور

بنوں

مہاشہ ڈاکٹر درباری لال جی صاحب و ماسٹر غریب داس جی صاحب مہاشے بابو شاماداس صاحب کلارک ڈاکخانہ ہر سہ اِن مہاشوں کی سیوا میں بڑی نمرتا پوربک نویدن ہے۔ کہ بنوں آریہ سماج کا پانچواں سالانہ جلسہ ۳ و ۴ و ۵ جولائی ۱۸۹۵ع کو نیت ہوا ہے۔ آپ صاحبان کا ٹھیک پتہ نہ معلوم ہونے کے باعث آپسے پتر بیوہار نہیں ہو سکا۔ لہذا بذریعہ اخبار ست دھرم پرچارک نویدن ہے۔ کہ آپ صاحبان جہاں تشریف رکھتے ہوں۔ ضرور شامل جلسہ ہوکر اس غریب سماج کے حوصلہ کو بڑھا دیں۔

اناتھہ گوبند پیارا

سکریٹری آریہ سماج بنوں

کرنال میں ویدک ریتی انوسار

بواہ سنسکار

سنسکار کیلیئے ڈیکھو پرچارک ۲۶ جیٹھ سنہ ۵۲

دربارہ بواہ سنسکار دختر لالہ کدار ناتھہ ویش اگروال ساکن کرنال۔

جیسا کہ مضمون سابقہ میں ذکر کیا گیا تہا۔ کہ اغلباً اگروال صاحبان کی پنچایت پھر اس بارے میں ہوگی۔ چنانچہ وہ پنچایت کل تاریخ ۹ جون ۱۸۹۵ع کو منعقد ہوئی جسمیں کل شہر کے اگروال صاحبان سا صاحب غربا ماجک شامل تھے۔ جو وقت پنچایت مکمل ہو چکی۔ تو اول یہہ سوال اُٹھایا گیا۔ کہ پنچایت کس نے اور کس غرض کے لیئے کی ہے۔ اسکے جواب میں کسی نے زبان نہ ہلائی۔

بہت دیر کے بعد یہہ بیان کیا گیا۔ کہ جو فیصلہ پنچایت گزشتہ میں ہوا تھا۔ اُسکی نسبت اب طے کر لیا جاوے۔ چنانچہ اسکے بعد لالہ رادھاکشن ممبر سماج نے کھڑے ہوکر ایک نہایت عمدہ تقریر کی۔ اور نویدن کیا۔ کہ اگر پنچایت کسی وجہ سے ہمکو دہرم کے مارگ سے چھوڑا کر گمراہ کرنا چاہتی ہے۔ تو اسکا یہہ جواب ہے۔ کہ ہم لوگ دہرم کے مقابلہ میں کسی کی بھی کچھہ پرواہ نہیں رکھتے۔ لیکن اگر پنچایت کسی بات پر انصاف سے فیصلہ کرے تو ہم اُسکی نسبت معقولیت سے سُننے اور سمجھنے کے لیے تیار ہیں۔ اسکے بعد یہہ کہا گیا۔ کہ اس شادی میں بعد کونسی باتیں تھیں۔ جو ہم نے برخلاف وید شاستر کیں۔ یہہ سب باتیں پنچایت نے سُنی۔ لیکن جواب ندارد بیچمیں اسکے کشمکش ہوتی رہی۔ آریہ سماج کے مددگار بہت حصہ اگروال پارٹی کا تھا۔ اور دوسری طرف کم حصہ۔ اسلیئے آخری فیصلہ کچھہ نہ ہوا۔ اور صرف اتنا کہا گیا۔ کہ جو آریہ سماج والوں کے ہمراہ رہنا چاہتے ہیں۔ وہ اُنکے ساتھہ رہیں اور جو سناتن دہرم کے ساتھہ رہنا چاہیں وہ اودہر رہیں۔ کسی کو کوئی غرض نہیں ہے۔ اس سے یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ ذات سے خارج کرنے کا سوال بالکل اُڑا دیا گیا۔ اور آریہ سماج کے مخالفوں کو شکست فاش ہوئی۔ اب اس شہر میں آئیندہ آریہ سماج والوں کے برخلاف پنچایت ہونیکی ایک گونہ امید نہیں رہی۔ ہم آریہ بھی اگروال بھائیوں کا اور اُن صاحبان کا جو انکے ہمراہی تھے خصوصاً لالہ باسدیو مل صراف اور لالہ بارو مل چودہری اور لالہ رام پرشاد اور لالہ رگھبر داس اور ہر دوار کا داس

اور لالہ لاڈلی پرشاد اور لالہ جھجول کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔
مخالفین کو دھرا بندی کا خیال ہو رہا ہے اگر ایسا ہوا تو ہم پھر ذکر کرینگے۔

کلچرڈ مہاشوں کی کرتوت

جہاں ایک طرف اولڈ فیشن لوگوں کی موجودہ حالت اور خودغرضانہ رفتار ہمیں نہایت بیزار کرتی تھی - وہاں دوسری طرف آریہ سماج کا تعلیم یافتہ اور سمجھدار فرقہ ہمیں یقین دلاتا تھا - کہ اب وہ زمانہ نزدیک آگیا ہے - کہ لوگ جو کچھ پلیٹ فارم پر بیان کرتے ہیں - ویسے کرکے دکھائینگے - مگر افسوس کہ ہمیں اس امید میں ناکامیابی حاصل کرنی پڑی۔ - گوشت اور شراب خوری کا مسئلہ تو پہلے دھرم سے بے تعلق ٹھہرایا جا چکا تھا - باقی طوائفان ناچ رہ گیا تھا سو وہ بھی امید ہے کہ کسی نہ کسی دن وہ بھی درجہ کا جواز حاصل کرے - جو گوشت اور شراب نے حاصل کیا ہے - لالہ ہنسراج صاحب پلیڈر راولپنڈی اور سکرٹری آریہ سماج شہر تو پہلے اپنے فرزند رشید کی شادی کے موقعہ پر اپنے کلچرڈ تہذیب کا نمونہ دکھا چکے تھے - مگر لالہ ہری رام صاحب پردھان آریہ سماج شہر داوپ پردھان پرتی ندھی سبھا کلچرڈ پارٹی نے تو کمال کر دکھایا - اگرچہ شادی سے پہلے ہمیں امید تھی کہ ضرور یہ کسی نہ کسی دن مجبوری کو درمیان میں لاکر کنجریوں کے ناچ کرائینگے

مگر پھر بھی خیال کہ شاید یہ سمجھانے سے سمجھ جائیں - اور بہت مجموعی آریہ سماج پر یہ دھبہ نہ لگے - کئی ایک طرح سے سمجھایا لالہ ہنسراج صاحب سکرٹری آنند سبھا بھیرہ بھگت علم چند نے بھی بہت کوشش کی کہ یہ کنجریوں کا ناچ نہ کرائیں - مگر لالہ صاحبان نے کچھ خیال نہ فرماکر اپنے فرزند کی شادی پر کہ جسکی عمر قریباً ۱۶ سال کی ہے - اور لڑکی کی عمر ۹ سال ہے - پنڈ دادنخاں سے کنجریوں کو بلوایا - خوب راگ رنگ کی محفلیں گرم کی گئیں - کنجر لوگوں کو ایسے سادہ کلچرڈ پنڈتوں کا نہایت مشکور ہونا چاہیئے - کہ جو اس زمانہ میں سے ہر طرح انکی سیوا کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں - انہیں تو کچھی توجہ نہ کچھ کم ہوگئی - مگر طوائف پرستی خود تعلیم یافتہ طائفہ آریہ سماج کی ہمدردی سے ابھی تک اپنا پورا عروج دکھا رہی ہے۔

راقم
حکیم رام رکھا از بھیرہ

ضرورت

ایک برہمن کنیا کے لئے جسکی عمر ۱۵ سال کی ہے سینا پرونا روٹی وغیرہ پکانا اچھی طرح سے جانتی ہے - ایک ایسے برہمن ور کی ضرورت ہے - جسکی عمر ۲۰ اور ۳۰ کے اندر ہو - آریہ خیالات کا ہو - روزگار معقول رکھتا ہو - ورنہ اگر تعلیم یافتہ ہو تو کم سے کم انٹرنس کلاس میں ہو والدین زندہ ہوں - مگر معقول گذارہ ہو - برہمن

پنج ذاتی ہو - مگر معمولی خاندان سے نہ ہو - درخواستیں بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک آنی چاہئیے۔

ضرورت

مظفر گڈھ گرلز اسکول کے واسطے ایک اچھی ودیاوتی کی ضرورت ہے - جو ہندی - ناگری، پڑھا سکے - تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار - لکڑی اور مکان رہائش مفت - آریہ خیالات والی کو ترجیح دیجاویگی - درخواستیں بنام پنڈت گنگا رام شاستری آریہ سماج مظفر گڈھ آنی چاہئیں۔

ضرورت

لالہ پالک رام سکتر دانپر ایس اینگلو سنسکرت سکول حافظ آباد کی سہایتا کے لئے ایک اسسٹنٹ ماسٹر رکھنا چاہتے ہیں - جو ستیاگرہ کا ممبر اور دلیش کا سچا ہو - تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے - درخواستیں بنام لالہ پالک رام سکتر سوداگر ساکن سو ضلع نمبر ۱۱ مظفر گوجرانوالہ میں آنی چاہئیں۔

ضرورت

بابو دولت رام نائب منیجر ریاست پور ریاست جموں کو ایک آریہ کو ایسے ٹیچر کی ضرورت ہے - جو کہ ایف اے پاس ہو کسی سماج کا ممبر ہو - تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار اور اگر انٹرنس پاس ہو - تو ۱۵ روپیہ ماہوار درخواستیں بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک آنی چاہئیں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

اخبار مترولاس لاہور کے ایڈیٹر صاحب غور سے پڑھیں

بھارت دھرم مہامنڈل کے اپدیشکوں میں سے ایک پشاوری لالہ عرصہ تقریباً اڑہائی ماہ سے یہاں (بنوں) میں مقیم ہیں۔ انکی تشریف آوری سے جو جو فواید یہاں کی دھرم سبھا کو حاصل ہوئے انکا اندازہ تو دھرم سبھا کے چند ممبر ہی لگا سکتے ہیں۔ لیکن دیکھا یہہ گیا ہے۔ کہ ہر ایک مذہب کا آدمی پشاوری لالہ کا ثنا خواں ہو رہا ہے۔ اگر دھرم مہامنڈل کا فخر انکو کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے گورکل چند صفت زبان کو بھی ٹھیک ٹھا دیا ہے۔ امید ہے کہ جس جوانمردی و ہمت سے پشاوری لالہ نے بنوں میں کام کیا ہے اسکی عوض میں ایڈیٹر اخبار مترولاس لاہور ایک کافی انعام اور کم از کم تین چار حروف دال الخطاب دلانے کے لیئے جنرل سکرٹری بھارت دھرم مہامنڈل کی خدمت میں سفارش کرینگے۔ اور اپنی جیب خاص سے بھی ضرور کچھہ نہ کچھہ عطا فرما کر انکے حوصلہ کی داد دیوینگے۔

پنڈت گورکل چند صفت زبان کی تعریف میں مترولاس کے کئی کالم سیاہ کیئے گئے تھے دیکھیں پشاوری لالہ کی خاطر کتنے گھسیٹے جاتے ہیں۔ اور ساتھہ ہی اسکے مفصلہ ذیل سوالات کے جواب بنوں دھرم سبھا سے ملنے کے بعد پشاوری لالہ کی مفصل کارروائی کو اپنے پرچہ مترولاس میں درج فرما کر سبھا مذکورہ کا شکریہ ادا کرکے دوسری سبھاؤں کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرنے کی کوشش کرینگے اور ایک ایک قیمتی تمغہ اور سرو پا سبھا مذکورہ کے مہا سبھاسدوں کو دلائے جانیکی سعی کرینگے کہ جنکی کوششوں کا نتیجہ پشاوری لالہ کی ہمت اور جرأت ہے۔ اور جنکے زیر سایہ اپدیشک صاحب پرورش پا رہے ہیں۔

سوالات حل طلب

(۱) اپدیشک صاحب کی بابت جو شہر میں افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ وہ کیا ہے۔

(۲) وہ کیا کام تھا جسکے کرنے کے لیئے اپدیشک صاحب نے دو حجاموں کو کہا۔ اور انہوں نے اسکا جواب کیا دیا۔

(۳) کسی آیتوار کو دھرم سبھا کے مکان میں سپتاہ سبھا کے وقت اپدیشک صاحب کی بابت ایک شخص نے کھڑے ہوکر کیا کہا تھا۔

(۴) کسی عرائض نویس کے مکان پر علاوہ دھرم سمبندھی باتوں کے خزانچی آریہ سماج کے ساتھہ کیا گفتگو ہوئی۔ اور آپنے لالہ جیلداس جی کے مکان کا ذکر کیا آیا۔

(۵) دھرم سبھا کے مکان کے نزدیک کبھی کسی رات کو کسی قسم کا شور ہوا تھا۔ اور وہ شور کیوں ہوا۔

ایڈیٹر اخبار مترولاس لاہور کی خدمت میں دست بستہ التماس ہے۔ کہ وہ ان سوالوں کے جواب بذریعہ مترولاس بنوں دھرم سبھا سے دریافت کرکے اپنے پرچہ میں اور اگر ہوسکے تو اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں شائع کردیں۔ راقم الف۔ از بنوں۔

بھارت سدھار اخبار لاہور کی ویدک کالج سوسائٹی کے جلسہ و رچھی لال فنڈ کے متعلق صریح غلطی

اخبار بھارت سدھار مورخہ یکم جون ۰۹ء کے لوکل کالم میں اڈیٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ کالج سوسائٹی کے جلسہ پر قریباً چالیس اصحاب مفصل سے واسطے شمولیت جلسہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہہ بیان بندہ کو جہانتک علم ہے۔ کہ صریح غلط معلوم ہوتا ہے۔ اور بوقت شراکت جلسہ جبکہ بندہ بھی ایک انمیں حاضر تھا۔ کل ۳۹ صاحبان بمعہ ممبران لاہور سماج موجود تھے۔ جو انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قریباً ۱۵ یا بیس کس مفصل کے ہونگے جنکی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ شاید اڈیٹر بھارت سدھار کو اصل واقعات لکھتے ہوئے شرم آتی ہوگی۔ کہ یہی وقعت کلچرڈ مہاتماؤں کی آریہ پبلک کی نظر میں نہیں رہی۔

اسپر زیادہ لکھنے کی کچھہ ضرورت نہیں میری فقط کالج سوسائٹی کے سکرٹری سے بحیثیت ایک ممبر کے درخواست ہے۔ کہ ان اصحاب کا نام مشتہر فرمادیں۔ جو مفصل سے واسطے شمولیت کے آئے ہوئے تھے۔ کہ پبلک کو بھارت سدھار کی تحریر کی صداقت ظاہر ہوجاے اگرچہ اسجگہہ کالج سوسائٹی کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے ایک بے موقعہ بات ہوگی مگر میں

پبلک میں یہہ بات ظاہر کرنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ جو کچھ کارروائی وہاں ہوئی۔ اسمیں سوائے اسکے کچھ نہیں تھی۔ کہ کالج لاہوری کلچرڈ مہاشوں کی ہمیشہ کے لئے میراث بنجاوے اور سماجوں اور کالج سوسائٹی کا کچھ اختیار نہ رہے۔ اگر پبلک میری تحریر کی صداقت معلوم کرنا چاہیں۔ تو کالج سوسائٹی کی تجاویز کو جو انارکلی سماج کے سات ممبروں کی طرف سے پیش ہوئی تھیں ملاحظہ فرماویں۔ تو پبلک کو پورا تسلیہ ہو جاویگا۔

(دوم) اسی پرچہ کے اڈیٹوریل کالم میں اڈیٹر صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ رائے اسولک رام صاحب کی مثال اور لالہ چیتن آنند اور لالہ کانشی رام کے پورتشارتھ سے ملتان سماج نے یکصد روپیہ جمع کرکے لالہ اجیت رائے صاحب کے پاس نقد جمع کرکے بھیجا ہے۔

یہہ مذکورہ بالا بیان بھی امر واقعہ سے گرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یعنی ملتان سماج نے اب تک کوئی رقم یکصد روپیہ کی جمع کرکے نہیں بھیجی ہے۔ البتہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ کہ لالہ چیتن آنند اور لالہ کانشی رام صاحب کالج سوسائٹی ملتان سے روانہ ہوتے وقت مبلغ اسی روپیہ یعنی (لالہ کانشی رام صاحب ۵۰ روپیہ و لالہ چیتن آنند صاحب ۲۰ روپیہ اور لالہ دلویا یال جی ۱۰ روپیہ) اپنے ہمراہ لیگئے تھے۔ اسمیں انہوں نے مبلغ ۲۰ روپیہ رائے اسولک رام صاحب کے اور ملا کر جس رقم کی وصولی کی خبر بھارت سدھار بار بار اپنے پچھلے دو پرچوں میں درج کرچکا ہے (نوٹ) حالانکہ دو منی سے پہلے کوئی رقم رائے صاحب نے علیحدہ بادشاہ سنگھ صاحب منتری انارکلی سماج کے نہیں بھیجی تھی۔ سراسر پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے چھاپا گیا ہے) اور مبلغ ۵۰ روپیہ دیگر جنکی وصولی کی امید ان صاحبان کو تھی۔ اس طرح سے کل یکصد روپیہ لالہ صاحبان اپنی دریادلی سے کالج سوسائٹی کے موقعہ پر لالہ اجیت رائے صاحب کو دے آئے ہیں۔ اور لالہ اجیت رائے صاحب نے روپیوں کے لیتے وقت یہہ وعدہ کیا تھا۔ کہ یہہ روپیہ کسی ساہوکار کے پاس جمع کرادینگے۔ جس سے مرحوم چونی لال کے پسماندگان وصول کرتے رہیں گے کیونکہ لاہور نہ سماج انکے خیال میں ایک انتظامی حالت میں نہیں۔ جنہیں پیر روپیہ لالہ صاحب موصوف نہیں دے سکتے۔ لاہور کے کلچرڈ مہاشوں کا اسوقت جبکہ چونی لال مرحوم کے پسماندگان کے گزارہ کا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مستقل طور پر بندوبست کررہی ہے۔ اور مہاشہ ہری اسکے عہدہ دار اب تک برابر دو سال سے کچھ نہ کچھ مدد کرتے چلے آتے ہیں۔ اپنی طرف سے ایک نیا فنڈ جاری کرنا سوائے اسکے ہیں کوئی پالیسی اور مکاری ہو۔ اور کیا معنے رکھتا ہے اب مجھے یہہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ لالہ … صاحب نے اپنی … سے اصل معاملہ پر غور کرنے کے لئے لالہ اجیت صاحب کو لاہور لکھہ بھیجا ہے۔ کہ چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مستقل طور پر چونی لال فنڈ کا بندوبست کررہی ہے۔ روپیہ انکی تم تا فیصلہ امانت میں رکھی جاوے۔

میرا ارادہ نہیں تھا۔ کہ اخبار بھارت سدھار کے کسی مضمون کی تردید کروں۔ کیونکہ آریہ پبلک اخبار مذکور کی تحریرات کو اچھی طرح سے معلوم کرچکی ہے۔ کہ اسمیں سوائے ایک آدھ مضمون کے باقی تحریرات اخلاق سے گری ہوئی گالی گلوچ سے پر اور جھوٹھی اور فریب اور مکاری کے ایک اعلیٰ ماڈل ہوا کرتی ہیں۔ اور مجھے چونی لال فنڈ کی روپیہ جمع کرنے میں بہت ہمدردی ہے لیکن میرا مذکورہ بالا الفاظ کے لکھنے سے صرف لاہوری کلچرڈ مہاشوں کی ٹیڑھی پالیسی کے اظہار کا مقصد ہے۔ اسلئے میری پرارتھنا ہے کہ مفصل کی سماجوں کو ان مہاشوں کی ایسی بے تکی اصلی معاملہ پر سچار کرکے مرحوم چونی لال فنڈ کا روپیہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جسکے پردھان لالہ کانشی رام صاحب جی ہیں بھیجیں۔ یہہ چند سطور پارٹی سپرٹ کے خیالات سے نہیں لکھے گئے۔ فقط آرگنیزیشن کے خیالات سے تحریر کیگئی ہیں۔ کیونکہ یہہ ایک آرگنیزیشن کا ایک اعلیٰ اصول ہے کہ جہاں پہلے ایک جگہ کسی فنڈ کے لئے تحریرات ہو روپیہ جمع ہو رہا ہو۔ اسی فنڈ کے متعلق اسی جگہہ روپیہ سے مدد دیجاوے۔ اور اسی طرح سے … لاہوری کلچرڈ مہاشہ جو پالیسی کھیلنا چاہتے ہیں۔ … مہاشے اور … بارہ میں تو آرگنیزیشن کے … بیکار بنجاویں اور اپنی … معاملہ میں … چلیں۔

آپکا داس

ہریال منتری آریہ سماج ملتان

اطلاع ضروری

پبلک خصوصاً آریہ بھائیوں کو ودت ہو کہ

یتیم خانہ نے اب تک کوئی چال نہیں بدلی۔ اسکے قواعد پرورش تعلیم تربیت وہی ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ یہہ خاص کسی سماج کا یتیم خانہ نہیں ہے۔ بلکہ سب کا یکساں ہے۔ اسکو نہ کسی سے طرفداری اور نہ دولیش ہے اور اس تحریر کی ایڈیٹر آریہ گزٹ نے بھی اپنے اخبار گوہربار میں تائید کی تھی۔ مگر اب برخلاف اس تحریر کے ممبران کلچرڈ پارٹی کی یہہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ اول تو یتیم خانہ کا انتخاب ہی نہ کیا جاوے۔ جیسا کہ پچھلے سال نہیں کیا گیا اور اگر کیا جاوے تو سماج ہذا کے ممبران یتیم خانہ کی مینیجنگ کمیٹی اور سوسائٹی میں شامل نہ کئے جاویں۔ دن رات ایسے ہی سرتوڑ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یتیم خانہ کے ممبران کو یک طرفہ اور چکنی چپڑی باتوں سے پھسلایا جاتا ہے مگر اکثر ممبران یتیم خانہ انکی اس رائے سے متفق نظر نہیں آتے۔ اور وہ سماج ہذا کے ممبروں کو بدستور مینیجنگ کمیٹی میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اور پریسیڈنٹ یتیم خانہ نے وعدہ کیا ہے کہ انتخاب کمیٹی یتیم خانہ کے واسطے نوٹس باقاعدہ جاری کیا جاویگا۔ البتہ کلچرڈ پارٹی اب تک انہیں شتر غمزوں میں ہے۔ اور اپنی اسی تحریر کو جسکا پہلے حوالہ دیا جا چکا ہے۔ بالکل فراموش کر کے یتیم خانہ کے انتظام کو کلیتہً اپنے ہاتھ میں کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب انکو اس نفاق کے نقصانات بتلائے گئے۔ اور نئی پرتی ندہی کے قیام میں جو غلطی کی گئی ہے ظاہر کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ صرف پانچ یا سات سماجوں کی رائے سے نئی پرتی ندہی کا قائم کرنا بمقابلہ سو یا سوا سو سماجوں کے جو پرانی پرتی ندہی کے متعلق ہیں۔ دانائی نہیں ہے۔ ایسے جواب ایک مہان پرش نے جو ایک مہان مہان پرش کی بیعت لا چکا ہو۔ کہا۔ کہ ہمکو تمہارے جیسے کی سماجوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگرچہ آریہ پبلک میں بدظنی پہلے سے پھیلی ہوئی ہے۔ اور اسی وجہ سے بمقابلہ سال ہائے گزشتہ کے آریہ پبلک سے امداد یتیم خانہ کو کم ملتی ہے۔ اور اسکی ہی تلافی کے واسطے پنڈت سری رام کو جا بجا دورہ کر کے دھن اکٹھا کرنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ مگر تاہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ اب تک انتظام یتیم خانہ میں سماج ہذا کے ممبر بھی شامل ہیں۔ گو بعض عہدہ داران کا بدلنا اسوقت نہایت ضروری ہے۔ انتخاب آئندہ کی نسبت جیسا کچھ ہوگا مشتہر کیا جاویگا۔

بندہ کرپا رام
پردھان آریہ سماج چھاونی فیروزپور

آریہ سماج مجیٹھا والہ ضلع امرتسر

ضلع امرتسر میں ایک آریہ سماج موضع مجیٹھا والہ تحصیل اجنالہ میں ہے۔ ان آریہ سماجوں سے ہے جنکی بنیادیں سابقہ عہدہ داران سماج ہذا کے پورشارتھ سے ڈالی گئی تہیں۔ مثلاً مجیٹھہ۔ جنڈیالہ وغیرہ وغیرہ۔ ان مواضعات کے متعلق ہمنے بہت ہی کم سنا ہو۔ کہ وہاں کوئی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ہو۔ یا کہ کوئی جلسہ ہفتہ وار ہوتا ہو۔ ہاں مایوسی دلانیوالی خبریں اکثر اوقات سننے میں آتی رہی ہیں۔ کہ فلاں جگہہ ہفتہ وار جلسہ ہوتا تھا۔ اب نہیں ہوتا۔ یا کہ جو ادھکاری پہلے کام کرتے تھے انکے بواعث حوادث روزگار دیرتک انجکے نہ رہنے کے کام ڈھیلا اور سست پڑ گیا ہے۔ مگر ایک یہہ ضلع مجیٹھا والہ ہی ہے جسکا ذکر کرتے ہوئے آج ہمکو انتہا خوشی ہے۔ یہ سماج کو فخر رکھتا ہے۔ کہ اسنے روز افزوں ترقی کے میدان میں قدم رکھا۔ ایسے دیہات میں جہاں لوگ بہت کم پڑھے لکھے ہوں۔ نئے خیالات کا لوگوں کے دلوں میں گھر کر جانا کچھ کم باعث فخر نہ سمجھنا چاہئیے۔ اسی موضع میں پے درپے چند سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ اب تیسرا سالانہ جلسہ نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے سرانجام کو پہنچا۔ یہہ سب پورشارتھ لالہ رادھا کشن صاحب منتری سماج مذکور کا ہے۔ جو بڑے پورشارتھی پرش ہیں۔ اور نیز انکا ہاتھ بٹانے والے باوا رام چند صاحب ساکن دیہہ مذکور بھی قابل ہزار تحسین و آفرین ہیں۔ ۲۰ ماہ حال بروز اتوار چند ممبران و سبھاسدان سماج ہذا موضع مذکور کو تشریف لیگئے۔ وہاں بہت سے مرد و زن دیہات ملحقہ سے آئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے سماج کی کارروائی کو بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ فرقہ نام دہاری سکھان سے انکی مستورات اور مرد جو اتفاقیہ اس گاؤں میں آئے ہوئے تھے لالہ جگیوپال صاحب ممبر آریہ سماج امرتسر سے خوب پرشن اتر کرتے رہے۔ ماسٹر آتما رام جی صاحب منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے ایک شخص نے دہرم پرچار کے وقت پرشن کیا اور اپنے گرو گرنتھ صاحب سے اسکی خوب تسلی کی۔ سماج لوکل سماج کے لئے ایک مالی صاحب نے شہتیر تک دینے کا اقرار کیا۔ اور اسی طرح بعد دیگر صاحبان نے بھی کسی نے چھت ڈالنے اور کسی نے شہتیر دینے کا وعدہ کیا۔ تمام شہتیر وغیرہ کی قیمت سو روپیہ سے زیادہ

تھی۔ علاوہ اسکے ستارہ روپیہ کچھ آسنے بھی وصول ہوئے۔ باقی آئندہ

آپ کا

سوہن لال شرما

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رام رتن شرما اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۶ مئی ۱۹۵۰ء کو بھوگی وال (کوٹلہ) میں دو ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۱۰۰ سے زیادہ تھے۔ ۱۷ کو وہاں ایک ویاکھیان اور ایک اپدیش دیا۔ حاضری ۵۰ کے قریب تھی۔ ۱۸ کو منولی (کوٹلہ) میں ایک اپدیش دیا۔ شروتا ۲۰ تھے۔ ۲۰ کو نگہر (کوٹلہ) میں ایک اپدیش دیا ۵۰ شروتا تھے۔ ۲۳ کو آہنو (کوٹلہ) ایک اپدیش دیا۔ ۴۰ شروتا تھے۔ ۲۴ کو ردرکا (کوٹلہ) ایک اپدیش دیا۔ ۴۰ شروتا تھے۔

پنڈت لال من شرما۔ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۱ مئی کو شہر قصور (لاہور) ایک ویاکھیان دیا۔ اور پرارتھنا کی۔ شروتا ۱۰۰ سے زیادہ تھے۔ ۲۲ کو ایک ویاکھیان اور ایک اپدیش دیا۔ شروتا ۴۰ کے قریب تھے۔ ۲۶ محلانوالہ (امرتسر) دو ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۵۰ کے قریب۔ ۲۷ کو پھر دو ویاکھیان دیئے۔ اور پرارتھنا کرائی۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۲۸ کو تیڑا (امرتسر) میں ایک ویاکھیان دیا۔ حاضری ۳۰ تھی۔ ۲۹ کو بھلا پنڈ (امرتسر) میں ایک ویاکھیان دیا شروتا ۵۰ سے اوپر تھے۔ تین چار پرشن بھی ہوئے۔ ۳۰ کو سہمرائے (امرتسر) میں ایک ویاکھیان دیا۔ حاضری ۳۰ سے زیادہ تھی۔ ۳۱ کو اجنالہ میں ایک ویاکھیان دیا۔ بہت زیادہ حاضری تھی۔

یکم جون تیڑا (امرتسر) میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ کے قریب تھے۔

۲ جون محلانوالہ کے جلسہ میں ویاکھیان دیا شروتا ۱۰۰ سے زیادہ تھے۔ ۳ کو پھر ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ سے اوپر تھے۔

برہمچاری برہمانند جی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۲۱ اپریل ۱۹۵۰ء کو راولپنڈی میں شدھی وشے پر ویاکھیان دیا شروتا ۱۰۰ تھے۔ اور ایک پتت کو شدھ کیا۔ ۲۴ کو گوجر خاں میں مورتی پوجا اور اوتار وشے پر ویاکھیان دیا۔ حاضری شروتا ۵۰ تھی۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ اپریل کو گوجر خاں میں ایک سادھو مسمی رام پرکاش سے مورتی پوجا پر شاستراتھ کیا۔ اکثر سوالوں کا پنڈت سیتارام جی نے بھی دیا۔ پھر ۲۸ اپریل سے ۴ مئی تک ہر روز اپنشدوں کی کتھا اور سادھو سندر کور کے کتھوں کا جواب دیا۔ ۵ مئی کو تنگی (جہلم) میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۶ کو وزیر آباد آئے۔ ۷ کو سیالکوٹ میں برہمچریہ پر ویاکھیان دیا شروتا ۷۰ تھے۔ ۹ کو وزیر آباد سے جالندھر آئے۔ ۱۱ کو جالندھر میں ہون کیا ۱۲ کو دھرم کتھا کی۔ ۱۳ کو ہون کر دیا۔ ۱۵ کو جالندھر سے وزیر آباد واپس آئے۔ اور شاستراتھ کا چیلنج دیا ۱۶ کو سماج مندر میں مورتی پوجا وشے پر ویاکھیان دیا۔ حاضری ۷۰ کے قریب تھی۔ ۱۸ کو بازار میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۱۹ کو شاستراتھ کیا۔ مگر کسی شہزادہ کے وشے پر۔ ۲۰ کو وزیر آباد سے سیالکوٹ آئے ۲۲ کو سیالکوٹ میں ویدوں کے وشے پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۶۰ تھے۔ ۲۵ کو گجرات میں ویاکھیان دیا۔ ۲۶ کو بہیرہ سماج کے جلسہ میں برہمچریہ پر ویاکھیان دیا۔ ۳۱ کو راولپنڈی میں لالہ ارجن سنگھ صاحب کے پتر کا وواہ سنسکار کرانے کے لئے سید کی سرائے کو چلے گئے۔ یکم جون کو رات کے ۸ بجے وواہ سنسکار ویدک پنڈت بھگوان دین جی نے کرایا۔ اور برہمچاری جی ان شلوکوں کا ارتھ ساتھ ساتھ شروتاؤں کو سمجھاتے گئے۔

پنڈت آتمارام جی نے یکم جون کو بمعہ لالہ لبھداس منشی رام سنگھ نواسی موضع کھنگڑ کلاں میں سبھا حاضری ۴۰ دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ ۴ جون کو وہیں پرانکوں کے ساتھ شاستراتھ ہوا۔ پھر ۵ جون کو سبھا حاضری ۸۰ وشے "ایشور ضرور کرموں کا پھل داتا اور سرشٹی کا کرتا ہے" پر ویاکھیان دیا۔ اسی اثناء میں ایک سادھو کیشوانند نے (جو دھرم سبھا کی طرف سے اپدیش کرتا تھا۔) پنڈت جی کے لکچر کی تائید کر کے مورتی پوجن کا کھنڈن کیا۔ اور ایشور پراپتی کے ذریعہ اوپاسنا یوگ (ابھیاس) اور انتہکرن کی شدھی بتلائی۔ ۶ جون کو [illegible] ورنوں کے کرتبیہ پر ویاکھیان دیا۔ اس کے بعد پھر اسی سادھو جی نے جنہوں نے پہلے مورتی پوجا کا کھنڈن کر کے ایشور پراپتی کے ذریعہ یوگ ابھیاس وغیرہ بتائے تھے۔ [illegible]

دیا گیا۔ان دیا۔جسکا جواب پنڈت جی نے اُسی وقت اور کچھ دوسرے روز دیا حاضری قریباً ... کے تھی۔ اور مادھو جی کے ساتھ پھر شاستراتھ ہوا۔ پولیس کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور دونوں طرف سے پانچ منٹ تولنے کی حد کیا تھی۔ اثر عمدہ پڑا۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ اور ۲۶ ستمبر کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۴ کو ہوگا۔ آریہ بھائی اور اوپدیشک مہاشے ضرور شریک جلسہ ہوں۔

کرنال میں ماسٹر کنہیا لال جی کی پُتری کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ مفصلہ ذیل دان ہوا۔ کنیا کے والد کی طرف سے دیانند اینگلو ویدک سکول کو چتری پاٹ شالا کرنال ۲ ۔ پنڈت سری پت جی سنسکار کرتا ۴ لڑکے کے والد کی طرف سے دیانند اینگلو سکول ۲ ۔ پُتری پاٹ شالا کرنال ۴ پنڈت سری پت جی سنسکار کرتا ۴

بھاگو والہ ضلع بٹالہ آریہ سماج کے پردھان سردار بشن سنگھ صاحب جاگیر دار جو پہلے سماج کے سخت مخالف تھے۔ مگر ایشور کی کرپا سے اب انہوں نے اپنی سماج کو دیہاتی سماجوں میں سے ایک نمونہ بنا چھوڑا ہوا ہے۔ سماج میں خود ہی کتھا کیرتن کیا کرتے اور پرشنوں کے اُتر سمجھاتے ہیں۔ آپکے حقیقی بھائی بھی ساما جک خیالات کے ہیں۔

بھوانی میں لالہ جانکی پرشاد سنسکرت سیکرٹری بھوانی سماج کی پُتری کا جسکی عمر قریباً ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہے۔ ہمراہ پسر لالہ ہرنند رائے ساکن کانودہ جسکی عمر قریباً ۲۰ سال کی ہے۔ اور جو اسی غرض سے بھوانی میں آکر مقیم ہو گئے تھے ۲۰ مئی ۱۸۹۵ء کو ویدک ریتی سے ہوا۔ پہلی نہی سبھا پنجاب کے پردھان سے ہو تہ پر پنڈت بھیجنے کی التجا کیگئی۔ جنہوں نے جوابدیا کہ پنڈت لعل من شرفیروزپور سے پہنچینگے مگر وہ کسی خاص وجہ سے نہ آسکے پھر حصار میں پنڈت دیا کر دت جی کو تار دیا گیا۔ جو ۲۰ جون کی شام کو مال گاڑی میں پہونچے بواہ کے خاتمہ پر اسیوقت پنڈت جی نے بواہ کے متعلق ایک لکچر دیا۔ اور بہ تفصیل ذیل دان ہوا۔ لالہ ہرنند رائے بر کے پتا کی طرف سے وید پرچار فنڈ ۵ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۵ یتیم خانہ فیروزپور ۵ پنڈت دیاکر دت علاوہ کرایہ ۵ از جانب لالہ جانکی پرشاد پتا بدھو۔ وید پرچار فنڈ ۵ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۵ یتیم خانہ فیروزپور ۵۔

علاوہ اسکے فریقین کی طرف سے مبلغ ۵ روپیہ بھوانی گوشالہ کو دان دیے گئے۔

رانچی آریہ سماج مندر میں پنڈت آریہ منی جی نے ۱۹ مئی ۱۸۹۵ء کو "ایشور کیسا ہے" ۲۶ مئی کو "ایشور پراپتی کے ذریعے" ۲ جون کو "ابھیاس (دھیان) سے کیا ایشور پراپتی ہوسکتی ہے" کے مضمون پر معقول حاضری میں دیا کھیان دیے۔ بابو برجموہن سہائے مختار نے اپنے پسر کی صحت یابی پر ۲ جون کو اپنے مکان پر ہون کرایا۔ بعد تقسیم مٹھائی وغیرہ جلسہ برخاست ہوا۔ اور ایک دھولی معہ مبلغ پانچ روپیہ پنڈت آریہ منی جی کو دان دیئے۔

حال میں سوامی برھمانند جی جو سماجی مراد آباد تشریف لائے تھے۔ انہوں نے "انسان اور اسکے فرائض" پر لکچر دیا تھا۔ لکچر سوامی جی کا انگریزی میں تھا۔ انکا لکچر گو عمدگی عبارت کے لحاظ سے دلچسپ تھا۔ لیکن کوئی عمدہ دلیل اُسکے لکچر میں نہیں پائی جاتی تھی۔

اثنائے لکچر میں آپ نے سوامی دیانند سرسوتی جی کے بارے میں ایسے ناشائستہ الفاظ استعمال کیئے۔ جسکو کوئی مہذب آدمی استعمال کرنا پسند نہ کرے گا۔ اور سوامی دیانند سرسوتی جی کو جھوٹا قرار دیا۔

چونکہ اسوقت میں کوئی ہوشیار اور لائق شخص ممبران آریہ سماج مراد آباد میں نہ تھا اسوجہ سے کسی لائق پنڈت کے بُلانے کی ضرورت ہوئی۔ چنانچہ بذریعہ تار پنڈت دیودت جی کانپور سے مراد آباد تشریف لائے اور سوامی برہمانند جی سے شاستراتھ کیواسطے التجا کیگئی۔ سوامی جی نے اس شرط پر۔ کہ جو شخص ہارے اُسکا کا لا منہ کر کے گدھے پر اُلٹا سوار کرا کر شہر کی چاروں طرف گھمایا جائے۔ مباحثہ کرنا تحریر فرمایا۔

غالباً سوامی جی نے اس شرط کو اپنے بچاؤ کے لئے تحریر کیا ہوگا۔ ایسی شرط کو کون مہذب شخص منظور کرے گا خیر مباحثہ نہ ہوا پنڈت دیودت کا بلایا جانا ہی اسبات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج مباحثہ کو تیار تھی۔ لیکن سوامی جی عمداً اپنے تئیں بچا گئے۔

افواہاً یہ بھی سُنا گیا ہے۔ کہ سوامی جی کے ساتھ ایک نوجوان عورت تھی۔ واللہ اعلم کون تھی (از تحفہ ہند بجنور)

موہراج امرت آیورویدک اور مجرب دوائیاں

یوگراج گوگل - پیدائش اولاد کا مددگار مرد و عورت کو اولاد پیدا کرنے کے لائق بناتا ہے - بیماری [illegible] حیض (خون حیض درد سے آنا یا کم آنا وغیرہ) کو دور کرتا ہے درد نقرس درد جوڑ اعضاء و کمر اور اعضاء کا اینٹھنا یا سوکھ جانا یا کانپنا اور لقوہ و فالج اور دیگر تمام امراض ریح دوائی کو منع کرتا ہے - مقوی معدہ - دافع ضعف مصفی خون - جوانی یعنی ایام ضعیفی کو جلدی نہیں آنے دیتا - ۱ یا ۲ یا ۳ ماشہ کی ڈبی - قیمت فی تولہ ۸ / ۔

نقاش وٹی بیماری حیضہ و شقول (سخت دردسکم) بدہضمی کو دور اور بھوک کو تیز کرتی ہے - ہیضہ واسطے تین چار گولی کافی ۱۶ یا ۳۲ یا ۶۴ گولی کا پیکٹ قیمت ۱۶ گولی ۳ /

دودرو گھن وٹی یعنی داد کی دوا - جلد کو نہ جلاتی اور نہ لگتی ہے - بلکہ صرف پانی میں گھس کر لگانے سے داد کو دور کر دیتی ہے - خارش یعنی دانہ دار پھنسی پھوڑہ کو بھی دور کرتی ہے - قیمت دو وٹی ہر چار ورتی ۸ /

سوہاگ ستوٹھی - عورتوں کی سوم وغیرہ بیماریوں کو ہٹاتی ہے - گرینی - اتی سار اور کھانسی کو دور کرتی ہے بھوک کو بڑھاتی ہے - عورتوں کے جسم کو تندرست و خوبصورت کر دیتی ہے خصوصاً زچہ اور اسکے مرض کو مفید قیمت ۸ تولہ کی ۱۳ /

سودرشن چورن - ہر قسم کے بخار (کئی کئی دن بار ہو یا روزمرہ یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے روز آتا ہو یا لرزہ کا ہو) کو دور کر دیتا ہے بخار میں جو عارضے بیماری (بے ہوشی چکر سر درد پیاس کھانسی) سوکھ پیٹ وغیرہ ہوتی ہیں - انکو بھی ہٹاتا ہے قیمت فی تولہ ۱ /

کرشن انجن (کالا سرمہ) باریک تر چیز دیکھنے دھوپ اور ہوا کو برداشت کرنے کی لیاقت آنکھوں کو بناتا ہے آنکھوں کی خارش و جلن و جچو پاٹ [illegible] کو دور کرتا ہے بلکہ بیست درد کرتا ہے - آنکھوں کی بیماریوں کے [illegible] دیتا ہے قیمت فی تولہ [illegible]

ترکیب استعمال دواؤں کے ساتھ - لاہور میں چند کندن لعل ہاکان دکان سودیشی لیتھو ستی کاچوک مہتہ سے مل سکتی ہے -

المشتہر پنڈت بہاری لال شاستری

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک ایسے بر کی ضرورت جسکی عمر بیست اور ۲۵ سال کے درمیان ہو - چال چلن عمدہ رکھتا ہو - روزگار معقول ہو - کم سے کم روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو - کسی قسم کی بیماری نہ رکھتا ہو - آریہ خیالات کا ہو - لازمت پیشہ ہو انٹرنس پاس ہو - اروڑہ قوم سے ہو - شادی ویدک ریتی سے ہو گی - درخواستیں ذیل کے پتہ سے آنی چاہئیں - آپکا تابعدار

گنیشداس ملک ایم بی ہائی سکول

ضرورت

ایک کھتری قوم جہیزک کے واسطے کنیا کی ضرورت ہے - جو شادی کرنا چاہتی ہو لڑکے کی عمر قریباً ۱۹ سال کی ہے - اور انٹرنس پاس شدہ ہے - آرٹ سکول لاہور میں تعلیم پاتا ہے جسکو ضرورت ہو پتہ ذیل پر درخواست کرے - اور لڑکے کے خیالات آریہ مذہب کی طرف ہیں -

آپکا

بھگوانداس جہیزک جگراؤں ضلع لودھیانہ

ضرورت

چونکہ سری گوبندپور آریہ سماج کنیا پاٹ شالا کے واسطے ایک ایسی ادھیاپکہ کی ضرورت ہے - جو پرائمری تک اچھی طرح سے بھاشا میں تعلیم دے سکے - علاوہ بریں سینا پرونا اور دستکاری میں بھی دسترس رکھتی ہو - تنخواہ دس روپیہ سے پندرہ روپیہ تک دیجاویگی - حسب لیاقت جملہ درخواستیں بنام منتری سری گوبندپور آریہ سماج آنی چاہئیں صرف منظور شدہ درخواست کا جواب دیا جاویگا - آریہ دھرم کا سیوک

کندن لعل منتری سری گوبندپور

ضرورت

آریہ سماج راولپنڈی کو ایک پنڈت اور ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے پنڈت سنسکرت کا اچھا ودوان ہو کنیا پاٹ شالا کو جغرافیہ اور حساب عبارت لکھنی اچھی طرح سے سکھلا سکتا آریہ خیالات کا ہو - اچارن شدہ شادی شدہ ہو - ویاکھیان دینے اچھی مہارت رکھتا ہو - ادھیاپکہ کو پانچویں جماعت تک سنسکرت بھاشا - بھوگول اور حساب سکھلا سکتی دستکاری کے کام میں اچھی مہارت ہو - شدہ اچارن ہوں - ہر دو تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی - ۲۵ - جون ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے آریہ سماج کے سکرٹری کی معرفت پاس آنی چاہئے -

راقم

سوامی رام چند

بنگالی محلہ صدر بازار راولپنڈی

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

" ایشوریہ نیم کا پالن " " ہم سب آپس میں سترہ بھاؤ سے برتیں " " ایشوریہ نیم کا پالن "

सत्यधर्म प्रचारक

اخبار ست دھرم پرچارک

نمبر ۱۶ جلد ۸

بروز جمعہ — جالندھر شہر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص مصری سرمے اور خالص ممیرے سے جو تبت لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بیل۔ موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں۔ کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے تجربہ کار معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بیکس لیبارٹری سے ٹسٹ ہو چکا ہے۔ یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے بمبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سرمہ سفید۔ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ چار آنے۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس شیشی پر میری مہر نہ ہوگی۔ جعلی سمجھنی چاہیئے۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر تیا سنگھ آہلووالیہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر تیا سنگھ صاحب۔ تسلیم میں سال بھر میں کئی چار دن پر آپکے سرمہ سفید کا کئی بار استعمال کیا۔ ہر بیماری کے لیئے مفید ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ اگر ان امراض چشم کو یہ سرمہ مفید ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ بہت احتیاط میں کسی کیا فقیروں سے بیماروں کو دیا۔ اسواسطے کہ ذاتی اخراجات سے یہ سرمہ منگوا تا ہوں۔ انشاء اللہ اگر ہر شخص استعمال کرے تو کبھی امید ہے۔ کہ آنکھیں جو لطف زندگی ہیں۔ امراض چشم سے جو پیدا ہو جاتے ہیں محفوظ رہیں۔ اور بصارت میں قوت ہو۔ آپکے سرمہ سے اہل ملک کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ ملک کو آپکی قدر دانی واجب ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور سرمہ سفید بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرما کر مشکور فرماویں۔
کمترین ڈاکٹر **سعید الدین خاں** میڈیکل انچارج ریلوے یونین سول ہسپتال وادی ... علاقہ سرکار نظام
۱۲-جنوری ۱۹۱۵ء

(۲) جناب سردار تیا سنگھ صاحب۔ تسلیم۔ جناب من آپنے جو ممیرے کے سرمہ کی ایجاد سے جو کہ بھائیوں کو فائدہ پہنچایا ہے وہ قابل تعریف نہیں۔ بلکہ بڑے درجہ کا ثواب میں داخل ہے میں نے اپنے خاص رشتہ دار پر آپکے ممیرے سفید سرمہ کا تجربہ کیا جتنی مقدار تھوڑے روز کے استعمال سے تمام شکایات رفع ہو گئی۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ آپکا یہ سرمہ بیشک اکسیر اعظم سے کم نہیں۔ بلکہ افضل تر ہے۔ راقم ڈاکٹر

گنیش داس ... انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور
مورخہ ۲۰- دسمبر ۱۹۱۴ء

(۳) مخدوم مکرم بندہ پروفیسر تیا سنگھ صاحب تسلیم تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ آپسے ممیرے کا سرمہ سفید منگوایا تھا۔ جسے میں نے چند مریضوں پر آزمایا۔ واقعی فائدہ کثیر پایا۔ جو کچھ آپنے اشتہار میں اسکی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ میں اسکی تصدیق کرتا ہوں۔ واقعی یہ سرمہ نہایت نفع بخش اور بے نظیر ہے۔ مہربانی کر کے ایک تولہ سفید سرمہ اور بھیجکر مشکور فرماویں۔
راقم **محمد امیر علیخاں** ڈاکٹر شفاخانہ محمدی ضلع کیمبل پور ... مورخہ ۲۰- دسمبر ۱۹۱۴ء

(۴) جناب پروفیسر صاحب سلام نیاز۔ گذارش ہے کہ بندہ نے آپسے ممیرے کا سرمہ طلب کیا تھا۔ بندہ نے خود و دیگر احباب کو استعمال کرایا۔ نہایت مفید پایا آنکھ سے پانی جانے۔ جلن خارش۔ دھندلا پن میں نہایت مفید پایا۔ لہذا تکلیف دیتا ہوں۔ کہ ایک تولہ سرمہ مزید بذریعہ ویلیو پے ایبل عنایت فرماویں۔
راقم ڈاکٹر **خیرات علی** انچارج شفاخانہ ... مورخہ ۲۲- دسمبر ۱۹۱۴ء

(۵) جناب پروفیسر تیا سنگھ صاحب۔ بندگی۔ قبل ازیں میں نے ایک سرمہ ممیرے کا منگوایا تھا۔ اسنے اچھا فائدہ دکھایا۔ اسلیئے التماس ہے۔ کہ آپ ایک تولہ سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل جلدی بھیجدیں۔ فقط نیاز

ڈاکٹر مہر چند رام اسسٹنٹ ...

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو ممیرے کے بنک میں اسی مطلب کے لیئے مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۱۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں لالہ منشی رام مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۹ ہاڑ سنہ ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۱ جون سنہ ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدپرچار فنڈ کے متعلق دھن اکٹھا کرنے میں جو کوششیں کہ اسوقت ہو رہی ہیں بہت ہی اطمینان دلانیوالی ہیں سنسکاروں کے موقعہ پر گزشتہ دو مہینوں میں جس اودارتا سے آریہ پُرشوں نے اس فنڈ کے لیئے دان کیا ہے وہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ آریہ پرش اس تحریک کے مدت سے منتظر بیٹھے تھے۔ ایشور کا نیم ہمیں سکھاتا دیتا ہے۔ کہ ہر ایک کام کی کرمشہ پوری ہوتی ہے۔ قطرہ قطرہ جمع ہوتے ہوئے ندیاں بہ نکلتی ہیں۔ لگاتار پانی کی لہریں کچھہ عرصہ کے بعد بڑے بڑے چٹانوں کو نیست و نابود کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سنسکاروں میں دان دیا ہوا دھن گو فرداً فرداً تھوڑا معلوم ہوتا ہے تاہم ایک مارخ کے بعد حساب کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کسقدر سہایتا ویدک دھرم کے پرچار میں ایسے دھن سے ہوئی۔ اور ساتھ ہی اسکے ویدک دھرم کے پرچارکوں کا فرداً فرداً کام تھوڑا پرتیت ہوتا ہے۔ لیکن جب کل کام کا اندازہ لگایا جاوے۔ تو معلوم ہوگا کہ کتنی برائیوں کے دور کرنے میں آریہ سماج کو مشن نے پنجاب دیش میں کامیابی حاصل کی۔ لیکن کیول سنسکاروں کے دان سے اس مہان کاریہ کی کب پورتی ہو سکتی ہے جسکا بیڑا کہ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا نے اٹھایا ہے۔ اس رشتہ میں پنجاب کے آریہ سماجوں کو لاہور آریہ سماج سے سبق حاصل کرنی چاہیئے جسکی انترنگ سبھا نے کہ ایک خاص سب کمیٹی اس فنڈ کے لیئے دھن اکٹھا کرنے کی غرض سے بنائی ہے ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہہ سب کمیٹی بڑی سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اپنے آئندہ سالانہ جلسہ پر لاہور آریہ سماج ایک معقول رقم پرچار فنڈ کے بھینٹ کریگا جب تک باقاعدہ کام نہیں ہوتا تب تک کامیابی ناممکن ہے۔ اسلیئے پنجاب کے ہر ایک آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ اگر اب تک کوئی خاص سب کمیٹی وید پرچار فنڈ کی مدد کے لیئے نیت نہیں کی۔ تو اب سے کام کرنا شروع کر دیویں۔ تاکہ سال آئندہ کی بجٹ میں پرتی ندھی سبھا بہت سے اپدیشک بڑھا سکے اور دوسرے ضروری کام بھی شروع کر سکے۔

انگریزی تہذیب جہاں بہت سی بُری اور بھلی رسمیں ہمارے لیئے پشچم دیش سے لائی۔ وہاں مقابلے کی سپرٹ کا پرویش بھی اُسنے ہمارے دیش میں کرایا۔ ہماری یہہ مراد نہیں ہے۔ کہ مقابلہ بذات خود کوئی بری چیز ہے۔ لیکن جس قسم کا ہے یہ مقابلہ کہ اسوقت ہمارے دیش میں پرچرت ہو رہا ہے۔ اُسکو ہم اپنی بہبودی کے راستہ میں ایک خوفناک اژدہا سمجھتے ہیں۔ جس مقابلے میں کہ راستی کا خون کیا جائے۔ دھرم اور ادھرم کی تمیز اُٹھ جائے۔ اپنی ذاتی شہرت پر قوم کی بہبودی کو قربان کیا جائے۔ اس مقابلے کی نسبت تو نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ لیکن اگر مقابلہ کی غرض بدیوں کا دور کرنا ناپاکی کی جگہہ پاکیزگی پھیلانا ودیا کے پرکاش سے اودیا اندھکار کو دور کرنا ہو۔ تو ایسا مقابلہ منش کی اُنتی کے لیئے نہ صرف موزون بلکہ ضروری ہے۔

ہمیں سماچار پتروں سے یہہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی تھی۔ کہ پنجاب براہمو سماج نے ایک آشرم لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے ودیارتھیوں کے لیئے کھولا ہے جسمیں کہ اخلاقی تعلیم کا خصوصاً ایک پربندھ کیا جائے گا۔ اور ساتھ ہی اسکے جب یہہ ظاہر ہوا کہ لالہ رچی رام ساہنی ایم اے کچھہ عرصہ کے لیئے اس آشرم میں بطور ٹیچر کے نواس کرینگے تو ہمیں آشا ہو گئی کہ ودیارتھیوں کے اخلاق کی حفاظت کا بھی بخوبی پربندھ رہے گا اسمیں شک نہیں کہ جبتک کچھہ عرصہ تک اس آشرم کا پربندھ دیکھہ نہ لیویں تب تک کوئی قطعی رائے اسکے انتظام کی نسبت نہیں دیجا سکتی۔ لیکن جن ہاتھوں میں کہ انتظام دیا گیا ہے۔ اُسکے لحاظ سے اس آشرم کی آئندہ کامیابی کی نسبت کچھہ نہ کچھہ آشا بندھ سکتی ہے۔ ہمیں کیسا تعجب ہوا۔ جبکہ ہم نے سنا کہ ایک دوسرے بورڈنگ کے ممبروں نے صرف مقابلے کے خوف سے بعض ودیارتھیوں کو جو اس آشرم میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ وہاں جانے سے بند کیا۔ اور اس تعجب کے ساتھ ہمیں یہہ سنکر زیادہ رنج ہوا۔ کہ لاہور انارکلی سماج کے چند ممبران

برہموسماج کے لیڈروں اور پرتشٹت ممبروں کو اپنے لکچروں میں بہت ہی بیجا الفاظ سے یاد کیا اسکا سبب غالباً یہہ معلوم ہوتا ہے - کہ برہم سماج کی طرف سے ایک کالج قایم ہونیکی افواہ اُڑ رہی ہے - اور شاید انارکلی سماج کے ممبر جوکہ دیانند کالج کے کارکن بھی ہیں - انہیں کالج سے اپنے کالج کو ہانی پہونچنے کا اندیشہ رکھتے ہیں - لیکن ہمارے خیال میں نہیں آتا کہ جب دونو کالجوں کی غرض واحد ہی ہو گی یعنے تعلیم کا پھیلانا تو پھر آپسمیں مخالفت کی کیا وجہ ہے - اگر مذہبی تعلیم کا خوف ہے تو ہم نہیں سمجھتے - کہ ویدوں کی ورتنک اور آتم اتی درشک تعلیم کے روبرو سے برہم سماج کے بے ترتیب نیم کیا اثر پیدا کرسکیں گے - ہم آپ انارکلی سماج کے بہائیوں کو یقین دلاتے ہیں - کہ اگر وے ویدک دہرم کی پوتر تعلیم کا انتظام اپنے انسٹیٹوشن میں کردیویں - تو برہم سماج کے ایک سے زیادہ کالج بھی اُنکو کچھہ نقصان نہیں پہنچا سکتے - مقابلہ ٹھیک ہی ہے جو سرب سادہارن کو دکھلا دے کہ سچی اُنتی کا ایک ماتر ذریعہ وید ہی ہیں - نہ وہ جو کہ دکھلا دے کہ ہم کہاں تک ایک دوسرے پر ذاتی حملے کرسکتے ہیں -

---

ایک اردو ہمعصر کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں ۵۴ لڑکیوں کی کامیابی کا حال لکھہ کر یوں مُتطرانہ ہے "وہ کیونکر جلد کیسے ترقی ہوئی - وہ دن کب ہونگے جبکہ ہم اپنے ہاتھ سے پکا کر بی بی کو میز پر بھی کھلا ئینگے " ہم نہیں سمجھتے کہ اس قسم کی غلط بیانیوں سے کیا حاصل ہوتا ہے - اگر تعلیم میں کوئی نقص ہے - تو اُسکے لیئے دلایل پیش ہونے چاہیئے - ہم اپنے ہمعصر سے پوچھتے ہیں - کہ اُن قوموں میں جنہیں کہ مستورات کو اعلےٰ درجہ کی تعلیم ملتی ہے - کیا مستورات اپنے گھر بار کا کام چھوڑ بیٹھتی ہیں - اسمیں کوئی شک نہیں کہ موجودہ طریقہ تعلیم میں بہت بڑے نقص ہیں جنکا رفع کرنا کہ محبان قوم کا فرض ہے - ہماری رائے میں بجائے اسکے کہ تعلیم کا مضحکہ اڑایا جائے - اخباروں کے ایڈیٹروں کا فرض ہے - کہ وے طریقہ تعلیم کی درستی کے لیئے پبلک رائے پیدا کریں - ستریوں کی تعلیم اب تک پورے طور پر سررشتہ تعلیم کے ہاتھہ میں نہیں آئی ہے - اس لیئے اسوقت اسکا درست کرنا نہایت ہی آسان ہے - ہم امید رکھتے ہیں - کہ آئندہ کسی پرچہ میں اس سکیم کو پیش کرینگے - جوکہ استریوں کی تعلیم کے لیئے ہماری رائے میں ہونا چاہیئے -

---

ہمارے کلچرڈ بھائی یوں تو ہمیشہ ہی ہمیں بدنام کرنے کے لیئے نئی نئی گھڑنت گھڑتے دن پبلک کے روبرو پیش کیا کرتے ہیں لیکن انکی نئی گھڑنت سب پر سبقت لیگئی ہے - ہمیں اپنے کئی دوستوں سے معلوم ہوا ہے کہ کلچرڈ پارٹی کا اردو آرگن ہماری نسبت اب یہہ ظاہر کر رہا ہے - کہ ہم جن آریہ سماجوں میں پرچار کے لیئے جاتے ہیں انسے اپنا ذاتی سفر خرچ بھی وصول کیا کرتے ہیں - ہم مناسب نہیں سمجھا کرتے کہ دولشیوں کے ایسے ایسے جھوٹھے بہتانوں کا جواب دیں - کیونکہ ہم جانتے ہیں - کہ آریہ پبلک وچارشیل ہے - ہماری نسبت ایسے جھوٹھے بہتانوں کا کبھی بھی وشواس نہیں کریگی - لیکن چونکہ اسبارے میں ہمارے چند دوستوں نے ہمیں مجبور کیا ہے - اسلیئے ہم اسقدر ظاہر کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ جبسے ہمیں پرتی ندہی سبھا کے پردہان ہونیکی عزت بخشی گئی ہے - ہم نے کبھی کسی آریہ سماج یا آریہ پرتی ندہی سبھا سے اپنا ذاتی سفر خرچ نہیں لیا - اور اس سے پیشتر بھی کبھی کسی سماج کے کام کے لیئے جانے پر سفر خرچ کسی دوسرے سے وصول نہیں کیا - اس سے یہہ مراد نہیں ہے - کہ ہم سبھا سے سفر خرچ لینا پاپ سمجھتے ہیں - بلکہ اسلیئے کہ جب خود خرچ کرنے کا مقدور ہے - تو کسی سبھا پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے - بہت سے بھائی ہیں جوکہ اپنے دُنیاوی کاموں کا ہرج کرکے دہرم پرچار کے لیئے باہر جاتے ہیں - اور سفر خرچ برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے بجائے اُنکا شکریہ ادا کرنے کے اُنکو طعنے دینا ایک اخبار نویس کے لیئے اعلےٰ درجہ کا کمینہ پن ہے -

---

ہمعصر انصاف پسند لاہور جاپان میں ویدک دہرم کا پرچار کی ضرورت دیکر ایک مضمون میں اپنی رائے ظاہر کرتا ہے - کہ اسوقت جبکہ جاپان دیش میں مذہبی جستجو ہو رہی ہے - اور اس دیش کا قدیمی مذہب بودھ ہے تو آریہ سماج کو ضرور اپنا مذہبی مشن جاپان میں بھیجنا چاہیئے - ہمارے ہمعصر نے ہمارے اور دیگر آریہ سماجک ہمعصروں کی توجہ اس طرف دلائی ہے - لیکن افسوس کہ ہمارے ہمعصر نے اس مضمون کے لکھتے وقت آریہ سماج

کی موجودہ حالت پر غور نہیں کیا۔ چکاگو کی مذہبی
کانفرنس میں آریہ سماج کا پرتی ندہی بھیجنے کے لیئے
باوجود سخت کوششوں کے جو ناکامیابی ہوئی وہ
کل کی بات ہے۔ ایک پنجاب دیش میں ویدک دھرم
کے پرچار کے لیئے جلسوں پر جلسے ہوتے ہیں لیکن
ہمارے بھائیوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی
بھارت ورش کے ایک ایک کونے میں ویدک دھونی
پہونچانے کے لیئے کسقدر دھن اور محنت کی
ضرورت ہے۔ پھر جو سماج کہ اپنے دیش کا بھی
کام پورا نہیں کر سکتی۔ اس سے دور دیشوں میں
پرچار کی امید رکھنا سخت غلطی ہے۔ قبل اسکے
کہ ہم اپنے دیش سے باہر قدم رکھیں ضروری ہے
کہ اپنے دیش کی دھارمک حالت کو درست کر لیویں۔

پروفیسر میا سنگھ آلو والہ کا سرمہ کا
سرمہ جسقدر مشہور ہوا ہے۔ شاید ہی کوئی چیز ہمارے
صوبہ میں اسقدر مشہور ہوئی ہوگی۔ ہم سے بھی
پروفیسر صاحب نے اپنے سرمہ کی تاثیر کی نسبت
رائے دریافت کی تھی۔ اور ساتھ ہی اس کے
آزمائش کے لیئے کسی قدر سرمہ بھیجا تھا۔ ہمارے
پاس جو سیاہ سرمہ پہونچا۔ اس سے قریباً چھ
اشخاص کو استعمال کے لیئے بانٹا گیا۔ دو کی آنکھوں
میں پانی زیادہ آتا تھا۔ اور بینائی میں کسی قدر
فرق ہو چلا تھا۔ ان دونوں نے بیان کیا۔ کہ
قریباً ایک ماہ کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی
ایک نے کچھ پتہ اب تک نہیں بھیجا۔ دو نے بتلایا
کہ ان کو صحت ہوتی جاتی ہے۔ ایک کو جسکی بینائی
کم تھی۔ پیشتر کی نسبت گھبراہٹ کم تھا لیکن اخیر ماہ
کے عرصہ سے کچھ معلوم نہیں کہ کیا حال ہوا۔ ان
سب واقعات پر ہماری رائے ہے۔ کہ جو سیاہ سرمہ
ہمارے پاس پہونچا گیا۔ وہ سریع التاثیر اور صحت بخش
ثابت ہوتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جسقدر
پبلک نے پروفیسر میا سنگھ صاحب کی قدر دانی
کی ہے۔ اسی قدر پروفیسر صاحب پبلک کے
لیئے عمدہ سرمہ بہم پہونچانے میں کوشش کرتے
رہیں گے۔

سوامی سچدانند بھارتی کی نسبت ہم خبروں
کے ضمیمہ میں مختصر حالات درج کر چکے تھے کہ
مفصل حالات ہمارے پاس مراد آباد سے پہونچے
جنکو ہم بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"۱۰ اپریل ۹۵ء کو سوامی سچدانند بھارتی کا
لکچر انگریزی زبان میں دھرم سبھا مراد آباد کی
جانب سے انسانی فرائض کے مضمون پر تھا۔ اور
۱۱ اپریل تک سوامی جی نے برابر سلسلہ وار اسی
مضمون پر بحث کی۔ آپکے لکچر کی خاص غرض
مسئلہ نیوگ پر زہر اوگلنا اور سوامی دیانند
سرستی کو گالیاں دینی تھیں۔ چنانچہ اس کو
آپنے بہت لیاقت کے ساتھ پورا کیا اور کوئی
دقیقہ ان کو برا کہنے میں اٹھا نہ رکھا مگر جب
پبلک کے سامنے دو باتیں پیش ہوتی ہیں تو کوئی
شخص کسی بات کا طرفدار کیوں نہ ہو لیکن
دوسرے پکش کی سچائی یا بطلان بھی آدمی
کے دل پر اثر کیئے بغیر نہیں رہتا ہے۔ کہاں
سوامی دیانند جی کی پاک اور عیوب سے منزہ
زندگی کہاں سوامی سچدانند کی مثل معمولی درجہ
سے گرے ہوئے آدمی جنکے حالات سے
پانیر اخبار کے کالم کے کالم سیاہ ہو چکے ہیں
جنکا نام پہلے نرنجان سوامی تھا۔ جو اب تک
کی اپنی زندگی میں سینکڑوں کا بھگی لیلا کر کے
پبلک کو دکھلا چکے ہیں۔ اور پھر ایسی حالت
میں انکا سوامی دیانند کے علم اور چالچلن
پر اعتراض کرنا آفتاب کو خاک اوڑا کر
چھپانے کی کوشش کرنا تھا نتیجہ اسکا یہ
نکلا۔ کہ آریہ تو درکنار خود تعلیم یافتہ ہندو
پارٹی نے انکے لکچر میں انٹرسٹ نہیں
لیا۔ اور جلسہ سے اٹھ کر چلدیئے۔ سچدانند
کو ہندو جماعت میں با علم ثابت کرنے کے
لیئے انکی طرف سے انکے مریدوں نے محض ایک
قلیل البضاعت عقیدتکیش مغلوبانہ جوش سے
بے ہوش ہو کر سوامی دیانند جی کے منتویہ
آریہ سماج کے دھرم کو وید دھرم [illegible] کرنیکا
دعوی کرتے ہوئے آریہ سماج کو شاستر کا چیلنج
بھی دیا۔ اگرچہ یہ پوشیدہ نہ تھا۔ کہ بھارتی جی
بجز معمولی انگریزی اور تھوڑی سی بھاشا جاننے
کے سنسکرت لٹریچر سے مس بھی نہیں رکھتے
پھر وہ اور شاستر ارتھ کرنا کیا معنے۔ تاہم آریہ
سماج نے رفع حجت کے لیئے پنڈت دیودت جی
شاستری کو کانپور سے بذریعہ تار کے بلوا اور
سچدانند کو بذریعہ انگریزی چٹھی کے اطلاع دی
کہ آریہ سماج شاستر ارتھ کے لیئے تیار ہے آپ
روز و وقت و نیم شاستر اور ثالث مقرر کر بھیجیں
تاکہ شاستر ارتھ جلد ہو جاوے۔ جواب ملا۔ کہ ہم
شاستر ارتھ ستیارتھ پرکاش کے ستیاستیہ
پر کرینگے۔ اور انکے شرائط یہ ہونگے کہ تین
مدھست (ثالث) مقرر کیئے جاوینگے جو سنسکرت
کے پورے فاضل ہونگے۔ اور بقول ایک
ہندو بزرگ کے جو بھارتی جی کے ایک جلسہ
کے پریسیڈنٹ تھے۔ نہ ہندو ہونگے نہ آریہ
بلکہ جرمنی سے بلائے جاوینگے۔ اور بقول سوامی
سچدانند کے میکس میولر صاحب کو انگلینڈ سے
واسطے مدھست ہونیکے بلا کر مقرر کرنا چاہیئے
اور ہار جیت انہی مدھست کے کہنے پر سمجھی جاویگی

اور جو ہارے گا اُسکو سزا یہہ دیجاویگی کہ اُسکے جسم
پر سیاہ و سفید دہبہ لگائے جاوینگے - اور وہ گدہے
پر دم کی طرف منہ کرکے سوار کرایا جائیگا۔ اور
تمام شہر میں اُسکی تشہیر کرائی جائیگی۔ ناظرین
خیال فرمائیں۔ کہ سوامی برہمانند کی شرائط کو
کب کوئی مہذب سوسائیٹی قبول کر سکتی ہے
کیا یہہ برہمانند کا شاستراتھ کا چیلنج دے کر
شاستراتھ سے جی چورانا نہیں ہے۔ بحث
کی شرط اور میکس میولر انگلینڈ سے واسطے
درست ہونیکے بولانا۔ سوامی برہمانند کے
بے جوڑ لائق طبع کا نتیجہ ہے۔ سوامی صاحب
کو یہہ نہ سوجھا کہ پرانوں کے بقول نو عیسائی
و مسلمان ملیکش ہیں اور آپکے سامنے ویدونکا
منتر پڑھنا اور اُنکو سنانا بڑا پاپ ہے۔ پھر اب
وہ ایک ملیکش کو ہم بحث کیونکر بناتے ہیں
اِس سے ہندو جماعت پرانوں کو جیسا سمجھتی
ہے۔ صاف ظاہر ہوگیا سوامی صاحب نے
جو سزا ہارنے والی پارٹی کے لیئے تجویز کی ہے
وہ بلاشک ہندو جماعت کے علاوہ اور کسی کے
لیئے تو سزا ہوسکتی ہے۔ مگر ہندو دہرم سبہا کے
لیئے یہہ سزا عین قابل فخر ہے۔ اسلیئے کہ گدہا
سیتلا دیوی کی سواری ہے۔ لہذا اگر اُنکے معبود
کی سواری سوار ہونیکے لیئے ملجاوے تو زہے قسمت
خیر اِس سے قطع نظر کرکے میں ابھی توجہ آریہ
سماج کی اُس چھٹی کی جانب مائل کرتا ہوں۔ جو
اُنکی چھٹی کے جواب میں بھیجی گئی تھی۔ آریہ سماج
کی جانب سے لکھا گیا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کو آریہ
سماج سوتہ پرمان نہیں مانتا۔ آریہ سماج کا مذہب
ویدوں پر مبنی ہے۔ اور وہ انہیں کو سوتہ پرمان
مانتا ہے۔ لہذا ایسی حالت میں ستیارتھ پرکاش
کے سنیاسیہ پر بحث کرنا فضول ہے آریہ سماج
اور دھرم سبہا کے درمیان جن امور میں اختلاف
ہے۔ اُنمیں سے کسی ایک پر شاستراتھ ہونا
قرین مصلحت ہوسکتا ہے۔ اسکے علاوہ بحث
کی شرط غیر ممکن ہے۔ اور سزا جو آپنے تجویز
کی ہے۔ وہ اگر مثل آخیر میں تجویز کیجاتی تو
مناسب تھا۔ آجکل تہذیب کے زمانہ میں اِن
وحشیانہ حرکات کو کوئی شائستہ جماعت قبول
نہیں کر سکتی۔ جواب ملا۔ کہ جو شرائط ہم نے
لکھی ہیں۔ اگر آریہ سماج کو شاستراتھ کرنا ہے
تو اُن کو بلا کم و کاست کے مان لینا چاہیئے ورنہ
شاستراتھ نہیں ہوسکتا۔ سوامی برہمانند کی
یہہ وہ چھٹی تھی۔ جو زبان حال سے ہندو مذہب کی
کمزوری دھرم سبہا کا آریہ سماج کے مقابلہ میں
شاستراتھ کے لیئے آنیسے جی چورانا سوامی
برہمانند کی شائستگی اور اُنکا وحشیانہ رواج کو
جائز رکھنا صاف اور کھُلے لفظوں میں بتلاتی تھی
بہرحال شاستراتھ کے لیئے کاروائی جتنی ہوئی
تھی ختم ہوچکی۔ اب میں سوامی برہمانند کے
اُن حالات کو بھی بیان کرنا چاہتا ہوں جو
مرادآباد میں ظاہر ہوئے۔ آپکے ساتھ ایک
نوخیز اور جوان عورت تھی جسکا نام گوپالی
بیان کیا جاتا ہے۔ جسکے لیئے سوامی برہمانند نے
ظاہر کیا تھا۔ کہ اِس عورت کو ایک برہمچاری
ہردوار میں خراب کرنا چاہتا تھا۔ لہذا سوامی
صاحب نے پروپکار کے طریق پر اِس عورت کا
ایمان بچایا اور اب اپنے ہمراہ ساتھ لائے
ہیں۔ کہ عورت کو اُسکے گھر پہونچا دیں۔ یہہ
حال معلوم ہونے پر آریہ سماج کے لائق
وائس پریذیڈنٹ ساہو شیام سندر صاحب
نے کہلا بھیجا۔ کہ وہ اپنی جیب سے اُس عورت
اور ایک آدمی کا صرفہ اُس مقام تک
کا دینگے جہاں کی عورت رہنے والی ہے اور
وہ آدمی ایک ایسا بڈہا آدمی ہوگا۔ جس کے
چال چلن سے مرادآباد کے بیشتر آدمی واقف
ہونگے۔ لہذا سوامی صاحب اُس عورت
کو اگر اُنکے پاس اور کسی غرض سے نہیں ہے
تو اُسکے گھر بھیجدیں۔ سوامی صاحب نے جواب دیا
کہ وہ عورت کو اپنے آدمی کے علاوہ اور کسی
کے ساتھ اُسکے گھر نہ بھیجینگے۔ یہہ واضح رہے
کہ اُنکے ساتھ اُنکے دو چیلے خدمت گذاری کے
لیئے رہتے تھے۔ اِس سوال و جواب سے جو کچھ نتیجہ
نکل سکتا ہے۔ اُسکو میں ناظرین پر چھوڑتا ہوں
کہ وہ خود ہی غور فرمائیں۔ مگر چونکہ پاپ کی
ناؤ ہمیشہ ڈوبتی ہے۔ اسلیئے قبل اسکے کہ سوامی
صاحب یہاں سے جاتے اُس عورت کے دوسرے
خواستگار جنکے پاس عورت ہردوار میں رہتی
تھی۔ اور جہاں سے سوامی صاحب اُس
عورت کو اپنے ساتھ لائے تھے مرادآباد
آ پہونچے۔ اور عورت کو سوامی صاحب سے
طلب کیا۔ اُنہوں نے انکار کیا۔ اِس حجت
میں نوبت لڑائی کی پہونچی۔ اور بالآخر
انجام یہہ ہوا۔ کہ سوامی برہمانند پر اُس دوسرے
شخص نے پولیس میں رپٹ لکھائی۔ کہ وہ عورت
کو بہکا لائے تھے۔ اور جب اُن سے مانگی گئی تو
اُنہوں نے مارپیٹ کیا۔ بعد ازیں دو روز کے
سوامی صاحب نے عورت کو سہارنپور بھیجدیا۔
باوجود اسکے کہ وہ دکھن کی طرف کی رہنے والی
تھی۔ اور دو ایک روز رہنے کے بعد سوامی صاحب
یہہ ظاہر کرکے کہ وہ امرتسر کو جاتے ہیں یہاں
سے چلے گئے۔ مگر مجھکو تحقیق ذریعہ سے معلوم ہوا
ہے۔ کہ وہ حقیقتاً امرتسر نہیں گئے
غالباً سہارنپور ہی پہونچے ہونگے۔ یہہ حالات

ہیں جو دہرم سبھا کے ایک سنیاسی اور مہاتما کے
جنکو دہرم سبھا نے پرم ہنس پرویراجکاچاریہ وغیرہ
لفظوں سے خطاب کیا تھا۔ افسوس کہ دہرم سبھا
کے ہمدرد ہیں تک باوجودیکہ ایسے ایسے جوہر
دکھلائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی دہرم سبھا
کے زنگ آلودہ خیالات کی صیقل نہیں ہوتی
اگرچہ روز بروز گمراہی کے سمندر میں گرتے جاتے
ہیں۔

راقم
ہرچرن سکرٹری آریہ سماج مرادآباد

نظم فیمیل ایجوکیشن

ہائے افسوس بدل کیسے گیا رنگ زمن
نہ وہ گل ہیں نہ عنادل نہ بہار اور چمن
شہر ویراں ہیں عالم و فاضل کی جگہ ہیں جاہل
عندلیبوں کی جگہ باغ میں ہیں زاغ و زغن
یک قلم علم و ہنر ہند سے بھاگے کوسوں
نہ سخن فہم رہے یاں نہ رہے اہل سخن
یہ وہی ملک ہے دنیا میں جو تھا لاثانی
علم و فن دولت و اقبال میں اے اہل زمن
خوشہ چیں اسکی زمیں کے تھے ہر اک اہل علوم
تھا یہ مشہور جہاں فرد ہر صنعت و فن
اتفاق ایسا تھا مشہور جہاں میں ایسا
جسکی تمثیل دیا کرتے تھے ارباب سخن
عورت و مرد تھا ہر ایک یہاں کا خواندہ
مرد با علم اگر تھا تو نہ جاہل تھی زن
گذرا وہ عہد گیا اب وہ زمانہ صاحب
ہند تھا جبکہ ہر اک علم و ہنر کا مخزن
اب اگر ہند کو کہئے تو نہ بیجا نہ ہوگا
کینہ و بغض و حسد جہل و خطا کی معدن
ہند کے علم کا بے نور ہے خورشید شباب
بل بے اس پیری میں کینہ تیرا اے چرخ کہن
تا کجا کھینچوں اس چرخ کہن کا شکوہ
حالت ہند پہ کب تک ہو فغاں آہ و حزن
حق تو یہ بات ہے اے بھائیو کوشش کیجے
سوز بیفائدہ ہے اور ہے بیکار جلن
سوکھتا ہے یہ شجر اب بھی اسے سبز کرو
اور دو تازہ کرو علم و ہنر کا گلشن
فائدے علم کے کس طرح تمہیں سمجھائیں
آہ میں عاری ہے زباں زور قلم تنگ سخن
دین و دنیا کے ہیں سب کام خرد پر موقوف
اور ہوتی ہے خرد علم کے پرتو سے روشن
ہر جگہ مدرسے تعلیم نسا کے کھولو
انہیں سکھلاؤ انہیں علم و ادب صنعت و فن
خوب تعلیم دو عورات کو یک تن ہو کر
کہ وہ ہوں عاقلہ و خوش سیر و نیک چلن
آئے تہذیب انہیں دور جہالت ہو جائے
ہوں مہذب وہ زمانہ میں خجل ہر کا بہن
دل سے سب حمق و جہالت کی ہوا ہی ہٹ جائے
علم کی جلوہ گری آئینہ اگر ہو روشن
چھوٹی سی عمر میں بچے کو پڑھائیں اپنے
نہ کریں انکا تلف ہو جبکہ ہیں بچپن
حق شناسی کا طریقہ انہیں حاصل ہو جائے
ہٹ ہیں بھگوان کے ذکر میں ہی خوب مگن
وہ جو کہتے نہیں انکو پڑھانا اچھا
کیونکہ کم عقل ہیں یہ انکو کہاں فہم سخن
گر نہ ہو بے ادبی انسے یہ ہم پوچھتے ہیں
کہ اے لیفارمر و فیمیل ایجوکیشن
ذہن مقبول جو ہے مرد میں ان بہر علوم
کیا وہ زن میں نہیں کیوں انسے ہے ایسا سو ظن
جائے انصاف ہے کیجے تو ذرا دل میں خیال
مرد با علم کے گھر میں ہو اگر جاہلہ زن
زاغ و طوطی کی مثل ہے یہ جسکے کہ نہیں
قید ہیں ایک قفس میں بصد رنج و محن
بادہ کبر و حسد و بغض نکالو سر سے
کاٹ کر جڑھ سے تعصب کا شجر مثل سمن
صاف دل ہو کے ذرا آپ ہی انصاف کرو
نہ بنو فہم و ذکا عقل و خرد کے دشمن
کب تلک اپنے جہالت کا تسلط ہوگا
تا کجا انکی تہ تیغ جفا ہو گردن
کب تلک خود غرضی مد نظر رکھوگے
کب تلک اپنا نہ بدلوگے پرانا فیشن
کام کیا آئے گا پھر آپ کے انساں ہونا
ہو کے انسان نہ سیکھوگے جو سہلی زنشن
بھائیو بہر خدا دل سے تعصب چھوڑو
ایکدل ہو کے کرو مکتب نسواں تزئین
دیال کی ہے یہ دعا علم و ہنر میں یارب
انڈیا غیرت پیرس ہو تو رشک لندن
دیکھ کر رنگ جو خوبان ولایت کا سفید
اڑیا وہ ملاحت بھرا اپنا جوبن

متفرقات

تفصیل روپیہ چندہ بموقعہ سالانہ آریہ سماج کوٹلہ

منشی عبد اللطیف صاحب وید پرچار فنڈ ۵؍
رائے کوٹ سماج وید پرچار فنڈ مہاودیالیہ یتیم خانہ ۵؍
لالہ خوشی رام صاحب ۲؍ ۔ ۔ ۲؍
لالہ رلیا رام صاحب [illegible] ۔ ۔ [illegible]
گپت دان [illegible] ۔ ۔ [illegible]

مراسلات

سچے آریہ کب چھپتے ہیں

مہاشئی ایڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے
پبلک سے میں معافی مانگتا ہوں۔ کہ مجھے
اس مضمون کے ظاہر کرنے میں بہت ہی
دیر ہو گئی۔ جسکا باعث کئی کارن تھے اور
اب آپ سے آشا ہے۔ کہ آپ اس لکھت کو
اپنے اخبار دوارا پرگٹ کر کے آریہ پرشوں
کے ہردوں میں اتساہ بھر دینگے۔ لالہ کلیان داس
صاحب جو بھوانی میں اسٹیشن ماسٹر ہیں اور
لالہ پریم داس صاحب جو آجکل اس سماج
میں منتری ہیں۔ اور لالہ کانشی رام جی جو
راولپنڈی سماج کے ایک خاص اتساہی
ممبر ہیں حقیقی بھائی ہیں۔ آنکی والدہ کا دیہانت
وزیرآباد میں ۲۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو ۱۱ بجے
رات کے ہوا۔ ایسی حالت میں کہ والدین کا
سر سے گزر جانا کچھہ تھوڑا سا رنج نہیں ہوتا۔ پرنتو
دھرماتما لوگ ایشور کی آگیا جانکر ذرا دل میں
رنج نہیں لاتے۔ اور صاحبان جو پہلے ہی
پکے آریہ اور دڑھ وشواسی ہیں۔ کب اپنے دھرم
پر اپنے ہمت کو ہاتھ سے دیتے ہیں۔ فوراً
لالہ صاحبان نے دو آدمی ایک گجرات اور
گوجرانوالہ روانہ کر دیئے۔ اور خود آپنے
ویدک ریتی سنسکار کا کر دیا۔ صبح ہوتے ہی
سب لوگ جوق در جوق برادری کے آنے
لگے۔ اور لگاتار مخالفت شروع ہو گئی حتیٰ
کہ بارہ بج گئے۔ برادری نے کوئی دقیقہ
مخالفت کا باقی نہ چھوڑا۔ مگر لالہ صاحبان کا
وشواس ہمالہ پربت کی طرح اپنی جگہ سے
ایک قدم نہ سرکا۔ آخر کار ست کی ہی جے
ہوئی۔ اور تمام برادری آریہ بھائی ہمراہ
ہو کر برابر مرگھٹ بھومی تک آئے۔ وہاں
پہونچکر تمام کارروائی ویدک ریتی سے کیگئی
اور اس کارروائی کے دیکھنے کے لیئے ایک
بھاری ہجوم شہر کا ہمراہ تھا۔ اور سب کی
زبان سے اسوقت جبکہ آہوتیاں اگن کنڈ
میں ڈالی جاتی تھیں۔ ویدک دھرم کی فضیلت
ظاہر ہو رہی تھی۔

پیارے ایڈیٹر مخالفت کا بھی عجب سمہ
قابل دید تھا۔ ایک طرف تو والد مخالفت کر رہا
ہے۔ دوسری طرف بیٹا سچا آریہ اپنے دڑھ وشواس
پر قدم جما رہا ہے۔ اسموقعہ پر لالہ موتچند اس
جی ڈاکٹر نے جو اس سماج کے اپ پردھان
ہیں بڑی بھاری ہمت دکھائی۔ گو یہہ انکی
ہمت کچھہ نئی نہیں ہے۔ پہلے سے ہی جب
سے وہ سماج میں داخل ہوئے ہیں برابر چلی
آتی ہے۔ مگر یہہ ایک خاص موقعہ ہے۔ کہ
جبکہ والد دوسرے طرف کھینچ رہا ہو اور
اُسکے سامنے یہہ اپنا قدم جمائے رکھیں۔ ماسٹر
برکت رائے جی کے اتساہ سے تو پہلے ہی
پبلک واقف ہے۔ اسی طرح لالہ پرتیم داس
جی پردھان نے سب سے بڑھکر اپنا سچا آریہ پن
ظاہر فرمایا۔ اور نیز بھائی گوپال سنگھ و
لالہ امریک چند و سوبھا رام و رادھا کشن وغیرہ
نے بھی پوری پوری مدد دی۔ اور سچ
تو یہہ ہے کہ لالہ کلیان داس صاحب کے یہہ
الفاظ۔ اگر برادری میرے دھرم میں رخنہ
اندازی کرے تو کچھہ پرواہ نہیں اجازت ہے
بے شک واپس چلی جاوے۔ میں خود اپنی
والدہ کو کندھے پر رکھہ کر مرگھٹ بھومی تک
لے چلونگا۔ ایک کمزور پرش کے لیئے ایک
بھاری حوصلہ دینے کو کچھہ کم نہ تھے۔ اور
یہہ ایک آزمائشی موقعہ ہوتا ہے۔ کہ انسان
مخالفت برادری سے ڈانواڈول ہو کر آریہ
بھائیوں کی امید پر حوصلہ آتا ہے۔ بعضے
آریہ دل کھولکر مدد دیتے ہیں اور بعضے میدان
خالی چھوڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس حادثہ
پر ایسا ہی ہوا۔ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ کہ لالہ
صاحبان نے دو آدمی گجرات اور گوجرانوالہ
آریہ سماج میں مدد طلب کے لیئے بھیجے تھے
اور علاوہ اسکے ایک ہفتہ پیشتر بھی ان
سماجوں کو جتلایا گیا تھا۔ کہ یہاں ضرور
مخالفت برادری کی ہوگی۔ آپ کرپا کر کے
پوری پوری مدد دیویں۔ اور پنڈت ضرور
بھجوا دیویں۔ مگر گوجرانوالہ سماج کے پنڈت
نے صاف انکار کر دیا۔ کہ میں مرگھٹ سنسکار
کبھی نہیں کرا سکتا۔ مجھہ سے میری برادری مخالفت
کر لیتی ہے۔ میرا بہت نقصان ہوتا ہے۔ حالانکہ
منشی کیول کشن صاحب پردھان آریہ سماج
گوجرانوالہ نے انکو کہلا بھیجا۔ کہ جسقدر تمہارا
نقصان ہوگا ہم بھر دینگے۔ خواہ پانچسو روپیہ
کیوں نہ ہو۔ مگر ایسے پنڈتوں سے جو صرف
ٹکہ اپنا پرم دھرم سمجھے ہوئے ہیں۔ کب امید
ہو سکتی ہے۔ کہ موقعہ پر منہ دکھا دیں۔ آریہ سماجوں کو
ایسے پنڈتوں کے دھوکہ سے ہمیشہ خبردار رہنا
چاہیئے۔ کیونکہ مار آستین ہمیشہ خطرہ جان ہوتا
ہے۔ گجرات سماج سے برابر یہہ سات آدمی
موقعہ پر پیدل ہی چلے آئے۔ جنمیں سے ایک
بھائی نے ہمراہ لالہ کرم چند مودی بی اے
کلاس سے ملکر سب کارروائی سنسکار ودھی کی

مطابق کرا دی - اسلئے ہم انکا تہ دل سے شکریہ
ادا کرتے ہیں -
اپنی حیات میں جو والدہ لالہ صاحبان نے
دان کیا - اسکی تفصیل یہہ ہے - پنڈت فنڈ
وزیر آباد آریہ سماج ۵۰ - کنیا مہا ودیالہ جالندھر
۵۰ - وید پرچار فنڈ ۵۰ یتیم خانہ فیروزپور ۵۰
اور یہہ بھی واضح رہے - کہ لالہ صاحبان
کے گھر میں کسی عورت نے جرنیلی قواعد
یعنی آلاپ سیاپا وغیرہ جو کیا جاتا ہے
نہیں کیا - گو ہندو عورتوں نے سخت مخالفت
کی اور برا بھلا کہا - لیکن آفرین ہے کہ انہوں
نے اپنی ثابت قدمی ہی دکھائی - بیشک آریہ
کٹمب ایسا ہی چاہئیے - قوم کے شوربیر اپنے
کرتب سے ہی دیش کو نمونہ بنکر دکھاتے ہیں
تب دیش کا سدھار ہوتا ہے - کیا آریہ بھائیو
تم ایم - اے - بی - اے اور اعلےٰ عہدہ داروں
سوسائٹی سے یہہ امید کر سکتے ہو - ہرگز نہیں -
یہہ لالہ رلیا رام گوجرخانی کا خاندان ہے کہ
جنہیں بیچ چوتھا مرتبہ سنسکار ہے جو ویدک
ریتی اور پوران ریتی سے ثابت ہوتا ہے - اتنی
بڑی بھاری مخالفت میں یہہ شوربیر ایمان
کو اپنے ہاتھ سے نہیں دیتے - اور برادری اس
شہر کی یہاں تک انصاف سے گری ہوئی ہے
کہ آج جس بات کو اتفاق سے مانا ہے کل
اس سے منحرف ہے - چنانچہ پبلک کو معلوم
ہوگا کہ لالہ رلیا رام چوپڑہ کو کل اہل ہنود شہر نے
اسکے بھائی حقیقی کی وفات پر بوجہ [illegible]
رسومات کے خارج کر دیا تھا - اور یہہ [illegible]
اسکے ساتھ شامل ہوا تھا - اور دو سال برابر خارج
رہے - آج فرزند لالہ نذیر چند کی شادی پر
ایک اہل ہنود کی طرف سے جلسہ عام ہوا جسمیں
پہلے پاس ہوا - کہ لالہ رلیا رام جی شامل کئے
جاویں - اور آئندہ دھرم سمبندھی معاملات
میں ہرگز دست اندازی نہ کیجاوے - اسپر
دو سال برابر عمل رہا - اب اس سنسکار پر پھر
از سر نو ایک تعلیم یافتہ (جو سماج کے ممبر بھی
ہیں) نے ایک تحریر کر کے کہ لالہ رلیا رام و لالہ
صاحبان خارج کئے جاویں سب کے دستخط کرا
لیئے ہیں - صرف برادری کھوکھراں (جسکے
پریزیڈنٹ لالہ فقیر چند صاحب کوہلی جو بڑے
انصاف پسند اور دور اندیش ہیں - اور لالہ
نرسنگداس صاحب [illegible] سکرٹری
ہیں) نے دستخط نہیں کئے - اور نہ ہی قوم اروڑہ
و بھابڑہ نے دستخط کئے ہیں - اور کیونکر جبکہ
صرف تعلیم یافتہ صاحب موصوف اپنا ذاتی
حملہ کرنا چاہتے ہیں - نہ کہ انصاف سے - مگر
آریہ [illegible] اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتے - بلکہ
دن بدن اپنا قدم آگے بڑھانے چلے جاتے
ہیں - پرماتما اپنی کرپا سے ایسے شوربیر سپوتوں
کی ہمت بڑھاوے - اوم شانتی شانتی شانتی

آپکا ہمیشہ
نندلال چوپڑہ سابق منتری آریہ سماج
وزیر آباد

اپیل بغرض امداد بنا بر تکمیل تعمیر مکان آریہ سماج مندر حافظ آباد

صاحبو سب جانتے ہیں کہ سماج ابھی ابتدائی
حالت میں ہونے کے سبب بڑے بڑے شہروں
میں بھی اپنے قیام کے واسطے معقول سامان پیدا
نہیں کر سکتی - جو بہت چھوٹے چھوٹے شہروں
میں اور قصبوں میں ایسی امید کیا جانا بہت مشکل
ہے - اور پھر حافظ آباد جیسے قصبہ میں لحاظ مقامی
حالات کے تو یہہ امید مشکل کیا بلکہ قریباً ناممکن ہے
مگر میں ان احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا
ہوں - کہ جنکے دلوں میں آریہ روشنی نے جو دھرم
سی ہے - اور اس دھرم کے نادے جو ازحد
[illegible] میں آنے لگا ہے - اور اس حالت
میں ہی یہہ مادہ پیدا کر دیا ہے - کہ جہاں سے
گزریں - سب جگہوں کو آپ چشمہ فیض سے سرسبز
اور شاداب کرتے جاویں - اور کل خواب غفلت
میں سوئے ہوئے بھائیوں کو جنکا کبھی کسی نہ
کسی طرح تعلق پڑے - دھرم و پالیسی سے جگا
جاویں - عرصہ قریباً تین سال کا گذرا ہے
کہ یہاں لالہ بھگوتی پرشاد صاحب کا یہہ
تعلق پڑا - یہہ دھرم آتما دیش ہتیشی اپنے [illegible]
کاروبار میں سے وقت بچا کر جا بجا
سماجیں قایم کرتے اور سچے دھرم کے منوہر
اپدیش سناتے ہوئے جیون سپھل کر رہے
ہیں - اور ایسے ہی یہاں بھی کل تکلیف اٹھا کر
ویدک دھرم کا پرچار شروع کیا جسکے لیئے یہاں
سماج قایم ہو گیا - ایشور کی کرپا سے بابو بالک
رام صاحب ٹھیکہ دار اور لالہ ساون مل صاحب
ڈاکٹر نے بھی سماج کے آکر سایہ گستر بنے جس سے
سماج کے بھاگ اُمیدوں سے بڑھکر اودیت
ہوئے - کیونکہ بابو بالک رام صاحب وہ
مہاتما ہیں - جنکو اگر کل سماجوں کے سایہ گستر کہا
جاوے تو بجا ہے - آپنے دیش بھر میں دھرم کی
رکھشا اور روشنی پہیلنے کے وہ وسایل بہم پہونچائے

ہیں۔ کہ بڑے بڑے شور بیر اور راجہ مہاراجہ بھی امید نہیں دلا سکتے۔ آپ ہر وقت سادا جیک ادتی میں ورڑھتائی سے تن من اور دھن کو اپن کر رہے ہیں۔ آپکے کل کاموں کل باتوں اور کل خیالاتوں کا مضمون سادا جیکہ آتی سچے دہرم کی رکھشا اور ودیا پرچار ہے۔ ان تینوں صاحبان نے سماج کے قیام کی ضرورت اور اپنے ہاتھ سے لگائے پودے کے پہلا ایک ہونیکی خواہش کو محسوس کرکے ضروری سمجھا کہ یہاں اپنی یادگار کے طور پر سماج مندر تعمیر کروا دیا خود بڑی عالی حوصلگی سے چندہ میں امداد دی۔ اور اس ضروری کار خیر میں اوید تیز کرکے دوسرے پرشوں سے سہایتا کے لئے اپیلیں گذرانے لگے۔ پرم پتا کی امداد اور کرپا سے مندر بننا شروع ہوا۔ دیگر صاحبان کے علاوہ محکمہ نہر کے ملازمان ٹھیکہ داران سے استقدر سہایتا ملی۔ کہ شکریہ کے واسطے کافی الفاظ نہیں مل سکتے۔ اور یہہ قریبا بالکل بابو ناتھی رام صاحب سب اوورسیر کی اولوالعزمی اور حب الوطنی کا نتیجہ تھا۔ آپنے اس دہرم کارج میں بڑے درجہ کی سہایتا کی۔ اپنی ذات سے کافی سے زیادہ امداد دی۔ اور علاوہ ازیں کل ملازمان اور ٹھیکہ داران کیا بلکہ مزدوروں تک کو بھی اسقدر شوق تک رجوع دلا کر دنیا و عقبیٰ کے ثواب کے مستحق ہوئے۔ کہ تین تین آنہ تک کے روزانہ مزدوروں نے بھی چار چار اور آٹھ آٹھ آنہ تک دان دیا آپکی عنایتوں کے صلے میں مندر کے واسطے دو گھنٹہ میں ہی جو قریب سوا سو روپیہ تک کی امداد ہوئی۔ سماج آپ کا دھنیاد گا رہی ہے اور گاتی رہیگی۔ یدی دیش میں ایسے ہی مہاتما سجن پیدا ہو جاویں۔ تو کسقدر جلد دہرم کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ یہہ سماج مندر قریب سات سو روپیہ تک کی لاگت میں تیار ہوا تھا۔ اور ابھی کوٹھڑیاں وغیرہ نامکمل پڑی ہیں۔ کہ ان اُتساہی دیش ہتیشیوں کو اپنا سایہ اوٹھا لینا پڑا۔ جس سے مکان نامکمل ہی پڑا رہا۔ سماج اب ان مہاتماؤں کی کوشش کے پورا کرنے کی فکر میں تھی۔ کوٹھریاں بنوانے کے واسطے فراہمی چندہ کی تجویزیں ہو رہی تھیں۔ کہ ایک ناگہانی صدمہ نے بہت قدم پیچھے ہٹا دیا۔ مندر کے ہال کی چھت کا ایکدم شہتیر ٹوٹ جانے سے سماج پر سخت آفت ناگہانی برپا ہوتی ہے۔ گرچہ کہ انسان ایسے معاملوں میں بے بس ہے۔ اور اس قسم کی آفت سے مایوس ہو جانا داخل انسانیت نہیں۔ اسلیئے سماج ہمت کر کے مرمت ہال تعمیر کوٹھڑیاں اور ایک اد ہال کے واسطے تیار ہوتی ہے۔ جن پر اخراجات کا تخمینہ سات صد روپیہ ہے۔ اور اس کے واسطے یہہ رقوم ہمدردان و محبان دیش کی خدمت میں قلم تحریر اور زبان اپیل گزار اور سایل کرتا ہے۔ کہ یدی خیر خواہان سماج و ہوا خواہان ہنود تھوڑی تھوڑی امداد فرما دیں۔ تو یہہ فضل کام مکمل ہو کر یہاں سماج کے قیام دوامی کا اعلیٰ ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ زر چندہ موعودہ (جس میں سے بڑی رقم مبلغ ۵۰ روپیہ بابو بانکے رام صاحب کی خیر خواہی کا ثمرہ ہے) یہہ موجودہ سامان عمارت فراہم شدہ مبلغ ایک سو روپیہ سے زیادہ ہے۔ کل سماجیں اور ممبران سماج اور دیگر محبان وطن کو شاید ہی کوئی موقعہ دان کا مل سکتا ہے۔ جس سے ایسی حقیقی نیکی اور سچی نام آوری مقصود ہو سکے۔ کیونکہ اسوقت سماج ایک ناگہانی مصیبت میں مبتلا ہے جسوجہ سے یہہ امداد دان کا اصل مدعا سمجھی جانی چاہیئے۔ دوم اغلب ہے۔ کہ اگر سماج خواہ نخواستہ منظوری اپیل سے محروم ہے۔ تو اِسی برسات کے دنوں باقی رہا سہا مکان بھی گر جاویگا جس سے کہ متذکرہ بالا سچے دیش ہتیشیوں کی جانفشانی پر پانی پھر جاویگا۔ سوئم اِسی مکان میں اینگلو سنسکرت سکول جاری ہے۔ جسوجہ سے یہہ فیض کا چشمہ ایک نقطہ دو کاج کا حکم رکھتا ہے۔ ودیا دان سب سے پرم دان ہے۔ اور اس سے اتر کر ایسے مکانوں میں امداد سے بڑھکر کوئی عمدہ ذریعہ دان کا نہیں۔ امید ہے۔ کہ سب آریہ بھائی دیگر سماجیں اور کل خیر خواہان دیش ہمت دکھلائینگے۔ جس سے کہ یہاں دہرم سوسائیٹی حوصلہ پکڑ کر قیام پذیر ہو۔ اور اپنی اُنتی کے ساتھ ساتھ اپنی باری پر دوسری جگہوں میں ایسے کاموں کی سہایتا کرنے کے واسطے تیار ہو سکے۔ امداد کا روپیہ بنام سکرٹری آریہ سماج پہونچنا چاہیئے۔ کم و بیش جسقدر امداد ہو شکریہ کے ساتھ منظور کیجاویگی۔ اور اس اخبار کے علاوہ سکول کے ودیارتھی۔ کل سماج اور ہوا خواہان سماج و سکول بھی مشکور ہوں گے۔ اور جوں جوں لوگ سچے دہرم کے سایہ تلے آتے جاوینگے ہمیشہ ہی اس اولوالعزمی اور عالی حوصلگی کے ثنا خواں رہینگے۔ اوم شانتی۔ شانتی شانتی۔

آپ صاحبان کا شبھ چنتک
احقر لچھمنداس سکرٹری آریہ سماج
حافظ آباد

آریہ سماج مجہلانوالہ ضلع امرتسر

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ یک ہفتہ گزشتہ
اس سماج کو اپنی ہستی قایم رکھنے کے لئے
مندر کی اشد ضرورت ہے۔ اسلئے قصبہ کے
لوگوں نے اسکی سامگری بہم پہونچانے میں پورا حصہ
دکھایا۔ غرضیکہ یہہ تمام حالات ہمکو ایک بڑی
بھاری امید آئندہ بہتری آریہ دھرم کی دلاتے
ہیں۔ کیونکہ ویدک دھرم کا امرت جل چھوٹے چھوٹے
دیہات میں بھی انکی ترشنا مٹانے کا کام کر رہا ہے
ہمارے پورشارتھی بھائی لالہ رادھاکشن منتری سماج
ہذا و دیگر صاحبان کو ضروریات سے ہے۔ کہ جن
جن صاحبان نے وعدے دئیے ہیں آن سے
وہ اشیاء لیکر جلد مندر بنالیں۔ ایسی جگہ میں مندر
کا بننا بہت بہتر ہوگا۔ تاکہ دیہات گرد و نواح کو بھی
اپدیش سننے کا موقع ملتا رہے۔ پنڈت لابھ مل صاحب
اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے بھی جو آٹھ
روز پیشتر سے پہنچ گئے تھے۔ اس موقعہ پر نہایت عمدہ
اپدیش کیا۔ اور یہہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ اپدیشک
صاحب موصوف دیگر دیہات ضلع امرتسر
میں بھی اپدیش کرینگے۔ لالہ پورن چند صاحب
پٹواری موضع جنڈ ضلع ہذا کی درخواست بھی
چندروز سے یہی تھی۔ کہ کوئی اپدیشک ضلع
امرتسر کے دیہات میں نہیں آتا ہے۔ جس سے بڑا
بھاری ہرج آریہ دھرم کی ترقی میں ہوتا ہے
لالہ صاحب موصوف کے یہہ حروف ہیں۔ کہ یہہ
بہتر نہیں معلوم ہوتا۔ کہ گھر کے آدمی بھوکے
رہیں۔ مراد متعلقہ دیہات کو اپدیش ہوجا
اور ہم لوگ ان آدمی دلشیون تک اپدیش کریں"
واقعی یہہ درخواست لالہ صاحب موصوف کی
نہایت درست ہے۔ اور اب امید کیجاسکتی ہے
کہ اپدیشک صاحب موصوف کچھہ عرصہ کے لئے دورہ
کرکے لالہ صاحب پورن چند کی التجا کو برلائینگے
اور آئندہ کے لئے پردھان صاحب آریہ پرتی
ندہی سبھا پنجاب کوئی مفصل انتظام دربارہ اپدیش
واسطے شہر و دیہات امرتسر کے فرمائینگے۔

آپکا داس
موہن لال شرما

لالہ دیویدیال صاحب

آپ دیانند کالج لاہور میں ہائی سکول کے
ہیڈ ماسٹر اور ایف اے کلاس کے ریاضی کے
پروفیسر ہیں۔ کالج اور سکول دونوں میں انکا بڑا
رعب داب ہے۔ وجہ اسکی یہہ ہے۔ کہ وہ کسی طرح
کی غیر واجب سختی سے طلباء کے ساتھہ پیش آتے
ہیں۔ طلباء کی ہر ایک بات میں نقص نکالتے رہتے ہیں
کوئی ان سے بات پوچھی جاوے۔ تو جھٹ شرمندہ
کر دیتے ہیں۔ اگر انکی کسی بات میں کوئی اعتراض کرے
تو سخت ناراض ہو جاتے ہیں۔ جماعت میں بہت طرح
کی ہنسی تمسخر کرکے طلباء کو شرمندہ کرتے رہتے ہیں۔ طرفہ
یہہ کہ کسی طالب علم کو اسکا نام لیکر نہیں پکارتے بلکہ کہتے
ہیں۔ او عینک۔ او ٹوپی۔ او کالا کوٹ۔ او لمبی پگڑی
او بھائی جی۔ غرضیکہ ایسی ایسی بدتہذیبی پہیلاتے
ہیں۔ کہ پروفیسر کی شان کے لائق نہیں۔ اور یہہ بھی
کسی ضابطہ میں آنکو ایسا اختیار دیا گیا ہے۔
۱۳ جون کو ایک طالب علم کو انہوں نے [illegible]
حل کرنے کیلئے حکم دیا۔ اور اثنائے ثبوت میں انہوں نے
اعتراض کیا۔ کہ یہہ اسطرح پر نہیں۔ طالب علم نے
کہا کہ یہہ اسی طرح پر ہے۔ پروفیسر صاحب سخت خفا
ہوئے۔ اور چہرہ سرخ بناکر بڑے زور سے کہا۔
"Foolish fellow" یعنی بیوقوف۔ بڑا افسوس ہے کہ
کالجوں کے پروفیسر ایسی بدتہذیبی پھیلاتے ہیں۔ اور کالجوں کی طلباء
کے ساتھہ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ کسی معلم یا پروفیسر کو ایسا
اختیار حاصل نہیں۔ پروفیسر صاحب نے شاید کبھی ضابطہ تعلیم کا
مطالعہ نہیں کیا۔ فقط ایک مست بادی۔

بسی

بتاریخ ۹ جون ۹۰۵ء بروز اتوار صبح کو مندر آریہ سماج سے سبھا
بھائی اکبر سنگھ کو بابا اور دیگر گلی کوچوں میں شہر بھجنوں
کی دھنی پہنچاتے ہوئے بڑے اتساہ اور پریم کے ساتھہ
نگر کیرتن کرتے ہوئے پھر الٹے مندر میں آئے۔ جسوقت ہمارے
آریہ بھائی اوم کے جھنڈے کے سایہ میں نکلے تھے تو عجیب
کاسماں تھا۔ لوگ کچھہ سوتے ہوئے کچھہ جاگے۔ اور کچھہ جاگ رہے
تھے۔ آنکھہ کا وقت تھا یعنی انہوں نے کیوں سویا ہوا فولاد
جاگ سے چلا جاتا ہے بھائی "تیری سیلی عمر نہ انکول
رلاتے" روتے ہوئے کو اور بھی کرکے انمول کی اور
رنجی دلا رہے تھے۔ اور صوبیدار سے سچا اپدیش کر رہے
تھے۔ شہر میں تین جگہ ٹھاکر لالہ گیا چند جی نے بڑی لیاقت
اور پوتر اپدیش دیا۔ انکا اپدیش ہمہ اوصاف کی عظمت
اور اسکو پوتر آچار میں ثابت کرنے و وہ شراب خانہ خراب
کی برائیاں اور دشوا گمن آدمی دشٹ کرموں کے
دوش اور اسکے ہیں ہمدی تیاگ کے برتن کرنے بکھے تھا۔
ڈاکٹر شرد ٹاگن استقلال سے سنتے رہے۔ یقیناً عمدہ اثر
ہوا ہوگا۔ پنتیا بت شام کو معمولی سا تہاپ جلسہ میں بھجن
اپدیش اور کیرتن کے بعد پھر ایک مختصر سرمن لالہ گیا چند
جی نے دیا۔ کہ سنسیہ کو درشٹ ہے اس سے دھرم مارگ
میں چلنا لوگیہ ہے۔ زبانی جمع خرچ چھوڑکر اچاروں کی
لیکشا پر کچھہ جیسوں میں لانی چاہئے۔ تاکہ انکا اثر ہمارے
عام بھائیوں پر پڑکر پھل ہو۔ ہم پھیل ہوں۔ برباد

دہاراشو علاقہ نظام

نئے تحفۂ محمدیہ جو ماہانہ رسالہ مطبع انتظامی کانپور سے جاری ہوتا ہے۔ اسکی جلد ۳ نمبر ۱۲ میں خاص بمبئی شہر کے ۱۴ ہندو مسلمان ہونا لکھا ہے اور وہ بھی ابتدائی جنوری سنہ ۰۸ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۰۹ء تک۔ اور ان تیرہ آدمیوں کے نام سابقہ اور حالیہ بھی درج ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہوگی۔ تو بہت دکھ کی بات ہے۔ پورانک مت والے ہندو بھائی ساکنان بمبئی اس طرف توجہ دیں۔ ان پورانک مت والوں نے تو ہمارے دیش کا ستیاناش کر دیا۔ اور ہوتے ہوتے آج بہت سے لوگ دوسرے مذہب میں جا کر پھنس گئے ہیں۔ ہمارے ہندو بھائیوں کو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ تمہارے اپنے دھرم کی نسبت اسقدر بے پروائی اور اصلی ویدک دھرم کی ناواقفیت کا یہ نتیجہ ہے۔ کتنا ہی بڑا خزانہ کیوں نہ ہو مگر جب اسکو چشمہ روانی کا ذریعہ لگ گیا۔ تو ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ خزانہ ویسا ہی بھرا رہیگا بلکہ آہستہ آہستہ کمی ہو کر نتیجہ اسکا خزانہ کا خالی ہونا ہی ہوگا۔ اب پورانک مت والے ہندو بھائیوں سے کسی طرح سے امید بھلائی کی نہیں ہے۔ بلکہ اسی وجہ سے اکثر لوگ عیسائی اور مسلمانی پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اپنے مقدس اور عمدہ ویدک دھرم سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اور پچھتاتے ہیں۔ جیسا کہ گوپال راؤ جوشی نے آریہ سماج بمبئی میں لیکچر دیتے وقت بیان کیا۔ قابل غور ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ "عیسائی لوگوں کے پھندے میں ایسے پھنسے گرفتار رہا۔ جسکا اب مجھے بہت رنج ہوتا ہے۔ اور اب میں عیسائی دھرم سے پریشان ہو کر حسب منشائے سابق اصلی ویدک دھرم کے مطابق سندھیا وغیرہ کرتا ہوں" اے لوگو غور کرو اور ادھر توجہ دو اور پہلے اپنے ویدک دھرم کی واقفیت حاصل کر کے بعدہٗ اگر وہ راستی نہ معلوم ہو۔ تو پھر جو چاہے سو کرو۔ تاکہ بعدہٗ پچھتانا نہ پڑے جیسا کہ گوپال راؤ جوشی کو پچھتانا پڑا ہے۔ ہر آدمی اور ہر دیش کی اُنتی کے لیئے سچے دھرم کی ضرورت ہے۔ وہ سوائے وید مقدس کے ممکن نہیں ہے بمبئی جیسا کہ بڑا شہر ہے۔ اور وہاں ہندو کیا ساہوکار کیا وکیل اور دوسرے بہت کچھ معزز اور مالدار لوگ بستے ہیں۔ وہ لوگ اگر ادھر توجہ دیں تو کیا ممکن ہے۔ کہ ایسے برے الفاظ کہ تیرہ آدمی مسلمان ہو گئے کان میں آ جائیں؟ بالکل نہیں۔

خدا کے فضل سے خاص بمبئی میں آریہ سماج قایم ہے۔ اور اب اسوقت ذرا اُنتی دکھائی معلوم ہوتا ہے۔ جہاں ویدک اپدیش وغیرہ ہوتا ہے۔ اگر ہندو بھائی اس سماج کو اپنی استطاعت کے مطابق مدد دیں۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ گویا اپنے ہندو بھائیوں کو عیسائی یا مسلمان ہونے سے بچانا ہے۔

آپکا سیوک۔ رنگناتھ سیتارام وکیل عدالت
دہاراشو علاقہ نظام

پنڈدادنخاں

عرصہ ۱۲ سال کا گزرا ہوگا۔ کہ ایک عورت بنام لکھمی ساکن پنڈدادنخاں بال بدھوا ہو گئی تھی۔ بعد مرنے پتی کے ایک سال تکلیف مفلسی میں گزار کر دوسرا خاوند بنام گنڈا رام کھتری سر پر رکھ لیا۔ کیونکہ وہ خود کھترانی تھی۔ ۱۱ سال تک گنڈا رام کے ساتھ بڑی خیرخواہی اور نیک چلنی کے ساتھ سلوک رکھا۔ اب عرصہ ۷ یوم کا ہوا۔ کہ دوسرا خاوند بھی سرگباش ہو گیا۔ اور اس شخص سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کی عمر ۹ سال دوسرے کی ۷ سال دونو مدرسہ میں پڑھتے ہیں۔ اب بیچاری از سر نو غریبی سے گزران کرتی ہے۔ جب بندہ نے اس سے دریافت کیا اور شادی کرنے کے واسطے اپدیش دیا۔ تو اسنے منظور کر لیا۔ اور کہا کہ آپکے اختیار ہے۔ اور آپکی مرضی کے مطابق چلونگی۔ دیگر اسنے گھر کا سامان برتن وغیرہ فروخت کر کے اور کچھ روپیہ بندہ سے بھی بطور قرضہ لے کر خاوند کے مرنے پر خرچ کر دیئے۔ آگے بھی اسکے خرچ خوراک کا ذمہ دار ہوں۔ اور جو صاحب اسکے ساتھ شادی کرنا چاہے۔ اپنی سکونت و پیشہ و عمر و نام معرفت سکرٹری سماج کے تحریر کریں۔ پنڈدادنخاں بنام فقیر چند ممبر آریہ سماج عمر مسمات ۲۳ سال تندرست اور نیک چلن ہے۔ از حد حسین ہے۔

راقم
فقیر چند پنڈدادنخاں

ڈاکٹر جنیدا رام کا پتہ

آپکے پچھلے اخبار میں لالہ جنیدا رام کا پتہ دریافت کیا گیا ہے۔ اسکا جواب حسب ذیل عرض ہے چکاگو کی نمائش میں یہاں سے لالہ جنیدا رام اور لالہ سدھو رام دو شخص گئے تھے۔ لالہ سدھو رام واپس آ گیا ہے۔ اور ملتان میں اپیل نویسی کا کام

کرتا ہے - لالہ جیندا رام امریکہ میں ویدک دھرم
کا پرچار اور ہندوستان میں تعلیم نسواں کی
امداد کے واسطے امریکہ میں سوسائٹی بنانے
کا کام کر رہا ہے - علاوہ امریکہ والی ایسی سوسائٹی
کے جسکا وہ بانی ہے - لنڈن کی ایسی سوسائٹی
کا وہ وائس پریذیڈنٹ بھی ہے - اس نے
یہ بھی ایک دفعہ لکھا تھا - کہ فرانس میں جو
نمائش چند سال میں ہونیوالی ہے - وہاں بھی
موجود ہو کر وہ ویدک دھرم کا اپدیش کریگا -
دیکھیے اسکا ارادہ پورا ہوتا ہے یا نہیں -
تین چار روز ہوتے اسکا جو خط آیا ہے
معلوم ہوا کہ وہ شکاگو سے ۲۰۰۰ میل کے فاصلہ
پر ہے - اور انہوں کسی کام کے واسطے شکاگو
میں بھی آیا ہے - اسکا صدر مقام ابھی تک
شہر لاس انجیلاس میں ہے - جو شکاگو سے قریب
۳ ہزار میل کے فاصلہ بر جانب جنوب ملک
کیلیفورنیا میں واقعہ ہے - پتہ یہ ہے -

Dr. Jinda Ram
Vedic missionery
1532 Rock wood
Las Angelas U.S.A.

ڈاکٹر جیندا رام ویدک مشنری ۱۵۳۲
راک ووڈ شہر لاس انجیلاس -

راقم
گنگا رام منتری آریہ سماج مظفر گڈھ

لوکل

۱۶ - جون کی بدھ صبح کو لالہ دولت رام ممبر
آریہ سماج ہذا کے دادا کے دیہانت ہو گئی
خبر آریہ سماج میں پہنچی - یہاں ہو قریباً
ہر ممبر جینٹ سری پت آسی تت بکوی پر
سوار ہو کر آنا فاناً میں علاوالپور جا پہنچے
گو مخالفت کسی قدر زیادہ تھی مگر لالہ دولت رام
جی اپنے دھرم پر ڈٹے رہے - اور کسی کی مخالفت
کی پرواہ نہ کر کے مرتک سنسکار ویدک ریت
کر دیا - قصبہ علاوالپور میں یہ مرتک سنسکار
ویدک ریت پہلی دفعہ ہی ہوا ہے - تیسرے
پہر سب آریہ بھائی واپس آ گئے -
شام کو سماج مندر کے ساتھ ایک جلسہ میں
ہون اور پرارتھنا کے بعد بالمکٹی رام جی
نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - آریہ کنیا
پاٹھشالا کی کنیاؤں نے ایک تیسرا بال سماج
کھولا ہے - جسکا جلسہ پاٹھشالا کے مکان
پر ہوا کرے گا - باقاعدہ ادھکاری عہدہ دار
کی قائم ہیں -
یہاں پر ایک تصویر فروش نے فحش
تصاویر بازار میں دیواروں میں لگا کر بیچنی
شروع کیں تھی - عدالت سے مواخذہ ہو کر
فروشندہ پر دس روپیہ جرمانہ ہوا -
ایک بھابڑہ ایک کمہاری عورت پکڑ لے گیا
خاوند رو رہا ہے - دیکھیں نتیجہ کیا برآمد
ہوتا ہے - کیا خوب سوشیلتا اور چال چلن
دیتے ہو
جھنیالہ کا ایک مسافر سٹیشن جالندھر پر ریل
میں سوار ہونے کو گیا - وہاں پر ایک مسافر
کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ کر ٹکٹ لینے گیا -
سپرد دار فوراً اسباب لیکر رفو چکر ہوا - مسافر
نے پولیس میں رپورٹ لکھوا کر روانہ ہوا - پیچھے
سے خاکروب سٹیشن نے اس بدمعاش کا سراغ
لگا کر مال پکڑا - اور حوالہ پولیس کیا - عدالت
مجرم کو دو سال قید کی سزا ہوئی - ۱۹ - جون کو

دو بروں کی ضرورت

ایک لڑکی ازقوم کپور کھتری عمر ۱۲ سالہ ہے - اسکے
واسطے ۲½ گھر کھتریوں میں سے بر کی ضرورت
ہے - درخواست کنندگان اپنی لیاقت حالات
گذارہ و صحت بدنی کے مفصل حالات ہمراہ
درخواست لکھیں -
دوسری لڑکی عمر ۱۳ سالہ ازقوم چوپڑہ ہے لیکن
وہ گونگی اور بہری ہے - خانگی کاروبار میں ہوشیار
ہے - درخواستیں اہالیان پنجاب کے باشندہ ہی کر سکتے
ہیں - اور نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہئیں -

المشتہر
رام رکھا مل [illegible] کراچی سندھ

بر کے لئے بلا توقف ضرورت

ایک انٹرنس پاس شدہ ملازم سرکاری تنخواہ
لعہ ماہوار قوم کھتری ذات واہی عمر
۲۴ سال لڑکے کے لئے ایک کھتری کنیا کی
ضرورت ہے - درخواستیں بنام ست - رج
معرفت لالہ رام چند کلرک محکمہ جنگلات بمقام
کوئٹہ آنی چاہئیں -

ساماجک خبریں

راولپنڈی آریہ سماج میں ۹ جون کے سپتاہک جلسہ میں
کسنت شیو شرما جی - پنڈت آریہ منی جی نے ایک
ویاکھیان دیا - چودھری کاہن لال ساکن ہوشیارپور سماج
مذکور نے مبلغ ۵ روپیہ سنسکرت کی امداد میں دیے - ۱۲ جولائی
کو پنڈت آریہ منی جی کلکتہ تک شکشا کی سماج کھولنے بر گئے ہیں

سری گوبندپور آریہ سماج کا تیسرا سالانہ

جلسہ ۱۹ و ۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے - اوپدیشک (؟) سجن پرش اپنے درشنوں سے سماج کو سوشوبھت کریں - نگرکیرتن ۱۸ - اکتوبر کو ۲ بجے شام کے ہوگا -

مہاشہ منوہر لال سیکرٹری محلہ لوالہ علاقہ امرتسر کے جلسہ میں ایک ہفتہ اول شامل ہو کر تین چار یوم تک وہاں رہے - اور گرد و نواح کے دیہات میں اوپدیش کرتے رہے -

بھینی ریلوے ضلع لودھیانہ میں ماہ فروری میں سردار لبھا سنگھ نمبردار کے بیٹے کا نام کرن سنسکار ویدک ہوا تھا - اُن دنوں سماج قایم ہونے والا تھا مگر پنڈت رام جی کی تشریف آوری پر ملتوی رکھا گیا تھا - اب ۹ - جون کو وہاں پر نیا سماج قایم ہو کر ذیل کے ادھکاری منتخب ہوئے - سردار ہری سنگھ زمیندار پریسیڈنٹ - لالہ لوک چند سکرٹری - پنڈت جانکی پرشاد اسسٹنٹ سکرٹری - سردار لبھا سنگھ نمبردار خزانچی اسوقت ۱۰ ممبر درج رجسٹر ہیں - لالہ ماکم رائے ممبر سماج نے گرہ شدھی کا ہون کرایا - اور ایک روپیہ پنڈت کو دکشنا دی -

لودھیانہ ۹ - جون کے ساپتاہک جلسہ آریہ سماج میں پنڈت بہاری لال جی نے اوپاسنا کے بعد جنا نیپالہ (؟) سکول کے ودیارتھیوں سے سندھیا بھی اور اوپاسنا کی سلوک (؟) منو سمرتی سے کتھا کی -

خانکی آریہ سماج کی طرف سے لالہ بھوانی داس (؟) برائے ہوم مقرر ہوئے - ۹ - جون کے ساپتاہک جلسہ میں پنڈت جی نے اوپاسنا کرائی - اور آٹا فنڈ کھولا گیا جسکا افتتاح (؟) نگر بھائی نے وید پرچار فنڈ میں ۱ روپیہ منظور کی - لالہ نتھو رام نے اپنے بھائی کے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں ۸ روپیہ اور لالہ رام کرشن کنگرمی (؟) نے اپنے بھائی کے پاس ہونے کی خوشی میں ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیئے -

دھیانگر میں لالہ جیشی رام اور لالہ ادھو رام سبھاسد آریہ سماج خانکی کی حقیقی بہن کا بیاہ سنسکار ۲۹ بیساکھ کو ویدک ہوا - گو ان کا نہایت حقیقی بھائی سخت مخالف تھا - بلکہ بیاہ میں بھی شامل نہ ہوا مگر آپ نے مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کرکے اپنے دھرم پر درڑھ رہے - برات گجرات سے آئی تھی - دولہا بھی آریہ خیالات کا تھا - برادر بدھو کی عمر بھی پوران ویدک تھی - کنیا کی طرف سے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ ۵ روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندھر اور ایک روپیہ لوکل سماج کو کل پانچ روپیہ دان ملے - لڑکی کی طرف سے جو دان ہوا - اُسکی تفصیل منتری آریہ سماج گجرات مشتہر کرینگے سنسکار کرتا لالہ گنیش رام جیتان (؟) آریہ سماج بیان پچھ (؟) تھے -

بنگہ ضلع جالندھر ۱۳ - جون کو لالہ شنداس کے بیٹے کا نام کرن سنسکار ویدکت ہوا - ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا - ۱۴ - جون کو لالہ رودا (؟) مل کے گھر میں گرہ شدھی کا ہون ہوا ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا - اور نیز اُسی روز یہاں پر پنڈت آتما رام کی کوششوں سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا - ۱۳ ممبر اور ۹ سہایک درج رجسٹر ہوئے - ماسٹر جیون سنگھ جی کو سماج کے صرف سہایک ہی ہیں مگر بڑے اُتساہی ہیں - چنانچہ سماج کے ساپتاہک جلسہ میں جو ہر اتوار کو ہوا کرے گا ستیارتھ پرکاش سے کتھا کرنے کا بوجھ اپنے ذمہ لیا ہے -

اوپدیش کا ایک عمدہ ذریعہ

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ شہنشاہ روم نے ہندوستان سے ایک معقول تعداد کثیر ہندو (؟) کی طلب کی ہے - جو فی کس تیس روپیہ ماہوار

تنخواہ اور دس سال کے بعد پنشن دینے کے لئے لکھتے ہیں - ہمارے آریہ بھائیوں کو چاہیے کہ وہاں کی ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس ذریعہ سے آسانی اوپدیش کر سکینگے - درخواست کسی ہسپتال کے سول سرجن کے پاس کریں -

ضرور سوجت کریں

جس سجن کو شریمان پنڈت گنیش رام چندر (جو کہ سابقہ مہاراجہ صاحب شاہپورہ کی طرف سے آریہ اوپدیشک تھے -) پتہ معلوم ہو وہ کرپا کر کے ہمکو سوجت کریں -

المشتہر

مینجر دھرم پرچارک جالندھر

التماس ضروری

مینجر نہایت مشکور ہے - اپنے اُن عنایت فرماؤنکا جو ہماری التماس کو پڑھکر چندہ اخبار سے مطبع کی معاونت فرماتے ہیں - اور نیز ساتھ ہم اپنے اُن خوش معاملہ خریداران کی خدمت میں بھی التماس کرتے ہیں - مینجر ہمیں کامل بھروسہ ہے - کہ اس التماس کو دیکھتے ہی چندہ اخبار بھیجکر مینجر کو مشکور و ممنون فرمائینگے - مینجر

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"الشوریہ نیم کاپالن" "ہم سب آپسمیں ست بہاؤسے برتیں" "الشوریہ نیم کاپالن"

सत्य धर्म प्रचारक

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۷ — نمبر ۱۲

جالندھر شہر — بروز جمعہ

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

واسطے تپ تلی اور ہر قسم کی باری کی بخار کو مفید ہے
کیسی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے
فائدہ ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز
برابر استعمال رکھنے سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور
باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز
کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت
بڑی شیشی ۱۶ خوراک ۱؎ چھوٹی شیشی ۸ خوراک آدھ آنہ (لوٹ۔ تاپ تلی کے لیئے
بڑی شیشیاں منگوانی چاہیئے۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

दमा यानी सांस की दवा

دمہ خواہ کتنی ہی روز سے اٹھتا ہو۔ دوا ایک
خوراک سے فوراً دب جاتا ہے۔ اگر زیادہ پرانا
ہو۔ تو تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے
جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور نیز پرانے دمہ
والے کو برابر استعمال رکھنے سے بہت ہی فائدہ
بخشتا ہے۔ فی شیشی ۸؎ علاوہ محصولڈاک
وغیرہ

المشتہر ڈاکٹر برمن دھلی

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب
ہے۔ کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے استاد کی
حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت فی جلد صرف ۸
محصولڈاک۔ دس یا دس زیادہ خریدار کو
کمیشن بھی دیا جاوے گا۔ ذیل کے پتہ سے
ملسکتی ہے۔ المشتہر بدری کرشن خزانچی میڈیکل کمپنی دہلی

اشتہار

آریہ سماج دہلی کو ایک یوگیہ پنڈت کی ضرورت
ہے۔ سنسکرت میں عمدہ لیاقت رکھتا ہو جو امی
کرت وید بہاشیہ سے اچھی طرح سے ویاکھیا
کرسکتا ہو۔ اسٹ ادھیائے مہا بھاشیہ
بخوبی جانتا ہو۔ کھٹ شاستر ادک سے
بھی واقفیت رکھتا ہو۔ ویاکھیان شکتی
اور طرز بیان بہت عمدہ اور دلکش ہو۔
شدھ آچار اور ویدک سدھانت کا ماننے والا ہو۔
تنخواہ حسب لیاقت ۵۰ سے ۵۰ تک دیجائیگی۔
درخواست بہ پتہ ذیل۔ المشتہر منتری آریہ سماج دہلی

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۱۶ - ہاڑ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۸ - جون ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

وید پرچار فنڈ کا سکیم

اور

اسکی تکمیل کے لیئے اپیل

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

تحریری پرچار

لیکن زبانی اپدیش صرف طبیعتوں کو محرک کرنے کا ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ اور جو اثر کہ پرچارک گن اپنی موثر تلقینوں اور اپنے ذاتی اچرن سے پیدا کرتے ہیں۔ انکی ستھتی کے لیئے ضروری ہے۔ کہ سننے والے بار بار انکی کہی ہوئی سچائیوں پر غور کریں۔ مہرشی دیانند کی دگوِجے شکتی باوجود بجلی کی طرح کام کرنے کے بھی کوئی مستقل نتیجہ پیدا نہ کرتی۔ اگر انکے بنائے ہوئے گرنتھ چھپا کر شایع نہ کیئے جاتے۔ مسیحی مت نے جسقدر زیادہ ترقی کی ہے۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ علاوہ بائیبل کا ترجمہ ہر ایک جانی ہوئی زبان میں ہونے کے بیشمار مذہبی ٹریکٹ چھپوا کر مسیحی مشن کی طرف سے سرو سادھارن کے ہاتھوں میں دیئے جاتے ہیں۔ سماچار پتروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مذہبی کتاب کا ترجمہ ۳۲۰ زبانوں میں ہو چکا ہے جنمیں سے بعض زبانوں میں تو اسکی اشاعت کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ تک پہنچ چکی ہے۔ کسی ریلوے لائین پر سفر کرتے چلے جایئے کسی گلی کوچہ میں سیر کرنے کا شوق کیجیئے۔ آپکو مسیحی سیوک چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ تقسیم کرتا ہوا ملیگا۔ ان ٹریکٹوں کو اگر غور کی نظر سے پڑھیئے۔ تو انمیں کفر دریگیاں اور غلط بیان ویدک دھرم کی توہین میں آپکو ملینگے۔ لیکن پھر بھی وے اپنا بد اثر پیدا کر ہی جاتے ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ زہر اپنا اثر ضرور کریگی اگر اسکے روکنے کے سامان موجود نہ ہوں۔ اسیطرح جب تک آریہ سماج کی طرف سے (جو کہ ویدک دھرم کا محافظ ہے) ان زہریلے رسالوں کے جواب میں ویدک دھرم کی برکتیں جتلانے والے اور عیسائی مذہب کی بیہودگیوں کا پردہ فاش کرنے والے ٹریکٹ نہیں نکالے جاتے۔ تب تک جہاں ایک طرف زہر اپنا اثر جماتی جائیگی۔ وہاں دوسری طرف امرت پان سے لاکھوں گمراہ جاتی محروم رہینگی۔ اپدیشک آدمی طیار کرا کر جاری کرانا آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے پہلے اودیش کا ضمیمہ قرار دیا ہے۔ قبل اسکے کہ یہ بتلایا جاوے۔ کہ کن کن طریقوں پر اس اودیش کو پورن کرنے کا ودھان ہے۔ یہ جتلانا ضروری ہے۔ کہ کس قدر خرچ کرنا اس کام کے لیئے کم از کم ضروری ہے۔

پرتھم اودیش

اپدیشک [illegible] کرانا اور اپدیشک آدمی طیار کرا کر جاری کرنا

زبانی اپدیش کے لیئے پرچارک ضروری ہیں اور انکی تعداد بلحاظ ضرورت ہونی چاہیئے۔ پنجاب دیش میں کل ۳۲ اضلاع ہیں۔ انمیں سے اگر چھوٹے بڑے اضلاع کی کمی بیشی کو مدنظر رکھا جاوے۔ تو انکے لیئے کم از کم ۲۵ اپدیشک ایسے ضروری ہیں۔ جو ہر وقت بھرمن کرنے کے کام میں مصروف ہوں۔ سندھ کے لیئے جسمیں کہ سکھر بھی شامل ہوگا ۳ اپدیشک اور بلوچستان کے لیئے ۲۔ کل ملا کر ۳۰ اپدیشک ایسے ہونے چاہیئے جو کہ ہمیشہ بھرمن کرتے ہوئے پرچار کرتے رہیں۔

ان تیس اپدیشکوں کے علاوہ دس اپدیشک اول درجہ کے ایسے ضروری ہونگے۔ جو علاوہ سنسکرت اور انگریزی کی اعلیٰ ودیا رکھنے اور شدھ آچاری ہونیکے خاص خاص مضامین میں خاص مہارت رکھنے والے ہوں۔ [illegible] پن کے مقابلے کے لیئے ایک اعلیٰ درجے کے انگریزی میگزین کی ضرورت ہوگی۔ جسکو چلانے والا بڑا لائق پنڈت ہونا چاہیئے۔ پر انیک مسیحی۔ محمدی۔ بودھ۔ جین پارسی آدی متوں کی اصلیت جانے بنا ان متوں کے اصولوں کا ویدک دھرم کے اصولوں سے مقابلہ کرنا کٹھن ہے۔ ایسے اپدیشک بھی موجود ہونے چاہیئے۔ جو کہ اپنا سمے ان متوں کی اصلیت معلوم کر کے ظاہر کرنے میں لگا دیں۔ اپدیشک طیار کرنے کے لیئے اعلیٰ درجہ کی سنسکرت تعلیم دینے والے پنڈت

بھی اوپدیشک ہونگے۔

ستریوں کی جہالت بھارت ورش کی اُنتی میں جیسی سخت رکاوٹ پیدا کر رہی ہے۔ وہ کسی وچارشیل دیش بھگت سے بھی چھپی ہوئی نہیں ہے۔ سچ ہے کہ مرد اوپدیشک استری پُرش دونوں کی مشترکہ جماعتوں کو اوپدیش دیتے ہیں۔ لیکن جہاں پُرشوں کو اُٹھتے ہوئے سنشیوں کا نورت کرنا آسان ہے وہاں استریوں کے شکوک اُنکے دلوں ہی میں پیدا ہو کر وہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لیئے کم از کم پانچ استری اوپدیشکا ضروری ہیں جو کہ کیول استریوں کے مجمعوں میں اوپدیش دیکر اُنکے شکوک کو بھی رفع کر سکیں۔ اگر پُرش اوپدیشکوں کے اوپدیشوں سے بہت کچھ لابھ اُٹھانے کا موقعہ ہماری استریوں کو نہ ہوتا تو شاید پُرش اوپدیشکوں کی نسبت بھی اوپدیشکاؤں کی تعداد بڑھانی پڑتی لیکن بلحاظ رہے کہ اوپدیشک بھی اُنہیں لابھ پہونچا سکتے ہیں۔ پانچ اوپدیشکا کافی سمجھی گئی ہیں۔ پس اوپدیشک اور اوپدیشکاؤں کی تعداد اور تنخواہ ہم حسب ذیل تجویز کرتے ہیں۔

اوپدیشک درجہ اول معہ تفصیل تنخواہ

(۱) اوپدیشک [illegible] ماہوار سے [illegible] ماہوار تک
(۲) ″ [illegible] ″ [illegible]
(۳) ″ [illegible] ″ [illegible]
(۴) ″ [illegible] ″ [illegible]
(۵) ″ [illegible] ″ [illegible]
(۵ — ۱۰) تنخواہ فی اوپدیشک [illegible] سے [illegible] تک
میزان تنخواہ ماہوار کل دس اوپدیشکوں معہ [illegible] سے [illegible] ہزار

اوپدیشک درجہ دوم

تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار تک ۱۰ اوپدیشک کل [illegible]
″ [illegible] ″ ۱۰ ″ [illegible]
″ [illegible] ″ ۱۰ ″ [illegible]
میزان [illegible] روپیہ ماہوار

اوپدیشکا

تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار تک ۲ اوپدیشکا کل [illegible] روپیہ
″ [illegible] ″ ۳ ″ [illegible]
میزان [illegible]

سفر خرچ درجہ اول کل اوپدیشکوں کے [illegible] ماہوار
″ ″ ۵ اوپدیشکاؤں کے [illegible] ماہوار
میزان کل [illegible] + [illegible] + [illegible] + [illegible] = [illegible] یعنی [illegible] ہزار

اس حساب سے ایکسال میں کل ۲۷۰۰ × ۱۲ = ۳۲۴۰۰ ہوگا۔

اول درجہ کے دس اوپدیشکوں میں سے ہیڈ اوپدیشک تو چھپائی کے محکمہ کا افسر ہوگا۔ وہی ایک ویدک میگزین کا سمپادک ہوگا جسمیں انگریزی اور سنسکرت زبان کے اعلیٰ مضامین شائع کرینگے۔ علاوہ اس کام کے پراچین آرش گرنتھوں کی پڑتال اور چھپائی وغیرہ میں بھی حصہ لے گا۔ باقی ۹ میں سے دو پورانک۔ بودھ اور جین متوں کی پڑتال میں لگینگے۔ دو عیسائی اور محمدی مذاہب کی اصل کتابوں کا مطالعہ کرکے اُنکی اصلیت کھولنے کا کام کرینگے دو نانک اور دیگر نئے پنتھی فرقوں کی پڑتال کرینگے۔ ایک پارسی مذہب کو اپنا خاص مطالعہ بنا دیگا۔ اور دو اعلیٰ درجہ کے سنسکرت کے ادھیاپک ہونگے۔ جو اپنے کام کے ساتھ ہی ویدک گرنتھوں کے ترجموں وغیرہ کا بھی کام کرینگے۔

انہیں دس اوپدیشکوں کو حسب ضرورت بڑے بڑے شاستراتھوں کے لیئے بھی بھیجا جایا کریگا۔ اور وہ خاص موقعوں پر بھی اوپدیش کرنے کے لیئے جانا اُنکا ہی فرض ہوگا۔

نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اوپدیشکاؤں کا سفر خرچ بلحاظ اُنکی تعداد کے زیادہ رکھا گیا ہے۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ استری اوپدیشکاؤں کے لیئے خاص سواریوں کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ اور بعض حالتوں میں شاید ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لیئے اُنکے ساتھ کوئی آدمی بھیجنے کی ضرورت ہوگی۔ ہمارے دیش کی ستریوں میں جو مشہور دان دینے کی شردھا ہے اُسکے لحاظ سے امید کیجا سکتی ہے کہ شاید اوپدیشکاؤں کا سفر خرچ ہر جگہ کی ستریاں ہی دیدیا کرینگی۔ لیکن کام کو بھی اتفاق پر چھوڑنا دانائی کا کام نہیں ہے۔

اوپدیشکوں کی تنخواہوں کا زیادہ سے زیادہ جہاں تک ہو سکتی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے ممکن ہے کہ اسمیں کسی قدر کفایت ہوا کرے اور اگر کچھ پرشٹھت اوپدیشک ایسے ملجاویں جو کہ بلا تنخواہ کے پرچار کا کام کرنا سویکار کریں تو اور بھی زیادہ بچت ہونیکا امکان ہو سکتا ہے۔

یہہ بات ظاہر کیجا چکی ہے۔ کہ زبانی پرچار سے پورا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اُنکی پورتی کے لیئے اس قسم کے رسالہ جات موجود نہ ہوں جنہیں پڑھکر دھرم کے جگیاسو اپنا نشچے درڑھ کر سکیں۔ لیکن جب اسکے ساتھ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ویدک دھرم سے پراچین

سے پراچین مت کے پیشتر بھی موجود نہ تھا - اور اسکی بنیاد اعلیٰ درجہ کی دارشنک اور ودیا پر رکھی گئی تھی - تو یقین ہو جاتا ہے - کہ جب تک پراچین شاستروں میں اندولن نہیں کیا جاتا - اور درشن تھا اوپنشد آدی گرنتھوں کا ٹھیک بھاؤ سرل بھاشا میں سرو سادارن تک نہیں پہنچایا جاتا - تب تک آریہ سماج اپنے فرایض ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا - جس مت کی بنیاد کیول آیات کہانیوں کی کتاب پر ہو - اسکے پرچارک صرف اس کتاب کو بغل میں دبا کر اپنا کام سدھ کر سکتے ہیں - لیکن دھرم کا گرہن کرنا ایسا سہل نہیں - اور نہ اسکا پالن کرنا ایسا آسان ہے نہیں - جیسا کہ سادارن شخص نے خیال کر رکھا ہے - اسلئے ضروری سمجھا گیا ہے - کہ تحریری پرچار کو ذیل کے چند حصوں میں تقسیم کیا جاوے -

(۱) پراچین آرش گرنتھوں کو تلاش کر کے چھپوانا - اور انکے سرل (انوواد ترجمے) دیش کی مروج بھاشاؤں میں شایع کرنا -

(۲) ویدک اصولوں کے پھیلانے اور بہت شاستروں کی پھیلائی ہوئی اودیا کو دور کرنے کی غرض سے چھوٹے چھوٹے رسالے دیش کی مروج بھاشاؤں میں چھپوا کر شایع کرنا -

(۳) ویدک دھرم کے اعلیٰ اصولوں کی برتری جتلانے کے لیئے ایک ویدک میگزین انگریزی اور سنسکرت بھاشا میں شایع کرنا -

(۴) آریہ پرتی ندھی سبھا کے کام کو شایع کرنے اور دھرم کو پھیلانے کی غرض سے ایک دیوناگری بھاشا کا اخبار جاری کرنا -

ان سب کاموں کے لیئے بڑے دھن کی ضرورت ہے - لیکن اگر آرنبھ میں چھپائی کا کام اور دیگر اصحاب سے کرایا جاوے اور رفتہ رفتہ اپنا پریس بنایا جاوے - تو ایک ہزار روپیہ سالانہ میں یہہ سب کام چل سکتے ہیں - ویدک میگزین اور دیوناگری کا اخبار تو اپنا خرچ آپ چلا سکیں گے - کیونکہ سبھا کے پاس ودوان موجود ہونگے - جن سے کہ ایڈیٹری وغیرہ کا کام لیا جا سکیگا - پستکوں کی اشاعت میں آریہ سماج بہت کچھ مدد دے سکتے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں اکثر ایسی جیون کی نقلیں موجود ہیں - جنہوں نے چھپائی کا کام شروع ہونے پر ہر ایک کتاب کی خاص تعداد کا مستقل خریدار بننا سویکار کر لیا ہے -

پس کل حالات پر غور کرنے سے یقین ہوتا ہے - کہ ایک ہزار روپیہ سالانہ میں تحریری پرچار کا کام بخوبی چل سکیگا -

تحریری پرچار کی ضرورت جتلانے کی ہمیں کچھ زیادہ ضرورت نہیں ہے - جبکہ گو کی مذہبی کانفرنس میں تقسیم کے لیئے جو کتابیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھیجی تھیں یہہ انہیں کی بدولت ہے - کہ ہمارے مظفر گڈھ کے بھائی جیندا رام جی آریکین پیاپک کو ویدک دھرم کی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں - ہردوار کے گزشتہ کمبھ کے میلہ پر دھارمک رسالوں کی کمی بڑے زور سے محسوس ہوتی تھی - اگر اس میلہ میں ایک لاکھ ٹریکٹ تقسیم ہو جاتے - تو ہماری پرچار کے دس گنے عمدہ نتایج پیدا ہوتے -

گزشتہ دو سالوں میں کوروکشیتر وغیرہ کے میلوں پر کسی قدر رسالہ جات کی تقسیم کرنے کا اثر ان بہدر پرشوں کو نہیں بھولا ہوگا - جو کہ ان استھانوں میں آریہ پرچارک منڈلیوں کے ساتھہ شامل تھے -

دوسرا الوویش

اوپدیشکوں اور اوپدیشکاؤں کا تیار کرنا

اوپدیشکوں کی تعداد بڑھانے اور انہیں خاص قسم کے دھارمک کاموں کے لیئے طیار کرنے کے ساتھہ ہی یہہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ ایسے اوپدیشک آئیں کہاں سے - اور پھر جبکہ سبھا اوپدیشکا مقرر کر کے ستریوں میں دھرم کا پرچار کرنا چاہتی ہے - تو سوال اور بھی زیادہ مشکل ہو جاتا ہے - باوجودیکہ عرصہ دو سال کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک ستری اوپدیشکا کا تقرر مشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار منظور کیا ہوا ہے - تاہم اب تک کوئی یوگیہ ستری اس پد کے گرہن کرنے کے لایق نہیں ملی - ویدک ودیا کا دیش میں قریباً ابھاؤ ہو رہا ہے - سنسکرت ودیا کا پرچار بھی اگر کسی قدر ہے تو ان پرشوں میں جنکو کہ آریہ سماج کے مشن سے ظاہری طور پر بڑی مخالفت ہے - گو اپنے پردے میں وہ لوگ آریہ سماج کی تعلیم کی سچائی کو مانتے ہی کیوں نہ ہوں - ایسی صورت میں جب تک کہ پہلے دیش بھگت تعلیم یافتہ شدہ آچاری پرشوں کو اس دھارمک کام کے لیئے طیاری کرنے کی ترغیب نہ دی جاوے - تب تک اوپدیشک یہاں نہیں سکتے -

اسجگہہ ہم بعض بھائیوں کے خیالات کو نظر انداز نہیں کر سکتے - جو کہ اپنی پبلک تقریروں میں فرمایا کرتے ہیں - کہ مسیح اور محمد کی سپرٹ رکھنے والے اوپدیشک جب تک نہیں ہوتے تب تک انتی ہونا مشکل ہے - ایسے اصحاب

ایک طور پر صاف الفاظ میں یہہ جتلاتے ہیں
کہ جب تک سچ اور جھوٹ کے [illegible] سے اوپدیشک
نہ ملیں۔ تب تک پرچار کا کام ہی بند رکھنا
چاہیئے۔ لیکن جب انہیں پرجوش اخباروں کے
اپنے عمل کی پڑتال کی ہوا دے تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ
خود روپے کا لالچ دے دے کر پرچار کرانا اپنے
لیئے معیوب نہیں سمجھتے۔ ہم نہایت حیران ہیں کہ
ایسے اصحاب کو تمثیل ڈھونڈھنے کے لیئے بھی
بھارت ورش کے اتہاس سے باہر جانا پڑتا
ہے۔ کیا انکا مطلب شنکر آچاریہ اور دیانند
کے درشٹانتوں سے نہیں نکل سکتا۔ ایسے
مہاشیوں کو مناسب ہے۔ کہ اس ستیہ کو
نظر انداز نہ کریں جو ہمیں جتلاتا ہے۔ کہ
دیانند اور شنکر آچاریہ صدیوں کے بعد
پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اوپدیشک ہمیشہ تیار
کیئے جا سکتے ہیں۔ ویدک دھرم کا سدھانت ہمیں
جتلاتا ہے۔ کہ سنسکار ہر ایک اُنتی کا مول
ہے۔ اور جب چھوٹے بڑے ہر قسم کے سنسکار کے
ذریعہ سے اُنت کیئے جا سکتے ہیں۔ تو جیون کا
تو کہنا ہی کیا ہے۔ دیانند اور شنکر بھی اسی کے
اصول کے مطابق سنسکاروں دوارا ہی
اس اونچی پدوی کے ادھکاری بنے۔ [illegible]
پرماتما کے نیموں نے انہیں پہنچایا۔ لیکن
انکی طیاری انیک جنموں کی تھی۔ اور انیک
جنموں کے سنسکاروں کے باعث انہوں نے
خیالات کو وہ پلٹا دیکر دکھایا۔ جو کہ شاید
لاکھوں آدمیوں کی طاقت سے باہر تھا۔ لیکن
ایک جنم کے سنسکاروں کا بھی کچھ نہ کچھ اثر
ضرور پڑتا ہے۔ اور ایسے غیر تربیت یافتہ
اوپدیشکوں کی نسبت تربیت یافتہ اوپدیشک
زیادہ عمدگی سے کام کر سکیں گے۔ اور جو تنخواہ

لاکھوں کا کام اکیلا کرنے والا دیانند اس وقت
ہماری سہایتا کے لیئے موجود نہیں ہے۔ اسلیئے
بہت سے کام کرنے والے پیدا ہونے چاہیئے
جو کہ اس بڑے بھاری بوجھ کو تقسیم کر سکیں۔
جسے کہ دیانند ہماری گردنوں پر چھوڑ گیا ہے۔
ہم مناسب موقعہ پر اس امر پر بھی بحث کرینگے
کہ تنخواہدار اوپدیشکوں کی کتنی ضرورت ہے
لیکن اسوقت پر اس ضرورت کو مان کر ہم بتلانا
چاہتے ہیں۔ کہ اوپدیشک مل نہیں سکتے
جب تک کہ تیار نہ کیئے جاویں۔ آریہ پرتی
ندھی سبھا کے گزشتہ تجربے نے بتلا دیا ہے
کہ [illegible] روپیہ ماہوار وظیفہ دیکر ہم لائق آدمیوں کو
اوپدیشک پدوی کی طیاری کے لیئے متوجہ
نہیں کر سکے۔ اس وظیفے پر ایسے ہی آدمی آتے
رہے۔ جنکا مطلب صرف اپنی پیٹ پوجا ہوا
کرتا تھا۔ اور اسی لیئے انہیں سے ایک دو وظیفہ خوار
ودیارتھیوں کے بھاگنے سے سبھا کا دھن ہضم کر کے
چلدیئے۔ گزشتہ اوپدیشک کلاس کی ناکامیابی
کا بڑا بھاری باعث یہہ بھی تھا۔ کہ سبھا کے
پاس کافی اسامیاں اوپدیشکوں کی نہ تھیں
جنپر وشواس کر کے گرہستی آدمی اوپدیشک بننے
کا خیال لیں لا سکتے۔ موجودہ سکیم کا پہلا حصہ
اس اوشواس کو بالکل دور کر دیتا ہے۔
اوپر لکھے ہوئے اغراض کو مدنظر رکھ کر ہماری
رائے ہے۔ کہ اوپدیشک اور اوپدیشکاؤں
کی تیاری کے لیئے دس وظیفے حسب ذیل دیئے
جاویں۔

اوپدیشک:
- دو وظائف فی وظیفہ [illegible] روپیہ ماہوار میزان [illegible]
- ۳ وظائف فی [illegible] روپیہ ماہوار میزان [illegible]
- ۵ وظائف فی [illegible] روپیہ ماہوار میزان [illegible]

اوپدیشکا:
- ۱ وظیفہ [illegible] ماہوار میزان [illegible]
- ۲ وظائف فی [illegible] روپیہ ماہوار میزان [illegible]

میزان ماہانہ [illegible] روپیہ

۱۸۰ × ۱۲ = ۲۱۶۰ = کل خرچ سالانہ

شرائط

ہر ایک وظیفہ کم از کم چار سال اور زیادہ سے
زیادہ چھ سالوں کے لیئے رکھا جاویگا۔ اور جبتک
ایک وظیفہ ختم نہ ہو لے۔ اسکی جگہ دوسرا وظیفہ
شروع نہ ہوگا۔

واضح رہے کہ ان وظیفوں پر ایسے دھارمک
گرہستی جنہوں نے کہ انگریزی میں کوئی ڈگری
حاصل کر لی ہے۔ اور سنسکرت کی بھی کچھ لیاقت
رکھتے ہیں۔ یا جو سنسکرت کے اعلیٰ ودوان
ہیں۔ اور انگریزی بھی ساتھ ہی جاننا چاہتے
ہیں۔ بڑی آسانی سے تیاری کر سکتے ہیں۔ اگر
نہیں ہیں کہ ایسے شخصوں کو اپنی دنیاوی آئندہ
امیدوں پر لات مارنی پڑیگی۔ لیکن پورن
وشواس کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے دھارمک نوجوان
بہت نکل آوینگے۔ جو کہ دھرم کی سیوا پر دنیاوی
لذتوں کو قربان کرنے کے لیئے طیار ہو جاویں
عمدہ اودھیاپکوں کے لیئے پہلے اودیش میں
پورن ریتی سے انتظام کر دیا گیا ہے۔ پس
ان اوپدیشکوں کو تیار کرانے کے علاوہ سبھا
اور بہت سے پرشوں کو بھی سنسکرت کی اعلیٰ لیاقت
حاصل کرنے کا موقعہ دے سکتی ہے۔

استری اوپدیشکاؤں کی تیاری کے لیئے کنیا
مہاودیالہ جالندھر اور دیگر ایسے ہی بہتری
پاٹھ شالاؤں کو تحریک کیا جا سکتا ہے
جہاں کہ خاطر خواہ انتظام اوپدیشکاؤں کے
تیار کرانے کا ہو سکے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدک دھرم کی بزرگی کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ کہ اسکی غرض آدرش جیون بنانا ہے۔ کوئی زمانہ تھا۔ کہ انگریزی تعلیم اور انگریزی تہذیب کے بھنور میں پڑکر بھارت نواسیوں کا یہہ خیال ہو چلا تھا۔ کہ دھرم کو بیوہار سے علیحدہ کردینا چاہئیے۔ اور انگریزی تعلیم پر ہی کیا منحصر ہے نوین ویدانت کی زہریلی تعلیم نے بھی اسبارہ میں لوگوں کے خیالات بہت کچھہ بگاڑ دیئے تھے لیکن یہ آخرکار سار وبھوک ست اپنا اثر دکھائے بنا نہیں رہسکتا تھا۔ حال میں ہی ولایت کے ایک مشہور رسالہ میں ڈرہم کے بشپ (پادری) صاحب نے ایک بڑا زبردست مضمون چھپوایا ہے۔ جسمیں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ عیسائی دھرم بے معنی ہے۔ اگر اسکا اثر ایک عیسائی کی ہر ایک بیوہارک زندگی پر نہ پڑے لیکن کھینچا تانی سے کچھہ بھی بن نہیں سکتا مذہب کا لفظ ہی ایسے معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ کہ سوائے چند ایک مسئلوں کے قایل ہونیکے اسکا اثر انسانی زندگی پر مکمل طور پر نہیں پڑسکتا۔ برخلاف اسکے دھرم اُن سب اصولوں کا مجموعہ ہے۔ جنکا دھارن کرنا منش کے لیئے ضروری ہے۔ جب تک کہ مت متانتروں اور مذاہب کی ٹیڑہی چال کو چھوڑکر ویدک دھرم کی شرن نہیں آتے تب تک مکمل انسانی زندگی پیدا کرنا وہم و خیال سے بڑھکر نہیں ہے۔

پنڈت جیدارام منظفر گڈھ نواسی نے جو پرچین آریہ ورت کو جن اصولوں نے اُنتی کے شکھر پر پہونچایا تھا۔ انمیں سے ایک برہمچریہ ستسکار ہے۔ جہاں کہ دنیا کی دیگر قوموں میں بواہ ایک بیوہارک معاہدہ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں آریہ ورت کے رشی اُسے آتمک اور مذہبی و الاہمیت قرار دیتے تھے گذشتہ ایک صدی میں جس ورد شور سے کہ ہر ایک پرکار کی ودیا کی اُنتی یورپ دیش میں ہوئی ہے۔ اس سے امید پڑتی تھی۔ کہ اس پوتر سمبندھ کو کبھی کسی دن یورپ کے اُنتی ودوان اپنا ہو کر سمجھنگے تو ہو عیسائی مت کے بندھنوں سے چھوٹے ہوئے فلاسفر اکثر بواہ کی گری ہوئی اوستھا کو محسوس کرتے تھے۔ لیکن عیسائی پادریوں کی طرف سے اب تک ایسی تحریک سننے میں نہیں آئی۔ ہم نے نہایت خوشی سے معلوم کیا۔ کہ ایک حال ہی کے عیسائی رسالہ میں ایک پادری نے اسبات پر زور دیا ہے۔ کہ گو مسیح نے بواہ توڑنے کے لیئے اجازت دی ہے۔ تاہم دوبارہ نکاح ثانی کی کہیں اجازت نہیں دی۔ پادری موصوف عیسائی چرچ سے عام طور پر درخواست کرتے ہیں۔ کہ قانون ملک خواہ کچھہ ہی ہو۔ پادریوں کو کم ازکم یہ اعلان دیدینا چاہئیے۔ کہ گو خاص حالات میں بواہت مرد اور عورت کی علیحدگی کانونی جایز ہو۔ تاہم بواہ کا سمبندھ مرتے دم تک نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور اسلیئے ایسی حالت میں ازدواج ثانی ناجایز ہے۔ یہہ واقعہ اُن زبردست آثاروں میں سے ایک ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے۔ کہ رشیوں کے سدہ کیئے ہوئے سدہانت ایک نہ ایک دن پھر بھوگول میں رچہ کرینگے۔

تحریک بھارت ورش استریوں کے سدھار کی مدد کے لیئے امریکہ میں کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ نرپھل نہیں جائیگی۔ ۳۱ مئی کے ہانچر میں مسز جینی صاحبہ کا ایک خط چھپا ہے جسمیں انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ پنڈت جیدارام کی مدد کے لیئے امریکہ دیش کی عورتیں بڑی خوشی سے تیار ہیں۔ امریکہ کی مستورات کی سوسائیٹی نے انگلستان کی مستورات سے بھی مدد مانگی ہے۔ غالباً بہت جلد چند ایک امریکن و انگلش اُدھیاپکائیں بھارت ورش میں بھیجی جائینگی۔ جو کہ یہاں کی ادھیاپکاؤں کو کنڈرگارٹن کے طریقہ پر تعلیم دینا سکھلائینگی۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ہم اپنے دھرم کی بزرگی کا نقش انکے دلوں پر جماسکیں۔ اور اسطرح پر انکی زیادہ ہمدردی اپنی طرف کھینچ سکیں۔

ہمعصر ہانچر لاہور نے اسبات پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ پنجاب میں ہندی یا سنسکرت کا کوئی بھی سماچار پتر نہیں ہے۔ سنسکرت پتر تو سنانے کے لیئے پنجاب میں ابھی تک کافی سامان دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن ہاں ہندی کے ایک عمدہ اخبار کی بڑی سخت ضرورت ہے جو لوگ دیوناگری بھاشا کی حامی ہیں۔ اگر وے سب ملکر کوشش کریں۔ تو ایک اچھے ہندی اخبار کا جاری نکلنا کچھہ مشکل نہیں ہے۔ پنجاب میں ایک ہی متروِلاس ہندی کا پرچہ ہے۔ جو ایسا سخت متعصب ہے۔ اور بعض وقت ایسے نامناسب مضامین درج کرتا ہے جنسے بجائے فائدے کے دیش کو نقصان پہنچتا ہے۔ ہمارا اپنا خیال تھا کہ ایک دیوناگری بھاشا کا شائستہ اور عام فہم اخبار جاری کیا جاوے۔ لیکن اور کام اسقدر

ہیں کہ یہہ بار جیسے ہم اکیلے برداشت نہیں کر سکتے ہاں البتہ اگر اور کوئی صاحب پیشقدمی کریں تو ہم مدد کے لیئے ضرور تیار ہیں۔

دیوناگری بھاشا کی اُنتی کے بارے

میں راجپوتانہ سماچار اور دیگر سماچار پتروں میں آجکل بڑے مدلل مضامین نکل رہے ہیں پنجاب دیش میں بھی ہمعصر ہیون اور آریہ سماچک پتر کئی مرتبہ یکجہتی اور برادرانہ اس بھاشا کی بزرگی جتلا چکے ہیں اس سلسلہ میں ہمعصر درست چند بہیرو کا ایک ایڈیٹوریل نوٹ بڑا ہی دلچسپ ہے جسمیں کہ انہوں نے ظاہر کیا ہے۔ کہ پنجاب کے انگریزی خوانوں نے فارسی کی مٹی خراب کر دی ہے ہمعصر پیسہ اخبار لاہور بھی شاکی ہے کہ صوبہ پنجاب میں اکثر دفاتر صرف برائے نام ہیں ورنہ انہیں فارسیت نام کو بھی نہیں رہی دستخط عبارت اور املا تینوں نادرست تمثیل کے طور پر ہمعصر موصوف لکھتا ہے۔ " لاٹ صاحب کے فارسی نثر کا یہہ حال ہے کہ جسمیں سے جو ایک پریس میموریل پروانشل سروس کے عہدہ داروں کے متعلق اردو اخبارات کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اسمیں چند سطور میں کئی ایک غلطیاں ہیں۔ مثلاً انعام علی صاحب کو انام علی لکھا ہے۔ ملازمت کو ملاذمت وغیرہ وغیرہ " دفاتر سرکاری کی زبان وہ ہونی چاہیئے۔ جسمیں کہ جیسا لکھا جائے ویسا ہی پڑھا جاوے۔ سو یہہ خوبی سوائے دیوناگری بھاشا کے اور کسی میں پائی نہیں جاتی کیونکہ اسکے اکشر سنسکرت ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ شاہی زبان ہونیکے باعث انگریزی زبان ذاتی حاصل کرنے کے لیئے بڑی سخت محنت کی ضرورت ہے۔ تو کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ کہ فارسی کی پیچیدہ تحریر کے لیئے سرکاری ملازمت کی تیاری کرنے والے زیادہ وقت دے سکیں لیکن اسپر بھی ہم پھر بھی یہی کہینگے۔ کہ جبتک سرکاری دفتروں اور تجارتی وغیرہ کارروائیوں میں سنسکرت کے اکشروں (حروف) کو رواج نہیں دیا جاتا تب تک یہہ دقتیں کبھی دور نہیں ہو سکتیں۔ زبان خواہ ہندوستانی ہو یا اردو اکشر سنسکرت کی ضرور ہونی چاہیئے۔

آریہ ورتن شاہجہان پور میں لالہ نہال چند صاحب رئیس اعظم مظفر نگر کی قلم سے لکھا ہوا ایک مضمون شایع ہوا ہے جسمیں لالہ صاحب نے اپنے صاحبزادے کے بیاہ پر رنڈیوں کا ناچ کرانے کی معذرت پیش کی ہے۔ انکا عذر ہے۔ کہ چونکہ اُنکی برادری نے اپنے دستور العمل میں ناچ کا ہونا قایم رکھا تھا۔ اور صرف تعداد کو دو طوائف تک محدود کیا تھا۔ اس لیئے انہوں نے اُس دستور العمل کی تعمیل میں ناچ کرایا یہہ عذر ایسا فضول ہے۔ کہ جسکی تردید کے لیئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں تعداد کی قید لگانا صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ دستور العمل بننے سے پیشتر رنڈیوں کے بہت زیادہ طایفے بلائے جاتے ہونگے۔ اور کثرت رائے کو اس رسم کے حق میں دیکھکر برادری کے دور اندیش بزرگوں نے دو کی حد لگا دی ہوگی۔ برادری کے دستور العمل کا ہرگز یہہ منشا نہیں ہوگا۔ کہ ناچ ضرور ہی کرایا جاوے۔ اگر لالہ نہال چند سے باہمت آدمی جو کہ اصلاح کے کاموں میں ہمیشہ مدد کے لیئے تیار رہتے ہیں۔ ایسی اصلاحوں میں قدم آگے نہ اوٹھاوینگے۔ تو کب امید ہو سکتی ہے کہ برادریاں کبھی بھی بری رسوم سے رہائی پاوینگی۔ ایک غریب آدمی کے لیئے ایک رسم کا توڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن امیر آدمی کو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اسنے خرچ کے بچاؤ کی نیت سے فضول رسم کو بند کیا۔ کیونکہ وہ اس سے بھی زیادہ دھن پبلک کاموں میں دان کر کے ایسے طعنوں سے رہائی پا سکتا ہے

ریویو

دی آرین اینڈ فونڈری کمپنی لمیٹڈ

اس نام کا ایک کارخانہ اجمیر نگر میں کھولنے کا وچار کر کے چند ایک آریہ پرشوں نے اسکے قواعد ریویو کے لیئے ہمارے پاس بھیجے ہیں ان قواعد سے معلوم ہوتا ہے کہ دو ہزار سرمایہ سے ایک کارخانہ کھولا جاویگا جسمیں ہر قسم کا صابون۔ دھوپ خوشبو وغیرہ اور ہر قسم کے لوہے تانبہ اور پیتل کے برتن تیار کر کے فروخت کیئے جاوینگے۔ سرمایہ ایک سو حصوں میں تقسیم ہوگا مفصل حالات لالہ بنواری لال منیجنگ ڈائرکٹر مقام چاند باؤڑی اجمیر سے خط وکتابت کرنے پر معلوم ہو سکتے ہیں اس قسم کے کارخانوں کی ملک میں جسقدر ضرورت ہے۔ وہ ہمارے بیان کی محتاج نہیں دلیل کے مرحلہ کو ایسی ضرورتیں طے کر چکی ہوئی ہیں ایک خصوصیت اسکے قواعد میں یہہ رکھی گئی ہے۔ کہ کمپنی کا حساب کتاب کل دیوناگری بھاشا میں رہے گا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آریہ بھائی خصوصاً اس کارخانہ میں بہت دلچسپی لینگے۔ ایک حصہ

نیتی بیس پیسہ - درخواست کے ہمراہ دس پیسہ لفافہ بھیجنے پر ملسکتا ہے -

---

اخبار وکیل امرتسر کے گیارہ نمبر تک ہمارے پاس پہونچ چکے ہیں چھپائی اور کاغذ تو بہت عمدہ ہونا کچھہ بہت زیادہ تعریف کا مقصد نہیں تھا لیکن جس منصف مزاجی اور لیاقت سے مضامین لکھے جاتے ہیں - وہ اس اخبار کو کچھہ عرصہ تک عزت کے قابل بنا دینگے - عبارت کے لحاظ سے بھی اس اخبار کا ہونا اردو خوانوں کے لئے غنیمت ہے - اگر ایڈیٹر اپنے فرائض کو اسی طرح ادا کرتے رہینگے - تو امید ہے کہ اسکی اشاعت بھی بہت بڑی جلد ہوگی -

---

اخبار رفیق ہند امرتسر بھی اپنے ڈھنگ کا ایک نرالا ہی پرچہ ہے - مضامین کے انتخاب میں ایڈیٹر بہت ہی محنت سے کام کرتے معلوم ہوتے ہیں -

---

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ لبھو رام ملتان شہر - آپکے مراسلہ کے درج کرنیکی ضرورت معلوم نہیں ہوئی -

جلالپور جٹاں آریہ سماجکی نازک حالت

پریہ ور مہاشئی ایڈیٹر صاحب دھرم پرچارک - نمستے مضامین ذیل بغرض اندراج اخبار ارسالخدمت شریف ہے - کرپا کرکے درج اخبار فرماکر کمترین کو ممنون احسان فرما دیجئے -

تھوڑا عرصہ ہوا - کہ مینے ایک عرضی بغرض دریافت عرض مندرجہ عرضی کے بخدمت جناب منتری آریہ سماج جلالپور جٹاں کے ارسالخدمت کی - اور جو کچھہ اسکا جواب لایق منتری مہاشہ نے دیا - اور پردہان مہاشہ نے اُن چٹھیات کے لینے سے انکار ظاہر کیا وہ ذیلمیں درج کیجاتی ہیں -

شری یُت مہاشہ منتری صاحب جی - نمستے عرض ہے - کہ میں جناب سے چند امورات کی نسبت کچھہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - امید کہ آپ مجھہ کو شکرگذار جواب سے کرتا رہینگے کیا میں انتخاب حال میں رائے دینے کا مستحق ہوں - اگر آپ فرماویں کہ تمکو پورا ایک سال نہیں ہوا - اسلئے رائے دینے کے مستحق نہیں ہو - تو میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ کیا میں آریہ سماج کا سبھاسد نہیں ہوں - اور عرصہ پانچ سال سے برابر سبھاسد نہیں چلا آتا ہوں - اور میں نے کوئی درخواست مستعفی ہونیکی دی تھی - جس کارن آپنے میرا نام سبھاسدوں سے خارج کر دیا - یہہ آپکی غلطی ہے نہ کہ میری اسلئے میں رائے دینے کا مستحق ہوں دوسرا یہہ امر ہے - کہ گزشتہ دیوالی کے سنموں تیوہار پر لالہ جگن ناتھہ و لالہ گنپت رائے وغیرہ صاحبان قماربازی سے مشہور شعور ہوئے اور خاصکر مجھہ کو لالہ جگن ناتھہ صاحب نے منت لجہ مند اس صاحب بزبان کی جنکی دوکان پر قماربازی ہوئی تھی بلاکر شکر ہونیکی نسبت فرمایا تھا - تو میں نے کئی طرح اُنکے باطلہ اعتراضات کی تردید کرکے ایسے دُشٹ کرم سے انکار اور دہتکار کیا تھا - تو پھر وہ صاحب سبھاسد رہگئے - صاحب من دیکھو اپ نیم سلاج " جو آریہ سماج کے اودیش کے برخلاف عمل کرے گا - وہ نہ تو آریہ اور نہ آریہ سبھاسد گنا جاویگا - کیا روز روشن میں کوئی اندھا ہو سکتا ہے - اور آپ بھول اوڑا کر ایسا کرسکتے ہیں - اگر انہی اصولوں اور قاعدوں پر آریہ سماج جلالپور جٹاں کی کارروائی ہوتی ہے - اور ہوگی - تو خاکسار میں اس سماج میں رہنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں - کرپا کرکے استعفا منظور فرمایا جاوے - اور آج سے میرا سماج سے رتی بھر تعلق نہ سمجھا جاوے کیونکہ اس سماج میں شامل ہوکر منش فائدہ اوٹھا سکتا ہے - جو کہ نیموں اور اپ نیموں کے انکول ہو - نہ کہ پرتیکول اور پرتیکول ہونے سے اُسکا نام سماج بھی نہیں ہو سکتا - اور جو سماج نہیں تو میں بھی رہنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں امید کہ آپ کرپا کرکے جواب سے اطلاع بخشیں گے - کہ میری تحریر کیسی ہے -

آپکا داس

شیورام سبھاسد آریہ سماج جلالپور جٹاں

بقول ایکے نمبر سماج نمبر ۲ - جون ۱۹۰۸ء

چٹھی نمبر ۲

شری یُت مانیہ ور پردہان جی صاحب - نمستے بھی آپکو تکلیف دئیے عرصہ گزر گیا - اور میرا دل آپکو تکلیف دیئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا - میں نہایت شرمسار ہوں - کہ آپ جیسے لایق مہربان کو ہر روز تکلیف میں رکھتا ہوں - مگر کیا کروں ماہی بے آب کی طرح

مجبور ہوں۔ خیر باعث تکلیف دہی کا یہ ہے
کہ آج ملا ہے نے ایک عرضی منسلکہ عرضی ہذا توجہ
دریافت عرضی مندرجہ عرضی بخدمت شریف
جناب منتری صاحب کے ارسال کی یعنی خود
عرضی لیکر منتری صاحب کی دوکان پر بھیجی
اور لیجیا ملا صاحب گیا۔ تو عرضی لیکر اور نہ
پڑھکر منتری صاحب نے جیب میں ڈال لی
فرمایا۔ جواب دیا جاویگا۔ مکرر دریافت سے
معلوم ہوا۔ شاید جواب دیا جاوے۔ مگر
شاید ہی جواب دیں یا کہ انترنگ سبھا
شاید جواب دیا جاوے۔ یا کہ نہ دیا جاوے
میں یکم جون ۱۸۹۵ء تک سماج کا منتری
تھا۔ ابھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ منتری ہوں
یا نہیں۔ یہاں پر کوئی سماج رہا ہی نہیں ہے
مندرجہ بالا فقرات کے سننے سے کمترین نے
عرضی واپس لے لی۔ جناب من جس سماج
کے ایسے لائق منتری ایسی قابل قدر تحریر
کریں۔ تو پھر اس سماج کی دن دگنی اور
رات چوگنی ترقی نہ ہو۔ تو کسکا قصور ہے
یہ ٹھیک جب خود غرض انسان تعصب
کی ناؤ میں بیٹھکر خود بینی کی پٹی چشموں پر
باندھ کر خیال کرتے ہیں۔ تو انہیں تمام لوگ
مخالف ہی مخالف نظر آتے ہیں۔ پر تو
حقیقت انکی تعصب بھری چشمیں تو خود بینی
کی پٹی خدمت کے لیئے اتار کر انکے
خیالات کی صفائی دکھائی جاتی ہے تو
خدا جانے پھر تعصب اُن کو کس طرح سے
ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ میری عرض
صرف یہ ہے۔ کہ عرضی منسلکہ ہذا کا جواب
تحریری اگر یہاں پر سماج ہے۔ اور انکا
کوئی منتری ہے۔ دلایا جاوے۔ یا اگر آپ
مناسب سمجھیں تو جواب سے اطلاع بخشیں۔

آپکا تابعدار
شیوا رام سبھا سد آریہ سماج جلالپور جٹاں
مورخہ ۵۔ جون ۱۸۹۵ء

ڈیر ایڈیٹر صاحب۔ جسوقت پر دو چٹھیات
بخدمت پردھان آریہ سماج جلالپور جٹاں
معرفت لالہ موتی رام صاحب سٹوڈنٹ
ارسال کیگئیں۔ تو پردھان صاحب موصوف نے
خشمگین حالت میں چٹھیات کے لینے سے
تین دفعہ انکار ظاہر کیا جسکی تصدیق
چٹھی رساں کی تحریر سے بخوبی ہوتی ہے۔

شیوا رام جی۔ بندگی۔ بموجب آپکے
کہنے کے میں چٹھیات ملفوفہ واسطے پہنچانے
خدمت میں جناب منشی لچھمنداس صاحب
پردھان آریہ سماج جلالپور جٹاں کے گیا
تو پردھان صاحب موصوف نے چٹھیات
لینے سے تین دفعہ انکار کیا۔ اسلیئے میں
چٹھیات واپس لے آیا ہوں۔
مورخہ ۳۔ جون ۱۸۹۵ء وقت ۷ بجے شام
دستخط انگریزی رلا رام سٹوڈنٹ
تھرڈ مڈل مشن سکول جلالپور جٹاں ضلع گجرات

نوٹ ضروری۔ منتری اور پردھان
صاحب موصوف نے اس باطل خیال کو ضرور
ہی دلمیں سنبھالا ہوگا۔ کہ اگر ہم نے چٹھیات
لے لیں۔ جواب تو ہم نے دینا ہی نہیں
کیونکہ واقعات سچے ہیں۔ تو پھر اخبارات
میں ہماری نسبت عدم جواب کا مضمون
شائع ہوگا مصلحت وقت یہ ہے۔ کہ
چٹھیات واپس کیجاویں۔ مگر یہ خیال
خواب میں بھی نہ آیا ہوگا۔ کہ اپنی عاجز
کارروائی تسلیم ہونے بغیر کیسے رہیگی۔

آپکا داس
شیورام خیرخواہ ویدک دھرم سبھا سد
آریہ سماج جلالپور جٹاں ضلع گجرات

سری یت پرم پدوی یوگ دھرماتما مہاشہ
ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جی نمستے

میلہ رابرٹسن جھنڈہ و کاشی وال
پر
ویدک دھرم کا پرچار

موضع تلونڈی بھاریہ تحصیل پھالیہ (ضلع گجرات)
سردار لعل سنگھ ذیلدار نے جناب نواب لارڈ
رابرٹسن صاحب بہادر سابق کمانڈر انچیف
انڈیا کے ہندوستان سے تشریف لیجانے
کی یادگار میں ایک میلہ بنام میلہ رابرٹسن
جھنڈہ مقرر کرکے ۔ ۱ و ۲ و ۳ ۔ ۴ جون
۱۸۹۵ء کو کیا تھا۔ جسکے اشتہار میں آریہ
سماج اور دیگر مذاہب محمدن۔ سکھ
سناتن دھرم سبھا عیسائی وغیرہ کو خاص
طور پر پرچار کے لیئے مدعو کیا تھا۔ اور اسکے
تیسرے روز بعد یعنی ۷۔ جون ۱۸۹۵ء
کو کاشی وال کے میلہ کا شروع تھا۔ جو کہ
ایک بڑے بھاری ہجوم کا میلہ ہوا کرتا ہے
اور کہ اس گانوں سے دو میل کی مسافت پر
ہے۔

میں نے بمجرد مطلعگی از ہر دو میلہ گوردا سپور
امرت سر۔ بھاگو والہ سماجوں سے ویدک
مہانت جاننے والوں ممبروں کی تشریف
آوری کے بر موقعہ ہر دو میلہ کی امداد مانگی۔

اور صاحب سکریٹری اور پردہان پرتی ندہی سبھا
پنجاب کی خدمت میں کسی اپدیشک کے بھیجے
کے لیئے درخواست کی۔ اگرچہ ہر دو عہدہ داران
موصوف کے لیئے اپدیشک بھیجنا مشکل نہ تھا۔ تاہم
بیہودہ اطلاع پاکے وجہ سے اپدیشک بھیجنے میں
تامل رہا۔ ایسا ہی گورداسپور۔ امرتسر سماجوں سے
بھی کسی قسم کا جواب نہیں دیا۔

لیکن بھاگووال سماج نے چونکہ میں بروز اتوار
مورخہ ۲۔ جون ۱۸۹۵ء کو خود بھاگووالہ میں
علیحدہ طور پر اطلاع دینے کے سبب گیا تھا۔
مجھے شام تک اپنا مہمان رکھا۔ اور اسی روز
جلسہ سماج ہفتہ وار بھی بوقت ۸ بجے تھا۔ مجھے
لکچر دینے کے واسطے فرمایا۔ چنانچہ حسب الحکم میں نے
ویدک دھرم پر لکچر دیا۔ مجھے ہر طرح کی مدد دینے کا
وعدہ فرمایا۔

پیر آئتوار کے روز بھی بھاگووالہ میں تھا کہ
۸ بجے کے قریب ایک سرگرم پیرو ویدک دھرم
مہاتما مسمی لالہ سنت رام جی حکیم ساکن گوئی ہوشیار
کا رقعہ بدیں مضمون (کہ میلا کاشی وال پر پرچار
کرنا ضروری ہے۔ دری۔ سائبان کی مدد
عنایت فرماویں۔ سردار بشن سنگھ صاحب
پردہان سماج بھاگووالہ کے نام پہنچا۔ گو میری
درخواست تقویت پذیر ہوگئی۔ اور سردار صاحب
نے دوبارہ وعدہ فرمایا۔ کہ ہم میلہ کاشی وال پر
مدد بخوبی دینگے۔

چنانچہ حسب وعدہ ۳۔ جون ۱۸۹۵ء بوقت
صبح پنڈت بالو رام اپدیشک بھاگووالہ کو
بھیجدیا۔ اور انہوں نے اسروز تحصیل سے
دھرم کا پرچار کیا۔ اور کھنڈن جو کہ انکی زبان
سے اچھا سجتا ہے۔ اور جاٹ لوگ پسند کرتے
ہیں۔ کرتے رہے۔

۷۔ جون ۱۸۹۵ء شام کو میں کاشی وال میں
بغرض انتظام پہنچ گیا۔ معلوم ہوا۔ کہ ہنوز کوئی
صاحب کسی جگہہ سے ماسوائے لالہ سنت رام جی
آریہ مسافر ساکن گوئی صورتی آئے نہیں۔ رات کے
دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ آپ ۷۔ جون ۱۸۹۵ء
دوپہر سے مختلف لکچر دو ایک جگہوں میں دیچکے
ہیں۔ گویا لکچر کی اب ضرورت نہ رہی۔ کل پر
کل پربندہ لکچر دنکار رکھا گیا۔ ابھی شرط سے
قرار پایا۔ کہ بھاگووالہ کی دریاں اور سائبان کا
انتظار ایسا نہ کیا جاوے۔ جیسا کہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ
خود کچھہ انتظام کر چھوڑنا چاہیئے۔ جو کہ دری
کا انتظام میں نے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ آخر
۸۔ جون ۱۸۹۵ء کی صبح کو دری اور سائبان
ضروری میلہ کاشی وال میں پہنچا دیا گیا۔ ۸ بجے
کے قریب جب جاکر دیکھا گیا۔ تو پہلے میں
لالہ سنت رام جی لکچر دیتے ہوئے بھاگووال
سماج کے چند ممبران کے ساتھ باغ کاشی وال
میں پائے گئے۔ چونکہ لالہ سنت رام جی صبح
سے اپدیش کرتے کرتے تھک چکے تھے۔ آخر
اسوقت سے ہاتھ بٹانا شروع ہوگیا۔ گویا
اسوقت سے ایک کی جگہہ چار لکچرار ہوگئے۔
چونکہ ہمنے ایک ایسی جگہہ دری بچھائی
ہوئی تھی۔ جسکے مقابل میں سڑک کی طرف
عیسائی صاحبان کا خیمہ ایستادہ تھا۔
اسلیئے عیسائی صاحبان کو ناگوار معلوم ہوتا
رہا۔ اور انکی رونق دہ سے ایک ہوگئی۔
لالہ سنت رام جی نے صبح آپکے لکچروں میں
دو ایک بار سوال کرنے کی اجازت مانگی
تھی جسمیں انہوں نے صاف جواب دیا۔
قریباً تین بجے ہونگے۔ کہ سنت رام جی اپنا
لکچر دے رہے تھے۔ اور کثرت سے ترناگن

سن رہے تھے۔ کہ عیسائی صاحبان کے وعظ
پادری فتح مسیح صاحب معہ دو چار اور
عیسائی صاحبان کے رونق افروز ہوئے
اسوقت سے انکی طرف لکچر سننے یا ڈھولک
وغیرہ سننے کے لیئے کوئی صاحب موجود نہ
تھے۔ اسلیئے آریہ سماج کے نقارے کی
آواز سے مشتعل ہوکر ڈھولک کا نقارے کی
آواز سے مقابلہ کرنے کے لیئے تیار ہوگئے
فرمانے لگے۔ کہ ہم چند سوال کرنا چاہتے ہیں
چونکہ آریہ سماج یہہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ
انکو ان عیسائی جواب دیا جاوے۔ خواہ
انہوں نے کسی نیت سے اجازت مانگی ہو
آریہ سماج نے بخوشی اجازت دیدی۔ کیونکہ
آریہ سماج چاہتا تھا۔ کہ آج ہی قلعی انکی کھلجاوے
آپنے ویدوں پر تین سوال پیش کیئے۔
(۱) وید کسنے بنائے (۲) اگر وید ایشر کرت
ہیں تو اسکی شہادت کیا ہے۔ شہادت معصر
کی ہونی چاہیئے۔ (۳) ویدوں کے ابتدا
کی صحیح تاریخ کیا ہے۔

جواب باصواب دو یا انکو لالہ سنت رام جی
نے ہی دیا۔ دیر تک مباحثہ ہوتا رہا۔ آخر
پادری صاحب یہہ کہکر کہ آپکا جواب
غیر موزوں ہے۔ باوجود مطمئن ہونیکے
چل بسے۔ لوگوں نے جو درحقیقت میں
گوڑھ ودیا سے چنداں واقف نہ تھے
باوجود اس حالت کے آریہ سماج سے ہمدردی
ظاہر کرکے فتح کا نعرہ لگا دیا۔ اسوقت سے
پادری صاحب معہ جمعیت تو فتح گڑھ کی طرف تشریف
لے گئے۔ لیکن خیمہ کو مایوس ہوکر صلواۃ
کہہ گئے۔ یعنی اسوقت سے عیسائی صاحبان
کے لکچروں کو لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھنے

لگے۔ اور ادہر رونق دم بدم زیادہ ہونی
شروع ہوئی۔ شام کیوقت میرا لکچر باغ کی
چار دیواری کے باہر میلہ کی اصلیت پر ہوا
لوگوں نے شوق سے سُنا۔ اور درمیان میں
شہادتیں بھی دیتے رہے۔ کہ آریہ سماج جو کچھ
کہتا ہے۔ سچ کہتا ہے۔ چونکہ میں ٹھیٹھ ٹھیٹھ
پنجابی میں لکچر دیا کرتا رہا تھا۔ لوگوں کی سمجھ میں
سب خوبی آتے۔ پر کل صاحبان شامل پریچ نے اپنی
زبان ٹھیٹھ پنجابی کر دی۔ گویا اب ایک کی جگہ
سو کا فائدہ ہونا شروع ہو گیا۔

۹۔ جون ۱۸۹۵ء سے لوگوں کا ہجوم پر ہجوم
کثرت سے ہمارے لکچروں کے سننے کے لیے آنا
شروع ہوا۔ اُس روز ہمارے اوپدیشک بھائی
لالہ سنت رام جی و پنڈت بالو رام جی نے کمال
کر دیا یعنی لوگوں کو مختلف مضمونوں پر لکچر اور کھنڈن
منڈن کی ایسی چاشنی چکھائی۔ کہ جاٹ لوگ و عوام
بالو رام جی کو اور لالہ سنت رام جی کا ایک منٹ کے
لیے بھی چپ ہونا گوارا نہ کرتے تھے۔ خیر کچھ
منٹ کے لیے انکا ہاتھ بٹانے کے لیے لالہ فقیر چند
نے بھجنوں کی اصلیت پر کہا۔ اور میں نے ایک
بھجن [illegible] اور سچے
لوگوں کو سمجھایا۔ ابھی میں نے کامل طور پر
تشریح نہ کی تھی۔ کہ لوگوں نے آواز بلند
کہا۔ کہ پنڈت بالو رام یا دادا جی کو اوٹھا دے
پنڈت جی نے اُسوقت پھر شرادھ کا کھنڈن
کیا۔ پنڈت جی چونکہ ہنوز اسقدر تقریر نہیں
کر سکتے تھے۔ تھک کر بیٹھنا چاہتے تھے۔ مگر جاٹ
اور عوام لوگ انکو بیٹھنے نہیں دیتے تھے۔ خیر مجبوراً
لالہ سنت رام جی کو کھڑا کیا گیا۔ انہوں نے شرادھ
پر کامل ایک گھنٹہ تک پنجابی زبان میں کہا
[illegible] جلسہ ثابت کیا گیا۔ لالہ سنت رام جی واقعی

ٹھیک۔ اور ویدک دھرم کے بہت جاننے والے
ہیں۔ آپکے لکچروں کا شمار مجھے نہیں رہا۔ آپنے
مختلف مضمونوں پر کئی لکچر دیئے۔ جو انکی لیاقت
کے شاہد ہیں۔ ایک بات قابل تعریف انمیں اور
پائی گئی۔ کہ آپ لوگوں کی خواہش لکچروں کے
سننے کی دیکھکر بھوجن کی بھی پروا نہیں کرتے
جیسا ۹۔ جون ۱۸۹۵ء کو کیا یعنی شام کو شاید
گھر میں ہی جا کر بھوجن کیا ہوگا۔

ایسا ہی پنڈت بالو رام جی کھنڈن منڈن
کے لیے اکسیر کا کام کرنے والے ہیں۔ کیا ہی
اچھا ہو۔ اگر بھاگو والہ سماج انکو جاٹوں کے
محلوں میں ستیارتھ پرکاش کے لیے بھیج
دیا کریں۔ کیونکہ جاٹ لوگ انکے اوپدیش کو
بہت پسند کرتے ہیں۔ لالہ فقیر چند ممبر سماج
بھاگو والہ کی تقریر قابل تعریف اور ایسے لوگ ہیں
کہ آپ جیسے مہاتما آریہ سماج کی ویدی پر کھڑے
ہوئے الٰہی شوبھا یمان معلوم ہوتے ہیں۔
آخیر میں ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ پھر
ہم سب کو یہ دن دکھائے۔ کہ ہم میلہ کاتنی ال
پر پیچ کے لیے اکٹھے ہوں۔
اے ہمسرو۔ بزرگو۔ دوستو۔ ہر میلے پر
اوپدیشک کی ہی ضرورت محسوس نہ کیا کرو۔
بلکہ خود اوپدیشک بننے کی کوشش کیا کرو
جیسے جالندھر سماج کے ہر ایک ممبر میں یہ
خاصیت پائی جاتی ہے۔ جسکے لیے اس کو
فخر حاصل ہے۔ پر سال بھی جالندھر سماج کے ممبر
کی تحریک سے ہی اس میلہ پر پلا اوپدیشک کے
اوپدیش ہوا۔ اور امسال بھی اسی کی تحریک
کا رزلٹ اوپدیش کی کثرت اس میلہ پر
نکلا۔ اوم شم۔ داس
بیلی رام ورما داس سیکرٹری سماج جالندھر۔ [illegible]

تلونڈی بھارتھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

ایڈیٹر۔ چونکہ اس میلہ میں اوپدیش کرنے
کے بارے میں تحریک ہمکو تنگ وقت
پر پہنچی تھی۔ اسلیئے نہ تو اخبار میں شائع کر سکے
اور نہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے
کوئی اوپدیش کا انتظام ہو سکا۔

ڈیرہ غازی خاں

(۱) ۱۴۔ اپریل کی شام کو برہمچاری گوردت جی
ساکن پنڈ دادنخاں جو چھ سال کی عمر سے بوجہ چیچک
چکشو کی درشٹی کھو بیٹھے اور ابکی عمر ۳۰ برس
کے قریب ہوتی ہے۔ اور اس عرصہ میں گرنتھ
صاحب۔ اشٹادھیائی۔ ستیارتھ پرکاش اور
سنسکرت کی پستک سرون کرکے اپنے گیان کے نیتروں
میں اچھی جیوتی پیدا کر لی۔ اور گان ودیا تا
نوازی میں اچھی مہارت پیدا کر لی۔ شاہ پور
چھاؤنی۔ امرتسر اور گروڈ سماج میں آریہ سدھانتوں کا
اوپدیش کرتے ہوئے تشریف لائے۔ اور ۲۳۔
تاریخ تک یہاں مندر سماج میں مقیم رہے۔ آپنے
تین روز ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ کو متواتر اپنے منوہر بھجنوں
سے جو ستار پر نہایت خوبی کے ساتھ گاتے
ہیں۔ حاضرین کو ایشور وشواس بھگتی اور پریم کی
طرف مائل کرکے بہت آنند کیا۔ بھجنوں کی
ویاکھیا اس عمدگی کے ساتھ کرتے تھے۔ کہ
شروتا گن حیران رہجاتے۔ ان دنوں حاضرین کی
تعداد عموماً ہر روز ۶۰ اور ۷۰ کے درمیان رہی
ایکروز ایک سو تک پہونچی۔ پرشن اوتر دیئیں
بھی بھجنوں کی سماپتی پر حاضرین نے جیسا ظاہر کرتے
پھر ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ کو آپکے ویاکھیان اور ہری
کیرتن ہوئے۔ ۲۰۔ تاریخ کو ہفتہ وار جلسہ کے روز

آپ کا دیاکھیان ویش کے دہرم اور ودیا کی سیوا کے بارے میں تھا جسمیں پر آپنے سنسکرت ودیا پیٹھ کی حالت کا اس سبھا کے طلبا کیساتھہ مقابلہ کرکے جتلایا کہ دہرم کی تعلیم اور سنسکرت کا پرچار ہونے سے یہہ زوال دکھائی دیتا ہے۔ آپنے پٹھن پاٹھن دہی کی اصلاح کی طرف حاضرین کی توجہ دلائی۔ ۲۱۔ تاریخ کو پنڈت جی کے مکان پر ہون کرایا اور بھجن گائے۔ ۲۲۔ تاریخ کی شام کو ہمارے اُتساہی بھائی لالہ جیہ رام جی نائکہ خلف منشی پیارے لال صاحب پنشنر کی مونڈن سنسکار بہمہ چاری جی کے بھجنوں اور اپدیش کا دہرم سالہ بھائی کیول رام صاحب میں ہوا جو سب انتظام ہمارے بھائی نے خود اپنے خرچ سے کیا۔ پہلے بھجن ہوتے رہے۔ پھر برہمچاری جی نے گورو اور شاش کے گُنوں کے بارے میں دیاکھیان دیا۔ جسمیں آپنے آجکل کے گوروؤں کی حالت کا عمدہ طور پر خاکہ کھینچا۔ اور پرانے سمے کے پروہت۔ برہمن۔ گوروؤں کی ویوستھا کا آجکل سے مقابلہ کرکے آریہ سماج کے اُپدیش اور سدہانتوں کی صداقت نہایت زوردار الفاظ میں بیان کی۔ لکچر موثر تھا۔ حاضرین کی تعداد کثیر تھی کہ دہرم سالہ میں دیاکھیان ستھان پُر تھا۔ برہمچاری جی فرصت کے وقت ممبروں ودیارتھیوں کو سندھیا اور پانا آدی ارتھہ سمیت پڑہاتے رہے اور ایک سکھہ سوار جوان نے آپکے اُپدیش سے بھنگ کا استعمال (جسکا وہ سخت عادی تھا) بالکل تیاگ دیا۔

۲۶۔ اپریل کی شام کو سماج مندر میں لالہ حاکم رائے والئس پریزیڈنٹ آریہ سماج کی جدائی پر ایک الوداعی جلسہ ہوا۔ لالہ ایشور داس ودیارتھی نے پرارتھنا کرائی۔ بعد ازاں لالہ جمیعت داس جامیوری اور سیکرٹری سماج اور ملک گنپت داس جی نے اُنکی جدائی پر اظہار رنج کیا۔ اور سماج کی طرف سے اُنکی خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جسپر لالہ حاکم رائے نے مناسب الفاظ میں کھڑے ہوکر اُسکا جواب دیا۔ اور سامعین کو پرمیشور پر زور شردہا رکھنے کے لیئے پریرنا کی۔ تعداد حاضرین ۹۰ ہو گی۔

(۳) کاروائی جلسہ خاص بموقع بدہوا ودواہ مسماۃ بھنی بائی عمر ۱۰ سال

۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء

اد دہو داس ہرچال بیوہ گھائل کشوری حوم لیہر بسلچند شیہر فرش ساتہہ سوہانرائن ولد آسانند کہند جھنشا دری عمر ۲۲ سال ساکن ڈیرہ غازیخاں۔

لوکل آریہ سماج کے اتہاس میں یہہ جلسہ مدت تک یادگار رہیگا۔ نہ اسلیئے کہ یہہ سب سے پہلا ایسا موقعہ تھا۔ اور نہ اسلیئے۔ کہ سامعین و عوام الناس پر اسکا عمدہ اور دیرپا اثر پڑا۔ بلکہ اسلیئے کہ شہر کے معزز اشخاص نے اپنی قوم کی دردشا کو محسوس کرکے سماج کو ظاہرا امداد دی۔ سماج ایسے اشخاص کی تہ دل سے مشکور ہے۔ اور اُنکا دھنیاد کرتی ہے۔ اور آشا رکھتی ہے کہ جیسا اس موقعہ پر معزز اصحاب نے ہماری سہایتا کی آئندہ بھی ایسے موقعوں پر اس قسم کی سہایتا سے سماج کو کرتارتھہ کیا کرینگے۔ جو درگتی بیواؤں کی ہندو سوسائیٹی میں کی جاتی ہے۔ اُس سے کون شخص واقف نہیں ہے کہ آئے دن جسطرح سے ان بیچاریوں کو نئی نئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور چھوٹے بڑے کا طعن و تشنیع سہنا پڑتا ہے۔ اُس کو کون نہیں جانتا۔ بجائے اسکے کہ نرمی سے اُنکو پرمیشور پرائن بننا سکھایا جاوے اور پھر آگ کی شکشا دیجاوے۔ اُن کو طرح طرح کی ایذا دیکر اور دکھہ پہنچاکر اُنکا ناک میں دم کیا جاتا ہے جن بیچاریوں کے لیئے جینا موت سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ روزمرہ کی تکلیف کو سہارنے کے ناقابل ہوکر کئی ایسی بیوگان اپنے خاندان کو کلنگ لگا بیٹھتی ہیں۔ یدی چڑھتی جوانی بھی ساتھ ہو۔ تو دہر سے اپنے ہمعمروں کو اپنے پتیوں کے ساتھ رنگ رلیاں کرتے ہوئے دیکھہ کر اُنکا کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اور دہر سے بزرگوں اپنی پرنئے غضب ڈہائے جاتے ہوئے پاکر اُنکا من اپنے ستھان سے باہر نکلجاتا ہے کون شخص ایسا کٹھور ہردیہ ہوسکتا ہے جو کہ اپنے آپکو اِن بیوگان کی اوستھا میں رکھہ کر نہ گرلاوے۔ اور اپنے جیون پر دھکار نہ کرے ہندو سوسائیٹی کی ایسی حالت میں جبکہ شادی بیوگان ناجائز سمجھی جاتی ہے کئی ایسی بیوگان اپنی اندریوں کو اپنے بس میں نہ پاکر ناگفتہ بہ اجرام کی مرتکب ہوتی ہیں۔ اور بعض ہندو سوسائیٹی میں دوسری دفعہ شادی ہونا ناممکن جان کر تبدیل مذہب کے لیئے تیار ہو جاتی ہیں یدی سچ پوچھو تو اسمیں اُنکا کچھہ بھی قصور نہیں ہے۔ جائز طریقوں یعنی شادی کرکے اپنی زندگی آرام سے گذارنا اسمبھو معلوم کرکے وہ ایسی خطرناک قدم کو لے لیتی ہیں۔ اگر قصور ہے تو ہندو سوسائیٹی کا ہے۔ یا اُن اشخاص کا ہے جنکے ہاتھہ میں ہندو سماج کی باگ ہے جو کہ آئے دن طرح طرح کے اپدرؤں کو دیکھکر اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی کس کرکے باندھے ہوئے ہیں۔ کہاں تک لکھوں۔ بیواؤں کی

سرگرم ہیں اور سرگرداں ہندو سوسائٹی کا ابھی حال
تاکر رہنا اور زمانہ کی رفتار کو نہ دیکھنا ہمیں اس بات
کا بہت خوف دلاتا ہے۔ کہ کہیں ہندو سوسائٹی
کئی صدیوں کی مہمان نہ ہو۔ پیشتر اس کے کہ ہندو
سوسائٹی کے لیڈرز اپنے خواب غفلت سے بیدار
ہوں۔ اور وقت پر سنبھل جاویں۔ باقی آئندہ

الراقم
بیوان لعل سکریٹری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت لیکھرام جی ۸ جون کو لاہور سے روانہ
ہوکر منٹگمری پہنچے ۹ اور ۱۰ کو وہاں پر بڑے
موثر ویاکھیان دیئے۔ جس سے سماج کو بڑی اُنتی پہنچی
وہاں سے چلکر ۱۲ جون کی صبح کو سبّی پہنچے
جہاں پر انہوں نے ایک ویاکھیان ویدک دھرم
کی ترنگ پر دیا۔ ۱۴ جون کی شام کو پنڈت جی
کوئٹہ پہونچ گئے ہیں۔ جہاں پر کہ برابر جولائی
کے اخیر تک غالبًا پرچار کرینگے۔

سماچک خبریں

مہاراجہ صاحب خیرگڈھ نے دیانند آشرم
سکول اجمیر کا ملاحظہ فرمایا۔ اور ودیارتھیوں کو وید
منتر اوچارن کرتے ہوئے سنکر بہت پرسن
ہوئے۔ اس موقعہ پر مہاراجہ صاحب نے چھ سو
اٹھانوے روپیہ ایک نیا کمرہ بنوا دینے کے لیے
منظور فرمایا ہے۔ اور ایک روپیہ نقد آریہ سماج اجمیر
کو دان دیا۔

رہتکی آریہ سماج میں ۱۶ جون کے جلسہ میں برہم

پر بحث ہوئی۔ بابو برجموہن سہائے مختار نے
اپنے پتر کی صحت یابی پر ہون کرایا اور ایک
روپیہ سماج فنڈ اور دو روپیہ مندر فنڈ میں دان
دیئے۔ اور سیٹھ رام داس ۱۱ ماہواری سماج کے
ممبر ہوگئے۔

جموں میں لالہ بیجی رائے جی پریسیڈنٹ آریہ
سماج جموں کا لڑکا جو کہ گھوڑے سے بری طرح گر پڑا
تھا۔ اور سخت چوٹ لگی تھی۔ اسکی صحت یابی
پر یتیم خانہ فیروزپور ۸ وید پرچار فنڈ ۸
اور اُن کی پتری نے اسی خوشی میں ایک روپیہ
کنیا مہا ودیالہ جالندھر کو دان دیا۔

امرتسر ۹ جون ۱۸۹۶ء کو ماسٹر درگا پرشاد
جی نے آریہ مندر میں ایک لکچر میں دیگر مذاہب
کا آریہ دھرم سے مقابلہ کرکے بتلایا کہ ایک
آریہ دھرم ہی گرہن کرنے یوگیہ ہے۔ اسی دن
ہالس پرچارک پارٹی نے ڈاکٹر گنگا دین
جی کے مکان پر ۲½ بجے لکچر کا وقت رکھا
تھا۔ حاضری بہت ہی کم تھی۔ اب ہندو
پارٹی نے بھی انکا ساتھ دینا چھوڑ دیا۔

پنڈت دھرم چند جی ودوان جو چند یوم سے
بیمار تھے اب صحت ہے۔

سردار دربار سنگھ جی جو امرتسر سبھا منڈلی
کے سرگرم ممبر ہیں۔ چند یوم سے بیمار ہو گئے تھے
جلد اروگتا بخشے۔

لالہ کاہن چند شائق متوطن لاہور آجکل کلکتہ
میں ویدک دھرم پرچارنی سبھا کا اڈیٹر
کہہ کر فرضی سبھا مذکور کے لیئے چندہ آریہ
سجنوں سے وصول کر رہا ہے۔ اس لاہوری
ہالس پرچارک کا حلیہ آریہ پتروں میں چھپ
جانا ضروری ہے۔ اسلیئے جو صاحب آریہ پتروں
میں اسکا حلیہ چھپوائے گا۔ وہ سرب سادھارن

تھا آریہ بھائیوں کو ہالس پرچارکوں کے دھوکہ
سے بچائے گا۔ رائے بھیم سین جی وکیل و پردھان
آریہ سماج سیالکوٹ نے اپنے پتر کے وِواہ کی
خوشی میں وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں ۵۵
روپیہ دان دیئے۔

تازہ خبریں اور رائیں

راولپنڈی میں برہم سماج کی طرف سے
ایک پتری پاٹھ شالا کھولی گئی ہے جس میں
فی الحال ۳۰ پتریاں تعلیم پاتی ہیں۔

لاہور برہم سماج کا ارادہ ایک یتیم خانہ کھولنے
کا ہے۔

مسٹر گلیڈسٹون کی رائے ہے کہ جو لوگ
سنسار کے اپکار کے عملی کاموں میں لگے ہوئے
ہیں۔ وے عمومًا کسی نہ کسی مذہبی اصول کے پابند
ہیں۔ انکی رائے میں زیادہ تر ناستک پن
کی طرف اُن لوگوں کا جھکاؤ ہے۔ جنہوں نے
کہ اب تک خیالی دنیا سے باہر قدم نہیں رکھا۔

کلکتہ میں ایک پندرہ سالہ کھتری (?) نے
(سکھ کی عورت) زہر کھا کر خودکشی کی۔
عورت نے مرنے سے پہلے بیان کیا۔ کہ اُسنے
اپنے خاوند کے ظلم کی وجہ سے ایسی بیجا
حرکت کی۔ اگر دھارمک شکشا زیادہ پھیلے
تو ایسے واقعہ کم سننے میں آویں۔

سروپٹی علاقہ مدراس میں گنگا کی پوجا کا
ایک میلہ ہوتا ہے جسمیں کہ بہت سے فحش
تماشے ہوتے ہیں۔ مرد عورتوں کا سوانگ بھر کر
گلیوں میں پھرتے ہیں۔ بہت سی فحش حرکتیں ہوتی ہیں
آخر ان یاتری اپنے بدن کو بڑی سخت تکلیفیں دیتے
ہیں۔ معلوم نہیں ہماری دیش سے جہالت کب دور ہوگی۔

اور نہ لگتی ہے۔ بلکہ صرف پانی میں گھسکر لگانے سے داد کو دور کر دیتی ہے۔ خارش بہنی وانہ دار پھنسی پھوڑے کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت دو روپیہ

چار سیٹی ہے

سوبھاگیہ شونٹھی عورتوں کی تمام وغیرہ بیماریوں کو ہٹاتی ہے۔ گرمی۔ انی سار اور کھانسی کو دور کرتی ہے۔ بھوکھ کو بڑھاتی ہے۔ عورتوں کے جسم کو پشٹ۔ تندرست و خوبصورت کر دیتی ہے۔ خصوصاً زچہ اور بچے امراض کو بعد قیمت ۲ تولہ کی ۱۳

سودرشن چورن ہر قسم کے بخار (انگاتار ہو یا روزمرہ یا دوسرے تیسرے یا چوتھے روز آتا ہو یا لرزا کا ہو) کو دور کر دیتا ہے۔ بخار میں جو عارضے بیماری (بیہوشی۔ جگر سر پیاس۔ کھانسی درد کمر و پشت وغیرہ) ہوتی ہیں۔ انکو بھی ہٹاتا ہے قیمت ۱۰ تولہ ۱۳

کرشن انجن (کالا سرما) باریک چیزیں دیکھ سکنے دھوپ اور ہوا کو برداشت کر سکنے لائق آنکھوں کو بناتا ہے آنکھوں کی خارش جلن چپچپاہٹ اور میل کو دور کرتا ہے پلکیں سست کرتا ہے آنکھوں کی بیماری نہیں ہونے دیتا قیمت ۱ ماشہ ۱۳ ایک تولہ ۱۲

ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ملتی ہیں۔ جنہ گرنڈی لال انکان مدد کان سودیشی لینو متی کا چوک فیروز سے مل سکتی ہے۔ المشتہر پنڈت بہاری لال شاستری

بیمار شخص کے نا امیدوں کے لیے پوری امید

عام و خاص کو واضح ہو کہ بہت سی جستجو و تلاش کے بعد ایک ہاتھ نا سنیاسی سے ایسی دوا کے نقائص و دور کرنے اور نا امیدوں کو امید بنانے کی ایسی عمدہ دوا ملی ہے۔ جو تیرہ برس کا حکم رکھتی ہے کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال ہوگی۔ اور جن اشخاص کے

گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا۔ انکو بڑا تعجب کی کرپا سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں بر آئیں۔ اور تمام نقائص ہو کر اولاد ہوئے ہیں وہ دیکھے گئے۔

اب چونکہ دوا مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے۔ عام و خاص کی اطلاع کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب قسم سے خط و کتابت کر کے منگوائیں۔ شرح اور شرط علاج یہ ہے۔ کہ دوا کی خاص تیار شدہ اول مفت دیجاویگی۔ باقی انکے لوازمات بازار سے حسب ہدایت خریدنے ہونگے حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا جبتک حمل پانچ ماہ کا ہوگا۔ اسوقت صرف مبلغ پچاس روپیہ حق الخدمت وقیمت ادویات وغیرہ لیے جاوینگے جسکے واسطے ایک تحریری اقرار نامہ لیا جائے گا۔ امراء کے لیے حق الخدمت انکی قدر دانی پر منحصر ہے۔

المشتہر نربل داس کرشن جی حکیم بالہ ضلع گوجرانوالہ

اخبار ست دھرم پرچارک

اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ تعداد کے اخبارات کی کم تعداد کے اخبار دیں ہیں بھی یا تو بوجہ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں۔ مگر معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے اخبار کو جسکی تعداد قریباً پانچسو ہے۔ اور حجم ۱۶ صفحہ تقطیع ۱۱×۹ عمدہ دیسی کاغذ پر جسمیں مضامین متعلق ویدک دھرم سائنس لکچر پرشوں کی سوانح عمریاں مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں۔ ہر ہفتہ بروز جمعہ چھپکر جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون نہیں فرمایا۔

مضمون اور تعداد کا ثبوت ہماری صداقت کے لیے پرچہ نمونہ سے جو درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا۔ اور ڈاکخانہ شہر جالندھر سے ہو سکتا ہے نہیں یہ ہماری ہی خطا ہے۔ کہ ہماری طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں بلا انکی درخواست کے کوئی درخواست بغرض حصول انکے اشتہارات کے نہیں بھیجی گئی۔ لیکن اب ہم درخواست ہذا کو بھیجنا ہی سمجھکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ اور ملتمس ہیں کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے اخبار میں شایع کرا کر آپ فایدہ اٹھاویں اور ہم کو ممنون فرماویں۔ نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہوا ہے۔

	ایک کالم	دو کالم	بحساب کالم صفحہ
چھ ماہ	۵ روپیہ	۸	۱۰ روپیہ
تین ماہ	۳	۵	۶

نوٹ (۱) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ انکی اجرت صفحہ کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا۔ انکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا۔ انکے لیے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ (۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کے رو سے لیجاویگی۔ اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرانے کا اختیار نہ ہوگا۔ (۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا سہ ماہی کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا۔ یا جو اشتہار سہ ماہی سے کم میعاد کا ہوگا۔ انکے واسطے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جو خط و کتابت کے ذریعہ سے فیصلہ پا سکتا ہے۔ اور ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم کے حساب سے اجرت لیجاویگی (۴) نصف اجرت پیشگی اور باقی کے نصف اشتہار کی نصف میعاد ختم ہونے پر پیشگی لیجاویگی۔ (۵) کوئی اشتہار ایسا شایع نہ ہوگا۔ کہ جسمیں گورنمنٹ خورسند ی کا جا ہو

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج وزیرآباد کا تیسرا سالانہ جلسہ

وزیرآباد آریہ سماج خصوصیت کے ساتھ اُن مخالفتوں کے لیئے مشہور رہے - جو کہ ہندو برادری کی طرف سے وقتاً فوقتاً دہرم کے راستہ میں ڈالی جاتی رہی ہیں - لالہ رلارام کی ہمت مردانہ کا حال ہمارے ناظرین پڑھتے رہے ہیں - اور اُسکے بعد لالہ کانشی رام و لالہ ہرنداس وغیرہ کی والدہ کے دیہانت ہونے پر حال ہیں جو سخت رکاوٹیں ویدک سنسکار کے راستہ میں ہندو برادری کی طرف سے ڈالی گئی تھیں اُنکا حال بھی ہمارے ناظرین گذشتہ پرچارک میں پڑھ چکے ہیں - اسکے بعد جو شاستراتھ متک شرادھ کے مضمون پر ہندو پنڈتوں اور آریہ سماج کے درمیان ہوا - اُس سے بھی ناظرین عموماً واقف ہونگے - ایسے موقعہ پر جبکہ برادری کی سخت مخالفت ہو - اور کام کرنیوالے بھی تھوڑے ہوں - وزیرآباد آریہ سماج کے پورشارتھی ادھکاریوں کا سالانہ جلسہ رچنا اور اُسکی کامیابی کے ساتھ خاتمہ تک پہونچانا ستیہ کی طاقت کا بڑا بھاری ثبوت اور پرماتما کی اپنے بھگتوں پر اپار دیا کا اظہار ہے -

جیسے کہ پہلے مشتہر کیا گیا تھا نگرکیرتن ۲۳ - جون کو مقرر تھا - لالہ آتمارام جی منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور پنڈت کرپارام جی اپدیشک ۲۲ جون کی شام کو ہی وزیرآباد پہونچ گئے تھے - ۲۳ - کی صبح کو جبوتت کروے آریہ سماج مندر میں دیاکھیان دے رہے تھے - لالہ منشی رام پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا معہ لالہ بستی رام و پنڈت آتمارام و نبی بخش راگی پہونچ گئے - گجرات راولپنڈی گوجرانوالہ لاہور اور دیگر مقامات سے بہت سے آریہ بھائی شامل جلسہ ہوئے - لالہ جیون داس پردہان آریہ سماج لاہور - پنڈت رام بہجدت بی اے سوامی آتمانند سورستی جی مہاراج - غرضیکہ قریباً ۶۰ یا ۶۵ بھائی باہر سے شریک جلسہ ہوئے - شام کو انگریزی باجہ کے ساتھ اوم آدمی کے جھنڈے لیئے ہوئے آریہ بھائی ریلوے سٹیشن پر استقبال کے لیئے آن موجود ہوئے - شام کی گاڑی میں آئے ہوئے بھائیوں سے پریم کے ساتھ گلے مل کر پھولوں کے ہار گلوں میں ڈالے ہوئے کل بھائی نگرکیرتن کے لیئے شہر کی طرف روانہ ہوتے آریہ ودیارتھی آشرم کے پانچ چھ ودیارتھی آگے آگے ویدمنتروں کا سوسہت گاین کرتے جاتے تھے - اُنکے پیچھے آریہ بھائیوں کی ایک بھجن منڈلی اور اُسکے پیچھے نبی بخش راگی باجہ کے ساتھ بڑے پریم سے ہری کیرتن کرتے جاتے تھے - ویدمنتروں کا اوچارن خصوصاً نیک ساؤ ودیارتھی کے منہ سے لوگوں کو حیرت میں ڈالے تھا یہ قریباً آٹھ سالہ لڑکا ایک کثیر مجمع کو اپنے گرد جمع کرتا تھا - رستہ میں لالہ منشی رام سوامی آتمانند سورستی نے اور کرپارام اور شانتی سندرو آریہ ودیارتھیوں نے دھرم ذستہ پر کھڑے ہوکر کچھہ دھرم اوپدیش دیئے - ایک ایک لڑکا ویدمنتروں کے ارتھہ کرتا ہندو بھائیوں کی ہمدردی عجیب طرح اپنی طرف کھینچ رہا تھا - غرضیکہ نوبجرات کو نگرکیرتن بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا - ۲۴ - جون کی صبح کو نگرکیرتن کرتے ہوئے سب بھائی سماج مندر میں جمع ہوئے اول سوسہت منتروں کا گاین کرتے ہوئے سب بھائیوں نے ہومن کیا - اُسکے بعد ایک بھجن ہوکر پنڈت کرپارام شرما آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا کا اپدیش شروع ہوا - پنڈت جی نے یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے پرتھم تین ویدمنتروں کی دیاکھیا کرتے ہوئے جتلایا کہ جو شخص پرماتما کو دیاپک مانتا ہے وہ کبھی پاپ نہیں کرسکتا - انہوں نے درشن شاستروں کے پرمانوں سے مکتی کا سادھن بتلاتے ہوئے اودیا کے سوروپ کو بھلے پرکار ورنن کیا - کرمون کی اصلیت کو جتلا کر پنڈت جی نے بڑی خوبصورتی سے منشیہ کے کرتبیہ کرم جتلائے - اِس چھوٹے سے مضمون میں گنجائش نہیں کہ پنڈت جی کے دیاکھیان کا سارانش مارتہ جتلایا جاسکے مگر سرود سادھارن پر عموماً اور آریہ سماج کے ممبروں پر خصوصاً اس دیاکھیان کا بڑا اثر پڑا - اسوقت لوگ مختصر نویسی کے نیم کی ضرورت محسوس کر رہے تھے پنڈت جی کے دیاکھیان کے خاتمہ پر سوامی آتمانند سورستی جی کھڑے ہوئے - اُنہوں نے اپنے مضمون

کی امید کرتے ہوئے آتمک اور سماجک دونو
پرکار کے دکھوں کی اصلیت دکھلائی اور
بھارت ورش کے پراچین اتہاسوں اور آرش
گرنتھوں کے پرمان دوارا جتلایا کہ ہمارے بزرگو
نے دکھوں کی نورتی کے اصلی سادھن حل کئے
ہوئے تھے۔ انہوں نے دکھوں کی اوشدھی
بتلاتے ہوئے اسکے الزبان کا ذکر کیا۔ اور بتلایا
کہ جب تک ہماری بھاشا شُدھ اور سنسکرت
نہیں ہوتی۔ تب تک دکھوں کی نورتی مشکل ہے
ایک بھجن کے ساتھ صبح کی کارروائی ختم ہوئی
سہ پہر کو اول دھرم چرچا کا وقت تھا لیکن
باوجود بار بار اپیل کرنے کے کوئی بھی مت وادی
ویدک دھرم کے اصولوں پر پرشن کرنے کے لیئے
کھڑا نہ ہوا۔ اور بھجن ہوتے رہے۔ اسکے بعد
لالہ نند لال جی منتری نے آریہ سماج وزیرآباد
کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ جس سے معلوم ہوتا تھا
کہ جس قسم کی مخالفت اس آریہ سماج نے ویدک
سنسکاروں کے کرانے پر برداشت کی۔ اسکا
ایک حصہ بھی دوسری آریہ سماجوں کو نصیب
نہیں ہوا۔ اور پھر باوجود برادری کے ظالمانہ
برتاؤ کے آریہ پرشوں کا اپنے دھرم پالن میں
درڑھ رہنا سامعین کے دلوں پر عجیب اثر ڈال
رہا تھا۔ لالہ پریم داس جی [illegible] کا اپنی استری کے
دیہانت ہونے پر [illegible] دھرم پالن کرنا اور والدین
کے سخت برتاؤ اور مالی نقصان پر بھی درڑھ رہنا
جتلا رہا تھا۔ کہ دھرم کا انش پراچین آریوں کی
سنتان میں اب تک موجود ہے۔ ہم نے وزیرآبادی
بھائیوں کی ہمت پر انہیں دھنیواد دیتے ہیں اور
ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اسکے اُتساہ کو
دن بدن دھرم کے راستہ میں بڑھا دیں۔ رپورٹ
کے خاتمہ پر ماسٹر درگا پرشاد جی کا ویاکھیان
ہوا جسمیں انہوں نے بتلایا کہ بہت لوگوں کے
آتما اسی لیئے گرے ہوئے ہیں۔ کہ ہم ان کا
استعمال نہیں کرتے۔ انہوں نے آتما کے دکھ
کی نورتی کا سادھن ادھرم کا تیاگ اور سماجک
دکھوں کا سادھن اتفاق سے بیوہار کرنا بتلایا
اسکے بعد ایک بھجن ہوکر لالہ آتما رام منتری آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان شروع ہوا
لالہ آتمارام جی نے سنسکاروں کی فلاسفی پر
بحث کرکے درشٹانتوں سے بتلایا۔ کہ جبتک
اس دیش میں سنسکاروں کی کریا جاری رہی
تب تک شور بیر مہاتما پرش پیدا ہوتے رہے
انہوں نے زمانہ حال کے تتو ودیا کی تعلیم سے
ثابت کیا۔ کہ سنسکاروں کی ضرورت کو یورپ
اور امریکہ کے ودوان بھی آجکل محسوس کرتے
ہیں۔ خاتمے پر سنسکاروں کے لیئے لالہ آتمارام
نے بڑی زبردست اپیل کی اور ایک بھجن
اند آرتی ہوکر جلسہ سماپت ہوا۔

۲۵- جون کی صبح کو ہون ہوکر بھجن ہوئے
جسکے بعد لالہ آتمارام جی نے بڑا منوہر اور موثر
اپدیش دیا۔ جسمیں آتمک بل کی پرشنسا کرکے
انہوں نے ایشور کی اپار مہما کی طرف سامعین
کی توجہ دلائی۔ پھر ایک بھجن ہوکر لالہ منشی رام
جی کا ویاکھیان ہوا۔ جسمیں انہوں نے اودیا
کے لکشن جتلا کر ہندو پورانک سماج کے سدھانتوں کا
آریہ سماج کے سدھانتوں سے مقابلہ کیا۔ اور
جتلایا۔ کہ جو دکھ ہم میں آن گھسے ان سب کا
باعث اودیا ہی ہے۔ بعد بھجنوں کے کارروائی
صبح کی ختم ہوئی۔ سہ پہر کو پرم ہنس سوامی آتمانند
سرستی جی کا ویاکھیان ہوا۔ جسمیں سوامی جی نے
ویدک تعلیم کی سریشٹھتا جتلائی۔ اور موجودہ ہندو
طریقہ اپاسنا وغیرہ کا بیہودہ پن بتلایا۔ اور
پنچ مہا یگیوں کا وستار پوروک ویاکھیان کیا۔
سوامی جی کے بیٹھنے پر پنڈت کرپا رام جی نے
ویدک دھرم کی فضیلت جتلا کر بڑی زبردست اپیل
وید پرچار فنڈ کے لیئے کی۔ جسکی سہائتا پر لالہ
منشی رام نے مہرشی دیانند کے احسانوں کو
جتلا اور دیش کی بگڑی ہوئی حالت کا بیان
کرکے وید پرچار فنڈ کے لیئے دوبارہ اپیل کی
ان اپیلوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حسب ذیل چندہ
مختلف فنڈوں کے لیئے جمع ہوا۔
وید پرچار فنڈ کے لیئے نقد [illegible] وعدہ [illegible]
کنیا مہاودیالہ نقد [illegible] ودیا [illegible] نقد [illegible]
یتیم خانہ فیروزپور نقد [illegible] - مندر فنڈ کے لیئے
وعدہ - لالہ رلا رام گوجرانوالہ کی جستار
تکمیل جسپر [illegible] روپیہ سے اکثر ارتک خرچ ہوگا
ارضی منتری سماج نے دی [illegible] روپیہ کی نقد
اور سرداینت سنگھ کا وعدہ [illegible] روپیہ کا۔
اس حساب سے کُل نقد اور وعدہ [illegible]
روپیہ سے [illegible]۔ اس موقع پر ہم
لالہ رلا رام جی گوجرانوالہ کی ہمت کی داد
دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے کہ
باوجود معمولی آمدنی ہونیکے سماج کا ہال
بنوا دینے کا وعدہ کیا۔ اور علاوہ اس کے
وید پرچار فنڈ کے لیئے [illegible] روپیہ کا اقرار کیا
جسمیں سے [illegible] روپیہ نقد دیدیا۔ ہم نے وزیرآبادی
بھائیوں کی ہمت کو دیکھ کر انکو دلی مبارکباد
کا دھنیواد کرتے ہیں۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ
ایسے دنوں میں جبکہ کچہریوں میں تعطیل تک
نہ تھی۔ علاوہ اسکے سے زیادہ دھرم کاریوں
کے لیئے روپیہ جمع ہونیکی تعداد حاضرین کی
ایسی عمدہ رہیگی۔ لیکن پورشارتھ کے آگے
کامیابی ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے۔

خاتمہ پر پنڈت رام بھجدت بی اے کا بڑا پرجوش دھرم بھاؤ سے بھرا ہوا لکچر ہوا۔ جسمیں ایک ویدبھگت کے بھاؤ کو جتلاکر انہوں نے دھرم کے اندولن کا ذکر کیا۔ اور موجودہ اوشتھا اس کا نقشہ کھینچکر ویدک دھرم کی طرف سامعین کی توجہ کھینچی۔ مبارکباد کا بھجن گایا جاکر آرتی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس جلسہ کے حالات ناکمل رہینگے۔ اگر ہم ضروری واقعات کی طرف ناظرین کی توجہ نہ دلادیں۔ مہمان نوازی میں جسطرح ہمارے تھوڑے سے بھائی سرگرم رہے۔ اور جو محنت انہوں نے جلسہ کی کامیابی کے لیے کی وہ تو کسی بیان کی محتاج نہیں۔ لیکن جو مکھیہ نتیجے اس اُتسو سے برآمد ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ایسے دنوں میں جلسہ کا میابی کے ساتھ ہونا جبکہ تعطیلیں بھی نہ تھیں۔ ظاہر کر رہا ہے کہ آریہ سماج میں بڑی بھاری زندگی کام کر رہی ہے۔ اور کہ دھرماتما پرش تعداد میں گو کم ہوں تاہم اپنے دھارمک پورشارتھ سے ہر ایک دقت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

۲۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تھوڑے دنوں کے نوٹس پر بھی ہر ایک سالانہ جلسہ کی کامیابی کے لیے کافی اپدیشک وغیرہ کی مدد بہم پہونچا سکتی ہے۔

۳۔ دھرم کے کاموں میں ایشور آپ سہایتا دیتے ہیں۔ اور پورشارتھ کا پھل اوشیہ ہوتا ہے

اسلئے ہم آریہ بھائیوں کی کانفرنس کے حالات نہیں تحریر کرسکے۔ جو کہ ۲۴ کی رات ہوئی تھی ہم امید کرتے ہیں کہ وزیرآباد آریہ سماج کے منتری کانفرنس کے حالات قلمبند کرکے شایع کرنے کے لیے جلد بھیجدینگے۔ ادم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

دھرم کا آچرن کرنا ہی سورگ کا سادھن ہے۔ بھارت ورش میں اسوقت چاروں اور دھرم دھرم کی پکار سنائی دیتی ہے۔ بڑے بڑے شہروں کے ایک ایک کونے میں بھانتی بھانتی دھرم کی سماجوں کے جھنڈے لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ پھر کیا باعث ہے۔ کہ بھارت ورش نرک دھام بنا ہوا ہے کیا باعث ہے۔ کہ باوجود دھرم کے زبانی اظہار کے باوجود دھرم سمبندھی انگنت لکچروں کے باوجود دھارمک رسالوں کے گلی گلی فروخت ہونیکے دکھ کا ایک ہیبت ناک آوازہ ہر روز بھارت ورش سے نکلکر انترکش میں پھیلجاتا ہے۔ پرشن بڑا گمبھیر ہے۔ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ لیکن جواب ایک جملے میں آسکتا ہے۔ دھرم کا آچرن کرنا ہی سورگ کا سادھن ہے۔ بزرگ منو کہتا ہے۔ کہ دھرم رکھشا کیا ہوا منشیہ کی رکھشا کرتا ہے لیکن جس شخص نے کہ دھرم پر چوٹ لگائی وہ خود بخود چکنا چور ہوجاتا ہے۔ بھارت ورش باوجود دھرم کی بے شری پکار کے ہی سورگ دھام کیوں نہیں بنتا۔ اسلیئے کہ بھارت نواسی دھرم کا آچرن نہیں کرتے۔

جن کے سپرد دھرم کی رکشا کیجاوے وہی دھرم پر چوٹ لگادیں۔ تو پھر دھرم کہاں ٹھہرسکتا ہے۔ ڈاکٹر پرمانند جی لاہور آریہ سماج کے منتری ہیں۔ ہمارے پرم مترہیں۔ اُنکے پتا کے دیہانت ہونیکی خبر سنکر ہمیں بڑا رنج ہوا تھا۔ لیکن ہمارا رنج اس سے بھی زیادہ بڑھ گیا جبکہ ہم نے سنا کہ ہمارے بھائی نے کمزوری کے باعث اپنی ڈاڑھی مونچھہ منڈوا ڈالی۔ لالہ لال چند ایم اے کے پتا کے دیہانت ہونے پر بھی انکی طرف سے بھی یہی عمل سرزد ہوا تھا۔ جسکے باعث کہ آریہ پترکا نے آسمان سرپر اوٹھالیا تھا۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ لالہ لال چند کا یہہ عمل ٹھیک تھا۔ ہم نے خود لالہ لال چند کے اس عمل پر انہیں شرم دلائی تھی۔ لیکن افسوس کہ ڈاکٹر پرمانند کی نسبت آریہ پترکا نے ایک لفظ نہیں لکھا۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ زبانی دھرم کے اقرار سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ جبکہ اُس دھرم کو عمل میں نہ لایا جاوے۔ ایک آریہ سماج کے منتری کا اویدک کارروائی کرنا کچھہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ ڈاکٹر پرمانند نے لاہور آریہ سماج کا منتری پدگرہن کرکے گویا یہہ یقین دلایا تھا کہ ویدک دھرم کی لاہور نگر میں رکشا انکے سپرد ہے۔ لیکن افسوس کہ وے اپنی ذمہ داری کو بالکل بھول گئے۔ ہم نہیں سمجھہ سکتے۔ کہ ہمارے بھائی نے جب ایک معمولی موقعہ پر اسقدر بزدلی دکھائی ہے۔ تو بڑی بڑی مخالفت کے موقعوں پر وہ ویدک دھرم کی رکھشا کیونکر کرینگے جہاں ہم ڈاکٹر پرمانند کے بہت سے ذاتی وصفوں کی تعریف کرتے۔ اور انکے ساتھہ انکے رنج میں پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ وہاں انکی اس اویدک کارروائی پر اظہار افسوس کیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہم نے بڑے افسوس سے ابھی دنوں سنا۔ کہ لالہ دنی چند ایم اے

ستری آریہ سماج امرت سر کے پتا کا دیہانت ہوگیا۔ لیکن کیسے شوک کی بات ہے۔ کہ ہمارے امرتسری بھائی نے بھی ڈاکٹر پرمانند کی ہی پیروی کی۔ ہا! بھارت ماتا! تو کیسی ابھاگن ہے۔ ودیشیوں کے ہاتھوں کی چوٹوں پر چوٹیں تو نے سہیں۔ اور اُف تک نہ کی۔ لیکن اپنے سپتروں کی چوٹیں تجھ سے کب برداشت ہوسکینگی ابھاگن ماتا! بڑے سپوت چلدیئے۔ تجھے منجدھار میں چھوڑ گئے۔ اب کپوتوں سے تیرا پالا پڑا ہے۔ کنتو مت گھبرا پیاری ماتا! اسوقت بھی ایسے نوجوان موجود ہیں۔ تو تیری حالت زار پر خون کے آنسو بہا رہے ہیں انہیں کسی لوگیہ ہونے دے۔ پریم سے انکی رکھشا کر۔ وے تیرے آنسو پونچھیں گے۔

مقابلہ ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے۔ لیکن مقابلہ کیئے بنا تمہیں نکشا بھی کیسے ملسکتی ہے ایک طرف جہاں لالہ لعل چند اور رُو الٹر ہانند کے رہنے کے آدمیوں کی حرکتوں پر جہاں ہمیں افسوس آتا ہے۔ وہاں وزیرآباد آریہ سماج کے اُن ممبروں کی دلیری جنہیں کہ شائستہ بول چال میں معمولی آدمی کہا جاتا ہے۔ ہمارے دلکو ڈھارس دیتی ہے۔ کیا ہمارے لاہوری بھائیوں نے کبھی بھی اُن مشکلوں کا اندازہ لگایا ہے۔ جنمیں سے کہ اُنکے وزیرآبادی بھائی صحیح وسالم اپنے دہرم کی رکھشا کرتے ہوئے نکل آئے ہیں۔ آریہ پرشو! دہرم کی رکھشا کرو۔ کیونکہ اگر تم نے دہرم پر ایک بھی چوٹ لگائی تو نشچہ جانو۔ کہ مارا ہوا دہرم ہم سب کا ستیاناش کردیگا۔

دہرم کے دو پہلو ہیں۔ ایک اگر تبیہ کرموں کا تیاگ۔ دوسرا کرتبیہ کرموں کا پالن۔ جبتک کہ کرتبیہ کرموں کا پالن نہیں کیا جاتا۔ تب تک دہرم انتی نہیں کرتا۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھکر آریہ سماج کے اُپ نیموں میں سبھاسد پدوی کا ادھکار اُسکے لیئے مخصوص کیا گیا تھا۔ جو کہ علاوہ اپنی ماہوار آمدنی کا سواں حصہ چندہ دینے کے گیارہ مہینوں تک شُدہ آچاری بھی رہ چکے ہوں۔ لیکن کیسا افسوس ہے۔ کہ مہرشی دیانند کی آنکھیں موندتے ہی اس ضروری نیم کو بالکل نظر انداز کردیا گیا۔ آریہ سبھاسد تو ایک طرف رہے۔ اسوقت آریہ سماجوں میں ایسے پردھان اور منتری موجود ہیں جو کہ اپنے کرتبیہ پالن کرنے کے وقت ہمیشہ پھسل پڑتے ہیں۔

ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماجوں کی توجہ پھر اس طرف بڑے زور سے دلادیں۔ ہمارے کلچرڈ بھائیوں نے تو اپنے سماجوں کا دروازہ ہر قسم کے اتیاچاریوں کے لیئے چوپٹ کھولدیا ہے۔ اور اُنپر تو ہماری زبردست سی زبردست اپیلیں بھی کچھ اثر پیدا نہیں کرسکتیں لیکن کلچرڈ سماج ہیں ہی کتنے۔ وے سب انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ ہم پنجاب کے آریہ سماجوں سے جنکی تعداد کہ سو سے کم نہیں ہے اپیل کرتے ہیں۔ کہ اپنے گھر کی پڑتال کریں۔ ادھکاری بہدر پُرشوں کو بنادیں جو کہ خود ویدک نیموں کے پالن کرنے میں درڑہ ہوں۔ اور اس طرح پر دوسروں کے لیئے بھی رہنمائی کا کام کرسکیں۔

آجکل پھر کلچرڈ دیش بھگتوں نے آریہ سماجوں کو درپردہ گمراہ کرنے کا کام جاری کیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو عموماً اور آریہ سماجوں کو خصوصاً معلوم ہوگا۔ کہ میلارام ایک شخص آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے گانو میں اپدیش کیا کرتا تھا۔ اُس شخص کو دس روپیہ ماہوار تنخواہ لالہ بالکرام ٹھیکہ دار دیا کرتے تھے۔ پارسال بھارت شدہ میں شایع ہوا۔ کہ لالہ میلارام جواکھیلتا ہے۔ ہم نے تحقیقات شروع کی۔ معلوم ہوا۔ کہ میلارام نے کچھ روپیہ لالہ بالکرام سے دہوکھہ دیکر لیلیا ہے لالہ صاحب نے اُس سے ما۔ کا تمسک لکھا کر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو دان دیدیا۔ میلارام کو موقوف کیا گیا۔ کچھ عرصہ تک وہ ٣ یا ٤ روپیہ تک کا وظیفہ مانگتا رہا لیکن چونکہ اُسکی یوگیتا کا وشواس سبھا کی ادھکاریوں کو نہ ہوا۔ اِسلیئے اُسکی درخواست منظور نہوئی۔ پھر معلوم ہوا۔ کہ ١٠ یا ١٥ روپیہ ماہوار دینا کرکے کلچرڈ انارکلی سماج کے ادھکاریوں نے اُسے درپردہ آریہ سماجوں کو بہکانے کی ڈیوٹی پر مقرر کیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جالندھر چھاؤنی اور نونگ آباد آریہ سماجوں کے ادھکاریوں کے پاس جاکر میلارام نے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی نسبت بہت کچھ غلط بیانیاں کی ہیں۔ اسلیئے ہم آریہ سماجوں کو خبردار کرتے ہیں۔ کہ یہ شخص آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ انس پرچارکوں کا ملازم ہے۔ اور اُسکی ڈیوٹی آریہ سماجوں کو جھوٹ سچ بول کر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے علیحدہ کرانے کی لگائی گئی ہے۔ اِسلیئے آریہ سماجوں کو مناسب ہے کہ اگر یہ شخص اُنکو کچھ بدظن کرنا چاہے تو

بھا کے ادھکاریوں سے خط و کتابت کرکے پہلے
دریافت کیے بغیر کوئی کارروائی نہ کریں۔ اسکے
ساتھ ہی ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کے موجودہ اپدیشکوں کی فہرست چھاپ
دیجاوے۔ تاکہ آریہ سماجوں کو کسی قسم کا دھوکھہ
نہ لگے۔ اپدیشکوں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) شریمان پنڈت آریہ منی جی تو رخصت پر
گئے ہوئے ہیں۔
(۲) شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر
(۳) شریمان پنڈت پورن انند جی۔
(۴) شریمان برہمچاری برہمانند جی آنریری اپدیشک
(۵) شریمان پنڈت کرپارام جی آنریری اپدیشک
(۶) پنڈت گنپتی شرما جی۔
(۷) پنڈت لال من جی۔
(۸) پنڈت رام رتن جی
(۹) پنڈت کرپارام جی بھیرہ نواسی۔

انکے علاوہ پنڈت آتمارام بھی پرچار کرتے
تھے۔ لیکن اب وزیرآباد آریہ سماج کی
درخواست پر انہیں وہاں رخصت کیا گیا تھا
مگر کیم جون کو بیمار ہو جانے کے باعث جالندھر
میں واپس آگئے ہیں۔ آئندہ کے لئے جب
کوئی نئے اپدیشک مقرر ہونگے۔ انکی نسبت
بھی اطلاع سبھا سے دریافت کرکے دیجایا
کریگی۔

اشتہار

ایک بھائی کا رفاہ سماج کی جانب سے کھولنے کا وچار ہے
جن صاحبوں کو بنانے کی ترکیب یاد ہو۔ اور رسالے جس جگہ
سے نکلتے ہوں مطلع فرماویں۔ ۲ پارچے دیسی جو
سماجوں کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہیں۔ انکے نمونے مع
نرخ ہمراہ بھیجیں۔ آپکا آریہ بھائی۔ اپدیشک منتری آریہ سماج
حیدرآباد دکن

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

تیرہ ہندو مسلمان ہوئے

جناب ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک۔
نمستے۔ میں نے نہایت افسوس کے ساتھ آریہ ورت
مطبوعہ ہفتہ گزشتہ یعنی اس تحریر کی تاریخ
کے قبل کے پرچہ میں ایک مراسلت دیکھی۔
جس میں ایک اردو اخبار کے حوالہ سے لکھا ہے
کہ خاص شہر بمبئی میں دو تین ماہ کے عرصہ میں
فلاں مولوی واعظ کے وعظ سے تیرہ (۱۳) ہندو
مسلمان ہوئے۔ جناب ایڈیٹر صاحب اگر یہ
بات صحیح ہو تو کیا حیرت کا مقام نہیں ہے
کہ خاص بمبئی سے عظیم شہر میں جہاں اکثر ہندو
باشندگان بھاٹیے ہیں۔ علاوہ اسکے یہاں آریہ
سماج بھی موجود ہے۔ سناتن دھرمیوں یعنی
پورانک مت والوں سے تو ہرگز امید نہیں ہے
کہ وہ اس خواب خرگوش سے جلد بیدار ہونگے
اور اپنے بھائیوں کو دوسرے مذہب کی
غلامی سے بچائینگے۔ انکی آنکھیں تو خواب
غفلت سے اسوقت کھلینگی۔ جبکہ بالکل
ہی خانہ برباد ہو جائیگا لیکن مزید افسوس تو یہی
آریہ سماج کی کم توجہی پر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں
باوجودیکہ معقول سرمایہ ہو۔ اور متعدد فاضل
اپدیشک ہوں۔ اور قوم کو (ہندو قوم) برباد
کرنے والے حملوں کا جواب باصواب دیا جائے
اور غلامی سے اپنے بھائیوں کو نہ بچایا جائے میں
امید کرتا ہوں۔ کہ بمبئی آریہ سماج ضرور اس
طرف توجہ کریگی۔ اور میں اسی کے ساتھ یہ
بھی امید کرتا ہوں۔ کہ ان بیچارے ناواقفین
کو صداقت سے مطلع کرنے کی کوشش بھی کریگی
جناب ایڈیٹر صاحب۔ میں آپکی خدمت میں
یہ بھی عرض کرنا اسوقت بے موقعہ خیال
نہیں کرتا ہوں۔ کہ ہمارے ناواقف ہندو
بھائی یعنی پورانک مت کے پیرو اسی وقت
ان حملوں سے محفوظ ہونگے۔ جبکہ وہ اپنے
وید دھرم سے واقف اور حملہ آور مذاہب کے اصولات
سے ماہر ہو جاوینگے۔ اور انکو دونوں مذہب کے
مقابلہ کرنے کا سامان مل گیا۔ یہہ کام جبتک
ہمارے پنڈت لیکھرام جی اپنے دست مبارک
میں نہ لیں۔ انجام پذیر ہونا۔ شاید مشکل
ہوگا۔ چونکہ پنڈت جی موصوف کو محمدی
مذہب سے کماحقہ آگاہی ہے۔ لہذا اگر وہ براہ
دھرم رکشا تھوڑی محنت صرف فرماکر چھوٹے
رسالے دونوں مذاہب کے تقابلہ کر کے طبع
فرماویں۔ تو ہر مقام کے لوگ آپکے ممنون ہونگے۔

آپکا نمر ایک خیرخواہ آریہ قوم
ر۔ د از حیدرآباد دکن

پشاور

بذریعہ ورہ مہاشہ جی ایڈیٹر صاحب
نمستے
۱۶۔ جون ۱۸۹۶ء کو بوقت شب شری مہتی
دھرم پتنی بابو سندر سنگھ صاحب پلیڈر پشاور
سرگباش ہوئی۔

دیو بابو صاحب ممبر سماج نہیں ہیں۔ ہاں سہایک ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انکی دھرم پتنی کے خیالات پورے پورے آریہ سماج کے تھے اسواسطے مرتک سنسکار ویدک ریتی سے پورا پورا کیا جاوے۔ سفید صندل ایک سو چار سیر انگریزی بازار سے خریدنے کی تجویز ہوئی۔ گھی وغیرہ ساگری سنسکار ودھی کے موجب۔ صندل صرف ۸۵ سیر بازار سے ملا۔ باقی سب ساگری پوری خریدی گئی۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ بہت لوگ اس ماتم میں شریک تھے۔ اور یہی بھی شمشان بھومی میں اسی وقت پہنچا۔ یہ ستھری اتم پتی برتہ شانت سوبھاؤ کی شری متی تھی۔ کل یگ کی دیوی کے اوتار والی دھرم شیلا تھی۔ کنیا پاٹھ شالاؤں کی بڑی معاون تھی ہوا استری دھرم کے شنیر لواہ کی امداد میں بعد ست اپدیش کرتی۔ گو رکھی میں گرنتھ صاحب پڑھتی تھی۔ شاستری لیکت سماج کے اکثر جلسوں میں آتی تھی۔ آخیر وقت میں پوری بھگت تھی سست بولنا آسکی ڈیوٹی تھی۔ غریبوں کی پرورش آسکا مقدم کام تھا۔ سچ بولنا آدمی ست کرم میں آسکا نمونہ ہیں۔ آخری سوانس تک ایشور کے گن لیتی اور پتی کو پرم دھام کو سدھار رہی تھی۔ بس زیادہ تعریف کی گنجائش نہیں۔ پتی برتہ بھاؤ دھرم کی بردھی ستن سچار آدمی میں عامل تھی۔ اور اس زمانہ میں ایک اُن ست بھگتوں گمنی آدمی کے پیرو کا نمونہ تھی۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ایسی ست وگتی ستریاں اس بھارت ورش میں ہوں۔ کہ بھارت ورش کے دکھڑے دور ہوں۔ اس پاک دامن ایشور بھگتنی کے ماؤں کو ایشور شانتی دیوے۔

(۲) کل شام کو رائے بہادر لور بندہ مل صاحب کے کنبہ میں جو برہم سالہ ہے۔ اسمیں مسماۃ راجدیوی بیوہ ہوا کھتری نے آٹھ ذاتی سکہ کوری۔ اور گوروت سنگھ کھتری آٹھ ذاتی سکہ کوری کا پنر وواہ ہوا۔ بڑی خوشی سے دونوں نے منظور کیا۔ دونوں کی عمر جوان ہے۔ بلکہ آنکے ورثا بھی اس سے خوش ہیں۔ بھائی امر سنگھ صاحب نے گرنتھ صاحب سے آنند پڑھکے پنر وواہ کرایا۔ بہت لوگ جمع تھے۔ ایک حاضرین کا متخطی محضرنامہ تحریری اس استری اور پرش کو دیا گیا۔ ایشور جلد وقت لاوے۔ کہ ہر بیواؤں کا کشٹ کاٹا جاوے۔

داس سیتا رام

رپورٹ

شری یت سمپادک جی۔ نمستے۔ سناتن دھرم سبھا رڑکی کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱- جون ۱۸۹۵ء کا مقرر تھا۔ شہر میں افواہیں اڑنے لگیں اور سناتن دھرمیوں نے ایک شور برپا کر دیا۔ کہ شاستر ارتھ آریہ سماج کے پنڈتوں کے ساتھ اب ہوگا شہر کے بچہ بچہ کے منہ سے شاستر ارتھ شاستر ارتھ کی صدا نکلتی تھی۔ صداقت کے پیرو کار اور وید کے جان نثار کیا اس سے دبگئے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اب اس حالت کو دیکھکر بجائے اسکے کہ ہندو دھرم والوں کی طرف سے مباحثہ کے واسطے چیلنج کا انتظار کیا جاوے۔ آریہ سماج کی طرف سے ہندو سبھا کو ایک چیلنج بدیں مضمون دیا گیا۔ کہ اگر آنکو شاستر ارتھ کرنا منظور ہے تو آریہ سماج بھی اپنے پنڈتوں کو بلا لیوے۔ اور ادھر شریمان پردھان شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ ٹھیک ٹھاک کر لی تھی کہ اگر مقرر ہو گیا۔ تو وہ کسی پنڈت کو ادھر ضرور روانہ کیجئے۔ بلکہ امید یہاں تک والی۔ کہ وہ خود اس موقعہ پر رونق افروز تشریف لاوینگے۔ جبکہ آریہ سماج رڑکی کے آپکی ازحد شکور ہے خبر کا پہونچنا کیا تھا۔ بس غضب تھا۔ اس سے جن زبانوں نے شاستر ارتھ کا شور مچا رکھا تھا۔ اب مجال ہے۔ کہ ان سے شاستر ارتھ کا نام تک بھی نکلے۔ جواب ملا۔ کہ یہ سالانہ جلسہ ہے۔ اسواسطے ہم شاستر ارتھ کرنا نہیں چاہتے۔ یہ بلک ہیں۔ یہ خط پڑھکر سنا دیا تاکہ کوئی شخص آریہ سماج کو قصوروار نہ ٹھہرائے تمام شہر انکو شرمندہ کرنے لگا۔ جب ان کی ناک میں دم آگیا۔ تو اور ایک چال چلی۔ یہ کہنے لگے۔ کہ آریہ سماج اپنے پنڈتوں نے منقول کر رکھا ہو۔ تو کسی پنڈت مہاشہ کو بلا لیا جاوے مگر زیادہ تنخی مارنے والوں سے اسکا جواب یہ کہ پروگرام پہلے ایک دن دیا جاویگا۔ کیا کریں بیچارے ہندو سبھا والوں کے دلوں میں آریہ سماج کی پول کھلنیاں اور ویدک پرمان گھر کر چکے تھے انہوں نے سوچا۔ کہ پہلا سالانہ جلسہ ہے کہیں قلعی نہ کھل جاوے۔ اور پھر رڑکی میں سبھا کے پاؤں جمنے بھی مشکل ہو جاویں۔ جب اس طرح پر کچھ بنتا نہ دیکھا۔ تو خاموش ہو رہے۔ پروگرام کے وعدہ کا دن بھی آگیا۔ مگر پروگرام نہ ملا۔ آخر اگلے دن انسے خود زبانی پروگرام مانگا۔ ایک کاغذ پر تین بجے شام سے لیکر چھ بجے تک مختلف لکچر ہونگے لکھکر ہمکو دیدیا گیا۔ اور سوم ناتھ صاحب پردھان سے بذریعہ چٹھی دریافت کیا۔ کہ اس جلسہ میں کوئی دھرم چرچا کا بھی وقت رکھا گیا۔ کہ نہیں۔ اسکا جواب پنڈت دینا ناتھ

(پنڈت سیر کشن - پنڈت دینہ یال - پنڈت رام مل
ہوشیارپور ہی آئے تھے -) بید ودیا کرم سنسکرت کے
ودوان ہیں - ہم لیلی بحث نہیں کرینگے - ہم دلیل کو
ہیچ سمجھتے ہیں - اور حالت ایکے لکچروں کی یہہ تھی
کہ تین دن تک وہ تقریباً گھنٹہ گھنٹہ تک بولتے
رہے - سوائے دلیل کے وید شاستروں کا پرمان ایک
بھی نہیں دیا - ہاں گیت ضرور کوئی نہ کوئی آپ
لکچر میں گایا کرتے تھے - شاید گیتوں کو ہی اپنے
پرمان سمجھا ہو - راس دھاریوں کی طرح سے ہاتھ اٹھانا
اور چورن والوں کی طرح سے ڈھری کے چورن
کے مرتھ پھل کے سمان تعریف کرنا) ست بچن کے
دلوں کو لبھا رہا تھا - لکچر کیا تھے بس بیچارے
مرحوم پر اپکا مہارشی کو گالیاں کی بوچھاڑ تھی
لالہ سومناتھ جی صاحب پنڈتوں کے لکچر میں
پر لوٹ لے آیا کرتے تھے - جب حالت دیکھی
کہ شاستر ارتھ ہند دھرم سبھا نے منظور نہ کیا - اور
انہوں نے کوئی وقت دھرم چرچا کا نہیں رکھا
اور لکچروں میں سوامی جی کو گالیوں کے سوا اور
کوئی بات نہیں کرتے - تجویز کیگئی کہ ان کے
لکچروں کا جو کہ سروسادھارن کو دھوکہ دینے
والے ہیں کھنڈن کیا جاوے - پنڈتاں کو
بازار میں ایک چوبارہ میں اوتار دیا گیا تھا
کھنڈن کے واسطے عین اس چبارہ کے نیچے
ایک آریہ ممبر کی دوکان تجویز کیگئی - ٢٠ -
جون کی شام کو جب جلسہ کی کارروائی
ختم ہوچکی - تو آریہ سماج کی طرف سے ایک
منادی کرادیگئی - کہ چونکہ آریہ سماج والوں
کو جلسہ میں سوال جواب کا موقعہ نہیں ملا -
اسواسطے ان باتوں کا کھنڈن آج فلاں جگہ
ہوگا - لوگ جوق در جوق آنے لگے
پہلے دو بھجن گائے گئے - پھر لوگ دس بجے تک

لالہ سومناتھ نے لکچر شروع کیا جن دلائل
سے پنڈت دینہ یال نے مورتی پوجا سدہ
کی تھی - ان دلائل کا بڑی پرزور یکتیوں کے
ساتھ کھنڈن کر دیا گیا - لکچر پونے گیارہ
بجے تک رہا - لوگ بڑے پریم سے سن
رہے تھے - کیا مجال تھی - کہ دم بھی زور
سے لیجاویں - حاضری چار سو آدمی کے
قریب تھی - لکچر بہت ہی موثر رہا - یا وہ
کہیئے کہ بیچارے پنڈتوں نے جو ١٩-٢٠
جون دو دن محنت کر کے لوگوں کے دلوں پر
نقش کیا تھا - وہ لالہ سومناتھ اپنی تھوڑی
مگر پر زور اور مدلل تقریر سے سب اڑا دیا
گیا اسوقت پنڈت صاحبان سو گئے تھے
اسکے بعد لالہ صاحب نے پرانوں کی ناپاک
تعلیم اور گناہ آلودہ تعلیم کا خاکا لوگوں
کے سامنے کھینچکر دکھلایا - اور انکے دلوں پر
نقش کردیا - کہ ان باتوں کا پنڈت لوگ
کوئی جواب نہیں رکھتے - اسوجہ سے بحث
سے کنارہ کرتے ہیں - پنڈت دینہ یال
کو پکار کر کہہ دیا گیا تھا - کہ آؤ ان باتوں کا
جواب دو - اسپر جواب تو دینا درکنار تھا
وہ وہاں سے چلے ہی گئے - لکچر بہت ہی
کامیابی کے ساتھ ختم ہوا - اگلے روز
ہم خود لکچر سننے نہیں گئے بازاروں میں
ایک اشتہار بدیں مضمون چسپاں کردیا گیا
کہ سناتن سبھا نے شاستر ارتھ منظور
نہیں کیا - اگر پنڈتاں (دینہ یال سیرکشن
رام مل) کو منظور ہے - تو بذریعہ اشتہار
اسکا جواب دیں - آریہ سماج کو شاستر ارتھ
کرنا منظور ہے - ہم اپنے پنڈتوں کو بلالینگے
جسکا جواب آپ نے کچھ نہیں دیا - بلکہ سبھا

میں یہہ بات کہی کہ پنے منڈی - پنڈ دادن
وغیرہ جگہوں میں بہت شاستر ارتھ کرکے
ہرائے - چنانچہ پنڈت لیکھرام کی تحریر میرے
پاس موجود ہے - کہ بے شک میں پنڈت
دینہ یال سے ہار گیا - اب شاستر ارتھ نہیں
ہوگا - خیر ٢١ - جون کو سب پنڈتاں نے
شرادھ ثابت کرنیکی کوشش کی - ادہر ہوا
بوا پر بہت زہر اگلی - آریہ سماج کے ایک
سبھا ایک نوٹ کرتے رہتے - رات کو اسکا
کھنڈن کرنا تھا - منادی کرادیگئی - دریا
عین اُس چبارہ کے نیچے تجویز کیگئی - ہاں
جسوقت کہ منادی ہوگئی تھی - اسوقت پنڈت
دینہ یال نے خاص اپنے منہ سے یہہ بات
کہی - کہ ادہر یہاں کے آریہ بڑے فتنہ ہیں
ابھی ہم نے دھولی باندہی نہیں اور جھٹ
منادی پٹوادی - یہاں دال نہ گلیگی شکر
ہے - کہ آریہ سماج کی طاقت کو پنڈت صاحب
نے مان لیا - ٢١ - جون کی رات کو جبکہ لکچر
کی تیاریاں ہو رہی تھیں - سناتن سبھا والوں
نے چاہا - کہ آج کے لکچر میں کوئی نہ جانا پاوے
اسواسطے انہوں نے ٥٠ قدم کے فاصلہ پر
(قانوناً سو قدم کا فاصلہ چاہیئے تھا) دیوان
بچھوا کر لڑکوں کے پیروں میں گھنگرو ڈلوا کر
طبلہ کھڑکوانا شروع کردیا - اور لوگوں کو
وہاں لیجانے کی کوشش میں دس بارہ
آدمی مقرر کردیئے گئے - لوگوں کی توجہ
گھنگروؤں کی طرف بہت زیادہ معلوم ہوتی
تھی - ہمارے دلمیں خیال تھا - کہ آج کل کی
طرح کامیابی حاصل نہ ہوگی - کیونکہ سناتن سبھا
والے زبانی بھی کہتے پھر رہے تھے کہ دیکھیں
آج کس طرف آدمی زیادہ جاتے ہیں -

پہنچا دیا۔ اِس واقعہ کو کوئی مہینہ ہوا ہوگا۔ چونکہ سایل نے اپنی خوشی سے بپتسما نہیں لیا تھا اِس لیے اُسکو سخت افسوس ہوا۔ اور اپنے کام پر تاسف کیا۔ اب ۱۵ یوم سے اُسنے نوکری چھوڑ دی ہے اور اب شُدھی کا خواستگار ہے۔ وہ تہ دل سے چاہتا ہے۔ کہ اُسکو شُدھ کیا جاوے۔ وہ کُل میں ہی درد بحالت بیتجا رہا ہے۔ چنانچہ بعد قلمبندی بیان بالا براہ مفید احتیاط واسطے دریافت حال چلن گنگشا داس مذکور دو خطوط والیان نامبردہ کے نام بھیجے گئے۔ چنانچہ بابو کانشی رام صاحب سٹیشن ماسٹر گیلا والہ کا خط جو کہ گنگشا داس کا حقیقی چچا ہے۔ واقعہ ۲۳۔ ماہ جون ۱۸۹۵ء کو موصول ہوا جسمیں اُنہوں نے خواہش شُدھی شخص مذکور ظاہر کی۔ مگر اِس خط کے آنے سے پہلے ہی سایل کی شُدھی ہو چکی تھی۔ کیونکہ حالات چال چلن امرتسر ہی میں معلوم ہو گئے تھے پس بعد دریافت امور ضروری اُسکے شُدھی بطریق ذیل عمل میں آئی۔ حسب اجازت پنڈت تلسی رام صاحب سایل کو گنگا* پر بھیجا گیا۔ جہاں اُس نے حسب ہدایت پنڈت صاحب موصوف برت رکھے۔ اور جب بعد فراغت و انصرام وہی اِس کام کے امرتسر واپس آیا۔ تو آریہ سماج امرتسر میں ہون کروانے ہون کے اُسکو شُدھ کیا گیا۔ اور اُسکے ہاتھ سے مٹھائی از قسم لڈو صاحبان حاضرین نے نوش فرمائے۔ اور بذریعہ ایک شُدھی پتر کے سایل کو اپنے چچا بابو کانشی رام جی کے پاس روانہ کیا گیا۔ اِس دھرم کاریہ میں بھائی مہتاب سنگھ صاحب عرضی نویس عدالت خفیفہ امرتسر بہت ہی دھنباد کے یوگیہ ہیں۔ جنہوں نے چند روز تک سایل کو اپنے پاس رکھا۔ اور اُسکی خوراک وغیرہ کی خبرگیری کی۔ اور اُسکے اخراجات شُدھی کچھ اپنی گرہ سے اور کچھ بذریعہ چندہ مہیا کر کے صرف کیے۔ اور اِس نوجوان برہمن بیس سالہ کو عیسائی مت میں گرنے سے بچا لیا۔ ایشور ہمارے سب دیشی بھائیوں کو پرُاپکار میں شُبھ پریرنا کریں۔

آپکا داس
موہن لال شرما

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
حصار سماج کے قابل توجہ

ستدھرم پرچارک مطبوعہ ۱۶۔ نومبر ۱۸۹۴ء میں لالہ چورامنی صاحب وکیل و منتری آریہ سماج حصار کی طرف سے رزولیوشن نمبر ۳ (جو کہ حصار سماج کی ۱۶۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کی انترنگ سبھا میں پاس ہوا۔) ممن الہجت چھپا تھا۔

رزولیوشن نمبر ۳

کہ جس تاریخ تک باضابطہ طور پر دوسری پرتی ندھی سبھا قایم نہیں ہوئی تھی۔ اُس تاریخ تک کا چندہ اُس پرتی ندھی سبھا کو بھیجا جاوے۔ جسکے پردھان لالہ منشی رام جی ہیں۔

اسکے مطابق دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے تاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۹۵ء کو چِٹھی نمبر ۷۴۹ اور تاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۵ء کو چِٹھی نمبر ۷۹۹ اور تاریخ ۸ مئی ۱۸۹۵ء کو چِٹھی نمبر ۱۰۲۹ برائے طلبی وشانتی سکرٹری صاحب آریہ سماج حصار کے پاس بھیجے گئے لیکن آج تک رقم مطلوب لالہ صاحب موصوف نے ارسال نہیں کی۔ اب لالہ صاحب کی توجہ بذریعہ اخبار ہذا اپنے وعدہ کے پورا کرنے کی طرف دلائی جاتی ہے امید ہے۔ کہ منتری صاحب جلد وشانتی بقیہ ارسال فرماوینگے۔

راقم
آتمارام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت پورنانند جی اوپدیشک نے ۲۱ مئی سے شیخوپورہ میں ۲۵ تک ہر روز کتھا کی۔ حاضری روزانہ ۳۰ کے قریب ہوتی رہی۔ ۲۶ کو اوپدیش دیا۔ ۲۷ کو پنڈی تشریف لے گئے ہوئے۔ ۲۸ سے ۳۱ مئی تک پھر کتھا کی۔ یکم جون کو ویاکھیان دیا۔ شروتا ۶۰ تھے۔ ۲۔ جون کو ویاکھیان دیا۔ ۳ سے ۸ جون تک کتھا کی۔ شروتا ۸۰ کے قریب ہر روز آتے رہے۔ ۹۔ کو ویاکھیان دیا۔ تعداد شروتا ۸۰ تھی۔ ۱۰۔ ۱۱۔ جون کو کتھا کی۔ ۱۲۔ کو دھرم چرچا ہوتا رہا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۱۳۔ کو کتھا۔ شروتا ۲۵ تھی۔ ۱۵۔ کو کتھا کی۔ ۱۶۔ کو اوپدیش دیا۔

مسٹر ڈیول اوپدیشک نے ۳۱۔ مارچ کو حیدرآباد سندھ میں پرارتھنا کی اور سرمن دیا۔ ۵ اپریل کو ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۱۰۔ کو ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے ۱۱۔ کو بازار میں لکچر دیا۔ ۱۳۔ سے ۱۸۔ اپریل تک جیکب آباد میں ہر روز ایک ایک لکچر دیا۔ ۲۰۔ کو ہمایوں میں ویاکھیان دیا۔ ۲۲۔ کو شکارپور میں اوپدیش دیا۔ ۲۳۔ کو ویاکھیان دیا۔ ۲۴۔ کو رکھیں ویاکھیان دیا۔ ۲۵۔ کو گھوٹکی میں ویاکھیان دیا۔ ۲۸۔ کو لڑکانہ میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۲۹۔ کو بہرواں لکچر دیا۔

پنڈت رام تن اوپدیشک نے ۲۔ جون کو لدھیانہ میں جج صاحب کے پُتر کے اُپنین سنسکار کرانے

*چونکہ پنڈت تلسی رام جی سناتنسٹ ہیں۔ اُنہوں نے اپنے عقاید پر سدھ ہونے والے شخص کو گنگا سنان کے لیے بھیجا تھا لیکن آریہ سماج کا اِس میں کوئی خیال نہیں۔ ۱۲

میں شامل ہے۔ ۳۔کو مالیر کوٹلہ میں پرشنوتر ہوئے۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۴۔کو چھوہر (مالیر کوٹلہ) میں ایک اپدیش دیا۔ ۴۰ شروتا تھے۔ ۵۔کو ویاکھیان ۶۔کو اپدیش دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۷کو۔ دوگھم (کوٹلہ) میں اپدیش دیا۔ حاضری ۴۰ تھی۔ ۸۔کو ویاکھیان دیا شروتا ۶۰ تھے۔ ۹۔کو جھبینی (لدھیانہ) میں ایک اپاسنا کرائی اپدیش دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ اسی دن یہاں ایک نیا سماج قائم ہوا۔ اور ۸۔آدمی اس سماج کے ممبر بنے۔ ۱۰۔کو چھوہر (کوٹلہ) میں ویاکھیان دیا شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۱۔کو اپدیش دیا۔ حاضری ۶۰ تھی۔ ۱۲۔کو جبانا (پٹیالہ) میں ایک اپدیش دیا شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۳۔کو اپاسنا کرائی۔ اپدیش اور ویاکھیان دیا۔ حاضری ۶۰ تھی۔ ایک شخص لبھ سنگھ نامی ممبر بنا۔ ۱۴۔کو اپدیش دیا۔ حاضری ۴۰ تھی۔ اور فردانی (نابھہ) میں ایک اپدیش دیا۔ حاضری شروتا ۵۰ تھی۔

پنڈت دلّو مل اپدیشک نے ۴۔جون کو مخالو آریہ سماج کے منتری کی پتری کا نام کرن او انّپراشن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ ہون وید پاٹھ کیا۔ ۵۔کو رات کے وقت ایک برہمن سے شاستر ارتھ کیا۔ ۶۔کو ترنتارن میں پرارتھنا کرائی۔ ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ کے قریب تھے ۷۔کو ویاکھیان شروتا ۵۰ تھے۔ ۱۰۔کو جوڑا (ترنتارن) میں ایک کتھا کی۔ اور ایک ویاکھیان دیا۔ پرشنوتر ہوئے۔ پانچ چھ ممبر بنے۔ ۱۱۔کو ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک کتھا کی۔ شروتا ۶۰ تھے۔ ۱۲۔و ۱۳۔کو کوکا (ترنتارن) میں ایک ویاکھیان دیا۔ ایک کتھا کی۔ شروتا ۳۰ تھے

۱۴۔ ۱۵۔کو کیرون (ترنتارن) ایک ویاکھیان دیا۔ ایک کتھا کی۔ ۱۶۔کو ترنتارن میں ایک ویاکھیان دیا۔ ایک پرارتھنا کی شروتا ۳۰ تھے۔ ۱۷۔کو مراد پور میں ایک ویاکھیان دیا اور ایک کتھا کی۔

برمھ چاری برہمانند جی اپدیشک نے ۲۔جون کو سید کی سرائے میں ۴ بجے کو ایک ویاکھیان دیا۔ بعد ازاں پرشنوتر ہوئے۔ ۳۔جون کو ایک ویاکھیان دیا۔ ۸۔کو آریہ سماج کوہ مری کے مندر میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۳۰ تھے۔ ۹۔کو ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۳۵ تھے۔ ۱۲۔کو پتن کوہالہ میں پہنچے۔ اور ۱۵۔جون تک وہاں ٹھہر کر ہر روز دو کا نداروں کو اپدیش کرتے رہے۔

پنڈت لیکھرام جی اپدیشک ۸۔جون کو لاہور سے چل کر ۹۔کو منٹگمری پہنچے۔ اور وہاں ۹۔تاریخ کو خوشگوار جیون کے مضمون پر اور ۱۰۔کو سوامی جی کے مشن پر لکچر دیا۔ حاضرین بڑے پریم اور اتساہ سے سروَن کرتے رہے۔ ۱۱۔کی رات کو وہاں سے چل کر ۱۳۔کو سبی پہنچے۔ اور اسی دن شام کو ویدک دھرم کے مضمون پر بازار میں لکچر دیا۔ شروتا گن بڑے پریم سے سنتے رہے۔ حاضری شروتا بلحاظ آبادی معقول تھی۔ ۱۴۔کو وہاں سے چلکر شام کو کوئٹہ میں پہنچے۔ ۱۶۔کو سماج مندر میں دھرم کی تحقیقات کے مضمون پر لکچر دیا۔ حاضری ۳۰۰ کے قریب قریب تھی۔

سماجک خبریں

کوئٹہ آریہ سماج کا دسواں سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۵ء کو بروز سنیچر و اتوار قرار پایا ہے۔ اور سنگ کیرتن ۲۶ کی شام کو ہوگا۔ منتری مہاشے ہمت آریہ بھائیوں اور دیگر ہر ایک مذہبی سبھاسے (جیسے پردھان لالہ فقیر چند جی ہیں) نویدن کرتے ہیں۔ کہ اپنے درشنوں اور اپدیشوں سے سماج ہذا کو شوبھت کریں۔

۱۸۔جون کو لالہ موتی رام صاحب ہیڈ کلرک محکمہ چیف انجنیر کوئٹہ کے پتر کا ویدوں کا گیان میں چوڑا کرم سنسکار ویدک ریتی ۱۸۹۵ء بمو جب سابقہ لالہ صاحب کی قوم والے پیر جیا باں کے مقبرہ کو اس موقعہ جاتے تھے۔ لیکن لالہ موتی رام تو اس موقعہ پر موجود نہیں تھے۔ گر بالکے انہوں نے اس فضول رسم کو توڑ دیا۔

اخبار آریہ گزٹ فیروز پور نے ۲۴۔جون کے پرچہ میں جہاں لالہ گوپالداس جی لیڈر کا اپنے پتر کی شادی پر ۵۰۰ روپیہ کالج اور یتیم خانہ کو دان دینا ظاہر کرتے ہیں۔ کیا خوب ہوتا۔ اگر وہاں پر اتنا بھی لکھ دیتے۔ کہ شادی ویدک ہوئی۔ مگر یہہ کون لکھتا۔ انکو تو یہہ سے ہی مطلب تھا۔

آریہ سماج جھنگ گھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج سرگودھا کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

لالہ لبھو رام جی اتے پرتی مذہبی سبھا میں

خانگی آریہ سماج کی طرف سے پرتی ندھی مقرر ہوئے۔

اجمیر میں سوامی وشیشورانند و برہمچاری نتیانند جی بباعث زیادہ گرمی کے لینا دیوی پہاڑ پر جو کہ بمبئی سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے سیٹھ لکھمیداس کھیم جی بمبئی نواسی کے بنگلہ میں ٹھہرے۔ وہاں سے ہر دو مہاتما اتہار پہاڑی کی سیر کے لیے گئے۔ تو وہاں پر انہوں نے ایک بڑا فاضلانہ اور موثر لکچر دیا جس میں بڑے بڑے سیٹھ و ساہوکار و حکام جو کہ موسم تبدیلی کے لیے گئے ہوئے تھے شامل تھے۔ اور جنہوں نے سوامی جی کی عجب خیز لیاقت دیکھ کر بہت دھنیاد دیا۔

لنڈن میں جو آریہ سماج ہے۔ اسکے منتری دیوان ٹیک چند جی ہیں۔

گوکل کنڈہ نواسی مہاشہ بھوانی شنکر جی کی پتری کا دکن حیدر آباد میں نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ ۵ سرو ویدک کالج لاہور اور ۸ کنیا مہا ودیالہ کو دان ہوا۔

شریمان پنڈت آریہ منی جی آجکل کلکتہ میں زور و شور سے پرچار کر رہے ہیں۔

پلواڑی آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا منشی دینا دیال شرما پردھان۔ لالہ متصدی لعل منتری و خزانچی۔ لالہ لکھمی لعل گپت اوپ پردھان لالہ نانک چند گپت اپ منتری و پستکادھیکش چودھری اودے رام جی۔ راو رگھوبیر سنگھ جی و کنور رگھوبیر سنگھ پرتشٹت ممبران۔

آریہ سماج اجمیر اس شخص کو ایک سو روپیہ انعام دے گا۔ جو کہ ستری شکشا سمبندھی ایک ایسا اوتم لکچر چھپے گا۔ کہ جس سے ستری منڈلی میں کتھا سنائی جایا کرے۔

ڈاکٹر گوبند راو شرما نے اپنی پتری کے بواہ اتسب پر ایک روپیہ آریہ سماج اندور کو دان دیا۔ اور سوامی ودیانند جی نے آریہ سماج میں دو ودیارتھیان ورن آشرم اور دھرم پر دیئے۔

آریہ سماج کلکتہ کے سجن پرش کلکتہ میں ایک اینگلو ویدک کالج کھولنے کا یتن کر رہے ہیں۔ خاصکر شری گپت بابو نریندر ناتھ جی۔ سبھاوک انڈین مرر آپ پورن سہایتا دینی چاہتے ہیں۔

۲۱ مئی ۱۸۹۵ء کو لالہ برج لال جی نے اپنی بھاوج جیو بل کی شرکت قریب [illegible] گوپال سنگھ بیٹا تھا ہے۔ آریہ سماج پیلی بھیت کو دان کر دی۔

لالہ موہن چند جی منتری آریہ سماج علی گڈھ کی دھرم پتنی کا دیہانت ۲۰ مئی ۱۸۹۵ء کو ہو گیا تھا۔ مرتک سنسکار خالص ویدوکت ہوا۔

آریہ سماجوں کی تعداد پنجاب میں ایک سو کے لگ بھگ۔ پشچم اتر دیش میں پانچ سو کے قریب بمبئی پریذیڈنسی میں ۳۰ کے قریب۔ راجپوتانہ میں ۶۰ کے قریب۔ سندھ میں ۲۰ کے قریب بہار میں ۵۰ کے قریب۔ مدراس میں پانچ بنگال میں صرف دو۔ لنڈن میں ایک۔ ریاست میسور میں ایک۔ اس طرح سے آجکل قریباً ۸۰۰ سماجیں ہیں۔

لالہ چاندمل جینی ممبر آریہ سماج اجمیر کی پتری کا باوجود برادری کی سخت مخالفت کے بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ آٹھ روپیہ مختلف طور پر دان ہوئے۔

نصیر آباد میں اجمیر کے آریہ سبھاسدوں کی کوششوں سے نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا اور سماج کی نیو مسٹر شیلی صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع نے اپنے ہاتھوں سے رکھی۔ اجمیر سے ۱۲۵ سبھاسد اس جگہ اس موقعہ پر آئے ہوئے تھے۔

سیدون اپر برہما میں ایک نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا۔ اس سماج کے پردھان پنڈت چھگن لال تلسی رام اور منتری ڈاکٹر لکھمن لال جی ہیں۔

فرخ آباد کے رئیس لالہ گھاسی رام کے پتر کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ ۵ روپیہ ساماجک فنڈ اتیادی میں دان ہوئے۔

آریہ سماج کاسگنج کے پردھان بابو ٹیکا رام جی کے بھائی کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا رائے بہادر سری گپت بابو درگا پرشاد جی فرخ آباد نواسی نے اپنے پتری کے بواہ سنسکار پر ۵ روپیہ ساماجک فنڈات میں دان دیئے۔

آریہ سماج رانچی ۲۳ جون کے ستاہک جلسہ میں حسب معمول گزشتہ ہفتہ کی کارروائی سنائی گئی۔ اور مضمون زیر بحث تھا کہ برہمن وید نہیں ہو سکتے۔ جس کا ثبوت پردھان نے پورا پورا دیا۔ شرادھ وغیرہ کی بابت ایک بنگالی صاحب۔ لالہ جے کشن داس نے چند پرشن کیئے۔ جس کا پردھان نے اتر خاطر خواہ دیکر پرشن کرتا کی پوری پوری تسلی کی۔

انسا ہ انڈین مرر کی کلکتہ میں ایک ویدک کالج قایم ہونیکی تجویز کے حق میں تائید کی اور یہہ بھی رائے ظاہر کی۔ کہ اگر یہہ اختیار آریہ سماج کا پکش لیوے تو بنگال میں ویدک دھرم کی اُنتی بہت کچھہ ہو سکتی ہے۔ اور تجویز ہوئی کہ ۲۴ جون کو سماج کے پستکادھیکش میلہ جگن ناتھ پوری میں ساماجک لٹریچر فروخت

ایک دوکان کھولیں اور سماج کی طرف سے
دو روپیہ کی کتب اور ۲۰۰ نیم بابو بالکرشن کے
دیئے ہوئے مفت تقسیم کریں۔

تازہ خبریں اور رائیں

اخبار شمالی پر ایک اور لائیبل کیس ہوا جو
حبیب مرزا موحد مالک اخبار وزیر ہند سیالکوٹ
نے کیا ہے۔ دارمیوں کی تعمیل جیل خانہ میں
ہوئی۔

ایک امریکن دولتمند مسٹر سمتھ نے کولمبیا
کالج کے لیے ۳۰ لاکھ روپیہ عطا کیا۔

فلاریڈا (امریکہ) میں یہ قانون لوئیر ہوس
میں پاس ہوا ہے کہ کسی سکول میں خواہ سرکاری
یا غیر سرکاری ہو۔ آیں سفید اور سیاہ رنگ
کے طالب علم ایک جگہ اکٹھے تعلیم نہ پا سکیں
اور کوئی استاد جو سفید رنگ کا ہو کالے
رنگ کے طالبعلموں کو نہ پڑھا سکے۔ اور نہ کالے
رنگ کا سفید رنگ کے طالبعلموں کو۔

بنارس میں لوگوں کی طرف سے ایک
کالج کھولنے کی تجویز ہوئی ہے۔ جس کے لیے تین
شخصوں نے قریباً چار لاکھ کی امداد کا وعدہ
کیا ہے۔ اور کالج ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء کو
کھل جاویگا۔

مہارانی صاحبہ میسور نے اپنی راجدھانی
میں ایک سکول بیواؤں کے لیے کھولنے
کا حکم دیا ہے۔

پنڈت ستیانند اگنی ہوتری کے بڑے صاحبزادے
بابو [illegible] سنگھ نے دیو سماج سے قطع تعلق

کر لیا ہے۔

راجپوتانہ میں ایک والٹر کرت ہتکاری
سبھا قائم ہوئی۔ قریباً عرصہ گذر چکا ہے جو
بڑی کامیابی سے اپنا کام کر رہی ہے جس کی
غرض اولاد شادی صغیر سنی اور فضول خرچی
کا روکنا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال میں منجملہ
۹۰۰ شادیوں کے ۲۸۷ شادیاں ایسی
ہوئی ہیں۔ کہ جن میں دولہا کی عمر ۲۰ سال سے
زیادہ تھی۔ اور ۴۷۶ ایسی کہ جن میں دولہا
کی عمر ۱۴ سال سے زیادہ تھی۔

میرٹھ میں منشی رام سروپ صاحب اڈیٹر
دیش ہتکاری نے ایک نارمل زنانہ سکول
کھلوایا ہے جس میں ادھیاپکائیں طیار کی جاویں گی۔

کلکتہ میں جو سکول لنگڑوں اور بہروں کے لیے
کھلوایا گیا تھا۔ اسکی حالت عمدہ ہے۔ اور دن
بدن ترقی پر ہے۔ چنانچہ اسوقت ۴۲ طالب علم
ہیں۔

مردہ آدمی کو کم سے کم چار گھنٹے کے بعد جلانا
یا دفنانا جیسا قدیم سے ہندوستان میں رواج
چلا آتا ہے۔ بہت درست ثابت ہوا۔ چنانچہ
فرانس میں جہاں مردہ کو بہت جلد دفنانے کی
کوشش کرتے ہیں۔ حسب معمول ایک دہ لڑکا
دفنا کر وارث گھر کو چلے گئے۔ گورکنوں نے
قبر میں سے کچھ آواز سنی غلطی سے قبر کو
کھودا۔ تو نہ مگر اس لڑکے کے وارثوں کے
پاس دوڑے۔ صبح کو جب وارثوں نے آکر
قبر کھودی تو لڑکا مردہ پایا۔ ڈاکٹر کا ملاحظہ
کرایا ڈاکٹر نے رائے دی کہ قبر میں ہوا بند ہونے
کے باعث گھبراہٹ پیدا ہو کر لڑکا ابھی مرا
ہے۔ ورنہ زندہ تھا۔

بدھوا بیاہ کی ضرورت

چونکہ میری دھرم پتنی کا قریباً ایک سال کے
عرصہ سے دیہانت ہو گیا ہوا ہے۔ اسلیئے میں
کسی اگیہ بدھوا سے جو میری قوم میں سے ہو
شادی کرنا چاہتا ہوں میری عمر قریباً ۳۴
سال کی ہے۔ اور ذات کا دیش از گوت گول
ہوں۔ جسکو منظور ہو خط وکتابت نیچے لکھے
پتہ پر کریں۔

المشتہر
کھاشی رام دیش عرائض نویس [illegible]

کنیا کے لیے بر کی ضرورت

جسکی عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے اندر ہو۔ چال چلن
نیک ہو۔ اور روزگار معقول ہو۔ مگر پندرہ روپیہ
ماہوار سے کم نہ ہو۔ صحت بدنی اچھی ہو۔
آریہ خیالات ہوں۔ ملازم پیشہ ہو۔ مڈل سکول
پاس ہو۔ اروڑہ قوم سے ہو۔ شادی ویدک
ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں نیچے لکھے پتہ
پر آنی چاہیئیں۔

المشتہر
گنپت داس ملک۔ ایم۔ بی۔ ہائی سکول
شہر ڈیرہ غازی خاں

بر کے لیے کنیا کی ضرورت

ایک لڑکا جسکی عمر ۲۵ سال از قوم جینی بھاٹ
ملازم سرکاری مشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار کے
لیے ایک کنیا دیہہ ہونے کی ضرورت ہے۔ جو کہ جینی قوم
میں سے ہو۔ درخواستیں بنام ڈاکٹر [illegible] رائے
ممبر کمیٹی قصبہ کوٹ کمالیہ ضلع منٹگمری آنی چاہیئں
زیادہ حالات خط وکتابت سے معلوم ہو سکتے
ہیں۔

لوکل

۲۳ جون اتوار کے ہفتہ وار جلسہ میں بہ ترتیب
معمولی ہون آدی ہوکر لالہ سنت رام جی نے پرارتھنا
کرائی پشچات لالہ دیوراج جی نے ستیارتھ پرکاش
سے کتھا کی۔ تت پشچات لالہ دیوراج جی نے کنیا
مہا ودیالہ اور پاٹھ شالا کے سماچار سناتے ہوئے
شرد ناگنوں کو استری شکشا کی طرف
رجوع دلائی۔ اس سے پیچھے ایک یتیم بالک
شدھ کیا گیا۔ یہ ضلع کانگڑہ متصل کپورتھلہ کے
رہنے والا ترکھان ہے۔ اس وقت اسکی عمر قریبا ۱۲
سال کی ہے۔ عرصہ قریبا تین سال سے مسلمان
ہوا ہوا تھا۔ اور اسکے ختنے بھی کئے ہوئے تھے
کپورتھلہ سے ایک برہمن پنشن اکونٹنٹ کرنے
کے لئے جالندھر میں لایا تھا سنسکار سبھا جالندھر
میں شدھ کیا گیا۔ اور قریبا سب کے سب ممبران
سنسکار سبھا تشریف لائے۔ لڑکے کے ہاتھ سے
مٹھائی تقسیم کرا کر شامل کیا گیا۔

۳۰ جون اتوار کے ہفتہ وار جلسہ میں ہون آدی
کے پشچات پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا
کر کے ستیارتھ پرکاش میں سے کتھا کی پشچات
اسکے لالہ دیوراج جی نے "یہاں نوزدی" پر
ایک موثر ویاکھیان دیا۔ اور پھر کنیا مہا ودیالہ
اور کنیا پاٹھ شالا کے سماچار سنانے کے بعد
جلسہ برخاست ہوا اور سبھا برخاست ہوئی۔

۱ جولائی بروز سوموار لالہ دیوراج کے پتر
اور کنیا اور راے زادہ بھگت رام جی کے پتر و
کنیا کے مونڈن سنسکار وید وکت ہوئے۔ اسی موقعہ پر
آریہ پرشوں کے سوا پاٹھ شالا کی کل کنیائیں بھی
[illegible]

دوستی راہن کنیا دان کا کچھ بھاگ تھا۔ اس موقعہ
پر حسب ذیل دان ہوا۔ کنیا مہا ودیالہ جالندھر عہ
آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر عہ۔ آریہ کنیا
آشرم جالندھر عہ۔ ویدپرچار فنڈ عہ۔
اناتھ آلیہ فیروزپور عہ۔ آریہ سماج جالندھر عہ
کل عہ اور حاضرین جلسہ کو مٹھائی تقسیم ہوئی

۲۳ جون کو بیگو واڑہ کنیا پاٹھ شالا کی اپادھیائی
کنیا پاٹھ شالا جالندھر کی کارروائی دیکھنے کے
لئے تشریف لائیں۔ ایک روز یہاں ٹھہر کر کنیا
پاٹھ شالا کی پڑھائی کا طریقہ دیکھا اور آشرم
کا بھی ملاحظہ کیا۔ اور پرتھا پور ایک مبلغ
آٹھ روپیہ حسب ذیل دان گئے۔ پاٹھ شالا فنڈ عہ
کنیا آشرم فنڈ عہ

۳ جون ۱۹۰۹ء کو جالندھر سے صاحبان
ذیل کا لالہ دیوراج جی۔ رائے زادہ بھگت رام جی
ماسٹر سنت رام جی۔ لالہ امر لال جی۔ لالہ گنپت رائے جی
لالہ شیو رام جی۔ بابو مادھو نرائن جی۔
منشی بھولا ناتھ جی۔ سردار سرجن سنگھ جی۔ ایک
ڈیپوٹیشن کنیا مہا ودیالہ کے لئے دھن اکٹھا
کرنے کو ضلع شنکر پرگنہ نکودر میں گیا۔ گرام باسیوں
نے ڈیپوٹیشن کا اتینت آدر ستکار کیا آشا
سے بڑھ کر مبلغ ایک سو ایک روپیہ نقد اکٹھا ہوا
اس ڈیپوٹیشن میں نکودر سے بھی صاحبان
ذیل شامل ہوئے تھے۔ لالہ رلیا رام پلیڈر
ماسٹر شیو نرائن۔ منشی چمن سنگھ جی۔ شام کو
رائے زادہ بھگت رام و منشی سرجن سنگھ جی
تو جالندھر کو واپس آگئے۔ اور نکودر سے آئے
ہوئے صاحبان نکودر کو واپس چلے گئے تھے
باقی سبھاسد گن نورمحل کو چلے گئے۔ یہاں
لالہ جگن ناتھ لالہ آتما رام لالہ چانن مل لالہ [illegible] رام
کے پورے [illegible] اور یہاں سے مبلغ [illegible]

روپیہ نقد جمع کئے گئے۔

استری سماج زور شور سے کام کر رہا ہے۔ ہفتہ
وار ستسنگ جلسوں کے سوائے جو کنیا
پاٹھ شالا کے مکان میں ہوتے ہیں۔ خاص
جلسے بھی کئے جاتے ہیں۔ بدھوار کو ایک خاص
جلسے میں سارا کا سارا صحن بھرا ہوا تھا۔ اور
ستریوں نے بڑے پریم سے اپدیش کو سنا۔

بھارت ورش [illegible] امید پوری

عام و خاص کو واضح ہو کہ ذیل کو بہت سی
جستجو و تلاش کے بعد ایک ایسا نسخہ ہاتھ آیا ہے جو اولاد
کے نقائص دور کرنے اور ناامیدوں کو امیدوار بنانے
کی ایسی عمدہ دوائی ملی ہے۔ جو تیر بہدف کا حکم
رکھتی ہے۔ کم سے کم پچاس جگہ استعمال کی گئی۔ اور
جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے حمل نہیں
ہوا تھا۔ ایشور پرماتما کی کرپا سے پوری کامیابی کے
ساتھ امیدیں بر آئیں۔ اور تمام نقائص جو مانع اولاد
ہوتے ہیں۔ دور کئے گئے۔

اب چونکہ دوائی مذکورہ کامل طور سے مجرب
ہو گئی ہے۔ عام و خاص کی اطلاع کے لئے مشتہر
کیا جاتا ہے۔ کہ خواہشمند راقم سے خط و کتابت کر کے
معالجہ کرائیں۔ شرح اور شرط علاج یہ ہے
کہ دوائی خاص تیار شدہ اول مفت دی جاوے گی۔ باقی
اسکے لوازمات بازار سے حسب ہدایت خریدنے
ہونگے۔ حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاوے گا
بوقت حمل پانچ ماہ کا ہوگا۔ اس وقت صرف مبلغ
پچاس روپیہ حق الخدمت و قیمت ادویات وغیرہ
لئے جاوینگے۔ جس کے واسطے ایک تحریری اقرار نامہ لیا
جاوے گا۔ امراء کے لئے حق الخدمت انکی قدردانی
پر منحصر ہے۔

المشتہر

[illegible] سنگھ [illegible] ضلع گورداسپور پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز اگزیمنر میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پربال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائے موتیابند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور اودیہ کے اپنی آنکھ کا علاج اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک بہ سبب یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جائینگے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے۔ کہ عام وخاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خاص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۸ر۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر میر فقیر [illegible] آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے دیا تھا دیکھا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بہت اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش۔ ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخن باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ۔ (انگلینڈ)

امرتسر ۲۶ مارچ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے تین میل ہے۔ استعمال کے لیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ تجربہ اسکے لیئے کافی ہے کہ ایک بوڑھا آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے میرے پاس آکر عجیب و غریب آنکھوں کی دوا ممیرے کا سرمہ طلب کی۔ میں نے اس سے پوچھا کیا کاہن سنگھ اچھا ہے۔ اسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ستر سال کی ہے اس سرمہ کے استعمال سے زعفران کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب وہ بالکل تندرست ہے۔ دستخط کرنیل الفرڈ پیری صاحب بہادر کرنیل ریاست فریدکوٹ

۱۸ جون ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی شکایت میں ایک لفظ کو بھی غلط ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ۱۰ مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۳۰ - ہاڑ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۲ جولائی ۱۸۹۵ء روز جمعہ | جلد ۷

بھجن

مُصنفہ ٹھاکر داس جی

انترہ

پربھو تو ہی سہارا ہمارا
پتا تو ہی پران پیارا

دین دیال تم ہو مالک | دنیا کے ہو تم ہی سہارا
تم ہی ہو کرشن ہمارا

بھائی بات پتا سب سنگی | دیں تیرا اور ہو سنگی
مطلب کے ہیں جگ سارا

من مورکھ بھگت جاوے | جو کچھ ہے دنیا کلیاوے
اس سے تم ہی رکن ہارا

پاپ مٹا نے کی ہمیں سیکھے | دور گئیں ہیں سے ہر لیجے
دکھیں ہیں ہم تیرا دوآرا

دردو بیاد ان کھکھ کاری | جب سے ہو تیرن تاری
تب شدھ ہو سے یہ سنسارا

پتا پالیں اج ہماو | اور دھرم راج پھیلاو
دیا یہہ کر دو کرتارا

پتا پریتی اپنی سکھاو | ہمیں شدھ مارگ لاو
ہے کرونا کے بھنڈارا

جو جن ہیں الکھ ہے بانی | وہ کچھ نہ پائیں گلانی
ہیں ہے نچنچ یہ ہمارا

ایک نام تیرا جو گا دیں
وہی آنند پد کو پا دیں

کہے ٹھاکر داس بچارا

ستدھرم پرچارک
ویدک دھرم پرچارک منڈلی
کا کام

ویدک دھرم کے پرچار کی ضرورت بیان کرنا گویا ایک آریہ پرش محسوس ہی کرتا ہے لیکن اپدیشکوں کی کمی کے باعث اب تک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اپنے اس فرض کو ادا نہیں کر سکتی تھی اسوقت پر دھرم کی تعطیلوں کو غنیمت سمجھا کے ادھیکاریوں نے وچار کیا کہ کچھ مدت تک اکٹھے ہو کر دھرم کا پرچار کرنے کی غرض سے بھرمن کرنا شروع کریں۔ اس منڈلی کے جمع ہونیکا مقام وزیر آباد مقرر کیا گیا تھا چنانچہ ۲۲ جون کی رات کو جالندھر شہر سے روانہ ہو کر میں ۲۳ جون کی صبح کو وزیر آباد پہنچ گیا۔ لالہ آتما رام جی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پورشار بھی اور یوگیہ شستری معہ پنڈت کرپا رام جی آنریری اپدیشک کے پہلے سے وزیر آباد پہنچ چکے تھے۔ بھائی بخش راگی بھی میرے ساتھ ہی وزیر آباد پہنچ گئے تھے۔ ۲۳ کی شام کو سوامی آتما نند سرسوتی جی بھی وزیر آباد آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونیکی نیت سے تشریف لائے اور میری درخواست پر انہوں نے بھی ہماری منڈلی کیساتھ کام کرنا سویکار کیا۔ لالہ جیونداس جی بھی سوامی جی کے ساتھ ہی پہنچ گئے تھے۔ پنڈت رام بھجدت جی ۲۴ جون کی ڈنچی ریل میں تشریف لائے۔ اور وہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ باوجود بہت تھوڑے عرصہ کی اطلاع پہنچنے کے انہوں نے باوجود گھر کا کافی انتظام نہ ہو سکنے کے پرچار کے کام میں شریک ہونا سویکار کر لیا۔

وزیر آباد آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی کارروائی مفصل شایع ہو چکی ہے۔ اسلیئے اُسے یہاں دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے ۲۶ جون کی صبح کو گکھڑ ہو کر منڈلی گجرات کو روانہ ہوا۔ جس پریم سے ہمارے وزیر آبادی بھائی ہم سب سے ملتے رہے۔ اُسکے لیئے میں اُنکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی اُن کے اُنہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس پیار سے اب ہم سب کو وداع کرنے کے لیئے ریلوے سٹیشن پر آئے تھے ہم اُسے کبھی بھول نہیں سکتے۔ وزیر آباد آریہ سماج کے ممبروں کا اُتساہ باوجود ہندو لوگوں کی سخت مخالفت کے قابل تعریف ہے۔ اس سماج کا مندر اپنا بڑا عالیشان ہے۔ اور جسوقت لالہ رلا رام جی نے بڑے کمرہ کو ہیتو اکمل بنا دیا اُسوقت یہہ مندر دوسرے سماجوں کے لیئے ایک نمونہ ہوگا۔ اس آریہ سماج کا بیان تب تک مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہاں کے پجاری کا ذکر نہ کیا جاوے۔ اس شہر والے آریہ کو تمام شہر بھگت کے نام سے پکارتا ہے۔ بھگت آریہ سماج سے پانچ روپیہ ماہوار تنخواہ لیتا ہے لیکن نصف سے زیادہ تنخواہ آریہ سماج کے چندہ کے ہی اپنی کر چھوڑتا ہے۔ سالانہ جلسہ پر ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ اور کنیا مہاودیالہ کے

لیے اس غریب آدمی نے دان دیا۔ جو کہ بہت
سے امیروں کو شرم دلانے والا تھا۔ مانگ
مانگ کر اس آریہ سماج کے بھگت نے تھالیاں
اور گلاس چارپائی وغیرہ بہت زیادہ تعداد
میں سماج کے لیے منوا دیے ہیں۔ اور اب
اسقدر رضائیوں کے بنوانے کی فکر میں ہے
جسقدر کہ چارپائیاں بن چکی ہیں۔ سماج کی
مالی حالت دیکھ کر اس شخص کو گوارا نہیں۔ کہ
ادھکاریوں کے آسرے تک خاموش رہے
بلکہ جہاں تک ممکن ہو رکاوٹ کو دور کرنے کی خود
کوشش کرتا ہے۔ میرے خیال میں اس شخص
کو سماج کا اُتنا ہی فکر ہے۔ جتنا کہ ایک بڑے
بیوپاری عیالدار کو اپنے خاندان کا ہو سکتا ہے
اگر اس غریب چپڑاسی کی سپرٹ کا ایک ایک
ادھکاری بھی ہر سماج میں موجود ہو تو کوئی
بھی آریہ سماج دھرم کے کاموں میں ڈھیل نہ
پڑے۔ یہاں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ
پنڈت آتمارام جی بھی سالانہ جلسہ میں شریک تھے
آریہ سماج وزیرآباد کی خاص ضرورت جتلانے
پر ان کو سماج نے یوم پر وزیرآباد خاص اور
علاقہ میں پرچار کرنے کے لیے چھوڑا گیا ہے۔
۲۶ صبح کو پونے نو بجے کے قریب ڈیپوٹیشن
گجرات کے ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ آریہ بھائی
استقبال کے لیے پہلے سے ہی موجود تھے
اُنکے ساتھ ہم سب سماج مندر میں جا پہنچے
گجرات آریہ سماج کا مندر اب تک تیار نہیں
ہوا لیکن شہر کے ساتھ ہی میدان میں ایک
کھلی جگہ پر سماج مندر کی تعمیر شروع ہے
فی الحال آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے شہر میں
ایک کھلے صحن والے مکان میں ہوتے ہیں
جو کہ آریہ سماج گجرات کے پاس رہن ہے۔ آریہ
سماج گجرات کسی زمانہ میں بڑی اُنتی پر ہوا
کرتا تھا۔ کل شہر کے روسا اُسکے مددگار تھے
یہاں تک کہ بواہ آدی سنسکار بھی یہ
لوکل آریہ سماج کا ایک خاص حق قائم کیا
گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ برادری بھائیاں
کے باہمی نفاق کے باعث جسکی بنیاد کہ
سماج کے پردھان اور اُپ پردھان کا بلا اجازت
برادری کے چودھریوں کے ہمراہ ناطے کرنا
ہے۔ اسوقت آریہ سماج گجرات بہت شتھل ہو گیا
ہے۔ لالہ ہنسراج صاحب پلیڈر پردھان اور
لالہ شمبھو داس صاحب پلیڈر اُپ پردھان سے
درخواست ہے۔ کہ سب خود ہفتہ وار جلسوں میں
شریک ہو کر سماج کی رونق کو بڑھایا کریں۔
مجھے منتری مہاشہ سے سنکر بڑا دکھ ہوا کہ
ہفتہ وار جلسوں کی حاضری کی تعداد بعض وقت
۴ اور ۵ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بھوجن کرنے
کے بعد سب بھائی اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے
شام کو نگر کیرتن کرنے کے بعد میرا ویاکھیان
برہمچریہ آشرم دشنہ پر ہوا۔ جسکے بعد پنڈت
کرپارام جی نے منشیہ دھرم پر ویاکھیان دیا
حاضری دو سو سے زیادہ تھی۔ اور اکثر لوگوں
کو تنگی جگہ کی وجہ سے واپس جانا پڑتا تھا۔
اسی دن یعنے ۲۶ جون کی دوپہر کو لالہ
جیون داس جی اور پنڈت رام بھجت جی
پرچار کرنے کے لیے جلالپور جٹاں آریہ سماج
کو روانہ ہوئے۔ جہاں پر پنڈت رام بھجت
جی نے ایک لکچر اسی شام کو دیا۔ اُن مہاشوں
کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ اُس آریہ سماج کے
ادھکاریوں نے بڑے پریم سے ہمارے
بھائیوں کا آدر ستکار کیا۔
۲۷ جون سنہ ۱۹۱۵ء کو پراتہ کال ہی ہم اور
پنڈت کرپارام جی باقی بھائیوں کو گجرات چھوڑ کر
گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ٹرین کے
آنے سے آدھ گھنٹہ پیشتر ہی بڑی سخت بارش
شروع ہو گئی۔ جس نے موسم کو بڑا مفید بنا دیا
وزیرآباد میں بھی ۲۵ کی رات کو بارش
ہوئی تھی۔ پرماتما کی کرپا سے ہمارے سب
کام نرگھن ہوتے گئے۔ اور کسی جلسے کے
موقعہ پر بھی بارش نے دخل نہیں دیا۔
گوجرانوالہ میں ۷ بجے پہنچکر ہم دونوں سماج
مندر میں پہنچے۔ منشی نرائن کشن جی پہلے
راستے میں ہی مل گئے تھے۔ اُسی شام کو جلسہ
ہوا جسمیں پہلے پنڈت کرپارام جی نے وید
ویاکھیا ودارا دھرم کے لکشنوں پر اوپدیش
دیا۔ جسکے بعد کہ میرا ویاکھیان آریہ جیون پر
ہوا۔ حاضری یہاں بھی دو سو سے زیادہ
تھی اور سب بھائی پریم سے ہمارے کتھن
سنتے رہے۔ گوجرانوالہ آریہ سماج کی جان
منشی کیول کشن جی کا خاندان ہے۔ منشی
کیول کشن جی کا مہرشی دیانند کے سدھانتوں
سے سچا پریم کس آریہ پُرش سے چھپا ہوا ہے
منشی جی عرصہ ایک سال سے سخت بیماری
میں مبتلا ہیں۔ اور اب تک نہایت کمزور
ہیں۔ میں اپنے بزرگ بھائی کے درشن
کے لیے جانے کے وچار میں ہی تھا کہ وے
خود ایک پُرش کے سہارے سے چلکر سماج
مندر میں آن موجود ہوئے۔ اس اُتساہ
اور پریم کو دیکھ کر میرا ہردا آنند سے بھر گیا
اور مجھے اُن نوجوانوں کی حالت پر افسوس
آیا۔ جن کے دلوں میں کبھی شردھا کا نام تک
نہیں ہے۔ ایک بزرگ کا اس کمزوری کی
حالت میں دھرم اوپدیش سننے کے لیے آنا ایک

درشن دینے والا نظارہ ہے - باقی آئندہ

ایڈیٹوریل نوٹس

مرکزی طاقت بڑی بھاری طاقت ہے
بیج کی طاقت بڑے بھاری درخت کی جان ہے
اگر تندرست بیج کی پرورش پورے طور سے
کیجائے تو وہ بیج اپنے سدرشن انیک بیج کچھ
سمے کے بعد اُتپن کرنے کے سامرتھ ہو جاتا ہے
لیکن ناکمل یا مردہ بیج پرورش کیئے جانے پر
بھی پھل لانیکی سامرتھ نہیں ہوتا۔ شعر میں
ایک لفظ کم و بیش ہو جائے تو مصرع غلط ہی
نہیں ہوتا۔ بلکہ شعر نہیں کہلا سکتا۔ سارنگی
کی ایک تار ٹوٹ جائے۔ راگ من کو بس
کرنے والا پیدا نہیں ہو سکتا۔ وہ سوسائٹیاں
یا سبھائیں جنکے کہ اصول سرو دیشک یا سرو جنک
سارو بھومک سب انشوں میں بچار کر انتی
کرنا نہیں سکھاتے۔ وہ سوسائٹیاں مردہ بیج
یا ٹوٹی ہوئی سارنگی کے موافق ہیں۔ اس سے
یورپ کی تقلید کے انوسار ایک ایک کام کے
لیئے علیحدہ علیحدہ سوسائٹی بنانے کی دھن
میں کئی لوگ لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں
ہندوستان میں ایک ماتر آریہ سماج ہی ہے
جو کہ سرب انشوں میں انتی کا سبق سکھلانے کو
اودیت ہے۔ اس شمسی طاقت کی کشش کے
انکول چلکر ہی ہم سمجھ کا مارگ سمپادن کر سکتے ہیں
مادھوبل یا سرب انش میں انتی کرنا کرانا آریہ سماج
کا ہی اُودیش ہے۔ ریفارمیشن اور اصلاح کا
بھی ایک بیج ہے۔ جو اپنے اندر عالیشان
درخت بنانیکا مصالحہ مکمل حالت میں رکھتا ہے
ہرا تری گن آؤ اور آریہ سماج کے زندہ بیج کو
نشوونما دینے کی کوشش کرو۔ برساتی سہانی
اور ناکمل سوسائٹیاں ریش کے لیئے ایک دلفریبی
ہونیکی وجہ سے سارتھک اور پھلتا کو
پراپت ہونیوالی نہیں ہو سکتی۔ اور یہی
باعث انکا ترقی پاکر انتی کے
شکھر پر پہونچنا اسمبھو ہے۔

کھیل اور تماشے اندریوں کو پیارے
معلوم دیتے ہیں۔ گیان اور پریم انکو بھاتا
ہے۔ مگر شوک ہے۔ کہ اس سمے کئی سبھائیں اور
انکے کھیئے آتمک انتی کا پرچار کرتے ہوئے
بھی سوانگ تماشوں اور ناٹکوں کے کرنے
میں اپنا سمے اور پیسہ بیکار نشٹ کر رہے
ہیں۔ جن بیسنوں کو دور کرنا تھا۔ ان
ہی بیسنوں کو مضبوطی میں لگوں کے سامنے
لاکر آستھا رکھتے ہیں۔ کہ دیش کا اُدھار کرینگے
ہمیں معلوم ہوا۔ کہ مہرشی سوامی دیانند جی نے
فرخ آباد میں بھارت سدشا پرورتک کے
ایڈیٹر کو صلاح دی تھی۔ کہ اخبار میں ناٹک
کی طرز کے مضامین نہ چھپنے چاہیئے۔ جو
تھیٹرس کے ناٹک ہوں یا پوریٹی کے
آریہ سماج کے ناٹک ہوں یا دھرم کے ناٹک۔
ناٹکی جیون نوجوانوں اور ناتجربہ کار طالبعلموں
میں تو پھونکنے میں کامیاب ہوتے ہیں لیکن
تجربہ کم دیکھا گیا ہے۔ کہ کسی نوجوان نے
ناٹک یا تھیٹر کے تماشے سے اپنے جیون کو
سدھارا ہو۔ مسلمانوں کی بادشاہت اور دہلی
لکھنؤ کے تختوں کو انہی اندریوں کی غذا نے
دے پھینکا۔ پھر معلوم نہیں کہ لوگ سندھیا ہر گیان
اور سندھیا اُپاسنا کے بجائے مصنوعی ناٹک کے
کیوں الٹے پیچھے ہیں۔

انگلستان کے مشہور ڈاکٹر ای آر ایس صاحب
کا قول ہے۔ کہ انگلستان کے مرد و عورتوں کی
کمزوری کا باعث رات کا جاگنا اور تھیٹروں
میں جاکر زہریلی گیسوں کا دم لینا ہے۔ ڈاکٹر
موصوف کا خیال ہے۔ کہ تھیٹر بند ہو گئے
تو قومی طاقت اور بہادری کا مادہ انگریزوں
سے بالکل جاتا رہے گا۔ صرف رات کے جاگنے سے
جو نقصان ہوتے ہیں انکا علاج عمدہ دوائی
مشکل سے کر سکتی ہے۔

سچا ناٹک منش کا جیون ہے۔ جسمیں جنم جنم کے
کرتب دکھلائے ہیں۔ اور یہ ہی وہ ناٹک ہے جس
میں سچے ناٹک کو سمپادن کرنا منش کا اُدیش
ہے۔ یورپ کی اندھی تقلید کرنا بھی
دانوں کا کام نہیں۔ شراب خوری۔ تھیٹر۔ لاٹری
وغیرہ برائیاں ہمارے قابل تقلید نہیں ہیں۔

جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہن صاحب اپنی
مشہور کتاب میں فرماتے ہیں۔ کہ بدبو کو دور
کرنے کے لیئے جو پاوڈر یا دوائیاں آجکل
ڈاکٹروں سے استعمال کی جاتی ہیں۔ وے بدبو
کو رفع نہیں کرتی۔ بلکہ ہوا کو زیادہ گندہ اور
ناپاک بنا دینے میں مدد دیتی ہیں۔ یہ پاوڈر
صحت کے محافظ ناک کی حس کو بیکار بنا دیتے ہیں۔
اسوقت ڈاکٹر اپنی مروجہ دوائیوں کے
نقص معلوم کرنے لگے ہیں۔ اور وہ دن نزدیک
آرہا ہے جبکہ وہ ہون یگیہ کی مہما کو جانکر اسکے
واعظ بنیں۔ رشیوں کے سدھانت ہی سچ ہیں آخرکار

ہی آ ٹھہرے ہوئے ہیں - اور آج انکا لکچر ہے - مینے
سادھو صاحب کو نمستے بولا - اور پوچھا کہ مہاراج
آپکا نام کیا ہے - کہنے لگا کہ پرمانند - مینے کہا کہ
آپکے پاس پرتی ندھی سبھا کی سند ہے - اسنے
کہا کہ ہاں - مینے کہا دکھاؤ کون پرتی ندھی
سبھا کی سند ہے - تو مجھے جواب دیتے ہیں - کہ
جس پرتی ندھی سبھا کے پردھان لالہ مرلیدھر
ہیں - مینے کہا کہ وہ تو کوئی آریہ پرتی ندھی
سبھا نہیں ہے - سادھو صاحب کہتے ہیں - کہ وہ
کونسی آریہ پرتی ندھی سبھا ہے - مینے کہا - کہ
آریہ پرتی ندھی سبھا وہ ہے - جسکے پردھان
لالہ منشی رام جی اور سکرٹری لالہ آتما رام جی
ہیں - اسنے کہا کہ میں تو منشی رام کو جانتا ہی
نہیں ہوں - مینے کہا کہ میں مرلیدھر کو نہیں
جانتا ہوں - جب آپکے پاس آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کی سند نہیں ہے - تو آپ آریہ سماج
کے اپدیشک نہیں ہیں - سادھو صاحب غصہ
میں آکر اور بڑے جوش میں آکر کہنے لگے کہ اچھا
نہیں ہوں - جاؤ میں عیسائی ہوں میں مسلمان
ہوں - تمکو کیا - میری عقل میں تو آریہ مذہب سے
عیسائی مت اچھا ہے - مینے اسی وقت منشی
بھگوان سنگھ سابق سکرٹری آریہ سماج ڈسکہ
کو کہدیا کہ یہ آریہ سماج کے اپدیشک نہیں ہیں
بلکہ دو چار اور بھائیوں کو بھی کہدیا - کہ یہ
آریہ سماج کے اپدیشک نہیں ہیں - جو جو وقت
موجود تھے - اتنے میں کئی مہاشے تو چلے گئے باقی
دس پندرہ کے قریب حاضر رہے - اور کچھ
چھوٹے چھوٹے لڑکے پندرہ بیس کے قریب
تھے - منشی بھگوان سنگھ صاحب کہنے لگے ارے
ہمنے بستر دری وغیرہ کا بھی بندوبست کیا ہوا
ہے - اور نوٹس بھی بازار میں لگا دیئے ہوئے
ہیں آج لکچر ہوگا - پھر نہیں ہوگا - جب لکچر
سادھو صاحب نے سماپت کیا تو اخیر پر زور
دیتے ہیں - کہ یہاں پر سماج قایم کرو - اور
ہماری اصلی جو پرتی ندھی سبھا ہے - اسمیں
داخل کراؤ - منشی بھگوان سنگھ صاحب نے
جواب دیا - کہ ہم آپکے کہنے پر سماج قایم نہیں
کرینگے - اگر سماج قایم کرینگے - تو جس پرتی ندھی
سبھا کے پردھان لالہ منشی رام ہیں - اسمیں داخل
کرائینگے - اتنے میں سادھو صاحب چپ ہو گئے
دوسرے روز ۲۸ - جون کو صبح کے وقت میں
سادھو صاحب کے پاس دھرمسالہ میں گیا - مینے
پوچھا کہ مہاراج آپ تو سادھو ہیں - آپکو لوبھ
نے کس واسطے پکڑ لیا - آپ تو اپنے ستیہ دھرم پر
قایم تھے - جواب دیتے ہیں - کہ مینے کیا برا کام
کیا ہے - مینے کہا کہ پہلے آپ ہی لوگوں کو
اپدیش دیتے تھے - کہ ماس کھانا وید ورودھ ہے
اور اب آپ ہی کہتے ہو - کہ ماس کھانے کی
وید میں آگیا ہے - یہ کیا بات ہوئی - ماس
کھانا جائز ہے یا کہ نہیں - پھر سادھو صاحب
بڑے غصہ و جوش میں آکر ہاتھ میں کتاب لیکر
کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ خبردار ہمارے
ساتھ بولنا نہیں چاہتا - تم بھی منشی رام و
درگا پرشاد دیوراج وغیرہ کی مدد کرتے
ہو - میں انکو کچھ بھی نہیں جانتا وہ تو مہا پاپی ہیں
مینے کہا - آپ ایسے لفظ زبان سے مت
نکالو - شانتی سے بات کرو - وہ تو ایسے مہاتما
پرش ہیں - کہ پنجاب میں ہمکو ایسا کوئی نظر نہیں
آتا - آپ انکو ایسے لفظ کہتے ہو - سادھو صاحب
جواب دیتے ہیں - کہ بتاؤ درگا پرشاد و منشی رام
دیوراج و آتما رام وغیرہ نے کون سے وید پڑھے
ہیں - جو ماس کو وید ورودھ کہتے ہیں - مینے کہا
کہ آپ تو بتاؤ کہ آپ نے کون سے وید پڑھے ہیں
جو کہتے ہو کہ ماس کھانا جائز ہے - سادھو صاحب
کہتے ہیں - کہ یاد رکھو دو تین برس تک تمام پنجاب
کو ہم ماس اہاری کر دینگے - مینے کہا کہ آپ بھی
یاد رکھو - دو تین برس تک آپ ہی اپنے
ستیہ دھرم پر قایم ہو جاؤ گے - ۲۷ - جون کی رات
کو ایک برہمن انکے پاس گیا - اور کچھ پرشن
کیا - آپ اسکے ساتھ بھی دنگہ فساد کرنیکو تیار ہو گئے
بلکہ اسکے ساتھ تو گالی گلوچ بھی ہوئیں - اسوقت
دھرمسالہ کا بھائی آگیا - اور انکو آکر چھوڑایا
ورنہ زیادہ فساد ہونیکی امید تھی - اب تمام
قصبہ میں سادھو صاحب کی جابجا باتیں ہو رہی
ہیں - میں سادھو صاحب اور انکے مددگاروں
سے دست بستہ عرض کرتا ہوں - کہ مفت میں
آریہ سماج کا نام بدنام نہ کریں - کس واسطے ستیہ
دھرم کا ناش کرتے ہو - ستیہ کو پکڑو ستیہ
کی آخر جے ہوگی - اور مجھکو اندیشہ ہے - کہ اگر عیسائی
لوگ سادھو صاحب کو کچھ لوبھ دیدیں تو ضرور ہی
عیسائی ہو جاویں - کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ آریہ
مذہب سے عیسائی مت اچھا ہے - روپیہ کے پیچھے
سادھو صاحب کا دھرم بکتا ہے - گر انکو دو [illegible]
پنجاب آریہ سماجوں سے میں پرارتھنا کرتا ہوں
کہ سادھو صاحب کا کوئی دھرم نہیں ہے - اور نہ
آریہ سماج کے اپدیشک ہیں - پھر سادھو صاحب
کا ۲۹ - جون تک کوئی لکچر نہ ہوا - آخر لاچار ہوکر
چلے گئے ہیں ؛ آریہ بھائیوں کا داس

نہال چند بھاٹیہ از ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

اپدیشکوں کی ضرورت

کیا کوئی صاحب یہ بتا سکتا ہے - کہ جب سے

جو ست بولنا - تم بھی گھاس کھانیوالی پارٹی کے ہوئے تمہارے ساتھ

آریہ سماج کا وجود پنجاب دیش میں قایم ہوا ہے
کبھی کوئی اوپدیشک نصیحت ذیل میں جو کہ
دو دو یا تین تین میل کے فاصلہ سے زیادہ
نہیں آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے بھیجا
گیا ہے۔ اور اگر ایسا ہوا ہے۔ (جسکی کہ مجھکو
امید نہیں) تو کتنا عرصہ گزرا ہے۔ اور اگر
آج تک کوئی اوپدیشک ادہر نہیں بھیجا گیا تو
کیا سبب ہے۔ کہ اس علاقہ میں ویدک دھرم کا اوپدیش
نہیں کرایا گیا۔ شاید اسکا جواب یہ ہوگا
کہ اوپدیشک نہیں اور دھن کی کمی ہے۔ مگر میں
دیکھتا ہوں کہ بہت سی ایسی جگہیں بھی ہیں۔ کہ
جہاں پر ایک سال میں ہی کئی دفعہ اوپدیشک
جاتے رہتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ایک دفعہ
بھی ایک اوپدیشک صاحب بھولکر اس علاقہ
میں سے گزر جاویں اگر ہر قصبہ میں نہیں۔ تو
ویروال میں تو ضرور ہی سماج قایم ہو جاوے
کیونکہ وہ ان سب کے درمیان میں ہے۔ اور جہاں تک
میرا خیال ہے سوائے ان اشخاص کے جو ملازمت
پیشہ ہیں اور ہمیشہ باہر رہتے ہیں۔ خاص قصبوں
میں بھی بہت سے ایسے آدمی موجود ہیں۔ جنکو
ویدک دھرم سے انس ہے۔ نام نامی ان قصبوں
کے یہ ہیں۔ ویروال۔ جلال آباد۔ گوندوال
فتح آباد۔ خواص پور۔ ویرووال باوریاں
یہ سب قصبات ضلع امرتسر میں ہیں۔ اور
جانے کے لیے مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے
سواری کا بندوبست ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ
داری گھوڑا وزیر بھولر یا بیاس لوہیکا ترن
جنڈیالہ۔ امرتسر۔ ترنتارن سے یکہ۔
مجھ کو یاد ہے۔ کہ آپکے اخبار ستیہ دھرم
پرچارک میں تھوڑا عرصہ گزرا ہے۔ کہ ایک
پروگرام دورہ اوپدیشکان مہاشے منتری
صاحب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف
سے چھپا تھا۔ جسمیں ان مقامات کا بھی نام
دیا گیا تھا۔ جہاں پر کہ سماجیں قایم ہیں۔ شاید
اس سے یہ مطلب ہوگا۔ کہ پرچار فقط اسی جگہ
پر ہو۔ جہاں سماج ہے۔ دوسری جگہ اوپدیشک کی
کوئی ضرورت نہیں۔ اگر میرا خیال غلط ہے تو
کرپا کر کے اطلاع دیں۔ آپکا داس

دینا ناتھ سگڑ ویرووالیہ

حال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر یارو بلوچستان

دیانند اشرم اینگلو ویدک ہائی سکول اجمیر کا سالانہ تقسیم انعام کا جلسہ

مہرشی کے نام کا سچا آدر کرنیوالے پروپکاری
دیا انوراگی سجن جن یہ سماچار سنکر پرسن
ہونگے۔ کہ آریہ سماج اجمیر کا استھاپت کردہ
سوامی جی مہاراج کا سمارک چنہ شری مد دیانند
اشرم اینگلو ویدک سکول جو کہ شروع جولائی
سے ہائی سکول بنا دیا گیا ہے۔ اور جسمیں کہ
دھرم شکشا کا ویسا ہی اوتم پربندھ ہے۔ جیسا کہ
لوکک شکشا کا۔ دن دگنی اور رات چوگنی
انتی کر رہا ہے۔ جو شہرت کہ راجپوتانہ میں
اس سکول کو حاصل ہے۔ اینہ کسی سکول کو شاید ہی
نصیب ہوگی۔ ہر مذہب ملت کا آدمی اس سے
ہمدردی رکھتا ہے۔ اور اسکی سہایتا کرنا اپنا
فرض سمجھتا ہے۔ متعصب آدمیوں کی بات
دوسری ہے۔

بتاریخ ۳۔ جولائی بوقت ۵ ۱/۲ بجے شام
اوکت سکول کا سالانہ تقسیم انعام کا جلسہ آریہ
سماج بھون واقع قیصر گنج میں بڑے سمارہ
کے ساتھ ہوا۔ یورپین و دیسی افسروں تھا
نگر کے پرتشٹھت پرشوں کے نام اس جلسہ امیر
پر پدھارنے کے لیئے نمنترن پتر پریشت کیئے
گئے تھے۔ حاضرین کی اسقدر بھیڑ بھاڑ تھی کہ
سماج کے عالیشان ہال اور اسکے اردگرد برآمدہ
میں تل رکھنے کو ستھان نہ تھا۔ ۵ ۱/۲ بجے سے
کچھ منٹ بعد ہزہائینس مہاراجہ ادہیراج مہاراجہ
جی سری رگھوناتھ سنگھ جی بہادر والی ریاست
پرتاب گڑھ دیولیا معہ اپنے کنور صاحب کے
پدھارے۔ سماج بھون کے باہر گاڑی سے
اوترتے ہی سکول کمیٹی کے سبھاسدوں نے مہاراجہ کا
استقبال کیا۔ اور آپکو پر روک پرستھان پدکے
آسن پر لاکر بٹھایا اور پشپوں کی مالائیں
پہنائی۔ تت پشچات خبر ان سب جماعتوں کو
اولوکن کرکے پٹھے اپنے ستھان پر آ براجے تب
کارروائی آرنبھ ہوئی۔ پرتھم نامہ نگار نے
سبہ سکول ایشور پرارتھنا کی تت پشچات بابو
ہیرا لال جی آنریری سکرٹری سکول کمیٹی نے
سکول کی وارشک رپورٹ پڑھکر سنائی
جو بہت دلچسپ تھی۔ اسکے انترنت سکول کے
ودیارتھیوں نے ویدمنتروں کے سور سہت
اوچارن سنسکرت شلوکوں اور بھجنوں کے
گاین سے حاضرین کو آنند کیا۔ بعد ازاں
ایک بارہ برس کے لڑکے نے نہایت مہرتا
کیساتھ انگریزی لوری سنائی تت پشچات
"سکندر اعظم اور ڈاکو" کا مشہور مکالمہ انگریزی
بھاشا میں ہوا۔ ایک تیرہ سالہ لڑکے نے

سکھندر کا پارٹ لیا اور ایک بارہ سالہ لڑکے
نے ڈاکو کا۔ دونوں نے اپنا اپنا پارٹ ایسی
اُتم ریتی سے پورا کیا۔ کہ حاضرین بہت ہی پرسن
ہوئے۔ اور کرتال ہونی دوارا اپنا ہرش پرگٹ
کیا۔

تب شری یت پنڈیا موہن لعل وشنو لال جی
دیوان ریاست پرتاب گڑھ نے شرمانوں
کی طرف سے اُٹھ کر کہا "شریمان آج کی
کارروائی دیکھ کر بہت پرسن ہوئے۔ وہ فرماتے
ہیں کہ جو باتیں ہم کانوں سے سُنتے تھے وہ آج
ہم نے آنکھوں سے دیکھ لیں ہم ہمیشہ اس
سکول کی سہایتا کرتے رہینگے وغیرہ" اس کے
بعد شری یت پنڈیا جی نے بحیثیت منتری
پرادیکارنی سبھا سکول کا مختصر اتہاس ورنن
کرکے آپکے کام سے اپنی ہردیک سنتشٹی
پرگٹ کرکے فرمایا کہ شریمان مہاراجہ ادھیراج
سری مہاراوت دو ہزار روپیہ سکول کے
کیپیٹل فنڈ میں دان دیتے ہیں۔ اور پچیس روپیہ
ماہواری سکول کی سہایتا میں پردان کیا
کرینگے (چیرز) دو ماہواری وظیفے تین تین
روپیہ کے ہم دیا کرینگے (چیرز) ایسے ہی چار
روپیہ ماہواری کا ایک وظیفہ بابو گوری شنکر
جی گارڈین مہاراجہ کمار نے دینے کا وعدہ
فرمایا اور ۱۵ روپیہ سنجنی کھمان سنگھ جی
سی۔ آئی۔ ای نے اور ۱۰۰ روپیہ رائے سیٹھ
چاندمل جی رئیس اجمیر نے انعام فنڈ میں دان دیا
اس سمے چاروں طرف آنند برس رہا تھا اور
آریہ پرشوں کے چہروں سے بشاشت ٹپک
رہی تھی۔ ہال آدھی منٹوں تک کرتال ہنی سے
گونجتا رہا۔ اسکے بعد بابو متھرا پرشاد جی
سکرٹری آریہ سماج اجمیر نے شرمانوں تھا
دیوان صاحب اور شروتاگنوں کا دھنیواد ادا
کرکے دیانند اناتھ آلہ کے چھوٹے چھوٹے بالکوں
کو شرمانوں کے روبرو لاکر کھڑا کر دیا۔ ان
بالکوں نے جن میں ایک لڑکی بھی تھی۔ ایسے
پریم سے میٹھے شبدوں میں پرارتھنا کی کہ شروتا
گنوں پر بہت ہی اُتم اثر ہوا۔ بعدازاں
شرمانوں نے اپنے ہست کمل سے ودیارتھیوں
کو انعام بانٹا۔ اُتم اُتم انگریزی کتابوں اور
انیہ لکھنے پڑھنے کی چیزوں کے علاوہ ویدبھاشیہ
بھومکا ستیارتھ پرکاش۔ انگریزی جیون چرتر
مرحوم پنڈت گورودت جی ایم اے۔ تکذیب
براہین احمدیہ آدی بہت سی سامک پستکیں
بھی انعام میں دی گئیں۔ یہ انعام سریمل جی
ممبر کونسل جے پور کی طرف سے بانٹا گیا جنہوں
نے ہنایت اودارتا سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ
ہرسال انعام پر جو کچھ خرچ ہوا کریگا۔ ہم ادا
کرینگے۔ اسکے بعد وکٹوریہ بائی تھا مہاراجہ
صاحب کے نام پر تین تین چیرز دیگئیں۔ اور
ایک وید منتر پڑھا جاکر جلسہ برخاست ہوا۔

ویدک دھرم کا سیوک
ونے چند ودیارتھی اجمیر

صورت گڑھ

جناب ایڈیٹر صاحب۔ نمستے۔ ایک کرپا پتر
مہتہ نانک چند پٹواری کا جو حال ہی میں جدید
ممبر آریہ سماج راولپنڈی کے ہوئے ہیں
صورت گڑھ سے نامہ نگار کے پاس ورود
میں پہونچا جس میں درج ہے کہ لالہ ٹھاکر داس
گرداور نے چودھری قادر بخش خاں گرداور کا
حقہ پی لیا تھا۔ جس پر دیگر پٹواریاں و گرداوران
اہل ہنود نے اُسکے ساتھ کھانا پینا بند کردیا تھا
مگر چونکہ اس جگہ سناتن دھرم کا چرچا رہتا ہے اسلیے
بابے میں نامہ نگار پہلے بھی اخبار مورخہ
۱۹ ... جیٹھ میں مفصل مضمون طبع کرا چکا ہے
فوراً چند آریہ بھائیوں نے جنمیں منشی ... لال
صاحب انچارج تحصیلدار اور لالہ ... لال جی
گرداور بھی شامل تھے۔ کارروائی ہون کی شروع ہوئی
اور بہت دیر تک یہ کارروائی ہوتی رہی۔
اور لالہ لکشمی نارائن اور پنڈت گوپال سہائے
شوداریاں نے نہایت سُریلی آواز کے ساتھ
پریم بھری سُر سے بھجن گائے۔ قصبہ کے
پوپ صاحبان بھی جو پنڈت کہلاتے ہیں
موجود تھے۔ اُنہوں نے رائے دی کہ سات برت
رکھائے جاویں۔ اور برہمنوں کو بھوجن اور
کپڑے کا دان کیا جاوے۔ مگر انچارج تحصیلدار
صاحب موصوف نے جو عمدہ خیالات کے آریہ
پرش ہیں۔ اس کارروائی کو پسند نہیں کیا۔ اور
بذریعہ وید منتروں کے جلدی شدھی کرکے
شیرینی تقسیم کرائی گئی اور پردیسی آریہ برہمنوں کو
بھوجن کھلا کر لالہ صاحب موصوف کو شامل کیا
گیا۔ اہالیان قصبہ جو اس کارروائی کو پسند
نہیں کرتے تھے اُٹھکر چلے گئے۔ حاضری
شروتا قریب ۱۰۰ آدمیوں کی تھی۔ بعد میں بھی
بڑے پریم سے بھجن ہوتے رہے۔ لالہ صاحب
مذکور نے وعدہ کیا ہے۔ کہ ہفتہ تک دو روپیہ
چندہ یتیم خانہ فیروزپور میں روانہ کروں گا
پیارے ایڈیٹر لالہ صاحب مذکور ... روپیہ
ماہوار کا ملازم ہے۔ اگر اس وقت قصبہ
کے پوپ صاحبان پورا اکث ریتی سے اُنکی
شدھی کرتے تو امید تھی۔ کہ لالہ صاحب
قریب ایکماہ کی تنخواہ کے اُنکی پوپ لیلا

میں صرف کرتے - مگر یہاں تھوڑے میں
کام بنگیا -

الراقم
آریہ بھائیوں کا داس
دیپ چند مضرم بندوبست

ڈیرہ غازی خاں

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ جارک نمبر [illegible]
ان ہی تکالیف سے تنگ آ کر ایک بیوہ
جسکا نام جھبنی بائی ہے - اپنے ہندو دھرم
کو تیاگنے کو تھی - کہ بیوہ کی حالت پر رحم کرنے
والوں نے اسکو بچا لیا - بیوہ کے والد اور
بیوہ نے خود سماج میں وواہ کرانے کے لئے
درخواست کی - ۲۷ تاریخ صبح سے تیاریاں
شادی کی شروع ہوئیں - سماج مندر میں بیوہ
مذکور کو لایا گیا اور ایک الگ کمرہ میں بٹھایا
گیا - جب لوگوں کو اس شادی کی خبر لگی - لوگ
جوق در جوق آنے شروع ہو گئے - وہ لوگ
جو سماج مندر کے اندر پاؤں رکھنا پاپ
سمجھتے تھے - بڑے جوش و خروش سے آتے تھے
اور شادیاں کا حال دریافت کرتے تھے - آٹھ نو
آدمیوں نے اس بیوہ سے شادی کرنے
کی درخواست کی - بیوہ مذکور کو ہر ایک
کا حال بتایا گیا - بیوہ اور اسکے والد نے ایک
شخص سے جسکا نام سوہزا رام کہنڈ جہ تھا
اسکے ساتھ بیاہ کرنا منظور کیا - بیاہ کے کرانے
میں اصحاب ذیل کی کوشش بہت ہی قابل
تعریف ہے - لالہ منگل صاحب - لالہ چمن لال صاحب
لالہ دولت رائے صاحب - بھائی کھلو رام
صاحب کوگیہ - منشی حکم چند صاحب وکیل -
ان اصحاب کا ادیوگ اتساہ اور ادیم دھنباد
کے یوگیہ ہے اور سماج انکے اس پراوپکار و
دہرم رکھشا کی از حد مشکور ہے -

۲ بجے کے قریب لوگوں کا اسقدر انبوہ ہو گیا - کہ
مناسب سمجھا گیا - کہ کارروائی شروع کیجا دے - ور
بر ہو کو نہلا کر شدھ وستر پہنائے گئے - اگرچہ دوپہر
کا وقت تھا - سوائے ایک درخت کے سایہ کے جو
سماج کے صحن میں واقعہ ہے - کوئی شامیانہ جلدی
میں نہ لگایا جا سکتا تھا - مگر لوگ گرمی کی کچھ
پرواہ نہ کرکے برابر ڈٹے ہوئے تھے - پتی اور
پتنی کو بیدی کے پاس آسنوں پر بٹھایا گیا اور
بیوہ مذکور سے کل حاضرین کے سامنے جنکی
تعداد پانچ چھ سو کے قریب ہوگی دریافت کیا
گیا - کہ تو اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتی ہے
اسنے بڑے زور سے جواب دیا کہ "ہاں خوشی
سے" ہون ہونیکے بعد پرتگیا کے منتر ڈیرہ وال
زبان میں ترجمہ کرکے حاضرین کے سامنے پتی
اور پتنی سے کہلوائے گئے - عورتوں کے لئے
بھی جلدی میں خاص انتظام کیا گیا تھا - مگر
حاضرین کے شور کے باعث عورتوں نے جو
اس معاملہ میں بڑا انٹرسٹ لے رہی تھیں - اور
جنکی تعداد سو کے قریب ہوگی - سننے کی خاطر
پردے کو توڑ دیا اور نزدیک آکر سننے لگیں پرتگیا
کے منتر ڈیرہ وال زبان میں ان کے کومل دلوں کو
ہلا دیتے تھے - یہ سماں قابل دید تھا - کیونکہ سماج
کے عملی کام کا یہ بدیہی ثبوت تھا اور لوگوں کے
دلوں میں ایک عجیب ہل چل ڈال رہا تھا - سماج
کی اس کارروائی پر اور بیوہ کے مسلمان ہونے
سے باز رہکر دوسری شادی کے کرنے میں
رضامند ہونے پر سوائے چند ایسے شخصوں کے
جنکی زبان کو کوئی بند نہیں کر سکتا - ہر ایک شخص
کے منہ سے واہ واہ کا شبد سنائی دیتا تھا - ور اد
بر ہو ہر دو شانت چت ہو کر آہوتیاں ڈال رہے
تھے - بیواہ ہو چکنے کے بعد بر ہو کو الگ کمرہ
میں بٹھایا گیا - اور ڈولی منگوائی گئی - ساڑھے
پانچ بجے کے قریب ڈولی میں بٹھا کر اسکو روانہ کیا
گیا - مگر لوگوں کا اسقدر انبوہ تھا کہ بر ہو کے
گھر پہونچ چکنے کے بعد بھی لوگ دروازے
پر جمع تھے - اور بہت دیر کے بعد بھیڑ منتشر
ہوئی - شادی کے بعد کئی روز تک اسکا چرچا
شہر میں رہا - اور ہر ایک شخص اس کام سے
خوش معلوم ہوتا تھا - اخیر پر اصحاب مذکورہ
بالا اور دیگر بھائیوں کا جنہوں نے ازحد مدد
کارج میں سہایتا کی - اور اپنا پور شاہ کرکے
دیگر بیوگان شہر کے واسطے ایک عمدہ راہ
نکالی - دوبارہ شکریہ ادا کرنیکے بعد [illegible]
پرارتھنا ہے - کہ ہمارے ہندو بھائی بیوگان
کی حالت زار پر غور کرکے انکی شادی کا رواج
دیں - جیسا کہ دھرم شاستر میں اجازت ہے
حاضرین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی
یہ امر خاص قابل ذکر ہے - کہ ہمارے
سناتنی بھائیوں نے اسموقعہ پر مدد دینے میں
ہرگز دریغ نہیں کیا - بلکہ ہر کام میں تن من
دھن سے سہایتا کرتے رہے - جنکے لئے سماج
انکا شکریہ ادا کرتی ہے - آشا ہے - کہ آئندہ
بھی ایسے موقعوں پر اس قسم کی سہایتا سے
سماج کو کرتارتھ کیا کرینگے -

آپ کا داس
جیون لعل سکرٹری

اجمیر

شوک کا مقام ہے کہ ۲۴ جون کی شام کو

بابو شیو داس جی سبھاسد آریہ سماج اجمیر کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ یہ پلی سائینگ کال کا سمے ہو گیا تھا۔ تھاپلی قریباً چالیس ورشیہ بھائی یہہ افسوسناک سماچار سنتے ہی بابو صاحب معہ موصوف کے مکان پر پہونچ گئے۔ اور ہاتھوں ہاتھ ارتھی کو اٹھا کر شمشان بھومی میں لے گئے۔ ارتھی کے آگے وید منتروں کا اچارن ہوتا جاتا تھا شمشان بھومی میں پہونچ کر ناسمہ نگار اور پنڈت جیدیال جی نے نہایت سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ بیچ بیچ میں بھجن بھی ہوتے رہے۔ یدیپی بابو صاحب کی برادری کے کئی ایک آدمی اس سمے پر دہان تھے پرنتو کسی نے بھی کسی پرکار کی مخالفت نہ کی۔ بلکہ وید وکت کرت کو دیکھ کر پرسن ہوئے رات کے بارہ بجے سب بھائی شمشان بھومی سے واپس لوٹے۔ اور اسنان کر اپنے اپنے گھروں کا راستہ لیا۔ بابو صاحب موصوف کی بہت قابل تعریف ہے۔ کہ جنہوں نے دھیرج کو ایسے سمے پر ہاتھ سے نہ دیا اور بڑی شانتی اور سنتوش کے ساتھ ایسے بھاری نقصان کو برداشت کیا۔ کسی پرکار کی وید ورودھ کارروائی بابو صاحب نے نہیں کی۔ اور بارہ یوم تک انکے گھر میں سائینگ کال کو ہون ہوتا رہا۔ اور پنڈت جیدیال جی اپنشدوں کی کتھا سناتے رہے۔ بارہویں دن پراتہ کال کے آٹھ بجے سنسکار نورتی کا ہون کیا گیا۔ اس اوسر پر قریباً ۲۰ آریہ بھائی اوپستہت تھے۔ مرحومہ دو لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ مری ہے ایشور بابو صاحب موصوف و دیگر سمبندھیوں کو شانتی دے۔ بابو صاحب نے ایک روپیہ دیا نند اناتھالیہ کو دان دیا۔

ویدک دھرم کا سیوک
ذریہ چند ودیارتھی

کھالیہ

ستی۔ سپتاہک جلسہ سماج ہذا میں سکرٹری سماج نے اپیل لالہ چرنجی لال فنڈ کا پڑھکر سنایا جسپر ذیل صاحبان نے دان دیا۔

لالہ امرت رائے صاحب سکرٹری	عصہ
مہاشہ لچھو رام صاحب سب پوسٹماسٹر	۸ر
مہتہ دیوان چند صاحب نائب تحصیلدار	عصہ
ڈاکٹر بسنت رائے	عصہ
لالہ اچھر مل ٹھیکہ دار	۸ر
رام اسرا	۴ر
لالہ بہادر چند	۸ر
لالہ بھوبا رام و شادی لال	عصہ
لالہ لدھا رام سب پوسٹماسٹر	عصہ
لالہ بیچا رام	۸ر
ماسٹر شنکر داس	۸ر
لالہ سندر داس	۴ر
پرتیم داس	۴ر
ماسٹر ہیرا رام صاحب	۴ر
مہتہ رام دتا مل	عصہ
لالہ ستاب مل عبا بڑہ جگرانواں	۴ر
لالہ نتھو رام صاحب	۴ر

میزان عـہ

جو کہ آجکل ماسٹر آتما رام صاحب سکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں ارسال کیے جاوینگے۔

نیازمند
بسنت رائے ہیلپ اسسٹنٹ کمالیہ

راولپنڈی

۹۔ جون کے ساپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد لالہ کندن لعل جی نے اُپاسنا کرائی اور وید بھاش بھومکا سے پنڈت دھنی رام جی نے کتھا کی۔ اور لالہ کانشی رام چوپڑہ نے ورڈھتا پر ایک عمدہ سرمن دیا۔ ۱۶۔ جون کے ساپتاہک جلسہ میں سندھیا ہون وغیرہ کے لالہ کنج بہاری لال جی نے اُپاسنا کی اور پنڈت دھنی رام جی نے وید بھاش بھومکا سے کتھا کرائی۔ تت پشچات لالہ ہردیال سنگھ جی نے منشتو تپ اور ودیا پر ویاکھیان دیا۔ ۲۳۔ جون کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد لالہ ہردیال سنگھ جی نے اُپاسنا کی۔ اور وید بھاش بھومکا سے پنڈت دھنی رام جی نے کتھا کی۔ لالہ کانشی رام چوپڑہ نے عالمگیر دھرم کون ہو سکتا ہے اسکا بقیہ حصہ یعنی ناستک خیالات کون ہیں۔ اسبارہ میں لکچر دیا۔

آریہ سکول صدر مانہ[?] میں کچھ دنوں سے لڑکوں کی بہتری کے لیے ایک سٹوڈنٹ کلب قایم کیا گیا ہے۔ جسکا جلسہ ہر بدھ کو ہوتا ہے۔ اول لڑکے سندھیا کے منتر پڑھتے ہیں۔ اور کوئی ایک لڑکا اُپاسنا کرتا ہے۔ پھر چند لڑکے بھجن گاتے ہیں بعد ازاں ایک لڑکا تعلیم کے متعلق لکچر دیتا ہے۔ اس کارروائی میں ماسٹران مدرسہ بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ ماسٹر سکھرام داس صاحب ہیڈ ماسٹر سکول کی ترقی میں بڑی جانفشانی کرتے ہیں۔

وزیر آباد آریہ سماج کے سالانہ جلسہ سے فراغت پاکر اور گوجرانوالہ گجرات جلالپور سماجوں میں لکچر دیتے ہوئے لالہ منشی رام جی پردہان پرتی ندھی سبھا پنجاب لالہ آتما رام صاحب

نستری اور پنڈت کرپا رام صاحب اپدیشک
بتاریخ ۲۰۔ جون راولپنڈی میں تشریف
لائے۔ اور اُسی شام کو سماج مندر میں ماسٹر
آتمارام جی کا ویاکھیان "آریہ سماج اور مغربی
تعلیم کا مقابلہ" اس مضمون پر ہوا لیکچرار کی
فصاحت اور بلاغت حاضرین پر بڑا عمدہ اثر
ڈال رہی تھی۔ آریہ ورت کی گزشتہ حالت اور موجودہ
ضلالت ویدک دھرم اور رشیوں منیوں کی تصانیف
اور تجربوں کی فضیلت کے قابل اعلیٰ تعلیم اور
تہذیب کا نقشہ واقعی ایک سچا سبق سکھانے والا
اور خواب غفلت سے جگانے والا تھا۔ باوجود
آریہ ورت کے اسقدر زوال کے یورپ کی
ساری فضیلت پھر بھی ان کھنڈرات کا مقابلہ
نہیں کر سکتی۔ ایشور اس ملک کے رہنے والوں
کو پورا شانتی اور ہمت عطا کریں۔ تاکہ پھر
آریہ ورت اسم بامسمیٰ ہو جاوے۔ حاضرین
کی تعداد آج تین سو سے اوپر تھی۔ ۲۹۔ کی
صبح کو لالہ منشی رام اور ماسٹر آتمارام جی و
پنڈت کرپا رام جی نے آریہ کنیا پاٹھ شالا کا
معائنہ فرمایا اور لڑکیوں کی پریکشا لیکر انکو
شیرینی کے واسطے دو روپیہ عطا فرمائے۔
اسکے بعد آریہ سکول میں بھی تشریف لیگئے
اور لڑکوں کا مذہبی تعلیم کے متعلق معائنہ
کیا۔ لڑکوں نے وید منتر سندھیا بھجن سنائے
ایک لڑکے نے اوپاسنا کی اور ایک لڑکے
نے ویاکھیان دیا۔ لالہ منشی رام جی نے انکو
بھی شیرینی تقسیم کرنے کیلیے ۲ روپیہ عطا
کیے۔ اسی تاریخ کو شہر میں بھی ایک کنیا پاٹ
شالا کھولی گئی۔ جو فی الحال لالہ ٹھاکر داس
جی سٹور کیپر کے مکان پر قایم کیگئی۔ ہون
ہو کر صدر کی کنیاؤں نے بھجن گائے۔ اور

لالہ منشی رام صاحب پردھان پرتی ندھی
سبھا نے استری شکشا کے فوائد پر ایک
سپیچ دی۔ اور لالہ کانشی رام چوپڑہ نے
انسپکٹر کی تائید اور شکریہ ادا کیا۔ سردست تعداد
لڑکیوں کی قریب ۳۰ کے ہو گئی ہے۔ مگر
اس سماج میں دھن کی بڑی ضرورت ہے۔
آج شام کو آریہ سماج مندر میں لالہ منشی رام
جی نے ویدک آشرم پر ویاکھیان دیا۔ حاضرین
کی تعداد قریب پانچسو کے تھی۔ لالہ منشی رام
جی جس دھرم بھاو سے پریم پرواہ میں مگن
ہو کر اپنا منوہر ویاکھیان دیا کرتے ہیں وہ
اکثر صاحبان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس لیئے
زیادہ تعریف فضول ہے۔ آپنے اپنے مضمون
کے شروع میں سچے سکھ اور آنند کی خواہش
پرتھیہ باندھ کر دوران آشرم کے شدھ اور
آتمک اونتی وغیرہ ضروری امورات پر
نہایت عمدگی سے اپدیش دیا۔ لیکچر کی خوبی
کا اس سے بڑھکر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ
اسقدر کثیر التعداد مجمع گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک
بے حس و حرکت بڑے شوق سے سنتا رہا اور
بعد میں عموماً سب ہی واہ واہ اور دھن دھن
کرتے تھے۔ ہر چند میاں نبی بخش راگی نے
اس سمے کو اپنے بھجن گان سے زیادہ فرحت
افزا کر دیا۔ اس لیکچر کے شروع سے کچھ
وقت پہلے سوامی آتمانند جی سرستی پنڈت
رام بھجت جی اور لالہ جیون داس صاحب
بھی آگئے۔ سو لیکچر کے ختم ہونے پر سب
صاحبان روانہ بطرف بنوں ہو گئے۔
بتاریخ ۳ جون (بروز اتوار) لالہ گنج بہاری لعل
جی ہیڈ اسسٹنٹ کمشنری جنرل آفس کے
لڑکے کا چوڑا کرم سنسکار ہوا۔ آریہ سبھاسد بہت سے

علاوہ دیگر احباب کے بھی شمولیت کیا گیا تھا
پنڈت سیتا رام جی شاستری۔ پنڈت بھگوان دین
جی اور پنڈت دھنپت رام جی نے ہون آدی
کرت کرائی بھجن منڈلی نے بھجن گائے بعد
کو شیرینی تقسیم ہوئی۔ اور لالہ صاحب نے حسب ذیل
دان کیا۔ وید پرچار فنڈ ۵ آریہ سکول راولپنڈی
۵ آریہ کنیا پاٹشالا راولپنڈی ۵ دیانند
انسٹیٹیوٹ لاہور ۵ یتیم خانہ بریلی ۵
ایکے پیچھے جلسہ میں ہون آدی کے بعد
لالہ کانشی رام چوپڑہ نے اوپاسنا کرائی اور
ویدپاٹھ بھومکا سے پنڈت دھنی رام جی نے
کتھا کی اور لالہ گنج بہاری لعل نے دان کا نتیجہ
[illegible] پر ویاکھیان
دیا۔ لالہ جمنا پرشاد جی (سابق سکرٹری آریہ
سماج پشاور) یہاں تبدیل ہو کر آگئے ہیں
اور انکا نام اس سماج میں تبدیل ہو گیا
گیا۔ اور جلسہ سماپت ہوا۔
پورانک مت کے اپدیشک سادھو لوگ
اور (مہاتما سنیاسی وغیرہ) اکثر یہاں تشریف لاتے
اور سردار سوجان سنگھ رئیس بہادر کے باغ میں
رہائش رکھکر وہاں ہی اپدیش دیتے ہیں اور
لوگ کثرت سے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے ایک
نرملا سادھو آنند سنگھ نامی وہاں کتھا کرتے تھے
ایک کسی میٹنگ میں انہوں نے بموجب
اور گرنتھ صاحب کے بیان کیا۔ کہ ایشور اوتار
نہیں کرتا۔ اور اپنے آدک سب
کو لکھ دیا۔ اس پر بڑی ناراضگی
اور دھرم سبھا کے ممبروں نے اس سادھو کا
نرادر کیا۔ اور سردار صاحب کے باغ سے
انکو نکلوا دیا۔ بہت سے سنگھوں نے
صاحب کو تب ہی غرض سے اجبہ کے ساتھ

لاکر ایک اور عمدہ جگہ پر ڈیرہ کرا دیا ہوا ہے وہ اپنے نوین ویدانت کے علاوہ ورن آشرم گن کرم سے ہوتا ہے۔ جیسکی ادپاسنا ویدمنتر ہے۔ رامائن مہابھارت اتہاس ہیں۔ ان سب کو سچا کیا کرتے اور کہتے ہیں کہ سناتن دہرمیوں کو ہم سے شاسترارتھ کرلیویں۔

دہرم سبھا والے ہم سے شاستر ارتھ کرلیویں۔

راقم
گنگا رام پنڈت رادلپنڈی

رانچی آریہ سماج

(۱) ہجرن ہونیکے بعد پورانوں پر بحث ہوئی۔ بابو برجموہن سہائے ویدان جی معقول طور سے اس مضمون پر بولے۔ حاضری زائد از چالیس ہ

(۲) ٹہیک وقت پر تشریف لانیکی نسبت ممبران سماج سے پرارتھنا کیگئی۔ بعض مجالسہ وقت پر تشریف نہیں لاتے۔

(۳) اول سالانہ جلسہ آریہ سماج رانچی ۳۱ اگست و یکم و دوسری و تیسری ماہ ستمبر کو مقرر ہوا ہے۔ گذارش ہے۔ کہ چونکہ یہ سماج ابھی نیا اور ملک کی ایک طرف واقعہ ہے۔ ایسے مقام پر اوپدیش کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ اسلیے اوپدیشک و سجن جن ضرور تشریف لاکر رونق جلسہ کو بڑھادیں۔ اور اپنی تاریخ آگمن سے سکرٹری کو اطلاع دیویں۔ تاکہ ریلوے اسٹیشن سے جو کہ کچھ فاصلہ پر ہے۔ سواری کا انتظام کیا جاسکے۔

(۴) گذشتہ ہفتہ میں (۱) بابو اوگر نراین صاحب مختار (۲) سیٹھ مرزا لال بزاز (۳) بابو جگدیب سہائے اسسٹنٹ سکول۔ (۴) بابو ہری ہر سنگھ محرر عدالت منصفی۔ سماج کے ممبر بننے کو تیار ہیں۔ مبارک۔

(۵) وہ جولائی کو بوقت شام ہمارے پردہان بابو بالکرشن سہائے صاحب نے پنڈت جنڈلال کی کوٹھی پر بمقام رانچی سناتن دہرم مضمون پر ایک پرجوش ویاکھیان دیا۔ آپنے اس مضمون کے ہر ایک پہلو پر بحث کرکے دکھلایا کہ جو دہرم کہ اسکو آریہ سماج پرچار کرتا ہے۔ فی الواقعہ وہی سناتن دھرم ہے اور پورانک دھرم سناتن دہرم ہرگز نہیں ہے کہ اس امر کو خود حاضرین جلسہ کی تجویز پر منحصر رکہنے کیا۔ حاضری قریب چار سو تھی جگہ کی تنگی کے باعث بہت لوگوں کو سڑک پر کھڑا رہنا پڑا لکچر کا اثر خوب ہوا

المشتہر
جے نراین سہائے سکرٹری آریہ سماج

ساماجک خبریں

شملہ میں آجکل سوامی اکشانند جی اوپدیش کرر ہے ہیں اور ساماجکوں کو اوپاسنا کی پورن ریتی سکھلا رہے ہیں۔ ۷۔ جولائی تک سماج مندر میں یوگیہ وشئہ پر دو لکچر ہوچکے ہیں۔

محمد پور دلول کے آریہ سبھاسد مہاشئہ سندر سنگھ ہوراج سنگھ کی تحریک سے چوہدری گردہاری سنگھ جی نے اپنے پتر کی شادی کی تقریب پر ذیل کا دان دیا۔ یتیم خانہ ممالک مغربی شمالی ۵ ایک ماہوار کے لیے وظیفہ جو کنیا مہاودیالہ جالندھر میں بخشا پاتی ہے ۱۲ روپیہ وید پرچار فنڈ ممالک مغربی و شمالی ۱۲ روپیہ وید پرچار فنڈ پنجاب ۱۲ روپیہ

میران پور سے

آریہ سماج بیان کیور ممبر لالہ ٹہکور رام جی پنڈوری نواسی کی دہرم پتنی کا افسوس ہے کہ دیہانت ہوگیا۔ مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں۔ اس سے لالہ صاحب کو اور بھی سخت صدمہ پہونچا۔ مرتک سنسکار ویدوکت لالہ گنیش رام پردہان اور لالہ بہولا ناتھ ممبر آریہ سماج نے کرایا۔ لالہ صاحب نے بیس روپیہ نقد اور ایک ماہ کا دتیتی کا وعدہ ویدپرچار کو دان کی۔ پرماتما لالہ صاحب کو شانتی پردان کریں۔

لالہ جوتی پرشاد جی جو کہ ایک ہندو سبھا کے ہمدرد ہیں۔ اپنے پتر کی شادی پر جسوقت کہ منڈپ اور سنڈالوں کو دان دے رہے تھے اسوقت لالہ دہنی رام سبھاسد لوکل آریہ سماج نے انکو وید پرچار فنڈ سے واقف کرنیکی کوشش کی۔ جسپر لالہ صاحب نے پانچ روپیہ بتفصیل ذیل دان دیئے۔ وید پرچار فنڈ ۲ کنیا مہاودیالہ جالندہر ۱ دیانند ہائی سکول ۱ یتیم خانہ فیروزپور ۸ آنہ

پنڈت دہرم چند بزرگ پردہان آریہ سماج امرت سر جو بیمار تھے۔ اب تندرست ہوگئے ہیں۔

بنوں نواسی لالہ ہربنس رائے جی اپنے پتر کی صحت کی خوشی میں جو کہ گھوڑے پر سے گر گیا تھا۔ تین روپیہ ساماجک فنڈات کی امداد میں دان دیئے۔

نصیرآباد چھاونی میں نیا آریہ سماج قایم ہوا ہم اپنے پچہلے پرچارک میں غلطی سے لکھ چکے ہیں۔ سماج تو وہاں پر پہلے ہی سے قایم تھا۔ مگر آریہ مندر کی بنیاد رکھنے پر اب جلسہ ہوا۔

نوشہرہ درگاں ضلع گوجرانوالہ میں ایک
نیا اینگلو ویدک سکول قایم ہوا ہے۔

بنوں آریہ سماج کا جلسہ سالانہ بڑی کامیابی
سے سماپت ہوا۔ ویدپرچار فنڈ کے لیئے قریبًا
چارسو چندہ ہوا۔ اور فنڈوں کے لیئے بھی کچھ
دان ملا۔ ہر روز حاضری ۱۰۰۰ کے قریب
پہنچ جاتی رہی۔

لوکل

اتوار کو صبح کے وقت لالہ گوری شنکر جی
سپرنٹنڈنٹ کے پتر کا نامکرن سنسکار ویدوکت ہوا
حاضرین جلسہ کو مٹھائی تقسیم ہوئی۔ پاٹ شالہ
کی کنیاؤں کو مٹھائی کے ہمراہ آم بھی دیئے
گئے۔ اور کنیا آشرم کی کنیاؤں کو بھوجن کرایا
گیا۔ ایک روپیہ سماج فنڈ اور ۱۱ روپیہ کنیا پاٹ شالا
کو دان دیئے۔ شام کو سماج مندر کے سپتاہک
جلسہ کے معمولی ہون کے بعد پنڈت سری پت
جی نے پرارتھنا کرا کر ستیارتھ پرکاش سے
کتھا کی پشچات ماسٹر سنت رام جی نے کنیا
مہاودیالہ کے متعلق خبریں سنائیں۔ تت
پشچات لالہ دیوراج جی نے ایک موثر لکچر دیا۔

اشتہارات

بر کے لیئے کنیا کی ضرورت

چونکہ میرے ایک دوست از قوم موہیال کو
اپنی ۱۴ سالہ لڑکی کے لیئے ایک ایسے بر کی
ضرورت ہے۔ جس میں ذیل کی صفات پائی جاویں
عمر ۲۰ سے ۲۴ سال تک ہو۔ قوم موہیال میں سے
ہو۔ اگر پڑھتا ہو تو انٹرنس پاس ہو۔ یا انٹر
کلاس میں پڑھتا ہو۔ اور ملازم ہو تو کسی عمدہ
اسامی پر ہو۔ صحت جسمانی عمدہ ہو۔ پہلے شادی
نہ ہوئی ہوئی ہو۔ اگر ہوئی ہوئی ہو تو پہلی عورت
فوت ہو گئی ہو۔ اور اُس سے کوئی بچہ نہ رکھتا ہو
درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہیئے۔ **المشتہر**
منشی جوالا سہائے حکیم سہایک آریہ سماج آریہ نگر دھنخاں

کنیا کیلیئے بر کی ضرورت

میری لڑکی کے لیئے جسکی عمر ۱۶ سال سے اوپر ہے
ایک ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰ سے
۲۴ سال تک ہو۔ گزارہ معقول ہو۔ تعلیم انٹرنس
تک۔ چال چلن نیک اور آریہ سماج کا ممبر ہو
ذیل کے چار گھروں میں سے ہو۔ مٹو۔ ترہ۔ کھنہ
ککڑ۔ باشندہ دیہات کا نہ ہو۔ شادی ویدوکت
ہوگی۔ جس سماج کا ممبر ہو۔ کل شرائط کی تصدیق
اس سماج کے پردھان سے کرا کر درخواستیں بنام
پردھان آریہ سماج جلالپور جٹاں آنی چاہیئے
اور اسمیں ولدیت۔ سکونت۔ پیشہ بھی درج ہو۔

بر کے لیئے بدھو کی ضرورت

میں قصبہ بھوانی ضلع حصار کا رہنے والا ذات
سے اگروال بنیا گوت گرگ عمر بائیس سال نو رتھ
ولسیرن ریلوے میں سرہند سٹیشن پر سگنلر یعنی تار
بابو چالیس روپیہ ماہوار نوکر ہوں۔ میں اپنی
شادی ویدک ریتی سے کرنا چاہتا ہوں۔ اگر
کوئی صاحب اس معاملہ میں خط و کتابت کرنا چاہیں
نیچے لکھے پتہ پر خط روانہ کریں۔ آپکا داس
رگناتھ سہائے سگنلر سرہند ریلوے سٹیشن ضلع انبالہ

ایک ضروری التماس

میں سنت پربھو دیال وکیل عدالت مظفر آباد کا
برہمن سارسوت جنگمن آریہ ساکن بہیرہ ضلع
شاہ پور بصیغہ بہت سال التماس کرتا ہوں کہ
۲۰ ماہ مارچ سنہ کو میری دھرم پتنی کا انتقال ہوگیا
ہے۔ صرف ایک لڑکا ۱۳ ماہ کا موجود ہے
میری صحت عمدہ ہے۔ گزارہ معقول۔ اور پنجاب
ہندو کتب سہایک بھنڈار فنڈ کا ممبر بھی ہوں
اب میں ویدک ریتی سے بیاہ کرنا چاہتا ہوں
استری ایسی ہو جسکی کوئی آریہ سماج تصدیق
کردیوے۔ کہ بروئے شاستر اسکی شادی جائز ہو
سکتی ہے۔ اور وہ میرے لڑکے کی پرورش
منظور کرے۔ باقی معاملات بذریعہ خط و کتابت
طے ہونگے۔ سنت پربھو دیال وکیل عدالت
مظفر آباد کشمیر منتری آریہ سماج مظفر آباد

نوید

خصوصًا ڈاکٹر صاحبان و عمومًا دیگر صاحبان
کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ تھوڑی شراب نوشی
سے جس قدر نقصان آپکو یا آپکے دوستوں کو معلوم
ہوں۔ انکو دھرم پرچارک یا بھارت سیوک
میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ مگر عرض ہے
کہ جو کچھ اس بارہ میں لکھا جاوے مدلل ہو۔
آپکا داس گیان چند از فیروزپور

انتقال پرملال

افسوس دیوان بسا مجس صاحب بہادر ریٹائرڈ سی ایس
آئی مدار المہام ریاست کپورتھلہ ۷ ماہ جولائی
کو اس جہان فانی سے چل دیئے۔ پرمیشور آپکے

دھرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی سو گئی ہے - جواب اُسے جاگتے ہوئے شرم (لجیا) معلوم ہوتی ہے - کہاں وہ رشیوں کا مبارک زمانہ اور کہاں اُنکی موجودہ اولاد کی بے تبدی گت تراہ مان تراہ مان -

پیارے بھائیو عرصہ ۲۴۹۰ سال کا گزریا جبکہ مہاراجہ جودشٹر کا چکرورتی راج پرتھوی میں موجود تھا - اُس وقت کوئی مسلمان کوئی عیسائی کوئی بودھ کوئی جین اس بھارت ورش میں موجود نہ تھا - بلکہ کہیں سارے سنسار میں بھی اُنکا پتہ نہ تھا - ساری کی ساری پرجا ویدک دھرم اور شاستروکت میں مصروف تھی اُسکے چند سال بعد جب اودیا کے سبب آلس [illegible] پھیلا آدک اس [illegible] میں پڑھنے لگا تب عرصہ ۲۴۹۰ سال کا گذرا ہے کہ علاقہ نیپال میں ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جو کہ ناستک تھا بودھ مت چلایا - راج کا زور بھی ساتھ تھا اور انکی وجہ سے بہت سے پنڈت یا لاکھ برہمن اُسکے ساتھ ہوگئے جسنے بدھ مت سارے ہندوستان میں پھیل گیا بجز کاشی کشمیر قنوج کے سوائے کوئی شہر ہندوستان میں ایسا نہ رہا - جو بودھ نہ ہوگیا جب بودھ مت بہت بڑھ گیا - اور لوگ ویدک دھرم سے پتت ہوئے - یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے - تب تقریبا دو ہزار برس گزرے کہ ایک مہاتما شنکر سوامی (جسے لوگ شنکر آچارج بھی کہتے ہیں) نے کمر ہمت باندھی - اور ششیوں کو ساتھ لے بودھوں سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا - بھلا ناستک لوگوں کے دلایل اور یُکتیاں، وید اور شاستر کے جاننے والے کے سامنے کیا اثر رکھ سکتی ہیں؟ اُس مہاتما شنکر سوامی نے بودھ مت ودیوں کو چلا کے اپنے اصلی دھرم میں واپس کیا - چونکہ انکے بعد مسلمانوں عیسائیوں کا بھارت ورش میں دور دورہ ہو گیا کہ باعث ایک معقول تعداد ہندو دھرم سے [illegible] الگ ہو کر دوسرے مذہبوں پرست ہو گیا - اور کسی نے انکے [illegible] کرنیکی کوشش نہ کی - اسلیے ہم نے اپنی قوم کو نیند غفلت سے جگانے کے لیے ایک ٹریکٹ "دھرم پرچار" قریبا دس ہزار چھاپا ہے - جسکا حجم ۱۶ صفحہ پیمانہ ۲۲×۲۸ عمدہ ڈمی کاغذ پر ہے - تو ایسے بھائی کے لیے یہ بہت سستا ٹریکٹ بمفت تقسیم کرنے کے لیے ایک عمدہ ذریعہ ہے - قیمت ایک پیسہ فی کاپی ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن فی روپیہ مُفیدی کے حساب دیا جاویگا -

المشتہر منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار دھرم پرچارک
اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبارونمیں یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں - مگر معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریبًا پانچسو ہے - اور حجم ۱۶ صفحہ تقطیع ۱۱×۶ عمدہ ڈمی کاغذ ڈمی کاغذ پر جسمیں مضامین متعلق ویدک دھرم سائنس یوگیہ پرشوں کی سوانح عمریاں مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ سندر [illegible] چھپکر جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے اپنے دلچسپ اشتہارات سے [illegible] نہیں فرمایا مضمون اور تعداد کا ثبوت ہماری صداقت کے لیے پرچہ نمونہ سے جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہوگا - اور نیز دفتر شہر جالندھر سے ہو سکتا ہے -

نہیں تو یہ ہماری کوتاہی ہے - کہ ہماری طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں انکی درخواست بغرض حصول آنکے اشتہارات کے نہیں کی گئی لیکن اب ہم درخواست کرتے ہیں [illegible] اپنے فرائض کو ادا کر سکیں اور ملتمس ہیں - کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے اخبار میں شایع کرا کر فایدہ اٹھاویں - اور ہمکو ممنون فرماویں - نرخنامہ اجرت ذیل ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا - اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے حسب قدر ہوگی لیجاویگی - جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا - اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا - اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا - اسکے لیے علیحدہ نرخ ہوگا - جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے

(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کی رو سے لیجاویگی - اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرانیکا اختیار نہ ہوگا -

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے - کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا - یا جو اشتہار [illegible] سے سمجھے

نمبر ۱۵ | مطبوعہ ۵ ساون سنہ بکرمی مطابق ۱۹ جولائی سنہ ء روز چہارشنبہ | جلد ۴

ست دہرم پرچارک

ویدک دہرم پرچارک منڈلی کا کام

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گزشتہ

منشی نراین کرشن جی جسقدر سیوا سماج کی کرتے ہیں اور انکے آچرنوں کا جو اثر کہ نگر نواسیوں کے دلوں پر ہے۔ اُسے دیکہہ کر میری پرسنتا اور بھی بڑھ گئی۔ منشی جیون کرشن جی پلیڈر سماج کے منتری ہیں۔ وہ بھی جلسے کے خاتمہ تک موجود رہے۔ اور اسکے بعد بات چیت کر کے قریباً دس بجے رات کے گہر کو واپس گئے۔ گوجرانوالہ آریہ سماج کا چپراسی بھی آریہ سماج سے بڑی ہمدردی رکھتا ہے۔ اس راتری کو گوجرانوالہ آریہ مندر میں آرام کیا۔ اسی دن جب کہ میں گوجرانوالہ میں کام کر رہا تھا۔ گجرات میں سوامی آتمانند جی تھا لالہ آتمارام جی اپنے دیاکھیانوں سے نگر نواسیوں کو آنند دے رہے تھے۔ گجرات آریہ سماج کے ممبروں میں لالہ نانکچند جی کا اُدیوگ بڑہا ہوا ہے۔ انکا خاندان بچوں تک آریہ سماجک خیالات کا معلوم ہوتا ہے۔ حکیم تاراچند جی منتری آشا کہ آئندہ حال سے بھی بڑہکر پورشارتہہ دکھائینگے۔ اُس آریہ سماج کے نوجوانوں کی خوش قسمتی سے

لالہ گنگارام اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر یہاں آن پہونچے ہیں۔ اس نوجوان کے آچرنوں کا لوگوں پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ سماج کا مندر بہترین شہر بن رہا ہے۔ گزشتہ دنوں میں آلسیہ نے سماجک بھائیوں کو آن گھیرا تھا۔ آشا کہ آئندہ ہمارے بھائی آلسیہ کے پھندوں میں نہ پھنس سکیں۔

۲۸ جون کی صبح کو میں اور پنڈت پالارام جی راولپنڈی کی طرف روانہ ہوئے۔ اور سوامی آتمانند جی تھا پنڈت رام بہجدت بی اے کو وہیں چھوڑا۔ پیچھے معلوم ہوا کہ سوامی آتمانند جی کے ہنسانے والے لکچر سے لوگ بہت پرسن ہوئے۔ اور پنڈت رام بہجدت نے بھی بڑا پر جوش دیاکھیان دیا۔ ۲ بجے سہ پہر کو ہم راولپنڈی کے ریلوے سٹیشن پر پہونچے۔ آریہ بھائی پہلے سے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ پریم پوربک آتنے بات کا لابھ ہوا۔ لالہ کانشی رام چوپڑہ کے مکان پر پہونچکر دیکھا کہ ہمارے پورانے منتری مہاشہ خط و کتابت کے کام میں مصروف ہیں۔ اُنسے ملکر معلوم ہوا۔ کہ لکچر کا نوٹس دیا جا چکا ہے۔

لالہ آتمارام جی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے منتری بڑے جفاکش ہیں۔ تھکنے کا تو نام نہیں جانتے۔ ایشور اس جوان کو تندرست رکھے۔ اور دہرم میں دن بدن انکی شردہا وردہہ کراوے۔ ضروری کاموں سے فارغ ہو کر ہم سب آریہ مندر کی طرف روانہ ہوئے۔ حاضری اُس وقت دو ہزار

۳۰۰ اور ۴۰۰ کے ہوگی۔ لالہ آتمارام جی کا دیاکھیان بھی غضب کا تھا۔ مفصل حال نامہ نگار راولپنڈی کا لکہا ہوا چہپ چکا ہے۔

۲۹ جون کی صبح کو اول ہم نے آریہ ہائی سکول پاٹ شالا کا ملاحظہ کیا۔ اس پاٹ شالا میں ۱۳۰ طلباء پانچویں جماعت تک تعلیم پاتے ہیں جن میں سے ۱۱۰ حاضر تھے۔ ایک بڑا فراخ ہال اور ۳ کمرے ہیں۔ بلحاظ صحت کے مکان اچھا ہے۔ بڑے کمرے میں ۱۱۰ لڑکوں کو رنگ برنگی پوشاکیں پہنکر بیٹھا انکہوں کو فرحت دے رہا تھا۔ جے جے پتا پرم آنند داتا کی مہلی سُر نے آریہ پرشوں کے ہردیوں میں دہرم کی حرکت دی۔ پانچویں جماعت کے لڑکوں کا سوڈہست سندھیا پاٹہہ جیت کو پرسنتا دان دے رہا تھا۔ ایک بچے نے پرارتہنا کرائی۔ جسکے بعد ایک لڑکے نے دیاکھیان دیا۔ گو بہت سا حصہ دیاکھیان کا لکھا ہوا تھا۔ تاہم مجھے یہ جگہہ لڑکے کا اپنی طرف سے عبارت ایزاد کرنا پسند آیا تھا۔ کہ جو کچھہ وہ کر رہا ہے۔ اسکو سمجھتا بھی ہے۔ میں عموماً بچوں میں بحث مباحثے کی سپرٹ پیدا کرنے کا برخلاف ہوں۔ تاہم اگر اخلاقی مضامین پر سوچنے کی عادت انہیں ڈالی جاوے تو بہت نیک اثر پیدا کر سکتی ہے لیکن نمائش کے طور پر انہیں کھڑے کر کے دیاکھیان دلانا میری رائے میں انکے اندر شہرت پسندی کی سپرٹ پہونک کر انہیں گمراہ کر سکتا ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ سندی بھاشا تھوڑے عرصہ سے تعلیم میں جاری ہوئی ہے۔ اور اردو ابتک

امتحان کے لیے لازمی زبان رکھی گئی ہے
میں اشارہ کرونگا کہ آریہ سماج راولپنڈی
کے پوری شاردا ادھکاری اپنی کوششوں
سے رفتہ رفتہ ہندی بھاشا کو ذریعہ
تعلیم بنا دینگے۔ میں چوتھی جماعت کے
ایک لڑکے سے امتحاناً جھتری کی نسبت
کچھ دریافت کیا۔ جس پر معلوم ہوا۔ کہ اشیاء
کے سبق باقاعدہ پڑھانیکا طریقہ اب تک
جاری نہیں ہوا۔ کل حالات پر نظر ڈالکر
میری رائے ہے۔ کہ آریہ سماج راولپنڈی نے
پتری پاٹھ شالا کے چلانے میں بڑی کامیابی
حاصل کی ہے۔

آج ہی صبح ایک نئی پتری پاٹھ شالا
شہر میں کھولنے کا وچار آریہ سماج راولپنڈی
نے کر رکھا تھا۔ اور خوش قسمتی سے مجھے
بھی اس پاٹھ شالا کے کھولنے کی رسم میں
شامل ہونیکی عزت ملی۔ ۳۰ لڑکیاں پہلے دن
ہی شامل ہوئیں۔ پرتھم ہون ہوا۔ جسکے بعد
کہ میںنے چند الفاظ استریوں کے لیے تعلیم کی
ضرورت اور اسکی نازک ذمہ واری پر کہے
لالہ کانشی رام جی چھبڑا کی تقریر پر جلسہ کا
خاتمہ ہوا۔ مجھے یہ سنکر نہایت خوشی ہوئی
کہ اس پاٹھ شالا کے کھولنے کے محرک ہمارے
پرانے مہربان بابو بھگوانداس صاحب
اسسٹنٹ سرجن تھے۔ بابو صاحب جالندھر
میں بھی استری شکشا کے ساتھ بڑا پریم کھلاتے
رہتے ہیں۔ اور آپکی سوشیلا پتری بھی
آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر میں تعلیم پا
رہی ہے۔ لوٹتے ہوئے میں نے اس پتری
پاٹھ شالا کو دیکھا جو کہ راولپنڈی آریہ سماج
کی کوششوں سے پہلے ہی [illegible]

کھلی ہوئی ہے۔ ۲۵ لڑکیاں حاضر تھیں
چوتھی جماعت تک پڑھائی کا انتظام کیا گیا
ہے۔ خوشخطی میں اس پاٹھ شالا کی لڑکیاں
ہر ایک پاٹھ شالا کو مات کر سکتی ہیں۔ وجہ اسکی
یہ ہے۔ کہ خوش قسمتی سے اس پاٹھ شالا کو
پنڈت بھگوان دین سا خوشخط پنڈت ملگیا تھا
پہلی جماعت نے سندھیا اتم ریتی سے سنائی
عبارت لکھنے میں لڑکیاں کم غلطیاں کرتی
ہیں۔ یہاں تک کہ پہلی جماعت کی لڑکی
لیلاوتی نے بہت ہی عمدہ لکھا۔ اچارن
بھی لڑکیوں کا عموماً اچھا ہے۔ بُننے کا کام
تو میں نے بے نظیر دیکھا۔ لیکن معلوم ہوا
کہ سادہ سلائی پر بہت کم دھیان دیا جاتا ہے
اسکی طرف بہت زیادہ دھیان دینا چاہیے
کیونکہ گلوبند اور گرم جراب وغیرہ کا بُننا
لڑکیوں کو آنکی آئندہ زندگی میں اسقدر
مدد نہ دیگا۔ جسقدر کہ اپنے خاندان کے
پارچا جات خود سی لینے کا کام۔ مجھے آشا ہے
کہ راولپنڈی کے سبھا سد بھائی اس طرف
آئندہ کے لیے اپنی خاص توجہ مبذول
کرینگے۔ راولپنڈی آریہ سماج کے پروشارتھ
کی ہر ایک آریہ سماج کو تقلید کرنا چاہیے
باوجودیکہ اپنے روپیہ اور اپنی محنت سے
بنائے ہوئے آریہ مندر سے انہیں جواب
ملا۔ اور کرایہ پر مکان لیکر کارروائی
کرنی پڑی۔ اسپر بھی انہوں نے ثابت
قدمی سے کام کرتے ہوئے نہ صرف ایک
پتر پاٹھ شالا اور دو پتری پاٹھ شالائیں
ہی کھول رکھی ہیں۔ بلکہ دھرم پرچار کے کام
میں سے زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ باہر جاکر پرچار
کرنے کے علاوہ سماج مندر میں بھی دھرم پرچار

جاری رکھتے ہیں۔ دن کو ہم سب نے اپنا اپنا تحریر کا کام
کیا۔ ۳ بجے کی ریل میں سوامی آتمانند۔ پنڈت آتما رام جی
بی اے۔ اور لالہ جیونداس جی بھی آن پہونچے
گویا کل کی کل منڈلی اسجگہ اکٹھی ہو گئی۔ چونکہ
خوشحالگڑھ کی طرف ریل ۹ ۱/۲ بجے رات کے
روانہ ہوتی تھی۔ اسلیئے ہم سب بھوجن سے
فارغ ہو کر شام کو سماج مندر میں پہونچے
اس شام کو میرا ویاکھیان تھا۔ جسکا مفصل
حال نامہ نگار کی تحریر میں چھپ چکا ہے
آج حاضری ۴۰۰ اور ۵۰۰ کے درمیان
ہو گی۔ سماج مندر سے ہم سب سیدھے
ریلوے سٹیشن پر پہونچے۔ اور بستر جما کر
خوشحالگڑھ کو سیدھے روانہ ہوئے۔

۲۰ جون کی صبح کو ہماری منڈلی جسمیں
میرے علاوہ۔ لالہ آتما رام۔ لالہ جیونداس
پنڈت رام بھجدت۔ سوامی آتمانند۔ پنڈت
کرپا رام۔ اور نبی بخش راگی شامل تھے۔ خوشحالگڑھ
کے ریلوے سٹیشن پر پہونچے سٹیشن سے باہر
آکر معلوم ہوا۔ کہ ہماری رہنمائی کے لیے کوئی
آریہ بھائی بھی موجود نہیں ہے۔ مزدوروں کے
سر پر اسباب دیا اور اٹک کے کنارے کو روانہ
ہوئے۔ کالے پہاڑوں والی ندی پر کالے
چٹانوں پر سے گذر کر ہی پہونچ سکتے تھے
صبح کا سہانا سمہ۔ پتھریلی زمین اور چاروں
طرف سنسان۔ عجیب حالت تھی۔ مسافروں
کے پیچھے لگے ہوئے کنارے پر پہونچے۔ اس
جگہ ایک زبردست کشتی دوسرے پار
لیجانے کے لیے طیار تھی۔ ڈاک تانگہ پہلے
سے ہی انگریزوں نے کرایہ پر لیلیا تھا
ناچار انبوہ عام کے ساتھ کشتی میں ڈیرا کیا
اپنے ہندوستانی بھائیوں کے ساتھ بیٹھکر بھی

عجب لطف آتا ہے کشتی چھوٹی - اٹک در شور پر تھا - دریا اس زور سے چلتی تھی کہ الامان - کشتی کھینچکر ملاح کچھ دور پیچھے لیگئے پھر کشتی چھوڑدی - تیر کی طرح چلکر بھنور میں پڑگئی اسوقت ملاحوں کا جوہر قابل دید تھا - انہوں نے ساتھ چپو لگائے کشتی کو چکر دیا - اور سب نے زبان حال سے کہا کہ بیڑا پار ہے - اب ذرا ہوش آیا کنارہ کی طرف نگاہ ڈالی تو عجیب نظارے سے دوچار ہوا دیکھتا کیا ہوں کہ قریبا پچیس عورتیں اپنی چاٹی اور مدھانی سامنے رکھے ایک قطار میں دہی رڑک رہی ہیں پچاس بازو ایک ساتھ حرکت کرنا بھی ایک دلچسپ نظارا تھا - میں حیران تھا کہ یہ بیبیاں کسجگہ بود و باش رکھتی ہیں - نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو اونچی سطح پر چند جھونپڑیاں نظر آئیں - دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ گاؤں خوشحال گڈھ ہے - اور یہ عورتیں اسی گاؤں سے چلکر روز صبح کنارہ دریا پر آن پہونچتی ہیں - دریائے اٹک کا سرد پانی تازہ تازہ ڈالنے سے مکھن زیادہ نکلتا ہے - کشتی کو چھوڑا اور پیر کا رخ کیا - ڈاک خانہ کے پاس سرائے میں جا پہونچے - یکے کرایہ پر لیے نہانے کی فرصت نہ ملی - ایک تو شب بیداری سر سے سخت دہوپ کا سامنا - ناچار قہر درویش برجان درویش کہہ کر آگے چلے - ڈاکخانہ کے پاس مختصر سا بازار ہے - اسجگہ ایک پنجابی چہور پانی دیتا ہے - اسجگہ آچار کا لحاظ بالکل اوٹھ جاتا ہے - غالبا یہی وجہ تھی کہ اٹک کے پار ہونے کو ہندو معیوب سمجھتے تھے - سرحدی اٹک یہیں سے شروع ہوجاتا ہے ان دنوں یہیں دہرم کا نام ونشان پایا نہ جاتا

تھا - اب تو اس طرف کے شہروں کی آبادی قریبا نصف کے قریب پنجابی ہے - دہرم کا تہوڑا بہت چرچا ہو چلا ہے - ساری دوپہر چلتے چلتے دیاکل ہوگئے - پانی کے لوٹے کے لوٹے نہ معلوم کہاں غائب ہوتے جاتے تھے - راستے میں برکش کا نام ونشان نہیں اگر کہیں تھے بھی تو شرک سے دور - خشک پہاڑوں پر سے گزرنا بھی انسانی طبیعت کے لیئے ایک سخت معرکہ ہوتا ہے - آخرکار کوہاٹ نزدیک آچلا - آنکھوں کے روبرو سبزی کے آثار نمودار ہوئے - شہر کے باہر پہونچتے ہی چاروں طرف شفاف پانی کی نہر جاری دیکھی - لوگوں نے جگہ جگہ نہر کے اوپر چارپائی بچھائی ہوئی تھیں - دوپہر کے وقت پانی کے اوپر چارپائی ڈالکر سونا گویا سورگ سیوں تھا - اور پھر انگوروں کے درختوں کی اسقدر افراط کہ عقل حیران تھی - کہاں خشک پہاڑ اور سنسان راستہ اور کہاں کوہاٹ کا میووں سے لدا ہوا شہر - پوچھتے پوچھتے سماج مندر میں پہونچے - آریہ سماج کوہاٹ نے اپنا فراخ اور خوبصورت ہال ابھی تیار کیا ہے - ایسے دور دراز سرحدی مقام پر یہ مندر ہمارے لیئے براستکین دلانیوالا تھا - سردار ہرانگھ جی منتری بھی آن پہونچے - تحصیلدار صاحب نے بھی بڑی کرپا سے درشن دیئے - دیگر بہت سے بھائی بھی جمع ہوگئے - کچھہ دیر آرام کرکے کوہاٹ کا قلعہ دیکھنے گئے - بابو جیوا سنگھ جی نے بڑی مہربانی سے قلعہ بخوبی دکھایا - یہہ قلعہ معمولی ہے - کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں ہے - سکھوں کا بنایا ہوا ہے -

انگریزوں نے یہاں کوئی نیا سکھہ نہیں جمایا یہاں سے سات میل پر یاغستان ہے جہاں سرحدی یاغی رہتے ہیں - پشاور سے پہاڑ کے راستے یہاں سے صرف ۲۵ یا ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے - خربزے یہاں اس موسم میں بھی کثرت سے تھے - انگور تو بیچ قسموں کے اعلے سے اعلے ہیں بیدانہ انگور جسکے لیئے کوئٹہ مشہور ہے یہاں اس قسم ہی کے ہوئے طیار تھے قلعہ سے نکلکر ہم نے ایک باغ دیکھا اور پھر منڈی میں پہونچے - جہاں قریبا ۲۰۰ یا ۳۰۰ کی حاضری میں لالہ آتمارام جی نے ویدک دہرم کی برتری پر ایک دیاکھیان دیا -

یکم جولائی کی صبح کو لالہ آتمارام جی ہمراہ سوامی آتمانند جی کے سواری یکہ روانہ ہوں ہوئے اور باقی ممبران منڈلی کوہاٹ میں ہی شام تک مقیم ہے - بابو چمن سنگھ جی سوپر دائیزر نے ہاں آریہ سماج کوہاٹ باہر دورے پر تھے - ایسلیئے انکے درشن نہوئے - بابو ہیرا سنگھ جی ہیڈ کلرک آفس ضلع بڑے اتساہ سے سماج کا کام کرتے ہیں - بابو ہرانگھ جی منتری دہنباد کے یوگیہ ہیں - جنہوں نے کرمہان نوازی کے فرائض بڑی خوبی سے ادا کیئے - بابو خوشحال سنگھ جی خزانچی سماج منتری شکشا سے خاص پریم رکھتے ہیں - منتری شکشا کا ذکر کرتے ہوئے مجھے یاد آیا - کہ کوہاٹ میں عرصے سے ہندی پاٹ شالا قائم کرنیکا سوال زیر بحث ہے - اور سرکار سے بھی سرآیہ کی منظوری ہوچکی ہے باوجود سے روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کرنے کے بھی اب تک کوئی اوپدیشک نہیں ملی سردار ہرانگھ جی منتری سے ایسا بہت ہیں ذکر کیا لیکن

اسوقت کیا ہو سکتا ہے۔ جبکہ اوسیا پانی تیار کرنے کا کوئی سامان ہی موجود نہیں ہے۔ جو لوگ آریہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کی کمیٹی کے استہ میں اسکا ذکر ڈالا کرتے ہیں۔ وہ وچار کریں۔ کہ اس قسم کی انسٹیٹیوشن کی کیسی سخت ضرورت اسوقت محسوس ہو رہی ہے۔ اس آریہ سماج میں ایک ماسٹر گنگا پرشاد جی ہیں۔ جو کہ سنسکرت اور ہندی بھاشا جانتے ہوئے مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کی دیا کھیا کیا کرتے ہیں۔ کوہاٹ میں ہوم پرچار کی سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ لوگ عموماً ہوم کے نام تک سے بےخبر معلوم ہوتے ہیں۔ اگر بنوں اور کوہاٹ آریہ سماج مل کر ایک اوپدیشک رکھ لیں۔ جو سدیو گرانوں کو خاص شہر میں پرچار کرے۔ تو بڑی اُنتی ہو سکتی ہے۔ اسطرف کے لوگوں کے سدھار کی بہت ضرورت ہے۔ اس صبح کو ہم سب سردار مہر سنگھ جی کے ہمراہ چشمہ پر نہانے کے لئے گئے۔ یہ چشمہ قدرتی ایک پہاڑی کے اندر سے آتا ہے۔ پانی اس چشمہ کا اسقدر ٹھنڈا اور صاف ہے۔ کہ باوجود آنکھ پار ہونے کی شکایت رکھنے کے بھی پنڈت کرپا رام جی اسجگہ کچھ غوطہ لگانے کے لئے تیار ہوگئے۔ یہ خصوصیت یہہ ہے۔ کہ ایک فوجی سپاہی برابر پہرا دیتا ہے۔ اور لوگوں کو پانی گندا کرنے سے روکتا ہے۔ اس چشمہ کی خاصیت یہہ ہے۔ کہ جوں جوں گرمی زیادہ پڑتی ہے تیوں تیوں اسکا پانی زیادہ تر ٹھنڈا ہوتا جاتا ہے۔ اور سردیوں میں نہایت گرم رہتا ہے۔ صبح کو عموماً ہندو اسجگہ سنان کے لئے جاتے ہیں۔ اور وہ وقت ہوم کے پرچار کا

بہت ہی اچھا ہے۔ باوجود سخت زکام کے بھی مجھ سے رہا نہ گیا۔ اور اس شفاف اور ٹھنڈے چشمہ میں میں نے کئی غوطے لگائے۔ اسجگہ ایک سنگھ سبھا بھی ہے۔ جسمیں ہم نے آتوار کو اچھی رونق دیکھی۔ شام کو بنی تھنی باگی کو سواری کیلئے روانہ کیا۔ اور باقی ہم چار بھائی ٹانگہ ڈاک پر روانہ بطرف بنوں ہوئے۔ یہہ سفر بھی کبھی یاد ہوگا۔ بغیر ہمارے علاوہ ایک صاحب اور تھے جو پشاور سے سیدھے راستے تشریف لائے تھے۔ یہاں ہی راستہ۔ سرحدی ملک کیسا تھا سڑک۔ بعض جگہ صرف سڑک سرکاری اور باقی سرحدی علاقہ۔ پانی کی قلت اور آنکھ سونے کا موقع نہیں۔ لیکن چاند نے اس رات کو بڑا آنند دیا۔ خشک پہاڑیوں کی چاند کی سی روشنی ایک اپنا نرالا ہی نظارہ رکھتی تھی۔ اس پے سروسامانی اور بےترتیبی میں بھی ایک خاص خوبصورتی تھی۔ آدھی رات کے بعد ایک سرنگ میں سے گزرنا پڑا۔ اور وہاں سے آگے کوہاٹ کے چشمے دکھائی دیئے۔ افسوس کہ رات کے وقت انکو اچھی طرح دیکھ نہ سکے ہماری رات اختر شماری میں گزری۔ جہاں صبح ہوئی آگے ٹانگہ کھڑا ہوا۔ اور ہم سب سڑک پر روانہ ہو جاتے۔ کپڑوں کی کون پرواہ کرتا تھا۔ جیوں تیوں کر کے صبح کے سات بجے ۲ جولائی کو بنوں پہونچے۔ لالہ دولت رام جی پردھان اور دیگر آریہ بھائی شہر کے باہر موجود تھے۔ وہاں سے اتر کر انکے ساتھ ہوئے۔ آگے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے حکم

چمن لال جی منتری بودھ راج جی اور دیگر بہت سے سجن مع جھنڈے کے ساتھ اور کئی جھنڈے وغیرہ تھے۔ ہری کیرتن کرتے ہوئے نگر میں داخل ہوئے۔ قریباً ۹ بجے سماج مندر میں پہونچے۔ یہاں کا سماج مندر ایک بڑا فراخ مکان ہے۔ عمارتیں اس طرف عموماً کچی ہیں کیونکہ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ دو فراخ کمروں کے درمیان ہال ہے جسکی چھت بہت اونچی ہے۔ دونوں کمروں کے اوپر دو اور کمرے چھتے ہوئے ہیں۔ جنکے دروازے ہال کی جانب کھلتے ہیں۔ اسمیں عورتیں بیٹھ سکتی ہیں۔ صحن بڑا فراخ ہے۔ دروازہ بڑا خوبصورت پختہ بنا ہوا ہے۔ بنوں میں گلی گلی نہر جاری ہے۔ یہہ نہر دریائے کرم سے آتی ہے۔ جو کہ شہر کی ایک جانب ہو کر بہتا ہے۔ گھر گھر میں کچے حوض بنے ہوئے ہیں۔ جنمیں کہ روز اس نہر سے تازہ پانی گھر والے بھر لیتے ہیں۔ سماج مندر کے اندر ایک فراخ ۸ فٹ کے قریب گہرا پکا حوض ہے۔ بڑے آنند سے اس حوض میں سنان کیا۔ اپنے جالندھر کے شانتی سرووَر کا دھیان آگیا۔

۲۔ ۳۔ اور ۴۔ جولائی ۱۹۰۸ء کو سالانہ جلسہ تھا۔ جسکا مفصل حال جب منتری مہاشہ لکھیں گے۔ درج ہو جائیگا۔ باقی آئندہ

پوتر ویدوں کا پرچار
نشٹ جاتی کا اُدھار

گرہباہٹ کی اس انیسویں صدی میں جبکہ
نش سماج روپی ادیان کو پاپ روپی ٹڈی
دل چاروں طرف سے بڑے ویگ کیساتھ
چاٹ رہے ہیں۔ جبکہ موکھ سے ودوان پرنیت
نیش کے پرواہ میں بے سدھ بہتے چلے جا رہے
ہیں۔ جبکہ نشکام ست کرموں کا استھان
کورتوں۔ ظاہری آڈمبروں اور تنگ دلی
کو سونپا جا رہا ہے۔ جبکہ نربھرانت ست
سدھانتوں کے پوتر استھان میں نش پرایوجن
من گھڑت ہتیولیں اور دربل بدھیوں نے
ایک دیشی۔ ادھورے اور بھرم اوتپادک
وچاروں کا زبانی جمع خرچ بھی انتی کا اعلےٰ
چنہ مانا جا رہا ہے۔ ست۔ شانتی۔ پریم
اور گیان کے پورن بھنڈار پوتر ویدوں کو
رکشا اور پرچار کی کیول ماتر ذمہ وار ویدِ بتا
مہرشی کے استھاپت کردہ آریہ سماج کا اپنی
ذمہ داری کا ذرا بھی خیال نہ کرنا واقعی میں
نش سماج کے بڑے بھاری ابھاگیہ کا کارن
ہے۔ ویدوں کے پرچار کے ابھاو کے کارن
جہاں انیہ متاولمبی نانا پرکار کے کلنک
ان کے سر منڈھ کر اپنا مطلب سدھ کر رہے
ہیں۔ وہاں دوسری طرف بعض آریہ سماجیوں کا
وشواس بھی ڈھیلا پڑتا جاتا ہے۔ کیونکہ ویدوں
پر انکا موجودہ وشواس مردہ وشواس ہے زندہ
وشواس نہیں۔ زندہ وشواس تو تبھی اتپن
ہو سکتا ہے کہ جب سے ویدوں کو سویم دیکھ
اور وچار سکیں۔ اتیو آریہ سماج کی ہستی قائم
رکھنے اور نشٹ جاتی میں سچی سبھیتا پھیلا کر سنسار
کو سورگ دھام کو بنانے کے نمت یہہ پرم آوشیک ہے
کہ ایشوری گیان ویدوں کی شکشا سرسادھارن
کے کانوں تک پہونچا کر انکو وید مارگ پر لانیکا
یتن کیا جاوے۔ اور اس اودیش میں
تبھی سپھلتا ہونا سمبھو ہے۔ جبکہ ویدوں کا
بھاشا سنسار کی سمپورن بڑی بڑی بولیوں
میں کیا جاوے۔ یا سنسکرت کو عالمگیر زبان
بنایا جاوے۔ سنسکرت کو عالمگیر زبان
بنانا تو ہمارے خیال میں قریباً ناممکن ہے
اور یدی ناممکن بھی ہو تو اسکے لئے ہزاروں
ورشوں کی بھاری لگاتار کوششیں کرنی
درکار ہیں۔ پرنتو ویدوں کا بھاشا مختلف
زبانوں میں کرنا ناممکن نہیں ہے۔ اگرچہ
کٹھن ضرور ہے۔ کیونکہ بائیبل کا اداہرن
اس سمے ہمارے سامنے موجود ہے۔ کہ ۱۸۱۰
ورشوں کے عرصہ میں اسکا انوواد قریباً سب
پرچلت بھاشاؤں میں ہو گیا ہے۔ اتیو
سب سے پرتھم ویدوں کا بھاشا کسی ایسی بھاشا میں
ہونا چاہئے۔ کہ جس سے انیہ بھاشاؤں میں
انوواد کرنیوالوں کی سگمتا ادھک سرل رہے اور
اس بھاشا کو سنسکرت سے زیادہ نزدیکی
سمبندھ ہو۔ ہمارے خیال میں اس پرکار کی
بھاشا دیوناگری کے سوائے انیہ کوئی نہیں
ہو سکتی۔ یدی عام فہم دیوناگری میں ویدوں کا
سرل بھاشا چھپ جاوے۔ تو انیہ بھاشاؤں
میں انوواد ہو جانا کوئی کٹھن بات نہیں ہے
لہذا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا
میں ہمارا سونے نویدن ہے۔ کہ وہ اس
مہان اوشیک کاریہ کو شیگھر اپنے ہاتھ میں لے
یدی سوامی جی مہاراج کرت یجروید اور
رگوید بھاشا موجود ہے۔ پرنتو ایک تو اسکی
قیمت اسقدر زیادہ ہے۔ کہ سوائے خاص
خاص آدمیوں کے اسکو کوئی خرید ہی
نہیں سکتا۔ دوسرے ہر ایک آدمی کے لئے
اسکا سمجھنا بھی کٹھن ہے۔ اسلئے ہماری رائے
میں ویدوں کا عام فہم اور سرل دیوناگری میں
بھاشا کا چھپنا پرم آوشیک ہے۔

یہ کاریہ اس پرکار آرمبھ کیا جانا چاہئیے
کہ ایک یا دو یوگیہ آریہ پنڈتوں کو پرتی
ندھی کی طرف سے نوکر رکھا جاوے۔ اور
پرتھم انکے سپرد یہہ کام کیا جاوے۔ کہ وہ
یجروید کے ایک ایک ادھیائے کا ترجمہ دیوناگری
میں کر کے ایک سب کمیٹی کے پاس جو پڑتال
کے لئے پرتی ندھی سبھا نیت کرتی ہے بھیج
جاویں۔ سب کمیٹی یہہ دیکھکر کہ وہ سوامی جی
کے بھاشا سے کسی پرکار سے ورودھ تو نہیں
ہے۔ اور کسی پرکار کی اشدھی تو نہیں رہ گئی
یا سدھانت وشیک دوش تو نہیں آ گیا مدرت
کرا دے۔ اسی پرکار یجروید کے چالیسوں
ادھیاؤں کا پرتھک پرتھک بھاشا منتروں کے
بغیر باریک اور خوبصورت ٹائپ میں مدرت
کرایا جاوے۔ اور ہر ایک ادھیائے کی کم از کم
دس دس ہزار کاپیاں مدرت کروائی جاویں
جس سے کہ قیمت میں کفایت رہے۔ جب
یجروید کا سمپورن بھاشا اس ریتی سے چھپ
جاوے۔ تو پھر باقی ویدوں کا بھاشا بھی
اسی پرکار کرا کر منڈلوں اور ادھیاؤں ہی
میں وبھکت کر کے مدرت کیا جاوے۔ اس سے
ایک تو روپیہ کم خرچ پڑیگا۔ اور دوسرے
ہر ایک خرید سکیگا۔ یدی اس ڈھنگ کو عمل
میں لایا جاوے۔ تو ہماری سمتی میں یہہ بھاری

کام ایسی اسانی سے تکمیل کو پہونچ سکتا ہے۔ کہ کسی امید ہوتی ہے اسکا پورا ہونا ہر حالت میں اسکی اپیکھشا کٹھن اور کم لابھ کاری ہوگا ہماری راے میں سو شریکھت وہ کام نہیں کر سکیں گے جو کہ ان ودیہ وکت سلسلہ پرکشش کے ذریعہ ہوسکیگا جو مہاشے اس ویشے میں قلم اوٹھاسکا پرشرم کر کے اس سے کوئی عمدہ تجویز پیش کرینگے۔ ہم انکے نہایت ہی مشکور ہونگے۔ سری ستیہ ترپان پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں ہماری کوشش کر پڑ رہا ہے۔ کہ وہ اس طرف اپنی خاص توجہ مبذول فرماویں۔

دیانک شرم کا سیوک
نذیر چند ودیارتھی

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی راے کا ذمہ وار نہیں ہے

بعض لوگ سچائی کا خون کسطرح کرتے ہیں

ناظرین - جو چند سطور کہ ذیل میں لکھتا ہوں - واجب تھا - کہ اس سے پیشتر لکھی جاتیں - مگر یہ خیال سے کہ بھارت سدھار اور اسکے نامہ نگار کی غلط بیانیوں اور فضول گوئیوں سے کون شخص ناواقف ہے لکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی - مگر اب جو یکایک قلم اوٹھا لکھنے پر آمادہ ہوگیا - اسکی وجہ اس امر کا احتمال ہے کہ مبادا وہ لوگ جنہوں نے جلسہ بھیرہ کی کارروائی کو بچشم خود نہیں دیکھا - یا کسی راست بیان شخص سے نہیں سنا - اسکی تحریروں کو پڑھکر مغالطہ میں پڑ جائیں۔ صاحبان! اس سے پیشتر کہ خامہ کو راہ مطلب کی طرف پھیروں - یہہ عرض کرنا ضروری ہے - کہ بھیرہ میں بھارت سدھار کا کوئی خریدار نہیں - ہمنے یہہ مضمون "آریہ سماجوں کی بیخکنی کے حامی کون ہیں" گلزار بھیرہ مطبوعہ ۱۴ جون ۱۹۰۹ء میں پڑھا - جو کہ بھارت سدھار کی نقل ہے - جیسے کہ ایڈیٹر گلزار بھیرہ رقم کرتے ہیں - "ہم اپنے ہمعصر بھارت سدھار لاہور سے متعلق سالانہ جلسہ آریہ سماج بھیرہ جو ۲۵ و ۲۶ کو ہوا - اس تمام مبارک کو بلا دست اندازی کے بافسوس درج کرتے ہیں" لہذا ہم مضمون کو بھارت سدھار کا مضمون سمجھکر جواب پر قلم اوٹھاتے ہیں -

اگر کوئی مجھ سے پوچھے - کہ آریہ سماجوں کی بیخکنی کے کون حامی ہیں - تو صدق دل سے جواب دونگا - کہ وہ صحاب جو حقیقت کو اخفا صداقت کو فنا کر کے پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالکر اسکو گمراہی کی طرف کھینچتے ہیں - اور خود غرضی کے جال میں پھنس اپنے ضمیر کا خون کر کے سچائی کو معدوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں - کینہ وری جنکا پیشہ ہے سخن چینی - آتش زنی اور ہمدم کشی جنکا کام ہے - ہمیشہ اسبات کے بھوکے ہیں کہ انکا نام ہو - خواہ ملک برباد میں پڑے انکی عارفی عزت ہو - خواہ قوم کا ستیاناس ہو جاے - مذہب کی نہیں پرواہ نہیں سچائی کی ذرہ بھر محبت نہیں - ایشور کا نہیں خوف نہیں - ظلم ہے اور انکے ہاتھ میں تلوار - اخبار ہے اور انکے ہاتھ میں کٹار - راستی کا سر قلم کر ڈالتے کو تباہ کرتے ہیں - حسد اور نفاق کی آگ کو بھڑکاتے ہیں - اور قوم کو انمیں جلاتے ہیں ہمیشہ اس تاک میں رہتے ہیں - کہ کب کوئی ذرا لغزش کھاتے - اور ہم گدھوں کی طرح اسپر ٹوٹ پڑیں - اور اکثر دفعہ تو یہ صحاب چلتے پھرتے جیتے جاگتوں پر آگرتے ہیں اور مطلب براری کرتے ہیں - ہمیشہ ان پر یہہ مثال صادق آتی ہے -

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست
عیب ستر اعیب خلقش خوانند

اور لطف یہہ کہ باوجود اسکے کہ ان اوصاف سے بہمہ وجوہ موصوف ہیں - خود فنا فی القوم فنا فی الملک ہونیکا دم بھرتے ہیں - مذہب کے ٹھیکہ دار اور قوم کی کشتی کے ناخدا - صداقت کے دریا - قوم پر فدا ہونیکا دعوی کرتے ہیں اور طرفہ یہہ کہ اکثر سادہ لوحوں کو دام تزویر میں پھنسا کر کامیاب ہو جاتے ہیں - لیکن انکو معلوم ہے - کہ راہ حق کے متلاشی اور صداقت کے جویا ہمیشہ انکو نظر نفرت سے دیکھتے ہیں - اور انکی مکروہ مکاریوں پر لعنت بھیجتے ہیں - اور ہمیشہ ان تیرہ راے منافقوں کی نسبت یہہ شعر پڑھا کرتے ہیں -

واعظان کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

انکے دل پر کچھ اور ہے - اور زبان پر کچھ اور جو فروش ہیں اور گندم نما -

جن صاحبوں نے سماج بھیرہ کا تیسرا سالانہ جلسہ بچشم خود دیکھا ہے - ان پر روز روشن کی طرح روشن ہے - کہ اس گمنام نامہ نگار نے کہاں تک راستی کا خون کیا - اور کہاں تک

پبلک کو دھوکا دینے میں حصہ لیا۔ الا وہ صاحبان
جنہوں نے کارروائی خود نہیں دیکھی مہربانی
فرما کر غور سے حقیقت کو معلوم کریں۔ اور
سچائی کے معلوم ہونے پر ایسے نامہ نگاروں
سے نفرت کریں۔

نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
وہ جلسہ میں موجود تھے۔ کیونکہ انکے الفاظ
بتلاتے ہیں۔ کہ اس پرچہ کے دوسرے صفحہ کے
پہلے کالم میں چھپے ہیں " مگر اب جو کارروائی
بچشم خود دیکھی ہے۔ وہ ہدیہ ناظرین کرتا
ہوں" دیکھئے انکا ہدیہ بھی کیا زہر قاتل ہدیہ
ہے تحریر کرتے ہیں۔ " اور بروز شکر
صبح کی گاڑی میں لالہ منشی رام و ماسٹر آتما رام
پنڈت کرپا نند ہمراہ آٹھ دو پارٹیوں کے
یہاں تشریف آور ہوئے۔ چونکہ صبح کی
گاڑی میں انکے آنیکی کوئی امید نہ تھی۔ اسواسطے
سٹیشن پر کوئی نہ گیا ہوا تھا۔ جب ان کا
سندیسہ پہونچا۔ تو ان کو جاکر ایک دو آدمی
لے آئے۔" اور حقیقت یہہ ہے۔ کہ درحقیقت
یہی احتمال تھا۔ کہ لالہ منشی رام صاحب اور دیگر
مہاتما شام کی گاڑی میں تشریف لا رہے ہیں۔ مگر
الا یہہ احتمال یقین کی حد کو نہیں پہونچا ہوا
تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ میں خود منتری سماج
لالہ ہر رام صاحب وائس پریسیڈنٹ بخشی
دیوراج صاحب اور دو تین صاحبان سٹیشن
پر گئے تھے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ کوئی مہاتما صبح ہی
سے تشریف لاویں۔ لیکن کوئی خاص انتظام
باجے وغیرہ کا کر کے نہیں گئے تھے۔ گاڑی کے
آنے پر صاحبان موصوف اترے۔ گو
اسوقت شدت گرمی کے باعث گرد و غبار کے
ساتھ شہر میں لانا دشوار تھا۔ تاہم صاحبان

موصوف کو بنگلہ سرائے ٹکٹ بوڈ اس (جس میں
یوروپین لوگ آرام کیا کرتے ہیں۔ اور
سٹیشن کے عین متصل ہے) بٹھایا اور
بخشی دیوراج اور میں فوراً شہر میں پہنچے
اپنے ممبروں اور سبھاسدوں کو اطلاع دی
فوراً دودھ پانی وغیرہ کا انتظام ہوگیا۔
اور لالہ لال چند صاحب مختار۔ لالہ ہنس راج
صاحب سکرٹری آنند سبھا ہیرہ اور دیگر معزز
اشخاص غرض کل کوئی چالیس آدمی مع باجے
اور بھجنیوں کے استقبال کے واسطے گئے۔ پہلے انکی
اچھی طرح خاطر تواضع کی۔ بعد ازاں بھجن گاتے
کرتے شہر میں آئے۔ اور رائے بہادر رائے
گنگا رام جی کے مکان پر جو پہلے سے طرح
آراستہ تھا۔ اتارا۔ رستے میں دو پارٹیوں
اور بہی بخش راگی کے بھجنوں نے آنند کا سمہ
باندھ دیا۔ گو تقریباً ۱۱ بج چکے تھے۔ الا ایسے
مہاتماؤں کے درشنوں۔ ایشور اوپاسنا کے بھجنوں
اور سُریلی سروں سے جو پریم کی حرارت پیدا
ہو چکی تھی۔ اسکو آفتاب کی گرمی مات نہ
کر سکی۔ بلکہ دونوں نے ملکر زیادہ آنند دیا۔
آپ ذرا غور سے دیکھیں۔ کہ کیا نامہ نگار صاحب نے
آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یا ان کے
کان بہرے تھے۔ کہ ایشور کے بھجن گانے کی
اور باجے کی سُریلی آواز سن نہ سکے کیا صم
بکم عمی فہم لا یرجعون کی مثال انکے
لازم حال نہیں۔ کہاں ایک دو آدمی۔
کہاں چالیس آدمی۔ کہاں سندیسہ کا
بھیجنا اور کہاں وائس پریذیڈنٹ اور
منتری کا استقبال کیواسطے جانا۔ کہاں معمولی
طور پر لانا۔ اور کہاں باجے کے ساتھ
کیرتن کر کے آنا ع

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
لیکن نامہ نگار کے لکھنے کا سوائے اسکے کوئی
مدعا نہیں۔ کہ لوگوں کو جتلایا جائے۔ کہ
لالہ منشی رام جی اور دیگر صاحبان کی قدر
پورے طور پر نہیں ہوئی۔ جس سے ہماری
سماج کو بٹا لگے۔ اور ان صاحبان کی شان
میں فرق آئے۔ مگر نامہ نگار کو یاد رکھنا
چاہیئے ؎

زخاکے کہ بر آسماں افگنی
سر و چشم خود را زیاں افگنی

پھر تحریر فرماتے ہیں " اور آتے ہی
رائے لدھا رام کے مکان پر سوال کیا۔ کہ کیا
کوئی دوسری پارٹی سے بھی آویگا۔ جسکا
جواب ملا۔ کہ ہم نے دونوں پارٹیوں کو خط
لکھے ہیں۔ اور لالہ ہنس راج جی کو بلایا ہے
مگر وہ سوسائٹی کا جلسہ کر کے نہیں آسکے
پھر ہم نے پنڈت راجا رام کی بابت لکھا
تو جواب آیا کہ سردار جگت سنگھ آتا ہے
اور ایک لالہ بیلا رام رات کا آیا ہوا ہے۔
بس پھر کیا تھا۔ پھر تو اس سمے کی یہہ حالت
تھی۔ کہ جیسے کسی پر یکایک بجلی گرنے کا
صدمہ ہوتا ہے۔ کہ یہہ کیا اس سے ہم پر
پڑی۔ خیر اب اس بات کے اوپاؤ سوچنے
شروع کیئے۔ کہ اب یہاں کیا کرنا چاہیئے
جس سے اس سماج کا ستیاناس کیا جاوے
وغیرہ "
نامہ نگار صاحب! آپ اگر یہ نسبت اپنی
کہیں ع
جھوٹ کو سچ دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
تو بالکل بجا اور زیبا ہے۔ بس اور ملک
ہنس راج جی تین بجے تک انکے پاس رہے

وہ ماں سے الگ نہیں ہوئے - اُنہوں نے
کوئی سوال اس قسم کا ہم نہیں کیا نہ معلوم
آپ نے کس طرح بات بنائی - اور کس طرح
جھوٹا طومار لکھہ مارا - بات کیا ہے - قلم اور
کاغذ ہاتھ میں ہے - کسی کو بہتان لگاؤ -
کسی پر بجلی گراؤ - کسی پر تہمت کرو - کسی کو خاک
میں ملاؤ - آپکے سامنے کچھہ بات نہیں
دیکھئے ستیاناس کے کام آپکے فضول اور
جھوٹی تحریریں کر رہی ہیں - یادہ معاشرہ
جدائی اخراجات کر کے تکلیف اُٹھا کر یہاں
تشریف لائے - اور اکثر گمراہوں کو راہ راست
دکھایا - کیا اُنہوں نے سماج کا ستیاناس
کیا کہ اُنکے لکچروں کے اثر سے پانچ ممبر سماج
کے بن گئے - آلا نشرم چہ کتی ست کہ پیش دل
آید - ع یاں وہ عاصی نہیں جو عرق شرم
میں مر جائینگے ۔ اور دیکھئے - زہر اگلتے ہیں
اور پھول برساتے ہیں - چنانچہ سرمن
پہلے دن اتما رام کا جو مرم در مرم کو بیکار دیا
تھا - اور نری کپٹ کی کہان تھی) اکاہوا
اور اسکے بعد پنڈت کرپا رام کا دیا کھیان ہوا
جسمیں آریہ سماج کے کُل فرض بیان ہو گئے
وغیرہ - دوپہر کے وقت لالہ منشی رام کا دیا کھیان
ہندو دھرم اور آریہ سماج کے مقابلہ پر ہوا
جسمیں لالہ صاحب ممدوح نے ہندو لفظ
کی تشریح کرتے ہوئے غیر قوموں کو جتلایا
کہ ہندوؤں میں ذرا بھی طاقت نہیں - کہ
تمہارے سامنے لوٹ مار میں کھڑے ہو سکیں
جسکو ایک مثال دیکر کہیں ایک لوہے کی سان
پر گیا - اور ایک بکرا کٹتے دیکھہ کر بیہوش
ہو گیا " نامہ نگار جی! ذرا اپنے پر ہاتھ
رکھہ کر بتلائیے - کہ کیا جو کچھہ اوپر آپنے لکھا ہے

یہیں آپکے ہاتھہ اور دل متفق تھے - کیا
لالہ اتما رام جی کا سرمن آپ ہی کی کہانی تھا؟
میں سچ کہتا ہوں - کہ اس سرمن کا اقتباس
تھا - کہ اکثروں کی اپنی حالت اور آنکھیں
بیان کر دیکھہ کر چشم تر تھی - اور اپنی حالت
پر لوحہ کرتے تھے - جہاں آنکھیں دیکھتا
ہوں - اسکا سرمن اور لکچر اس قابل ہیں کہ
ایک ایک حرف آب زر سے لکھا جائے
آب زر سے کیا - لوح دل پر کندہ کیا جائے
صرف میری نہیں کہتا - بلکہ جن صاحبوں
نے ان واکھیانوں کو سنا - انکے اثر کو نہیں
بھولے - البتہ آپ پر اسکا اثر نہ ہوا تو تعجب
نہیں - کیونکہ ۔ ع نرود میخ آہنی در
سنگ ۔ آپکو کیا کچھہ کرنے نہیں دیتا ع
جائی چشم نہ شعلہ تر زخشک ہیزم
بنا اور غیر سے مدد کیجئے - لالہ منشی رام
جی کے لکچر کا خلاصہ سچ کرتے ہیں اور
اُنہوں نے آج غیر منصفانہ کیا کرتے ہیں
اُنہوں نے فضول سناتن سبھا کو ہندو دھرم
کہا - کیونکہ وہ سناتن دھرمی تو ہیں پر اُنکے
وحشیانہ اور جاہلانہ اصولوں کو بتلانے
کے اثنا میں اپنے ایک چشم دید واقعہ کو بیان
کیا - جو کہ اُنہوں نے لڑکپن میں دیکھا تھا
کہ ایک دیوی کے مندر میں گیا - جہاں بکرے
ذبح ہو رہے تھے - مندر میں اسکا خون نکل رہا
تھا - اتفاقاً میرا پاؤں پھسل گیا - اور ایک
نالی میں جو خون سے لبریز تھی جا پڑا - جہاں
میں گھٹنوں تک دھنس گیا - یہہ حالت میری
دیکھہ کر جسم کانپ اُٹھا - اور اوسان خطا
ہو گئے - دیکھئے اس مضمون کو بدلکر اپنا مطلب
کسطرح سیدھا کرنا چاہتے ہیں - نامہ نگار بتلانا

چاہتے ہیں - کہ لالہ صاحب ممدوح صرف مانس سے
گریز اور مکروہ چیز نہ کھانیکے باعث طاقتور
نہ تھے - اور یہی وجہ انکی غشی کی تھی - مگر
صاحب! آپ سا سنگ القلب اور سنگدل
آدمی اگر پرواہ نہ کرے تو تعجب نہیں - مگر
ایک صاف دل ہونہار - اور خدا ترس آدمی
کا دل ایسی بے دردی کو دیکھہ کر بیتاب
کسطرح بیتاب ہو جاتا ہے - آپ زبان کے
ذائقہ پر شیدا ہو کر جیو کا خون کریں - دیدار
انہام لگائیں - رشیوں کو بدنام کریں - ملک
میں شعلہ نفاق بلند کریں - لوگوں کو بیرحمی
اور خونخواری کا سبق دیں - آپکو اختیار
ہے - لیکن ہر ایک سے یہہ نہیں ہو سکتا - اور نہ
آپکا طریقہ لوگوں کو شاد رکھ سکتا ہے - بیماری
اور چیز ہے - اور گوشت کھانا اور چیز دونوں
کا مقام انسان نہیں کر سکتا - لیکن آپ کو وہ
ذائقہ کہاں چھوٹتا ہے - کہ صداقت کی ترغیب
سے آپکے نشہ اُتر جائیں - ع
ہاں وہ نشے نہیں جنہیں ترشی اُتار دے
آگے چلکر نامہ نگار اس بات کو لکھتے ہیں -
جسنے اُن کو ہمارے برخلاف قلم اُٹھانے پر
آمادہ کیا - وہ کیا؟ بھائی جگت سنگھ کا آنا
اور اسکے لکچر کا نہ ہونا - اسمیں بھی اُنہوں نے
سراپا غلط بیانی سے کام لیا ہے - اور راستی
کو جہنم کا راستہ دکھایا ہے - اسکی اصلی کیفیت
ہم ظاہر کرتے ہیں - صاحبان پرودت ہو
کہ یہہ سماج ہمیشہ سے ایسے خیالات کے مذہبوں
سے جو ظاہر میں کچھہ ہیں - اور باطن میں کچھہ
اور ایسی سماجوں سے جو بانئے فساد ہیں
نفرت کرتی رہی ہے - اور کرتی ہے - ناجائز
سماجوں سے ہمارا کچھہ تعلق نہیں - اور اُن کے

اوپدیشکوں سے ہماکوئی واسطہ نہیں۔ یہہ سماج
پرتی ندہی سبھا پنجاب سے متعلق ہے۔ اور اسی کو
اپنا دشوندہ دیا کرتی ہے۔ ہم نے کسی ناجائز سماج
ہیں جلسہ پر آنے کے لیئے خط نہیں لکھا۔ اور نہ
کسی سے آنیکی درخواست کی ہے۔ جن سماجوں میں
ہم نے خط لکھے ہیں۔ اُنمیں اگر کسی اوپدیشک کو بلانے
کے واسطے لکھا ہے۔ تو اوپدیشک سے مراد ہماری
پرتی ندہی سبھا کا اوپدیشک ہے۔ نہ کہ ناجائز
کا۔ لاہور کلچرڈ سماج میں ہم نے کوئی خط نہیں
لکھا۔ ہاں لالہ منسراج جی کی سیوا میں اُنکی اپنی
تشریف آوری کے واسطے لکھا تھا۔ یا پنڈت
راجا رام جی کی۔ جیسے کہ ہمارے خط کی نقل
ظاہر کرتی ہے۔ " پریہ ور مہاشہ لالہ منسراج جی
نمستے۔ سماج ہذا کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶
مئی ۹۵ء کو مقرر ہوا ہے۔ چونکہ بہت سے
صاحبان آپکے درشن کے ابھلاشی ہیں۔ اسواسطے
کرپا کر کے آپ خود تشریف لاکر جلسہ کی رونق
بڑھا دیں۔ اگر آپ قدم رنجہ نہ فرما سکیں۔ تو
پنڈت راجا رام جی کو بھیجدیں۔ آپکا درشن
ابھلاشی بھگت رام منتری آریہ سماج بہیڑہ "
یہی تحریر ظاہر کر رہی ہے۔ کہ آنکی سیوا
میں محض اُنکی تشریف آوری کے واسطے نویدن
کیا گیا تھا۔ یا پنڈت راجہ رام جی کی ہمیں سردار
جگت سنگھ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی
اگر ایسا ہوتا تو اُنکے پرتی ندہی سبھا کی سکرٹری
کی طرف لکھا جاتا۔ خیر وہ آگئے۔ چونکہ ہمارا مقابلہ
پہلے سادھو بالا رام شاستری سے تھا۔ جسکی تقریر کا
پنڈت لیکھرام جی نے پہلے اچھی طرح کھنڈن کیا
تھا۔ اور اب وہ محض اپنی عزت کے بچاؤ کے
واسطے حیلے سوچتے تھے۔ وہ شاستراتھ کرنے
سے رہگئے۔ اور باتوں میں ٹال گئے۔ سماج نے

اُسوقت کسی حال میں مناسب نہ دیکھا۔ کہ خواہ مخواہ
سماج میں بگھن ڈالا جائے۔ کیونکہ کسی کو یقین نہیں
آتا تھا۔ کہ اگر بھائی جگت سنگھ لکچر دیویں
تو بھاشا ہی جوش میں آکر درودہ ڈالنے والے
لفظ کسی وقت استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہہ عموماً
اُنکا پیشہ ہے۔ الغرض مصلحتاً اُنکا لکچر نہ ہوا۔
کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا۔ کہ ایسے موقعہ پر اگر ہماری
اِس خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ تو ہماری کی کرائی
محنت برباد جائیگی۔ اور آئندہ کے لیئے یہاں
ویدک دھرم کے پھیلنے کی سخت روک ہو جائیگی۔
حقیقت یہہ ہے۔ کہ علاوہ بریں جو کچھ زیادہ
لکھا جاتا ہے۔ وہ سراسر بہتان ہے جگت سنگھ
کے حامیوں نے (جنکو نامہ نگار رئیس بتلاتے
ہیں۔ ایشور جانے کون کون سے رئیس تھے)
اسکی مدد کیا ہو گی۔ اور اِسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ
ان حامیوں نے جب بھائی جگت سنگھ کو اپنا
جلسہ میں کہا۔ کہ تم بگھن ڈالو۔ ہم تمہاری مدد
کرینگے۔ تو کیا اگر ہمیں موقعہ لکچر کا ملتا۔ تو
بگھن نہ پڑتا۔ دیکھئے۔ نامہ نگار نے ایک
تجربہ بات کے واسطے کسقدر راستی سے گریز
کیا۔ اور کسقدر ملک کے دردخواہوں پر اتہام
لگائے۔ اچھا بابا تم جانو اور تمہارا کام خودغرضی
بُری بلا ہے۔ مگر یاد رکھو ع
" دتخم کلفت ہر کہ کارد رنج دل بار آورد "

ع
" گندم از گندم بروید جو ز جو "
" جیسا بوگے ویسا کاٹوگے "
ہم نے سردار جگت سنگھ کی خاطر تواضع میں
اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں
کیا۔ لیکن وہ خود ہم سے پرے پرے رہے
پہلے روز انہوں نے ہماری ضیافت قبول کی

لیکن بعد ازاں بہت زور لگایا۔ شاید ہماری
دال روٹی انہیں پسند نہ آئی ہو۔ وہ نہ آسے بلکہ
شریک جلسہ تک نہ ہوے۔ اور آخیر روز
ان کو کرایہ دینے کے واسطے تیں اور لالہ
رلیا رام لالہ ہری رام صاحب سیٹھی کے مکان
سے ہوتے ہوئے سٹیشن پر گئے۔ اور تقریباً
ایک پہر رات تک اُنکے ہی رہے۔ لیکن اُنہوں نے
ہماری اسقدر تکلیف اُٹھا کر آسنے اور محنت
کرنیکی ذرا پرواہ نہ کی۔ اسی دفعہ چھپایا گیا فقرہ
ہے کہ لالہ بیلا رام نے بھائی جگت سنگھ کو مقصد
بنانے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ ہم نہیں جانتے
کہ ہم نے کیا غلطی کی مصلحتاً تو ان کا لکچر نہیں ہوا
اور یہہ ضرور نہیں۔ کہ جتنے اوپدیشک آویں
اُنکا لکچر ہو سکے۔ لالہ شیو دیال صاحب ایم اے
کو لکچر کیواسطے وقت نہیں دیسکتے تھے۔ کیونکہ
تھا نہیں۔ اور آنکے لکچروں سے وقت کا بسبب تنگی ملنا
نہ تھا۔ ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ وہ ناراض نہیں
ہوتے ہونگے۔ سوامی برہمانند کو ہم نے خود وقت
نہیں دیا تھا۔ بلکہ پنڈت لیکھرام جی نے اپنا
وقت دیا تھا۔ جسمیں ہمیں کسی قسم کا اعتراض نہ تھا
پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور نامہ نگار
غلط بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے پروگرام سنایا
پروگرام میں لکچر دینے والوں کے نام نہیں لکھے
تھے۔ اور نہ کسی وقت ایکدفعہ سنائے گئے تھے۔
کہاں تک بیان کریں۔ بھارت سدھار
کے نامہ نگار کی غلط بیانیوں کو اور کہاں تک
لکھیں اُنکی فضول گوئیوں کو۔ بدنام کرنے کے
لیئے کیا خوب طریقہ نکالتے ہیں۔ لیجئے ایک اور
شگوفہ۔ بہادر سوار اشہب خامہ کو میدان میں
کاوہ دیکر یوں حملہ کرتے ہیں۔ " کہ مہاتما ایک
ریل کی سیر اور غم کی لہر میں ڈوبے ہوئے سماج کا

ستیاناش کرنے پر کمر بستہ ہیں - ناظرین پل کی سیر کا لفظ دیکھ کر حیران ہو گئے - کہ ایسے کیسے - سوئیں پہنچو - روپیہ وید پرچار فنڈ اور سیران کو - آگے جاکر تحریر فرماتے ہیں کہ لالہ منشی رام وغیرہ نے کرایہ وید پرچار فنڈ سے لیا اور تفصیل بیان کرکے جتلاتے ہیں کہ ... روپیہ کی جگہ ... وید پرچار فنڈ میں گئے - اور باقی ... خرچ ہو گئے - جہاں تک ہم جانتے ہیں - بالکل فضول اور محض غلط لکھا گیا ہے - کہ لالہ منشی رام صاحب وغیرہ نے کرایہ لیا - اور کرایہ لینا ہوتا تو ہم سے کہتے - جنہوں نے انکو بلوایا تھا بلکہ اصل یہہ ہے - کہ ہماری درخواست پر انہوں نے فرمایا تھا - کہ صرف نبی بخش ... اگی کا کرایہ دیدو - باقی کوئی صاحب آپ سے کرایہ نہیں لینگے - چنانچہ ہم نے سماج سے صرف ... روپیہ کرایہ کے واسطے دیئے - جہاں تک ہمیں علم ہے - وید پرچار فنڈ کے روپیہ سے ایک کوڑی خرچ نہیں ہوئی - بلکہ کل ... ہوا تھا جسمیں سے قریباً بتیس روپیہ مختلف فنڈوں میں گئے - اور باقی ... روپیہ وید پرچار فنڈ میں پہنچے - کھینچ تان کر کس طرح لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں - کیا انکی ایسی ہی تحریریں انکا ہتکار ادب چھپوا دیتی ہیں ہر گز نہیں کرتیں - درحقیقت انکی یاوہ گوئی نے نقصان پہونچایا - اور کسکو؟ خود ان کو - بابا ایشور کو حاضر ناظر جانو نذرا خوف کرو - اتنا جھوٹ - الامان الامان

لیکن نہیں کیا سچ ہے

"جھوٹے تو تجھے بھی نہیں پاؤں ٹوٹ گئے"

آگے پھر در افشانی کرتے ہیں " اور جسوقت سردار جگت سنگھ کا لکچر ہونیوالا تھا - پنڈت گوکل چند وہاں موجود تھے - انہوں نے یہہ الفاظ کہے تھے - " ہماری سماج کے جلسوں وغیرہ کو آج پردھان اور سکرٹری ہوتی نہیں جالندھر والے منشیگر ہیں - اور ہمیں سماج کے باقی پرادل کیلئے چھوڑ گئے ہیں - اور آپ لوگ کرپا کر کے کرایہ لیجئے گا " اصل بات یوں ہے - کہ جلسہ کے اختتام کے دوسرے روز گنج بھیرو میں بھائی جگت سنگھ کا لکچر مہاتماؤں کے جیون چرتر پر ہونیوالا تھا لکچر کے شروع ہونے سے پہلے اثناء گفتگو میں پنڈت جی نے جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہا تھا " کہ بھائی جگت سنگھ کے لکچر کا جلسہ میں نہ ہونا فساد کا باعث ہوا کیونکہ آیندہ لکچرڈ مہاشے اغلباً ہمارے جلسوں میں رکاوٹ ڈالینگے - لیکن جائے غور ہے - کہ وہ اس مضمون کو کس طرف لیگئے ہیں - خدا جانے ان کو کیا خبط ہو گیا - اور کس مرض میں مبتلا ہو گئے - اتہام لگانے سے ہرگز نہیں چوکتے اور ذرا خوف ایشور کو دلمیں نہیں جگہ نہیں دیتے - ہماری شکایت اسوقت بیجا ہے - جنکی آنکھیں الو کی طرح روشنی کو سیاہی اور دن کو رات دیکھیں - انکا کیا علاج ہے - ۵

" گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ "

پیارے ناظرین اصل حال ہم نے آپکی سیوا میں نوبیان کر دیا - دیکھیں - ان خود غرضوں کی کارروائی - اور انکا حال - اسے ایشور تو کرپا کر کے انکو راہ راست پر لا - اور انہیں حقیقی آنکھیں عطا کر - کہ سچ کو سچ دیکھیں اور جھوٹ کو جھوٹ - اوم شانتی شانتی شانتی

راقم

سیکرٹری آریہ سماج بھیرہ

دینا نگر

اوڈیٹر ست دھرم پرچارک - نمستے

کچھ دن ہوئے کہ میں نے ایک آرٹیکل آپکی سیوا میں ارسال کیا تھا - کہ بھاشہ منتری دینا نگر سماج نے سماچار بابت میری بھگنی کا نہیں چھپوایا - مگر آپ نے انکو درج اخبار نہ فرمایا - اور اُسی ہفتہ میں مختصر سا حال آپکے اخبار میں میرے مطالعہ سے گزرا جو کہ یہہ بریانت چھاپنے لائق تھا - کیونکہ اس شادی کا نسبت عمدہ اثر دینا نگر نواحوں پر پڑا - آپنے اول کرمیں بریانت لکھیں منتری دینا نگر سماج کے کچھ حصہ لکھنے کی تردید کرنا چاہتا ہوں - انہوں نے پانچ روپیہ دان کنیا کی طرف سے لکھا - وید پرچار فنڈ کے - کنیا مہاودیالہ جالندھر کے لوکل سماج دینا نگر ... - اور ساتھ ہی لکھا ہے - کہ میرا بھائی شامل شادی نہیں ہوا - جو پورا نمک خیالات کا تھا - یہہ سراسر غلط ہے - دان تفصیل ذیل ہوا جالندھر کنیا مہاودیالہ جالندھر کے وید پرچار فنڈ کے لوکل سماج دینا نگر ... - اناتھ آلہ فیروزپور ... پنڈت لال من اوپدیشک ... روز ... شکل ہے - نیز میرا بھائی برابر شامل شادی رہا اور سب کام اپنے ... خوشی سے کیا - منتری دینا نگر سماج کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ ایک روپیہ اناتھ آلہ فیروزپور کو بھیجدیں اگر لالہ ... نے ایک روپیہ نہیں دیا - تو انسے لیں ورنہ مجھے اطلاع دیویں - اور ایسی غلط بیانی کی وجہ بیان کریں -

بریانت شادی

۲۸ - بیساکھ کے دن برات گجرات سے آئی ہمراہ انگریزی باجا داخل شہر کیگئی - اسی رات

چیت ۲۹ بیساکھ کا دن لگن تھا۔ یعنی آخری رات
کے بعد پانی گرہ کرا دیا گیا۔ ویدی بہت عمدہ پھول
پتوں سے آراستہ کی گئی تھی۔ پورن ویدک ریتی سے
براہ سماپت ہوا۔ کنیا کی آیو ۱۳ سال اور بر کی
۲۰ تھی۔ استری جاتی جو سخت مخالف تھی
شادی دیکھ کر اتی پرسن ہوئی۔ بلکہ تمام رات
شہر کی استریاں اسی خوشی میں گھر نہیں گئیں۔
رہیں کوٹھوں پر پڑی رہیں۔ بر کی طرف سے حیثیت
یا ہیں روپیہ دان ہوا۔ جو بھیج دیا گیا مستری
گوجرات سماج کرپا کرکے مفصل اطلاع دیویں۔
مخالفت کا زور بھی کچھ کم نہ تھا۔ مگر ایشور کی
کرپا سے جس میں ہوتی۔ جتنے مخالفت کرنیوالے
یقین کرتے تھے۔ کہ کوئی آدمی ہمارے گھر نہ آویگا
مگر ان کا یہ خیال بالکل غلط نکلا۔ اور اول ہی روز
کبرات نے کھری کی ... آتا تھا۔ تو جوق در جوق
باشندگان زن و مرد آنے شروع ہوئے۔ بلکہ
بنے جگہ کے بہت لوگ واپس گئے۔ ایسی رونق
دیکھ کر بیشک مخالف پارٹی کا سینہ جلا ہوگا۔
دینانگر میں تھوڑے روز شادی کے بعد لالہ تھورا
صراف جو آریہ سماج کے بڑے حامی و مددگار
رہیں۔ اور ہیڈ ماسٹر ہو سکا انو میں انکو والد صاحب
کا دیہانت ہو گیا۔ میں معہ لالہ کشمیری لال جی جتیوال
کے فوراً لالہ صاحب کی خدمت میں پہونچے
اور سامگری ہمراہ پہونچانی آگیا مانگی۔ مگر لالہ صاحب
نے فرمایا کہ انکو معاف رکھا جاوے۔ لہذا
لالہ صاحب نے بڑی شردھا سے اپنے پتا کا مرتک
سنسکار پوری پوری ویدک ریتی سے کرایا۔

آپکا نیازمند
اودھو رام سب پوسٹ ماسٹر
ڈاکخانہ خانگی (دینانگر)

پنڈت لیکھرام جی جواب دیں

تحفہ۔ جناب شریمان پنڈت لیکھرام صاحب
آریہ مسافر نے اپنی مصنفہ کتاب تاریخ دنیا
میں دوبارہ دریافت کرنے قاعدہ ماہ لوند کا
تحریر فرمایا ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ چنانچہ
سمت ۱۹۴۵ میں جو لوند پڑا تھا تو ہیم و اساڑھ
تھے اور قاعدہ مذکورہ سے بھی دو اساڑھ کا
ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اب سنا جاتا ہے کہ
سمت ۱۹۴۸ میں لوند پڑیگا۔ مگر کتاب مذکورہ سے
ثابت ہوتا ہے۔ کہ سمت ۱۹۴۹ و سمت ۱۹۵۰ میں بھاکر
لوند نہیں پڑتا۔ پس معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام
لوگوں اور برہمنوں کا یہ کہنا کہ ضرور تیسرے
سال لوند پڑتا ہے غلط ہے۔ یا قاعدہ مذکور
مندرجہ کتاب تاریخ دنیا مصنفہ پنڈت صاحب
موصوف میں کوئی غلطی ہے۔ لہذا ملتمس
خدمت ہوں کہ جناب پنڈت صاحب
اس امر کا جواب لیکر بذریعہ پرچہ ست دھرم
پرچارک تحریر فرماویں۔ عین کرپا ہوگی۔ اور
امید ہے کہ آپ اس ایذارسانی کو معاف فرماوینگے۔

آپکا شبھ چنتک
تھلو رام پٹواری ازخود

حصار

یہ نیازمند وید پرچار فنڈ میں دس
روپیہ بھینٹ کرتا ہے۔ جو بذریعہ منی آرڈر
ارسال ہیں۔ مہاشیا سوامی دیانند صاحب کا
اصلی مشن یہی ہے۔ کہ جسکے واسطے آج کل
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوشش
کر رہی ہے۔ اسکے کارکنان کو دھنیواد
دیتا ہوں۔ ایشور کرپا کریں۔ کہ دیگر
خیرخواہان وید کے ہم اسکی امداد فرماویں۔
کیونکہ آریہ سماج کا اصلی کام اگر ہے تو
یہی ہے۔ کہ وید مقدس کا پرچار ہو۔ میں
حتے المقدور آیندہ بھی خدمت سے دریغ
نہ کرونگا۔

آپکا داس
رگھناتھ سہائے ممبر حصار سماج

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رام رتن شرما اپدیشک نے ۱۶-
جون کو تجوبنیر (گوڑلہ) میں سبھا ضری
۵۰ شردھا اپدیش دیا۔ ۱۷- کو گورما
(لدھیانہ) میں سبھا ضری ۴۰ شردھا ویاکھیان
دیا۔ ۱۸- کو ایک اپدیش۔ ۵۰ شردھالوں
کی حاضری میں دیا۔ ۲۱ کو فرید پور (گوڑلہ)
میں سبھا ضری ۴۰ شردھا ایک اپدیش دیا
۲۲- کو وہاں ایک ویاکھیان دیا شردھا
۵۰ تھے۔ ۲۳- کو دوہرانوان (گوڑلہ) میں
سبھا ضری ۷۰ شردھا ایک اپدیش دیا۔ ۲۴-
کو دھرے واڑی (گوڑلہ) میں ایک ویاکھیان
دیا۔ ۲۵- کو بھیرواہی (گوڑلہ) میں ویاکھیان
دیا۔ ۲۶- کو ایک اپدیش دیا۔ حاضری
دونوں دن سو سو شخص کے قریب تھی۔ شنیوتر
بھی ہوتے رہے۔ ۲۷ و ۲۸ کو اٹیاپور
(گوڑلہ) سبھا ضری ۴۰ شردھا ایک ایک
اپدیش دیا۔ ۲۹ کو محمد پور (گوڑلہ) میں ایک
اپدیش دیا۔ شردھا ۶۰ تھے۔ ۳۰ کو وہاں
ایک ویاکھیان دیا شردھا ۸۰ تھے۔

پنڈت کرپارام دوم۔ اوپدیشک نے
۱۶۔ جون کو امرت سر میں ایک دیاکھیان دیا
شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۷۔ کو ایک مندر میں سنسکار
کرایا۔ ۱۸۔ کو گورداسپور میں ۱۰۰ شروتا
کے سامنے بھجن گائے۔ دوسرے دن بھجن
ولادلی گاین کیے۔ ۲۰-۲۱۔ کو پٹھانکوٹ میں
لکچر دیئے۔ شروتا پہلے دن دوسرے دن
۶۰ تھے۔ ۲۳۔ کو بہرام میں ایک دیاکھیان دیا۔
شروتا ۵۰ ساٹھ تھے۔ ۲۴-۲۵۔ کو سجانپور
(گورداسپور) میں ایک ایک دیاکھیان دیا
شروتا دونو دن پچاس پچاس تھے۔ ۲۷۔ کو
دینانگر (گورداسپور) میں ایک دیاکھیان دیا۔
شروتا ۴۰ تھے۔ ۲۸۔ کو سلطانپور (گورداسپور)
کے میلہ میں ایک بڑا پرجوش دیاکھیان دیا
۲۹۔ کو پھر میلہ میں بھجن گائے۔ اور دیاکھیان
دیا۔ ۳۰۔ کو دینانگر (گورداسپور) میں ایک
دیاکھیان دیا۔ شروتا ۳۰ تھے۔

پنڈت پورن آنند جی اوپدیشک نے
۲۸۔ جون کو کوئٹہ میں دیاکھیان دیا۔
شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۲۱۔ کو جیکب آباد میں
پرشنوتر ہوئے۔ ۲۲۔ کو سکھر میں دھرم چرچا
کی۔ اور دیاکھیان دیا۔ ۲۳-۲۴۔ کو جیکب آباد
میں دھرم چرچا کی۔ ۲۵۔ کو کھوسٹ میں
دیاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۲۷۔ کو
بوستان میں دھرم چرچا کی۔ ۲۸۔ کو وہاں
اوپدیش دیا۔ ۱۵ شروتا تھے۔ ۲۹۔ کو یارو کریز
میں مختلف مضامین پر پرشنوتر ہوئے۔ ۳۰۔ کو
شالا باغ میں ایک دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰
تھے۔

پنڈت لالمن اوپدیشک نے ۱۸۔ جون کو
نرنارن میں ایک پرارتھنا کی۔ اور ایک
دیاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ کے قریب تھے
۱۹ سے ۲۴ تک جنڈیالہ (امرتسر) میں
ہر روز کتھا کرتے اور دیاکھیان دیتے رہے
تعداد شروتا ہر روز سو سے زیادہ رہی۔
۲۶ سے ۲۸ تک جبھیٹہ (امرتسر) میں ہر روز
دیاکھیان دیئے۔ اوسط حاضری ۸۰ کی رہی
۲۹۔ کو دچھوہا (امرتسر) میں سبھا حاضری
۲۵ شروتا۔ ۳۰۔ کو سبھا حاضری ۳۰ شروتا اور
یکم جولائی کو سبھا حاضری ۱۰۰ شروتا دیاکھیان
دیئے۔

لوکل

پنڈت دیوی چند جی لکھتے ہیں کہ ایک
عام جلسہ روساء و باشندگان جالندھر کا
واقعہ ۲۴۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو بروز یکشنبہ
بوقت ۷ بجے صبح بر مکان رائے ساگرمل
صاحب سابق اکزکٹو انجنیر کے بغرض اظہار
رنج و الم بر وفات جناب رامجس صاحب
بہادر سی ایس آئی بیکنٹھ باشی جو چند یوم
ہوئے بمقام ہردوار دیہانت ہوئے منعقد ہوا
منجملہ دیگر صاحبان کے صاحبان ذیل موجود
تھے۔ رائے ساگرمل صاحب و لالہ ہربھجن
صاحب ساہوکار و آنریری مجسٹریٹ و لالہ
رلارام صاحب ساہوکار و آنریری مجسٹریٹ
و لالہ جواہر مل صاحب ممبر کمیٹی و پنڈت دیوی چند
پلیڈر و ممبر کمیٹی۔ و پنڈت چھجو رام صاحب پلیڈر و
لالہ بسنت رائے ساہوکار و لالہ ساون مل ساہوکار
و چودھری رلارام چڈہ۔ و لالہ بالمکند نور پیدہ
لالہ جیا لال بشکار پوریہ

اور حسب ایمائے سب صاحبان کے رائے ...
صاحب ... آنریری مجسٹریٹ جالندھر
میر مجلس قرار پائے۔
پنڈت دیوی چند پلیڈر و ممبر کمیٹی نے اپنی
تقریر میں جناب دیوان صاحب مرحوم کی
صفات و خوبیاں لیاقت اچھی طرح سے ظاہر
کیں اور نیز جو خدمات انہوں نے ملک کی
کی تھیں انکا بھی ذکر کیا۔ بعد ازاں باتفاق
سب صاحبان کے حسب ذیل رزولیوشن پاس
ہوئے۔

اول پنڈت دیوی چند پلیڈر و ممبر کمیٹی نے تجویز
پیش کی اور لالہ جواہر مل ممبر کمیٹی نے اسکی
تائید کی کہ باشندگان شہر جالندھر کو وفات
جناب دیوان رامجس صاحب بہادر سی ایس
آئی مرحوم دیوان کپورتھلہ کا نہایت رنج ہے۔
اور کہ وہ انکی نہایت بیش قیمت خدمات کی جو
انہوں نے ملک و قوم کے لئے کی تھیں نہایت
قدر کرتے ہیں۔ اور آپکے رشتہ داران کے ساتھ
اس رنج کی حالت میں سچے دل سے ہمدردی کرتے
ہیں۔

دوم پنڈت چھجو رام صاحب وکیل نے تجویز پیش
کی اور لالہ دیوراج صاحب نے تائید کی کہ ایک
نقل اس کارروائی کی رشتہ داران دیوان صاحب
بیکنٹھ باشی اور ایک ایک نقل اخبار عام و
ستیہ دھرم پرچارک و سول ملٹری گزٹ و
ٹریبیون کو برائے اشاعت بھیجی جاوے
اور جلسہ بعد ادائے شکریہ صاحب میر مجلس کے
برخاست ہوا۔

اتوار کو سماج مندر کے ساپتاہک جلسہ میں
معمولی بھجن کے بعد لالہ دیوراج جی نے پرارتھنا
کرائی اور ایک عمدہ موثر سرمن دیا۔ پنچات

دھرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی سوگئی ہے۔ جواب اسے جاگتے ہوئے شرم (لجیا) معلوم ہوتی ہے۔ کہاں وہ رشی منیوں کا سابک زمانہ اور کہاں انکی موجودہ اولاد کی یہ بری گت۔ ترادمان ترادمان۔

پیارے بھائیو عرصہ ۵۰۰۰ سال کا گزرا جبکہ مہاراجہ جودھشٹر کا چکرورتی راج پرتھوی میں موجود تھا۔ اسوقت کوئی مسلمان کوئی عیسائی کوئی بودھ کوئی جین اس بھارت ورش میں موجود نہ تھا۔ بلکہ کہیں سارے سنسار میں بھی انکا پتہ نہ تھا۔ ساری کی ساری پرجا ویدک دھرم اور شاستر دکت میں مصروف تھی۔ اسکے چند سال بعد جب اودیا کے سبب سے اس ملک میں ... آدک اس ملک میں بڑھنے لگا تو عرصہ ۲۴۰۰ سال کا گذرتا ہے کہ علاقہ نیپال میں ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جوکہ ناستک تھا بودھ مت چلایا۔ راج کا زور بھی ساتھ تھا اور اتفاق سے بہت سے پٹ پالک برہمن اسکے ساتھ ہوگئے جس سے بودھ مت سارے ہندوستان میں پھیل گیا۔ بجز کاشی کشمیر قنوج کے سوائے کوئی شہر ہندوستان میں ایسا نہ رہا۔ جو بودھ نہ ہوگیا۔ جب بودھ مت بہت بڑھ گیا۔ اور لوگ ویدک دھرم سے پتت ہوئے۔ یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے۔ تب تقریباً دو ہزار برس گذرے کہ ایک مہاتما شنکر سوامی (جسے لوگ شنکر آچارج بھی کہتے ہیں) نے کمر ہمت باندھی۔ اور شششوں کو ساتھ لے بودھوں سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا۔ بھلا ناستک لوگوں کے دلائل لغو بکھیاں وید اور شاستر کے جاننے والے کے سامنے کیا اثر کرسکتی ہیں؟ اس مہاتما شنکر سوامی نے بودھ مت والوں کو شکست دے کر اپنے اصلی دھرم میں داخل کیا۔ چونکہ اسکے بعد مسلمانوں عیسائیوں کا بھارت ورش میں دور دورہ ہوگیا۔ جسکے باعث ایک معقول تعداد ہندو دھرم کے آدمیوں کی ان مذہبوں میں پرویشت ہوگیا۔ اور کسی نے انکے واپس کرنیکی کوشش نہ کی۔ اسلئے ہم نے اپنی قوم کو خواب غفلت سے جگانے کے لیے ایک ٹریکٹ "دھرم پرچار" قریباً دس ہزار چھاپا ہے۔ جسکا حجم ۱۶ صفحہ پیمانہ $\frac{1}{2} 4 \times \frac{1}{2} 6$ عمدہ ڈمی کاغذ پر ہے۔ قوم کے ہمدردوں کے لیے یہ بہشت ستا ٹریکٹ مفت تقسیم کرنیکے لیے ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ قیمت ایک نسخہ سیکڑہ ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن ... روپیہ سیکڑہ کے حساب دیا جاویگا۔

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار ست دھرم پرچارک
اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبار میں یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی تعداد معقول اجرت پر شائع کراتے ہیں۔ مگر معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریباً پانچسو ہے۔ اور حجم ۱۶ صفحہ تقطیع ۱۱ × ۶ عمدہ ڈمی کاغذ ڈمی کاغذ جسمیں مضامین متعلق ویدک دھرم سائینس یوگیہ پرشوں کی سوانح عمریاں مختلف اقسام کی خبریں درج ہوتی ہیں ہر ہفتہ بند ریعہ چھاپہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون نہیں فرمایا یہ مضمون اور تعداد کا ثبوت ہماری صداقت کے لیے پرچہ نمونہ سے جو درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا۔ اور دفتر اخبار شہر جالندھر سے ہوسکتا ہے۔

نہیں نہیں یہ ہماری ہی کوتاہی ہے۔ کہ ہماری طرف سے معزز مشتہران کیخدمت میں آج تک کوئی درخواست بغرض حصول انکے اشتہارات کے نہیں کیگئی لیکن اب ہم درخواست ہذا آپکی سیوا میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور ملتمس ہیں۔ کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے اخبار میں شائع کراکر فائدہ اٹھاویں۔ اور ہمکو ممنون فرماویں۔ نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہوتا ہے

معیاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
یکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے حسبقدر ہوگی لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے لیجاویگی اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا۔ اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا۔ اسکے لیے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہوسکتا ہے

(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کی رو سے لیجاویگی۔ اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرانے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے۔ کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا۔ یا جو اشتہار ماہواری سے کم ...

ستدھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۱۶ | مطبوعہ ۱۲ - ساون سنہ ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۹ - جولائی سنہ ۱۸۹۵ء روز جالندھر | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

ویدک دھرم پرچارک منڈلی کا کام

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

یہاں مختصراً اتنا ہی لکھنا ہوگا۔ کہ ۲۔ جولائی کی صبحکو ہون کے بعد صرف پنڈت کرپارام جی کا اوپدیش ہوا جسکا دھارمک اثر آریہ بھائیوں پر جو عموماً حاضر تھے بہت اچھا پڑا۔ شام کو پنڈت رام بھجدت بی اے کا ویاکھیان سنسکار وشے پر بڑا پرجوش اور پرتاثیر تھا۔ خاتمے پر میرا ودیا کھیان اودیا کا ناش اور ودیا کے پرکاش اُپنیات دکھہ کی نورتی پر تھا۔ دکام کے باعث میرا گلا بیٹھا ہوا تھا لیکن سوامی آتمانند اور لالہ اتمارام جی چونکہ اسوقت تشریف لائے تھے۔ اسلیئے انہیں تکلیف نہ دیگئی۔ بنوں آریہ سماج کے پردھان لالہ دولت رام جی گو صرف بزازی کی دوکان کرتے ہیں اور اسلیئے دنیادار انہیں سادھارن پُرش کہینگے لیکن آچرنوں کے لحاظ سے انکی شہر میں بڑی عزت دیکھی گئی۔ منتری لالہ گوردیا رام ویدک دھرم سے بڑا پریم رکھتے ہیں۔ انکا پریوار کا پریوار آریہ ہے۔ اپنی بتیجی کے بیاہ ہوتے پر انہوں نے بیاہ نہیں کرایا۔ اپنی لڑکی بہاگوتی کو جالندھر کنیا آشرم میں شکشا کے لیئے بھیجا ہوا ہے۔ اور اپنے لڑکے کے دل میں جسکی عمر ابھی چار پانچ سال کی ہوگی دھرم کا انکور ابھی سے پیدا کر رہے ہیں اور بیدی پربندھ ہوسکے تو اسکو پرچین طریقے پر تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ لالہ ہر بھجرائے جی لوکوفنڈ کلرک سالانہ جگ کاموں میں بڑی سہایتا دیتے ہیں۔ وید پرچار فنڈ کے لیئے دھن اکٹھا کرنے میں آپ نے معززین کے پاس ہمارے ساتھ جانے اور انکے اغراض بیان کرنے میں بڑی مدد کی۔ آپ ہمارے مرحوم بھائی پنڈت سالگرام ودیارتھی کے پتا ہیں جنکی بیوقت موت سے آریہ سماج لاہور کو بڑا افسوس ہوا تھا۔ بھوجن کا پربندھ سماج کی طرف سے بڑا عمدہ تھا بنوں میں متعدد بہتے ہوئے کنوے پانی کے لیئے ہیں۔ لیکن انکا میٹھا سرد اور ہضم پانی مجھے کبھی نہیں بھولیگا۔ شہر کی چاروں طرف سبزی کی بہار ہے۔ اور زراعت کی حالت بھی بہت اچھی معلوم ہوئی۔ گرمی دن کو سخت پڑتی تھی۔ لیکن رات کو نیند اچھی طرح آجاتی تھی۔

۳۔ جولائی کی صبحکو لالہ اتمارام جی کا اوپدیش اور سوامی آتمانند جی کا لکچر ہوا۔ شام کو دھرم چرچا میں تو کوئی صبحب برہم سبھا کے بہائی تشریف نہ لائے۔ اور نہ انہوں نے آریہ سماج بنوں کا شاستر ارتھ کے لیئے چیلنج منظور کیا البتہ ایک معاشہ نے الس وشے میں اور دوسرے نے سنسکار وشے میں کچھ پرشن کیئے۔ جنکا سمادھان کیا گیا۔ شام کو پنڈت کرپارام جی کا عالمانہ ویاکھیان ورن ویوستھا پر ہوا۔ جسکے بعد پنڈت رام بھجدت بی اے کا ویاکھیان ہوا۔ جسمیں انہوں نے ایک ایشور کی اپاسنا پر زور دیا۔ اس ویاکھیان کا اثر بیان سے باہر ہے۔ میں اپنے نوجوان بھائی سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ شاستروں کے وچاروں میں ایک ادہک سمہ ویا کریں کیونکہ انکا طرز بیان ایسا موثر ہے۔ کہ اگر وہ شاستروں کے سدہانتوں سے زیادہ واقفیت حاصل کرینگے۔ تو ویدک دھرم کے لیئے زیادہ تر سفید ثابت ہوسکیں گے۔ اور انکی نسبت پبلیں بھی بہت ہی اثر پذیر ہوا کرینگی۔

۴۔ جولائی کو بھی اسیطرح ویاکھیان ہوتے رہے۔ پنڈت رام بھجدت جی کا اوپدیش تھا۔ پنڈت کرپارام جی نے صبحکو ویاکھیان دیا۔ شام کو میں نے وید و نکی تعلیم کی بزرگی پر ویاکھیان دیا۔ جسکے بعد لالہ اتمارام جی نے تاریخی واقعات سے ویدک دھرم کی بزرگی جتلا کر وید پرچار فنڈ کے لیئے ایک دردناک اپیل کی۔ تخمیناً سوا چار سو روپیہ کا وعدہ و نقد مختلف فنڈوں کے لیئے ہوا۔ جسمیں قریباً ساڑھے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کا حصہ تھا۔ یہاں سے حسب ذیل نقد ہمارے وبرو جمع ہوچکا تھا۔ جو ہم اپنے ہمراہ لائے ہیں۔ باقی جمع ہو رہا تھا۔ آشا ہے کہ بہت جلد منتری مہاشہ جمع ہونے پر رسیدیں لگے تفصیل نقد وید پرچار فنڈ ۱۱ روپیہ دیانند ہائی سکول سنہ ۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر سنہ ۵ روپیہ دان۔ میزان ۱۱ روپیہ

بنوں کے معززین نے ہم پر جو مہربانیاں کیں۔ انکے لیئے ہم انکے مشکور ہیں بالخصوص بابا رام

صاحب ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ کمشنر نے ۴ جولائی
کی رات کو ہماری منڈلی کو بھوجن دیا۔ اور بڑے
اخلاق سے پیش آئے۔ لالہ دینا ناتھ جی ہیڈ کلرک
ڈسٹرکٹ آفس نے ۵ جولائی کو روانگی سے پہلے
ہر ایک وہلی فیشن کا کھانا دیا۔ کہاں بنوں کا شہر
اور کہاں پان اور برف سپرنٹنڈنٹ لوپ چند
سپرنٹنڈنٹ ورنیکولر آفس ضلع سفید صاحب
تحصیلدار صاحب سب کے سب مہربانی فرماتے
رہے۔ ڈاکٹر صاحب آریہ سماج سے خاص پریم
رکھتے ہیں۔ آپ کا اخلاق اور انسانی ہمدردی
شہرہ عام ہے۔ لالہ [illegible] رام ایم اے ہیڈ ماسٹر
سکول بھی جلسے میں برابر شریک رہے۔ غرضیکہ
کہاں تک لکھوں۔ تعلیم یافتہ اور مہذب
صاحبان نے ہمارے مشن کے ساتھ بڑی
ہمدردی ظاہر فرمائی۔ ہم آشا رکھتے ہیں
کہ یہ سب بھائی آریہ سماج بنوں کو ہمیشہ مدد
دیا کرینگے۔ اس جگہ میں پنڈت مہرا داس نے
جنہوں نے شریمتی منسا دیوی ودھوا سے لاہور
سماج کی معرفت بواہ کیا تھا۔ شریمتی منسا دیوی
جی آریہ سماج کے کاموں میں عموماً حصہ لیتا
دیتی ہیں۔ مجھ بھی پتنی کو باہم ملکر رہتے دیکھ
بڑا آنند ہوا۔ منسا دیوی جی نے دو روپیہ
کنیا مہا ودیالہ کے لئے اور ایک روپیہ انکے
پتی مہاشہ نے دان دیا۔ منسا دیوی جی کچھ
دنوں جالندھر کنیا پاٹھشالا میں پڑھتی رہی
ہیں۔ اور انکو اب تک اس پاٹھشالا
کے ساتھ بڑا پریم ہے۔ اپنے پہلے بواہ کی لڑکی
کو آشرم میں بھیجنے کا ارادہ کر رہی تھیں ایشور
انہیں اس کام میں کامیاب کرے۔
۵ جولائی کو ہم سب بھائیوں نے آرام
کیا۔ پنڈت رام بھجدت ۴ جولائی کی شام کو
ہی ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی طرف روانہ ہو چکے تھے
سوامی آتمانند جی کا ارادہ کشمیر تشریف
لیجانیکا تھا۔ اسلئے رستے بنوں ہی ٹھہر گئے
باقی ہم لالہ آتما رام۔ پنڈت کرپا رام اور لالہ
جیونداس ۵ جولائی کی شام کو ڈیرہ اسمٰعیلخاں
کی طرف ٹانگا ڈاک میں روانہ ہوئے۔ آریہ
بھائی سب چھوڑنے آئے تھے۔ اپنے بنوں
نواسی بھائیوں سے بچھڑتے وقت ہمارے
دل بھر آئے۔ اور انہیں سے بہی کئی بھائیوں
کے چشم پرنم تھے۔ دلمیں امنگیں پیدا ہوتی
تھیں۔ اور راستے میں سرحدی وحشیوں
کو دیکھکر خیال آتا تھا۔ کہ کیا یہ لوگ کبھی
ویدک دھرم کے گورو کو سمجھینگے۔ اندر سے جواب
ملتا تھا۔ کہ یہ سب کچھ اور اس سے بڑھکر
کامیابیوں کا انحصار آریہ بھائیوں کے اپنے نیر
ہے۔ پریم اور دھارمک رچی کے لحاظ سے
بنوں آریہ سماج کا رستے آریہ سماجوں میں
شمار ہونا چاہئے۔ بنوں سے ڈیرہ اسمٰعیلخاں
کے راستے میں صرف ایک جگہ پہاڑ میں سے
گذر ہوتا ہے۔ باقی خاک اڑتی رہتی ہے
اسی اثنے میں کھونڈ کی خنک سی پہاڑی دیکھ
ہے۔ جسمیں سردی رہتی ہے۔ اور جہاں
حکام بنوں و ڈیرہ اسمٰعیلخاں گرمیوں کی شدت
سے بچنے کے لئے پناہ گزین ہوا کرتے ہیں
اسی پہاڑی پر رائے ٹھاکر دت دھون نے
آخر کار وید پرچار فنڈ سکیم ختم کیا۔ جو کہ ۲
صفحوں سے زیادہ کی کتاب کی شکل پکڑ چکا
ہے۔ اور عنقریب چھپکر شائع ہوگا۔ ہم اس
گزشتہ کی نسبت پہلے کچھ لکھنا مناسب نہیں
سمجھتے۔ لیکن آشا رکھتے ہیں کہ شائع ہونے
پر [illegible] وید پرچار کی سکیم کے گورو کو
لوگوں کے ذہن نشین کر دیگا۔ اور آریہ سماج [illegible]
پرش اپنے بہولے ہوئے فرائض سے بہرہ خبردار
ہونگے۔ ۶ جولائی کی صبح کو ڈیرہ اسمٰعیلخاں
پہونچے۔ رائے ٹھاکر دت جی کی ایک بیرون
از شہر کوٹھی میں ڈیرہ کیا۔ پنڈت رام بھجدت
ابھی تک یہیں مقیم تھے۔ رائے ٹھاکر دت اور
رائے بیٹر ارام جی دونوں بھائی رخصت پر
آئے ہوئے تھے۔ سب بھائیوں سے ملاقات
ہوئی۔ اسی روز شام کو منڈی میں پنڈت
رام بھجدت اور پنڈت کرپا رام جی کے لیکچر
ہوئے۔ حاضری خاصی تھی۔ ۷ جولائی
کو آیتوار تھا۔ صبح کو پھر منڈی میں میں نے
اپدیش کتھا کی اور لالہ آتما رام جی نے لیکچر
دیا۔ شام کو سندھ ساگر پر دہاولی تھی۔ ہمارے
ناظرین حیران ہونگے۔ کہ یہ کس کا نام ہے
نہانیکو اس جگہ کی اصطلاح میں دہاونا
کہتے ہیں۔ پس ہاولی سے مراد نہاولی یعنی
اشنان کا میلا ہے۔ ہر اتوار کے روز شہر کے لوگ
شدت گرمی سے تنگ آ کر اشنان کو جاتے ہیں
ہم سب بھی گئے۔ بنی بخش نے بھجن گائے
اور میں نے ایک مختصر سا پنجابی بھاشا میں
اپدیش دیا۔ ہمارے ساماجک بھائیوں نے
وید پرچار فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کا ہی
وچار کیا ہوا تھا۔ پس چھاونی کے راستے
واپس آئے۔ جہاں کہ آریہ بھائیوں کے پوتر ہاتھ
سے قریباً ۶۰ روپیہ چندہ نقد ہوا۔ سردار
بدھ سنگھ جی کلرک نے اس کام میں بڑا حصہ
لیا۔ ۸ صبح کو شہر میں چندہ ہوا۔ کل ۱۹۸
روپیہ نقد وید پرچار فنڈ کے لئے ہم ہمراہ لائے
اور [illegible] ہزار چندہ کا وصول ہوا۔
ڈیرہ اسمٰعیلخاں آریہ سماج کے پردھان مہاشہ

لالہ جیندارام پلیڈر اپنے آپکو بچشات ہین غیرہ ظاہر فرماتے ہیں - اور وید پرچار کی ضرورت سے بھی انکار نہیں کرتے تھے - لیکن افسوس کہ جب اُنکے پاس چندہ مانگنے کیلیئے گئے - تو اُنہوں نے انکار کردیا - ہاں سوچنے کا وعدہ فرمایا ہے - ہم آشا رکھتے ہیں کہ سکیم کو پڑھ کر لالہ جیندارام جی اپنی بے تعصبی کا ثبوت دینگے ورنہ نتیجہ نکالنے والے جو نتیجہ نکالیں گے ظاہر ہے - ڈیرہ اسمعیلخاں آریہ سماج نے ایک مکان قریباً تیرہ سو روپیہ میں مندر کیلیئے خرید کیا ہوا ہے - اور ۱۱ر روپیہ نقد بھی مندر فنڈ میں خزانچی سماج کے پاس جمع ہے - لیکن ایک فراخ اور باموقع مکان تین ہزار سے زیادہ روپیوں میں خریدنے لگے تھے - جسکا سودا رک گیا ہے - ہم امید رکھینگے - کہ ہمارے ڈیرہ نواسی بھائی بہت جلد اپنا مندر طیار کر لینگے - ڈیرہ میں بھی دمے اُڑتے رہے - لالہ جیندارام جی وکیل کی عزت تو پُر تکلف تھی ہی لیکن حکیم چمن لال جی نے سب کے کان کترے - دہلی کے تکلف کو مات کردیا - ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہمارے آریہ بھائی مہمان نوازی کے طریق کو بگاڑ رہے ہیں - اوپدیشکوں اور اوپدیشک منڈلیوں کے لیئے بہت سادہ بھوجن ہونے چاہیئیں - اور عام طور پر بھی ایسے تکلفوں سے پرہیز کرنا چاہیئے - جیسے کہ آدمی بنجانہ بنے - ہماری رائے میں آریہ بھائیوں کو چاہیئے - کہ دوسرے لوگوں کو اس بارے میں سبق دیں - نہ کہ خود سبق کے محتاج بنیں - یونتو میں نمک حرام بننا نہیں چاہتا جنہوں نے خاطر تواضع کی اُنکا دل سے شکور ہوں - لیکن یہہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ مہمان ستکار کے معنے یہی ہیں کہ جو کچھ تیار ہو وہ مہمان کی نذر کیا جاوے - لالہ جیونداس جی ایک ہفتہ کے لیئے رائے ٹھاکردت کے پاس ٹھہر گئے - تاکہ اُنکی کتاب کو درست کرکے چھپانے کے لیئے لاہور لے آویں اد ہیں - لالہ آتمارام پنڈت کرپارام اور نبی بخش راگی واپس روانہ ہوئے - پنڈت گنپتی شرما کچھ مدت سے یہاں بیمار تھے اور قدرے صحت تھی - اسلیئے اُنہیں بھی ساتھ لے لیا - حکیم چمن لال جی کی ستری شریمتی دیوی جی بھی میرے ہمراہ جالندھر روانہ ہوئی - قریباً ۹ میل تک سندھ ساگر میں کشتی پر سفر ہوا پھر ٹانگے دریاخاں کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے یہاں آندھی آئی - اور بارش بھی زور شور سے ہوئی - ۹½ بجے رات کی ریل میں اس طرف کو روانہ ہوئے - کروڑ کے ریلوے سٹیشن پر میں اوپدیشک منڈلی سے بچھڑ گیا اور لالہ آتمارام پنڈت کرپارام اور نبی بخش راگی کروڑ آریہ سماج میں پرچار کرنے کے لیئے اُتر پڑے - آئندہ اس منڈلی کے حالات لالہ آتمارام جی کی قلم سے نکلا کرینگے - ۹ - جولائی کی صبح کو ملتان میں سنان کیا - لیکن جلدی کے باعث ٹھہر نہ سکا چھاؤنی پہنچتے پہنچتے بخار چڑھ گیا - ادھر گرمی کی شدت اور ادھر بخار کی حدت - اسی کشمکش کی حالت میں لاہور پہنچا - کسی قدر تسکین ہوئی - ۹ - جولائی کی رات کے گیارہ بجے جالندھر ریلوے سٹیشن پر پنڈت گنپتی شرما سمیت پہنچ گیا - اس یاترا میں ہم نے بہت سے نئے تجربے کیئے - لیکن سب سے بڑھکر یہہ لابھ ہوا کہ مجھے ویدک دھرم کے پرچار پرچار کی آوشیکتا پہلے کی نسبت زیادہ محسوس ہونے لگی ہے - اور ساتھ ہی اسکے یہہ بھی معلوم ہوگیا ہے - کہ دھرم کی سیوا کے لیئے آریہ پُرشوں کو زیادہ ترجیح دینے اور اس کی ضرورت ہے - سلام

منشی [illegible] آریہ پرتی ندھی

سبھا پنجاب

اوپدیشک منڈلی کروڑ آریہ سماج متعلقہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں

۸ - ماہ جولائی کو رات کے بارہ بجے میں پنڈت کرپارام جی کی سمیت کروڑ پہنچا - اُسکے لیئے سماج کے پورے تیار تھی اور دھارمک سبھاسدوں نے جس آریہ بھاو سے ہمارا استکار کیا - اُسکے لیئے میں دھنیواد کرتا ہوں - ۹ - ماہ حال کو شام کے ۸ بجے سماج مندر میں آریہ گن جمع ہونے لگے - بھائی نبی بخش راگی نے چند منوہر بھجن گائے - جسکے بعد پنڈت کرپارام جی نے آریہ سماج کی سکھشا کے وشے پر ایک منوہر اور درشن شاستروں کے تت سار سے بھرا ہوا کامل ایک گھنٹہ تک بڑے جوش سے ویاکھیان دیا - جسکے بعد پھر بھجن ہوئے - اور بعد ازاں میں نے دیش اُنتی کے وشے پر ایک گھنٹہ ویاکھیان دیا اور دیش اُنتی کے سادھن بتلائے - ناظرین

پریم سے سنتے رہے۔ اور خاتمہ پر مندرجہ ذیل اصحاب نے وید پرچار۔ راشی (فنڈ) کی سہایتا میں دھن دینا شروع کیا۔

اس سماج کے پریسیڈنٹ پنڈت مولکرام جی بی اے منصف ہیں۔ جنکی سادگی اور سادھو سبھاؤ قابل تقلید ہے۔ لالہ منشی لال جی جنکی عمر اسوقت تک اسّی سال سے اوپر ہے۔ بڑے اتساہی سجن ہیں۔ لالہ دھرم چند جی منتری لالہ گنگا رام جی سبھاسد اور لالہ لوبن رام جی سٹیشن ماسٹر اتساہی اور بڑے پریمی آریہ ہیں۔ آریہ سماج کروڑ کو اپنی پرجوش اور عمدہ گانیوالی بھجن منڈلی کا فخر ہے۔ ایک بھجن جو اس منڈلی نے گایا۔ وہ نہایت ہی سُر ملا تھا۔ اگر سازوں کے بجانے میں بھجن گانیوالے مہاشے کچھ وقت بلاناغہ دیں تو شاید یہہ بھجن منڈلی پنجاب میں راگ ودیا کا نمونہ بنجائے۔ دیا کے قریب اس سماج میں ویسے ممبر بھی ہیں جو کہ سندھیا کر سکتے ہیں۔ لالہ منشی لال کے فرزند لالہ جیون لال ایک ہونہار نوجوان ہیں۔ جو ساماجک کاموں میں اتساہ سے مدد دیتے رہتے ہیں سماج کے ممبروں کی تعداد ۲۲ ہے اور مندر سماج کا خوشنما بنا ہوا ہے۔ ساماجک بھائی سالانہ اُتسو کرنے کے بڑے خواہشمند نظر آئے۔

فہرست چندہ وید پرچار فنڈ

پنڈت مولکرام جی بی اے منصف بہادر
آریہ سماج کروڑ عہ
لالہ لوبن رام جی سٹیشن ماسٹر کروڑ صہ
لالہ منشی لال جی صہ
لالہ کرم چند جی عہ

لالہ مانگھا رام جی عمہ
لالہ ننگا رام پٹواری عمہ
لالہ گنیش داس جی ۸ر
رائے گھنشام داس جی عمہ
لالہ خوشی رام جی عمہ
لالہ پرسوت رام جی پٹواری عمہ
لالہ دسوندا رام جی پٹواری عمہ
لالہ موہن لال جی ۸ر
لالہ دھرم چند جی منتری سماج عمہ

. . . .

سیٹھ آسانند جی عہ
بھائی تیج سنگھ جی امدلی ۸ر
لالہ گنیش داس جی ٹھکوری ۶ر
لالہ ٹھاکر داس جی کلرک رائلی برادرس آفس عہ
لالہ کوڑو رام جی ۱۲ر
لالہ بھوگت رام جی عمہ
لالہ گوند رام جی عرضی نویس ۸ر
لالہ گنگا رام جی عہ
ایک ویش صاحب ار
آریہ سماج کی طرف سے ہہ
گپت دان ۸ر

میزان للعہ

جو سب کے سب وصول ہو گئے۔

ڈیرہ غازی خاں آریہ سماج:- ۹ تاریخ کو راتکے بارہ بجے کروڑ سے روانہ ہو کر ۱۰ تاریخ کی صبح ہوتے ہی ہم تینوں غازی گھاٹ کے سٹیشن پر پہونچے سٹیشن سے گاڑی پر سوار ہو کر دریائے سندھ کے کنارے درختوں کے سایہ میں آن بستر جمائے۔ کو نے دھوئیں پر سوار ہو کر دریا کو عبور کرنا ہم نے باعث طغیانی مناسب نہ سمجھا۔ دھوم پوت (سٹیمر) کی انتظاری میں دریائے سندھ کے کرودہ کو شام کے چار بجے تک جھانکتے رہے۔ جب دھوم پوت کیسے شوخ دریا کی چھاتی پر ناچتا اور ناگ بل کھاتا ہوا کنارے پر پہونچا تو ہم نے ٹکٹیں لیکر اسباب کو وہیں رکھا اور خود سوار ہوئے۔ سرکش گھوڑے کی طرح یہہ ندی کا بچہ سب سواریوں کو لیکر ڈیرہ غازی خاں کی طرف روانہ ہوا۔ سندھ کا سندھو وقت رستا۔ اور اس پر پوت کی بجے در کی ٹھنکار الیشوری اور جیوی سرشٹی کے انکشن کو درشا رہی تھی۔ ندی کا ہاتھ جر جگت کو کس پرکار سے اپیوگی بنا سکتا ہے۔ اسکا اودھارن پوت کا وجود تھا۔ شام کے ۵½ بجے سب دوسرے کنارے پر پہنچے ڈیرہ غازی خاں سماج کے پورشارتھی سجن ہمارے ستکار کے لئے آگے ہی موجود تھے۔ گاڑیوں میں سوار ہو کر سب بھائی سماج مندر میں پہونچے۔ یہاں کچھ دیر آرام کیا رات کو سات بجے ساماجک کارروائی ہونی شروع ہوئی۔ بنی بخت نے بھجنوں نے حاضرین کی تعداد کو بڑھانا شروع کیا۔ بعدازاں پنڈت کرپا رام جی نے بڑی مدھر بھاشا میں ایک دھرم اپدیش دیا۔ آرتی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

۱۱ تاریخ کو دن بھر ساماجک بھائیوں سے وچار اور میل ملاپ ہوتا رہا۔ لالہ ہری رام جی پردھان سماج سے میری کئی رشیوں پر بات چیت ہوئی۔ پردھان جی کا گمبھیر سبھاؤ اور آریہ برتی سراہنیہ ہے۔ ماسٹر گنیش داس جی اُپ پردھان سے بھی گفتگو کرنے کا بہت موقعہ ملا۔ ماسٹر جی بڑے اتساہی اور دوراندیش خیال

پنڈت جیون لال جی جیسے ہارک آریہ جن ہیں۔ پنڈت جی منتری اس سماج کی ترقی کا بڑا اوپر وچار بھی رکھتے ہیں۔ شام کو سیر اکٹھے آریہ دھرم کی عظمت پر بیان ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک سماج مندر میں ہوا۔ جس کو حاضرین نے بڑے پریم سے شروع کیا۔ بعد ہے بجے جلسہ خاست ہوا۔

۱۱ تاریخ کی صبح کو ہم میاں قادر بخش جو کہ جلدی ہی مظفر گڈھ سماج کی کوشش سے الشور داس بننے والا ہے۔ دریائے سندھ کی سیر اور اسکی حریں مستیاں دیکھنے گئے۔ آخر ہم نے شہر کی سیر کی۔ بازاروں میں کھن سائیں۔ وچج جیویں۔ بیسے دے ڈوڈوہ اس پرکار کے الوکھے شبد کانوں میں پڑنے لگے۔ سٹیشن دروازے سے گزر کر ہم نے سکول پٹیلس چھاؤنی کے درشن کیئے۔ لیکن جس چیز نے ہمارے دل پر اثر کیا۔ وہ سبز کھلے میدان اور اسمیں لدے ہوئے کھجور کے پھلدار سہاونے درختوں کا نظارہ تھا۔ شام کو پنڈت کرپا رام جی کا ویدک تعلیم کے مضمون پر بڑا منوہر ویاکھیان ہوا سماج کی بھجن منڈلی میں ماسٹر جمعیت رائے۔ لالہ جواہر لال لالہ خوشی رام۔ لالہ سیکھ راج اور لالہ کشن لال آدی بڑے مہاشے شامل ہیں۔ ساز بجانے کی طرف بھجن منڈلی کے کسی ممبر کا بھی دھیان نہیں ہے۔ بھجن منڈلی کو گائن میں ابھی ابھیاس کرنیکی ضرورت ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں اور خاصکر ملے یا ہولی کے موقعہ پر آریہ گرنتھوں کی کتھا اور بھجن بہت مفید ہوسکتے ہیں۔ پنڈت جیون لال کی مختصر تقریر سننے کا ہمیں موقعہ ملا۔ جس سے روشن ہوا۔ کہ وہ ایک فصیح لکچرار ہیں۔ سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں ماسٹر گنیش داس۔ ماسٹر تھنڈا (؟)۔ ماسٹر جمعیت رائے۔ ماسٹر ہمت رائے صاحبان اوپدیش اور لکچر دیا کرتے ہیں۔ اس سماج کے متعلق ایک لڑکوں کی کلب بنام ست سبھا ہے۔ ست سبھا کے بجائے اگر اس کلب کا نام ودیارتھی آریہ سبھا آئندہ کے لیئے بدل دیا جائے تو شاید بہت مناسب ہوگا۔ سماج کے ادھکاریوں نے ستیارتھ پرکاش کے اردو ترجمہ کی بہت ہی ضرورت پرگٹ کی۔ وید پرچار راشی کی سہایتا میں اُتساہی سجنوں نے ایکسو پچیس روپیہ دینے کا وعدہ سماج کیطرف سے فرمایا۔ اس سماج میں متواتر کئی مہینوں تک اوپدیش کی ضرورت ہے۔ آشا ہے کہ شریمان پردھان پرتی ندھی سبھا کا جلد ہی انتظام فرمائینگے۔ جیرسنگھ (؟) میموریل فنڈ میں بھی سماج نے دھن اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو کہ جلدی پرتی ندھی کی سیوا میں بھیجا جائیگا۔ سماج کے ادھکاریوں کا پریم اور انکے اوپدیش سننے کی اتینت رُچی ہمکو ڈیرہ غازیخاں کے چھوڑنے سے بے شک روکتی تھی۔ لیکن پروگرام کا لحاظ کرکے ہمیں لاچار اپنے دھرم بھائیوں سے مظفر گڈھ جانیکی اجازت ہی لینی پڑی۔ ۱۳ تاریخ کی صبح کو میں پنڈت کرپا رام جی اور رنبیر بخش راگی دھومر توت (؟) میں سوار ہوکر اپنے بھائیوں کے میتری بھاؤ کو دل میں دھارن کیئے ہوئے مظفر گڈھ جانیکے لیئے انکے نگر سے جدا ہوئے۔

مرسلہ آپکا متر
آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
حال مقیم ڈیرہ غازی خاں

کنیا کیلیئے بر کی ضرورت

ایک ہندوستانی اگروال ویش خاندانی رئیس کی کنیا گیارہ سال کے لیئے بر کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر ہونی چاہیئے۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

نامہ نگار۔ لالہ دیوی دیال بی اے کی نسبت زیادہ تحریر کی گنجائش نہیں۔ آپ کا مراسلہ درج نہیں ہوسکتا۔ ایڈیٹر۔

بلوچستان سندھ

شری یت مانیہ ور ست دھرم پرچارک۔ نمستے۔ آشا ہے کہ اس لیکھ کو اپنے پتر میں ستھان دان دیکر کرتارتھ کرینگے۔

جیکب آباد۔ ستی۔ شاتگ (؟)۔ ارگرد سماجوں میں دور ہونیکے کارن اوپدیشک نہیں جاتے اسی سے اوتھا تھل ہے۔ ویدی بھاسیہ پرستنیہ (پرشنسا کے قابل) ہیں۔ پرنتو انتی کرنا اوپدیشکوں کے ذمہ ہے۔ اور وہ ہی درلیس میں اوپدیش کی وستیش کرا سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں نئے سماج بنانے ہیں۔ فورٹ سنڈیمن سماج کو کا بیج تھا وید پرچار فنڈ میں وشیش وچار کرنا چاہیئے۔ ایک دم مالش ولمیس جہگ جانے سے سماج کی اونتی نہیں ہوگی۔ چاہے وہ دیرا ستھان (وہ) مالش اہاری ہے۔ پرنتو وہاں کے لوگ نیتوار کے شش ہیں۔ انکو مالش ہیریہ (پیارا) نہیں کوئٹہ سماج بڑی انتی پر تھا۔ اب مالش کے جھگڑے سے ویسا نہیں رہا۔ دیکھو مالش کے پہل جہاں پنڈت ہری کرشن لعل جی بی اے جو آپ راج بیداوھکاری ہیں۔ یہ ودوان وچارشیل

سماج کے پورے ہتیشی ہیں۔ تھا لالہ گینڈا سنگھ جی لونیز جو اوچ ادھکاری ہیں وہ پورے آریہ ہیں۔ اسی طرح حیدر آباد میں دیوان گلاب سنگھ کی اور کراچی میں سیٹھ ریوا چند جی نے اپنے دربیہ سے ایک سکول کھولا ہے۔ اسے دھنیاواد ہو۔ یہہ بھی دھیان رہے کہ اس سکول کے کارن ویدپرچار فنڈ کو نہ بھول جاویں۔ کیونکہ اوچ ادھکاری دیوان سیٹھوں کے بھروسہ پر اوکت فنڈ نربہر ہے۔ اور انیاوک مہاشیہ دور ہونیکے کارن سے ڈی اے وی کالج میں ویدودیا پرچارک کلاس کی اوپیکشا ہونیکی آشا رکھتے ہیں۔ پرنتو یہہ اسمبھو ساہے کیونکہ ایک تو یونیورسٹی کے نیم پرتی بندھک ہیں۔ دوسرا کالج کمیٹی میں تین بھاگ سبھاسد دوسرے ہیں ایک بھاگ پورانی پرتی نہی کے ہیں۔ اور کالج سوسائٹی میں ادھک سماج وہ ہیں جو انارکلی سماج الانائی ہیں۔ پھر کب پورانی پرتی ندھی کا بل ہوگا کہ ابی نہیں۔ تیسرا کالج ان مہاشیوں کے ہاتھ میں ہے جو جان دینگے پرنتو کالج نہیں دینگے۔ راج دربار میں مقدمہ دیگھٹ (برا) ہو پھر کوئی اوپا نہیں۔ اب کالج انکے پاس رہنے دینا چاہیئے۔ چھیڑ چھاڑ چھوڑ دیجیے۔ تب وہ کنشٹاسے انگلش کی انتی کرینگے۔ ایکی اوبشکتا ہے اور ودیا دی تھا سماج انتی کی غرض سے ویدپرچار کا سہارا لینا اوچت جان پڑتا ہے۔ جہاں تک ہوسکے اسکی تن من دھن سے سہایتا کریں۔ یہہ کالج کے وردھ ہی نہیں۔ پرنتو اسکی نیونتا کی پورتی کرتا ہے۔ اور سماج کی ہتیشی اسی پر ہے یدی اسکی سہایتا نہیں ہوگی تو سماج کا رہنا کٹھن ہو جاویگا۔

سندھ میں ادھیکانش (زیادہ تر) شری نانک پنتھ ہے۔ وہ کانڈ ابھی ہیں۔ پرنتو اچار ٹھیک نہیں۔ جہاں تک کہ سوسکشت گریجوئیٹ بھی مدہ مانس آدی پیٹ بھر سیون کرتے ہیں کوئی دھارمک دلشنک وچار نہیں۔ دوسرا حیدرآباد میں منبرجی پادری ویدوان ہے۔ اسکے کارن سے عیسائی سکشا وسترت (پھیلی ہی) ہو رہی ہے جب تک یہاں کے لوگ واسطے لیئے سنسکرت انگلش پڑھے اوبدیشک اور سنسکرت کی پاٹشالہ جہاں دھرم اودیش بھی ہو نہیں نیت ہوتے۔ تو یہاں انکے تعلیم یافتہ برایہ (اکثر) عیسائی ہو جاوینگے لڑکا نہ آدی نگروں میں ایک شیخ مسلمانوں کی جاتی ہے۔ یہہ پہلے ہندو تھے۔ اب بھی مسلمانوں سے درستی نہیں۔ اور وچار وان ہیں۔ کیا کارن انہیں اودیش نہیں ہوتا۔ کیا یہہ جاتی کا کام نہیں۔ (دیکھیں انارکلی سماج جو جاتی کا فخر رکھتا ہے کیا کرتا ہے) یہاں اوپدیشک کو انگلش سنسکرت پڑھنے کی اوشیکتا ہے۔ دھنیاواد ہے قاضی حاتم جی کو جنکا یاترا کے لیئے بمبئی سے کراچی تک سٹیم اگنبوٹ چلتا ہے۔ پہلے پندرہ روپیہ سے دو روپیہ کرایا گیا ہے۔ واہ! شوک ہے بمبئی گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ بڑودہ سندھ۔ کراچی کے کوٹ ہا ہکیش اودھیش آدی جنکا ولائت تک بیوپار کا کام ہے۔ پرنتو ایک بھی اپنا اگنبوٹ نہیں۔ دیکھیئے اوبستھت اگن بوٹوں کو مانس کے باس کے مارے ہندوؤں کو بیٹھنا بھی کٹھن ہے۔ پھر بھی بڑے بڑے ویشنو کچھ نہیں کرتے۔ دوسرا ہندو یاتریوں کو مسلمان جو بصرا آدی سے اگنبوٹ آتے ہیں انکو بوکشٹ دیتے ہیں۔ جہاں تک کہ لوگ ٹکٹ لیکر بھی اتر جاتے ہیں۔ ایسا ہی میرے ساتھ کراچی میں ہوا میلی میں (ڈلک) پر بڑا کچھ نہیں۔ اپنے ہندوؤں کا ایک اگن بوٹ ہونا چاہیئے۔ تب دھرم کی رکشا ہوگی۔ ہم سنتے ہیں کہ بڑے سمندر میں اگن بوٹ کے بنا جانا نہیں یہی کارن ہے۔ کہ پہلے آریہ لوگ ولائت نہیں دیکھی پرنتو یہہ بات جھوٹھ ہے۔ کیونکہ بمبئی۔ کراچی۔ رنجبار۔ بصرا۔ عدن آدی سے آگے تک دالوی (بادبانوں والے) جہاز جنکو یان کہتے ہیں۔ آتے جاتے ہیں۔ مال آتے جاتے ہیں۔

کچھ دیش

بھج یہاں کی راجدھانی ہے۔ شری متی مہاراجہ اوہیراج شری پت راج لکھپت جی سوامی یوبن اوستھا کے راجہ سوشیل۔ اعیبفیہ دھارمک دلشنک باتوں میں سردھالو اور کیونکہ دیش سوتنتر بیوپار نہنے سے ٹھیک ہے۔ یدی کچھ کامداروں کا دوش اور بات ہو۔ یہہ دیش پرلش راجیہ میں مہاراج کا شری سوامی اچیا نند آدی سادھو نیدقوں سے سیل ہے۔ راج میں سنسکرت ہے۔ یدی راؤ صاحب کو سوچنا کیجا وے۔ آشا ہے سنسکرت کی انتی کے لیئے اچھی کرینگے۔ انکے بڑے راؤ بڑے پریدہ والی ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے چالیس گرام چار اور بارہ گرام نارائن سر بارہ یا دس کو ٹھیتور اور یا بارہ آسادیوی اسی طرح کئی گرام ٹھول کو دیئے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں گرام دان پرنتو انیں ودھایت کچھ نہیں۔ دربیہ دیر پرنتو ہے۔ یدی راج کے پربندھ سے انکی آمد دربیہ (خرچ) اوچیت ریتی سے کیا جاوے کل آمدنی ہی پچیس انش دربیہ دو یا اسکا خرچ تو ایک کالج اور ایک برت سنسکرت ودیا پاٹشالہ ساتھ چھتر سے ویدک گزٹ بھر

بودھ تک ہوں جہاں سینکڑوں سنسکرت ودیا پریمی
بھوجن چھادن اپنک نہیں نکل سکتے ہیں۔ پہر
کیا برہم دان دیش ہت تھا پڑنسا ہو۔ اور
راج کو بھی سنج سے کچھ نہ دینا پڑے۔ یہاں کے
پنڈتوں کی قدر ابھی ہے۔ لوگ شو ر بیر ہیں۔ انکے
پرشادوں کی شوبھا تاکہنا دتوں سے پرسدھ۔ اکثر
دیش بھلا اری ہے۔ یہاں استریوں میں پردہ
نہیں۔ یہہ سہج ہی ان سے۔ کہ استری دچار نی کوئی
ودوشی بھی ہے۔ چھوٹی اوستھا میں بیاہ ہونے کے
کارن استری نربل ہیں۔ اور بال بدھوا بہت ہیں۔
پیہلے بال بیاہ نشیدھ اور اکشت یونی بدھوا ویواہ
کے ادھیں کی اٹھ سکتا ہے۔

مانڈی میں بھائیوں میں آریہ سماج تھا۔ کسی اج
ودروڑی کے یتنوں سے دہرم سبھا سے آریہ ٹوٹ
گئے۔ یہی ادہیاتک آتے ہے۔ تو لوگوں میں ویدک
سنسکار بیٹھنے کی بہار ہے۔ یہاں کے خوبے کئی
سبھیہ لوگ ہیں۔ وشندو دیانت دہرم سے پریتی رکہتے
ہیں۔ انہوں ہسپتال۔ گرل سکول۔ دہرم شالا بنائی
ہیں۔ یدی انکو شری ابینت لیکہرام جی کے پستک
دیئے جاویں۔ تو بہت ست گراہی (گرہن کرنیوالے)
ہیں۔ وچارینگے لابھ ہوگا۔ واہ! یہاں کے
مٹھ دہاری سنیاسی جنکو کئی لاکھ آمدنی ہے مٹھ
ہیں۔ جو شری سوامی شنکراچاریہ جی کے پریوجن
مٹھ بنا نیچو ہوئے بیٹھے ہیں۔ کیول تجھ بھوجن
آدی میں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ ودیا پرکاش میں
کچھ بھی نہیں۔ اور جینی دہرم کے کھنڈن کے لیئے
بھی کچھ نہیں۔ جہاں سہسروں جینیوں میں آچھے
شکہیہ ایک سنیاسی بھی نہیں۔ ہا! کہاں گئے شری
سوامی شنکراچاریہ جی۔

مہیشاسر کی کتھا۔ مانڈی سے آٹھ
کوس پر نارترہ گاؤں میں مہیشاسر کی راجدھانی تھی
جہہ برہمن آدک کرد کہودتا تھا۔ وہاں سے ایک
دو کوس پر محلہ گانوں میں ایک براہمن کی کماری
کنیا آسادیوی نام سے پرسدھ ہوئی۔ اُس نے
مہیشاسر کو مشہر گانوں میں جا ہن کیا۔ (مار دیا)
اب آسا دیوی کے استہانوں پر راجپی اور سے
بیہنیسے (گادیش نر) بلی ان ہوتے ہیں۔ شری بیہہ
جس دیش میں شنکراچاریہ کے شش ہوں اور پیہر
وہ ہنس (گھات) ہو۔ پرنتو یہہ شش مٹھ دہاری
ہیں۔ جو گرہست ریتی سے وام مارگ لیکے سنیاسی
ہوئے تھے۔ دوسرا یہہ اوکت گانوں کسی انیہ تیگ
کے نہیں کنتو آٹھ سو برش کے اندر ہیں۔ آٹھ سو
برس ہوا۔ محمود غزنوی سے مسلمانوں کو کشش
پیدا ہلی۔ تب سے مہیشاسر کا ہونا ودت ہوتا ہے
اس پرکار پورانک کتھاؤں کی اتپتی دیکھ پڑتی
ہے۔ مانڈی میں تینا بائی لوشکر لی براہمنی کے
گرہ میں ان دنوں سوامی اچیتانند جی براجمان ہیں
گانو ہاشی مانس پرچار سے تو گھرنا (نفرت)
کرتے ہیں۔ پر کھانے اور نہ کھانیوالے دونو
کو برا نہیں سمجہتے۔ اور جو اُنہوں نے مانس کو جانب
جودہ پوری گرنتھوں پر ساکشی کی ہے۔ وہ
انوان ہے۔ کہ سادہو پرکاشانند کی چترائی
کی پرشنسا کی ہے۔ اگرچہ مانس کپنتی لاہور سے
انکو بہت لکھتے ہیں۔ پرنتو یہہ انکے ناسد (بیدول)
سے واقف ہو گئے ہیں۔ اب کسی کمیش میں نہیں
جاتے۔ آریہ ساماجک بال بیاہ نشیدھ آدی
میں تین دان ہونا پرگٹ کرتے ہیں۔ باقی پھر

گرو سیوی گمنام ملتان نواسی
رقیم — از بندہ مکا منڈی کہیہ دیش

نمستے

شری بھم پہ چاہت سوامی جی مہاراج کے
سو یکجہ پتر تہا اس کے آتیے پرکاشت سری گپت
پنڈت سوہن لال شنو لال پنڈیا جی کا لیکہ جو اد کت
سو پکار پتر کے ساتھ چھپے ہیں پر ایک سماج میں
پہونچ چکے ہیں۔ انکے دیکھنے سے پرگٹ ہے کہ
سری سوامی جی کے پرم دہام پراپتی کے پنچات
سماجوں کا ادویش ویدک دہرم کے پرچار کے لیئے
تت کالین کچھ کچھ پرتشٹت تھا دو والوں میں
دیانند انسٹیٹیوشن کے ستھاپن کا وچار کیا۔ جسمیں
ایک سنسکرت لینکا لیہ۔ دوسرا ادیش دیشانتروں
میں ویدک دہرم کا پرچار۔ تیسرے پستکوں کا
سنشودہن ویدادکول پستکوں کا پرچار چاہنے
آدی سے۔ چوتھا ناتھ آلے۔ پانچویں اینگلو
ویدک کالج۔ یہہ کرم نیت کیئے ہیں۔ تب ہی دیانند
اینگلو ویدک کالج کے ہونیکا وچار ہوا تھا۔ کچھ
پیچھے چندہ بھی ہوا۔ پہر دیش کر نیا میں نئے
ہیں کیا اور لاہور میں ہی کالج ستھاپت ہوا۔
تات پریہ یہہ ہے۔ کہ سماجوں کی طرف سے
کالج کے بننے کا کارن اوکت دیانند انسٹیٹیوشن
ہے۔ اسی ڈی اے وی کالج کا مکہیہ پریوجن
ویدک دہرم کا پرچار تھا۔ اور ویدک ودیا کے
پرچار کے لیئے دیانند اینگلو ویدک کالج کی کمیٹی
نکالی گئی تھی۔ اسی طرح لاہور میں اول سے یہہ
ہی سنا یا جاتا تھا۔ کہ ڈی اے وی کالج وید
وشاستر کے پرچار کے لیئے ایک رکشن دیش
دہرم ستمبتی کالج کھولا گیا ہے۔ اسی سے لوگ
دت چت (توجہ) ہوئے جاتے تھے۔ نہ جانے
کالج کے پرتنہت سجنوں کے ہردے میں کیا آئی
جو آج تک کالج میں ویدک گرنتھ کے پرچار
کی چیشٹا ہی نہ کیگئی۔ اور نہ کالج میں کمیٹیوں
کی بو ہے۔ کنتو وید دہرم دردوہ ہنیا اودیش
ستھاپن ہوا ہے۔ اسمیں یہاں تک کیا انکو

ویدودھ پاپ بانٹنے والے منیجنگ کمیٹی کے
سبھاسد پرنسپل آدمی ادھیاپک ادھکاری ودیارتھی
بورڈروں کا ادھک انش ہونا آدمی ہے۔ جو انکو
نگہہ سے پلو پہنچے سار ودت ہو سکتا ہے۔ اور پنڈت
گورودت جی کے ادیشٹ سمے سے جب کبھی سنسکرت
ویدک ودیا پرچار کے لیئے کوئی تجویز آتی تو وہ پاس
نہ ہونے پاتی۔ ویدک یونیورسٹی کے انوسار اوچ
سنسکرت کا ہونا کٹھن تھا لیکن اوریئنٹل کالج کی طرح
یہاں ایک اوریئنٹل کلاس کا جنم ہوا تھا۔ وہ
سہایتا نہ ملنے کے کارن لوپت ہو گئی۔ ویدک
دوش پرتی ندھی سبھا کا کہیں تو کالج جو ویدوں کے
لیئے بنایا ہے۔ آج سے کیا گیا۔ کیا اسکے پاس انجنیر کلاس
آدمی اور اپدیشکوں کے لیئے ودیہ ہے۔ اور ویدوں کے
لیئے نہیں۔ شوک! کہنا کچھ کرنا کچھ۔
آریہ ورت سماج کا ادیش کیول کالج جسمیں
وید آدمی کے لیئے کوئی پربندھ ہونیکا ناوکاش
(عدم گنجائش) تبلایا جاتا ہے۔ یہہ نہیں۔ کنتو
ایک ایسا کالج جسمیں کچھ وید آدمی کو گن ہو جائیں
ہوں۔ دوسرا ایسکا لیئے سنسکرت۔ تیسرا ودیا آدمی
کا چھاپا نئے نئے گرنتھ بنوا کر پرچار کرنا۔ تیسرا لیئے
سمے چار پتر جنیں ودیا دشہ کے پتر ہوں۔ چوتھا
ویدک پاٹ شالہ۔ پانچواں ویدک دھرم پرچار
کے لیئے اپدیشک۔ چھٹواں اناتھ آلے جنیے سیوکر
پالن ہو تھا کلا کوشل آدمی ودیش ہکاری کاریہ
ستھاپن ہوکر آریہ سماج کا سا ہلیہ تھا۔ ہست جسے
اس سارے کو پورن کرنے کے لیئے وید پرچار
فنڈ کھولا ہے۔ یہہ کالج کا درودھی نہیں کنتو تو
کو پوستی کرنے والا ہے۔ کیونکہ کالج کی ودیا کے
انتم (علاوہ) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) کو
پرچار کے لیئے ہے۔
(پرشن) سکیم میں کالج کیوں ہے (اوتر) کالج
نہیں کنتو موجودہ کالج میں جو سنسکرت کا ناوکاش
(عدم گنجائش) کہا جاتا ہے۔ ایسلیئے انگلش بیسی آدمی
سے واقف ویدک سنسکرت کے اوچ پد کے ودوان
ہونے کے لیئے پاٹ شالا ہے۔ چاہے اسکو کالج
کہو تو بھی ورودھ دوش نہیں آتا۔ کیونکہ موجودہ
کالج سے وہ بہت پریوجنیہ (مدعا جدا) ہے۔
تات پریہ یہہ کہ بنا اتفاق کے دھرم کے ایک
کوئی کاریہ سدھ ہونا کٹھن ہے۔ ہندوؤں میں بنا
ویدک کے کوئی ایسا دھرم نہیں جسکو سب مانیں سب
اپنے اپنے کو پردھان مانتے ہیں۔ ایسی حالت میں کس کو
ٹھہراؤ گے۔ پس آپ اگر چاہتے ہو تو کاریہ سدھی
کارن مول ویدک دھرم کے پرچار ارتھ ودسے
جیسے لیئے کا لیئے آدمی بناؤ۔ اب کیول لکچروں سے
کام نہیں چلتا۔ ایک دیشی کالج کی ودیا سب
کچھ کر دیگی۔ (سمیکٹنگ) سماج سے پہلے کالج نز
لے کیا گیا۔ اب دیکھیئے سندھ میں انیک بی اے
ایم اے ہیں۔ انمیں سے اکثر وہ ہاں آدمی دین
تھا اندہ۔ برہم برائیں لگن بنا دھرم رکشا کے
کچھ نہیں ہوتا۔ واستو میں دھرم رکشا نکمت کالج
آجانا آدمی سدھار سکتے ہیں انتہا نہیں۔ کیونکہ
کالج کی ودیا پراکرت (نیچر) سمبندھی گیان دینے
والی۔ اور کلا کوشل آدمی کی انتی کرنیوالی ہے۔
نیشنل کانگریس پولیٹیکل اور کانفرنس آدی سبھا
جو نیتی کے سدھار کے لیئے ہے سب ایک طرفہ
ہیں۔ کیونکہ ان سے ایک انگ سدھرتا ہے
اور مہم ودیا لے آتم ودیا کی پراپتی اور آتمک
غلیبک سامان جب اتنی کا ہونا ضعیف الاعتقادی
کا دور ہونا ادھ قدرتی گیان راج نیتی لوک نیتی
وغیرہ سب پرکار کا لابھ ہوتا ہے۔ اسلیئے وہ اتم
ہے اسکو کچھ سمجھنا چاہیئے۔
نیادہ ترسندہ بلوچستان کے آریہ جو کالج کی جہ
سے وید پرچار فنڈ میں سہایک ہونے میں دیر کرتے
اور سوچ رہے ہیں۔ آنکی سیوا میں یہہ نویدن ہے
کیونکہ ان دنوں آنکی ادبھتا ہیر سے دیکھنے میں آئی
تو منہ آئی بات نہ رہنی ہے" اس
بچن انوسار لکھنا پڑا۔ آشا ہے کہ وہ چاشیل گن گرہن
کرکے دوش پر دھیان نہ دینگے۔

راقم گوسوامی گہن شام ملتان نواسی
از منکامنڈی سندھ کچھ دیش

آریہ سماج دھرم سالہ

یہہ سماج اسوقت بالکل نازک حالت میں ہے۔
چودہری ٹھاکر داس بھی اس سے مستعفی ہو گیا
ہے۔ اور ایک دو اور اچھے اچھے ممبروں نے
استعفے لکھ رکھے ہیں۔ ہفتہ واری جلسوں میں جہاں
تعداد سینکڑوں کی ہوا کرتی تھی۔ وہاں تین تین چار
چار آدمیوں کی آرہی ہے۔ انمیں کبھی ہفتہ نل ہو جاتی
ہے۔ دھن کا حال تو کچھ ہی نہ پوچھیئے۔ آمدن
اور خرچ کے لیئے خزانچی کا رجسٹر عرصہ سے صاف
پڑا ہے۔ اور پچھلی باقی ہی بھی تا بنہ ہی ہے جو
دیہی بابو سکھدیال صاحب کا سارے نیموں اور
اپنیموں کو توڑ کر عہدہ دار بنانا اور اسپر صدر نے
اٹھنے پر وکالت زوری کرنا اور لالہ منشی رام والی
یا یہہ کہو کہ اصلی پرتی ندھی سبھا سے بے دلیل اور
جبراً قطع تعلق کرنا ہے۔ انترنگ سبھا میں نہ
کوئی اپنیموں کے موجب اور نہ کسی سے چندہ
لیکر ممبر کیا جاتا ہے۔ اسواسطے وہ اپنے نوکر
اور متعلقین بھر لیتے ہیں۔ پھر کیا مجال ہے۔ کہ اگر
بابو صاحب دن کو رات کہیں تو کوئی اون
کہہ جاوے۔ اس سب پر لطف یہہ ہے کہ سماج نے

چوتھا سالانہ اتسب یکم و دوم ستمبر کو مقرر کر دیا ہے
مگر بہت سا حال ادہر ادہر کا معلوم ہونیکی وجہ سے
میں دعوی کرتا ہوں کہ جلدی انترنگ سبھا ہیں
انکو اس رزولیوشن کو جسمیں اتسب کا ہونا قرار
پایا ہے منسوخ کرنا پڑیگا۔ ورنہ سخت مایوسی کا منہ
دیکھنا پڑیگا۔ کیونکہ شروع میں ہی لالہ گنگا رام جی
پرسوں کی چٹھی میں چودھری ٹھاکر داس کو لکھتے
ہیں کہ میں بھی جلدی استعفا دینے والا ہوں
کہ مجھے پردہان صاحب نے میرے چندہ نہ دینے
پر ڈانٹ ڈپٹ کی ہے" اور یہہ وہی گنگا رام
ہیں۔ جن اکیلوں کی مدد پر اتسب کا ہونا قرار
دیا گیا ہے۔ افسوس کہ سماج کے پردہان بابو سوہن لال
صاحب نے باوجود اپنے بھائی سے کئی درجہ سمارک
اور مہاجک پرش ہونیکے بھی سماج کو بھائی سے
زندہ حالت میں لیکر مردہ حالت تک پہونچا دیا۔
کیا کارن صرف یہی نہیں ہے۔ کہ آپ اس سوسائٹی
کو اچھی طرح سے کنٹرول نہیں کرسکتے ہیں۔

آپ کا
اشیر سنگھ بیدی از دھرم سال

موضع ہلاہر تحصیل پپلی ضلع انبالہ

میں

ویدک ریتی سے بواہ

اس موضع میں لالہ دولت رام ساہوکار ایک ڈٹے ہوے
آریہ ہیں۔ آپکی بہن کہ جسکا نام بی بی وردیوی ہے
بعمر ۱۷ سال تھی۔ انہوں نے اسکا سمبندہ لالہ بابو لال
ساکن پھوڑ بعمر ۲۷ سال سے کیا۔ بر انگریزی و اردو
و سنسکرت خواں و مستقل مزاج آریہ ہے۔ شادی
۲۰ جون ۱۸۹۵ء کی مقرر ہوئی۔ برات ۱۰
بجے کی ریل میں اسٹیشن جگادہری پر آئی۔ اس جگہہ
دولت رام کی طرف سے سواری کا انتظام معقول
تھا۔ اسوقت برات سوار ہوکر ہلاہر پہونچی۔ چونکہ
گرمی بہت زور کی تھی۔ اسوقت برات کو شربت
پلایا گیا۔ برات کے آدمی تخمیناً بیس یا پچیس ہونگے
اور برات کے ہمراہ نبی بخش بھجن خوان بھائی سنگھ
و دھیان سنگھ و سیورن سنگھ سور داس راگی
دربار صاحب امرتسر جی معہ ہارمونیم باجہ کے
تھے۔ اس موضع ہلاہر کے لوگ اکثر آریہ خیالات
کے تھے۔ اور انکو پہلے کبھی موقعہ ایسا بواہ دیکھنے
کا نہیں ہوا تھا۔ اسواسطے وہ کل کارروائی دیکھنے
کو پہلے ہی سے جمع ہو رہے تھے۔ کہ بھجن شروع
ہوئے۔ لوگ بھجن سنکر بہت پرسن ہوتے تھے
بوقت شام لڑکے کو گھوڑے پر سوار کرکے نگر کیرتن
ہوا۔ مرد و عورت خوب شوق سے بھجن سن رہے تھے
اور اسوقت یہہ موضع گویا رشیوں کا استھان ہو رہا
تھا۔ سہرہ وغیرہ کوئی لڑکے کے سر پر نہیں باندھا
گیا۔ صرف پھولوں کا ہار گلے میں پہنایا گیا تھا
جب نگر کیرتن ہو چکا۔ تو برات کو شیرینی و کچوری
کھلائی گئی۔ اب ۸ بجے سے پھیروں کی کارروائی
شروع ہونی تھی۔ فریقین معہ پنچایت جمع ہوگئے
تھے پنڈت آتما رام جی واسطے کرانے کرت کے
جالندہر سے تشریف لائے تھے۔ چنانچہ عمدہ طور
سے بیدی سجائی گئی تھی۔ اور جابجا وید منتر لگائے
گئے تھے۔ پھیروں کی کارروائی مطابق وید کے
ہوئی۔ کوئی بھی برخلاف کارروائی نہیں ہوئی۔
ہر خود منتر اپنے منہ سے اوچارن کرتا تھا۔ پھیروں
کی کرت میں پنڈت بدہاوا رام جی پردہان ہلاہر
آریہ سماج و پنڈت برج بھوشن سناتن دھرمی ساکن
لاڈوہ (جو خاص پھیروں کی کارروائی دیکھنے کو
واسطے تشریف لائے تھے) و پنڈت سکھ سناتن
دھرمی سکنہ لاہور نے بھی اچھی مدد دی۔ بلکہ دسوا
پھیروں کے پنڈت برج بھوشن جی نے اپنے منہہ
سے یہہ بات کہی کہ واقعی ایسی ہی کارروائی ہونی
چاہیئے۔ اگلے روز بھی بھجن ہوئے۔ اور پنڈت آتمارام
جی کا ویاکھیان ہونا تھا۔ قبل از ویاکھیان نوٹس
دیئے گئے تھے۔ کہ جس کسی شخص کو آریہ دھرم پر اعتراض
ہووے وہ کرے۔ پنڈت جی نے ویاکھیان آریہ لوگوں
کی فضیلت پر دیا تھا۔ لوگ اردگرد دیہات کے واسطے
سننے کے جمع تھے۔ اور پنڈت ہردت ساکن نیلا منہ
و پنڈت برج بھوشن ساکن لاڈوہ جو کہ سناتن دھرمی
ہیں۔ موجود تھے۔ انہوں نے کچھ اعتراض کئے۔ کہ
جسکا جواب پنڈت آتمارام جی نے بہت عمدہ دیا۔
اور انکی تسلی کردی۔ بعد میں پنڈت برج بھوشن
نے چند ایک شلوک لالہ دولت رام کی تعریف
(فضیلت آریہ دھرم میں کہے۔ کہ انہوں نے مطابق
رشیوں کے زمانہ کے حسب فرمان وید کے شادی
کی۔ شلوک آئندہ بھیجے جاوینگے۔ پھر بھجن
ہوتے رہے۔ اور بوقت دوپہر و شام روٹی کھانے
کے وقت نگر کیرتن ہوا۔ اگلے روز برات رخصت
ہونی تھی۔ بھا وغیرہ کچھ نہیں ہوا۔ اور نہ کچھ
خرچ لاگیان وغیرہ کا لڑکے والوں سے لیا گیا
بلکہ عین پنچایت میں یہہ بات بآواز بلند سنائی گئی
تھی۔ کہ دو سو یا دو سو پچاس روپیہ جو خرچ شدہ کا
تھا وہ ہم نہیں لیتے۔ دات وغیرہ کوئی دکھلائی
نہیں گئی۔ ایک ذکر یہہ بھی ہے۔ کہ ایک بھائی
برادری لالہ دولت رام کے برخلاف ہو رہے تھے
مگر جب ان کو اچھی طرح سمجھایا گیا۔ تو سمجھ گئے۔ مگر
ایک رشتہ دار دولت رام کا بہت برخلاف تھا
جب اسنے پھیروں وغیرہ کی کارروائی دیکھی
تو وہ بھی خوشی تمام شامل ہو گیا۔ مبلغ دس روپیہ

حسب ذیل لالہ باردل نے دان کیا۔ برائے مندر
آریہ سماج لاہور ۵ یتیم خانہ فیروزپور ۵
ویدپرچار ۸ دیانند ہائی سکول ۸
یتیم خانہ بریلی ۸ کنیا مہا ودیالہ ۸
برہمنان موضع ۸ اور مبلغ سات روپیہ
کرکے پھیروں پر دیئے گئے۔ پنڈت آتما رام
سکل ۸ - برج بھوشن ۸ - بیاس موضع ۸
و مبلغ پانچ روپیہ دولت رام نے پنڈت بدھا رام
کو دیئے۔

آپکا داس
مرلی دہر منتری آریہ سماج شاہ آباد
(ضلع انبالہ)

پراتھنا

بخدمت عموماً سب صاحبان
وخصوصاً لالہ دیوراج صاحب
جالندھر و لالہ وزیر چند صاحب
ودیارتھی اجمیر و لالہ منشی رام صاحب
پلیڈر جالندھر

ست دھرم پرچارک کے بیساکھ سمت ۱۹۵۲ کے
پرچہ کے صفحہ ۵ پر - جیون چرتر کے دو عدد کا
اڈوٹیشن درج ہے۔ اس سال میں صرف سوامی جی
کا تھوڑا سا جیون چرتر لکھا گیا ہے جس سے
آتما کی ترپتا نہیں ہوئی۔ اسواسطے خصوصاً
لالہ دیوراج جی و لالہ وزیر چند جی لالہ منشی رام جی
کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ سچ سچ واقعات

راجہ ہری چندر یا درویتی کی چیر لیلا - یا
کسی دیگر مہاتما کا جنہوں نے اپنے دھرم کی
نسبت پرچار کی ہے۔ درج اخبار ست دھرم پرچارک
فرماوینگے - میں امید کرتا ہوں کہ ضرور بالضرور
کوئی نہ کوئی صاحب عام میں سے اور خاصکر
ہر سہ صاحبان مذکورہ بالا مشتہر فرماوینگے جیسا کہ
پورن بھگت وحقیقت رائے کا جیون چرتر
مرتب کیا ہے۔

آپکا داس
رام بخش ممبر آریہ سماج ککیریاں حال وارد
کلیانہ ضلع منٹگمری

سری نگر کشمیر

نمستے - لالہ گوکل چند صاحب جو سابقہ بمقام
کالکا پوسٹماسٹر تھے اور پھر جموں میں اسی عہدہ سے
پر تبدیل ہوئے۔ اور جنکے ذریعہ اتساہ سے ہم پرچاری
برہمانند جی کے پانچ چھ لکچر آریہ دھرم پر گزشتہ
سال میں مندر گدادھر جی میں ہوئے تھے اور جو بعد ازاں
تبدیل ہوکر انسپکٹر ڈاکخانجات علاقہ لداخ مقرر
ہوئے تھے ہمارے سماج کو بڑے اتساہ پورک
مدد دیتے رہے - آجکل میں لالہ موصوف کی ترقی
تبدیلی پنجاب واقعہ ۷ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۵ء
کو بروز آیتوار الوداعی پر تمام سری نگر نواسی
آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن کے لئے نمنترن
کیا۔ آیتوار کی صبح کو دو ڈونگہ یعنی بڑی کشتیاں
کرایہ لیگئیں اور انہیں تکلف طور سے فرش
وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ چھوٹی کشتی میں رسوئی کا
انتظام تھا۔ اور بڑی میں سب بھائی ترتیب وار
بٹھائے گئے تھے - ہر دو کشتیاں بوقت ۷ بجے
صبح کے میران کدل سے روانہ ہوئیں۔ آگے
بڑی کشتی تھی - سب بھائی ایشور ویاسنا اور پرارتھنا
کے بھجن سو رسہت گاتے جاتے تھے اور
پیچھے پیچھے دوسری کشتی میں بھوجن تیار ہوتا رہا
چونکہ کشمیر جیسے ملک میں جہاں الیٹی ایل (ایک) بچہ
مدھ ہانس نہ آدمی اور بیسوا آدمی کے کھانے
سے پرہیز ہو جاتی ہیں۔ وہاں بھی ایک عجیب
اور موثر نظارہ تھا۔ اکثر لوگ کنارے پر کھڑے
بڑے شوق سے جھک جھک کر دیکھتے تھے۔ ملا
دروازہ پر جہاں سے ہمیل شروع ہوتی ہے۔ داخل
ہوتے لالہ موصوف نے سب بھائیوں کو مٹھائی
اور چاء پلوائی۔ بعد ازاں کچھ توقف کے
بعد بھجن منڈلی آگے کو روانہ ہوئی۔ جہاں
بھجن اور منتروں کے لگاتار تار میں سب
بھائی ڈل کو جو یہاں بھی قابل دید جائے نظارہ
ہے۔ عبور کرکے شالامار باغ میں پہنچے
یہ باغ شاہجہان بادشاہ کا بنایا ہوا ہے جسکی
نقل میں لاہور شالامار باغ بنایا گیا ہے۔ اب
ناظرین اسکی خوبصورتی کا اندازہ لگا سکتے ہیں
طرح طرح کے خوشبودار پھول اپنی خوشبو اور
رنگ سے ہوا کو مہک کر رہے تھے۔ اور میوہ دار
درخت پھلوں سے لدے ہوئے پر تتری ماتا کو جھک
جھک کر پرنام کر رہے تھے - وہاں ایک
شاہی بارہ دری کے مقابل ایک بڑے چنار
کے درخت کے نیچے جسکا سایہ نہایت ہی شیتل
ہوتا ہے۔ فرود ہوئے - ایک شفاف چشمہ پر
اشنان کیا۔ اسوقت دس بجے تھے۔
سب بھائی بیٹھکی پوربک فرش پر بٹھلائے گئے
اور کیل پتر کے پتوں اور ڈونوں میں نہایت ہی
پریتی پوربک بڑے آنند سے بھوجن کھلایا گیا
بعد ازاں میوہ جات تقسیم کئے گئے - دو گھنٹہ سب
بھائی مختلف مشغولے پر لوٹتے رہے بعدہ آرام

آریہ ساماجک خبریں ۔ ۔ پرچارک جالندھر

مطبوعہ ۱۲ - ساون

کرتے رہے - گویا نہائیت آنند دائیک سمہ تھا - اتنے میں ۸ بجے شام کے ہو گئے - سماج باقاعدہ لگایا گیا اور بھجن شروع ہوئے - بعد سماپتی بھجن لالہ گوکل چند جی نے نہائیت موثر سرمن دیا - اور اُسکے بعد دو بھجن ہو کر پنڈت ہری چند نے برہم گیان اور برہم ودیا کے وشے پر اپ نشدوں میں سے کتھا کی - اِسکے بعد لالہ گوکل چند نے یم اور نیم پر دیا کھیان دیا جسکا اثر یا معین پر بہت ہوا - جلسہ برخاست ہوا - شام کے ½ ۶ بج چکے تھے - نالی سے نکلتی ہوئی بھجن منڈلی ڈل میں داخل ہوتی ہوئی (سوری ناؤ کس بدھا ورتے گی پار) و دیگر بھجن خوب سو رہت گائے - بعد ازاں سندھیا کا سمہ ہو گیا - لالہ گوکلچند نے اونچے سور سے سندھیا کی اور مُکھ سے اُسکے ارتھ پرکاش کیئے - پشچات سردار ہر نام سنگھ صاحب وائس پریزیڈنٹ سنگھ سبھا نے بھی اپنے منوہر بھجنوں سے سب کو آنند کیا - پھر سب بھائی بڑے پریم سے بھجن گاتے ہوئے ½ ۹ بجے شام کے سماج مندر میں پہونچے - سری نگر سماج لالہ گوکل چند صاحب کے جنہوں نے من بچن کرم اور تن من دھن سے سماج کے اصولوں کی ترقی اور پر سپر پریتی کے بھاؤ کے پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا نہائیت ہی مشکور ہیں - لالہ صاحب نے مدد دیانند ہائی سکول کے واسطے علاوہ دیگر چندوں وغیرہ کے عہ روپیہ چندہ دیا اور ایک جلد اوپ نشد بھی سماج میں کتھا کے واسطے ارپن کیں - ایشر ہاتما ایسے ست پرشوں کو اپنے انتت بل سے ساماجک ہتکاری اصولوں کے پالن میں درڑھتا پردان کریں - باقی آئندہ

آپ کا شبھ چنتک

ہری چند منتری آریہ سماج سری نگر کشمیر

لوکل

بیریلر ۱۸ - جولائی کی رات کو ماسٹر سنت رام جی ممبر انتر نگ سبھا آریہ سماج جالندھر کے ہاں قریباً ۲۰۰۰ روپیہ نقدی و زیورات وغیرہ کی چوری ہو گئی - کوئی نقب نہیں لگی اور نہ دوسری طرف سے چور کے آنے کے لیئے کوئی راستہ تھا - اسلیئے سنگھ کے ملازم پر شک ہوا - پولس نے ہر چند کوشش کی مگر وہ منکر ہی ہوتا رہا - آخر ش داروغہ آگیا رام صاحب نے اسکو علیحدہ لیجا کر دریافت کیا تو اُسنے اقبال کیا - اور کل جائیداد جو مکان کے اندر جو ایک طرف چھپا کر رکھی ہوئی تھی بتلا دی - مجرم بعمر ۱۶ سالہ کو عدالت سے ایک سال قید اور دس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی -

آئیوار کو آریہ سماج مندر کے سا پتا ہک جلسہ میں معمولی ہون کے بعد پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کر کے ستیارتھ پرکاس سے کتھا کی تت پشچات لالہ دیو راج جی نے ایک موثر دیا کھیان دیا - گرمی زور و شور سے پڑتی ہے - بارش کا نام تک بھی نہیں ہے -

آریہ ساماجک خبریں

آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۱۹ ر اور ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا -

کمالیہ آریہ سماج کا انتخاب بتفصیل ذیل ہوا ڈاکٹر کمیشنداس صاحب پردھان - لالہ منگت رام صاحب اپ پردھان - لالہ بیکھو رام صاحب منتری - لالہ بھوجا رام صاحب خزانچی - لالہ بہادر چند صاحب لیستکا دھیکش - لالہ شادی رام و لالہ کرم چند صاحبان پرتشٹت ممبران - برہمچاری گوردت جی نے ۱۴ - جولائی سے ۱۷ - جولائی تک یہاں اوپدیش کیا -

رانچی ۱۴ - جولائی ۱۸۹۵ء کو آریہ مندر میں وید برہمن اور اُنکے کرتبیہ پر بحث ہوئی اور تین نئے ممبر داخل ہوئے - بابو گوبہاسا ہو - سیٹھ ناگرمل مارواری سیٹھ لال چند -

پنڈت تولا رام اوپدیشک بحکم آریہ سماج نے ریاست میرپور سندھ بمقام خیرپور رولنقان بڑے زور و شور سے اوپدیش کیا - جسکا اثر عمدہ پڑا -

موسی خیل ڈاکٹر منشی رام نے مبلغ ۱۲ روپیہ چندہ بتفصیل ذیل اصحاب سے لالہ تولا رام خزانچی ۱۲ - ڈاکٹر منشی رام ۱۲ لالہ بہار یمل قانون گو ۱۲ - لالہ دھرم چند محرر ریاست ۸ ر پنڈت بھولا رام ٹیواری ۸ ر لالہ کرمچند عرائض نویس ۸ ر پنڈت ہر بھگوان ۸ ر پنڈت مجگن ناتھ ۸ ر لالہ سیو رام ۲ ر لالہ نہال چند ۱۲ - لالہ انجو رام ۸ ر لالہ چوندال ۸ ر لالہ آسا رام و گوپال ۸ ر وید پرچار فنڈ کے لیئے بعد منہائی ہر خرچ کمیشن جمع کر کے ارسال فرمایئے -

بیری تحصیل و ضلع متھرا میں لالہ ستولال جی ہلوائی نے پنڈت نندن سنگھ جی کے تویمن الوساطت سے ایک معقول حاضری میں جسمیں علاوہ ستریوں کے قریباً ۵۰۰ مردمان تھے اوپدیش کیا - اور منشی گنگا پرشاد جی رئیس مراد آبادی نے ایک مضمون بال برہ کھنڈن پڑھ سنایا -

ایک سادھو لچھمن آنند جی بھی آج کل یہاں

آریہ دھرم کا اپدیش کر رہے ہیں۔

موضع دلیوہ (موضع دل) ضلع سٹیشن جالندھر میں کنارے دریائے جہلم پر دو بڑے دیہاری گاؤں واقعہ ہیں۔ جہاں کے لوگ بڑے سوید قوم اور پرشار تھے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک دو اشخاص شدھ شدہ کو شدہ بھی کر چکے ہیں۔ آریہ دھرم کی پیاس رکھتے ہیں۔ اپدیشکوں کو وہاں پہنچنا چاہئیے ضرور سماج قایم ہو جاتی امید ہے۔

سیالکوٹ کشمیر میں منشی انند گوپی جی کے اپدیش سے لالہ کرپا رام جی ٹھاکر لالہ رتن سنگھ جی پٹواری۔ لالہ لال رام امین پٹواری۔ لالہ گنگا رام امین پٹواری نے ماس دشٹ سے قطعی پرہیز کیا۔ جنکو ہم دھنباد دیتے ہیں۔ اس علاقہ میں اپدیش کی سخت ضرورت ہے۔ منتری جی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ضرور اس طرف خیال کرنا چاہئیے۔ اور یہاں پر آریہ دھرم کا جو چار ہے۔ پورشارتھی بھائی لالہ لال شنکر جالندھر آریہ سماج کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

برہمچاری برہمانند جی کو کشمیر میں حضوری باغ وغیرہ عام مقاموں میں ویدک دھرم کے پرچار کرنے کی اجازت ملی ہے۔ یہ پہلی ہی مرتبہ ہے کہ آریہ سماج کا پرچار کھلے میدان ہونے لگا ہے۔ چنانچہ ۱۴ اور ۲۰ جولائی کو برہمچاری جی کے اپدیش شادی ویاکھیان ہوئے۔

چودھری ٹھاکر داس جی مرحوم سالہ لواستی ایک شامیانہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو دان دیا ہے۔ جو کہ پردھان کے پاس جالندھر میں پہنچ گیا ہے۔ اگر دو خیمہ اور دریاں بھی کوئی مہاشہ دان دیدیوے تو میلوں پر پرچار کے لئے کوئی چیز بھا کو مانگنی نہ پڑے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اتر دیش جی مستقل وید پرچار فنڈ کے جمع کرنے میں کوشش کر رہی ہے۔

جھنگ آریہ سماج کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا لالہ سودا رام جی پردھان۔ ڈاکٹر الکھ نداپ پردھان لالہ سدا نند جی منتری۔ لالہ تہارو رام صاحب اپ منتری۔ لالہ لکھی داس جی خزانچی اور دیگر وغیرہ۔ علاوہ انکے سات اصحاب ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے ہیں۔

رانچی آریہ سماج کے ۶ جولائی کو سالانہ جلسہ میں مضمون سندھیا اور ہون پر بحث ہوئی۔ اور ایک ویش کا لڑکا سماج کی ممبری کے لئے درخواستی ہوا۔ مگر نابالغ معلوم ہوتا تھا۔ اسلئے اسکو کہا گیا کہ والد اپنے سے عمر کی تصدیق کر کے درخواست کرے۔

راولپنڈی افسوس کہ ہمارے بھائی رائے بہادر لوڈیند لال کا بیٹا پتنگ بازی میں کوٹھے پر سے گر کر فوت ہو گیا۔ رائے صاحب کو بہت سخت صدمہ پہنچا۔ ہم رائے صاحب کے درد میں شریک ہو کر ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ انکو شانتی پردان کریں۔

امرتسر آریہ سماج میں ۱۴ جولائی کو پنڈت رام بھجدت جی نے ایک موثر ویاکھیان دیا۔

اشتہارات

بر کے لیئے بدھو کی ضرورت

میں قصبہ بھوانی ضلع حصار کا رہنے والا ذات سے اگروال ضیا گوت گرگ عمر ۱۲ سال لڑکی تعلیم ورنیکلر مڈل جماعت پاس لڑکی کی عمر ۱۵ برس ورک سیٹشن پر لگا دینے باپو ...

بشلہ شرط پسند ۲۰ ماہوار لوکر ہوں۔ میں اپنی شادی ویدک ریتی سے کرنا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی صاحب اس معاملہ میں خط و کتابت کرنا چاہئیں نیچے لکھے پتہ پر خط روانہ کرے۔

آپکا داس
رگھناتھ سہائے گنگر سرہند ریلوے سٹیشن ضلع انبالہ

التماس ضروری

میں سنت پربھو دیال وکیل عدالت مظفر آباد قوم کا برہمن سارسوت جھنگن آریہ ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور عمر ۳۹ سال التماس کرتا ہوں۔ کہ ۲۰ ماہ ہاڑ ۶۳ کو میری دھرم پتنی کا انتقال ہو گیا ہے صرف ایک لڑکا ۱۳ ماہ کا موجود ہے۔ میری صحت عمدہ ہے۔ گذارہ معقول۔ اور پنچایت سہند و گھنہ سبھا ایک بہنڈار فنڈ کا ممبر بھی ہوں اب میں ویدک ریتی سے بیاہ کرنا چاہتا ہوں۔ بشرطیکہ ایسی ہو جسکی کوئی آریہ سماج تصدیق کر دیوے کہ بروئے شاستر اُسکی شادی مجھ سے ہو سکتی ہے اور وہ میرے لڑکے کی پرورش منظور کرے باقی معاملات بذریعہ خط و کتابت طے ہونگے۔ بیس سال سے عمر کم نہ ہونی چاہئیے۔

راقم سنت پربھو دیال وکیل عدالت مظفر آباد
کشمیر منتری آریہ سماج مظفر آباد

بر کے لیئے کنیا کی ضرورت

ایک صاحب از قوم ویش گوت بنسل پیشہ دوکانداری آسودہ حالت عمر ۲۱ سال کسی لوگیہ کنیا سے جو از قوم ویش ہو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس قوم میں سے کوئی نیک طبع ہو ایسی ہو تو کچھ مضایقہ نہیں ہے۔ جن صاحب کو ضرورت ہو خط و کتابت منتری آریہ سماج شاہ آباد ضلع انبالہ سے کریں۔

دہرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی سوگئی ہے - جو اب اسے جاگتے ہوئے شرم (لجیا) معلوم ہوتی ہے - کہاں وہ رشیوں منیوں کا مبارک زمانہ اور کہاں آنکی موجودہ اولاد کی یہ بری گت - تراہ ماں تراہ ماں -

پیارے بھائیو عرصہ ۲۴۹۰ سال کا گزرا جبکہ مہاراجہ یدہشٹر کا چکرورتی راج پرتھوی پر موجود تھا - اسوقت کوئی مسلمان کوئی عیسائی کوئی بودہ کوئی جین اس بھارت ورش میں موجود نہ تھا - بلکہ کہیں سارے سنسار میں بھی انکا پتہ نہ تھا - ساری کی ساری پرجا ویدک دہرم اور شاستر وکت کرموں میں مصروف تھی - اسکے ۵۰۰ سال بعد جب اودیا کے سبب بالکل خراب ہو چکا - آروک اس ملک میں بڑہنے لگا تب عرصہ ۲۴۰۰ سال کا گذرتا ہے - کہ علاقہ نیپال میں ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جو کہ ناستک تھا بودہ مت چلایا - راج کا زور بھی ساتھ تھا اور انکی لالچ سے بہت سے پیٹ پالک برہمن اسکے ساتھ ہوگئے جس سے بودہ مت سارے ہندوستان میں پھیل گیا - کاشی - کشمیر - قنوج کے سوائے کوئی شہر ہندوستان میں ایسا نہ رہا - جو بودہ نہ ہوگیا - جب بہت بہت بڑہ گیا - اور لوگ وید دہرم سے پتت ہوئے یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے - تب تقریباً دو ہزار برس گذرے کہ ایک مہاتما شنکر سوامی (جسے لوگ شنکر آچارج بھی کہتے ہیں) نے کمر ہمت باندہی - اور شسٹوں کو ساتھ لے بودہوں سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا - بھلا ناستک لوگوں کے دلائل اور یکتیاں وید اور شاستر کے جاننے والے کے سامنے کیا ٹھہر سکتی ہیں - مہاتما شنکر سوامی نے بودہ مت

والوں کو پھر اپنے اصلی دہرم میں واپس کیا - جیونکہ اسکے بعد مسلمانوں عیسائیوں کا بھارت ورش میں دور ہوجانے کے باعث ایک معقول تعداد ہندو دہرم کے آدمیوں کا ان مذہبوں میں پرویشٹ ہوگیا - اور کسی نے انکے پہر کرنیکی کوشش نہ کی - اسلیئے ہم نے اپنی قوم کو نیند غفلت سے جگانے کے لیئے ایک ٹریکٹ "دہرم پرچار" قریباً دس ہزار چھپایا ہے - جس کا حجم ۸ صفحہ پیمانہ ۲۰×۲۶ ۱/۸ عمدہ دُبی کاغذ پر ہے - قوم کے ہمدردوں کے لیئے یہہ بہت سستا ٹریکٹ مفت تقسیم کرنیکے لیئے ایک عمدہ ذریعہ ہے قیمت ایک ٹریکٹ ۱۸ فیصدی ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن علاوہ روپیہ فیصدی کے حساب دیا جاویگا -

المشتہر مینیجر دہرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار ست دہرم پرچارک

اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبار میں یا تو بلحاظ ارزانی نرخ یا باعث عدم واقفی تعداد معقول اجرت پر شائع کراتے ہیں - مگر معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریباً پانچسو ہے - اور حجم ۱۶ صفحہ تقطیع ۲۲×۱۱ عمدہ دُبی کاغذ دُبی کاغذ جسمیں مضامین متعلق ویدک دہرم سائینس یوگیہ رشیوں کی سوانح عمریاں - مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ بمقام مجھلی بازار جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون نہیں فرمایا مضمون اور تعداد کا ثبوت ہماری صداقت کے لیئے پرچہ نمونہ سے جو درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا - اور ڈاکخانہ شہر جالندھر سے ہوسکتا ہے -

نہیں نہیں یہہ ہماری کوتاہی ہے - کہ ہماری طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں انکی درخواست کے لیئے کوئی درخواست بغرض حصول اشتہارات کے نہیں کیگئی لیکن اب ہم درخواست ہذا آپکی سیوا میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور ملتمس ہیں - کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے اخبار میں شائع کراکر فائدہ اوٹھاویں - اور ہمکو ممنون فرماویں - نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہوتا ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا - اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے جسقدر ہوگی لیجاویگی - جو دو کالم سے کم اور ایک کالم کر زیادہ کا ہوگا - اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا - اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا - اسکے لیئے علیحدہ نرخ ہوگا - جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہوسکتا ہے

(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کی رو سے لیجاویگی - اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرانے کا اختیار نہ ہوگا -

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے - کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا - یا جو اشتہار ماہواری سے کم میعاد

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک ہر سرمہ یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ ممیری سرمہ فی تولہ ۱۰ روپیہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کیلیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کیلیئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ رقیمہ ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء

(۲) جنابمن۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بڈھے بنام مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے۔ استعمال کیلیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ خبر اسکیلیئے کافی ہے۔ کہ ایک آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھے آپکی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ اسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ۷۰ سال کی ہے سرمے کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب بالکل تندرست ہے۔ رقیمہ کرنیل والٹر الیف پیری بہادر کرنیل ریاست فریدکوٹ۔ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ہر جارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ستدھرم پرچارک

ویدک دھرم پرچارک منڈلی کا کام

سلسلہ کیلئے دیکھو ہفتہ گذشتہ ۱۲ ساون سنہ ۵۲

آریہ سماج مظفرگڈھ

۱۳- جولائی کو غازی گھاٹ سے ایک بجے دن کے روانہ ہو کر ہم تین بجے مظفرگڈھ پہونچے اور سماج مندر میں آکر ڈیرا کیا۔ سماج مندر پنڈت گنگارام جی منتری کے پورشارتھ سے دوبارہ تعمیر ہوا ہے۔ کیونکہ پورانا مندر دریائے چناب کی بھینٹ ہو چکا تھا۔ شام کو نبی بخش تھا ملتان سماج کے گویئے نے بھجن کیرتن کیے۔ ۱۴ تاریخ کی جھکو اتوار کے دن ساپتاہک کاروائی آرمبھ ہوئی۔ پنڈت کرپارام جی نے شاستر کتھا کی اور اندری دمن کی ضرورت کو عمدگی سے جتایا۔ پھر سب بھائی شہر سے دور تلہری باغ میں جسمیں ایک ندی بھی بہتی ہے۔ دھونی ارتھات سیر کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ وہاں شہر کے لوگوں کے ساتھ ملکر آریہ بھائیوں نے بھی پوری بجوگ کا جشن منایا۔ اور اسی سے ہمارے لئیے دن کا بھی انتظام کیا گیا۔ قدرت کے سبز مخملی فرش پر نیلی دریاں بچھائی گئیں۔ اور بھجن ہونے لگے۔ ساماجک بھائی تھا دیگر لوگ جمع ہو گئے جنہیں آریہ دھرم اور ہندو مت کا مقابلہ کر کے دکھایا۔ کہ انہیں سے کون منش کو لابھ دایک ہے۔ میرے لکچر کے اختتام پر پنڈت کرپارام جی نے ایک مختصر تقریر کی۔ اور بعد جلسہ برخاست ہونے کے سب بھائی گھروں کو واپس آئے۔ ۱۵- کی شام کو سماج مندر کے سامنے چبوترہ پر پنڈت کرپارام جی نے درشن شاستروں کی کتھا کی اور اتھارہ یا تھا اور پرکرتی کے بھید کو نروپن کیا۔ بعد پہچی جلسہ ایک بھگت جن بہت دیر تک جیو برہم کی ایکتا کے وشے پر پنڈت جی سے پرشن اتر کرتے رہے۔

مظفرگڈھ سماج کے سبھاسد ہفتہ وار جلسے میں سندھیا کا پاٹھ مثل امرتسر آریہ سماج کے سبھاسدوں کے کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو سندھیا سکھانے کا بیشک یہہ اتم طریقہ ہے جو ادھیاپک آدمی سے سندھیا پڑھ نہیں سکتے۔ آرتی سب بھائی کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ مظفرگڈھ نہایت ہی مختصر لیکن ڈیرہ غازیخاں سے نسبتاً نفیس شہر ہے۔ آم اور ریگستان کا میوہ کھجور بکثرت بکتا ہے۔ سماج کے پردھان پنڈت گنوریسین جی بڑے سجن آریہ ہیں۔ ہمیں لالہ اتم چند جی بی اے کے درشنوں کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ مرحوم پنڈت گورودت جی کے بہنوئی لالہ ہیمراج نہایت متشکل بھاؤ رکھتے ہیں۔ باوجودیکہ لالہ ہیمراج جی کی ٹانگ پر پھوڑا نکلا ہوا تھا تو بھی تکلیف اٹھا کر بڑے پریم سے لکچر سننے کے لئیے آتے رہے۔ ہمیں لالہ سیوارام جیسے اتساہی بھائی کے ملنے کا فخر ہے۔ یہہ بھائی مرحوم پنڈت گورودت جی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ منتری مہاشہ پنڈت گنگارام جی جنکے اتساہ سے آریہ ملک واقف ہے۔ بڑے دھرم شیل اور سماج کے بھگت ہیں۔ سماج کی لائبریری گو مختصر ہے لیکن اسمیں اچھے اچھے گرنتھ بھی ہیں۔ سماج کی طرف سے منتری مہاشہ نے اردگرد کے گراموں میں پرچار کی سخت ضرورت بتلائی۔ میرے خیال میں اگر پنڈت کرپارام جیسے نواسی یا کوئی اور اپدیشک جو کہ گانا بھی جانتا ہو۔ کم سے کم تین ماہ کے لئیے ان گراموں میں پرچار کرے۔ تو بہت لابھ ہوگا۔ وید پرچار راشی کی سہایتا میں سماج نے اسی روپیہ دینے کا اقرار کیا۔ اور لالہ رتن چند جی نے بڑے اتساہ سے چار روپیہ نقد اسی فنڈ میں دیئے۔ لالہ رتن چند جی بڑے پکے آریہ سجن ہیں انکی ہی شادی پر پنڈت لیکھرام و نبی رام جی شامل ہوئے تھے۔

شہر مظفرگڈھ کے پرش استری دھرم اور ضعیف الاعتقادی کے مریض ہیں۔ کہ سوموار کے دن حلوائی لوگ آگ جلا کر مٹھائی بنانا پاپ سمجھتے ہیں۔ اس خیال سے اپنا ناراض نہ ہو جائے۔

۱۶- کی صبح کو ہم یہاں سے دھاولپور کی

روانہ ہوئے۔ مگیلا دالہ سے ریلوے سٹیشن
کے کمرے گنبد کی صورت کے بنے ہوئے نظر
آنے لگے۔ دیسی طرز کے بنے ہوئے سٹیشن انگریزی
فیشن سے کچھ کم خوشنما نہ تھے۔ ریل میں بیٹھے ہوئے
ہم یہی سمجھتے رہے کہ ایک مصر کی سیر کر رہے
ہیں۔ بہاولپور میں پہونچکر بزرگ آریہ سجن
پنڈت گنگارام جی ڈاکٹر کے پریم پورک درشن
کیئے۔ اسی روز شام کو لالہ رام نراین بی اے
کلاس سٹوڈنٹ سے ہماری مختلف مضامین پر
گفتگو ہوتی رہی۔ ۱۷ کو صبح سنان۔ اپاسنا
آدی سے فارغ ہوکر لالہ رام رتن بی اے
پروفیسر کالج سے ہماری بحث پریم پورک
سیوا کی متعلق تھا۔ ایشور کے سروبیاپک سروشکتی
ایکیشیو اور کال اسنی آدی گنوں کے ثبوت
اور آرسی دت نے جو میکس ملر کی نقل کرکے
ویدوں کو ... کیا ہے۔ اسکے کھنڈن
آدی وشیوں پر ہوتی رہی۔ لالہ رام رتن اور
وشیش کرکے آپکے بھائی لالہ رام نراین کا
میلان طبع برہمو سماج کی طرف ہے۔ پہلے
روز ہم نے اواگون کے مسئلہ پر بھی بحث
کرتے ہوئے اسکا یکتی پورک ہونا ثابت
کر دیا تھا۔ پروفیسر صاحب سے پنڈت
گورودت جی کے ویدک میگزین اور ٹریکٹس
کے ہارمونیہ کے مطالعہ کے لیئے درخواست
کی مگر انہوں نے کچھ شوق ظاہر نہ کیا۔ برہمو سماج
یونیورسٹی سرونٹ کے سروپ میں یہاں کے
طلباء کے درمیان کام کر رہا ہے۔ ہندو لڑکے
بورڈنگ ہوس میں برہمو فیشن کی بہبود بارہا
کرتے ہیں۔ برہمو استاد کی فہمائش سے
یونیورسٹی سرونٹ کی چند کاپیاں طلبا منگوا لیتے
ہیں۔ اسموقعہ پر میں لالہ شیودیال ایم اے

نستری آرین ٹریکٹ سوسائٹی کی توجہ اس بات
پر دلاتا ہوں کہ وہ برہمو سماج کے اصولوں
کے کھنڈن میں چند رسالے لالہ لبھو رام جی
لالہ کرم چند جی بی اے۔ لالہ ہیرانند یا پنڈت
رام بھجدت جی بی اے سے لکھوا کر شایع کرانے کا
پربندھ کریں۔ اور یہاں کے طلباء کے درمیان کم سے
کم سو کاپیاں مفت تقسیم کرنے کے لیئے بھیجیں۔
بہاولپور میں ایک شاہ آدم ملک کے بٹن
یعنی چاندی کی میناکاری کو دام نہایت ہی
نفیس طور پر تیار ہوتا ہے۔ یہ گو دام خبیر کا دام
لکھا ہوا ہے۔ کوٹ قمیص۔ آدی کے لیئے
سیفٹ وغیرہ کے بٹنوں سے بہت ہی عمدہ کام
کے ہیں۔ ایک درجن بٹن میں ڈاکٹر گنگارام جی
کو اپنے لیئے بطور تحفہ کے لایا ہوں۔ اگر آریہ
بھائی ان بٹنوں کی خرید کریں۔ تو دیسی میناکاری
کی صنعت کو خوب ترقی ہو سکتی ہے۔ اور
انگریزی بٹنوں کی نسبت عمدگی اور کفایت سے
کام چل سکتا ہے۔

بہاولپور شہر میں گو نو محل آدی مکان خوبصورت
بنے ہوئے ہیں۔ مگر کل شہر پنجاب کے ایک قصبے
گاؤں کی حقیقت رکھتا ہے۔ ریاست بہاولپور
کا نام بڑا تھا۔ مگر ایک گاؤں ہی پایا کسی نے
سچ کہا ہے۔ کہ نام بڑے پر درشن چھوٹے۔

(آتمارام حال مقیم سکھر)

منش دھرم کاریہ میں پرورت کیوں نہیں ہوتے

باوجود اس کے کہ وہ دھرم کی مہتا اور اتمتا کو
منش ہوتے ہی بھی دین باسنا دھن میں صدا لگے رہتے
ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ایشور نے منش کی جگت
رچنا کو کس پرکار رچا مگر سوچنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ جتنی پرکار کی چیتن سرشٹی اس برہمانڈ میں
ہے سب سے ایک ماتر منش ہی اتم اور شریشٹھ
بنایا ہے۔ ہماری منش سے مراد کیول جسمانا
سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سدا انت ارتھات
ابناشی جو کبھی بننے میں نہیں آتا۔ یہاں شریر دھار
آتما کے سمبندھ سے مطلب ہے۔ ساتھ یہ بھی
منش میں ایک خاص قسم کی سامگری پائی جاتی
ہے۔ جس سے نہ صرف اپنا ادھار بلکہ ایک ہی
منش کیول دھرم کی پالی گھر کو لیکر تمام سنسار کو
دبھاگ کر سب کا ادھار کر سکتا ہے۔ پرنتیک
جنتو ماتر کی اندریہ پرداہ سو بھاؤ سے ادھانہ
ادھین ہوکے کاریوں میں پرورت کرتا ہے
وشیش کر منش کی اوستھا سب سے زیادہ بگڑا اور
سب سے زیادہ شریشٹھ بھی ہو سکتی ہے۔ اس لیئے
منش کو ہی اپنے جیون کا اُدیش بتلایا گیا ہے
جس سے کبھی تپت نہ ہو سکے۔ اور اُسی ہی
کا نام دوسرے شبدوں میں دھرم کہہ سکتے ہیں۔
اُسی کو نہ سمجھا ہوا منش بھرانتی میں آجاتا ہے
یہہ سچ ہے کہ اندھے کو سورج بھی دکھائی
نہیں ہوتا۔ حالانکہ سورج سب پدارتھوں کا
پرکاشک ہی ہے۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ چاہے
کسی اندھے پرش کو سورج کا ثبوت درست
نہ ہوتا ہو۔ لیکن اسکا نتیجہ ضرور ہی انو بھو کرتا
ہے۔ اسی پرکار ہم دیکھتے ہیں کہ جیسے سورج
روپ دکھلانے میں نیتروں کو سہایتا دیتا ہے
ویسے ہی وہ اُدیش جو کہ گیان سے سمبندھ
رکھتا ہے۔ دھرم کاریوں میں ہر ایک کو بڑی
دلاتا ہے۔ مگر جو لوگ نیتر کے درشٹانت سے

گیان درشٹی سے شونیہ ہیں۔ انکو پرتیکش پرمان کا
سہارا نہ ہوا۔ اگرچہ پرتیت نہیں ہوتا۔ پرنتو
بن ماتا کے بہنیر بہ پاسنا جو وکشہ کو چھوڑنے
اور بیج کو گرہن کرنے کی چیشٹا کراتی ہے
اس سے یہ انوگامی لوگ بھی سپشٹ جان سکتے
ہیں۔ کہ ہر ایک آدمی کے اندر اس اودیش
کا سوبھاو سدھ ہے۔ نشچے جانیئے کہ جیسے نیتر
کی جیوتی میں کسی قسم کا دکار نہ ہونے کا ران
سالا رنگ دستوؤں کو ایک سمان جیوتی کا سہارا
لیکر بیچار شدھ روپ سے دیکھ سکتے ہیں۔ چاہو
ان دستوؤں کو سکارپ میں لانا نہ بھی جانتے ہوں
انہو نکھے اور دستے میں بڑا بھید ہے۔ اسی
پرکار جن لوگوں کا جیو آتما سوسنسکرت شدھ
انتہکرن کے دوارا ستیہ کے جیونا سے
گیان نیتروں کو سہارا دینے والے ایک ماتر
ویدروپی سوریہ کا آشرا لیکر جب دھرم کاریوں
میں پرورت ہوتا ہے۔ تب پھر لوک سکھ
کی سامگری کو نتیا سمجھتا سے انوبھو کر سکتا ہے
اس رستے میں بھی بڑا بھاری بیواد ہے۔ کہ کیا
کیول وید ہی دھرم سکھنا کی پستک ہے۔ یا کوئی اور
بھی دوسرا جب سنتوں کو سواتیہ کھیان
اسی دشٹا کا دیا گیا ہے۔ تو پھر وید کی کیا ضرورت
اس سم کے انیک پرشن ہیں جنکو دیکھ کر منش
گھبرا جاتا ہے۔ ہم وچار کرتے ہوئے ایک
نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ جیسے جیسے وچار کی بہت
ہی اوسکا گیان بڑھتی ہے۔ پورے کت بیری
سے رہ جاسکتے ہیں۔ مگر چاہے نیتر کیسے ہی
صاف ہوں۔ چاہے نیتروں کی درشٹی کیسی
قابل ہو۔ مگر دا ہیہ جیوتی کے نہ ہونے سے
کچھ بھی نیتروں سے اپیوگ نہیں لیا جاسکتا
بلدت چاہے بہتیر اتم شدھ کیسی ہی کیوں نہ ہو

پرنتو وید کا آشرا نہ لیکر اپنی جیوت شکتیوں
سے کچھ بھی اپیوگ نہیں لیا جاسکتا۔ پرنتم تو
آتمک شدھی ویدک کریا کے بنا ہو ہی نہیں
سکتی۔ اسلئے جن لوگوں نے دھرم کے مارگ
پر ارودھ ہونا ہوسکے۔ ہی اس مارگ کی یاترا
کرنے کے لیئے تیار ہو جاویں۔ سمے تھوڑا رہ گیا
ہے۔ بہت سے یاتری آگے جا چکے ہیں وہ
دن کب آئینگے۔ جب اس مارگ میں مسافر
کثرت سے آنے لگیں گے۔ آنا تو کہاں ابھی
تھوڑے دن ہوئے وہ مارگ ملا جسکی تلاش
کرتے کرتے مدت بیتی۔ پرنتم ایسے بہت سے
آدمی کمربستہ ہوکر مارگ کی تلاش کرنے کے
لیئے گھر سے وداع ہوکر چلے گئے۔ مگر سادھن
بڑے کٹھن تھے۔ اس سبب سے گھبرا کر کئی
واپس آگئے۔ اور نہیں سے اکثروں نے
آکر دیریت بتلایا۔ انکو بڑی کلشٹ اوستھائیں
بھی بھوگنی پڑیں۔ پرنتو انہوں نے کچھ بھی نہ
ہوسکا۔ اس اوستھا کے بیت جانے پر جبکہ ہم
تھک کر آخر نراش ہوکر چپ چاپ بیٹھ
گئے تھے۔ اس ادھر پر آکاش سے ایک پرکاش
بجلی کی طرح چمکدار اور میگھ کی طرح گرجتی ہوئی
کوئی دستو دور سے شبد کرتی ہوئی بھومی کی اور
جھکی آرہی تھی۔ لوگوں نے آواز سنتے ہی
کواڑ بند کرلیے۔ اکثروں نے شبد سنتے
ہی بھینکر چیز جان کر پران چھوڑ دیئے جن
لوگوں نے وہ نظارہ دیکھا ہے وہ سمجھ لی جانتے
ہیں کہ کس پرکار ہل چل مچی تھی۔ اور بہت سے تو
سے پریوجن نہیں ہے۔ اور نہ یہ کشیش الفاظ
ہے۔ کیا کسی سے سوامی دیانند کا اور لوگ
چھپا ہے۔ جو کہ وید پرچار کے لیئے ہی اپنا
جیون پردان کر گئے ہیں۔ سمرن رہے کہ اس

مارگ کو بھول جانے سے ہمکو سخت تکلیف اٹھانی
پڑیگی۔ بیت چکا۔ بانی کا دشٹا۔ آدھ عملی زندگی
میں ہمیشہ شرون۔ منن۔ اور ندھیاسن۔ یہہ تین
پرکار کی اوستھا ہوا کرتی ہیں۔ ارتھات جب
کسی دستو کا گیان نہیں ہوتا۔ شرون کرنے سے
منن اسکے پشچات انوشٹھان کیا جاتا ہے۔ اسی
طرح سنتے سنتے مدت بیتی۔ اب منن بھی ہوچکا
مگر عملی طور پر بہت تھوڑا دیکھ پڑتا ہے۔
جن لوگوں نے وید بانی کا منن کیا ہے
ساتھ ہی اس کے سب ویدک کریاؤں کا تمام
پر یہ سمجھ کر کے انوکول اپنا آچار بیوہار سوئیکار
کیا ہے۔ وے پوتراتما ہوکر نہ صرف سانسارک
سکھ بلکہ پرمارتھک سکھ کی پراپتی ہی کرتے
ہیں۔ جب تک ہم ویدوں کی اوستھا کو سوئیم انوبھو
نہیں کرتے سمبھو نہیں ہے۔ کہ اودیا جال سے
چھوٹ کر ستیہ دھرم کی اور جھکیں۔ سچ جانیئے
اگر صرف ویاکھیان سننے سے ان باتوں کی پراپتی
ہوتی۔ تو پھر وید منتر جسمیں کہ یہ اپدیش دیا
گیا ہے " جو وید کے کٹھن انوسار آچار
نہیں کرتا۔ اسکو وید کا سننا سنانا اور پڑھنا
پڑھانا کچھ لابھ دایک نہیں ہوسکتا "
نرارتھک ہو جاتا۔ پس اگر آپ چاہتے ہیں
کہ ہمیں سچی شانتی اپلبدھ ہو کر پاکر کے وید پرچار
کے لیئے تن من دھن سے سہایتا دیجئے۔ بنا اگر
دیش انتی کا ہونا بھی اتی کٹھن ہے۔ ویدک سنسکرت
ماتر بھی اسکو انوبھو کرینگے۔ تو آپکو نشچے یہ
گیات ہوگا۔ کہ دھارمک انتی کا ہونا کیول وید پرچار
پر نربھر ہے۔ بس اب پرتیکشا (انتظاری)
کرنے کا سمے نہیں ہے۔ کمر باندھ کر آگے قدم
بڑھانے کی کوشش کریں مارگ بڑا کھلا ہے
ابھی یہہ درشٹانت دینا انوچت نہ ہوگا کہ

فائدہ کا سوال پیش کرکے اُسپر پورن وچار کریں اور اِس پرکار کی عملی تدابیر کام میں لاویں - کہ جس دوارا شنگر ہیت ہم دھرم بہنیں ایک جھنڈے تلے ایکترت ہوکر ایک دوسرے کا ودھار حاصل کرسکیں ایکت سبھا کی سنہایتی سے وہ شکتیاں جوکہ منتشر حالت میں کوئی بھی تسلی بخش نتیجہ پیدا نہیں کرسکتیں ایک کیندر پر ایکتر ہوکر حیرت خیز نتائج پیدا کرسکتی ہیں - دھرم پرچار کے اتر کت سماجوں کو آرگنیزیشن سے لابھ بڑا بھاری ہوگا - کہ جو انیہ پرکار سے اسمبھو ہے - آئندہ پرچہ میں ہم وہ تدابیر پیش کرینگے کہ جس دوارہ ہماری تچھہ رائے میں بآسانی یہ اتینت آوشیک کاریہ پورن ہوسکتا ہے -

ویدک دھرم کا سیوک

وزیر چند ودیارتھی اجمیر

آریہ سماج گوجرانوالہ

نمستے

۱۲- جولائے ۱۸۹۵ء کو اِس سماج کی انترنگ سبھا میں رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا -

مضمون

بطور مقامی انتظام کے اور واسطے انسداد ہر قسم کی خرابی وغیرہ کے جو فی زمانہ مانس پرچارک لوگ پیدا کر رہے ہیں - ضروری ہے کہ جو شخص خفیہ یا علانیہ مدیہ مانس سیون یا پرستری گمن آدی کسی کو کرم کو جائز و وید انکول اور بے عیب بتلاتا ہو - یا کسی ایسے خیالات کے شخص کو آریہ سماج کی ممبری کے درجہ پر سویکار کرتا ہو یا ایسی سماج کو جسمیں ایسے ممبر شامل ہوں - آریہ سماج سمجھتا ہو - وہ اِس سماج کا ممبر نہ سمجھا جاوے - اور ہر ایک نئے ممبر سے درخواست کی پشت پر دستخط بابت منظوری اِن شرائط کے آئندہ کرائے جایا کریں -

راقم { جیون کشن سکرٹری آریہ سماج گوجرانوالہ
بقلم نرائن کشن اُپ پردھان سماج

آریہ سماج بنوں کا پانچواں وارشکوتسب

نمستے

جیساکہ آریہ اخبارونمیں مشتہر کیا گیا بتاریخ یکم جولائے ۱۸۹۵ء کی شام کو آریہ بھائیوں نے نگر کیرتن کیا - مگر اُس روز سوائے ڈیرہ اسمٰعیلخاں سماج کے چار ممبروں کے اور کوئی صاحب بھی تشریف نہ لائے تھے - چونکہ لالہ منشی رام جی کی تار کوہاٹ سے یکم جولائے کو آگئی تھی - کہ ہم دوسرے جولائے کی صبح کو پہونچ جاوینگے - اِسلیئے آریہ ۲- جولائی کی صبح کو نگر کیرتن کرتے ہوئے مہاتما منشی رام وغیرہ کے استقبال کو گئے - شہر سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر بھائی بھائیوں سے بڑی پریتی سے ملے - یہہ ملاپ آریہ بھائیوں کی محبت کو اِس طرح ظاہر کرتا تھا - کہ گویا مدت کے بچھڑے آج ملے ہیں - وہاں سے یہہ بھجن گاتے ہوئے " اگر ویش ستشی ہیں نہ جگاتا " سماج مندر میں پہونچے -

(نوٹ) اسوقت بسواری تانگہ جلاتا منشی رام و ماسٹر آتما رام و پنڈت کرپا رام و لالہ چیتداس جی تشریف لائے)

تھوڑی دیر آرام کرکے سنان آدی سے فارغ ہوکر مہاتما منشی رام و پنڈت کرپا رام جی نے ویدمنتروں سے ہون کرایا - پھر تین بھجن ہوکر شریمان پنڈت کرپا رام آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا منوہر اُپدیش ہوا - اُنہوں نے جتلایا - کہ جبتک انسان اپنی اندریوں کو قابو میں نہیں کرلیتا تبتک سکھہ کا مونہہ نہیں دیکھہ سکتا - آپنے یہہ بھی فرمایا - کہ لوگوں نے وشئے بھوگ ہی سکھہ مانا ہوا ہے - مگر وشئیوں میں کسی پرکار کا سکھہ نہیں - سکھہ کیول من کی ایکاگرتا میں ہوتا ہے - اگر وشئے بھوگ میں سکھہ ہوتا تو وشئی آدمی کو وشئے بھوگنے کے بعد دکھہ نہ ہونا چاہئیے تھا - اِس اُپدیش کا اثر سبھا پر بہت ہی عمدہ پڑا - چونکہ بموجب پروگرام صبح کی کارروائی کا وقت ہوچکا تھا - ایک بھجن ہوکر کارروائی ختم ہوئی - ہنوز سہ پہر کی کارروائی شروع نہ ہوئی تھی - کہ ماسٹر آتما رام صاحب منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور سوامی آتما نند سرسوتی بھی آن پہونچے - چند بھجن ہوچکے بعد میں نے بحیثیت سکرٹری آریہ سماج کی سالانہ رپورٹ سنائی - آپکے پشچات مہاتما منشی رام جی پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب دیا کھیان دینے کے لیئے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے - اِن مہم مورت نے کھڑے ہوتے ہی اپنے آتم بل سے جملہ حاضرین کے ہردیوں کو اپنی طرف آکرشت کرکے اپنے لکچر کے مضمون کو شروع کیا - فاضل لکچرار نے جتلایا - کہ جب سنسار میں اودیا پھیل جانیکے کارن لوگوں پر دکھوں کی چڑھائی ہوتی ہے تو اسوقت سوسائیٹیوں کی ضرورت ہوتی

چونکہ اسوقت لوگ نانا پرکار کے دکھوں
و کلیشوں سے پیڑت ہو رہی ہیں۔ اسواسطے
سوسائیٹیوں کے قایم کرنے کی ضرورت محسوس
ہوئی۔ مگر بجائے اسکے کہ سوسائیٹیاں دکھوں
کی جڑ کو کاٹنے کے لیئے مناسب اوپاؤ سوچیں
اولٹا دکھوں کو بڑھا رہی ہیں۔ کیونکہ ہر ایک
سوسائیٹی دکھوں کی شاخوں کو کاٹ رہی
ہے۔ کہ جس سے وہ اور بھی بڑھ رہی ہیں
آپنے سمجھایا کہ تمام دکھوں کی جڑ کیول ایک
اودیا ہی ہے۔ جب تک اسکو ودیا کی
کلہاڑی سے نہیں کاٹا جاتا۔ لوگ سکھ
نہیں پا سکتے۔ اور لوگوں کی توجہ اوپدیش
کی طرف جتلائی۔ اور جتلایا کہ کیول ایک
آریہ سماج ہی ایسی سوسائیٹی ہے۔ جو تمام
دکھوں کی جڑ کو کاٹ رہی ہے۔ لکچرار کا ایک
ایک شبد آب زر سے لوح دل پر لکھنے کے
قابل تھا۔ اس لکچر نے سامعین کے دلوں پر
جادو کی طرح اثر کیا۔ تمام سامعین کا بیحس
و حرکت از آغاز لکچر تا اختتام ٹکٹکی لگائے
کھڑے رہنا اور ہر ایک نظر کا سیدھے ستھے
گزر کر اس مہاتما کے چہرے پر پڑنا جتلا رہا
تھا۔ کہ اس پوتر زندگی سے کتنی روحیں
پوترتا کا سبق حاصل کرنے کی ضرورت کو
محسوس کر رہی ہیں۔ لکچر بڑی عمدگی سے
خاتمہ پر پہونچا۔ اسکے پشچات شریمان پنڈت
رام بھجدت صاحب بی اے کا لکچر سنسکاروں
کی فلاسفی پر شروع ہوا۔ لائق لکچرار نے
عمدہ طور پر سنسکاروں کی فلاسفی پر بحث
کرتے ہوئے تمثیلات سے جتلایا۔ کہ جب تک
آریہ ورت میں یہہ اوتم کریا جاری رہی
رام چندر اور لچھمن بھیم اور ارجن
جیسے مہاتما اور شور ویر اوتپن ہوتے رہے۔
آپنے سنسکاروں کی ضرورت پر زور دیتے
ہوئے ممبران آریہ سماج کی توجہ خصوصیت سے
دلا کر جلسے پر بڑے زبردست الفاظ میں
سنسکاروں کے لیئے اپیل کی۔ بعد ایک
بھجن اور آرتی ہوکر شام کی کارروائی
ختم ہوئی۔

۲۰ جولائی کی صبح کو میاں نبی بخش راگی
بھی آن پہونچے۔ پہلے پہل انہوں نے حاضرین
کو بھجنوں سے آنند کیا۔ بعد ازاں ماسٹر
آتما رام صاحب منتری آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کا منوہر اور موثر اوپدیش ہوا۔ ماسٹر
جی نے ایک النکار کے طور پر فرمایا۔ کہ انسان
کو ہر وقت اپنی اندریوں پر غلبہ پانے کیلئے
خبردار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ بحالت غفلت
اندریاں شریر روپی رتھ کو ایک ایسے گڑھے
میں لیجا کر پھینک دیتی ہیں۔ کہ جس سے نکلنا
سراسر دشوار ہو جاتا ہے۔ اور سامعین کی توجہ
سنگھرش کرنے کے لیئے دلائی۔ آپکا ایک ایک
لفظ کمزور دلوں میں اثر پیدا کر رہا تھا۔ پھر
ایک بھجن ہوکر سری سوامی آتما نند سرسوتی
جی کا ویاکھیان دھرم وشے پر شروع ہوا جسمیں
انہوں نے موجودہ ہندو مذہب اور باوجود
کی قلعی بھلے پرکار سے کھولکر ویدک دھرم
اور پنچ مہایگوں کی سرشٹتا جتلائی۔ سوامی
جیکے لکچر میں سامعین خوب دل کھول کر
ہنستے رہے۔ بعد ازاں دوپہر ۳ بجے سے
۳ ۱/۲ بجے تک بھجن ہوئے۔ اور چونکہ دھرم چرچا
کا وقت تھا۔ اسلیئے سکریٹری سماج نے دو تین
دفعہ باواز بلند حاضرین کیخدمت میں التماس
کی۔ کہ اگر کسی صاحب کو ویدک دھرم ادرحات
آریہ سماج کے اصولوں پر کسی قسم کا شک ہو تو
وہ بڑی خوشی سے پیش کر سکتا ہے۔ مگر کوئی بھی
اعتراض کرنے کو نہ اوٹھا۔ اسلیئے آریہ سماج
کے ممبروں نے پرشن کیئے۔ جنکا جواب پنڈت
کرپا رام اور مہاتما منشی رام نے دیا۔ پھر ایک
ہندو دھرم کے پنڈت نے ورن ویوستھا پر
اعتراض کیا۔ جسکا جواب لالہ منشی رام و ماسٹر
آتما رام جی نے بہت اچھی طرح دیا۔ اسکے بعد
پنڈت کرپا رام جی کا [illegible] ویاکھیان ورن
آشرم پر شروع ہوا۔ پنڈت جی کی لیاقت
پر سامعین عش عش کرتے تھے۔ مگر افسوس کہ
صرف پون گھنٹہ ہی وقت ملا تھا۔ بموجب پنڈت
جی اپنے خیالات کو اچھی طرح ظاہر کرتے
پنڈت جی اپنی لیاقت اور شانت سبھاؤ کی نسبت
قابل تعریف ہیں۔ پھر ایک بھجن ہوکر پنڈت
رام بھجدت صاحب بی اے کا لکچر "ایشور کو
ہم کس طرح دیکھ سکتے ہیں" اس وشے پر ہوا۔ آپنے
دھرم کا آندولن کرتے ہوئے ہندو مذہب
کے موجودہ اوشواس کا چتر کھینچکر سامعین
کی توجہ ویدک دھرم کی طرف کھینچی۔ لائق لکچرار
کے لفظوں نے بیجان قالبوں میں جان ڈال
دکھلائی۔ لوگ لکچر کے ختم ہوتے تک
تصویر کی طرح کھڑے رہے۔ اس لکچر کے
خاتمہ پر میاں نبی بخش مشہور راگی نے اپنی
خوش الحانی سے لوگوں کو خوش کیا۔ اور
آرتی ہوکر جلسہ سماپت ہوا۔ باقی آئندہ
راقم انانند گورو پا یا سکرٹری آریہ سماج جموں

لودہانہ

۷۔ جولائی ۱۹ حال کو ہمنے اپنے سماج کے

ستھان میں وید ہی پورنک بہ دیش کیا۔ پرنتہ
سال پہلے ہون ہوا۔ دھرم دھجا کھڑے کیے
گئے۔ ماسٹر درگا پرشاد جی لاہور سے و لالہ
گوجرمل فرانسیس صاحب جالندھر سے معہ
ایک اور صاحب کے اسموقعہ کے واسطے ہماری
نمنترن پر کرپا کر کے تشریف لائے تھے۔ بعد
ہون کے پنڈت بہاری لال جی نے پرار تھنا
کرائی۔ اور سکرٹری صاحب سماج نے اسکے
بعد مندر کی بابت رپورٹ سنائی۔ اسکے بعد
ماسٹر جی کا دیاکھیان ہوا۔ حاضری بہت اچھی
تھی۔ ایک دیاکھیان ماسٹر جی صاحب کا
شام کے وقت اسی ستھان میں کرایا گیا۔
سماج کے اس ستھان پر آنے سے آشا ہے
کہ بہت اُنتی ہوگی۔ اور عمارت بھی جلد ہی
تیار ہو جاویگی۔ سماج اُن صاحبان کا
خاص مشکور ہے۔ کہ جنھوں نے اِس
موقعہ پر تشریف لاکر سماج کو مشکور کیا ہے۔

ہماری سماج کے ممبران کے پورشارتھ
سے ایک اور شخص عیسائی صاحبان سے
واپس لیا گیا۔ یہہ شخص ڈیرہ غازی خاں
سے یہاں نوکری کی تلاش میں آیا تھا یہاں
کسی طرح سے صاحبان چرچ کے ہاتھ لگ گیا
ایک ہفتہ یا کچھ کم و بیش وہاں مشن احاطہ
میں رہا۔ اب ہمارے بھائیوں کے پورشارتھ
سے واپس لیا گیا۔ اور بابو رائے بڑودہ
صاحب وکیل چیف کورٹ کے ایک منشی
کی جگہ خالی تھی۔ وہاں اسکو بابو صاحب
نے بڑی مہربانی سے ملازم رکھ لیا جسکی
بابت انکی اشرف نوازی کا خاص شکریہ
ادا کیا جاتا ہے۔

رائے گھم چند صاحب ڈسٹرکٹ جج کے
یہاں ویدوکت ریتی سے مونڈن سنسکار کرائے
جانیکی خبر پہلے لکھ چکا ہوں۔ مگر معلوم نہیں ہے
کہ کیوں آپ نے شائع نہ کرائی۔ اب پھر لکھتا
ہوں۔ رائے صاحب کے تین صاحبزادوں کا
مونڈن سنسکار سنسکار ودھی کے مطابق
کرایا گیا۔ پنڈت دولت رام جی کو اسموقعہ کے
واسطے بلایا گیا تھا۔ مگر وہ اتفاق سے بیمار
ہو گئے۔ اسواسطے رائے صاحب نے پنڈت
سنگھ پال جی کو جو یہاں گورنمنٹ سکول میں
ملازم ہیں۔ لڑکوں کا گورو دھارن کرایا۔
بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ پنڈت جی سنسکار
ودھی ہاتھ میں لیکر عین اسکے مطابق
بڑی اچھی طرح سے کرت کراتے رہے۔ پنڈت
رام رتن جی اسموقعہ تشریف رکھتے تھے۔ لڑکوں
کو موقعہ موقعہ پر ارتھ سمجھاتے جاتے رہے
بڑی اچھی طرح سے یہہ سنسکار ہوا۔

راقم { امراؤ سنگھ
سکرٹری آریہ سماج لودہانہ

پنیر لین مشکاف لبلان

نمستے

مورخہ ۹۔ جولائی سنہ ۹۵ء کو پنڈت لیکھرام جی
اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اسجگہ
تشریف لائے۔ چونکہ ۹۔ تاریخ کو نو بوقت
شام پنڈت جی تشریف لائے تھے۔ اور ۱۰
تاریخ سے کئی ایک بھائیوں سے ملکر انتظام
فراہمی چندہ وید پرچار فنڈ کرتے رہے۔ اسلیئے
کوئی دیاکھیان نہ ہو سکا۔ مورخہ ۱۱ جولائی
کو پنڈت صاحب کا دیاکھیان (ہندو قوم کا
سدھار) کے مضمون پر بازار میں ہوا۔
ستر ناگن تقریباً ڈیڑھ سو تھے۔ پنڈت جی
دکتر تو شکتی عموماً لوگوں پر مشہور تھی۔ اسی لیئے
اس جگہ اسقدر حاضری ہو گئی۔ ورنہ ایک
معمولی لکچرار کے لکچر پر اتنی حاضری کا ہونا
ممکن نہیں تھا۔ پنڈت جی نے مضمون کو قابل
تعریف نبھایا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ دیاکھیان ہوتا
رہا۔ حاضرین شانتی سے لکچر کو سنتے رہے
اثر عمدہ پڑا۔ درمیان لکچر میں کسی نعرہ تا کو
طاقت چلے جانیکی نہ ہوتی۔ ہم پنڈت جی
کا دھنیاد دیتے ہیں۔

داس
گیان چند از پنیر لین مشکاف لبلان

واٹا دبجے پورسا

اِسجگہ بالکل بارش نہیں ہوتی۔ لوگوں کو
اتنیت تکلیف ہو رہی ہے۔ بموجب رواج
اس علاقہ کے جو بارش نہ ہونیکی حالت
میں پورا کیا جاتا ہے۔ اِس قصبہ کے لوگ
ایک تالاب کو جو بیٹ کے نام سے مشہور
ہے۔ اور قصبہ کے پاس ہی ہے۔ کھودنے
کے لیئے گئے۔ اور دور دور تک کھودتے رہے۔
شریمان ٹھاکر صاحب شری اودے سنگھ
جی مہاراج نے پچھلے موسم سرما میں کئی ایک
سوروں کا شکار کیا۔ اور بھگیلا کا بھی سردار
صاحب کو شکار کا بہت شوق ہے۔ ہنک
جانوروں کا مارنا راجپوتوں کا دھرم ہے۔
تعلیم کھشا کا پربندھ اس علاقہ میں بہت
کمزور ہے۔ مدرسہ بہت کم بلکہ بالکل نہیں ہیں
تعلیم کہیں کہیں پورانے جوشیوں کی معرفت

ہوتی ہے۔ یہ اشا ہے۔ کہ جن لوگوں کو وِدیا بھنڈار سے لابھ پہنچا ہوا ہے۔ اور جو اسکی قدر کر سکتے ہیں۔ اور جنکا فرض ہے کہ کریں اس علاقہ میں باقاعدہ پاٹھ شالائیں قائم کرکے ودیا دان دیوینگے۔ جو کل والوں سے بڑا ہے اور جنکو پاکر لوگ اپنی کل حاجتوں ضرورتوں کو رفع کر سکتے ہیں۔ اس علاقہ کے سرداروں کا فرض ہے کہ وہ اس وظیفے مقرر کرکے لوگوں کو سہایتا دیکر ڈاکٹری وغیرہ مفید علموں میں لڑکوں کو سکشا دلویں۔ وہ اس طرح سے پرجا کو جو نیم حکیموں کے ہاتھ سے برباد ہوتی ہے، فائدہ پہونچے۔ امید کہ ایک ہر ایک لفظ پر وہ لوگ جنکے واسطے لکھی گئی ہیں غور کرینگے۔

رقم بشمبر داس

ذات سے خارج کیے گئے

کیا وہ لوگ "ذات سے خارج کئے گئے" جو اپنا ست سناتن ویدک دھرم چھوڑ نے بام مارگ میں پرورت ہو نیچ مکار کو ہی مکتی کا سادھن ماننے لگے جی نہیں " ذات سے خارج کیئے گئے " کیا وہ لوگ جو دھرم کی آڑ میں اپنے ہیتو سادھن کے نت دھرما تما بنکر دھرم کی ہی جڑ کاٹنے کی کوشش میں لگے ہوئے انیک چالیں چل دھرم کو رساتل میں پہونچا دیا۔ جی نہیں " ذات سے خارج کئے گئے " کیا وہ لوگ جو لمبے چوڑے تلک لگا کر گلے مالا ڈال اکش اور تلسی کی مالا ڈالے رام رام جپتے ہوئے پرایا مال غٹا غٹ اڑاتے ہیں وہ " جی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " کیا وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو ترک کر ایک گرہستی سے سنیاس لے اپنی چیلی سے منہ کالا کیا اور سرسندری سے مہرشی دیانند سرسوتی کے سنیاس پر انیک الزام لگائے۔ وہ " جی نہیں ذات سے خارج کئے گئے " کیا وہ لوگ کہ جنہوں نے بھارت کے سدھار کے نت جنم لیا اور اسی کو رساتل پہونچانیکی تیاری میں ست دھرم کے پوتر نیموں میں گڑبڑ کر ناہی اپنا کرتبیہ کرم جانا وہ " جی نہیں ذات سے خارج کئے گئے " کیا وہ لوگ جو سناتن دھرم کی رکشا کے نت ست پرشوں کو گالیاں دے اور مورکھ لوگوں سے ٹکے وصول کر اپنی ہتھیلی گرم کر ست دھرم کو کلنکت کر رہے ہیں وہ " جی نہیں ذات سے خارج کئے گئے " کیا وہ لوگ جو ہندو دھرم کا ابھیمان رکھکر بھی اپنی ہی رشتہ داری میں زناکاری کو جائز رکھا اور حمل حرام کے لا منہ کالا کیا وہ لوگ " جی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " کیا وہ لوگ کہ جنہوں نے مسلمان رنڈیوں تتھا نیچ ذاتی کی رانڈوں سے منہ کالا کر اپنی اتم جاتی کو ملین کیا اور انکے ساتھ شراب و کباب بلکہ ہم نوالہ اور ہم پیالہ لا عمر لبسر کی وہ لوگ " جی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " کیا وہ جو مندر کے پجاری ہو کر زناکاری اور چوری سے منہ نہ موڑا اور حرام کاری کو ہی اپنا دھرم مانا وہ لوگ بھی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " کیا وہ جنہوں نے بھگوے بستر پہن دنیا تیاگ کر بھی ویدہ نیز خون ناحق کا الزام لگا مانس بھکشن کا فتوے دیا۔ وہ " جی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " کیا کہ جنہوں نے رسنا کی خاطر دھرم کو قربان کر دیا مگر ان آچاریہ کی جگہ مانس آچاریہ کا پد دھارن کر وہ بھی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " کیا وہ لوگ جنہوں نے اپنے سوارتھ سدھی کے نت دیش ہت کو قربان کر اپنے کانشنس کا خون کر انگلو انڈین کی جماعت کے خوش کرنے میں اپنے دھرم کو گالیاں دیں نالائق اور بے وقوف کم ہمت غلام وغیرہ وغیرہ ناموں سے منسوب کیا۔ وہ " جی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " کیا وہ لوگ جو آریہ سماج کی بیدی پر اپنے آپکو اس صدی کا سچا شہید جانکر گلا پھاڑ پھاڑ کر وید ورودھ کریوں کا کھنڈن کرتے اور اوچھل اوچھل کر کام کرنے میں قوم پر شہید ہو جانے کا دم بھرتے ہوئے سماج کے بڑے بڑے ادھکاروں پر جلوہ گر ہوئے بھی ستری اور پوچ برادری کے خوف سے سر جھکا کمزوری سے اسکے گرد پران کی ترن لے سرسند داست دھرم کو کلنکت کر ویدوں پر ہرتال لگائی۔ وہ " جی نہیں ذات سے خارج کیئے گئے " اڈیٹر صاحب اب میں آپکے ناظرین کو زیادہ فکر میں نہیں رکھنا چاہتا اور نہ اس ہندو سماج تتھا نام کے آریوں کی پول کھولنا چاہتا ہوں۔ لو سن لو۔ شرمان ماشیہ ور بالو شیو رتن سنگھ ورما صاحب ساکن پاتور ضلع اکولہ ملک برار اوتیتنگ اپدیشک آریہ سماج ایراولی " ذات سے خارج کئے گئے " ناظرین۔ اشچریہ کی کوئی بات نہیں اگر اس دھرم بیر نے اپنا مالک مے ہریہ اس ست دھرم کے پالن میں جو کچھ نہ کھلایا۔ وہ آج تک انکو کھض کی صداقت دیتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ بھی اپنی ماتا کے مرتک سنسکار کے وقت اگر اس طرح استقلال سے کام نہ لیتا اور کشٹ اور دکھ کی پرواکرتا تو کون اسے آریہ سماج کے نیموں کا پالن کر صداقت کے میدان میں آجاتا جو برادری کتنا ہی اسے کشٹ کیوں نہ دے۔ وہ ست دھرم کے پالن میں کبھی بھی پیٹھ دکھلانیوالا

نہیں اگر افسوس ہے تو اس بات کا ہے۔ کہ سارے
نام آریہ سماجیوں نے بھی اسکا ساتھ نہ دیا۔ شوک!!
شوک!!! پرمیشور انہیں اب بھی اُنکو
دھرم عطا کریں۔ جو وہ اس اندھکار سے نکلیں
میں ست دھرم کا ادھار لانیوالوں میں پہلا
شخص گنا جاویگا۔ اسے آریہ ورت تو خوش
نصیب ہے۔ کہ تیرے سپوت بھی تیرے ادھار
کے نمت تن من دھن ارپن کرتے جاتے ہیں

اوم شانتی شانتی شانتی

راقم
ایک مسافر
از پاتور ضلع اکولہ برار

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

انتخاب عہدہ داران آریہ سماج ونیانگر حسب
ذیل ہوا۔ لالہ گنیش رام پردھان۔ سردار ارجن سنگھ
منتری۔ لالہ چھجو مل اپ منتری۔ لالہ ہنپت رائے
کوشادھیکش۔ لالہ کشمیری لال۔ پنڈت مکند لال۔ لالہ نہال
ممبران انترنگ سبھا۔

پنڈت اکمن اوپدیشک نے ۲۔ جولائی ۹۵ء
کو ... (امرتسر) میں ایک پرارتھنا کی اور ایک
ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰ تھے۔ ۳۔ جولائی کو
قیام پورہ (امرتسر) میں ایک ویاکھیان دیا۔
شروتا سو سے کم تھے۔ پانچ سات پرشنوتر ہوئے
۴۔ کو مکلانوالہ (امرتسر) ایک پرارتھنا کی اور
ایک ویاکھیان دیا۔ حاضری ۵۰ تھی۔ ۵۔ کو
اجنالہ میں ایک شخص کو گایتری پڑھائی۔ ۶۔ کو
ایک ویاکھیان دیا۔ حاضری شروتا ۲۰۰ کے قریب
تھی۔ ۷۔ کو ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا سو سے
اوپر تھے۔ ۸۔ کو پھر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰
تھے۔ ۹۔ کو مکلانوالہ (امرتسر) میں ایک
ویاکھیان دیا۔ ایک پرارتھنا کی۔ شروتا ۵۰
سے کم تھے۔ ۱۰۔ کو راجہ سانسی (امرتسر)
دو ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۲۰۰ سے زیادہ تھے
۱۲۔ کو مکلانوالہ (امرتسر) میں ایک پرارتھنا
اور ایک ہون کیا۔ ۱۴۔ کو اجنالہ میں دھرم چرچا
کی۔ ۱۵۔ کو وہاں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا
پچاس کے قریب تھے۔

پنڈت رام رتن جی اوپدیشک نے یکم جولائی
۹۵ء کو علی پور (کوٹلہ) میں ایک ویاکھیان
دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۴۔ کو خورد (کوٹلہ) میں
پرشنوتر ہوئے۔ ۵۔ کو جھونیر (کوٹلہ) میں
ایک اوپدیش دیا۔ حاضری ۵۰ تھی۔ ۶۔ کو
بیٹھے والا (نابھہ) میں اوپدیش دیا۔ شروتا ۵۰
تھے۔ ۷۔ کو ویاکھیان دیا۔ شروتا پچاس تھے۔
۸ و ۹ کو جھونیر (کوٹلہ) میں اوپدیش دیا
شروتا پہلے دن ۱۰۰۔ اور دوسرے دن
۶۰ تھے۔ ۱۰۔ ۱۱۔ کو دولم (کوٹلہ) میں ویاکھیان
دیئے۔ تعداد شروتا ۵۰ و ۷۰ تھی۔ ۱۲۔ کو
ٹھوہیڑی (کوٹلہ) میں اوپدیش دیا۔ حاضری
شروتا پچاس تھی۔ ۱۳۔ کو چھپے (کوٹلہ) میں
اوپدیش، ایک کتھا کی۔ شروتا ۸۰ تھے۔
۱۴ و ۱۵۔ کو کنسالہ (کوٹلہ) میں اوپدیش
دیا و بھجن گائے۔ اوسط حاضری ۵۰ تھی۔

برہمچاری برہمانند جی آنریری
اوپدیشک نے ۱۷۔ جون کو مظفرآباد (کشمیر)
میں اوپاسنا کرائی اور ویاکھیان دیا۔ شروتا
سو تھے۔ ۱۸۔ کو پھر ایک موثر ویاکھیان دیا
شروتا اسقدر تھے کہ بیٹھنے کو جگہ نہ تھی۔ ۱۹۔
کو ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۲۱۔ کو
سبھاسدوں کو سندھیا پڑھائی۔ ۲۳۔ کو ہون
کرایا۔ ویاکھیان دیا۔ شام کو پھر ویاکھیان
دیا۔ حاضری ہر دو وقت ۱۵۰ تھی۔ ۲۸۔ کو
سماج مندر میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰
تھے۔ ۳۰۔ کو سماج مندر میں کتھا کی۔ ۲۔
جولائی کو سنت پربھو دیال جی کی دھرم پتنی
کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔
۳ و ۴۔ کو سنت پربھو دیال کے گھر میں ہون
کرایا۔

پنڈت کرپا رام دوم۔ اوپدیشک نے
۲۔ جولائی کو ٹھٹھری گرام کے لالہ نتھو رام
سکلال (جو کہ بیان پور سماج کے خزانچی ہیں) کی
دھرم پتنی مرتک سنسکار ویدک ریتی سے
کرایا۔ پھر اسکے بعد شدھی کے واسطے انکے
گھر میں ہون کرایا۔ لالہ صاحب نے بموقعہ
حسب ذیل دان دیا۔ وید پرچار فنڈ [illegible]
روپیہ۔ پنڈوری پاٹھ شالا ۵؎ اور بیان پور
سماج نے روپیہ۔ بعد ازاں وید بھاشیہ کی
کتھا کی۔ ۳۔ جولائی کو بیان پور میں ایک
ویاکھیان دھرم رکشا پر دیا۔ اور بھجن گائے
حاضری ۳۰ تھی۔ ۴۔ کو وہاں ودیش کی حالت
پر ویاکھیان دیا۔ استریوں کو انکے دھرم سنائے
گئے۔ اور بھجن گائے۔ حاضری شروتا ۴۰ تھی
۵۔ کو گھرونڈہ میں ’’آریہ دھرم کیا ہے‘‘ کے
وشے پر ویاکھیان دیا۔ اور پھر آریہ پرشنوں
کے کیا کرتویہ ہیں۔ اس وشے پر ویاکھیان دیا
تعداد شروتا ۴۰ کے قریب تھی۔ ۶۔ کو پھر [illegible]
چار برنوں کے کرتویہ پر ویاکھیان دیا۔ حاضری
۵۰ تھی۔ ۷۔ کو صبح کے وقت ویاکھیان دیا
حاضری ۵۰ تھی۔ اسی دن شام کو بیان پور میں
ویاکھیان دیا۔ تعداد سامعین ۶۰ تھی۔ ۹۔ کو

پرشنوتر ہوتے رہے - ۱۰ - کو ستیارتھ پرکاش کتھا کی - ۱۱ - کو اندورہ (ضلع کانگڑہ) میں دیا کھیان دیا - بھجن گائے - حاضری ۶۰ تھی ۱۲ - کو برجیری پر دیا کھیان دیا - حاضری ۹۰ تھی - ۱۳ - کو دیا کھیان دیا - شروتا ۷۰ تھے - ۱۴ - کو دیا کھیان دیا شروتا ۸۰ تھے پنڈت جی کے ان لگاتار اپدیشوں دیا کھیانوں سے اندورہ (ضلع کانگڑہ) نگر میں سماج ستھاپت ہو گیا - اور نمن لکھت مہاشے اس سماج کے سبھاسد بنے - چودھری ٹہل سنگھ پردھان - چودھری لال سنگھ - چودھری کہر سنگھ - چودھری تقیر چند - پنڈت دھرم داس ادھیاپک - لالہ خوشی رام - لالہ بھگوان داس لالہ سنگت رام مستری - چودھری گنگا رام جی پٹواری لالہ روپ لال زرگر - پنڈت دیو چند - پنڈت لوچن رام - لالہ آتما رام - لالہ دیو رام زرگر لالہ کرپا رام زرگر - چودھری پریم سنگھ - چودھری نرم سنگھ -

(آریہ سماج مظفر آباد (کشمیر) کا [illegible] ورتانت)

یہ سماج ۲ چیت سمت ۱۹۵۰ بکرمی کو شری ۱۰۸ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کی آگیا لیکر ستھاپت کیا گیا - جسکو آج ۱۵ ماس ہوتے ہیں - سماج کی ستھاپتی ہونے سے لیکر آج تک نیم انوسار سپتاہک جلسے ہوتے رہے ہیں - اس سماج کے سبھاسد ۱۴ ہیں - اور ادھکاریوں کے نام نمن لکھت ہیں - چودھری سنتا لال جی پردھان لالہ برکت رائے جی ڈپٹی انسپکٹر پولیس اپ پردھان - پنڈت سنت پربھو دیال جی پلیڈر منتری ڈاکٹر چرنجی سہائے اپ منتری - لالہ باشی رام جی پستکادھیکش - چودھری ودھیا چند جی (جو اوکت پرچار بھی کرتا ہیں) کوشادھیکش -

سماج کے گت ورش (یا گذشتہ) کی آمدنی (آمدن) [illegible] ہوئی ہے

اس سماج کو چودھری سنتا لال جی نے (جو بڑے اتساہی آریہ پرش ہیں) سماج کا سپتاہک جلسہ ہونیکو مکان دے رکھا ہے - اسی استھان میں سماج کا جلسہ ہوتا اور پستک و اسباب رہتا ہے کیول اسی استھان میں سماج سمبندھی کام ہوتے ہیں - اس سے پرتھک اوکت چودھری صاحب نے سماج مندر بننے کے واسطے ایک جگہ دے رکھی ہے جو لگ بھگ ایک ہزار روپیہ مول کی ہوگی - سماج کے پاس پورن دھن مندر کے بننے کے یوگیہ ہونے پر ایک اتم مندر بنایا جاویگا -

اس سماج میں پستک رگ وید بھاشیہ پورن (سوامی دیانند کرت) ستیارتھ پرکاش - رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سنسکار ودھی - نروکت نگھنٹو - آدی انیہ چھوٹے پستک سو روپیہ سے زیادہ مول کے ہیں - اس سماج میں ست دھرم پرچارک جالندھر سے - آریہ سماچار میرٹھ سے بھارت سیوک جالندھر سے یہ تین اخبار آتے ہیں -

اس سماج کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ سمبندھ ہونے کو پرارتھنا پتر (عرضی) بھیجا گیا ہے - آشا ہے - کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس پرارتھنا پتر کو سویکار کریگی اس سماج کے سبھاسدوں نے اپنی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا میں اپنا پرتی ندھی پنڈت سنت پربھو دیال جی (جو اس سماج کے منتری ہیں) کو نیت کیا ہے -

اس سماج نے پرارتھنا پتر (درخواست) مذکور کے ساتھ ہی اپنے سماج کے ماہواری آمدن کا دشانش مبلغ [illegible] اور وید پرچار فنڈ کی امداد میں مبلغ [illegible] روپیہ یعنی کل [illegible] منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیج دیے ہیں -

یہ نگر جو بہت اچھا شہر اور ضلع ہے - راولپنڈی سے ۸۰ میل اور کوہ مری سے ۴۸ میل پر کشمیر کے راستہ میں ہے - اوکت شہر سے سری نگر (کشمیر) آٹھ پڑاو یعنی ۱۰۷ میل ہے -

سماج کے دان پاتر کا ورتانت

اس سماج کا دان پاتر لکڑی کا رنگ لگا کر سندر خوبصورت بنا ہوا ہے - سبھاسد نیم سے دان پاتر میں یتھا شکت ڈالتے ہیں یہ تو پنڈت سنت پربھو دیال جی پلیڈر منتری سماج نے جو نیم مقرر کیا ہے - ذاتی میں [illegible] وہ یہ ہے - کہ جو کوئی کل آوے - اسکے ساتھ بات لاپ (گفتگو) کرنے سے پہلے ایک آنہ دان پاتر میں ڈلواتے ہیں اور پھر اسکے ساتھ فیس مقرر کرنے کے بعد جب مقدمہ لیتے ہیں - تب مقدمہ کی فیس کے سوا [illegible] دان پاتر کے لیکر دان پاتر میں ڈال دیتے ہیں - چنانچہ اس مطلب کے واسطے اردو انگریزی گورمکھی میں اشتہار (وگیاپن) چھپوا کر سماج کے [illegible] پر چپکا رکھی ہیں - علاوہ ازیں اس سماج کے دو سبھاسد عرضی نویس ہیں - یہ مہاشے بھی ان میں جتنی عرضیاں لکھتے ہیں [illegible] ہی پاتر میں سائنگ کال کے سمے ڈال دیتے ہیں - ان دو عرضی نویسوں کے نام لالہ انتی رام جی (جو اس سماج کے پستکادھیکش ہیں) دوسرے لالہ رام سہائے جی ہیں - یہ دونو نیم انوسار کام کرتے ہیں - اس کارن یہاں کا دان پاتر انیہ بڑے بڑے سماجوں سے بڑا [illegible]

ہیں اپنا سماکام ہیں نے کسی سماج میں کبھی نہیں دیکھا ہے - اسکا انوکرن انیہ سماجوں کو بھی کرنا چاہیئے -

۲ - جون ۱۹۰۵ء کو دن کے ۱۱ بجے پنڈت سنت پربھو دیال جی کی دھرم پتنی کا انتقال ہوا سب سماج کے سبھاسدوں کی ایک منڈلی بکر بیراگ کے بھجن گاتی ہوئی شمشان بھومی میں گئی - شہر کے لوگ جنکی تعداد ایک سو ستر کے لگ بھگ تھی - بڑے پریم سے اس پوتر کاریہ کو دیکھنے کے لیئے شمشان بھومی تک گئے - سیما دو بار تھی برہمانند اور سنت پربھو دیال جی منتر پڑھتے رہے - اور چار منکش آہوتی ڈالتے رہے -

یدپی انیہ لوگ پورانک ریتی سے سنسکار کرنے کو بہت بل دیتے رہے - اور ڈر بھی دکھاتے رہے کہ جاتی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے ایسا نہو کہ جاتی سے منی نشٹ ادھکاری پڑے وغیرہ وغیرہ - پرنتو پنڈت جی ایسے دڑھ رہے کہ کسی بات کی پرواہ نہ کی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا - اس سماج کے پردھان چودھری ننھا مل جی نے کہا کہ یدی شہر بھی ایکے دروددھ ہو جائے میں آپکا سہایک ہوں - آپ ویدک ریتی سے سنسکار کریے یہ چودھری صاحب چونکہ شہر بھر میں نمبردار اور رعب داب والے پرش ہیں - اسواسطے کسی نے چوں تک نہیں کی - پنڈت جی نے دس روپیہ ویدپرچار فنڈ کی سہایتا میں دان کیئے - اتیم برہم چاری برہمانند

ساماجک خبریں

بابو اودھو رام صاحب کی ہمشیرہ کی شادی کا حال جو کسی گزشتہ ہفتہ میں شائع ہو چکا ہے اسکے متعلق لڑکا کی طرف سے تفصیل دان ہوا تھا - گجرات آریہ سماج ایک روپیہ مندر فنڈ ۱۱ روپیہ یتیم خانہ فیروزپور ۲ یتیم خانہ بریلی ۲ ویدپرچار فنڈ ۲ کل ۱۸ روپیہ -

راولپنڈی ۷ - جولائی کو آئی بھگت رام صاحب اسسٹنٹ انجنیر کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا - اس راے صاحب کی برادری بھی شامل تھی - حاضرین کو پرشاد دینے کے علاوہ ذیل کا دان دیا - ویدپرچار فنڈ ۲ یتیم خانہ فیروزپور ۲ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۲ ویدک کالج ۲ بھیرہ اینگلو ویدک سنسکرت پاٹھ شالہ ۲ کل ۱۰ روپیہ سنا گیا ہے کہ کلچرڈ ہیڈر فنڈ کے لیئے بھی کچھ دیا گیا ہے - مگر تعداد معلوم نہیں ہے - سماج مندر کے ساپتاہک جلسہ میں لالہ کنج بہاری لال نے اپدیش کرای - اور پنڈت دھنی رام جی نے وید بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی - ۱۱ - جولائی کو ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ شام کو ہوا مضمون بر بحث الیشور اوتار کھنڈن منڈن پر تھا - ۱۲ - جولائی کے ساپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد لالہ کالو شنکر رام جی نے پرارتھنا کرائی - اور پنڈت دھنی رام جی نے وید بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی - لالہ جمنا پرشاد نے اوتار کھنڈن پر لکچر دیئے - آٹا فنڈ سے اس ہفتہ کی آمدنی قریباً چھ روپیہ سنائی گئی - دو تین نئے ممبروں کی درخواستیں پیش ہوئیں - ۱۰ - جولائی کو ڈبیٹنگ کلب کا پھر جلسہ ہوا مضمون وہی اوتار کھنڈن منڈن پر تھا - اور آئندہ ہفتہ کے لیئے بھی یہی مضمون رکھا گیا - سالانہ جلسہ اس سماج کا ۱۵ اکتوبر کی ۱۹ و ۲۰ کو قرار پایا - ۲۱ - جولائی کے ساپتاہک جلسہ میں اپدیش لالہ پربھو دیال جی نے کرائی اور اپنشدوں سے کتھا پنڈت دھنی رام جی نے کی - لکچر لالہ جمنا پرشاد جی نے دیا - پتری پاٹھ شالا جو شہر میں کھولی گئی ہے اسمیں تعداد کنیاؤں کی ۵۰ تک پہونچ چکی ہے اور روز بروز ترقی پر ہے - سادھو باقر رام اودھاسی آریہ سماج کے برخلاف اپدیش کر رہا ہے -

کسولی آریہ سماج کی کارروائی ۱۷ - مارچ ۱۹۰۵ء سے سبھاسدوں کے بہم چترال میں چلے جانے کے باعث بند تھی - اب پھر ۲۰ - جون سے باقاعدہ کارروائی شروع ہے - اور انتخاب عہدہ داران بہ تفصیل ذیل ہوا - لالہ گنگا رام جی پردھان - سردار دیوان سنگھ جی اپ پردھان - پنڈت مدھوسودن لال سکریٹری پنڈت گوپی چند اسسٹنٹ سکریٹری - لالہ گوبند سہائے کوشادھیکش - لالہ کرپا رام لیکھادھیکش - ۲۰ ممبران درج رجسٹر ہیں - سماپتاہک جلسے لالہ گنگا رام پردھان کے ستھان پر ہوتے ہیں -

لوکل

اتوار کے ساپتاہک جلسہ میں بابو منشی رام جی نے معمولی ہون کے بعد پرارتھنا کرائی - اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - لیکچرار لالہ دیوراج جی نے کچھ سپیچ کی - ت لیکچرار ماسٹر سنت رام نے اس ہفتہ میں جو کنیا مہاودیالہ کے لیئے دھن آیا اسکی رپورٹ سنائی -

جالندھر ینگ مینز ایسوسی ایشن کا جلسہ ۳۰ - جولائی ۱۹۰۵ء کو آریہ مندر میں ہوا - حاضری قریب ۵۰ کی تھی - لالہ منشی رام پلیڈر - پریسیڈنٹ جلسہ ہذا منتخب ہوئے - لالہ اچھنداس بی اے - اور لالہ کریم چند

نے ایسی سوسائیٹیوں کی ضرورت اور فوائد پر انگریزی میں تقریریں کیں۔ جبکہ سکریٹری کے بیٹے مدد اسسٹنٹ ایک میونسپل بورڈ سے لالہ سلامت رائے اور دوسرا اسکول سے سردار لہنا سنگھ مقرر ہوئے۔ آئندہ ہفتہ اس مضمون پر بحث ہوگی "ویدک قانون بمقابلہ پیشہ ڈاکٹری" لالہ کرم چند بی اے طالب علم قانون اور لالہ ہنس راج طالب علم ڈاکٹری لیکچر دینگے۔

۱۳۔ جولائی کو خفیف سی بوندا باندی ہوئی اور یکم جولائی کو قدرے بارش ہوئی۔ ہنوز بارش کی بڑی سخت ضرورت ہے۔

کنیا مہا ودیالہ جالندھر

لالہ رام مل دس وکیل گوجرانوالہ نے ۔ عہ روپیہ اپنے بہتر کے بواہ پر کنیا مہا ودیالہ کو دان کئے۔

(۲) آریہ سماج بھوانی کے ممبران نہایت شکر گزار ہیں جو کنیا مہا ودیالہ کو اشتہار بھیجتے ہیں اور ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں۔

(۳) مہاشہ ہیرا لال جی ہوشیار باسی کنیاؤں کے لیے جغرافیہ طبعی اور نقشہ بندی کا ہیوگول فلسفہ جانکر لکھتے ہیں۔ الیشور انکے ادیوگ کو سپھل کرے۔

(۴) پشپا ولی اور کھیتی باڑی پر بھی توجہ ہوتی ہے۔ ہماری کنیاؤں نے بہر شمار تو کے آپنے برے بیج بوئے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے بوئے ہوئے پر پھلت ہوتے ہوئے ننھے ننھے پودوں کو کیسی پرسنتا سے کنیائیں دیکھتی ہیں۔ اور جیسے وید دان اپنی دوربین سے جوتش ودیا پرتی ستاروں کی چال کو دیکھتا ہوا مگن ہوتا ہے۔ ویسے ہی ہماری یہ کنیائیں اپنے پودوں کے نوین پتر اور شاکھاؤں کے بڑھنے اور پرپھلت ہونے کو دیکھ رہی ہیں۔ اور جیسے کوئی کنجوس اپنی سالگرہ کو پرتی دن گنتا ہے ویسے ہی یہ کنیائیں اپنے پودوں کے پتر کو پریم پورک گنتی ہیں۔ اور آج درختوں پر نکلے میرے گلاب کو دو ڈوڈی آئی۔ میرے ککڑی کی لتا چھپر پر کیسی پھیل گئی ہے اتیادک اتیادک باتیں پرسپر کرتی رہتی ہیں۔

(۵) اتسب قریب آتا جاتا ہے۔ اس لیے وہ بہدر پرش جو مہا ودیالہ کو تیگر ہی اتھا یت کیا چاہتے ہیں۔ ابھی سے دل توڑ کر کام کریں تو تھوڑے سے اودیوگ سے کام بن سکتا ہے۔

(۶) آشرم میں ابھی تک الماریوں کی ضرورت ہے۔ اسوقت صرف آٹھ الماریاں ہیں۔ فی الماری تین روپیہ لگتے ہیں۔ کوئی داتا بول اٹھے دیو لو؟

اطلاع

ہمارے اخبار کے صفحہ اول پر جو رائے مولراج ایم اے کی اوریات کا اشتہار ہے۔ آئندہ کو ویل کے پتہ سے ملیگی۔ ہتی کا چوک لاہور منیجر ہمیشی اوشد یالہ۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ہمارے ایک دوست کو اپنی کنیا کے لیے ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۵ اور ۱۸ سال کے اندر ہو۔ صحت بدنی عمدہ ہو۔ انٹرنس پاس ہو۔ یا انٹرنس کا امتحان دینے والا ہو۔ قوم چار گھر سیٹھ کھنہ۔ مہرہ ترہ میں سے ہو۔ والدین کی حیثیت اچھی ہو۔ سماجک ممبر ہو۔ لڑکی کی عمر اسوقت قریباً ۱۰ سال کی ہے۔

درخواستیں بہ تصدیق پریسیڈنٹ آریہ سماج متعلقہ بنام منیجر ست دھرم پرچارک آنی چاہیئے۔ مکرر آنکہ لڑکا کنوارا ہو۔

بر کے لیئے کنیا کی ضرورت (۱)

ایک تعلیم یافتہ لڑکی ذات کھتری سرین کے لیے بر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان برادری سرین میں سے ہوں۔ اپنا پورا حال عمر لیاقت گذارہ کے چال چلن وغیرہ کا لکھیں۔

المشتہر۔ رام کھانل انکمٹیکس ڈیپارٹمنٹ سندھ کراچی سندھ

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت (۲)

میرے ایک مترکو اپنی کنیا کے لیے بر کی تلاش ہے۔ لالہ صاحب ویش اگروال ہیں۔ سرکاری اور معقول عہدہ پاس ہوا ہے کی اسامی پر مامور ہیں۔ تاریخ پیدائش کنیا اسوج سدی نوماسی سمت ۱۹۔۔ ہے اور یہاں آریہ کنیا پاٹھشالہ میں چوتھی جماعت میں تعلیم پاتی ہے۔ تندرست ہے۔ لالہ صاحب کا گوت گرگ ہے۔ بر کے لیئے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) عمر مابین ۱۶ و ۲۲ ہو۔ (تاریخ پیدائش سے اطلاع دیں) (۲) خوبصورت اور تندرست ہو کوئی عضو ناقص نہ ہو۔ (۳) تعلیم یافتہ ہو کم سے کم انٹرنس تک تعلیم پائی ہو۔ (۴) آریہ ہو چال چلن نیک سوشیل ہو۔ (۵) وجہ معاش معقول ہو۔

(نوٹ) شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں نیاز مند کے نام آنی چاہییں۔ اور جو کچھ حالات دریافت طلب ہوں۔ نیاز مند سے معلوم کر سکتے ہیں۔

المشتہر سنگھ مہاستال پردھان آریہ سماج راولپنڈی

التماس

اگلے ہفتہ یعنے ۹۔ اگست سے ویلیو پے ایبل ہونگے جن صاحبان کو جواب میں تامل ہو پارسل امانت میں رکھکر تہیہ کرلیویں۔ واپس نہ فرماویں۔ آپکا نیاز مند منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

ملتان میں ایک حیرت انگیز افسوسناک مکروہ ماجرا

آریہ پرش دھیان دیں

تمام آریہ سماجیں اس بات سے پورے طور پر آگاہ ہیں کہ آریہ سماج ملتان شہر آج تک اس گناہ آلودہ ناپاک تعلیم اور زمانہ سازی سے جو اس پرچارکوں کا اعلیٰ مشن اور من مانا تکفیر اصول ہے۔ کنارہ کش اور متنفر رہا ہے۔ اور ان بدعتوں اور آئندہ آنیوالی برائیوں کا جو آنیوالی اولاد کے حق میں زہر قاتل ہے کسی پہلو میں کم نہیں بھاگی نہیں بنا ہے۔ اور بیجا تعصب اور ناواجب طرفداری سے بچا رہا ہے۔ مگر حق کے اظہار اور صداقت کی طرفداری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ اور بحالت حتی الوسع سری ویانند سرستی جی مہاراج کے قرار دادہ بلند اور اصول نمبر ہفتم "سب سے پریتی پوربک دھرم انوسار یتھا یوگ برتنا چاہیئے" کے انوسار ہر ایک کالج میں دلی شردھا ظاہر کیگئی ہے۔ مگر شوک کہ اس آج کی تمام امیدیں برآنے میں وگھن ڈالنے والوں نے دل کھولکر رخنہ اندازی کی یعنے لاہور انارکلی سماج کے چند مہاتما پرش اچانک بغیر کسی قسم کی اطلاع کے تشریف آور ہوئے۔ اور حسب مرضی دھرم کو بالائے طاق رکھکر اور دنیا پرستی کو پرم دھرم قرار دیکر اپنے معمول کے موافق سادھا جک پرشوں میں فساد بغض اور کینہ کی سلگتی ہوئی آگ بھڑکا دیا بلکہ چوگنا بڑھا دیا اور اپنی شہد یا گرم کرکے ٭

الا اے حذر کن از آزو ریا
کہ انجام این ہست رنج و بلا
طمع را سہ حرفست ہر سہ تہی
ازاں نیست مرطامعاں را

(۲) ۲۷۔ جولائے ۱۸۹۵ء کی صبح کو مہاراج لالہ منہراج جی پرنسپل پنڈت راجارام اور لالہ لاجپت رائے جی اس شہر میں تشریف آور ہوئے۔ ان صاحبان کی تشریف آوری اور لکچر وغیرہ دینے کی کوئی اطلاع نہ تھی نہیں معلوم کہ اسمیں کیا راز نہانی کام کر رہا تھا۔ شاید آگے چلکر ناظرین پر بخوبی طور پر منکشف ہو جاویگا۔

(۳) اگلے روز ۲۸۔ جولائے اتوار کو سات بجے سے لیکر تقریباً دس بجے تک سماج مندر میں تقریباً ۱۰۰ آدمی کے مجمع میں بڑے پریم اور آنند سے سندھیا اپاسنا اور ویاکھیان وغیرہ ہوتے رہے۔ مگر یہہ مہاتما پرش شہر میں چندہ برائے ویدک کالج اکٹھا کر رہے تھے۔ اور ابھی مکمل تمام کارروائی سماج ختم نہیں ہونے پائی تھی کہ اسی اثنا میں ماسٹر پر چارک پارٹی کے سرگرم سرتاج یعنے لالہ صاحب لالہ کانشی رام پردھان سماج ہذا اور لالہ چیتن آنند پلیڈر آپ ہی وہاں بڑے کر و فر اور جلال اور شان سے سماج مندر میں آمودار ہوئے۔

(۴) اس سے سندیہہ نہیں۔ کہ یہہ دونوں مہاشے لالہ کانشی رام اور لالہ چیتن آنند بے جا طرفداری اور ناپاک زمانہ سازی کے جو سماج کی بیچینی کا بھاری باعث ہے۔ بالطبع عادی ہو چکے ہیں۔ مگر تاہم ایک کثیر تعداد اور ممبران سماج کو راہ راست اور دھرم انکول چلتا دیکھکر چپ بیٹھے تھے۔ مگر آج یوں دل کا بغض کینہ اور حسد نکالنے اور بیجا شاہی انداز ہند کارروائی کرنے میں کامیاب ہوئے ٭

بترس از دروغ و فریب دریا
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدا

(۵) یوں ہی کہ کارروائی سماج ختم ہوئی تو لالہ صاحب لالہ کانشی رام نے بحیثیت پردھان مجمع کو مطلع کیا۔ کہ آج شام کو مہاتما منہراج جی سندھیا کے پر سماج مندر میں لکچر دینگے۔ اور نیز یہہ بھی ظاہر کیا کہ جس شخص نے ویدک کالج کے واسطے چندہ دینا ہو آج دیدیوے۔

(۶) ناظرین اگر گمبھیر سوچ اور دور اندیشی سے کام لیں گے۔ تو اوشیہ ہی ودت ہو جاویگا کہ انہی صاحبان کی ناجائز کوششوں سے گورودت میموریل فنڈ کا سب کا سب ہی اکثر کیا ہوا نامنظور کا ہوا۔ خوش قسمتی سے اگر لالہ صاحب لالہ منشی رام پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب بیچارے کے یتیم لڑکوں کے گذارہ کا کافی انتظام نہ کرتے تو یہہ تو اپنا دل خوش کر ہی بیٹھے تھے۔

(۷) پیارے ناظرین یہہ ہی وہ ہے۔ جو اس پیچھے شہید آفتاب درخشاں دیدہ گشا

ملک کی بہبودی اور بھلائی کیواسطے قربان ہونیوالے کے واسطے مختلف جگہوں سے اکٹھا کیا گیا۔ اور اب وہ روپیہ سب کا سب تاردوں کے خزانہ کی بنائیں انہیں مہاتماوں کے قبضہ میں مدفون ہے۔

(۸) چونکہ پنڈت گورودت جی مہاراج اسی شہر کے باسی تھے۔ اور انکی الفت ہرایک ممبر کے روم روم میں رچی ہوئی تھی اسلیئے ۲۴ تاریخ ماہ حال کی شام کو ایک انترنگ سبھا منعقد ہوئی اور بالاتفاق رائے ممبران سبھا منظور ہوا کہ ان لاہور سے آئے ہوئے نام نہاد مہاتماوں کو جو فساد کے باعث ہیں سماج مندر میں ویاکھیان دیگر کھلبلی مچانے کی اجازت نہ دیجاوے اور اس بات کے واسطے پردھان صاحب کی سیوا میں نویدن کیا جاوے۔ کہ اس کا کافی انسداد کریں۔ یا گورودت میموریل فنڈ کا ضبط شدہ روپیہ واپس دلادیں۔ مگر سنتا ہی کون تھا۔ "تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو" والی مثال تھی۔ مانا مگر نہ مانا۔

(۱۰) ابھی منتری صاحب نے اس پاس شدہ رائے کو مجمع میں پڑھکر سنایا ہی تھا۔ کہ اتنے میں ماس پرچارک پارٹی کے چند آدمیوں نے ایسے الفاظ کہنے شروع کیئے جو تہذیب اور ادب سے کہیں دور ہیں۔ اور تمسخر ہنسی کرکے۔ نفرتی اور ہتک آمیز باتوں سے کام لیا۔ لیکن پھر بھی انکی سخت بدبودار باتوں پر صبر کیا اور اشتعال طبع مانع افکار وتدبر ہوگیا۔ اور پریم بھاو سے ان کی سیوا میں بار بار نویدن کیا گیا کہ آپ مذکورہ بالا فنڈ کے روپیہ کے بارے میں

لکھیں کرادیں۔ ورنہ کداچت آپ سماج مندر میں ویاکھیان نہیں دے سکتے۔ مگر مانتا ہی کون تھا۔ یہاں تو مطلب ہی سماج میں تفرقہ وفساد اور کینہ ڈالنا تھا اور ڈالدیا

جبکہ مہاتما ہنسراج جی نے اپنی دھیمی اور سریلی مبارک آواز سے صاف طور پر کہدیا کہ اگر ویاکھیان کی اجازت نہیں دیتے تو الگ ہو جاؤ۔ اور نیز لالہ صاحب لالہ لاجپت رائے جی نے صاف لفظوں میں کہا کہ "کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھیگی" ساماجک پرش اس اندھا دھند سبھا شاہی کا ردا پردہ صاف دیں۔

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا

(۱۱) الغرض ان صاحبان نے بمعہ اپنے چند ہمراہیوں کے جو دولت ایک عارضی دولت کے گھمنڈ میں مغرور مادر گھمن ہوئے بیٹھے ہیں (ہمچو ما دیگرے نیست) کئی ایک عدالت کے دعوادی اور دھمکیاں دیں مگر ان سب کی پرواہ نہ کرکے اور ست کو اپنا مکھیہ دھرم سمجھکر ان صاحبان کو جو مبدائے فساد ہیں۔ سماج مندر میں لکچر دینے کی اجازت نہ دی۔ دیگر سماجوں کو ایسی وبائی بیماریوں کو ست دھرم کے ہوتر سوگندھ سے کوسوں دور بھگانا چاہیئے اور خبردار ہو جانا چاہیئے۔ مبادا دونش کی آگنی جابجا پرگٹ نہ ہو جائے۔ جیسا کہ ان نام نہاد مہاتماوں کی دلی خواہش ہے۔

(۱۲) آخرکار ان مہاشیوں نے شہر میں جابجا ویاکھیان دینے شروع کیئے اور دیانند ویدک کالج کے واسطے ٹیپے زور شور

سے اپیل کی۔ ناظرین بھلے پرکار اس نام نہاد دیانند ویدک کالج کی حقیقت سے آگاہ ہیں اور دوسرے اس مضمون سے بھی سادہ ان پرشوں کو مطلع کیا جاویگا۔

(۱۳) اے ملک کے سچے خیرخواہو۔ اگر یہ زخمی کرتا ہے بہو پہ پورا وشواس رکھنیوالو۔ ملک کی بہبودی اور بھلائی چاہنے والو۔ ست پر قربان ہو جانیوالو۔ آپ کرپا کرکے گفلت کی نیند سے اب اٹھو۔ ورنہ کہنا پڑیگا۔
"اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" باقی پھر

آپکا داس
تلسی رام از ملتان شہر

بقیہ
آریہ سماج بھون کا پانچواں
وارشکوتسب
کا ترانت

ہفتہ ھذا کے پرچہ کے صفحہ ۸ سے آگے

۴۔ جولائی کی صبح کو بھجن ہوکر پنڈت رام بھجدت صاحب بی اے کا اپدیش شروع ہوا۔ پنڈت جی نے تمام موجودہ مذاہب سے مخاطب ہوکر سمجھایا کہ حالانکہ تمام مذاہب کے لوگ ایشور کو سروانترجامی دسروگیہ مانتے ہیں۔ مگر وہ سکا یہہ ماننا صرف زبان سے ہے۔ نہ کہ عملی طور پر اور یہہ فرمایا کہ دنیا بھر میں ہر روز ہمارے تجربہ میں آرہا ہے۔ کہ کیا بھائی

گنہگار کیوں نہ ہو۔ اپنے ماتا پیتا اور بھائی یا
جنکو کہ وہ قابل اعتبار اور لائق عزت خیال
کرتا ہے۔ اُنکے سامنے کسی پرکار کا بھی پاپ
نہیں کر سکتا۔ مگر باوجودیکہ ہم ایشور کو سرو ویاپک
سروگیہ مانکر بھی پاپ کرموں کو کرتے ہیں۔
اور ذرا بھی پرماتما کی (جوکہ ہمارا پیتا ہے) اگیا
کا خیال نہیں کرتے۔ اس سے صاف
واضح ہے۔ کہ ہم ایشور کو صرف زبان سے ہی
سرو انتریامی سروگیہ سرو ویاپک ماننے کا
دعویٰ کرتے ہیں۔ واستو میں ہمارا وشواس
ذرا بھی نہیں۔ اگر ہم جیسا کہ مانتے ہیں اُسکو
ویسا ہی عملی طور پر کر دکھائیں۔ تو بھلا کب
ممکن تھا۔ کہ ہم ایک چھوٹے سے چھوٹا
پاپ کرم بھی کرنے کی جرأت کر سکتے۔ اس
اپدیش کا اثر سامعین کے چہروں سے ہی
ظاہر ہوتا تھا۔ اسکے بعد شریمان پنڈت لیکھرام
جی کا عالمانہ لیکچر ہو کر بعدہ بھجنوں کے صبح کی
کارروائی ختم ہوگئی۔

پھر ۲ بجے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی
اور بعدہ مہاتما منشی رام جی کا فاضلانہ لیکچر شروع
ہوا۔ لیکچرار نے ویدک دھرم کی راستی میں
چند منزلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ
جب انسان ان تمام منزلوں کو طے کر کے
آخری منزل پر جا ٹھہرتا ہے۔ تو پھر اسکو
تمام دکھوں سے رہائی ملجاتی ہے۔ سوائے
ویدوں کے کوئی ذریعہ دکھوں سے نجات
کا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپکی لیاقت سے
آریہ سماج کے ممبر خصوصاً و دیگر لوگ عموماً
اچھی طرح سے واقف ہیں۔ اسلیئے زیادہ تعریف
فضول ہے۔ اس لیکچر کے ختم ہونے پر ماسٹر
آتما رام صاحب ہوگیہ سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا

پنجاب نے کھڑے ہو کر آریہ ورت کی موجودہ
اور گزشتہ حالت کا نقشہ کھینچنا شروع کیا
آپنے فرمایا۔ کہ ودیا کی اگنی پرجلت ہوتی
تھی لیکن ایسی بھڑک اٹھی۔ کہ جس نے
ہمارا بل ہماری ودیا ہمارا دھرم اور ہماری
پرتشٹھا غرضیکہ ہمارا سب کچھ راکھ کر دیا۔
بھارت کے ہونہار بچے بجائے اس کے
کہ اس بھڑکی ہوئی آگ کو بجھاتے اور
آئندہ نسلوں کو اسکے خوف سے بچانے
کی کوشش کرتے۔ الٹا رہی سہی دھرم اور
دھرم پستکوں پر راکھ ڈالنی شروع
کر دی۔ جسکا نتیجہ آج آریہ سنتان بھگت
رہی ہے۔ سورگ بھومی کی بربادی کا
حال اس خوبی سے بیان کیا گیا کہ لائق
لیکچرار کا ایک ایک لفظ سنگدلوں کے دلوں پر
بھی چوٹ پر چوٹ لگاتا تھا۔ گزشتہ راجپوت
بہادروں اور مہاتماؤں اور دھرم پر جان قربان
کرنیوالوں کا ذکر کرتے ہوئے فصیح لیکچرار
نے بہت کی خشک ۔۔ آنکھوں میں
پانی جاری کر دیا۔ آریہ ورت کا دکھڑا
روتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ یہ وہی دیش
ہے۔ کہ جس دیش کی فلاسفی اور صنعت و
حرفت و دیگر ودیاؤں کو دیکھ کر انیہ دیشی
سر جھکایا کرتے تھے۔ آج جسکے باشندے
غیروں کے محتاج ہو کر بھوکھ سے مر رہے
ہیں۔ جرمن مصر یونان اور عرب آئرلینڈ
ایران وغیرہ وغیرہ ملکوں نے اسی آریہ ورت
کی گود میں پرورش پائی تھی۔ جنکے بچے
آج کالے اور ہندو اور نیم وحشی کی بدی
نیکر نفرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں
مغربی تعلیم اگر کچھ ناز کرتی ہے۔ اور

شیخی بگھارتی ہے۔ تو یہی آریہ ورت کی
عنایت کردہ نعمتوں پر۔ انہوں نے اثبات
کو بھی تواریخی شہادتوں اور آریہ گرنتھوں
سے پایہ ثبوت تک پہونچایا۔ کہ تمام علموں
اور کاریگریوں کے موجد آریہ لوگ ہی ہوئے
ہیں۔ اور ساتھ ہی انکے بڑے نامی اور گرامی
انگریزوں کی شہادتوں کو بھی پیش کیا۔ آپ کا
ایک ایک لفظ بھی بلا ثبوت نہ تھا۔ لیکچرار
کی فصاحت و بلاغت کا بڑا بھاری ثبوت
سامعین کا اسقدر انبوہ برابر دو گھنٹہ تک
بے حس و حرکت جمے رہنا ہی کافی ہے۔ اخیر میں
آپنے ویدوں کی عظمت و فضیلت آریہ سماج
اور اسکے بانی مبانی سری سوامی دیانند
سرسوتی جی مہاراج کے کاموں اور آنکے
پر اپکاروں کا ذکر کرتے ہوئے آنکی بابت
پر تحقیق انگریزوں کی رائے کو پیش کر کے
وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کی۔ جسکا نتیجہ یہ
ہوا۔ کہ تقریباً مبلغ چار سو پچیس روپیہ وید پرچار
فنڈ و کنیا مہاودیالہ جالندھر و دیانند ہائی سکول
لاہور اور یتیم خانہ کے لیئے نقد اور وعدہ ہوا۔
چنانچہ ۹۰ روپیہ بحوالہ پردھان آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب بھیجے گئے۔ اور امید ہے کہ بقایا جلدی
وصول کر کے ارسال کیا جاویگا۔ اخیر میں مہاتما
منشی رام جی نے آریہ سماج کے اصولوں
کی تشریح کرتے ہوئے حاضرین سے کہا کہ آپنے
تین روز تک آریہ سماج کے جلسہ میں شامل
ہو کر مختلف قسم کی تقریروں کو سنا ہے۔ اسلیئے
مناسب ہے۔ کہ آپ کو جو کچھ معلوم ہوا ہے۔ اسکو
گرہن کر کے سچے دل سے اُنکے پالن کرنے کی
کوشش کریں۔ اور نہایت موثر الفاظ میں کہا
کہ آپکے سامنے ہر ایک نے یتھاشکت دان دیا ہے

اپنے میں صرف آپ سے ایک بات کیواسطے
درخواست کرتا ہوں - اور وہ یہ ہے کہ آپ
سب جو صاحب کہ اپنے تئیں دیکھتے ہیں - اُس
بس کے چھوٹنے کی آزادی سے پڑھا کریں
اس مختصر پرچار و بھرتی تقریر سننے سامعین
کے دلوں پر زبردست جوش لگا دی - کہ جسکا
نتیجہ آخر کل معلوم ہوتا ہے - آپکے بیٹھنے پر
محمدی سماج نے ویدک دھرم پرچاران شا -
اور اسکا پرچار کرنے والے مہاتماؤں کا شکریہ
ادا کیا - کہ جنہوں نے سخت گرمیوں میں شہر
کئی دنوں کی تکالیف و سختیاں برداشت
کرتے ہوئے اسقدر دور دراز سفر کر کے یہاں
اپنے منوہر ویاکھیانوں اور جادو بھری تقریروں
سے آریہ سماج کے ممبروں کو خصوصاً اور دیگر
نگر نواسیوں کو عموماً ممنون و مشکور کیا - اور شہر
کے وہ لوگ جنہوں نے اپنی تشریف آوری
سے جلسہ کو رونق بخشی - وہ بھی ہمارے
شکریہ کے مستحق ہیں - بعد ازاں آرتی ہو کر
کارروائی جلسہ سماپت ہوئی -

اس جلسہ کا جلسہ ہائے گذشتہ سنوات کی
نسبت کئی درجہ بڑھ چڑھ کر کامیابی کیساتھ
سماپت ہونا شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کے اوپدیشکوں اور پرچارکوں کے
حسن انتظام کا ایک عمدہ نتیجہ ہے -

راقم | ناتھ گورو دیال
| سکرٹری آریہ سماج

سری نگر کشمیر

مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک - لیجئے
کرپا کر کے اس پرچہ کو ضرور مفصل طور پر اپنے
اخبار میں شایع کریں -

آریہ سماج سری نگر کشمیر میں آریہ دھرم پرچار
آزادی سے ہونا باوجود مخالفت کہاں تک
ممکن تھا - گو سورج کے پرکاش کو کوئی شے
تیرہ نہیں کر سکتی - ویسے ہی وید روپی پرکاش
کے مقابل میں کوئی مستور وقعت نہیں رکھتی
آریہ سماج باوجود کئی وجوہات کے جنکی تشریح
ہم کرنا نہیں چاہتے ہیں - اپنا مشن کرنے کے
ناقابل تھا - پہلی مذہبی سبھا پنجاب کی طرف
سے بھی گاہ بگاہ اوپدیشک آتے رہے - لیکن
افسوس اس ننھے سے پودے کی جسکو ہر طرف
کے حملہ یا مخالفین سے حفاظت کی ضرورت
تھی اچھی نہ کر سکے - خیر دیر آید درست آید
دھیرج وان پرش اپنی کمزوریوں کو نہیں دیکھتے
اور ایشور بھگت کرم کو کئے ہی جاتے ہیں -
اسی طرح اس سماج کے لائق ممبر اس پودے
کی آئندہ امیدوں کو مدنظر رکھ کر ہمت
نہیں ہارتے - اور اکثر اوقات اپنے
فرائض ادا کرتے رہے - سوامی برہمچاری نتیانند
اور وشیشر آنند جی کا سنہ ۱۹۰۵ء میں یہاں آنا
اور پھر ناکامیاب جانا گو سماج کے لئے بہت
کچھ مایوسی ظاہر کرتا تھا - لیکن ہنس
دیالو پتا نے اپنے گیان بھنڈار سے
ہمارے مہت ارتھ پر پردہ بیشتر ہی کر رکھا
تھا - چنانچہ ۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء کو برہمچاری
برہمانند جی مظفر آباد سماج سے ہوتے ہوئے
یہاں آن پہنچے - یہاں کا سماج مندر
ایک بہت چھوٹا سا مکان یعنی چوبارہ واقعہ
امیرا کدل ہے جسمیں قریباً زیادہ سے زیادہ
چالیس آدمی آ سکتے ہیں - وہ بھی کرایہ پر
نہ کوئی شخص مکان بجز حصول اجازت سری

سرکار والا تیار نہیں کر سکتا - اور عام پرچار کی
اجازت حاصل نہ تھی - اسواسطے انترنگ سبھا
کیگئی - جسمیں بصلاح ممبران سبھا یہ تجویز
قرار پائی - کہ دوبارہ حصول اجازت پرچار
ایک ڈیپوٹیشن سماج کا بخدمت حضور سرکار
والا جاوے - اور استدعا حصول اجازت
کی جاوے - چنانچہ زیر اہتمام لالہ گوکل چند جی ایڈیٹر
ڈاکخانجات معہ ایک درخواست سری حضور
مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجی
گئی - وہ درخواست معہ حکم مبارک ذیل میں درج
ہے -

غریب پرور سلامت - گذارش کمترینوں کی
یہ ہے - کہ عرصہ تین سال سے حضور کی کرپا دریا
سے حضور کے سایہ کے نیچے آریہ سماج ایک علیحدہ
مکان میں قایم کر کے اپنے فرائض دھرم کے
بجا لا رہے ہیں - اور ایشور کا دھنیاواد کر رہے
ہیں - اب اتفاق سے ہمارے اوپدیشک کرپا
کر کے اسجگہ تشریف لائے ہیں - مگر بسبب نہ
ہونے مکان کے ہم اپنے مدعا کو نہیں پہنچ سکتے
لہذا دست بستہ پرارتھنا کرتے ہیں کہ کرپا کر کے
حضوری باغ یا کسی دوسری جگہ میں سوامی جی کا اوپدیش
سننے کے لئے اسی طرح جس طرح کہ حضور والا نے دیگر مذاہب
کو اجازت دے رکھی ہے - کمترینوں کو بھی اجازت فرمائی
جاوے - تاکہ سرکار والا کی جان و مال کو دعا دیتے ہوئے
اپنے مدعا کو پہنچیں - زیادہ حد ادب المرقوم ۸ اگست
عرضی فدویان ممبران آریہ سماج سری نگر

از پیشگاہ سرکار والا حکمنامہ بنام
گورنر کشمیر

در مکانات سرکاری کدام فرقہ خواہ آریہ سماج
باشند خواہ سناتن یا اہل اسلام اجازت نیست
مگر در پریڈ و باغات اختیار است - جائیکہ

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پبلیشر مالک کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

دہرم پرچار

نہ ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی سوتی ہے۔ جواب اسے جاگتے ہوئے شرم (لجیا) معلوم ہوتی ہے۔ کہاں وہ رشی مُنیوں کا ایک زمانہ اور کہاں اُنکی موجودہ اولاد کی یہ بُری گت ترا ہ مان ترا ہ مان۔

پیارے بھائیو عرصہ ۲۴۹۰ سال کا گزرا جبکہ مہاراجہ جودہشٹر کا چکرورتی راج دہرم پرتھوی میں موجود تھا۔ اُسوقت کوئی مسلمان کوئی عیسائی کوئی بودہ کوئی جین اِس بھارت ورش میں موجود نہ تھا۔ بلکہ کہیں سارے سنسار میں بھی اُنکا پتہ نہ تھا۔ ساری کی ساری پرجا ویدک دہرم اور شاستر وکت کرم میں مصروف تھی۔ اُسکے صدہا سال بعد جب اودیا کے سبب ناکس شراب پرچار آدک اس ملک میں ٹہنے لگا تب عرصہ ۲۴۹۰ سال کا گذرتا ہے۔ کہ علاقہ نیپال میں ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جوکہ ناستک تھا بودہ مت چلایا۔ راج کا زور بھی ساتھ تھا اور اُنکی اپج سے بہت سے پیٹ پالک برہمن اُسکے ساتھ ہوگئے جسنے بدہ مت سارے ہندوستان میں پھیل گیا یہانتک کہ کشمیر۔ قنوج کے سوائے کوئی شہر ہندوستان میں ایسا نہ رہا۔ جو بودہ نہ ہوگیا۔ جب بہ مت بہت بڑہگیا۔ اور لوگ وید دہرم سے پتت ہوئے۔ یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے۔ تب تقریباً دو ہزار برس گزرے۔ کہ ایک مہاتما شنکر سوامی (جسے لوگ شنکر آچارج بھی کہتے ہیں) نے کمرہمت باندہی۔ اور شستروں کو ساتھ لے بودہوں سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا۔ بھلا ناستک لوگوں کے دلایل اور یکتیاں وید اور شاستر کے جاننے والے کا سامنے کیا اثر کرسکتی ہیں؟ اس مہاتما شنکر سوامی نے بدہ مت والوں کو بذریعہ شاستر ارتھ کے ویدک دہرم میں واپس کیا۔ چونکہ اسکے بعد مسلمانوں عیسائیوں کی بھارت ورش میں آ ورود ہوجانے کے باعث ایک معقول تعداد ہندو دہرم کے آدمیوں کا ان مذہبوں میں پرویش ہوگیا۔ اور کسی نے انکے واپس کرنیکی کوشش نہ کی۔ اسلیئے ہم نے اپنی قوم کو نیند غفلت سے جگانے کے لیئے ایک ٹریکٹ "دہرم پرچار" قریباً دس ہزار چھاپا ہے۔ جسکا حجم ۱۶ صفحہ پیمانہ ۴/۱ ۳۰×۲۰ عمدہ ڈمی کاغذ پر ہے۔ قوم کے ہمدردوں کے لیئے یہ بہت سستا ٹریکٹ مفت تقسیم کرنیکے لیئے ایک عمدہ ذریعہ ہے قیمت ایک پیسہ فیصدی ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن علاوہ روپیہ فیصدی کے حساب دیا جاویگا۔

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جالندہر شہر

اخبار ست دہرم پرچارک
اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبارہ میں یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں۔ مگر معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریباً پانچسو ہے۔ اور حجم ۱۶ صفحہ تقطیع ۱۱×۹ عمدہ ڈمی کاغذ ڈمی کاغذ جسمیں مضامین متعلق ویدک دہرم سائنس یوگیہ پرشوں کی سوانح عمریاں۔ مختلف اقسام کی خبریں درج ہوتی ہیں ہر ہفتہ بروز سہ شنبہ دفتر جالندہر شہر سے شایع ہوتا ہی اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون نہیں فرمایا۔ مضمون اور تعداد کا ثبوت ہماری صداقت کے لیئے پرچہ نمونہ سے جو درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا۔ اور ڈاکخانہ شہر جالندہر سے ہوسکتا ہے۔

نہیں نہیں یہ ہماری ہی کوتاہی ہے۔ کہ ہماری طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں ابھی درخواست کی کوئی درخواست بغرض حصول اُنکے اشتہارات کے نہیں کیگئی لیکن اب ہم درخواست ہذا آپکی سیوا میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور ملتمس ہیں۔ کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے اخبار میں شایع کراکر فایدہ اوٹھاویں۔ اور ہمکو ممنون فرماویں۔ نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہوتا ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
یکسال	؏	؏	؏
چھماہ	؏	؏	لعہ
تین ماہ	؏	لعہ	لعہ

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اُسکی اجرت صفحہ کی حساب سے حسب معمول لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا۔ اُسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا۔ اسکے لیئے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہوسکتا ہے

(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کی رو سے لیجاویگی۔ اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرانے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے۔ کہ جنکا مضمون مفتہ وار یا ماہی کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا۔ یا جو اشتہار سہ ماہی سے کم میعاد

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میں میڈیکل کالج کے پروفیسر نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندھ۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ [illegible] سنہری سرمہ۔ فی تولہ ۱۰ روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کرتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہار سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پرتیم سیانگھ اوڈمپیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اوڈمپیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص امراض ذیل کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھندھ۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً دکھنے آنا کہتے ہیں۔ ضعف کمزوری نظر۔ ناخن۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور رگوں سے پیدا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر وی ایچ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ ۱۸۹۵ء

(۲) خاکسار نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے شخص سمی [illegible] سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے چھ میل ہے۔ استعمال کے لیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجوبہ اسکے لیئے کافی ہے۔ کہ ایک اور آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھ سے آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی جس سے پوچھا گیا کہ کاہن سنگھ راضی ہے۔ تو اُسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ۶۰ سال کی ہے اس کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب بالکل تندرست ہے۔ راقم کرنیل والٹر الف پھیری صاحب بہادر کرنیل ریاست فرید کوٹ۔ ۱۰ جون ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اُسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر صاحب کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۱۸ | مطبوعہ ۲۶ ساون سنہ ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۹ اگست سنہ ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

بھجن

شیام کلیان
(یا بھے انکول)

دھن دھن پار برہم بدھاتا
دھن دھن تم دھن شکتی تمہاری
دھن کرپا سندھو پتو ماتا
تو شرناگت گہے کرپا ندھ
دکھ کلیش رہنے نہیں پاتا

پورن پرش ابھے نش کامی
اجر امر جگ پاون سوامی
پار برہم پرماتم، پورن
تربھون ناتھ اناتھن ناتھا

جگناتھ جگدیش جگد گورو
تو ہی جگت جن کا ہے داتا
تو ہی اٹل انت دیا سے
ودیا سندھو بدھی بدھاتا

نام تیرا ہری ہو بھے بھنجن
بگھن بناشن سج جن رنجن
جگت کارن بل بدھی بدھاتا
نردھن دھن نربل بل داتا

تمکو پا کے امر ہو جاویں
کنتی کے پر بھو تم ہو داتا
کس مکھ سے میں وپا کروں برنن
میں ہوں تجھ تم اپار بدھاتا
ٹھاکر چرن کمل کو داسا
ہے جگ سوامی ہے جگوتا

ایڈیٹوریل نوٹس

استری سکھشا کے راستے میں بڑی بھاری رکاوٹ بال بواہ (شادی صغر سنی) ہے۔ دیش کے مختلف حصوں کی کنیا پاٹشالاؤں سے یہی صدا آتی ہے۔ کہ ہندو لڑکیاں جب ابتدائی تعلیم پاکر کچھ سمجھدار ہو جاتی ہیں۔ اور اعلیٰ اور پاک اصولوں کو اپنے اندر جذب کرنیکے لائق بنتی ہیں۔ اسوقت بال بواہ کی رسم انکی آئیندہ ترقی کی سد راہ ہوتی ہے۔ اخبار انڈیا کی جولائی سنہ ۹۵ء کی اشاعت میں ایک مضمون نکلا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شہر بمبئی میں ملتفت پواتا استریوں کی تعلیم کے لیئے مشہور ہوگیا ہے۔ ایک عیسائی لیڈی نے خاص طور پر ایک مدرسہ جاری کر رکھا ہے۔ جسمیں اسوقت پچاس پواتا استریاں تعلیم پاتی ہیں۔ یقیناً ہر ایک جگہ جہاں کہ استری سکھشا کا کچھ بھی چرچا ہے محسوس ہوتی ہوگی اور اسکے رفع کرنیکی کچھ نہ کچھ تدابیر استری شکشا کے حامی سوچتے ہونگے۔ اگر گزشتہ دس سالوں کا استری شکشا سمبندی اتہاس جمع کیا جاوے۔ تو غالباً یہہ نتیجہ نکالنا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ کہ زمانہ موجودہ میں ہمارے دیش کے تعلیم یافتہ سجنوں کی طبیعت کا میلان استری شکشا کے حق میں ہو چلا ہے۔ لیکن افسوس کہ اسکے ساتھ استریوں نے تعلیم میں اسقدر ترقی نہیں کی جسقدر کہ امید کیجاتی تھی اس ناکامیابی کی وجوہات میں سب سے پہلا درجہ بال بواہ کو ملنا چاہیئے جیسا کہ جالندھر آریہ کنیا پاٹشالا کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ کنیا پاٹشالاؤں کے پربندہ کرتا۔ اگر ہار مانتے ہیں تو بال بواہ کے سامنے جن پتریوں کو سالوں کی محنت کے بعد دھرم اور اخلاق کی باتیں سمجھنے کے لائق بنایا۔ ایک بے معنے رسم انکی آئیندہ ترقی کو بند کرکے پربندہ کرتاؤں کی امید پر پانی پھیر دیتی ہے۔

پھر ایسی ناامیدی کی حالت میں کرنا کیا چاہیئے اسمیں شبہ نہیں کہ بال بواہ کے خطرناک نتایج سے ہمارے تعلیم یافتہ بھائی عموماً واقف ہو چلے ہیں۔ اور ان سے تنگ گھبرائے ہوئے ہیں لیکن جس انداز سے کہ بال بواہ کے دور کرنے میں اسوقت کوشش ہو رہی ہے۔ اس سے امید نہیں پڑتی۔ کہ آئیندہ ایک صدی تک ہندو سوسائی اس زہریلی رسم کو قطعی بند کرنے میں کامیاب ہوسکے جبتک آریہ سماج کے سماسد میں بھی کوئی برلا ہی اصولوں کا پکا ایسا نکلتا ہے۔ جو کہ اپنی سنتان کا بواہ ٹھیک مناسب عمر میں کرے۔ تب ہندو سوسائی کے بیس کروڑ آدمیوں میں برہمچریہ آشرم کے پرچار کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ پھر کیا ہمارے پاس اس رکاوٹ کو دور کرنیکے لیئے کوئی خاص سامان موجود نہیں ہیں۔ ہماری رائے میں کوئی مرض بھی لا علاج نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ پورشارتھ سے کام کیا جاوے۔ آریہ کنیا پاٹشالا جالندھر کے قائم ہونیکے وقت

اسی وقت کو مدنظر رکھکر ایک کلاس
خاص بواہتا ستریوں کے لیئے کھولی
گئی تھی۔ جسمیں طالب علموں کی تعداد ستائیس
بیس کے لگ بھگ پہنچ چکی تھی۔ لیکن افسوس
کہ کچھ عرصہ کے بعد ہی اس کلاس میں طالبعلموں
کا آنا بند ہوگیا۔ بواہتا ستریاں کنواری
کنیاؤں کی طرح اپنا سارا سمے تعلیم کے لیئے نہیں
دے سکتیں۔ لیکن اگر انکی فرصت کا لحاظ
رکھکر انکے لیئے خاص شکشا کا پربندھ کیا جاوے
اور ساتھ ہی ایسے پربندھ کا انتظام صرف عورتوں کے
ہاتھوں میں ہے۔ تو امید ہو سکتی ہے۔ کہ
باوجود بال بواہ کی چوٹوں کے بھی ہم اپنی
بہنوں کو کسی حد تک ودیا کے بھوشن سے
بھوشت کر سکیں۔ ہم اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں
کے پربندھ کرتاؤں کی توجہ اس ضرورت
طرف بڑے زور سے کھینچتے ہیں۔ اور انسے
التماس کرتے ہیں۔ کہ ہمارے نویدن پر
غور کرکے اپنے لوکل حالات کے مطابق
بواہتا استریوں کی تعلیم کا ضرور پربندھ
کریں۔

انگلستان کے اخباروں میں مسٹر
ایچ فیلڈنگ صاحب نے ملک برہما کی
عورتوں کا بیان کرتے ہوئے انکی حالت
کو کل دنیا کی عورتوں کی حالت پر ترجیح
دی ہے۔ مسٹر فیلڈنگ فرماتے ہیں۔ کہ
اس ملک میں عورتوں کے حقوق مردوں
کے بالکل برابر ہیں۔ وراثت پدری میں
انہیں حصہ ملتا ہے۔ اپنی جائیداد کی وے
مالک کامل ہوتی ہیں۔ کسی پیشے یا حرفے کی
پیروی سے انہیں روکا نہیں جاتا۔ لیکن
باوجود اسقدر آزادی کے وے اپنی خانہ داری
کے فرائض کو بڑی محبت سے ادا کرتی ہیں۔ گو
قانون طلاق کا اس ملک میں جاری ہے
تاہم اولاد پیدا ہونے کے بعد کبھی طلاق
سنا تک نہیں گیا۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ
ہر ایک کی تباہی کے زیادہ تر کارن صرف
دو ہی ہوا کرتے ہیں۔ (۱) افلاس (۲)
غلامی۔ منوجی مہاراج فرماتے ہیں
"کونسا پاپ ہے جو کہ مفلس آدمی نہیں
کرتا۔" لیکن غلامی سب سے بڑھکر پاپ پیدا کرنے
کا کارن ہے۔ مالک خواہ کیسا ہی نیک مزاج
اور منصف کیوں نہ ہو۔ غلام کی حالت پھر بھی غلامی
ہی ہے۔ اسے پھر بھی اپنے مالک پر یقین
نہیں آتا۔ اور پھر اگر آقا ظالم ہو جیسا کہ
اکثر ہوتا ہے۔ تو پھر غلام ہر ایک پاپ کو
انکے ظلم سے بچنے کے لیئے جائز سمجھتا ہے۔
جن قوموں میں ستری جاتی کو غلام بنایا
گیا۔ وہاں نہ کیول استریوں میں ہی پاپ
کی ترقی ہوئی۔ بلکہ انکے گربھ کے ذریعہ
سے پرش جاتی انسے بڑھکر دکھ ساگر میں
ڈوب گئی۔ بھارت ستان آزادی کے
لیئے کیوں سر ہی دھنتی رہیگی۔ جب تک
کہ اسکا آدھا انگ جہالت اور غلامی کے
فالج نے ناکارہ اور دکھدائی کر رکھا ہے۔

تقلید کسی حد تک انسان کا ایک خاصہ
ہے۔ بچپن میں اسکا بڑا بھاری زور ہوتا ہے
اندھی تقلید کا وہی زمانہ ہے۔ اسکے بعد جیوں
جیوں بالک سمجھدار ہوتا جاتا ہے۔ گیان اسکا
بڑھتا جاتا ہے۔ تیوں تیوں وہ اندھی تقلید کو
چھوڑتا جاتا ہے۔ لیکن جب یوا اور پورن
اوستھا کو بھوگ کر سادھارن منش اندریوں کو
تھکا کر من کو بھی درشٹ کر دیتا ہے۔ تو پھر
از سر نو بچپن کے زمانہ میں قدم رکھتا ہے
ایسے ہی پرشوں کو پیر نابالغ کا خطاب ملا
کرتا ہے۔ ہماری ابھاگن قوم کو بھی اسوقت
پیر نابالغ کا خطاب ملا ہوا ہے۔ یوا اور
پورنتا کو بھوگ اپنے دشکرموں کی بدولت
بڑھاپے میں اپنے پھر بچپن کی عادت اختیار
کر لی۔ اسلیئے ہماری قوم میں اسوقت اندھی
تقلید کا مرض گھر کر رہا ہے۔ نئی روشنی کے
آدمی گوشت خوریاں آن پہونچے ہیں
بٹن چاپ کو ہی تہذیب سمجھ لیا۔ کوٹ
پتلون کی وہ نقل کی کہ آیندہ شاید جن
فیشن کی بیہودہ رسموں سے صاحبان انگریز
تنگ آرہے ہیں۔ انہیں ہم نے بلا وجہ اپنا
دستور العمل بنا لیا۔ آب و ہوا اور طرز معاشرت
کے اختلاف کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔
چنانچہ ان بہت سی نئی عادتوں میں سے جو
ہم نے اپنی فاتح قوم سے سیکھی۔ اشتہار دینے
کی عادت ہے۔ روئی کے اشتہار سوئی کے
اشتہار۔ گھڑیوں کے اشتہار۔ جوتوں کے
اشتہار۔ بواہ کے اشتہار۔ اور سب سے
بڑھکر دوائیوں کے اشتہارات سے اخبارات
کے کالم کے کالم سیاہ دکھائی دیتے ہیں۔
شاید کبھی کوئی زمانہ ایسا آجاوے۔ کہ ہم اشتہاروں
کے شوق میں انگریزوں کے بھی کان کترنے لگیں
اور بلا اشتہار کے کھانا پینا بھی بند کر دیویں
اسمیں شک نہیں کہ اشتہار کسی حد تک
درست ہے۔ پرانے زمانے میں گپت دان کی
اعلی عادت کا یہاں تک اثر ہوا
تھا کہ خود غرضی میں پھنسکر لوگوں نے علم ہنر

ہم کو چھپانا شروع کر دیا تھا۔ لیکن کس کو خبر تھی کہ اس اشتہار بازی کا یہاں تک اثر پڑیگا۔ کہ آریہ سماج سی سرشتے بھی اپنے تعلق رکھنے کا فخر کرنیوالے بھی یہ خیال نہیں نہ دیکھیں گے۔ جب تک کہ آسے چار اخبار وغیں مشتہر نہ کرلیں۔

جہاں ہم یہاں اشتہار بازی کی لہر میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ وہاں یہہ معلوم کرنا خالی از لطف نہ ہوگا۔ کہ اشتہار بازی کے موجد قوموں کے دیانتدار اشخاص اسکی نسبت اسوقت کیا خیال رکھتے ہیں۔ انیسویں صدی ایک مشہور انگریزی رسالہ ہے جسمیں لکھنے کا فخر صرف بڑے مدبر اور عالم لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ اسکی جون گزشتہ کی اشاعت میں مسٹر رچارڈسن ایونس صاحب نے اشتہار بازی کو زمانہ حال کی ایک دبا بتلا کر صاف الفاظ میں کہا ہے۔ کہ اشتہار لگاتے لگاتے لوگوں نے قدرتی نظاروں تک کا ناش کر دیا ہے۔ اس مضمون کے علاوہ عموماً دیگر دانشمند بزرگوں کا خیال ہے۔ کہ اشتہار بازی نے اسقدر گھوڑ دوڑ ترقی کی ہے۔ کہ نیک و بد میں تمیز کرنے کا کوئی اچھا ذریعہ ہی نہیں رہا ہے۔ ہمارے اپنے تجربہ میں بعض اشتہارات بالکل دھوکھے سے پُر ثابت ہوئے ہیں لیکن باینہمہ اشتہار بازی کا بازار اُسی طرح گرم ہے۔ اور ایسے سادے لوگ بھی موجود ہیں جو کہ آئے دن نئے دھوکھوں میں پھنستے ہیں ہم نہیں کہتے کہ اشتہار دینا بُرا ہے۔ لیکن جو مرتبہ کہ اشتہار بازی ہمارے ملک میں اسوقت حاصل کر رہی ہے۔ وہ نہایت ہی خطرناک ہے۔

ڈاکٹر پرمانند جی سکرٹری آریہ سماج لاہور کی کمزوری کا ذکر ۵۔ جولائی کے پرچہ میں کرتے ہوئے ہم نے لکھا تھا۔ "لیکن افسوس کہ ڈاکٹر پرمانند کی نسبت آریہ پتر کا نے ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔" اسپر ہمعصر آریہ پتر کا نے ہماری غلطی اپنے ۱۳۔ جولائی کے ایڈیٹوریل کالم میں جتلا کر الزام دیا ہے کہ غالباً ہم نے اپنے ہمعصر کے ۲۹۔ جون کے پرچہ کو نہیں پڑھا۔ واقعی بات یہہ ہے۔ کہ ہم نے اپنا نوٹ ۲۶۔ جون کو گجرات میں لکھکر اسسٹنٹ منیجر کے حوالہ کیا تھا جو کہ ہمارے ہمراہ تھے۔ کیونکہ ہم نے ڈاکٹر صاحب کے تیاگے دیہانت ہونے اور اس اوبڑک کارروائی کی خبر ۲۲۔ جون کو وزیر آباد میں سُنی تھی لیکن نوٹ ہمارا ۵۔ جولائی کے پرچہ میں نکلا۔ ہم اس غلطی کے لیئے اپنے ہمعصر سے معافی مانگتے ہیں۔

اسمعٰیلے کا ذکر کرتے ہوئے ہم یہہ بھی ظاہر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ لاہور جانے پر چند دوستوں کی زبانی یہہ بھی معلوم ہوا۔ کہ ڈاکٹر پرمانند جی نے بہت سی مخالفت برداشت کر کے بھی کچھہ اور اوبڑک کارروائیوں سے اُسی موقعہ پر پرہیز کیا تھا۔ لیکن جب تک کہ خود ڈاکٹر صاحب یا اور کوئی سجن جو اُسوقت موجود تھے۔ مفصل حالات لکھکر ہمارے پاس نہ بھیجیں۔ ہم اپنی رائے بدلنے کے لیئے کافی وجوہ نہیں سمجھتے۔ البتہ اگر واقعات معلوم ہونے پر ہمیں دکھائی دیا کہ ہم نے غلطی سے بڑھکر ڈاکٹر صاحب کی نسبت غیر معمولی سخت الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ تو ہم اُنسے معافی مانگنے کے لیئے تیار ہونگے۔

یورپین تہذیب کا ایک بڑا نتیجہ نمائش گاہیں ہیں۔ یورپین قومیں ہر ایک چیز کا پرچار بذریعہ نمائشی میلوں کے کرتی ہیں لنڈن اور پیرس کی نمائشوں کی تقلید میں ہی ہندوستان میں بھی کلکتہ کی نمائش ہوئی تھی۔ اور اسکے بعد ہر ایک چھوٹے بڑے شہر میں ہر سال کوئی نہ کوئی نمائش کا میلہ ہوتا رہتا ہے۔ نمائش اسپاں۔ نمائش مویشیاں نمائش صنعت و حرفت۔ نمائش زراعت غرضیکہ کسی قسم کی مادی چیز نہ ہوگی جسکی نمائش کبھی نہ کبھی وقت پیش ہو چکی ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ یہہ نمائشیں تجارت کی ترقی میں ایک جذبہ اعظم کا کام دیتی ہیں۔ میلے میں جانیوالے لوگ ہر ایک قسم کی مادی ترقی کی نسبت ایسی نمائشوں سے نئے نئے خیالات لاتے ہیں۔ اُنکے تجربے کا دائرہ بڑھتا ہے جس سے جسمانی آسائش کے سامان بہم پہونچانے میں وے ترقی کر سکتے ہیں۔ ان موقعوں پر مقابلہ بہت بڑا کام کرتا ہے۔ ایک کی محنت سے دوسرا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ لہذا مادی ترقی کے لیئے مادی چیزوں کی نمائش اور باہمی مقابلہ بڑا ہی ضروری ہے۔ لیکن ہر ایک کام اپنے ٹھیک موقعہ پر ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مادی چیزوں کو ہم اپنے حواسوں سے محسوس کر سکتے ہیں۔ اور اسلیئے انکی نمائش بھی مناسب ہے لیکن کوئی دنیا تک ہی نمائش کی حد ہو یا [illegible]

دنیا کے دروازے میں قدم رکھتے ہی نمائش لو
مقابلے کی پوشاک کو اتارنے کی ضرورت
پڑتی ہے۔ لیکن جدوجہد میں مشغول۔ مادی
ترقی کے گھمنڈ میں مخمور یورپین قوموں نے
آج تک جگت میں بھی مقابلے اور نمائشوں سے
کام کرنا چاہا۔ شہر شکاگو (ممالک متحدہ امریکہ) کی
مذہبی کانفرنس اسی سپرٹ کا نتیجہ تھی۔ کہا جاتا ہے
کہ اس کانفرنس کے باعث امریکہ میں ویدانت
کی ایکتا اور جین مت کا بہت کچھ پرچار ہوا
یہہ بھی اخباروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدک
دھرم کے لیے بھی آندولن کرنے کی رُچی امریکہ نواسیوں
میں پیدا ہوئی ہم نے امریکہ کے اخبار اور
اُنکے اقتباس ہندوستانی اخباروں میں بھی
پڑھے۔ لیکن جہاں تک ہم نے غور کیا یہہ
انوکھی دلچسپی جو کہ امریکہ نواسی ویدک دھرم کے
دشہ میں ظاہر کر رہے ہیں۔ کچھ گہری نہیں ہے
امریکہ ہر ایک نئے خیال کی نسبت واہ واہ کرنے
اور شور مچانے کے لیے تیار ہے لیکن سرب
شکتیمان ڈالر (امریکن سکہ) اب تک اُنپر حکومت
کر رہا ہے۔ مادی جدوجہد اُنکو موقعہ نہیں دیتی
کہ وے زندگی اور موت کے مشکل سوالوں پر
اس طرح غور کر سکیں۔ جو کہ ایسے گمبھیر سوالات
کے لیے ضروری ہے۔ اور اُنہیں سے بھی
جو لوگ الیاد (؟) پرچار کرنے کا مادہ رکھتے ہیں۔
وے اس نمائش میں شامل تک نہیں ہوتے۔ آج تک
دنیا کو نمائش سے ہمیشہ نقصان پہونچا ہے۔ نمائش
میں مقابلہ ہوتا ہے۔ اور آتم دنیا کے بیچ
میدان میں قدم رکھنے والوں کے لیے ضروری ہے
کہ مقابلہ کی سپرٹ کو پیچھے چھوڑ دیں۔
راجستھان سماچار سے معلوم ہوا کہ سوامی
شیوگن چند جی نے اجمیر میں ایک دھرم مہوتسو کرنے

کے لیے تحریک کی ہے۔ انہوں نے چند ایک تعلیم یافتہ
اصحاب کو جمع کر کے اس مہوتسو کے نیم بھی بنائے
ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک ایک پربندھ کرتری
سبھا بھی بنائی ہے۔ جسکے پردھان پنڈت سالگرام
شاستری اور منتری چند بہیر سٹرایٹ لا منتری
نیت ہوئے ہیں۔ سوامی شیوگن چند جی کا سمتہ
مت کی اصلاح میں مدت تک کام کرتے رہے
ہیں۔ اور دیش کے لیے کام کرنے کی رُچی بھی
اُنکے اندر موجود ہے۔ ایسے جس کام کو انہوں نے
ایسے اُتساہ سے آرمبھ کیا ہے۔ اسپر ہماری
اور سے کی تحریر کسی قدر سرد مہری کی تاثیر رکھیگی
لیکن ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ سوامی جی کو
آرمبھ میں ہی اُن مشکلوں کا پتہ دیویں جنکا
کہ ہماری رائے میں انہیں مقابلہ کرنا پڑیگا
ہم یہہ نہیں کہتے کہ ایسے اُتسو کے کرنے
اور مختلف مذاہب کے بزرگوں کو جمع کرنے
سے لابھ نہیں ہوگا۔ لیکن ہماری رائے میں
اگر اس اُتسو کو شکاگو کانفرنس کے نمونے
پر قایم کیا گیا۔ تو کچھہ زیادہ لابھ نہ ہوگا
ہم سمجھتے ہیں کہ بجائے مہوتسو کرنے کے
جسمیں کہ لاکھوں ہزاروں آدمی شامل ہونگے
اور ہر ایک ودوان کو اپنی لیاقت کی نمائش
دکھلانے کی ترغیب ہوگی۔ اگر مختلف مذاہب
کے ودوانوں کے پرائیوٹ جلسے ہوا کریں۔
جنمیں کہ وے ایک دوسرے سے پریتی پورک
مل سکیں۔ اور جن سِدّھانتوں پر کہ انمیں اختلاف
ہے۔ اُنپر پریتی پورک سمبھاشنوں کے ذریعہ یا تو
تحریر کے ذریعہ خیالات تبادل کرنے کا
موقعہ حاصل کر سکیں۔ تو وہ مطلب بڑی
آسانی سے نکل سکیگا۔ جو کہ شاید سوامی شیوگن چند
جی کے پرشارتھ کا محرک ہے۔

ریویو

آیور وید شبدارتھ۔ مولفہ پنڈت گنگا پرشاد
شرما وید جگیاسو پنڈت وید دھرم پرچارک (؟) جی شرما سے
سنشودھن کرا کے چھپوایا گیا ہے۔ مطبوعہ سرسوتی
پریس پریاگ۔ قیمت مجلد ۱۲ ؎ ۔ درخواست خریداری
مینیجر سرسوتی پریس پریاگ کے پاس بھیجیے۔ اس
گرنتھ کی بھومکا میں مولف نے وجہ تالیف بخوبی
ظاہر کی ہے۔ ویدک (طب) کے پراچین
گرنتھوں کا سمجھنا کچھہ آسان نہیں ہے۔ اور
اسوقت اُنکے باقاعدہ پڑھنیوالے بھی کم ہیں۔
ایسے زمانہ میں ویدک کے شبدوں کا کوش
انگریزی طریقہ کے مطابق جسمیں پرچلت
دیش بھاشا (ہندی) کے ارتھ بھی شامل
ہوں غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ ہر ایک شبد کا
پہلے لِنگ پھر اُسکا سنسکرت میں ارتھ اور اُسکے
ہم معنے لفظ اور خاتمہ پر ہندی نام جس قدر
معلوم ہو سکیں۔ اس گرنتھ سے طبیبوں کو
تو جو فایدہ ہوگا اُسکے لکھنے کی کچھہ ضرورت
ہی نہیں۔ لیکن سب سے بڑھکر لابھ گرہستی مرد اور
پرش اُٹھا سکتے ہیں۔ روگوں اور دواؤں کے
نام جاننا تو ہر ایک بزرگ خاندان کا فرض
ہے۔ اور اسلیئے ہماری رائے میں ہر ایک خاندان
میں جہاں ایک ممبر خاندان میں ہندی جانتا
ہو۔ اس امولیہ گرنتھ کا موجود ہونا ضروری
ہے۔

اشتہار برادری سوہیال کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ہمیں
ایک لڑکی کے لیے جسکی عمر ۱۲ سال کی ہے جسکی سگائی کرنی چاہتے ہیں
جو صاحب کہ لڑکا عمر ۲۰ سال یا کم ویش۔ تعلیم مڈل تک یا اس
صحت اچھی ہو۔ اچھی ذات سے ہو۔ یا صاحب حال اگر ذکر
نوکری کی تنخواہ چاہتا ہو۔ بذریعہ خط وکتابت بندہ کو
اطلاع دے۔

المشتہر
حکیم جواہر داس ممبر آریہ سماج پنڈ دادنخاں

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی تحریر کا ذمہ وار نہیں ہے

سری نگر کشمیر

گزشتہ اشاعت سے آگے

سری مہاراجہ صاحب جو واقعی بڑے منصف مزاج اور حق شناس اور رعیت پرور مہاراجہ ہیں بڑے پریم اور آدر پوربک سماجک ممبران سے سماج کا سماچار پوچھتے رہے اور ہرایک ممبر سے مخاطب ہوکر اُسکا نام اور یہہ کہ کس کس دفتر میں ملازم ہیں بڑی دیر تک پوچھتے رہے۔ اسکے بعد نام اپدیشک دریافت کیا۔ جب لالہ گوکل چند جی نے برہمہ چاری جی کا نام اور اُنکے سری حضور والا کے روبرو بمقام جموں مندر گرادہر جی ویاکھیان دینے کا پتہ دیا۔ پشچات حکم بنام گورنر کشمیر اسمضمون کا لکھوایا کہ باغات و پریڈ ہاؤس میں بیشک پرچار کیا جاوے ممانعت نہیں ہے مگر کوئی سرکاری مکان یا مندر کسی فرقہ سناتن یا اہل اسلام کو دیا جاتا ہے۔ اسپر ہم سری حضور مہاراجہ صاحب کی مہربانی کے نہایت ہی مشکور ہیں۔

بحصول اجازت پر تمام شہر میں ممبران نے خود نوٹس چسپاں کیئے۔ اور مقام خصوصی باغ برائے پرچار پسند کیا گیا۔ لکچر اشیور بھگتی وشے پر تھا سنیچر کے روز یعنی ۱۳ جولائی کو کشمیری پنڈتوں کی ٹولیاں ۲ بجے دن سے ہی درخت چناروں کے نیچے نظر آنے لگیں گویا ایک اُتسب نظر آتا تھا۔ فرش وغیرہ کے واسطے نہائیت عمدہ انتظام کیا گیا۔ اور وقت مقررہ یعنی ۵½ بجے شام کے ویاکھیان شروع کر دیا گیا۔ تمام بڑے بڑے اہالیان ریاست نے جلسہ کو رونق افروز کیا۔ ممبران سبھا بھی شامل تھے۔ حاضری قریب ایک ہزار تھی ویاکھیان قریب ۲ گھنٹہ رہا۔ حاضرین پر خوب اثر پیدا ہوا۔ گو ہمیں وگھن کا بہت ہی اندیشہ تھا۔ اور مخالفین نے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا لیکن ہمارے معزز بھائی سردار صاحب سردار گکر سنگھ جو سکرٹری فارن آفس کی کرپا سے سب دم بخود ہو گئے۔ اور اخیر تک امن امان رہا۔

نوٹ آتوار کو سماج مندر میں برہمہ چاری جی نے اپاسنا درشن دیا۔

دوسرے روز امن کے اوپر ویاکھیان تھا لیکن سری مہاراجہ صاحب نے سناتن دھرم سبھا میں ایک تیت پنڈت کی شدہی کے فیصلہ کے لیئے وہاں تشریف لیجانا تھا جسکے واسطے عوام کو اطلاع کیگئی۔ اور سب اہالیان کو وہاں جمع ہونا تھا۔ اسواسطے آیت وار کا لکچر بند کیا گیا۔ اور بجائے اسکے سوموار کیا گیا۔ دو بجے تک آسمان ٹھیک رہا۔ بعد ازاں ابر ہو گیا۔ اور بوندا باندی شروع ہو گئی۔ ہماری مایوسی حد درجہ کی تھی لیکن چونکہ پبلک کو نوٹس دیا گیا تھا۔ آخر کار اشیور کے آسرے باغ میں فرش بچھایا گیا اور ہارمونیم کے ساتھ بھجن شروع ہوئے۔ بہت سے لوگ واپس بھی چلے گئے۔ بارش نے ہم کو نہائیت مایوسی دکھلائی۔ بلکہ پردہان صاحب سبھا ملتوی کرنے کے لیئے کھڑے بھی ہوئے مگر پھر ٹھہلائے گئے۔ کہ بعد پرارتھنا اگر ایسا ہی رہا تو جلسہ برخاست کیا جاویگا۔ مگر جہاں ست ہے وہاں ایشور بھی سہائتا کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں بالکل صفا ہو گیا۔ اور ویاکھیان شروع کر دیا گیا حاضرین قریب چار سو کے تھے۔ اور ویاکھیان لگاتار دو گھنٹہ تک رہا۔ بیچ میں وگھن کاریوں نے اپنے کرتب سے فرق نہیں کیا۔ اور سبھا کے درمیان درخت میں اشتہار بھی چسپاں کر دیا لیکن آریہ سماج کے ورگیہ پرشوں نے اسکی وقعت نہ سمجھ کر کچھ بھی توجہ نہ دی۔ اور خاموش رہے آخر ودویشی دم بخود رہے۔ اسکا اثر سامعین پر عمدہ ہوا جیسے ہمارے لائق اپدیشک نے بڑی فصاحت کے ساتھ پبلک کے سامنے نقشہ کھینچا سب لوگ آریہ سدہانت پر عش عش کرتے تھے۔ برہمچاری جی کے پراوپکار کے نہائیت ہی ممنون ہیں۔ پرچار ہر سنیچر آئیندہ وار ہوگا۔ جسکا برتانت پھر دیا جاویگا۔

آپکا داس

ہری چند شستری آریہ سماج سری نگر

ویجیٹیرین سوسائیٹی لاہور

پیارے پرچارک۔ نمستے

بجواب آپکے مراسلہ نویس لالہ شمبر داس صاحب داناد (بھے پوہ) تو اسی چند الفاظ ذیل میں عرض کرتا ہوں۔ امید ہے کہ کسی گوشہ میں مناسب جگہ پر شایع کیئے جاوینگے۔

مراسلہ پر بحث۔ آپکے نمبر ۸ مطبوعہ ۱۹ جیٹھ سمبت ۱۹۵۲ میں شایع ہوا تھا۔ اُس جگہ پر آپکے لائق اور تجربہ کار نامہ نگار نے نہائیت عمدگی سے اس بات کی تشریح کی ہے۔ کہ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیئے کیول اتر آریہ سماج ہی کافی ہے۔ اور کئی سری

بھا کی بالکل ضرورت نہیں۔ اس سلسلہ کے ساتھ
جب ہم آپ کا نوٹ (جو کسی پرچہ سابقہ میں شایع
ہوا ہے) ملاحظہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ
بھی اپنے دیتا نواسی نامہ نگار سے بالکل
متفق الرائے ہیں۔ خیر مجھے اس امر سے واسطہ
نہیں کہ آریہ سماج نے کیا کیا۔ اور اسے کیا
کرنا چاہیے تھا۔ یا اسمیں کس قسم کے آدمی
لیڈر بنے۔ اور نہ ہی میرا یہہ فرض ہے کہ
میں اُن لوگوں کو یا اُن خیالات کو ڈیفینڈ کروں
جو آریہ سماج کے حلقہ اندرون کے متعلق ہیں
میں صرف لالہ شمبر داس صاحب کو اسقدر
بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ اُن کے یہہ الفاظ
"آریہ سماج میں چند آدمیوں کا زور
دیکھکر چند آدمیوں پر حملہ کرنے کے لیے
دیسی ٹمپرینس سوسائیٹی کی بنیاد جنہوں نے
رکھی وہ عزم کے صدمہ دینے والے تھے"
نہ صرف اُنکی ناتجربہ کاری اور ناواقفیت
کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ اِن سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ اس سبھا کے ٹھیک ٹھیک
constitution اور
intention سے بالکل بے بہرہ ہیں
اور آپ دور دراز شہر میں بیٹھے ہوئے
کاغذی گھوڑ دوڑ کی چال ڈھال کو دیکھکر
نتایج نکال رہے ہیں۔ آپکے نامہ سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ دیسی ٹمپرینس سوسائیٹی آپکے دل میں
بطور خار کے چبھ رہی ہے۔ اور اُن حضرت
اس خار کو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں
کئی ڈھنگوں سے آپ نے اس بات کو ثابت
کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ملک میں دوسری
سبھا کے لیے بالکل جگہ نہیں ہے۔ اور کیسی
ایک سبھا کا قایم کرنا بعید از مصلحت ہے۔ شاباش!!

خوب دانش اور تجربہ ہے۔ اِلا شاید آپکو معلوم
نہیں کہ جب سری سوامی دیانند سرسوتی جی
مہاراج نے بہادت ورثہ ہی آریہ سماجکی
بنیاد ڈالی تھی تو اُسوقت ملک بھی خود بانڈ
نہیں تھا۔ مگر یہہ ضرورت سوامی جی کو ٹھیک
اچھے طور پر واضح معلوم تھی۔ اسی طرح آپکے
خیال میں شاید کسی دوسری سبھا کی ضرورت
نہ ہو۔ مگر ملک کو ضرورت ہے۔ اور ملک کے
سچے خیر خواہوں کا فرض ہے۔ کہ اس ضرورت
کو پورا کریں۔ آپکی تحریر زیر جواب سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ آپ ریفارمنگ باڈیز کی
constitution سے بالکل
ناواقف ہیں۔ آپکو اس بات کا خیال رکھنا
چاہیے کہ آریہ سماج اور ٹمپرنس ایسوسیئیشن ورجنی سبھا
کا تعلق آپسمیں ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ریلوے
دفتر اور آریہ سماج کا۔ آپ حیران ہونگے۔ کہ یہہ
مثال کیسی دی؟ لیجیے میں اسکی تشریح بھی
کر دیتا ہوں۔ ریلوے دفتر میں سے چند ایک
آدمی آریہ سماج میں کام کرتے ہیں۔ فرض
کیجیے۔ کہ ایک آدمی سرکار میں عرضی دیوے کہ
آریہ سماج حکماً بند کیا جاوے۔ کیونکہ ہمارے
دفتر کے لیے سماج ہانی کارک ہے؟ کیا لالہ
شمبر داس کی پوزیشن بجنسہ یہی نہیں ہے۔
آریہ سماج کے چند ایک آدمی اس سبھا
میں کام کرتے ہیں اور آپ نتیجہ نکالتے ہیں
کہ ٹمپرنس ایسوسیئیشن ورجنی سبھا آریہ سماج کے لیے
ہانی کارک ہے۔ !! آفریں باد بریں ہمت تو
ہماری سبھا کا تعلق نہ آج تک کسی مذہب
کے ساتھ رہا ہے۔ اور نہ آیندہ کو رہے گا۔
جیسا کہ اسکے عہدہ داران کی فہرست ذیل سے
ظاہر ہوگا۔ کلکتہ کے مشہور و معروف جناب

ڈاکٹر ایل سالزر صاحب ایم ڈی۔ اس سبھا کے
پریسیڈنٹ ہیں۔ علاوہ اسکے ام محمد صاحب سی جی
سکرٹری۔ مکاسلنگ صاحب بی اے۔ ڈاکٹر
جے ایچ کلاک صاحب ایم ڈی (امریکہ) سردار
امراؤ سنگھ صاحب مجیٹھیہ۔ لالہ جوشی رام صاحب
ایم اے۔ ماسٹر درگا پرشاد صاحب ایس
ایس ایس۔ مکاسلنگ صاحب۔ ادریس ایف
ایچ۔ مولط صاحب بی اے۔ آپ ممبران ہیں
اب یہہ سوال کہ آیا ٹمپرنس ایسوسیئیشن ورجنی سبھا
کے بغیر ہندوستان میں سے پالیسی کا خاتمہ
ہو سکتا ہے؟ جہاں تک میری رائے تعلق
رکھتی ہے۔ میں اس سوال کا جواب نفی میں
دینے کے لیے تیار ہوں۔ اور میں صرف یہہ دو
دلائل پیش کرونگا۔ (اول) تقسیم محنت کے
لحاظ سے ہر ایک امر کے لیے ایک علیحدہ علیحدہ
سبھا کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ہر ایک
شخص دہرم کے لیکچر نہیں دیکھنا۔ ہر ایک
کو اپنے مذاق کے مطابق کام ملنا چاہیے
تاکہ جس بات کی تردید کرنی منظور ہو۔ اسکی
خوب چھان بین ہو جاوے۔ (دوم) آریہ سماج
زیادہ تر دھارمک حیثیت گوشت خواری
کے برخلاف پیش کر سکتی ہے۔ کیونکہ
Spencer اور
Darwin وغیرہ کی
Theory آریہ سماج کی ویدی
پر ٹھیک طور سے تشریح نہیں کیجا سکتی جبکہ
آریہ سماج میں یہہ سپرٹ بھری جا رہی ہے
کہ اس سسٹم کے ناستک لوگوں کا نام نہ لیا جاوے
بھلا پھر انکا خیالات کی تنقیہ کرنا۔ اب ایک
ناستک ویدوں اور ایشور سے منکر روح اور
آتما کے سوالات پر لات مارنے والا کونس

مہاراشٹر علاقہ نظام

کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ بتلایئے آریہ سماج
کا ویدوں اور شاستروں کی ہدایات پیش کرنا
اس پر کچھ بھی اثر رکھ سکتا ہے؟ ایک شخص ملکی
حالات کے لحاظ سے گوشت نہیں کھاتا۔ بتلایئے
آریہ سماج کے پاس کونسا ثبوت ہے جس سے
اس شخص کی رائے کے ساتھ متفق ہو سکتی ہے؟
پس لالہ ٹھبرداس صاحب صریحاً غلطی پر ہیں۔
آریہ سماج کی Constitution
ٹھبرداس کی سمجھ انتظام فوقی تھا کہ اسکے باہر کچھ کرنا
نہیں چاہیے۔ لالہ کیا یہ دہی رائے نہیں ہے جو
لالہ ہنسراج صاحب و دیگر مہاشے کی آریہ سماج
دو ٹکڑے ہو جانے سے پہلے تھی؟ کیا انہیں جواب
پر انہیں آپکے اخبار میں Policy man
نہیں لکھا جاتا تھا۔ کیا مہاشہ ریہ جواب سے صاف
ظاہر نہیں ہے کہ جس راستے اور خیال آپ کے
آریہ سماج مشکل تمام مضبوط ہوا تھا۔ آریہ سماج کے
انقلابی تھا اُسے پھر اُسی طرف لیجانا چاہتے ہیں
میرا خیال ہے کہ آریہ سماج کی ترقی حاصل کرنے کو
کیا ہمیں ملکی و مذہبی و سوسائٹی کے جہانتک
اسکے اصول اور قواعد اجازت دیتے ہوں لے
دہنا چاہیے۔
آپکا شبھ چنتک
کرپاشنکر ٹبالوی
جنرل سکرٹری پنجاب ویجیٹیرین سوسائٹی لاہور

نوٹ) ویجیٹیرین سوسائٹی کے آریہ
سماج کو نقصان پہنچانے کے بارے میں لالہ
ٹھبرداس صاحب ازراہ مہربانی پرچارک اور
دھرم رکھشک کے گذشتہ دو سالوں کے پرچہ جات
کو ذرا نظر غور سے ملاحظہ فرماویں۔ اور پھر
تحریری دنیا میں چہل قدمی کرنے کا خیال
دماغ میں لاویں۔ کرپاشنکر مذکور

میں نے آپکے اخبار جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ
۱۰ جون ۱۹۰۶ء میں یہ تحریر پیش کی تھی۔ کہ
کل مذہبی کتابوں کا اور خصوصاً ستیارتھ پرکاش
کا ترجمہ مرہٹی میں طبع ہونا نہایت مفید اور
آریہ مذہب کے پھیلاؤ اور پھیلاؤ کے لیے ایک
عمدہ ذریعہ ہے۔ اگر اسکی نسبت پروپکارنی
سبھا اجمیر توجہ دیں تو بہت اچھی بات ہے
مگر افسوس کہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اور
مہا ادیٹر صاحب نے اس بات پر زور دیا جس سے
معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ایڈیٹر صاحب
ستدھرم پرچارک اور نیز پروپکارنی سبھا
اجمیر اس بات کو ضروری اور لازمی خیال نہیں
کرتے۔ اور نہ اس سے کچھ فائدہ ہونیکا انکو
خیال ہوگا۔ اگر یہ میری سمجھ صحیح ہے۔ تو صاحبان
ممدوح ویسا ہی بادلیل اور معقول جواب دیں
اور میرے بیان کی تردید کریں۔ میں کہتا ہوں
کہ مرہٹی میں ترجمہ ہونا نہایت ہی فائدہ مند ہوگا
اور مثل پنجاب کے ادہر دکھن میں بھی ایک ہلچل
شروع ہونیکا ایک ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ میں خاص
اسی گانوں کی تمثیل دیتا ہوں۔ کہ کل کے روز
ہمارے ایک دوست بھوپال کیشوراؤ مکالہ
ستیارتھ پرکاش پڑھ کر لوگوں کو اسکے معنے
مرہٹی میں کرکے ہدایت دیتے رہتے تھے۔ اُس وقت
سب لوگوں نے یہ کہا کہ کیا اچھا ہوتا اگر یہ
کتاب مرہٹی میں طبع ہوتی اور اسی وجہ سے
مجھے اور دوبارہ تحریر کرنے کی اور ادہر آریہ
بھائیوں کی توجہ دلانے کی ضرورت پڑی کہ
مہاراشٹر میں اسباب کی یعنی ویدک دھرم کی

بو تک نہیں ہے۔ ہوتی کچھ نہ کوئی اوپدیشک
نے اگر کوشش کی اور نہ کرتے ہیں۔ اور نہ
کوئی کتاب مرہٹی میں طبع ہوئی ہے کہ جسکو
ادہر کے لوگ پڑھ لیں اور سمجھ لیں کہ آریہ
مذہب کوئی جدید دھرم نہیں ہے۔ بلکہ اپنا اصلی
دھرم ہے۔ اور اسکے پیرو رہنا اپنا فرض منصبی
ہے۔ آریہ سماج بمبئی کے ممبران اگر قصد کریں
تو ممکن ہے۔ کہ مرہٹی میں کتابیں جلد ہو جائیں
مگر وہ بھی نیند سے بیدار نہیں ہوتے۔ اگرچہ
میں نے خاص سنا تھا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا
مرہٹی ترجمہ اناماتھ جوشی نے کیا ہے۔ مگر گرو
نہ ملنے کی اجازت طبع کی وہ چھپ نہیں سکا
اور اسی کی نسبت میں نے اخبار مورخہ بالا
میں تحریر زیادہ زور دیا تھا۔ مگر کچھ لحاظ اور
توجہ نہیں ہوئی۔ نہایت افسوس اور دکھ کی
حالت ہے۔ اوپدیشک کا جھرمن کرنا تو نہایت
ہی مفید اور فائدہ مند ہوگا۔ مگر اسکا ملنا تو ہوا
تر ہے۔ لہذا کم سے کم کتابوں کے مرہٹی ترجمہ
ہونا از حد ضروریات سے ہے۔ اور جس سے
ہمارے ادہر کے لوگوں میں نہایت زور و شور
اور توجہ ہونا یقین کامل ہے۔ لہذا پروپکارنی
سبھا اجمیر اور آریہ سماج اجمیر کی خدمت میں
التماس ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو۔ ادہر توجہ دیں
اور اسکا جواب بھی دیں۔ کہ کتنے روز میں یہ
کار ثواب ختم کیا جائیگا۔ اور نیز ہماری ایڈیٹر
صاحب ست دھرم پرچارک کی خدمت میں بھی
عرض ہے کہ وہ بھی اپنی رائے کے ساتھ توجہ
دلائیں۔ اور اپنی طرف سے تحریر کر کے اسباب
پر زور دیں۔ کہ یہ ایک عین ثواب کا کام ہے
آپ کا ایک آریہ بھائی
رنگناتھ سیتارام کبل مدد۔ مہاراشٹر علاقہ نظام

نوٹ ہمارے نامہ نگار نے اگر سوامی گرت گرنتھوں کے ترجمے کے سوال کو شروع سے مطالعہ کیا ہوتا۔ تو انہیں معلوم ہوتا کہ ہم اپنے پرچے کے اجرا سے ہی اسپر زور دیتے آئے ہیں جبر لگاتار تحریک کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ سرمتی پرو پکارنی سبھا نے ترجموں کا چھپوانا منظور کر لیا۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے انگریزی ترجمے کے لیئے سبھا نے ایک ہزار روپیہ انعام بھی مقرر کیا ہے اگر کوئی مرہٹی جاننے والے بھائی پرلشرم کریں تو پروپکارنی سبھا اوشیہ چھپوا دیگی۔ یہہ ہمارے لیئے بھی معمہ ہے۔ کہ انا رتنڈ جوشی جی کا ترجمہ کیوں نہ چھپوایا گیا۔ آپ اِس بارے میں منتری پروپکارنی سبھا کو لکھیں۔ ایڈیٹر

نواں شہر ضلع جالندھر

پرم پراوپکاری سری یُت پردہان جی مہاراج پرتی مذہبی سبھا پنجاب۔ نمستے

آپکو ودت ہوگا۔ کہ قصبہ نوانشہر میں تھوڑے عرصہ سے ایک سبھا قایم ہوئی ہے۔ جسکا نام۔ دست دہرم پرچارنی سبھا نیت کیا ہوا ہے۔ اِس سبھا کا تات پریہ اور سماچار پرکاشت ہونا بوگیہ سمجھا جاتا ہے۔ اِس کارن کیا جاتا ہے۔ اِس سبھا کا مکھیہ اودیش آریہ سماج کے دس نیم کو سوی کار کرنا اور کرنا ہے۔ اِسپر یہ شن ارتھات سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اِس سبھا کا مکھیہ تات پریہ سری ۱۰۸ سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کے نیت لیئے ہوئے دس نیم کا سویکار کرنا اور کرنا ہے تو کیوں آریہ سماج نام کے بجائے اِس سبھا کا نام رکھا گیا۔ ارتھات آریہ سماج کیوں نام نہ رکھا گیا

اسکا اوتر یہہ ہے۔ کہ پرتھم اِس سبھا کے پربندھ کرتا کیول تین چار پرش تھے۔ انکے چت میں ورڈھ وشواس نہیں تھا۔ کہ ہم یتھاوت آریہ سماج کے سنپورن نیم اور اُپ نیم الوسار آریہ سماج کو نبھا سکیں گے۔ اِسلیئے آریہ سماج کی انتر نگ کا ایک انش کہ کیول ست دہرم کا پرچار کیا کریگی) اپنے ذمہ لینا سویکار کیا تھا۔ اسی کارن اِس سبھا کا نام ست دہرم پرچارنی رکھا گیا۔

اب پرتیت प्रतीत ہوتا ہے۔ کہ انکے شُشیل ہردوں کو ایشور پرماتما نے اپنی کرپا درشٹی اور دیا لتا سے درڑہ وشواسی کر دیا ہے۔ جو دچار کرنے کرانے سے آریہ سماج کے دس نیم کو سویکار کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہر ایک دہرم کارج میں اتساہی پرتیت ہوتے ہیں۔ چنانچہ سبھاسدوں کے پورشارتھ سے سماج مندر کی تجویز ہو کر واسطہ سماج مندر کے کسی قدر روپیہ بھی اکٹھا ہو گیا ہے۔ اور ہوتا جاویگا۔ ایشور پرماتما اسی دہرم کامنا کو شیگھر پورا کرے۔ تھوڑا کال ہوا ہے کہ آپکی اوپکار درشٹی سے جب پنڈت آتمارام جی نوانشہر میں پدہارے تھے۔ آپکے منوہر دیاکھیانوں نے اتی لابھ پہونچایا۔ اُسی سمے لالہ دیوراج سبھاسد کے پوتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اکثر لوگ آکر بڑے پریم اور پریتی پورک موہن یگیہ آدی کریا کو دیکھکر آنند ہوتے تھے۔ جسپر ایک روپیہ دان وید پرچار فنڈ اور ایک روپیہ پتری پاٹھ شالا جالندھر اور ۵ روپیہ مندر فنڈ نوانشہر کو دان ہوئے اور پنڈت جی کو ایک روپیہ دکھشنا دیگئی اور دو روپیہ کرایہ راستہ کا پنڈت جی کو سبھا سے دیا گیا۔ اور ہر ایک ستیا ہک جلسہ پر بھجن اور ایشور اُپاسنا اور ستیارتھ پرکاش آدی کی کتھا بھی ہوتی ہے۔ اور آپ کا پراوپکاری ست دہرم پرچارک پرچہ بھی دہرم مارگ میں اُتساہ بڑھانیوالا ہے۔ اور ہر ستیاہک سبھا پر شروتا گن کی اوسط بھی پچیس تیس کی انمان ہوتی ہے۔

سنپورن پورب اوکت لیکھ کا سارانش یہہ ہے۔ کہ اب اگر اِس سبھا کا نام آریہ سماج کہا جاوے یا رکھا جاوے۔ تو یوگیہ ہے۔ اور اگر پرتی نذہبی سبھا پنجاب پراوپکار درشٹی اِس سبھا ارتھات سماج کو اپنے ماتحت کر لیویں۔ تو آشا ہے۔ کہ اِس سبھا کی وشیش کر اُنتی ہوگی۔

آپ کا داس

ہمیر سنگھ المہد رجسٹری نوانشہر

ویدھان سبھا نوانشہر

فہرست چندہ پتری پاٹھ شالہ

کرنال

نام		رقم
شریمان لالہ ٹوڈرمل صب اوورسیر بھوانی		عطہ
لالہ گوپی ناتھ سب اوورسیر	"	عہ
بابو گھبر دیال سب اوورسیر	"	صر
بابو چندو لال سب اوورسیر	"	صر
بابو برادی لال سب اوورسیر	"	صر
لالہ گنگا سہائے سب اوورسیر	"	ۓ
بابو بالکشن ہیڈ کلرک	"	عطاگ
بابو سنتوکھ رام کلرک	"	[illegible]
لالہ جیوتی پرشاد ٹھیکہ دار	"	صر
تلوک چند ٹھیکہ دار	"	صر
عطر سنگھ مستری	"	عطہ
شادی مستری	"	عطہ
پرتاب سنگھ سیٹ	"	عطہ

پنڈت آنند رام گرداور قانون گوئے رہتک [illegible]
لالہ مانک چند پٹواری رہتک [illegible]
لالہ دیندیال کلرک رہتک [illegible]
منشی پورنا رام اننت دہاری۔ کول [illegible]
بابو تیج رام سب اوورسیر خوسر [illegible]
لالہ دولت رام سکنہ بالاہر [illegible]
لالہ بھوانیداس مہاجن گوگیرے پور [illegible]
ماسٹر گنیا لال ممبر سماج [illegible]
لالہ گوبند لال ساہوکار ساکن ضلع منٹگمری [illegible]
لالہ گنگا سہائے ساکن نبت [illegible]
لالہ کرپا رام منتری سماج [illegible]
بابو بہالی لکھہ ممبر سماج [illegible]

میزان کل [illegible]
وصول شدہ [illegible] — غیر وصول شدہ [illegible]

کچی و پکی رسوئی

بھارت ورش میں بعض ایسی ایسی رسومات وعادات ملتی ہیں۔ اور بڑے زور وشور سے پرچلت ہیں۔ کہ اگر کوئی شائستہ قوم انکو دیکھے اور وچار کرے۔ تو اسکی کی اور خوبیاں خاک میں ملجاتی ہیں۔ ایسی عادات جو کسی جاہل یا ان پڑھ قوم میں ہوں انپر زیادہ وچار کے یا انسے زیادہ اندیشہ کا گمان نہیں ہوتا۔ کیونکہ انکی جہالت ہی صرف ایسی حالت کا ضروری ہونا ثابت کرا دیتی ہے۔ جیسا کہ بچہ اگر کوئی برا کام کرتا ہو تو اسکو کوئی برا نہیں سمجھتا۔ بلکہ ہنس دیا کرتے ہیں۔ وہی کام اگر کوئی نوجوان کرے تو نفرت ہوتی ہے۔ جو لوگ کہ عقل کے میدان میں ابھی بچے ہی ہیں اور ایک قدم بھی آگے نہیں رکھا۔ خواہ وہ بوڑھے ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں انکو ایسا ہی سمجھہ لینا چاہیئے۔ کہ حیوانوں کی طرح عقل سے بے بہرہ بچے ہی ہیں۔ وہ جو کچھہ کریں انپر غصہ یا ملامت کرنا ناواجب ہے۔ اور نہ ہی اسکا کچھہ علاج ہے سوائے اسکے کہ انکو عقل کے لحاظ سے بذریعہ تعلیم وسکشا بوڑہا یا جوان کیا جاوے۔ ع

بزرگی بعقل است نہ بسال

میں ان لوگوں کو غلطی پر سمجھتا ہوں۔ جو جاہل لوگوں کو مورتی پوجا کرتے ہوئے دیکھہ کر ان کو برا بھلا کہتے ہیں۔ چونکہ جب تک آدمی جاہل ہے وہ بچہ ہے۔ عمر میں بوڑھا ہو کر بھی۔ اور بچہ اگر مکروہ سے مکروہ کام بھی کرے تو غصہ نہیں آنا چاہیئے۔ اسیطرح ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو ایشور کے راستہ میں بچے ہیں اور مورتی پوجا کرتے ہیں۔ جب انکو سکشا ہو جاوے یا پرچار ہو جاوے تو وہ خود ہی چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ ہندوستان کی طرف دیکھیئے۔ کہ اسوقت پڑھے لکھے آدمی وہ کام کر رہے ہیں جو تعلیم کے نہ ہونیکی حالت میں وہ ہرگز نہ کرتے اور اگر کیا جاتا۔ تو تلوار لیکر دنگہ کو تیار ہوتے۔ چنانچہ جن علاقوں میں تعلیم نہیں ہے۔ وہاں ایسی ہی حالت ہے۔ مگر افسوس آتا ہے۔ اسوقت ہی جبکہ ہم کسی لکھے پڑھے آدمی کو ایسی ایسی جاہلانہ عادات میں پھنسے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جنکو دیکھ کر ہم بلا قیل وقال کے کہدیتے ہیں کہ یہہ لکھا پڑھا نہیں ہوگا۔ بعض بڑے بڑے پنڈت بھی تو ایسی باتوں کے شکار ہیں۔

کچی و پکی رسوئی کیا چیز ہے۔ اور کیوں یہہ عادت یا رسم اس زمانہ میں پہلے سوچنے کے قابل ہے۔

اناج گھی میں تلے جانے یا چوڑہے جانے سے پکا و بغیر اسکے کچا ہو جاتا ہے۔ دال کچا بھوجن ہے۔ ساگ گھی میں بھنا ہوا پکا ہے اکیلا ساگ بنجاوے تو پکا بھوجن ہے۔ یہی دال پڑجاوے تو وہ معہ ان روٹیوں کے جو گھی میں تلی گئی ہیں کچا بھوجن ہو گیا۔ مونگ، یا ارد یا چنا کی دال کچا بھوجن مگر انہیں چیزوں کے پودے کے ساتھ جو پتے لگتے ہیں انکا ساگ پکا بھوجن ہے۔ معمولی چاول تو کچا بھوجن اور وہی چاول بھنے ہوئے یا دھان معہ بھنے ہوئی دال کے یا چنوں کے پکا بھوجن ہے کبھی رسوئی کا انتظام نہ ہوا۔ اور گرمی زیادہ ہو تو حکم ہوتا ہے۔ کہ پوری ہی کر لو۔ اور یہہ پوری کچھہ نہیں ہوتی سوائے اسکے کہ توے پر گھی لگا کر اور اوپر روٹی کے گھی دیکر پکاتی جاتی ہیں۔ روٹی میں دودھ پڑ جانے سے بھی وہ پکی ہو جاتی ہیں۔ برہمن کے ہاتھ کی پکی ہوئی شدہ ہے۔ چاہے وہ دس روز تک نہ نہاوے۔ مگر اوروں کے ہاتھ کی اشدہ ہے۔ چوکا کہار دیدے پانی کہار لادے آٹا گوندھ دیوے دال چولہے پر رکھدے نمک ڈالدے تو اشدہ بھوجن ہو گیا۔ لالہ جی خود نمک ڈالیں اور پھر کوئی چوکے میں نہ آوے تو شدہ ہے۔

اسٹیشنوں کی پوری جنکے ساتھ کئی مسلمان آدمی لگتے ہیں وہ معہ ان سڑے گلے آلوؤں کے پکا و شدہ بھوجن ہے۔ روٹی بلا گھی لگی ہوئی ایسی جگہہ اشدہ ہے۔ اسیطرفہ اور ہے۔ کہ کچی رسوئی چوکے کی جگہہ سے باہر ہوئی

اور اشدھ۔ کہیں کہیں لیے پہرہ وہ شدھ ہی چوکے کی جگہ کے اندر اگر منش کا قدم بھی چلا جاوے یا ہاتھ لگ جاوے تو کل بھوجن بھرشٹ۔ چونٹی مکھی آدمی پڑا پھرا کرے۔ انکو کچھ پرہیز نہیں۔ یہاں تک کہ خود رسوئیہ صاحب چاہے دایم المریض ہوں کچھ مضائقہ نہیں۔ اکثر لوگ بلکہ سب کے سب اسی طرح کچی پکی رسوئی ماننے والے رات کو پوریوں کا حکم دیا کرتے ہیں۔ وہ پوری چاہے کہیں کھالیں مضائقہ نہیں ہے۔

یہ حالت ہندوستان کی ایک اعلیٰ چیز کی ہے۔ وہ چیز جسکی بابت شاستروں میں بڑی بڑی عمدہ ہدایات ہیں۔ کھانے کے بغیر شریر نہیں رہ سکتا۔ وہ طاقتور شدھ ہونا چاہیئے۔ پوربی لوگ چوکے سے باہر نہیں کھاتے کسی کے ہاتھ کا نہیں کھاتے مگر ماس شراب ہضم کر جاتے ہیں۔ جو وہاں اشدھ و پلید ہے۔

اس حالت کو دیکھ کر جب افسوس کیا جاتا ہی اسواسطے کہ وہ جاہل لوگوں میں ہی نہیں ہے بلکہ صرف اس لیے کہ پنڈت وودوان بھی تو اس مرض میں مقید ہیں۔ تو ہماری پورب کے بھائی [illegible] ہمیں یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ بھائی نہیں اسمیں کوئی سائنٹفک بات ہے اور ہمارا منہ اسی سے چپ کرانا چاہتے ہیں میں ایسے اصحاب سے عرض کرتا ہوں کہ جو باتیں میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ انمیں سے ایک میں بھی تو سائنٹفک بات نکالیں۔

سوائے پنجاب کے کل ہندوستان میں چوکے کی رسم یا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا بہت سی قوموں میں رائج ہے۔ دکھن ممالک مغربی و شمالی وغیرہ میں زیادہ زور رہا ہے۔

راجپوتانہ میں راجپوت لوگ مسلمان سقے کا پانی تو پی لیں۔ مگر انکے ہاتھ کے رسوئی نہیں کھاتے۔ حالانکہ وہی پانی رسوئی میں پڑتا ہے ماس خوب شوق سے کھاتے ہیں۔ اور شراب کا کیا ہی ٹھکانہ ہے۔ دکھن کے ایک برہمن سے جو لکھا پڑھا ہے۔ اور ایک معزز کام کرتا ہی مگر اس جنجال سے وہ نہیں چھوٹا۔ میری اس بارے میں گفتگو آئی تو اسنے کہا یقیناً نہیں کہ یہی باعث کل اس جھگڑا کا ہو۔ ایک واقعہ بتلایا۔ کہ دکھن میں کرڈوں کی ایک قوم ہے جو کرڈے کہے جاتے ہیں۔ انمیں یہ رسم تھی۔ کہ اپنے داماد کو جب وہ انکے گھر آتا تو کبھی موقعہ پاکر ضیافت کے وقت زہر دیکر مار دیتے وہ مانتے تھے۔ کہ ایسے کرنے سے دیوتا پرسن ہوتا ہے۔ لڑکی سورگ میں جاتی ہے اور بہت سا مال لیجاتا ہے۔ چنانچہ اتفاقاً کئی آدمیوں کو دل بھی گیا۔ یعنی انکی حالت اور ہو گئی۔ ایک دفعہ جب ایک کرڈہ اپنے داماد کو اس طرح سے زہر دینے لگا۔ تو اور کئی ایک تھال کھانے کے تیار ہوئے تو لڑکی کو معلوم ہو گیا۔ کہ فلاں تھالی میں زہر ہے جو وقت رسوئی پروس کرکے اسکا باپ اندر گیا۔ تو لڑکی نے باپ کی تھالی اپنے خاوند کے آگے اور خاوند کی باپ کے آگے رکھدی۔ کھانے کے بعد باپ تو مر گیا۔ مگر اسکا خاوند بچ گیا۔ بہت فکر ہوا۔ لڑکی پر شک پہنچا۔ اس سے دریافت کیا تو اسنے ماں کو جواب دیا کہ میں ایسا کام کیوں کرتی۔ اسنے کہا کہ تجھے اپنے خاوند سے محبت ہو گئی ہے۔ لڑکی نے جواب دیا کہ جب محبت کا اثر ایسا ہوتا کہ جیسا تجھ کو اب دکھ ہوتا ہے تو تو نے کیوں میرے خاوند کے لیے زہر تیار کی تھی۔ بس یاد رکھ کہ خاوند کی ایسی محبت ہوتی ہے۔ اس برہمن نے یہ بھی بیان کیا کہ ایسے معلوم ہونے پر لوگوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کا کھانا چھوڑ دیا یعنی اپنا کھانا کھاتے جنپر اعتبار ہوتا۔ یا صرف اپنی قوم کا یا ذات کا۔ کیونکہ یہ رسم عام طور پر بھی جاری ہو گئی تھی۔ کہ علاوہ داماد کے جب موقعہ ملتا تو دوسرے ذات کے آدمی کو بھی اسی طرح مار ڈالتے۔ اس طرح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ رسم اپنے ہی ہاتھ کا کھانا کھانے کی جاری ہوئی ہے۔ کچی پکی کی بابت سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ میرے خیال میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی قوم نے جو صرف کچا بھوجن کھاتے تھے ڈر کر یا احتیاط کے لیئے یہ رسم جاری کر دی ہو گئی۔ کہ کچا بھوجن چوکے سے باہر نہ کھایا جاوے۔ کیونکہ خوف اسبات کا ہوگا۔ کہ وہ زبردستی نہ کریں۔ جبکہ یہ شرط ہو گی۔ کہ ہم تو چوکے سے باہر کھاتے ہی نہیں۔ اور پکا بھوجن جو کھایا جاتا ہے وہ پیچھے کی ترمیم ہے۔ اور سہولیت کے لیے کی گئی ہے۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یہی وجہ ہے۔ مگر میں یہ سوال آریہ پبلک اور ہندو پبلک کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ کہ ان پنڈتوں کی رائیں کوئی سائنٹفک وجہ ہو تو مشتہر فرما دیں۔ یا اگر فضول ہے تو خصوصاً لکھے پڑھے آدمی اس کلنک کو جو ہماری ترقی کا سد راہ ہو رہا ہے دور کریں۔ اگر درحقیقت سائنٹفک ہے تو اور قومیں بھی اختیار کریں۔ جس طرح ہندوستان سے سیکھ کر اور اقوام دیکھی گئیں

ہوتی جاتی ہیں۔ اسی طرح سے اور باتیں اختیار کر رہی ہیں۔

امید ہے کہ میرے بھائی اسپر غور فرماوینگے۔

راقم بشمبر داس
از دانتا راجپور

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج کمالیہ ضلع منٹگمری کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج منٹگمری کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ ستمبر کو ہوگا۔

ہر سہ آریہ سماجوں میں ایک ایک روز پیشتر نگر کیرتن ہونگے۔

رانچی آریہ سماج میں ۲۱ - جولائی ۹۵ء کو ایشور کے نراکار ساکار ہونے پر بحث ہوئی جسکے اثناء میں پردھان مہاشہ نے ایک پورا مصنف کی یکتیوں کا بھی کھنڈن کر کے ثابت کیا کہ ایشور نراکار ہے۔

پنڈت گنپتی شرما جی سملہ کو جاتے ہوئے راستہ میں ۲۴ - ۲۵ جولائی کو کسولی پہونچے ۲۵ و ۲۶ کو وہاں پر پرچار کیا۔ اور ۲۷ و ۲۸ کو برہمن وادتر کی کچھ بحث چھڑی ہی جو ۲۸ کی شام تک ختم نہیں ہوئی تھی۔ ختم ہونیکے بعد سملہ جاوینگے۔

پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی نے ایک ساماجک سپتاہک پتر نکالنا شروع کیا ہے۔ جسکا نام انڈین ریفارمر ہے۔

قصبہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔

نینی تال عرصہ چار سال سے گو آریہ سماج قایم تھا۔ مگر اسکی حالت شتھل تھی سپتاہک جلسے نہیں ہوتے تھے۔ اب پنڈت گنگا رام جی کے بطور سیر تشریف لیجانے سے سپتاہک جلسوں کا پربندھ ہوگیا۔ اور ادھکاریان باقاعدہ منتخب ہوئے۔

سوامی شنکر آچاریہ جی کی گدی پر آجکل جو سنیاسی ہیں۔ انہوں نے میرٹھ میں مورتی پوجا اور مرتک شرادھ وغیرہ کے منڈن پر لکچر دیا۔ جسکا اتر پنڈت گنگا پرشاد ایم اے نے سماج مندر میں بڑی عمدگی سے دیا۔

لالہ شیو دیال ایم اے اور لالہ جے چند جی نے باغبانپورہ ضلع لاہور میں جاکر ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

ایک نامہ نگار خبر دیتے ہیں کہ کوٹلی صورت مل ضلع گورداسپور میں حکیم سنت رام جی پرچار کیلئے گئے تھے۔ وہاں ایک پوراتک پنڈت سے شاستراتھ کیا۔ اور مضمون زیر بحث پر اسے قایل کیا۔ اسپر برہمنوں نے حکیم جی پر لاٹھیوں سے ہی حملہ کیا۔ اگر لوگ برہمنوں کو نہ روک لیتے تو ضرور حکیم جی کو مارتے۔ دھرم کا بیخوف پرچار کرنے والوں کے ساتھ اکثر ایسا ہی برتاؤ ہوا کرتا ہے۔

آریہ سماج کرنال کا تیرھواں وارشکوتسو (سالانہ جلسہ) ۳۱ - اگست اور یکم ستمبر ۹۵ء کو ہوگا آریہ سجن اوسر اور پبلک لابھ اٹھاوے اور شبھ درشن دیویں۔

اخبار انڈین ریفارمر کے ایڈیٹر دس اپنشدوں کا اردو ترجمہ سرل زبان میں اپنے اخبار کے ساتھ نکالنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اپنشدوں اور شاستروں کے سرل ترجمے ہر ایک بھاشہ میں شایع ہونے چاہئیں۔

امراؤ سنگھ ساکن سہرہ ضلع مظفرنگر مسلمانوں کی تعلیم پاکر مذہب اسلام قبول کرنے کو تیار تھا کہ لالہ رام کشن جی منتری آریہ سماج نبت ضلع مظفرنگر پہونچے۔ اور مولویوں کو قایل کرکے انکے پنجے سے اپنے بھائی کو چھوڑا لائے۔

میرٹھ آریہ سماج نے ایک سکول انٹرنس تک کھولا ہے۔

آریہ سماج نرسنگھ گڑھ (ممالک متوسط) کے پورشارتھ سے ایک اینگلو ویدک پاٹھشالا قایم ہوئی جسمیں دھارمک شکشا کا بھی پربندھ کیا جاویگا۔ وہ ایک وصنادیہ پرش اس پاٹھشالا کی بڑی سہایتا کرتے ہیں۔

سادھو سدانند راولپنڈی کے بازار میں ویدک دھرم کا پرچار کیا کرتے ہیں۔

تازہ خبریں اور رائیں

سلطنت پرشیا میں عورتوں کو طبی امتحانات میں شامل ہونیکی اجازت ملگئی ہے۔

پشاور کا نیشنل سکول جسجگہہ سے ڈپٹی کمشنر نے اٹھوادیا تھا۔ پھر اسی جگہہ جانیکا حکم دیدیا ہے۔

امرتسر میں لالہ سنت رام جی رئیس نے سنسکرت ودیا کی انتی ارتھ ایک مہاودیالہ کھولا ہے جسکے واسطے ایک لاکھ روپیہ اپنی جائداد سے علیحدہ کردیا ہے۔ اسی کے منافع سے وہ مہاودیالہ چلیگا۔ اور اسمیں سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم دیجاویگی۔

شدھی سبھا لاہور نے تین کس جنم کے مسلمان

اور شدھ کیئے - افسوس بنگال پر کہ جہاں بہت ہوئے ہوئے ہندوؤں کو شدھ کرنے میں نفرت پیدا ہوتی ہے - اور پنجاب میں جنم کے مسلمانوں تک شدھ کیئے جاتے ہیں -

جاپان میں جب کسی لڑکی کا بواہ سنسکار ہوتا ہے تو وہ سفید پوشاک پہنا کر والدین کے گھر سے نکالی جاتی ہے - گویا اسکا اپنا گرہستھی کرم کر کے سسرال کے گھر بھیجا جاتا ہے -

ڈاکٹر ہانکن سرکاری کیمیکل اگزیمنر نے سائنس کے ذریعہ سے امتحان کر کے فرمایا ہے - کہ ولایت کے دریاؤں سے گنگا کا پانی تین سو مرتبہ صاف تر اور انسان کے لیئے از حد مفید ہے (آریہ پیپن)

جھجھر کے ایک بھر بھونجے کے لڑکے کو ایک فقیر کمتی شاہ نامی نے زیور کے لالچ سے بیرحمی کے ساتھ مار ڈالا -

---

لوکل

آئیتوار آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں پنڈت سری پت جی نے معمولی ہون کے بعد پرارتھنا کی اور بابو منشی رام جی نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - بعد ازاں لالہ بھوانی رام جی بی اے نے ایک مختصر مگر موثر لکچر دیا -

بارش کی شکایت بدستور ہے - صرف کبھی کبھی بوندا باندی ہو جاتی ہے -

سوموار کو رکھشا بندھن کا تیوہار تھا - صبح کو سب سماجک بھائی شہر کی دوسری طرف بانس انوالے بازار میں جمع ہو کر وہاں سے انگریزی باجے کے ساتھ بازار میں سے نگر کیرتن کرتے ہوئے گذر کر شانتی سرور پر سنان کر کے یگیوپویت دھارن کیئے پھر گنگا میں جا کر سب بھائیوں نے ملکر پریم سے جوجن

کنیا آشرم جالندھر

(۱) پورب پکشی کی شنکا ہے کہ کنیا مہا ودیالہ کے لیئے باہر سے کنیائیں نہیں آئینگی - کنیا آشرم نے عملی طور پر نرنے کر دی ہے -

(۲) پہلے ہم بار بار کہتے تھے - کہ کنیا مہا ودیالہ کیول ایک ہی نگر کی کنیاؤں کے لیئے نہیں - کنتو اس سے دور دور کی کنیائیں لابھ اٹھائینگی - کنتو پورب پکشی ہماری بات کو نہ سویکار کرتا ہوا یہی کہے جاتا تھا - کہ نہیں یہ لوکل انسٹیٹیوشن ہے - اور اسکے لیئے دھن بھی لوکل ہی ہونا چاہیئے -

(۳) ہم سمجھتے تھے اور اب بھی یہی سمجھتے ہیں - کہ پورب پکشی کی یہ شنکا نرمول ہے - اور ایسی شنکائیں غلط فہمی یا اِس وشے پر ادھک دھیان نہ دینے اور زمانہ کی رفتار کو ٹھیک ٹھیک نہ سمجھنے - یا استری شکشا کے پرچار - استری جاتی کے اُدھار پر بہت رُچی نہ رکھنے کا پھل ہے -

(۴) استری شکشا کے سہایک اور کنیا مہا ودیالہ کے قایم کرنے والوں میں سے بھی کئی ایک پُرش تھے - جو یدیپی ہردیہ سے کام کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں - تتھاپی انہیں بھی اس بات میں کبھی سندیہہ تھا - کہ آشرم چلیگا - وا نہیں - باہر سے کوئی کنیا آئیگی وا نہیں - ایسے ہی ماتا پتا والدین ہیں یا نہیں جو اپنے فرض کو پورا کرنے میں اپنی کنیاؤں کو آشرم میں بھیجینگے -

(۵) ہمارے ایسے متر بھی شرون کریں - اور پورب پکشی بھی شرون کریں - کہ کنیا آشرم اُتما سے چل رہا ہے -

۶ - آشرم میں اسوقت ۱۱ کنیائیں داخل ہیں - کو آشا ہے کہ تھوڑے ہی کال میں آشرم بھر پور ہو جاویگا -

(۷) آشرم باسی سب کنیاؤں کی صحت اچھی ہے اور آشرم میں آنند پورونک باس کرتی ہیں -

(۸) پراتہ کال ہی اٹھکر پرمیشور کا دھیان کرتی ہیں پھر سندھیا آدی کرم کے پشچات کچھ ہلکی غذا کھا کر پاٹھشالا کو جاتی ہیں - پاٹھشالا میں ان کے کھانے کے لیئے تھوڑا سا لیجاتا ہے - گیارہ بجے پھر روٹی کھاتی ہیں - دو گھنٹہ آرام کر کے پھر لکھنے پڑھنے - پرونے یا کاتنے میں لگتی ہیں - پنڈت بالمکند صاحب اچھا لکھنا سکھاتے ہیں - شام کو سیر بندہ کرتا کنیاؤں کو دھرم شکشا دیتا ہے - اور سندھیا کرا کے واپس لیجاتا ہے اور ویایام کے لیئے باہر لیجاتا ہے -

۹ - آشرم میں نت ہون بھی ہوتا ہے - اور آشرم باسی کنیاؤں کو دھرم سمبندھی باتیں کنٹھ بھی کرائی جاتی ہیں -

(۱۰) بوڑھا چوکیدار ہر وقت آشرم کے دوار پر بیٹھا رہتا ہے - کنیائیں اسے بابا کہکر پکارتی ہیں - اور یدیپی یہہ بڈھا پُرش کومل سبھاؤ والا ہے - کنتو کنیائیں اس سے ڈرتی بھی ہیں -

۱۱ - فی دو کنیاؤں کو ایک ایک الماری ملی ہوئی ہے جنمیں کنیاؤں کے بستر رہتے ہیں -

۱۲ - اپنی اپنی باری پر کنیائیں کھانا بنانا سیکھنے کے لیئے پاکشالا میں سہایتا دیتی ہیں -

باقی آئندہ دیوراج

اطلاع

ہمارے اخبار کے صفحہ اول پر جو رائے مولراج ایم اے کی ادویات کا اشتہار ہے آئندہ کو ذیل کے پتہ سے ملیگی - متی کا چوک لاہور منیجر حبیش اوشدالہ -

ضمیمہ اخبار

ست دھرم پرچارک جالندھر شہر مطبوعہ ۲۶ ساون سنہ ۵۲ بکرمی مطابق ۹ اگست سنہ ۹۵ء

اطلاع ضروری

گوجرانوالہ میں آریا پنتھیوں نے آریہ سماج سے علیحدگی اختیار کر کے اپنا نیا سماج بنا لیا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ جو خطوط منتری آریہ سماج کے نام آدیں۔ انہیں غائب کرنیکی کوشش کریں۔ اسلئے جملہ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو خبردار کیا جاتا ہے۔ کہ جو خط و کتابت آریہ سماج گوجرانوالہ سے کرنی چاہئیں۔ وہ بنام لالہ جیون کرشن جی پلیڈر سکرٹری آریہ سماج موصوف کریں۔ ورنہ احتمال ہے۔ کہ خط راستہ میں ہی اوڑ جاوے۔

کلچرڈ پالیسی

ہمارے پاس ذیل کا خط آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پردھان کی حیثیت میں پہونچا ہے۔ آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کو منتری مہاشیوں سے توقع ہے کہ ان خطوط کو غور سے پڑھیں اور آئندہ کیلئے کلچرڈ بھائی دل کے ہتھکنڈوں سے خبردار ہو جاویں۔ ود

خط (۱) پریہ ور مہاشہ لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب۔ نمستے

چند یوم سے بندہ اسجگہ نوکر ہوا ہے۔ اور انیور کی کرپا سے سماج کا بندوبست بطور بعض شدہی کیا گیا۔ لیکن ہمارے میں سے کوئی مہاشہ خواندہ نہیں ہے۔ اور بارہ ممبر ہیں۔ مینے پہلے ایک خط پرتی ندہی سبھا لاہور کی خدمت میں بمقام لاہور روانہ کیا تھا۔ اسکا جواب بھی آیا جو آپکی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ لیکن مجھے دو پرتی ندہی سبھا ہونے سے تشکک پیدا ہو گیا۔ اسواسطے آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر یہہ خط آپکی پرتی ندہی کا ہے۔ تو یہہ سماج جسکا چندہ دو روپیہ ماہوار ہے۔ اسمیں سے ایک روپیہ چندہ اوپدیشک فنڈ ادا کریگی اور اگر پرتی ندہی سبھا دیگر کا ہی ہے۔ تو براہ مہربانی جیسا مناسب سمجھیں۔ آپ اپنے ست دھرم پرچارک میں چھاپ دیں۔ کہ اس پرتی ندہی سبھا کا اوپدیشک نہیں چاہیئے۔ اور نہ ہم اسجگہ چندہ روانہ کرینگے جسجگہ آپ حکم دیویں۔ چندہ روانہ کیا جاوے۔ اور ست دھرم پرچارک اس سماج کے نام بھی روانہ کیا کریں۔

آپکا داس ہیتداس سکرٹری آریہ سماج پنڈ کالری ڈاکخانہ کیوڑہ تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم ۱۲ جولائی ۹۵ء

از دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

نمبر ۱۰ مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۸۹۵ع

بخدمت صاحب سکرٹری آریہ سماج پنڈ

نمستے

مہاشہ۔

آپ کا خط ۲۴ جون سنہ حال کا آیا اور ایک چھوٹے سے قصبہ میں سماج کی قایمی کی خبر سنکر خوشی ہوئی۔ امید ہے۔ آپ اس سماج کو رونق دیوینگے۔ مجھے اسبات کو پڑھکر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے دو روپیہ ماہوار چندہ میں سے ایک روپیہ ماہوار اوپدیش کے واسطے ارسال کرینگے۔ واقعی روپیہ کی بہت ضرورت ہے۔ اگر آپ اس رقم کے علاوہ اور بھی گاہے بگاہے چندہ کر کے اوپدیش کے واسطے بھیجتے رہینگے۔ تو سبھا ممنون ہوگی۔

آپکا داس

رادھاکشن بجائے منتری سبھا

کیا انارکلی والے بھائی اخلاق اور دیانتداری کو بھی کچھہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ آریہ پرتی ندہی سبھا کے منتری لالہ آتما رام جی نے ہم سے شکایت کی کہ اکثر آریہ سماج جنکے نام و نشان کا پتہ دفتر میں باقی لکھا چلا آتا ہے۔ یہہ لکھتے ہیں کہ وے روپیہ بھیج چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدت تک بے خبری کی حالت میں روپیہ بنام سکرٹری سبھا کے پتہ پر لاہور بھیجا جاتا رہا ہے اور اسکو کوئی بڑا چور راستہ نگل جاتا رہا ہے۔ کیا لالہ ایشور داس وغیرہ کی گورمنت ودیا ہی کے یتیم بچوں کا ٹکڑا مار کر صبر نہیں آیا۔ کیا رائے مولراج ملکراج اینڈ کمپنی کے چیلے واقف ہیں۔ کہ صرف گنتی کے دس بارہ برائے نام سماج آنکے ساتھہ ہیں۔ پھر باقی آریہ سماجوں کے آئے ہوئے روپیہ کی نسبت انکو لالہ آتما رام جی سے خط و کتابت کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن جب اصول یہہ

کر دینی چاہئیں بلکہ ان سے عرض کرنا عین ثواب ہے - تو پھر نہ بتانا جگہ ہی نہیں ہو سکتی - ہم آریہ بھائیوں کے منتری جو پاس ہیں اور آریہ سجنوں سے ... کر دیں - کہ جو دھن بھیجا جاوے تو منتری اور آفس کے نام امرت سر روانہ کیا کریں یا اگر لاہور کی معرفت بھیجا ہو - تو لالہ جیوندا پردھان آریہ سماج لاہور کے نام سے بھیج کر دفتر میں اطلاع دیدیا کریں -

منٹگمری میں لالہ منہراج و پنڈت اچھرام جی کا دورہ

ناظرین اس بات کو معاف کرینگے کہ پچھلے دنوں منٹگمری میں ہر دو صاحبان مذکورہ بالا کا لیکچر کیوں ہوا ضرور تھا - کہ میں آپکی سیوا میں حاضر ہوا ۲۳ - یا ۲۴ - جولائی ۱۸۹۵ء کا ذکر ہوگا - کہ ایک خط لالہ منہراج صاحب کا ماسٹر منوہر لال صاحب سکنڈ ماسٹر منٹگمری سکول کے پاس جہلم سے لیکچر کے واسطے آیا - ماسٹر صاحب نے جو منجملہ کالج کی طلبا میں سے ایک ہیں - پریذیڈنٹ سماج سے اجازت انکے لیکچر کی مانگی - پردھان صاحب نے بدیں خیال کہ انکی پارٹی کا کوئی آدمی سماج میں نہیں - اگر انکو اجازت دیجاوے تو سماج کو چنداں نقصان نہیں - جیسا کہ اور جگہ پر ہوا ہے - دوم ایک دو اشخاص کا یہہ خیال بھی تھا کہ انکے خیالات کی کچھ تحقیقات کی جاوے - یہ کہ ایک دن بعد پردھان صاحب دورہ پر تشریف لے گئے - اور لالہ منہراج صاحب کا ملتان سے ۲۹ - جولائی ۱۸۹۵ء کو ایک خط بنام سکرٹری سماج مضمون کا آیا کہ یدی آپ اجازت دیویں - تو ہم ایک لیکچر دینا کی ضرورت پر منٹگمری میں دے لیویں - اور آپ نوٹس چھپاں کر دیں - یہہ خط پردھان سماج کو دکھلا دیں - بہ عدم موجودگی پردھان صاحب آپ پردھان صاحب سے اجازت طلب کیجئیگی - تاکہ نوٹس لگایا جاوے اور نوبت انترنگ سبھا کی پہونچی جسمیں اکثر ممبروں نے یہ خیال ظاہر کیا - کہ چونکہ انکو ایک دفعہ پردھان صاحب نے از خود اجازت دیدی - جو کہ بجا یا بیجا تھی اور پبلک کو انکی کچھ کی بابت سماج میں آگاہ کیا گیا ہے بہتر ہے - کہ اجازت دیجاوے - اور سرسوتی سے پاس ہوا - ۳۰ و ۳۱ - جولائی ۱۸۹۵ء کو ہر دو صاحبان کے لیکچر سندھیا کی ضرورت اور ویدوں کی تصنیف پر ہوئے - پبلک پر اثر اچھا پڑا - مگر حیران ہوں کہ لالہ منہراج صاحب جو اپنی کھلی چٹھی بنام لالہ منشی رام صاحب سندھیا کو سندھیا بانی کے نام سے یاد کرتے ہیں - اور انکی سماج کے اکثر صاحب جو ویدوں کو ایشور کرت ماننے کی ضرورت نہیں سمجھتے - بلکہ دس اصولوں کا ماننا ضروری سمجھتے ہیں - کیونکہ ایسے مہاتما کی سنگت سے مستفید نہیں ہوتے - سچ ہے گھر کا جوگی جوگنا باہر کا جوگی سدھ" لالہ منہراج صاحب نے اثنائے گفتگو میں فرمایا تھا - کہ ماس کو وید انکول سمجھ کر کھانا تو کیا بلکہ پنجاب بھر میں کوئی سماج نہیں جو ایسا مانتا ہو لیکن انکے نہ بجواب اس سوال کے کہ یدی آپ کہدیں کہ ماس کھانا وید مددہ ہے - تو خانہ جنگی کا انجام ہوتا ہے - انہوں نے یوں فرمایا کہ بیشک میں ماس کو وید انکول سمجھ کر نہیں کھاتا لیکن میری اسقدر علمیت نہیں کہ میں برہمن آدی گرنتھ و وید آدی دوارا کوئی رائے اسکے بارے میں قایم کر سکوں" لوگ کہتے ہیں کہ میں ماس پرچار کرتا ہوں اور ماس پرچار رسالہ جات وجودہ یورپ سے تصنیف ہوئے انہیں میں نے مدد دی لیکن میں دعوی سے کہتا ہوں - کہ میں ایسا نہیں کرتا - بجواب اس سوال کے کہ آپ رسالہ جات تقسیم کرتے ہیں - جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ سراسر الزام ہے - اور لوگ ناحق بدنام کرتے ہیں - بلکہ ان رسالوں میں مجھے غلطی بر تیست ہوتی ہے - اور وہ یہہ ہے کہ ایک جگہ وید منتر میں آج لفظ آیا ہے - اور مصنف رسالہ نے اسکے معنے بکری کے کئے ہیں حالانکہ اسکے معنے سوچ کے ہیں ... گن جو کہ بہت ہو گئی تھی اور موقعہ لیکچر کے آغاز کا تھا - اسلئے یہہ سوال ختم ہوا - اور زیادہ بحث نہیں ہوئی - سوائے اسکے کہ لالہ منہراج صاحب نے طالب علم ایف اے کلاس نے انکے سامنے بیان کیا - کہ کالج بورڈنگ میں اسوقت تک کچن گوشت کے ہیں - جسکے جواب میں ... صاحب نے فرمایا - کہ جس بورڈنگ کی ... روز اول جیسی ہے - ویسی ہی چلی آتی ہے کوئی ... نہیں ہوتی - اب لالہ منہراج صاحب کی خدمت میں ہماری دست بستہ التماس ہے - کہ جب وہ شاستروں کے وچارنے کی طاقت نہیں رکھتے - اور سوامی صاحب جنہوں نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی اپنے ستیارتھ پرکاش میں اکثر جگہ براہ راست مارگ دنتہ میں خصوصاً ... کا کھنڈن کیا ہے - اور رگوید کے بھاشیہ ...

ایک منتر میں صاف لفظوں میں ممانعت
کی ہے۔ جسکے سمجھنے کی آپ میں علمیت نہیں
تو کیا وجہ ہے۔ کہ آپکو سوامی صاحب کے
بھاش پر اعتبار نہیں دنیا میں بہت کام
اعتبار پر چلتے ہیں۔ جہاں مورتی آدی
کھنڈن سوامی صاحب نے وید دل سے کیا
اور آپ نے وشواس کیا۔ تو اب کونسی وجہ
ہے۔ کہ اس بھاش کو غلط بتلایا جاتا ہے اور
قابل پذیرائی نہیں۔ جب آپ سوامی صاحب
کے مشن کی تکمیل کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہی
نہیں بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ نے اپنا جیون
دان کر دیا ہے۔ اور آپکو تن من دھن کسی سے
بھی گریز نہیں۔ تو کیا ایسے وقت میں جبکہ
سماجوں میں ماس بھکشن نے کھلبلی مچا دی ہے
ہاں جبکہ چلتے کام میں بڑی بھاری رکاوٹ
پیدا کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جہاں ستر
اور پریتی کا اپدیش ہوتا تھا۔ وہاں دویش کی
اگنی پرچنڈ ہو گئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ سماج کی ترقی
کہیں ایک صدی پیچھے ہٹ گئی ہے۔ کیا آپ
زبان کی رسنا کو دان نہیں کر سکتے۔ کیا آپ سماجوں
کی بھلائی اور دیش بھگتی کے مقابلہ میں ماس
جائز یا ناجائز طور پر کھانا اوچت سمجھتے ہیں۔
بقول آپکے گورو گوبند سنگھ صاحب نے لڑکوں
نے سیس کٹائے۔ صرف دھرم کی رکشا کارن
بقول پنڈت راجہ رام صاحب ایک چکرورتی
راجہ نے ایک وید پاٹھی کی تعظیم اور عظمت کو
قائم رکھنے کے واسطے جب وہ خود پندرہ کروڑ
روپیہ حسب المطلب وید پاٹھی نہیں دے سکا
اپنے سے رتبہ کے راجہ کے پاس مانگنے گیا اور
اپنی ہانی نہیں سمجھی۔ تو کیا آپ ویدک دھرم عظمت
اور ترقی کو مدنظر رکھ کر ایک اندری کے کرم

کو تیاگ نہیں سکتے۔ اس شخص کے سامنے جسنے
اپنا جیون دان کیا ہو۔ میرے خیال میں یہ کوئی
بڑی بھاری قربانی نہیں ہے۔ بلکہ آپ کی
عظمت لوگوں کے دلوں میں از سر نو قائم کرنے
کے واسطے بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ اگر آپ سماجوں
کی بھلائی کے واسطے اتنا نہیں کر سکتے تو ایسی
سماجوں سے جو ماس بھکشن کے خلاف ہیں
اور جو آپکے خیال میں ناجائز ہیں اجازت
مانگنا سراسر ناانصافی اور بیجا ہے۔ اور اگر کوئی
سماج آپ کو اجازت لکچر کی نہ دے تو بجا ہے
کیونکہ جب آپ انکی بات نہیں سنتے۔ تو پھر آپکی
کون سنتے ہیں آپسے عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ
کو منٹگمری سماج نے صرف اس خیال سے اجازت
دی۔ کہ آپ کبھی ہمارے بھائی تھے۔ اور کئی
بدنام کرتے تھے۔ امید ہے کہ آپکی پارٹی والے
اب بھی سمجھ جاویں اور دویش کی اگنی زیادہ
پرجلت نہ ہو۔ اگر آپ اس اگنی کو شانت
کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ان حملہ آوروں میں
شمار ہونا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج
کے کام میں وقتاً فوقتاً مخل ڈالا تو آپکا اختیار
ہے۔ اثناء گفتگو میں پنڈت گورو دت میموریل
فنڈ کے بارے میں جو آپ نے فرمایا تھا۔ کہ
لالہ منشی رام صاحب فیصلہ نہیں کرتے اور
اور انکے پاس اس مضمون کی چٹھی بھیجی گئی ہے
کہ کسی آریہ بھدر پرش کے ذریعہ جو کسی پارٹی
کا طرفدار نہ ہو۔ یا اور کسی شخص کی معرفت
فیصلہ کر لیویں۔ یا انکے ٹرسٹیز مقرر کیجئے
اور انکے حسب منشا روپیہ خرچ ہو۔ اور اگر

لالہ منشی رام صاحب مدد دینا چھوڑ دیں۔ تو ہم
دینے کو تیار ہیں۔ گذارش ہے۔ کہ آپ اور لالہ
منشی رام صاحب جلد فیصلہ کی کوشش فرماویں
دونوں طرف میں اب وہ وان پرش ہیں پھر
عدالت تک پہنچنا کون دانشمندی ہے علاوہ
اسکے جہاں کالج کا دو لاکھ روپیہ بغیر کسی قسم کی
تقسیم کے آپکے حصہ میں آگیا ہے۔ اور منشی رام
پارٹی یا لالہ منشی رام صاحب نے کبھی اس کا
خیال تک نہیں کیا۔ ورنہ آپکے کام میں رخنہ
ڈالا ہے۔ تو اگر آپ صرف دس ہزار روپیہ جو
یتیم بچوں کے واسطے اکٹھا کیا گیا ہے۔ بغیر تقسیم
کے دیدیں تو کونسی بات ہے۔

اعلان

چونکہ انارکلی سماج ایک ناجائز سماج ہے
اور منٹگمری سماج کا اس سے کچھ تعلق نہیں ہے
اسلئے اعلان دیا جاتا ہے۔ کہ ہمیں اپدیشوں
سے معاف رکھیں۔

آپکا خیر خواہ
موہن لال اپدیشک۔

مقام ہانسیو

ایڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے

آریہ ورت میں جو بھولا پن لوگوں میں بھرا
ہوا ہے۔ اور انمیں بھی خصوصاً سندھ لوگوں میں
ہے وہ دور کرنے کے لئے آریہ سماج نے بیڑا

*نوٹ۔ لالہ ہنس راج جی کی طرف سے کسی آریہ بھدر پرش کے ثالث مقرر کرنیکی کسی چٹھی کے
ذریعہ سے کبھی تحریک نہیں ہوئی۔ صرف لالہ ایشور داس نے نصفا نصف تقسیم کا سوال پیش کیا ہے۔
کیا آریہ پبلک رضامند ہے۔ کہ برلی مذہبی سبھا کا نصف روپیہ لالہ ایشور داس کو دیا جاتا قبول کر لیا
جاوے؟ منشی رام ایڈیٹر

اردھوا یا ہے - ایسے ریفارمیشن سماج کے کوئی
سجا سنہ نہیں خاص کر سنیاسی لوگ ہیں جنکی
بھگوی پوشاک پر لوگوں کا شردھا رہتا ہے
وہی جھوٹے پن کرنے جاوینگے تو آریہ سماج پر
لوگوں کا وشواس کیا قایم رہیگا - ؟ اور آریہ
سماج کی کیسی ترقی ہوگی ؟ یہہ بھولا پن دور کرنے
کی کوشش ہر ایک آریہ کو کرنی لازم ہے -
اسلیئے مضمون مندرجہ ذیل ایک مرہٹی ماسک
پستک سے اخذ کرتا ہوں - اس ماسک پستک
کا نام کھرا پرکاش ہے - یہہ بمبئی سے نکلتا ہے
شاید اسکا اڈیٹر پرارتھنا سماجی ہو - کیونکہ اسکی
دوسری تحریروں سے ایسا ہی پایا جاتا ہے - اس
پستک کی جلد ۵ نمبرہ ۶ و ۷ و ۸ (اس بار
چار نمبروں کی ایک ہی کتاب نکلی ہے)
آچار میمانسا عنوان کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں بھی عنوان
پستک درجن کے نیچے لکھا ہوا ہے - کہ ہو نہ ہو
"وید منتر کا ستیہ جب نہیں معلوم ہونے لگا
تب لوگ منتر وچارن میں ہی ثواب سمجھنے لگے -
رفتہ رفتہ سمرتیوں اور گیتا کا بھی وہی حال ہوا
سیر و ارتھ نہ سمجھ کر گیتا کا پاٹھ کرنیوالے
سینکڑوں سجن ہیں - اور وے سمجھتے ہیں کہ صرف
گیتا کا پاٹھہ ہی ثواب میں داخل ہے - کوئی کوئی
صاحب ایسا کہتے ہیں کہ پہاڑ کے پن سے
لوگ اتھرو وید کا گرنتھ پڑھتے ہیں -
اتنا ہی غنیمت ہے ؟ یہہ بات سر دست
قبول کرنے کے لائق ہے - لیکن بھولا پن
اتنا ہی تھا تو ہی ٹھیک تھا - مگر وہ اس سے
بھی بہت دور تک بڑھ گیا ہے - اُس سے
بہت ہانی ہے - ملاحظہ فرمائیے - سابق میں
سمجھتے تھے کہ تحریری پستکیں پوتر شدہ اور
چھاپی ہوئی اپوتر - اشدہ - کیونکہ چھپی ہوئی

کتاب کی سیاہی بھرشٹ پدارتھوں کے
ملاپ سے شاید تیار ہوتی ہے - تھوڑے
دن ہوئے کہ ایک واقعہ گزرا وہ بیان کرتا
ہوں - اُس سے اوپر کے مضمون کی پشٹی ہوتی
ہے -

چند روز ہوئے کہ پروفیسر جلبنی والے نے
(واسنکاپورام سری دہر گنیش جلبنی والے - یہہ
پنچ دراوڑ برہمنوں سے ہیں اور وہ مدہو
مانیسروامی برہمن - ضلع احمد نگر احاطہ بمبئی کے
رہنے والے دکن کالج پونہ میں تعلیم پائے ہوئے
بہت دنوں تک پادریوں کے ولسن کالج
میں سنسکرت پروفیسر تھے - پونہ نیٹیو ہائی
سکول کے ہیڈ ماسٹر جو عیسائی مس ہیں -
انکے خلاف کچھ بولنے پر اپنے کام سے
مستعفی ہوئے - آنکی رائے ہے کہ وید پورش
گرنتھ ہیں - انہیں بعض جا اچھی باتیں ہیں -
یہہ کرمقصد میں مورتی پوجا کرتے ہیں)
ویدمنتش کرت گرنتھ ہیں - اسپر ویاکھیان
دینا شروع کیا - آنکے ساتھ بحث مباحثہ
کرنے کے واسطے کوئی ایک پتی یعنے
سنیاسی آریہ سماج بمبئی میں ٹھہرے تھے
آنکی پوجا کرنے کا بچار چلا تھا - اُسوقت
اُس سنیاسی نے کہا کہ یہہ تمہارے پروفیسر
پستکیں پڑھکر آنکی مدد سے میرے ساتھ
بحث کرنیوالے ہیں - یہہ وہ پستکیں گائے کی
چربی سے چھپی رہتی ہیں - اُن پستکوں کے
پڑھنے والوں کا کہا و لوکن بھی نہیں کرونگا -
پھر مباحثہ کی بات تو دور ہی - میرے پاس کی
سیاہی (لاک ایک جو لاگرا ہی پدارتھہ ہے
سنسکرت میں اُس سے लाक्षा کہتے ہیں -
اُسکی سیاہی بناتے ہیں -) سے لکھے ہوئے گرنتھ

ہیں - ایسی پستکوں کے آدہار سے کوئی بحث کرنیکا
خواستگار ہوں تو چاہے اُسوقت میں بحث کے
لیئے موجود ہوں " تھوڑے دن ہوئے ایک شخص نے
گھی سے گرودیہ ترچھا پا ہے - یہہ سیاہی کی
پاکیزگی شدہ نہ رہنے کے لیئے ہے - عادت
چھاپی ہوئی پستکیں بھی ہمکو پوتر معلوم ہونے
لگ گئے ہیں - مگر ہمارا بھولاپن اُسکے آکار میں
گھس گیا - پستکیں آٹے سے چھپی ہوئی رہتی ہیں
کتب گھر سے چھپتی ہیں - تمامی کتب اپوتر
کیونکہ وہ پڑھنے والے اکثر انگریزی تعلیم یافتہ
وغیرہ رہتے ہیں - وغیرہ وغیرہ "
اگر اس سنیاسی کی بات صحیح ہے تو آریہ سماجک
لوگوں میں ابھی تک کتنا بھولاپن بھرا ہوا ہے
یہہ کہنا لازم آتا ہے - اگر وہ سنیاسی صاحب
چھاپی پستکیں اپوتر سمجھتے تو پروفیسر جس منتر
کا حوالہ دیتے تھے وہ صحیح یا غلط اسکا پڑتال
اپنے پستکوں سے کر لیتے - یہہ چھوڑ جو سبب
اُنہوں نے پیش کیئے - اُس سے لوگوں کا
یہہ سمجھ لینے کا اندیشہ ہے کہ مباحثہ کی طاقت
نہیں - اتنا علم نہیں - حیلہ حوالہ کر گئے -
آریہ سماج کے سنیاسی ایسے ہی ہوتے ہیں
اس سے آریہ سماج کی کتنی کستی ہوئی اور
آگے ہوگی - آپ ہی غور کر سکتے ہیں -
اسلیئے میری پرارتھنا ہے - کہ سنیاسی مہاتما
کون تھے - اُنکا کیا نام - یہہ سکرٹری آریہ
سماج بمبئی سے دریافت فرما کر انکا نام اخبار
میں مشتہر کر دیا جاوے - تو آئندہ ایسے
لغو کام کرنے سے کسی کو جرات نہ ہوگی -
اگر وہ سنیاسی آریہ سماجی نہیں ہے - تو ایسے لوگوں کو آریہ
سندیں آدمار نے سے چاہئے پرائیے - [illegible]
ہیں - [illegible]

[illegible]

دھرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی
سو گئی ہے - جو اب اسے جاگتے ہوئے شرم
(لجیا) معلوم ہوتی ہے - کہاں وہ رشیوں
کا مبارک زمانہ اور کہاں انکی موجودہ اولاد
کی یہ بری گت - تراہ مان تراہ مان -
ہمارے بھائیو عرصہ ۲۰۰۰ سال کا گزرا
جبکہ مہاراجہ جودھشٹر کا چکرورتی راج تمام
پرتھوی میں موجود تھا - اسوقت کوئی مسلمان
کوئی عیسائی کوئی بودھ کوئی جین اس بھارت
ورش میں موجود نہ تھا - بلکہ کہیں سارے سنسار
میں بھی انکا پتہ نہ تھا - ساری کی ساری
پرجا ویدک دھرم اور شاستروں کے کرموں میں مصروف
تھی - اسکے ۵۰۰ سال بعد جب اودیا کے سبب پاکھنڈ
اور بیبھچار آدک اس ملک میں بڑھنے لگا
تب عرصہ ۲۴۰۰ سال گذرتا ہے کہ علاقہ نیپال میں
ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جو کہ ناستک تھا
بودھ مت چلایا - راج کا زور بھی ساتھ تھا اور
اسی لیے بہت سے پیٹ پالک برہمن اسکے ساتھ
ہو گئے جس سے بدھ مت سارے ہندوستان میں پھیل
گیا - کاشی کشمیر قنوج کے سوائے کوئی شہر
ہندوستان میں ایسا نہ رہا - جو بودھ نہ ہو گیا - جب
بہت بہت بڑھ گیا - اور لوگ ویدک دھرم سے تنت
ہو کر یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے -
تب تقریباً دو ہزار برس گزرے کہ ایک مہاتما شنکر
سوامی جنہیں لوگ شنکر آچاریہ بھی کہتے ہیں اپنے
گھر سے باہر نکلے - اور شستوں کو ساتھ لیکر بودھوں
سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا - بھلا ناستک لوگوں کے
دلائل اور یکتیاں - وید اور شاستر کے جاننے والے کے سامنے
کیا ٹھہر سکتی ہیں ۳۲ برس مہاتما شنکر سوامی نے بدھ مت

والیوں کو بطریقہ اصلی دھرم میں واپس کیا چونکہ انکے
بعد مسلمانوں عیسائیوں کا بھارت ورش میں دور دورہ ہو گیا
جسکے باعث ایک معقول تعداد ہندو دھرم کے آدمیوں کا
ان مذہبوں میں پرویش ہو گیا - اور کسی نے انکے پھیر
لانے کی کوشش نہ کی - اسلیئے ہم نے اپنی قوم کو نیند
غفلت سے جگانے کے لیئے ایک ٹریکٹ "دھرم پرچار"
قریباً دس ہزار چھپایا ہے - جسکا حجم ۱۴ صفحہ پیمانہ
۲۰×۲۶ عمدہ ڈمی کا غذ ہے - قوم کے ہمدردوں
کے لیئے یہ بہت سستا ٹریکٹ مفت تقسیم کرنے
کیلئے ایک عمدہ ذریعہ ہے قیمت ایک [illegible] فیصدی
ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن ۲۵
روپیہ فیصدی کے حساب دیا جاویگا -

المشتہر منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار دھرم پرچارک
اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد
اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ
تعداد والے اخبارات کے کم تعداد والے اخبار میں
یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی
تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں - مگر
معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے
اخبار کو جسکی تعداد قریباً پانچسو ہے - اور
حجم ۱۲ صفحہ تقطیع ۱۸×۲۲ عمدہ ڈمی کاغذ
ڈمی کاغذ پر جسمیں مضامین متعلق ویدک دھرم
سائنس لیکچر رشیوں کی سوانح عمریاں -
مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ
[illegible] چھپکر جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے
اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دینے میں دریغ
نہیں فرمایا - مضمون اور تعداد کا ثبوت
ہماری صداقت کے لیئے پرچہ نمونہ سے جو
درخواست آنے پر مفت ارسال ہو گا - اور دفتر اخبار
شہر جالندھر سے ہو سکتا ہے -
نہیں نہیں یہ ہماری کوتاہی ہے - کہ ہماری
طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں آج تک
درخواست کی کوئی درخواست بغرض حصول انکے اشتہارات
کے نہیں گئی لیکن اب ہم درخواست ہذا آپکی
سیوا میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کر رہے ہیں اور
امید ہے - کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے
اخبار میں شایع کرا کر فایدہ اٹھائینگے اور ہمکو
ممنون فرماوینگے - نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایکسال	صہ	دیعہ	عہ
چھ ماہ	دیعہ	عہ	للعہ
تین ماہ	سہ	للعہ	لعہ

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم
سے زیادہ کا ہو گا - اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے
حقدار کی لیجاویگی - جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے
زیادہ کا ہو گا - اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے
اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ
کا اشتہار ہو گا - اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو
نصف کالم سے کم کا ہو گا - اسکے لیئے علیحدہ نرخ
ہو گا - جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے
(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ
بالا کی رو سے لیجاویگی - اندر میعاد تین ماہ تبدیل
کرانے کا اختیار نہ ہو گا -
(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے - کہ جنکا مضمون
ہفتہ وار یا سہ ماہی کے اندر کسی میعاد کے بعد
تبدیل ہوتا رہیگا - یا جو اشتہار سہ ماہی سے کم میعاد

ہیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بہ تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بڈھے تک ہر مرد کو یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ہیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ہیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر بردوتیر میان سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میان سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص منصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ نقص کمزوری نظر۔ ناخن۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کیلیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا تشکک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کیلیئے ہیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ رقم **ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی** صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من۔ مینے آپکا ہیرے کا سرمہ ایک بوڑھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے۔ استعمال کیلیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجوبہ ایکے لیئے کافی ہے۔ کہ ایک شخص ہے آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھ سے یہ آنکھ کی دوا (ہیرے کا سرمہ) طلب کی۔ مینے اس سے پوچھا کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ اُسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ۷۰ سال کی ہے اس سرمہ کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب وہ بالکل تندرست ہے۔ رقم کرنیل والٹر الف **ہیری صاحب** بہادر کرنیل ریاست فریدکوٹ۔ ۱۰۔ جون ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ستارہ ہند پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱/ خوراک ۲/ اور چھوٹی شیشی آٹھ خوراک آٹھ آنہ (نوٹ) تاپ تلی کے لیے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

दमा यानी सांस की दवा

دمہ خواہ کتنے ہی روز سے اور کتنا ہو۔ دو ایک خوراک سے فوراً دب جاتا ہے۔ اگر زیادہ پورا ہو۔ تو تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے جڑھ سے جاتا رہتا ہے۔ اور نیز پورانے دمہ والے کو برابر استعمال رکھنے سے بہت فائدہ بخشتا ہے۔ فی شیشی ۱/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر [illegible] دھلے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	جو بیرحم اتا ثیر صنعتی طاقت کے لیے جو کثرت نوجوانات و کثرت طفولیت کی بدکاریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے باسنہ دقتیں آتے فائدہ ہوتا ہے سولت نہیں دو دفعہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] بیں درد رحم جلن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱/
[illegible]	دانتوں کو مضبوط۔ کیڑا لگنا۔ بدبو گوشت خوردہ مسوڑوں کی خرابیاں دور کرکے دانت چمکدار ہو جاتے ہیں فی ڈبیہ ۱/
[illegible]	مقوی بصر۔ ضعف بینائی غبار سرخی جالا دھند کو طراوت نہ ہونے کو دور کرتا ہے ہر شیشہ ۱/
[illegible]	بار بار پیشاب آنا تنگی۔ لاغری۔ بے چینی ضعف کمر۔ خرابی جگر۔ بدہضمی وغیرہ سکاریں کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی [illegible] روپیہ۔

[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دلکا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن ۱/
[illegible]	مسوں کا درد جریان ریحی ہو۔ یا بادی خونی ہو جاتا رہتا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ۔
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف مہج دانت چھوڑا سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم نیز کیڑا پڑنے۔ ابام حل خسرہ چیچک وغیرہ کو دور کرتا ہے فی تولہ [illegible]
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آ جاتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ۱/
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر قبض بے چینی۔ اعضا شکنی سب دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱/
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں۔ درست کرکے لطف دکھلاتا ہے۔ فی تولہ [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب و علامات و سارٹیفکیٹ دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ انجم آتشک سوزاک مع معالجات بواسیر ۹/ رسالہ حفظ طب چہارم ۱۲/ المخدرات من المسکرات ۹/ رسالہ قیافہ ارسطو ۹/

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر حافظ صحت لاہور موچی دروازہ۔

بہار فتح کے نا امیدوں کیلئے پوری امید

عام و خاص کو دعوت ہووے کہ نربل کو بہت سی جستجو و تلاش کے بعد ایک مہاتما سنیاسی سے بے اولادی کے نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امید دلانے کی ایسی عمدہ دوائی ملی ہے۔ جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے۔ کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال کی گئی اور جن اشخاص کو گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا۔ ایشور پرماتما کی کرپا سے بڑی کامیابی سے

سالہا امیدیں بر آئیں۔ اور تمام نقائص جو بانجھ عورتوں میں ہوتے ہیں۔ دور کیے گئے۔

اب چونکہ دوائی مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے۔ عام و خاص کی اطلاع کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ خواہشمند مہم سے خط و کتابت کرکے معالجہ کرائیں۔ شرح اور شرط علاج یہ ہے۔ کہ دوائی تیار شدہ اول مفت دی جاوے گی۔ اسکے لوازمات بازار سے حسب ہدایت خریدنے ہونگے حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاوے گا۔ جس وقت حمل پانچ ماہ کا ہوگا۔ اس وقت مبلغ پچاس روپیہ حق الخدمت و قیمت ادویہ وغیرہ لیے جاوینگے۔ جسکے واسطے ایک تحریری اقرار لیا جاوے گا۔ امراء کے لیے حق الخدمت انکی قدردانی پر منحصر ہے۔

المشتہر

نبل [illegible] کشن جی موضع بالد ضلع گوجرانوالہ پنجاب

شائقین فوٹوگرافی ۱/

کتاب مجربات بیدی کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت مجلد صرف ۱/ محصولڈاک [illegible] دس یا دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاوے گا ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

کندن لال خزانچی سیدہ کمپنی دہلی

واس کی ارداس ۵/

مصنفہ [illegible] داس کمیونڈر سول ہسپتال کوئٹہ جسکو [illegible] اسمیں عام بھجن عمدہ طرز پر طیار کرکے دیوناگری اکشروں میں چھپوائے گئے ہیں۔ آریہ سماج [illegible] آریہ سماج اسد وارث [illegible] جالندھر سے یا مصنف سے مل سکتی ہے۔

المشتہر [illegible] داس کمپونڈر ہسپتال کوئٹہ

نمبر ۱۹ | مطبوعہ ۲ بھادوں ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۶ اگست ۱۹۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

وید منتر کی ویاکھیا

न तस्य प्रतिमा अस्ति यस्य
नाम महद्यशः हिरण्यगर्भ
इत्येष मा मा हिंसीदित्येषा
यस्मान्न जात इत्येषः॥३॥

ارتھ

"جس (پرماتما) کا بڑا کیرتی کرنے ہارا دھرم یکت کرموں کا آچرن ہی نام سمرن ہے۔ جو تیج والے پدارتھوں کا آدھار جو کبھی اتپن نہیں ہوا۔ جسکی اپاسنا اس بھاو سے کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہمیں تاڑنا نہ کرے۔ وہی اپاسنا کے یوگیہ ہے۔ اُس پرماتما کے تلیہ و سدرش کوئی بھی نہیں ہے" پرماتما کی آگیا کے انوکول چلنا ہی اسکا نام سمرن ہے۔ اُس سرب ویاپک پربھو کو بیرونی جگت میں تلاش کرتے ہوئے اُسکی قدرتی شکشا کے مطابق اپنے آچرن بنانا ہی اُسکی بھگتی ہے۔ کیونکہ وہی سکل برہمانڈ کے تیجومی پدارتھوں کو بھی تیج پردان کر رہا ہے۔ کوئی بیج کہلانے والے سورج کو دی تو نے چمک دبجلی نے لی تجھ سے دمک۔ سب پدارتھوں کا ملانیوالا سب کا ادھشٹاتا آپ کبھی جنم نہیں لیتا۔ کیونکہ وہ نردیوش ہے اُسکے سدرش کون ہو سکتا ہے۔ برہمانڈ میں دوسرے بھرم کی گنجائش کہاں۔ جو پرکرتی کا سمبندھی ہے نشچے ہی گرا دیتا ہے۔ اسلئے پرماتما کے ہی سمیپ گامی ہونے میں نشدن کرنا چاہیے۔ پھر اسکی اپاسنا کیا ہے؟ ویدانوکول دھرم کا آچرن کرنا۔ کیونکہ یہی ایک طریقہ پرماتما کی تاڑنا سے بچنے کا ہے۔ ہے پرماتم کرپا پور بک مجھے ایسی سمتی دو۔ کہ میں ہماری م

ستدھرم پرچارک

ویدک دھرم پرچارک منڈلی کا کام

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ۱۹ ساون ۱۹۵۲ء

سکھر

۱۷۔ جولائی کو تیسرے پہر ڈاکٹر گنگارام جی سے پریم پور بک رخصت ہو کر ہم سب بہاولپور کے سٹیشن پر آئے۔ اور اُنہی ریل میں سوار ہو کر ۱۸۔ تاریخ کو صبح ہوتے ہی سکھر پہنچ گئے سماج مندر میں جو کہ ایک کرایہ کے مکان میں واقعہ ہے اسباب رکھا ہی تھا کہ بزرگ بھائی بابو بیچارام چھبر جی آ گئے۔ آنند سماچار پوچھنے کے بعد وہ مجھ کو اپنے استھان پر لے گئے وہاں جا کر انہوں نے اپنی تصنیفات کی دو جلدیں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پستکالہ نمت بھینٹ کیں۔ چار اور کتابوں کا لکھا ہوا مصالحہ بابو جی نے مجھے دکھایا۔ جسکو کہ وہ چھپوانا چاہتے ہیں۔ بابو جی سے بات چیت کرنے کے بعد میں پنڈت کرپارام جی تھابنی بخش کیساتھ دریائے سندھ کے تٹ پر گیا۔ دریائے سندھ

کی ہستی ہی اس سے پریم کی شکشا دے رہی تھی۔ پنجاب کے پانچوں پربتی پوتوں کے دریا کابل کو بھی النگھن کئیے ہوئے سندھ یاترا کی تھکاوٹ کے پشچات سمندر کی گود میں وشرام لینے کو دوڑ رہا تھا۔ اِس سپت دھارا میں ہمنے سنان کیئے۔ ماہی گیر پے دھرک مینڈکوں کی طرح دھارا کے مدھ میں تونبوں اور ٹیکوں کے اوپر اوچھلتے ہوئے بگلے بھگتوں کے روپ بنائے مچھلیاں پکڑنے کی دھن میں تھے ماہی گیر جنتا سے نشٹ کر کے پاپ کی روٹی کماتے ہیں۔ اُس سے آدھے سے میں یہی یہہ کاشتکاری بھاوندوں کی طرح کریں۔ تو ہتیا دوش سے پرتھک ستمرا جیو کا کمانا تھا۔ ہم رتھی یا تنخیلی سکا واکت ہے۔ ادیہ یا سرب پاپوں اور دکھوں کا مول ہے۔ ایک زندہ ہی ایک زمیندار یا کاشتکار کی طرح ہم تھنی بننے کو تیار ہو اور یا دوش ہوئی پاپ سے جیون ورتیت کرنے سے نہیں شرماتی۔ ٹھیک ویسے ہی ان ماہی گیروں کو اپنی بدفعلی کی سجاتک نہیں تھی پربتی سپت پوتوں کی ایک ہی دھار کو جگہ استھان میں سائنس بھی اپنی میخیں گاڑنے سے عاجز رہ گیا۔ لاچار سائنس نے کمانی دار پل بنایا۔ تاکہ اگنی رتھ اوپر سے ہی بنا الجھ دھارا میں ڈالے پھنکارتی اور چیخنی ہوئی دوڑ بھاگ جائے۔ بروہ پیٹنٹس کی طرح دریا کی یہاں گمبھیر اوستھا ہے۔ کمانیدار پل کے نزدیک ہی ایک چٹان جزیرہ نما کی صورت ہے جسپر کہ نومی مہا نتی سورشیان آلسیہ کی مالا پھیرتے ہیں۔ اس چھوٹے سے دیپ کا نام سادھو بیلا ہے

سندھی بھائیوں اور مائیوں کی اسہری شردھا اسکا جیون آدھار ہے۔

دریا کے کنارے پر دھوم پوت مچھلی کی طرح تیرتا ہوا سکھر اور روڑہی کے درمیان کھورستہ اور خجروں کا ستھان بن رہا ہے سکھر کی طرف کے کنارے پر سینکڑوں کشتیاں مال اسباب سے لدی ہوئی پنجاب کے مختلف نگریوں سے جل یاترا کرتی ہوئیں یہاں آ کر بسیرا کرتی ہیں۔ سکھر کیا ہے؟ دلیش حرام یا بیوپاریوں کا گھر ہے۔ آجکل انگریزی تعلیم یافتہ بھائی جس بھاد بک رہے ہیں اسکا حال بکھو گیات ہی ہے۔ لیکن سکھر میں جہانکہ تجارت لوگوں کا روزگار ہے وہاں مہاجنوں کے گھر دھن دھانیہ سے بھرپور ہو رہے ہیں۔ الشوردہ بھی دن لائے گا۔ جبکہ تعلیم یافتہ بھائی تجارت کے مہت کو انوبھو کرتے ہوئے گریجویٹ ہونے پر کیلی کی کیسی کو اکھاڑ کر تجارت کا جھنڈا بلند کرینگے۔

سکھر میں کبھی بارش نہیں ہوتی۔ سچ ہے۔ پربتی سپت پوتوں کی مہان گمبھیر ہردیہ دھارا کو دیکھکر اکاش نواسی دھارا پردھی کے البیلاشی بادلوں کے بیچے اُبھر کو دنے کی جرات کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ موجودہ سکھر انگریزوں کا بسایا ہوا ہے۔ اسکے بازار بڑے فراخ اور مکان خاصے اونچے دومنزلے اور سہ منزلے ہیں۔ کچے محل بیاسوں طرف یہاں ہی شوبھا دیتے ہیں سکھر میں جامن کی شکل والی لال رنگ والی اور سوکھی ہوئی میٹھی کھجوریں وہ بکتی ہیں کہ اُنکے آگے امرتسر کے حلوے کو بھی سر جھکا کر نیچے پن کا خطاب لینا پڑتا ہے۔ لالہ کانشی ناتھ

اور لالہ دیارام پنجابی بھائیوں نے ہمارے بھوجن کا نہایت ہی پریم سے پربندہ کیا تھا سماج کے اُتساہی ممبروں نے شام کے لکچر کے نوٹس کو شہر میں دھما دیا تھا۔

شام کے ۸½ بجے سماج کے ستھان میں پہلے تیار۔ ہارمونیم اور طبلہ کی پرسپر بات چیت ہونی شروع ہوئی۔ چونکہ سُر تال کی داد دینے والے یہاں موجود تھے۔ اسلئے خوب زور و شور سے آلاپ ہونا شروع ہوا اسکے بعد میرا لکچر آریہ سماج کے اُپدیش پر شروع ہوا۔ جو کہ تقریباً دو گھنٹہ تک رہا سامعین پریم سے شرون کرتے رہے۔ اختتام لکچر پر بابو بیجا رام جی پردھان سماج نے ایک مختصر تقریر میں شکریہ ادا کرنے کے بعد دوسرے دن کے لکچر کا نوٹس سُنایا۔ پنڈت گنگا رام دھرم کا ایک منوہر بھجن گا کر نیچ بخش نے جلسہ کی کارروائی سماپت کی۔

آریہ بھگنیوں کے بیٹھنے کے لئے عین لکچرار کے متصل ہی انتظام تھا۔ اور ہمیں تعجب ہوا کہ عام قاعدہ کے برخلاف یعنے بغیر شور کئے چُپ چاپی سے بھگنی گن سنتی رہیں سماج کے جلسے ہفتہ میں تین بار ہوتے ہیں منگل کے دن ستیارتھ پرکاش کی کتھا شکر کے دن گیتا کی اور مدھ ہانس بھگشن کا نشید ہوتا ہے۔ اتوار کے دن اُپ نشدوں کی کتھا کی جاتی ہے۔ نوین ویدانت کے بھرانت اور ستھیاسد ہانت نے سکھر جیسے ہونہار نگر کو یاداکرانت کر ڈالا ہے۔ آریہ ٹریکٹ پرچارنی سبھا کو نوین ویدانت کے کھنڈن میں سندھی زبان میں رسالے تیار کرا کر بانٹر پھیلانے چاہئیں۔ یہاں پر عام پسند ہے

کہ سنسکرت کا پڑھا ہوا سادھو اور ودیا پڑھ کر ستری بدہوا ہو جاتی ہے۔

۱۹ تاریخ کو سویرے ہم شہر کی سیر کرتے ہوئے غریب آباد میں گئے۔ پہلے ہم سمجھتے تھے۔ کہ غریب آباد کوئی علیحدہ گاؤں ہوگا لیکن معلوم ہوا کہ غریب آباد شہر کے ایک حصے کا ہی نام ہے سکھر کے عموماً دوکاندار بہت غلیظ اور میلے بستر دھاری ہیں۔ ریشمی کپڑے یہاں عمدہ بکتے ہوئے پہنے دیکھے۔ غریب آباد کے راستے میں ہمنے ایک مکان کے اندر شہر کی سبزی منڈی دیکھی۔ سبزی منڈی میں ساگ پات اور میوہ جات بے پرواہی سے رکھے ہوئے تھے اور سبزی منڈی کے کمرے ساتھ ہی ایک اور کمرے میں لہولہان بوٹیاں میخوں پر لٹکتی ہوئیں اپنی بدبو سے ہوا کو زہریلا بنا رہی تھیں۔ اس میلے ستھان کو جلدی سے چھوڑ ہم نے تازہ ہوا کا دم لینا غنیمت سمجھا سکھر سماج کے پریمی بھگت پنڈت رلارام جی کے ساتھ جو کہ پنڈت گنگارام منتری آریہ سماج مظفر گڑھ کے رشتہ دار بھی ہیں۔ ہم سب غریب آباد میں گئے۔ وہاں ایک پنجابی آریہ زرگر نے ہمارا استقبال کیا۔ اتنے میں لالہ ہمن داس جی پردھان آریہ سماج غریب آباد تشریف لے آئے۔ لالہ ہمن داس جی ایک دردہ آریہ اور سوامی جی کے گرنتھوں کے بھگت ہیں غریب آباد کے ۲۸ ممبر ہیں جنمیں سے ۱۸ سندھیا کرتے اور دیوناگری پڑھ سکتے ہیں۔ لالہ ٹوپن رام جی بڑے اُتساہی سجن یہاں کے منتری ہیں۔ پردھان۔ منتری۔ اور لالہ تولارام جی سماج میں اپدیش دیا کرتے ہیں۔ ڈیرہ جات اور مظفر گڑھ سے بڑھ کر نوین ویدانت کا پرچار یہاں ہے

ایک لڑکا جیسے پیٹے کالا اکھشر بھینس برابر ہے
وہ بھی سولہ آنے برہم سمجھا ہے۔ اکثر سندھی بھی بن
ہو جاتے ہیں۔ جو کہ لالہ ودھیا داس جیسے بنائے
ہوئے ہیں۔ منتری جی نے پیاور اگ میں ایک
بھجن گا کر سنایا۔

باپ پڑھو جو جیا بورے سادھو
ایہ کاریت سکھا لورے سادھو
ندھیا کر یو پڑھیو گائیتری کے
ارتھ ادم جو جیا ریو رے سادھو
گاٹوں [?] چھبر ابل بھرت میں
تن کی رچھیا کر لیو رے سادھو
(دانیا دی)

غریب آباد سے رخصت ہو کر ہم کرشنی دوپہر
ہی سکھر کو واپس آئے۔ راستے میں لینے کی
بکاریوں نے کپڑوں کو تر کر دیا۔ سکھر کے اونچے
اونچے پتھریلے ٹیلوں پر گوری سڑتی بستی ہے
اور نچلے استھانوں میں بیچارے حفظ صحت کے
اصولوں سے بے بہرہ دیسی بھائی نواس کرتے
ہیں۔ سکھر میں ایک سرکاری لائبریری
ہے جس میں سنسکرت کی پستک بالکل نہیں ہے۔
ہمنے یہ بھی سنا کہ سماج کے اُپ پردھان ماسٹر
ہری سنگھ جی نے قریباً بیس کتابیں سندھی
میں بنا کر لوگوں کی علمی ضروریات کو پورا کرنے
کے لئے شائع کی ہیں۔ لالہ کیول رام جی تین اور
ایک اور اتساہی ممبر ہیں۔ جو کہ سماج
سیوا کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ سکھر کی آب و ہوا
گو خوشگوار ہے۔ لیکن گرمی نے شاید یہاں
ٹھکانہ لیا ہوا ہے۔

۱۹۔ تاریخ کی شام کو دریا کے کنارے پر
ہمارے لیکچروں کا کھلے میدان میں انتظام کیا
گیا۔ بھجن ہونے کے بعد پنڈت کرپا رام جی نے
ایک منوہر لیکچر دیا۔ جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا۔
اختتام لیکچر پر ایک سندھی بھائی نے اپنے
انوکھے لہجہ میں اندری دمن کے وشے پر کچھ
کتھن کیا۔ اس کے بعد میرا لیکچر ستری شکشا کے
وشے میں ہوا۔ اور آخیر میں پرماں [?] جی نے
ایک مختصر تقریر کرنے کے بعد جلسہ کی کاروائی
کو سماپت کیا۔

۲۰ تاریخ کی صبح کو ہم لالہ کانشی رام جی کے
ہمراہ سادھ بیلا کے ٹاپو اور ریل کی سیر کو گئے۔
راستے میں ہم نے چوہڑوں کو بغیر جھکنے کے
سیدھے کھڑے ہو کر موریاں صاف کرتے
دیکھا۔ ہمارے پنجابی چوہڑے بھی اس قسم
کے لمبے کھجوری جھاڑو استعمال کرنے لگ
جائیں تو شاید انکو منہ موریوں کے ساتھ
نہ لگانا پڑے۔

سکھر کی چوہڑیوں کو بھی زیور سے انیت
پریم ہے۔ نتھنی اور پازیب اکثر چوہڑیوں نے
دھارن کی ہوئی تھی۔ سڑک پر ایک چھوٹی سی
پہاڑی کے سر پر جبل الہ ارتھات واٹرورکس
سپلا کارخانہ ہے۔

سادہ بیلا جانے سے پیشتر ہم موتی رام کے
ٹکانے ارتھات دھرم شالہ میں گئے۔ یہاں گرنتھ
صاحب کو سادھو پالنے میں ڈالکر جھولا
جھلاتے ہیں۔ کبیر پنتھیوں کا یہ مشہور
اڈہ ہے۔ سفید پوش دکاندار یہاں بھگوے
پوشوں کے چرن چھونے کے لئے بہت آتے
ہیں۔ سفید پوشی بھگوے پوشی کو یہاں
ڈنڈوت کرتی ہے۔ یہاں کے دو سادھوؤں
سے میری گفتگو ایک گھڑی بھر ہوتی رہی۔
انہوں نے کہا کہ ہم گو کبیر پنتھی پرسدہ ہیں۔
"پرماستو میں ادشٹ لنگا کا نیا کہنے والے"
ارتھات شتر بے مہار ہیں۔ "جہاں پر دیکھوں
تو ایرات وہاں پر گاؤں دن اور رات" یہ
کہاوت انپر صادق آتی ہے۔ ان سادھوؤں
نے سادہ بیلا کے اوداسی سادھوؤں کا بڑی
حقارت سے ذکر کیا۔ اس شالا کو دیکھ کر پھر
ہم ناؤ کا ہیں سوار ہو سادہ بیلا کی سیڑھیوں
پر پہونچے۔ سادہ بیلا کے مقابل پر چند ہی
قدم کے فاصلہ پر دریا کے بیچ ایک اور ٹاپو
ہے۔ جو کہ اسوقت محکمہ جنگلات کے زیر ہے
کمانیدار ریل کے دونو سیر دو اور چٹانوں پر
دھرے ہوئے ہیں۔ ان چٹانوں کا ٹوٹا ہوا
سلسلہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ لاکھوں برس پیشتر
یہاں ایک عظیم الشان پہاڑ سندھ کے استھان
میں ہوگا۔ جس کے ٹکڑے اب یہ چٹان مثل ٹاپوؤں
کے بنگئے ہیں۔ جب ہم اسبات کا خیال کریں
کہ کل دنیا اسکے چٹانوں پر بنا ہوا ہے۔ تو یہہ ماننا
کہ سادھ بیلا کا ٹاپو اور اسکے متصل چٹان پہاڑ
کے ٹکڑے رہ گئے ہیں۔ کچھ تعجب خیز بات نہیں
جبھی ہم نے سادہ بیلا کا امتحان انٹرنس پاس
کر لیا۔ تو ایک سادھو سے ہماری ملاقات ہوئی
ایک دلکش سنگ مرمر کے فرش سے ڈھپے ہوئے
کمرے کے اندر جا کر ہم نے چار بلوری جھاڑیں
کو لٹکتے ہوئے پایا۔ جنپر کہ غلاف چڑھے ہوئے
تھے۔ اسی کمرے میں تخت پوش پر ایک پنجابی
سادھو بیٹھے سورے گرنتھ صاحب کا پاٹھ
کر رہا تھا۔ ساتھ کے چھوٹے سے کمرے میں
گرنتھ صاحب پالنے میں رکھا ہوا تھا۔ باہر
ایک درخت کے نیچے ایک بوڑھا سادھو بھنڈاری
کا کام کرتا ہے۔ ہمارے رہبر سادھو نے بڑی پریم
سے ہمکو نیچے اونچے کے سب مکان دکھائے۔ پھر
سادھوؤں کا سونے کا کمرہ مثل لڑکے بورڈنگ

کے تھا۔ اور کہیں نچلی منزل پر مضبوط سادھو
شری پر بیٹھے کے لیئے پریم پور بابا راکھ چھانگ
میں دین دُنیا کو بھولے ہوئے نظر آتے تھے۔
ہم کنوئیں کی طرف گئے۔ اسکا جل نرمل اور نسبتاً
ٹھنڈا تھا۔ چند گھونٹ ہم نے بھی پئیے۔ ہمارے
رہبر سادھو نے ہمیں پہچان لیا۔ کہ یہ آریہ ہیں
اور کوئٹہ کے جلسے پر جا رہے ہیں۔
اُسنے کہا کہ سارسوت۔ چندرکا۔ گیتا۔ آدی
گرنتھ یہاں سادھو پڑھتے ہیں۔ اور بتلایا کہ
ہمارے کتب خانہ میں سوامی جی کی وید بھاشیہ
بھومکا بھی موجود ہے۔ ہم نے سادھو بیلا کی
گدی کے مالک کو دیکھا۔ یہ ایک نوجوان
سادھو غالباً بیس برس کی عمر کا ہوگا۔ سندھی
بھگت ہمارے دیکھتے دیکھتے اسکے چرن چھونے
کو دوڑتے۔ سادہ بیلا کے ٹاپو کو دیکھ کر پنڈت
کرپارام جی بول اٹھے۔ کہ آریہ آشرم ایسے ایسے
ایکانت استھانوں پر کھلنے چاہئیں۔ جہاں آج
سادہ بیلا واقعہ ہے۔ پانچ ہزار برس گزرے
کہ یہاں راجہ جیدرتھ کا راج تھا۔ اس راجہ
جیدرتھ کو ارجن نے پراجے کیا تھا۔ سمے کے
انقلاب سے مسلمانوں نے اس ٹاپو کو متصل
جہاں اب پل کے پیر ہیں تسلط کر لیا۔ یہی
استھان امیران سندھ کے مشہور قلعہ بھکر کے
نام سے پرسدھ ہوا۔ جب سر چارلس نیپیر نے
امیران سندھ کو مغلوب کیا۔ تو تب اسکے منہ سے
بے اختیار "پی کیوی" کا لفظ نکل گیا تھا۔
پی کیوی ایک لاطینی زبان کا لفظ ہے جسکے
معنے I have sinned
ارتھات میں نے گناہ کیا۔ کے ہیں۔ لیکن آئی ہیو سنڈ
کا لفظ جہاں گناہ کرنے کے معنے بتلاتا ہے وہاں
بغیر معنے کیئے بتلاتا ہے۔ کہ میں نے سندھ لے لیا۔

اس ذومعنے لفظ کا استعمال سر چارلس نیپیر
کے اندرونی پالیسی کے بھاؤ کو پرگٹ کرتا ہے۔
سادھو بیلا میں شاید ہی کوئی سندھی سادھو
ہوگا۔ عموماً سادھو جو ہم نے دیکھے وہ پنجابی
جاٹ ہی پرتیت ہوئے۔ البتہ سردیپ داس
اور ہرنام داس اور دوسرے دو چار سادھو سنسکرت
دان بھی ہیں۔ اسموقعہ پر یہہ بیان کرنا ضروری
ہے۔ کہ ایک نیا سادہ بیلا اسکے نزدیک ہی حصہ
پر سکھر میں دریا کے کنارے پر ایک کھلے
میدان میں سیٹھ تاکن داس نے قائم کر دیا ہے
سندھی شردھالو سیٹھوں نے اسکے اندر مردم قد
کے شیشے سجاوٹ کے لیئے رکھوا دیئے ہیں۔ اور
آشا کیجاتی ہے۔ کہ یہ سادہ بیلا پہلے کا چیلہ
نہیں۔ بلکہ گورو بنکر رہے گا۔ اس ٹاپو کی
یاترا اور پرکرما کے پشچات ہم پل کی سیر کو گئے
تار بابو کے کمرے کے اندر آہنی سیڑھیوں سے
اترکر مورچے خانہ میں داخل ہوئے۔ مورچہ خانہ
میں بند رہنے کی وجہ سے بدبو تھی۔ ایک
سوراخ میں ایک سرپ بیٹھا ہوا پنڈت
کرپارام جی اور لالہ کانشی رام جی کی نظر پڑ گیا
سانپ بھلا لوگ نکلا۔ بیچارے نے سوراخ
سے باہر بھاگ جانیکی آپ ہی تکلیف برداشت
کی۔ اوپر آنکر ہم نے پل کو بنظر غور دیکھنا شروع
کیا۔ پل کے دیکھتے ہی وشوکرما اور وشوسرج
شبدوں کے ارتھوں پر من نے سوچنا آرمبھ
کر دیا۔ کہیں وراہ مہر سنگھتا کا خیال آتا تھا
اور کہیں شلپوں کی مید ہابدھی کے مطلب
سمجھنے کے لیئے پل ورشانت کا کام دیتا تھا۔ پل کے بیچ
کا مختصر حصہ جسکو جھولنا پل کہتے ہیں زبان حال
سے گیان اور کرم کے میل کی جے جے گا رہا تھا
پل کے آہنی بازو دیکھ کر راجہ بھوج کا زمانہ

یاد آرہا تھا۔ جبکہ اس قسم کے آہنی ستون
بھٹیوں میں تیار ہوتے تھے۔ ایک پتھر پر
یہہ کھدا ہوا تھا۔ کہ ۳۸ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ
پل کی تعمیر میں صرف ہوا ہے۔
پل کی سیر کرنے کے بعد ہم پرانے سکھر کے
دیکھنوں کو گئے۔ شہر میں داخل ہوتے ہی ہمنے
شاہ خیرالدین کا مقبرہ دیکھا۔ مقبرہ کی چوٹی
یا چھت نیلی۔ روغنی چینی کیطرح چمکتی ہوئی
اینٹوں سے ڈھپی تھی۔ لاہور کے چیف جسٹس
کے کمرے کی دیواروں پر چینی کا کام کیا ہوا
ہے۔ اُسکا نقشہ من کے سامنے آگیا۔ منو کہنا
کہنے لگی۔ کہ انگریزوں نے اس چینی کی ہی
اپنے ہوشیاری سے نقل اتاری ہوگی۔
پرانا سکھر ایک خاصہ گرام ہے۔ اس سکھر
کی پرکرما کے پشچات ہم سماج مندر میں واپس
آئے۔ راستے میں ہمنے سندھی سیٹھوں کی بہو
بیٹیوں کو بغیر منہ ڈھانپے لیکن معقول طور
سے کپڑے پہنے ہوئے ٹم ٹم گاڑیوں میں ایسی
ہی غالباً سادہ بیلا کی طرف جاتے ہوئے
دیکھا۔ بھوجن پانیکے بعد ماسٹر ہری سنگھ کے
بلانے پر میں سرکاری کنیا پاٹ شالا کے معائنہ
کے لیئے گیا۔ وہاں پر گرل سکول کے انسپکٹرس
مہاشیہ آگے ہی امتحان لے رہے تھے ہمارے
شوق سے یہہ صاحب ملے۔ رجسٹر میں ساٹھ
لڑکیوں کے نام درج ہیں۔ اور ۴۶ آج حاضر
تھیں۔ ایک بدھوا استری ادھیاپکا کا کام
کرتی ہے۔ لیکن بیچاری ناگری بھاشا بالکل
نہیں جانتی۔ کنیا مہاودیالہ کی ضرورت اس
جگہ پر محسوس ہونے لگی۔ ہمنے دس لڑکیوں
کی پریکشا بھی لی۔ ستی لڑکیاں گیتا کا ترجمہ جو
گورمکھی حروف میں ہے بن ارتھ اور مطلب سمجھے

پڑھتی ہیں۔ چند لڑکیاں سیکھر آج سندھی میں ہی کے نوین ویدانت پستک سے بھجن پڑھتی ہیں۔ صرف ایک پنجابی لڑکی پار دو ہے۔ اور باقی سب سندھی بھائیوں کی لڑکیاں ہیں۔ پنج گرنتھی۔ جاپ صاحب آدی پستکیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ گنتا سو تک لڑکیاں سبھی جانتی ہیں۔ بڑا بھاری نقص یہہ ہے۔ کہ انگریزی سکولوں کی طرز پر سلیٹوں پر حساب سکھایا جاتا ہے۔ انگریزی طرز کے حساب دان کپڑا خریدتے وقت جیب سے کاغذ نکالکر اریعہ لگانا اور بٹے بنا کر اُس کی قیمت دریافت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ دیسی پاندھوں کے طریق پر پڑھے ہوئے کاندار بغیر اتنا کھیڑا کیئے فوراً حساب کر لیتے ہیں۔

لڑکیوں کو اریعہ بنجارت سکھانا اور انگریزی ڈھب پر پڑھانا غلطی ہے۔ اگر میری سمرن شکتی دھوکا نہیں دیتی تو میرا خیال ہے۔ کہ جالندھر آریہ پُتری شالا میں بھی حساب سکھانے کا یہی ادھورا طریقہ اب تک جاری ہے۔

ارجن۔ کرشن آدی کیا ہیں۔ انکو کوئی بھی اس سکھر کی شالا کی لڑکی بیان نہ کر سکی۔ گو یہ الفاظ انکے سبق میں درج تھے۔ پدارتھ بودھنی شکشا (اوبجکٹ لیسن) یہاں بالکل نہیں دیجاتی۔ صرف ایک ہی بھجن تیرہ لڑکیاں جانتی ہیں۔ ان لڑکیوں نے میرے کہنے انوسار اس بھجن کو گایا جسکا ٹیک بد تھا۔ "ودیا ہے امولیہ رتن

ودیا ہے سدا سکھدائی"

ایک روپیہ کی کھجوریں میں نے ان دیویوں کی بھینٹ کیں۔ اس شالا کے دیکھنے سے مجھے کسی قدر خوشی تو ضرور ہوئی۔ لیکن یہہ دیکھ کر کہ نوین ویدانت کی پستکیں چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو رٹا حاصل پٹھا کر انکے دماغ کو ناقص بنایا جاتا ہے افسوس ہوا

اس شالا کے معائینہ کے بعد میں ماسٹر سری نگھ کے ساتھ سنسکرت سکول کے درشنوں کو گیا۔ پنڈت گوپالداس ادھیاپک کی غیر حاضری میں پنڈت رامداس کام کر رہے تھے۔ چندر کا سارسُت۔ گیتا۔ رگھوبنس آدی۔ لوگک سنسکرت کے گرنتھ۔ اس شالا میں پڑھائے جاتے ہیں ۴۴ لڑکے درج رجسٹر ہیں۔ لیکن اسوقت بیس سے زیادہ حاضر نہ تھے۔ اس شالا کے دیکھنے کے بعد میں نے آرٹس سکول کو دیکھا لقتہ کشی ترکھانی اور لوہار۔ کا کام عمدگی سے سکھایا جاتا ہے۔ لوہار کے کام کو ایک بھی ہندو لڑکا اس سکول میں نہیں سیکھتا۔ ہندوؤں کو ابھی ہنروں سے الفت نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ افلاس کی گردان دن بدن لوگوں کو کرنی پڑتی ہے۔ آرٹس سکول دیکھنے کے بعد میں اینگلو ورنیکلر سکول کو دیکھنے گیا۔ سکول میں کوئی وشیشتا نہیں پائی۔ سوائے اسکے کہ یونیورسٹی کے گھوٹا سسٹم کی چکی پھیری جا رہی ہو۔

سکھر کے ہندو دریا کے جند پیر ارتقات مسلمانوں کے خواجہ خضر کے پکے بھگت ہیں پہلے تو جند پیر کا سجادہ مسلمان ہی تھا لیکن اب ہندوؤں نے ایک نیا مندر جند پیر کا بنا لیا ہے۔ اور ایک ہندو سادھو سجادہ بنا ہے۔ جند پیر کے مندر میں رات دن اکھنڈ جوت جلتی رہتی ہے۔ ہندو دھرم سبھا کی معاد ہندو لوگ اپنے لڑکوں کے منڈن اور یگیوپوت سنسکار یہی تھان پر کراتے ہیں جس لڑکے کا سنسکار کرانا ہو اُسکو پروہت ایک سالو کے کپڑے پر بیٹھاتا ہے جسکو سندھی زبان میں لھوا با کہتے ہیں۔ پروہت لڑکے کو کہتا ہے کہ ... توں چو کہ اما اگنگ وبخان" یہہ شبد بولو۔

ترجمہ تم کہو کہ ماں میں گنگا جاتا ہوں۔ لڑکا طوطے کی طرح ان شبدوں کا پاٹھ کر دیتا ہے۔ پھر پروہت اُسکی ماں کو یہہ بولنے کے لیئے کہتا ہے۔

"نہ ابا گنگا ہیتے ہی سپھل آہی"

ترجمہ نہیں بیٹے گنگا یہاں ہی سپھل ہے۔ منڈن کے بعد پروہت لڑکے کو جنیؤ پہنا کرا کر یہہ اُپدیش بھی کرتا ہے۔

"ابا کوئے جے بر سے نہ سٹ جے"

ترجمہ بیٹے چوہے کے سوراخ میں پیشاب نہ کرنا۔

"گو باہمن جی نندا نہ کجیں۔ دو کھبہ نہ ڈجیں"

ترجمہ گؤ برہمن کی نندا نہ کرنی۔ دکھ نہیں دینا۔

کتنے بھاری پرچار کی ضرورت ادھرم کی گھن گھور گھٹا کو جو کہ دیش میں اس پرکار لپٹ ہو رہی دور کرنے کے لیئے ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ آریہ سماج نے اپنے کرتب اور اودیش کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن جب تک کہ پریمی آریہ گن تن من دھن سے وید پرچار فنڈ کی سہائتا نہیں کرتے۔ تب تک یہہ مہا کاریہ سپھلتا کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ ہم نے بہت سجنوں سے برہمچاری برہمانند جی تتھا پنڈت پورنانند جی اپدیشکان پرتی نیدھی سبھا پنجاب کے دہارسک اوتساہ کے وشئے میں وچن سنے۔ اوکت مہاشیوں کے شُبھ آگمن نے سکھر کے لوگوں پر اچھا اثر ڈالا ہوا ہے۔

شام کو سمست آریہ بھائیوں سے وداع ہو کر ہم سب کوئیٹہ جانے کے لیئے اگنی رتھ

مُراسلات

راجپوتانہ میں سکھشا پربندھ

کل بھارت ورش میں راجپوتانہ دیش علاوہ اور کئی باتوں کے تعلیم میں سب سے پیچھے سمجھا جاتا ہے - اور یہہ خیال درست بھی ہے - کیونکہ مثل اور علاقوں کے اسمیں بہت کم تعلیم یافتہ لوگ ملتے ہیں - امتحانوں کے نتیجہ سے بھی ظاہر ہے باقاعدہ سکولات کی تعداد دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے - و نیز تعداد طلبا سے جو اسمیں پڑھتے ہیں - کہ کسقدر تعلیم کا شوق اس علاقہ میں ہے شوق خود بخود نہیں ہوا کرتا - یہہ تب ہی ہوتا ہے - کہ اگر تعلیم یافتہ لوگ جو تعلیم کے فوائد سے واقف ہیں - اپنے ان پڑھ بھائیوں کو اسکا شوق دلادیں اور آسانی پیدا کریں جس سے انکو تعلیم دوبھر نہ معلوم ہووے -

اس بات کے اندازہ کرنے کے واسطے - کہ تعلیم یافتہ لوگوں کی طرف سے کس قدر کوشش اس کام میں ہوتی ہے - اور کس قدر علاوہ اسکے سامان موجود ہے - اور کس طریقہ اور ڈھنگ سے وہ ہیں - ہمیں اس علاقہ کی پاٹ شالاؤں کی طرف نظر ڈالنی چاہیئے - اور انکی حالت کو غور سے پڑتال کرنا چاہیئے - رئیسوں و راجاؤں کی خاص تعلیم کے لئے ایک میو کالیج اجمیر میں ہے - مگر وہاں جیسی ناقص تعلیم ہوتی ہے - وہ سبکو معلوم ہے - وہاں ممبو جب خاص پالیسی کے سرداروں کو تعلیم ملتی ہے اور اسمیں شدھ ہ کم ہوا ہے بمعمولی عیب بھی وہاں کے تعلیم یافتہ سرداروں سے دور نہیں ہوئے مثلاً شراب آدمی کا پینا مثلاً وہاں تو بند نہیں ہوا ہے -

علاوہ ازیں اس علاقہ میں وہ ذریعہ تعلیم جس سے عام لوگ بلا اعتراض فائدہ اوٹھاتے ہیں - اور جس سے لڑکوں کو قاعدہ بھجوانا قریبًا بیاہ شادیوں کے برابر سمجھتے ہیں - وہ جوتشیوں کے سال ہے - ہر ایک گانو میں آپ کو کسی پیپل کے درخت یا کھیجڑی کی شاخوں یا نیم کے سایہ کے نیچے ایک شخص ہاتھ میں چھڑی لیئے ہوئے واسکے آگے کچھہ تعداد لڑکوں کی تختی کے ٹیپروں پر مٹی ڈالے ہوئے کچھہ لکھتے ہوئے ملینگے - کسی لڑکے کی تو دھوتی کسی کی ٹوپی ہی نہیں - کوئی لنگوٹی باندھے ہوئے بیٹھا ہے - ایک کو کچھہ لڑکے ٹانگوں سے گھسیٹ کر لارہے ہیں - خود استاد صاحب کے سر پر نہ پگڑی بدن پر کرتہ بھی نہیں - تمام دن اسیطرح سے گزر جاتا ہے - کہ کبھی کسی کا پاکھری کبھی پہاڑے - کبھی پائیاں پڑھتے ہیں چھوٹے سے چھوٹے قصبہ میں ۴۰ یا ۵۰ لڑکے انکے پاس ہیں - استاد صاحب کو گفتگو کا سلیقہ نہیں - چالچلن بھی قابل اعتراض ہے - ان سے پڑھے ہوئے لڑکے بھی جیسے لائق ہوسکتے ہیں وہ ظاہر ہے - انکے کالیج کے بڑے سے بڑی جماعت کا امتحان کیا ہوا لڑکا جہانکہ ایک طرف تولہ تک چیز کا نرخ بتلادے گا - وہاں دوسری طرف اسکو یہہ بھی معلوم نہ ہوگا - کہ زمین گول ہے یا چپٹی یا یہہ کہ مینہ کیوں برستا ہے - و گاڑی کیوں چلتی ہیں وغیرہ حساب میں لاکھوں لاکھ حساب کریں - مگر بیدار تہمدیا یا جنرل نالیج سے ابھی بالکل ناواقف ہیں گیا ایسے آدمی کسی بیوپاریا کا سود بار میں لائق وہ کامدار یا لائق منشی ہوسکتے ہیں

یہ ظاہر ہے کہ زیادہ تر اس قسم کی پاٹ شالاؤں سے بنیوں کو فائدہ پہنچتا ہے - اور انہیں کے مطلب کی پڑھائی ہوتی ہے - بزرگوں کے وقت سے معمولی ایک سیر جو یا ایک پیسہ وغیرہ ماہوار لوگوں کو استاد کی بھینٹ کرنا پڑتا ہے - ماں باپ کو کچھہ غرض نہیں کہ پڑھائی کیا ہو یا کیسی انکو تو مطلب بہی کھاتہ لکھوانے سے ہے - یہہ ایسی ہی تعلیم کا نتیجہ ہے - کہ ہمارے لکھپتی ساہوکار دھرم سے ناواقف ہونیکے علاوہ معمولی دیش اُنتی یا دیش سدھار کی باتوں سے ناواقف ہیں - اور ذراسی معمولی ریفارمیشن کے برخلاف ہوجاتے ہیں ایسے لوگوں کے سامنے جب ذکر کیا جاتا ہے کہ دنیا میں ایسی ایسی باتیں اجنبی معلوم ہورہی ہیں تو وہ حیران ہوجاتے ہیں - اور ایشور کی مایا کہنے کے سوائے اور کچھہ جواب نہیں رکھتے -

ہمیں افسوس سے دیکھنا پڑتا ہے - کہ بھارت ورش خصوصًا راجپوتانہ کی آبادی کا بڑا حصہ (مہاجن) اس روگ میں گرست ہیں - اگر راجپوتانہ کی بڑی آبادی کو تعلیم دینا ہو تو اول جوتشیوں کے سال کو درست کرنا چاہیئے - جسکا طریقہ آگے بیان ہوگا - افسوس ہے - کہ ایسے سالوں کو ریاستوں سے مدد ملتی ہے -

دوم علاوہ جوتشیوں کے کچھہ کوشش ان بعض روسائے و ٹھاکروں کی طرف سے اسبارہ میں ہوئی ہے - جو میو کالیج اجمیر سے پڑھکر اپنے ٹھکانوں کے انتظام پر ہیں - انہوں نے اپنے اپنے ٹھکانوں کے صدر مقاموں میں ایک ایک انگریزی خواں رکھا ہوا ہے - جس سے وہ علاوہ اپنے انگریزی خواں دوستوں سے چٹھی لکھنے کا کام لینے کے شہر کے لڑکوں کو بھی پڑھواتے ہیں - اور یہہ خوشی کی بات ہے - کہ بعض مقامات میں بہت اسامیاں

پیدا کیگئی ہیں۔ وامداد وظیفے بھی دیئے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ شوق کم ہے۔ اور اُستاد بھی اکثر ہندی میں حساب پڑھانے نہیں جانتے جسکو آبادی کا بڑا حصہ ضروری سمجھتا ہے۔ اِس لیئے عام لڑکوں کو رئیسوں کے روپیہ سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔ علاوہ اِسکے ایسے سکولوں میں دکھاوا زیادہ کیا جاتا ہے۔ بہ سبب اصلی کام کے اِسمیں کامیابی مشکل ہے۔ علاوہ اِس کے اکثر گاؤں دیہات میں بعض پنڈت یا مولوی تعلیم دیتے ہیں۔ پنڈت صاحب تو صرف سارسوت چندرکا یا کشا و مولوی صاحب قران شریف پڑھاتے ہیں۔ آنکے پڑھے ہوئے لڑکوں سے پوچھو۔ تو اور بعض تو جوشیوں کے لڑکوں سے کسی قدر تیز ہیں اور مزید براں یہہ کہ ان کو جہاں ایک طرف شلوک کے شلوک داتیوں کی آئتیں یاد ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف ۔۔ ایک گننا بھی نہیں ہوتا۔ پنڈت جی تو اکثر ادہر اُدہر سے پیٹ بھرنے و لڑکوں سے خدمت کرانے کے لیئے یہہ کام کرتے ہیں اور مولوی صاحب بھی زیادہ تر اسی غرض سے۔ یہہ اُنکا نو گا نو یہ حال ہے۔ اب ہاں بڑے بڑے شہروں مثل بجے پور۔ جودہ پور۔ اودے پور۔ جیسلمیر بیکانیر۔ اجمیر۔ کشن گڈھ۔ شاہ پور۔ بھرتپور اور وغیرہ۔ اسمیں چونکہ اکثر ولیسرائے و دیگر افسران انگریزی کا آنا جانا رہتا ہے۔ اور ریاستوں کا دکھاوا ہوتا ہے۔ کہ مہاراج صاحب کیسا شوق تعلیم وغیرہ کا ہے۔ جس شوق سے آنکی واقفیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اِسلیئے بعض مقامات میں کالج بھی ہیں۔ اگرچہ خود مہاراج صاحب بلحاظ تعلیم بے بہرہ ہیں۔ اِن کالجوں پر روپیہ بھی بہت صرف ہوتا ہے۔ وظیفے بھی ملتے ہیں۔ فیس بھی

عام طور پر معاف ہے۔ مگر پھر بھی ترقی اتنی کتنوں نہیں۔ جتنی کہ انگریزی علاقہ میں باوجود ریاستوں کے علاقوں کی نسبت کئی درجہ سختیوں کی زیادتی ہے۔ اِسکا باعث یہہ ہے کہ کوئی بندوبست ریاست کی طرف سے کالج کی طرح پڑھائی کا علاقہ میں نہیں ہے۔ اِس سے مطلب یہہ ہے کہ علاقہ کے سکولوں میں پڑھائی باقاعدہ نہیں ہے۔ اول تو انگریزی کے سکول ہی کم ہیں۔ اور جو ہیں وہ عمدہ انتظام کے نہیں ہے۔ انکو اور انسپکٹر بھی تھوڑی لیاقت و تنخواہ کے ہیں۔ جنسے زیادہ اشاعت تعلیم کی امید نہیں ہوسکتی اِسلیئے کالج کو بہت مدد علاقہ سے نہیں مل سکتی خاص دارالخلافہ کے لوگ ہر جگہ کیا انگریزی کیا ریاست میں ایسے شوقین نہیں ہوتے جیسے کہ علاقہ کے کیونکہ اکثر لوگ تعلیم نوکری کے لیئے پاتے ہیں۔ اور بڑے شہروں میں نوکری بذریعہ رشتہ داروں کے بغیر اعلے امتحان پاس کیئے کے ملجاتی ہے۔ اِسلیئے لوگوں کو شوق نہیں ہوتا علاوہ ازیں کالجوں کا سٹاف کمزور ہے۔ تھوڑی لیاقت کے پرنسپل و پروفیسر ہیں۔ اجمیر میں آریہ سماج کی طرف سے اہل تعلیم کے بارے میں بہت کچھہ کوشش ہو رہی ہے۔ مگر آریہ سماج کا ہاتھ کمزور ہے۔ ورنہ صرف یہی کل راجپوتانہ کا سُدہار کر سکتی ہے۔ راجپوتانہ کی موجودہ تعلیم کا نقشہ کھینچکر اب میں ان اپاؤں کی طرف توجہ دلوانا چاہتا ہوں۔ جنسے یہہ حالت درست ہوسکتی ہے ظاہر ہے۔ کہ جس طریقہ پر اسوقت تعلیم ہو رہی ہے۔ اِسی کو اگر درست کیا جاوے تو آسان بھی ہے۔ اور مفید بھی۔ اول جو تعلیم جوشیوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اسمیں اسقدر بے شک فایدہ ہے۔ کہ حساب میں لڑکا ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اور

انکا طریقہ حساب سکھانے کا مدرسوں سے اچھا ہے جوشیوں کی پاٹشالاؤں میں ہندی لپیکوں کی تعلیم اگر زیادہ ہو جاوے۔ اور بجائے کل وقت حساب میں لگانے کے کسی قدر وقت ہندی میں جغرافیہ و تاریخ کے حالات پڑھائے جاویں۔ اور ایسی کتابیں جنسے عام علم لڑکوں کو ہو۔ تو بہت اچھی ہو سکتی ہے۔ لڑکوں کے بیٹھنے کی جگہ و اُستادوں کے اخلاق بھی درست کرنے چاہیئے۔ ریاستوں سے جو امداد ملتی ہے۔ اسکے لیئے بھی اس قسم کے شرائط ہوں۔ کہ جنسے ہندی میں عام واقفیت کے کتب بموجب تجویز افسران تعلیم پڑھائے جاویں۔ تو بڑا فایدہ ہو انگریزی وغیرہ کی تعلیم کا اگر انتظام ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ ہندی کے ذریعہ کھیتی و بیوپار کی تعلیم دیجاوے غرضیکہ جن جوشیوں کو امداد ملے ان کیلیئے خاص ضروری شرائط ہونی چاہیئے۔ کبھی کبھی لڑکوں کو انعام بھی ملنے چاہیئے۔ خصوصاً ان مضامین میں جو آجکل جوشی نہیں پڑھاتے۔ اور جنکی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ اگر جوشیوں کو مدرس راضی بناکر انکو اوپر ایک اُستاد ایسا جو ہندی و انگریزی جانتا ہو۔ رکھا جاوے۔ تو اِن پاٹھشالاؤں کا انتظام بخوبی ہو سکتا ہے۔ ٹھاکروں نے جو بابو اپنے ٹھکانوں میں الگ رکھے ہوئے ہیں جنکے پاس کام تھوڑا ہے۔ اور جو صرف تھوڑے سے لڑکوں کو پڑھاتے ہیں اگر انکا کچھہ وقت رئیس لوگ نگرانی وغیرہ میں دے سکیں تو عمدہ ہے۔

دوم جو بعض بعض جگہہ روسائی کی طرف سے مدرسے بنے ہوئے ہیں۔ اور جسمیں لڑکے کم ہیں صرف اسواسطے کہ حساب کی پڑہائی حسب خواہش مہاجنوں کے وہاں نہیں ہوتی۔ اور جو اس کے جوشیوں کی بے ترتیب تعلیم کو بھی چھوڑ کر نہیں آتے۔ اگر انکے ساتھہ جوشیوں کو کچھہ مدد دیکر ملا لیا جاوے

تو عمدہ تعلیم اُن ٹھکانوں میں ہو سکتی ہے۔

بعض رئیسوں نے مثلاً ٹھاکر صاحب جو بہت سی کوشش اپنے ٹھکانوں میں مدرسہ اعلیٰ درجہ کا بنا چکے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ اگر وہ اس طرف توجہ فرماویں۔ اور اسی طرح سے راجپوتانہ کے اور رئیس تو تعلیم خاصی ہو سکتی ہے۔

علاوہ روسائے کے جو علاقہ ریاستوں کا ہے اسمیں دوسرے طریقہ سے بذریعہ امداد و انعام کام چل سکتا ہے۔ روسائے کے قابل توجہ ایک اور بات بھی ہے۔ کہ وہ چند روسائے ملکر ایک خاص فنڈ تعلیم کی بڑھتی کے لئے قایم کریں۔ اسمیں سے صرف اتنا خرچ ہو۔ کہ جو لڑکے انکے ٹھکانے کے سکولوں سے لائق نکلیں انکو خاص وظیفہ دیکر دار الخلافہ کے کالج میں بھیجا جاوے۔ یا اگر وہ دور ہو تو مناسب جگہہ پر ایک مدرسہ عمدہ اس فنڈ سے قایم کیا جاوے۔ اس صورت میں ٹھکانوں میں تو صرف پرائمری یا مثال سکول ہوں۔ اور انکی مدد کے لئے ایک مناسب جگھہ پر بڑا مدرسہ ہو۔ اس فنڈ کے اخراجات سب کی صلاح سے ہوں۔ اور کبھی کبھی اسکی منتظم کمیٹی کے اجلاس ہوا کریں۔ اسبات کا پہلا و بعد غور ہو سکتا ہے۔

سوم۔ جو پنڈتوں کی پاٹھہ شالائیں ہیں وہ بہت تھوڑے ہیں۔ وہ بھی جوشیوں کا انتظام ہو جائیگی۔ بعد نہیں پاٹھہ شالا میں آجاویں گے مگر انکے لئے سنسکرت کا انتظام کرنا ہوگا۔ جسکے واسطے انہیں پنڈتوں سے مدد ہو سکتی ہے مگر انکے واسطے ہندی میں عام علم کا پڑھنا و حساب کا سیکھنا ضروری ہووے۔

چہارم۔ جو دار الخلافوں میں کالج ہیں۔ انمیں لائق پروفیسر و پرنسپل رکھے جاویں۔ ان کالجوں

کا انتظام معضلات کے سکولوں کی عمدگی منحصر ہے۔ جب معضلات سے لڑکے زیادہ آوینگے تو بھیجنے والے خود انکے انتظام درست کرا لینگے

اخیر میں اتنا اور عرض کرنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ جیسے سٹیل صلاح کے واسطے والٹر کرت ہتکارنی سبھا بنی ہوئی ہے۔ اسی طرح سے ہر ایک ریاست میں ایک کمیٹی بنام بکشا سبھا بننی چاہیئے جسکو تعلیم کا انتظام دیا جاوے۔ اور وہ سکیم آف سٹڈیز و دیگر انتظام متعلق تعلیم تجاویز سوچا کریں اور حسب ضرورت تعلیم کی بڑھتی کریں۔ اسوقت اکثر ریاستوں میں پنڈتوں کا مقرر کرنا صرف ایک پرنسپل کے اختیار میں ہے۔ یہہ کام اور صوبوں میں بذریعہ کانفرنس کے ہوتا ہے۔ ریاستوں میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ میری رائے میں اگر اس طرح سے کام کیا جاوے۔ تو راجپوتانہ میں تعلیم پھیل سکتی ہے۔ جو بعض سوسائیٹیاں مثل آریہ سماج وغیرہ اسوقت راجپوتانہ میں کام کر رہی ہیں۔ انکا فرض ہے۔ کہ اس طرف ریاستوں کی توجہ دلا دیں۔ میں یہہ کہنا بھول گیا۔ کہ بعض ریاستوں میں بورڈنگ ہوسٹوں کی بڑی ضرورت ہے۔ ہر ایک ریاست کی طرف سے یا کسی سوسائیٹی کی طرف سے بورڈنگ ہوس کھل جاویں تو بہت ہی مدد ملے ہیں نے صرف مردوں کی تعلیم پر بحث کی ہے۔ استریوں کی تعلیم کے لیئے پھر لکھونگا۔

امید کہ اسپر غور ہوگی۔

رقم بشمبرداس از داناتا (جے پور)

آریہ پرش سنسکار کیونکر کرسکتے ہیں

ہنیہ ور مہاشہ سمپادک جی نمستے۔ کرپا کرکے نمن تحت لیکھ کو پرکاشت کر تارتھ کریں۔

آریہ سماجوں میں کتنے فیصدی ہیں جو سندھیا اگنی ہوتر دو کال کرتے۔ گرہستی ہوکر لوگوں کی مانند نیم پر چلتے۔ جھوٹھہ بولنے سے بھاگتے رشوت لینے سے جی چراتے۔ آپ وید یا ویدانگ پڑھتے اور جس جس آشرم میں ہوں انکے فرائض ادا کرتے ہوئے شاستر انوکول چلتے ہیں۔ اگرچہ مندرجہ بالا باتوں پر مستعد و آریہ ہی چلتے ہوں۔ لیکن یہہ باتیں ایک آدیہ کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیا اگر کوئی آدیہ بھائی دو کال سندھیا اور اگنی ہوتر کرنے لگے۔ گرہستی ہوتے ہوئے بیوہار چھوڑ کر مانند بننے کی کوشش کرے۔ جھوٹھہ بولنا ترک کر دیا سنسکرت پڑھنی شروع کر دے۔ تو کوئی بھی اسکے گھر والا۔ یا رشتہ دار مخالفت کرتا ہے جن باتوں پر عمل کرنے سے ہمارے رشتہ دار ہمارے مخالف نہیں بنتے۔ انکو ہم آریہ لوگ بن کین پرکار سے ٹال دیتے ہیں۔ کوئی بھی آریہ اخبار ان آچرنوں کے ترک کرنے کو اتنا آلسیہ اور پاپ نہیں سمجھتا۔ جتنا کہ ایک مرے ہوئے رشتہ دار کے بیدوکت سنسکار نہ کرنے کو سمجھتا ہے۔ حالانکہ اوکت کاریہ ایک آریہ اگر کرنا چاہے۔ تو بلا روک اور مخالفت کے کر سکتا ہے۔ اور سنسکار کرنے کے لیئے برادری اور ہا ہمن آدی نزدیکی رشتہ داروں کے آنسو اور دردناک اپیلوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ کیا جو سنسکار نہ کرے۔ اسکو کوسنا آریہ بھائیوں کا فیشن نہیں ہوگیا۔ جبکہ آریہ سماج امرتسر کے گزشتہ سالانہ جلسہ پر لالہ کدار ناتھ اور لالہ منشی رام جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ورن قایم کرنے کی ضرورت بتلائی۔ تو اسی فیصدی آریہ مخالف ہو بیٹھے۔ جبکہ

کہ آریوں کے درمیان قایم نہیں کیے جاتے تب تک
یہہ امید کرنا ٹھیک نہیں۔ کہ آریہ بھائی اپنے
ان رشتہ داروں کو جو کہ انکے دکھہ اور بیماری
کے شریک نہیں۔ چھوڑ کر پہنتے کھنچ والے چندہ
گذار آدمیوں کے بھروسے پر (جو کہ اگر کسی
سماجک بھائی کو مرتا ہوا دیکھیں تو پانی کا
گھونٹ ہاتھ سے پلانا جنٹلمینی کے برخلاف
سمجھتے ہیں) برادری اور ماہمن کو ہمیشہ کے
لیے تلانجلی دے سکتے ہیں۔ عیسائی اور پادری
لوگ بیماروں کی سیوا کرنے سے انکو یہاں تک
ممنون احسان بنا لیتے ہیں۔ کہ وہ بیمار اپنا
دہرم چھوڑ کر عیسائی بنجاتے ہیں جس بیچ بیچ
اور ماننے سخت بیماری میں ہماری خبر گیری
کی اور راتوں جاگ کر ہمکو پنکھا کیا کیا اس کی
دردناک اپیل کی ہم کچھہ پرواہ نہیں کریں گے۔
کیا اسوقت ہم کبھی آریہ کے پریم بھاؤ پر
وشواس کر سکتے ہیں۔ اوپدیشک یا سماج کے
عہدہ دار کام کرتے جائیں۔ بیمار ہو جائیں تو
سماج کے بھائی فوراً کہدینگے۔ کہ انکی صحت
خراب رہتی ہے۔ لیکن پریم بھاؤ سے کبھی انکے
کام کو بٹانا یا انکے گھر میں آنکر اس کی خبر تک
لینا اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ وہ کتنے آریہ ممبر
ہیں۔ جنکو ہم اپنے گھروں میں بہو بیٹیوں کے
سامنے اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں۔
وہ کتنے آریہ بھائی ہیں۔ جنکے ساتھ ہماری ماہمن
گفتگو کر سکتی ہے۔ وہ کتنے سبھاسد تسانش دینے
والے ہیں۔ جنکے سپرد ہم اپنی بیوی اور بچوں کو
بے فکر کرکے آریہ سماج کے پرچارک بن سکتے ہیں
جب ہمارا دوستانہ تعلق کچھہ بھی رجسٹر شدہ
باقاعدہ چندہ گذار آریوں سے نہیں۔ جب
ہمیں کسی قسم کی مدد دکھہ سکھ کے وقت آریوں
سے مل نہیں سکتی۔ تو ایسے آٹھویں دن سماج
مندر میں دو گھنٹے بیٹھنے والے ایک دوسرے
کا پورا نام بھی نہ جاننے والے۔ ایک دوسرے
کے مکانوں کے پتہ تک نہ رکھنے والے آریوں
کے بھروسے پر ہم اپنی بیوی کو طلاق ماں کو
تلانجلی اور برادری کو خیرباد کہہ سکتے ہیں۔
میرا مطلب یہہ نہیں کہ اسوقت ہمیں
سنسکار نہیں کرنے چاہیئے۔ بلکہ یہہ ہے۔ کہ
آریہ پریم کے جو دار آریہ ساماجک ممبروں کا
بنانا چاہیئے۔ وطن قایم کرنے کے لیئے عملی تجاویز
سوچنی چاہیئے۔ سندھیا آدی سب کاموں
کو جسمیں ہمارا کوئی بھی مخالف نہیں برابر کرنا
چاہیئے۔ اور آتم بل سے مورکھہ برادری اور
سچے پریمی رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہ کرکے
کیول آتما اور ست کی پرواہ کرنی چاہیئے۔
لیکن جبکہ ہم کسی دن کسی آشرم کے ادھکاری
نہیں۔ سندھیا اور سنسکرت پڑھنے سے کنارہ کش
ہو کر باقاعدہ تسانش دیتے ہوئے نکتہ چینی
کو اپنا کرتب مان لیں تو آریہ بھائیو سنسکار
کے ناٹک کرنے سے بھی کیا ہو گا۔ لڑکی ۱۶
برس کی تو اپنے بیاہ دی۔ مگر جاٹ لوگ
بیس بیس کی لڑکی بیاہا کرتے ہیں۔ اگر
آپکی وید نہ پڑھی ہوئی لڑکی کے بیاہ کو وید دکت
سنسکار کہہ کر فیشن کے انوکول ہم تالیاں
بجانیکو تیار ہیں۔ تو جاٹ کی لڑکی کے بیاہ
کی تعریف کرنا کیوں ٹھیک نہیں۔ ہمارے کرتبوں
کا رہبر اس سمے فیشن یا لوک لاج بچی ہے
چونکہ ہم نے آج تک سنسکاروں کے نہ
کرنے والے پرشوں کو برابر کو سہا ہے۔ اسلیئے
اور کسی بات کے ابھاؤ پر افسوس نہ کریں گے۔
آریہ سماجوں میں پریم۔ شردھا۔ بھگتی۔ پوترتا
پرمیشور وشواس۔ شردھا۔ اوچارن۔ سنسکرت اُنتی
سرلتا کا ابھاؤ ہے۔ لیکن ہمکو آٹھویں دن
دو گھنٹے بیٹھنے سے کام ہے۔ شردھا وشواس تو
ہمکو چاہیئے۔ جو روزمرہ ملنے کا اتفاق رکھیں
ان باتوں کے ابھاؤ پر روز خون کے آنسو
بہانے کی ضرورت ہے۔ آریہ بھائیو آؤ
سرب اُنتی کے نیم کو دھارن کرتے ہوئے
سچے آریہ گیان اور پریم کا سروپ بننے کی
کوشش کریں۔

آتمارام آریہ سبھاسد
آپکا متر

پریہ اڈیٹر ست دہرم پرچارک
نمستے

ماہ مارچ گذشتہ میں جبکہ جناب کنسرویٹر صاحب
جنگلات پنجاب بموقعہ امتحان آخری فارسٹ سکول
ڈیرہ دون تشریف آور ہوئے تھے۔ تو انہوں نے
مبلغ دس روپیہ کا انعام اُس شخص کے لیے عطا
کرنا منظور فرمایا تھا۔ جو تارپین کے تیل
(Oil of turpintine) تیار کرنے
کے طریقہ پر سب سے عمدہ رپورٹ کریگا منجملہ انکے
جنکے لیئے یہ انعام تجویز تھا۔ مینے چند سطروں کے
روبرو یہ اقرار کیا تھا کہ اگر کنیا مہاودیالہ جالندھر
کی اڈیشنا بوان ہے۔ تو انعام مذکور میرے
حصہ آوے گا۔ کیونکہ مینے یہ خواہش ظاہر کی
تھی۔ کہ یہ انعام اگر مجھے ملیگا۔ تو میں کنیا مہاودیالہ
جالندھر کے لیئے ارپن کرونگا۔ چنانچہ ایشور کو
بھی منظور تھا۔ انعام مذکور میرے حصہ آیا۔
مبلغ دس روپیہ (علاوہ کمیشن منی آرڈر) اہل
خدمت کرکے معروض ہوں کہ ان چند الفاظ
کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ عنایت فرماکر ممنون احسان

فرمادیں۔ تاکہ جن صاحبان کے روبرو اقرار ہوا تھا۔ اُن کو معلوم ہو جاوے۔ کہ کنہیا لال دیالہ کیسے بل سے انعام مذکورہ اپنی طرف کھینچ لایا۔ اور ایسی سبھائیں قائم کرنے کے لئے ہر ایک آریہ سماج کے لئے کیسی ضروری ہے۔

آپکا درشن ابھلاشی
بھیمسین داس محکمہ جنگلات پنجاب کلرک ویژن

ساماجک خبریں

لالہ بھیمسین داس جی لکھتے ہیں۔ کہ حافظ آباد اینگلو سنسکرت سکول کے لئے ایک ٹیچر لالہ ہاکم رام کی تقرری منظور ہو چکی ہے۔ اور یہ ٹیچر لالہ موراج صاحب سپرنٹنڈنٹ حافظ آباد کی امداد پر رکھا گیا ہے۔ دوسرا ٹیچر جو لالہ بالک رام ٹھیکہ دار کی امداد پر رکھا جاوے گا۔ اسکی بابت بہت سے امیدواروں کی درخواستیں آئیں جن میں سے سوائے ذیل کی تین درخواستوں کے لالہ بسنت رام لاہور۔ لالہ دیا رام جالندھر۔ لالہ گھسیٹا رام جالندھر۔ اور سب درخواستیں نامنظور ہوئیں۔ جنپر کسی دوسری تاریخ کو وچار ہوگی۔ کسی گزشتہ پرچہ ست دھرم پرچارک میں اپیل بابت تکمیل مندر حافظ آباد آریہ سماج پڑھکر لالہ گرانداس جی بلوچستان سے مبلغ دس روپیہ بذریعہ منشی اندر ... میرے پاس ارسال فرمائے۔ میں آپکا دھن باد دیتا ہوں۔

لالہ بالک رام ٹھیکہ دار نے موضع سانگلہ میں ایک دن اپنے اپدیش سے پانچ کس سے مانس شراب چھڑوا کر اُن سے اقرار نامجات لکھوا لیئے۔ اور سانگلہ سے آریہ سماج مندر حافظ آباد کے لئے مجھکو ذیل کا چندہ لا۔ سردار نراین سنگھ صاحب عصہ۔ لالہ موتی رام صاحب عصہ۔ لالہ رام کیش داس صاحب عصہ۔ لالہ گوبند رام صاحب ۸ سہ۔ لالہ بالا رام صاحب عصہ۔ کل للعہ۔ علاوہ اسکے لالہ گوبند مل نے ایک روپیہ اینگلو سنسکرت سکول حافظ آباد کے لئے دیا۔

لالہ کنہیا لال جی آگرہ سے لکھتے ہیں۔ کہ یہاں آگرہ میں کیلاش کا میلا ہوتا ہے جس موقعہ پر خصوصاً عیسائی لوگ اپدیش کیا کرتے ہیں۔ اس سال آریہ سماج کی طرف سے بھی عیسائیوں کے مقابلہ پر خیمہ لگایا گیا اور پنڈت ونیت رام شرما اپدیشک سنمعہ لالہ بابو لعل گپت۔ پنڈت رامچند۔ پنڈت چتر بھج۔ پنڈت کنہیا لال۔ پنڈت کدار ناتھ وغیرہ کے عیسائی مت کا خوب کھنڈن کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک عیسائی نے اسی وقت آریہ دھرم کی فضیلت کو منظور کرکے اسکے گرہن کرنے کی خواہش ظاہر کی اور آئندہ سنسکار کو آریہ سماج کی شرن لینے کا وعدہ کیا ہے۔

حکیم سنت رام جی آریہ مسافر ساکن کوٹلی چودھریاں ممبر آریہ سماج گوجرانوالہ رستہ میں پرچار کرتے ہوئے ۶۔ جولائی سنہ کو مبالہ پہنچے۔ وہاں تمام دن پرچار کرکے صبح کو بہ تقریب نام کرن سنسکار چودھری دولا سنگھ کے جو ہر کا موضع بھاگو والہ میں شامل ہوئے۔ سنسکار کا گانوں میں ایسا اُتم اثر ہوا کہ دو صاحبان نے اسی وقت اپنا اوپنین سنسکار وید کت کرانے کی درخواست کی۔ جسکے لئے کوئی دوسری تاریخ مقرر کی گئی۔ ... روپیہ پرچار فنڈ اور ۸ کنیا مہاودیالہ جالندھر کو دلان دیئے۔ اور سب بھائیوں کو پرشاد کھلایا۔ اور بعد ازاں سنسکاروں پر حکیم سنت رام نے ایک مختصر سا اپدیش دیا۔ چونکہ اسی روز سماج مندر میں ساپتاہک جلسہ تھا۔ اسلیئے سب بھائی وہاں سے اوٹھکر اور بھجن کیرتن کرکے سماج مندر میں آئے۔ اول بھجن گائے گئے بعد لالہ فقیر چند نے پرارتھنا کی۔ اور پنڈت بالا رام جی نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔ تت پشچات حکیم سنت رام نے لکچر دیا جسمیں کل دوسرے مذاہب سے آریہ دھرم کا مقابلہ کرکے ثابت کیا کہ کیول ایک آریہ دھرم ہی اُتم اور گرہن کرنے یوگیہ ہے۔ پھر لالہ فقیر چند نے بانی کے سدھار پر ویاکھیان دیا۔ اسکے بعد پنڈت بالا رام کا اپدیش ہوا۔ اور حکیم سنت رام نے ویدک سنسکار نہ ہونیکی خرابیاں اور ہونے کے فوائد ظاہر کیئے۔ ازاں بعد چند پرشنوں کے اُتر دیئے گئے۔ پھر چند ممبروں کی درخواستیں گذریں۔ بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

ہمکو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کاسی والی کے میلہ پر جو سردار رتن سنگھ صاحب پردھان آریہ سماج بھاگو والہ نے باوجود اقرار کرنے کی دریاں اور سامان ارسال نہیں کئے تھے یہ انکا قصور نہیں تھا۔ بلکہ چند ممبروں کا قصور تھا کہ جنہوں نے اسکی حفاظت کی ذمہ داری سے گریز کیا۔

۲۸ جولائی سنہ ۹۵ء کو قصبہ سرون ضلع سہارنپور آریہ سماج کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا۔ منشی چند سبھان صاحب پردھان۔ پنڈت نراین دت صاحب اُپ پردھان۔ لالہ گوبند ... صاحب منتری۔ لالہ خوشی رام اُپ منتری۔ لالہ رگھبیر داس صاحب کوشادھیکش۔ لالہ جانکی داس پستکادھیکش

۲۸ - جولائی کو ر-اپنچی آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں مضمون دھرم ابھیاس پر بحث ہوئی حاضری ۲۰ تھی - اور بارش شدت سے تھی -

اور پنڈت بلدیو پرشاد مہاپدیشک کی کوشش سے موضع پالکوٹ میں جو ر-اپنچی سے ۴ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - پانچ اشخاص نے ویدک دھرم پر اپنی شردھا ظاہر کی - اور چھوٹا ناگ پور میں بھی کئی اشخاص آریہ خیالات کے پائے جاتے ہیں -

جھنگ مگھیانہ آریہ سماج نے ایک شخص نو مسلم مسمی منگل سنگھ ساکن ریاست کپورتھلہ کو شدھ کرکے اسکے ہاتھ سے کڑاہ پرشاد تقسیم کرایا - چونکہ گھر جانے کے لئے اسکے پاس خرچ نہیں تھا - اسلیئے مبلغ آٹھ روپیہ چندہ کرکے اسکو خرچ دیا گیا -

گزشتہ دنوں میں پنڈت لال من اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے امرتسر کے ذیل کے دیہات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - موضع وچھویہ - تیڑہ خورد - راجہ سانسی - چھیاڑی - جھبہ - قیام پورہ جیرام کوٹ - گوردہ کا باغ - بھلوال - ستیڑی -

پنڈت کرپا رام بھیرہ نواسی نے ۳۱ - جولائی سے ۴ - اگست تک کانگڑہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا -

لوکل

اتوار کو سماج مندر کے سپتاہک جلسہ میں پنڈت سری پت جی نے معمولی ہون کے بعد پرارتھنا اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - اسکے بعد بابو منشی رام جی نے ایک موثر ویاکھیان دیا - بعد ازاں لالہ دیوراج جی نے دھن آمدہ یا امداد

کنیا پاٹ شالا اور کنیا مہا ودیالہ کی سپتاہک پرارتھنا سبھا منگلوار کو ستری سماج کا جلسہ بدستور ہوا - اور چونکہ آج جالندھر چھاونی آریہ سماج کے نئے سماج مندر کی پرتشٹھا تھی - اسلیئے قریباً ۸۰ سبھاسد ممبران وسہایک جالندھر شہر سے شامل ہوئے - امرتسر سے ماسٹر آتما رام جی بھی تشریف لائے تھے - تمام دن لیکچر اپدیش بھجن وغیرہ ہوتے رہے - لالہ سرآنند داس جی پریذیڈنٹ کے پتر کی سالگرہ بھی اسی روز تھی - اسلیئے انہوں نے کل سبھاسد بھائیوں کو ضیافت دی - اور غربا کو دال روٹی تقسیم کی - مفصل ہم آئندہ ہفتہ لکھینگے - آج رات کو آخرش پرمیشور کی اپار دیا سے بارش خوب زور و شور سے ہوئی - اڈیٹر

۲ - اگست (سنیچر) کو جالندھر ینگ مینز ایسوسی ایشن کا ہفتہ وار جلسہ سماج مندر میں ہوا مضمون زیر بحث "پیشہ قانون بمقابلہ پیشہ ڈاکٹری" تھا - لالہ کانشی رام صاحب بی اے میر مجلس قرار پائے - لالہ کرم چند بی اے اور لالہ لچھمن داس بی اے نے مباحثہ شروع کیا - اور بھی چند صاحبوں نے بحث میں حصہ لیا - حاضری سو سے کم اور نوے سے زیادہ تھی -

۱۰ - اگست (سنیچر) کو جالندھر ینگ مینز ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا - لالہ لچھمن داس صاحب بی اے نے پریذیڈنٹ کے فرائض ادا کیئے - پنڈت برج موہن اور لالہ بھگت رام ڈنگہ نواسی نے ابتدائی تقریریں کیں - مضمون "ناستک اور آستک کی زندگی کا مقابلہ" تھا - لالہ منشی رام پلیڈر - لالہ بھو رام بی اے و دیگر دوستوں نے مباحثہ میں حصہ لیا - قریب نوے صاحبوں نے جلسہ کو رونق بخشی - آئندہ ہفتہ کے لیئے "تقدیر یا تدبیر" کے مضمون پر بحث ہوگی - جو صاحب چاہیں [illegible]

انگریزی میں ہوں خواہ اردو میں -
لوکل سماج کے عہدہ داروں اور ممبروں کا فرض ہے - کہ اپنی تشریف آوری سے اس ایسوسی ایشن کا حوصلہ اور طاقت بڑھایا کریں -
امید ہے کہ جن صاحبوں کی نسبت اتنا لکھنا پڑا وہ ضرور دھیان دینگے - (جائنٹ سکرٹری)

اشتہارات

تبدیل پتہ

ہمارے اخبار کے صفحہ اول پر جو لالہ ہنس راج ایم اے کی ادویات کا اشتہار ہے آئندہ کو ذیل کے پتہ سے ملیگی - ستی کا چوک لاہور مینجر مہش اوشدھالیہ -

کنیا کیلیئے برکی ضرورت

ہمارے ایک دوست کو اپنی کنیا کے لیئے ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے اندر ہو صحت بدنی عمدہ ہو - انٹرنس پاس ہو - یا انٹرنس کا امتحان دینے والا ہو - قوم چار گھر سیٹھ - کھنہ مہوترہ میں سے ہو - والدین کی حیثیت اچھی ہو ساماجک ممبر ہو - لڑکی کی عمر اسوقت قریباً ۱۰ سال کی ہے - درخواستیں بہ تصدیق پریذیڈنٹ آریہ سماج متعلقہ بنام ایڈیٹر دھرم پرچارک جالندھر آنی چاہیئے - مگر سائل لڑکا کنوارا ہو -

بر کے لیئے کنیا کی ضرورت

ایک تعلیم یافتہ لڑکی ذات کھتری سرین کے لیئے بر کی ضرورت ہے - درخواست کنندگان برادری سرین میں سے ہوں - اپنا پورا حال عمر لیاقت گذارہ کے چالچلن وغیرہ کا لکھیں - المشتہر رام کھاول انسپکٹر ڈاکخانجات کراچی سندھ

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

میرے ایک مِتر کو اپنی کنیا کے لیے بر کی تلاش ہے۔ لالہ صاحب ویش اگروال ہیں سے ہیں۔ اور معقول عہدہ ماہوار کی اسامی پر مامور ہیں تاریخ پیدائش کنیا اسوج سدی پورنماسی سمت ۱۹۵۸ ہے۔ اور یہاں آریہ کنیا پاٹ شالا میں چوتھی جماعت میں تعلیم پاتی ہے۔ تندرست ہے۔ لالہ صاحب کا گوت گرگ ہے۔ بر کے لیے شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) عمر میں مابین ۱۶ و ۲۲ ہو۔ (تاریخ پیدائش سے اطلاع دیں) (۲) خوبصورت اور تندرست ہو کوئی عضو ناقص ہو۔ (۳) تعلیم یافتہ ہو کم سے کم انٹرنس تک تعلیم پائی ہو۔ (۴) آریہ ہو۔ چال چلن نیک سشیل ہو۔ (۵) وجہ معقول عمدہ (نوٹ) شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں اس نیازمند کے نام آنی چاہئیں۔ اور جو کچھ حالات دریافت طلب ہوں۔ نیازمند سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

المشتہر

کنج بہاری لال پردھان آریہ سماج راولپنڈی

اشتہار ضروری

ایک معزز کھتری صاحب جو کہ اسوقت معقول پنشن پاتے ہیں۔ اپنے لڑکے کا بواہ کسی ایسی لڑکی سے جو کھتری پنجابی خاندان میں سے ہو۔ اور جسکی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو کرنا چاہتے ہیں۔ اشتہار دینے والے سابق کے ڈھائی گھر کھتری ہیں۔ لیکن اپنی دو لڑکیوں کا بواہ پنجابی خاندان کھتریوں میں کر چکے ہیں۔ لڑکے کی عمر ۲۲ سال ہے۔ اور انٹرنس پاس شدہ ہے اسوقت ۷۰ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے۔ اور ترقی کا امیدوار۔ خط و کتابت بمعرفت دھرم پرچارک کی معرفت ہونی چاہیے۔

ضرورت

آریہ سماج یتیم خانہ چھاؤنی فیروزپور کی کنیا پاٹ شالہ میں پنڈت اول و پنڈت دوم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پنڈت اول از ۱۵ تا ۲۰ و پنڈت دوم از ۱۰ تا ۱۵ ہے۔ درخواستیں بہت جلد بنام سکرٹری یتیم خانہ معہ حالات و سرٹیفکٹ لیاقت۔ نیک چلن دھرم آنی چاہیئے۔ (کنیاؤں کے واسطے بروں کی ضرورت) یتیم خانہ فیروزپور میں تین کنیاؤں کے لئے بروں کی ضرورت ہے۔ انمیں سے دو کنیا قوم جٹ اور ایک کنیا ذات اہیر ہے۔ درخواستیں بنام سکرٹری یتیم خانہ بہت جلد آنی چاہئیں۔ اور درخواست کنندگان امورات ذیل سے ہی اطلاع دیدیں۔ عمر صحت جسمانی۔ ذات۔ خواندہ ہے یا نہیں اگر خواندہ ہے تو کہاں تک تعلیم پائی ہے۔ دوسری عورت تو نہیں ہے۔ کوارا یا رنڈوا۔ خارج از برادری تو نہیں ہے۔ صورت معاش کیا ہے۔ جائیداد کسقدر ہے۔ چالچلن۔ کوئی عضو ناکارہ تو نہیں ہے۔

دیوی سہائے سکرٹری یتیم خانہ فیروزپور

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک لڑکی مسمات گنگا دیوی قوم اہیر بعمر قریباً ۱۴ سال جسنے اپر پرائمری میں پاس کر لیا ہے قابل شادی یتیم خانہ میں ہے۔ لہذا آپ اپنے اخبار گوہر بار میں مشتہر فرما دیں۔ کہ جو صاحب اسکے ساتھ شادی کرنا چاہیں۔ بہ پابندی شرائط ذیل اپنی درخواست بنام سکرٹری یتیم خانہ اندر میعاد ایک ماہ بھیج دیں۔ اور درخواست کے ساتھ ہی اپنا مفصل حوال و تصدیق نیک چلنی و تندرستی و دیگر شرائط کے بھی بھیجدیں۔ عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو نیک چلن ہو۔ تندرست ہووے۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہووے۔ خارج از برادری نہ ہو خواندہ ہو۔ وجہ معاش اچھی رکھتا ہووے۔ دوسری عورت نہ رکھتا ہووے۔

دیوی سہائے سکرٹری یتیم خانہ فیروزپور

بر کے لیئے کنیا کی ضرورت

ایک لڑکا پنجابی کھتری کے لیئے بدھو کی ضرورت ہے۔ اِس سال انٹرنس کا امتحان دیگا۔ والدین کی مرضی ایف اے یا بی اے تک تعلیم دیکر اسکو اسسٹنٹ سرجن یا اگر ممکن ہو سول سرجن بنانیکی ہے بیاہ ۲۰ سال کی عمر کے بعد اور پچیس کے پہلے ہوگا۔ خط و کتابت معرفت منیجر صاحب دھرم پرچارک ہونی چاہیئے۔

بر کے لیئے بدھو کی ضرورت

ایک لڑکا از قوم ویش اگروال گوت منبل بعمر ۲۵ سال بیوپار پیشہ معقول گذارہ رکھتا ہے سرکاری ٹیکس بھی دیتا ہے۔ آریہ سماج کا سبھاسد ہے اسکے لیئے کسی آریہ خیالات بدھو کی ضرورت ہے جن صاحب کو اسکے ہمراہ رشتہ کرنا منظور ہو بمعرفت منیجر دھرم پرچارک سے خط و کتابت کرے۔

بواہ کی ضرورت

ہیڈ مستری محکمہ نہر خانکی جواہر لال بعمر ۲۹ سالہ جسکی عورت فوت ہو گئی ہے۔ اپنی شادی ویدک ریتی سے کرنا چاہتا ہے۔ ذات کمہان۔ پٹھان۔ جائیداد معقول۔ تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار رہنے والا مقام لسارا ضلع جالندھر۔ علاوہ غیر منقولہ جائیداد کے زمین بھی رکھتا ہے۔ اُسکی برادری سے جن صاحب کو اپنی لڑکی کی شادی اُس سے کرنا منظور ہو۔ تو لالہ رام کرشن سکرٹری آریہ سماج

دہرم پرچار

۔۔ ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی
سو گئی ہے - جو اب اسے جاگتے ہوئے شرم
(لجیا) معلوم ہوتی ہے - کہاں وہ رشی منیوں
کا مبارک زمانہ اور کہاں انکی موجودہ اولاد
کی بھی بری گت تراہ مان تراہ مان -
پیارے بھائیو عرصہ ۲۹۰۰ سال کا گزرا
جبکہ مہاراجہ جودہشٹر کا چکرورتی راج
پرتھوی میں موجود تھا - اسوقت کوئی مسلمان
کوئی عیسائی کوئی بودہ کوئی جین اس بھارت
ورش میں موجود نہ تھا - بلکہ کہیں سارے سنسار
میں بھی انکا پتہ نہ تھا - ساری کی ساری
پرجا ویدک دہرم اور شاستر وکت کرم میں مصروف
تھی - اسکے ۵۰۰ سال بعد جب اودیا کے سبب الس
شراب بہچار آدک اس ملک میں بڑھنے لگا
تب عرصہ ۲۴۰۰ سال گذرتا ہے کہ علاقہ نیپال میں
ایک شخص ساکھی سنگھ نامی تھے جو کہ ناستک تھا
بودہ مت چلایا - راج کا زور بھی ساتھ تھا اور
اسی لئے بہت سے پیٹ پالک برہمن اسکے ساتھ
ہوگئے جس سے بدہ مت سارے ہندوستان میں پھیل
گیا - کاشی - کشمیر - قنوج کے سوائے کوئی شہر
ہندوستان میں ایسا نہ رہا - جو بودہ نہ ہوگیا - جب
یہ مت بہت بڑھ گیا - اور لوگ وید دہرم سے پتت
ہوئے - یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے -
تب تقریباً دو ہزار برس گزرے - کہ ایک مہاتما شنکر
سوامی (جسے لوگ شنکر آچارج بھی کہتے ہیں) نے
کمر ہمت باندہی - اور شششوں کو ساتھ لے بودہوں
سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا - بھلا ناستک لوگوں کے
دلائل اور یکتیاں وید اور شاستر کے جاننے والے کے سامنے
کیا اثر کرسکتی ہیں؟ اس مہاتما شنکر سوامی نے بدہ مت
والوں کو پرانے اصلی دہرم میں داخل کیا - چونکہ اسکے
بعد مسلمانوں عیسائیوں کی بھارت ورش میں آمد ہو جانے
کے باعث ایک معقول تعداد ہندو دہرم کے آدمیوں کا
ان مذہبوں میں پرویشت ہوگیا - اور کسی نے انکے واپس
کرنیکی کوشش نہ کی - اسلئے ہم نے اپنی قوم کو نیند
غفلت سے جگانے کے لئے ایک ٹریکٹ "دہرم پرچار"
قریباً دس ہزار چھاپا ہے - جسکا حجم ۱۶ صفحہ پیمانہ
۲۲×۱۸ عمدہ ڈمی کا غذ پر ہے - قوم کے ہمدردوں
کے لئے یہ بہت سستا ٹریکٹ مفت تقسیم کرنیکے
لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے - قیمت ایک پیسہ فی کاپی
ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن فی
روپیہ سیکڑی کے حساب دیا جاویگا -

المشتہر منیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار ستیہ دہرم پرچارک
اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد
اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ
تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبار میں
یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی
تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں - مگر
معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے
اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریباً پانچسو ہے - اور
حجم ۱۶ صفحہ تقطیع ۲۲×۱۸ عمدہ ڈمی کا غذ
ڈمی کاغذ پر جسمیں مضامین متعلق ویدک دہرم
سائینس یوگ یہ پرشوں کی سوانح عمریاں -
مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ
بروز منگلوار چھپکر جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے
اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون
نہیں فرمایا مضمون اور تعداد کا ثبوت
ہماری صداقت کے لئے پرچہ نمونہ سے جو
درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا - اور ڈاکخانہ
شہر جالندھر سے ہوسکتا ہے -
نہیں نہیں یہ ہماری ہی کوتاہی ہے - کہ ہماری
طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں انکی
درخواست کیلئے کوئی درخواست بغرض حصول انکے اشتہارات
کے نہیں کیگئی لیکن اب ہم درخواست ہذا آپکی
سیوا میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور
ملتمس ہیں - کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے
اخبار میں شایع کراکر فائدہ اوٹھاویں - اور ہمکو
ممنون فرماویں - نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہوتا ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
یکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم
سے زیادہ کا ہوگا - اسکی اجرت صفحہ کے حساب سے
جسقدر ہوگی لیجاویگی - جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے
زیادہ کا ہوگا - اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے لیجاویگی
اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ
کا اشتہار ہوگا - اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو
نصف کالم سے کم کا ہوگا - اسکے لئے علیحدہ نرخ
ہوگا - جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہوسکتا ہے
(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ
بالا کی رو سے لیجاویگی - اندر میعاد تین ماہ تبدیل
کرانے کا اختیار نہ ہوگا -
(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے - کہ جنکا مضمون
ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد
تبدیل ہوتا رہیگا - یا جو اشتہار سہ ماہی سے کم میعاد

میسری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سیل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ میسرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میسرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۲ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی میسرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر سردار میسا سنگھ آہلووالیہ مقام ... ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میسرے کا سرمہ جو سردار میسا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ بعض کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور راڑن سے پپکے گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کیلیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کیلیئے میسرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ **رقیمہ ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر** ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من۔ میں نے آپکا میسرے کا سرمہ ایک بڈھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے۔ استعمال کیلیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ ثبوت اسکے لیئے کافی ہے۔ کہ ایک شخص آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھ سے آنکھوں کی دوا (میسرے کا سرمہ) طلب کی میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ اُسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ۸۰ سال کی ہے اس سرمہ کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب بالکل تندرست ہے۔ **رقیمہ کرنیل والٹر الف پیری صاحب بہادر** کرنیل ریاست فرید کوٹ۔ ۱۰ جون سنہ ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میسرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

... مطبع ... کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۲ | مطبوعہ ۹ بھادوں سمت ۱۹۵۰ بکرمی مطابق ۲۳ اگست سنہ ۱۸۹۳ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۲

ستیہ دھرم پرچارک

ویدک دھرم پرچار فنڈ منڈلی کا کام

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گزشتہ

۲۰ جولائی کو سکھر سے روانہ ہو کر ہم سب رات کے رک کے سٹیشن پر پہونچے۔ جہاں کہ لالہ دتا رام و لالہ دیوی داس اور لالہ گوکل چند صاحبان نے بڑے پریم سے ہمیں بھوجن دیا۔ صاحبان مذکور آریہ سماج ممبر ہی نہیں نہایت پریم سے گاتے ہیں۔ ریل آنے تک ہم انکے پاس ہی ٹھہرے رہے۔ ریل آنے پر پریم پوربک ان آریہ بھائیوں سے وداع ہوئے۔ سکھر سے آگے بھومی چٹیل اشرمی سنیاسی کے سر کی طرح نظر آنے لگی۔ برکش اور نباتات کہیں کہیں نظر میں آجاتے تھے۔ پورشارتھی سجن مہتہ گیان چند جی کا درشن بھی اکسمات ہمیں ریل میں ہی نصیب ہو گیا۔ اور شاہرگ تک مہتہ جی ہمارے ہم ساتھ رہے۔ باہر چپہ سپیز سے پرے تک وہ خشک پہاڑ ہیں جنکو مری کا ملک کہتے ہیں۔ ان ہی پہاڑوں میں سپرٹ یعنی مٹی کے تیل کے چشمے بھی ہیں۔ سپین منگی کے سٹیشن سے برے وہ پہاڑ نظر آنے لگے جنھیں کہ گندھک کے چشمے ہیں۔ یہاں ریل ایسی ٹھمک ٹھمک کر چلنے لگی۔ مانو نشہ پی لیا ہے۔ سبی سے لیکر کوئٹہ تک قریبا پندرہ کے ٹنل آئے ہونگے جیسی کہ ہماری ریل چکر کھاتی ہوئی ہرن اور بھیڑیے کی رفتار سے چلتی تھی۔ رستہ میں ایک شفاف ندی بنام ہاری کا درشن ہوا۔ بعض مقامات پر اسکا جل رشی کیش کی گنگا کا مقابلہ کرتا تھا۔ رستہ میں بعض سٹیشنوں پر کئی ہندو دوکانداروں کو ہم نے حضرت عیسی کی سواری پر دیکھا۔ سبی کا گرم جل ہمیں بھوگنے کا نہیں ملا۔ سبی میں ہم نے افریقہ کا درشن کر لیا۔ سبی کہتے ہیں

یک سوختہ بی شاہ سبی ڈھیلواں ساختی
معزم چرا پرداختی

لیکن زمین یہاں کے ارد گرد کی نہایت طاقتور ہتی گئی۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بیج بو کر دو دفعہ جواری کی فصل کسان کاٹتے ہیں۔ سبی مشہور درہ بولان کا دہانہ بھی ہے۔ آگے ہم درہ بولان میں سے گزرتے ہوئے کوئٹہ کی طرف جا رہے تھے۔

۲۱ تاریخ کی شام کو ہم کوئٹہ کے سٹیشن پر پہونچے۔ آریہ سماج کے پریمی سجن ہمارے ستکار کو آگے سے ہی اپستھت تھے۔ ان بھائیوں کے درشن کرتے ہی ہم رستہ کی تکان کو بھول گئے۔ ۲۱ تاریخ کی شام کو سالانہ ہفتہ وار کارروائی میں شامل ہوئے۔ کوئٹہ کی خیدہ اور باقاعدہ اوتساہی سجن منڈلی کو دیکھ کر من پرسن ہو گیا۔ آج پنڈت پورنانند جی کی اوپاسنا اور پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر آنند پوربک شروع ہو گیا۔

۲۲ تاریخ کو میرا لیکچر مغربی سائنس اور ویدوں کی تعلیم کے وشے میں ہوا۔ ۲۳ کو پنڈت کرپا رام جی نے انتی کے سادھنوں پر ایک لیکچر دیا۔ ۲۴ کو بھیجنے پر لوک آنند کے وشے میں ایک لیکچر دیا۔ ۲۵ کو پنڈت لیکھرام جی نے آریہ سماج کی تاریخ کے وشے میں لیکچر دیا۔ ۲۶ تاریخ کو نگر کیرتن نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ مختلف چوکوں میں مختلف سجنوں نے مختصر تقریریں سربساران کو اتشو وتیک سنائیں۔ ۲۷ جولائی کو اوتسو کا دن تھا سماج مندر عمدگی سے سجایا گیا تھا۔ ہون یگیہ ہونیکے بعد پنڈت کرپا رام جی نے دھرم اپدیش دیا۔ جسکے بعد پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر امرت کے چشمے کے مضمون پر ہوا۔ بعد بھجنوں کے صبح کی کاروائی سماپت ہوئی۔ تیسرے پہر دھرم چرچا آرمبھ ہوا جسمیں مختلف سجنوں نے پرشن اور کیئے۔ اسکے بعد پنڈت پورنانند جی نے ویدک سنسکاروں کی اہمیتا کے وشے میں ایک لیکچر دیا۔ شام کو میرا لیکچر ویدوں کی اتپتی پر ہوا جسکے بعد اسیسن کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوسرے دن ۲۸ جولائی کو ہون یگیہ کے بعد بھائی کشور کی کچہری کے مضمون پر اپدیش دیا جسکے بعد بھائی بخش نے بھجن گائے۔ اور پنڈت لیکھرام جی نے ورن آشرم پر لیکچر دیکر صبح کی کاروائی کو ختم کیا۔ دوپہر کو کانفرنس ہوتی رہی۔ جسکا برتانت بوجہ جلسہ کے مفصل برتانت کی نسری بھاشا میں بھیجیں گے۔ چار بجے میں نے رشیوں کی وصیت یعنی وید پرچار رشی کی امداد کے بارے میں ایک لیکچر دیا۔ اور پندرہ سو روپیہ نقد اکٹھا ہو گیا۔ اور بعض بہن اکٹھا ہونیوالا ہے۔ جن کیلئے

یہ گیہ ادھکاریاں کو شانتی ہیں۔ شام کو پنڈت
کرپارام جی نے ویدک کتھا پر لکچر دیا۔ جسکے
بعد سماج کے لائق اور دھارمک پردھان پنڈت
ہری کرشن بی اے نے ایک مختصر تقریر میں جلسہ
کی کامیابی کا ذکر کرکے جلسہ کی کارروائی کو
سماپت کیا۔ کوئٹہ سماج کو ایسے سادھو سبھاؤ
سنجیدہ اور فاضل پردھان کا فخر ہے۔ لالہ
گنیش داس جی منتری۔ لالہ امیچند جی ٹھیکیدار
بابا بیلا سنگھ جی خزانچی دیہہ جن منڈلی کے تمام
اتساہی سجنوں کے پورشارتھ کو دیکھ کر ہمیں
اتی آنند ہوا۔

کوئٹہ کا اصلی نام جو کہ بوڑھے پٹھان آج تک
بھی بولتے ہیں۔ شال کوٹ ہے۔ کوئٹہ کے
قلعہ کے اندر سنا گیا۔ کہ پانی ناتھ جوگی کی سمادھ
بنی ہوئی ہے۔ کوئٹہ کے جنوب کی طرف ایک
نرمل ندی کا نام کاشی ہے۔ اور اسی نام کا ایک
گرام بھی اسکے قریب واقعہ ہے۔ یہ سب پورانی ہندو
آدی نام ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہاں ہندوؤں کا
راج بہت دیر تک رہ چکا ہے۔ کوئٹہ میں ایک
عجیب گھاس ہوتی ہے۔ جو کہ مویشیوں کو
دیجاتی ہے۔ جسکو ایک دفعہ بوکر دہ دفعہ فصل
کاٹ سکتے ہیں۔ پنیر بوٹی جنگلوں میں پائی جاتی
ہے۔ جو دودھ کو جما دیتی ہے۔ کوئٹہ اور اسکے
گرد نواح میں پیپل۔ بڑھ۔ آم۔ پلاش کے
درخت بالکل نہیں ہیں۔ شہر میں پانی کے نل
لگے ہوئے ہیں۔ اور کثرت سے کنوؤں کا پانی سینچ
کے کام میں آتا ہے۔ پٹھان لوگ عجیب طریقہ
سے جسکو وہ کاریز کہتے ہیں پہاڑوں میں سے
کنوئیں برابر برابر کھود کر ندیاں جاری کر دیتے
ہیں۔ پٹھانوں کی کوہ ریزی قابل تعریف ہے۔
گاؤں کے پٹھان شہر ستھانوں کے بہ نسبت

کے ہیں۔ کاکڑ قوم تو دختر فروش بھی ہے
پٹھانوں کی طاقت بدنی کا مسئلہ باعث یہ
ہے۔ کہ وہ لڑکیوں کو بیس اور لڑکوں کو
تیس برس سے پہلے نہیں بیاہتے۔ انکی عموماً
خوراک روٹی اور لسی ہے۔ یہ لسی سوکھے پنیر
سے جسکی کہ شکل نشاستہ کے موافق ہوتی ہے
بنائی جاتی ہے۔ مرتے وقت جانور کو یہ لوگ
ذبح کرکے کھا لیتے ہیں۔ لیکن عموماً گوشت انکو
کھانا میسر نہیں ہوتا۔

قدرتی سبزہ زار اور باغ و بہار میں کوئٹہ
شملہ کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ چاروں
طرف سنسان خشک پہاڑ آنکھ کو تھکا دیتے
ہیں۔ لیکن یہاں کی میوہ منڈی آنکھ کو
رجھانے میں جادو کا کام کرتی ہے۔ میوہ
منڈی میں ہم نے لال سرخ اناروں کی انوکھی
بہار دیکھی۔ خربوزوں کے ڈھیر قد و قامت
میں سرو سے کو مات کرتے ہوئے لکھنؤ کے
خربوزوں کی مٹھاس کا دم بھرتے ہوئے
برف سے ٹھنڈے تھے۔ کچے اور پکے بادام تاثیر
میں نیر صاحب کے فاسفوڈائن کو شرمندہ
کر رہے تھے۔ سیب اپنے گلنار چہروں سے
پژمردہ دلوں کو رونق بخشتے تھے۔ شفتالو۔ آلو
کی کیفیت عجیب تھی۔ انجیر۔ پیر اور سے
سبز رنگت کی سعدی شیرازی کے دیئے ہوئے
حلوے کو درست بتلاتی تھیں۔ ہم نے سنا
کہ ایک دفعہ پھلوں کی نمائش ہوئی تھی۔ ایک سیب
ایک کدو ۲ من بھر وزن میں اترا۔ لال سرخ
۳ گچھا انگور تولا ہیں۔ وزن کا ۵ سیر کا۔ انار
۳ پاؤ کا۔ خربوزہ ۹ سیر وزنی ۶۲ فٹ
قد کا تھا۔ بیس سیر کا تربوز اور کاہو بادام اور
بھی تھا۔ یہ نمائش تین روز سے متصل

علاقہ میں ہوئی تھی۔

کوئٹہ اور اسکے گرد نواح کے خشک پہاڑ
ہیں۔ خوشحال گڈھ سے لیکر بنوں تک کے
چلے ہوئے پہاڑوں کے دوبارہ درشن کر رہے
تھے۔ کوئٹہ کے قدیم بہت کچھ بنوں اور
کوہاٹ کی زمین سے ملتی ہے۔ جس زمانہ کی
کوئی تاریخ نہیں ملتی۔ اس سمے اس زمانہ میں
اس بھومی پر آریہ لوگ سام گان کرتے تھے
چھاندوگیہ اپنشد میں قندھار دیش کا
ذکر بہت کچھ اس ملک کی پرانی تاریخ پر
روشنی ڈالتا ہے۔ بودھ راج کانشک کا راج
بہت عرصہ تک اس سرحدی زمین پر
رہ چکا ہے۔ سمے کے انقلاب سے یہ آریہ استھان
عربی جہاد کے جھگڑوں کے بھینٹ ہوا۔
محمود۔ غوری۔ نادر نے اس استھان کو
لوٹا۔ لیکن کچھ عرصہ سے خان قلات سے
انگریزوں نے اس بھومی کو عہد و پیمان سے
حاصل کیا۔ اور ایشور کی کرپا سے مہرشی دیانند
کا پورشارتھ آریہ سماج کے روپ میں یہاں
بھی سپھل ہوا۔

کوئٹہ کی زمین گو سطح مرتفع ہے لیکن شہر
مثل شملہ کے پہاڑی پر بسا ہوا نہیں۔ بلکہ ہموار
زمین پر آباد ہے۔ مکانات عموماً نیچے اور
بازار فراخ ہیں۔ لیمونیڈ جسکو عام ٹھنڈا
کہتے ہیں۔ پان تمباکو کا سا تھا نا پید ہے!
ہے۔ سرکاری بلوچستان میں پشین کی پہاڑیاں
بھی ہیں۔ جو کہ ۱۸۷۹ء میں امیر افغانستان
نے انگریزوں کو عطا کی تھیں۔ کوئٹہ کے
مشرق کی طرف کوہ سلیمان واقعہ ہے کوئٹہ
میں ہم نے پٹھانی صابون بہت تعداد
پتھر سا دیکھا۔ کوئٹہ میں رات میں عموماً بہت سردی

ہوتی ہیں۔ دن کو البتہ پسینہ نہیں آتا۔ ورنہ سخت
سردی نہیں ہوتی۔ کوئٹہ میں عموماً میوہ جات
قندھار سے آتے ہیں۔ کوئٹہ کا آبادی اور
ٹھنڈا پانی اُس شخص کو جنہوں نے سکھر اور سبی کا پانی
بھی پیا ہو۔ نہایت پریہ پرتیت ہوتا ہے
لاہور میں انارکلی کی فاحشہ عورتوں کو لوگ
شہر سے باہر نکالنے میں کوشاں ہیں۔ لیکن
یہاں پر معلوم ہوا کہ یہ ضمیمہ فوج باہر کے بازار
سے نکالکر شہر میں بھرتی کیا گیا ہے۔ اس جلدی
نگر سے ہم ۲۹ تاریخ کو وطن کی طرف روانہ ہوئے
۳۰ کی صبح کو رُک پہونچے۔ جہاں کہ مذکورہ بالا
آریہ سجنوں کے پھر درشن ہوئے۔ اور ہمارے
بھائیوں کے منوہر اور پریم بھرے بھجنوں نے
اُسوقت جنگل میں منگل کو سچ کر دکھایا۔ "رام سے
میٹھے رے بھائی" یہ بھجن تو اب تک بھی
ہمارے کانوں میں گونج رہا ہے۔ اسی ان سکھر
میں دوبارہ بابو بیچارام اور لالہ ہیمن داس آدی
مہاشیوں کے درشن کیئے۔ ۳۱ تاریخ کی شام کو
ملتان شہر میں جا داخل ہوئے۔ یکم ماہ اگست کو
میں آریہ سماج مندر میں شاستروں کی سبھا کے مضمون پر
ہوا۔ ۳۰۰ کے قریب شروتا تھے۔ دوسرے دن
پہنچے وہاں آشرم کی سبھا پر لکچر دیا۔ حاضری ۵۰۰
کے قریب تھی۔ شروتاگن پریم سے سنتے رہے
یہاں سردار گوربخش سنگھ جی جو کہ ایک جانشیل
دھارمک سجن ہیں۔ سماج کے منتری ہیں۔ دیوان
تربن ولس جی لالہ شیو داس جی بی اے
گوسائیں صاحب اور چودھری ہر دیال جی کے
اُتساہ اور آریہ بھاؤ کو دیکھکر ہردے شانت
ہوتا تھا۔

ملتان بڑا پراچین شہر ہے۔ ۸ لاکھ برس سے
پہلے کا آباد ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ راجہ بھرت
کے نانکے یہاں تھے۔ پرہلاد بھگت اور نرسنگھ
کے اوتاروں کی یہاں جڑ ہے۔ شمس تبریز
اور بہاء الحق کی یہاں مزار ہے۔ مینا کاری
کا کام یہاں عمدہ ہوتا ہے۔ آسن۔ قالین۔ سینڈھو کا
تیل۔ دیسی صابون کی یہ منڈی ہے۔ گداگر کا
لفظ اگر جنم کے فقیر برہمنوں پر عاید ہو سکتا
ہے تو انکی یہاں امرتسر کی طرح کثرت ہے
سیٹھ جگن ناتھ کی دوکان پر ہمنے کئی برہمنوں
کو چار کوڑی مانگتے دیکھا۔ ملتان کے عموماً کنوئیں
کا پانی گندہ ہے۔ شہر بارونق اور وضعدار ہے۔
پنڈت کرپارام جی کو ملتان میں چھوڑکر میں ۳
اگست کو منٹگمری پہونچگیا۔ شام کو سماج مندر
میں سوامی دیانند اور انکا اُپدیش اسی بابت
میں لکچر دیا۔ حاضری قریباً ساٹھ ستر کے ہوگی
۴ تاریخ کو جنم کرموں کے وشے میں
اپدیش دیا۔ حاضری قریب ۵۰ کے ہوگی
لوگ پریم سے سنتے رہے۔ پنڈت بشمبر داس جی
اور پنڈت گوردھن داس جی۔ اس سماج کے
اُتساہی پردھان اور منتری ہیں۔ بابو گوہنا لال
جی بابو گوکل چند جی لالہ موہن لال جی بڑے
پرشارتی سجن ہیں۔ پنڈت اندرمن جی سیالکوٹ
نواسی اور پنڈت سالگرام جی سابق پردھان
آریہ سماج امرتسر کے بھی پریم پوربک درشن
کیئے۔

ملتان اور منٹگمری میں جو آپا پنتھیوں نے
کارروائی کی ہے۔ اُسکا حال ستنہ ہم پرچارک
میں درج ہو چکا ہے۔ اسلیئے اُسکو دوبارہ
لکھنا اوچت نہیں۔ البتہ آپا پنتھیوں نے
جو نئی زبان نکالی ہے۔ اُسکے رشتہ میں دو
حروف لکھنے ضروری ہیں۔ نہنگ سنگھ تو ایک
کو سوا لاکھ کہتے ہیں۔ لیکن آپا پنتھی ایک روپیہ
کو ہزاروں سے کس قاعدہ سے تبدیل
کر دیتے ہیں۔ اسکا حال ابھی تک آریہ پبلک
کو معلوم نہیں۔ جہاں پر ۵۰۰ روپیہ اکٹھا ہو
اُسکا ایک ہزار اور کئی سو معلوم نہیں کہ کس
قاعدہ سے بنجاتا ہے۔ رائے مولراج نے
ایک دن منٹگمری میں ایک پرش کو کہا تھا
کہ آریہ سماج میں شانتی تب ہوگی جب کہ
ہون کنڈ میں مانس اور چربی کی برابر آہوتیاں
پڑینگی۔

منٹگمری سے رخصت ہوکر میں امرتسر
۵ ماہ حال کی شام کو آنندپور تک پہونچگیا
جہاں کہ گرمی کو دور کرنے کے لیئے بارش
کے قدرتی چھڑکاؤ نے در و دیوار کو سرد
کر رکھا تھا۔

(آتمارام)

ایڈیٹوریل نوٹس

برھمہ سماج لاہور نے جو طالبعلموں
کے لیئے لاہور میں ایک بورڈنگ ہوس
کھولا ہے۔ اُسکا ذکر ہم کسی گزشتہ پرچہ میں
کر چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُسکے لاہور انارکلی
سماج کے ممبروں کی اُس کارروائی پر افسوس
ظاہر کر چکے ہیں۔ جو کہ ان لوگوں نے اس
خیال سے شروع کی تھی۔ کہ اُنکو برہمسماج
کی طرف سے مقابلہ کا کالج کھولنے کا احتمال
تھا۔ اسکے بعد ہم نے بڑے افسوس سے دیکھا
تھا۔ کہ لاہور انارکلی سماج کے انگریزی
پرچہ میں اور اُسکی پیروی کرتے ہوئے
آریہ گزٹ فیروزپور میں برہمہ سماج سے

ہندو سوسائیٹی کو متنفر کرنے کے لیئے جتنا سی
گرے ہوئے طریقے استعمال کیے گئے تھے ان میں
بڑا بھاری الزام اُنپر یہ لگایا گیا تھا۔ کہ وہ
چوہڑوں کے ہاتھ سے کھا لیتے ہیں۔ انگریزی برہمو
نے تو چالاکی سے صرف اشارتاً لکھا تھا لیکن
اردو پرچہ نے کسی قسم کا باریک پردہ بھی اپنی
تحریر پر نہیں ڈالا تھا۔ اب ۲۵ جولائی کے
برہمو پرچارک میں ان دونوں اخبارون اور
انارکلی سماج کے لیڈروں کی کارروائی پر
افسوس ظاہر کرتے ہوئے برہمو پرچارک نے
بھی آریہ سماج ہندو سوسائیٹی کی نظروں میں حقیر
ثابت کرنے کے لیئے وہی طریقہ استعمال کیا ہے
چنانچہ ہمارے ہمعصر کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے
"اب برسوں کے عیسائی ہوتے ہوئے لوگوں
کو جنہوں نے عیسائی ہونیکے دنوں میں نہ
صرف بھنگی خانساموں کے ہاتھ کا پکایا ہوا
کھایا ہے۔ بلکہ گائے کا گوشت کھایا ہے) ٹھاکر
کی لکڑیوں اور تل اور جو کا دھواں سنگھا کر
اُسی وقت اُنکے ہاتھ سے کھا لیتے ہیں" ہمیں
افسوس ہے کہ برہمو پرچارک نے بھی جواب
ترکی بہ ترکی دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی
ہم نہیں سمجھتے۔ کہ باہمی اس قسم کی غیر مہذب
تحریروں سے کیا فائدہ نکلتا ہے۔ کیا خوب ہو
اگر دونوں طرف کے ہمعصر بجائے اس قسم کی تحریروں کے
ذریعہ سے اپنے کرتب دکھلانے کے اُن اصولوں پر
شائستگی سے بحث کریں۔ جنمیں کہ ایک دوسرے
کا اختلاف ہے۔ ہم اپنے برہمو سماجی ہمعصر کو یقین
دلاتے ہیں۔ کہ انارکلی سماج کی ان کوششوں
کو آریہ سماج کے بہت ممبر اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے
اور اس لیئے چند ایک آدمیوں کی بیجا حرکت پر
ایک سوسائیٹی کے مذہبی عقائد کا مضحکہ اُڑانا
بھراتری بھاؤ کی سپرٹ سے بعید ہے۔ جوکہ
برہمو سماج اپنا ایک اعلیٰ اصول بیان کرتی ہے۔

لالہ لاجپت رائے سے مشہور کھلی چٹھی
نویس مدت کی خاموشی کے بعد ابکی مرتبہ آریہ
گزٹ فیروزپور میں پھر بولے ہیں۔ اور چونکہ
ہمارے پورانے مہربان ہیں۔ اسلیئے دل کھولکر
ہمیں بے نقط سنائی ہیں۔ ہم انہیں انکے اپنے
لکھے ہوئے الفاظ میں جواب دیتے ہیں کہ اگر
آپکا کانشنس کُند نہیں ہو گیا۔ تو کوئی دن
آویگا جبکہ وہ اپنی تحریروں کو پڑھکر خود شرمندہ
ہونگے۔ افسوس کہ لالہ صاحب یہ نہیں سمجھتے
کہ پوشیں کرکے خود جاتے ہیں۔ آریہ سماجوں
میں گڑبڑ خود مچاتے ہیں۔ اور جب لائق اور سمجھدار
صاحب انکی حرکات کو پسند نہیں کرتے۔ تو
کوستے ہیں۔ اچھا کرپا ندھان! اگر ہمیں اڑے
ہاتھوں سے آپکے دل کا غبار نکل جاتا ہے۔ اور
کسیقدر بیرونی شانتی مل جاتی ہے۔ تو ہمیں بھی
آپکی چوٹیں برداشت کرنے میں کوئی عذر نہیں
ہے۔ لیکن اتنا خیال کر لیا کیجیے۔ کہ ایسی تحریروں سے
ہمارا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔ صرف آپکی ہی عادت
خراب ہوتی جائیگی۔

آریہ گزٹ فیروزپور اب کلچرڈ غبار نکالنے
کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ لالہ لاجپت رائے اس پرچے
آریہ گزٹ کی ترقی اشاعت کیلیئے بڑی زبردست
اور دردناک اپیل اسی اخبار کے کالموں میں
کرتے ہیں۔ ہم اپنے ہمعصر کو مبارکباد دیتے ہیں
کہ جدوجہد کی ہیر پھیر و پیچ اتنے تنظیم کرنیوالا اب
کوئی بھی اردو اخبار نہیں رہا۔

کلچرڈ ابھاسوں کا انگریزی آرگن ایک طرف تو
ڈاکٹر سیاپنند کی کمزوری پر کُل چھاتا پارٹی پر
زبردست حملے کرتا ہوا اپنے سماج کے اراکین
لالہ لاجپند ایم اے۔ لالہ گوپال داس ایڈیٹر ٹریبیون
شبیہت آدمی کی کرتوتوں کو بھول جاتا ہے۔ اور
دوسری طرف لاہور آریہ سماج کی اُستوں کو جو تا
دلاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کا استعفی منظور کرلیوے
لیکن کیا وہ سمجھتا ہے۔ کہ ڈاکٹر سیاپند کے علیحدہ
ہونے سے آریہ سماج لاہور کا دوسرا کوئی سکریٹری
مقرر نہ ہوگا۔ اپنے ہمعصر کی اس ظریفانہ تحریر
میں ایک قصہ یاد آیا ہے۔ کہتے ہیں ایک پرانے
فیشن کے لالہ جو کہ لڑکے پڑھایا کرتے تھے۔
لڑکوں کو مارنے کے عادی تھے۔ لڑکے روز
مناتے تھے۔ کہ یا اللہ لالہ جی مر جائیں۔ اتفاق
لالہ جی کچھ عرصہ کے بعد مرگئے۔ دوسرے لالہ
نے انکی جگہ لی۔ لیکن لڑکے دوسرے ہی دن
کیسے گھبرائے جبکہ انکی شرارت پر نئے لالہ نے
بھی چھڑی سے ہی کام لینا شروع کیا۔ خواہ کوئی
سکریٹری ہو۔ آپکی کلچرڈ پالیسی کے دام میں آچکا۔

وطنی ہمعصر لکھتا ہے۔ کہ "اتوار کو لالہ ہنسراج
سپرنٹنڈنٹ ڈی اے وی سکول بورڈنگ ہاؤس
نے الیشور پرارتھنا کرائی۔ اور ایک سندر اپدیش
دیا جسمیں کہ انہوں نے نوجوانوں کو کالج کے
ودیشیوں سے حفاظت کرنے کی صلاح دی
ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اپدیش بڑا سندر کیا
بلکہ بیمار کر بہت ہوگا جسمیں کہ لڑکوں کو یہ بتایا
ہے کہ وہ بغیر بجز اپنے بزرگوں کی
لوگ نہیں نوجوانوں کے بزرگ ہیں۔ جن کو
کہ کالج کے ودیشی ہونیکا خطاب دیا جاتا ہے۔ ہنوز
اترا نہیں۔ اے کلچر! تیرے سخن کس کے

ورنن ہوں۔ کیونکہ تو نانا روپ دھارن کر کے پرتھوی پر وچر رہی ہے -!

قادیانی پیغمبر کو پھر الہام ہونیوالا ہے

اور ہو گئیوں نہ۔ زمانہ گزرنے میں ایک دفعہ چھوٹھا ثابت ہونے پلیٹین وغیرہ کے جاہل ملکوں میں پیغمبروں پر عام لوگ پتھروں کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ آج برٹش راج میں جسکی مرضی ہو جو چاہے اوڑھائے۔ کوئی پوچھتا نہیں۔ اگر اسوقت بخوف الہام اوترے۔ تو پھر کونسا زمانہ آویگا۔ قادیانی پیغمبر کا بیٹے کا الہام۔ عبداللہ آتھم مسیحی کی موت کا الہام۔ اور ایسی طرح کے ایک دلّی کے قریب اور الہاموں کا تذکرہ سننے میں آیا۔ ایک ایک پیشین گوئی کے غلط ثابت ہونے پر چالاک پیغمبر نے کئی چالیں بدلیں۔ لیکن پھر بھی اس انیسویں صدی میں کوئی نہ کوئی مدعا پھنس ہی جاتا ہے۔ جب دیکھا۔ کہ اب محمدی اور مسلمان بھائی تک متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ تو پیغمبر صاحب نے پھر اکیسواں پینترا بدلا اور آریوں کو گالیاں دیکر اپنے مسلمان اور محمدی بھائیوں کو خوش کرنیکی ٹھان لی۔ آپ ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ جسکے ختم ہونے پر وعدہ ہے۔ کہ زبان عربی تمام زبانوں کی ماں ہی نہیں۔ بلکہ خدا کی خاص بولنے کی زبان ثابت ہوگی۔ اور چیلنج ہے۔ کہ جو کوئی اور زبان کی فضیلت کی نسبت ان سے بہتر دلایل پیش کرے۔ اُسے پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا گویا نبوت کا خاتمہ قماربازی پر جا رہا۔ مرزا غلام احمد صاحب پیغمبر انیسویں صدی کے اس قسم کے انعام کے وعدوں سے پبلک بخوبی واقف ہو چکی ہے۔ لیکن راج ہے انگریزی۔ روک کون سکتا ہے۔ جو مرضی چاہے لکھتے جاویں۔

اس پانچ ہزار کے اشتہار کے ساتھ مرزا صاحب نے آریہ سماج کے نیوگ کے مسئلے کی نسبت ذکر کرتے ہوئے اپنی اشرافت اور اخلاق کا بھی ثبوت دیا ہے۔ بھٹیار خانے کی کل لٹریچر کاررائیوں کے برخلاف ہی خاتمہ کر دیا ہے بھلا اس قسم کے ہزل گو بھی کبھی مباحثہ کا مزاج رکھ سکتے ہیں۔ یہ صرف حق پسند مہذب لوگوں کا ہی حصہ ہے۔ مرزا صاحب یاد رکھیں کہ انکی ان چالبازیوں سے ایک مرتبہ انکے دام سے نکلے ہوئے مسلمان اور محمدی بھی کبھی دوسری دفعہ انکے پنجہ میں نہیں پھنس سکتے۔

پروفیسر میکس مولر اخبار ٹائمز لنڈن کو

پتر لکھتے ہوئے حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں "سب پرانی اصلی کتاب جو کہ ہمارے قبضے میں ہے وہ اب تک وید ہی ہے۔ خصوصاً منتروں کا وہ مجموعہ جسکا نام رگوید ہے۔ یہ ایک اصلی کتاب بذات خود مکمل ہے۔ جسکا کہ آرنبھ (مدھ) اور انت بھی ہے"... اسکے بعد فاضل پروفیسر نے اپنی معلومات اور دلایل کے مطابق رگوید کا زمانہ بہت ہی قدیم بتلا کر شک اٹھایا ہے کہ لوگ انہیں اپنے خاص مضمون کے حق میں متعصب سمجھینگے۔ اور اسلیئے شاید پادریوں کی جہالت سے ڈر کر انہوں نے خاتمہ اس بات پر کیا ہے۔ کہ آجکل کسی کتاب کی قدامت اس بات کی دلیل نہیں ہی۔ کہ وہ پرامانک ہے بلکہ بہت سے لوگ اسکے برخلاف قیاس کرتے ہیں۔ یوروپین سنسکرت دانوں میں پروفیسر میکس مولر کا دم بھی غنیمت ہو۔ لیکن عیسائی تہذیب کا دباؤ اسپر اسقدر ہے۔ کہ اب تک ویدوں کی تعریف دل سے نکلتی ہوئی جب گلے تک پہونچتی ہے۔ تو دانتوں کے تلے دبا لیتے ہیں۔

ہمعصر آریہ ورت لکھتا ہے۔ لاہور

ہالس پارٹی کا اپدیشک بابو کنچن سنگھ دیا کے بھی دو اپدیش ہوئے۔ آریہ سماج کلکتہ کے ایک سہیہ شوک کے ساتھ سوچت کرتے ہیں۔ کہ بابو کنچن سنگھ ایسی کارروائی کر رہے ہیں جس سے آریہ سماج کلکتہ کو ہانی پہونچنی کی پوری سمبھاونا ہے" کیا کاہن چند نے اپنی نے یہ کوئی نیا اوتار تو نہیں لیا۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ یہ مہاشے کتنی روپ اب تک بدل چکے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ایسے بھیس بدلنے والے مہاشوں کی ایک ایک تصویر ہر ایک آریہ پُرش کو بھی یہ دھوکھا نہ دیکھیں لیکن تصویر بھی کیا کریگی۔ جب سو روپ بھرنے والا اول درجہ کا چتر ہو۔

ہمعصر ملسیہ اخبار کے کالموں میں ایک

نامہ نگار جو کہ کوئٹہ میں ہاسپٹل اسسٹنٹی کے عہدے پر ممتاز ہیں۔ اور مسلمان ہیں۔ کوئٹہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ لالہ سندر داس بی اے (ممبر انارکلی سماج) نے اپنے لکچر کے اثنا میں منجملہ اور باتوں کے حلفاً بڑے جوش سے کہا۔ کہ دیانند کالج میں کوئی باورچی ہانس پکانے کے لیے نوکر نہیں ہے۔

ہم لالہ لاجپت رائے جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ انکو کسقدر باورچی خانوں کا پتہ ہے۔ جنمیں کہ ہانس پکتا ہے۔ ہم ریشن لالہ ہنسراج بی اے

سے کرتے لیکن انہوں نے شاید ابھی کوئی
رائے نہ قایم کی ہو۔ کہ کالج بورڈنگ کے کس قدر
باورچی خانوں میں ماس پکتا ہے۔ ناظرین! کالج
بورڈنگ میں صرف ایک باورچی خانوں کے صرف
ایک ایسا تھا جس میں کہ ماس نہ پکتا تھا۔ اب معلوم
نہیں کہ اسمیں بھی پرہیز باقی رہا یا نہیں۔ اور
باینہمہ لالہ سندر داس بی اے کا کوئٹہ کی پبلک
کے سامنے یہ سفید جھوٹھ بولنا کہ کوئی باورچی
ماس پکانے کے لیئے نوکر نہیں ہے۔ کیا نہیں بے ساختہ
کہنے کے لیئے مجبور نہیں کرتا کہ ع چہ دلاور است
دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ جو لوگ ایسے
شرمناک جھوٹھ بولکر پبلک کو دھوکھ دینا اپنا
فخر سمجھتے ہیں۔ اُنسے اور کونسی بات بعید ہے
لالہ لاجپت رای صاحب! آپ ہی بتلائیے۔ کہ
مکاری کسے کہتے ہیں۔

کلچرڈ آرگن آریہ سماج کے برخلاف
واہ لوڈی مائیف کا جہاد پرپیچ کر رہا ہے۔ چاقو
کا لفظ ماس بھکشن کے ذریعہ بیرحمی کا سبق پڑھانے
والوں کے منہ سے کیسی شوبھا دیتا ہے۔ لیکن ہم
دیا۔ دھرم۔ اور پریم کے دشمنوں کو خبردار کرتے
ہیں۔ کہ وہ اب بھی سنبھل اور سمجھ جاویں۔ ایسے
اتیاچاروں سے ابھی تک کسی نے کامیابی حاصل
نہیں کی۔ ویدک دھرم کے کچھ سیوک اس گھور
اندھکار کے زمانہ میں بھی ایسے نکل آوینگے۔ جو کہ
دھرم کی رکھشا کے لیئے اپنا سروسیہ نیوچھاور کر
دینے کے لیئے تیار ہو جاویں۔ اور پھر دھرم کی
رکھشا ایشور کی دیا سے اوشیہ ہوگی۔ لیکن جن
اتیاچاریوں کی وجہ سے کہ دھرم کو دکھ پہونچ رہا
ہے۔ انکی کیا دشا ہوگی۔ ایشور! انہیں سمتی دو۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رای کا ذمہ وار نہیں

گُروکل

ہماری قوم کے لیئے اُن مقامی سکولوں کے
علاوہ جو آریہ سماج جابجا قایم کرتی جاتی ہے
ایک ایسے سکول یا گروکل کی ضرورت ہے۔ جو
بلحاظ روزگار عوام جو تنگ ہوتا جاتا ہے
اور بلحاظ عیوب جو بڑھتے جاتے ہیں۔ موزون
ہووے۔ اور جہاں طالب علم پورن برہم چریہ میں
رہ سکیں۔

بڑے شہروں میں (۱) خرچ زیادہ پڑتا ہے
جسے بہت سے ہونہار بچوں کے والدین برداشت نہیں
کر سکتے۔ (۲) آب و ہوا کے لحاظ سے طالبعلم تندرست
نہیں رہتے۔ اور اکثر بیمار یکمزور ہو جاتے ہیں
(۳) برہم چریہ کھنڈت کرنے کا سامان بھی مہیا
رہتا ہے۔ لایق سے لایق اُستاد اسکے انتظام سے
مجبور ہیں۔ گورنمنٹ نے بھی تا حال اخبارات کے
کالموں کی طرح شہروں کے بازاروں کو فحش
سے پاک نہیں کیا۔ اس سے طلباء کو بچانیکے
لیئے خاص انتظام ہونا چاہیئے۔ (۴) خیالات
منتشر ہو جاتے ہیں۔ جس سے تعلیم میں خاص کر
مذہبی عقاید میں نقصان اوٹھاتے ہیں۔
اگر آریہ سماج ایک گروکل کے بناکسی پہاڑی
سرد مقام میں رکھے۔ جہاں میدان کی آمدو رفت
بھی بسہولیت ہو۔ اور جو بلحاظ خرچ۔ اغذیات
آب و ہوا موزون ہو۔ تو یہ ایک بڑا احسان
ہوتا ہے۔ وہاں (۱) طالب علم سادہ زندگی بسر کر

سیکھ سکتے ہیں۔ اور قدرتی مشاہدوں سے فایدہ
حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جسمانی و دماغی طاقتوں
میں سچا ترقی کر سکتے ہیں۔
کم از کم اگر ماسٹر درگا پرشاد صاحب اپنے ہائی
سکول کو کسی ایسے مقام میں منتقل کریں۔ تو
امید ہے۔ اپنی کوششوں کو زیادہ مفید ثابت
کرینگے۔ زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں۔ تھوڑا
غور اس گوروکل کی ضرورت کو خود ظاہر کرتا
ہے جسمیں امید ہے۔ ناظرین باتمکین ضرور
حصہ لینگے۔

راقم نند لال پٹھا نکوٹ ضلع گورداسپور

نوٹ - ایک مضمون راقم کا بسرخی "آدم کالج"
تاج الاخبار راولپنڈی مطبوعہ ۳۰ - جون سنہ گزشتہ میں
درج ہو چکا ہے جسمیں اغراض مندرجہ بالا پر مفصل بحث
کیگئی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر چھبیلال صاحب بنارس لودی
جب یہاں سیر کرتے ہوئے آئے۔ اس تحریک کے موید
پائے گئے۔ اب آریہ پترکا میں ڈاکٹر صاحب نے اشتہار دیا
ہے۔ کہ پندرہ ہزار روپیہ ایسے سکول کے واسطے وقف
کیا جاتا ہے۔ جو کسی پہاڑ میں کھولا جاوے۔ امید ہے
ماسٹر درگا پرشاد صاحب اس سے بہتر موقعہ کے منتظر
نہ رہینگے۔

بھائی گھر کو دیکھ بھال لینا

آریہ پتروں کے اولوکن سے گیات ہوتا ہے
کہ کچھ عرصہ سے لالہ کاسی داس نے پنہ سر اوٹھایا ہے۔ اور
اپنی کمروہ پالیسی کی مالا ہاتھ میں لیکر اور بیتری
کا چولا پہنکر جابجا آریہ سماجوں میں پھوٹ کی
جوالا پرچنڈ کر رہے ہیں۔ اور سب کے گول مینک
رہتے ہیں۔ پرنتو ایشر جانتے آریہ سماجوں کو کیا

ہوچکا ہے۔ کہ یہ پی ان کو پورے پورے ہاتھ
آزما چکے ہیں۔ اور وے ان حضرات کی گپت
لیلا سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ مگر تو بھی وے
ان بے شرم نفس پروروں کو اپنی گھر تک کا رسوائی کر دینا
اور دینی ہی چلی جاتی ہیں۔ اور جان بوجھ کر ان
مفسدوں کی طاقت بڑھاتی ہوئی اپنی جڑ ھ اپنے
ہاتھوں سے کاٹ رہی ہیں۔ اور گھر پھونک تماشہ
دیکھنے کی مثل کی مصداق بنکر دھارمکوں کی ہنسی کا
باعث بن رہی ہیں۔ اشچریہ ہے کہ نت نئی لیلا یہ
مہان پرش دکھلاتے ہیں۔ اور آریہ سماجی ہم
آپ بے نقط سناتے ہیں۔ پرنتو تو بھی آریہ سماجیں
ہی کی مٹی بدھ رہی ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ یہ
لوگ اسقدر دلیر ہوکر انیاچار مچا رہے ہیں ورنہ
کبھی کا اقبال ٹوٹ گیا ہوتا۔ لاہور۔ امرتسر
راولپنڈی۔ کوئیٹہ۔ ملتان۔ ڈیرہ اسمعیلخاں آدی
استھانوں میں تو چونکہ کلچرڈ دوت پہلے سے
ہی دوان تھے۔ اسلیئے وہاں کی سماجیں
تو کسی درجہ [illegible] ہیں۔ مگر معلوم
نہیں منٹگمری سماج کو بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی کہ جان
بوجھ کر اپنی شان پر بٹا لگا لیا۔ اور مہاتماجی کی
چکنی چوپڑی باتوں پر موہت ہوکر انہیں سماج کی
بیدی پر کھڑا ہونے کی آگیا دیدی۔ یہ پی لالہ
موہن لال جی پوری کے ہتھر کو پہلے ہی بھانپ گئے تھے
کہ ایشور کرپا سے خیر گذری اور مہاتماجی نے اثنائے
گفتگو میں یہ بھی فرمایا۔ کہ "ہانس پرچار نہیں
کرتا۔ اور رسالہ جات ہانس بھوجن وچار جودھپور
میری پرینا یا سہائتا سے نہیں بنے اور نہ ہی میں نے
کبھی انکو تقسیم کیا وغیرہ" مگر ہمارا دل ہرگز گواہی
نہیں دیتا۔ کہ مہاتماجی جو کہ پرلے درجہ کے ہانس
پرچارک ہیں۔ اور جنہیں کی پرینا اور مدد سے
جودھ پور کے رسالہ جات شائع (جیسا کہ ہم پہلے
پرشنوں کی گپت لیلا کا پرکاش" نامی ٹریکٹ
میں بخوبی ثابت کر چکے ہیں۔ اور اب بھی ہر پہلو
سے ثابت کر سکتے ہیں) بنائے گئے۔ اور انہوں
نے سینکڑوں کاپیاں اپنے ہاتھ سے بانٹیں جسکو
ہم زبردست شہادتوں دوارا ثابت کرنے کے
لیئے ہر سمے تیار ہیں) منٹگمری کو سوکھا ہی چھوڑ
آئے ہوں۔ ضرور کہیں نہ کہیں تو چنگاری لگائی
ہی ہوگی۔ کیا ہوا انہوں نے منہ سے پرکٹ نہ کیا
مگر عرب من حوب مختنا اسم ایں پیران پا رسا را
اب تو منٹگمری سماج کے ممبروں اور ہتکاریوں
سے ہماری سوئے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنا
گھر خوب دیکھ بھال لیں۔ اور اندر باہر ہر پرکار
سے تسلی کر لیں۔ کہ مہاتماجی چپکے چپکے کوئی
چنگاری تو نہیں پھینک آئے۔ ایسا نہ ہو کہ
مہاتماجی کوئی چنگاری پھینک آئے ہوں
جو کہ آہستہ آہستہ اندر ہی اندر سلگ کر کسی
دن بھڑک اٹھے۔ اور شعلوں کی صورت
میں نمودار ہو۔ اسلیئے ہم پھر نویدن کرتے
ہیں۔ کہ "بھائی گھر کو دیکھ بھال لینا"

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند وویارتھی اجمیر

گورداسپور
کہتے ہیں جھوٹ سب کہ نہیں پاؤں جھوٹ کے
جھوٹھے تو بیٹھتے بھی نہیں پاؤں ٹوٹ کے

ڈیئر اڈیٹر صاحب
ہانس پرچارکوں کا انگریزی اخبار ٹرینہ مینیجر
مورخہ ۳۱ - جولائی ۱۹۰۵ء میری نظر سے
گذرا جسمیں درج تھا۔ کہ ضلع گورداسپور کی ایک
آریہ سماج نے لالہ منشی رام والی بہارتی دھارمک سبھا
سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اور اس پرتی ندہی
سبھا میں شمولیت کر لی ہے جسکے پریذیڈنٹ
ماسٹر مرلیدھر ہیں۔ یہ پڑھتے ہی خیال پیدا ہوا
کہ ضلع گورداسپور کا نام غلطی سے بجائے
ہوشیارپور کے درج ہو گیا ہوگا۔ کیونکہ ضلع
کے آریہ سماجیں تو ایک طرف آریہ پرشوں کے
نام پوشیدہ نہیں ہیں۔ یہ سماج کہاں سے
نکل آیا۔ جسکو قائم ہوئے اور کام کرتے اتنا
عرصہ گذر گیا۔ جو پنجاب پرتی ندہی سبھا سے
تعلق رکھتا تھا۔ اور اب قطع تعلق کرتا ہے
لیکن ہانس پرچارکوں کی وہ گھڑی معلوم
ہوگئی۔ دریافت کرتے کرتے پتہ ملا کہ ضلع
گورداسپور کی تحصیل شکر گڈہ میں کرول ایک
چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جسکی آبادی قریب ایک
سو گھر کے ہے۔ اور وہ لالہ مولا مل مختار
ہمارے فریق مخالف کے نام نہاد سکرٹری (کیونکہ
کام کاج ماسٹر مرلیدھر کرتے ہیں اور دستخط
لالہ مولا مل سے کروا لیتے ہیں) کا وطن شریف او
جنم استھان ہے۔ اور جہاں ایک غنہ بھائی
بنام نکو اور دوسری دفعہ ۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء
کے قریب میلارام موقوف شدہ اودیشک پنجاب
پرتی ندہی سبھا پرچار کے لیئے پہونچے ہیں
لیکن قائمی سماج یا انتخاب عہدہ داران کا
ست دھرم پرچارک یا کسی اور اخبار میں کوئی تذکرہ
نہیں ہے۔ کیونکہ چھوٹا سا گاؤں جسمیں مسلمان
آبادی اور برہمنوں اور سکھوں کا زور (تحصیل
شکر گڈہ میں تعلیم کی اتنی کمی ہے۔ کہ ایک بھی ہائی
سکول نہیں ہے۔ حالانکہ ضلع گورداسپور میں گیارہ
مدارس ہیں) نیز لالہ مولا مل صاحب کی برادری

کے سینی لوگ بہت تھوڑے ہے اور غریب آدمی
ہیں۔ وہاں سماج قایم کرنا خالہ جی کا گھر نہیں ہے
پھر بھی جو کچھ ہی اور بہتان سے ہمارے بھائیوں
نے اتنا فایدہ ضرور مدنظر رکھا کہ دوسرے سماج جونکو
معلوم ہو۔ اور اپنے معتقد و ساتھیوں کو تسلی ہو
کہ ماسٹر مرلیدھر لوگس پرتی ندہی سبھا کے پردھان
بنے ہیں بائے سیالکوٹ کے ضلع کے سماجوں کو اپنی
پرتی ندہی سبھا میں شامل کر رہے ہیں۔ اور ایسی
سماجوں کو شامل کر رہے ہیں۔ جنکا تعلق پرتی ندہی سبھا
پنجاب سے تھا۔ اور اب قطع کر دیا ہے۔ لیکن مسٹر ایڈیٹر
ایسے ہو کہنے ہی سے کیا حاصل ہے۔ پہلے اپنے فریق کو تو درست
کر لیتے۔ جنکو ساتھ لیکر ماسٹر مرلیدھر نے الگ سماج کھول
لیا تھا۔ اول اپنے ہفتہ وار جلسے اور چندہ تو باقاعدہ
کرنیکی کوشش کرتے۔ گورداسپور کا کون آدمی ہے جو
انکی حالت کو نہیں جانتا۔ کیا ماسٹر صاحب ہمیں بتلا سکتے
ہیں کہ (۱) کیوں انکے ہفتہ وار جلسے گاہے گاہے ہوتے ہیں
گاہے نہیں (۲) لالہ مہرچند اور لالہ [illegible]داس نے کیوں
استعفا دیا۔ (۳) لالہ امرداس وکیل (۴) لالہ [illegible]چند
صاحب منصف اور چودھری [illegible]داس وکیل نے کیوں
قطع تعلق کر لیا۔ (۵) سکول کے طالبعلم کیوں آنے سے
بند ہو گئے۔ (۶) لالہ امرداس نے اپنے لڑکے کا بیاہ
کیوں پوسانک ریتی سے کیا اور انہوں نے دیانند کالج
کو کیا امداد دی۔

امید ہے ماسٹر صاحب راست راست لکھکر پبلک کو
آگاہ کرینگے۔ اور ہمکو ان بواعث کے لکھنے کی تکلیف
نہیں دینگے۔

اخیر میں اڈیٹر صاحب یہہ پرارتھنا ہے۔ کہ ضلع
گورداسپور کی کل سماجیں حسب ذیل ہیں۔ اور وہ بدستور
پنجاب پرتی ندہی سبھا کے ماتحت ہیں۔ کسی نے قطع تعلق
نہیں کیا۔ اور نہ لوگس پرتی ندہی سبھا میں شامل ہوا۔
گورداسپور۔ دینانگر۔ سری گوبندپور۔ قادیاں۔ بٹالہ۔
دھاریوال۔ کوٹلی صورت ملی۔ پٹھانکوٹ۔ میانی پور
اندورہ۔

مذکورہ بالا سماجیں ماسٹر پرچارکوں کی کارستانیوں
کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ وہ ایسے لوگوں
کو سماج مندر میں داخل بھی ہونے دیتے جو کو کرم کرتے
ہوئے بھی اپدیشک بنے پھرتے ہیں۔ انکو اپدیشکیں
کے لیئے کروال جیسے گانوں مبارک ہوں۔
ماسٹر پرچارکوں کی سچائی عجائب گھر میں رکھنے
کے قابل ہے۔

راقم
بسنت رام رتڑا
سکرٹری آریہ سماج گورداسپور

سناتن دھرم مہامنڈل کی گھوڑ

شری یت مہاشہ اڈیٹر جی۔ نمستے

اس لیکھ کو برائے اشاعت اخبار ہذا میں بھیجتا
ہوں۔ آشا ہے کہ مدت فرما کر کرتارتھ کرینگے۔
ودت ہو۔ کہ شریمان سوامی برہمانند بھارتی جی
مہو اپدیشک سناتن دھرم مہامنڈل عرصہ ایک ہفتہ
سے دھرم سالہ میں معہ ایک جوان عورت کے ٹھہرے
ہوئے ہیں۔ اور بھاگسوناتھ کو ایکانت استھان سمجھ
اپنا ڈیرہ ڈنڈا وہاں ڈالا ہوا ہے۔ وہ عورت جو
انکے ساتھ ہے۔ اپنی لڑکی بتلاتے ہیں۔ اور
لوگوں میں یہہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہہ میری لڑکی
بدھوا ہو گئی ہے۔ وغیرہ۔ مجھے اس واقعہ کی اطلاع
ایک سناتن دھرمی لالہ ہنسراج جی کی زبانی جو
بتلاش روزگار۔ ہوشیارپور سے یہاں آئے ہوئے
ہیں۔ اور انگریزی فارسی خواندہ ہیں۔ اس طرح پر
معلوم ہوئی۔ کہ میں بھاگسوناتھ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں
کہ مہاتما جی اس استری کے ہمراہ بیٹھے ہوئے ایک بابو جی
سے انگریزی بول رہے تھے۔ میرے وہاں پہونچنے پر
انگریزی بولنی بند کر دی۔ بیٹھنے پر نام کی اور یہ سمجھ کر کہ بلکہ
چونکہ میں نے تمہیں ہوشیارپور وغیرہ میں بار بار پرچار
کرتے دیکھا ہوا تھا۔ اسلیئے مہاراج سے اپنی پرانی
ملاقات جتلا گفتگو کرنی شروع کی۔ کہ آپ یہاں کب سے
تشریف لائے ہیں۔ اور کہ دھرم سبھا کی دشا آجکل
کیسی ہے وغیرہ۔ تو آپ یوں درافشانی کرنے لگے
کہ تم ہمکو کس طرح جانتے ہو۔ اسپر کہا کہ میں نے آپکو
بہت دفعہ ہوشیارپور میں سنے ہیں۔ اور کہ میں آپسے
بخوبی واقف ہوں۔ بلکہ آپکا نام مبارک بھی ظاہر
کیا۔ تو تو آپ کترا گئے۔ اور جواب دیا کہ ہمارا نام برہمانند
بھارتی نہیں۔ اور نہ ہی ہم کبھی ہوشیارپور گئے۔ یہہ
حالات سنکر اور انکی تصدیق کے لیئے مورخہ ۹
اگست ۱۹۰۸ء کی شام کو بندہ بہمراہی تین اور
صاحبان کے کہ جنمیں ایک پنڈت جی بھی سناتنی
تھے۔ بھاگسوناتھ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ بابا جی
ایک کلرک بابو اشری سے انگریزی میں گفتگو کر رہے
ہیں۔ چونکہ میں نے خود بھی انہیں جالندھر مہامنڈل
کے اتسب پر لیکچر دیتے دیکھا تھا۔ اسلیئے لالہ ہنسراج جی
کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ کہ یہہ وہی برہمانند
بھارتی ہیں۔ اس عورت کو بھی ہم نے دیکھا
جو کہ عین جوان اور دلہن کے ہنے والی معلوم ہوئی
اور سکرٹری آریہ سماج مرادآباد کی وہ چٹھی کہ جو
ست دھرم پرچارک نمبر ۱۷ جلد ۷ مطبوعہ ۹ ہاڑ ۱۹۶۵
بکرمی بعنوان سوامی برہمانند بھارتی مشتہر ہوئے
یاد آئی۔ اور اسکی لفظ بلفظ تصدیق ہو گئی۔ تو
چاہتے تھے۔ کہ بابا جی سے گفتگو کیجاوے۔ مگر انکی
انگریزی سپیچ ہی ختم نہ ہونے پائی۔ کہ رات ہو گئی
ہم سب واپس آئے۔ صاحبان یہہ حالات ہیں ایک
سناتن دھرم مہامنڈل کے پرم ہنس پری راجکاچاریہ
کی نسبت میں یہہ نہیں کہتا۔ کہ یہہ جوان عورت جو انکے

ہمراہ ہے کون ہے - آیا اُنکی بھگنی ہے یا اُنکی یا
کہ اس سے کوئی اور رشتہ ہے - ہاں اتنا ضرور کہونگا
کہ جہاں سنیاس آشرم ایک جوان عورت کا اُنکے ہمراہ
ہونا جو معنے رکھتا ہے - ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے
ہیں - اخیر میں شانتی دھرم مہا منڈل کی سیوا میں
التماس ہے - کہ دیکھنا کہیں سوامی جی مہاراج کو پریم
پری راجکا چارج وغیرہ پادریوں سے کوئی کمتر درجہ
تجویز نہ کریں - بلکہ بڑھ کر -

آپکا داس
چودھری ٹھاکر داس از دھرمسالہ

کلچرڈ پارٹی کے ایک مہاتما

پربہ بھارت سمپادک اخبار ست دھرم پرچارک جی -
نمستے مضمون ذیل کو واسطے آگاہی آریہ پبلک
درست فرما کر کرتارتھ کریں - چند یوم سے یہاں پر
برہمچاری وشنو دت - ستھا رتھا نند بنگالی جو کہ اپنے
آپکو آریہ اپدیشک مشہور کرتے ہیں آئے ہوئے ہیں -
وشنو دت تو ایک روز رہ کر یا یوں کہیئے کہ اپنے ہمعصر
اچیانند نے کلچرڈ اپدیشک کی کلچرڈ مہاشیوں سے
واقفی کرا کے چلے اور یہ مہاتما تا حال رائے نرائن داس
صاحب ڈسٹرکٹ جج کے ہاں مقیم ہیں - کانگڑہ وغیرہ
میں بھی اپنا چکر لگا - اور دال گلتی نہ دیکھ اپنے ہیڈ کوارٹر
میں آ براجے ہیں - ایک آریہ سبھاسد سماج دھرمسالہ کی
جو اُنکی گفتگو ہوئی ہے - ذیل میں درج ہے - فرمانے لگے
ستیارتھ پرکاش میں بہت حصہ ایسا ہے کہ جو درست
نہیں - (شاید ہانس نشیدہ سے مراد ہو) اور ہمارا
اُس سے اتفاق نہیں - جب کہا کہ آپ تو آریہ اپدیشک
ہیں - تو جواب دیا کہ ہاں ہم دیانندی نہیں وغیرہ -
اور نیز کئی رشیوں پر بھی اعتراض کیا - افسوس ہے - کہ
ایسے ایسے ودیا ہین سوارتھی سادھو - مہاتما سوامی دیانند
کا مقابلہ کریں - اور اُنکے لیکچر ہیں جو دو صلح پیدا کا
سدہانت ہے - اور اُنکا کچھ سمت نہیں بچا نکتہ
چینیاں کریں - اور اپنے من گھڑت سدہانت کا کیا
خفیہ اور کیا علانیہ پرچار کر اپنی اور اپنی پارٹی کی
مہما ان کرنا چاہیں - مگر اُن کو یاد رہے کہ چاند پر
تھوکنے سے اپنے ہی منہ پر آتا ہے - کہاں وہ
اور کہاں سوامی دیانند جی مہاراج - مگر کیا کریں
پیٹ بڑا ظالم ہے - یہی کمبخت جو چاہے ناچ نچاتا
ہے - اس سب پر لطف یہ کہ آریہ سماج دھرمسالہ
اُنکو سماج کی بیدی پر بٹھلا اپدیش کراتی ہے
شوک مہاں شوک کبھی وہ دن تھا - کہ یہی سماج
کسی ایسے آدمی کو جو سماج کا ممبر نہ ہو - خواہ سماج
کے اصول ہی کیوں نہ مانتا ہو لیکچر دینے کی اجازت
ہی نہ دیتی تھی - اور آج یہ دن ہے - کہ ایسے
اپدیشکوں کو جو نا صرف سماج کی بیخ کنی ہی کرنا
چاہتے ہیں - بلکہ اس پوتر انسٹیٹیوشن کو نیست و
نابود ہی کرنا جنکا دلی مقصد ہے کھلے طور پر
ایسے گندم نما جو فروش مہاتماؤں کو لیکچر دینے کی
اجازت دیجاتی ہے - ببیں تفاوت راہ از کجاست
تا بکجا - یہ سب کیوں - صرف اپنی پارٹی کی
خوشامد اور خوشی کے لیے - ایسی ایسی حرکات
نے ہی آریہ سماج دھرمسالہ کی ہستی کو خاک میں
ملا دیا ہے - اور یہی کارن ہیں - کہ سماج دھرمسالہ
سر وسادھارن اور پرتشٹت صاحبان کی نظروں
سے بالکل گر گیا ہے - سماج کی ادھوگتی اس سے
زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے - کہ سالانہ جلسہ مقرر ہوا
اور اُسکے ممبران نے تا حال کام کا ہی آرمبھ
نہ کیا - بیچ میں بیدی صاحب کا یہ الزام ترپان
صاحب بخشی سوہن لال جی پر ٹھیک صادق آتا ہے
کہ وہ سماج کو کنٹرول نہیں کر سکتے - ورنہ جس قسم کے
وہ اسوسیشن وان ہیں - اگر انہیں سماج کی بہبودی کا
ذرا بھی خیال ہو - تو سماج پھر اپنی حالت پر از سر نو
آ سکتا ہے - ہاں یہ بات دوسری ہے - کہ اگر اُنکا
منشاء کلچرڈ ناجائز پارٹی یا سماج کو خوش کرنیکا
ہے - تو اُنکی اچھیا -

آریہ دھرم کا سیوک
ٹھاکر داس چودھری از دھرمسالہ

ایں گل دیگر شگفت

پچھلے نیاز نامہ میں آپکو کمیٹی یتیم خانہ کے
انتخاب کے بارے میں مجملاً اطلاع دیجا چکی ہے
کہ کلچرڈ پارٹی اپنی سینہ زوری کے باعث آجکل
اس ادھیڑ بن میں ہے - کہ اول تو یتیم خانہ کا
انتخاب ہی نہ کیا جاوے - مبادا اُنکے ہاتھوں سے
یتیم خانہ کی گورنمنٹی نکل جاوے - اگر انتخاب ہو بھی
تو کچھ ایسی کارسازی کیجاوے - کہ اس جانب کا کوئی
ممبر یا عہدہ دار مقرر نہ ہونے پاوے - عرصہ ہوا
کہ جلسہ سوسائٹی کے انعقاد کے واسطے نوٹس دیے
جانیکے لیے رزولیوشن پاس ہوا تھا - اور اسپر
اسپیڈی بھی تھی - کہ سکرٹری یتیم خانہ نوٹس جاری
کرینگے - مگر چونکہ اسقدر عرصہ گزر جانے پر
بھی نوٹس نہیں دیا گیا - اس سے صاف ظاہر
ہوتا ہے - کہ اب تک کلچرڈ پارٹی کے حسب
منشائے انتظام نہیں ہوا - اور وہ کسی ایسے
موقعہ کے منتظر ہیں - جسکے انتخاب میں اُن میں
بجز اپنے ہماری جانب سے کسی کو دخل نہ مل سکے - مگر
ہم پہلے جتلا چکے ہیں - کہ موجودہ ممبران عہدہ داران
مینیجنگ کمیٹی یتیم خانہ میں آجکل بعض اشخاص
کی تبدیلی کی نہایت سخت ضرورت ہے - ہم کسی موقعہ
پر وہ غلط کار روائیاں جواب تک ہوئی ہیں بیان کرینگے

دیر وقت سے مفصل طور پر ظاہر کرینگے - آجکل بڑا ہی حال یتیم خانہ کا اس طرح سنا گیا ہے - کہ یتیمان یتیم خانہ چھاونی فیروزپور نے دو منفصل شکایتیں نسبت پنڈت سری رام سپرنٹنڈنٹ جنمیں انکی بدچلنی کی اور سوء اخلاقی کا حال ظاہر کیا ہے - بخدمت جناب مہتمم صاحب یتیم خانہ دی تھیں - انہوں نے برائے تفتیش سکریٹری صاحب کے سپرد کیں - لیکن سکریٹری بیچارے کو اسقدر جرأت کہاں - جو تحقیقات میں پنڈت سری رام کے برخلاف قلم اٹھادیں - اور اصلی مدعا کا انکشاف کریں کیونکہ سابق میں ایک دفعہ پنڈت صاحب کی مخالفت کرکے مزہ پاچکے ہیں - جسکو ہرگز نسیت فراموش نہ کرینگے - ہیں غنیمت فیصلہ ہمارے بیاں مغز دریں صفت مزاج مہتمم صاحب لالہ بہاری لال صاحب ساہو تو ضرور ہی اس کا مناسب تدارک وانتظام فرمادیں گے - اگرچہ بسبب اخفاء حال اصلی سپرنٹنڈنٹ نے اثنائے تحقیقات میں ایک یتیم نامی برج لال کو بقدر زدوکوب کی کہ وہ بیچارہ اگلے ہی روز علی الصباح اسی خوف کے یتیم خانہ کو الوداع کہہ گیا نتیجہ تحقیقات بعد فیصلہ ہدیہ ناظرین کیا جاویگا اور ساتھ ہی ایسے پنڈت سری رام کی خدمات اور ملازمت کا گذاری پر بحث کیجاویگی جسمیں انکی خوش اخلاقی وغیرہ کا عمدہ طرح فوٹو کھینچا جاویگا کیونکہ ہمارے پاس بہت سے کاغذی ثبوت موجود ہیں -

راقم کرپارام چھاونی فیروزپور

آج جلسہ سوسائٹی یتیم خانہ فیروزپور منعقد ہوا جس میں یہ معاملہ درپیش تھا - کہ آیا چھاونی فیروزپور کی جو دو سماجیں بسبب جدید پرتی غیری سمجھا جانا لینے کے ہوگئی تھیں - انمیں سے کون سی سماج [illegible] کی سوسائٹی کا ممبر ہونیکا مستحق ہے - یعنی ہر دو سماجیں یا ایک ہی سماج کے ممبر لئے جاسکتے ہیں چنانچہ کثرت رائے پہلے بھی اہتمام دیکھئے ٹیرین سماج ہائے پنجاب کو کلچرڈ پارٹی کے سن ... انی کارروائیوں کی نسبت ظاہر کرچکے ہیں - اب بھی اس جلسہ میں چھاونی فیروزپور کے دیکھئے ٹیرین سماج کو یتیم خانہ کی ممبری سے محروم رکھا جاتا ہے - اس بات کو بالکل نہ سوچا کہ کم سے کم ویجیٹیرین پنجاب بس سو سے زیادہ ہونگی اگر یتیم خانہ کو فی سماج صہ روپیہ چندہ آوے تو اس کلچرڈ پارٹی کی سماجوں کے مقابلہ میں جو انگلیوں پر ہی گنی جاسکتی ہیں - یعنی بہت ہی قلیل التعداد ہیں - فرض کرلیا جاوے - کہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ سماجیں بھی ہوں - اگر فی سماج ۶۶ روپیہ بھی دیدیویں - تو کل چالیس روپیہ یتیم خانہ کو ملسکتے ہیں - پھر بھی جائے غور ہے - اس کلچرڈ پارٹی کے مقابلہ میں ویجیٹیرین سماج کی آمدنی ساٹھ روپیہ زیادہ رہی - بڑے افسوس کیساتھ ہم اس بات کی نسبت اظہار والتماس کرتے ہیں - کہ کلچرڈ پارٹی کے اصحاب دیدہ ودانستہ یتیم خانہ کی تخریب کے درپے کیوں ہوتے ہیں ہمارا یہ منشا نہیں ہے - کہ کل ویجیٹیرین سماجیں امداد یتیم خانہ سے پہلوتہی کریں - لیکن ہر انسان کا طبعی میلان ہوتا ہے - کہ مذہبی معاملات میں اپنی جانب کے مدارجات کو ملحوظ خاطر رکھکر امداد دیا کرتا ہے - اور جب کوئی اسکے برخلاف کاروائی ہوتی ہے - تو ہمارا اسکے لئے مجبوراً لازمی ہوتا ہے - کہ اس امانت سے روگرداں ہو - اب بھی ان چیزوں کا جو کلچرڈ پارٹی کے اصحاب کو انصاف کے ہاتھ سے چھوڑنے پڑا اور انفع مد نظر رکھنی بہ مادہ کرلی میں ہم جمیع تفاصیل ظاہر کرکے یتیم خانہ کو نقصان پہونچانا نہیں چاہتے - بشرطیکہ اپنی ایک طرفہ کارروائیوں سے انصاف جیسے خصائل حمیدہ کو نہ چھوڑ دیویں - اگر اس بات کا بادر نہ آوے تو پچھلے دو چار مہینوں کی آمدنی یتیم خانہ کو دیکھ سکتے ہیں - کہ کسقدر ترقی یا تنزل ہوئی - ورنہ ہم مجبوراً اسکے ہر پہلو پر لکھنا پڑیگا - پھر انکی بیجا شکایتوں کو بالکل تسلیم پذیرا نہ کیا جاویگا - اور جو کچھ ویجیٹیرین پارٹی کی طرف سے طبعی طور پر جیسا کہ ہم انسانی میلان کا ذکر کرآئے ہیں - یتیم خانہ کو نقصان پہونچا - تو یاد رکھیں - کہ کلچرڈ پارٹی کے حق میں یتیموں کی آہ ان اصحاب کی سرسبزی اور بہبودی کا باعث نہ ہوگی - اور جن وجوہات سے کلچرڈ پارٹی کے اصحاب نے ویجیٹیرین سماج چھاونی فیروزپور یتیم خانہ کی کمیٹی سے علیحدہ رکھنا چاہا ہے - انکی نسبت کسی آئندہ پرچہ میں مفصلاً ہدیہ ناظرین کیا جاویگا - جس سے کلچرڈ پارٹی کے تقاریر کی کذب صداقت ہر فرد بشر پر ظاہر ہوجائیگی -

آپ کا داس
کرپارام شرما فیروزپور

کوئیٹہ سماج کے حالات

حصہ اول یعنی آغاز سے پہلے کے حالات

شاید آپ نے بھی سنا ہوگا - کہ کوئیٹہ میں تھوڑے عرصہ سے آریہ سماج کے خارج شدہ ممبران نے چند اور اپنے ہمخیالوں سے ملکر ایک سماج قایم کی ہے جسکو کہ وہ لوگ آریہ سماج کوئیٹہ کے نام سے پکارتے ہیں - اس سماج کے قایم کرنیوالوں کو حوصلہ دیکر اور انکے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے جو کہ ادیٹر آریہ میسنجر نے پچھلے دو تین پرچوں میں دیدہ ودانستہ

واقعات کو چھپا کر اور انہیں غلط بیان کرکے آریہ سماج کو بدنام کرنیکی کوشش کی ہے۔ اسلیئے ضروری ہے۔ کہ یہاں کے اصلی حالات پبلک کے روبرو پیش کیئے جاویں۔ تاکہ وہ صحیح رائے قائم کرے۔ کہ سماج ان ممبران سے گزشتہ دو سال میں جبکہ آپسکی کشمکش شروع ہوئی ہے۔ کیا سلوک کرتی رہی اور انکے دلوں میں اسکی بہتری کہاں تک رہی تھی۔ یہہ ایک اہم امر ہے۔ کہ یہاں گزشتہ دو سالوں کی تمام کارروائی کا مفصل ذکر کیا جاوے لیکن میں اس عرصہ کے چند ایک موٹے لیکن ضروری واقعات کو ہی پیش کرونگا۔

لاہور سماج کے سالانہ جلسہ ۱۸۹۳ء سے تھوڑی مدت پہلے تک یہاں پر ظاہرا طور پر بالکل امن و امان تھا لیکن خیالات کے لحاظ سے اندر کھاتے میں دوسری سماج ہونے کی تاریخ سے بالیوں کہیئے کہ متذکرہ بالا جلسہ کے دنوں سے ہی یہاں پر دو پارٹیاں قائم ہو چکی تھیں۔ انہیں دنوں میں یہہ پہلی دفعہ معلوم ہوا تھا۔ کہ اس سماج میں بھی ایسے ممبر موجود ہیں۔ جو کہ آج تک صرف اسکو اپنی مطلب براری کا ذریعہ سمجھ کر شامل ہوئے ہوئے ہیں۔ مجھکو اچھی طرح سے یاد ہے اور مجھکو امید ہے کہ سماج کی اس وقت کی انترنگ سبھا کے دوسرے ممبروں کو بھی بھولا نہیں ہوگا۔ کہ ماہ فروری ۱۸۹۳ء میں جبکہ پراوپکارنی سبھا کی اس چٹھی پر (جسمیں اس سماج کی رائے اس بارہ میں دریافت کی تھی۔ کہ سوامی جی کی رائے ماس بھکشن کے بارہ میں کیا تھی) بحث ہو رہی تھی تو اثنائے گفتگو میں ایک صاحب نے (جہاں تک میرا حافظہ مجھے امداد دیتا ہے۔ میرا یقین ہے۔ کہ یہہ وہی صاحب ہیں۔ جنکو ان خارج شدہ ممبران کا لیڈر کہا جاتا ہے) کھلے طور پر فرمایا تھا۔ کہ ممکن ہے کہ سوامی جی نے کسی پالیسی سے ماس بھکشن کا نشیدھ تحریر کیا ہو۔ اسوقت انترنگ سبھا کے ممبروں کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ یہہ لوگ جو اس مہرشی کو بھری سبھا میں پالیسی باز یا مکار کہنے سے نہیں جھجکتے جنکے چہرے پر ایسی کرتوت سے شرم و ملال کے آثار تک نمودار نہیں ہوتے۔ انکے دل میں آریہ سماج اور اسکے بانی کی کیا عزت ہے۔ اور ان لوگوں کا پبلک میں یہہ ظاہر کرنا کہ ہم لوگ اس رشی کے پیچھے تو کیا اسکی یادگار پر جان دینے کو تیار ہیں کہاں تک راستی پر مبنی ہے۔ چونکہ یہہ لوگ اپنے آپکو پبلک میں کالج کا خیر خواہ اور ہمیں اسکا دشمن ظاہر کر رہے ہیں۔ اسلیئے میں آئندہ اس تحریر میں آپکو کالج پارٹی و باقی ممبران کو سماج کے نام سے نامزد کرونگا۔

۱۹۔ فروری ۱۸۹۳ء کو جب پراوپکارنی سبھا کی چٹھی دربارہ ماس بھکشن پر انترنگ سبھا میں بحث ہو رہی تھی۔ تب کالج پارٹی کی طرف سے اس بات پر بہت زور دیا گیا تھا۔ کہ چونکہ ہم میں سے کسی ممبر نے بھی سوامی جی کی تمام کتابیں اور وید نہیں پڑھے ہیں۔ اسلیئے ہم رائے نہیں قائم کرسکتے۔ کہ آیا گوشت کھانا وید ورودھ ہے یا نہیں۔ اور اس بارے میں سوامی جی کی کیا رائے تھی۔ ناظرین خیال کرسکتے ہیں۔ کہ اگر اس دلیل کے رو سے ہم گوشت کے بارے میں رائے ظاہر کرنے کے قابل نہیں تو ویسا ہی اور مسئلوں مثلاً مورتی پوجا و شرادھ آدی میں بھی ہماری کوئی رائے نہیں ہوسکتی۔ آخر انترنگ سبھا نے کثرت رائے سے یہہ فیصلہ دیا۔ کہ جہانتک اس سماج کو واقفیت ہے۔ سوامی جی کی رائے ماس بھکشن کے ورودھ تھی۔

۲۷۔ مارچ ۱۸۹۳ء کو جبکہ لالہ خوشی رام کی چٹھی معہ آریہ سماجوں سے اپیل" انترنگ سبھا میں پیش ہوئی۔ اسوقت کالج پارٹی نے بہت واویلا مچایا۔ اور سخت مخالفت کی کہ اسپر بحث ہی نہو۔ لیکن کثرت رائے سے اسپر وچار ہونا منظور ہو کر بڑی بحث و مباحثہ کے بعد یہہ فیصلہ ہوا۔ کہ اس سماج کی رائے میں کالج کمیٹی کو اختیار نہیں تھا۔ کہ وچھووالی سماج کو ناجائز قرار دے نیز کہ یہہ سماج پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اس فیصلہ سے جسمیں اسنے وچھووالی سماج کو اصلی لاہور سماج قرار دیا ہے۔ اتفاق کرتی ہے۔ اور یہی رائے میں لاہور میں دو سماجیں ہونے سے پیشتر جبکہ کالج فنڈ میں جمع ہو چکا۔ اسکا حق وچھووالی سماج کو ہونا چاہیئے۔ اسی روز کثرت رائے سے یہہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ متذکرہ بالا رزولیوشن آریہ پتروں میں مشتہر کرائے جاویں۔ تاکہ پبلک میں اس سماج کی رائے معلوم ہو جاوے۔ کالج پارٹی کو کب منظور تھا۔ کہ پبلک میں یہہ ظاہر ہو۔ کہ کوئی سماج کالج کمیٹی کے ۲۴۔ فروری ۱۸۹۳ء کے اس فیصلہ کے کہ وچھووالی سماج ناجائز سماج ہے۔ برخلاف ہے۔ اسلیئے انہوں نے دوسرے روز ہی سکرٹری کو منع کر دیا۔ کہ جب تک دوسری دفعہ ان رزولیوشنوں پر وچار نہ ہو تب تک اخبارات میں مشتہر کرانے کے لیئے نہ بھیجے جاویں۔ چونکہ انترنگ سبھا میں کثرت رائے سے یہہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ رزولیوشن مشتہر کرنے کے لیئے بھیجے جاویں اسلیئے سکرٹری اگر چاہتا تو انکو نہیں روک سکتا تھا۔ لیکن اسنے صرف اس خیال سے کہ کسی طرح سماج میں امن قائم رہے۔ اور نفاق زیادہ نہ ہو۔ رزولیوشن روانہ نہ کیئے۔ بڑی کوشش کے بعد کالج پارٹی نے ۷۔ اپریل ۱۸۹۳ء کے جلسہ انترنگ سبھا میں ایک درخواست ۵ سبھاسدان کے دستخطی پیش کی کہ کالج کمیٹی کی کارروائی میں کسی طرح کی دست اندازی نہ کیجاوے۔ کیونکہ ایک طرف کا پکش لینے سے سماج میں نفاق کا احتمال ہے۔" لیکن چونکہ یہہ درخواست

اپنے ہموں کے درود دہ تھی - اسلیئے داخل دفتر ہوئی
کالج پارٹی کے پاس قواعد کے بموجب اب کوئی
ذریعہ نہیں رہا تھا - کہ وہ حسب منشاء خود اُن
رزولیوشنوں پر پھر سے بچار کرا سکے - اسلیئے انہوں
نے بطور خود پردان صاحب سے درخواست
کی کہ ۲۷ - مارچ کے پاس شدہ رزولیوشنوں
پر بحث کرنے کی اجازت دیجاوے - پردان
صاحب نے جنہیں ہر وقت سماج کی بہتری اور
امن قایم رکھنے کا خیال تھا یہ فرما کر کہ میرا
کسی خاص سوسائیٹی یا کسی خاص شخص سے ذاتی
دشمنی نہیں - بلکہ ہمیشہ سماج کی بہبودی کو مدنظر رکھکر
ہر ایک امر میں نیک نیتی سے رائے ظاہر کیجاتی
ہے - اگر آپ کو یقین ہے - کہ ۲۷ - مارچ کے
رزولیوشنوں میں کچھ چارہ ہونا ضروری ہے
تو میں اُنپر بحث کرنے کی اجازت دیتا ہوں -
بحث شروع ہوئی - اور آخرکار پھر ۲۷ - مارچ
کی ساری کارروائی بجز آخری رزولیوشن کے
بحال رہی - آخر رزولیوشن کی نسبت کثرت رائے سے
یہہ فیصلہ ہوا - کہ ۲۷ - مارچ کے پہلے دو رزولیوشن
اخبارات میں مشتہر کرانے کے لیئے نہ بھیجے جاویں -
ناظرین ذرا کرپا کرکے بچاریں - کہ کالج پارٹی سماج
سے کیا سلوک کر رہی ہے - اور سماج نے بعوض
اسکے کیا سلوک کیا - باوجودیکہ کثرت رائے سے رزولیوشنوں
کا اخبارات میں مشتہر کرانا منظور ہوچکا تھا سیکرٹری
نے صرف کالج پارٹی کو خوش رکھنے کیلئے دو ہفتہ تک
انکو ملتوی رکھا - باوجودیکہ دوبارہ پیش کرنے کے
لیئے قواعد کے بموجب کالج پارٹی کے پاس اسوقت
کوئی ذریعہ نہیں تھا - پردان صاحب نے صرف انہیں
راضی رکھنے کی غرض سے اس سوال کو پھر پیش ہو جانے
دیا - اگرچہ زیادہ تعداد ممبران کی اُن رزولیوشنوں
کے چھپوانے پسند کرتی تھی - لیکن چونکہ ۱۹ اپریل کے

جلسہ انترنگ سبھا میں کسی خاص باعث سے کثرت رائے
سے یہہ تجویز رہ گئی - اُن سماج کے ممبران نے جنکی
زیادتی تعداد سے کالج پارٹی انکار نہیں کر سکتی -
اُنکو خوش رکھنے کی غرض سے چون تک نہیں کی - اگر وہ
چاہتے تو دوسرے دن ہی ساری کارروائی کو الٹ سکتے
تھے لیکن سماج کی بہتری اور نفاق کے خوف نے انہیں
روک دیا -

باوجود سماج کی اسقدر رعایتوں کے کالج پارٹی
سماج سے جو اُن دنوں سلوک کرتی تھی - وہ نہایت
ہی قابل افسوس ہے - اور شاید ہی اس سے زیادہ شرمناک
کارروائی کسی سماج کی انترنگ سبھا میں ہوئی ہوگی
ایک چھوٹے سے چھوٹے سوال پر بے فائدہ اور بیجا
کئی اعتراضات پیش کیئے جاتے تھے - ترمیم پر ترمیم پیش
کرکے وقت کو ضایع کیا جاتا تھا - غرضیکہ ہر ایک طرح کی
کوشش کی جاتی تھی کہ سماج کے کام میں الجھن پڑے
اسلیئے کئی دفعہ بارہ دو ایک بجے رات تک بحث مباحثہ
کرتے ہوئے آخر سوالات پیش شدہ دوسرے جلسہ کے
لیئے ملتوی کرکے اُٹھنا پڑا - اِن بیہودہ کارروائیوں سے
سماج اسقدر تنگ آگئی تھی - کہ ۲۲ - اپریل ۱۹۰۶ء
کی انترنگ سبھا کے جلسہ میں جبکہ پرتی ندہی سبھا
کے حقوق کی نسبت بحث مباحثہ ہو رہا تھا - قریباً
بارہ بجے تک فضول اعتراضات اور ترمیمیں پیش ہوتی
رہیں - اس کارروائی سے پردان سماج نہایت
تنگ آگئے - اور آخر وہ خفا ہوکر چلے گئے -

کالج پارٹی انترنگ سبھا میں اپنے ہمخیال ممبروں
کی کمی کو بڑے زور سے محسوس کرتی تھی - اور اندر
ہی اندر کوشش کر رہے تھے - کہ کسی طرح انترنگ
سبھا میں اُنکے ہمخیالوں کی تعداد زیادہ ہو - چنانچہ
ایک موقعہ پیش آیا جبکہ انہوں نے اپنی چالاکی
سے پورا فائدہ اٹھایا یعنی انترنگ سبھا میں دو ممبروں
کے رخصت وغیرہ جانے پر دو جگہ خالی ہوئیں اور

انہوں نے جھٹ اپنے ہمخیال دو ممبروں کے نام
پیش کیئے - سماج کے ممبروں نے جنھیں الیکشنوں
کا خیال تک نہیں تھا - اِس بات کی کچھ پرواہ نہ
کی - چنانچہ یہ دونو نامزدہ ممبر انترنگ سبھا میں
بغیر کسی مخالفت کے لیئے گئے - بس اب کیا تھا پچھلے
سال بھر کے پاس شدہ رزولیوشنوں کی دوبارہ جانچ
پڑتال ہونے لگی - اس سماج کو کالج کمیٹی میں پرتی ندہی
بھیجنے کا استحقاق حاصل ہوچکا تھا - اسلیئے ۲۱ اگست
۱۹۰۵ء کی انترنگ سبھا میں ماسٹر درگا پرشاد جی
اس سماج کی طرف سے دوسرے پرتی ندہی مقرر کیئے
گئے تھے - اور اُنکی باقاعدہ اطلاع کالج کمیٹی اور
اُنکے پاس بھیجی جاچکی تھی -

۱۵ - مئی ۱۹۰۶ء کو کالج کمیٹی سے ایک چٹھی آنے پر
دوسرا پرتی ندہی مقرر کرنے کا سوال پیش ہوا تو
کثرت رائے سے ماسٹر جی کا پرتی ندہی ہونا اسلیئے کہ
وہ لالہ منشی رام پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں - نامنظور
ہوا - اور اُنکی جگہ لالہ دونی چند منصف پرتی ندہی
مقرر ہوئے - کالج پارٹی نے اس سال جسقدر سماج
کے انتظامیہ معاملات میں تن من سے مدد دی
اُسکا اندازہ اوپر کی کارروائی سے آپ بخوبی لگا
سکتے ہیں - لیکن انہوں نے اس سال سالانہ جلسہ کاموں
کے لیئے دھن سے کہاں تک مدد دی - آپ کی
واقفیت کے لیئے دوبارہ جمع کرنے ہر سالانہ
فی ممبر رائے اور پیشی فنڈ پر بچار ہوکر چندہ جمع
کرنا منظور ہوا - اسوقت ایک سپتاہک جلسہ
میں چندہ لکھوایا گیا - کالج پارٹی کے ممبران نے
جو ۹۴ - یا ۹۵ روپے کس وعدہ کیا تھا - باوجودیکہ ایک
سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے - اور کئی بار طلب
بھی کیا گیا ہے - اب تک ادا نہیں کیا - ابھی رد
یعنی ۱۱ - تاریخ کو ہی یہہ بھی فیصلہ ہوگیا - کہ اس سال
سالانہ جلسہ کیا جاوے - سالانہ جلسہ کے لیئے اگرچہ فیصلہ

بقیہ صفحہ ۱۴

ملی جو اغلباً ۹ بھادوں سمت ۱۹۵۲ بکرمی
پہنچا تھا لیکن سماج کے عہدہ داران و نیز دیگر
ممبران انترنگ سبھا کا خیال تھا۔ کہ چونکہ باہر سے
ہر سال چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ اور اس سال لاہور وغیرہ
مقاموں میں نفاق ہونے سے لوگ آریہ سماج کو بھلی
نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ نیز ممبران سے سالانہ
جلسہ کے اخراجات کے لیئے بھی چندہ جمع کرنا ہے
لہذا اس سال اپیل نہ کیجاوے۔ لیکن کالج پارٹی کے سبب
اتفاق سے انترنگ سبھا میں کثرت رائے پہنچنے سے
یہ پاس ہو گیا۔ کہ اپیل بھی ضرور ہو۔ لیکن کالج
کے لیئے پالیسی اور فنڈ کے لیئے اس سال کو ۲۰۰ روپیہ
کے جلسہ میں پیش ہونے کے لیئے مشتہر کیا گیا۔ اس جلسہ
پر کالج پارٹی نے جس کوشش اور سرگرمی سے اپنے
ہم خیال ممبروں کو حاضر کیا۔ وہ قابل تحسین ہے۔ ہر ایک ممبر
کے گھر دو دو دفعہ جا کر انہیں یاد دلایا گیا۔ وقت مقررہ
پر ایک ایک کو تلاش کر کے منڈپ میں لایا گیا۔ غرضیکہ
اپنے ہم خیالوں کی کثرت رائے سے کالج کے لیئے اپیل ہونا
منظور کرا لیا۔ اسموقعہ پر بھی سماج نے جو سلوک
کیا وہ فراموش کرنے کے لائق نہیں۔ باوجودیکہ سماج
کا کوئی ایک انترنگ سبھا کے ممبر کالج کے لیئے
اپیل ہونے کے برخلاف تھے۔ اور نیز سبھاسدوں کی کثیر
تعداد وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کرانا چاہتی تھی
لیکن تاہم انترنگ سبھا کے فیصلہ کی کسی نے
مخالفت نہیں کی۔ اور نہ ہی اس سوال کو دوبارہ
پیش کیا گیا (حالانکہ انترنگ سبھا کی مخالف
تعداد کافی تھی کہ اسپر پھر نظر ثانی کراتے) الا
نہ کسی نے سالانہ جلسہ تک وید پرچار فنڈ کے
لیئے ایک کوڑی تک چندہ جمع کیا۔

۱۴ بھادوں سمت ۱۹۵۲ کو سالانہ جلسہ شروع ہوا صبح
کی کارروائی کے بعد دوپہر کو آریہ سبھاسدوں اور
سہایکوں کی کانفرنس تھی۔ اس کانفرنس میں ۲۶
سبھاسدوں کے دستخطی ایک پروٹسٹ پیش ہوا کہ
اس جلسہ پر کالج کے لیئے اپیل نہ کیجاوے۔ بلکہ وید پرچار
کے لیئے اس پروٹسٹ اور ممبروں کے اس وقت
کے جوش سے بخوبی اندازہ لگ سکتا تھا کہ پنجاب
کی سماجوں کی رائے کس طرف مائل ہے۔ چنانچہ
اس مخالفت کا اثر لالہ لاجپت رائے کے دل پر
اسقدر ہوا۔ کہ انہوں نے کالج کے لیئے اپیل
کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کانفرنس میں جب
کثرت رائے سے آریہ پرتی ندھی سبھا کو جائز تسلیم
کیا گیا۔ اور لالہ ایشور داس صاحب سے درخواست
کیگئی۔ کہ وہ روپیہ جو انہوں نے سبھا کے لیئے
کا بنک میں رکھا ہوا ہے۔ واگذار کر دیں۔ تب
بھی کوئٹہ سماج کی کالج پارٹی اس رائے
سے مخالف رہی۔ جلسہ کے اختتام کے بعد جب
نئے سال کے لیئے انتخاب ہوا تو اسوقت جو کوشش
کالج پارٹی کی طرف سے اپنے ہم خیال عہدہ دار
بنانے کے لیئے کیگئیں۔ وہ سچ مچ اس قابل ہیں
کہ انکی داد دیجاوے۔ لیکن افسوس کہ جلسہ عام میں
انتخاب کے وقت انکی بھاری مخالفت ہوئی۔ اور
انکو سخت ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ سوائے ایک
دو انترنگ سبھا کے ممبران کے انکی پارٹی کا
کوئی بھی کسی عہدہ پر منتخب ہوا۔ البتہ انترنگ
سبھا نے آٹا کے جمع کرنے کا انتظام سردار
بابا پردمن سنگھ عمدہ طور پر ہوتا نہ دیکھ کر
انہیں آٹا منیجر مقرر کر دیا۔ عام انتخاب میں
اپنی طاقت کو محسوس کر اور ممبران میں اپنے
رسوخ کا اندازہ لگا۔ کالج پارٹی کے ممبران
نے سماج کے الٹ کے بعد ہفتہ وار جلسوں میں
شریک ہونا بالکل بند کر دیا۔ صرف یہی نہیں
بلکہ سماج کی سہایتا سے بھی چندہ سے
بھی دست کش ہو گئے۔ ان صاحبان کے لیڈر بابا
پردمن سنگھ صاحب ہیں۔ جو کہ سماج کے ہفتہ وار
جلسوں میں برابر شریک ہوتے تھے۔ بلکہ چندہ
کے دینے میں سب سے اول تھے۔ ان سے جب
ایک دو دفعہ اصرار سے عدم ادائیگی چندہ کی
وجہ دریافت کیگئی۔ تو انہوں نے یہ فرمایا
کہ چونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے چندہ کا ۱/۱۰
حصہ لوٹ کی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دیا
جاویگا۔ اسلیئے ہم نے چندہ سماج بند کر دیا ہے۔
ان بابا صاحب کا یہاں خصوصیت سے ذکر
کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ یہی ایک کالج پارٹی کے
ممبر تھے۔ جو سماج کے کسی کام پر مقرر کیئے گئے
تھے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ یہ صاحب ۲۸-۹-۹۵ء
کے لیئے سماج کی طرف سے منیجر آٹا مقرر ہوئے تھے
ایک دو مہینے کے بعد جب حسب معمول انسے روپیہ و
حساب طلب کیا گیا۔ پہلے تو یوں ہی سرسری ٹال
دیا گیا۔ کہ مجھے آٹا جمع کرنے سے فرصت نہیں
ملی۔ آج حساب تیار کرتا ہوں۔ کل سماج میں
حاضر کر دونگا۔ اسی طرح جب ٹال مٹول میں
چھ مہینے کا عرصہ گزر گیا۔ باوجود کئی بار زبانی
اور تحریری تقاضا کے جب بابا جی نے نہ ہی
خزانچی سماج کے پاس جمع کرایا۔ اور نہ ہی سماج میں
حساب پیش کیا گیا۔ تب ممبران سماج کے دل میں
کئی قسم کے خیالات پیدا ہونے لگے۔ آخر جب
سرسری تقاضا سے کام نکلتا نہ دیکھا۔ تو ایک
نوٹس دیا گیا۔ کہ اگر ایک ہفتہ تک روپیہ اور
حساب سماج [illegible] ہوا۔ تو [illegible] کارروائی
کیجاویگی۔ تب بابا صاحب نے [illegible]

حساب ابتدائی یکم جولائی لغایت فروری ۱۹۰۵ء ایدم
واقعہ ۲۲-۲۳ مارچ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو یعنی مبلغ روپیہ
پردھان سماج کے پاس تک خزانچی کے پاس بھیجا گیا کے
بھیجے۔ ناظرین آپ خیال کرینگے۔ کہ ایک ممبر نے کسی سماج
کے روپیہ کی رقم آٹھ ماہ تک کوئی جیسے شہر میں
جہاں روپیہ پر چار فیصدی ماہواری سود ہے۔ اپنے
پاس رکھ چھوڑی اور سماج نے جلدی اسکی وصولی کا بندوبست
کیوں نہ کیا۔ آپ خاموش ہیں۔ باواجی کی ذات عالی
کی نسبت ایسے اعتراض کرنا کفر میں داخل ہے
کیونکہ وہ تو سماج کی روح اور جان ہیں۔ اور اسی
ڈر سے کوئی سماج نے دم نہیں مارا۔ حساب کی
نسبت صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میرے
خیال کے بموجب ۱۰ مہینے کے بعد یہ حساب کر چکنے
کے لئے فرض ہے۔ کہ وہ اسکی بخوبی جانچ پڑتال کریں
اسکے بعد مارچ و اپریل مہینے کا حساب دیگر بعد ازاں
یکم مئی ۱۹۰۵ء سے آج تک کے آمدنی کا پرچہ اور
نہ ہی حساب باوجود تقاضا کے سماج کو وصول ہوا ہے۔
جون گذشتہ میں اس سماج کی انترنگ سبھا میں اس
سال کے لئے وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں اپیل
کا ہونا منظور ہوا۔ اور ساتھ ہی اسکے انترنگ سبھا نے
کئی ایک لوکل حالات پر سوچ بچار کر کے (جنکا مفصل ذکر
کرنا یہاں غیر مناسب ہے۔) سرگرمی سے یہ نتیجہ کر دیا کہ
اس سال کوئی ممبر سماج بجز وید پرچار کی سہایتا کی کسی
دوسرے انسٹیٹیوشن کے لئے چندہ جمع نہ کرے جس کسی نے
کسی دوسرے فنڈ کی امداد میں چندہ دینا ہو۔ اُسکے
موقعہ پر جسقدر کسی دوسرے فنڈ میں دیگا۔ برخاستی سے
لیا جائے گا۔ اور اگر کوئی ممبر دیدہ و دانستہ اس ریزولیوشن
کے خلاف ورزی کرے گا۔ تو وہ ممبری سماج سے
خارج کیا جاویگا۔ اُسوقت بھی کالج پارٹی نے عمداً
انترنگ سبھا کے حکم کی خلاف ورزی کی یعنے انہوں نے
اس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے دوسرے روز ہی

ایک مستقل بنا کر شہر میں کالج کے لئے بھیجا گیا تھا
شروع کیا۔ جب انترنگ سبھا کے نوٹس میں یہ بات
لائی گئی۔ کہ چند ایک ممبران کالج کے لئے چندہ
جمع کر رہے ہیں۔ تو اس خیال سے مبادا وہ لوگ
عدم واقفیت ریزولیوشن کا بہانہ کریں۔ کیونکہ انہیں
یوں تو اچھی طرح سے آگاہی ہے لیکن باقاعدہ طور پر
اطلاع نہیں لگی۔ ساتھ ہی اسکے یہ بھی خیال تھا کہ
عام ممبران و سبھاسدان سماج کی رائے بھی اس ریزولیوشن
کی نسبت دریافت کی جاوے۔ اسلئے مورخہ ۱۹ جون
۱۹۰۵ء کو ایک عام جلسہ تمام ممبران و سبھاسدان کا
کیا گیا جسمیں کہ مذکورہ ریزولیوشن انترنگ سبھا پیش
کر کے سب ممبران سے اسکی نسبت رائے ظاہر کرنیکی
درخواست کی گئی۔ اس جلسہ میں بھی بغیر کالج پارٹی
کے تمام شدہ انترنگ سبھا کے پاس کردہ ریزولیوشن
کی تائید کی۔ باوجودیکہ سماج کی انترنگ سبھا نے
متفقہ طور سے یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ اور تمام ممبران
سماج نے بدل و جان تعمیل کی۔ لیکن اس خودپسند پارٹی
نے (جنکا سماج سے دو سال سے یہی طرز
ہے۔ جو کہ اوپر بیان کیا گیا۔) تمام بھائیوں کے ساتھ ملکر
کام کرنا نامناسب سمجھا۔ اور کثرت رائے کے مطیع ہو کر
کام کرنے سے اپنی شان بعید سمجھ کر عام جلسہ کے
دوسرے دن ہی پھر شہر میں کالج کے لئے چندہ جمع کرنا
شروع کیا۔ ناظرین اب آپ خود ہی سوچ سکتے ہیں کہ
ایسی حالت میں سماج ایسے اشخاص سے جو کہ اسکی بہتری
کو نظر انداز کر کے۔ انتظامیہ قواعد پر لات مار کر اپنی
من مانی رائے کے موافق کام کرنا چاہیں۔ کیا سلوک کر سکتے
تھے۔ جبکہ پھر انترنگ سبھا کے نوٹس میں یہ بات
لائی گئی۔ کہ وہ لوگ باوجود باقاعدہ اطلاع ہونے
کے بھی سماج کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کر کے بازار میں
چندہ جمع کر رہے ہیں۔ تب لاچار ہو انترنگ سبھا
کو اپنے جلسہ منعقدہ ۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء میں چند ممبروں کے

نام خارج کرنے پڑے۔ اسکے بعد بھی خارج شدہ ممبر
معہ چند دیگر ممبران کے سماج سے علیحدہ کام کرتے رہے
باوجودیکہ یہ لوگ ممبری سے خارج کیے گئے تھے اور
جابجا شہر میں غلط افواہیں اڑا کر سماج اور اسکے ممبروں کو
بدنام کرنے میں سرتوڑ کوشش کر رہے تھے۔ تاہم سماج
ان سب باتوں کو نظر انداز کر کے انکو کھلے دل سے قبول
واپس لینے کے لئے ہمیشہ تیار رہی۔ جیسا کہ ذیل کے نتیجہ
سے آپکے ناظرین کو بخوبی روشن ہو جاویگا۔ بلکہ کئی
مواقعات پر سماج کے اوہدیداران و ممبران نے ان
اشخاص سے پرائیویٹ طور پر کئی بار کہا اور لکھ بھی جتلایا
کہ اب تک جو کچھ آپنے کیا سو کیا اس سب کو نظر انداز کر کے
سماج آپ کو واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ
آپ آئندہ کثرت رائے کے فیصلہ کے بموجب کام
کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن خاصکر مورخہ ۲۰۔ جولائی
کی رات کو جبکہ یہ لوگ یہاں کے براہم سماج کے سیکرٹری
و دیگر ممبران کو معہ دو ایک اور معزز عہدہ داران
کے صلح کرانے کے لئے سماج کے پردھان کے مکان
پر گئے۔ تب پردھان سماج نے اثنائے گفتگو میں انکو
بھی اقرار کر دیا۔ کہ ہم جو ریزولیوشن آپ لوگوں کو خارج
کرنے کا پاس کر چکے ہیں۔ اُسکو ملتوی کر کے آپ کو
بخوشی واپس لینے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ آپ
کثرت رائے کے فیصلہ کے بموجب آئندہ کام کرنا پسند
کریں۔ اگر آپ موجودہ انترنگ سبھا سے ناراض ہوں
تو ہم کل ہی تمام ممبران کا ایک عام جلسہ کر کے پھر نیا
انتخاب کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن عام جلسہ میں کثرت
رائے سے جو فیصلہ ہوگا۔ آپ کو اسکا پابند رہنا ہوگا
لیکن وہ لوگ کب ماننے تھے۔ کیونکہ انہیں یقین
تھا کہ سماج کے ممبران کی کثیر تعداد انکی رائے کے برخلاف
ہے۔ آخر صلح کرانے والوں نے انسے مخاطب ہو کر
صاف طور پر کہہ دیا کہ جن اصولوں پر آپ کام کرنا چاہتے
ہیں ان اصول پر دنیا میں کوئی سوسائٹی بھی کام نہیں کر سکتی

کسی طرح سے نہیں ہو سکتا۔ پھر جب کالج پارٹی کو معلوم ہوگیا۔ کہ انکے حق میں بہت تعداد ممبران کی نہیں۔ اسواسطے انہوں نے لاہور میں تار دیدی کہ کالج پارٹی کا ڈیپوٹیشن نہ آوے۔ اس قسم کی تار بھیجنے سے ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کالج پارٹی کو اس جگہ دوسری سماج قائم کرنا تقریباً مشکل ہی تھا۔ مگر چونکہ تار پہونچنے سے پہلے ڈیپوٹیشن روانہ ہو چکا تھا۔ اسواسطے ۲۱ جولائی کی شام کو ماسٹر سندر داس جی اور بھائی جگت سنگھ صاحب کوئٹہ پہونچ گئے۔ انکے آنے سے یہہ نتیجہ ہوا کہ دوسری سماج قائم ہوگئی۔ ۲۲ تاریخ کی شام کو جو لکچر ماسٹر سندر داس جی نے دیا۔ اور اسکے واسطے جو نوٹس جاری ہوئے۔ انمیں صرف نام بابا پرودمن سنگھ جی کا تھا۔ ۲۳ تاریخ کو جو نوٹس نکلا۔ اسمیں سکرٹری آریہ سماج کے الفاظ ایزاد تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ۲۲ شام سے لیکر ۲۳ صبح تک سماج کی پیدائش ہوئی۔ یہہ بات کچھہ تشریح کی محتاج نہیں۔ کہ یہہ انتخاب بغیر رائے سبھاسدان ہوا ہے۔ اور ایک ایسے طریقے سے ہوا۔ کہ جسکو نرالا ڈھنگ کہنا غیر واجب نہیں۔

آپکا داس

گنیشداس ورما سکرٹری آریہ سماج کوئٹہ

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی نے ایک سنسکرت پاٹھشالا کھولی ہے۔

۳۱ اگست اور یکم ستمبر ۱۸۹۵ء کو دہرم سالہ میں ایک گریہ بلدیکشا ہوم کا پرچار ہوگا۔

آریہ سماج کمالیہ کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ اور ۲۶ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج منٹگمری کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج گوجرانوالہ کے ایک پورشارتھی ممبر منشی بیلی رام کا دیہانت ہوگیا۔ سماج کو بڑا شوک ہے۔

سہرو اور لیتن نگر پٹواری آریہ سماج موصوف نے اپنے پتر کی کڑمائی پر ۱۰ روپیہ آریہ سماج گوجرانوالہ کو دان دیا۔

رشی ترپن کا جلسہ سرگودہا بنڈ پور آریہ سماج نے بڑے اتساہ سے کیا۔ ہری کیرتن سے نگر نواسیوں کو آنند دیتے ہوئے آریہ پرش کہیں کہیں رشی ترپن کی آریہ پر ودیا کھیان بھی دیتے جاتے تھے۔ لالہ متھرا داس جی ممبر آریہ سماج گوجرانوالہ کا لکچر خصوصاً بڑی تعریف کے قابل تھا۔ اسی آریہ سماج کے متعلق لالہ متھرا داس جی کے پورشارتھ سے ایک راتری کا مدرسہ اور ایک مباحثہ کی کمیٹی قائم ہوئی ہے۔

نوانشہر ضلع جالندھر کے آریہ پرشوں نے رشی ترپن کے دن اٹھی یگیوپویت دھارن کیا۔ اور شہر میں نگر کیرتن بھی کیا۔

آریہ سماج منڈیر آباد کا انتخاب سال حال کیلئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ پرتیم داس پنساری پردھان۔ لالہ نند لال چوبڑہ اوپ پردھان۔ لالہ پرتیم داس چوپڑہ منتری۔ لالہ امریک رائے اُپ منتری۔ لالہ رادھا کرشن خزانچی۔ لالہ سوبھا رام پستکادھیکش۔

ولاور آریہ سماج میں لالہ بھگوتی پرشاد کے پتر کا اُپ نین دو بیارنبھ سنسکار ویدوکت ہوا۔ گوجرانوالہ خانکی اور حافظ آباد آریہ سماج سے بھی سبھاسد شامل تھے۔ مبلغ دس روپیہ آٹھ آنے مختلف فنڈات کی امداد میں لالہ صاحب نے دان دیئے۔

اجمیر آریہ سماج مندر میں رشی ترپن کے دن سب بھائیوں نے یگیوپویت دھارن کرکے سندھیا کی۔

تت پشچات ہون ہوکر آشرم سکول کے ودیارتھیوں کی سندھیا اور وید منتروں میں پریکشا ہوکر کامیاب ودیارتھیوں کو دہرم پستکیں انعام میں دی گئیں۔ اتھرویدیہ بتاریخ ۲۰ اگست پنڈت جیالال جی شرما نے ودیا کھیان جیون اودیش اور موکتی پر وچار پرانوں میں دیئے۔ اور کست پنڈت جی جیتھان پی نرمل کی طرف سے شاستر ارتھ کے لئے گئے تھے۔ پوری کنو نے بالکل شاستر ارتھ سے انکار کیا۔

آریہ سماج احمدآباد (گجرات) کا وارشک اُتسو ۷ اور ۸ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۸ ستمبر کی شام کو ہوگا۔ برہمچاری نتیانند جی تھا سوامی وشویشورانند جی کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وے اتشیہ درشن دیں۔ کوئی انگریزی لیکچرار پہاریں۔ تو بہت اتم ہو کیونکہ یہاں کے پرارتھنا سماجیوں کا کسی قدر زور ہے۔

لوکل

۱۵۔ اگست بیروار کی شام کو ماسٹر منہراج صاحب بی اے نکودر گئے۔ اگلے دن صبح ہی جالندھر سے پانچ آریہ پرش ماسٹر جی کا لکچر سننے اور انکے مشن سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے نکودر روانہ ہوئے۔ پہونچتے ہی معلوم ہوا کہ ماسٹر جی معہ اپنے دو چار چیلے چانٹوں کے وہاں موجود ہیں۔ اور شام کو چوک بازار میں لکچر دینگے۔ ہم نے بھی شہر کی عام گذرگاہوں پر نوٹس چسپاں کردئے۔ جنمیں اہل نکودر کو اطلاع دیگئی تھی۔ کہ جو لوگ آجکل اپنے تئیں آریہ سماجی ظاہر کرکے لکچر سنا رہے ہیں۔ وہ حقیقت میں آریہ نہیں ہیں۔ بلکہ مانس پرچارک ہیں۔ اور اپنے مقصد کو چھپا کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں۔ مانس پرچارکوں سے بھی استدعا کیگئی تھی۔ کہ اگر وے اس خطاب کا اطلاق اپنے پر غلط سمجھتے ہیں۔ تو چند سوالوں کا جوکہ اشتہار میں درج تھے۔ صاف صاف جواب دیں۔ اور پبلک کی تسلی کریں۔

سوال بھی ماسٹر صاحب منہ میں رہی تھے۔ مثلاً آیا دیانند کی بھگتی
وید کو ال سمجھتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر وید ہو نہیں کہ تم بھی
کے باعث وہ کوئی رائے قایم نہیں کر سکتے۔ تو کیا کوئی
شخص ماس بھکشن یا شراب خوری کا پرچار کر کے وید کو ال
سمجھ کر کرنے والا آریہ سماج کا ممبر ہو سکتا ہے کہ نہیں
وغیرہ وغیرہ۔

جب گورو جی مہاراج نے اپنی قلعی کھلتی دیکھی۔ تو
جھٹ اپنے دوست روانہ کیے۔ بھائی سرجن سنگھ وغیرہ
نے اشتہار پھاڑنے شروع کیے۔ ماسٹر شیو نرائن نے
اپنے منشیوں کو اشتہار چاک کرنے کی تعلیم دی۔ وہ تو اپنی
طرف سے ہماری سب محنت ضایع کر گئے لیکن لوگ
جھٹ پٹ انکی حقیقت اور اصلیت سمجھ گئے۔ کئی پڑھے
لکھے بزرگوں نے بعض کہا۔ کہ اشتہار کیوں پھاڑتے
ہو جواب دو۔ سہ پہر کو اشتہارات پھر لگائے گئے۔ لوگ
کہتے تھے کہ اگر وہ جواب نہ دینگے۔ تو ہم انکو خود پوچھینگے۔
منادی اور نوٹس کے ذریعہ اہل نکودر کو بتلایا گیا تھا
کہ لکچر چوک بازار میں ہوگا۔ لیکن ہم نے حیرانی سے دیکھا
کہ لکچر کے قریب لکچر کا بندوبست احاطہ سکول ہی کیا گیا ہے؟
نہیں معلوم ماسٹر جی نے چوک بازار میں لکچر کیوں نہ دیا۔
ماسٹر جی لکچر کے لیے کھڑے ہی ہوئے تھے۔ کہ مہاشہ ٹہل رام
ڈنگر داسی نے پرشن کرنے کے لیے اجازت مانگی۔ اجازت
کس نے دینی تھی۔ ان کو مجبوراً بیٹھنا پڑا۔ اسپر ایک بزرگ
نے کہا: "یہ تو ٹھیک بات نہ ہوئی" ماسٹر جی نے ایک
گھنٹہ تک لکچر دیا۔ لکچر سے واضح نہ ہوا۔ کہ وہ ٹھیک کس
مضمون پر بول رہے ہیں۔ اخیر میں بیٹھتے وقت صرف
اتنا کہا۔ بہت سے شہر میں بہت سے اشتہار لگے ہیں
انکی نسبت میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ
سماج میں نفاق ہے۔ ایک اخبار ست دھرم پرچارک
نکلتا ہے۔ دوسرا بھارت سدھار ہے۔ میں نہیں چاہتا
کہ کسی بات کا نوٹس لوں۔ بلکہ نوٹس لینا میں اپنی ہتک
کے بھی شایاں نہیں سمجھتا۔" ابھی دن بہت تھا۔

لالہ نند لال بی اے اور شنکر ناتھ جی وہ لکچر ابھی سنتے
ساتھ تھے لیکن اور زیادہ دیر وہاں ٹھہرنا فریق مخالف
سمجھ کر کی آڑ میں ماسٹر جی مع ہمراہیان احاطہ سکول سے
باہر نکل گئے۔ اور حاضرین کی آشا بھری آنکھوں کو
نراش کر گئے۔ صبح اٹھے اور جالندھر کو واپس پہنچے
ہم بھی لکچر کے گھنٹہ دو گھنٹہ بعد پہنچ آئے۔
(نوٹ) ماسٹر جی کو سوالات کا ایک چھپا ہوا
نوٹس لفافہ میں بند کر کے جواب لینے کے لیے صبح
میں دیا گیا تھا۔ (نکودر نرنجن)

۱۰ اگست اتوار کے ساپتاہک جلسے آریہ سماج میں
معمولی ہون کے بعد پنڈت پورنانند جی نے پرارتھنا
کے بعد ایک اتی اتم سرمن دیا۔ بعد ازاں بابو منشی رام
جی نے ایک پرتاثیر لکچر دیا۔ اور پنچایت کیا جھگڑا ہو جانے
کے ڈیپوٹیشن جو کہ مبلغ [illegible] روپیہ چندہ کا لائے تھے۔ اور
قصبہ علاولپور سے چند معزز پرشوں سے بھکشا
کر کے لایا تھا سنایا۔ حاضری قریباً ۱۲۵ تھی۔ سوموار
۱۹ اگست کو بازار چوک سودان میں پنڈت پورنانند جی
نے ایک شردیا کھیان دیا۔ حاضری ۲۰۰ کے اندر
اندر تھی۔

لالہ [illegible] چند سیالکوٹی بھی آئے ہوئے تھے۔ ستیا سنگ جلسہ
میں اور بازار کے لکچر میں اپنے بھجنوں سے حاضرین
کو ہرشت کرتے رہے۔

بواہ کی ضرورت

ایک ملازم سرکاری ملازم تنخواہ [illegible] ماہوار
علاوہ بھتہ وغیرہ صاحب جائیداد منقولہ غیر منقولہ
خاندانی۔ عادت صوفیانہ۔ انگریزی خواں خیالات
شستہ اور اعلے۔ آریہ اصولوں کا قائل۔ ذات پنجابی
کھتری۔ عمر ۲۲ سال۔ لڑکی کم از کم پرائمری تک تعلیم یافتہ
ہو [illegible] والدین خواہشمند بھی بات چیت کر سکتے ہیں۔
معرفت منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر [illegible]

بر کیلیے بدھو کی ضرورت

ایک لڑکا اندر قوم ویش اگروال گوت [illegible] عمر ۱۶ سال [illegible]
پیشہ معقول گذارہ رکھتا ہو [illegible] کا رشتہ [illegible] دینا ہے
آریہ سماج کا سبھا سد ہو۔ ایک لیے کسی آریہ خیالات ہو کی
ضرورت ہے۔ جو صاحب کو ایسے ہاں رشتہ کرنا منظور ہو بذریعہ
منیجر ست دھرم پرچارک سے خط و کتابت کرے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں چھپ کر لالہ منشی رام ایڈیٹر و منیجر کے اہتمام سے شایع ہوا۔

دہرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی
سو گئی ہے۔ جو اب اسے جاگتے ہوئے شرم
(حیا) معلوم ہوتی ہے۔ کہاں وہ رشی منیوں
کا ایک زمانہ اور کہاں انکی موجودہ اولاد
کی بیہودگی تراہ مان تراہ مان۔

ہوا ہے عرصہ ۲۴۹۰ سال کا گزرا
جب مہاراجہ جودہشٹر کا چکرورتی راج
بھارت میں موجود تھا۔ اسوقت کوئی مسلمان
کوئی عیسائی کوئی بودھ کوئی جین اس بھارت
ورش میں موجود نہ تھا۔ بلکہ کہیں سارے سنسار
میں بھی انکا پتہ نہ تھا۔ ساری کی ساری
پرجا ویدک دہرم اور شاستر وکرم میں مصروف
تھی۔ اسکے ۲۰۰۰ سال بعد جب اودیا کے سبب ناستک
خراب بہچار آدک اس ملک میں بڑہنے لگا
تب عرصہ ۲۴۰۰ سال کا گذرتا ہے کہ علاقہ نیپال میں
ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جو کہ ناستک تھا
بودھ مت چلایا۔ راج کا زور بھی ساتھ تھا اور
اس لیے سے بہت سے پیٹ پالک برہمن اسکے ساتھ
ہوگئے جس سے بدھ مت سارے ہندوستان میں پھیل
گیا۔ کاشی۔ کشمیر۔ قنوج کے سوائے کوئی شہر
ہندوستان میں ایسا نہ رہا۔ جو بودھ نہ ہوگیا۔ جب
بودھ مت بہت بڑھ گیا۔ اور لوگ ویدک دہرم سے پتت
ہوگئے۔ یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے۔
تب تقریباً دو ہزار برس گذرے کہ ایک مہاتما شنکر
سوامی (جسے لوگ شنکر آچارج بھی کہتے ہیں) نے
کمر ہمت باندھی۔ اور رشیوں کو ساتھ لے بودھوں
سے شاستراتھ کرنا شروع کیا۔ بھلا ناستک لوگوں کے
دلائل اور یکتیاں وید اور شاستر کے جاننے والے کے سامنے
کیا ٹھہر سکتی ہیں۔ ۴۲ برس مہاتما شنکر سوامی نے بدھ مت
والوں کو پھر سے ویدک دہرم میں داخل کیا۔ چونکہ انکے
بعد مسلمانوں و عیسائیوں کا بھارت ورش میں ورود ہوجانے
کے باعث ایک معقول تعداد ہندو دہرم سے اودیہ کا
ان ہندو دہرم سے [illegible] پرست ہوگیا۔ اور کسی نے انکے پھیر
کرنے کی کوشش نہ کی۔ اسلیئے ہم نے اپنی قوم کو نیند
غفلت سے جگانے کے لیئے ایک ٹریکٹ "دہرم پرچار"
قریباً دس ہزار چھاپا ہے۔ جسکا حجم ۱۶ صفحہ پیمانہ
۲۰×۳۰/۱۶ عمدہ ڈیمی کاغذ پر ہے۔ قوم کے ہمدردوں
کے لیئے یہہ بہت سستا ٹریکٹ مفت تقسیم کرنیکے
لیئے ایک عمدہ ذریعہ ہے قیمت ایک [illegible]
ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن [illegible]
روپیہ فیصدی کے حساب دیا جاویگا۔

المشتہر مینجر دہرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار ست دہرم پرچارک اشتہارات کی اشاعت کیلیئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد
اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ
تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبار میں
یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا بباعث عدم واقفی
تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں۔ مگر
معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے
اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریباً پانچسو ہے۔ اور
حجم ۱۶ صفحہ تقطیع ۱۱×۹ عمدہ ڈیمی کاغذ
ڈیمی کاغذ پر جسمیں مضامین متعلق ویدک دہرم
سائنس یوگ رشیوں کی سوانح عمریاں۔
مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ
بروز شکروار چھپکر جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے
اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دینا منظور
نہیں فرمایا۔ مضمون اور تعداد کا ثبوت
ہماری صداقت کے لیئے پرچہ نمونہ سے جو
درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا۔ اور دفتر اخبار
شہر جالندھر سے ہو سکتا ہے۔

شاید یہہ بھی ہماری کوتاہی ہے۔ کہ ہماری
طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں آج تک
درخواست کی گئی نہ خواست بغرض حصول انکے اشتہارات
کے نہیں کیگئی لیکن اب ہم درخواست ہذا انکی
خدمت میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور
ملتمس ہیں۔ کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے
اخبار میں شایع کراکر فایدہ اوٹھاویں۔ اور ہمکو
ممنون فرماویں۔ نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہے۔

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم
سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے
حسب درجہ لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے
زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے لیجاویگی
اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ
کا اشتہار ہوگا۔ اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو
نصف کالم سے کم کا ہوگا۔ اسکے لیئے علیحدہ نرخ
ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہوسکتا ہے

(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ
بالا کی رو سے لیجاویگی۔ اندر میعاد تین ماہ تبدیل
کرانے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے کہ جنکا مضمون
ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد
تبدیل ہوتا رہیگا۔ یا جو اشتہار سہ ماہی سے کم ہونگے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بڈھے تک سب کو یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر مفت اہل ضرورت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اوٹھاویں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا مفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ عطری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے

المشتہر پروفیسر میانسنگھ ہرنولیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میانسنگھ صاحب ہرنولیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً دکھنا آنا کہتے ہیں۔ چشم کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا تامل یہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے ممیرے کا سرمہ بڑی مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ڈی ایم سانگھی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء

(۲) جناب من۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بڑھے شخص کی آنکھ کو جسکا گاؤں یہاں سے بیس میل ہے استعمال کیلئے دیا تھا۔ گو مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجیب دیکھنے کیلئے کافی ہے۔ کہ ایک شخص جو اسی گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھ سے آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی۔ [illegible] اس شخص کی آنکھیں جو کبھی عمر ۷۰ سال کی ہے اس کے استعمال سے جوانوں کی طرح ہوگئی ہیں۔ اب بالکل تندرست ہے۔ دستخط کرنیل والٹر الف ہیری صاحب بہادر کرنیل ریاست فریدکوٹ ۱۰ جون ۱۹۰۵ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۲۱ | مطبوعہ ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۳۰ اگست ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

کوئٹہ کے حالات

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۲۰ مطبوعہ بھادوں سنہ ۵۲

کالج پارٹی کا حال اور اُنکا سلوک جو اُنہوں نے سماج سے کیا مفصل عرض ہو چکا ہے۔ اب دسویں سالانہ اُتسو کے حالات لکھنے سے پہلے اِس چٹھی کی نقل ارسال کرتا ہوں۔ جو کوئٹہ سماج کی طرف سے ماہ مئی ۱۸۹۵ء کالج مینیجنگ کمیٹی میں بھیجی گئی۔

"کالج کمیٹی کے اِس فیصلہ پر کہ وچھووالی آریہ سماج ناجائیز ہے۔ اور پرتی ندھی بھیجنے کا ادھیکار انارکلی سماج کو حاصل ہے۔ اِس سماج اور پنجاب کے اور بہت سے سماجوں کو اعتراض ہے جب تک اِس اعتراض کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ تب تک یہہ سماج کوئی رائے قایم نہیں کر سکتی کہ آئندہ اِسکا کالج کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ لہذا برضامندی سے اِس سماج کے جلسہ انترنگ سبھا منعقدہ ۲۲ مئی ۱۸۹۵ء میں یہہ قرار پایا ہے۔ کہ اِس سوال کو کہ آیا کالج مینیجنگ کمیٹی میں پرتی ندھی بھیجنے کا استحقاق کسی سماج کا ہے۔ حوالہ منصفان کیا جاوے۔ چند منصف کالج کی کمیٹی مقرر کرے۔ اور اُسیقدر وچھووالی آریہ سماج۔ اور جس فیصلہ پر منصفان بکثرت رائے دیویں۔ وہ قبول کیا جاوے۔ اگر منصفان یہہ طے کریں۔ کہ کالج کمیٹی کا فیصلہ جسکا ذکر شروع میں آیا ہے۔ درست ہے۔ تو وہ ممبر جو انارکلی والے سماج کی طرف سے کالج کمیٹی میں شامل ہیں۔ بدستور شامل رہینگے۔ بصورت دیگر یہہ ممبر خارج کیے جاوینگے۔ چونکہ مینیجنگ کمیٹی کے ممبر تین سال سے پیشتر خارج نہیں ہوسکتے۔ اِس بارہ میں یہہ غرض ہو کہ فرداً فرداً استعفا دیکر علیحدہ ہوسکتے ہیں۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ انارکلی اور وچھووالی آریہ سماجوں کو منصف نامزد کرنے چاہئیے۔ تو اِسکی نسبت گذارش ہو۔ کہ کیا کالج مینیجنگ کمیٹی ہر دو سماجہائے مذکورہ کے منتخب شدہ منصفان کے فیصلہ کو منظور کرکے اُسپر ہی عمل کریگی جسکا ذکر اوپر ہوا ہے۔ چونکہ شاید یہہ منظور نہ ہو۔ کہ مینیجنگ کمیٹی ایسے فیصلہ کی پابندی اپنے اوپر لازمی نہ سمجھے۔ اِسلیئے یہہ مناسب سمجھا جاتا ہے۔ کہ وچھووالی آریہ سماج اور کالج مینیجنگ کمیٹی کیطرف سے منصفان مقرر کیئے جاویں اور اُنکے فیصلہ پر عمل کرنا لازمی ہوگا۔ باقی یہہ امر کہ کتنے کتنے منصف ہر ایک جانب سے ہوں اور کیا آریہ سماج کے ممبر ہی منتخب ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے دیگر امورات کی نسبت اپنی رائے سے مطلع فرما دیں۔ جواب اِسکا پندرہ دن کے اندر آنا چاہیئے۔"

اِس چٹھی کا جواب کالج کمیٹی نے آج تک نہیں دیا۔ صرف اِسقدر اطلاع بھیجی ہے۔ کہ اخیر جولائی ۱۸۹۵ء میں جو کمیٹی ہوگی اُسمیں یہہ چٹھی پیش ہوگی۔

وچھووالی آریہ سماج کا جواب آ چکا ہے اُنہوں نے شرائط چٹھی مندرجہ صدر کو قبول کرنے میں بہت خوشی ظاہر کی ہے۔ ناظرین اب نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ یہی ایک آخری تجویز تھی جسپر عملدرآمد ہوا۔ مگر نتیجہ خاطرخواہ نہیں نکلا۔ اب واقعات اُتسو کے حالات حسب ذیل ہیں۔

لالہ آتمارام جی اور پنڈت کرپارام جی ۲۱ تاریخ جولائی ۱۸۹۵ء کو کوئٹہ میں وارد ہوئے۔ ۲۲ تاریخ شام کو ماسٹر آتمارام جی نے مغربی سائنس کے مضمون پر ایک عالمانہ لکچر دیا۔ اگرچہ اِسی تاریخ ماسٹر سندر داس جی کا بھی لکچر تھا سماج مندر میں اسقدر حاضری تھی۔ کہ سب مندر بھر گیا۔ ۲۳ شام کو پنڈت کرپارام جی نے ترقی کے وسائل پر نہایت عمدہ اور مدلل سپیچ دی۔ ناظرین تقریباً اِن ہر دو صاحبان کی فصاحت سے واقف ہونگے اِسلیئے کوئی ضرورت نہیں۔ کہ انکے لکچر بطور خلاصہ درج کیئے جاویں۔ ۲۴ شام پھر ماسٹر آتمارام جی نے "پرلوک خوشی" پر مدلل لکچر دیا۔ اور ۲۵ شام کو پنڈت لیکھرام جی نے آریہ سماج کی تاریخ پر پُر مضمون لکچر دیا۔ ۲۶ تاریخ نگر کیرتن کی تھی اِس تاریخ بیرونجات سے بھی بہت آریہ بھائی تشریف لائے۔ تقریباً سات بجے شام سب آریہ بھائی سماج مندر سے پرشوش لیکر باجے بجاتے ہوئے شہر کے بازاروں میں داخل ہوئے۔ تین علیحدہ علیحدہ بھجن منڈلیاں اپنی اپنی سُریلی آواز اور منوہر بھجنوں سے کوئٹہ باشیوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کر رہی تھیں۔ ساتھ ہی جابجا چھوٹی چھوٹی تقریریں سنا کر لوگوں کو آریہ سماج کے سالانہ اُتسو اور اُسکے مشن کی اصلیت جتلائی گئی۔ ساڑھے ۹ بجے سب بھائی نگر کیرتن کرنے کے بعد سماج مندر سے

میاں نبی بخش راگی کے بھجن سنکر اپنی اپنی جگہوں پر
تشریف لے گئے۔ ۲۷ - تاریخ صبح کی کارروائی
شروع ہوئی۔ معمولی ہون ہونیکے بعد پنڈت
کرپارام جی نے ایک نہایت بیراگ سے بھرا ہوا
پرماتما اپدیش دیا۔ لائق لکچرار نے منش ماتر
کی زندگی کا نقشہ کھینچکر جتلا دیا۔ کہ دنیا میں دکھ
کا کارن ہی انسانی ضروریات ہیں۔ جو شخص زیادہ
درجہ تک اپنی ضروریات بڑھا کر انمیں مقید ہوتا
ہے۔ وہ اتنا ہی زیادہ بیمار ہے۔ اور اسکو ان شیئوں
سے چھوٹنے کے لیئے بڑے بھاری پرشرم کی
ضرورت ہے۔ جنکی ضروریات کم ہیں۔ ارتھات جو
شیئوں میں بہت لپٹا ہوا نہیں ہیں۔ اُنکی بدھی زیادہ
پکشت رہتی ہے۔ اور کبھی اپنے جیون اُدیش
کو پورن نہیں کر سکتا۔ اسلیئے ضروری ہے۔ کہ پوتر
رشیوں کے جیون کی نقل کرو۔ جیون کی ضروریات نہایت
معمولی اور ضروری رہنے سے ہی انسان مکتی کا
بھاگی ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ سرمن ختم ہونیکے
بعد پنڈت لیکھرام جی نے "امرت کا چشمہ" اس
مضمون پر نہایت عمدہ پُرجوش لکچر دیکر حاضرین کو
جتلا دیا۔ کہ فی الحقیقت پرماتما نے دنیا میں ایک
امرت کا چشمہ بنایا ہے۔ ہر ایک زمانہ کے بادشاہ
اسکے متلاشی ہوکر اس سے اپنی حیثیت کے موافق
فیضیاب ہوتے رہے۔ اور ہم لوگوں کے لیئے
تصدیق کرنے کے بعد تحریریں چھوڑ گئے۔ اگر دنیا
میں امرت کی خواہش مند ہو تو پرماتما کے نہایت پیار
جیون بھگتی کرتے ہوئے وید ودیا کو لابھ کرو۔
یہی ایک چشمہ ہے۔ جس سے امرت رس ملسکتا ہے
اور یہی ایک ذریعہ ہے جسپر عمل کرنے سے امر جیون
پراپت ہوا ہوتا ہے۔ اور ہوگا۔ فصیح لکچرار نے
تحقیقات کرنے کے مسئلہ پر بہت ہی زور دیکر
للکارا۔ کہ اگر تحقیقات کرو گے۔ جس اصول پر جیسے
ایک ایران کے سیاح نے کی۔ تو بلاشک سچے
دل سے مانوگے۔ کہ وید ودیا ہی امر جیون لابھ
کرنیکا ایک ذریعہ ہے۔ لکچر ختم ہونے کے بعد
راگی نبی بخش جی نے اپنی سُریلی اور منوہر آواز سے
حاضرین کو وہ آنند پراپت کر دیا۔ کہ جس سے علیحدہ
کچھ دیر کے لیئے فطرتی طور نا پسند معلوم ہوتا ہے
پاپی شریر کو پالن کرنے کا ضروری سوال پرچار
کرا کر مجمع کے ہر ایک متنفس کو صبح کی کارروائی
ختم کرانے کا باعث ہوا۔ دو بجے شام سے لیکر
چار بجے تک مذہبی بحث مباحثہ کا وقت تھا۔ اور
اس عرصہ میں بہت سے متفرق مضامین پر پرشن اُتر
ہوتے رہے۔ بعدہ پنڈت پورنا نند جی نے
ویدک سنسکاروں پر لکچر دیا۔ ایک گھنٹہ آرام
کرنے کے بعد پھر سب بھائی سماج مندر میں
جمع ہوئے۔ اور سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد
ماسٹر آتمارام جی نے ویدوں کی اُتپتی پر ایک فصیح
لکچر دیا۔ اور اس دن کی کارروائی ختم ہوئی۔
۲۸ - تاریخ اتوار صبح کی کارروائی شروع ہوئی
معمولی ہون ہونیکے بعد ماسٹر آتمارام جی نے
بھگتی سے بھرا ہوا "ایشور کی عدالت" اس
مضمون پر نہایت عمدہ سرمن دیا اور سرمن ختم
ہونیکے بعد پنڈت لیکھرام جی نے ورن ویوستھا
پر ایک عمدہ لکچر دیکر صبح کی کارروائی ختم کی۔
شام کو دو بجے سب آریہ بھائیوں کی کانفرنس
ہوکر تقرری اُپدیشک واسطے سندھ و بلوچستان
آئندہ سال کے لیئے منظور ہوئے۔ ہر ایک سماج
سے خط وکتابت ہو رہی ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا
کہ اسقدر روپیہ ہر ایک سماج اس سال اس فنڈ
میں مدد دیگی۔ تب مفصل حال اسکا ایسی پرتی ندھی
سبھا پنجاب عرض کیا جاویگا۔ کانفرنس ختم ہونے
کے بعد ماسٹر آتمارام جی نے "رشیوں کی نصیحت"
پر نہایت پُرجوش لکچر دیکر وید پرچار فنڈ کے
لیئے اپیل کی۔ اپیل ختم ہونیکے بعد حاضرین نے امداد
دینی شروع کی۔ الخیر یہ بیان کرنے پر مجبور
ہوا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل رقومات وصول ہو گئیں از
حسب ذیل روپیہ ابھی واجب الوصول یعنی وعدہ شدہ
ہے۔ وید پرچار فنڈ کل چندہ [illegible]
نقد وصول ہوا [illegible] باقی [illegible] واجب الوصول۔ جالندھر
کل چندہ [illegible] روپیہ سب نقد وصول۔ کالج فنڈ
کل چندہ [illegible] روپیہ سب وصول۔ پتری پاٹھشالہ
جالندھر [illegible] روپیہ سب وصول۔ یتیم خانہ فیروزپور
سب وصول۔

اسقدر روپیہ دیکھکر پیارے ایڈیٹر [illegible]
کے چہرہ پر بشاشت کے آثار نمودار تھے۔ اور
بلا تحاشہ سچے دل سے یہہ آواز نکلتی تھی۔ کہ ایشور
کے کام میں اور وہ آپ ہی پورن کر رہے ہیں
کیونکہ یہہ پہلا ہی سال تھا۔ اور مخالفت کے
باعث سماج کے ممبر استاد کے ساتھ کھلے طور
سے عام چندہ جمع نہ کر سکتے تھے۔ کالج پارٹی
نے اگرچہ سماج کی وقعت کو عام نظروں میں
کم کرنے کا پورا یتن کیا تھا۔ مگر تجربہ سے ایشور کا
کرم ہمیں ایک دفعہ اور بھی اس قول کا مصداق
بنایا God helps those who help themselves
"ایشور انکی مدد کرتا ہے جو اپنی آپ مدد کریں"
ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد پنڈت کرپارام
کا آخری مضمون ویدک تعلیم پر تھا۔ لکچر ختم ہونے
کے بعد پنڈت ہری کرشن جی پردھان آریہ سماج
نے حاضرین اور باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا
شکریہ ادا کیا۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی
گنیش داس ورما سکرٹری آریہ سماج کوئٹہ

کیمپ باٹو و چترال لیفنس

نمستے

بریہ ور ایڈیٹر جی

ویدک پرچار مومنٹ کے اعلیٰ مقاصد اور اسکے واسطے دھن کی ضرورت کو محسوس کر کے مینے چندہ کی ایک فہرست کھول لی تھی۔ لیکن ہمارے فیلڈ ہاسپٹل کے بہت عرصہ تک ایک ہی جگہ پر نہ رہنے اور عدم فرصتی کے سبب بہت روپیہ جمع نہیں کر سکا۔ مبلغ ۱۶ سولہ روپیہ چار آنہ جو کہ آج تک وصول ہوئے تھے۔ جناب سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا کی خدمت میں ارسال کر دیئے ہیں۔ جسکی فہرست حسب ذیل ہے۔ کرپا کر کے درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں۔

فہرست چندہ برائے ویدک پرچار فنڈ

نام	رقم
بابو جگل کشور	۵
گھیٹا رام ہاسپٹل اسسٹنٹ	[illegible]
بابو اتم چند ،،	[illegible]
بابو بلو رام ،،	[illegible]
بابو برکت رام ،،	۸
بابو نگینہ سنگھ	۴
لالہ گھنشام داس	۴
بابو کنج بہاری لال	۴
بابو امر سنگھ	۴
بابو فتح چند	[illegible]
بابو اوتار سنگھ	۱
لالہ گوپی چند	۲
لالہ ہیرانند	۵
لالہ دیوی دیال	۴
لالہ گوپال سنگھ	[illegible]
بابو [illegible]	[illegible]
بابو لال [illegible]	[illegible]
سردار گورمکھ سنگھ	۲

ایک روپیہ چار آنہ منی آرڈر کمیشن کاٹ کر باقی سولہ چار آنہ ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

داس

گھیٹا رام

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا چوتھا سالانہ جلسہ

اس کلب کا چوتھا سالانہ جلسہ ۱۷، ۱۸ اگست ۱۹۱۲ء کو بمقام آریہ مندر ڈھیر ہال بابو کنہیا لال وکیل منعقد ہوا۔ ۱۶ اگست کی شام کو کل شہر میں انگریزی باجے کے ساتھ نگر کیرتن کیا گیا۔ نگر کیرتن کے درمیان مشہور بازاروں میں لالہ ایشور داس متعلم پنجابی ہائی سکول اور لالہ بالمکند سکرٹری کلب کے لکچر ہوئے۔ اس طرح قریباً ہزار امرتسر نگر نواسیوں کو آریہ دھرم کا اپدیش ہوا۔

۱۷ اگست کو ۴ بجے شام سے کارروائی آریہ مندر میں شروع ہوئی۔ بھجنوں کے بعد میرے مختصر لکچر کے ختم ہونے پر لالہ آتما رام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا عالمانہ لکچر گھنٹہ بھر تک جاری رہا۔ لکچر کے درمیان نوجوانوں کو قیمتی نصیحتیں کیں۔ لکچر کے بعد بھجن اور آرتی ہو کر ۹ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

۱۸ اگست کی کارروائی ۶ ½ بجے صبح سے آریہ مندر ہی میں شروع ہوئی۔ بھجن ہون سندھیا کے بعد قریباً ۸ ½ بجے پنڈت دھرم چند جی پرچارک آریہ سماج امرتسر کا اپدیش ایشور [illegible] کے چند منتروں کی ویاکھیا پر ہوا۔ بزرگ پنڈت جی کے اپدیش ختم ہونے پر ۹ ½ بجے لالہ نیک چند صاحب ایم اے وکیل کا لکچر پراوپکار اور خود غرضی کے مضمون پر ہوا۔ لکچر فلاسفی کا نچوڑ تھا۔ لکچر ۱۰ ½ بجے ختم ہوا۔ جسکے بعد بھجن اور آرتی ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

بعد دوپہر کی کارروائی ہٹیر ہال میں ہوئی ۲ بجے سے لوگ جمع ہونے لگے۔ چند بھجنوں کے بعد دھرم چرچا شروع ہوئی۔ تناسخ کا سوال پیش ہوا۔ جس کا جواب لالہ دنی چند ایم اے وکیل نے دیا۔ بعدہ سکرٹری سناتن دھرم کلب امرتسر نے چند اعتراضات متعلقہ ستیارتھ پرکاش پیش کیے جنکا کافی و شافی جواب ہمارے فاضل بھائی لالہ آتما رام جی نے دیا۔ یہ بحث قریباً ۴ بجے تک جاری رہی۔ جسکے بعد لالہ بالمکند طالب علم ایف اے کلاس و سکرٹری آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر نے کلب کی چوتھی سالانہ رپورٹ سنائی۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ کلب کا ہر ایک صیغہ ترقی پر ہے۔ مالی حالت قریباً چالیس روپیہ ہے ۴ ½ بجے رپورٹ کے بعد لالہ آتما رام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا لکچر سنسکرت پر ہوا۔ لکچر یورپین اور سنسکرت شہادتوں سے پر تھا۔ ۵ ½ بجے تک یہ لکچر جاری رہا جسکے بعد چند بھجن ہو کر لالہ پرمیشوری داس متعلم ایف اے کلاس و خزانچی آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا لکچر استری سکھشا پر اور لالہ امرناتھ متعلم ایف اے کلاس کی نظم اسی مضمون پر اور پنڈت سروپ نارائن متعلم ایف اے کلاس و [illegible] بھجن منڈلی آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا لکچر "دان" پر اور پنڈت چاند نرائن متعلم اسلامیہ سکول کی نظم "اتفاق" پر ہوئے۔ یہ تمام لکچر

اور خاصکر لالہ پرشوتم داس صاحب کا لیکچر غضب کا موثر تھا یہ مختلف لیکچر ۱ بجے تک جاری رہے جسکے بعد بھجن ہوکر لالہ کرم چند صوری بی اے پریزیڈنٹ آرین ڈبیٹنگ کلب کا آخری لیکچر ۲ بجے تک استری شکشا پر ہوا۔ جسکے بعد بھجن آرتی اور شکریہ ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری دونو دن تسلی بخش تھی۔ کلب کو ترقی دینے اور جلسہ کو بارونق کرنے میں لالہ بالمکند کا پرجوش کام قابل تعریف ہے۔

راقم آپکا داس
بشن لال متعلم ایف اے کلاس
میونسپل بورڈ کالج امرتسر

پنڈت لیکھرام دینانگر میں

مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۸۹۵ء کو پنڈت کرپارام بھیرہ نواسی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماج مندر دینانگر میں تنش کے کرتویہ کرم پر ویاکھیان دے رہے تھے۔ ایک واعظ اسلام چراغ الدین نامی بھی شروتاؤں میں شامل تھے پنڈت جی نے بدرسمی کا کوئی بیان اپنے ویاکھیان میں پیش کیا۔ بوقت ویاکھیان یا بعد خاتمہ تو مولوی صاحب مذکور نے کوئی اعتراض نہ کیا مگر رات کے وقت مسجد میں وعظ کرتے ہوئے انکے پر بالوں نندا شروع کی۔ دوسرے روز یہ معاملہ کسی مسلمان بھائی کی زبانی سیکرٹری آریہ سماج کے گوش گذار ہوا۔ باتفاق رائے ممبران مخالف سمجھا گیا۔ کہ مولوی مذکور کو نوٹس مباحثہ کا دیا جاوے۔ چنانچہ نوٹس دیا گیا۔ اور منظور کیا گیا کہ جو شرائط مولوی صاحب برائے مباحثہ تجویز کرینگے۔ وہ منظور کیجاوینگی۔ بشرطیکہ راستی پسند ہوں۔ چنانچہ شرائط مجوزہ مولوی صاحب بعد ترمیم و تنسیخ واجبی کے بذریعہ تحریر اتفاق رائے باہمی ہو گیا۔ اور تاریخ مباحثہ مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۸۹۵ء بروز آئیتوار مقرر کیگئی۔ مولوی صاحب مذکور نے اپنے آپ کو مباحثہ مجوزہ کے واسطے قاصر تصور کرکے ایک اور مولوی مسمی اکبر علی کو امرتسر سے یا کسی اور جگہہ سے بلایا۔ جو کہ معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ چراغدین کے کچھ جہاندیدہ تھے۔ اور ایسے معاملہ میں اسلام کا پاج دہکار رہنا مناسب سمجھتے تھے۔ جب دیکھا کہ شرائط طے ہو چکی ہیں۔ اور مباحثہ میں ویدک دھرم کے تت کے مقابلہ میں قرانی تعلیم کا پول کھل جاوے گا اور اہل اسلام پر اسکا اثر پیدا ہوگا۔ فوراً چالبازی کو کام میں لائے۔ اور رقعہ نمبر ۱ میں شرائط متفقہ ذیل سے منحرف ہو گئے۔ اور جھٹ پٹ وہی عام شرائط جو کمزور مذہب لوگ مباحثہ سے بچنے کی خاطر پیش کیا کرتے ہیں۔ پیش کردیں کہ (۱) وادی پرتی وادی کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہ کیا جاوے۔ (۲) اہل اسلام کے دنگہ فساد کی ذمہوار آریہ سماج قرار دیجاوے۔ (اس شرط کا اندرونی مطلب یہی پایا جاتا ہے۔ کہ جو وقت موقعہ لاجواب ہونیکا آویگا اسوقت اہل اسلام کی معرفت شور مچاوینگے۔ اور آریہ سماج کو ذمہوار ٹھہراوینگے) (۳) تقریری مدست کا ڈھکوسلہ اور مدست کوئی۔ ایک پادری عزیز الحق جو مین آریہ سماج کے برخلاف اور آپکے اپنے اہل کتاب ہر چند بذریعہ دلائل تحریری و زبانی آنکو سمجھایا گیا۔ کہ قواعد متفقہ سے انحراف کرنا ٹھیک نہیں ہوئے کے پینے میں سمہ کو اکارتھ دیہہ کرنا ہے۔ مگر سنتا کون ہے۔ ادہر تو فکر ہو رہا ہے جس طرح ہو سکے مباحثہ سے ٹال مٹول کیجاوے۔ کہیں پول اسلام نہ کھل جاوے۔ فوراً رقعہ نمبر ۲ میں آریہ سماج کو بلاوجہ گالیوں کی بوچھار شروع کردی۔ رقعہ کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جواب اسکا ترکی بہ ترکی نہیں دیا گیا۔ بلکہ آریہ سماج نے مطابق اپنے اصول کے شائستگی کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اپنے پاس سے انکے واسطے کوئی لفظ ایزاد نہ کیا۔ بلکہ یہی ظاہر کیا۔ کہ انکے اپنے ہمارے برخلاف کہے الفاظ انکے اپنے پیچھے موزون و مشتہر ہیں۔ جس سے تو مولوی صاحب کی قرانی تعلیم سے متعلم توہین کردہ کی آگ بھی پر جولت ہوئی۔ کہ جواب میں خوب دل کھول کھول کر ناشائستہ کلمات اور گالیوں کا آریہ رشیوں اور آریہ سماج پر ایسا مظاہرہ کیا۔ کہ اپنی لیاقت علمی اور شائستگی کا اظہار کیا۔ بلکہ بیچارے اردو کو بھی شرمسار کیا۔ چونکہ آریہ سماج کا اصول نہیں ہے۔ کہ بلاوجہ کسی مذہب پر زبان درازی کرے مگر دھرم کی رکھشا کرنا۔ اور اسکے کا پرکٹ کرنا تو مکھ اودیش ہے۔ جوابی رقعہ میں بجواب بیل سخت کلامی کے قرانی تعلیم کا فوٹو کھینچا گیا۔ اور مولوی صاحب کو ایسا لاجواب کیا گیا۔ کہ آئندہ کے واسطے یاد کریں گے۔ بلکہ کسی آریہ سماج کے ساداہسن ممبر سے بھی مباحثہ کا نام تک نہ لینگے چونکہ سارا مخزن اعتراضات کچے سچوں کا جو کہ کم فہم لوگ آریہ سماج پر عام طور پر کیا کرتے ہیں۔ وہ مولوی صاحب اپنے دونوں رقعوں میں خرچ کر چکے تھے۔ اور آریہ سماج انکے ٹھیک طور پر مدلل جوابات اور انکے اوپر نئے اعتراضات کرنے کو تیار تھا۔ اب مولوی صاحب کے اوپر

۴ کسی مدوان پرکھ یا ہند سبھا کا ممبر ہو سکتا اور مولوی قواعد کا ملے کرنا

...راہ یقین نہ رہے۔ انسان کی مثال صادق ہوئی۔
...دان کے خوف کی آریہ سماج کو دھمکیاں دیگئیں جیسا
...مان جواب دیا گیا۔ کہ ہمارے رقعہ کے جواب میں
...و پیچ کا اظہار ہے وہ کس کا اختیار ہے۔ رقعہ تو
...ر با اسلامی کتابوں کا اظہار ہے۔ حاصل کلام
مولوی صاحب میدان مباحثہ میں بموجب شرائط
منظور کے ستیارتھ کے مقابلہ کیلئے بالکل آئے
کی جرات نہ کرسکے۔ بلکہ از سر نو بھی شرائط کے طے کرنے
سے پہلو تہی کرتے رہے۔ حالانکہ دو تین دفعہ تین چار
آریہ پرش آنکے مکان پر زبانی قواعد طے کرنیکو
مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر
کمزور آدمی اپنی کمزوری کو اپنے آتما میں برتیت کرتا
ہوا پہلے ہی سے پیش بندی کر چھوڑتا ہے۔ اپنی
فساد انگیز شرائط سے بالکل باز آئے۔ بلکہ اپنے
مکان پر بھی زباندرازی سے پیش آئے۔ اسی
اثناء میں انہوں نے روزمرہ بازار میں اپنے
لکچر شروع کر دیئے۔ قرآنی تعلیم میں کونسی فلاسفی ہے
جسکی بازاروں میں کھڑے ہو کر دیا کھیا کریں اور
اصولات بدکا پرچار ہی کیا۔ وہ تو خود بخود بیسل
بانے ہیں۔ جیسا کہ انگریزی ایک مثل مشہور ہے۔
آجکل کے سب اعظان اسلام کا شیوہ ہے۔ کہ بازاروں
میں معہ چند ایک جہاد طبیعت مسلمانوں کے کھڑے
ہو کر آریہ سماج اور اہل ہنود کے بزرگوں کو بلا وجہ
بلا ثبوت گالیاں دینا۔ اگر کسی نے اعتراض کیا تو
سخت زبانی سے کام لیا۔ چنانچہ مولوی اکبر علی صاحب
نوان لاتوں کے نمونہ نظر آتے ہیں۔ ایک آریہ پرش
نے انکے کیئے ہوئے اعتراض کا بوقت آنکے لکچر کے
جواب طلب کیا۔ فوراً گالیوں کی بوچھاڑ جواب دیا
اس وقت جو پبلک موجود تھی۔ خواہ ہندو خواہ
مسلمان ضرور اپنے دلوں میں سمجھ گئے ہونگے۔ کہ
جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔ اب میں

آریہ پرشوں نے جو رکھشا دھرم کی ایسے موقعہ
پر کی۔ اس طرف رجوع کرتا ہوں۔ خط و کتابت
کے اثنائے میں مہاشہ پردھان شرمیتی آریہ پرتی
ندھی کی سیوا میں پردھان آریہ سماج نگر کو بھیجکر گزارش
کیگئی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام صاحب مشہور
رد اسلام کو دینانگر میں تشریف لانیکی اگیا دیا
اور قدرتاً میں براہ راست کوئٹہ میں جہاں
پنڈت صاحب معروف پرچار تھے بھیجی
گئیں۔ آریہ سماج دینانگر شرمیتی آریہ پرتی ندھی
سبھا کا اور ٹھاکر پنڈت لیکھرام صاحب
کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ ایسے
موقعہ پر فوراً بعد خاتمہ جلسہ آریہ سماج کو پنڈت
پنڈت صاحب تشریف لے آئے۔ باوجودیکہ
پنڈت جی کے ایک عزیز حقیقی بھائی کے
انتقال کی وجہ سے آپکے دل پر سخت صدمہ
تھا۔ تاہم دھرم کا بدیہ کو آپکے انتقال کی وجہ سے
گھر جانے پر ترجیح دیتے ہوئے اور کل
آریہ لوگوں کو اپنے حقیقی بھائی سمجھ کر آپنے
من کو شانتی دیتے ہوئے بر سبیت دار ایسے
طریقہ اور سلسلہ سے مضمون کو سمجھایا۔ کہ
شروتا دنگ رہ گئے۔ انہوں نے دریائے
گنگا کے درشٹانت لیتے ہوئے کہ شہر کلکتہ
کے پاس گنگا جل غلاظت آلودہ ہوتا ہے
اور وہاں کوئی شخص گنگا کا مہاتم نہیں سمجھتا
جیوں جیوں اوپر کی طرف آتے جاؤ۔
تیوں تیوں جل شدہ اور نرمل ملیگا۔ اور
رستہ میں کئی میل سے بھری ہوئی ندیاں
گنگا کے اندر پڑ کر گنگا جل کو خراب کرتی ہیں
اخیر پر چشمہ گنگوتری کی تلاش کرنیوالا محقق
چشمہ گنگوتری پر اپنی عقل سے اور علم کیمیا دی
کے روئے سے جان لیتا ہے۔ کہ در اصل گنگا یہ ہے

ثابت کر دکھایا۔ کہ اگر تم اصل وید یعنی الیشوری
گیان کو پانا چاہتے ہو۔ تو سب کتابوں کی پرکشا
کرتے جاؤ۔ پرانوں سے لیکر اپنشدوں تک
جاؤ۔ فوراً معلوم ہو جاویگا۔ کہ ان میں سے کوئی وید
نہیں ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف مصنفین
نے وید کا آسرا لیتے ہوئے شدھ گنگا جل روپی
وید کے ساتھ نپال جنوبی پنجاب دہلی وغیرہ
حصوں سے غلاظت کو ساتھ لیتی ہوئی جمنا
سرجو۔ گھاگرا۔ سون وغیرہ ندیاں بھی اپنی اپنی
من کی غلاظت رنج خیالات کو ملا کر سب پستکوں
کو ویدک پستکوں کے نام سے پکارا ہے۔ ورنہ
اصل میں کسی میں ایشور کا پورا گیان نہیں ہے۔ آخر کار
جسوقت ویدوں کے پاس پہونچو گے۔ فوراً
جان لو گے۔ کہ یہاں پورن گیان ہے۔ اور
جس طرح سب چشمہ گنگوتری کے نیچے کی سنھاوں کا
جل تیاگ دیا تھا۔ اودشیہ اور پستکوں کو
الیشوری گیان نہ مانو گے۔ اس موقعہ پر پنڈت
جی کا لکچر یا معلوم کیجے دلوں پر بہت اثر پیدا کر رہا
تھا۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ ویدک تعلیم کا پرچار
کیا جاوے۔ آج لوگوں کو ستری آریہ سماج
نے بعد خاتمہ لکچر جتا دیا۔ کہ پنڈت جی کل
مورخہ ۷ اگست سنہ ۹۵ء کو تشریف لیجاویں گے
مگر وہ لوگ جو کہ آریہ سماج سے سخت متنفر تھے
اور ان لوگوں نے پیشتر کبھی آریہ سماج مندر
کا دروازہ تک نہ دیکھا تھا۔ اسقدر پنڈت
جی کے درپے ہوئے۔ کہ وہ چار روز تک اور
ٹھہریں۔ اور ویدک دھرم کی سیر کرائیں آنکو
بتلائیں۔ ہر چند پنڈت جی نے تکرار کیا
لوگ دو تین آنکے گلوگیر ہوئے۔ اور یہاں تک
کہدیا۔ کہ ہم جبراً نہیں جانے دینگے۔ اور پنڈت
جی کیا مجبوری آنکو دو یوم اور ٹھہرنے کا

وعدہ کرنا پڑا۔ اسی واسطے ۷۔ اگست ۱۸۹۵ء
کو بوقت ۵ بجے شام کے پنڈت جی کا مشہور
لکچر (سچائی کا مضبوط چٹان) ہوا۔ آج
قریب ۱۵ استریاں سننے کے واسطے آئیں۔ کیونکہ
پہلے سے آنکے واسطے انتظام کیا گیا تھا۔ آج
کا لکچر بے موثر تھا۔ اخیر پر پنڈت جی نے
سامعین سے پھر اپیل کی۔ کہ اگر آپ اپنے لڑکے
لڑکیوں کو مسلمان اور عیسائی مت میں پرورت
ہونے سے اور کوکرم میں مبتلا ہونے سے بچانا
چاہتے ہو۔ تو جس طرح ہو سکے آریہ سماج کو بنا
دلویں۔ یہ پنڈت جی کا آخری لکچر تھا۔ کیونکہ
۸۔ اگست ۹۵ء کو انکے لکچر کے واسطے امرتسر
میں مقرر ہو چکی تھی۔ اخیر پر میں ظاہر کرنے
سے نہیں رہ سکتا۔ کہ اس نگر کے اندر یہ پہلا
ہی موقعہ ہے۔ کہ اسقدر تعداد حاضری ہوتی رہی
یعنے ہر روز ۲۰۰ سے ۳۰۰ تک بھی کسی سالانہ
جلسہ کے اندر اسقدر حاضری نہیں ہوتی۔ اور
جو ہمدردی پنڈت جی کے ویاکھیانوں سے لوگوں کے
ہردوں میں آریہ سماج کے ساتھ پیدا ہو گئی ہے
وہ بھی پہلا ہی موقعہ ہے۔ اگر شریمتی آریہ پرتی
ندھی سبھا کسی اور لائق اپدیشک کا بہت جلد
اس طرف بھیجنے کا پربندھ فرماوینگی۔ تو امید ہے
کہ تعداد ممبران آریہ سماج قریب دوچند ہو جاوینگی
پنڈت جی نے اپنے سارے لکچروں میں سندھیا
اوپاسنا کے منڈن اور قبر اور پیر۔ مسجد
گورگا کھنڈن کیا۔ دہونکل یعنی سرور سلطان وغیرہ
پنتی کے کھنڈن پر بہت زور دیا۔ جسکا لوگوں
کے دلوں پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ پنڈت جی کے
لکچروں کے بعد سندھیا پستکوں کی مانگ ہو رہی ہے،
بلکہ منگوانے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ جہاں تک
میرا خیال ہے کوئی بھی آریہ سماج کا ممبر اسدہ ہو گا

سندھوا نہ ہوگا۔ جواب یہی دو گھنٹہ روزانہ خرچ
کرکے دو کال سندھیا اوپاسنا کرینگے۔
ہے ایشور! ہمارے آریہ بھائیوں کے من
میں اپنے ست دھرم کا ایسا درد لگنوں
پیدا کیجئے۔ کہ وہ کبھی آج سے آئندہ کیواسطے
خواہ کیسا ہی کشٹ ہو یا ضروری کام ہو
سندھیا کا وقت ہاتھ سے نہ دینگے کیونکہ یہی
ست دھرم کی انت سمے پر سہایتا دینیوالا ہے۔
اخیر پر یہ سماج لالہ منشی رام صاحب پردھان
آریہ پرتی ندھی سبھا اور پنڈت لیکھرام صاحب
کا بہت دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ اس
سماج پر یہ اپکار کیا ہے۔
بعدہ میں اپنے پردھان لالہ گنیش رام صاحب
کی عقل اور حوصلہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا
کہ انہوں نے اس موقعہ پر نہایت اُتساہ اور
عالی حوصلگی سے کام کیا ہے۔ اور خاص کر
اس موقعہ پر لالہ جھنڈو مل اسسٹنٹ سکرٹری اور
لالہ کشمیری لال و لالہ داسا مل و لالہ گنگا بشن و لالہ
گنگا بشن و لالہ گوری شنکر نے جس اُتساہ سے
کام کیا ہے۔ وہ نہایت قابل تحسین و تعریف ہے۔

آپکا شبھ چنتک
ارجن سنگھ سکرٹری آریہ سماج دینانگر

ہانس پرچارک مہاشیوں کی ہی ہی گپت لیلا کا پرکاش

ہانس پرچار کے مشن کو پورا کرنیکی دھن
میں کچھ دھا پرشوں نے آریہ سماجوں کی ہاری
پرتشٹھا کو دھول میں ملا دیا۔ لوگ منشی کرداری۔

پھوٹ پھیلائی تھی۔ ٹریکٹ بنا کر مفت بانٹے
بیسیوں کے ایمان بگاڑ سے بھینکروں کو گمراہ
کیا۔ ڈنڈے بازی میں الہ آباد کے گنڈوں کو
بھی مات کر دیا۔ انوکھے سے انوکھے اتیاچار
کیئے۔ غرضیکہ جو نہیں کرنا تھا وہ بھی کیا۔ مگر
بعض حضرات جنہوں نے کہ جان بوجھ کر تعصب
کی پٹی ہے کی آنکھوں پر باندھ رکھی تھی۔ اور ان
کانجگی مہاتماؤں کی عیب پوشی کرنے کا ٹھیکہ
لے رکھا ہے اور قسم کھا رکھی ہے۔ کہ چاہے کچھ ہو
ہم انکا ساتھ نہیں چھوڑینگے۔ ابھی تک اپنا
بے سُرا راگ الاپے ہی چلتے ہیں۔ کہ بھائی
ہانس کا تو جھگڑا ہی نہیں۔ جھگڑا تو اور ہی ہے
اگرچہ ہم مضبوط سے مضبوط تہا دلیوں دوارہ
اس پرکار کے لوگوں کی بطالت کو بخوبی ثابت
کر کے ان کے منہ پر لاجوابی کی مہر لگا چکے ہیں۔ اور
جھوٹوں کو انکے گھر تک پہونچا چکے ہیں مگر
تو بھی وہ ابھی تک باز نہیں آتے اور بعض
بھولے بھالے آریہ سماجیں ابھی تک ان فریبی
آدمیوں کی بہکاوٹ میں آکر گھر پہونک تماشہ
دیکھ رہے ہیں اور دکھلا رہے ہیں۔ ایشور جانے
سماجوں کی بدھی پر کیا پردہ پڑ گیا ہے۔ کہ سب
کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے
ہیں۔ مگر تو بھی ان انیسویں صدی کے رکھشوں
کو دھرم گیہہ میں گھس دانے کا اوسر دیتی جاتی
ہیں۔ وہ تو سماجوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں
انکے حقوق کو زبردستی چھینیں۔ سماجوں میں گڑ بڑ
مچا دیں۔ ڈنڈوں کے ساتھ خبر لینے تک جاویں
اور سماجیں انکا سنگ ہی کرتی جاویں۔ کیا کبھی
سماجوں کے نشٹ بھرشٹ ہونیکا سماں نہیں
آگیا۔ یہی تو یہ چال ہو رہی ہے۔ کبھی ممکن
ہو سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کی نہایت کہ ہی

بابت دھرم اور سنسکار کا اسقدر اپمان کرتے ہیں ودیادی
اور ویدی جو ذرہ ذرہ واہ واہ بہ نشہ ہو کر ہزاروں
خود خراب کر ڈالیں۔ اور دھرم پرچار کا ذرہ
بھی خیال نہ کریں۔ پر ایشور ہی ہے کہ سماجوں کا
بیڑا پار کرائے۔ ورنہ تباہی میں تو کچھ شک
نہیں دیکھتا۔ مگر ابھی کچھ زیادہ بگاڑ نہیں ہوا
اگر کوشش کریں تو سنبھل سکتے ہیں۔ اور وہ کوشش
یہی ہے۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ اور
ماس پرچارکوں سے سماجوں کو بالکل پاک
کردیں۔ ورنہ یہ لوگ کبھی شانتی نہیں ہونے دینگے
اور نت نئے اپدرو دکھ سے کرتے رہینگے۔ وہ بھائی
جو کہ منچلے کے خیالی پلاؤ پکا رہے ہیں۔ بڑی بھاری
غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ انکے ساتھ مُلیچھ
کرنا اپنے ہاتھوں سے آریہ سماجوں کی جڑ اکھیڑنا
اور ویدک دھرم کا گور و خاک میں ملانا ہے۔ بھلا
ایسے آدمی بھی کبھی سوسائٹی کے لیے لائق کبھی
ہوسکتے ہیں۔ کہ جنکی زندگی کا مکھیہ ادیش ادھرم اد
کا ہی ہو۔ اگر آپ کو درحقیقت ابھی تک کوئی
شبہ ہے۔ کہ کلچرڈ مہان پُرش جیسا کہ وہ اپنا پرچار
سدھار کرنے کے لیے اب گشتی پھرتے ہیں۔ کیونکہ ماس
پرچار نہیں کرتے۔ اور نہ ہی اُس کا کھانا دھرم کہتے
ہیں۔ تو لیجیے ہم رہی سہی قلعی بھی کھول دیتے ہیں
اخبار شاہپورہ کا پتر لوہارہ بجنسہ درج کر دیتے
ہیں جسکو پڑھکر آپ کو ذرا بھی شبہ نہیں ہوگا
کہ بےشک سارا جھگڑا ماس پرچار کا ہی ہے
اور درحقیقت یہ لوگ ورشوں سے خفیہ خفیہ
ماس پرچار کر رہے ہیں۔ یہ پتر پرکاش آنند نے
لاہور سے جودھپور کو روانہ ہونے سے پورو سکرٹری
آریہ سماج ریاست شاہپورہ کی معرفت مہاراجہ
صاحب کو لکھا تھا۔ اسکو پڑھکر آپ جان سکتے ہیں
کہ کس خیالات کو لیکر پرکاش آنند لاہور سے روانہ ہوا تھا

ہے۔ یہ پتر پرکاش آنند کی طرف سے لکھا ہوا
ہے۔ مگر درحقیقت یہ سب یہاں ماسو جی کی
ہی لیلا ہے۔ کیونکہ جو لوگ لالہ منہراج جی اور
پرکاش آنند کی گوڑھ میتری اور پرسپر تعلقات سے
بخوبی واقف ہیں۔ وہ بھلے پرکار سے وچار سکتے
ہیں۔ کہ بھلا یہ کب ممکن ہو سکتا ہے کہ پرکاش آنند
آدھا انگ لالہ منہراج جی کے پاس رہکر کوئی بات
کرے۔ اور اُن کو معلوم ہی نہ ہو۔

ویدک دھرم کا سیوک

وزیر چند ودیارتھی اجمیر

پتر ویہار

اوم

شری مہاشے پریہ ور جی۔ نمستے

بہت پرسن ہو گئے ہیں آپکے دوارہ سماچاروں کا
کوئی آنند جنک پتر نہیں آیا۔ یہاں کشل ہے وہاں
کشل ایشور سے مانگتا ہوں۔

یہاں جھگڑا ماس کا تو نہیں اور ہی ہے پرنتو
اب باہر سے یہی گیات ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت
ماس نہیں کھاتے۔ پرنتو وہ ست اُپدیش کرتے
ہیں کئی ایک آدمیوں کی رائے ہے۔ کہ ہم آریہ
سماج کو جینی سماج بنا دیں۔ سب مکھ پر پٹی باندھ
لیویں۔ دودھ پینا چھوڑ دیویں۔ پھول بھی
توڑنے تیاگ کر دیں۔ وہ (دھرم پکش کے)
کہتے ہیں۔ کہ وہ دھرم ہی کیا ہے۔ کہ جو کھانے
پینے میں پاپ مانے۔ بڑے مہاں پُرش جنہیں
دویا وچار مذہبی شوچ بڑی تھی وہ کہتے ہیں کہ
ہمکو قدرت نے جیو مارنے سکھلایا ہے۔ اتفاقات
بنا جیو مارے کسی آدمی کا ایک دن بھی گذارہ
نہیں ہو سکتا۔ کھیتی میں جیو مرینگے۔ پانی میں
جیو مرینگے۔ ہوا میں جیو مرینگے۔ [illegible]

شریر میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ اُن کو ہم دیکھو
بچھو۔ سرپ۔ سنگھ۔ ویاگھر شترو کئی جانور
قدرتی میں کھاتے مارتا۔ اتفاقات ایک ایک
آدمی اپنی زندگی میں کروڑوں جیو مارتا ہے۔ یہ
قدرت نے سلسلہ باندھا ہے۔ چھوٹی چیونٹی کو
بڑا کیڑا کھاتا ہے۔ اُسکو مکوڑا کھاتا ہے۔ اُسکو
ٹڈی کھاتی ہے۔ اُسکو چھپکلی کھاتی ہے۔ اُسکو
سرپ کھاتا ہے۔ اُسکو بلائی کھاتی ہے۔ بلائی کو
کتا کھاتا ہے۔ کتے کو شیر کھاتا ہے۔ ایسا ہی
سرشٹی کرم سے گیات ہوتا ہے (نوٹ واہ انہیں
جی۔ خوب دور کی سوجھی۔ داروں کے بھی کان
کتر دیے۔ مگر اتنی کسر رہگئی۔ کہ چھوٹے آدمی کو
بڑا آدمی کھاتا ہے۔ یہ لکھنا بھول گئے۔ اور شرم
سے آگے قافیہ تنگ ہوگیا) کہ انکے مارنے میں
دوش نہیں۔ وہ (پھل آہاری) کہتے کہ ماس کھانے سے
منش ہردی تیتا کمزور ہوتا ہے۔ وہ (ماس پرچارک
مہاں پرش) کہتے ہیں۔ کہ ہم ایسا ہی بننا چاہتے
ہیں۔ رودھر (خون) کو دیکھکر مرچھی پڑ موچھت
ہوکر گر پڑیں۔ ہم ایسا نہیں بننا چاہتے کہ کل ہم
کستوری سونگھ ہی وہ کھانا چھوڑ دیونگے ریشم
پہننا چھوڑ دیونگے۔ وہ کہتے ہیں کوئی ماس کھاوے
نہ کھاوے۔ اسپر جھگڑا نہ کرنا چاہیے۔ کھانے پینے
پر جو دھرم ہے۔ وہ پشوؤں ولیشوں میں نہیں چلتا۔ اور
منش کے واسطے بنسپتی اور پشو بنے ہیں۔ ان کا
منش بنا گذارہ ہو سکتا ہے۔ پرنتو منش کا ان بنا
گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے اُسکے لیے بنے ہیں
جیونت ہے۔ وہ مرتا ہی نہیں (اس دلیل سے تو کسی
کا مارنا بھی پاپ نہیں) ست بولنے سے ہم
ساری آیو بتیت کر سکتے ہیں۔ پرنتو بنا جیو مارے
ہمارا ایک دن گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے ہمکو
پاپ نہیں۔ سرشٹی کرم نے بتلایا ہے (سرشٹی کرم نے

توہنیں بتلایا۔ گورو جی نے بتلایا ہے) جنگل
کے جانور آپ مرتے ہیں تو بہت دکھہ پاتے
ہیں۔ انکی خبر کوئی نہیں لیتا۔ اسواسطے شکار
کھیلنا چاہیئے۔ اور کوئی پستک خالی نہیں جسمیں
ماس کھانا نہیں لکھا۔ ایسی ہزاروں باتیں
ہیں اور جو ماس کھاتے ہیں وہ کام بڑے
بڑے کررہے ہیں۔ ایسے بیر ہیں۔ وہ کہتے ہیں
کہ ہم اپنی قوم کو دہوتی پرشاد نہیں بنادینگے جو
موسے (چوہے) کو دیکھہ کر ڈر جاوے۔ پہلے
سے رامچندر سے لیکر سب کھتری کھاتے رہے
ہیں۔ آج تک کوئی راجہ نہیں جو ماس نہ
کھاتا ہو۔ وہ (پھل آہاری) کہتے ہیں۔ کہ
ماس کھانیوالوں کو سماج سے باہر نکال دینا
چاہیئے۔ دوسرے کہتے ہیں۔ پوجاری۔
متھیا وادی۔ رشوت۔ کھانیوالے۔ چوری
کرنیوالے۔ جو سندھیا گایتری نہیں کرتے
وشواس گھاتی۔ دہوکہ باز ٹھگ اتیادی
انیک دوش والے بھی نکالنے چاہیئے (یہہ بھی
وہ ہی باتیں ہیں۔ جبکہ بھارت سدہار میں وقتاً
فوقتاً مدت ہوتی رہی ہیں) اور جو وہ پورہ میں
بھی ایسی (ماس کی) چرچا ہوئی تھی جو
ماس نشید کرتے تھے۔ وہ ہار گئے۔ مہاراج
پرتاپ سنگھ ورما جی نے ایک کھتری نوکر سبھا میں
رکھا کر رکھا ہے۔ جو ماس کھانے کا اپدیش
کرے۔ یہہ بیٹے شروع کیا ہے۔ ایک اچھے
آدمی سے اس شخص کا نام رام لال ورما ہے۔
کالشی سے پڑھکر آیا ہے۔ اور سوامی جی نے
پہلے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کھانا جو انکو
سامنے چھپا تھا۔ ان کے مرنے بعد جو چھپا ہے
اس سے نکال دیا ہے۔ پہلے سنسکار ودہی میں بھی
لکھا ہے۔ اور کئی ایک پرکار کے جھگڑے ہیں

پھر میں لکھونگا۔ گرمی اس دیش میں بہت پڑتی ہے
شہر ہمالیہ کو میری بہت نمستے کہنی۔ جیسے یہاں
رہتے بہت گرفتہ پڑے تھا و چار سے ہیں
وہ بھائی اس دیش میں تو سب رئیس تھا راجہ لوگ
لوگ کھاتے ہیں۔ ان سے بڑھکر کوئی نہیں نیتی
نہ جانے وہاں نہانے کی عقل کسی کو نہیں۔ پہلے
ان کو دہوکر کے ہانڈی اوتار کر کے پانی میں اتری
کو کھنگو دینا ساری راتری پانی میں رہے۔ پھر
سب عطر مصالحہ پانی میں ملاکر کہ گہرت میں بھونی
جاوے۔ پھر پانی سے نکال کر کے اس مصالحہ
میں اس بھاجی کو گیرنا چاہیئے۔ خوب بھونی
چاہیئے۔ پھر اس بھاجی کا پانی اسی میں گیرنا
پھر تین وا چار ابال آویں تو وہی آسمیں
گیریں۔ اس دیش میں تو اتنی ادہم گنتی جاتی ہے
غریبوں کو گنتی بھی نہیں۔ اور وہاں کا برتانت
سب لکھنا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ ایک شرمیتی
پرادیشک رانی سبھا یہاں (لاہور میں) ہونے
والی ہے۔ تبرکان پدہاریں تو بہت اچھا
ہو۔ ٹھاکر چھبیل لال ورما جی کو تھا انیہ آریہ
بھائیوں کو نمستے کہنا۔ اتیلم

دیہ پرکاشانند سرستی

خانگی

مہاشہ ایڈیٹر جی
نمستے۔ کرپا کر کے مفصلذیل سطور کو اپنے
پتر کے گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرماویں۔
پنڈت امیں چند (نامعلوم وہ کون تھا
مگر وہ اپنی زبان سے اپنے آپ کو پنڈت امیں چند
اپدیشک ماسٹر لیدہر اپدیشک کو بتلاتا تھا) ہمارا
سبہا ۳۔ اگست کو مجھے ملا۔ اور کہنے لگا
کہ میں یہاں اپدیش سنے کیلئے آیا ہوں۔ جواب دیا
گیا کہ آپکا کسی باقاعدہ سبھا سے تعلق نہیں ہے
بلکہ ایک نام نہاد فساد ڈالنے والے خود غرض
آدمیوں کی طرف سے آتے ہو۔ اسلیئے آپکا لکچر
یہاں سماج کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ
سکریٹری مہاشہ لالہ رام کرشن جی ویدمان بابو
جولا پرشاد کے پاس گئے۔ انہوں نے جواب
دیا۔ کہ آپ کا تعلق کسی باقاعدہ پرتی ندہی
سے نہیں ہے۔ اسلیئے آپ کا لکچر سماج میں
نہیں ہو سکتا۔ پنڈت صاحب نے بہت کچھ ہاتھ
پیر مارے۔ مگر دال نہ گلی۔ اور لاچار مایوس
ہوکر ۱۲ تاریخ کی صبح کو رفوچکر ہوئے پنڈت
صاحب آگئے وزیر آباد سماج میں فساد ڈالنے
آئے ہیں (اسکی نسبت اگر مناسب ہوا تو
اس سماج کے سکریٹری مہاشہ لالہ بیچداس
جو پیڑہ لکھینگے) اور اب اور سماجوں میں فساد
کا اپدیش کرینگے۔ نہ معلوم ماسٹر ہرلال دہیر
صاحب کو ان چھوٹی سماجوں میں کیا سوجھ
رہا ہے۔ کہ یہاں بھی فساد کی خاص غرض سے
کوئی نہ کوئی نام نہاد اپدیشک بہیجدیتے
ہیں۔ ہم پیشتر بھی عرض کرچکے ہیں۔ کہ ماسٹر
صاحب اپنا اپدیشک اس سماج میں بہیجنے کی
تکلیف گوارا نہ کریں۔ کیونکہ ان کی کوئی
دال نہیں گل سکتی۔ ان کی پارٹی کے چیفے بڑے
لالہ لاجپت رائے صاحب باہر کی سماجوں کو
اپنے سماچار میں بیشرم قرار دے چکے ہیں۔
تو نہ معلوم بیشرمی کا خود مرتکب ہوکر پھر بار بار
اپنا اپدیشک محض فساد کی غرض سے باہر بھیجنے
کا کیا مطلب۔ حال ہی میں اخبار آریہ گزٹ فیروز پور
میں ملتان سماج کی نسبت جو لالہ لاجپت رائے
نے در فشانی کرتے ہوئے یہہ لکھدیا ہے۔ کہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت آتما رام نے ۱۹ - جولائے سے ۵ - اگست تک کیریاں آریہ سماج میں پرچار کیا۔ بڑا عمدہ اثر ہوا۔ رشی ترپن کا جلسہ بھی اُنھوں نے ہی کرایا۔ آریہ سماج کیریاں نے اب سستی چھوڑ کر پھر پورے اُتساہ سے کام کرنا شروع کیا ہے۔ لوٹتے ہوئے پنڈت آتما رام جی نے دسوہہ گرام میں پرچار کیا۔ یہاں کا آریہ سماج کچھہ عرصہ سے باقاعدہ ہونا بند ہو گیا تھا۔ اب پھر باقاعدہ جلسے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ وہاں سے پنڈت جی کردر میں میلہ پر پرچار کرنے کے لئے چلے گئے ہیں۔

پنڈت لعل من ضلع امرتسر سے واپس آکر منوں آریہ سماج کی مار خبر پردھان ویدک بواہ کرانے کو گئے۔ وہاں سے راستے میں پرچار کرتے ہوئے منٹگمری جا رہے ہیں۔

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے کوئٹہ سے واپس آکر دینا نگر میں خوب پرچار کیا۔ ایک واعظ اسلام سے بحث کے لئے گئے تھے۔ لیکن وقت پر مولوی صاحب نے جواب دیدیا۔ وہاں سے واپس ہو کر پنڈت جی نے ۷ و ۸ - اگست کو دو بڑے زبردست لکچر امرتسر آریہ سماج میں دیئے۔ جن پر حاضری بہت اچھی رہی۔ وہاں سے مراد آباد جا کر ایک پنڈت کو شدہ کیا۔ اور ویدک دھرم کا پرچار کیا وہاں سے ۱۴ - اگست کو پنڈت جی انبالہ میں پہونچے ہونگے۔ جہاں کہ عیسائیوں نے کچھہ عرصہ سے شور مچایا ہوا ہے۔ انبالہ سے پرچار کرکے پنڈت جی پھر دوسری طرف دورے پر جائینگے۔

پنڈت پورن آنند جی کوئٹہ سے پرچار کرکے راستے میں پرچار کرتے ہوئے سکھر پہونچے۔ وہاں سے ملتان پرچار کیا۔ اور منٹگمری پرچار کرتے ہوئے جالندھر پہونچینگے۔ اور یہاں سے پھر دورے پر روانہ ہونگے۔

برہمچاری برہمانند جی کشمیر پرچار کرکے امرناتھ دیکھنے چلے گئے تھے۔ وہاں سے واپس جالندھر تشریف لے آئے ہیں۔ اور اب پرچار کے لئے دورے پر جائینگے۔

پنڈت رامرتن جی نے ملیر کوٹلہ کے گانوں سے قریباً لـ۵ نقد وید پرچار فنڈ کے لئے جمع کئے جو دیگئے ہیں۔ ساتھہ ہی ایک شخص نے اپنے قریباً تین ہزار روپیہ کے قرضہ کا نصف وصول ہونے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اب تک نصف سے زیادہ گانوں کا غلہ علاقہ ملیر کوٹلہ میں فروخت ہو کر نقد ہی وصول ہوا امید ہے۔ کہ دو سو روپیہ تک رقم پہونچ جاویگی۔

پنڈت کرپا رام بھیروی ضلع کانگڑے میں بڑی عمدگی سے پرچار کر رہے ہیں۔

ستمبر کی تعطیلوں میں اوپدیشک اور زیادہ تعداد میں پرچار کرنے کے لئے جانیوالے ہیں۔

آریہ سماجک جلسے

قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ ستمبر کو ہوگا۔

بھالیہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج منٹگمری کا سالانہ جلسہ ۲۹ ستمبر کو ہوگا۔

لوکل

آیتوار کو آریہ سماج کے ساپتاہک جلسے میں معمولی ہون کے بعد پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کرائی۔ پشچات شریمان برہمچاری برہمانند نے ایک موثر ویاکھیان دیا۔

۲۷ و ۲۸ - اگست کو خفیف سی بارش ہوئی۔ مگر ۲۹ کو خوب جھڑی لگ کر رفتہ رفتہ بارش ہوتی رہی گویا کل برسات میں ایک یہہ ہی بارش ہوئی۔

سنیچر - ۱۷ - اگست کو جالندھر ینگ منز ایسوسی ایشن کے ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت برج بھوشن جی نے پردہان کا کام کیا مضمون زیر بحث "تقدیر اور تدبیر" تھا بہت سے صاحبوں نے اردو و انگریزی میں تقریریں کیں۔ اخیر میں پنڈت پردہان نے ساری تقریروں کا خلاصہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی بہت کچھہ کہا۔ سو دیارتھی لوگ اس ایسوسی ایشن میں بڑے شوق سے شریک ہوتے ہیں آیندہ ہفتہ اس مضمون پر بحث ہوگی۔ "بہوت ہیں کہ نہیں" سردار کیسر سنگھہ اور سردار دلباغ سنگھہ فصاحتی تقریریں فرماوینگے۔ کیا یہہ سچ ہے۔ کہ مشن سکول بورڈنگ ہوس کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے چند لڑکوں کو ایسے دو دو آنے فی کس جرمانہ کئے۔ کہ وہ ینگ منز ایسوسی ایشن میں شریک ہوئے تھے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب کو ذرہ سوچ بچار کر کام کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہیں لینے کے دینے پڑ جاویں۔

۲۴ - اگست بروز سنیچر ینگ منز ایسوسی ایشن کا جلسہ بدستور ہوا۔ پنڈت رام لال صاحب پریسیڈنٹ منتخب ہوئے سردار کیسر سنگھہ اور سردار دلباغ سنگھہ نے مباحثہ شروع کیا۔ اس ہفتہ بہت سارے صاحبوں نے تقریریں کیں۔ آخر میں لبھو رام بی اے ولار بالکرام صاحب ایم اے نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ حاضری ساٹھہ ستر کے قریب تھی۔ آیندہ ہفتہ "غیر قوموں کے ساتھہ باہمی شادی" کے مضمون پر بحث ہوگی۔

ڈاکٹر گھسیٹا رام و پنڈت برج بہوشن افتتاحی تقریر فرمائی۔ میونسپل بورڈ سکول میں چھٹیاں ہو چکی ہیں مشن سکول کی طلباء کو بھی گھاٹا پورا کرنا چاہیئے۔

(دجی ایم فرانسیس)

تازہ خبریں اور رائیں

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے حضور میں جو ایڈریس خود سلطنت کی منتریوں کی طرف سے پیش کیا گیا تھا بڑے وچار کے بعد سنسکرت ترجمہ کیجالت میں منظور کیا گیا۔ اور قیصرہ ہند کے خاوند کی یادگار پر جو تحریریں کھدینگی وہ بھی سنسکرت میں ہونگی۔

مہارانی صاحبہ میسور نے سن رسیدہ بیواؤں کے لیئے خاص پاٹھشالا کھولی ہے جسمیں تین شریمتی ہونگی۔

رام نگر کے راجہ صاحب امریک سنگھ جو اسی میں صدہا سادہو اپنے گرد اکٹھے کئے ہیں کیا ہی اچھا ہوتا اگر راجہ صاحب بجائے اس طرح مفت روپیہ برباد کرنیکے سنسکرت ودیا کی اُنتی میں کچھ مدد کرتے۔

اخبار عام خبر دیتا ہے۔ کہ ایک سادہ لوح یا گرگ باران دیدہ نے جنت پورنی دیوی پر جیبھ کاٹ کر چڑھادی۔ اب ہزار زبانیں چڑھاؤ۔ دیوی ظاہر ہو کر جیب نہیں سکتے۔

پیرس (ملک فرانس) کے ہر ایک سکول کے ساتھ ایک دوکان ہوتی ہے جسمیں غریب طلباء کو مفت کھانا دیا جاتا ہے۔

نظام حیدر آباد نے والیرائے ہند کی آمد کی خبر سنکر دو لاکھ روپیہ کا سامان دعوت خرید نیکے لیئے ایک آدمی یورپ بھیجا ہے۔ کیا ہندوستان میں سامان دعوت نہیں مل سکتا تھا۔ اور کیا والیرائے کی پانچ

سات روزہ رونی کے لیئے دو لاکھ کی ضرورت ہے۔ ہمارے راجے مہاراجے ایسے موقعوں پر ٹھیکریوں کی طرح روپیہ لٹا رہے ہیں۔

اشتہارات

ضرورت (۱)

آریہ سماج جموں کے لیئے ایک ایسی ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک آریہ بھاشا و سنسکرت و گنت ودیا و بھوگول و دیا اتہاس اور خاص کر سینے اور بننے کا کام اچھی طرح جانتی ہو۔ شدہ آچار اور سوشیلا دھارمکہ اور آریہ ہو۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار علاوہ اسکے مکان رہائش مفت دیا جاویگا۔ اگر اسکا پتی آریہ ہو تو اسکا اور سماجی کرتوں نیمتوں سے پوری واقفیت اور ویاکھیان شکتی رکھتا ہو۔ پکا آریہ ہو۔ اپنی لیاقت اور شدہ آچار کا سرٹیفکٹ کسی آریہ سماج کی طرف سے پیش کر سکتا ہو۔ تو ہر دو کو پچیس روپیہ ماہوار دیئے جاویں گے گورمکھی جاننے والی ادھیاپکہ کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں مع سندات بپتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر
اماتھ گورو دیارام سیکرٹری آریہ سماج جموں

لیجئے لیجئے لیجئے!!!

انگریزی فونوگراف جیبی چھاپہ خانہ جس سے ہزار ہا کارڈ وغیرہ چھاپ لو۔ قیمت چار روپیہ۔ فوٹو کی تصویر اتارنے کا جیبی کمرہ جس سے ہر ایک ناواقف شخص فوٹو کی تصویر اتار سکتا ہے۔ قیمت آٹھ روپیہ۔ **جیبی گھڑی** گارنٹی یافتہ قیمت چھ روپیہ۔ **کافوری** گھڑی کی چین نہایت خوشنما اور دیر پا ہے قیمت عہ۔ **بال** اڑانے کا مجرب عطر فی شیشی ۸ر جسم کو تندرست

رکھنے والی بجلی کی انگوٹھیاں فی روپیہ

المشتہر نوفرینڈ کمپنی
چاندنی چوک دہلی

اشتہار (۲)

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی آٹا۔ سب اول قسم کا مال تیار ہوتا ہے جس کے پکوان نہایت عمدہ خوشنما اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں۔

المشتہر
والکرٹ براورز مینیجر اکن دہلی
اینڈ کو اردن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

اشتہار ضروری (۳)

ایک معزز کھتری صاحب جو کہ اسوقت معقول پنشن پاتے ہیں۔ اپنے لڑکے کا بواہ کسی ایسی لڑکی سے جو کھتری پونجابی چار گھر یا ڈھائی گھر خاندان سے ہو۔ اور جسکی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو کرنا چاہتے ہیں۔ اشتہار دینے والے سابق کے ڈھائی گھر کھتری ہیں۔ لیکن اپنی دو لڑکیوں کا بواہ پونجابی خاندان کھتریوں میں کر چکے ہیں۔ لڑکے کی عمر ۲۰ سال ہے اور انٹرنس پاس شدہ ہے۔ اسوقت ۰۰ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے۔ اور ترقی کا امید وار۔ خط و کتابت بمعرفت دھرم پرچارک کی معرفت ہونی چاہیئے۔

دہرم سالہ آریہ سماج

کا چھٹا سالانہ جلسہ بتاریخ یکم و دوم ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۱۔ اگست ۱۹۰۵ء بروز ۔۱۔ بھادوں سنہ بکرمی کو ہوگا۔

المشتہر منشی ... یال منتری آریہ سماج دہرم سالہ

اس وقت لالہ منشی رام یاد آتے تھے۔" کیوں تماشہ جبکہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر جودہ پور گئے تھے تو ان کو اسوقت کون یاد آتا تھا۔ آپ یا لالہ ہنسراج جی (کیوں نہ ہو جیون کا ایک انش تو اس طرف لگا ہوا ہے) پہلے تو سماجوں سے روپیہ وصول کیا اور پھر یکدم گھبرا کر یہہ لکھ مارا کہ باہر کی سماجیں بیشرم ہیں۔ آپنے تو یہہ تہیہ ارتبہ لیا ہے۔ کہ جب تک سماجوں کے دو ٹکڑے نہ کرلیں گے آرام سے نہیں بیٹھ سکتے۔" مگر یہہ خیالی پلاؤ وہ کاٹھ کی ہنڈیا بہت تہوڑی دیر کے واسطے ہے۔ ہم اب پھر آپ سے عرض کرتے ہیں کہ یہاں آپ اپنا کوئی اوپدیشک نہ بھیجیں۔ کیونکہ اسکی دال نہیں گلے گی۔ آپکے اوپدیشک بھی واقعی قدر کے لائق ہیں۔ اور لیاقت میں ایک دوسرے سے بڑھکر ہیں۔ سادھو کرپانند۔ میلارام۔ آخر الذکر صاحب تو ہماری سماج میں آکر پچھلے تین سال تو لالہ ہنسراج جی پر گالیوں کی بوچھاڑ چھوڑتے تھے اب دوسری پارٹی والوں کو کوستے ہیں۔ میں سچ اور دعوی سے کہتا ہوں۔ کہ میلارام کو کچھہ بھی نہیں آتا۔ اور وہ برائے نام (بہوجن کی خاطر) اوپدیشک بن بیٹھا ہے۔

آریہ گزٹ فیروزپوری پارٹی کے لحاظ سے لالہ منشی رام وغیرہ پر یہہ الزام لگاتا ہے۔ کہ وہ یتیم خانہ کی مدد نہیں کرتے۔ یہہ بالکل غلط ہے ہماری سماج اصلی پرتی ندہی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اکثر دفعہ یتیم خانہ کی سہائیتا میں مدد دیتی رہی۔ پھر فیروزپور گزٹ کا پارٹی کے لحاظ سے لکھنا گویا یتیم خانہ کے لیئے ہانی کارک ہے۔ اسکے ادھکاریوں کو ذرا احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ہماری سماج میں آنا برابر اکثر ہوتا ہے۔ اور یکم ستمبر کو ۳۰۰ روپیہ وید پرچار فنڈ کی سہائیتا میں بھیجدینگے۔

راقم
گنڈا سنگھ دت اسسٹنٹ سکریٹری
آریہ سماج خانکی

نکودر

جناب ایڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک جالندھر نمستے۔ مورخہ ۱۶۔ اگست کو جبکہ ماسٹر ہنسراج جی نکودر میں تشریف آور ہوئے میں نے ان سے پوچھا۔ کہ آپکی رائے میں گوشت کھانا چاہیئے یا نہیں۔ اور نیز آیا گوشت کھانا وید انوسار ہے۔ یا وید ورودہ۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میری رائے میں گوشت کھانا نہ تو وید انوسار ہے۔ اور نہ وید ورودہ ہے۔

راقم
دلباغ سنگھ متعلم مشن سکول جالندھر

لدھیانہ

لدھیانہ میں جو کلچرڈ صاحبان موجود تھے انہوں نے اپنے گرگوں کو بلا بھیجا۔ اور لدھیانہ آریہ سماج سے انکے لکچروں کے لیئے سماج مندر مانگا۔ لدھیانہ سماج نے جواب دیا کہ چونکہ یہہ لوگ جائیز پرتی ندہی سے باغی ہیں۔ اور ناجائیز سماج کے ممبر ہیں۔ آریہ مندر نہیں مل سکتا۔ اسپر بہت ہی تلملائے۔ طوفان بے تمیزی برپا کردیا۔ آئیں بائیں شائیں کی بے سری الاپ شروع کی۔ خیر جبکہ کچھہ نہ بن پڑا تو کٹرہ نونہریاں میں لکچروں کا بندوبست کیا۔ ۱۱-۱۰ اگست کو لالہ ہنسراج صاحب بی اے ½ ۵ بجے آن پہونچے۔ اور اسی شام کو جائے مقررہ پر سندھیا وشئہ پر لکچر دیا۔ میں یہہ نہیں سمجھتا کہ آئے دن سندھیا پر لکچر دینے کے کیا معنے ہیں۔ فیروزپور میں سندھیا پر لکچر۔ ملتان میں سندھیا پر۔ منٹگمری میں سندھیا پر۔ ڈیرہ غازیخاں میں سندھیا پر۔ یہاں سندھیا پر۔ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ لالہ صاحب خود باقاعدہ دو وقت سندھیا نہیں کرتے۔ اور انکی پارٹی کے بہت سے سندھیا کرنیوالوں کو سندھیا باز کا لقب دیکر خوار کرنا چاہتے ہیں۔ انکے بعد لالہ سندرداس بی اے کا امید کیجاتی تھی قربانی پر لکچر ہوگا لیکن انہوں نے ایک نظم مولفہ لالہ ملک راج بھلہ پڑھنی پر اکتفا کیا دوسرے دن صبح کو سماج مندر میں جہاں لالہ لبھو رام کا سماج کے اودیش پر ایک لکچر تھا آپ صاحبان میں سے ایک بھی تشریف نہ لائے۔ سماج کے سپتاہک جلسہ میں شریک ہونیکے مذہبی فرض کو ادا کرنے کے بجائے اپنی ذاتی غرض کو پورا کرنے کے لیئے لالہ سندرداس بی اے ملازم ڈی اے وی کالج مع لالہ شب چند صاحب ملازم کالج اور لالہ ہنسراج صاحب اور دیگر صاحب گلی کوچوں میں کالج کے لیئے روپیہ مانگتے پھرتے رہے۔ شام کو کٹرہ نونہریاں میں۔ لالہ جیت رام صاحب نے ایک اپیل ڈی اے وی کالج کے لیئے کی۔ جسکے بعد سنایا گیا۔ کہ چار سو روپیہ جمع ہوچکے ہیں۔ بعد ازیں پھر لالہ سندرداس نے بجائے لکچر دینے کے جیسا کہ نوٹس دیا گیا تھا۔ ایک قومی نظم مولفہ ملک راج بھلہ پڑھ سنائی۔

میرے خیال میں لالہ لاجپت رائے کی اپیل کا
مفصل ذکر خالی از لطف نہ ہوگا۔
آپنے پہلے تو ایک محفل مکتب کی طرح تاریخی
نظر کا جھمیلا پڑا۔ اور گیلوس کی قربانی کا
ذکر کرتے ہوئے۔ بتلایا۔ کہ دہرم کے لیئے دکھ اٹھانا ہی
کرتا ہے۔ مراد تھی۔ کہ لالہ منشی رام جی کو دکھ
ملتا ہے تو کوئی نرالی بات نہیں۔ پھر فرمایا
"لامذہب کی لہر ہمکو قدم کو ہدایت کر رہی
گئی" اچھی زندگی کرنا سیکھو۔ تب ہو گئے
ظاہر آڈمبروں میں نہ پھنسو۔ کھانے پینے میں
دہرم نہیں ہے۔ بولنے چلنے سننے سنانے وغیرہ
وغیرہ میں دہرم نہیں۔ گویا ماس کھانا شراب
پینا دہرم سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ آگے چلکر
بتلایا کہ گورو نانک جی نے ایسے سب آڈمبروں کو
دور کر دیا۔ کیونکہ ایسی باتیں سمجھداروں کو
متنفر کر دیتی ہیں۔ گورو نانک جی کی اس
ہدایت کو بھلا دیا۔

ایسے آڈمبر گیان آسئے دور ہوتے ہیں گیان
ودیا کا اس لیئے نتیجہ نکالو۔ کہ ودیالہ یعنے
کالج کو روپیہ دینا چاہیئے۔ مشن سکولوں میں
جاکر لڑکے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسلیئے اپنے
سکول ہونے چاہیئے۔

رقم
س لودہانہ

کھلی چٹھی بنام لاجپت رائے صاحب بلیڈر

۱۸-۸-۰۵ اگست کو جو اپیل آپنے ڈی اے وی
کالج کے لیئے لدھیانہ میں کی تھی۔ اسمیں آپنے
ذیل کا فقرہ استعمال کیا تھا "دہرم ظاہری آڈمبروں
میں نہیں۔ کھانے میں پینے میں دہرم نہیں۔ بولنے
چلنے۔ سننے سنانے۔ پہرنے پہرانے میں دہرم نہیں"
سوال۔ کیا یہہ فصاحت کے جوش کا نتیجہ ہے
اگر نہیں جیسا کہ آپکی باقی زندگی بتلاتی ہے کہ ایسا
نہیں تو سوال ۲: کیا ایک آدمی جو گوماس
کھاتا۔ شراب پیتا ہے۔ گالیاں بکتا ہے۔ گند
راگ سنتا ہے۔ اور رنڈیوں کے بازار میں پھرتا
رہتا ہے دہرماتما ہے۔ اگر ہے تو
سوال ۳: ویدوں میں وہ ماس کے برخلاف ہدایتیں
کیوں موجود ہیں۔ بانی شدہ۔ گرنتھ شدہ
رکھنے کی اگیا کیوں دیگئی۔

راقم بھولارام بی اے

پرچار کی ضرورت

آریہ اوپدیشکان کی سیوا میں پرارتھنا ہے
کہ پٹھانکوٹ کو جاتے ہوئے راستہ میں سرنہ سٹیشن
پر ضرور اتریں۔ اور سرنہ ملکپور نرونٹ
پارتھ لاڑہی ان گانوں میں اپدیش کریں
کیونکہ ان دیہات میں پادری بہت وعظ
کرتے ہیں۔ اور گانوں بھی کل ہندوؤں کے
ہیں۔ خاصکر لالہ صاحب پردہان لالہ منشی رام
جی کی خدمت میں پرارتھنا ہے۔ کہ ضرور ہی
اوپدیشکوں کو مطلع کر دیں۔ تاکہ سرنہ اسٹیشن
اترا کریں۔ ۔ سادہو رام سکرٹری آریہ سماج بھیان پور

لالہ منشی رام جی کی سیوا میں پرشن

بہت سے پرشن گذر ہو رہیں آپکے اس لیکھ سے
جو آپنے گجرات میں ویدک دہرم پرچارک منڈلی
کی جانب اور سماج میں فساد پڑنے کا لکھا ہے
نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ آپکی رائے میں لالہ نرنجنداس
نے جو چودھروں کے ساتھ بلا اجازت برادری
بوسنجاہیاں رشتہ کیا وہ نامناسب تھا۔ اور
اس لیئے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ
شادیوں میں برادری کی قید ضروری سمجھتے ہیں
گویا آپکے خیال میں آریہ سماج کے ممبروں کو چاہیئے
کہ برادری کی قید کو نہ توڑیں۔ اگر آپکا یہ خیال
نہ ہو تو کرپا کرکے اسکی تردید کریں۔ اور
اپنا ٹھیک ٹھیک منتویہ پرگٹ کریں۔

آپ کا کرپا ابھلاشی
جے چندر از لاہور

اگر میری گذشتہ دس سالوں کی زندگی اور
میری تحریریں یہہ کہتی ہیں کہ میں ایسا مانتا ہوں
تو ضرور اعتبار کیجئے۔ لیکن اگر عمل اور تحریریں
کچھ نہ تعت کہتی ہیں۔ تو کوئی سمجھدار آدمی ایسا
ماننے کو تیار نہ ہوگا۔ آپ میری تحریر کو پھر سے
پڑہیں۔ اگر میرا ایسا خیال ہوتا تو لالہ بشمبرداس
اور لالہ نرنجنداس کو سماج کی حاضری کے بنے
پریشان نہ کرتا۔ میری رائے مضبوط ہے۔ کہ
جبتک ورن اور آشرم ویوستھا ویدانوسار
قائم نہیں ہوتی۔ آریہ سماج کا کام ادہورا ہی
نہیں کہلا سکتا۔ برادری کی قید توڑ دیکنا میری
رائے ہے کہ ہمیں بہت جلد جاتی کا بندھن
توڑنے کے لیئے قانون پاس کرانا چاہیئے۔ خود
کہ لودہانا جب کام مجھے فرصت نہیں دیتے
ورنہ اسکام پر کمر باندھتا۔ پھر بھی کامیابی کے
لیئے یتھا شکتی کوشش کر رہا ہوں۔ زیادہ کیا
لکھوں۔ یہہ زمانہ ہی غلط فہمیاں کا ہے
عمل اور کرم خود غلط فہمیاں دور کردیگا

آپکا دہرم بھائی منشی رام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست و ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخون۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بڑھے تک یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۲ ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروپرائیٹر میاں سنگھ اینڈ سنز مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اینڈ سنز نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً دکھنا آنا کہتے ہیں۔ قبض کمزوری نظر۔ ناخون۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے نسبت کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم **ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر** ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء

(۲) جناب من۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بڑھے شخص مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے۔ استعمال کیلیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھکو اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجیب واقعہ ہی کافی ہے۔ کہ ایک آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر عجیب و غریب آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی میں نے اس سے پوچھا کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ اسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جنکی عمر ۹۰ سال کی ہے اس دوا کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب بالکل تندرست ہے۔ راقم **کرنیل ڈاکٹر الف پیری صاحب بہادر** کرنیل ریاست فریدکوٹ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۵ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام بلدیو پرنٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۲۳ بھادوں سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

بھجن مصنفہ شری متی شردھنی جی

دینن کے ناتھا میں دن تیرہی گاتھا (ٹھہرہ)

(۱) ات پتا تو ہی میرا بندھو
بھگنی بھائی تو ہی ہے بدھاتا
تیں شکتی سے سب جگ رچیا
(۲) کس مکھ سے میں سارہوں پرماتما
بھرمن میرا موکھ جادی گو سنگت
(۳) ایک پل بھی جو تجھے نہیں دھیاتا
دکھ سے کا مو تمیں جیت دھرم سمجھے
(۴) دھرم کی اور کبھی نہیں جاتا
ہر سے لبو میرے پران پیارے
(۵) تیں جو بی کا ہو پر کاشا
سبھ بہاں ارمل تیرا آنش گا دیں
ایسا سما دہی آنند دوآتا
شردھی پر بھوجی تیری شرن آدے
تجھ بن ہمارا نہیں کوئی تاتا

آریہ سماجک جلسے

آریہ سماج میرٹھ کا ستر داں وارشک اُتسو بھی سو سندی اشٹمی نومی سمت ۱۹۵۲ مطابق ۲۶ و ۲۷ ستمبر ۱۸۹۵ء بروز بدھ بہسپت و شکر قرار پایا ہے۔

قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ ستمبر کو ہوگا۔

کمالیہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج جھنگ گھمیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو ہوگا۔

آریہ سماج منٹگمری کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ ستمبر کو ہوگا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے متعلق جو پستک پرچارنی اپ سبھا قائم ہوئی ہے۔ اُسکے نیم انترنگ سبھا میں منظور ہو چکے ہیں۔ اور اُس اپ سبھا کے منتری لالہ شیودیال ایم اے کے پاس چھپائی کا کام شروع کرنے کے لیئے کسی قدر دھن بھی پہونچ چکا ہے۔ اس لیئے پبلک کو امید رکھنی چاہیئے۔ کہ بہت جلد چھوٹے چھوٹے رسالے ویدک دھرم کے پرچار کے لیئے شایع ہونے شروع ہوجائینگے۔ پس جہاں آریہ پبلک کچھ عرصہ سے زبانی پرچار کا کسی قدر عمدہ پربندھ دیکھ ہی رہی ہے۔ وہاں تحریری پرچار میں بھی پنجاب پرتی ندھی سبھا کو قدم آگے بڑھاتے دیکھیگی۔ لیکن اسموقعہ پر آریہ سماجوں کو اپنے فرائض سے بخبر دار کرنیکی ضرورت ہے ہمارے ناظرین کو معلوم ہے۔ اخیر نومبر ۱۸۹۴ء کے پرچہ میں سال حال کی بجٹ شایع ہوئی تھی جس سے معلوم ہوگا کہ پبلک پرچار کے لیئے اس سال میں صرف ۱۰۰ روپیہ کی منظوری ہوئی ہے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی کتابوں کی چھپائی کو تجارت کا ذریعہ بنایا۔ تو اسکا پورا پرچار بالکل ناممکن ہوگا۔ اسلیئے ضروری ہے۔ کہ لاگت سے زیادہ قیمت کسی ٹریکٹ یا کتاب کی بھی نہ رکھی جاوے لیکن یہہ تب ممکن ہوسکتا ہے۔ جبکہ پنجاب اور دیگر صوبہ جات کے آریہ سماج اِن پستکوں کو چھپتے ہی خرید لینے کا پربندھ کریں۔ اور یا تو مفت تقسیم کریں۔ یا اگر فروخت کریں تو مقررہ قیمت سے زیادہ نہ وصول کریں۔ اس طریقہ پر ۱۰۰ روپیہ سے بھی بہت بڑا پرچار ہوسکتا ہے ستمبر ۱۸۹۴ء کے دورے میں ہم سے کئی آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں نے خاص تعداد پر ایک ٹریکٹ کے خرید لینے کا وعدہ کیا تھا اور جہاں تک ہمیں علم ہے پنڈت کرپا رام جی آنریری اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی بہت سی آریہ سماجوں سے اس قسم کے وعدے لیئے تھے۔ اب اُن وعدوں کو پورا کرنیکا موقع ہے۔ نہایت مناسب طریقہ یہہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسقدر قیمت کے ٹریکٹ فی ماہ ایک آریہ سماج خرید کرسکے۔ اُسکی نسبت ایک مستقل درخواست لالہ شیودیال ایم اے ہیڈ ماسٹر نارمل سکول کے نام بھیجدیوے۔ تاکہ اُن درخواستوں کے سہارے پر جسقدر کاپیاں زیادہ ممکن ہوں۔ ٹریکٹوں کی چھپوائی جایا کریں۔ اور یہہ ظاہر ہے۔ کہ جسقدر جلدیں زیادہ چھپائی جاوینگی۔ لاگت بھی اُتنی ہی کفایت ہوگی۔

لیکن بعض آریہ سماجوں کے لیئے سوال یہہ ہوگا۔ کہ اِن ٹریکٹوں کے لیئے زائد روپیہ کہاں سے آوے۔ ہم نے بعض کا لفظ نسبتاً استعمال کیا ہے۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سی آریہ سماجوں کے لیئے تو اِس ضروری کام کے لیئے ۲ یا ۳ روپیہ ماہوار ببیت کرنا بلحاظ اُنکی مالی حالت کے مشکل نہ ہوگا۔ لیکن

بعض آریہ سماجوں کی مالی حالت ایسی اچھی نہیں ہے۔ کہ وہ ایک ماہوار معقول رقم اپنی معمولی آمدنی سے ٹریکٹوں کی خریداری کی نذر کرسکیں۔ ایسے آریہ سماجوں کے روبرو ہم فرخ آباد آریہ سماج کی کوشش کو پیش کرسکتے ہیں۔ جسنے کہ حال میں ہی ایک ویدک ٹریکٹ پرچارک فنڈ کھولا ہے۔ جس کے بھارت سدیا پرورتک میں حسب ذیل لکھ چھپا ہے۔

"اس (ویدک ٹریکٹ پرچارک) فنڈ (سرمایہ) کو بڑھانے کے لیئے آریہ سماج فرخ آباد نے ایک دان پاتر رکھ چھوڑا ہے۔ ہر آتوار کو دھارمک جن اُسمیں کچھ نہ کچھ ڈال دیتے ہیں۔ اور حسب موقعہ منگل کاریوں پر بھی سہایتا کرتے ہیں۔ ۱۰ جون تک اسمیں ۵ھ روپیوں کی آمدنی ہوئی۔ اس آمدنی میں سے للعہ روپیہ کی پُستکیں یعنے آریہ سماج کے اُپکار اور ستسنگ آنیوالے وغیرہ بنا دام بانٹی گئی ہیں۔ اور ۵۰۰ سندھیا پُستک ویدک یتنرالے (اجمیر) سے منگانے کو لکھا گیا ہے۔ جو کہ آنے پر بانٹی جائینگی۔"

ہم اس لیکھ کی طرف بھارت ورش کے آریہ سماجوں کی توجہ بڑے زور سے کھینچنا چاہتے ہیں۔ ہمارے فرخ آبادی ہمعصر نے اس سے آگے پرچار کے طریقہ پر بحث کرتے ہوئے دکھلایا ہے۔ کہ تحریری پرچار کی زبانی پرچار کے ساتھ ساتھ بڑی سخت ضرورت ہے۔ ہم ان کالموں میں کئی بار جتلا چکے ہیں۔ کہ زبانی پرچار ادھورا ہے۔ جبتک کہ اوپدیش کے بعد ویدک دھرم سمبندھی ٹریکٹ اُسکے کام کی اپورتی کرنے والے نہ ہوں۔

ویدک دھرم کے پھیلانے میں زبانی اور تحریری پرچار سے پورا کام لینے کی پہلی کوشش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ہونے لگی ہے۔ اور اگر ہمیں موقعہ پہ اسے پوری مدد آریہ سماجوں سے ملی تو دوسرے ممالک کی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو کبھی بھی پرچار کے کام کو وسعت دینے کا حوصلہ نہ ہوگا۔ لیکن جس جوش اور پوریشارتھ سے کہ آریہ سماجوں نے اب تک اپنی پرتی ندھی سبھا کو مدد دی ہے۔ وہ آشا بندھاتی ہے۔ کہ آئندہ کاموں میں بھی پرتی ندھی سبھا کو پوری مدد ملتی رہیگی۔

اِس ضمن میں اپنے پنجابی بھائیوں کی توجہ اُس خاص سپرٹ کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ جو کہ پشچم اتر دیش کے آریہ سماجک بھائیوں میں تحریری پرچار کی نسبت پھیلتی جاتی ہے۔ ۲۵۔ جولائی کے انڈین ریفارمر میں آریہ سماج لوہا گھاٹ (کمایوں) کے ایک سبھاسد کے ویدک سنسکار پروہان کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے ہمعصر نے لکھا ہے۔ کہ علاوہ اور دانوں کے ۵ھ روپیہ کی چھوٹی چھوٹی آریہ دھرم کے متعلق کتابیں خرید کر تقسیم کیگئیں۔ اور اگر اسی طرح آریہ سماجک بھائی اپنے اور یا گرہست بھائیوں کی ہدایت کے لیئے ویدک دھرم سمبندھی ٹریکٹ مفت تقسیم کریں۔ تو بڑا اُپکار ہوسکتا ہے۔

کنیا مہاودیالہ جالندھر کے جلد کھلنے کی کسقدر سخت ضرورت ہے۔ اسکا اندازہ وہی وچارشیل پرش لگاسکتے ہیں۔ جنہیں اَن پڑھ بھائیوں سے بات چیت کرنے کا سابقہ پڑتا ہے۔ جو کہ استری جاتی کے سدھار کے لیئے اپنا تن من اور دھن نیوچھاور کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ ویشیں ہی چار دل اور اسوقت استری شکشا کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ یہ خیال صرف آریہ سماج ہی کی چہار دیواریوں میں ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک فرقہ اور برادری استریوں کی موجودہ جہالت سے واقف ہو کر اپنے فرائض سے خبردار ہو رہے ہیں۔ ہم جس شہر یا قصبہ میں ویدک دھرم کے پرچار کے لیئے جانیکا اتفاق ہوا ہے۔ دیشی بھگتوں کو استری وچار میں لگے ہوئے دیکھا ہے۔ کہ کسطرح سے استری جاتی سوشکشت بن سکے لیکن استری شکشا کے راستہ میں ایک بڑی رکاوٹ یہ ہے۔ کہ استریوں کو تعلیم دینے کے لیئے لائق ادھیاپکائیں نہیں ملتیں۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ہم نے کسی گزشتہ پرچہ میں دیش برادری کے اُتساہ کے حال لکھتے ہوئے بتلایا تھا۔ کہ یہ دھناڈھ قوم بھی پُتری پاٹ شالا کھولکر استری جاتی کا سدھار کرنا چاہتی ہے۔ ایڈیٹر دیش سدھار کی طرف سے ایک مراسلہ بھی بھیجا گیا تھا۔ اور دہلی میں چار ہزار روپیہ چندہ بھی لوکل پُتری پاٹ شالا کے لیئے صرف تین عالی حوصلہ صاحبان نے دیا تھا۔ لیکن کیسے افسوس کی بات ہے۔ کہ دہلی کی پاٹ شالا کا ادھیاپکہ کے ابھاو سے اب تک آرمبھ نہیں ہوسکا۔ ہم ابھی ایک خبر پر افسوس کر رہے تھے۔ کہ حسب ذیل خط لالہ رام سروپ جی ایڈیٹر دیش سدھار کا پہنچا۔

"جناب مخدوم بندہ۔ نمستے۔ جابجا ادھیاپکاؤں کی مانگ آرہی ہے۔ مگر دستیاب

نہیں ہوتیں۔ اگر جناب کی پاٹھشالا سے کوئی
ادھیاپکا باہر جانا پسند کرے تو تحریر فرمائیے
کہ کیا تنخواہ لیگی اور اسکی لیاقت کس قدر
ہے۔ بہترین کی آسے ناقص میں اگر جناب اپنی
پاٹھشالا میں ایک کلاس ادھیاپکا تیار کرنیکی
غرض سے جاری کردیں۔ تو یہہ وقت فتح ہوگا
اور استری شکشا پرچار حسب دلخواہ ہو جاوے
صرف ادھیاپکا نہ میسر ہونیکی وجہ سے خالی ہو رہی
ہے۔ اگر جناب ایسی کلاس کھولینگے۔ تو یقین ہے
کہ دیش کانفرنس بھی کچھ مدد دیگی۔ زیادہ نیاز
خدمات لائقہ سے ممنون فرماتے رہینگے۔ ؎؎

پیارے ناظرین! کیا یہہ خط ایک بھاری
دلیل نہیں ہے۔ کہ تم کنیا مہا ودیالہ کا سرمایہ پورا
کرنے کے لیئے غیر معمولی کوشش کرو۔ یہہ خط
بتلاتا ہے۔ کہ دیش برادری جگہ جگہ پتری
پاٹھشالائیں کھولنے کے لیئے تیار ہے لیکن ادھیاپکاؤں
کے ابھاؤ سے بیسیوں جگہ کی بہنیں ودیا جیسی انمول
رتن سے محروم ہو رہی ہیں۔ یہہ تو صرف ایک
خاص برادری کی کوشش کے راستے میں
رکاوٹ ہے۔ لیکن جب ہم اس روزانہ مانگ
کا خیال کرتے ہیں۔ جو کہ پنجاب کے قریباً ہر ایک ضلع
سے ادھیاپکا کے لیئے ہمارے دفتر میں وقتاً فوقتاً
موصول ہوتی رہی ہیں۔ تو اپنی کم ہمتی اور آلسیہ پر
بڑا افسوس آتا ہے۔ دیش بھگتو! بلا لحاظ
مت بھید کے کنیا مہا ودیالہ جالندھر کو منتظمان
کے ہاتھ مضبوط کرو۔ تاکہ وہ ہمت سے
استری جاتی کے ادھار کے لیئے کام کر سکیں
جب تک کہ نیک چلن بدھواؤں کو وظیفہ دیکر
انہیں خاص تعلیم نہیں دیجاتی۔ (جسکا پربندھ کہ
کنیا پاٹھشالا جالندھر اگر کوشش کرے۔ تو
کر سکتی ہے۔ تب تک کافی ادھیاپکائیں ملک
کی ضرورت کے موافق ہم نہیں پہونچ سکتیں
ہم کنیا مہا ودیالہ جالندھر کے منتظموں سے
بھی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ آگے کی
نسبت زیادہ کوشش اس نیکیہ کی پورتی کیلئے
کریں۔ (منشی رام)

مغربی دنیا میں جدھر نظر ڈالو ایجاد
اور اختراع نظر آتی ہیں۔ ہر ایک پہلو میں
نئے طریق۔ ہر کام کرنیکے نئے ڈھب آئے
دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ ایک دان مانگنے
اور دینے کا ہی معاملہ لیجئے بیسیوں نئی نئی
طرح پر لوگ مانگتے اور دیتے ہیں مشتے نمونہ
از خروارے۔ ہم چند طریق ذیل میں لکھتے
ہیں۔ اول بعض آدمی یہہ اشتہار دیتے ہیں
کہ وہ فلاں کار خیر میں ہزار پونڈ دیں گے
بشرطیکہ پانچ آدمی اور ہزار ہزار دیں
دوم مقرر کرکے بازاروں اور کوچوں میں
لوگ بیٹھ جاتے ہیں۔ اور سارا دن کہتے رہتے
ہیں۔ کہ فلاں کار خیر میں کچھ دیتے جاؤ۔
تھوڑے دن ہوئے۔ کہ اسی طریق سے ایک
دن میں ایک کار خیر کے لیئے پچیس ہزار روپیہ
اکٹھا ہوا۔ دان کی رقم میں اکثر سکے تانبے کے
اور کچھ چاندی کے تھے۔ سوم پیارے کتے
پالے گئے کار خیر کا نام اور ایک پیالہ
باندھ دیتے بعض بالشواس نے اس طرح
سینکڑوں روپیہ اکٹھے کئے ہیں۔ چہارم عورتیں
کپڑے اور کھلونے بناتی ہیں۔ اور دن بازار
لگا کر بیچتی ہیں روپیہ بنک میں لگایا جاتا ہے
پنجم بچے قسم کھاتے ہیں۔ کہ ہم ایک ہفتہ
کھانا نہیں کھائینگے۔ بچت کار خیر میں
دیدیتے ہیں۔

آریہ سماج کے پرچیوں نے بھی دو
طریق کچھ عرصہ ہوا ایجاد کئے تھے۔ لیکن
پھر تھوڑا ہی عرصہ عمل کرکے چھوڑ بیٹھے
آٹا فنڈ ہم جانتے ہیں۔ کہ بہت مقامات پر
بالکل ہی سست پڑا ہوا ہے۔ یہہ ایسا ذریعہ
تھا کہ چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں ہی اگر ہمت
کی جاوے تو دس بارہ روپیہ ماہوار جمع ہونے
کچھ دشوار امر نہیں ہے۔ اور ہمت تب ہی
ہو سکتی ہے جبکہ کار خیر کے لیئے اپنے نفس کو جانچتے
ہوئے سچا پریم رکھیں۔
چار آنہ مشنری فنڈ میں بھی اس سال وہ ہمت
نہیں جو کہ پچھلے سال دکھائی گئی تھی۔ اس فنڈ
کے ذریعہ سے نہ صرف ایک معقول رقم جمع
ہو جاتی ہے۔ بلکہ آسانی سے ہر سال آریہ
سماج کی مردم شماری ہو سکتی۔ پتا لگ سکتا
ہے۔ کہ آریہ سماج سے پریم رکھنے والے کتنے
ہیں۔ کتنے بڑھے یا کتنے گھٹے۔ کیونکہ جو آدمی
ڈیڑھ پیسہ مہینہ بھی آریہ سماج کے لیئے نہیں
بچا سکتا۔ ہم کیسے سمجھ سکیں کہ وہ آریہ سماج سے
پریم رکھتا ہے۔ اس اگر چار آنہ مشنری فنڈ
کی رقم کم ہو تو ہم کو مجبوراً نتیجہ نکالنا پڑے گا
کہ آریہ سماج کے پریمی کم ہیں کہ جتنے روپیہ گھٹے ہیں
اسکے جو گنے آدمیوں کی کمی ہو گئی ہے۔

چند ماہ سے ہم برابر بارنارڈو کی ہومز
کا حال پڑھتے ہیں۔ یہہ ایک بڑا بھاری یتیم خانہ
ہے۔ اسمیں پانچ ہزار لاوارث بچوں کی نہ
صرف پرورش ہی ہوتی بلکہ انکو قوم اور ملک
کے لیئے اعلےٰ درجہ کے مفید آدمی بنانے کی
کوشش کیجاتی ہے۔ تقریباً چالیس لاکھ
روپیہ سالانہ اسکا خرچ ہے۔

جہاں پانچ ہزار بے کس یتیموں کو کھانا اور پوشاک ملے۔ اعلےٰ تعلیم ملتی دھرم کی تعلیم اور ایسی تعلیم جسکے ذریعہ وہ کما سکیں ملے وہاں مخالفت کرنے والا کون ہوگا۔ لیکن اگر ہم ان حالات کو غور سے دیکھیں تو پتہ لگتا ہے کہ آدمی جو ہیں۔ جو تحریر سے تقریر سے بلکہ عدالت تک معاملہ لیجا کر اس کام کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان آدمیوں کی تعداد بھی ایک سو نہیں یا دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں ہے۔ کیوں یہہ لوگ ایسے سخت مخالف ہیں۔ مخالفت اس لیئے کہ اس یتیم خانہ میں جس دھرم کی تعلیم ہوتی۔ وہ مخالفین کے دھرم سے مخالف دھرم ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ایک آدمی بھی ہمارے سچے رستے پر آجاوے تو بہتر ہے۔ بنسبت اسکے کہ پانچ ہزار بچوں کو دنیا دی سکھ ملے۔

پنجاب کی آریہ سماجوں نے اگرچہ دیکھ کر کہ دیانند اینگلو ویدک کالج نہ صرف اچھی مدد ہی پوری نہیں کرتا۔ بلکہ آریہ سماج کے اصولوں کے برخلاف تعلیم دیتا ہے۔ اگر ایسے مدد دینا بند کر دیا۔ تو ہم مقابلتہً کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے یتیموں کا سا کام کیا مقدمے نہیں کیئے تحریری تقریری مخالفت نہیں کی۔ دھرم دروہی تعلیم دیکھ صرف چپ ہو گئے۔ (ایڈیٹر)

ریویو

دیانند بورڈنگ ہوس اجمیر کے نیم

اور اپ نیم ہمارے پاس مدت سے ریویو کے لیئے آئے ہوئے ہیں۔ لیکن اور بہت سے ضروری کاموں کے ساتھ دیگر آریہ ساماجک کاموں میں پھنسے رہنے کے کارن ہم ان نیموں اور دیگر بہت سے رسالوں اور گرنتھوں پر بھی ریویو نہیں لکھ سکے۔ آشا ہے کہ گرنتھ کرتا اور دوسرے بھیجنے والے سجن اس توقف کے لیئے ہمیں کھشما کرینگے۔ اس ضروری جملہ معترضہ کے بعد ہم ان نیموں کی نسبت کچھ لکھنا اوچت سمجھتے ہیں۔ یہہ بورڈنگ ہوس دیانند آشرم ویدک سکول اجمیر کے متعلق کھولا گیا ہے۔ لیکن آٹھ آنہ ماہوار زیادہ فیس دینے پر دوسرے سکولوں کے طالب علم بھی اسمیں داخل ہو سکتے ہیں۔ یہہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے لیکن فیس ماہوار ہر بورڈر سے آٹھ روپیہ مقرر کیگئی ہے۔ جو کسی قدر زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ لاہور میں بورڈروں سے فیس عموماً سات روپیہ ماہوار لیجاتی ہے۔ مگر ممکن ہے۔ کہ اجمیر کی طرف کا نرخ غلہ وغیرہ اجازت نہ دیتا ہو۔ کہ آٹھ روپیہ ماہوار سے کم فیس مقرر ہو سکے۔ نیموں اور اپ نیموں کے دیکھنے سے ودت ہوتا ہے۔ کہ ودیارتھیوں کی سوانتھ رکھشا اور انکے آچرنوں کی حفاظت کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ اور جن سجن پرشوں نے اس نیک کام کا بیڑا اوٹھایا ہے انکے آچرنوں کے لحاظ سے ہم یہہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ کہ یہہ آشرم راجپوتانہ کے باشندوں کے لیئے بڑا مفید دولت ثابت ہوگا۔

اخبار انڈین لفافہ بزبان اردو جسنے اب دوسرے سال میں قدم رکھا ہے۔ ایڈیٹر سری راجہ فتح سنگھ جی بہادر والئی ریاست پوایاں پریسیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی واوده نے آپ تاب سے لکھنؤ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ نئے سال سے اول تین پرچے ہمارے پاس پہونچ چکے ہیں۔ مضامین کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم کی نسبت ٹھیک خیالات پھیلانے کا یہہ پرچہ ایک عمدہ ذریعہ ثابت ہوگا۔ اور جس سرپرستی میں اسکا دوسرا سال شروع ہوا ہے۔ اس سے اطمینان ہوتا ہے۔ کہ ہمارا ہمعصر اپنے فرائض کے ادا کرنے میں ہمیشہ کوشش کرتا رہیگا آریہ ساماجک خبروں کا کالم بھی آریہ پرشوں کے لیئے دلچسپ ثابت ہوگا۔ ممالک مغربی و شمالی واوده میں ایک ایسے ہفتہ وار پرچہ کی نہایت ضرورت تھی۔ جو کہ آریہ سماج کی نسبت ٹھیک خیالات پبلک میں پھیلاسکے۔ ہم اپنے ہمعصر کے نئے چولہ میں آنے پر اُسے مبارکباد کہتے ہیں۔

رشی چرتر۔ یعنے سری سوامی دیانند سرسوتی جی کی سوانح عمری۔ بزبان ہندی مصنفہ کوی کنکر مانگی لعل جی۔ قیمت فی جلد ۱۰؍ درخواست خریداری بنام منیجر ملتان ال پریس چھاونی نیمچ میں بھیجنی چاہیئے۔ یہہ ۸۰ صفحہ کا نسخہ بڑا ہی خوبصورت بڑے حروف میں چھاپا گیا ہے۔ شروع میں مصنف نے سوامی جی کی تعریف میں ایک کبت لکھا ہے۔ اور آپکی موت پر ایک عمدہ نظم لکھی چھند لکھا ہے۔ درمیان میں مختصر سوانح عمری رشی کے کہے ہوئے بیانات کا خلاصہ ہے۔ نو

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ فتح چند جی اور **بیٹھل** ناتھ سکرٹری دھرم پرچار سبھا اجمیر: اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو پہلے ہی پرائیوٹ طور پر جواب لکھ چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج سے اگر کسی اپدیشک یا کتاب لینے کی ضرورت نہ ہو۔ تو آریہ پرتی سبھا پنجاب سے خط و کتابت کریں۔ نہ کہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک سے اور اب بھی ہم یہی جواب دیتے ہیں۔

لالہ حکومت رائے نورمحل۔ خاص نورمحل اور ارد گرد پرچار کی ضرورت جتلاتے ہوئے ویدپرچار فنڈ کے لئے اپیل کرتے ہیں۔ پرچار کے لئے براہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب توجہ دیں۔

مہاشہ دیپ چند منصرم محکمہ بندوبست بیکانیر سے لکھتے ہیں۔ کہ دیوان آتما رام صاحب مہتمم آنندپر کاش وزیرآباد نے ایک رسالہ بنام شیل رتن ادھر میرے نام جاری کر کے پہلے نمبر کو ہی بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجکر دو روپیہ قیمت وصول کر لی ہے۔ اس رسالہ کو بمقابلہ بھارت سیوک وستیہ دھرم پرچارک ہیچ سمجھتا ہوں۔ اب پنجاب آرگن جاری کر دیا ہے کئی بار انکار ہی کر چکا ہوں۔

اخبار کے مالکوں و منیجروں کو ایسا ہرگز نہیں چاہیئے۔

شاستراتھ بٹالہ متصل سٹیشن ویرکھ ضلع امرتسر

راقمہ ۲۱۔ اگست ۱۸۹۵ء کو لالہ متھرا داس لوپی ممبر آریہ سماج بھاگو وال سابق ممبر آریہ سماج سری گوبند پور منشی کمند رام منتری سری گوبند پور سماج۔ لالہ موہن لال صاحب کو شاہ بخش۔ لالہ مائی لال ممبر سماج سری گوبند پور ہمراہ لالہ ہولا ناتھ ایک بیان لوپی باٹ شالا بمقام بٹالہ دس بجے رات کو پہنچ گئے۔ اور سردار ہزارا سنگھ صاحب بٹالہ نواسی کے مکان پر فروکش ہوئے۔ علی الصبح اشنان سندھیا سے ہم آدمی نت کرموں سے فراغت پاکر شاستراتھ کیواسطے اودت ہوئے پرنچہ پنڈت صاحبان کی طرف سے اوتر ملا۔ کہ بارہ بجے کے بعد شاستراتھ شروع ہوگا ممبران آریہ سماج نے اپنا امولک سمے ارتھ بتیت ہوتا ہوا لوگیہ سمجھکر لکچر کی تیاری کی۔ اثنائے تیاری میں لالہ رنجیت رائے صاحب ساہوکار۔ آپ منتری آریہ سماج سری گوبند پور آ پہونچے۔ سُنا گیا کہ پنڈت صاحبان کی جانب بڑے بڑے لائق ودوان پنڈت مثلاً پنڈت رگھبر دیال صاحب پنڈت سری کرشن صاحب۔ ماسٹر ایشور پرشاد صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اسلئے لالہ رنجیت رائے صاحب اسوقت جالندھر کو چلے گئے۔ اور ترجمان لالہ منشی رام صاحب ترجمان شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں شاستراتھ بٹالہ کی نسبت پرارتھنا کی جسپر آپ نے ۲۳۔ اگست کو بٹالے پہونچ جانیکا اقرار فرمایا۔ لالہ رنجیت رائے صاحب اسی تاریخ یعنی ۲۲۔ اگست کو جالندھر سے واپس تشریف لے آئے۔ مگر افسوس کہ پنڈت صاحبان متذکرہ کی تشریف آوری کا افواہ غلط ثابت ہوا۔ ادھر ممبران سماج نگر کیرتن کرتے ہوئے سر بازار جہاں سردار ہزارا سنگھ صاحب نے لکچر کا پربندھ کر رکھا تھا پہنچے اور بھجن بنانے لگے۔ تت پشچات لالہ متھرا داس صاحب نے مورتی شرادھ تیرتھ وشیہ پر پرماتما پر لکچر دینا شروع کیا۔ ۱½ بجے لکچر ختم کر کے ڈیرہ پر واپس آ گئے۔ حاضری تقریباً دو سو تھی۔ کھانا کھانے کے بعد ڈیرہ پر نگر نواسیوں سے بارتالاپ ہوتا رہا۔ اتنے میں دو بجے کا وقت ہو گیا اور آریہ مہاشے نگر کیرتن کرتے ہوئے شاستراتھ کے واسطے مکان متعینہ پر پہونچے۔ اور اس طرح پر کارروائی شروع ہوئی کہ لوپر مت منڈن مہاشہ پنڈت دیوان چند صاحب لاہوری کھڑے ہوئے اور ایک مختصر تقریر میں نیمو نکی تقریری۔ اور پرماتما کے مورتی مان ہونیکی اسدیت بیان کیا۔ تقریر کے خاتمہ پر لالہ متھرا داس صاحب لوپی نے پنڈت جی مہاشہ کے پیش کردہ نیم منظور کر لئے۔ لیکن سوال جواب کیواسطے ترمیم پیش کی کہ صرف ایک ہی آدمی جواب دیویگا۔ لیکن خاص آدمی کی قید ترمیم کے قابل ہے۔ چنانچہ کچھ ہیر پھیر کے بعد یہ ترمیم منظور ہو گئی۔ تت پشچات منشی کمند رام منتری آریہ سماج سری گوبند پور نے یجروید ادھیائے ۔۔ منتر بارہ پیش کیا جسمیں صاف صاف مورتی پوجن نشیدھ پایا جاتا ہے۔ پنڈت دیوان چند صاحب نے پبلک کو دھوکھا دینے اور سوار تھ سدھی کیواسطے اصل منتر کو اور لفظوں میں بیان کر دیا۔ جسکو بعد منشی کمند رام جی نے جملہ حاضرین کے سامنے منتر کا بگاڑ دینا ظاہر کیا۔ اور التجا کی۔ کہ جو منتر پیش کیا گیا ہے۔ اسکا ارتھ کیا جاوے۔ پنڈت جی نے

ارتھ کرتے ہوئے پنڈت کچھ ٹال مٹول کی
اور اصل مطلب کو چھوڑ کر اوتار وشنو چھیڑ دیا
(اس موقعہ پر سری مہتہ اللہ منشی رام جی ماسٹر پردھان
شرومنی پرتی نیدھی سبھا پنجاب کو تشریف آوری
کی تکلیف نہ دینے پر سخت افسوس ہوا) جس پر منشی
مکند رام جی منتری سماج نے یجروید ادھیائے
۔۔ منتر ۔۔ پیش کیا۔ کہ جب آریہ سماج پرماتما کو
نراکار ثابت کرنے کے لیئے تیار ہے۔ تو اوتار
کا ہونا سمبھو ہی نہیں۔ اگرچہ منشی مکند رام
جی منتری آریہ سماج نے دو تین بار اس منتر
کے ارتھوں پر توجہ دلائی اور جواب طلب کیا
گیا۔ مگر پنڈت صاحب ادھر ادھر ٹال کر منتر
پر اتر پڑے۔ تب منشی رام جی نے مجبور ہو کر
لالہ متھرا داس صاحب پوری کی خدمت میں
پرارتھنا کی کہ پنڈت صاحب کی سیوا میں میرے
سوال کا جواب دینے کے واسطے توجہ دلائی جاوے
لالہ متھرا داس صاحب پوری جی درخواست سے
پنڈت صاحب کی سیوا میں پرارتھنا کرنے کے
لیئے تیار ہوئے ہی تھے۔ کہ پنڈت صاحبان
کی طرف سے سنکھ بجا اور تالیاں پٹنا شروع
ہوا۔ اور شور و غل مچا دیا۔ گویا پنڈت صاحبان
میدان جیت گئے۔ ہائے افسوس۔ برعکس
نہند نام زنگی کافور۔ اس شور و غوغا پر
ہی لالہ متھرا داس صاحب پوری نے میز پر
کھڑے ہو کر پرانک متاولمبی مہاشیوں کی
چالبازی پبلک پر ظاہر کرنی شروع کر دی اور
تقریباً ڈیڑہ گھنٹہ میں پرانک پولوں کو
پبلک میں پرگٹ کر دیا۔ اور موقعہ بموقعہ پرمان
بھی دیتے رہے۔ تب تشریف پرانک متاولمبی
مہاشیوں کی سستی سے کارروائی دوسرے دن
پر چھوڑ دی گئی۔ اور جلسہ ساپت ہوا۔ مجمع

حاضری تقریباً دو ہزار ہو گی۔ باقی آئندہ
مکند رام منتری سری گوبند پورہ
سماج

التماس

سمست آریہ سماجوں کے منتری و آریہ ممبروں کی
سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ میں نے قبل ازیں ایک
چھوٹا سا رسالہ بدھوا نیوگ لکھا تھا۔ مگر اسکو
زیادہ تر مفید بنانا چاہتا ہوں۔ اس لیئے اگری
جمع کرنیکی ضرورت ہے۔ اور پرارتھنا ہے
کہ جس بھائی کو من لکھت باتوں سے کوئی
معلوم ہو۔ وہ اخبارات دھرم پرچارک میں
شائع کرا دیں [illegible] سے وغیرہ جمع ہونگا

(۱) جہاں کوئی بدھوا بواہ ہوا ہو اُن استری
پرش کے نام تعداد اولاد ولدیت سکونت و
تاریخ شادی۔

(۲) اگر کوئی بدھوا کا ناتا کٹنے والا واقعہ ہوا ہو
اسکا اشتہار پورا سماچار۔ (۳) اگر کوئی وید
منتر یا کسی شاستر وغیرہ کا بدھوا بواہ کی تائید
میں ہو تو معہ ترجمہ دلو۔ (۴) اگر کوئی پوری حقیقت
معلوم ہو۔ کہ کیوں اور کب بدھوا بواہ بند ہو گیا
تو معہ پرمان وغیرہ۔ (۵) پر جس سمہ میں
جسقدر بدھوا بواہ ہوتے اُن استری پرشوں
کے نام یہہ جسقدر بہت ہوں اتنے اچھے ہیں
بواہ یا نیوگ کو ایک ہی بات تصور کیجاوے
دوبارہ بہ پورنک پرارتھنا ہے۔ کہ یہہ ایک
پرم دھرم کا کاریہ ہے۔ صرف آپ لوگوں کا
پیسہ کا کارڈ یا دو پیسہ کا لفافہ لکھ کر اخبار
میں بھیجنے کے واسطے خرچ ہوگا۔ مگر اس سے
ایک مہان کاریہ سپھل ہوگا۔ آپ تکلیف گوارا
فرما کر دریغ نہ فرماویں۔ بڑا پن ہوگا۔
نیاز مند لعل چند شرما ڈپٹی انسپکٹر
تھانہ پنیر سندھ بلوچستان باشندہ ضلع [illegible]

بواہ مطابق ویدک ریتی

ضلع گوجرانوالہ میں موضع کامونکی ایک
معمولی درجہ کا نگر ہے۔ اور کھتری برہمن بہاں کے
باشندے ہیں۔ زمینداران عموماً ہندو یا سکھ
کثرت سے ہیں۔ یہاں کے لوگ آریہ سماج سے
اچھی طرح واقف ہیں۔ اور ست دھرم ابھلاشی
ہیں۔ لیکن باوجود واقف ہونیکے اصلیت سے
بالکل بے بہرہ ہیں۔ یہاں تک کہ آریہ سماج کی
نسبت عموماً یہہ وہم انکے دماغ میں سمایا ہوا
ہے۔ کہ آریہ سماج محض فریب ہی ہے۔ اور بجز
دھرم بگاڑنے کے ان کو کچھ یاد نہیں۔ بلکہ
ان کو ہر دم یہی دھن لگی رہتی تھی۔ کہ آریہ سماج
کے ممبروں میں سے کوئی شخص سماج کے اصولوں
سے سمجھو بی آگاہ کر دیوے۔ تاکہ ہم لوگ ست دھرم
کو گرہن کریں۔ چونکہ یہاں کے سماجی بھائی
ملازم پیشہ ہیں۔ اور گاہ بگاہ ایک دو یوم کے
لیئے ان کو یہاں آنیکا موقعہ ملتا ہے۔ اسلیئے
ان کے دلی مقاصد کی طرف نہیں ہو سکتی۔ اور
نہ قلیل وقت میں ایسے پوپ دیوتاؤں کے مقابلے
میں مسافرانہ طور پر یہاں کے پنڈتوں کا فرداً
فرداً اطمینان کیا جا سکتا ہے۔ اتفاقاً پرمیشر
کی کرپا سے یہہ موقعہ سہو اور عام بھائیوں کو
مل گیا۔ وہ یہہ ہے۔ کہ لالہ میاداس صاحب [illegible]
بلاس کوئٹہ جو مدت سے پکے سماجی ہیں چنانچہ آپ نے
والد کے سرگباش ہونے کے بعد آپکو یہاں

لوگوں اور رشتہ داروں سے مقابلہ کرنا پڑا تھا اور بڑے حوصلے اور ہمت سے کام لیا۔ اور کریا کرم ہرگز نہ کی۔ اور آپ ہمیشہ رسومات قبیحہ کی تردید میں ساعی رہتے ہیں۔ اور اپنے قول و فعل کے عامل ہیں۔ پوپ لیلا کے بالکل ورودھی ہیں۔

۲۶ ساون سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۹۔ اگست ۹۵ء کو اپنی ہمشیرہ کی شادی مقرر ہوئی اور بندہ نے آریہ پنڈت منگانے کا مشورہ کیا۔ بندہ نے لالہ منشی رام پریزیڈنٹ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے لاہور میں زبانی درخواست کی۔ اور ۸۔ اگست سنہ ۹۵ء کو پنڈت شری پت جی تشریف لے آئے۔ اور لالہ لابھ چند جی سیال کوٹی مصنف مجموعہ بھجن اتفاقاً لاہور کو جاتے ہوئے یہاں اتار لئے گئے۔ پنڈت صاحب موصوف بڑے مہاتما اور عالی حوصلہ اور شانتی سروپ اور شاستر میں بڑے ماہر ہیں۔ اور اہل ہنود کے مطابق مایاں کی رسم بالکل نہیں ہوئی۔ صبح ۹۔ اگست کو شانتی کا آرمبھ ہوا۔ شانتی کے موقعہ پر خلقت کا بڑا بھاری ہجوم ہوا یہانتک کہ تل دھرنے کو جگہہ کا ملنا تو درکنار قدم رکھنا بھی محال ہوگیا۔ کارروائی شروع کیگئی۔ کنڈ تیار کرکے وید منتروں کے مطابق ہون کیا گیا۔ جس سے لوگوں کے دلوں میں شانتی شانتی سمائی۔ اور لوگ نہایت آنند اور محظوظ ہوئے اسی موقعہ پر پنڈت جی نے بخوبی طور پر نوگرہ اور گنیش پوجا وغیرہ کی تردید کی اور کوئی معترض نہ ہوا۔ یہاں ایک پانڈہ پنڈت صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔ پنڈت صاحب نے کہا۔ کہ آپ میرے ساتھ منتر پڑھتے جاویں لیکن پانڈہ صاحب کچھ نہ دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کہدیا کہ مجھے تو کام ہے۔ میں جاتا ہوں۔ چنانچہ دم دبا کر چلے گئے۔ پھر شکل تک نہ دکھائی۔ اور شانتی کے لالہ لابھ چند نے بھجن گا کر لوگوں کو آنند کیا۔ یہہ کام ختم ہوا۔ پھر چار بجے شام کے لکچر کا آرمبھ کیا گیا۔ پیشتر لکچر کے چند اشتہار شہر میں چسپاں کیئے گئے۔ اور پھر خود بھی عام لوگوں کو اطلاع دیگئی۔ لکچر کے واسطے سکول میں منشی رکن الدین صاحب ہیڈماسٹر سکول کا منوکی نے خوب انتظام کیا۔ منشی صاحب بڑے ہوشیار بھی اور ستیہ کے متلاشی ہیں اور کمال درجہ کے خلیق ہیں۔ اگرچہ مسلمان ہیں لیکن ستیہ کے لئے کمربستہ و مستعد ہیں لکچر کے وقت قریب دو صد کی تعداد شروتاگن کی تھی۔ معمولی بھجن کے بعد لکچر شروع ہوا۔ لکچر شروع ہونے سے پیشتر چیلنج دیا گیا کہ کوئی شخص برہمن وغیرہ اعتراض کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ لکچر شرادھ کھنڈن اور تعلیم نسواں اور شادی صغر سنی داد تار کھنڈن وغیرہ پر ہوا۔ لوگوں پر خوب اثر ہوا کسی قسم کا اعتراض نہ ہوا۔ دو گھنٹہ تک برابر لکچر ہوتا رہا۔ دوسرے روز ۱۰۔ اگست صبح کو پھیرے مقرر کیئے گئے۔ ویدی کیلے آدی کے پتوں سے خوب سجائی گئی۔ اور خوب ہون کیا گیا۔ اور وید منتروں کے ساتھ لاواں پھیرے ہوئے۔ ہر ایک منتر کے ارتھ پنڈت صاحب موصوف سمجھاتے گئے پھیروں کے وقت اسقدر ہجوم ہوا۔ کہ تل بھر جگہہ نظر نہ آتی تھی۔ ویدک ریتی پر لوگوں کا نتیجہ ہو گیا ہے۔ اور پوپ چال کے برخلاف ہو گئے ہیں بگر نواسیوں کی خواہش ہے۔ کہ آریہ اوپدیشک یہاں تشریف لایا کریں۔ ایک دو بار تو نے سچمت ارادہ کرلیا ہے۔ کہ وہ شادیوں پر آریہ پنڈت منگایا کرینگے۔ اس شادی پر جن صاحبان ذیل نے پوری پوری امداد فرمائی جنکا تہ دل سے مشکور ہوں۔ لالہ ملکھی رام صاحب کپور ساہوکار۔ منشی رکن الدین صاحب ہیڈماسٹر دولال حکیم۔ لالہ لکھمیداس صاحب عرضی نویس کوٹیہ وغیرہ۔ پھیروں کے وقت دان حسب ذیل ہوا۔ میاداس کی طرف سے وید پرچار فنڈ عمہ۔ کنیا مہا ودیالہ جالندھر ۸ر یتیم خانہ فیروزپور ۸ر

دولہا کی طرف سے وید پرچار فنڈ عمہ

کنیا مہا ودیالہ جالندھر ۸ر یتیم خانہ فیروزپور ۸ر

لالہ رکھا مل کپور کی طرف سے کنیا مہا ودیالیہ عمہ

آپکا داس

رام رکھا مل کپور ہیڈ اسسٹنٹ مڈل سکول منوکی

نمستے

اگرچہ سوامی جی نے بڑی زبردست و مدلل دلائل سے اپنے ستیارتھ پرکاش میں ہر ایک مت متانتروں کا ایسا مختصر کھنڈن کیا ہے۔ جن سے زیادہ عمدہ یکتیاں پیش کرنا سورج کو جگنو کا چاندن دکھانا ہے۔ تاہم وہ دلیلیں ایسی پُر مغز و معنے خیز ہیں۔ جنکا سمجھنا سمجھانا ہمارے جیسے کمزور دماغ والوں کو ذرا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر میں یہی دشنہ پیش کرتا ہوں جسکی ذرا زیادہ صراحت کی ضرورت کو اس کمترین نے محسوس کیا ہے۔ مثلاً ایشور جیو کا بھید ہے سوامی مہاراج نے انکی تفریق کے واسطے وید و شاستر کے پرمانوں کے علاوہ اپنی مختصر

یکتیاں بھی رقم کی ہیں۔ جنکی تردید میں ذہن کشائی کرنا ہر ایک نوین ویدانتی کی بساط سے باہر ہے۔ جو بسم میں ابہیلاشنے والوں کی جمیلہ دار یُکتیوں کے (جنکو ہمارے بہت سے بھائیوں نے بات چیت کے وقت ان سے سنا ہوگا) جوابات اگرچہ ستیارتھ پرکاش میں کافی وشافی ہیں۔ پھر بھی اسکے ہوتے ہوئے ایک ایسے علیحدہ پُستک کا پبلک کی نظروں کے آگے آنا ضروریات سے تھا۔ جو نہایت سرل و عمدہ بھاشہ یا اردو میں ہو جیسے سوائے ان سب باریک و موٹے اعتراضوں کے جوابوں کے معلوم ہو۔ جسکہ نوین ویدانتیوں کی جانب سے اوٹھائے جاتے ہیں۔

بھائی نندن سنگھ ورما کا ایک اشتہار یا وعدہ آپکے اخبار کے کسی سابقہ نمبر میں اس کمی کو تکمیل کرنے کے واسطے اس احقر کی نظروں سے گزرا۔ جسمیں انہوں نے اور بھائیوں سے درخواست بھی کی ہے۔ کہ جس شخص کو اِس بارہ میں نوین ویدانتیوں کے جسقدر اعتراض مل سکیں۔ میرے پاس بھیج دیوے۔ سو میری رائے میں سردار صاحب نندن سنگھ کا انکی ویدانت پُستکوں مثلاً پربودھ من بہار۔ ست نام بہار۔ مندابن آنند امرت برکھنی پاتنجل یوگ سدھانت پرکاش وچار ساگر وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ بھی نہایت بہتر ہے۔ بعدہ اعتراض جمع کرکے اپنی پُستک کا بنانا آرمبھ کریں۔ مطالعہ میں اسواسطے ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان لوگوں کے اعتراضات بسا اوقات انکی ویدانت پُستکوں ہی سے ہوا کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں بھائی نندن سنگھ جی سے میری یہ بھی پرارتھنا ہے۔ کہ پُستک زیر تجویز کو حتے الامکان بنظم بھاشا (دوہرا۔ چوپائی سورٹھا) میں درست کرانے کی کوشش کریں کیونکہ منظوم ہونے سے پُستک بہت للت اور دلکش ہو جاتا ہے۔ اور عوام الناس بھی بڑی آرزو سے خریدتے ہیں۔

رشتم لیکھ کا خواہاں
ہرنس رائے شرما

جوابی اشتہار مرزا غلام احمد

میں جو آریہ سماج قادیاں کی طرف سے شایع ہوا تھا۔ اسکی سطر ۲ کے اخیر میں ذیل کی عبارت سہواً رہ گئی تھی۔ مہربانی کرکے اپنے اخبار میں شایع کرکے مشکور فرمائیں۔

(" اور دوسری صورت نیوگ کی یہ ہے کہ پتی اپنی زندگی میں بحالت نپُنسک ہونے کے اپنی استری کو نیوگ کی آگیا دیوے۔ یہ آگیا آیت کال کی ہے۔ دیکھو نروکت نگم کا ترجمہ منتر ۱۰" البتہ اگر اسے آیت سمجھکے لیے ایسی آگیا نہ ہوتی تو اعتراض کی جگہ تھی فقط

آریہ سماج قادیاں

ضروری سوچنا

ہم کئی بار سماجوں کو اپدیشکوں کے بارے میں سوچیت کر چکے ہیں۔ پرنتو پھر بھی لوگ دہوکھا ہی کھا جاتے ہیں۔ اور جب نقصان اوٹھاتے ہیں تو پرتی ندہی سبھا کو لکھتے ہیں۔ ہمارے پاس کئی شکایتیں سوامی بھاسکرانند کے برخلاف آئی ہیں۔ اِسلیئے ہم پھر آریہ سماجوں کو خصوصاً اور سرو ساداہارن کو عموماً مطلع کرتے ہیں۔ کہ سوامی صاحب موصوف آریہ اپدیشک نہیں ہیں۔ انکا کسی آریہ سماج یا پرتی ندہی سبھا سے کوئی سمبندہ نہیں ہے۔ پرتی ندہی کے جو جو اپدیشک ہونگے۔ انکی سوچنا سمے سمے پر دیجایا کریگی۔

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی اسسٹنٹ سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا راجستھان

ضروری ہے

تجویز نمبر اول انترنگ سبھا نمبر ۱۳۱ آریہ سماج اجمیر منعقدہ ۲۲۔ اگست سنہ ۱۹۰۵ع

تجویز ہوا۔ کہ سوامی بھاسکرانند جی جو مبر کیا گئے تھے۔ انکا چال چلن آریہ سماج کے سدھانتوں کے انوکول نہ ہونے سے آریہ سماج سے پرتھک کیئے گئے۔

بندہ متھرا پرشاد
اسسٹنٹ سکریٹری

ویجیٹیرین سوسائٹی لاہور

اڈیٹر صاحب۔ نمستے۔ جنرل سکرٹری صاحب ویجیٹیرین سوسائٹی پنجاب نے جو مراسلہ آپکے اخبار میں میری اُس چٹھی کے چند الفاظ کے برخلاف لمبے چوڑے پُرجوش طعنہ زنی کی عبارت میں شایع کرایا ہے۔ اُسکو میں نے غور سے پڑھا۔ پیشتر اسکے کہ سکرٹری صاحب کو مفصل جواب دوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ذاتی

کرتا ہوں کہ سکریٹری صاحب بہادر کاروائی جلسہ جو بوقت اوربغرض انعقاد ویجیٹرین سوسائٹی لاہور میں شروع ہوا تھا معہ اسمائے حاضرین و عہدہ داران جو اُسوقت مقرر ہوئے شائع فرمادیں - پھر اونکا جواب میں دونگا بلکہ وہ کاروائی خود ہی میری تحریر کی صداقت و اُنکی چٹھی کی بطالت کو ثابت کریگی - امید کہ لالہ کرپا شنکر صاحب ضرور میری التماس کو منظور کرینگے -

راقم
لبھّو داس

بات چیت

مانس پرچارک - کیوں بھئی ہمارے انگریزی اخبار میں آدم خور درخت کا حال پڑھا - اب بتاؤ -

آریہ سماجی کیا بتاؤں -

مانس پرچارک - یہہ تو میں تمکو بتا ہی چکا کہ حیوان گوشت کھاتے ہیں - اب دیکھ لو درخت بھی آدمی کا گوشت کھاتے ہیں -

ہم انسان اشرف المخلوقات ہیں - اگر جانوروں کا گوشت کھاویں تو کیا بُرائی ہے -

آریہ سماجی - اگر جو کچھہ حیوان اور درخت کھاتے ہیں ہمارے لیئے جائز ہے - تو سؤر کی دلپسند خوراک درختوں کی اصلی خوراک گندا کھاد ہے - وہ کھاؤ - یہی دلیل ہے تو آدمی کا گوشت کھاؤ -

راقم
ایک آریہ

نواں شہر

خط مرسلہ لالہ کانشی رام بی اے

اس ماہ لالہ ہنسراج صاحب بی اے یہاں تشریف لائے - اگرچہ میں اُنکی بہت سی کرتوتوں سے سخت متنفر تھا - لیکن اُنکے چند مداحوں کے زور دینے پر اور یہہ سمجھہ کر کہ آریہ دہرم کا پرچار اگر ہو جاوے تو چاہی اُنکے لکچر کا پربندہ کرا دیا - لیکن یہہ اُن سے کہہ دیا کہ وہ لکچر میں کوئی جھگڑے کی بات نہ کریں اس اچھے سلوک کرنے پر بھی مجھے معتبر ذریعہ سے پتہ لگا ہے - کہ اُنہوں نے مجھہ کو بہت بُرے بھلے ناموں سے یاد کیا ہے - اور یہہ مشہور کرتے ہیں - کہ لالہ منشی رام جی اور لالہ رام کرشن جی نے میرے پاس کسی آدمی کے ہاتھ اس غرض سے ایک خط بھیجا تھا کہ میں انکا لکچر نہ ہونے دوں - یہہ سراسر غلط ہے - نہ لالہ منشی رام جی یا لالہ رام کرشن جی کا کوئی آدمی اور نہ کوئی خط میرے پاس اس غرض سے کہ میں لکچر نہ ہونے دوں - یا اور کسی غرض سے پہنچا - میری رائے ایسی جھوٹی باتوں اور بے بنیاد فعلوں سے نیک آدمی کے چلن پر دہبہ لگانے کا کوشش کرنا اعلےٰ درجہ کی بدطینتی ہے -

---

منٹگمری

چوروں نے لوٹا ہے گھر جاگو جاگو
زر و مال جاتا ہے اب جاگو جاگو

عرصہ ڈیڑھہ ماہ کا گذرا ہے - جب برہمچاری گورودت جی پریما بھکشو ملتان سے ہوتے ہوئے منٹگمری تشریف لائے تھے - اور ایک ہفتہ سے زیادہ قیام پذیر رہے - اس اثنا میں عموماً ہر ایک ممبر کو اُنسے بات چیت کرنیکا موقعہ ملا - جب لاہوری آیا منہبیوں کی مذہبی کاروائیاں اور مانس پرچار کرنے کا ذکر کرتے - تو وہ اُنکو ڈیفنڈ کرتے اور کہتے کہ وہ ہرگز مانس پرچار نہیں کرتے - کیونکہ میں خود کچھہ عرصہ تک انکے پاس رہ آیا ہوں - اور پنڈت راجہ رام میرا متر ہے - اسی اثنائے میں راجہ رام کا پتر انکے نام آیا - کہ آپ لاہور کے نزدیک آ گئے ہیں اور میری بھی اچھا ہے کہ آپ لاہور تشریف لے آویں - یہہ جگہہ آپکے رہنے کے لیئے مفید ہوگی - اور سماج بھی پہلی کی طرح آپکی سیوا کریگی - اس کارڈ کے آنے پر برہمچاری جی نے لاہور جانے کا ارادہ کر لیا - تو ہم نے بھی کہا - کہ مشت نمونہ از خروارے سادہو کرپانند کا حال جب وہ منٹگمری آیا تھا سنایا تو اُنہوں نے کہا - کہ اگر وہ ایسا ہے تو میں لاہور سے دریافت کر کے اُسکا انتظام کراونگا - لاہور جا کر اُنہوں نے ایک کارڈ بھیجا - کہ میں نے اِسجگہہ ذکر کیا - کہ میں نے سنا ہے - کہ تمہاری پرتی ندہی کے اوپدیشک باہر سماجوں میں جا کر مانس پرچار کرتے ہیں - تو اُنہوں نے اپنی عادت کیموافق نفی میں جواب دیا - اس پر یہہ برہمچاری نے لکھا - کہ آپ ممبروں کے دستخط کرا کر کرپانند کی منٹگمری سماج میں مانس پرچار کی جلسے سبب سے وہ لکچر دیتا ہوا زور سے بند کرایا گیا تھا - لکھہ کر میرے پاس بھیجدو - تاکہ میں

انہیں دکھلا دیں۔ مگر ہم نے ان کو جواب
دینا اسلیئے مناسب نہ سمجھا۔ کہ بہت سی سماجوں
نے اخباروں دوارا اسکی قلعی کھول دی تھی
اور ہم نے بھی اس جگہہ سے ایک لمبا چوڑا
مضمون جسمیں اُسکے اور اُسکے گرو گھنٹالوں
کی قلعی اچھی طرح کھولی گئی تھی۔ چھپنے کے
لیئے ست دھرم پرچارک میں ارسال کر دیا
مگر نہ معلوم اڈیٹر صاحب نے آج تک مضمون
کی خبر تک نہیں لی۔ کہ کہاں پڑا ہے۔ خیر
اسوقت ہمارا اُس مضمون سے کچھہ تعلق نہیں
ہے۔ کیونکہ اس مضمون کو رسالہ کی صورت
میں نکالنے کا ارادہ ہے۔ اسلیئے ہم برہمچاری
جی کا دوسرا پتر جو کہ ۲۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ع
کو ملا۔ اور جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ
برہمچاری جی کو پکش ثبوت لگیا ہے۔ ہوبہو
درج کرکے پبلک سے اپیل کرتے ہیں۔ اور
اسکا نتیجہ آریہ پبلک پر چھوڑتے ہیں چونکہ
برہمچاری جی موصوف نہ کسی پرتی ندھی
سبھا کا اوپدیشک ہے۔ اور نہ اسکا کسی خاص شخص
سے تعلق ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ اپنے ریکش
بھی جاویگی۔

نقل خط

شری یت نستری گوردھن داس جی

آپکو برہمچاری جی کی نمستے۔ پرنتم شوک ہو
کہ آپکو آگے بھی پتر لکھ چکا ہوں۔ ابھی تک
اسکا جواب اسیدہ نہیں ہوا۔ آپ کرپا کرکے
ماہسے میں جو مانس کا لکچر میں بیان کرنا
اور اسکو وید سے سمجھا دینا۔ یہہ جو کہا تھا
سو لالہ ساگر بم وکیل کے دستخط کرا کر چھپا کر [illegible]
ہوئے مرلید ہر کی پرتی ندھی کے نستری کو
بھیجدیں۔ تازی خبر دھن ہے

ایسا آریہ سماج۔ جہلم سماج کا پریزیڈنٹ
بھگوانداس اور پرنام سنگھہ اور کرپا رام
اوپدیشک کہتے ہیں۔ کہ شراب تھوڑی سی
پینے اور مانس کھانے میں دوش نہیں ہے
یدی آپ نہیں مانتے تو آپ کا لکچر نہیں دیا
جاتا۔ کیونکہ انارکلی سماج کے مطلب کو
نہیں جانتے ہو۔ برہمچاری وید وان آریہ سماج
ہمارے کو کچھہ ضرورت نہیں لکچر دینے کے
۲۰ دفعہ جب سماج کو ضرورت ہو۔ نستری جی
یدی آپ لکھیں تو یہہ مضمون ست دھرم میں
چھپایا تو نہیں چاہتے۔ پرنتو سوالات دیا دہی
رن وناشتی اس بنا سے چھپا دیتے ہیں۔
ملک شال دھرم سالہ بھائی لوٹارام کی برہمچاری
گوردت کے نام ایک پتر بھیجدو۔ اور دوسرا
لاہور میں بھیجدو۔ ۷۔ بھادوں سمت ۱۹۵۲"

اب ہم مانس پرچارک کونسل کے نام نہاد
اوپدیشکوں اور ان بھولی بھالی سماجوں
کو جو بغیر دیکھے بھالے کے انکی چکنی چوپڑی
باتیں سنکر اور انکے دام فریب میں آکر اپنا
دشانش وید پرچار کے لیئے بھیجتے ہیں۔ نہ کہ
مانس پرچار کے لیئے خبردار کرنا چاہتے ہیں
کہ اس مضمون کو برائے خدا غور سے پڑھکر
جسقدر جلد ہوسکے مانس پرچارک کونسل سے
قطع تعلق کرکے پرتی ندھی کی شرن لیں اور
بقول جہلم سماج مانس پرچارک کونسل کے
مطلب سمجھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ تمہارے
سماج کے ذمہ سے مانس پرچارک ہونے کا
دھبہ مٹے۔ اور اب بھی اگر آپنے دیکھہ بھال کر آنکھوں
سے تعصب کی پٹی نہ اتاری اور نہ ناک کٹوں کی
طرح انکے مرید بنے رہے تو یاد رکھو کہ مانس کے
پرچار کا الزام تمہارے ذمہ سے تاقیامت نہیں
ہٹے گا۔ اور آخر کو پچھتاؤ گے۔ اور کیئے کی سزا
پاؤ گے۔ اسلیئے پنجاب کے سماجوں سے خاصکر
پکارتا ہے۔ کہ مانس پرچارک کونسل کے
اوپدیشکوں اور اس سے تعلق رکھنے والے مانس
پرچارک سبھاؤں کے لکچراروں کو ہرگز اپنے
سماج کی ویدی پر کھڑا نہ ہونے دیں۔ کیونکہ
اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مانس
پرچارک کونسل نے مانس پرچارک اوپدیشک
رکھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ برہمچاری کے ریکش
خط سے عیاں ہے۔ اور لطف یہہ کہ برہمچاری
جی خود انارکلی سماج کے ممبر ہیں۔ مگر ست کو
نہیں دینا چاہتے۔ اور اگر اب بھی ان لوگوں
کو سماج میں گھسنے دیا۔ تو یاد رکھو وہ دن دور نہیں
جبکہ وام مارگ کا اوپدیش آپکی پوتر سماج کی
ویدی پہ ہوگا۔ کیونکہ ان حضرات نے ٹھیک ٹھیک
بھیدیوں کا ساگت اوتار لیا ہے۔ اس لیئے
ہر ایک کو انکے ہتھکنڈوں سے خبردار ہو جانا
چاہیئے۔ اور ہرگز انکی چکنی چوپڑی باتوں پر
بھولکر انکے دام فریب میں نہ آنا چاہیئے۔ آہا کسی نے
کیا اچھا کہا۔

مانس کا پرچار کرنا اب چالبازی چھوڑ دو
فتنہ سازی چھوڑ دو نیرنگ سازی چھوڑ دو

یہہ یاد رہے کہ جن جن اصحاب کا یہ خیال ہے
کہ ہم انکے ساتھ ملکر آپس کی کشاکشی کو دور
کر سکتے ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ تجربہ نے
ثابت کر دیا ہے۔ کہ جسقدر ہم انکی مخالفت
ہوگی۔ اسقدر وہ سیدھے ہونگے۔ کیا
آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ اگر ہم انکی مخالفت
نہ کرتے۔ تو وہ مانس پرچار سے انکار کرتے
کیا آپنے شروع شروع کے بھارت سدھار
کی اس حالت کو جسے ایک سال سے زیادہ

نہیں ہوا جیسیں گرنتھ صاحب وغیرہ وارا
ہانس کھانا ہی سمجھا بتلایا جاتا تھا نہیں دیکھا
اب اگر وہ ہر جگہ سنسیا پر لکچر سناتے اور اپنی
گئی ہوئی عزت کو حاصل کرنے میں تت پر ہیں
تو صرف آپکی مخالفت کی وجہ سے ورنہ آجتک
انارکلی سماج میں بھی مثل انارکلی کے ہوٹل کے
ہانس کا ہوٹل کھل گیا ہوتا۔ اب گو خفیہ چھاپہ
ہے لیکن ذرا مخالفت نہ ہوتی تو تمام سماجیں
آہستہ آہستہ اسی چاہ میں غوطہ زن ہوتی۔
گرنتھیں اب نوجوان تبوں سے جدا سمجھو
آریہ بھائیو پہر ہوشیار ہو
موہن لال پوری نارتھ سکرٹری آریہ سماج
منٹگمری

نقل ریزولیوشن انترنگ سبھا منعقدہ
۱۹۔ اگست ۱۸۹۵ء

جلسہ کی تاریخوں کے ساتھ پہلے اعلان دیا جاتا
ہے۔ کہ انس پرچارک کونسل کا کوئی اپدیشک
اور اس سے تعلق رکھنے والے بھائیوں کا کوئی لکچر
ہمارے سماج کے سالانہ جلسہ پر تشریف نہ لاویں
ورنہ یہ سماج انکی نیک بد کا ذمہ وار نہیں ہے
پران کی آگیا انوسار لکھا گیا۔
موہن لال پوری فارتھ سکرٹری آریہ سماج منٹگمری

آریہ سماجک خبریں

راولپنڈی ۲۵۔ تاریخ جولائی کو آریہ ڈبیٹنگ کلب بدستور ہوا۔
۲۶۔ جولائی کو ستیاہک جلسہ میں ہون بھجن آدمی کے بعد لالہ ستیانند نے اوپاسنا کی اور لکچر لالہ وشوناتھ کپور نے شکشا کی برائیتی پر دیا۔ یکم اگست کو
کو آریہ ڈبیٹنگ کلب میں ایشور اوتار پر بحث
تھی۔ دھرم سبھا کے پنڈت لوک ناتھ اور پنڈت
گوبند سہائے اوتار منڈن اور پنڈت سیتارام
شاستری اوتار کھنڈن کے لیئے تھے۔ تھوڑی
سی بحث ہو چکنے پر پنڈت سیتارام جی کا جواب ابھی
ابھی پورا نہ ہوا تھا۔ کہ دھرم سبھا والے اپنے آپکو
لاجواب سمجھ کر بلاوجہ بڑبڑانے لگے اور اٹھ اٹھ
اس بہانہ سے چل دیئے۔ واہ خوب شکست ہی
ہم۔ اگست کو ستیاہک جلسہ میں ہون آدمی کے
بعد پنڈت بھگت رام جی نے اوپاسنا کرائی اور
لالہ وشوناتھ کپور نے شکشا کی برائیتی پر (اپنے گذشتہ
ہفتہ کے لکچر کا بقیہ حصہ) ویاکھیان دیا۔ افسوس
ہے۔ کہ ساماجک انتظاموں میں عہدہ داران کی
وہ توجہ ابھی تک مبذول نہیں ہوئی جو ضرورت
ہے۔ سال بھی ختم ہونیوالا ہے۔ معلوم نہیں وہ
اپنے سالانہ کارکردگی کیا دکھلاوینگے۔
۱۱۔ ماہ اگست کو ستیاہک جلسہ میں اوپاسنا لالہ گنگا رام
دہم نے کرائی اور کیرتن اور ویاکھیان پنڈت بھگت رام
جی کا ہوا۔ ۱۵۔ تاریخ کو ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ
میں خدا اوتاگون پر بحث تھی۔ پنڈت سجان سنگھ
اور بابو دینا ناتھ بابی نے تناسخ کے برخلاف اور
اور تناسخ کے ثبوت میں لالہ کانشی رام چوپڑہ نے
تقریریں کیں۔ آئندہ ہفتہ کو بھی یہی مضمون رہا۔

باوجودیکہ آریہ سماج قصور کے سالانہ جلسہ
کی تقرری ۱۹ و ۲۰ ستمبر کے کاغذات ہمارے مطبع
سے چھپکر ارسال ہوچکے ہیں اور بار بار خط آتے ہیں
کہ ان تاریخوں پر سالانہ جلسہ ضرور ہی ہوگا۔ کسی
دوسرے کے خط پر بھروسہ نہ کریں۔ مگر ہمارا ایک
نکتہ چین کاری عصر بڑے زور سے منہ ہی پڑھتا جاتا
ہے۔

پٹیالہ میں نہایت افسوس ہے۔ کہ ماسٹر پربھ دیال جی
کا خود اور پنڈت گوری دت جی کی ہم عمری کا
ہفتہ سے دیہانت ہوگیا جسکا اور زیادہ افسوس
ہے۔ کہ مرحوم کے مرتک سنسکار پورانک ریتی سے
ہوئے ہیں خاص کر پنڈت گوری دت جی کی
اخلاقی تبدیلی پر نہایت افسوس ہے۔ مرحومہ
کی ایک لڑکی چھ سال کی اور ایک لڑکا ۱۱
ماہ کا ہے۔ پرماتما سکوں کے سمبندھیوں کو
شانتی پردان کریں۔

موضع کریالہ ضلع جہلم میں ایک نیا
آریہ سماج قایم ہوا۔

قریبا ۲۰ روز کا عرصہ ہوا۔ کہ لالہ [illegible]
ڈسٹرکٹ منتری آریہ سماج گورداسپورہ کے چھوٹے پتر
رندھیر سنگھ کا دیہانت ہوگیا۔ اس بچے کا نام کرن
سنسکار پچھلی شیت رتو میں کیا گیا تھا۔
شوک!!! پرماتما لالہ جی اور سمبندھیوں کو شانتی
پردان کریں۔ منتری مہاشہ اپنے پیارے پتر کی
یادگار میں کنیا مہا ودیالہ میں عہ روپیہ کا ایک تمغہ
موسومہ **رندھیر میڈل**
اس کنیا کو دینے کا وعدہ کرتے ہیں جسکے لیے
پنجاب کنیا مہا ودیالہ سفارش کرینگے۔

۱۸۔ اگست ۱۸۹۵ء۔ مہاشہ گوردت سنگھ جی
اپدیشک آریہ سماج گورداسپور کے پتر کا
چوڑاکرم سنسکار بمقام گرونہ ویدک ریتی سے
کیا گیا۔ ادھکاریان سماج ہذا اور آریہ پرشوں کے
جنکی کل تعداد قریب اکیس کے ہے۔ وہاں جاکر
شامل جلسہ ہوئے۔ اپدیشک جی نے چار روپیہ
دان کیا۔ وید پرچار فنڈ ۲ کنیا مہا ودیالہ عہ
لوکل سماج گورداسپور عہ۔

گجرات پنجاب ۲۵۔ اگست کو لالہ نانک چند
خزانچی آریہ سماج کے پوتے کا نام کرن سنسکار

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک چھوٹے بڑے یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کئے جاوینگے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر پروپرائیٹر میانسنگھ اہلیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میانسنگھ صاحب اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً دکھنے آنا کہتے ہیں۔ ضعف کمزوری نظر۔ ناخن۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر شخص بلا کسی خوف کے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہئے۔ اسلئے میں بلا تامل یہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ رقم ڈاکٹر وی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھی بیوہ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے۔ استعمال کیلئے دیا تھا۔ گو وہ جواب کا منتظر نہیں لیکن یہ عجیبہ ایسے لئے کافی ہے۔ کہ ایک شخص آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھسے یہ آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی میں نے اس سے پوچھا کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ اسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جنکی عمر ۸۰ سال کی ہے اس سرمہ کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب بالکل تندرست ہے۔ رقم کرنیل والٹر الیف پیری صاحب بہادر کرنیل ریاست فرید کوٹ۔ ۱۰ جون سنہ ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی غرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

نمبر ۲۳ | مطبوعہ ۳۰ بھادوں سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۳ ستمبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

وید پرچار فنڈ کا سکیم

اور

اسکی تکمیل کے لیئے اپیل

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک مطبوعہ ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۵۲

تیسرا اوڈیشن

آریہ دھرم کی برودھی اور اُنتی کے لیئے ایک پُستکالہ قائم کرنا

ہر ایک تحریک کی اُنتی کے لیئے ضروری ہے کہ اُس خاص تحریک کے متعلق جسقدر تحریریں موجود ہوں۔ اُن سب کو ایک پستکالہ کی صورت میں اکٹھا کرکے ایک جگہہ رکھا جاوے۔ لیکن جس تحریک کا اُودیش ہی یہہ ہو۔ کہ کسی خاص مضمون پر سرود سادہارن کے خیالات کو پلٹا دیا جاوے۔ اُس کا گزارہ بلا ایک وسیع پستکالے کے چلنا مشکل ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے مدرسے میں چلے جایئے استادوں کی رہنمائی کے لیئے ایک پستکالہ حسب ضرورت موجود دیکھیئے گا جسکی مدد سے کہ ہر ایک مشکل کو حل کرسکیں۔ جو کہ تعلیم دیتے وقت اُنہیں معلوم ہو۔ ہر ایک دھارمک تحریک ایک ودیالے ہے جسکی پوری کامیابی کے لیئے ضروری ہے کہ اُسکی ضرورتوں کے موافق ایک پستکالے بھی ساتھ موجود ہو۔ برہمو سماج کا ست ابھی کل چلا تھا لیکن اُسکے صدر مقام پر بھی ایک عالیشان لائیبریری دکھائی دیتی ہے۔ جن مت شاستروں کا مدار صرف ایک پُستک کی کہی ہوئی باتوں پر ہی ہو۔ اُنکے پرچار کے لیئے تو ست وادی لاکھوں کتابوں کو ایک جگہہ قایم کرکے مطالعہ کریں۔ اور ویدک دھرم جسکا سلسلہ سرشٹی کے آدی تک پہونچتا ہے۔ جسکی دھارمک تعلیم سے زیادہ ترپورانی کوئی بھی تعلیم دنیا میں نہیں دکھائی دیتی۔ جسکی بنیاد اعلیٰ درجہ کی دارشنک ودیا پر ہے۔ جسکی شاخیں کہ پارسی بودھ جین عیسائی اور محمدی وغیرہ متوں کی مختلف شکلوں میں روئے زمین کی قوموں کو سایہ پہونچا رہی ہیں۔ ہاں! جبسے پورانی کہ کوئی تحریک بھی دنیا میں دکھائی نہیں دیتی۔ اسکا پرچار تعلیمیں ستیارتھ پرکاش اور بہومکا دوبار کرنے کا دعوی کیا جاوے۔ ہمارے اوپدیشک اسوقت تک بے سر و سامان اوپدیش دیتے پھرتے ہیں۔ جب کبھی کسی پورانک پنڈت سے شاستر ارتھ کی ٹھہر جاتی ہے۔ تو اسوقت کتابوں کے ابھاؤ سے جو تکلیف ہوتی ہے۔ اسکا وے لوگ ہی اندازہ لگا سکتے ہیں جنھیں ایسی تکالیف میں پہنسنے کا اتفاق ہوا ہے ساتھ ہی اسکے جب کبھی کوئی محقق کسی خاص کتاب کا پرمان دیدیتا ہے۔ تو ہمارے اوپدیشکوں کو سوائے بغلیں جھانکنے کے اور کچھہ نہیں سوجھتی۔ اور پھر ایسے موقعوں پر ستیہ پر ہوتے ہوئے بھی صرف شرمندگی ہی اوٹھانی نہیں پڑتی۔ بلکہ ستیہ کے پرچار میں بھی ناکامیابی ہوتی ہے۔ اگر ویدک گرنتھوں کا ایک بھاری پستکالے پرتی ندہی سبھا کے صدر مقام میں موجود ہو جسمیں کہ وید ویدانگ اُپانگ اور کل آرش گرنتھ موجود ہوں۔ تو اوپدیشک بڑی آسانی سے ایک جگیاسو کی تسلی کرسکتا ہے۔ اور پھر اگر پورانک گرنتھوں کے علاوہ ہر ایک سمپردائے مثلاً دادو پنتھ۔ نانک پنتھ۔ کبیر پنتھ۔ و مثنوی وغیرہ وغیرہ کی کتابیں اور تصنیفیں موجود ہوں۔ تو اپنے ہندو بھائیوں کو بڑی آسانی سے اُنکے عقیدوں کی غلطی جتلائی جاسکتی ہے۔

ویدک دھرم کا مقابلہ اسوقت کچھہ اور انک سماج اور ہندوؤں کی ضعیف الاعتقادیوں سے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مسیحی اور محمدی مردم پتریوں سے اپنے دھرم کی حفاظت کرنا۔ اسوقت آریہ سماج سے سب سے مشکل فرض ہے۔ اور پھر بودھ مت کے پُنر جیوت ہوتے اور پارسیوں کے ہمارے آس پاس بسنے کے باعث اُن خیالات سے آگاہی حاصل کرنا بھی ہمارے اوپدیشکوں کے لیئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن جب تک کہ ان مذاہب کا مستند لٹریچر ہمارے کتب خانہ میں موجود نہ ہو کب امید ہوسکتی ہے۔ کہ ہمارے اوپدیشک اپنے خیالات کو زیادہ وسعت دے سکیں گے۔ اور ان مختلف مذاہب کے پیروؤں کی ہمدردی اپنی طرف کھینچ سکیں گے۔ اسلیئے نہایت

ضروری ہے۔ کہ بودھ پارسی۔ جینین
عیسائی اور محمدی مذاہب کی مستند پستکوں
کے علاوہ جو لکھو کھہا ہیں۔ ہر ایک مذہب کے
اصولوں کی کتابیں ہمارے پستکالے میں
موجود ہوں۔

ویدودیا کی حقیقت اسوقت سینکڑوں فاضل یورپین تحقیق
کر رہے ہیں۔ اور چونکہ ایسے محقق ہمارے لٹریچر
کے اندرونی راز سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے
بعض اوقات بڑی سخت غلط فہمیاں انکی تحریروں
سے ہمارے انگریزی تعلیم یافتہ بھائیوں میں پھیلجاتی
ہیں۔ انکو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان
کتابوں کو پڑھکر انپر وچار کیا جاوے لیکن یورپین
سنسکرت والوں کی تحریروں میں جہاں بعض جگہ
سخت غلطیاں ہیں۔ وہاں عموماً اس جگہ کے محققوں
نے ویدک ودیا کے کوش سے بے بہا جواہرات
نکالے ہیں۔ مسیحی مشنری ان تحریروں سے اپنے
مطلب کے امور سے اقتباس کرکے ہمارے ہندو
بھائیوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اگر ہمارے کتبخانہ
میں کل کتب موجود ہوں تو ایسے محققوں
کی پوری عبارت شایع کرکے ہم اپنے بھائیوں کو
گمراہی سے نکال سکتے ہیں۔

جہاں اپدیشکوں کی مدد اور اپدیشکوں کی
تیاری کے لئے ایک مہان پستکالے کی اشد
ضرورت ہے۔ وہاں تحریری پرچار کا کام بھی بلا
ایک عالیشان پستکالے کے نہیں چل سکتا۔ یورپ
اور امریکہ کے بڑے بڑے ودوانوں کی تحقیقات
میں مدد دینے والے اسی قسم کے بڑے بڑے
پبلک پستکالے ہوا کرتے ہیں۔

ویدک دھرم پر جن لوگوں کو شنکے اتپن ہوتے
ہیں۔ انکا رفع کرنا پرچار کا سب سے اعلیٰ جز ہے
لیکن زبانی گفتگو کچھ کام نہیں دیسکتی۔
جب تک کہ پرمانوں کو ثابت کرنے کے لئے
مستند کتابیں موجود نہوں پنجاب میں دماغی
جدوجہد کا مرکز لاہور ہے۔ اور اسلئے اگر اس قسم کا
پستکالے لاہور میں کھلجاوے۔ تو ہر ایک شخص
اپنے شنکے بڑی آسانی سے دور کر سکیگا لیکن ان
سب سے بڑھکر فائدہ اس پستکالے سے یہ ہوگا۔
کہ ہر ایک انصاف پسند محقق کو دنیا کے کل
مذاہب کا مقابلہ کرنے کا بڑا عمدہ موقعہ ملے گا
ستیہ کا گرہن اور استیہ کا تیاگ آریہ سماج کا ایک
بڑا اعلیٰ اصول ہے۔ اور اسکی پیروی ہونا بھی
مشکل ہے۔ جب تک کہ ستیہ استیہ کے نرنے
کرنے کا مصالحہ موجود نہ ہو۔ اس پستکالے میں
موجودہ مذاہب کی کتب کے سوا سائنس اور فلاسفی
کی ہر قسم کی پستکیں بھی جمع کیجاویں۔ تا کہ طلبے
ویدک تعلیم کا مقابلہ سائنس اور فلاسفی کی سچائیوں
سے کرکے [illegible] معلوم کر سکیں۔ کہ ویدک دھرم
سائنس اور فلاسفی کا صرف ساتھی ہی نہیں بلکہ
اسکا ہمیشہ سے سچا رہبر ہے۔

اوپر کی وجوہات اس بات کے ثابت کرنے کے
لئے کافی ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایک
مہان پستکالہ بھی کھولنا چاہئیے لیکن چونکہ
اسقدر دھن ایک مرتبہ ہی ملنا مشکل ہے۔ کہ
ایک دم پستکالے مکمل ہو جاوے۔ اسلئے ہماری
تجویز یہ ہے۔ کہ ہر سال ایک ہزار روپیہ نقد
پستکوں کی خریداری کے لئے منظور کیا جایا کرے
رفتہ رفتہ خرید کرنے میں اول تو بہت سی پستکیں
استعمال شدہ سستی قیمت پر ملجایا کرینگی۔ اور دوم
اگر بہت سے علم دوست اصحاب جو نقد روپیہ
نہیں دیسکتے۔ پستکیں سبھا کی نذر کیا کرینگے
تو ایک ہزار روپیہ سے بہت زیادہ قیمت کی
پستکیں ہر سال سبھا کی لائبریری میں جمع ہو جایا کرینگی

(باقی آئندہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

بچہ جس سمے اس سنسار کی جیوتی میں آتا ہے۔ اس سمے
اسکی کوئی اندری بھی اسکے بس میں نہیں ہوتی۔
جس اندری کا وشیہ سامنے آوے۔ اسی طرف
جھک جاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے کوئی وستو
آئی۔ ادھر دیکھنے لگ گیا۔ کانوں میں شبد آیا
سننے لگ گیا۔ منہ میں کسی نے کچھ ڈال دیا کھانے
لگ گیا۔ پھر جب اسکی کچھ مہینوں تک ایسی
[illegible] سنسکاروں سے اندریاں پربل ہو جاتی ہیں
تب وہ کچھ تو شکشا دوارا انکو بس کرنے
لگتا ہے۔ کہ اندریاں اسکی ہونی چاہئیں۔ نہ کہ
میں اندریوں کا۔ اندریہ من کا اسکو خیال ہوتا ہے
ہم نے دیکھا کہ یہ خیال اندریوں کے بل پکڑ جانیکے
بعد پیدا ہوا ہے اور جو پہلے پایا ہوا بل اندریوں
کیلئے رکاوٹ ہوتا ہے یہی نتیجہ ہے۔ کہ منشیوں کی بڑی
پالیسی کا ادھکار اندریوں کے بسی بھوت پرش کو نہیں
ہے۔ تو ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ جسوقت سے ہمکو
ہوش آوے سخت کوشش میں ہم اسبات کے لئے کریں
کہ اندریوں کا ہم پر پہلے حاصل کیا ہوا بل گھٹے اور
ہمارا بل انپر رہے۔

جس دن اس سال دیانند اینگلو ویدک کالج مینیجنگ
کمیٹی کے نئے انتخاب کا نتیجہ نکلا۔ اسی دن موجودہ
ادھکاریان کمیٹی ہذا نے آہ سرد بھر کر کہا "ہا
جنکو ہم نے کچلنا چاہا وہ ابھی زندہ ہیں۔ جن کو
ہم نے دبانا چاہا وہ ابھی ہمارے برابر بیٹھے ہیں
ہم نے اتیاچار بھی کیا۔ ہم فریب کو بھی کام میں
لائے۔ ہم نے بدنامی بھی سہی۔ پھر بھی یہ لوگ

ہمارے دشمن ایک بڑی تعداد میں یہاں پر
موجود ہوئے ہیں۔ انکا جبتک ایک بچہ بھی
ہمارے گھر کے اندر آتا جاتا ہے۔ ڈر قایم رہیگا
کہ کبھی کبھی آہستہ آہستہ زور پکڑ کر ہمکو ضرور
ہلاینگے۔ کیونکہ سچائی انکے ساتھ ہے۔ اور ان
کیوائے تین سالوں کے اندر ساری سبھاؤں کو
جس طرح ہوسکے بیدخل کر دیں۔ یہہ خیال پیدا
ہوچکے تھے۔ یہہ صلاح ہو چکی تھی۔ اگست میں
جب آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے روپیہ کی بات
کا سوالہ چھڑا۔ تو کلچرڈ مہاشیوں نے بے لاگ
مشن تراج دکھلا اور دیگر بہت سے بڑے آدمیوں
کو یہہ کہتے ہوئے پایا کہ وہ شخص کہ جنکے ساتھ کل
دس بارہ سماجیں ہیں کس طرح سے روپیہ مانگنے کی
جرات تک بھی کر سکتے ہیں۔ انہیں ملنا تو درکنار
اس بات نے جلتی آگ پر گھی کا کام کیا۔ خوش نصیبی
سے کالج میں رخصتیں ہو گئیں۔ سدہ داتا گنیش
یہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اب ہر ایسی جگہہ جہاں
انکا ایک آدمی بھی ہے دوسری سماج بنا دینا اپنا فرض
بنایا ہے۔ جان نہ پہچان ہم خالہ کے مہمان۔
تھوڑا سا ہیری پہ کہہ کر ہر جگہہ اب یہہ لوگ پہنچتے
ہیں۔ جہاں انکو اپنے مطلب کا ایک آدمی بھی
ملجاوے۔ دوسرا سماج ضرور قایم کر دیتے ہیں اور
ایسا سے انکا خیال ہے۔ کہ سب سماجیں بھی
بیدخل ہو جاینگی۔ اور کچھ نہ کچھ پرتی ندہی کے
ممبر ہیں سے ہاریں گے۔

"جتنی نہائے اتنا ہی پھل پایا" کہہ کر
انکا پیچھا ہم چھوڑ دیں۔ پنڈت گورو دت جی
کے یتیم بچوں کی پرورش بھی پرتی ندہی سبھا
کس طرح برداشت کر سکے جاوے۔ باقی
سب بھی صبر کرے۔ لیکن کیا شنی تیور نکا
رہا ہے۔ کہ اتیاچاری اتیاچار کئے جاہیں
اسٹریگیں گھس ڈالیں۔ اور وہ چپ ہیں۔ یہہ
دیکھتے ہوئے کہ ہمارے پیارے دہرم پر نشتر و
بڑے دیگ سٹیستر پہار کر رہے ہیں۔ سر نہ
اٹھا دیں۔ کدا پی نہیں۔ جب جب دہرم کی
گلانی ہوئی ہے۔ ستی پتر اٹھے ہیں۔ انہوں
نے رکھشا کی ہے۔ روپیہ جاتا ہے جاوے
کالج گیا ہے۔ تو جاوے لیکن پاپ نہیں پھیلنے
دینا چاہیئے۔ مذہب میں پھوٹ نظر نہ آنی چاہیئے
کیونکہ بقول لارڈ بیکن۔ پھوٹ دیکھ کر بہت
لوگ دہرم میں داخل ہونے بالکل بند ہوجایا کرتے
ہیں۔ ناستک اور انیہ مت الویائی پھوٹ دیکھ کر
پھوٹ والے دہرم کے لیئے گھڑ نا پیدا کرنیکی غرض سے
کولاہل مچایا کرتے ہیں۔ ٹھٹھہ اڑایا کرتے ہیں۔ اسلیئے
سوامی جی کے لگائے ہوئے برکش کی جڑوں میں
جب اس طرح آگ دی جا رہی ہے تم ہمارے
لیئے کیا کرتویہ ہے۔

ہمارا اسوقت یہہ فرض ہے۔ کہ ہم اتیاچاریوں
کا پول کھولدیں۔ انکی گپت لیلا کا پرکاش
کردیں۔ یہہ ظاہر کردیں۔ کہ یہہ کون ہیں
کس غرض سے سماج میں داخل ہوئے ہیں۔ انکا
مشن کیا ہے۔ جو لوگ شروع سے انکا اتہاس
جانتے ہیں۔ وہ پرکاش کریں۔ گپت لیلا کے
ثبوت جو لوگ رکھتے ہیں وہ چھپا دیں۔ ایکبار
جبکہ ہم نے انکا اصلی مقصد ظاہر کردیا ہی تھی
کسر انکے مانس پرچارک ہونیکے ثبوت کی جب
نکل گئی۔ جب یہہ ثابت ہوگیا۔ کہ کالج کی طاقت
اپنے ہاتھوں میں رکھنے کے سوائے انکا اور کوئی
مشن نہیں۔ جب یہہ پرکاش ہوگیا۔ کہ یہہ
لوگ جھوٹھے دیش ہت کی لٹک پہنے ہوئے
ہیں۔ سوامی جی کو یہہ کیا سمجھتے ہیں۔ ویدوں پر
انکا وشواس کیسا ہے۔ اگر یہہ ثابت ہوگیا۔ کہ یہہ
آریہ سماجی نہ آریہ سماجیوں کے بھائی۔ تو ہمکو
کچھ ڈر نہیں۔ انکا اتیاچار ہمارے لیئے اتنا ہی
ہانی کارک ہوگا۔ جتنا کہ کرانی اور قرانیوں کا
انکی علیحدگی سے ہمارے مذہب میں پھوٹ پڑی
ہوئی معلوم نہ ہوگی۔ لوگ سمجھیں گے کہ بام مارگی
جے کشنی اور انیک دہرموں والے بھی تو
آریہ سماج سے علیحدہ ہیں۔ اگر یہہ علیحدہ ہیں
توکیا مضائقہ ہے۔ (لبھو رام)

ساماجک جلسے

قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ و
۲۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ضرور ضرور ضرور ہوگا۔

کمالیہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳
ستمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

جھنگ مگھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ
۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و
۲۹ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج میرٹھ کا سالانہ جلسہ ۲۶
و ۲۷ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ جلسہ
۱۹ و ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج دینانگر سالانہ جلسہ ۲۶
و ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ منتری مہاشے
نویدن کرتے ہیں۔ کہ کرپا کرکے ہمارے جلسہ پر
مانس پرچارک نہ آویں۔

سری گوبندپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰
اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

سیوا سنگھ جی از کوئٹہ (۱) مہاتما پارٹی تعلیم کے برخلاف ہیں۔ لالہ منشی رام جی پچھلے سال ہی اب تک نہ صرف آدمیوں کے لیئے ہی بلکہ عورتوں کے لیئے بھی تعلیم کی ضرورت کو پرکاش کر رہے ہیں۔ ماسٹر درگا پرشاد جی تعلیم کے لیئے سب کچھ اپن کیئے بیٹھے ہیں۔ ماسٹر آتما رام جی نے پنجابی ہائی سکول سنبھالا ہوا ہے۔ ہم گوروکل کی دچار کر رہے ہیں۔ آشرم لاہور میں طالب علموں کی بہتری کے لیئے کھولا گیا ہے۔ ہاں ہم گوشت خوری کی تعلیم بڑوں کی داڑھی نوچنے کی تعلیم ناستک پن کی تعلیم کے جو ڈی اے وی کالج میں ہوتی ہے ضرور برخلاف ہیں۔

(۲) یہاں کے کلچرڈ نہ جانے کیوں ہندو مسلمان عیسائی سب سے کالج کمیٹی کی ممبری کی درخواست پر دستخط کرا رہے ہیں۔ شاید کل آریہ سماجوں کو بیدخل کرنا چاہتے ہیں۔

لالہ متھراداس جی از کوئٹہ ضلع لودھیانہ۔

لالہ مہراج جی نے کوئٹہ میں کبھی لیکچر دینے اور کالج کے لیئے روپیہ مانگنے کی کوشش کی لیکن یہ جواب دیا گیا کہ آپ پچھے سیر کرنے ہیں تو شوق سے آئے۔ بس پھر تو کوئی نہ گیا۔

مہاشہ دیپ چند جی منصرم محکمہ بندوبست بیکانیر ریاست آریہ پرشوں کی موجودگی کا یقین

دلاتے ہوئے پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرچار کے واسطے اپدیشک مانگتے ہیں۔

مُراد آباد

مسمی سری رام قوم سارست برہمن ساکن ضلع لودھیانہ جو بوجہ ناواقفیت اصول آریہ دھرم بمقام راجپورہ ضلع ڈیرہ دون عیسائیوں کے کمپٹ جال میں پہنسکر کرسچین ہو گیا تھا جسکا تعلق صرف تین چار روز تک ہی عیسائیوں سے رہا بکوشش ڈاکٹر حکم سنگھ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ منصوری واسطے شدھی کے سماج ہذا میں لایا گیا۔ سماج ہذا نے بعد تحقیقات کامل کے تاریخ ۱۱ اگست ۱۸۹۵ء اسکی شدھی کے لیئے مقرر کی حسن اتفاق سے پنڈت بدری دت صاحب اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اضلاع مغربی شمالی ۵ اگست ۱۸۹۵ء کو یہاں تشریف لے آئے۔ اُن کو خاص اس کام کے واسطے روک لیا گیا۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو واسطے مزید امداد کے بلایا گیا۔ چنانچہ بتاریخ ۱۰ اگست ۱۸۹۵ء کو پنڈت صاحب موصوف بھی سماج مندر میں رونق افروز ہو گئے۔ بموجب احکام دھرم شاستر براتیہ کو تین روز تک رکھا گیا۔ چوتھے روز تعین تاریخ ۱۱ اگست کو صبح کے سات بجے کل ممبران سماج اسکو لیکر قلعہ گھاٹ دریائے رام گنگا پر پہونچے۔ وہاں اسکا منڈن کرا کر بدی پوروک سنان کرایا گیا۔ بعد کو چندن وغیرہ سے لیپ لگا کر اور پشمینہ دھوتی پہنا کر براتیہ کو سب سے آگے کیا گیا پیچھے سے منڈلیاں کئی حصوں میں بھکت ہو کر خوش الحانی سے بھجن گاتے جاتے تھے۔ اس طرح سے

تمام بازار میں گشت کرتے اور قومی ہمدردی کا نمونہ دکھاتے آریہ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب سماج مندر میں پہونچے۔ نگر واسیوں کو یہ اپوروا نظارہ حیرت کے دریا میں غرق کرتا تھا۔ اور آریوں کی ہمت اور چھوٹی سی مجموعی طاقت کا اندازہ بتلاتا تھا۔ ٹھیک ۹ بجے کے وقت کارروائی پرایسچت شروع ہوئی اسوقت سماج مندر مردمان سے پر ہو گیا تھا۔ اوپر اور نیچے جب کہیں جگہ نہ رہی تب تینوں طرف سڑکوں کو گھیر کر تماشائی لوگ کھڑے ہو گئے۔ افسوس کہ جگہ کی عدم گنجائش سے بہت سے شخص تاب کھڑے ہونیکی نہ لاکر واپس چلے گئے۔ سب سے اول طالب شدھی نے اپنی درخواست تحریری مشعر شراکت متعلقہ خویش جو قبل اس سماج میں پیش ہو کر بموجب اسکے تحقیقات بھی ہو چکی تھی۔ پڑھکر سنائی۔ اور حاضرین سے اپنے قصور کی معافی بھی چاہی۔ ازاں بعد پریزیڈنٹ سماج نے نتیجہ تحقیقات پبلک کو سنا کر اس کے قابل شدھی ہونے کا اطمینان سماج کی طرف سے ظاہر کیا۔ اور بعد ازاں پنڈت بدری دت جی نے اوپاسنا کرا کر سوستی واچن کیا۔ یہ آپ نے سنسکار کی کل کارروائی سنسکار ودھی کے مطابق عمل میں آئی۔ اسکے بعد ہون ہو کر وید منتر سے براتیہ کا ابھشیک کیا گیا۔ اور آخر میں پورن آہوتی ہو کر پردھان سماج و دیگر ممبران سماج نے اسکے ہاتھ سے پانی پیا تاکہ عملی طور پر اسکی شدھی ظہور میں آوے۔ بعد ازیں چونکہ وقت تنگ ہو گیا تھا۔ اسلیئے اعلان کیا گیا کہ شام کو پنڈت لیکھرام صاحب کا لکچر مہنت پربھو بن کے مکان پر جو وسیع شارع عام پر واقع ہے۔ ہو گا۔ چنانچہ تین روز تک متواتر

پنڈت کرپا رام صاحب کے محققانہ ویاکھیان بھی
ہوتے رہے جنمیں یہاں کی تعلیم یافتہ
... نے شریک ہوکر اپنی دلی ہمدردی ظاہر کی
... ویاکھیان پنڈت صاحب کا سماج مندر
... ہوا۔ انکا سبب عمدہ اثر سامعین پر پڑا سماج
کی یہ نمایاں کامیابی مخالفوں سے نہ دیکھی گئی
مہاتما ... (انکو پہلے سے ہی دھرم سبھا نے بلایا
ہوا تھا) نے چال اور بھیڑا چال پر چلنے والے
... کو بھڑکا کر اور غیرت دلا کر اس بات پر
آمادہ کیا۔ کہ آریوں کو برادری سے خارج کردو
چنانچہ شہر میں اسکے متعلق اور پنچائتیں ہر ایک
مختلف محلہ میں ہوتی ہیں۔ کبھی برہمنوں کی کبھی
... کی کبھی گجراتیوں کی لیکن نتیجہ اُن کا
اب تک کچھہ نہیں نکلا۔ اور نہ آئندہ نکلنے کی امید
ہے (این خیال است محال است جنوں) اجب
انہیں ناکامیابی ہوئی۔ تو کہار نائی وغیرہ
کمینہ قوم کے لوگوں کو ورغلانا شروع کیا۔ کہ
تم آریوں کا پانی بھرنا اور حجامت کرنا چھوڑ
دو۔ انہوں نے بھی جواب صاف دیدیا کہ تم
اپنی برادری کا تو بند و بست کر ہی نہیں سکتے
تب ہماری کا کیا کروگے۔ اس قسم کی کارروائیوں
سے یہہ لوگ اپنی رہی سہی عزت کو بھی برباد
کرتے ہیں۔ اور دشمنوں میں اپنی ہنسی کراتے
ہیں۔ ہمکو افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ یہہ واقعہ
واقعی انکے لیئے جانکاہ و باعث ہزار رنج و غم
تھا۔ وہ لوگ تو خاموش بیٹھے ہیں۔ گو دلمیں
انکے سخت ملال ہو لیکن بظاہر کسی قسم کا چارہ
یا مرمت نہیں کرتے۔ اور جب ہمکو اس معاملہ سے
اتنی ہی خوشی ہونی چاہیئے جیسی کہ کسی خاندان
کو ایک بچہ کے پیدا ہونے سے ہوتی ہے وہ
لئے توبہ اور ہائے وایلا مچاتے ہیں۔ اور سیاپا

اوٹھاتے ہیں۔ یہہ آریہ ورت کی بدبختی نہیں
تو اور کیا ہے۔ پرماتما آپ ہی انکو نیک
ہدایت دلوائینگے۔

آپکا کرپا ابھلاشی
ہر چرن منتری آریہ سماج مراد آباد

چھاونی فیروزپور

۲۱۔ اگست ۱۸۹۵ء کی رات کو پنڈت پورنانند
صاحب سوامی لچھمن آنند جی اسجگہہ رونق
افروز ہوئے۔

۲۲۔ اگست ۱۸۹۵ء کی شام کو بمکان پنڈت
کرپا رام صاحب پردھان آریہ سماج چھاونی
فیروزپور میں پنڈت پورنانند جی کا دھرم ورشہ
پر ویاکھیان ہوا۔ حاضرین جلسہ ۱۵۰ کی تھی۔
جن میں تقریباً ایک تہائی چھاونی کے معزز
روساء موجود تھے۔ یہہ پنڈت صاحب موصوف
کے موثر لکچر کا ہی نتیجہ تھا۔ جو ایسی جگہہ میں جس جگہہ
کالجیڈ پارٹی کی سخت مخالفت ہے۔ کہ اس قدر
سامعین جمع ہوگئے۔ ورنہ ہمکو اسقدر امید نہ
تھی۔ کیونکہ اکثر جو کالجیڈ پارٹی کے واعظ
آتے رہے ہیں۔ ۳۰ سے زیادہ حاضری نہیں
پائی گئی۔

۲۳۔ اگست ۱۸۹۵ء کی شام کو ایشور بھگتی
وشے پر ویاکھیان پنڈت پورنانند صاحب نے
دیا۔ مردمان کی حاضری اسی قدر تھی جیسی کہ
پہلے روز۔ بلکہ اس لکچر کے واسطے وقت بہت
تھوڑا تھا۔ کیونکہ حاضرین جلسہ جنمیں اکثر
دھرم سبھا کے پنڈت لوگ موجود تھے۔ بڑی
توجہ سے سُن رہے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ

اس ویاکھیان کو جہاں تک ہوسکے اور سُنا یا
جاوے۔ اور اس ویاکھیان کو سُننے کے لیئے
اکثر وہ دوکاندار لوگ بھی موجود تھے جو ہمیشہ
آریہ سماجیوں کو بسبب سخت کلامی کے نفرت
کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ یہہ پنڈت
پورنانند کے حُسن اخلاق اور کمالیت لیاقت
کا نتیجہ تھا۔ وہ خیالات جو لوگوں کو آریہ سماج
کی طرف سے دلنشین ہوئے ہوئے تھے بالکل
جاتے رہے۔ بلکہ اتوار کے روز معمولی ستسنگ
جلسہ پر دو ایک صاحب نئے ممبر بھی سماج
کے ہوئے۔ علےٰ ہذالقیاس۔

۲۴۔ اگست ۱۸۹۵ء کو بھی پنڈت پورنانند
صاحب نے وقت معہودہ پر آریو نکی شکا شدہ
پر ویاکھیان دیا جسمیں کالجیڈ پارٹی کے اہیا ایک
سری رام موجود تھے۔ چونکہ پنڈت پورنانند
جی نے گوشت خوری کے چھپے ہوئے نوٹس
ہر ایک گلی کوچہ میں چسپان کرا دیئے تھے۔ اس
وجہ سے کالجیڈ پارٹی کے دلوں میں مخالفت کی
آگ اس قدر جوش مار رہی تھی۔ کہ جواب
معقول طور پر تو دے نہ سکے۔ بلکہ ہمارے اشتہارات
کو انکے سارے ممبروں نے ہر گلی و کوچہ سے پھاڑنے
شروع کردیئے۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔ یہ ہی
ثبوت کافی ہے۔ عوام الناس اس سے صاف
نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ یہہ ضرور ماس پرچارک
ہیں ورنہ ہمارے نوٹسوں کو نہ پھاڑتے۔ آخرکار
انہوں نے اپنے گورو گھنٹال کے الفاظوں میں
نوٹس بدیں مضمون دیا۔

نوٹس۔ کل ۲۵۔ اگست ۱۸۹۵ء بوقت ۷ بجے
صبح کے سندر سماج چھاونی (ناجائز کالجیڈ پارٹی
فیروزپور میں پنڈت سری رام اس اشتہار کی جو
لالہ پورنانند نے چھاونی میں تقسیم کیئے ہیں۔ تردید

مطبوعہ ۳ بھادوں

(اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر)

نزما دیں گے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ سب جھوٹ اور سچ کی تصدیق کے لیئے وقت مقررہ پر ضرور تشریف لادیں۔ تاکہ اصلیت کسی صاحب پر پوشیدہ نہ رہے۔ دستخط اشتہار دہندہ۔

جب اگلے روز ۲۵۔ اگست ۱۸۹۵ء کو دیکھا گیا تو وہی بات نکلی کہ رات کو جا بجا بہت پڑا۔ جواب باصواب نہ دیئے گئے۔ افسوس کہ پہلے تو اتنے جوش و خروش میں پھر کچھ بھی نہ کیوں نہیں بالمقابل آکر شاستراتھ کر لیتے۔ عوام الناس کے پاس اپنا عیب چھپانے کے لیئے یہہ کہنا کہ ہم نہ ماس خور ہیں نہ ماس پرچارک ہیں۔ ہاں البتہ وہ کیچن کالج بورڈنگ میں ہیں۔ سو ان کچنوں کا انتظام کالج کمیٹی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ فی الجملہ وہ باورچی خانوں کا اقرار کرنا ہی پڑا۔ اقرار کیوں نہ کرتے۔ ست کبھی چھپا نہیں رہتا۔ اب ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ ماس رکشہ کے مضمون آریہ گزٹ فیروزپور میں کس نے چھاپے تھے۔ اجمیر پروپکارنی سبھا کی جواب میں کس نے لکھا تھا۔ کہ ہم ماس بھکشن کے رکشہ میں رائے دینے سے معذور ہیں۔ جو وقت سوامی بھاسکرانند جی دکن کی طرف ماس کھنڈن کے لکچر دے رہے تھے۔ تو آریہ گزٹ کی ایڈیٹر نے یہہ نہیں لکھا تھا۔ کہ سوامی صاحب ماس کا تو کھنڈن کر رہے ہیں۔ لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ ولایت میں آپ کیا کھاتے تھے۔ یہہ کیا معنے رکھتا ہے۔ ماس رکشہ کی تائید میں نہیں۔ شرم چہ کتی ست کہ پیش مرداں بیاید یا یہہ کہ در گفتگو با حافظہ نباشد۔ یا یوں کہا جاوے۔ کہ کلچرڈ پارٹی کے مہاتما کی عادت گندم نما جو فروش ہے۔ اور جو انکے مہا اپدیشک شنکر داس نے بجواب ہمارے سوالوں کے اپنے

لکچر میں سوائے دشنام دہی کے اور کچھ نہیں کہا۔ سب آریہ بھائیوں کو ودت ہو۔ یہہ شنکر داس جو اپنے آپ کو اپدیشک اور بڑا بھاری پنڈت سنسکرت کا جتلاتا ہے۔ یہہ جالندھر کا رہنے والا ہے۔ اسکی نسبت ہم کسی آئندہ پرچہ میں بہت عمدہ فوٹو کھینچکر دکھلاوینگے کہ کیسا یہہ چلن رکھتا ہے۔ آیا یہہ اپدیشک کہلانے کے لائق ہے یا نہیں۔ اور جو جو انکی سوانح عمری میں حالات گزرے ہیں۔ یعنے جالندھر میں جو اس شخص کا تعلق مسٹر حاجز کے ساتھ رہا۔ ہم اچھی طرح معرض تحریر میں لاوینگے پھر کلچرڈ پارٹی کو حسن نتیجہ معلوم ہوگا۔ یہہ نہ جانئے کہ ہمکو انکے حالات معلوم نہیں۔ اور شنکر داس نے یہہ جو ہانک لگائی تھی کہ میرے مقابلہ میں پورنانند کچھ نہیں جانتا۔ اگر کچھ بھی حوصلہ رکھتا ہو۔ تو میرے ساتھ آکر شاستراتھ کرے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس وقت پنڈت پورنانند صاحب کے لکچر میں میلارام اپدیشک جو ہمراہ شنکر داس کے آیا تھا۔ موجود تھا۔ پنڈت پورنانند نے اپنے لکچر کے اختتام کے وقت حاضرین جلسہ کے روبرو باواز بلند شاستراتھ کے واسطے کہا تھا۔ اگر طاقت تھی تو کیوں نہ کر لیا۔ انکے ساتھ تو کیا شاستراتھ کرینگے پہلے ہمارے مقابل میں تو آو۔ دیکھیں تو سہی تم نے کہاں تک فلاسفی کی ٹانگ توڑی ہے۔ اور ۲۵۔ اگست ۱۸۹۵ء بروز آتیوار ۶ بجے شام شہر فیروزپور میں پنڈت پورنانند نے ویاکھیان (آنند کسکو کہتے ہیں) دیا۔ اور سامعین سنکر پرسن ہوئے۔

۲۶۔ اگست ۱۸۹۵ء کو چھاونی فیروزپور میں ۶ بجے شام کے پنڈت پورنانند نے آریہ پتت کی حالت پر ویاکھیان دیا۔ اور حاضرین کی تعداد ڈیڑھ سو سے زیادہ تھی۔ اور چھاونی کے معزز روسا بھی موجود تھے۔ اور کلچرڈ پارٹی کے ماس بھکشن کا خوب پول ظاہر کیا۔ یہاں تک کہ چھاونی کے روسا اچھی طرح سے جان گئے۔ کہ انکی یہہ کرتوتیں ہیں۔

آپکا نیازمند

کرپارام پردھان آریہ سماج چھاونی

فیروزپور

شملہ اودی کی دھرم یاترا

میں ۲۱۔ اگست ۱۸۹۵ء کی دوپہر کو امرتسر سے روانہ ہوکر جالندھر پہونچا۔ میری دھرم پتنی لیشودا جی بھی اس یاترا کے لیئے میرے ساتھ تھیں۔ جالندھر سے وسومتی جی جو کہ پنڈت پورنانند جی کی دھرم پتنی ہیں۔ لیشودا جی کے ساتھ شملہ جانے کے لیئے تیار ہوگئیں۔ رات کو لالہ شیو دیال جی ایم اے بھی بھیرہ سے تشریف لے آئے۔ جالندھر سے آدھی رات کو ہم چالیس پربت یاترا کے لیئے روانہ ہوئے۔ کالکا پہونچکر ہم تانگوں میں سوار ہو سفر پربتوں پر چڑھنے لگے۔ سولن میں وشرام کرتے ہوئے ۲۳ کی شام کو شملہ پہونچگئے۔ بزرگ بھائی لالہ خوشی رام جی پردھان کے مکان پر فروکش ہوئے پنڈت گنپتی جی یہاں پر پرچار کرکے یا ست سیچ گئے ہوئے تھے۔ سماج کے ادھکاری سال بھر سندر کی رکھشا کرتے ہوئے آخرکار اسکی باضابطہ رجسٹری کرانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ آریا بھگت کے جیلوں نے اس جلسہ

میں وگھن کاری ہونے کے لئے دل سے کوشش
کی لیکن سماج نے جلسہ کی پہلی مقرر شدہ تاریخوں
[illegible] دینے سے اپانچ کا بل توڑ دیا۔
ڈاکٹر پرمانند جی منتری آریہ سماج لاہور۔ لالہ
دیوراج جی۔ لالہ منشی راج جی جالندھری۔ لالہ
ببلا رام جی بی اے۔ پنڈت لیکھ رام جی اُتسو
میں شامل ہونے کے لئے آگئے تھے۔
۲۰۔ تاریخ کو جلسہ کا دن تھا۔ سماج مندر میں
ہون یگیہ ہونے کے پشچات لالہ دیوراج جی نے
سرل بھاؤ سے پورا اودی دھرم شکشا (?)۔ اس وشے
پر ایک اُتم اپدیش دیا۔ شام کو پنڈت لیکھرام
جی نے آریہ ورت کے ریفارمروں کے مضمون
پر ایک منوہر لیکچر دیا۔ جس کے بعد لالہ شیودیال ایم اے
نے سماجک ہستی کی ضرورت پر ایک اُتم ویاکھیان
دیا۔ اور پنڈت رگھوناتھ داس جی منتری سماج
نے اتم سدھار کی ضرورت برگزیدہ الفاظ میں
بتا کر پبلک کی کاروائی کو سماپت کیا۔
دوسرے دن سماج مندر میں پہلے لالہ دیوراج
جی نے ایک منوہر دھرم اپدیش دیا۔ جس کے
بعد پنڈت لیکھرام جی کا منوہر لیکچر امرت کے
[illegible] پر ہوا۔ دوپہر کو ٹون ہال میں ہندی دیدیا پرچار
کے لئے اپیل کی۔ اور پنڈت لیکھرام جی نے
آریہ سماج کے اصولوں کی تشریح کی۔ شام کو
سماج مندر میں پنڈت سیشیری (?) پرشاد جی
اپدیشک آریہ سماج پٹیالہ نے یوگ وشے
میں ایک منوہر تقریر کی۔ جس کے بعد لالہ دیوراج
جی نے ایک موثر لیکچر ستری شکشا پر دیا۔ آخری
لیکچر انگریزی میں لالہ شیودیال جی ایم اے کا
ہوا جس کو انگریزی دان بہت خوش ہوئے۔
چندہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

ویدپرچار فنڈ — [illegible] نقد، [illegible] وعدہ
دیانند ہائی سکول لاہور — [illegible] نقد، [illegible] وعدہ
یتیم خانہ — [illegible] نقد، [illegible] وعدہ
کنیا مہاودیالہ — [illegible] نقد، [illegible] وعدہ
سماجک مندر فنڈ — [illegible] نقد، [illegible] وعدہ
مرگھٹ فنڈ — [illegible] نقد
دیانند اینگلو کالج — [illegible] نقد
کل میزان [illegible]

لاوارث ہندوؤں کے جلانے کے لئے
شملہ میں کچھ انتظام نہیں ہے۔ آریہ سماج شملہ
نے اس کام کا بوجھ بھی اپنے اوپر اٹھایا
ہوا ہے۔ فی مردہ سماج کو اپنی گرہ سے دو روپیہ
خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کام کے لئے سماج نے
ایک فنڈ بنام مرگھٹ فنڈ کھولا ہوا ہے۔
جلسہ کے اختتام کے بعد نظام حیدرآباد
کے وزیر نے ۳۰۰ روپیہ اس مرگھٹ فنڈ
میں سماج کو عطا فرمائے تھے۔ جلسہ کے
موقعہ پر ۹ نئے ممبر بھی ہوئے۔ جلسہ کے ختم
ہونے پر ہم چند دنوں کے لئے شملہ میں ٹھہرے
رہے۔ گو اور بھائی واپس چلے گئے تھے
شملہ میں انگلینڈ کی طرح سورج کے درشن بہت
کم نصیب ہوتے ہیں۔ جہاں آب و ہوا میں
بھی لنڈن کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہاں پاخانہ
کی غلاظت میں بنارس کے سنڈاسوں کو
مات کرتا ہے۔ بازاروں میں جن رکشا گاڑی
جس میں انسان ہی گھوڑے کا کام دیتا ہے جاپان
کی گاڑیوں کی ہو بہو نقل ہمارے سامنے

رکھ دیتی ہے۔ جیکو کا ٹیلہ۔ سرکاری باغ
بڑا بازار۔ سنجولی۔ بالوگنج شملہ کی سیرگاہ
ہیں۔ جگہ کی قلت کے باعث چوبی مکانات
بڑے تنگ اور بدبودار بنے ہوئے ہیں شملہ
میں ہر چیز گراں ہے۔ خالص دودھ کا یہاں پر
ابھاؤ سمجھنا چاہئیے۔ کوئی عمدہ پھل سوائے
کلو کی ناسپاتی یا سیب کے اس موسم میں مشکل سے
دستیاب ہو سکتا ہے۔ انگریزوں کی تماشہ گاہ
ہونے سے شراب و کباب کا یہاں بازار خوب
گرم ہے۔ سرسبز پہاڑ چیڑ کے جنگل اور دیودار
کے عالیشان درخت شوبھائمان ہیں۔ بادلوں
سے باتیں کرتے ہوئے جہاں ایک طرف ہستی
سندریہ اور ایشور مہان کو پرکاش کر رہے
ہیں۔ وہاں دوسری طرف حضرت انسان
کے شراب کے نوٹس بورڈ کا کام دے رہے
ہیں۔
پردیسی کو شملہ میں نیند بھر نہیں آتی۔ کیونکہ
شملہ کے پسو رات کو بدن کی خوب گت بناتے
ہیں۔ شملہ انگریزوں کے لئے ناچ گھر اور
مسافر کے لئے سیرگاہ۔ لیکن دیسی عورتوں کے
لئے کالا پانی ہے۔ یہاں عورتیں چوبی مکانوں
کی چار دیواری یا یوں کہو کہ صندوقوں کے
اندر سے قدم باہر رکھ نہیں سکتیں۔ عموماً
عورتیں دمہ کھانسی (?) اور گٹھیا کی مریض رہتی ہیں
دن بھر ایک مکان سے چل کر دوسرے
مکان تک جانا انکے لئے رواج کی تعزیرات
ہند کی دفعہ سے منع ہے۔ اگر بابو لوگ
جو کہ اس رواج کے مصنف ہیں اپنے تئیں چار
روز عورتوں کی حالت میں ڈالیں تو امید
ہے کہ جینا انکے لئے دوبھر ہو جائے۔ عموماً
لوگ جب تک کہ شملہ میں سیر نہیں کریں تب

انکو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ وہاں لالہ خوشی رام جی پردھان۔ پنڈت رگھوناتھ جی منتری۔ لالہ دولت رام جی خزانچی اور بہت سے آدمی بڑے ہی سجنوں کے درشنوں سے ہمیں بیشک آنند ہوا۔

۳۱ - ماہ اگست کو میں اور لالہ شیو دیال جی کالکا کو واپس آئے۔ کالکا سے تین میل کے فاصلہ پر ریاست پٹیالہ کے علاقہ میں پنجور کا باغ ہے۔ بہت کم دیسی لوگ شملہ جاتے ہوئے اس باغ کی سیر کرتے ہیں۔ گو یہ باغ قابل دید ہے۔ باغ دیکھتے ہی بیساختہ کہنا پڑتا ہے کہ لاہور کا باغ یہاں کہاں سے آگیا۔ کہتے ہیں کہ تیمر لنگ کے وقت کا بنا ہوا ہے۔ اسی قسم کا ایک باغ کابل میں بھی بنا ہوا سنا گیا ہے۔ کالکا سے روانہ ہو کر ہم انبالہ چھاونی یکم ستمبر کو پہونچگئے۔ یہاں برہمچاری برہمانند جی آگئے ہوئے تھے۔ ۲ - تاریخ کو شام کو برہمچاری جی کا لیکچر اور لالہ شیو دیال جی ایم اے کا ویاکھیان سماج مندر میں ہوا۔ ماسٹر سوہن لال جی اتنا ہی سجن بنے بڑے پریم سے ہمیں بھوجن دیا۔ سماجک پرشوں اور شہر کے رئیسوں نے وید پرچار فنڈ کی سہائتا میں ایک سو ستر روپیہ نقد اکٹھا کر دیا ہے۔ اور قریباً سو کے ایسی فنڈ میں وعدہ ہوا۔ اس اتساہ کے لیئے ہم ان سجنوں کے مشکور ہیں۔ ۳ - تاریخ کو بشودا جی کا لیکچر گرلز سکول میں اور ۴ - تاریخ کو ستری سبھا میں ستریوں پر ہوا۔ ستریاں پریم پوربک شرون کرتی رہیں۔ ۵ - تاریخ کو پھر برہمچاری جی اور لالہ شیو دیال جی کے لیکچر سماج مندر میں ہوئے۔ اور ۶ - تاریخ کو منکوب بالا اصحاب بہم پرچار کے لیئے شاہ آباد تشریف لے گئے ہیں۔ باقی آئندہ۔

قسط نمبر ۲ — آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مقیم انبالہ چھاونی

آریہ سماج عملی ترقی کیوں نہیں کرسکتا اور کیسطرح کرنی چاہیئے

دیانند مہاشیوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپکو آریہ بتلاتے ہیں اسوقت مشکل سے دس فیصدی بھی آریہ سماج کے اصول اور سدھانتوں سے واقف ہونگے۔ یہہ ضرور ہے کہ جسوقت شروع میں کوئی شخص آریہ سماج میں شمولیت کے لیئے درخواست دیتا ہے۔ تو اس سے پیشتر دو چار دفعہ آریہ سماج میں اپدیش سنکر اسکے دل میں جگہ ہو جاتی ہے۔ کہ واقعی آریہ سماج کے اصول اور سدھانت منش ماتر کے آتمک اور سماجک بہبودی کا کارن ہیں۔ اور اسوقت اسکو کم و بیش یہہ نشچے بھی ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ وہ ضرور اسکے مطابق عمل کرتے ہونگے۔ کیونکہ آریہ سماج کو ملک کی اسوقت ترقی کا منبع خیال کرتا ہے لیکن رفتہ رفتہ دو چار ماہ کے بعد جب اسکو میل ملاپ کے ذریعہ سبکا حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ حیرت میں ہوتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ آریہ سماج صرف زبانی کہنا ہی اپنا فخر سمجھتا ہے۔ اور عمل کرنے کے وقت سینکڑوں (مبالغہ) بہانے بتلا دیتا ہے۔ اسکو یہہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ممبران میں سے دس فیصدی سے بھی کم سندھیا کرتے ہیں اور ہون اور سندھیا دونوں شاید ایک بار ہی کرتے ہیں۔ اور تقریباً کل کے کل ویدک سنسکار کرنے پر رضامند نہیں ہیں۔ اور باسوائے اسکے اگر خوش قسمتی سے کسی کے یہاں کوئی سنسکار ویدک ریتی سے ہو بھی جاوے۔ تو اسوقت اسکو کرنے کے لیئے نہایت کمزوری پرگٹ کرتے ہیں۔ اس نتیجہ پر پھر اس شخص کا ارادہ بھی نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اسکا منشا تو یہہ تھا۔ کہ آریہ سماج میں شامل ہو کر کچھ حاصل کریں۔ لیکن وہاں پر صرف معمولی سی ہفتہ وار حاضری اور سوائے کچھ مختصر زبانی اپدیشوں کے اور کسی قسم کا پرچار نہیں دیکھا۔ لاچار وہ بھی اس فرقہ میں داخل ہو گیا۔ دل میں تو آیا کہ نام اپنا کٹوالوں۔ مگر جھجک ہے کہ شاید مخالف طعن و تشنیع کریں۔ آریہ سماج کا ہی ممبر رہنے کو دل چاہا۔ یہہ تعداد اسی طرح بڑھتی گئی۔ اور یہی ایک خاص کارن ہے۔ کہ آریہ سماج خاطر خواہ ترقی نہیں کرسکتا۔ اسمیں ہمدردی اور پریم نہیں ہو سکتی۔ اسکی جڑ کو دیمک نہیں چھوڑ سکتی۔ اسکے برگ اور شاخ سرسبز نہیں ہو سکتے۔ اصلی تعلیم اور اسکے ساتھ پورا زور سے ہر ایک کام کرنے کی ہدایت آریہ سماج کا ایک بڑا بھاری اصول ہے۔ جسکو یہ لوگ بالکل بھولا دیا ہے۔ باقی آئندہ ۔ رقم کرتا رام منتری آریہ سماج کرنال

وواہ پدتی سنسکار ودھی کے انکول نہیں

سردار تیجا سنگھ صاحب نے وواہ پدتی جو چھپائی ہے سنسکار ودھی سری سوامی دیانند جی سرسوتی کے انوسار نہیں ہے۔ بندہ نے جلد منگوا کے مقابلہ سنسکار ودھی سے کیا تو مطابق نہیں پائی۔ لہذا یہہ قابل منظوری کے نہیں۔ سرمہ ممیرہ کا آنکھوں میں ڈالا۔ تو جو چاہتے تھے نہیں پائے گئے۔ داس سیتا رام ڈاکٹر

جھنگ مگھیانہ

ایک مخالف اخبار اپنے خبار

ایڈیٹر صاحب -

مورخہ یکم ماہ حال میں قمطراز ہیں - کہ میلا رام (سابق تمباکو فروش سیالکوٹ شہر) حال مہوپدیشک ہنس پرچارک کونسل پنجاب نے ۱۸ - ماہ اگست ۱۹۰۵ء کو جھنگ سماج کے معمولی ہفتہ وار کاروائی میں اوپدیش دینکی کتھا کی - یہہ بیان سراسر غلطی پر مبنی اور آریہ پبلک کو دہوکا میں ڈالنے والا ہے - اسلیئے ستیہ دہرم پرچارک کے ذریعہ عام پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے - کہ میلا رام نے بالکل سماج ہذا میں کوئی کتھا نہیں کی - اور یہہ کہ ایسی ایسی غلط بیانی ہونگا تحریر کرنا ان ہنس پرچارک آرگنوں کا شیوہ ہو گیا ہے - اور اگر یہہ کہا جاوے - کہ شاید دوسرے سماج میں دیا ہو - تو یہہ بہی غلط ہے - کیونکہ اب تک نہ کوئی دوسری سماج یہاں قایم ہوئی ہے - ورنہ دوسرے سماج کے قایمی کی رپورٹ انکے آرگن میں شایع ہو جاتی -

(۲) لالہ ہنسراج جی اپنے ضمیمجات سندرداس راجہ رام - میلا رام کے یہاں پر ۲ ماہ حال کو تشریف فرما ہوئے - لالہ صاحب کا یہہ پہلا ہی موقعہ اس جگہ آنے کا تہا - اور اسکی صاف وجہہ یہہ ہے - کہ لالہ صاحب اور انکی پارٹی ہمارے سالانہ جلسہ کی خبر سنتے ہی آگ بگولا ہوگئے ہونگے - اور سوجہی ہوگی کہ کسی طرح یہاں پہ بہی مثل سابق بگہن ڈالنے کی غرض سے دوسری سماج قایم کیجاوے - لالہ صاحب کا پہلا لکچر نیدیہ سیا کی فلاسفی پر ۲ ماہ حال کو ہوا - لکچر کے اخیر میں اپنے فرمایا کہ کچہہ اشتہارات (مراد ان الفاظ سے - جو انسے بطور ہنس پرچارک کے پوچھے گئے تہے) میرے پیچہے پیچہے بہاگے چلے آتے ہیں چونکہ وہ گمنام ہیں - لہذا انکا جواب دینا میں اپنی عزت اور شان سے بعید سمجہتا ہوں - میں ہنس پرچارک نہیں ہوں - اور نہ میرا کچہہ تعلق ان سالجات سے ہے - جو اس مضمون کے متعلق شایع کیئے گئے ہیں - اور یہہ کل ان اعتراضات کا ۸ بجے شام سے ۹ بجے شام تک جو کالج کے برخلاف اوٹہائے جاتے ہیں جواب دیا جاویگا" پبلک حیران تہی کہ جو اعتراض کسی چٹہی اور اشتہار کی صورت میں نہیں ہیں انکا جواب تو دینے کو لالہ صاحب تیار ہیں - اور جو کہ اشتہار کی صورت میں ہیں - انکا اوتر دینا آپ کسر شان سمجہتے ہیں - ۲ تاریخ کی رات کو ایک چٹہی منجانب لالہ سوایا رام صاحب پردہان سماج کی طرف سے انکی سیوا میں بہیجا گیا - کہ یدی آپ ہنس پرچارک نہیں اور صلح خواہ ہیں تو کرپا کرکے آپ میرے چند سنشوں کو پبلک میں اپنے لکچر سے پہلے نورت کریں - تاکہ میرے اور پبلک کی اعتراضات جو آپکی ذات اور آپکی پارٹی کے متعلق ہیں دور ہو جائیں - لالہ صاحب نے اس طرح جواب دینے سے پہلو تہی کی اور کہا کہ میرے پاس آکر آپ گفتگو کریں -

۸ - تاریخ کو ۷ بجے شام سماج مندر میں بعد معمولی بہجنوں سندہیا پاٹہ اور اوپاسنا کی لالہ سوایا رام نے مختلف مضبوط شہادتوں سے ثابت کر دیا کہ انارکلی سماج ہنس پرچارک سماج ہے - اور لالہ صاحب ہنسراج بلحاظ انکی پردہان ہونیکے اور نیز اور شہادتوں کے ہنس بہکشن کو وید درودہ نہیں سمجہتے - اور نیز اگر لالہ ہنسراج صلح چاہتے ہیں - اور نیز اپنے آپ کو اس الزام سے بری کرنا چاہتے ہیں تو انکی سماج میں حسب ذیل رزولیشن پاس کرائیں ورنہ انکا یہہ کہنا بالکل انکے عمل کے درودہ ہے اور انکا کہنا نرمول ہوگا -" انارکلی سماج ہنس بہکشن کو وید درودہ سمجہتا ہے - جو وہ پورا سماج آریہ سماج نہیں ہے - کیونکہ وہ اسکے برخلاف لکہتا ہے - اور جو اسکا ممبر اسکے درودہ خیالات پرچار کرتا ہے - وہ سماج کی ممبری سے خارج کیا جاویگا" لالہ ہنسراج نے اپنے شام کے لکچر میں بیان کیا - کہ سکول بورڈنگ ہاؤس میں ماس نہیں پکتا - کالج بورڈنگ ہوس کے وہ ذمہ دار نہیں - پبلک انکے اس گول مول جواب سے بالکل سنتشٹ نہیں ہوئی

لالہ صاحب کا گہیانہ میں اور کوئی لکچر نہیں ہوا

داس
سدانند منتری سماج جہنگ گہیانہ

دہرم سالہ

فہرست چندہ بموقعہ چہارم سالانہ جلسہ آریہ سماج دہرم سالہ یکم ستمبر ۱۹۰۵ء برائے ویدپرچار فنڈ

نام	چندہ
میاں موتی رام صاحب پلیڈر کانگڑہ	۶ نقد
بابو رام کہال صاحب پالم پور	۳ نقد
ماسٹر بیلی رام صاحب	عسہ نقد
بیدی ایشر سنگہ صاحب ہیڈ کلرک	نقد عسہ وعدہ
لالہ ٹہاکر داس صاحب	نقد عسہ وعدہ عسہ
لالہ گوری رام صاحب زرگر	نقد صہ وعدہ صہ
لالہ گنگا رام صاحب	نقد صہ وعدہ عسہ
بابو کرن سنگہ صاحب	نقد عسہ
گپت دان بذریعہ لالہ جہنڈا مل صاحب	نقد عسہ
لالہ شبتا مل صاحب	نقد ۸
سوداگر کلال	نقد عسہ
لالہ پیارے لال صاحب	وعدہ ۶

اجلاس دہم پرچارک جالندھر

بابو چنبہ رام صاحب پوسٹ ماسٹر پالم پور نقد صہ
لالہ سنت رام صاحب ٹیچر کانگڑہ نقد ۸ر
لالہ جیوا رام صاحب نقد عہ
لالہ سندر داس صاحب کلرک نقد سعہ
چودھری رامچندر نقد ۓ
حجام ارجانوں نقد سعہ
پنڈت منشی رام نقلنویس نقد ۱۲ر
لالہ سندر داس صاحب نقد ۴ر
گپت دان نقد ۸ر
" نقد ۱ر
لالہ کرپا رام صاحب پنساری نقد ۓ وعدہ عہ
پنی ماسٹر بیلی رام صاحب نقد عہ
پنڈت چونی لال ایجنٹ نقد ۸ر
لیکھو بر فنڈ از جیل دہرم سالہ وعدہ ۸ر
بھرتا دیوی چند جی میکینک ایک عہ کا وعدہ
لالہ لچھمنداس صاحب مدہا وعدہ صہ
بھائی رلا رام جی نقد ۸ر
والدہ ہیرا لال بذریعہ لالہ لچھمنداس وعدہ صہ
میاں شیر سنگھ صاحب نقد ۴ر
ماسٹر بہادر سنگھ مدرس نقد عہ
گپت دان نقد سعہ
میزان وید پرچار نقد ۱۱۱۲ وعدہ ۱۱ کل ۳۰

چندہ برائے کنیا مہاودیالہ

دہرم پتنی چودھری ٹھاکر داس نقد عہ
دہرم پتنی بیدی ایشور سنگھ نقد ۱۰ر
والدہ بیدی ایشر سنگھ نقد ۸ر
دہرم پتنی لالہ سنت رام نقد ۴ر
والدہ لالہ سنت رام نقد ۴ر
دہرم پتنی بھرتا دیوی چند نقد ۸ر
پنڈت منشی رام نقلنویس وعدہ سعہ

والدہ لالہ رگھبر دیال جی نقد ۴ر
میزان کنیا مہاودیالہ نقد ۱۱ وعدہ سعہ میزان کل ۳ر

راقم
گنگا رام منتری آریہ سماج دہرم سالہ

ساماجک خبریں

لالہ ہیولراج جی نے شملہ کے اکتب پہ جاتے جاتے کسولی سے ۱۰ روپیہ اور کالکا سے ۵ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لیے اکٹھے کیے۔

شملہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر بہ تفصیل ذیل چندہ ہوا کنیا مہاودیالہ ۱۰ وید پرچار فنڈ ۱۰ دیانند سکول ۵ یتیم خانہ فیروزپور ۱۰ مندر فنڈ ۵ علاوہ ازیں اور بھی چندہ ہوا۔

رانچی آریہ سماج نے معرفت لالہ گیان چند جی بحوالہ دیپ چند ... نے بذریعہ لالہ دلیپ داس فیروزپور نے عہ مختلف فنڈات کی امداد میں بطور دان ہمارے پاس ارسال کیے۔

شملہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر سات نئے ممبر درج رجسٹر ہوئے۔

لالہ مہیشداس منتری آریہ سماج ٹیڈہ کا تحصیل پنڈ دادنخاں نے چار روپیہ چندہ چار ماہ اوپدیشک فنڈ کے لیے پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ارسال کیے۔

لودہانہ آریہ سماج کے ۱۱ اگست کے سپتاہک جلسہ میں پنڈت بہاری لال نے پرارتھنا کرائی بعد ازاں بریکری کی طالبات نے سوریہ بہت ... پاٹھ کیا۔ پھر ادہیاپک سماج نے اوپنشد سے کتھا کی۔ اسکے بعد سکرٹری نے کچھ خبریں سنائیں۔ ممبر وزرسے نئے مکان میں سپتاہک

جلسے ہوتے ہیں۔ طلبار کی ونتی دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ چند ایام سے یہاں ایک برہمچاری نواس رکھتے ہیں۔ جو اکثر ویدک دہرم کا پرچار کیا کرتے ہیں۔ آریہ سکول لودہانہ کا نتیجہ بھی امتحان میں عمدہ رہا۔ پہلے کی نسبت اب لڑکوں کی سندھیا کی طرف زیادہ رچی ہے۔

رو پڑ میں پنڈت برہمانند ناتھ کے اکثر بال جایا کرتے تھے۔ ادہر ہمارے لالہ سوم ناتھ پردہان آریہ سماج رو پڑ انکو بحث مباحثہ کے لیے مجبور کیا کرتے۔ آخرش ہر سال ٹال مٹولا کرتے ہوئے ابکی دفعہ قابو میں آہی گئے۔ مگر ہمارے ہونہار لالہ سوم ناتھ نے مباحثہ میں پنڈت جی کے وہ دانت کھٹے کیے۔ کہ شہر کے لوگ آفرین کہہ رہے تھے۔ نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ بھگت ریلا رام جی کو ایک مشہور ویدیا حکیم ملتانی کے علاج سے بیماری تپ سے بالکل آرام ہوگیا ہے۔

کرور آریہ سماج کے اوپدیشک پنڈت لوک ناتھ جی نے ۲۹ اگست کو دہرم وشے پر ۱۵ کی حاضری میں ایک اوپدیش شہر کی باہر رام لوسی میں ۳۰ و ۳۱ کو موضع جبر کل میں دہرم وشے اور وید پر ۳۰ کو حاضری قریباً ۵۰ اور ۳۱ کو قریباً ۹۰ کی تھی یکم ستمبر کو معہ لالہ خوشابی رام جی دہرم وشے پر ۹۰ کی حاضری میں ویاکھیان ہوا۔ ۲ ستمبر کو پنڈت ہمراہ لالہ خوشابی رام بھکر کو روانہ ہوئے۔

ہفتہ گزشتہ بصیغہ پرتی ندہی سبھا پنجاب مالیر کوٹلہ کی خبر میں ایک شخص نے قریباً ۲۰ ہزار کے قرضہ کے وصول ہونے پر نصف دینے کا وعدہ کیا۔ وہ صاحب ساہو خزان داس ہیں اور انہوں نے اپنے قرضہ کا نصف سماج مندر فنڈ مالیر کوٹلہ کی امداد میں دان کیا ہے۔

آریہ سماج کرنال نے اول ایک برہمن کو عیسائیوں

چھوڑ کر اُنہیں اپنے گھر کو بھجوا دیا۔
بہت عیسائی صاحبان مُنکر گُرو فقیروں پر
صاف ... چنانچہ ایک فقیر اُنکے پنجہ
(۲) تیوہار سلونو آریہ مندر
میں ہون ہوا۔ اور سب سبھاسدوں نے یگیوپویت
لیے۔ (۳) آریہ سماج کرنال کے سپتاہک
میں آجکل بابو نہال سنگھ جی اپدیش دیا
کیا کرتے ہیں۔ اِس باعث سماج کی حاضری
دن بدن کثرت ہوتی جاتی ہے۔
(۴) لالہ کیدارناتھ جی کی پُتری کی شادی کے
موقعہ پر تو مخالفت اگروال برادری نے کی ہی تھی
بہت بڑھ گئی۔ آخر شان ناکامیابی کا
دیکھنا پڑا کہ آئندہ کو کبھی ایسا نہ کرینگے۔
ہر اتوار کی صبح کو باری باری سبھاسدوں کے
مکانوں پر حسب دستور سابق ہون ہوا کرتے ہیں
سے ہی اُٹھ کر سماج مندر کو سپتاہک
میں شامل ہو جاتے ہیں۔

ریاست داتار پور جیوتا نبیں ٹھاکر اودے سنگھ
نے ۱۰ اگست کو اپنی سالگرہ کے موقعہ پر ہون
ویدک ریتی سے کرایا۔ یہاں پر پہلے کبھی
نہیں ہوا۔ ہون کرتا سوامی وِدیانند جی تھے۔
ڈاکٹر منشی رام جی کے اُدیوگ سے
شیو داس صاحب دوکاندار نے ایک روپیہ
لیکھرام نے ۲ روپیہ وید پرچار فنڈ کی امداد میں
دان دیئے۔

آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر شامل ہونیوالے
پرشوں کو وِدت ہو کہ وے ایسی گاڑی پر
سوار ہوویں۔ جو کہ چھچھاولی سٹیشن پر ۱۲ تاریخ
دوپہر کے ۱۲ بجے تک پہونچ جاویں۔
کی طرف سے سٹیشن پر سواری کا انتظام
کیا گیا ہے۔

انبالہ میں عیسائیوں کے زور ڈالنے پر اور
ویدوں کے برخلاف لکچر دینے پر لالہ سومناتھ صاحب
منتری آریہ سماج کی کوشش سے لالہ پربھدیال
اور منشی نولکشور جی نے بیچ کے طور پر مبلغ ۲۰
روپیہ خرچ آمد و رفت وغیرہ پنڈت لیکھرام
جی کے جمع کر کے پرتی ندھی سبھا پنجاب کے
منتری کے پاس انکو بھیجنے کے لیئے نویدن
کیا گیا۔ منتری جی نے پنڈت لیکھرام جی کو
بھیجدیا۔ چونکہ یہاں پر لالہ پرتھی سنگھ جی
ہانس پرچارک پارٹی کے ایک خاص رُکن
موجود ہیں۔ اُنہوں نے نہ تو سماج کی طرف سے
پنڈت جی کے لکچروں کے لیئے نوٹس لگنے دیئے
اور نہ سماج سے دریاں وغیرہ دیں اور پنڈت
جی کو دنگئی اور لٹھ باز مشہور کیا مگر لالہ پربھدیال
اور منشی نولکشور جی نے ہمت مردانہ سے علیحدہ
انتظام کر لیا۔ پنڈت جی نے انجیلی دھرم کے
کھنڈن اور ویدک دھرم کے منڈن پر لکچر دیئے
اثر ایسا عمدہ پڑا۔ کہ معمول سے کئی درجہ بڑھکر
قریباً پانچ سو کے ہر لکچر میں حاضری ہوتی تھی
بعد ازیں ماسٹر منہراج جی کے لکچر میں اس سے
آدھی حاضری بھی نہ تھی۔ پنڈت جی کے مقابلے
میں کوئی عیسائی نہیں آیا۔

آریہ سماج روپڑ کا حسب ذیل انتخاب ہوا

لالہ تو ہی رام صاحب بی اے منصف پردھان
بابو سکھرام داس صاحب سب اوورسیر اُپ پردھان
لالہ سومناتھ جی منتری - لالہ دولت رام جی
اُپ منتری - لالہ چھوٹو رام جی کوشادھیکش
لالہ کشن داس جی پستکادھیکش۔

۹ اگست ۱۹۰۹ء کو لالہ شبدیال خزانچی
آریہ سماج بنوں کی ہمشیرہ کی شادی ویدوکت
ہوئی۔ بواہ کرتا پنڈت لال من تھے۔ برادری
کی مخالفت بڑی سخت ہوئی۔ مگر شبدیال اور
اُنکے پتا چودھری بھوانیداس جی نے کچھ پرواہ
نہ کر کے درڑھتا سے اپنا کام کرتے گئے۔ اور
مبلغ پانچ روپیہ بنوں آریہ سماج کو دان دیئے
اس سے پیشتر اور پنچات پنڈت جی اوپدیش
بھی کرتے رہے۔ جسکا ذکر منتری پنجاب پرتی ندھی
سبھا کی رپورٹ میں پرتی ندھی کالم میں
درج ہے۔

ٹھٹھوڑہ میں چودھری الوپ سنگھ صاحب
رئیس آریہ سماج کے واسطے ایک نہایت عمدہ
اور عالیشان مکان تیار کروا رہے ہیں جسپر
تخمیناً پانچ ہزار روپیہ اب تک صرف ہو چکا
ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اسی قدر اور صرف
ہوگا۔ آریہ سماجوں کو ایسے ایسے شردھالو پُرشوں
کی امداد سے ہی تقویت ملنے کی امید ہے پنڈت
بھگوان دین صاحب سکریٹری شرومنی آریہ پرتی
ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی اودھ کے
اپیل کرنے سے اس قصبہ میں دو ہزار ایک سو روپیہ آنا
فنڈ میں جمع ہو گیا۔ از انڈین ریفارمر

دہرمسالہ آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ باوجود
کلچر دہمان پرشوں کے بگھن ڈالنے کے بڑی
کامیابی سے سماپت ہوا۔ کل ما ۱۵ روپیہ چندہ
ہوا جسکی فہرست علیحدہ شایع ہوئی ہے۔

لوکل

اتوار کو سماج مندر کے ساپتاہک جلسہ میں
پنڈت سری پت جی نے معمولی ہون کے بعد
پرارتھنا اور کتھا کی پنچات مہاشہ بھگت رام
ودیارتھی نے سادھو آلا رام کے لکچر کی تردید کی
اسکے بعد لالہ دیوراج نے اسکی تائید میں کچھ کہکر

کنیا مہاودیالہ کے متعلق کچھ خبریں سنائیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت لال من جی اپدیشک نے جیرام کوٹ (امرتسر) میں ۱۶ و ۱۷ جولائی کو ایک ایک دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۸ جولائی کو تیڑی (امرتسر) میں دہرم چرچا کی۔ ۱۹ جولائی کو چھینے (امرتسر) دہرم چرچا کی۔ ۲۰ کو چھینے (امرتسر) میں ایک دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے ۲۱ کو محلانوالہ (امرتسر) دیاکھیان دیا ۲۵ سے ۲۸ تک چھپاری (امرتسر) رہے۔ ہر روز ایک ایک دیاکھیان دیا۔ تعداد شروتا معقول ہوتی رہی۔ ۲۹ کو تیڑی (امرتسر) میں دہرم چرچا کی ۳۰ و ۳۱ کو چھینا (امرتسر) میں دیاکھیان دیئے دونوں دن شروتا چالیس چالیس تھے۔ پنجم اگست محلانوالہ (امرتسر) دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے ۸۔ اگست کو ملتان پہونچے۔ اور اسی دن ایک دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۹۔ اگست کو وہاں لوا سنسکار کرایا۔ ۱۰۔ کو برات میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے ۱۱۔ کو سماج مندر میں دیاکھیان دیا شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۲۔ کو بازار میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۱۳۔ کو پھر دیاکھیان دیا۔ شروتا بہت تھے۔ ۱۸۔ کو ڈیرہ اسمعیلخاں میں صبح کے وقت سماج مندر میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ اور پھر دریا کے کنارے پر دیاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۱۹ و ۲۰ کو ڈیرہ اسمعیلخاں سرائے میں دیاکھیان دیئے۔ شروتا کی تعداد ۱۵۰ یومیہ تھی۔ ۲۳ سے ۲۵ تک کروڑ (ڈیرہ اسمعیلخاں) رہے۔ اور ہر روز دیاکھیان ہوتے رہے۔ شروتا روزمرہ قریباً ۴۰ ہوا کرتے۔

اشتہارات

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

(۲) جسکی عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے اندر ہو۔ نیک چال چلن روزگار معقول ۵۰ روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو۔ صحت بدنی عمدہ۔ آریہ خیالات۔ ملازم پیشہ۔ انٹرنس پاس قوم اروڑہ سے ہو۔ شادی ویدوکت ہوگی درخواستیں بنام لالہ گنیش داس ایم بی۔ ہائی سکول شہر ڈیرہ غازی خاں آنی چاہیئیں۔

بر کے لیئے بادھو کی ضرورت

ایک صاحب از قوم بھلہ کھتری صحت جسمانی عمدہ۔ نیک چال چلن۔ عمر ۲۶ سال ملازم بمشاہرہ بتیس روپیہ ماہوار سرکاری سکول کرنال میں خوبصورت۔ انٹرنس پاس ہیں۔ کسی تعلیم یافتہ کنیا سے جسکی ۱۶ یا ۱۷ سال کی عمر ہو اپنی شادی کرنی چاہتے ہیں۔ اگر معمولی تعلیم ہو تو مضائقہ نہیں۔ خط وکتابت معرفت سکرٹری آریہ سماج کرنال ہونی چاہیئے۔

ضرورت

ہیڈ ماسٹر سینئر اینگلو ورنیکلر ۶۰ روپیہ ماہوار

فرسٹ انگلش ٹیچر جو ایف اے تک تعلیم یافتہ ہو فرسٹ گریڈ جونیر اینگلو ورنیکلر ۴۵ روپیہ ماہوار یا ٹرینڈ ہو ۳۵ روپیہ ماہوار

ورنیکلر ٹیچر۔ جونیر ورنیکلر۔ جو انگریزی بھی جانتا ہو۔ اور اسکا اردو خط نہایت عمدہ ہو آٹھ سے ۱۰ تک

تجربہ کار اور آریہ کو جو ہندی بھی جانتا ہو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء تک آجانی چاہیئیں۔

پوسن چند کیمل پریسیڈنٹ منیجنگ کمیٹی لودہانہ

بر کے لیئے بادھو کی ضرورت

(۲) میرے ایک دوست قوم اروڑہ ۔ ... پاس شدہ بی اے کی تیاری۔ باپ کی جائداد ... کی۔ باشندہ قصبہ بٹالہ ضلع گورداسپور اسوقت ... مشن سکول بٹالہ بعہدہ ٹیچری اپنی شادی کسی ایسی ... سے کرنی چاہتے ہیں۔ جسکی عمر ۱۵ اور ۱۷ سال کے درمیان ہو۔ درخواستیں بنام لالہ دیہ رام ... کلرک لوے اسٹیشن سیالکوٹ آنی چاہیئے۔

لیجئے! لیجئے!! لیجئے!!!

انگریزی جیبی فونوگراف جیبی چھاپہ خانہ جس ... سے اپنا نام وغیرہ چھاپ لو۔ قیمت ... **فوٹو کی تصویر اتارنے کا جیبی کیمرہ** جس سے ہر ایک ناواقف شخص فوٹو کی تصویر اتار سکتا ہے قیمت آٹھ روپیہ۔

جیبی گھڑی گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ۔ **کافوری گھڑی کی چین** نہایت خوشنما اور دیرپا ہے۔ قیمت ... **بال اور آنکھ کا مجرب عطر** فی شیشی ... تندرست رکھنے والی **انگوٹھیاں** فی انگوٹھی ...

المشتہر نیو فرینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی ودلیا آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ خوشنما اور خوش ذائقہ بنتا ہے۔ خریدار ایک دفعہ ضرور منگا کر دیکھیں۔

المشتہر ڈالکرٹ براورز منیجران دہلی ایڈورڈ ورن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

تبدیل پتہ

اخبار ہذا کے صفحہ اول پر جو درج ہے ... ملاحظہ ہو۔

دھرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی
دبی ہے۔ جواب اسے جاگتے ہوئے شرم
ہوا معلوم ہوتی ہے۔ کہاں وہ رشی منیوں
کا مبارک زمانہ اور کہاں انکی موجودہ اولاد
کی بری گت تراہ مان تراہ مان۔

ہمارے بھاگیہ عرصہ ۲۹۰۰ سال کا گزرا
ہے کہ مہاراجہ جودہشٹر کا چکرورتی راج
پرتھوی میں موجود تھا۔ اسوقت کوئی مسلمان
کوئی عیسائی کوئی بودھ کوئی جین اس بھارت
ورش میں موجود نہ تھا۔ بلکہ کہیں سارے سنسار
میں بھی انکا پتہ نہ تھا۔ ساری کی ساری
پرجا ویدک دھرم اور شاستروں کی معتقد
تھی انکے عرصہ سال بعد جب اودیا کے سبب الکس
خراب ہو چارواک وغیرہ ملک میں بڑھنے لگا
بعد عرصہ ۲۴۰۰ سال گذرتا ہے کہ علاقہ نیپال میں
ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جوکہ راجکمار تھا
بودھ مت چلایا۔ راج کا زور بھی ساتھ تھا اور
انکی لوچ سے بہت سے پیٹ پالک برہمن اسکے ساتھ
ہوگئے جسسے بودھ مت سارے ہندوستان میں پھیل
گیا۔ کاشی کشمیر۔ قنوج کے سوائے کوئی شہر
ہندوستان میں ایسا نہ رہا۔ جو بودھ نہ ہو گیا۔ جب
بودھ مت بڑھ گیا۔ اور لوگ ویدک دھرم سے پتت
ہوئے۔ یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے۔
تب تقریباً دو ہزار برس گزرے کہ ایک مہاتما شنکر
سوامی (جسے لوگ شنکر آچاریہ بھی کہتے ہیں) نے
کمر ہمت باندھی۔ اور شستروں کو ساتھ لے بودھوں
سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا۔ بھلا ناستک لوگوں کے
ڈھیلے ڈھالے ارگمنٹ وید اور شاستر کے جاننے والے کے سامنے
کیا ٹھہر سکتے ہیں۔ اس مہاتما شنکر سوامی نے بودھ مت

والوں کو ہرا کر پھر اصلی دھرم میں واپس کیا۔ چونکہ انکے
بعد مسلمانوں و عیسائیوں کا بھارت ورش میں دور دورہ ہو جانے
کے باعث ایک معقول تعداد ہندو دھرم کے آدمیوں کی
انکے مذہبوں میں پرویش ہو گیا۔ اور کسی نے انکے باہر
کرنیکی کوشش نہ کی۔ اسلیے ہم نے اپنی قوم کو نیند
غفلت سے جگانے کے لیے ایک ٹریکٹ دھرم پرچار
قریباً دس ہزار چھپوایا ہے۔ جسکا حجم ۱۶ صفحہ بسائز
$\frac{۲۰}{۳۰}$ × $\frac{۲۰}{۸}$ عمدہ دیسی کاغذ پر ہے۔ قوم کے ہمدردوں
کے لیے یہہ بہت سستا ٹریکٹ بغرض تقسیم کرنیکے
لیے ایک عمدہ ذریعہ ہے قیمت ایک پیسہ فی عدد
ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن
روپیہ فیصدی کے حساب دیا جاویگا۔

المشتہر منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر

اخبارست دھرم پرچارک

اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد
اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ
تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبار میں
یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی
تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں۔ مگر
معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے
اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریباً پانچسو ہے۔ اور
حجم ۱۲ صفحہ تقطیع ۱۱ × ۹ عمدہ دیسی کاغذ
دیسی کاغذ پر جسمیں مضامین متعلق ویدک دھرم
سائنس برگزیدہ پرشوں کی سوانح عمریاں۔
مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ
بذریعہ سکرٹری جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔

اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون
نہیں فرمایا مضمون اور تعداد کا ثبوت
ہماری صداقت کے لیے پرچہ نمونہ سے جو
درخواست کرنے پر مفت ارسال ہوگا۔ اور دفتر اخبار
شہر جالندھر سے ہو سکتا ہے۔

نہیں نہیں یہہ ہماری کوتاہی ہے۔ کہ ہماری
طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں لا انکی
درخواست کیلئے کوئی درخواست بغرض حصول انکے اشتہارات
کے نہیں بھیجی گئی لیکن اب ہم درخواست ہذا آنکی
خدمت میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور
ملتمس ہیں۔ کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے
اخبار میں شایع کر کر فائدہ اوٹھاویں۔ اور ہمکو
ممنون فرماویں۔ نرخنامہ اجرت ذیل ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
یکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم
سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے
حقدار کی لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے
زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے لیجاویگی
اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ
کا اشتہار ہوگا۔ اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو
نصف کالم سے کم کا ہوگا۔ اسکے لیے علیحدہ نرخ
ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے
(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ
بالا کی رو سے لیجاویگی۔ اندر میعاد تین ماہ تبدیل
کرانے کا اختیار نہ ہوگا۔
(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے۔ کہ جنکا مضمون
ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد
تبدیل ہوتا رہیگا۔ یا جو اشتہار ماہ سے کم میعاد

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسرز ناسور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک بیہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر سردار میان سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر اسکوئی معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میان سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بسبب پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ حلبن کمزوری نظر ناخن۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کیلیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کیلیئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ رقیمہ ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من۔ مینے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے برہمن مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے۔ استعمال کیلیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجوبہ ایسکے لیئے کافی ہے۔ کہ ایک بوڑھے آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھسے یہ آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی۔ مینے اس سے پوچھا کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ اسنے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ۹۰ سال کی ہے اس سرمے کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب بالکل تندرست ہے۔ رقیمہ کرنیل والٹر الف پیری صاحب بہادر کرنیل ریاست فریدکوٹ۔ ۱۰ جون سنہ ۱۸۹۵ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۶ - اسوج سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۰ ستمبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دہرم پرچارک

چھوٹے چھوٹے گانوؤں میں پرچار

آج کل آریہ سماج کی ترقی کا قدم اس تیزی سے آگے نہیں پڑتا - جس تیزی سے کہ پڑنا چاہیئے تھا - خیالی دنیا کے سیاحوں نے اس رفتار مین سستی آجانیکے اسباب کی ایک لمبی چوڑی فہرست تیار کی ہے - یہہ فہرست نامکمل ہے ہم اسکو مکمل کرنیکا دعوئی نہیں کرتے - لیکن ایک سبب اپنی طرف سے زیادہ کیئے بدون نہیں رہ سکتے -

ہمارا خیال ہے کہ آریہ سماج کی کوششوں کا مرکز پہلے سے ٹھیک نہیں رہا - یعنی آریہ سماج نے جتنا زور مارا جتنی کشمکش کی وہ ایسے مقامات پر کی جہاں کہ عمدہ نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا تھا آریہ سماج نے یتیم خانے بنائے - کالج کھڑا کیا لیکچر اور زبانی پرچار کیا لیکن سب کچھہ بڑے بڑے نگروں میں - شہروں کے لوگ زیادہ تر دنیاوی دولت کے کمانے اور دنیاوی خواہشوں کے پورا کرنے میں کھپت ہوئے رہتے ہیں - اور اسی لیئے دہرم سے جوکہ انکو دغابازی - فریب - جھوٹ - مکاری

وغیرہ سے روکتا ہے لاپرواہ ہوتے ہیں -
دہرم اپدیش انکے کٹھیل ہردوں پر اتنا ہی اثر کرتا ہے - جتنی کہ ایک پانی کی بوند چکنے گھڑے پر - انکی مصروفیت انکو دہرم اپدیش پر وچار کرنے نہیں ہ نہیں بلکہ سننے تک کا بھی موقعہ نہیں دیتی - یہہ ہی سبب ہے کہ اتنی بڑی جدوجہد کرنے پر بھی آریہ سماج بہت تھوڑے منشوں کو اپنی طرف کھینچ سکی کھینچی ادہورے کھینچے - وہ کھینچے انکی صرف بدہی کھینچی - تب ہی دوارا مان گئے - کہ ویدک سدہانت ٹھیک ہیں - انپر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا - لیکن انکا من - انکے اندر کا وہ بھاو - وہ شکتی جوکہ کاریہ کی ادہر پرتی کرانیوالی ہے - نہ کھینچی - انکی انٹیلکٹ (Intellect) کو تو آریہ سماج نے مطیع کرلیا - انکے ہارٹ (Heart) آریہ سماج سے باغی رہے - نتیجہ یہہ ہوا کہ آج ہمکو دیلا مچانیکی ضرورت ہے - کہ آریہ سماج کے ممبروں کی عملی زندگی اکثر حالتوں میں ویدک حالتوں سے گری ہوئی ہے - آریہ سماج کے ممبر ایک دوسرے سے پورا پریم اور ایک دوسرے پر پوری شردھا نہیں رکھتے -
اسلیئے مرکز بدلنے کی ضرورت ہے - کام کرنیکی موجودہ چال تبدیلی پذیر ہونی چاہیئے اسی روش پہ چلتے ہوئے کامیابی جلد نہیں ہوسکتی - اسی ڈھب پر کام کرتے ہوئے تسلی بخش نتیجہ شاید ایک مدت مدید کے بعد حاصل ہو تو ہو - اور اگر مرکز جیسا کہ ہم چاہتے ہیں بدل جاوے - تو ہمارا خیال ہے - کہ برسوں کا

کام دنوں کے اندر تکمیل پکڑ جاوے -
جن شہر نواسیوں کو کبھی کسی چھوٹے سے گانوں کے سالانہ اتسب پر جانے کا موقعہ ملا ہے - انکو یاد ہوگا - کہ انہوں نے شہر اور گانو کے آدمیوں میں کتنا بڑا فرق پایا تھا - انہوں نے دیکھا ہوگا - کہ گرام نواسی سرل ہردے رکھتے ہوئے کس پریم اور شردہا سے دہرم اپدیشوں کو سنتے ہیں - اعتراض کرنیکی غرض سے نہیں - بلکہ اپنے جیون کو آپکے کہنے کے بموجب ڈہالنے کی خواہش رکھتے ہوئے وہ ویاکھیان سنتے آتے ہیں - بار بار لاہنہ نکتہ چینی سے نہیں - بلکہ دہرم اپدیش پانیکے لیئے کرتے ہیں - سچ سچ گرام نواسی جتنا ایشور سے پریم - بھگتی بھاو - اور جتنی ایشور آرادہنا کی اور رچی رکھتے ہیں انکا مقابلہ بڑی شہر والوں کی حالت سے کیا جاوے - تو پہاڑ - اور رائی کے دانہ کا مقابلہ ہے - خاص خاص موسموں میں دہرم اپدیش سننے اور وچار نیکے لیئے انکے پاس کافی سے زیادہ وقت ہوتا ہے - یہہ ہی سبب ہے کہ بہت مستوں نے پہلے چھوٹے چھوٹے گانوں میں ہی زور پکڑا ہے -
ایک اور بات بھی قابل غور ہے - جتنے بڑے بڑے سیونیہ پرش ہوئے ہیں - وہ تقریبا سب کے سب گرام نواسی تھے - ہمارا پیارا نانک چیتنیہ بھگت - دہرم مورتی کبیر ویدک دہرم کا سچا رکشک دیانند - یہہ اور سب گانوں کے رہنے والے تھے -
آج گنوں سوچو تو سہی - کہ کیا سمبہو نہیں کہ ہم چھوٹے چھوٹے گانوں میں پرچار کرکے

ایک سادھو مہاں آتما کو جو کہ سوئے ہوئے پڑے ہو فقط کر دیویں۔ ایک ایسی انشورنس سچے پریمی کو چوکنا کر دیں۔ اگر یہہ ہو سکے تو آپ آنیوالی کوششوں کا ایک مرکز تو چھوٹے چھوٹے گاؤں مقرر کریں۔

(لبھو رام)

ایڈیٹوریل نوٹ

جب سوامی دیانند جی نے یہہ دیکھا کہ وہ خود اپنے جیون کے اودیش کو اچھی طرح سے پورا نہیں کر سکینگے تو انہوں نے ایک سبھا بنام پروپکارنی سبھا بنائی۔ اور اپنا سارا دھن اسکے سپرد کیا۔ کہ ذیل کے کاموں میں جو انکے جیون کے اودیش تھے خرچ کرے۔ (۱) وید ویدانگوں کی بھاشیہ شرح۔ پڑھائی سننے سنانے۔ چھپائی۔ کو پھیلانا اور ان کو تمام ملکوں میں مدد دینا (۲) ویدوں کا پڑھانا اور ویدوں کا پرچار کرنا۔ تمام خبروں اور ملکوں میں جانیکے لیئے اپدیشک مقرر کرنا تاکہ سچائی کو لوگ پکڑیں اور جھوٹ کو چھوڑیں۔ (۳) آریہ ورت کے بے مدد آدمیوں کی حفاظت کرنا اور کرانا۔ تعلیم اور سہارا دینا اور دلانا۔

اس سبھا میں جو ویدوں اور ویدانگوں کا بانی اور اپدیشکوں دوارا پرچار کرنے کے لیئے نیت کیئے گئے تھے آج بائیس آدمی ہیں۔ اسکا آٹھواں سالانہ جلسہ امسال اجمیر میں ہوا تھا۔ رپورٹ بزبان انگریزی مکمل ہوکر آن پہونچی ہے۔ رپورٹ دیکھکر جہاں ایک طرف یہہ خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس سال سشریمتی پروپکارنی سبھا کی محنت سے بہت سی مفید رزولیوشن پاس ہوئے ہیں۔ دوسرے یہہ دیکھکر کہ سبھا نے اپنے کل کام کا ابھی تک بہت ہی تھوڑا حصہ کیا ہے۔ ہم کو دیکھکر رنج پہونچا ہے۔ بہت کام ابھی باقی پڑا ہے۔ ایسی حالت کیوں ہے۔ کیا وہ آدمی جو کہ سبھا میں لایق نہیں۔ لیکن بہت نہیں لکھتے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ع کے دن پہلے جلاس میں صرف دو آدمی حاضر تھے۔ کورم نہ ہوا۔ دوسرے اجلاس میں صرف تین آدمی تھے فیصلہ پایا۔ کہ جلسہ ۵ جنوری تک ملتوی کیا جاوے۔ ۵ جنوری کو بھی صرف تین آدمی حاضر ہوئے لیکن تین اور آدمیوں نے اپنی رائیں ان ہی تینوں کو بھیجی تھیں۔ اسلیئے یہہ آدمی موجود سمجھے گئے۔ جلسہ کیا گیا۔ سارے جلسوں میں چھ آدمی سے زیادہ کبھی نہیں ہوئیں۔ ان واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمکو ماننا پڑتا ہے۔ کہ وہ آدمی جنہوں نے سوامی جی کے مشن کو پورا کرنیکی ذمہ داری قبول کی تھی۔ آج سست پڑے ہیں۔ زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ ہمارے اپنے صوبہ پنجاب کے پانچ آدمی جو کہ اس سبھا میں ہیں۔ اور جو کہ آریہ سماجی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ انہیں سے ایک بھی نہیں گیا۔ فرض کا ذمہ اوٹھا لینا آسان ہے۔ ادا کرنا مشکل۔

ستیہ اور استیہ - دھرم اور ادھرم۔ دیو اور اسروں کا سنگرام ہمیشہ سدیو کال سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ ستیہ دھرم اور دیوں کی جے بھی ہم سدا سے سنتے آئے ہیں۔ دنیا میں یوں پرتیت ہوتا ہے ستیہ کو پراجے کرنیکی سامرتھ کسی کو نہیں۔ منش بل کے لیئے ستیہ کو دبا دینا اسمبھو ہے۔ اسی نیم کا ایک پردھان درشٹانت ہم اپنے اس پنجاب دیش میں ہی پاتے ہیں۔ جو لوگ بالمیکی اور کھلا کھلا کرتے تھے۔ استری سکھشا کے ورودھی تھے۔ ویدوں کی تعلیم کے ورودھی تھے۔ سدھارک آدمی نت کرموں کرنیوالے آدمیوں کو بار بار کہہ کر بدنام کرنا چاہتے تھے۔ آج وہی منش۔ ہاں ستیہ ایسا پربل ہے۔ دلمیں چاہے کچھ ہی رکھتے ہوں۔ لیکن ستیہ کا سہس وہ اپنے میں چاہتے نہ پاتے ہوں۔ آج کھلے طور یہہ کہتے ہیں۔ کہ ہاں سکھشا وید درود ہے استری شکھشا کے آج وہ پورے مددگار ہیں ویدپاٹھ کا ڈھکوسلہ اب جاری کر چکے ہیں۔ کچہریوں میں ہر جگہ سندھیا کے گن گایا کرتے ہیں۔ کہو کیا یہہ سچ کا بول بالا نہیں ہے۔ پاپ تھوڑے سمے کے لیئے چاہے پھلتا پھولتا ہے لیکن آخر کار سچائی کے سامنے ضرور جھکتا ہے۔

بر کے لیئے بدھو کی ضرورت (۲)

میرے ایک دوست قوم اروڑہ چھابڑہ ایف اے پاس شدہ بی اے کی تیاری باپ کی جایداد قریباً ۴ ہزار کی باشندہ قصبہ بٹالہ ضلع گورداسپور اسوقت ملازم مشن سکول بٹالہ بعہدہ ٹیچری اپنی شادی کسی ایسی بدھو سے کرنی چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۵ اور ۱۷ سال کے درمیان ہو۔ درخواستیں بنام لالہ دھنپت رام پارسل کلرک ریلوے اسٹیشن سیالکوٹ آنی چاہیئں۔

تبدیل پتہ

اخبار ہذا کے صفحہ اول پر جو رائے مول راج ایم اے کی ادویات کا اشتہار ہے۔ آیندہ انکا پتہ ذیل ہے منتی کا چوک۔ لاہور۔ منیجر میش اوشدھالہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ کانشی رام بی۔ اے نوشہرہ ... میں اپدیشک کی ضرورت بتلاتے ہیں۔

ایڈیٹر۔ ہمکو اکثر سنائی پڑتا رہتا ہے۔ کہ جالندھر کے ضلع میں اپدیشک کی سخت ضرورت ہے۔ پربان پرتی ندھی سبھا پنجاب اس طرف دھیان دیویں۔

لالہ دیارام منتری آریہ سماج جلال پور ... لکھتے ہیں۔ کہ لالہ ... رام اپدیشک ... پرچارک نے دھوکہ اور مکاری سے اس سماج کا تعلق کالج کمیٹی سے کرا دیا تھا۔ دو روپیہ پیشگی بھی لئے گئے تھے۔ مگر اب پنڈت ... رام جی نے ہمکو اسکی چالوں سے واقف کیا۔ اسواسطے ہم بہر دستی سے پہلا رزولیوشن واپس لیکر ہم پھر پرتی ندھی سے تعلق کرتے ہیں۔ اور اب ہمارا کالج کمیٹی سے تعلق بالکل نہیں۔ اس پرچارک ادھر تشریف نہ لاویں۔

لالہ کرپارام جی کرنال۔ خاطر جمع رکھئیے آپکے مضامین ضرور شایع ہونگے۔ جگہ کا ابھاو ہمکو مجبور کرتا ہے۔

لالہ کانشی رام پٹواری۔ ... جہلم ... کو پھر دوبارہ پرتی ندھی سبھا سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے دفتر میں ایک ایسا رجسٹر رکھے۔ کہ جسمیں کل آریہ پرشوں کی ولدیت ذاتیت وسکونت وغیرہ کی مفصل فہرست آیا کرے۔ اور پیدایش اور اموات آریہ پرشوں کی رپورٹ برابر درج ہوا کرے۔ تو رشتہ ناطہ تلاش کرنے کے لئے بہت کچھ سہولیت ہو سکتی ہے۔

آریہ سماج عملی ترقی کیوں نہیں کر سکتا۔ اور کس طرح کرنی چاہئے

سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت کے آگے

یہہ پوشیدہ ایک ایسی ... ہے۔ کہ اسکو دھرم انوسار کرنے سے نفس ہمیشہ اپنی مرادوں پر فتح یاب ہوتا ہے۔ اور باینہمہ وہ ہر وقت شاد اور فرحاں رہتا ہے۔ اگر آریہ سماج اس عمل کو اختیار کرتا۔ اور اسکے ارکان آریہ ورت کی ... کو مدنظر رکھتے اور رات دن بھارت ورش کی پراچین اوستھا کو محسوس کرتے ہوئے۔ اپنے پوتر اور شانت ہردیہ میں کچھ جگہ دیتے۔ تو ضرور ایسا قاعدہ مقرر کرتے۔ کہ

(۱) جو شخص آریہ سماج کا ممبر بننے کی بابت خواہش دیوے۔ تو اول اسکو ایک سال کی میعاد آریہ سماج کے اصول اور سدھانتوں کی واقفیت پیدا کرنے اور سمجھنے کے لئے دیجاوے۔ اور یہہ تعلیم اسکو آریہ سماج کے پنڈت کی معرفت (اگر کوئی ہو) یا اور کسی دوسرے صاحب کی معرفت (خواہ پریسیڈنٹ سکریٹری یا اور کوئی ہو) دیجاوے۔ جوکہ آریہ سماج کے سدھانتوں سے کماحقہ واقفیت رکھتا ہو اور ستیارتھ پرکاش۔ وید بھاشیہ بھومکا سنسکار ودھی آدی پستکوں کا خوب اچھی طرح مطالعہ کر چکا ہو اور وچار کر چکا ہو۔ آریہ سماج ایک سب کمیٹی بناوے جو کہ ایسے امیدواروں کا امتحان سال میں ہر سہ ماہی پر چار دفعہ لیوے۔ اگر ثابت ہو جاوے۔ کہ کوئی شخص دیدہ دانستہ پڑھنے سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اور اسکی رچی سماجک سدھانتوں کی واقفیت کرنے میں نہیں ہے تو انترنگ سبھا کو لازم ہے کہ ایسے شخص کو فوراً خارج کر دیوے۔ اور اگر کوئی سست ہے اور کند ذہن تو اسکو دھیرج ولاسے سے جب تک وہ واقفیت حاصل کرے پڑھانا چاہئے۔ اسکے بعد اسکو ہر ایک سنسکار ویدک ریتی سے کرانے کی تاکید کیا جاوے۔ پھر جب کبھی موقعہ کسی سنسکار کا اسکے یہاں ہوگا۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اوشیہ ہی بڑے پریم سے ویدک سنسکار کرائیگا کیونکہ باقاعدہ تعلیم سے اسکو نیک اور بد میں تمیز کرادی ہے۔ اگر پھر بھی وہ نہ کرادے۔ تو دو ایک اور موقعوں پر اسکی آزمایش کیجاوے اگر پھر بھی ناکارہ نکلے۔ تو ایسے شخص کا نام بھی آریہ سماج خارج کر دیوے۔

جو صاحبان اسوقت ویدک سنسکار کرانے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ وہ دراصل بوجہ ناواقفیت انکی قدر نہیں جانتے۔ کیونکہ تیراک ہی دریا کا عبور کر سکتا ہے جسکو تیرنا نہیں آتا۔ وہ ضرور ہی ڈوب جاویگا۔ (۲) اگر آریہ سماج کو شخص درخواست کنندہ کی بابت یہہ معلوم ہو جاوے کہ وہ باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے شروع ہی میں طیار نہیں ہے۔ اور کہ وہ باشندہ ... مقام سماج کا ہے۔ اور نیز اسکو تعلیم حاصل کرنے کے لئے وقت بھی ملتا ہے۔ صرف وہ لاپرواہ اور سست ہے۔ تو ایسے شخص کا نام بھی آریہ سماج کو

خارج کر دینا لازم ہے۔ (۳) اگر درخواست دہندہ مقام سماج کا باشندہ نہیں ہے۔ لازم ہے۔ یا کسی دوسری جگہ پر رہتا ہو۔ جہاں پر اُسکو ویدک سدھانتوں کی واقفیت کے وسایل حاصل نہیں ہو سکتے تو سماج کا فرض ہے کہ اُسکو تحریر کے ذریعہ سے لابھ پہونچاوے۔ اور جس زبان کو وہ جانتا ہو اُس زبان میں ترجمہ کر کے اُسکے پاس پہونچایا جاوے۔ اور نیز اُس شخص کو لازم ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً جب وہ سماج میں آوے تو اپنی شنکائیں نوارن کرتا رہے۔ اور آریہ سماج کی سبھ کمیٹی اُسکا مختصر طور پر امتحان بھی لیتی رہے۔ (۴) اگر درخواست دہندہ محض ناخواندہ ہے۔ اور اُسکی وجہ معاش ایسی ہے۔ کہ اُسکو تعلیم کے لیئے وقت نہیں ملتا۔ تو اُسکے دل پر زبانی آریہ سماج کے اصول اور سدھانت خوب مضبوطی کے ساتھ قایم کر دیئے جاویں۔ اور جو ایسا شخص تعلیم حاصل کرنا چاہے۔ تو اُسکو تعلیم دیجاوے۔ (۵) پرتی ندہی سبھا کے اُپدیشک اور لیکچرار وں کا خاص فرض مقرر کیا جاوے کہ وہ جب کسی سماج میں جاویں۔ تو ہر ایک ممبر سے فرداً فرداً یا سب کو ایک جگہہ جمع کر کے ویدک سدھانتوں کی واقفیت کے بارے میں سوال کریں۔ اور اُنکو واقفیت کرانے میں بہت کوشش کریں۔ اور یہی نہیں بلکہ ویدک سنسکار کرانے میں درڑہ کر دیا کریں۔ اور سندھیا ہر ممبر سے سنا کریں۔ اور اُس کے لیئے خاص ہدایت کیجاوے۔ کہ سندھیا دو وقت کرنی چاہیئے۔ (۶) ہر ممبر آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی سنتان کو شروع ہی سے ویدک سدھانتوں پر عمل کرنے اور ویدک سنسکار کرنے کے لیئے ہدایت کرے۔ اور خود اُن سے کرا دے

اور اُنکو ستیارتھ پرکاش سے واقف کرا دے۔ اور تعلیم دیوے۔ اور اگر وہ ممبر خواندہ نہیں ہے۔ تو دوسروں کے ذریعہ سے سدھانتوں کی عدم واقفیت اور آریہ سماج کے مدعا اور مطلب کو سمجھ کر اسوقت آریہ پبلک نہایت پست حالت میں ہے۔ یعنے۔ کہ

اکثر صاحبان نے آریہ سماج میں داخل ہو کر اُسکو صرف ایک وقت گذاری کا ذریعہ سمجھہ رکھا ہے۔ بہت سے صاحبان نے انگریزی لباس اور مغربی طرز معاشرت کو ہی آریہ سماج کا اصول خیال کر لیا ہے۔ بعضوں نے جُرٹ کا استعمال اور ترکی کلاہ کو ہی آریہ سماج کی ہدایت سمجھہ رکھی ہے۔ بعض صاحبان نے آریہ سماج کو ایک آزاد سوسائٹی خیال کیا ہوا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ سندھیا آدی نت کرم کرنے سے آدمی مقید ہو جاتا ہے۔ صرف مستورات کو ہم نوا بنا کر کے شرکوں پر بہہ نا ہی شبابھاری ثواب سمجھہ رکھا ہے۔

بحث مباحثہ کے وقت اکثر ممبران سماج بوجہ عدم واقفیت سدھانتوں کے نہایت شرمندہ ہوتے ہیں۔ اور مخالف اُنکی ہنسی اُڑاتے ہیں۔

میں نے کئی ایک صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو دیکھا۔ جو اپنے آپ کو آریہ سماج کا ممبر بتلاتے ہیں۔ لیکن باوصف کُل سامان میسر ہونیکے بھی سندھیا آدی نت کرم نہیں کرتے۔ آریہ پبلک کے سامنے عدم واقفیت سدھانتوں کا نتیجہ موجود ہے۔ کہ دو سال سے مخلہ آریہ پبلک کے انگریزی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ سنسکرت اور ویدک سدھانتوں سے محض ناآشنا۔ گو بیچاری کو آریہ سماج کے سدھانت الوسار جایز بتلانے

لگے۔ مطلب صرف یہہ ہے۔ کہ اسوقت تقریباً کُل آریہ پبلک سدھانتوں کے محض برخلاف عمل کرتا ہے۔ اور کہ اُسکے عمل اور واقفیت پیدا کرنے کے لیئے خاص پربندھ ہونا چاہیئے۔ میری رائے ناقص میں وہی پربندھ ہو سکتا ہے جو میں نے اوپر عرض کیا ہے۔ اور میں عموماً سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ جبتک آریہ سماج میں قاعدہ مذکورہ بالا رایج نہ ہوگا۔ آریہ سماج ہرگز ترقی نہیں کرے گا۔ کیونکہ علم پر عمل کرنے سے عالم کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ خر نامعامل ہے۔ اسکے علاوہ اگر کوئی اور صورت بہتر ہو تو وہ اخبار کے ذریعہ کوئی سماج یا کوئی صاحب ضرور شایع کرا دیویں۔

اس تجویز کی بابت پرتی ندہی سبھا پنجاب کی خاص توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔ اور سکرٹری اور پردھان صاحب کی خدمت میں نویدن کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سدھانتوں کی واقفیت پیدا کرانے کے بارے میں مناسب اور خاص قواعد مرتب فرما دیں۔ اور سماج کو اُن پر کاربند ہونیکے لیئے ہدایت فرما دیں۔ اور اس تجویز کو انترنگ سبھا پرتی ندہی سبھا میں ضرور پیش کیا جاوے۔ سماجوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اس تجویز کے بارے میں اگر مناسب ہو تو اپنی اپنی رائے لکھہ کر سکرٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب کی خدمت میں ارسال فرما دیں۔

ان قواعد کے مرتب کیئے جانے کے ساتھ پرتی ندہی سبھا اس بات کی طرف ضرور توجہ کرے۔ کہ جو لوگ اُس لائیف سے گزر کر قطعی آریہ سماج میں داخل ہوتے رہیں۔ جنکو برہمچریہ اشرم کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ تو اُنکے لیئے زیادہ سختی کے قواعد مرتب ہونے چاہیئے۔ کیونکہ اس

بنھا کو پورن جھاننے سے ہے ۔ منش ہر ایک کام کو
مکمل کرسکتا ہے ۔ ورنہ وہ بہت کمزور رہتا ہے ۔ اور
اِدر ناش سے ہر ایک کام میں کمزوری ہو جاتی ہے
ویدک سدہانتوں پر عمل کرنا کوئی معمولی سی بات نہیں
ہے انکی عظمت کو سمجھنا اور قدر کرنا تب ہی ہو سکتا ہے
جبکہ منش شروع الف سے بھگتا دکرتا ہوا چلا جاوے
برہچریہ آوستھا کو اولنگھن کرکے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ
ظاہر ہے لیکن یہہ ہر ایک منش کا فرض ہے
کہ حتی المقدور اپنی زندگی میں ویدک سدہانتوں پر
عمل کرے ۔ اور اپنی سنتان کو ابتدا سے ہی اُن پر
عمل کرادے ۔ بوجہ اصر اومنشے نمونہ خرور سے
عملی کارروائی کے ۔ اسوقت اچھی طرح یہہ تجربہ
ہو چکا ہے ۔ کہ آریہ سماج کے سدہانتوں کی عام
پبلک بہت کچھ قدر کرنے لگی ہے ۔ (ظاہرا
بہت کم ۔ باطن میں نسبت زیادہ) اور سدہانتوں پر
عمل کرنے والے کے سامنے کوئی نہیں آسکتا ۔
اور یہی ایک کارن ہے ۔ کہ ہر شہر اور قصبہ میں
مخالف لوگ آخر الامر اپنا سا منہ لیکر بیٹھ گئے
ہیں ۔ اسلیئے اب کوئی توقف کا مقام نہیں ہے
کہ ویدک سنسکاروں کے کرنے سے پہلو تہی کی جاوے
انکی تعلیم انکے عمل انکی کثرت سے اجرا کی بابت
میں جہاں تک ہوں بہت جلد تدابیر سوچی
جاویں ۔ جو صاحبان اس نیک کار میں امداد
دینگے ۔ وہ اتی دھنیاد کے یوگ ہونگے ۔ اور
دنیا اور آخرت میں انکا کلیان ہوگا ۔
سدہانتوں کی بیقدری کی بابت ایک مثل
اخیر میں دیکر اپنے مضمون کو ختم کرنا چاہتا
ہوں ۔
جب کسی بر یا کنیا کے لیئے اور بر کی تلاش
کا اشتہار دیا جاتا ہے ۔ تو انمیں ایسے ایسے حالات
ہر ایک کے دریافت کیئے جاتے ہیں ۔ جو آریہ سماج
کے سدہانتوں کے محض خلاف ہوتے ہیں ۔
یعنی اشتہار میں ذات کی بڑی مضبوطی کے
ساتھ پابندی ہوتی ہی ہے ۔ اور ابیر آل اور گوت
کی اسقدر تشریح کیجاتی ہے ۔ کہ جو ہر صورت
میں نازیبا ہوتی ہے ۔ اور اُسکے علاوہ خوبصورتی
کے لیئے زیادہ تر اعلان ہوتا ہے ۔ اور اُسپر
کم از کم انٹرنس پاس کی ضرور ہدایت ہوتی ہے
وغیرہ وغیرہ ۔
جسقدر ایسے اشتہارات آج تک شایع ہوئے
ہیں میں امید کرتا ہوں ۔ کہ شاذ و نادر اُنکے
منشا کے موافق بر اور کنیا ملا ہو ۔ پھر ایسے اشتہارات
کے دینے سے کیا فایدہ ہوتا ہے ۔ میری رائے
میں آریہ پبلک کو اسوقت اشتہار بر اور کنیا
کی تلاش کے لیئے حسب ذیل دینا لازم ہے ۔
(۱) لڑکی یا لڑکا انگ ہین نہ ہو ۔ (۲) ہم قوم ہو
(۳) صحت جسمانی اچھی ہو ۔ (۴) عمر ۲۵ یا ۱۶ سال سے
تجاوز نہ ہو گئی ہو ۔ (۵) کوئی انگ یا جسم ہی
ایسا نہ ہو ۔ کہ جس سے وجود کی خوبصورتی بالکل
بدنما نہ ہو گئی ہو ۔ (۶) خواندہ لڑکا یا لڑکی کے
لیئے خواندہ لڑکی یا لڑکا کا اعلان دیا جاوے ۔
ورنہ بصورت دیگر برخلاف ۔ (۷) اگر آریہ سماج
کا ممبر ہے تو خارج شدہ از آریہ سماج نہ ہو ۔
(۸) ڈاکٹر کا سارٹیفکیٹ جسمانی صحت کی بابت
ہونا چاہیئے ۔ اور یہہ کہ لڑکا یا لڑکی ہر صورت
سے قابل شادی کرنے کے ہیں ۔

نوٹ ۔ تجربہ ثابت کرتا ہے ۔ کہ اکثر اطفال
اپنی گندہ عادات کی نسبت اور نیز صغر سنی
کی شادی کی وجہ سے عورات کی ہمبستری کے
ناقابل ہوتے ہیں ۔ اور اگر ایسوں کی شادی
ہو بھی جاوے ۔ تو عورت رنڈ چکر ہو جاتی ہے
اگر کوئی آریہ بھائی ۔ جیسا کہ حلقہ آریہ سماج کا
اصول ہے ۔ گن کرم سبھاؤ پر ہی اکتفا کر کے شادی
کرنا چاہتے ہیں ۔ تو وہ شادی اتی اُتم ہوگی اور
ضرورت بھی ہے ۔ کہ یہہ رواج جاری ہو جاوے ۔
اشتہارات میں ایسے حالات دریافت کرنے پر
بہت سے خاندانی بھائی شادی سے محروم
رہ جاتے ہیں ۔ جیسے کہ ہمارے ایک بھائی لالہ
دسنپت رائے کھتری بہلہ ممبر سماج ہذا کی شادی
کے لیئے ست دھرم پرچارک میں اشتہار دیدیا ہے
طرفہ یہہ ہے اپنی برادری کے اب تک باوجودیکہ
انکی عمر اسوقت ۲۰ سال کی ہے ۔ شادی سے
محروم ہیں ۔ کیونکہ وہ باشندہ خاص کیتھل ضلع
کرنال ہیں ۔ اور اب خاص کرنال میں رہتے ہیں
میری رائے میں فاصلہ کے سوال کو بھی توڑ دیا
جاوے ۔ اور ہمارے بھائی تب ہی اولو العزم
شمار ہونگے ۔ جبکہ فاصلہ کا خیال نہ کرتے ہوئے
بھی اپنے لائق بھائیوں کو کوارا یا رنڈوا نہ رہنے
دینگے ۔ اور امید ہے کہ کوئی پنجابی آریہ بھائی
اپنی کنیا کے لیئے ماسٹر دسنپت رائے کو ضرور منظور
فرما دینگے ۔ اوم شانتی شانتی شانتی

آپ کا داس
کرتا رام منتری آریہ سماج کرنال

خلاصہ مباحثہ
مابین پنڈت ایشوری پرشاد
اور لالہ ہیرانند

یہہ مباحثہ آریہ سماج لاہور کے مندر واقعہ
وچھووالی میں بتاریخ ۸ و ۹ ۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء

جلسہ عام ہی ہوا۔ اس مباحثہ میں مضمون مورتی پوجا تھا۔ جسکا منڈن بذمہ پنڈت الیشری پرشاد صاحب جو سناتن دہرم کے رکن اعظم ہیں۔ اور کھنڈن بذمہ لالہ ہیرانند ممبر آریہ سماج تھا۔ یہہ مباحثہ زبانی تقریروں کے ذریعہ ہوا۔ اور جسقدر مطلب بحث کا یاد رہا یا لکھا جاسکا اُسکا خلاصہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

پنڈت صاحب لفظ مورتی پوجن میں پوجن کے معنے آدرستکار کرنے یا عزت کرنیکے ہیں۔ اور ایشور پوجا سے مراد ہے ایشور کا آدرستکار کرنا۔ یہہ پوجا صرف بذریعہ افعال جسمانی ہوسکتی ہے۔ اور کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

لالہ صاحب - جو تعریف پوجن اور ایشور پوجن کی کیگئی ہے۔ اسمیں مجھہ کو اتفاق ہے۔ مگر اس بات میں تسلیم نہیں کرتا۔ کہ ایشور کی پوجا صرف افعال جسمانی کے ذریعہ ہی سے ہوسکتی ہے کیونکہ میرے خیال میں انسان اپنے ہر ایک افعال سے خواہ وہ مانسک اور واچک ہوں۔ اور خواہ کایک یعنی جسمانی۔ ایشور کی عزت کا اظہار کرسکتا ہے۔ مگر چونکہ ان تین قسم کے افعال ہیں جسمانی افعال بہی شامل ہیں۔ اسلیئے پنڈت صاحب تبلائیں۔ کہ وہ کونسے افعال جسمانی ہیں۔ جنکے ذریعہ ایشور کی پوجا ہوسکتی ہے۔

پنڈت صاحب - جن افعال جسمانی کے ذریعہ ایک انسان دوسرے انسان کا آدرستکار کرتا ہے۔ وہی تمام افعال ایشور کی پوجا کا ذریعہ ہیں۔ اور یہی افعال مورتی پوجن میں کیئے جاتے ہیں۔ مثلاً ہاتھہ جوڑنا سر جھکانا۔ ڈنڈوت کرنا۔ کوئی چیز مثل پھول وغیرہ کے مورتی پر چڑھانی یا نذر کرنی۔

لالہ صاحب - اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اس قسم کے افعال جسمانی سے ایشور کی عزت ہوتی ہے۔ یا ایشور اِنسے خوش ہوتا ہے۔ چونکہ کسی کے آدرستکار اور خوشنودی کے واسطے جو افعال کیئے جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اسکے صفات یا مرضیات کے مطابق ہوتے ہیں۔ اسلیئے پنڈت صاحب بتائیں کہ جن افعال جسمانی سے وہ ایشور کو بذریعہ مورتی پوجن خوش کرتے ہیں۔ وہ ایشور کی کونسی صفات کے مطابق ہیں۔

پنڈت صاحب - یہہ بات تو صحیح ہے کہ کسی کے خوش کرنے کے لیئے اسکی صفات یا مرضیات سے واقف ہوکر اُسکے مطابق کام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر میں ایشور کی صفات سے محض ناواقف ہوں۔ اور نہ صرف یہہ بلکہ میں آتما کی بابت بھی کچھہ نہیں جانتا ہوں۔ پس اس صورت میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو افعال جسمانی ایک انسان دوسرے انسان کی عزت کے اظہار کے لیئے کرتا ہے۔ وہی افعال ایشور کے خوش کرنے کے لیئے ضروری ہیں۔

لالہ صاحب - انسانوں کی عزت کے اظہار کے لیئے افعال جسمانی کا ہونا اسلیئے ضروری ہے۔ کہ انسان کسی کے دل کی بات نہیں جان سکتے۔ صرف بیرونی یعنی جسمانی افعال سے واقف ہوسکتے ہیں۔ مگر ایشور جو کہ انترامی ہے اسکے لیئے ایسے افعال کی ضرورت نہیں ہے آپ جو انسانی قاعدہ ایشور پر لگاتے ہیں یہہ درست نہیں ہے۔ پس میں پھر پوچھتا ہوں۔ کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہ ایشور صرف جسمانی افعال سے ہی خوش ہوتا ہے۔ اور کسی طرح نہیں۔

پنڈت صاحب - میرا دعویٰ ہے کہ ایشور کی صفات یا مرضیات سے کوئی شخص واقف نہیں ہے۔ اور نہ ہوسکتا ہے۔ اس لیئے ایشور صرف اُن جسمانی افعال سے خوش ہوتا ہے جو ایک انسان دوسرے انسان کو خوش کرنے کے لیئے کرتا ہے جیسے کوئی مالی کسی امیر کو ایک پھول نذر کرے۔ تو وہ امیر اُس سے خوش ہوتا ہے حالانکہ اُسکو پھول کی کچھہ ضرورت نہیں ہے اسی طرح ایشور ہمارے اُن جسمانی افعال سے خوش ہوتا ہے جو مورتی پوجا کے وقت کیئے جاتے ہیں خواہ ایشور کو اُنکی ضرورت ہو یا نہو۔

لالہ صاحب - اگرچہ ایشور کے اننت ہونیسے ہم اُسکا انت تو نہیں پاسکتے۔ مگر جسقدر گیان اُسکا ہمارے لیئے ضروری ہے۔ وہ ہم حاصل کرسکتے ہیں۔ پس ایشور کی صفات سے جسقدر ہم واقف ہوں۔ اُسی قدر ایشور کی صفات کے مطابق ہمکو پوجا کرنی چاہیئے۔ اور جو شخص ایشور کی صفات سے محض ناواقف ہے۔ وہ ایشور کی پوجا بالکل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ جب تک دو اشخاص کو باہمی تعلق اور ایک دوسرے کی صفات اور ضروریات معلوم نہ ہوں۔ وہ کبھی آپسمیں اظہار عزت وستکار نہیں کرسکتے اور آپنے جو مثال پھول کی دی ہے۔ اُس سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ مالی نے جو امیر کو پھول نذر کیا۔ وہ یہہ جانتا تھا۔ کہ امیر پھول کو پسند کرتا ہے۔ ورنہ وہ پھول نذر نہ کرتا۔ اور ممکن تھا۔ کہ امیر کی مرضی سے ناواقف ہونیکی وجہ سے کوئی ایسی چیز نذر کرتا جو امیر کی مرضی اور سبھاؤ گُنوں کے برخلاف ہوتی۔ اور امیر بجائے خوش ہونیکے ناخوش ہوجاتا۔ مثلاً کھانے کے لیئے اُس کو گھاس دیتا۔ جس سے کہ صرف گائے آدی

دیوتوں کا ادھیکاری ہوسکتا ہے۔ نہ کہ انسان کا۔ اسی
طرح ایشور کی صفات سے ناواقف ہونیکی صورت
میں ممکن ہے۔ کہ ہم اسکے سامنے کوئی ایسی چیز پیش
کریں۔ یا اسکے لیئے کوئی ایسا جسمانی فعل کریں
جسے ایشور بجائے خوش ہونیکے ناخوش ہو۔
پنڈت جی۔ میں ایشور کو ضروری طور پر بھی
نہیں جانتا۔ اور نہ جان سکتا ہوں۔ صرف
میں آستک ہونیکی وجہ سے اسکی ہستی کا قائل
ہوں۔ اسلیئے اسکی صفات کے مطابق فعل کرنا
ناممکن ہے۔ ہاں ایسی ناواقفیت کی حالت میں
ایشور کے خوش کرنے کے لیئے وہی جسمانی افعال کرنے
ضروری ہیں جو ایک انسان دوسرے انسان
کو خوش کرنے کے لیئے کرتا ہے۔ میں یہی ایک
معیار مورتی پوجن کے افعال کی صداقت اور
درستی کے لیئے پیش کرسکتا ہوں۔ اس سے بڑھکر
عقل کے ذریعہ سے ایشور کی بابت ہم کچھہ معلوم
نہیں کرسکتے۔ اور جو شخص عقل سے ایشور کی پوجن
کے طریق دریافت کرنے کی کوشش کریگا
وہ ضرور ناستک ہو جائیگا۔ چنانچہ اپنی سینیٹ
وغیرہ کی کچھہ عرصہ تک یہی حالت رہی۔ اب
لالہ صاحب بتلائیں۔ کہ انکی رائے میں ان جسمانی
افعال کے سوائے اور کونسا طریق ایشور پوجا کا
ہے۔

لالہ صاحب۔ میرے خیال میں آپکے
الفاظ میں پرسپر ورودھ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ
ایک طرف تو آپ مورتی پوجا کے ثبوت کے لیئے
عقلی مباحثہ کا نوٹس دیتے ہیں۔ اور دوسری
طرف آپ عقلی طور پر ایشور پوجن کے وچار کو
ناستک ہونیکا طریق قرار دیتے ہیں۔ اور چونکہ
اسوقت بحث صرف اس امر کی ہے۔ کہ مورتی
پوجا جسکو پنڈت جی ایشور کی پوجا کا صحیح طریقہ
مانتے ہیں۔ درحقیقت صحیح ہے یا غلط۔ اسلیئے
پنڈت صاحب کے ذمہ اسکا منڈن ہے۔ اور
میرے ذمہ کھنڈن۔ پس جو اعتراض میں نے
مورتی پوجا پر کیا ہے۔ اسکا جواب دینا پنڈت
جی پر لازم ہے۔ اور یہہ بات اس سے علیحدہ
ہے۔ کہ میں ایشور کی پوجا کس طریق سے کرنی
واجب سمجھتا ہوں۔ پس جو سوال انہوں نے
مجھہ سے کیا ہے وہ امر زیر بحث سے خارج
ہے۔ اسلیئے میں اسکا جواب نہیں دونگا۔ اور
نہ قواعد مباحثہ کے مطابق غیر متعلقہ سوال کا
جواب دینا مجھہ پر لازم ہے۔ ہاں اگر پنڈت
جی لاجواب ہوکر ایشور پوجا کی بابت میرے
خیالات بطور خود دریافت کیا چاہتے ہیں
تو میں آپکے مکان پر حاضر ہوکر بتانے کو
تیار ہوں۔ یا اگر وہ چاہیں تو کل کو اس کے
متعلق ایک علیحدہ لکچر دے سکتا ہوں۔ مگر
بطور مباحثہ کے نہیں۔ کیونکہ بوجہ تعطیلات
کے سبب مجھے باہر چلے جانا ہے۔ چنانچہ
اسی وجہ سے مورتی پوجا کے مباحثہ کے لیئے
صرف تین دن مقرر کیئے گئے تھے جنمیں سے
آج دوسرا دن ختم ہونیوالا ہے۔ اگر میں ایشور
پوجا کے بارے میں پنڈت جی سے مباحثہ چھیڑ
دوں۔ تو کب ممکن ہے۔ کہ کل کے ایک دن
میں اسکا فیصلہ ہو جائے۔ خاصکر جبکہ اس
سوال کے متعلق جیوآتما اور پرماتما کے گنوں کی
بابت بھی وچار کرنا پڑیگا۔ اور اسلیئے جو
معیار یا کسوٹی مورتی پوجن کے افعال کی صداقت
پرکھنے کے واسطے بتلائی ہے سو خود ثبوت طلب
ہونیکی وجہ سے کسوٹی نہیں متصور ہو سکتی۔
کیونکہ اسکا افعال مورتی پوجن سے وہ تعلق
ہے۔ جو کل کا جزو سے۔ پس کل کبھی جزو
کی کسوٹی نہیں ہوسکتا۔ کسوٹی صرف وہی ہو سکتی
ہے۔ جو میں نے عرض کی۔ اور جسکو آپ نے
بھی تسلیم کرلیا ہے۔ یعنی جسکی عزت یا آدر ستکار
کرنا منظور ہو۔ اسکے اوصاف اور سوبھاوک
گنوں کے مطابق افعال کرنے چاہئیں۔
مگر آپ مورتی پوجن کے افعال کو اس کسوٹی پر
پرکھنے سے بدیں وجہ انکار کرتے ہیں۔ کہ آپ ایشور
کی صفات سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ ایشور کو
مانکر آپنے یہہ مباحثہ چھیڑا ہے۔

پنڈت صاحب۔ بہت اچھا مباحثہ
کے طور پر نہ سہی ویسے ہی آپ کل شام کو اسی
جگہہ ایشور کی سچی پوجن کی بابت لکچر دیں۔ میں
بڑی خوشی سے سننے آؤنگا۔
اور امید ہے کہ اور سب لوگ بھی اس لکچر کو
خوشی سے سنینگے۔

اسپر قرار پایا کہ اگلے روز یعنی ۱۰۔ اگست ۹۵ء
کی شام کو سات بجے کے وقت آریہ سماج کے
مندر میں لالہ ہیرانند جی ایشور کی سچی پوجا کی
بابت اپنے خیالات بذریعہ ایک لکچر کے ظاہر
کریں۔ چنانچہ انہوں نے اگلے دن اس مضمون
پر لکچر دیا اور لوگ اسکو سنکر بہت ہی خوش
ہوئے۔ لکچر کے اخیر پر لالہ ہیرانند جی نے
پنڈت جی سے کہہ دیا۔ کہ اس شہر میں بھی میں
مباحثہ کرنیکے لیئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ پہلے
آپ جیوآتما اور پرماتما کے سوابھاوک گنوں کو
معلوم کریں۔ مگر باہر سے واپس آکر مباحثہ
کا انتظام ہو سکیگا۔ اسکو پنڈت جی نے منظور
فرمایا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

آپ کا تابعدار

جیونداس از لاہور

ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا

مہاشہ جی مہیا دت ست دھرم پرچارک۔ لکھتے۔ مضمون مفصلہ ذیل کو اپنے اصولیہ پتر میں جگہ دیں۔

بھرا تری گن۔ اتہاسوں اور پراچین گرنتھوں کے اندولن سے پرگٹ ہوتا ہے کہ بھارت ورش میں ایک سمے وہ تھا۔ کہ چاروں دشاؤں سے دھرم دھرم کی صدا آتی تھی۔ اور است اور ہنسا چوری یاری آدمی کا نام و نشان نہیں تھا۔ ابھاگ کے اودے ہونے سے ایسا کولاہل مچا۔ کہ دھرم ادھرم سے اور ست است سے اور ودیا اودیا سے بدل گیا۔ الغرض وہ حالت (جو اس دیش کو پہلے نصیب تھی) کبھی یہاں موجود نہ تھی وہ کہاوت جو زبان زد عام ہے۔ آخر پرگٹ ہوئی۔ اور اپنا پھل لائی۔ اس اودیا اندھکار میں جس میں بھارت ورش ڈوبا چلا جاتا تھا۔ ایک پورن ودوان بید دکن کی اور سے اس سنسار کو ہردے میں لیئے ہوئے چلا۔ بڑے بڑے تیرتھ استھانوں اور نیک ہاریوں سے ملا۔ مگر اسکے آتما کو کہیں بھی شانتی نہ پائی۔ آخر گھومتا گھماتا متھرا نگر میں پہونچا۔ اور ایک رشی سے اس کا ملاپ ہوا۔ جس سے اسکی پوتر آتما کو شانتی ہوئی بھلا شانتی کے سامنے اشانتی کب ٹھہر سکتی ہے۔ اس پورن وید نے اس اودیا اندھکار کے روگ کی اوشدھی وید بتلائی۔ ابھی وہ پورن طور سے اس اوشدھی کو پان نہ کرانے پایا تھا۔ کہ اس کے لیئے پرم پرش کا سندیسا آیا اور اسنے چلنے کی تیاری کی۔ مگر اپنے پیاروں کو اوشدھی سیون کا پورا پورا سامان اور مقری تیلا اور نسخہ کرا چکا تھا۔ پیارے بھائیو وہ سوامی دیانند سرستی تھا جسکے مبارک نام سے دنیا کا ہر حصہ چونک پڑتا ہے۔ آریہ سماج نے اسکی بتائی ہوئی اوشدھی کا سیون کرنا شروع کیا کچھ اسکی دور ہی کے ویپریت چلے جاتے تھی۔ کہ ہم کے ہتیشیوں نے سوچا۔ کہ اس مہرشی پورن وید کا پرشرم نشپھل نہ جائے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اسکے پورن کرنے کے لیئے وید پرچار فنڈ کھولا۔ جسکی پورتی کے لیئے جگہ جگہ سے چندہ ہونا شروع ہوا۔ اور لوگوں نے دل کھول کر مدد دینی شروع کی۔ اسی اصول کو مد نظر رکھ کر ہمارے سماج کے لائق و فائق منتری مہاشہ (لالہ سادن رام جی نے جو کہ دھرم پر دڑھ ہیں) سوچا۔ کہ اگر اوپدیشک کر کے ریاست کوٹلہ کے علاقہ سے کچھ بھکشا وید پرچار فنڈ کے لیئے مانگی جاوے تو بہت ہی اُتم بات ہے۔ چنانچہ مفصلہ ذیل دیہات میں ویدک دھرم کا پرچار کرایا گیا۔ اور وہاں کے لائق اور اُتساہی پرشوں نے دل کھول کر کے دان دیا۔ جسکا پھل یہ ہوا۔ کہ مبلغ ... روپے وید پرچار فنڈ کے لیئے اکٹھے ہوئے۔ اور یہ کل روپیہ مہاشہ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجا گیا۔ جسکے نام الگ پرچہ پر منتری مہاشہ جی عنقریب بھیجنے والے ہیں۔ ناظرین آپ جانتے ہیں کہ دھرم شتروں کو دھرم کی اُنتی کب بھاتی ہے۔ اور ست کاموں میں ہمیشہ اڑا اور وگھن ڈالنے کے اوپاے ہی سوچتے رہتے ہیں۔ اور اپنا ذاتی نقصان کر کے بھی ست پرشوں کی خرابی کے درپے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے کلہر د پارٹی کے لیڈر فیروز پور سے بذریعہ پتر ہمارے منتری مہاشہ کو بعد تعظیم و تکریم تحریر کرتے ہیں۔ کہ ہم نے سنا ہے۔ کہ آپ نے یتیم خانہ فیروز پور کے لیئے علاقہ ریاست کوٹلہ مالیر سے چندہ اکٹھا کیا ہے۔ ہم فیروز پور نواسی مہاشہ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ یہ چٹھی آپنے کن وجوہات پر روانہ کی ہے۔ اور آپ کو کیسے گیان ہوا کہ یتیم خانہ کے لیئے چندہ اکٹھا ہوا ہے۔ اگر کیا ہوتا۔ تو کیا یتیم خانہ میں خود بخود بدون چٹھی کے روانہ نہ کرتے۔ ایسے ہمارے فیروز پور نواسی مہاشیوں کو ایسے پتر لکھنے سے باز آنا چاہیئے۔ اور ان ناسار کارروائی کرنی چاہیئے سماج کے لوگوں کو خود خیال آپکے یتیم خانہ کا ہے بشرطیکہ آپ یتیم خانہ کو آریہ سماج کے نیم انوسار چلانا چاہیں۔ ورنہ کالج کی طرح اندھا دھند چلانے سے ان بے گناہ یتیموں کا گناہ سراسر آپکے ذمہ ہوگا۔ اور ایسے ایسے پتر بھیجکر سماجوں میں نفاق کی اگنی کو نہ بڑھائیں دھرم کے ہتیشیوں کو ان کی کارروائی سے نراش نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ ودیہ نتیجہ سے اپنی دھرم بھاو کو دکھلا کر کے ادھرم کا ناش کرنا چاہیئے۔ وہی کال (ایک دن آویگا) کہ سچ ہوکر کے آفتاب کی طرح دنیا پر چمکیگی۔ اور پھر ست کی جے اور است کی چھے ہوگی۔ پھر دھرم شتروں کو نیچا دیکھنا ہوگا۔ اوم شم

آپ کا دھرم ہتیشی

متھرا داس از ریاست کوٹلہ مالیر

چوتھا سالانہ جلسہ آریہ سماج دھرم سالہ

بہ جلسہ بھی اسید نعمہ ایک غیر معمولی طاقت میں

...ہوا پتیسو اعلے کارروائی طلب کی جاوے
ناظرین کی توجہ ان مشکلات کی طرف دلانی ضروری
سمجھتا ہوں۔ جو کلچرڈ دیش بھگتوں کی جانب سے
اس پرم یگ میں عمداً وگھن ڈالنے کے بارے میں
کی گئیں۔ مگر اتنا تو اپنے کام میں خود سہائی ہوتے
ہیں۔ ابھی تمام کرتوتیں تنبیچل ہی نہیں بلکہ سرد تیا
نزول گئیں۔ مندر پر تو انکا ناجائز قبضہ تھا ہی
اب ایک مکان کا انتظام کیا تو تُمھیں رخنہ انداز
ہوئے۔ وہ مکان بابو موہن لال صاحب بیرسٹر ٹلا
کا تھا۔ ناظرین اسی سے ہی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ بابو
صاحب نے مکان کا دینا یہہ کہہ کر بند کیا کہ ہم دونوں
میں سے کسی پارٹی کو بھی نہیں دینگے۔ اور پھر کلچرڈوں
کی ہیٹ کیا۔ ایک اور جگہہ واسطے جلسہ صاف کرانی
شروع کی۔ تمہیں بھی رخنہ اندازی سے نہ چوکے آخر کار
بابو صاحب والئی سوکیت کا ایک وسیع مکان کرایہ
پر لیکر اُن سے تحریر کرالیگئی۔ جب انکی خبر ملی تو
جل بھن کر سیاہ ہوگئے۔ اور لگے ناجائز کوششیں
کرنے۔ مگر منہ کی کھا کے بیٹھ گئے۔ کیونکہ مکان
مذکور کی بابت تحریری فیصلہ ہو چکا تھا۔ راجہ صاحب
کے چپراسی پر بہت سے بیجا دباؤ ڈالے گئے۔ مگر
آخر کار سوائے شرمندگی اور ناکامیابی کے اور
کچھہ پلے نہ پڑا۔ تواریخ جلسہ ۳۱۔ اگست یکم ستمبر
سنہ ۱۹۰۶ء کو مقرر ہو چکی تھیں۔ اشتہارات جلسہ جابجا
لگائے گئے تھے۔ اُنکے پھاڑنے میں جو کوششیں
کلچرڈ دوستوں نے کیں اُنکے لیئے ہم اُنکے مشکور ہیں
۳۱۔ اگست تک ہمارے کُل اشتہارات پھاڑ کر انکا
نام و نشان نہ چھوڑتے ہوئے اُنکی جگہہ
اپنے اشتہارات دکان دکان کوچہ کوچہ لگوا دیئے
اِس بھرشٹ کارروائی کو لوگوں نے جس نفرت
کی نگاہ سے دیکھا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور
نگر کیرتن بھی ۳۱۔ اگست بوقت ۴ بجے شام مقرر تھا

جنکے چھپے ہوئے اشتہارات جابجا چسپاں تھے
نگر کیرتن کی نسبت جو ناجائز کارروائیاں کلچرڈ
مہاشوں کی طرف سے ظہور میں آئیں۔ بڑے
درجہ کی شرمناک اور مکروہ تھیں۔ صاحب ڈپٹی
کمشنر بہادر ضلع ہذا سے شکایت کیگئی کہ فساد
ہو جاویگا۔ ہمارا وقت چار بجے کا مقرر ہے
وغیرہ۔ اور کہ ہم نے اشتہاروں میں مشتہر بھی
کیا ہوا ہے۔ صاحب موصوف نے سپرنٹنڈنٹ صاحب
پولیس کو لکھا۔ کہ وہ ہمارے نگر کیرتن کا وقت
تبدیل کردیں۔ صاحب بہادر کے بلائے ہوئے
میں اور لالہ گنگا رام جی منتری آریہ سماج ہذا
صاحب کے بنگلے پر جو کہ کوتوالی بازار سے دو میل
کے قریب ہوگا۔ گئے۔ اور ڈیڑھ بجے دن کے
وہاں پہنچے۔ چونکہ حکم ہمیں ایک بجے ملا تھا جاتے
ہی معلوم ہوا۔ کہ صاحب بہادر نے حکم لکھہ دیا ہے
کہ ہمارا نگر کیرتن بجائے تین بجے ڈیڑھ بجے سے شروع
ہو کر چار بجے سے پہلے ختم ہو جاوے اور کلچرڈوں
کا چار بجے شروع ہو۔ اسپر ہمنے صاحب بہادر سے
درخواست کی کہ ڈیڑھ بجے کا وقت تو اسوقت
گذر چکا ہے۔ ہم کب واپس جاوینگے اور کب
نگر کیرتن ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسپر صاحب
بہادر پولیس نے فرمایا کہ جبکہ وہ پیشتر ہی سے اپنے
اشتہاروں میں وقت نگر کیرتن مشتہر کر چکے ہیں
تو آپنے وہی وقت اپنے نگر کیرتن کا کس لیئے
مقرر کیا۔ اغلب ہے۔ کہ کوئی فساد ہو جاوے
اسلیئے آپ اپنا نگر کیرتن پہلے کرلیویں۔ مگر جب
اشتہار ناجائز سماج صاحب ممدوح کے ملاحظہ
کرایا گیا اور اُن پر اچھی طرح سے ظاہر کیا گیا کہ
اُنکے اشتہاروں میں سوائے اسکے کہ نگر کیرتن ۳۱۔
اگست کو ہوگا۔ کوئی وقت درج نہیں ہے۔ اسپر
صاحب بہادر نے اُنکی اس کارروائی پر سخت

افسوس ظاہر کیا۔ اور فرمایا کہ افسوس کہ مذہبی
معاملات کو نہ معلوم لوگ کیوں گورنمنٹ تک
پہنچاتے ہیں۔ اور آپسمیں ایسے معاملات کا فیصلہ
نہیں کرتے۔ عرض کیگئی۔ کہ یہہ موقعہ حضور کی
تکلیف کا ایک تعلیم یافتہ جماعت کی طرف سے
ہوا ہے۔ جسپر انہوں نے پھر دوبارہ اپنا نتیجہ کرکے
کیونکہ انکی تحریر ہی اُنکے برخلاف تھی۔ اسپر
افسوس ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بوجہ ہماری
سلیکشن ہونیکے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر
سے خط و کتابت کیگئی۔ تو آپ ہر دو گروہ کاموں
میں وگھن پڑنے کی امید ہے۔ کیونکہ آج
۳۱۔ تاریخ کو ڈیڑھ بجے یہہ معاملہ پیش ہوا ہے
اور آج ہی آپ ہر دو کی طرف سے پروسیشن
نکلنے والا ہے۔ اسلیئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ آپ اپنا وقت تبدیل کرلیں کیونکہ صاحب بہادر
ضلع یہہ حکم دے چکے ہیں۔ ان وجوہات کو دیکھتے
ہوئے ہم نے اپنے نگر کیرتن کا وقت چھہ بجے
سے آٹھہ بجے شام تک مقرر کرنے کی درخواست
کی جو صاحب بہادر نے بخوشی منظور کی اور
یہہ بھی عرض کیگئی۔ کہ انکا نگر کیرتن چھہ بجے
حکماً بند ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ جیسے
لیئے وقتوں میں تبدیلی واقعہ ہوئی۔ وہی حالات
پھر پیش نہ ہو جاویں۔ اسپر صاحب بہادر نے
ہماری درخواست کو منظور کرتے ہوئے انکے
نام بھی ایسا حکم جاری کرنا منظور فرماکر انسپکٹر
صاحب پولیس کو ہمارے روبرو یہہ ہدایت
فرمادی۔ کہ وہ چھہ بجے اُن کا نگر کیرتن بند
کرادیں۔ اور انکے نگر کیرتن میں اچھی طرح
انتظام رکھیں۔ ناظرین اگر کلچرڈ مہاشیوں
کی کرتوت کو اپنے عادل جناب ڈپٹی کمشنر
صاحب بہادر کے روبرو پیش کیا جاتا۔ تو

کبھی بھی یہ لوگ اپنی جھوٹھی کارروائی میں کامیاب نہ ہوتے - مگر باوجود اسقدر مخالفت کے انہیں منہ کی کھانی پڑی اور نگر کیرتن کا جلوس بڑی دہوم دھام سے انگریزی باجے گاجے اور گائین رویا کے پریمیوں کے ساتھ سماج مندر سے شروع ہوا - نگر کیرتن دو منڈلیوں میں منقسم تھا - ایک منڈلی تو مشہور راگی میاں نبی بخش جی کی تھی جو ساز و سامان کے ساتھ ہری کیرتن کرتے جاتے تھے - اور دوسری منڈلی کے منہ مہاشہ لالہ لابھ چند جی تھے - نگر کیرتن کا جلوس جس کامیابی کے ساتھ شہر میں گذرا بچہ بچہ اس سے واقف ہے - میاں نبی بخش راگی نے لوگوں کو ہری یش سنا کر ایسا آنند کیا - کہ لوگ موہت ہو کر ایک دم بھی علیحدہ نہ ہوتے تھے - اور دکانداران مہاشہ درخواست کر کے اپنی اپنی دکانوں کے آگے ٹھہراتے ہوئے جلوس بھجن منڈلی دکان خزانچیاں پر پہنچا - جو کہ بازار کے سرے پر متصل تھانہ پولیس واقع ہے - یہاں پر بھجن آنند کی پرزور بارش کے علاوہ ہمارے پریمی بھائی لالہ لابھ چند جی نے خود تصنیف کردہ بارہ ماسہ برخلاف ماسٹر آتماراں سو بہت پڑھا - ہمارے بھائی کا دھارمک جوش اسوقت قابل دید تھا لوگ بڑی شردھا سے سنتے رہے - گو دھرم سالہ والوں سے خصوصاً اور دیگر سجن عموماً کلچرڈ ہیروں کی اس کارروائی کو کہ چودہ ماسٹر آدمی کے پرچار اٹھا کیا اپنی عملی کیا خیالی زندگی دوار کرتے ہیں پہلے ہی بڑی بری نگاہ سے دیکھتے تھے - مگر اب بارہ ماسہ نے انکی رہی سہی قلعی بھی سر عام کھول دی جہاں دھرم سالہ باشی انکی اس کرتوت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے - وہاں انہیں بھی پرتیت ہو گیا - کہ آریہ دھرم کا ایسے بہرشٹ پنتھیوں سے

کوئی سمبندھ نہیں - اثناء بارہ ماسہ میں مہاشہ دیو - لالہ منہراج جی ہیڈ ماسٹر پرچارک اور آپکے چیلے چانٹے لالہ سندر داس آدی ماسٹر چارکوں کے نام لالہ لابھ چند جی نے باواز بلند بتلا کر حاضرین پر ظاہر کیا - کہ اس پوتر دھرم کو بھی مہاشہ گن اور کہ دیگر وکلاء ور اُتے صاحبان بوجہ انگریزی تعلیم کی اعلیٰ اعلیٰ ڈگریاں پانیکے یا یہ کہیئے کہ زبان کے چسکے پر دھرم کو قربان کرنے کے کلنکت کرنا چاہتے ہیں - لوگ کتاب بارہ ماسہ کے بہت خواہشمند پائے گئے - اور جسقدر ہمارے بھائی کے پاس کتابیں تھیں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں - اور چاروں طرف سے لوگوں کی درخواست کے ہاتھ بلند نظر آتے تھے - مگر کتابوں کے ابھاؤ بہت سے صاحبان ناامید ہو گئے - چونکہ وقت قریب آٹھ بجے کے ہو گیا تھا - اس لیئے جلوس نگر کیرتن وہاں سے واپس ہوتا ہوا سماج مندر میں پہنچا - جہاں پر پہلے ہی سے فرش و فروش اور روشنی وغیرہ کا کافی انتظام تھا - ہمارے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی ہمارے مشہور آریہ مسافر جی تشریف لے آئے - ہر ایک بھائی کے اُتساہ اور آنند کو جو آپکے درشن سے ہوا - قلم کو یارا نہیں - کہ بیان کر سکے چونکہ پروگرام اُتسو میں بوجہ تبدیلی وقت نگر کیرتن تبدیلی ہو گئی تھی - اس لیئے ہمارے مشہور سری یت پنڈت کرپا رام جی آنریری اپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان اُنتی کے سچے اُپائے کے بارے میں ساڑھے آٹھ بجے رات کے شروع ہوا - دھرم مورت لائق لکچرار نے اس مضمون کو " نام میدہم دیو گنان " اس منتر سے شروع کر کے

صبح ۶ بجے سے ڈیڑہ گھنٹہ میں ختم کیا - اور جتلایا - کہ منش ماتر کو اپنی اندریوں کو اپنے وش میں رکھنے اور بدہی کو شاستر وکت طریق پر ماننجنے کے لیئے کٹی بدھ رہنا چاہیئے - وغیرہ وغیرہ لکچر کیا تھا - وید شاستروں کے پرمانوں سے سُیکت ہوتا ہوا امرت اور شانتی سے بھرا ہوا تھا - سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا بعد ایک بھجن اور آرتی کے ۳۱ - اگست کی کارروائی ختم کیگئی - اور پروگرام کارروائی یکم ستمبر حاضرین کو سنایا گیا - اس دن کی کارروائی میں دگھن ڈالنے کی غرض سی جو کوششیں ہوئیں - اسمیں بہت بڑا حصہ ہمارے پرم متر بالو کھدیال صاحب لیڈر نے جو کلچرڈ سماج کے چلتے پرزے ہیں لیا - ہم جہاں انکی اس شرمناک کارروائی پر افسوس ظاہر کیئے بغیر نہیں رہ سکتے - وہاں ایشور سے منگل چاہتے ہوئے اور اسی کا ہر کام میں سہارا اور ہاتھ انبھو کرتے ہوئے ایک ماتر زندگی کا مول اسی کو سمجھتے ہیں اور اس سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ ہمیں دھرم کاریہ میں بل پردان کرتے ہوئے دنیاوی بھینکر سے بھینکر حملوں اور کشٹوں سے بچا دیں - باقی آئندہ

آریہ بھائیوں کا سیوک
ٹھاکر داس اُپ پردھان آریہ سماج دھرم سالہ

پشاور

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء لالہ لاجپت رائے صاحب یہاں پشاور میں تشریف لائے - اسوقت ویدک کالیج لاہور کے واسطے فہرست چندہ کی کھل گئی

اسی شام کو لیکچر کپل صاحب موصوف کا مندر آریہ
سماج میں ہوا۔ پھر ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء ۷ ستمبر ۱۸۹۵ء
اور ۸ ستمبر ۱۸۹۵ء بھی لیکچر مختلف مکانوں پر ہوئے
ہر ایک جلسہ میں تاثیر اچھی ہوئی ہے۔ چندہ ویدک
کالج کے واسطے اکٹھا تین ہزار کے ہو گیا ہے۔
آٹھ سو کے آس پاس پہلے سماج میں رقم اکٹھی
کی بابت جمع تھا۔ باقی اسی موقعہ پر ہوا اکٹھا۔ دو
ہزار کے نقد اور باقی بھی قابل وصول ہے۔
۸ ستمبر ۱۸۹۵ء لالہ منشی رام صاحب پردھان
پرتی ندھی سبھا پنجاب پنڈت کرپا رام شرما
پنڈت رام رتن شرما پنڈت دولت رام شرما
شاستری پنڈت لیکھ رام شرما پنڈت سیتا رام
شاستری شرما لالہ رلا رام گوجرخانی دورہ کرتے
ہوئے ست اپدیش کے واسطے اس سماج میں
تشریف لائے۔ اسی شام کو پنڈت دولت رام
شرما شاستری جی کا اپدیش اور پنڈت کرپا رام
شرما جی کا ویاکھیان نہایت ہی سندر ہوا جسکا
مفصل بیانات منتری سماج تحریر کرینگے۔
بعد شام کے وقت پردھان صاحب معہ چند
ممبران سماج و منتری سماج کے لالہ منشی رام
صاحب پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب کی
سیوا میں گذارش کیا۔ کہ چونکہ اب فہرست
چندہ ویدک کالج کھل چکی ممبروں نے ویدک
کالج کے واسطے بہت عمدہ دل کھول کے چندہ
دیا ہے۔ شہر سے بھی چندہ مانگ لیا ہے۔
آپ لالہ لاجپت رائے صاحب پیچھے تشریف
لائے تھے۔ اسواسطے چندہ ویدپرچار فنڈ کے
واسطے اس موقعہ پر کم ہوگا۔ عذر کوئی نہیں
ہم کو دونوں چیزیں برابر ہیں۔ اگرچہ ماہ کو
بعد کوئی انکی طرف سے چندہ کے واسطے تشریف
لاوے تو عمدہ رقم وصول ہوگی۔ اور اگر فرماویں

تو ابھی دوسری فہرست چندہ وید پرچار فنڈ
کے واسطے بھی کھول دیتے ہیں۔ لالہ منشی رام
صاحب نے فرمایا۔ ہم چندہ جمع کرنے کے واسطے
نہیں آئے۔ پرچار کی غرض سے آئے ہیں
جس طرح مرضی سماج کی ہووے منظور ہے۔
ہم نہیں کہتے۔ کہ آپ ضرور کرو یا ضرور کرو۔
پردھان صاحب سماج ہذا بابو رلا رام صاحب نے
معہ چند ممبران سماج و منتری سماج کے جواب
میں عرض کیا۔ کہ سماج کی خواہش ہے کہ وید پرچار
فنڈ کے واسطے بھی چندہ ضرور ہو۔ مگر صرف
یہہ بات ہے۔ کہ اسوقت کم ہوگا۔ اور بعد میں
زیادہ۔ آخر کار فہرست چندہ کی سماج کی طرف
سے کھولی گئی۔ چندہ تخمیناً گیارہ سو پچیس روپیہ
کے ہوا۔ اسمیں سے چھ سو کے لگ بھگ تو
دیا جاویگا۔ اور باقی کا وعدہ شرطیہ ہے۔ اور
یہہ بھی کہا گیا۔ کہ آئندہ جب وقت چندہ
جمع کرنے کا ہوگا۔ تو ویدپرچار فنڈ کو بھی
پہل کا موقعہ دیا جاویگا۔ جو اسوقت ویدک
کالج کو پہل کا موقعہ مل گیا ہے۔
سماج نے ویدک کالج کے واسطے اور ویدپرچار
فنڈ کے واسطے پوری پوری کوشش کی ہے۔ ان
دہرم کے کاموں میں پوری پوری محبت ظاہر
کی ہے۔
۱۱ ستمبر ۱۸۹۵ء کو لالہ منشی رام صاحب نے گرل
سکول آریہ سماج ہذا کا امتحان لیا نتیجہ ان کو
معلوم ہے۔ دو روپیہ کی مٹھائی لالہ رلا رام صاحب
گوجرخانی آریہ مہاشے نے با اجازت لالہ
منشی رام صاحب کنیا پاٹ شالا میں
تقسیم کرائی۔ پانچ روپیہ نقد لالہ منشی رام صاحب
جی نے گرل سکول فنڈ کے واسطے دان دیے۔
اسدن اپدیش سماج مندر میں لالہ منشی رام

صاحب کا ہوا۔
۱۲ ستمبر ۱۸۹۵ء کو اپدیش پنڈت دولت رام
شرما شاستری کا ہوا۔ نہایت ہی عمدہ تاثیری
واہ واہ کیا اتجیج اپدیش تھا۔ پس اسوقت
پنڈت گورودت سرگباشی یاد آئے کہ آج
کا اپدیش پنڈت صاحب مرحوم کا نمونہ ہے
رات کی گاڑی میں لالہ منشی رام صاحب لالہ
رلا رام صاحب پنڈت دولت رام صاحب
شرما راولپنڈی کو روانہ ہوگئے۔
۱۳ ستمبر ۱۸۹۵ء سماج مندر میں پنڈت لیکھرام
صاحب کا لیکچر نہایت ہی عمدہ ہوا۔ علاوہ آریوں کے
ہندو اور مسلمان بھی جمع تھے۔ لوگ نہایت
خوش ہوئے۔ وید مقدس ربانی سچ منو ثبوت
کیا۔ کہ ایک ہی منو وید سچ جہان میں ہے۔
آج ۱۴ ستمبر ۱۸۹۵ء ڈاکٹر گنگت رام صاحب
کا لیکچر ہوگا۔ ہون اور سندھیا پڑہیہ صاحب
۱۲ ستمبر ۱۸۹۵ء کو تشریف لائے تھے۔ فہرست چندہ
کی اور مفصل حال منتری سماج کے ذمہ ہی ارسال
کرے گا۔

داس سیتارام

سوالات

پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر یا کوئی اور
صاحب بحوالہ کتب ہائے مذہبی ذیل کے سوالات
کا جواب دیں۔

(۱) سرشٹی کس نے رچی۔ اور کب۔ اور کس
مطلب کے واسطے۔

(۲) روحیں جسقدر کہ سرشٹی کے رچنے وقت
پیدا ہوئی تھیں۔ پرلے تک اسی قدر رہینگی

یا کم و بیش ہوتی رہیگی۔ تو کیوں اور کن
حالتوں میں۔

(۳) موکش کیا چیز ہے۔ اور جیو موکش پا کر کس
جگہ رہتا ہے۔ اور اُس کو کیا کام کرنا پڑتا ہے

(۴) مُکتی کی آیو کس حساب پر رکھی جاتی ہے
آیا سوانسوں کے حساب پر۔ یا کہ وقت کے
حساب پر۔ اور خاص خاص حالتوں میں
کم و بیش بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتی
ہے۔ تو کس طرح اور کن صورتوں میں۔

(۵) جب انسان پیدا ہوتا ہے۔ تو کیا خدا کی
درگاہ سے اُسکے واسطے کوئی بھلائی یا بُرائی
لکھی جاتی ہے یا نہیں۔ اور جو کچھ وہ اپنی
زندگی میں کرتا ہے۔ ایشور کی آگیا سے کرتا
ہے۔ یا خود مختار ہوکر۔ (۶) جیو کا جون
پلٹ کر ایک جنس سے دوسری جنس میں جانا
جیو کے شریر دھارن کرنے کی روز اول یعنے
بنیاد رکھی جانیکے روز سے شمار ہوتا ہے یا کہ
پیدا ہونیکے وقت سے۔ اگر پیدائش کے دن سے
شمار کیا جاوے۔ تو شریر کس اصول پر بنایا جاتا
ہے۔ کیونکہ انسان کے مرنے کے بعد اُس کے
اعمال کی پڑتال ہوکر جون ملتی ہوگی۔ اگر شریر
ان اعمال کے نتیجہ پر بنایا جاتا ہے۔ تو اعمال
کی پڑتال عموماً آٹھ نو ماہ پہلے یا کم و بیش وقت
پر قبل انسان کے شریر چھوڑنیکے ہوتی ہوگی
اگر صورت ثانیہ ہے۔ تو پڑتال ہونیکے وقت
سے مرنے تک جو کرم کئے ہیں۔ ان کا بدلہ کس
جون میں شمار ہوگا۔

راقم
آپکا داس دیپ چند منصرم سبھا بسیت

ہانس پرچارک مہاشیوں کی ہی ہی گپت لیلا کا پرکاش

آج جو تین پتر ہم مُدرت کرتے ہیں۔ اُنمیں سے
پہلے دو تو لالہ منہراج کے آدھے انگ بابا پرکاشانند
کے ہیں۔ اور تیسرا پتر پنڈت ہیرال جی سکرٹری
آریہ سماج شاہپورہ کا ہے۔ جو کہ اُنہوں نے مہاراجہ
صاحب شاہپورہ آدھیش کی آگیا انوسار پرکاشانند
کو لکھا تھا۔ پہلے پتر کے پڑھنے سے نرپکش مہاشیوں
پر بخوبی پرگٹ ہو گیا ہوگا۔ کہ ہانس پرچارکوں کے
چھوٹے گرو بابا پرکاشانند نے سپشٹ لکھ دیا
ہے۔ کہ ہماں پرش ہانس کے پکش میں ہیں۔
اس سے بڑھکر پرمانک ساکھشی ہم نہیں جان سکتے
کہ اور کیا ہو سکتی ہے۔ پتر نمبر ۲ میں پنڈت ہیرال
جی کو اپنی طرف بلانے کے لیئے لوبھایمان کیا گیا
ہے۔ اور بابا جی نے شیخی بگھاری ہے۔ کہ پنڈت
ہیم سین آدی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور میں
ایک کو بھی بات نہیں کرنے دیتا۔ مہاراجہ
صاحب نے تیسرے پتر میں مہاراجہ صاحب
کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیئے اپنے تئیں
کھشتری قوم کے لیئے فدا کرنا لکھا ہے۔ کھشتری
قوم کو رکھشا ہانس پرچار دوارا کرنے سے
تات پریہ یہ ہے۔ مہاراجہ صاحب شاہپورہ
آدھیش کے مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے ساتھ
ملاقات کرنے کے سمے ہانس کے بارے میں
اپنی سمتی پرگٹ کرنے کی چال چلی ہے۔ اجمیر
سماج کی بُرائی لکھ کر منشی سامرتھ دان اور بابو
شام سندر کو تو میں ہانس پرچارکوں کے اجمیر سے
پرتھک ہونے کا پرمانت ہے۔ اخیر میں اپنے
اپنے یہاں ادھرمی پاپ بھنڈار سنکاری کی
پرہردا کی نندیا سے ست وادی دھرم پرایَن
مہرشی پر ایک سر دھتا سمبھیا نہان ترا شاہو
کیوامی جی نے مہاراجہ پرتاپ سنگھ جی کو اُس
سکا اوپدیش کیا تھا۔ پتر نمبر ۲ کی طرف سے
ہم آریہ پبلک کی خاص توجہ مبذول کرتے
ہیں۔ شریمان مہاراجہ ادھیراج شاہپورہ
آدھیش جی نے جس دھرم بل کے ساتھ اندھیر نگری
کے کھمبہ پر چپیڑ ماری ہے۔ وہ دستوتیں سراہنیہ
ہے۔ ہانس پرچارکوں کے حامی اسکو بار بار
پڑھیں۔ اگر اُنکے ضمیروں کا مہا ماہیور جی نے
سچ مچ جھٹکا نہیں کر دیا ہے تو میں کہنے کی
جرات کر سکتا ہوں۔ کہ وہ ضرور اپنی کرتوتوں
پر پشیمان ہوکر راہ راست پر آجاوینگے۔

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی اجمیر

پتر نمبر ۲

جودھپور نظر باغ ۔ میرے پریم سنکاری جی
نمستے۔ آپ کا پتر آیا چت اتیت پرسن ہوا
میں تو آپکو بلانے واسطے لکھا تھا۔ کہ آپ کی
کچھ سہائتا کروں۔ اور آپ آکر دیکھ بھی جاتے
کہ کیسا مہاراج جی پریم مجھ غریب سے کرتے ہیں
کیسا پربندھ سنتھان کا تھا کہاں یان آدی
سکا کیا ہے۔ مجھکو کہا ہے کہ آپ یہاں سے
کبھی نہ جاویں۔ اس دیش میں ہی اوپدیش
کریں۔ میری سمتی ہے۔ کہ آپ ایک میرے
پاس پتر بھیجیں۔ سرکار کے نام سے ہو۔ نیز ہمارے
کی طرف سے آپکو لکھا جاوے۔ کہ وہ لوسیٹا ہال
کو تھوڑے دن کے واسطے یہاں بھیجو۔ وہ پتر
میں مہاراجہ صاحب کو دکھا دونگا۔ میں پھر پتر

بقیہ مضمون صفحہ ۱۳-۱۴ اخبار ہذا

دنا رہماری واسطے بھیجونگا - اور میں تھوڑے
دن وہاں رہونگا - پھر آپکو میرے ساتھ آنا ہوگا
مہاراجہ پرتاپ سنگھ جی جہاں تُبرہی لان ہیں - یہاں
پنڈت بھیم سین تھا انیہ بھی آئے ہیں - پرنتو میں
ایک کو بھی بات نہیں کرنے دیتا - ایسا رجپوتانہ
میں کوئی بھی آدمی نہیں جو کھشتری کل کا ناش
چاہتا ہو - آگے آپ تُبرہی لان ہیں - آپکے دونو
پتروں میں میرے بلانے واسطے لکھا ہے - پتر جو
آوے وہ سوامی اچیتانند جی کے نام ہو -

ہستاکھشر نادہ

پتر نمبر ۳

جودھپور نظر باغ - شری پنڈت جی - نمستے
آپکا پتر آیا چت پرسن ہوا - شریمانوں کو میری
نمستے کہنی - اور میں ست ست لکھتا ہوں - کہ
میں کھشتری قوم کا ناش نہیں کرونگا - میں دنیا
سے نہیں ڈرتا - جسوقت شریمان مہاراجہ پرتاپ سنگھ
جی کے بچن شروع کرینگے - تب اپنی ہمتی پرکاشت
کریں - کیونکہ مہاراج بیں وہی اسوقت آریہ
سماج میں پروشٹ ہیں - سارے رجپوتانہ میں
میں کھشتریوں کے لیئے جان دینے کو تیار ہوں
میں نندا سے نہیں ڈرتا - اجمیر سماج سے اچھے
آدمی نکس گئے ہیں - وہ آتے ہی نہیں - سینتشی
سرکھدان ہربلاس پانڈے شیام سندر
شہر آدمی سب لڑکے لڑکے بھرتی ہو گئے
ہیں - وہ جتنی شیگر پاکرینگے بگاڑ ہی ہوگا - انہیں
اتنا دھیان نہیں ہے - مہاراجہ پرتاپ سنگھ جی
ہزاروں آدمیوں میں جو سورگ وسی سوامی جی
نے آگیا دی تھی وہ میں ملونگا تو سناؤنگا -
پانچہزار روپیہ سرکار نے دیا ہے - کالج واسطے -

پرکاشانند

پتر نمبر ۴

(از جانب پنڈت ہیرا مل منتری آریہ سماج شاہ پور
بجواب پتر نمبر ۳)

شریمان سوامی پرکاشانند سرستی جی کی سیوا
میں نمستے گیات ہو -
آگے پرارتھنا یہہ ہے - کہ آپکا پتر شریمانوں
کی سیوا میں نویدن کرنے کے پشچات آگیا دی
کہ انکو (پرکاشانند کو) لکھہ دو - کہ یہہ کام آپنے
اچھا نہیں کیا - کیونکہ ساماجک اُنتی میں آونتی
(تنزل) کا بیج بویا - ابھی تک نتیجہ نہیں تھا
کہ آپ ماس دیدا انکول سمجھ کے کھانے کا
اوپدیش کرتے ہیں - صرف پرتی پکھشیوں سے
سُنتے تھے - اس لیئے آپ کو یہاں بلانے کا پتر
بھیجا - کہ آپکے یہاں پدہارنے پر دادا نو باد کر
اونتی (تنزل) کے بیج نشٹ کردینے کا چار
تھا - یعنی پنجاب میں جو اگنی پرجولت ہو رہی
ہے - اسکے شانت کرنے کا - لیکن اب جودھپور
جانے کے بعد کچھ اور ہی کار سدا سُننے
میں آئی - کیا حرج ہے پرتھک پرتھک
شاکھائیں ہوتی ہی آئی ہیں - ایسے ہی ایک
آریہ سماج میں آریہ وام مارگی شاکھا آپنے
چلائی - آخر آپ کہلاوینگے - تو آریہ ہے - اور
آپنے لکھا کھشتریوں کے بارے میں سو مہاراج
آپ اپنی دیتی کھشتریوں پر کون سے بڑی
ہے - جس سے آپ کا شری ریشٹ کرائیں - اور
جب پڑیگی کھشتریوں کی کھشتری ہی مدد کرینگے
آپ تو صرف دھرم اوپدیشک ہیں اسلیئے دھرم
اوپدیش ہی کرتے رہیں - اور نندا کے بارے
میں جو لکھا سو ٹھیک ہے - دونوں ہی آدمی
نہیں ڈرا کرتے ہیں - یعنی ست اوپدیش کرنیوالا
اور دیسی رنڈی باز شراب خوار آدمی جو نندا
سے ڈرنے - تو ہم بھی سماج میں کیوں ہوتے اور
آپنے لکھا - کہ سرگباشی سوامی جی کے اوپدیش مہاراجہ
پرتاپ سنگھ جی کو جو ہوئے وہ ملنے پر کہونگا - سو
سوامی جی کے اوپدیش شریمان شاہپور دھیش
جی کو قریباً تین مہینوں تک دلیلوں کے ساتھ
ہوتے رہے ہیں - اور ستیارتھ پرکاش بھومکا
آدی میں بھی تحریر ہیں - اور کوئی ایسا کہے - کہ
سوامی جی نے جودھپور میں ایسا ہی اوپدیش
کیا ہو - پرنتو شریمانوں نے اپنے تا تا (چچا جی) کو
بھیجا تھا - وہ سب حالوں سے واقف ہیں - ان سے
پوچھ لو - اور سوامی جی یہاں سے جودھپور پدہارنے
کو تھے - اسوقت شریمانوں نے (مہاراج صاحب
شاہپورہ آدھیش جی نے) کتھن کیا کہ آپ مہاراجہ
صاحب کے انکول ہی اوپدیش کریں - پرنتو سوامی
جی نے یہہ کہا کہ میں بڑے درخت کو نہیرنے
سے کاٹنے کی اُمید نہیں رکھتا ہوں بلکہ بڑے
اوزار سے کاٹنے کی امید رکھتا ہوں - اسلیئے
میں رئیسوں کے لیئے کرما اوپدیش کرتا ہوں - اور
ڈرتا نہیں ہوں - ہمارا وہ کیا کر سکتے ہیں - میں تو نبی
ہاتھہ میں لیکر بیس کوس کی منزل کر سکتا ہوں
ایسے بے پرواہ آدمی سے نہیں امید ہو سکتی
کہ رجی کے انکول اوپدیش کرے -

آپکا درشن ابھیلاشی ہیرا مل

سانجھو وال کو ینگ مینز ایسوسی ایشن کا جلسہ منعقد ہوا ۔
مضمون زیر بحث یہ تھا ۔ کہ آیا میلوں کا دیکھنا اچھا
ہے یا برا ۔ قریباً ۲۰ اشخاص نے تقریریں کیں ۔

ٹانڈا کو آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں معمولی ہون
کے بعد لالہ دیوراج جی نے پرارتھنا کرائی اور
برہمچاری ہرانند نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا
کی ۔ بعد ازاں لالہ بھگت رام ودیارتھی نے ایک ٹل
اور پرانوں پر لیکچر دیا ۔ حاضری قریباً ۱۵۰ کے تھی ۔
بعد ازاں لالہ دیوراج جی نے آمدہ دھن بابت کنیا
مہاودیالہ کی رپورٹ سنائی ۔

منگوال کو بستی شیخ درویش میں قریباً دس آریہ
پرش جالندھر سے بستی شیخ درویش کے آریہ پرشوں
کے بلاوے پر اس غرض سے گئے ۔ کہ چونکہ
سادھو آلا رام کا سخت لیکچر تھا ۔ اور جن سوامی
کرت گرنتھوں میں وہ بہت سے دوش اور غلطیاں وغیرہ
بتلاتے ہیں ۔ ان گرنتھوں سے انکو دکھلا دیں
کل گرنتھ سوامی کرت ہمراہ لیگئے تھے ۔ وہاں جاکر
اول لالہ بھگت رام ودیارتھی نے جن جن اصول کا ہندو
سے آریہ سماج کا اختلاف ہے ۔ ورنن کیا ۔ اور
آواز بلند سادھو جی کے لیکچر کی تردید کرتے کرتے
یہ بھی کہتے رہے ۔ کہ کل گرنتھ اسوقت موجود
ہیں ۔ سادھو جی جو دوش سوامی دیانند سرسوتی
جی پر لگاتے ہیں ۔ دکھلا دیویں ۔ اسوقت ایک
رقعہ سبھا کے پردھان کی طرف سے سادھو آلا رام کو
بھیجا گیا ۔ کہ اسوقت کل سوامی کرت گرنتھ ہم لئے
بیٹھے ہیں ۔ اور منتظر ہیں ۔ کہ آپ کسوقت اپنے
لیکچر کی صداقت میں سوامی جی کے دوش انکے
گرنتھوں سے دکھلاتے ہیں ۔ اسپر جواب ملا ۔ کہ
لیکچر کے بعد جواب دیا جاویگا ۔ جب لیکچر ختم ہوچکا
تو اتفاقیہ پنڈت شادی رام اور دوسرے پنڈت
جو کہ مشن سکول جالندھر میں ملازم ہیں ۔ ہمارے لیکچر
میں آن پہنچے ۔ اور کہا کہ انہوں نے یہہ کہا ہے
کہ ایک مباحثہ ہو ۔ اور آریہ سماج کا پردھان
ہندو سبھا کے پردھان کو لکھے ۔ اور کل آریہ سماجوں
کے دستخط ہوں ۔ کہ مباحثہ ہارنے پر آریہ سماج
کو چھوڑ دیویں گے وغیرہ وغیرہ ۔ یہہ دیکھئے
اول تو ہم نے تحریری جواب مانگا تھا ۔ اور دوسرا
یہہ لکھا تھا کہ جو سوامی پر دوش انکے گرنتھوں
سے لگاتے ہیں ۔ دکھلا دیویں ۔ اسپر اول تو
آپنے تحریری جواب ہی نہیں دیا ۔ دوسرا ہم
نہیں جانتے ۔ کہ کہنے والے نے اپنی طرف سے
جواب دیا ہے ۔ یا کہ سادھو صاحب کی طرف سے
پھر جواب میں بھی شاستراتھ کا ذکر جو کہ
ہماری تحریر کا جواب ہی نہیں ہوسکتا ۔
پھر لالہ شام لال جی نے مورتی پوجا کھنڈن
پر لیکچر دیا ۔ اسکے بعد لالہ بستی رام نے ایک [illegible]
[illegible] پھر بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا ۔

اسی روز استری سماج کا سالانہ جلسہ
بھی بدستور ہوا ۔ شریمتی جگدیوی جی نے پرارتھنا
کے بعد ایک موثر ویاکھیان دیا ۔ حاضری
۲۰ کے لگ بھگ ہوگی ۔

کنیا مہاودیالہ جالندھر

دھن پراپتی کے لیئے ڈیپوٹیشن

(۱) نشچیت ہوا تھا ۔ کہ ماہ اگست و ستمبر میں
کنیا مہاودیالہ کے لیئے دھن اکٹھا کیا جاوے ۔
ہمارا پہلا ڈیپوٹیشن علاولپور پہونچا جسمیں
صاحبان ذیل تھے ۔ لالہ رام کرشن لالہ منشی رام
لالہ بھگت رام ۔ لالہ شیو رام لالہ مادھو نرائن
منشی دولت رام منشی نگینا مل چودھری رلا رام
لالہ دیوراج ۔
لالہ رگھپت رائے اور لالہ جے گوپال صاحب
رسالے علاولپور کی سہایتا سے یہاں [illegible] ماہوار
پراپت ہوئے جنمیں سے [illegible] نقد اور دس روپیہ
وعدہ ہیں ۔

(۲) دوسرا ڈیپوٹیشن کالکا گیا ۔ لالہ میلا رام بی اے
لالہ مہراج ۔ لالہ [illegible] ۔ لالہ اندر جیت اور
لالہ دیوراج کو کالکا باسی سیٹھ جیبوا مل لالہ بیتا رام
لالہ گوردتہ مل و دیگر صاحبان نے بہت امداد دی
خصوصاً سیٹھ جیبوا مل جی کا ادیوگ پرشنسنی ہے
کالکا میں [illegible] روپیہ پراپت ہوئے ۔ شام کو چوک
بازار میں لالہ دیوراج نے استری شکشا پر لیکچر دیا ۔

(۳) لالہ میلا رام ۔ لالہ مہراج اور لالہ دیوراج نے
کسولی میں بھی کام کیا ۔ مگر لالہ دیوراج کے کسولی
میں دفعتاً بیمار ہوجانے سے زیادہ کام نہ ہوسکا ۔
صرف ۱۲ روپیہ پراپت ہوئے ۔

(۴) شملہ میں تھوڑے سے پورشارتھ سے ہی مہاودیالہ
کو [illegible] روپیہ پراپت ہوئے ۔ پارسال کے [illegible]
میں صرف [illegible] روپیہ ہوئے تھے ۔ شملہ میں کام
کرنے کے لیئے بہت میدان ہے ۔

(۵) لالہ رام کرشن ۔ چودھری رلا رام ۔ لالہ شیو رام
لالہ دیوراج ۵ ستمبر کو انبالہ پہونچے ۔ باوجود کم امید کے
لالہ رادھا کشن و ماسٹر رگھناتھ سہائے صاحب ہیڈ ماسٹر
مشن سکول کی سہایتا سے [illegible] روپیہ پراپت ہوئے
اور [illegible] روپیہ وعدہ جو بہت جلد وصول ہوگا ۔

(۶) لالہ رام کرشن ۔ لالہ بھگت رام ۔ لالہ شیو رام ۔ پنڈت
امر سنگھ ۔ لالہ گوجر مل خزانچی ۔ لالہ گوجر مل ٹھیکیدار ۔
لالہ دولت رام ۔ لالہ بھجو رام ۔ لالہ نگینا مل ۔ لالہ گوردتہ
۸ ستمبر کو کرتارپور پہونچے ۔ یہاں کی استری سبھا اور
کمیٹی بھی سالانہ جلسہ کے نہ ہونے سے کیول درشن
کرکے واپس آ گئے ۔ امید تھی ۔ مگر لالہ ٹھاکر رام و لالہ گوردتہ مل
کے ادیوگ سے [illegible] روپیہ ملے ۔

(۷) جالندھر [illegible]

لالہ رام کرشن - لالہ تیلو رام - لالہ بھگت رام - لالہ شالا مل اور لالہ دیو راج نے یہاں بہت سا مانگ کر ۱۲ روپیہ بھیج دیئے -

(۸) امریکہ سے دو لیڈیوں نے چار روپیہ ماہوار کا پانچ سال کے لیئے آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر میں پڑھنے والی بدھوا کو وظیفہ دیا ہے - انکی اچھا ہے - کہ یہ وظیفہ مظفر گڈھ کی کسی بدھوا کو دیا جاوے کیونکہ ڈاکٹر جیندارام کی پریرنا سے دیاگیا ہے وہاں بہت بیاں وہاں ہو گئیں ہیں - جو انکی دوہ سے اپنی بہنوں کی سہایتا کے لیئے اودیت ہو گئی ہیں -

(۹) موضع چھوچھل ضلع سہارنپور سے ایک کنیا آشرم میں داخل ہونے کے لیئے آئی ہے - اسوقت آشرم باشی ۳۰ کنیائیں ہیں -

کہاں ہیں وہ پوپ بھگتی جو کہتے تھے - کہ باہر سے کوئی کنیا پڑھنے کے لیئے نہیں آئیگی -

اشتہارات

اطلاع

سرب بھائیوں کو ودت ہو - کہ آئیندہ کو کل چٹھی خط و کتابت بنام گنگارام منتری آریہ سماج دھرمسالہ فرمایا کریں - صرف سکتری لکھنے سے ممکن ہے کہ ناجائز سماج میں خط چلا جاوے -

گنگارام منتری آریہ سماج دھرمسالہ

مجلد ستیارتھ پرکاش کی کم قیمت

سب لیکھ رام کشنوں اور کتب فروشوں اور دھرم اہلاشیوں کو ودت ہو - کہ شری یمنی ویدک یتر الیہ بندہ کرتری سبھا نے مجلد ستیارتھ پرکاش کی قیمت بجائے ۱۲ کے ۱۰ مجلد عوض کے دہلی کر دی ہے - خریدار

یہ مو تحہ ہاتھ سے نہ جانے دیں -

جوالا دت شرما منیجر ویدک یتر الہ اجمیر

کنیا کے لیئے برکی ضرورت

(۱)

جسکی عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے اندر ہو - نیک چال چلن روز گار معقول - ۲۰ روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو - صحت بہتی عمدہ آریہ خیالات - ملازم پیشہ - انٹرنس پاس - قوم اروڑہ سے ہو - شادی ویدک ہوگی - درخواستیں بنام ٹیک گنگ ایس ایم بی ہائی سکول شہر ڈیرہ غازیخاں آنی چاہیئے -

بر کے لیئے بدھو کی ضرورت

(۲)

میرے ایک دوست قوم اروڑہ - جٹا چوڑہ الیف اے پاس شدہ بی اے کی تیاری - باپ کی جائیداد قریبًا ۴۰ ہزار کی - باشندہ قصبہ بٹالہ ضلع گورداسپور اسوقت ملازم مشن سکول بٹالہ بھید بھیجی اپنی شادی کسی ایسی بدھوا سے کرنی چاہتے ہیں - جسکی عمر ۱۵ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو - درخواستیں بنام لالہ دھرم رام بابل کلرک ریلوے اسٹیشن سیالکوٹ آنی چاہیئے -

لیجئے! لیجئے!! لیجئے!!!

انگریزی حرف کا جیبی چھاپہ خانہ ۱۲ جس سے ہزاروں کارڈ وغیرہ چھاپ لو - قیمت چار روپیہ

فوٹو کی تصویر اتارنے کا جیبی کمرہ جس سے ہرایک شخص فوٹو کی تصویر اتار سکتا ہے - قیمت آٹھ روپیہ -

جیبی گھڑی گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ

کافوری گھڑی کے چین نہایت خوشنما اور دیرپا ہے - قیمت ۸

بال اُڑانا مجرب عطر فی شیشی ۹ روپیہ

جسم کو تندرست رکھنے والی انگوٹھیاں فی انگوٹھی ایک روپیہ

المشتہر شیخ فتح شیخ جالندھری چوک ...

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی روا آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے - جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ خوشنما اور خوش ذائقہ بنتا ہے - خریدار ایک بیر ضرور منگا کر دیکھیں -

المشتہر وائکرٹ برادرز نیجران ملی اسٹینڈرڈ روسک انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

دوکان لالہ گوکل سوداگر پشمینہ لاہور

سوہا بازار ہر ایک قسم کا پشمینہ

کشمیری کابلی لاہوری وغیرہ اس دوکان میں نہایت عمدہ تیار ہوتا ہے - امید ہے کہ آپ صاحبان کو جس چیز کی ضرورت ہوگی - طلب فرمائیگے تھوڑی سی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے - بڑے سوٹ مالیدہ رنگدار خود رنگ و چارخانہ پچی کشمیری و ایرانی لیئے کرک و دوسہ کابلی کشمیری و لاہوری - چادر - جوڑہ کشمیری سادہ دوردار چادر ۶ گز ہر قسم - طوشق چوغہ خورد و کلاں قمیض اور کوٹ سادہ و دوری کے کام کالوئی جوڑہ کشمیری - گلوبند ٹپکہ لوئی منڈہ و دستانہ اپنا پتہ و اشیاء مطلوب کا مفصل حال درج کرو - کتابچہ فہرست مال معہ قیمت کے خط آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے -

تبدیل پتہ

اخبار ہذا کے صفحہ اول پر جو داتے درلرج ایم آئے کی ادویات کا اشتہار ہے - آئیندہ اسکا پتہ ذیل ہے - منتی کا چوک لاہور منیجر فیض بخش اد

✤ ✤

دہرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی سوئی ہے - جو اب اسے جاگتے ہوئے شرم (حیا) معلوم ہوتی ہے - کہاں وہ رشی منیوں کا مبارک زمانہ اور کہاں انکی موجودہ اولاد - کیا بری گت ترادہان شرادہان -

تھوڑے عرصہ ۲۴۰۰ سال کا گزرا ہے کہ مہاراجہ چودہ شتر کا چکروتی راج ہم پرتھوی میں موجود تھا - اسوقت کوئی مسلمان کوئی عیسائی کوئی بودھ کوئی جین اس بھارت ورش میں موجود نہ تھا - بلکہ کہیں سارے سنسار میں بھی انکا پتہ نہ تھا - ساری کی ساری پرجا ویدک دہرم اور شاستروکت کرموں میں مصروف تھی - اسکے چند سال بعد جب ادویا کے سبب حالت خراب ہوا اور ویدک ادہرم اس ملک میں پھیلنے لگا تب عرصہ ۲۴۰۰ سال کا گزرا ہے کہ علاقہ نیپال میں ایک شخص ساکھی سنگھ نامی کے جو کہ ناستک تھا بودہ مت چلایا - راج کا زور بھی ساتھ تھا اور اسی لالچ سے بہت سے پٹ پالک برہمن اسکے ساتھ ہوگئے جس سے بدہ مت سارے ہندوستان میں پھیل گیا - کاشی کشمیر - قنوج کے سوائے کوئی شہر ہندوستان میں ایسا نہ رہا - جو بودہ نہ ہوگیا - جب بہت بہت بڑہ گیا - اور لوگ ویددہرم سے پتت ہوئے - یگیوپویت آدک سنسکار چھوڑ بیٹھے - تب تقریباً دو ہزار برس گزرے کہ ایک مہاتما شنکر سوامی جیسے لوگ شنکر آچاریہ بھی کہتے ہیں نے کمر ہمت باندہی - اور شسشوں کو ساتھ لے بودھوں سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا - بھلا ناستک لوگوں کے دلائل اور جھگیاں وید اور شاستر کے جاننے والے کو ستھے کیا اثر کر سکتی ہیں ؟ اس مہاتما شنکر سوامی نے بدہ مت والوں کو جنہوں نے ویدک دہرم چھوڑا تھا پھر ویدک دہرم میں واپس کیا - چونکہ انکے بعد سکالرخ عیسائی حال کی تجارت ورش میں پیدا ہو جانے کے باعث ایک معقول تعداد ہندو دہرم کے آدمیوں کا اس نئے دہرم میں پرویش ہوگیا - اور کسی نے انکے سدہار کی کوشش نہ کی - اسلیئے ہم نے اپنی قوم کو نیند غفلت سے جگانے کے لیے ایک ٹریکٹ "دہرم پرچار" قریباً دس ہزار چھپایا ہے - جسکا حجم ۶ صفحہ پیمانہ ۲۰ × ۲۶ عمدہ ڈمی کا غذ پر ہے - قوم کے ہمدردوں کے لیے یہہ بیشمار ٹریکٹ مفت تقسیم کرنے کے لیئے ایک عمدہ ذریعہ ہے قیمت ایک سینکڑہ ۱۲ فیصدی ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن ۲۰ روپیہ فیصدی کے حساب دیا جاویگا -

المشتہر منیجر دہرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار دہرم پرچارک اشتہارات کی اشاعت کیلیئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبارہ میں یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی تعداد معقول اجرت پر شایع کراتے ہیں - مگر معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے اخبار کو جسکی تعداد اشاعت قریباً پانچسو ہے - اور حجم ۱۶ صفحہ تقطیع $\frac{۲۰}{۲۶}$ عمدہ ڈمی کاغذ ڈمی کاغذ پر جسمیں مضامین متعلق ویدک دہرم سائینس برگزیدہ پرشوں کی سوانح عمریاں - مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ بمقام شری گرو دارا چھبکر جالندھر شہر سے شایع ہوا کرتا ہے اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون نہیں فرمایا مضمون اور تعداد کا ثبوت ہماری صداقت کے لیے پرچہ نمونہ سے جو درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا - اور ڈاکخانہ شہر جالندھر سے ہو سکتا ہے -

نہیں نہیں یہہ ہماری ہی کوتاہی ہے - کہ ہماری طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں اب تک انکی درخواست کے کوئی درخواست بغرض حصول آپکے اشتہارات کے نہیں کیگئی لیکن اب ہم درخواست ہذا آپکی سیوا میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور ملتمس ہیں - کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے اخبار میں شایع کرا کر فائدہ اٹھاویں - اور ہمکو ممنون فرماویں - نرخنامہ اجرت ذیل میں چھپتا ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
یکسال	عہ	سہ	عہ
چھ ماہ	للعہ	عہ	سہ
تین ماہ	لعہ	للعہ	عہ

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا - اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے حسب مرقومہ بالا لیجاویگی - جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا - اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے لیجاویگی اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا - اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا - اسکے لیئے علیحدہ نرخ ہوگا - جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے

(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کی رو سے لیجاویگی - اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرنے کا اختیار نہ ہوگا -

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے - کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا - یا جو اشتہار سہ ماہی سے کم میعاد

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۱۲ اسوج سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۷ ستمبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

تیرتھوں اور میلوں پر پرچار

نمبر ۱

اگر آج لال سنگھ جی لادنیاں لکھتے ہوتے تو وہ
اس مشہور لادنی میں جس میں کہ انہوں نے
"کہاں گئے" کی ٹیک باندھی ہے جس میں کہ وہ
پوچھتے ہیں کہ ہمارے رشی منی کہاں گئے۔ کہاں
گئے رام اور لکشمن۔ کہاں گئے بھرت اور شترگھن
ضرور بر ضرور یہ بھی پوچھتے۔ کہ وہ سادھو اور
سنیاسی جو کہ آریہ سماج میں کام کیا کرتے تھے
کہاں گئے۔ وہ برہمچاری اور تیاگی جو کہ آریہ
سماج کے ہوش تھے کہاں گئے۔ کیونکہ آج دن
سوائے ایک دو کے جتنے آدمی سماج میں کام
کرتے ہیں سب کے سب گرہستی ہیں۔ اس میں شک
نہیں کہ ان گرہستیوں نے آریہ سماج کو اس
وقت بڑا بھاری سہارا دیا ہے۔ آریہ
سماج پر اپنا تن من دھن قربان کر دیا ہے۔ ہمیں
معلوم ہے کہ انہیں سے بعضوں نے پتر نے
بیٹیوں اور پیاری بیٹیوں کے ہوتے ہوئے
[illegible] چہرے پر آنسو بہتے ہوئے دیکھ کر بھی
ترس نہیں کھایا۔ انہیں تکلیف میں چھوڑا۔ لیکن
آریہ سماج سے منہ نہ موڑا۔ جو کچھ کہ تھے آریہ
سماج کے سپنت کیا۔ جو کچھ کر سکتے تھے آریہ سماج
کے لیئے کیا۔ ہاں بعض تو اپنا جیون تک بھی
ہتھیلی پر اسی غرض سے لیئے پھرتے ہیں کہ
جہاں ویدک دھرم چاہیئے بلیدان کریں۔
چھوٹی چھوٹی سبز کھیریوں کی جتنی بیشک
ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جو سواد جو رس کہ ایک
ہری پاک آم میں ہوتا ہے۔ وہ بدرجہا بہتر ہوتا
ہے۔ بے شک ان گرہستیوں کا پیش از وقت اپدیشک
کے کام میں لگ جانا ہمیں بھلا معلوم ہوتا ہے
لیکن چاہیئے تو یہی کہ اگر یہی لوگ اپنا
جیون ویدک دھرم کے لیئے ارپن سمجھتے ہیں
پوری تیاری کے بعد گرہست آشرم کے فرائض
پورے کر کے پبلک لائف میں داخل ہوں تو کیا
کچھ نہ کر دکھائیں۔ ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا
چاہیئے۔ کہ انہیں سے بعضوں کے دماغ جسم اور
جیب پر اس وقت اسقدر بوجھ پڑا ہے۔ کہ
ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر اسی طرح کام کیئے گئے۔ تو
کہیں جلد داغ جدائی نہ دے جائیں۔
ان گرہستیوں کو سہارا دینے کی ضرورت
ہے۔ یہ سہارا صرف دو طرح سے مل سکتا ہے
اول تو وید پرچار فنڈ کے لیئے کافی کوشش
کریں۔ دوم سادھو سنیاسی ہو نکلے پر پہلے
اپدیشک میں کام کرتے ہوئے نظر آنے لگے۔
ہندو قوم جیسی کہ بھگوے پوشوں پر خواہ وہ
کیسے ہی اناچاری مور اور بہچاری کیوں
نہ ہوں فریفتہ ہے۔ سب جانتے ہیں۔ ایک بھگوے
پوش کے پیچھوں کو جس شردھا سے سنتے میں کسی کو
بھولا ہوا ہے۔ ہم نے پچھلے دنوں چھاونی جالندھر
میں خود دیکھا۔ کہ جاٹ لوگ لالہ منشی رام جی
کے لکچر کی نسبت پنڈت رام رتن جی کے لکچر بہت
ہی زیادہ شردھا سے سنتے تھے۔ کیونکہ پنڈت جی
کو وہ بباعث انکی بھگوی پگڑی کے سنت
خیال کرتے تھے۔ ایسے سچے سادھو اور سنیاسیوں
کی ضرورت نہ صرف سہارا دینے کے لیئے ہی
ہے۔ بلکہ ہندو قوم کو کھینچنے کے لیئے گاؤں میں
پرچار کرنیکو لیئے بھی ضرورت ہے۔

سادھو اور سنیاسی آئیں کہاں سے۔ بعض
لوگ تو کہیں گے کہ موجودہ کام کرنیوالوں سے
چند تیاگی بنجاویں۔ تو سب کچھ ٹھیک ہو جاوے
لیکن ہمارا خیال یہ ہے۔ کہ جو لوگ آشرم ویوستھا
کو اُلنگھن کر کے۔ جو لوگ اپنی بڈھی ماتا اور پتا
اور پیاری استری۔ لاڈلے پتروں کو دھکا دیکر
تیاگی بنیں گے۔ وہ پاپ کے بھاگی ہونگے۔ گرہستیوں
کو تو صرف اسی حد تک پرادپکار کرنا چاہیئے
جس حد تک انکے گرہست آشرم کے فرضوں میں
خلل نہ پڑے۔ اگر کسی سوسائٹی کو وہ اپنا سارا وقت
دینا چاہیں تو انکا فرض اعلیٰ ہے کہ وہ اس سوسائٹی
سے اسقدر مالی مدد ضرور لیں۔ جس سے کہ وہ
اپنے گرہست آشرم فرائض بخوبی پورا کر سکیں۔

تیرتھوں اور میلوں پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں
سادھو اور سنیاسی جمع ہوتے ہیں۔ انمیں اگرچہ
بہت سے دمبھی کپٹی اور کوکرمی ہوتے ہیں۔
لیکن بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں
ہم سچا دھرم پیاسو کہہ سکتے ہیں۔ جنکے دلوں میں
دھرم اگنی کی چنگاریاں موجود ہوتی ہیں جنکو
دھرم کی بھوک لگی ہوئی ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں
کو ویدی تھوڑا سا بھی سوجھ بل دیا جاوے۔ تو وہ بہت جلد

آریہ سماج ... میں برادری کے کام میں لگ سکتے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ستدھرم پرچارک کے کالموں میں آریہ برادری کے سوال پر بہت کچھ بحث کیجا چکی ہے۔ اسکی ضرورت اور بنانیکے طریق بتائے جاچکے ہیں لیکن ساری بحث کے بعد پتہ لگا۔ کہ آریہ پبلک ابھی اس کام کو اوٹھانے کے لیئے تیار نہیں ہے۔ اب ہمارے لائق ہمعصر آریہ پترکا نے اس سوال کو پھر اوٹھایا ہے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آریہ پبلک اپنے عذرات کو اگر اسے کوئی ہوں۔ ضرور معرض بحث میں لادیگی لیکن آج تک کوئی اعتراض پبلک میں پیش نہیں کیا گیا۔ اسلیئے امید ہے کہ اب ضرور کوئی نہ کوئی طریق اس سوال کو عملی صورت دینے کا نکل آویگا۔

جو لوگ آریہ سماج کے دشمن ہیں۔ انہوں نے خفیہ خفیہ اعتراضات کو پھیلانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ چنانچہ کلچوڑ مہاشاؤں کے گوروگھنٹال جب پچھلے دنوں نوانشہر میں وارد ہوئے۔ تو انہوں نے ہمارے مہربان لالہ کانشی رام جی بی اے سے کہا کہ انہوں نے سنا ہے کہ بعض آدمی آریہ لیڈر فیروزشاہ مہتہ سے آرین برادری کے متعلق ایکٹ پاس کرانے کے لیئے کوشش کر رہے ہیں کانشی رام جی نے کہا۔ بے شک۔ تب وہ کہنے لگے۔ کہ اگر ایسا ایکٹ پاس ہوگیا۔ تو آریہ سماج کا ستیاناش ہو جائے گا۔ برہمو سماج کی طرح اسکا بھی صرف نام ہی رہ جاویگا۔ ہندو قوم سے علیحدہ ہونا نہایت ہی خطرناک ہے۔

جو آدمی براہمو سماج کے اتہاس سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ اب اگر اس سماج کا نام باقی بھی موجود ہے۔ تو وہ صرف علیحدگی کی بدولت ہے۔ ورنہ وہ دہرم جس پر یہ صادق آوے۔ کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھانمتی نے کنبہ جوڑا۔ وہ دہرم جسنے اپنشدوں پر لات مار کر صرف اپنی کمزور عقل کا ہی سہارا لیا۔ جسنے وید چھوڑ دیئے۔ ویدک سدہانت چھوڑ دیئے وہ کس طرح آریہ ورت میں ایک قلیل عرصہ کے لیئے زندہ رہ سکتا تھا۔

ہندو مت وہ اژدہا ہے۔ کہ جسنے سارے متوں کو ہضم کیا ہوا ہے۔ ناستک اور بام مارگی اسمیں سمائے ہوئے ہیں۔ اسکے ساتھ اگر ہم ملکر رہے۔ تو ہمکو بھی یہہ چٹ کر جاوے گا۔ ہمارا فرض تو یہہ ہے کہ ویدک سدہانتوں کو جنہیں کہ سوامی دیانند جی نے ہمکو صدیوں کے گرد و غبار سے صاف کرکے دیا ہے۔ داغ نہ لگنے دیں۔ ہندو دہرم کے کیچڑ سے انکو علیحدہ رکھیں۔ چاروید اگر سارے جہاں کی پستکوں سے علیحدہ پڑی ہیں تو کیا ہرج ہے۔ موتی اگر سمندر کی گندی تہ سے الگ ہوں تو کیا برا ہے۔ لال اگر پتھروں سے جدا دکھائی دیں تو کیا مضائقہ ہے۔

ریویو

اناتھ ونئے حصہ اول مصنفہ لالہ

گوروپیارا اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج نبول قیمت فیجلد ۱۰ محصول ڈاک علاوہ۔ درخواست خریداری بنام لالہ کانشی رام ... یا بھی ایف اے کلاس دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور

یا لالہ گینداس آریہ کتب فروش جالندھر آنی چاہیئے۔ یہہ بھجنوں کا مجموعہ مصنف نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ علاوہ دوتین کھنڈن کے بھجنوں کے اور سب بھجن ایشور پریم کے بڑھانے والے ہیں۔ بعض بعض ویراگ آدمی کے بھجن بڑے پڑھے کو آکرشن کرنے والی بانی میں لکھے گئے ہیں۔ لالہ گوروپیارا جی خود بھی ہری کیرتن کے لیئے مشہور ہیں۔ اور ایسے وشواسی ہردے سے نکلے ہوئے بھجن بھی عموماً خاص اثر پیدا کرنے والے ہوا کرتے ہیں۔

آریہ سماجک جلسے

مراد آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج سری گوبندپور کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔

وید پرچار فنڈ گوشوارہ امداد

قصور آریہ سماج ۱۰ نقد ... وعدہ ... کل
انبالہ ۱۰ نقد ... وعدہ ... کل
شاہ آباد ضلع انبالہ ... نقد

الف ... کل
... نقد   لعہ رعدد
... مانقد
پنجاب پیشگی نقد ... رعدد ... کل
... نقد

مُراسلات

اڈیٹر نامہ نگار دنکی رائے کا ذمہ وار نہیں

بھائی جگت سنگھ کرنال میں

بتاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء بوقت ۹ بجے دن کے ایک پوسٹ کارڈ منجانب بھائی جگت سنگھ اوپدیشک لیکچرر پارٹی جس پر ڈاکخانہ کی مہر نہیں تھی۔ بدست لالہ بنارسی داس سبھا ایک سماج ہذا بنام لالہ سری رام مقیم میڈیکل کالج اور ممبر سماج ہذا حال وارد کرنال آیا۔ جسکا یہہ مضمون تھا۔ کہ میں اسجگہہ سرائے میں ٹھہرا ہوں۔ آپ درشن دیویں۔

چنانچہ اسکی تعمیل میں لالہ سری رام۔ لالہ کیدار ناتھ بابو بنواری لال۔ لالہ گوکل چند۔ بابو کشن سروپ وغیرہ انکے پاس سرائے میں گئے۔ اور انکے پاس بیٹھکر لالہ کیدار ناتھ نے انسے نویدن کیا کہ آپ میرے مکان پر تشریف لے چلکر قیام فرمایئے اور کھانا بھی وہیں کھایئے۔ اور نیز لالہ سری رام نے بھی کھانا کھانے کے لیئے انسے التجا کی۔ بھائی جی نے انکے جواب میں یہی فرمایا۔ کہ اگر میرا لیکچر مندر میں ہونا قرار پاوے۔ تو میں بخوشی آپ صاحبان کے یہاں ٹھہرنا اور ضیافت کا منظور کرونگا۔ ورنہ نہیں۔ اسکے جواب میں لالہ سری رام نے التماس کی۔ کہ سماج مندر میں لیکچر دینے کی اجازت پردھان یا منتری کے اختیار میں ہے۔ لیکن اسبارہ میں جہانتک مجھکو واقفیت ہے میں یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ سماج مندر میں آپکو لیکچر دینے دا سماج کے انتظام سے کہیں اور جگہہ لیکچر دلانے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اسکے اوتر میں بھائی جی نے غصہ ہوکر فرمایا کہ! کیا سماج کی چار دیواری سے باہر بھی مجھکو کوئی روک سکتا ہے۔ اور یہہ بھی فرمایا کہ سب میرے جیسے ہی ہیں۔ لالہ سری رام نے کہا۔ کہ ایسے ہی ہیں۔

اسکے بعد بابو بنواری لال نے مانس کے دشہ پر بھائی جی سے گفتگو شروع کی۔ بابو بنواری لال کی بہت سی گفتگو کے بعد بھائی جی نے فرمایا۔ کہ میں خود گوشت نہیں کھاتا۔ اور گوشت کھانا ناجائز سمجھتا ہوں۔ بلکہ لالہ ہنسراج صاحب نے بھی چٹھی سماجوں میں بھیجی ہے۔ کہ وہ بھی گوشت کھانا ناجائز مانتے ہیں۔ بابو بنواری لال نے ان سے عرض کی۔ کہ کرنال سماج میں تو کوئی چٹھی نہیں پہونچی۔ پھر بھائی صاحب نے جواب دیا۔ کہ انہوں نے اپنے سماجوں میں یہہ چٹھیات بھیجی ہیں۔ (اپنی سماج کا لفظ خوب استعمال کیا گیا) اسکے جواب میں یہہ کہا گیا کہ رسالہ جات مانس بھوجن و چار۔ اور اخبار پرچارک تو سماج میں مفت آویں۔ اور یہہ چٹھی جس پر صرف آدہ آنہ کا ٹکٹ چسپاں ہوتا ہے۔ اور جس پر آریہ سماج کو ایک گونہ فخر ہوتا۔ ہماری سماج میں نہ آوے۔! (یہہ بالکل ہوگہڑی معلوم ہوتی ہے) پھر بھائی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم بھجوا دینگے اسکے بعد سب واپس چلے آئے۔ شام کے وقت بھائی صاحب کا لیکچر کیتھی گھر کے پاس بلے پر ہوا۔ اور اسوقت ایک شخص چراغ الدین نامی اہل اسلام کی طرف سے وعظ کر رہے تھے اور اثناے وعظ میں آریہ سماج کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ بھائی صاحب انکا جواب نہیں آریہ سماج کے مشنو اور گوکل ترکی بہ ترکی انکو اپنی دلیرانہ آواز سے دے رہے تھے غرضیکہ مولوی صاحب بھائی صاحب کے لیکچر ختم ہونے سے پیشتر تشریف لیگئے۔ اور بھائی صاحب نے اسکے بعد پاؤ گھنٹہ تک اپنا لیکچر جاری رکھا جسمیں انہوں نے ویدک مذہب کی عظمت کو بہت اچھی طرح ظاہر کیا۔ میں بذات خود بھی موقعہ پر موجود تھا۔ بھائی صاحب کا لیکچر حرف بحرف آریہ سماج کے سدہانت انوکول تھا جسکے لیئے میں انکا دھنیاواد کرتا ہوں۔ مگر افسوس بیحد ہے۔ کہ جس کام خیر کے لیئے بھائی صاحب تشریف لائے تھے۔ اور جسکی خاطر اپنا دورہ کرتے ہیں۔ انمیں ناکامیاب رہے۔ اور پھر تنگ تشریف لیگئے گلچھڑ مہاشیوں کی خدمت میں نویدن ہے کہ براہ مہربانی اس طرف نظر عنایت رکھا کریں یہاں پر انکی دال گلتی نظر نہیں آتی۔

ہم نے کیا خوب پھرتے پھرتے آریہ سماجیوں کو گالی گلوچ نکالتے نکالتے مولوی چراغ الدین دینا نگر والے کرنال بھی چلے نکلے۔ اور وہاں پر اپنی عادت کے موافق آریہ سماجیوں کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ لیکن جب آریہ سماجی مقابلہ کے لیئے تیار ہوئے۔ تو فوراً چوری سے دم دباکر بھاگتے نظر آئے۔

جیسا کام ہمارے ہوشیار تہی بھائی کرنال نواسی کرتے ہیں۔ اور اگر اور سماجیں اسی طرح

جانفشانی سے کام کریں۔ تو بہت جلد آریہ دھرم کی ترقی کی امید ہو سکتی ہے۔

کرنال کی پنچایت

۔ لالہ کیدار ناتھ ممبر سماج ہذا کی دختر کی ویدک ریتی سے شادی ہو جانے پر جو مخالفت اگروال برادری کی اس شہر میں ہوئی وہ پہلے بھیجی جا چکی ہے لیکن اب یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اسقدر مخالفت یا ناانصافی کے معمول کو ہاتھ میں لیکر کسی شہر میں کبھی نہیں ہوئی۔ جو اب تک یہاں پر بڑے کسر و فساد اور ضدیت سے ہو رہی ہے۔ دو فریق اگروالوں کے ہو رہے ہیں۔ ایک آریہ سماج کی مدد کا دم بھرنے والا۔ دوسرا تعلیمی جماعت دونوں اپنی پارٹی کی ترقی کی فکر میں ہیں کبھی دونوں سے کوئی اس طرف جا ملتا ہے۔ اور کوئی دوسری طرف۔ آریہ سماج کی مدد کا دم بھرنے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ جو شب و روز ڈانواں ڈول رہتے ہیں۔ اگرچہ اس شہر میں ان جان سے اگروال برادری اور پنچایت براہمنان اسبات پر زیادہ تر زور دے رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کا نام و نشان مٹا دیا جاوے۔ اور نیز در پردہ جین سماج کے سہایک بھی انمیں شامل ہیں۔ جو غیر جگہ اپنے آپ کو آریہ ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ آریہ سماج کا بال بھی بیکا نہیں ہوا۔ اور بدستور اپنے کام پر دڑھ ہے۔ اور بیخوف ہے۔ ہم آریہ سماج کے سبھاسدوں کو جو قوم سے اگروال ہیں پھر خبردار کرتے ہیں۔ کہ جو حالات انہوں نے کرنال کی پنچایت کے دیکھے سنے وہ اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ اور انکو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اپنے دھرم کو چھوڑنے سے یا انکا چھوڑنا اقرار کرنے سے کیسی ذلت ہوتی ہے۔ اب وہ ہرگز اپنے دھرم سے جنبش نہ کھاویں۔ انکو باہمی میل ملاپ۔ برتاؤ اور بیوہار کرنے کے لیے آریہ سماج بہت کچھ نصیب ہے۔ اور سچی برادری وہی ہے جسکے ساتھ رہنے سے انسان دنیا اور عاقبت میں عزت اور نیکنامی حاصل کرے جس برادری سے بدعملی کی ہدایت ہووے اور ایشور سے بیمکھ کرانیوالی وہ برادری ہو اس سے فوراً قطع تعلق کرنا چاہیئے کیونکہ دھرم ہی ساتھ جاتا ہے۔ بھائی برادر خویش و اقربا سب پیچھے رہ جاتے ہیں۔ جملہ آریہ سماجوں کے سبھاسدوں کی جو اگروال ہیں۔ اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ کرنال کے اگروال بھائیوں کو جو آریہ سماج کے ممبر ہیں ضرور اسموقعہ پر مضبوطی کا سبق دیویں۔

۷ ستمبر ۹۵ء کو آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن جسمیں لالہ آتما رام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لالہ شیودیال ایم اے۔ برہمچاری برہمانند جی اور لالہ آتما رام کی استری اور پنڈت پورنانند کی استری تھیں۔ بوقت ۱۱ بجے کرنال پہونچا۔ شام کے وقت لالہ آتما رام کا لکچر دھرم وشے پر ہوا حاضری ۳۰۰ کے قریب تھی۔ اثر بہت اچھا رہا۔ دوسرے روز سماج مندر میں لالہ شیودیال ایم اے کا لکچر استری شکشا پر ہوا۔ اثر اچھا رہا حاضری معقول تھی۔ یہانتک کہ سماج مندر میں بیٹھنے کو جگہ تک نہ تھی۔ اسی روز شام کے وقت برہمچاری برہمانند جی کا لکچر دھرم وشے پر ہوا۔ اور اس سے اگلے روز برہمچاری برہمانند جی کا لکچر ایشور بھگتی پر ہوا۔ ڈیپوٹیشن ۸ کی صبح ۱۰ بجے کے وقت سوائے برہمچاری برہمانند جی کے جو ۱۰ ستمبر کی صبح کو براہ راست دہلی تشریف لے گئے پانی پت چلا گیا۔

آپ کا داس
کرتا رام منتری آریہ سماج کرنال

بقیہ مضمون پنڈت لیکھرام جی دینانگر میں

(جوکہ درمیان مضمون سے کاتب کی غلطی سے رہ گیا تھا۔ پرچہ نمبر ۲۱-۱۶ بھادون سمت ۱۹۵۲ صفحہ ۷ کالم ۲ سطر ۱۹ لفظ برہسپت وار سے آگے)

پرتھم پروشٹ اگست ۹۵ء کی رات کی گاڑی میں سماج ہذا کو کرتارتھ کیا۔ انکا از حد شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ ۲ اگست ۹۵ء کو انکے ویاکھیان کا پربندھ سماج مندر میں کیا گیا۔ پانچ بجے شام کا وقت نیت کیا گیا۔ وشے قربانی تعلیم رکھا گیا۔ نوٹس عام شہر میں تقسیم کئے گئے۔ اور منادی کرائی گئی۔ اہالیان شہر پنڈت جی کے ویاکھیان سننے کے بہت شایق معلوم ہوتے تھے۔ عین ۵ بجے مقررہ وقت پر لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ دو اڑھائی سو آدمی جمع ہو گئے۔ ایشور پرماتما نے بھی اپنی کرپا کا اظہار اسی وقت کر دکھلایا۔ بارش کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ فوراً بارش ہو گئی۔ سماج مندر کے اندر فرش کیا گیا۔ جگہ کی تنگی کے باعث بہت سے لوگ واپس چلے گئے۔ مگر بہت سے طالبان حق باہر بارش میں بھیگتے بھیگتے لکچر سنتے رہے۔ پھر من میں اسوقت کوٹھڑی کی تیاری کا خیال پیدا ہوا۔ اگر آریہ سماج ہذا کے ممبر تھوڑی سی

تھوڑی سی ہمت کریں تو کوٹھڑی تیار ہو سکتی ہے جسکا وجانہ ہو رہا ہے۔ پنڈت جی نے خوب زور وشور سے قرانی تعلیم کا کھنڈن کیا۔ اور برہان دوارا ثابت کر دیا۔ کہ قرآن کے اندر کوئی فلاسفی نہیں۔ کوئی علم جیاگرفی نہیں۔ کوئی علم حساب نہیں۔ پدارتھ ودیا کا کوئی جواب نہیں کوئی علم نجوم نہیں۔ طب کا تو بیچارے کو حال ہی معلوم نہیں۔ قران کیا ہے۔ زبور و توریت انجیل کا انتخاب۔ رسول صاحب کے متعلق حساب۔ مشہور یونانی قصہ کہانیوں کا لب لباب۔ مگر یہہ سب لبورات بہی نامکمل و بے حساب۔ اگر قران میں سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی کل آئتیں جو زیبا چہہ ورق کے ہونگی۔ اور نیز یونانی توریت انجیل زبور کی حکایات اور محمد صاحب کے اپنے متعلقہ ہدایات نکال سجا دیں۔ تو قران دس صفحہ کا بھی باقی نہیں رہتا۔ خدا کا علم دس صفحہ کے اندر سرشٹی کے واسطے مکمل علم نہیں ہو سکتا۔ ایک مسلمان بھائی نے حوالہ ایک حکایت کا پوچھا تھا۔ پنڈت جی نے نرمی سے جواب دیا۔ لکچر کا بہت پر اثر تھا۔ جب تک لکچر ہوتا رہا سامعین مانند دیوار جمے رہے۔ مورخہ ۳ اگست ۱۸۹۵ء کو پھر ۵ بجے شام کے لکچر ہوا۔ مضمون "کس طرح ہندو مسلمان ہوئے" تھا۔ پنڈت جی نے نہایت خوبی سے اسباب ذیل بیان کرتے ہوئے (۱) مسلمانی حملہ آوروں کا جبراً بزور شمشیر مسلمانی مت کا پہیلانا۔ (۲) عہد مسلمانان میں معزز ہندو لوگوں کو بذریعہ طمع زن و زر و زمین مسلمان بنانا۔ (۳) عہد اسلام میں وید و سنسکرت تعلیم کے بند ہو جانیکی فارسی عربی کا رواج پانا۔ اور مسلمان بچھڑوں کے بکاوٹ میں (۴) اہل ہنود میں پنر بواہ کی رسم جاری نہ ہونیکے باعث کہی ہندو عورتوں کا بستی ہو جانا اور بعد پاس ہونے نالول ستی کیوں کا مسلمان مردوں کے ساتھ آشنائی ہو جانے سے مسلمانی دہرم کو قبول کرنا۔ اور کہی ہندو مردوں کا مسلمان عورتوں پر فریفتہ ہو کر اپنے دہرم کو بوجہ اخراج انبرادری جوابدینا (۵) مسلمان رنڈیوں کا کہی ہندو نوجوانوں کو دام الفت میں پہنسا کر اپنی مذہب راغب کرلینا۔ (۶) اچھوت پستی کے بے دلیل مسئلہ کا اہل ہنود میں جاری ہونیکی وجہ سے انگریزی تعلیم یافتہ ہنود کا ہندو دہرم سے گہرا ہو کر بعضوں کا عیسائی ست ہیں اور بعضوں کا مسلمان ست لیا پناہ لینا۔ (۷) خاصکر وید و شاستر کی تعلیم کا بند ہو جانا۔ وہ ذریعہ اور دلایل بیان کئے کہ کس طرح ہمارے بچہڑے ہوئے بھائی ہم سے مل سکتے ہیں۔ اسوقت پنڈت جی نے نہایت زور وشور سے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ آریہ سماج کے ساتھ دامے درمے سخنے جس طرح ہو سکے ہمدردی کریں۔ اسوقت کی آپکی اپیل کیا بہتی جادو کا اثر پیدا کرنے والی تہی۔ ۴ اگست ۱۸۹۵ء کو پھر قرآنی تعلیم کا کھنڈن اور نبیوں کے چال چلن پر لکچر ہوا۔ آج انہوں نے خوب اچہی طرح دلایل و برہان دوارا قرآنی تعلیم کا ویدک دہرم سے مقابلہ کیا۔ اور ظاہر کر دیا۔ کہ قرانی تعلیم سے کبہی تشنہ کے من کی پیاس کی تسکین نہیں ہو سکتی۔ دہرم کا آخیر نتیجہ حیوانی خواہشوں کی بندش ہونی چاہیے۔ مگر قران کی تعلیم روز افزوں حیوانی خواہشوں کو ترقی دینے والی ہے۔ اور نبیوں کا چال چلن توریت و انجیل سے اصل عبارت پڑہکر سنایا۔ چونکہ آج آریہ پرتی ندہی سبہا کے پردہان مہاشہ کا ضروری پتر جناب پنڈت صاحب کو آچکا تھا۔ کہ وہ بہت جلد امرتسر میں تشریف لے آویں۔ مگر اہالیان شہر کی درخواست پر آپکی سیوا میں پرارتھنا کیگئی۔ کہ وہ ایک لکچر ویدک دہرم کی بزرگی پر دیکر لوگوں کو لابہہ دیویں۔ چنانچہ ۵ اگست ۱۸۹۵ء کو ویدک دہرم کی بزرگی پر آپکا لکچر ہوا۔ لکچر کیا تھا۔ ساگر کو کوزہ میں بند کیا ہوا تھا۔ ویدک دہرم کا ایسا نقشہ لوگوں کے دلوں میں کہیچ دیا۔ کہ سب سامعین صد آفرین پنڈت جی کی لیاقت پر اور انکے دہرم بہاؤ پر کرتے تھے۔ جبتک لکچر ہوتا رہا کسی کے من نے آگیا نہیں دی۔ کہ وہ درمیان میں لکچر کو چہوڑ کر چلا جاوے۔ بعد خاتمہ لکچر اہالیان شہر نے پنڈت جی سے عاجزانہ درخواست کی کہ وہ کل کے روز اور اپنے منوہر ویاکہیانوں سے انکو ممنون فرماویں۔ ہر چند کہ پنڈت جی نے کوشش کی۔ مگر لوگ انکا پیچہا نہ چہوڑتے تہے۔

بامر مجبوری پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا کی سیوا میں پتر دوارا اطلاع دیگئی ۶ اگست ۱۸۹۵ء کو انکا لکچر ۵ بجے شام کے شروع ہوا۔ آج لکچر ایسے اپدیش پرکار کا تھا۔ اور پنڈت جی نے اسکے مضمون مطبوعہ نمبر ۱-۲-۱۶ بہادوں صفحہ ۷ سطر ۱۹ میں دیکھو۔

راقم ارجن سنگھ سکرٹری آریہ سماج دینانگر

کوئٹہ

خلاصہ

جو خطوط آریہ سماج کوئٹہ نے بتاریخ ۱۸ اور ۲۶ مئی کو بنا بر فیصلہ دربارہ جواز آریہ سماج

رچھودانی یا انارکلی لاہور منیجنگ کمیٹی
ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کو بھاتا ہے۔ اگر
جواب میں رائے مولراج نے ذیل کا رزولیوشن
۱۸۔ اگست کے اجلاس میں پیش کیا۔ اور
لالہ کھدیال نے اسکی تائید کی۔

چونکہ ڈی۔ اے۔ وی کالج سوسائٹی
متفقہ اسی بارہ میں فیصلہ کر چکی ہے
اسلئے اب منیجنگ کمیٹی ان اصلاحوں کو
جو کہ کوئٹہ آریہ سماج نے دی ہیں عمل میں نہیں
لا سکتی۔ لالہ تولارام نے ذیل کی ترمیم پیش
کی۔

چونکہ ڈی اے وی کالج سوسائٹی پہلے
فیصلہ کر چکی ہے۔ اس لئے کوئٹہ آریہ سماج
کی اصلاح کو سوسائٹی کے آگے پیش کیا جاوے
لالہ خوشی رام نے تائید کی۔ اصل رزولیوشن
پاس ہوگیا۔ آریہ پبلک اب منیجنگ کمیٹی کی
راستبازی اور حق پسندی کو جانچ لے
کالجیوں کی صلح پسندی کا پتہ بھی لگا لے۔

راقم
گنیش داس سکرٹری آریہ سماج کوئٹہ

ایبٹ آباد میں بخشی گوکل چند کا دھرم بھاو

مانیہ ور پیارے اڈیٹر ست دھرم پرچارک۔
نمستے۔ گیات ہو کہ میں راولپنڈی سے پنجا
صاحب … ہوتا ہوا آریہ دھرم کا پرچار کرتا ہوا
ایبٹ آباد پہنچا۔ اور بموجب کول … کہ ہم
ہر ایک اوپدیشک کو ایک ہی … بخشی
ہیں و سماج مندر بند ہونیکے کارن بخشی جی تب
سکرٹری سماج کے ہیں بخشی گوکل چند کے
مکان پر آیا۔ معمولی بات چیت کے بعد بخشی صاحب
نے مجھ سے جیتی دریافت کی۔ جسکے جواب میں
میں نے کہا۔ کہ میں کسی پرتی ندھی کا اوپدیشک
نہیں ہوں۔ بلکہ اپنے دستواس سے ویدک دھرم
کا پرچار حسب لیاقت ستنتر کیا کرتا ہوں۔ تب
بخشی صاحب نے کہا۔ کہ بہتر ہو کہ آپ ہمارے
سماج کی طرف سے پرچار کیا کریں۔ ہم سب
پربندھ کر دینگے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ
میری آزادی کے ذمہ وار نہیں ہیں۔ ہاں
جب تک میں یہاں ہوں۔ آپ مجھ سے کام
لے سکتے ہیں۔ اور پروگرام بنا دیں میں کام
کرنے کو تیار ہوں۔ تب آپ نے سماج مندر
میں میرا ویاکھیان سچے سناتن دھرم پر تھا
شروتا قریب ایک سو کے تھے۔ ویاکھیان
آنند سے سماپت ہوا۔ لیکن بخشی صاحب کا
چہرہ مجھ پر ناراض معلوم ہوا۔ باعث ناخوشی
رائے بہادر پنڈت ایشور داس صاحب سے
معلوم ہوا۔ کہ بخشی صاحب اپریل میں پشاور کے
لکچر میں قائل تھے۔ دوسرا یہاں انہوں نے
یہ سمجھا۔ کہ شاید ہاں سے ہاں ملا کر ست کا خون
کریگا۔ جب سمجھا کہ ان تلوں میں تیل نہیں ہے
تب ہتھیار پروٹ ڈالنے شروع کئے۔ سیٹھ
جوہڑلال کے بنگلہ میں جگہ رہائش تو دے
ہی چکے تھے۔ مگر بعد دھرم بھاو کا وہ سلوک
کیا۔ کہ آپ کوئی اور جگہ تلاش کریں یعنی
بعید تواسیر سے بیمار ہونے پر دوائی کو کیا
بلکہ پانی تک، لاچار ہوگیا۔ جسے انکا اشارہ
ہالسن ہاری سماج سے اتفاق نہ ہونیکے باعث
یہ معلوم دیتا تھا۔ کہ آپ جلدی یہاں سے
چلے جاؤ۔ یدی سیٹھ جوہڑلال صاحب میں کچھ
سچا دھرم بھاو دکھائی دیتا تھا لیکن سیٹھ صاحب
بخشی صاحب کے پیر ہونے کے باعث کچھ …
نہ کر سکے۔ جسکے ثبوت میں سیٹھ صاحب کے …
ظاہر کرتے تھے۔ کہ ہم ہنومان کا پرشاد بانٹتے
ہیں۔ جب بخشی صاحب یہاں سے ہو راہ کے
لئے پشاور تشریف لیجاتے ہیں۔ بعد بیماری
کی حالت میں لالہ میا داس صاحب ساہوکار کی
دھرمشالا میں پہونچا۔ بسبب ہندو دھرم کے سچی لگن
ہونیکے باعث بھی لالہ میا داس و انکے ست سنگیوں
نے مجھ سے اچھا سلوک کیا۔ اور میری دوائی …
بھی کی۔ میں ہندوں کا اس رشتے میں … ادا
کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنی ویدک دیا بھاو
کو نہیں چھوڑا۔

اب میں لالہ میا داس جی کی دھرمسالا میں ہی
ویدک دھرم کا پرچار کر رہا ہوں۔ مگر … کہ بخشی
صاحب کے چیلوں نے ابھی تک میرا پیچھا نہیں
چھوڑا۔ ٹھیک ہے کہ ہالسن ہاری کو تو دیا لیکن لالہ
میا داس جنکو میرے برخلاف سمجھا کر مجھکو
دھرمسالہ سے نکلوانا چاہتے ہیں۔ بلکہ لالہ صاحب
کو کہتے ہیں آپ نے انکو دھرمسال میں کیوں ٹھہرا
دیا ہے۔ مگر لالہ صاحب وکل ہندوان کے
فریبوں سے خوب واقف ہیں۔ وہ انکے داؤ
میں کب آکر ایک ابھیاگت کو دھرمسال
بنا گناہ و دوش کے نکال سکتے ہیں۔ بلکہ بخشی
ہندو یہاں کے بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ ہالسن
ہاری صاحب چند بڑے بڑے آدمی جو
اکثر عدالت میں ملازم ہیں۔ ہر روز انکے ہو کر
بھیکھ مانگنے آتے ہیں۔ اگر کوئی غریب انکار
کرتا ہے۔ تو دھمکیاں وغیرہ دیتے ہیں۔ کہ کبھی
کام عدالت میں آیا تو سمجھ لیں گے۔ واہ گرو

دہرم وہاں نہ ہوا۔ دوسرے محمود غزنوی کی
لوٹ یا محمد صاحب کی تلوار ہوئی۔ یہاں
کے لوگ سمجھہ گئے ہیں۔ کہ یہہ آریہ نہیں ہیں
ماس اہاریوں کا ٹولا ہے۔ اپنے کو آریہ سے
آریہ کہہ کر ہمکو دہوکا دینا چاہتے ہیں اور ہم
بھی اپنے گورو منہراج جو بڑا ماس اہاری
ہے اب بلایا ہے۔ اسکا جلسہ کرنے کے لیئے
شہر بھر کو مصیبت میں ڈال رکھا ہے یعنے
اسکی پوجا ہم سے بھی جبراً کرانا چاہتے ہیں
لیکن ہم تو ویدک دہرم کے سیوک ہیں۔ اہنسا
کو پرم دہرم مانتے ہیں۔ انکے سیوک تو قصائی
لوگ ہیں۔ سجائے شہر کے قصائیوں کے ہم کو
بگاری پکڑنا چاہتے ہیں۔ یہہ انیائے نہیں
تو کیا ہے۔ دیگر میں سردار روپ سنگھ جنکو
دہنیاد دیتا ہوں۔ کہ یدی یہہ صاحب سماج
کے ممبر نہیں ہیں۔ لیکن سچے دل سے ویدک
دہرم کے وشواسی ہو کر میرے بہوجن وغیرہ
کا پربندھ کر کے ویدک دہرم پھیلانے میں ہمار
اتساہ بڑہا رہے ہیں۔ یدی سردار صاحب
درائے بہادر پنڈت الشور داس صاحب
بابو تولا رام جیسے چند آدمی دساہوکار لالہ
ادہم چند جیسے دہرماتما دہرم کارج میں تیار ہو
کریں۔ تو یہاں سچا آریہ سماج قایم ہو سکتا ہے
یہہ صاحب پورشارتھ کریں تو ادہرم کا کھنڈن
کر ست ویدک دہرم کا پرکاش کر نگر واسیوں کو
لابھہ پہونچا سکتے ہیں۔ اوم شم

ابھی اتینہ — ویدک دہرم کا شبھچنتک

ساد ہو سدانند چھاؤنی ایبٹ آباد۔

ہریدوار ایڈیٹر ست دہرم پرچارک۔ نمستے
آج ایک مخالف اخبار میری نظروں سے
گذرا۔ جسمیں لالہ دیوی سہائے ملتانی کی چٹھی
درج تھی۔ امید ہے۔ کہ اسکے جواب میں
یہہ چند سطور دہاسطے ظاہر کرنے ست کے
اپنے اخبار میں درج فرما کر ممنون فرمائیں۔
میرے پیارے بھائی جب ہم الشور کو
حاضر و ناظر سمجھتے ہیں۔ تو ہم دعوی سے اور
چھاتی پر ہاتھ رکھہ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ
سماج میں جھگڑے کی بنا محض گوشت خوری
تھی۔ مدت سے لوگ شکایت کرتے تھے
کہ موجودہ ماس پرچارک دل کے لوگ
دہرم وغیرہ کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے۔ اور
صرف قوم قوم کہہ کر گلا پھاڑتے ہیں۔ اور
ساتھہ ہی قوم کے اوٹھانے کا ایک بڑا
ذریعہ جو آنکے خیال سوجھہ پڑا تھا۔ وہ
ماس کا کھانا یعنے مادہ بہیرہمی قوم کے بچوں
میں پیدا کرنا تھا۔ جسکو ہم پہلے پہل بالکل
غلط سمجھتے تھے۔ جسکا کارن یہہ تھا۔ کہ
جب ہم سماج میں لالہ منہراج جی کے
سرمن سنتے تھے۔ تو ہرگز ہرگز وہ خیال کچھہ
وقعت نہ رکھتے تھے۔ الشور کرپا سے جھوٹ
اور سچ کی پہچان کا سمہ آگیا۔ اور جس وقت
آریہ سماج لاہور کی انترنگ سبھا میں ماس
کا سوال پیش ہوا۔ تو لالہ منہراج جنکو ہم
اپنے سماج میں ہنس سمجھتے تھے۔ وہ
ماس کے وشے میں کاگ نکل آئے۔ یعنے
اندر اندر کالج بورڈنگ میں ماس کی
ہڈیاں آنکے ہردے عزیز دہرم ستیر شاید آدہے
آگ لالہ کرمچند وغیرہ جلانے لگے۔ اور
ست دہرم پر ایسی چوٹ لگی۔ کہ چھہ کچن ماس کے
پاک شالا بن گئے۔ نیز لئے مولراج کا تو یہہ
حال ہے۔ کہ وہ ماس وید الو کو الا سنتے ہیں۔
جسکو میں نے لالہ ٹھاکر داس وکیل ہوشیارپوری
کی زبانی لالہ منہراج کے گھر میں بیٹھکر سنا تھا۔
اور دیگر چار پانچ صاحب تھے۔ جو صرف
رلئے مولراج کو سماج سے خارج کرنے کے
وقت یہہ کہہ اوٹھے تھے۔ کہ صرف وہ ہی نہیں
بلکہ اور بھی کئی آدمی ہیں۔ جو انکی رلئے (ماس
بھکشن) سے اتفاق رکھتے ہیں۔ تو آپ
سمجھہ سکتے ہیں۔ کہ ماس پرچارک کس خیال کے
آدمی ہیں۔ اگر آپ انکے دستخط شدہ ایک مضمون
جسمیں ماس کا کھانا وید ودہ تحریر ہو۔ کو
دو تین اخباروں میں نکالدیں۔ تو امید ہے
کہ اس قسم کا دہرم بدہ دور ہو جائے گا۔ باقی
رہا کالج اور وید پرچار کا جھگڑا۔ پیارے
بھائی اگر غور کرو۔ تو ایک دو سال کے
عرصہ سے ہردو پارٹیوں یعنے مہاتما اور
ماس پرچارک لوگوں کو پرچار از حد ضرور
معلوم ہوا۔ اور صرف ضرور ہی نہیں۔ بلکہ
از حد مفید ثابت ہو گیا ہے۔
ذرا دہرم پوربک ایک گھنٹہ تنہائی میں
بغیر طرفداری کسی پارٹی اور الشور کو حاضر و
ناظر سمجھہ کر سوچیں۔ تو جو جواب آپکو اپنا
آتما دے۔ اسکو اخبار کے ذریعہ پرگٹ کریں۔
کہ کتنے پرچارک یا شاستروان آج تک کالج
نے آریہ سماج کو بعوض اسکے روپیہ اکٹھا کرنے
اور سخت محنت کے بہم پہونچائے۔ اب آپ
صرف یہہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ کہ کالج نے
آریہ سماج کو بہت ناموری سی پیارے بھائی
یہہ جھوٹی ناموری سماج کے لیئے کچھہ وقعت
نہیں رکھتی۔ کیونکہ تمام جنگلوں پر روپیہ
صرف ویدوں کے نام پر جمع کرتے ہیں
اور آج بے ایمانی سے روپیہ پر قبضہ کر کے

ویدوں کی تعلیم سے جواب دیتے ہیں۔ فنوز صد افسوس۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ صرف آریہ دھرم کو ہی لیکر سماج میں داخل ہوئے ہیں۔ تو ضرور سچائی کی داد دیں گے ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ آپ بھی ضرور کسی دولتمند کے دبائے ہوئے اپنے گوگریوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔

آپکا آریہ بھائی
جیندارام کلرک پلوسٹ اگزیمنر
آفس لاہور

آریہ سماج احمد آباد گجرات کا پہلا سالانہ جلسہ

آریہ سماج احمد آباد گجرات کا پہلا وارشکوتسب ۷ و ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ ۷ ستمبر کی سائینگ کال کو نگر کیرتن کیا گیا۔ مارگ میں جا بجا ہندی اور گجراتی بھاشا میں ویاکھیان بھی ہوئے۔ ۸ کی پراکال کو ۷ بجے سے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ پریم بھجن ہوتے۔ تت پشچات ہون یگیہ کیا گیا اسکے بعد پنڈت سیوک لال جی منتری آریہ سماج بمبئی نے ہون کے فوائد پر گجراتی بھاشا میں وکترتا کی۔ پھر پنڈت برہمچاری نتیانند جی مہاراج نے گجراتی بھاشا میں [illegible] کی۔ اسکے بعد بھجن ہوکر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ سائینگ کال کی کارروائی ۵ بجے سے آرمبھ ہوئی۔ بھجنوں کے پشچات نامہ نگار کا ویاکھیان گرہست آشرم پر ہوا۔ رائے بہادر رنچھوڑ لعل چھوٹے لال پریسیڈنٹ میونسپل بورڈ احمد آباد آج کے جلسہ کے چیرمین تھے۔ لکچر کی سماپتی پر پنڈت سیوک لال جی نے گجراتی بھاشا میں نامہ نگار کے ویاکھیان کا آشے ظاہر کیا۔ اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ ۸ تاریخ کی کارروائی ۸ بجے صبح سے آرمبھ ہوئی بھجنوں کے پشچات نامہ نگار نے ایشور پرارتھنا کرائی۔ اور آتم سدھی پر دو گھنٹہ تک سرمن دیا۔ اسکے بعد پنڈت سیوک لال جی نے گجراتی بھاشا میں آتم سدھی وشے پر وکترتا کی۔ سائینگ کال کی کارروائی ۳ بجے سے آرمبھ ہوئی۔ ۳ بجے سے ۵ بجے تک مختلف شخصوں پر دھرم چرچا ہوتی رہی۔ ۵ بجے سے سری یت برہمچاری نتیانند جی مہاراج کا ویاکھیان "آریہ سماج کیا ہے" اس وشے پر آرمبھ ہوا۔ لکچر بڑا فاضلانہ اور موثر تھا تت پشچات ایک پورانک پنڈت ناگیشور بھٹ نے برہمچاری جی کے ویاکھیان کی تائید کی۔ اور ساتھ ہی پرانوں کی پرشنسا کر گئے۔ اسکے بعد پنڈت سیوک لال جی نے گجراتی بھاشا میں برہمچاری جی کے ویاکھیان کی تائید میں وکتر کرکے ظاہر کیا۔ کہ پران مانیہ گرنتھ نہیں ہو سکتے ان میں بہت سے گپوڑے بھرے ہوئے ہیں۔ اسکے بعد سری یت برہمچاری جی نے نہایت فاضلانہ ڈھنگ سے شانتی پوروک پورانک پنڈت کے پوران وشئیک خیالات کا کھنڈن کیا۔ تت پشچات نامہ نگار نے آریہ سماج کے کرتویہ بتلا کر کے حاضرین سے آریہ سماج کی ممبری سویکار کرنے کی اپیل کی۔ ۲۰ نئے ممبر رجسٹر ہوئے۔ آجکے جلسہ کے پریسیڈنٹ بھی رائے بہادر رنچھوڑ لال چھوٹے لال جی ہی تھے۔ ۹ کی سائینگ کال کو نامہ نگار کا ویاکھیان استری شکشا پر ہوا۔ پنڈت سیوک لال جی اور برہمچاری جی اور ایڈیٹر اخبار ہندوستانی اور رائے بہادر لال شنکر اوماشنکر نے بھی کہ جو آجکے جلسہ کے چیرمین تھے۔ استری شکشا پر بہت اتم تقریریں کیں۔ پنڈت سیوک لال جی اور سری یت برہمچاری جی ابھی حیدرآباد ہی رلجان ہیں۔ برہمچاری جی کے وہاں پر کئی ویاکھیان ہونگے۔ جس سے آشا ہے۔ سماج کی بہت انتی ہوگی۔

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی اجمیر

قصور آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ

جیسا کہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر میں مشتہر کیا گیا تھا۔ کہ آریہ سماج قصور کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۹ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔ شکر ہے پرماتما کا۔ کہ نربگھنتا سے سماپت ہوا۔ جلسہ کے واسطے لالہ شنتا مل پوری کا مکان لیا گیا۔ جو کہ بڑا عالیشان محل ہے۔ جسکو پھولوں اور پتوں اور وید منتر کے بورڈوں سے بخوبی آراستہ کیا گیا تھا۔ اوپدیشک مہاتماؤں اور باہر سے تشریف لائے ہوئے مہاشیوں کے واسطے رہنے کا بندوبست بھی اسی مکان میں کیا گیا

ہے۔ تقریباً پچیس مہاشے تشریف لائے - قصبہ کیتھل سے
لالہ جونی لال صاحب لالہ شنکر داس اور راندھن
صاحب تشریف لائے - فیروزپور شہر اور چھاؤنی
سے لالہ کیشو رام صاحب و لالہ منشی رام صاحب و لالہ گوپال سہائے
صاحب و پنڈت کرپا رام صاحب رونق افروز
ہوئے - لاہور سے بزرگوار لالہ جیونداس صاحب
سردار ارجن سنگھ و لالہ سیتا رام و لالہ لابھ چند صاحبان
نے آکر جلسہ کو رونق بخشی - سماج مذکورہ بالا مہاشوں
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے - کہ انہوں نے جلسہ
کو بہت اچھی رونق بخشی - صاحبان اوپدیشک
میں سے ماسٹر آتما رام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب و پنڈت پورنانند صاحب و لالہ شیدیال
جی ایم اے و پنڈت لال من جی تشریف لائے -
۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کو صبح کے وقت نگر کیرتن کا وقت
تھا - سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا - اور
بازاروں میں بھجن گاتے ہوئے بڑی کامیابی سے
واپس آئے - پنڈت پورنانند صاحب جگہ بجگہ
نگر کیرتن کے ساتھ ایک اونچی سہ پائی پر چڑھکر
نگرواسیوں کو اوپدیش سناتے جاتے تھے - سماج مندر
میں پہنچتے ہی ایک بھجن کے گانے کے بعد ہون
کیا گیا - ہون کے بعد ایک بھجن ہوا - پھر پنڈت
لال من شرما نے ایشور اوپاسنا بڑے پریم سے کرائی
پشچات اسکے پنڈت پورنانند جی کا سرمن اور
اوپدیش دنیا کی بے ثباتی پر ہوا - پنڈت جی نے
اچھی طرح ظاہر کیا - کہ ہمارا اصلی آنند کیا ہے اور
کیول اوپنشد کاروں کے کتھن انوسار دہرم اور
ایشور پرارتھنا کرنے سے ہی اصلی آنند پراپت کر سکتے
ہیں - پھر ایک بھجن ہوکر پنڈت لال من جی کا
اوپدیش قریباً آدھ گھنٹہ ہوتا رہا - دوپہر کی کارروائی
پھر بھجنوں سے شروع ہوئی - اول دہرم چرچا کا
وقت تھا - ماسٹر دونی چند صاحب نے آتما کے
وشے پر پرشن کیا - اسکا جواب ماسٹر آتما رام جی نے
شانتی پوروک دیکر دہرم چرچا کے وقت
کو ختم کیا - جسکا اثر حاضرین پر بہت اچھا ہوا
تقریر ختم نہ ہونے پائی تھی - کہ لالہ شیدیال صاحب
ایم اے کے اوپدیش کا وقت آیا - اپنے منوہر اور پر تاثیر
اور فلاسفانہ تقریر سے ویدک دہرم کی
بزرگی قرآن و انجیل وغیرہ کا مقابلہ کرکے سنایا
حاضرین جلسہ محو حرکت ہوکر سنتے رہے - پھر
لالہ لابھ چند نے ایک لاونی (اوٹھے مارگ
میں چلکر دکھ اوٹھا دیں کیا مطلب) بڑے
زور شور سے پڑھکر حاضرین مجلس کو خوش کیا
بعد ازاں سردار منگل سنگھ نے ایک بھجن دہرم کے
وشے پر اپنی خوش الحانی سے سنایا - جس سے
سامعین بہت خوش ہوئے -
اب ماسٹر آتما رام صاحب کا وقت تھا - مگر
افسوس کہ ماسٹر صاحب کچھ بیمار ہونے کی وجہ
سے منہ زبانی سے کچھ کتھن نہ کر سکے - اور اپنی
جگہ پنڈت پورنانند صاحب سے لکچر دلایا -
پنڈت پورنانند جی نے سنسکاروں کی فلاسفی
پر فاضلانہ لکچر دیا - جسمیں انہوں نے ثابت
کر دیا - کہ استری اور پرش کو بموجب کتھن سوامی
دیانند جی کے مادک دربیہ (نشئی چیز) گوشت
وغیرہ کبھی نہ کھانا چاہیے - اس سے سنتانوں
پر بڑا بھاری برا اثر پڑتا ہے - آپنے بڑے
بڑے حوالے اور ڈاکٹروں کے پرمانوں سے
اکت وشے کو ثابت کرکے ظاہر کر دیا - کہ ویدادکت
سب سنسکار ہر شخص کو ضرور کرنے چاہیں - بعد ازاں
لالہ لابھ چند و منگل سنگھ صاحب وغیرہ نے بھجن
گاین کیا - اور آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا
گاہے گاہے بنی بخش راگی آریہ سماج بھی اپنے
منوہر راگ سنا کر حاضرین کو خوش کرتا رہا -
۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو صبح ہوتے ہی نگر کیرتن ایک
بڑی دھوم سے ہوا - کیونکہ اس دفعہ باہر سے
بہت سے مہاشے گن تشریف لائے تھے - اوپاسنا
و سرمن پنڈت لال من جی نے بڑے پریم سے
کرائی - بعد ازاں لالہ لابھ چند وغیرہ و بنی بخش
راگی آریہ سماج نے بھجن گاین کیے - پھر پنڈت
لال من جی نے کچھ استری شکشا اور برہم چریہ
وشے پر سو ہردیا کھیان دیا - جس سے حاضرین
بہت ہی خوش ہوئے - بعد ازاں لالہ لابھ چند
وغیرہ نے استری شکشا پر بھجن گاین کیا - جس نے
پنڈت لال من جی کے اوپدیش سے جو اثر ہوا تھا
اسکو حاضرین کے دلمیں تہ نشین کر دیا - اسکے
بعد پنڈت پورنانند کا فاضلانہ لکچر دنیاوی حالت
پر ہوا - آپنے موجودہ حالت کا زمانہ گزشتہ سے
مقابلہ کرکے ظاہر کر دیا - کہ حقیقت میں آجکل
ہمکو سکھ کیا ہے - بلکہ دکھ ہی ہے - اور ثابت کیا
کہ جبتک ہم ایشور کی آگیاؤں کا پالن نہ کرینگے
ہمکو اصلی سکھ پراپت ہونا ناممکن ہے - یہہ اوپدیش
برابر دو گھنٹہ تک ہوتا رہا - پھر جلسہ برخاست ہوا
دوپہر کی کارروائی پھر بھجنوں سے شروع ہوئی
اور بنی بخش راگی نے ایک بھجن گایا - اور اپنی
سریلی آواز سے حاضرین کو خوش کیا - پھر
چند مہاشوں کی مرضی سے گو پروگرام میں نہ
تھا - دہرم چرچا کے واسطے وقت دیا گیا جسکی
میعاد صرف ۴۵ منٹ رکھی گئی - اور ایک
عیسائی مسمی تہج خاں نے ماس اور شراب کے
وشے پر ایک پرشن کیا - کہ اگر تھوڑا بہت کھایا
جاوے - تو کچھ ہرج نہیں - جسکا جواب ماسٹر آتما رام
اور پنڈت پورنانند جی نے دیکر خوب لاجواب کیا
پھر ایک مہاشہ لالہ دونی چند صاحب سکول ماسٹر نے
سوال کیا - کہ ایشور کو کیا ضرورت ہوئی - کہ اسنے

ویدوں کو نازل کیا - جسکا جواب ماسٹر آتما رام جی نے شانتی پور بک دیا - اور جتلایا - کہ ایشور اگر ویدوں کو نہ نازل کرتا - تو ہمکو گیان ہونا اور کسی پرکار کا علم ہونا ناممکن تھا - پھر اپنی مہاشہ نے سوال کیا کہ ویدوں کو پڑھ نہیں سکتے - کیونکہ نہ اتنی عمر ہے اور نہ ویدوں کی سہل زبان ہے - اس سے ایشور کو کیا ملا - اسکا جواب پھر ماسٹر جی نے دیا - کہ یہ سب ہمارا اور آپ کا ہی قصور ہے - ماسٹر جی نے سوکس ملہ اور گورو دت وغیرہ کی مثالوں سے ثابت کر دیا - کہ انہوں نے بہت چھوٹی عمر میں علاوہ ویدوں کی تعلیم حاصل کرنے کے فلاسفی وغیرہ کی بہت ہی کتابیں پڑھیں - جس سے کہ ماسٹر صاحب کی اچھی طرح تشفی ہو گئی - بعد ازاں نبی بخش آگی آریہ سماج نے بھجن گایا - اور مختصر سی رپورٹ سماج سنا دینے کے بعد ایک لادنی گائی گئی - پنچات اسکے ماسٹر آتما رام جی کا لکچر اور اپیل کو برائے مدد ویدپرچار فنڈ کا وقت آیا - ماسٹر جی نے دہرم کے نقشے بولنے سے آجکل کی حالت کا فوٹو کھینچا - اور آریہ مت کی دردشا کا زمانہ گزشتہ کی مثالوں سے وہ رنگ جمایا - کہ حاضرین کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے تھے - اور ایک عجیب سماں تھا - پھولوں کی برشا ہوتی تھی - ماسٹر جی کے اپدیش نے ایسے سخت دلوں کو ہلا دیا - اور زار زار رُلا دیا اپیل ختم ہوتے ہی ویدپرچار فنڈ کے واسطے مبلغ تین صد ستائیس روپیہ گیارہ آنہ ۹ پائی چندہ ہوا - جسکی فہرست بعد میں درج ہوگی - اور بعد شکریہ اوپدیشک مہاتماؤں اور مہاشیوں کے بخوشی تمام جلسہ برخاست ہوا -

رقمہ
داس گنگا رام
سکرٹری آریہ سماج قصور

شاہ آباد ضلع انبالہ میں دہرم جلسہ

۴ ستمبر ۹۵ء کو نو بجے دن کے گاڑی میں برہمچاری برہمانند جی - بابو شیو دیال ایم اے - تشریف لائے - انکے آتے ہی جابجا اشتہار چسپاں کیئے گئے اور بعض معزز اشخاص کو خاص ممبران کی معرفت اطلاع دیگئی - اور لاہکس گنج میں جوکہ عین وسط شہر میں واقعہ ہے - ایک بڑا شوالہ ہے - یہاں شامیانہ لگوائے گئے - اور فرش دری بچھایا - ٹھیک ۲ بجے دن کے مکان لالہ نرائنداس پرواہن سے بھجن گاتے ہوئے موقعہ مذکورہ پر پہونچے - آنند سے بھجن ہوتے رہے - برہمچاری برہمانند جی کا دیاکھیان دہرم وشے پر بڑے زور شور سے شروع ہوا - اور لوگوں کو دہرم کی واقفیت اچھی طرح کرائی گئی - اور لوگوں کے کٹھور دلوں کو نرم بنایا گیا - ہرطرف سے واہ واہ کی صدائیں آرہی تھیں - کہ اتنے میں لیکچر ختم ہوا - اور پھر ماسٹر شیو دیال صاحب نے دہرم وشے پر بہت ہی پُرزور لکچر دیا - بعد خاتمہ لیکچر ماسٹر صاحب بھگت دوارکا داس ممبر آریہ سماج نے نہایت عمدہ بھجن گائے - بعد آرتی آجکی کارروائی ختم ہوئی شام کو واپس لالہ نرائنداس پرواہن کے مکان پر آئی - اور اسی جگہ ان صاحبان کو ٹھہرایا گیا تھا - بوجہ شام ہو جانے کے سب ممبران واسطے فراغت ضروری سندھیا کرنے و کھانا کھانے کے واسطے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے - پھر ۹ بجے واپس آئے - اور مہاتماؤں کو بوقت رات درخواست کیگئی - کہ جس طرح ہو سکے - ماسٹر آتما رام جی کو جوکہ چھاونی انبالہ میں ٹھہرے ہوئے تھے یہاں لادیں - چنانچہ اس کام کیواسطے ماسٹر شیو دیال ایم اے نے وعدہ کیا - کہ آپ اب آرام کریں -

آج علے الصباح ۵ ستمبر ۹۵ء کو ۷ بجے والی ٹیکگاڑی میں ماسٹر شیو دیال صاحب کو چھاونی انبالہ بھیجا گیا - اور موضع بابیں سماج کو بھی اطلاع دیگئی - اور لالہ بالمکند قانون گو و بابو ایشور داس کو بھی بذریعہ خاص آدمی مطلع کیا گیا - کہ وہ بھی آج تشریف لاویں - اور شہر میں جابجا اشتہار چسپاں کیئے گئے - اور ٹھیک ۲ بجے دن کے ایشور بیٹھک پر - برہمچاری جی کا دیاکھیان نہایت ہی عمدہ ہوا - لوگ چاروں طرف سے عش عش کر رہے تھے - آج حاضری تخمیناً دو ڈھائی سو آدمی کی تھی - پھر بھجن او آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا - آج ۵ ستمبر سنہ ۹۵ کو ۹ بجے کی ریلگاڑی میں ماسٹر شیو دیال اور ماسٹر آتما رام جی - اور دو استریاں یہاں آئیں - اسٹیشن پر سواری وغیرہ کا انتظام پہلے ہی کر رکھا تھا - لہذا آنکو سوار کراکر شہر میں لے آئے - اور پھر جابجا اشتہار چسپاں کیئے گئے اور خاص خاص اشخاص کو اطلاع دیگئی - اور واسطے سماج استریوں کے زنانہ مکان میں سبندوبست کیا گیا - اور بذریعہ ایک نائن کے سارے شہر میں اطلاع بھجوائی گئی - اور ٹھیک ۱۲ بجے سے استریوں کا آنا شروع ہو گیا - یہاں استریوں کا سماج ہو رہا تھا - ادہر ٹھیک ۲ بجے قاعدہ مقررہ کے موافق بھجن گاتے ہوئے جائے مقررہ پر پہنچے اور وہاں بھجن و لادنی ہو کر برہمچاری برہمانند جی نے اوپنشد سے کتھا کی اور پھر ماسٹر آتما رام جی نے دیش کی حالت پر ایک نہایت ہی عمدہ لیکچر دیا اور اسی درمیان میں ویدپرچار فنڈ کے واسطے اپیل بھی تھی - چنانچہ بعد خاتمہ لیکچر کے

تفصیل ذیل وصول ہوئے
مبلغ ۱۰۰ روپیہ حسب
منجملہ انکے ایک روپیہ ستارہ و ڈھولک سجانے بے
کو دیا گیا۔ اور باقی پچاس روپیہ نقد عالیہ ماسٹر
صاحب کے دیے گئے۔ اسکے بعد ماسٹر شیو دیال
کا مختصر لکچر بابت امداد دیا۔ یہہ پرچار ہوا
اسی میان میں برہمنوں نے کچھ شور مچایا۔
آتماداس برہمان وا لطف دریافت کرنے کو
گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ انکی خواہش ہے کہ
ماسٹر آتما رام جی ایک دفعہ پھر سنو ہرد یاکھیان
دیں۔ ماسٹر صاحب سے عرض کیا گیا۔ تو
انھوں نے منظور کر لیا۔ اور پھر نہایت
ہی عمدہ ویاکھیان دیا۔ بعد خاتمہ ویاکھیان
بھجن و آرتی ہو کر جلسہ ختم ہوا۔ آج حاضری
تخمیناً تین سو اشخاص کی تھی۔ اور استری
سماج میں بھی تخمیناً ڈھائی تین سو عورتیں جمع ہو گئی
تھیں۔ اور نہایت عمدہ بھجن و ویاکھیان ہوئے
یہاں ان صاحبان کی آمد سے برہمنوں نے
ہو کر ایک سبھا معروف دھرم سبھا قائم کی ہے
اور اتوار گذشتہ کو انکی سبھا بھی ہوئی تھی۔ اس
دفعہ پریم لالہ گوکل چند پرسرام صاحب ساہوکار کا
خاص طور سے دھنیواد کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت
امداد و حوصلہ دیا ہے۔ لالہ بالمکند ۵ر
لالہ آتماداس للعہ بابو ایشور داس ۵ر
لالہ پرسرام و گوکل چند ۵ر لالہ گھسیٹا مل للعہ
لالہ بلدیو عـہ لالہ سری رام عـعـ
بھگت دوارکا داس عـعـ بھگت درگا داس عـعـ
لالہ کالو رام عـعـ لالہ گنگا رام عـعـ
لالہ لچھمن عـعـ لالہ درگا چرن عـعـ
لالہ بہار مل عـعـ لالہ منشی لال عـعـ
لالہ جگت پرشاد ۸ر رشب مرناس پنڈت عـعـ
لالہ پرمانند عـعـ پنڈت پربھو رام ۸ر

لالہ گوبند رام وغیرہ ۳ کس آمدہ پاپیں عـعـ
سردار دلیپ سنگھ ۴ر لالہ رام پرتاب ۸ر
لالہ کیدار ناتھ ۸ر سردار نہال سنگھ ۸ر
لالہ جانکی سنگھ عـ لالہ نگپت رام ۲ر
لالہ ٹھاکر داس ۸ر لالہ گنجا رام عـعـ
آریہ سماج شاہ آباد بوجہ کمی ہونے کے ۸ر
لالہ فضل سین ۸ر لالہ گوپی چند ۸ر
لالہ جھنڈو لال ۸ر لالہ سری رام ۸ر
لالہ دتا مل عـ لالہ دیوی چند حلوائی ۸ر
لالہ دیو چند ساہوکار ۸ر بھائی جیت سنگھ عـعـ
لالہ راجہ رام ۸ر لالہ بلدیو داس خلف لچھمن داس عـعـ
لالہ لچھمن داس حلوائی ۸ر لالہ رلی رام ۸ر
لالہ بو چند حلوائی عـ لالہ طوطا رام ۸ر
لالہ بدھاوا رام ۸ر ہیراج مالی ۸ر
جھنڈو کہار ۲ر لالہ کنور سین ۸ر کاہنا کہار ۲ر
لالہ دوارکا پرشاد ۸ر میلا مل ۸ر

آپکا داس مرلی ہر مستری

بات چیت

آریہ سماجی۔ ہم نے آپکے کئی لکچر سنے
کئی آپکی تحریریں پڑھیں۔ لیکن آج تک ہم
ٹھیک نہ سمجھ سکے۔ کہ آپکی دیش بھگت سے کیا مراد ہے

دیش بھگتی۔ اپنے دیش سے پیار۔
دیش بھگت کہلاتا ہے۔

۱۔ دیش سے پیار کرنا تو قدرتی ہے کیا
جو کچھ پڑھا تھا سب بھلا دیا۔ والٹر سکاٹ
یہہ کہتا ہے۔ دیش سے پیار سب کرتے ہیں
کوئی انوکھی بات نہیں۔ آپ تو کس بات
پر اینٹھے پھرتے ہیں۔

د۔ اگر دیش سے تمہارا بھی پیار ہے۔ تو ڈی
اے۔ وی۔ کالج کو کیوں نہیں دیتے۔

۱۔ دیش بھگت ہے۔ لیکن دھرم بھگت اس سے
بڑھکر ہے۔ ستیہ کی مادر ہوا دے کے کٹھن کو
ہم بھلا کب بھلا سکتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں۔ جو
سچائی نہیں۔ وہ دیش بھگت ہی نہیں۔ دوسرے
لفظوں میں سچائی کا خون ہوتا جہاں نظر
آوے۔ وہ سمجھ لو۔ کہ وہاں ہی دیش بھگت کا
بھی خون ہوتا ہے۔ اسلئے جب کالج میں ہمارے
دھرم کے برخلاف تعلیم ہوتی ہے۔ تو ہم اسکو
مدد کس طرح دے سکتے ہیں۔

د۔ اپنے ہم کے سر پر لاکھ پہرا ہے۔ خیر
بھلا تم۔۔۔۔ کو دبانے کی کوشش کیوں
نہیں کرتے۔ سو دیش بستو پرچارنی سبھا کے
لکچر کیوں نہیں دیتے۔ تم گورو گوبند سنگھ کی قربانی
کے گن کیوں نہیں گاتے۔ کیا ان باتوں میں ہی
دھرم آن گھسٹا ہے۔

۱۔ خود ابھرنے کی کوشش ہم کرتے ہیں
جب ہم خود ابھرے۔ ہماری قوم ابھری
کمزور قوم اعلیٰ قوم کے سامنے خود دب جائیگی
یہہ قدرتی ہے۔ لیکن ہمارا کسی کو دبانے
کی کوشش کرنا دھرم ورودھ ہے۔ یہہ تو ہم بھی
چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا دیش پھر جگت میں گرو بنے
ہو۔ کناد اور پاتنجلی ہم میں پیدا ہوں۔ بیاس
رشی پھر ہم میں پیدا ہوں۔ وکرما دتیہ جیسے مہاراجہ
پھر راج کریں۔ یہہ سب کچھ ہم چاہتے ہیں
کہ ہو۔ لیکن دھرم کو داغ نہ آوے۔ آپ تو
صاحب لوئی میں پہنے ہوئے بہت سی چیزیں
ولایتی استعمال میں لاتے ہو گے۔ لیکن ہمارے
کپڑے دیکھ لو۔ گھر چل کر دیکھ لو۔ آپکو کوئی
چیز بھی ولایتی نظر نہ آویگی۔ جو کچھ بھی بکار

لکچروں میں ہم نکتہ چینی نہیں کرتے۔ گورو گوبند سنگھ کی قربانی کی مثال ہم آپ سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ لیکن بار بار ذکر ہم اسلئے نہیں کرتے۔ کہ کہیں عث فساد نہ ہو۔

۹۔ پرہ۔ دہرا تما سست۔ ڈرپوک۔

ردتم

ستی۔ وہی ایک آریہ

آریہ پرتی ندھی پنجاب

پنڈت امرت جی اپدیشک نے ۱۶۔ جولائے کو کوٹھالہ (کوٹلہ) میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ اتھے۔ ۱۷۔ کو خورند (کوٹلہ) میں دھرم چرچا کیا۔ ۱۸۔ کو جوہان کلان (کوٹلہ) میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۵۰ شروتا تھے۔ ۱۹ و ۲۰۔ کو کلیان (نابھہ) میں ویاکھیان و اپدیش دیا۔ شروتا ۷۰ ستر تھے۔ ۲۱۔ کو ہتھے ول (کوٹلہ) میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ تھے۔ ۲۲ و ۲۳ کو داپلا (کوٹلہ) میں اپدیش و ویاکھیان دیا۔ شروتا دونوں دن ساٹھ ساٹھ تھے۔ ۲۴۔ کو قصبہ پٹیالہ میں ایک اپدیش دیا۔ شروتا ۵۰ تھے ۲۶۔ کو نتھو ہیڑے (کوٹلہ) میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۲۷۔ کو چک کلان (کوٹلہ) میں اپدیش دیا شروتا ۶۰ تھے۔ ۲۸۔ کو بنجگراں میں (کوٹلہ) میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۵۰ اتھے ۳۰۔ ۳۱ کو جرانہ (پٹیالہ) میں اپدیش و ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ اتھے۔ یکم اگست کو جرانا (پٹیالہ) میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۲۰ اتھے۔ ۲ اگست کو سلطان خاں والہ میں ویاکھیان دیا شروتا ۴۰ تھے ۳۔ کو رائے کوٹ میں پہنچ گائے۔ ۴۔ کو

لودگرہ میں اپدیش دیا شروتا ۵۰ تھے ۷۔ کو کنگن وال (کوٹلہ) میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۸۔ کو جبونیرد (کوٹلہ) اپدیش دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۳۔ کو چھاونی جالندھر میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔

پنڈت کرپا رام دوم۔ کشمیر نواسی نے ۲۔ جولائے کو دینا نگر میں ایک ویاکھیان برہم دشنہ پر دیا۔ شروتا ۵۰ سے زیادہ تھے۔ ۳۔ کو بیان پور (گورداسپور) میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۴۔ کو بھروال ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ مرد اور ۳۰ عورتیں تھیں۔ ۵۔ کو گھروٹہ (کانگڑہ) میں ویاکھیان دیا شروتا ۳۰۰ سے زیادہ تھے۔ ۶ و ۷ کو گھروٹہ میں ویاکھیان دیئے۔ شروتا یومیہ ۶۰ تھے ۹۔ کو بیان پور میں پرشنوتر ہوئے۔ شروتا ۳۰ تھے۔ ۱۰۔ کو وہاں کتھا کی۔ شروتا ۳۵ تھے ۱۱۔ کو اندورہ (کانگڑہ) میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ تھے۔ ۱۲۔ کو ۱۳ و ۱۴۔ کو بھی وہاں ہی ویاکھیان دیئے۔ حاضری شروتا ہر روز سو کے قریب ہوتی رہی۔ ۱۵۔ کو پھگل ضلع گورداسپور میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۱۶۔ کو بیان پور میں پرشنوتر ہوئے۔ شروتا ۳۰ تھے۔ ۱۹۔ کو بھروال ویاکھیان دیا۔ شروتا ۹۰ تھے۔ ۲۱۔ کو پٹھانکوٹ میں بحاضری پچاس شروتا ویاکھیان دیا۔ ۲۲۔ کو نورپور میں ۶۰ شروتا کی حاضری میں ویاکھیان دیا۔ ۲۳۔ کو پھر بھی ویاکھیان دیا۔ شروتا ایک سو کے قریب تھے۔ ۲۷۔ کو جوالا جی میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۲۸۔ کو گوپی پوشیدہ میں ویاکھیان دیا۔ شروتا سو تھے۔ ۲۹۔ کو سیلہ اپنا پرنا میں مدہ فانس نشیدہ کے دشیہ پر ویاکھیان دیا۔

تعداد شروتا بہت تھی۔ پرشنوتر بھی ہوئے تھے ۳۱۔ کو کانگڑہ میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ یکم اگست کو کانگڑہ میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۲۔ کو بھروال ویاکھیان دیا۔ شروتا ۳۰۰ تھے۔ ۴۔ کو دو کو پھر ویاکھیان دیئے شروتا دونوں دن تین سو کے قریب تھے۔

پنڈت آتما رام شرما اپدیشک نے ۲۹۔ جولائے کو کٹریاں میں آریہ سماج کے اتسو پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۳۰۔ کو ورلی شہر کی ضرورت پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے ۴۔ اگست کو دسوہہ میں چار برنوں کے کرتبیہ پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ پھر ایک کتھا کی۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔

پنڈت لیکھ رام جی اپدیشک نے کوئٹہ میں ۱۵۔ جون سے ۲۔ جولائے تک قیام کیا۔ اور اس اثنا میں چار ویاکھیان دھرم اُنتی پر دیئے۔ ۲۔ جولائے کو کوئٹہ سے ابال ریلوے پر اُپدیش کے واسطے روانہ ہوئے سلا ۲۶۔ جولائے تک دوران۔ کول پور۔ ہرک خبر نیچی۔ بہیر نبد۔ مختلف مقاموں پر کچھ اور ساد اپدیش دیتے ہے۔ پھر کوئٹہ کو واپس آ کر جنہ سے دو روز پہلے ویاکھیان دیئے۔ اور اثنائے جلسہ میں بھی موثر لکچروں سے شروتا گنو کو لابھ پہنچایا۔ ۳۱۔ کو رک خبختن آریہ سماج میں ایشور پراپتی پر دس بجے ویاکھیان دیا آریہ بھائی بڑے پریم سے سنتے رہے۔ یکم اگست کو دینا نگر پہنچے۔ اور ۲۔ اگست کو مقابلہ مولوی اکبر علی و چراغ علی اعظان دین محمدی اپدیش شروع کیئے۔ برا ہین قیم دین اسلام قرآن کی تعلیم اور ہندو لوگ کس طرح مسلمان ہوتے ہیں۔ ان مضامین پر

مضمون بقیہ صفحہ ۴ اخبار ہذا

دیاکھیان دیئے۔ ۵۔ اگست کو ویدک دھرم کی فضیلت پر۔ ۶۔ کو سندھیا کی ضرورت پر۔ ۷۔ کو سچائی کے مضبوط چٹان پر۔ حاضری قریباً تین سو کے قریب اور کبھی اس سے بھی زیادہ ہوتی رہی۔ سامعین بڑے شائق سنتے رہے۔ ۸۔ اگست کو آریہ سماج امرتسر کٹرہ گھنیاں (؟) میں ویدک دھرم کے مضبوط چٹان پر دیاکھیان دیا۔ باوجود بارش۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی۔ ۹۔ اگست کو صدر اسکے جلسہ پر وہاں ہی دیاکھیان دیا۔ ۱۱۔ اگست کو مراد آباد پہنچے۔ پنج کو اول سری رام سارسوت برہمن ساکن کھنہ ضلع لودھیانہ (پنجاب) کو جو عیسائی ہوگیا تھا۔ ہرگنگا پہنے گئے۔ وہاں پرائشچت کرا۔ چوٹی رکھوا کر اور غسل کرا کر شہر میں نگر کیرتن اور بھجن گاتے ہوئے معہ آدمیوں کے انبوہ کے ساتھ سماج مندر میں آئے۔ ہون کرا کر اور یگیوپویت پہنا کر شدھ کیا گیا۔ ۴ و ۵ سو آدمی موجود تھے۔ شام کو مہنت موہن بن کے مکان پر شدھی دھرم پر دیاکھیان دیا۔ حاضری تا ۴ سو کے قریب تھی۔

مسٹر دیولمل اوپدیشک نے

۵۔ ۶۔ جون کو حیدر آباد میں ایک ہندو سے شاستر ارتھ کیا۔ ۷ کو سماج مندر میں ہون کرایا۔ ۸۔ کو دیاکھیان دیا ۹ کو پرارتھنا کی۔ اور سرمن دیا۔ ۱۰ سے ۱۵۔ تک سبھاسدوں کو سندھیا پڑھائی۔ ۱۶۔ کو پرارتھنا کی۔ ۱۷ کو دیاکھیان دیا۔ ۱۸ و ۱۹۔ کو اوپدیش دیا ۲۱ کو دیاکھیان دیا۔ ۲۲۔ و ۲۳ کو سندھیا پر دیاکھیان دیا۔ ۲۴۔ کو پرارتھنا کی۔ ۲۶۔ کو سندھیا پر دیاکھیان دیا۔ ۲۸۔ کو ہون کرایا۔ ۲۹۔ کو اوپدیش دیا۔ ۳۰۔ کو سرمن دیا۔ ۷۔ جولائی کو کراچی میں دیاکھیان دیا۔ ۹۔ جولائی کو اوپدیش دیا۔ ۱۰۔ کو دیاکھیان دیا۔ ۱۲۔ کو ایک ڈاکٹر صاحب پرشنوتر ہوئے۔ ۱۳ و ۱۴۔ کو دیاکھیان دیئے۔ ۱۵۔ کو اوپدیش دیا۔ ۱۸۔ کو دیاکھیان دیا۔ ۱۹۔ کو ہون کرایا۔ ۲۰۔ کو اوپدیش دیا۔ ۲۱۔ کو پرارتھنا کرائی۔ ۲۲ و ۲۳۔ کو بھجن گائے۔ ۲۵ و ۲۶۔ کو ننگی گانوں میں دھرم چرچا کی۔ ۲۸۔ ۲۹۔ کو حیدرآباد میں پرارتھنا کی۔ دیاکھیان دیا۔

پنڈت پورنانند جی اوپدیشک نے

۲ جون کو شالا باغ میں دھرم کے لکھشنوں پر دیاکھیان دیا شروتا ۲۰ تھے۔ چمن میں ۳۔ کو ایشور پرارتھنا پر دیاکھیان دیا۔ شروتا پچاس تھے۔ ۴۔ کو بھگتی پر شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۵۔ کو یوگ پر شروتا ۸۰ تھے۔ ۶۔ کو دان پر شروتا ۸۰ تھے۔ پرشنوتر بھی ہوتے رہتے۔ ۷۔ کو ایشور پریم پر اوپدیش دیا۔ شروتا ۹۰ تھے۔ ۸۔ کو قلعہ عبد اللہ میں گنگا پرشاد سے پورانوں کے بیاس کرت ہونے پر شاستر ارتھ کیا۔ ۱۰۔ کو کوئٹہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کلب میں کھان پان کی چھوت پر دیاکھیان دیا۔ ۱۴۔ کو کوئٹہ میں ایشور کیسے پرتکش ہوتا ہے کے وشے پر دیاکھیان دیا۔ ۱۷ کو پرشنوتر ہوئے۔ ۲۱ کو اوپدیش کیا۔ واپسا کرائی۔ شروتا ۱۰۰ تھے ۲۴ کو سرب پرکار کے پرشنوں ڈپٹی بیٹ گیا۔ ۲۶۔ کو نگر کیرتن میں دیاکھیان دیئے۔ ۲۷ کو سنسکاروں پر دیاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے یکم اگست خیرپور سکھر میں اوپدیش دیا۔ شروتا ۳۰ تھے ۵۔ کو غریب آباد میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۶۔ کو سکھر میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۱۵۰ تھے۔ ۷۔ کو غریب آباد میں دیا۔ شروتا ۲۰ تھے ۸۔ کو غریب آباد میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۱۵ تھے ۹۔ کو سکھر میں کتھا کی۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۰۔ کو سکھر میں دیاکھیان دیا۔ حاضری شروتا انداز پچاس تھی۔ ۱۱۔ کو سکھر میں اوپدیش دیا۔ شروتا ۴۰ کے قریب حاضر تھے۔ ۱۴۔ کو ملتان شہر میں دیاکھیان دیا۔ حاضری شروتا ۱۵۰ تھی۔ ۱۶۔ کو ملتان میں پھر دیاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۱۸۔ کو جالندھر میں ایشور وشے پر اوپدیش کیا۔ حاضری قریب سو کے تھی۔ ۱۹۔ کو ستیہ دھرم وشے پر دیاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ کے قریب تھے۔ ۲۲ سے ۲۷ تک چھاؤنی فیروزپور میں ہر روز ایک ایک دیاکھیان دیا۔ حاضری ہر روز سو سے ۱۵۰ تک ہوتی رہی۔

پنڈت اچاریہ جی نے

رام نگر ضلع گوجرانوالہ میں دو یوم اوپنشدوں کی کتھا کی۔ پھر وہاں لالہ بہادر مل کے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا۔ دو روپیہ دیا۔ ہر چار فنڈ کو دیا۔ پھر حافظ آباد میں ایک لکچر دیا۔ اب اسوقت جلالپور جٹاں میں کام کر رہے ہیں پھر ۲۲ و ۲۳۔ اگست کو آریہ سماج خوشاب میں وہ آریہ سماج کیا ہے؟ اور دوران آشرم کے وشیوں پر لکچر دیئے۔ ہر روز حاضری اوسط دو صد رہی۔

رسید زرمنجانب منتری سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

بابت ماہ جولائی و اگست ۱۸۹۵ع

بقایا ماہ جون ۱۸۹۵ع

۳۔ جولائی ۱۸۹۵ع سنت بہو دیال منتری آریہ سماج مظفر آباد دکشنا دسوانش	عہ ۳ پائی

۲۰- جولائی ۱۸۹۵ء بھانا رام خزانچی آریہ سماج کمالیہ چرنجی لال میموریل فنڈ [illegible]

۲۱- جولائی ۱۸۹۵ء آریہ سماج کرنال کرایہ اوپدیشک [illegible]

" " چار آنہ فنڈ [illegible]

" آریہ سماج شاہ آباد دشانش [illegible]

" گپت دان - چرنجی لال میموریل فنڈ [illegible]

" آریہ سماج جالندھر دشانش [illegible]

" آریہ سماج بھوانی چار آنہ فنڈ [illegible]

" " دشانش [illegible]

" آریہ سماج وزیر آباد یتیم خانہ فیروزپور [illegible]

" شیر جان پرشاد آریہ پرتی ندھی سبھا بجٹ میں سے واسطے اخراجات [illegible]

۲۳- جولائی آریہ سماج سری نگر چار آنہ فنڈ [illegible]

۲۵- جولائی آریہ سماج چھاونی ملتان [illegible]

" پنڈت گنگا رام سلطان گڑھ متفرق [illegible]

۲۹- جولائی ۱۸۹۵ء پنڈت ہرکشن پروان آریہ سماج کوئٹہ کرایہ اوپدیشکاں [illegible]

" لالہ لکھی دیال (ملتان) چار آنہ فنڈ [illegible]

" شیر جان پرشاد آریہ پرتی ندھی سبھا - واسطے اخراجات [illegible]

" قیمت رپورٹ ۱۸۹۳ء [illegible]

میزان کل آمدنی [illegible]

اخراجات [illegible]

بقایا ماہ جولائی ۱۸۹۵ء [illegible]

رسیدزر بابت ماہ اگست ۱۸۹۵ء

بقایا ماہ جولائی ۱۸۹۵ء [illegible]

۵- اگست ۱۸۹۵ء شیر جان پرشاد آریہ پرتی ندھی سبھا - بجٹ میں سے واسطے اخراجات [illegible]

۱۲- اگست ۱۸۹۵ء " " [illegible]

۱۵- اگست ۱۸۹۵ء لالہ تاراچند منتری آریہ سماج گجرات - چار آنہ فنڈ [illegible]

میزان کل [illegible]

اخراجات [illegible]

بقایا ماہ اگست ۱۸۹۵ء چوکھٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (امرتسر) کے پاس ہے۔ [illegible]

آریہ سماجک خبریں

میانمیر کے پنڈت شیو دیال نے چار روپیہ چار فنڈ کی امداد میں دان دیئے۔

لاہور میں لالہ راجی داس کی سپتری کا بواہ سنسکار ویدک ریت سے ہوا۔ بر کی عمر ۲۰ سال اور بدھو کی ۱۲ سال کی ہے۔ لالہ صاحب نے ذیل کا دان دیا۔ وید پرچار فنڈ … گروکل … کنیا پاٹھ شالا … کنیا مہاودیالہ جالندھر …

ہائے تعصب تیرا ستیاناس۔ ایک … خانہ ضلع … میں۔ دو یتیم لڑکیاں چھوڑ کر گئیں۔ ہندوؤں نے انکو لینے کے لیئے درخواست دی۔ تمام شہر کے رؤسا نے انکی پرورش کا صاحب مجسٹریٹ ضلع کو اطمینان دلادیا۔ بلکہ اقرار نامہ لکھدیا۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے تعصب میں آکر ایک پادری مسٹر … کے سپرد کر دیں۔ دوبارہ پھر ہندوؤں نے درخواست کی۔ کہ لڑکیاں عیسائی دھرم نہیں لینا چاہتیں۔ اور رو رہی ہیں۔ مگر پھر بھی انکار ہوا۔ (از سرحدی اخبار)

لالہ نرائن داس سکنہ … سٹیشن … نے مبلغ … روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان کرکے ہمارے پاس ارسال کیئے ہیں۔

لالہ گوروداس ولد لالہ … رام نے … آباد سے دو روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان کرکے ہمارے پاس ارسال کیئے۔

وزیرہ آریہ پرش ہوں تو ایسے ہی ہوں چونکہ قصبہ … شہر میں اب باقاعدہ آریہ سماج قایم ہے

اور جنکی ایک پر جوش اور پرم ہتکاری ممبر … ہیں … نمبر طالب علم جو لاہور میں تعلیم پاتے ہیں۔ انکے دڑھ وشواس کو دیکھکر برہمن برادری نے برادری سے حقہ پانی علیحدہ کرنے وغیرہ کی ہر چند دھمکیاں دیں مگر ہر چرن بہادر دڑھ رہا۔ بلکہ ایک روز جب برادری کا مجمع اسی غرض کے لیئے جمع تھا۔ تو آواز بلند پکار کر کہا کہ خواہ آپ مجھے کیسی ہی تکلیف دیں۔ مگر ویدک دھرم نہیں چھوڑونگا۔

مولوی اکبر علی جگہ دینا نگر اور کلانور سے آریہ پرشوں سے شکست فاش کھا کر ڈیرہ نانک جا پہنچے۔ وہاں حکیم سنت رام کوٹلی صورت ملی والے ۹ ستمبر کو وہاں جا پہنچے۔ پہنچتے ہی ۱۰ تاریخ کو مولوی صاحب کو بحث کے لیئے نوٹس دیا گیا۔ اسپر مولوی صاحب دم دبا کر بھاگ گئے۔ لالہ جی نے متواتر ۹ و ۱۰ و ۱۱ ستمبر کو پرچار کیا۔ پہلے دن حاضری ۵۰ کے قریب تھی۔ مگر دوسرے دو دنوں میں ۴۰۰ کے قریب ہوتی رہی۔ اگر اوپدیشک اس طرف رخ کریں۔ تو سماج قایم ہونیکی امید ہے۔

پنڈت کرشنا رام اچھا رام ممبر پرتی ندھی سبھا کے اوپدیشوں سے شہر … سارے علاقہ … میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔

رائے گڑھ ضلع سنبھل پور میں مختلف آریہ سماجک فنڈات کی امداد میں چند بھدر پرشوں نے … روپیہ چندہ جمع کیا۔

راولپنڈی ۲۹- اگست کو ڈبیٹنگ کلب میں مسئلہ تناسخ پر بدستور بحث ہوئی۔ یکم ستمبر ۱۸۹۵ء کے ہفتہ واری جلسہ میں لالہ کانشی رام چوپڑہ نے اوپدیش اور لالہ … نے اوپنشدوں سے کتھا کرائی۔ ۵ تاریخ کو ڈبیٹنگ کلب میں پھر مسئلہ آواگون پر ہی بحث ہوتی رہی۔ ۸ ستمبر کو سماج کے جلسہ میں اوپدیش لالہ ہردیال سنگھ جی نے کی اور

کتھا اور پنڈتوں میں لالہ دیشبندھو صاحب کی ۔

۹۔ ماہ حال کی شام پنڈت دولت رام صاحب سنسکرت ادھیاپک ویدک کالج لاہور کا دیاکھیان ساتن دھرم کی ملکی ترقی میں ہستی سے ہستی نہیں ہو سکتی اور کیا ہوتا ہے۔ دو گھنٹہ تک ہوتا رہا۔

۱۰ اور ۱۱۔ کی شام کو برابر دو دو گھنٹہ تک ڈاکٹر سکت رام صاحب کا لکچر سندھیا پر ہوتا رہا۔

۱۲۔ تاریخ کو پنڈت کرپا رام جی جگراؤنوی اپدیشک کا دیاکھیان دیش اُنتی پر نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ہوا۔ ۱۳۔ کو لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مضمون "ہمارا وید" مضمون پر لکچر تھا۔ خاص کر آخری حصہ میں آچرن کی شدھی پر بڑا زور دیا گیا۔ یاد رکھو لالہ دیا داس صاحب پلیڈر کی طرف سے آسنن چار لکچروں کا دیاکھیان اسی وقت پر رکھا گیا تھا۔ اور ڈھنڈورا والوں کی طرح لوگوں کو اشتہار تقسیم ہوتے تھے مگر تاہم ہمارے لکچر میں آج ۳۰۰ تین سو سے کم کی حاضری نہ تھی۔

کیا پبلک کو معلوم ہے۔ کہ ڈی اے وی کالج میں پبلک کلاس کھولنے کی کیا غرض ہے۔ مفصل ہم کسی آئیندہ ہفتہ لکھینگے۔

آریہ سماج لنڈن کے منتری مسٹر دیوان ٹیک چند بی اے پنجابی سول سروس کے امتحان میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور لنڈن سے بھارت کیلئے پرستھان کرینگے اور ۹ یا ۱۰۔ نومبر کو بمبئی پہنچینگے۔

پنڈت گوکل چند پردھان آریہ سماج بہیرہ کی بزرگی بادو وید کرنیتی سے ہوا۔ مقامی پوپ کو اس نے کوارل بجایا۔ مگر پنڈت جی نے دوڑھتا پورک سب کا رد سماپت کیا۔

شاہ پور پنجاب میں آریہ سماج کی کوششوں سے ایک کنیا پاٹ شالا کھولی گئی۔ ...

ماہوار پر ایک لائق ادھیاپکا لگی ہے۔ اور اسوقت ۲۰ لڑکیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ مکلیہ ہر سے سنجیر صاحب نے معتیم صاحب خود معائنہ کرکے عمدہ ریمارک لکھی۔ اور دو روپیہ ماہوار امداد دینی منظور کی۔

پنڈت کرپا رام آنریری اپدیشک نے ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ ستمبر ۹۵ء کو یہاں پر پرچار کیا۔ ما بعد وید پرچار فنڈ اور ... چرنجی لال میموریل فنڈ کی امداد میں جمع ہوئے۔ اگر پنڈت کرپا رام جی ایک دفعہ تعطیلات کے موقعہ پر آدیں تو زیادہ امداد کی امید ہے۔

آریہ سماج میں عجیب کرو دی۔ وہ ہم سنا ہے جب پنڈت بھگت رام جی ایل ایل بی پلیڈر سیالکوٹ پر چار کے آریہ سماج گھر کو تشریف لانے لگے۔ تو دروازہ پر ایک عورت کو پانی (گنگا) ایک گھڑے میں آکیا دی۔ پھر آپ پیاسہ ہو کر اندر سے آئے۔ اور اس پانی میں کچھ پیسے ڈالکر چلے گئے۔

لالہ خوشحالی رام سٹیشن ماسٹر سہیل نے اس گاؤں میں جو کہ ایک چھوٹا سا ہے۔ ۴۔ ۸۔ ۱۲۔ ۱۵۔ ۱۸ ستمبر ۹۵ء کو اپدیش دیئے۔ ۲۰ سے ۳۰ تک حاضری ہی رہی۔

کرنال میں ۲۰ ستمبر ۹۵ء کو ایک آریہ کنیا پاٹ شالا کھل گئی۔ سماجکوں نے اسوقعہ پر بڑا اُتساہ سے ارتب کیا۔

لاہور آریہ سماج بھی اسوقت بڑی سرگرمی سے وید پرچار فنڈ کی امداد کے لیے دھن اکٹھا کر رہا ہے۔

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ بھگت پیلا داس جی اب چل پھر سکتے ہیں۔ بلکہ سماج مندر تک آ جاتے ہیں۔

امرتسر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷۔ اکتوبر ۹۵ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۲۵۔ اکتوبر کو ہوگا۔

آریہ سماج پنڈدادنخان کا آئیندہ کےلیے انتخاب بتفصیل ذیل ہوا۔ پنڈت لعل ہلسے پردھان۔ لالہ رام بھایا مل اپ پردھان۔ لالہ رام بھایا مل ودم سیکرٹری لالہ دیوی داس میوا سی خزانچی۔ لالہ فقیر چند صراف لیتکا دھیکش۔ لالہ ٹھاکر داس و لالہ ہری چند ممبران انترنگ سبھا۔

کوئٹہ آریہ سماج کا انتخاب بتفصیل ذیل ہوا۔ پنڈت ہری کشن جی پردھان۔ لالہ صاحب دیتا مل جی اپ پردھان۔ لالہ موہن لال جی اپ پردھان۔ لالہ گنیش داس جی منتری۔ لالہ ٹھاکر داس جی کوشا دھیکش۔ لالہ راجندر سنگھ جی لیتکا دھیکش۔ لالہ دیوی دیال کمپو نڈر۔ پنڈت تقیر چند کلرک بارگ ماسٹری۔ پنڈت جھجو رام کلرک کمسریٹ لالہ کرم چند کلرک ڈی آفس۔ پنڈت رگھو رام کلرک خزانہ۔ ماسٹر رامچندر صاحب۔ بابا بیلا سنگھ صاحب کلرک ڈاکخانہ۔ لالہ رامچندر عرائض نویس۔ لالہ بیلی رام کلرک بارگ ماسٹری۔ لالہ جیدیال صاحب گوڈس کلرک ممبران انترنگ سبھا۔

ضروری نویدن۔ جو مہاشہ تصور آریہ سماج سے خط و کتابت کرنی چاہیں۔ بنام لالہ گنگا رام پرشاد سکرٹری کیا کریں۔

فیروزپور شہر کی سماج جو پہلے نوشہرہ تھی۔ اب اس نے اپنا تعلق پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا سے جس کے پردھان لالہ منشی رام جی ہیں پیدا کر لیا ہے۔ اور سماج کا بھون شہر کے عین وسط میں چوک جمعیت رائے میں تبدیل کر لیا ہے۔ آئیندہ پرتی ندھی ویدا و پرچار فنی و دیگر ہر ایک سماج کی ہر قسم کی خط و کتابت منشی رام سکرٹری آریہ سماج شہر فیروزپور سے ہونی چاہئیے۔ اور جو اپدیشک مہاشہ آئیندہ اپدیش کے واسطے تشریف لاویں۔ وہ چوک مذکور کے متصل کوچہ امرتسریاں بمکان منشی رام تشریف لاویں۔ تاکہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہووے۔

لوکل

۲۱ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ڈنگہ کے جلسہ میں شادی صغرسنی پر بحث ہوئی۔ پنڈت شادی رام ودیارتھی بھگت رام جی نے مباحثہ شروع کیا۔ لالہ نانک چند جی نے تردید کا کام کیا۔ بحث میں کئی ایک اور صاحبوں نے بھی حصہ لیا۔ ایسی بحثوں کی قسمت ہی ایسی ہے۔ کہ لوکل دھرم سبھا کے چند پنڈت بھی شریک جلسہ تھے مگر جب بحث ہو چکی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ سماج کے کرنے والے بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ دوران بحث میں بدنظمی نہیں ہونے دیتے۔ اور یہ ہم پیشتر ہی سے اپنا اپنا شکوہ ظاہر کرتے ہیں۔ آئندہ ہفتہ کا جلسہ بجائے سنیچر کے (دسہرہ کے سبب) منگل کے دن ہوگا۔ اسدن بھی بچپن کی شادی کے مضمون پر ہی بحث ہوگی۔ ڈاکٹر گنپت رام اور پنڈت شادی رام اختتامی تقریریں کرینگے۔

۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء بروز اتوار سماج کے ستسنگ کا جلسہ میں معمولی ہون اور پرارتھنا کے بعد پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور ودیارتھی برہمانند نے اپنشدوں سے کتھا کی۔ ایکے بعد لالہ کرم چند جی نے اس رشتہ پر لکچر دیا۔ کہ وہ جو مختلف سوسائٹیاں ہندوستان میں کام کر رہی ہیں۔ ہم کس طرح نہ پہچان سکیں گے کہ آیا ترقی کی طرف یا تنزل کی طرف۔ بہت سی سوسائٹیوں کے لیڈروں کی کوششیں بیان کرتے کرتے آخرش آریہ سماج کی موومنٹ کی طرف آئے۔ اور یہ بیان کر کے کہ جو کوئی کام اپنا ذاتی سوارتھ دل میں رکھکر کیا جاوے۔ اسکا پبلک پر کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ اسمیں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آجکل کے اسمیں جھگڑے سے پبلک دیکھ کر آریہ سماج سے متنفر ہوتی جاتی ہے۔ جو کمزور دلوں کا کام ہے۔ مگر جو مستقل مزاج ہر دم سے ہوتے ہیں۔ وہ جھگڑوں میں سے سوسائٹی کے اصل مقصد کو نکال لیتے ہیں۔ چنانچہ نکال چکے ہیں۔ پہلے دنوں میں آریہ سماج کی شکلوں میں اسقدر آپسمیں محبت تھی۔ کہ جہاں کسی سماج کا بھائی نے نظر کی تو آغوش جوش مل گیا مگر اب برعکس ہے جب کوئی ملا۔ اور ملتے ہوئے تو جھٹ ایڈریس کا خیال جاتا ہے۔ یہ صرف ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے۔ اگر یکمتی سے کوئی جھگڑا کیا جاوے تو علاوہ کمال شر تو یہ ظاہر ہونے کے پریتی اور پریم بھی دور نہیں ہوتا۔ اب سوال یکمتی کا۔ بس اسکی بنیاد دھرم ہے۔ آجکل کے ہمارے طالبعلموں میں تیاگ زندگی کم پائی جاتی ہے۔ مقابلہ انکے ہم عیسائیوں کے بچوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ بچپن سے ہی انکو اپنی سوشکشت ماؤں سے وہ رنگ سکھلاتی رہتی ہے۔ ایسے ہی اگر ہماری مائیں بھی سوشکشت ہوں۔ تو کیا ممکن نہیں۔ کہ ہماری سنتان میں بھی شروع سے ہی وہ رنگ نکلتا ہو۔ کیونکہ شروع میں جو عادت بچوں میں پڑ جاتی ہے ماں کے ذریعہ ہی پڑتا ہے۔ اور پھر اس دھرم کا سکشا کا اثر تو پرنیت تک رہتا ہے۔ کیسی ہی آدمی دھرم پرچار کی طرف سے زیادہ دلچسپی ہوتا چاہئے۔ دیکھو مسٹر گلیڈسٹون نے اپنی بوڑھی عمر میں ہی آجکل کے طالبعلموں کیلئے عیسائی مذہب کی تاریخ کے متعلق ایک کتاب بنائی ہے۔ شاہ جاپان کو اپنے مذہب سے تنگ ہو کر اگر کسی دوسرے مذہب کی تلاش کی خواہش ہونے پر کئی مشنری وہاں پہونچ گئے۔ سوامی ویویکانند نے جب امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا تھا۔ انگلستان سے آرچ بشپ آف کنٹربری خود ہی انکی تردید کے لیے امریکہ میں پہنچ چکے ہیں۔ ہاں یہ کیا اگر آپ تھوڑی سی کوشش بھی کریں۔ تو ہم ایسا سچا ویدک دھرم جسکے مقابلہ میں اور مذہب ایسے ہیں۔ جیسے کہ سورج کے سامنے جگنو نہیں چل سکتا۔ اور جو قومیں ملکی ترقی کی بکا میں دن رات لگی ہوتی ہیں۔ آپ ہیچ جانئے اور تاریکیوں سے نکلئے۔ کہ یہ ترقیاں ہمیشہ دھرم کی ترقی سے ہی ہوا کرتی ہیں۔ دیکھو مسٹری کس طرح ہر ایک زمین پر پھیل گئی۔ اور مسلمانوں نے کس طرح سے اپنی ترقی کی آخرش گورو گوبند سنگھ کا کچھ ذکر کر کے لائق لکچرار نے لکچر کو ختم کیا۔ اسکے بعد لالہ بھگوا رام نے کہا کہ "جب اس سال مجھکو فیروزپور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر لکچر دینے کا موقعہ ملا تھا۔ تو بیچ اثنائے لکچر تعلیم نسواں پر بہت زور دیا تھا۔ میرے بعد لالہ منشی رام جی بی اے کا لکچر تھا۔ انھوں نے امریکہ اور یوروپ میں تعلیم نسواں کے برے نتیجوں کا مبالغہ آمیز فوٹو کھینچ کر اس تعلیم سے لوگوں کو ہٹانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں یہ ہی طریقہ اس کا عذر* دلیل کا نتیجہ تعلیم نسواں برخلاف دیگر فوٹو مبالغہ آمیز ہے۔ نتیجہ اگر یہ ہوا تو اس لیئے کہ طریقہ برا تھا۔ ہمارا طریقہ اچھا ہے۔ ہمیں انکے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہئے تاکہ وہ خراب نتیجے پیدا نہیں ہو سکے۔

دسہرہ کا میلہ شروع ہے۔ لوکل سماج کے اکثر ممبر گو باعث ہونے تعطیل کے ۱۵ ستمبر اپنے اپنے گھروں کو گئے ہوئے ہیں۔ مگر پھر بھی سبھاسدوں نے باجازت لالہ دیوراج جی آپ منتری پرچار کا بندوبست کر لیا۔ ۲۰ ستمبر سے برابر پرچار شروع ہے۔

۳ ستمبر ۱۸۹۵ء کو لالہ بھگت رام ودیارتھی کا لکچر ہوا "دشمنان آریہ سماج کیا ہیں" دوئم لالہ بھیو رام بی اے دشمن آریہ سماج کے ساتھ لوگ ودیش کیوں کرتے ہیں سوئم پھر لالہ بھگت رام ودیارتھی دشمن مذکورہ بالا اور ساتھ ساتھ بھجن بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اسدن قریباً ۱۵۰۰ آدمیوں کو اپدیش ہوا ہوگا۔

۵ ستمبر ۱۸۹۵ء کو۔ لالہ بھگت رام لالہ دیوراج والا بھیو رام جی بی اے کا لکچر تھے۔ دوسرے دن قریباً تین ہزار آدمی کو اپدیش ہوا ہوگا۔ باقی آئندہ۔

* نوٹ۔ بیہودہ کا عذر تھا۔ جو کہ شاید کچھ صاحبان کے کسی جیلے جانے سے فیروزی پریس جالندھر سے چھپوا کر گنا [illegible] بازار میں تقسیم کیا تھا۔

مطبوعہ مطبع [illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بتجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیے جاوینگے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ... مصری سرمہ فی تولہ ۲ روپیہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر سردار میان سنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میان سنگھ صاحب اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو سرمہ اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً دکھنا آنا کہتے ہیں۔ بچپن کی کمزوری نظر۔ ناخن۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنکھ سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر یا زہریلی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر کس و ناکس کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے سب کو اپنے پاس یہ مفید دوا ضرور رکھنی چاہیے۔ اسلئے میں بلا تامل یہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے میرے کا سرمہ نہایت مفید ہے۔ **دستخط ڈاکٹر وی ایم بہاسکلی صاحب بہادر** ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من۔ میں نے آپکا میرے کا سرمہ ایک بوڑھے شخص مسمی ... سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے استعمال کیلئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجوبہ ایسے لئے کافی ہے۔ کہ ایک شخص ... سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھے یہ آنکھوں کی دوا (اس سرمہ) طلب کی میں نے اس سے پوچھا کیا ... سنگھ راضی ہے۔ اسنے کہا کہ ... سنگھ کی آنکھیں جنکی عمر ۷۰ سال کی ہے اس سرمہ کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ **دستخط کرنیل والٹر الیف پیری صاحب بہادر** کرنیل ریاست فرید کوٹ۔ ۱۰ جون سنہ ۱۸۹۵ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہمارے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

نمبر ۲۶ | مطبوعہ ۲۰ اسوج سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء بروز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دہرم پرچارک

شملہ آدی کی دہرم یاترا

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک مطبوعہ ۱۰ بھادون سمت ۵۲ء
شاہ آباد میں ۴ ستمبر کو لالہ شیو دیال جی تھا برہمچاری
جی کے پر زور ویاکھیان ہوئے - دوسرے دن پھر
برہمچاری جی نے ایک اتم ویاکھیان دیا - جبکہ اُدہر
شاہ آباد میں اس سرگرمی سے دہرم پرچار ہو رہا تھا -
اُدہر انبالہ سماج کے پردہان لالہ چمپا لال جی - اُپ پردہان لالہ
کاشی ناتھ جی منتری - لالہ گوبند لال جی معہ لالہ سوہن لال
جی سیکرٹری ماسٹر ہندو محمڈن سکول اپنے اُتساہ سے وید پرچار
راشی کے لیئے ادیوگ کر رہے تھے - انکے ادیوگ کا انتم
پھل یہ ہوا - کہ ۲۵۶ روپیہ اوکت فنڈ کی سہایتا میں
لکھے گئے جنمیں سے ۲۲۸ روپیہ نقد وصول ہو گئے -
۶ تاریخ کی صبحکو ہم سب انبالہ کو چھوڑ کر اگنی رتھ
کے آشرت ہو شاہ آباد میں پہونچے - شاہ آباد گو
چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن ساماجک چرچا یہاں بہت
ہے - ۶ تاریخ کی دوپہر کو ستریوں کی ایک معقول تعداد
منشی پرسے کے مکان میں شیولا جی نے کتھا کے
طور پر دہرم اپدیش پڑھکر سنایا - منڈی میں پرتی
سماج میں بھی لالہ شیو دیال جی تھا برہمچاری جی
نے ویاکھیان دیئے - منشی نارائن داس جی پردہان
لالہ ملی ہر جی منتری - لالہ بالمکند جی - بھگت [illegible] داس
جی بابو [illegible] اس آدی سجنوں کا اُتساہ قابل تعریف
ہے - ۵۱ روپیہ وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں
نقد پراپت ہوئے - لالہ بالمکند جی نے [illegible]
میں پرچار کی ضرورت بتلائی - اور ہمیں یہ سنکر
آنند ہوا - کہ قصبہ ہذا میں آریہ سماج ترقی کیحالت
میں ہے - ۷ تاریخ کی صبحکو ہم سب کرنال جانے
کے لیئے ساماجک بھائیوں سے جدا ہوئے -
ریل میں بیٹھے ہوئے ہی تھانیسر کی زمین دکھائی
پڑی اور ہمنے آگے پرتھوی راج - گوبند رائے
کھشتریوں کے کلپت چتر کھینچ گئے - تراوڑی کے
تاریخی میدان کے بھی آگے چلکر درشن ہوئے
ہم اب کورو کھشیتر کی رن بھومی میں سے گذر رہے
تھے - اس میدان میں کلپنا سے کرشن دیو کی رتھ
ارجن کا گنڈیو دہنش - بھیشم کی سینا اور پانچ ہزار
برس کے کھشتریوں کا مہابھارت من میں اُپستھت
ہو گیا - جبکہ من اس پرکار تاریخی دنیا میں گھوم
رہا تھا - اگنی رتھ لمبے سانس لیتا ہوا کرنال کے
سٹیشن پر تھک کر ٹھیر گیا - ساماجک بھائی
ہمیں منتری جی کے مکان پر وشرام کے لیئے
لے گئے - شام کو ہمنے اور لالہ شیو دیال جی نے ویاکھیان
دیئے - دوسرے روز اتوار کے دن سماج مندر
میں جو کہ بر لب بازار ایک چھوٹا سا عمدہ
مکان ہے - برہمچاری جی نے پریم سے [illegible]
اور لالہ شیو دیال جی نے ایک مدلل ویاکھیان دیا -
کرنال جسکو راجہ کرن کا بسایا ہوا ہے
اسکا پراچین نام کرن آلہ ہے - آجکل یہاں
بہت سنہری برتن اور جوتے عمدہ بکتے ہیں - قلندر
صاحب کی مزار کو جو کہ ایک معمولی عمارت
تھی ہمنے دیکھا - دیش لوگوں کی آبادی
کثرت سے ہے - شہر میں ایک خاصہ چوڑا بازار
ہے - اور عموماً بازار اچھے سجے ہوتے ہیں -
لالہ چھجو رام جی پردہان - لالہ کرتا رام جی منتری
بابو نہال سنگھ جی لالہ کدار ناتھ جی لالہ سری رام
جی لالہ گوکل چند جی - پنڈت اودے رام
جی - لالہ کشن سروپ آدی سجنوں کے درشن
دہرم دڑہتا کا سبق سیکھ رہے تھے - برادری
والوں کی مخالفت کا مقابلہ سماج خوب مستعدی
سے کر رہا ہے - برہمچاری جی کو کرنال میں ہی
چھوڑ کر ہم سب پانی پت جانے کے لیئے
۸ تاریخ کی دوپہر کو روانہ ہوئے - پانی پت
میں شام کو ہمنے اور لالہ شیو دیال جی نے ویاکھیان دیا جسکے
بعد ایک پورانک پنڈت سے مورتی پوجا
آدی وشیوں پر مباحثہ ہوتا رہا - جسکے بعد ہمنے
ایک لیکچر میں مورتی پوجا کی اصلیت ظاہر کی
اسی روز دوپہر کو ایک علیحدہ زنانہ مکان
میں شیولا جی ستریوں میں کتھا سناتی رہیں
اس سماج کے پردہان لالہ بھگوان داس جی اور
منتری گوپال سہائے جی ہیں - جو کہ بھجن بھی
پریم سے گاتے ہیں - لالہ نارائن سہائے جی پستکادھیکش
ہیں - لالہ راجہ رام لالہ کدار ناتھ ہونہار
نوجوان ہیں - لالہ شادی رام جی باوجود بیمار
ہونیکے بھی پریم سے ساماجک کاروائی میں
حصہ لیتے رہے - یدی لالہ شادی رام جی [illegible]
سے پانی پت ہی چلے آئیں - تو سماج کو بہت
لابھ پہونچنے کی امید ہے - بابو جگدھیان
جی یہاں نہ تھے - اسلیئے انکے درشن نہ کر سکے
سماج کا ادچار ہولیوں میں اُتسو کرنے کا ہے
پانی پت پانڈوں کے پانچ پتوں میں ایک
ہے - باقی چار پتوں کے نام یہ ہیں سونپت

(سونی پت) باغ پت - اندرپت (دہلی) اور تلپت - پانی پت میں کرنال والے قلندر صاحب کی میزار کا ضمیمہ ہے - جو کہ دہاں کی نسبت عمدہ بنا ہوا ہے - اس مکان میں چھ کسوٹی کے پتھر کے ستون لگے ہوئے ہیں - شام کو ہم دیوی تالاب کی سیر کو گئے - جسکے نزدیک اودے ناک مرہٹہ کا بنایا ہوا مندر بھی ہے - کابل باغ بابر کا بنایا ہوا شہر سے دور واقعہ ہے - ابراہیم لودی کی قبر ایک چبوترہ پر لاوارث حالت میں پڑی ہوئی ہم نے دیکھی - اسی پانی پت کی تینوں لڑائیوں کو یاد کرتے ہوئے سینکڑوں طلباء ہر سال امتحان تاریخ کے پرچہ میں رٹے جاتے ہیں - یہاں پر شیشہ کا کارخانہ بھی سنا گیا - بازار میں چاندی کے بنے ہوئے موتی نہایت نفیس بکتے ہیں - پانی پت کی ملائی دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتی - حلوائی جس ہیتی سے معمولی خالص دودھ کی ملائی تیار کرتے ہیں - وہ ریتی آج تک پانی پت کی ہی وراثت رہی ہے - برتن اور سیاری کاٹنے کے سروتے یہاں کے مشہور ہیں - ۱۰ تاریخ کی صبح کو سب ساماجک بھائی ہمیں ریل پر چھوڑنے آئے - اور ہمنے دہلی کے ٹکٹ لے ریل میں قدم جا دیئے - دوپہر کو ہم ہندوستان کے پیرس میں داخل ہوئے - اور سماج مندر میں جاکر وشرام کیا - تیسرے پہر لالہ گنڈا لال جی منتری سماج نے جو کہ ایک دھرماتما سبھا سد بھی ہیں ہمیں دہلی کے نگر کی سیر کرائی - چوڑی بازار - جامع مسجد - ڈفرن ہسپتال - دریبہ کلان - چاندنی چوک - ملکہ باغ - گھنٹہ گھر آدی استھانوں کو دیکھا - جلیبیوں عطر فروشوں بزازوں اور صرافوں کی دوکانیں شہر کی زینت ہیں - مسجد کے قریب ہرے بھرے کی قبر بھی

دیکھی جہاں کہ عورتیں جادو ٹونہ کی آڑ میں ٹھگی جاتی ہیں - چاندنی چوک میں سیٹھ رام کشن داس کی بیٹھک بازار کی ناک ہے - دریبہ میں الف لیلہ والا مشہور بید کا نزارہ ہے - اسی بازار میں ایک گھڑی کی دوکان شیشوں سے سجی ہوئی بانکے پن کا نمونہ ہے - دہلی کے مشہور کوزہ گر کی دوکان بھی عجیبہ ہے - ایدن کی سیر میں جس چیز نے سب سے بڑھکر مجھے حیران کیا - وہ گھنٹہ گھر کے متصل پتھر کے ہاتھی کی کالی مورتی تھی - جس آریہ کاریگر نے اس پتھر کے ہاتھی کو بنایا ہوگا - معلوم نہیں کہ وہ پرانے یونان کو سنگتراشی میں سبق دیتا ہوگا - ایک کھڑے ہوئے لیکھ سے ودت ہوا - کہ یہ ہاتھی اننت پر چین سمے کا ہے - شاہجہان نے اس کو کسی استھان سے منگوا کر دہلی کی سجاوٹ کے لیئے رکھا تھا - لیکن اورنگزیب نے اپنے سبھاؤ کے موافق اس ہاتھی کے انیک ٹکڑے کرواد یئے - مدت تک یہ ظلم رسیدہ زمین کی گود میں نیند لیتا رہا - اب انگریزوں نے اسکو زمین سے نکال کر اسکی مرمت کر کے ملکہ باغ کا چوکیدار بنا دیا ہے - ۱۱ تاریخ کی صبح کو ہم جمنا کی سیر کو گئے - لال قلعہ کے مقابل سلیم گڑھ کو بھی دور سے دیکھا - جمن کے کنارے پانڈوں کی یگیہ شالا کے مقام پر نیلے روغنی پتھروں کی ایک چھتری بنی ہوئی ہے - جو کہ نیلی چھتری کے نام سے مشہور ہے - دریائے جمن کے اوپر دوہرا ریل کا پل ہے - برسات کے سبب پانی نہانے کے قابل نہ تھا - دریائے کے مدہ میں ایک سما دہ بنی ہوئی ہے - جسکی بابت سنا گیا - کہ طغیانی کی حالت میں بھی ڈوبتی نہیں - واپس لوٹتے ہوئے ہمنے اودھ ماس کی بگھی دیکھی جسمیں ایک

برہمن بہت سی ستریوں کو کتھا سنا رہا تھا - جو آریہ لوگ اپنی ستریوں کو سماج کے سپتاہک ادھیویشن میں وید کی کتھا ...

ربانیکے

لیے نہیں لاتے - آنکو اس بات سے سکشا گرہن کرنی چاہیئے ہمنے آیاگرنگادھر کا تعالہ یاشیش محل بھی دیکھا - آگے چلکر ملکہ باغ میں عجائب گھر کو دیکھا - اس میں چینیوں کیا و پنچھی مندروں کی شکل جتانے والے کھلونے - چینی قیدیوں کی مٹی کی مورتیاں - مہاتما بدھ کی سفید سنگ مرمر کی مورتی بیٹھی ہوئی - دو منہ والا مردہ ہرن اور دیگر ہندوستانی صنعت کی چیزیں رکھی ہوئی ہیں -

دوپہر کو ہم پرانی دلی کی سیر کو شہر سے باہر گئے - پرتھوی راج کی لاٹ جسکو بعض اب غلطی سے قطب صاحب کی لاٹ کہتے ہیں - میلوں کھنڈرات میں اپنا لال سر آسمان سے اونچے کیئے ہوئے زمانہ قدیم کی صنعت کو بتلا رہی تھی - پرانی دلی آج کل کھنڈرات کا ڈھیر ہے - یہ دلی سات دفعہ اجڑی اور سات دفعہ آباد ہوئی - ۲۷۹ سیڑھیاں چڑھکر ہم پرتھوی لاٹ کی شکھر پر گئے - یہ لاٹ ۲۴۲ فیٹ اونچی لال پتھر کی نہایت عمدگی سے بنی ہوئی ہے - اسکا گھیرا ۳۰ گز کا ہے - اسکی ہر چھت کے خاتمہ پر باہر کی طرف قرآنی آیتیں قطب الدین کے وقت لکھی گئی تھیں - اگر نیچے سے اس لاٹ کی چوٹی کو دیکھو تو سر کی پگڑی تھامنے کی ضرورت پڑتی ہے - اور اسکے اوپر سے نیچے کی سرشٹی بہت ہلکی نظر آتی ہے - لاٹ کی بائیں طرف علاؤالدین خلجی کا دروازہ ہے - اسی کے دامن میں پرتھوی راج کی پوجا گاہ ہے - جسکے اندر سب تصویروں کے سر صنعت و حرفت سے متنفر پٹھانوں نے اڑا دیئے

ہوئے ہیں۔ پرتھوی راج کا قلعہ۔ کھنڈرات کی
دیوار کی صورت میں لاٹ پر سے دکھائی دیتا
تھا۔ قطب الدین نے پرتھوی لاٹ کی نقل پر
لاٹ بنوانی چاہی تھی۔ مگر وہ ناتمام ہی رہ گئی۔
نامعلوم کہ عمدہ کاریگر مل نہ سکے۔ یا لاگت لگانے
سے بادشاہ ہی گھبرا گیا۔ شاید اسی ناکامیابی
کا باعث ہو۔ کہ اس نے پرتھوی لاٹ کو ہی اپنے نام
سے مشہور کرنے کی کوشش کی۔ پرتھوی راج
کی پوجا گاہ کے قریب ڈھلے ہوئے لوہے کی
مضبوط اور مشہور لاٹ قریباً چھ گز اونچی کھڑی
ہے۔ راجہ دھروا دھوا کے وقت کی یہ بنی ہوئی
ہے۔ پالی زبان میں اس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے
جہاد کے بھگتوں نے ہر چند اسکے توڑنے کی
کوشش کی لیکن اسکا بال بیکا نہ کر سکے۔ نادری
گولوں کی ضرب کے نشان اس میں پائے جاتے
ہیں۔ یہ لوہے کی لاٹ لوہاری کے اعلیٰ
فن کا نمونہ ہے۔ اور اس بات کا زندہ ثبوت ہے
کہ پراچین سمے میں آریہ ورت کے اندر موجودہ
یورپ سے بڑھکر لوہے کو پگھلانے۔ ڈھالنے
اور گھڑنے کے سامان اور آلات موجود تھے
اس لوہے کے ستون کو دیکھنے کے بعد رجہ
کلار ناتھ کے جوگ مایا مندر میں گئے۔ مندر
میں کوئی خاص شیشا نہ پائی۔ مندر سے ہو کر
ہم باولی کی طرف آئے۔ اسی فیٹ کی اونچائی
پر سے غوطہ خور بڑی پھرتی سے چھلانگیں
لگاتے ہیں۔ اور دو آدمیوں نے کچھ نقدی
کے لوبھ پر ہمیں اتنی اونچائی سے باولی میں
چھلانگیں لگا کر دکھائیں۔ باولی میں سے غلاظت
کی بو آ رہی تھی۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎
بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں
گرو گرام ارتھات گڑ گانو یہاں سے بہت دور

نہیں ہے۔ کھنڈرات کے ڈھیر چاروں طرف
سے گویا پرکاش کر رہے تھے۔

پرتھوی کا مندر گیا اب کدھر ہے
مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے

ان کھنڈرات کو دیکھ کر مسٹر انگلینڈ کے
دست مستری ہی کا انومان کرنے لگا۔ یہاں
ایک ایک قبیلہ میں ہندو اور مسلمانوں کے
کھنڈر ایسے گتھم گتھا ہوئے الجھے پڑے ہیں
کہ انسے صاف صاف طور پر تاریخ نکالنا تاریخ
کے طالب کے لیئے گورکھ دھندے کا سلجھانا ہے۔
ان کھنڈرات کو دیکھ کر ہم دہلی کے شہر کی
طرف واپس آئے۔ راستہ میں ہمایوں کے مقبرے
کی نقل جسکو منصور علی کا مقبرہ یا بھول بھلیاں
کا مکان کہتے ہیں دیکھا۔ معمار کی کاریگری
قابل تعریف ہے۔ ہمارے بھائی لالہ شیودیال
جی اور باقی ہم سب واقعی اس مکان میں بھول گئے
اور پیچھے واپسی کا راستہ تلاش نہ کر سکے۔ آگے
اور سے ہمایوں کے مقبرہ کو دور سے ہی دیکھ
لیا۔ کوروں کے یا پورانے قلعے کے کھنڈرات
بھی نظر آ گئے۔ مسلمانوں کے مقبروں کو دیکھ کر
برہمچاری جی نے کہا۔ کہ اگر ایک ہزار برس
اور مسلمانی راج رہتا تو ہندوستان ہی قبرستان
ہو جاتا۔

یہاں سے ہوکر ہم شہر میں داخل ہوئے۔ اور
لال قلعے کے اندر سیر کو گئے۔ دہلی کا یہ لال قلعہ
شاہجہان نے بنوایا تھا۔ قلعہ میں دیوان خاص
قابل دید ہے۔ دیوان خاص کی نفیس سنگ مرمر
کی عمارت اور بیش قیمتی پتھروں کے بیل بوٹوں
کی جڑت کا کام واقعی کاریگر کے گیان اور کرم کے
میل کو زبان حال سے بتلا رہا تھا۔ لوگ دیوان
خاص کو دیکھ کر صرف شاہجہان کی ہی تعریف

کرتے ہیں۔ لیکن میں مسٹر گرین صاحب کی رائے
سے اتفاق کرتا ہوا زیادہ تر ان ہاتھوں کی تعریف
کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس عمارت کو بنایا تھا۔
شاید اسی عمارت کی عمدگی کے باعث پروفیسر
جیارام جی نے دہلی کو ہند کا پیرس لکھا ہے۔ اس
عمارت میں سنگ مرمر کا تخت پڑا ہوا تھا۔ اور
اسکے اوپر کی چاندی کی چوکی اب لنڈن شریف
میں تشریف لے گئی ہے۔ اسی مکان میں ایک دوسرے
کمرہ کی دیوار پر ایک ترازو کی شکل کھدی ہوئی
تھی۔ جسپر میزان عدل لکھا ہوا تھا۔ اسی کمرہ
کے اندر شاہجہان کے حکم سے دانا کاریگر جمنا سے
نہر لائے تھے۔ ساتھ کا کمرہ شمن برج کے نام سے
پرسیدہ ہے۔ شمن برج کی گلکاری واقعی بے نظیر ہے
شمن برج کی کھڑکیوں سے باہر نگاہ ڈالو تو نیل
رنگ کی جمنا بہتی ہوئی اس چمن خانے کے پاؤں
کو چومتی ہوئی قدرت اور ہنر کا میل کراتی ہے
جمنا کی طرف کو اس برج میں پتھر کے جالیدار
دروازے لگے ہوئے ہیں۔ شاعری کا یہ قطعہ
ایک دیوار پر سامنے عمدگی سے لکھا ہوا تھا۔

" اے بلند پایہ وقفل بر دل ہشیار
و سر دوختہ چشم پائے در گل ہشیار
عزم سفر مغرب در عہد مشرق
اے راہ رو پشت بمنزل ہشیار "

ساتھ کا کمرہ تسبیح خانہ کہلاتا ہے۔ پاس ہی حمام
ہے۔ اور چہ بچہ میں ایک ہی اکھنڈ سنگ مرمر
کا لگا ہوا ہے۔ گلاب پاش کے فواروں کے
جواہرات اب اکھاڑے گئے ہیں۔ یہ فوارے
رنگیلے شاہجہان نے اپنے لباس عطر جھڑکنے کی
غرض سے بنوائے تھے۔ پاس ہی ہم نے ایک
اور فوارہ دیکھا۔ جسکو لوٹ پوٹ کا رہٹ کہتے
ہیں۔ اسمیں جو پانی نواز سے سے چھوٹتا ہے وہی

پھر فوارہ میں داخل ہوکر نکلتا ہے - زنانہ حمام کا
سنہری کام اب اکھاڑ لیا گیا ہے لیکن فرش اب
بھی غضب کا ہے - بادشاہ کے نہانے کے کمرہ
میں جو بلوری حوض تھی - وہ اب یورپ چلی
گئی ہے - اسکے کونے میں ہمیں وہ جگہ دکھائی
گئی - جہاں کہ ایک نتی سے نہانے کے لیئے پانی
گرم ہوا کرتا تھا - موتی مسجد کو دیکھ کر ہم نے
لال پتھر کے بنے ہوئے دیوان عام کو دیکھا -
ساون بھادوں کی بہار کی جگہ اب اوجاڑ ہی
دیکھی - قلعے کے دیگر انگریزی مکانات ان
عمارات کے آگے نظر بٹو معلوم ہوتے تھے -
دہلی کی گلیاں عموماً تنگ ہیں - گو لیمپ
لگے ہوئے ہیں - لیکن ہالی ذائقہ دار نہیں ہے
دہلی کی عام اخلاقی حالت بہت گری ہوئی ہے
شادیوں پر رنڈیوں کے ناچ اکثر موقعوں پر
ہوا کرتے ہیں - دہلی کو ہندو اور مسلمانوں نے
ناچ گھر بنا رکھا ہے - محفلوں اور مجلسوں
کی جان عموماً رنڈیاں ہی مانی گئی ہیں -
۱۱- تاریخ کی شام کو میرا لیکچر ایک سکول کے
کمرہ حال میں شدھیوں کے دھرم پر ہوا - لالہ جیون
جی نے پریم سے بھجن گائے - دوسرے دن
لالہ شیودیال جی نے سماج مندر میں ہماری
ذمہ داریاں کے مضمون پر نہایت سنجیدگی
سے ایک پر مضمون ویاکھیان دیا - لیکچر کے
دوران میں ماسٹر گوکل چند جی اس کے لیکچر
کی طرف متوجہ ہوئے - لالہ ہری داس سے
جو کہ آریہ سماج دہلی کے پرانے ممبر ہیں باتیں
کرتے رہے - اور انکو ایسا سمجھایا کہ وہ جتلاتے
رہے - کہ یہاں دو سماجیں ہونی چاہیئیں لیکن
انہوں نے جواب دیا - کہ چونکہ مخالف پارٹی
ہالس پر حاوی ہے - اسی واسطے منتری جی نے

انکو سماج میں لیکچر دینے کی اجازت نہیں دی
جس میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا - کہ دوسری
سماج یہاں قائم کیجائے - لیکچر کے اختتام
پر ماسٹر گوکل چند نے پنڈت لشمبر داس سے کہنے لگے
کہ صاحب! یہاں کالج کے حامیوں کو لیکچر
دینے کی اجازت کیوں نہیں دیجاتی - پہلے تو
ممبران سماج دہلی ماسٹر جی کی مذکورہ بالا اور
دیگر باتوں کو خاموشی سے سنتے رہے لیکن
جس وقت بھائی جگت سنگھ جو کہ خود یہاں موجود
تھے - اسبات کو زور سے کہنے لگے - کہ ہم مانس
پرچار نہیں کرتے - اور کالج میں آریہ سماج
کی تعلیم دیجاتی ہے - تو برہمچاری رام نند
جی اور لالہ شیودیال جی نے کہا - کہ کیوں صاحب
اول امر کے بارہ میں آپ یہ بتلادیں - کہ کالج
کے بورڈنگ ہوس میں مانس کے چھ رسوئی خانے
ہیں یا نہیں - اور کالج کے کسی نہ کسی ادھکاری
نے یہ بندوبست کر دیا ہے یا نہیں - کہ طلبا
کو سور کا گوشت ملا کرے - اسپر بھائی جگت سنگھ جی
نے کالج بورڈنگ ہوس کو سکول بورڈنگ
ہوس کے ساتھ خلط ملط کر کے لوگوں کو مغالطہ
میں ڈالنے کی کوشش کی - جب حاضرین کو
بتلایا گیا - کہ کالج اور سکول بورڈنگ ہوس میں
فرق ہے - تو آپ طیش میں آکر کہنے لگے - کہ یہ
سب کچھ جھوٹ مکاری ہے - اور ایسے تو
کنیا مہاودیالہ میں بھی کنیاؤں کے حمل گرائے
جاتے ہیں - اسبات کے سنتے ہی لوگ سردار
صاحب کی بے حیائی پر افسوس کرنے لگے
اور بھائی جی کو شرمندہ ہوکر خاموش ہونا پڑا
بھائی جی نے دوران گفتگو میں یہ بھی ذکر کیا
کہ جیسے جھوٹے ممبر آریہ سماج کے میں نے دہلی میں
دیکھے ہیں ایسے کہیں نہیں دیکھے - میرے ساتھ

انہوں نے سفید جھوٹھ بولا ہے - اسکے جواب
میں سماج کے پربھی سبھاسد پنڈت بھگوان داس
جی نے فرمایا - کہ آپنے مجھ سے کالا جھوٹھ
بولا ہے - کیونکہ آپنے کہا تھا - کہ میرا قیام
دہلی میں صرف ایک دن ہی ہوگا - حالانکہ آپ
ٹھیرے ہوئے پانچ روز گزر گئے ہیں -
چونکہ مینے جلد بھوانی جانا تھا - اس لیئے اپنے
اُستاہی بھائی لالہ نند لال جی سے آگیا لیکر
۱۲- تاریخ کو بھوانی کی طرف روانہ ہوا -
برہمچاری ستیش پرچار کے لیئے دہلی ہی
رہ گئے - اور لالہ شیودیال جی پیچھے مجھے بھوانی
آملے - ۱۲- کی شام کو میرا لیکچر بھوانی میں ہوا
لالہ کلیان داس جی پردھان - لالہ جمنا داس منتری
سیٹھ رام جس جی لالہ بلدیو سہائے بی اے - لالہ
ہردواری لال جی اور منشی رگھوناتھ سہائے
آدی دھارمک بھائیوں کے یہاں درشن
ہوئے - ۱۳- کی دوپہر کو ساتھ صاحب بھائیوں
نے استریوں میں پرچار کا پربندھ کر دیا تھا - اور
بشنو جی نے استریوں کو دھرم کتھا سنائی -
بھوانی ایک خشک ستھان ہے - پانی
کی عموماً قلت ہے - ویش لوگوں کی آبادی
زیادہ ہے - دھرم شالائیں یہاں کی لکھنئیں
اور مسافروں کے لیئے آرام کا باعث ہیں
۱۳- تاریخ کو یہاں سے روانہ ہوکر حصار
پہونچے - جہاں کہ پنڈت دواکروت جی آگے
ہی موجود تھے - لالہ چندولال جی کے مکان
پر جاکر ہم سب اترے - ۱۴- تاریخ کی شام
کو سماج مندر میں پہلے لالہ شیودیال جی نے
الشور وشے میں ایک مدلل لیکچر دیا - بعد ازاں
میں نے بھی کچھ کتھن کیا - ۱۵- تاریخ کو اتوار
کے دن سپتاہک جلسے میں مینے صبح ایک

سرن دیا۔ دوپہر کو ہی ونہ مجھے سنجار چڑھ گیا
جسکے باعث اپنے پرانے مسٹر ڈاکٹر رجمید اس کو
تکلیف دینی پڑی۔ بابو لکھمن لال جی بی اے کے
بھی دلوں کے بعد اکسمات درشن ہو گئے۔ لالہ
چندو لال جی یوگیہ پردھان سماج نے اپنے مکان پر
ٹنری سماج کے جلسہ کا پربندہ کیا۔ اور رشیو دیا جی
نے وہاں دھرم کتھا سنائی۔ ہمیں للہ چندو لال جی
مگر بڑی ہی پرسنتا ہوئی۔ بابو چھوٹا اسنی جی نے
ہمیں دنانش کے حساب میں بسی وپیہ مجھو علی الحساب
دیئے۔ اور پریم پور یک بابو صاحب مذکور
ہمیں پل پر چھوڑ نے آئے۔ جنکے لئے ہم انکے
شکور ہیں میری بیماری کے باعث لالہ شیو دیال
جی النی اور سرسہ میں پرچار کے لیئے نہ جاسکے
جسکا ہمیں سخت افسوس ہے۔ حصار ایک خاصہ
شہر ہے۔ پانی کی یہاں تنگی کم ہے۔ شہر سے
باہر جنگلوں میں ہرنوں کے جھنڈ بھرمن کیا کرتے
ہیں۔ ۱۶ کی شام کو یہاں سے چلکر ۱۷ کی صبح کو
فیروزپور چھاؤنی میں پہونچے۔ جاکر پنڈت کرپا رام
جی پردھان سماج کے درشن کیئے۔ پنڈت جی طبابت
بھی کرتے ہیں۔ اور فرصت کے وقت میں سنسکرت
گرنتھوں کا ابھیاس کیا کرتے ہیں۔ ایسے سجنوں کا
اُتساہ قابل تعریف ہے۔ منشی بھولا ناتھ جی اور
لالہ گوپال سہائے جی کے جو کہ سماجکے پوشتار بھی
منتری ہیں۔ درشن کیئے۔ پردھان جی سے لالہ ٹھپول
جی کے ہاں ٹھیرنے کی آگیا لیکر ہم سب ہاں چلے
گئے۔ اسی روز شام کو لالہ شیو دیال جی نے شہر کی
سماج میں ایک دیاکھیان دیا جسمیں عمدگی سے
ویدک دھرم کی بزرگی جتلائی۔ شہر کی سماج کے
یوگیہ پردھان لالہ جگن ناتھ جی اور منتری ماسٹر
منشی رام جی ہیں۔ ۱۸ کی صبحکو یہاں سے روانہ
ہوکر قصور میں پہونچے۔ پنڈت پورنانند جی کے
متواتر لکچروں اور بیست اوپدیشوں سے فیروزپور
چھاؤنی اور شہر کی سماجوں کو بہت لابھ پہونچا
ہے۔ چونکہ قصور سماجکے دا تشکو تسبکا بر تانت
درست ہو چکا ہے۔ اِسلیئے اوکہ لیکھ کی
آوشیکتا نہیں ہے۔ (آتما رام)

تیرتھوں اور میلوں پر پرچار

(نمبر ۲)

جس بھنڈارے سے دان دو۔ اسمیں کمی نہیں بلکہ
زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ یہ شبد ہم نے کئی بار
سفید ریش بڈھوں کی زبانی سنتے ہیں۔
دھن شبہ نہیں۔ مادی دنیا کے تعلق میں یہ لفظ
چاہے پورے صحیح نہ ہوں۔ آتمک دنیا میں
دھرم شبہ میں بالکل ہی ٹھیک ہیں۔ جتنا دھرم
دان دو۔ اتنی ہی دھرم کی بڑھی ہوتی ہے
دان داتا کے اندر دھرم مضبوط ہوتا ہے۔ اور
باہر دھرم پھیلتا ہے۔
منو جی کا کتھن کہ دان دیتے وقت پاتر۔ کال
استھان وغیرہ وچارلو۔ مادی دنیا میں اپنا اثر
دکھلاتا ہوا اسی درجے آتمک دنیا تک پہنچا
ہے۔ دھرم دان پانے والا کے اندر اگر قبولیت
کا مادہ موجود نہیں۔ یہ خواہش یدی موجود نہیں
کہ معلوم کروں کہ دھرم کیا ہے اور دھرم اوپدیش
سننے کے وقت اسکی رُچی اودھر نہیں۔ اُس کے
پاس دھرم اوپدیش پرچار کرنے کے لیئے
نہیں پہنچنا بھی یدی ایسا نہیں کہ جو اوپدیش
دیا گیا ہے۔ اُسکے اثر کو زیادہ کرسکے تو دھرم دان
اپنا نیک اثر پورے طور پر کبھی پیدا نہیں کر سکیگا۔
"آریہ سماج کیا ہے" اس سوال پر جن آدمیوں نے
وچار کی تھی۔ اُنھوں نے ہمکو تھوڑی دیر ہوتی تو
بتلایا۔ کہ آریہ سماج ویشیں سبھا نہیں۔ وِدیا سبھا نہیں
بلکہ دھرم سبھا ہے۔ اور اسکا اودیش دھرم پرچار ہے
اِس خیال کی تائید میں انہوں نے سوامی جی کی
وصیت اور سوامی جی کی بنائی ہوئی پرادپکارنی
سبھا کے اودیش پیش کیئے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ
دھرم پرچار کا ناد آریہ سماج منڈل میں گونج اٹھا
ہے۔ پنجاب میں فضل سے ویدپرچار فنڈ کی
مدد کرتا ہے۔ مالک مغربی وشمالی کی سماجوں نے
جس ہمت سے پرچار کے کام کو اوٹھایا ہے وہ
ایسے ہیں۔ کہ انہیں دیکھ کر نراش دلوں کو بھی
ڈھارس بندھ جاوے۔
دھرم پرچار تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب سننے والے
ہوں۔ اور سننے والوں پر بھی تب ہی اثر
ہو سکتا ہے۔ جب کہ جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا۔
انکے اندر رُچی اور شردھا ہو۔ اور وچار کے لیئے
ہمہ تن ہوں۔ بس بھاتے شروتاگن ہمکو ہمارا
خیال ہے۔ کہ تیرتھوں اور میلوں پر ملسکتے ہیں۔ بہتیر
جتنے شخص چاہو دھرم اوپدیش سننے کے لیئے اکٹھے
ہو جاتے ہیں۔ نوٹس چاہیے نہ دو۔ ڈھنڈورچی سے
چاہیے ڈھنڈورے کی گرج ہم کا شور برپا نہ کرادو
شروتاگن آتے ہیں اور بڑی تعداد میں آتے
ہیں۔ تیرتھوں اور میلوں کا نقصان بھی ایسا ہوتا
ہے۔ کہ دھرم اوپدیش کو ہر دوار میں زیادہ گہرا کھپا دیکھا
سینکڑوں طرح کی بیہودگیاں یہاں نظر پڑتی ہیں
گالی گلوچ۔ شراب خوری کا پرواہ بڑے زور سے
یہاں بہتا ہے۔ توہمات کا پورا فوٹو یہاں پایا
جاتا ہے۔ اتیاچار دیکھتے ہوئے دیوی دیوتاؤں
کی زبلتا یہاں سپشٹ پرگٹ ہوتی ہے۔ یہ بھی
تھوڑے سے مشاہدے سے یہاں پتہ لگ سکتا
ہے۔ کہ تیرتھ ہمکو ترانے والے نہیں۔ بلکہ ڈبانے والے

ہیں - ان باتوں کی طرف شہر و تا گنوں کی توجہ کرا دینا ہی کافی ہے -

تیرتھوں اور میلوں پر چار بھانت کے آدمی ملتے ہیں - اول تیاگی - دوم گھرستی یاتری - تیسرے تماشبین اور سیر کرنیوالے - چوتھے کھاد ماد دوکاندار پانڈے اور فقرے - تیاگیوں میں پرچار کی ضرورت ہم پہلے نمبر ظاہر کر چکے ہیں - دھرم یاتری آتے ہی دھرم کی تلاش میں ہیں - سچا دھرم اگر انکو دیں تو جھوٹے کو وہ سوں نہ چھوڑ دیں - سیر اور تماشبینی کے لیئے جو لوگ آتے ہیں - انکو دھرم اوپدیش پرچار کرنے کے لیئے فرصت بھی کافی ہوتی ہے پانڈوں اور فقیروں میں خاص اثر کے ساتھ پرچار ہو سکتا ہے - کیونکہ انہیں سے بہت سے اپنی موجودہ حالت سے بیزار ہوئے ہوئی ہوتے ہیں -

اسلیئے ہم آرج گنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی آنیوالی جدوجہد میں ایک مرکز تو چھوٹے چھوٹے گانو اور دوسرا مرکز تیرتھ اور میلے مقرر کریں -

ایڈیٹوریل نوٹس

چند ماہ گزرے تو ہمکو پنجاب ریلیجیس بک سوسائیٹی کی رپورٹ بابت ۱۹۳ء دیکھنے کا موقعہ ملا یہ سوسائیٹی تھوڑی ہی مدت ہوئی - تو عیسائیوں کی طرف سے مذہبی کتب کے اجراء کے لیئے بنائی گئی تھی اس سوسائیٹی نے سال کی رپورٹ میں انگریزی ۱۰ ... ۱۳۵۹۶ کی ہندی ... اور ۲ پالی - ۱۲ تامل - ۹۶۳۲ پنجابی کی اردو وغیرہ کتب فروخت کیں بمقام ۱۹۳ تھے یہ لوگ ۲۶۱۷۱۴ جاری کر چکے تھے -

یہ کام صرف پنجاب کی سوسائیٹی نے کیا ہے اسکے علاوہ ولائیت سے اور مدراس اور لکھنؤ وغیرہ سے آکر ہمارے ہاں چھوٹے چھوٹے ہیں لاکھوں کتابیں بکی ہونگی مفت تقسیم کیگئی ہونگی -

اتنا کام ان عیسائی مت نے ان تھوڑے سے علاقہ میں کیا ہے جسکی کہ ہم کہتے ہیں - کہ آجکل ہر دوبارہ ہے - جو دھرم کہ ہمارے خیالات کے بموجب بالکل بیکار اور پوچ ہے - آپنے اے ویدک دھرم سے پیار رکھنے والو کیا کیا ہے ؟ آجتک کتنی کتابیں پھیلائی ہیں - اس سال صرف آپکو ایسے کام کے لیئے سبھا نیت کرنیکی سو جھی ہے - اس سوسائیٹی نے بھی ابھی تک کچھہ کام نہیں کیا - آپکے دھرم کی جڑھ ہیں - عیسائی اور مسلمان جسکے کاٹ رہے ہیں - آپ خاموش بیٹھے ہیں - ہم امید رکھتے ہیں - کہ آپ بہت دیر ہوئے نہیں ہیں گے آپ بہت جلد کام شروع کرینگے - اس کام کو اچھی طرح بنا ہنے لیئے آپکو ایک پریس کی ضرورت ہوگی جسمیں کہ اردو - ہندی اور انگریزی کام چھپ سکے - پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اپنی رپورٹیں وغیرہ چھپانے اور ویدک میگزین چھپانیکے لیئے بھی پریس کی ضرورت پڑیگی - آریہ پتر کا چھپانیکے لیئے کہ جسکا حجم اب بڑھ گیا ہے - اور جسکی مدد میں شاید اب پرتی ندھی سبھا بھی حصہ لیگی - آپکو پریس کی ضرورت ہے - پریس روپیہ بدون نہیں بن سکتا - روپیہ اکٹھا کرنے کے لیئے تجویز میں دو طریق آریہ پبلک کے سامنے پیش کیئے گئے ہیں - اول یہہ کہ پچاس ہزار آریہ سماج کے سارے چار چار آنے چندا دیں دوم یہہ کہ ایک کمپنی بنائی جاوے روپیہ مطلوبہ کی تعداد دس ہزار مقرر کیجاوے سو حصص ہوں جنمیں پرتی ندھی سبھا خریدے اور دس لاہور آریہ سماج خریدیں - باقی اور سماجیں اور زیادہ سالانہ جناب بھائی خریدیں ہم منتظر ہیں کہ کس تجویز پر عمل کیا جاتا ہے ؟

ویدپرچار فنڈ

ویدپرچار فنڈ سے صرف پنجاب ہی نہیں بلکہ دوسرے صوبوں کو بڑی بھاری مدد ملے گی - سالانہ جلسہ کا معمول میں لاہی ہی اور پیسگی - آجکل جو اوپدیشک دوسرے صوبوں میں جاتے ہیں اور جائینگے - مثلاً پنڈت لیکھرام جی مراد آباد میں جانا اور برہمچاری برہمانند کا میرٹھ وغیرہ میں جانا -

میگزین اور ٹریکٹوں اور لائبریری سے بھی دیگر صوبے فایدہ اوٹھائینگے - اگر یہہ سب کچھہ ٹھیک ہے - کیا یہہ مناسب نہیں کہ دیگر صوبوں کی سماجیں بھی اس فنڈ کی مدد کریں -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رای کا ذمہ دار نہیں

لالہ حکم چند منتری آریہ سماج خوشاب کی چٹھی ویدپرچار فنڈ کے حامیوں کا مفصل درج نامہ ہوگا - اس لیئے باقی مضمون کے درج ہونے کی ضرورت محسوس نہ کرکے صرف فہرست دہندگان شایع ہوگی -

وید پرچار فنڈ

کچھ ضرورت دلیلوں یا پرمانوں کی نہیں ہے کیونکہ آجکل الغیر کی کرپا اور ترقی کا زمانہ ہے بیکوئی نیک بات کو بخوبی جانتا ہے۔ عرض یہ ہے۔ کہ اسوقت وید پرچار فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔ اور بغیر دھن کو پوری طرح سے اسکا چلنا بہت مشکل ہے تاکہ آہستہ آہستہ پھل لاویگی۔ مگر کیا ہی خوب ہو۔ اگر جلدی پھل لاوے تاکہ اسکے پھل ہم بھی کھا چلیں یہ عرصہ قریب ایک سال سے میرے دل میں یہ جوش بھر رہا تھا کئی دفعہ ارادہ بھی ہوا کہ اپنے خیال کو پبلک کے سامنے رکھ کر بھکشا مانگنے کو اسکے دوارے بیٹھ جاؤں۔ شاید نتیجہ نیک نکل آوے مگر پھر دوسرے خیال نے پیدا ہو کر اس خیال کو کمزور کر دیا۔ خاموش ہو رہا۔ اخیر اب نتیجہ نکالا۔ کہ نیک خیال کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ نتیجہ اسکا خواہ کچھ بھی نکلے ایشر پر چھوڑنا چاہیئے۔

وہ عرض یہ ہے۔ کہ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ سرب آریہ بھائی۔ کیا ملازم کیا بیوپاری کیا وکیل یا بیرسٹر یا دوسرے پیشہ والا جو وید پرچار فنڈ کا حامی ہے سب کوئی اپنی ایک ایک ماہ کی آمدنی وید پرچار کے لیئے بھینٹ کر دیوے تاکہ اس سچے رشی کا اپدیش کہ جسنے اپنی زندگی دیگر آریہ ورتی پرکش کو نصب کیا ہوا ہو۔ تاکہ آریہ سجن پہلے ہی سب کچھ حیثیت کے موافق دیتے ہیں۔ انہیں کی ہمت اور برکت سے اسوقت یہ پودا دنیا میں لہلہا رہا ہے مگر ایک کام اسپیشل ہوتا ہے۔ اسکے لیئے ضرورت ہے کہ اسپیشل مدد دیجاوے۔ اور کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔ ایک ذرا خیال کو فراغ کرنیکی بات ہے۔ دم ولکر بینا نکل جاتا ہے۔ بس عوی سے

کہتا ہوں۔ کہ جو شخص ایک مہینہ کی آمدنی یا تنخواہ دیدیگا۔ اسکے سرمایہ میں کمی نہیں آویگی جائیداد رہن نہیں ہو جاویگی۔ دیگر قرضہ میں نہیں ڈوب جاویگا بچے بھی بھوکے نہیں مرینگے سب کچھ بحال رہیگا۔ ذرا اتنا ہے۔ کہ اپنے روزمرہ کے اخراجات کو ایک ماہ کے لیئے کم کر دیا یعنی کم کھایا بازاری میوہ جات یا مٹھائی وغیرہ لانے میں کمی کر دے۔ کپڑا سادہ پہن لیا رشیوں منیوں نے بنوں میں زندگیں گذار دیں۔ ہم ایک ماہ کے لیئے بھی اپنی خواہشات کو نہیں روک سکتے ہیں۔ بعض شخصوں کو توان خواہشوں کے روکنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ وہ آسانی سے ایک ماہ کی آمدنی دیسکتے ہیں زیادہ کیا طول کھینچنا ہے۔ ہر ایک پیارا اچھی طرح سے اندازہ کر سکتا ہے۔ اور جو نہیں دیویگا اسکے پاس خزانہ قاروں جمع نہیں ہو جاویگا پھر بھی یہی حالت رہیگی۔ ایسی صورت میں ایک تھوڑے ہی عرصہ میں وید پرچار کا جھنڈا اسقدر بلند ہو جاوے۔ کہ دیکھنے والے حیرت رہجاویں تاکہ ہم بھی اپنی زندگی دھرم کی ترقی میں دیکھ لیویں۔ ۳۳ اضلاع پنجاب کے لیئے ۳۳ پرچارک رکھے جاویں۔ جو گاؤں گاؤں میں آریہ سماج کا جھنڈا قایم کر دیویں۔ سجنوں انگریزوں کی اور دیکھو اور دیگر قوموں کی طرف دھیان دو۔ دھرم اونتی کے لیئے کروڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ ہمکو ایک ماہ کی آمدنی دینا ہی مشکل ہے جو درحقیقت کچھ مشکل نہیں ہے کوئی قدرتی حادثہ پڑ جاوے۔ یعنی بیوپاری کا نقصان ہو جاوے یا لقب غنی ہو جاوے یا ملازم پیشوں کو معطلی یا جرمانہ ہو جاوے یا بحالت بیماری بیکاری ہو جاوے۔ تو وہ بھی تو سہنا ہی پڑے۔ بیوپاری بیوپار کا

خسارہ بھی تو اوٹھا ہی لیتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہم ایسے دھرم کے کام کے لیئے بھی تھوڑا نہ کریں۔ اور اپنی خواہشوں کو روک کر اپنی دھرم بھکشا کو سمپورن نہ کریں۔ کہ جسپر پرلوک میں جے جے کار ہو۔ اور بیٹرنی اور اندرونی مخالفوں کے آزار بنداد ھیلے ہوں۔ سمجھ لیونگو کہ ایک ماہ پیچھے ملازم ہوتے۔ یا اس مہینہ میں آپ کا مقدمہ بلا فیس کر دیا۔ یا کسی بیوپار میں نفع نہیں ہوا۔ کچھ تو ہمارے ہردے بدلنے چاہئیں۔ پنجاب والش کے لیئے ستیہ وادی گورتوں نے جانیں قربان کر دیں۔ مال و عزت کی کچھ پرواہ نہیں کری۔ شوک ہے کہ ہم خالی ایک ماہ کی آمدنی نہ دیسکیں جس سے سب کاریہ سپھل ہونے کی امید ہے۔ میں ایک معمولی حیثیت کا آدمی ہوں۔ اور عیالداری کے اخراجات بھی بھاری میرے ذمہ میں بچوں کی تعلیم بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود ان تمامی جھگڑوں کے سچے دل سے ایک ماہ کی تنخواہ دینے کو تیار ہوں۔ سرب مہاجین پنجاب دیش میرے اس ونے کو اپنی اپنی انترنگ سبھا میں پیش کر کے اسپر وچار کریں۔ جو کچھ فیصلہ ہو۔ اسسے خاکسار کو بذریعہ ست دھرم پرچارک مطلع فرما دیں۔ اخیر میں میں ایشور سے دعا مانگتا ہوں۔ کہ ہے پرماتما میرے بھائیوں کے حوصلے تھوڑے سے فراخ کر دے۔ تاکہ میری عرض سویکار ہو کر کے جواب جلدی ملے۔

رقم
گ۔ د۔ از کوئیٹہ

کیا ہم مدد نہیں کرینگے

اتنی متعدد ... لڑکوں کی

جو کہ بھوکھ اور پیاس سے ستائے ہوئے ہیں
اور جنکو دن رات برابر اپنی روزی کے واسطے
محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے - اور پھر بھی
بعض دفعہ فاقہ کا یا پانی کا منہ دیکھنا پڑتا ہو جنکو
کپڑے - پھٹے پرانے غالباً جنکو رات کے وقت
مرتے ہیں اور کفن تک کو نصیب نہیں ہوتا
اُنکے جو کہ یتیم اور مظلوم ہیں - اور جنکو از حد
تکلیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے - اُن
لڑکیوں کے جنکا کوئی ایسا کوئی مددگار نہیں
کہ انکو بدمعاش لوگوں کے پنجۂ ستم سے بچاوے
اور جو کہ عموماً بُری اور ناپاک جگہوں میں پرورش
پاتی ہیں - جنکے ساتھ بہت بری طرح سلوک کیے
جاتے ہیں - اُن بچوں کے جو کہ ملک اور قوم کا
فخر اور ناز ہوں - اگر انکی پرورش اچھی طرح
کیجاوے - اور اگر بے احتیاطی برتی جاوے
تو بدنامی اور بربادی کا باعث ہوں - اور اُن
بدنصیب بچوں کی جنہوں نے لڑکپن کی خوشیوں
کو محسوس تک نہیں کیا ہے - اور جنکو بچپن سے
ہی زندگی کے لئے جد و جہد کا سامنا کرنا پڑتا
ہے - یدی آپنے کسی تیرتھ کے ستھان کی یاترا
کی ہوگی - تو آپکو معلوم ہوگا - کہ کتنے بچے غریب
بیچارے یاتریوں کے دھکوں کی اور دھکے ہوئے
ادھر ادھر منڈلاتے پھرتے ہیں - اور اگر آپکو
کلکتہ میں کبھی رہنے کا اتفاق ہوا ہوگا - تو آپ جانتے
ہونگے - کہ بنگالی ٹولے میں یا ان لوگوں کے مندر
کے سامنے کتنے یتیم بچے ٹولیوں میں دکھائی دیتے
ہیں - جنکو بڑی مشکل سے شاید ایک وقت
کی روٹی نصیب ہوتی ہوگی - اور جنکے پاس پہننے
کو لنگوٹی تک نہیں ہے - اور وہاں یتیم لڑکیوں
کا یہ حال ہے - کہ ادھر سے وہ پیٹ کی خاطر ...
اور ادھر سے کسی بدمعاش یا پانڈے کے ہاتھ ...

اور انکی عصمت پر داغ دیا - ایسے حالات کو
مدنظر رکھکر ایک آریہ تھا تو ضرور ہے جو تک اونچا
ان تمام تکالیف کے دور کرنے کے واسطے
عیسائی لوگوں نے محلہ محلہ اور کوچہ کوچہ میں
یتیم خانہ - سکول - ہسپتال کھولے ہوئے ہیں
جس سے دن رات سینکڑوں آریہ بچے عیسائی
ہوتے جا رہے ہیں - اور جنکی بابت دوسرے
کان تک خبر تک نہیں ہوتی - خبر ہو بھی کیسی
انکو تو ایک جگہ اکٹھا کیا جاتا ہے - جو کہ شہر
کے باہر ڈاکٹر لاجرس صاحب کی کوٹھی کے
پاس ایک کوٹھی ہے - اور جہاں سے اُن
یتیموں اور مظلوموں کو کسی خاص جگہ روانہ
کیا جاتا ہے - جسکی عام آدمیوں کو کچھ خبر
نہیں ہے -

اے ملک اور قوم کے خیر خواہو اور مہربانو
ذرا بانی سماج اور ریفارمر قوم کی تیسری
وصیت کو تو پڑھو - کیا تُمنے ان باتوں کو
محسوس کر کے آپکو مطلع نہیں کیا - اُس نے
جہاں ایک طرف ویدوں کے پرچار کے
واسطے آپکو آگیا دی - وہاں یتیموں کی رکشا
اور انکی تعلیم کے واسطے خرچ کرنا بھی آپ
ہی کے ذمہ رکھا ہے - یہ یاد رہے - کہ اگر
آپ لوگ - اس فرض کو بھلا دیجئے - تو عیسائی
آپکے ودّیگی اور پوری کوشش سے ہر ایک قسم کے
تکلیف زدہ مفلسوں کو آپسے جدا کریں گے
اور آپکے ان بچوں کو جو کہ آپسے تعلیم اور پرورش
پاکر ایک فخرِ قوم بنتے - آپکی جڑ اکھیڑنے کے
واسطے تیار کرینگے - آپ لوگوں کا فرض ہے کہ
اُن ملک اور قوم کے بچوں کو اپنی خواہش کے
مطابق پرورش کر کے انکو آریہ دھرم کی پیروی
اور سیوا کا ایک ذریعہ بنا دیں - کیونکہ بچے

ایک قسم کا کارک دست وہ ہیں جس سے ہر ایک
قسم کی چیز خواہ اچھی خواہ بُری بن سکتی ہے
جیسے کہ کمہار مٹی کو اپنی خواہش کے مطابق
بنا لیتا ہے - اسی طرح آپ اُن یتیم اور مفلس
لڑکوں کو آریہ دھرم کی بخشا دیں - اور اُن کو
ویدک دھرم کی ترغیب میں مبتلا ہیں - اور پھر وہ آپکے
بچے اور ویدک بنیگے - اور لڑکیاں مائیں بنکر
اپنی اولاد کو ویدک دھرم پر جان قربان کرنیوالی
بنائینگی - کیونکہ یہ عام مقولہ ہے کہ بچے
اپنے والدین سے سب سے بڑھکر محبت کرتے ہیں
اور وہ صرف اسی وجہ سے نہیں - کہ وہ انکی
اولاد ہوتے ہیں - بلکہ اسی وجہ سے بھی کہ وہ ان سے
پرورش پاتے ہیں - یہ عام دیکھا گیا ہے
کہ وہ لڑکا جو کہ بچپن سے ہی - دوسرے نے
گود لیا گیا ہے - وہ اپنے اصلی باپ سے
دوسرے پرورش کرنے والے باپ کی
زیادہ خاطر کرتا ہے - اور اسی کو اپنا اصلی
باپ خیال کرتا ہے - اسی طرح سے اگر آریہ سماج
کے چند فیاض آدمی یا آریہ پرتی نندھی سبھا
اُن مظلوموں کی پرورش کرینگے - اور
انکی تکالیف کو دور کرینگے - تو یہ ضروری
ہے کہ وہ بھی جوان ہو کر آریہ سماج کی قربانیاں
کرینگے

اسواسطے آپکو بھی اس طرف ضرور توجہ
دینی چاہیے - تاکہ ہزاروں آپکے بچے
عیسائی مسلمان - بدمعاش لوگوں کے پنجہ
میں آکر برباد نہ ہو جاویں - آپ اُن کا ہاتھ
پکڑیں - اور انکو بربادی کے گڑھے سے باہر
نکالیں - وہ بچے آپکی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے
ہیں - یہ امید نہ کریں - کہ انکی خبر لینے والی
تنظیم کے کام کو شروع کرینگی - بلکہ اس بھلائی کے کام کو

شروع کیے اور اگلے جنریشن کو بیڑا اٹھانے کی
بھی کمر بستہ نہیں - یادی آپ لوگ ہزاروں بلکہ لاکھوں
واسطے کمر بستہ نہیں - یادی آپ لوگ ہزاروں بلکہ لاکھوں
یتیم لڑکے اور لڑکیوں کی مدد کرینگے - تو پرمیشور
تو دیکھے ہر ایک نیک کام میں مدد کریں گے - ایسی
شک نہیں کہ آریہ سماج نے اس فرض کو بھلایا
ہوا نہیں ہے - دیکھیے آریہ سماج نے فیروزپور اور
برلی میں دو یتیم خانہ کھولے ہوئے ہیں لیکن
مداجو وہ دونو یتیم خانے اس قابل نہیں ہیں -
کہ وہ ملک کی ضرورتوں کو پورا کر سکیں - اور
ان مسکینوں کی تکالیف کو دور کر سکیں - مثل کے
واسطے ایک دو سال کا حادثہ پیش خدمت کرتا
ہوں -

اور ساتھ ہی یہ بھی خیال ہے - کہ ان یتیم خانوں
کے منتظم آج اپنے دھارمک فرائض سے گرتے جاتے
ہیں - یتیم خانہ فیروزپور ان آدمیوں کے ہاتھ میں
ہے - جو کہ ہمارے دھرم کے دشمن ہیں -

عرصہ دو سال کا ہوا - کہ ایک ودھوا کنیا لاسرپرست
رہ گئی - اور اسکے جوان ہوتے ہی ایک طرف سے
عیسائیوں نے اور دوسری طرف سے بدمعاشوں نے
اٹھا پھیرے - اور اسکے اڑا لیجانے کی کوشش
کی جسکی خبر آریہ سماج کرنال کو بھی پہونچی -
خبر بات عدالت گئی - ڈپٹی کمشنر نے لڑکی آریہ
لوگوں کے حوالے کر دی - چونکہ وہ جوان لڑکی تھی
اور کسی خاص آدمی کے گھر رکھنا بدنامی کا باعث
ہو سکتی تھی - اسواسطے کرنال آریہ سماج نے فیروزپور
یتیم خانہ میں تمام احوال لکھ کر عرض کیا - کہ آپ
اس لڑکی کو وہاں رہنے دیں - جلدی ہی اسکا
شادی بیاہ ہو جاویگا لیکن یتیم خانہ والوں نے
صاف انکار کر دیا - اب آپ خیال کریں - کہ یدی
ایک آریہ پرش برادری کی تمام تکالیف کو برداشت
کر کے اسکے ساتھ شادی کرنے کے واسطے تیار نہ ہوتا

تو اسکی کیسی درگتی ہوتی - خیر اسکا وواہ ہو گیا اور
وہ آرام سے رہنے لگی -

ایسے بہت سے حالات لوگوں کو معلوم ہونگے
جن سے آپ یقین کر سکتے ہیں - کہ یہ دونو یتیم خانے
کافی نہیں ہیں - اسواسطے آریہ پرتی ندھی سبھائیں
پنجاب - راجستھان - ممالک متحدہ بمبئی دیدیرجہاز فنڈ
کے سکیم میں ایک اودیش یتیم اور مفلس بچوں کی
رکھشا کے ادپار اور انکے واسطے یتیم خانہ کھولنا
رکھیں - اور انکے واسطے اپنے اپنے علاقوں میں
تحریک کریں - تاکہ بڑے بڑے یتیم خانہ کھولکر
مظلوم لوگوں کی رکھشا کر سکیں -

کیا غور کا مقام نہیں - کہ باوجودیکہ انگلینڈ میں
کئی غریب خانے ہیں - تاہم ٹی - جے - برناروڈ
ایف - آر - سی - ایس - آئی نے ایک بڑا
بھاری یتیم خانہ کھولا ہوا ہے - اور جسکی تین
رسالے میں نے دیکھے ہیں - جن سے معلوم ہوتا ہے
کہ برنارڈ صاحب نے ملک کی بہبودی اور قوم
اور مذہب کی رکھشا کے واسطے بہت ہی کام کیا
ہے - ان سالوں سے معلوم ہوتا ہے - کہ
اب تک ۷۴۶۲ لڑکے و لڑکیاں تعلیم پاکر
(Canada) وغیرہ جگہوں میں روانہ
کی گئی ہیں - اور اب اس یتیم خانہ میں ۵۰۰۰
موجود ہیں - اس سے آپ خیال کرینگے - کہ باوجودیکہ
عیسائی پادریوں اور گورنمنٹ انگلشیہ کی کوشش
کے صرف انگلینڈ میں ایک یتیم خانہ میں اتنے
یتیم موجود ہیں - تو کیا تمہارے دیش میں لاکھوں
بلکہ کروڑوں ایسے موجود نہ ہونگے جنکی خبر
تک نہیں لیجاتی - اسواسطے میں مختلف پرتی ندھیوں
کے پردھان مہاشیوں کی توجہ اس طرف پھیرتا
ہوں - اور دست لبتہ عرض کرتا ہوں کہ
یتیم مفلسوں کے واسطے بھی کوئی خاص انتظام

کریں - مجھے یقین ہے - کہ ضرور مدد کریں گے
اور ان مظلوموں کے ہاتھ پکڑ کر کنارہ پر
لاوینگے -

آریہ دھرم کا سیوک
بھگت رام ودیارتھی

کلچرڈ

آجکل یہ لوگ جو سماجوں کے ٹکڑے کرنے
میں مصروف ہیں - اسکے دو باعث تو آپ نے
لکھے - لیکن تیسرے کو نظر انداز کر دیا جو کہ
انکا خاص منشا تھا - وہ یہ ہے - کہ یہ لوگ
چاہتے ہیں کہ دھرم میں پھوٹ نظر آنے لگے
اور موجودہ آریہ نفرت پکڑ کر علیحدہ ہو جاویں
باہر سے لوگ آنے بند ہوں - آریہ سماج کا خاتمہ
ہو - اور لوگوں کی ساری توجہ انکے جھوٹے دیش
ہت کی طرف ہو جاوے -

میں ذیل میں چند امور واقعہ درج کرتا ہوں
جن سے پتہ لگے گا - کہ انکو آریہ سماج کی بہبودی
کا قدرا بھی خیال نہیں - صرف کالج کو بڑھانا چاہتے
ہیں - تاکہ انکی طاقت بڑھے -

(۱) یہ لوگ دھرم پرچار کے ہمیشہ سے مخالف رہے
ہیں - (الف) کمبھ کے میلا ہردوار پر پرچار کے
یہ بے خلاف تھے -
(ب) انسکا گو میں دھرم پرچار کے برخلاف تھے -
(ج) اپدیشک کلاس کے جو کہ دھرم پرچار
کا ذریعہ تھی یہ برخلاف تھے -
(۲) انہوں نے کبھی آریہ سماج کی حفاظت
نہیں کی - بلکہ اس سے اپنے جھوٹے دیش ہت
بیگم کی باندی کا کام لینا چاہتے تھے - اب جب ان سے

دھرم پرچار

ہماری ہندو قوم غفلت کی نیند میں اتنی سو گئی ہے۔ جو اب اسے جاگتے ہوئے شرم (حیا) معلوم ہوتی ہے۔ کہاں وہ رشی منیوں کا مبارک زمانہ اور کہاں آنکی موجودہ اولاد کی یہ بری گت۔ ترا دمان ترا دمان۔

پیارے بھائیو عرصہ ۲۵۰۰ سال کا گذرا جبکہ تمام بھارت ورش کا چکرورتی راج ہم پرتھوی پر موجود تھا۔ اسوقت کوئی مسلمان کوئی عیسائی کوئی بودھ کوئی جین اس بھارت ورش میں موجود نہ تھا۔ بلکہ کہیں سارے سنسار میں بھی انکا پتہ نہ تھا۔ سارے کی ساری پرجا ویدک دھرم اور شاستروں کے میں معرفت تھی۔ اسکے صد سال بعد جب ادویا کے سبب آلس غرق ہو گیا اور کسی نہ کسی طرح بڑھنے لگا۔ تب عرصہ ۲۴۰۰ سال گذرا ہے کہ علاقہ نیپال میں ایک شخص ساکھی سنگھ نامی نے جو کہ ناستک تھا بودھ مت چلایا۔ راجہ کا زور بھی ساتھ تھا اور انکی بڑی بڑی پیٹ بالکل ہی آنکے ساتھ ہو گئے جسسے بودھ مت سارے ہندوستان میں پھیل گیا۔ کاشی کشمیر قنوج کے سوائے کوئی شہر ہندوستان میں ایسا نہ رہا۔ جو بودھ نہ ہو گیا۔ جب بہت بہت بڑھ گیا۔ اور لوگ ویدک دھرم سے تنگ ہوئے۔ بلکہ یہانتک کہ سنسکار چھوڑ بیٹھے۔

تب تقریباً دو ہزار برس گذرے کہ ایک مہاتما شنکر سوامی جیسے لوگ شنکر آچاریہ بھی کہتے ہیں آئے کہ بہت ہانری۔ اور پنڈتوں کو ساتھ لے بودھوں سے شاستر ارتھ شروع کیا۔ جھلا ناستک لوگوں کے دلائل و حجتیں وید اور شاستر کے جاننے والے کو کب قائل کر سکتی ہیں۔ آخر مہاتما شنکر سوامی نے بودھ مت

داؤں کو چھڑا کے اپنے اصلی دھرم میں واپس کیا۔ چونکہ انکے بعد مسلمانوں عیسائیوں کا بھارت ورش میں دور ہو جانے کے باعث ایک معقول تعداد ہندو دھرم کے آدمیوں کا ان مذہبوں میں مرتد ہو گیا۔ اور کسی نے انکے واپس کرنے کی کوشش نہ کی۔ اسلئیے ہم نے اپنی قوم کو نیند غفلت سے جگانے کے لیے ایک ٹریکٹ "دھرم پرچار" قریباً دس ہزار چھاپا ہے۔ جسکا حجم ۱۶ صفحہ پیمانہ ۲۰×۳۰ عمدہ ولایتی کاغذ پر ہے۔ قوم کے ہمدردوں کے لیے یہ بہت سستا ٹریکٹ مفت تقسیم کرنیکے لیے ایک عمدہ ذریعہ ہے قیمت ایک پیسہ فی کاپی ایک سو یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن ۱۲ عہ روپیہ فیصدی کے حساب دیا جاویگا۔

المشتہر منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر

اخبار دھرم پرچارک

اشتہارات کی اشاعت کیلئے ایک عمدہ ذریعہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مشتہران بلا لحاظ تعداد اشاعت اخبارات اپنے اشتہارات علاوہ زیادہ تعداد کے اخبارات کے کم تعداد کے اخبارات میں یا تو بلحاظ رعایتی نرخ یا باعث عدم واقفی تعداد معقول اجرت پر شائع کراتے ہیں۔ مگر معزز مشتہران میں سے اکثروں نے ہمارے اخبار کو جسکی تعداد قریباً پانچسو ہے۔ اور حجم ۱۲ صفحہ تقطیع ۲۰×۳۰ عمدہ ولایتی کاغذ کا جسمیں مضامین متعلق ویدک دھرم سائنس بزرگ پرشوں کی سوانح عمریاں۔ مختلف اقسام کی خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہر ہفتہ بند بستر وار چھپکر جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے اپنے دلچسپ اشتہارات سے امداد دیکر ممنون نہیں فرمایا۔ مضمون اور تعداد کا ثبوت ہماری صداقت کے لیے پرچہ نمونہ سے جو درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگا۔ اور دفتر اخبار شہر جالندھر سے ہو سکتا ہے۔

نہیں نہیں یہ ہماری کوتاہی ہے۔ کہ ہماری طرف سے معزز مشتہران کی خدمت میں انکی درخواست کیے کوئی درخواست بغرض حصول انکے اشتہارات کے نہیں کی گئی لیکن اب ہم درخواست ہذا انکی سیوا میں بھیجکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں اور ملتمس ہیں۔ کہ آپ براہ مہربانی اپنا اشتہار ہمارے اخبار میں شائع کراکر فائدہ اوٹھاویں۔ اور ہمکو ممنون فرماویں۔ نرخنامہ اجرت ذیل میں درج ہوتا ہے

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی اجرت صفحہ کی حساب سے حسبقدر کی لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم کر زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا۔ اسکی اجرت کالم کے حساب سے اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا۔ اسکے لیے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے

(۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کی رو سے لیجاویگی۔ اندر میعاد تین دفعہ تبدیل کرانیکا اختیار نہ ہوگا۔

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے۔ کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا سہ ماہی کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا۔ یا جو اشتہار سہ ماہی سے کم میعاد

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سیل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اوٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر کوئی معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو منزل اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ بعض کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلیئے ہر کس و ناکس کے لیئے ایسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رہنی چاہیئے۔ اسلیئے میں بلا تشک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ رقیم ڈاکٹر ودیا رام سانگھی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۰ مارچ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے شخص مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے۔ استعمال کے لیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجیبہ ایسکے لیئے کافی ہے۔ کہ ایک شخص نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر مجھ سے یہ آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی جب میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ تو اسنے کہا کہ کاہن سنگھ کی آنکھیں جنکی عمر ۹۰ سال کی ہے اس سرمہ کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب وہ بالکل تندرست ہے۔ رقیم کرنیل والٹر الیف میری صاحب بہادر کرنیل ریاست فریدکوٹ۔ ۱۰۔ جون ۱۸۹۵ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۲۷ اسوج سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

ویدپرچار فنڈ کا سکیم
اور
اُسکی تکمیل کیلئے اپیل
چوتھا اُودیش
لاہور میں ودیارتھیوں کیلئے ایک آشرم کھولنا

اخبار نمبر ۲۳ جلد ۷ سے آگے

پنجاب دیش کا مانسک ودّیا سمبندھی کیندر لاہور نگر ہے۔ چاروں طرف سے نگر نگر اور گرام گرام سے ہزارہا ودیارتھی اپنی ودّیا کی پورتی کے لیئے لاہور میں ہر سال آتے ہیں۔ اور اُنمیں سے ہر سال سینکڑوں اپنی تعلیم ختم کر کے گرہستہ روپی یدہ میں پرورت ہوتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ طالبعلمی کا زمانہ اُن تیاریوں کا زمانہ ہے جنکی مدد سے کہ اپنی آئندہ دنیاوی زندگی میں منش اپنے جیون کے اُودیش کو پورن کر سکتا ہے۔ یہہ وہ زمانہ ہے جبکہ ہر قسم کی نیک اور بد عادتیں منش کی خصلت پر اپنا سکہ جما لیتی ہیں۔ ہر ایک قوم کے ودیارتھیوں کو اُس قوم کی آئندہ امید کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ نہ دیکھ ایک قوم کے

سنسکار اور سنگار کا بڑا بھاری ممبندھ اُس قوم کے ودیارتھیوں کی اوستھا کے ساتھ ہے لیکن لاہور جیسے شہر میں ودیارتھیوں کے خلاف کیسی بدی کے سامان بہت کچھہ موجود ہوتے ہیں بڑے بڑے شہروں میں دارالعلوم اور کالج قایم کرنے کے نقصانات پر بحث کرنا اسوقت ہمارا کام نہیں ہے۔ ورنہ یورپ کے دیشوں کی پرانی یونیورسٹیوں کے درشٹانتوں اور موجودہ یورپ میں دیگر دیشوں کی رایوں سے یہہ ثابت کرنا کچھہ مشکل نہیں ہے۔ کہ پراچین آریہ رشیوں کا یہہ اُپدیش کہ ودیا لے بڑے نگروں سے دور ایکانت دیش میں رہنے چاہئیں۔ کیسا گمبھیر اور سدھانتی تھا۔ نہایت افسوس سے دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اور مشن کالجوں کی پیروی کرتے ہوئے دیسی تعلیمی انسٹیٹیوشن بھی جو کہ قومی صرف قومی ہی نہیں۔ بلکہ سرشٹ انسٹیٹیوشن ہونیکا دم بھرتے ہیں۔ اِس تہلکا مرض سے بچ نہیں سکے۔ ان قومی انسٹیٹیوشنوں کی بنیادیں بھی بڑے بڑے شہروں میں یا اُنکے بہت قریب ڈالیگئی ہیں جنکی وجہ سے اُنمیں تعلیم پانیوالے ودیارتھی اُن سب ترغیبوں کے شکار ہوتے ہیں۔ جو کہ ایک بڑے شہر میں ایک ناتجربہ کار لڑکے کو بدی کی طرف مایل کرنے میں اکثر کامیاب ہوتی ہیں۔ لیکن آریہ سماج اپنی موجودہ اوستھا میں جبکہ راج سبھا سے اُسکو کچھہ بھی مدد اپنے خیالات کو عملیں لانیکے لیئے نہیں مل سکتی اِس بڑی بھاری بُرائی کو دور کرنے میں بے طاقت ہے۔ اِسلئے اُسکا فرض ہے۔ کہ کم از کم اِس

زہریلے اثر کو دور کرنے میں کوشش کرے جو کہ ودیارتھیوں پر لاہور جیسے نگر میں نواس کرنے کے باعث ہوتا ہے۔ موجودہ کالجوں اور سکولوں کے متعلق جسقدر بورڈنگ ہوس ہیں۔ اُنمیں کہیں تو اسقدر بیجا آزادی بورڈروں کو دیجاتی ہے۔ کہ وے ناتجربہ کاری کے باعث خود بخود بدیوں کے اندر پھنس جاتے ہیں۔ اور بعض میں اپنی خاص پالیسی کی تکمیل کے لیئے کارکنان اِس قسم کا انتظام رکھتے۔ اور اِس قسم کی اندرونی تعلیم دیتے ہیں کہ بورڈروں کے اندر ستیہ کے لیئے پریم کا بھاو اُتپن نہیں ہوتا۔ سوائے اِس کے آریہ پرشوں کے لیئے اپنی سنتانوں کو تعلیم دینے میں خاص دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہہ ظاہر ہے۔ کہ طالب علمی کے زمانہ میں اگر دھارمک تعلیم ودیارتھی کے اندر گھر کر جاوے۔ تو اُسکا اثر ہمیشہ تک رہتا ہے لیکن موجودہ کالجوں میں اُسکا نام و نشان نہیں ہے۔ اِن سب ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لاہور نگر میں ایک آریہ ودیارتھی آشرم کھولنا ویدپرچار کا چوتھا اُودیش رکھا ہے۔

جہاں سبھا کی اِس نیک کوشش کے ساتھ ہر ایک دیش ہتیشی کا اتفاق ہوگا۔ وہاں اسقدر جتلانا ضروری ہے۔ کہ جب تک یہہ پراچین برہمچریہ آشرم کو از سر نو قائم نہیں کیا جاتا۔ اور آریہ گروکل کی بنیاد نہیں ڈالی جاتی۔ تب تک ہر ایک کوشش ادھوری ہی رہیگی۔ کیونکہ جب تک کہ جتیندر اور ودّوان نہ ہو

تب تک برکش آریہ ورت اور پھل دینے والا پیدا نہیں
ہو سکتا۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ برہمچریہ آشرم کی
تکمیل کے راستہ میں بڑی سخت رکاوٹوں کا سامنا
کرنا پڑے گا۔ لیکن کوئی بھی اعلےٰ کام بلا رکاوٹوں
کے تکمیل پاتا ہم نے آج تک نہیں دیکھا
جس وقت کہ پنڈت گورودت سورگباشی نے دیانند
کالج کے متعلق ایک ویدک تھیوری کھول کر
پراچین شکشا پرنالی کو رواج دینے کی تحریک
کی تھی۔ اس وقت بہت سے سجن پرش دھارمک
جوش سے پر ہو کر اپنے پتروں کو برہمچاری
بنانے کے لئے تیار تھے۔ لیکن اس تحریک کے
راستے میں الجھن ڈالے گئے۔ آریہ سماج کی بدقسمتی
سے تحریک بھی ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا
جوش ٹھنڈا پڑ گیا لیکن پھر بھی اگر برہمچریہ
آشرم اور گورو کل کی تحریک اس وقت کی جائے
تو امید ہے کہ چند ایک دھارمک پرش اپنے
بچوں کو برہمچاری بنانے کے لئے تیار
ہو جاوینگے۔ لیکن اس وقت سوال یہ پیدا ہوگا
کہ آیا اس قسم کا گورو کل لاہور نگر میں چل سکتا ہے
یا نہیں۔ گورو کل کے لئے ایکانت دیش کی آوشیہ
ضرورت ہوگی۔ اور اس موقعہ پر پرتی ندھی سبھا
کے رزولیوشن میں لفظ لاہور بڑی بھاری
رکاوٹ ہوگا۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے۔ اس
چوتھے اُدیش کے شروع سے لفظ لاہور کاٹ
دیا جاوے۔ تاکہ جس وقت موجودہ آریہ ودیارتھی
آشرم لاہور کے سوائے ایک گورو کل کھولنے
کا وچار پختہ ہو جاوے۔ تو یہ لفظ اسے لاہور
اور دیگر نگروں سے علیحدہ ایکانت دیش میں
کھولنے سے نہ روک سکے۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی
نامناسب نہ ہوگا۔ کہ پہلے اُدیش کے مطابق
جو دس بڑے بڑے ودوان اوپدیشک سبھا کے
پاس موجود ہونگے۔ ان میں سے کسی ایک کے
باہر کے ودیارتھی آشرم کے ودیارتھیوں کو
دھارمک اور دارشنک تعلیم سنسکرت شکشا
دینے اور وید ودیا میں پریم پیدا کرانے
کا کام سپرد ہو کر بڑی آسانی سے کام چل سکیگا۔

اب وچار یہ باقی رہا۔ کہ اس چوتھے اُدیش
کو پورا کرنے کے لئے کس قدر سالانہ خرچ کی ضرورت
ہوگی۔ موجودہ آریہ ودیارتھی آشرم لاہور
کے لئے سال حال کی بجٹ میں پانچ سو روپیہ کی
منظوری ہوئی تھی۔ لیکن اسی منظور شدہ
رقم میں سے ½ سے کسی قدر زیادہ مستقل
ضروریات کی خرید میں صرف ہو چکا ہے
اگر انتظام میں ترقی ہوتی گئی۔ اور دھارمک
و دارشنک تعلیم کا خاص پربندھ کیا گیا۔
(جو کہ آسانی سے ہو سکتا ہے) تو امید ہے
کہ اس آشرم کے چلانے میں کچھ زیادہ گھاٹا
نہیں ہوگا لیکن پھر بھی احتیاطاً ہم اس
آشرم کے لئے تین سو روپیہ سالانہ تجویز کرتے
ہیں۔ باقی رہا گورو کل اُسکے اخراجات کے
لئے اگر سبھا کی طرف سے ۷۰۰ روپیہ سالانہ
کی منظوری ہو جاوے۔ تو ایسے آریہ سجن
میدان میں نکل آوینگے۔ جو کہ اپنے پتروں کو
برہمچاری بنانے کے لئے خود بخود معقول
ماہواری فیس ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاویں
پس اس طرح پر اُدیش نمبر ۴ کو پورا کرنے
کے لئے ایک ہزار روپیہ سالانہ کافی ہوگا۔

ریویو

کورمی سماچار لکھنؤ۔ کورمی قوم کی جسمانی
روحانی۔ رواجی۔ کاریگری۔ وغیرہ وغیرہ
ترقی کرنا اسکا خاص منشا ہے۔ کورمی قوم کو تمام
پنجاب میں کم آدمی جانتے ہونگے اس قوم کے
آدمی ممالک متحدہ کی شمالی میں اکثر پائے جاتے ہیں
پچھلے دنوں یو پی کے ایک رزولیوشن میں انکا
ذکر بطور رذیل قوم کے کیا گیا۔ انکا دعوٰی ہے کہ
جنم سے کوئی رذیل نہیں ہوتا۔ جیسے کرم ہوں
ویسا آدمی ہوتا ہے۔ جنم سے وہ لوگ شریف
ہیں رذیل نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یہ
اپنی قوم کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

سچائی وان۔ اس چھوٹی سی کتاب
میں نہایت ہی خوش اسلوبی سے آٹھ چھوٹے
چھوٹے بابوں میں شری گورو تیغ بہادر کی
دھرم پر قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ چالیس
صفحے کی کتاب قیمت صرف ایک آنہ۔
سردار گوپال سنگھ مصنف امرتسر سے مل سکتی
ہے۔

پاک خیالات۔ جلد اول۔ حصہ دوم دربارہ
آتم گیان۔ قیمت بامحصول ایک روپیہ۔
جلد دوم۔ حصہ سوم۔ دربارہ بھگتی اور اخلاق۔
قیمت بامحصول ایک روپیہ۔ دو آنہ۔ حصہ چہارم
دربارہ اصلاحات تعلیمی و مجلسی۔
یہ سب کتابیں زبان انگریزی میں
نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہیں۔ مصنف بابو
بیچا رام چیٹرجی پریزیڈنٹ آریہ سماج سکھر
یا اور دیگر آریہ پستکالوں سے مل سکتی ہیں۔
ان کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ آریہ سماج میں بھی کیسے عالم اور فاضل بھرے
پڑے ہیں۔ یہ کتابیں مشرقی اور مغربی
خیالات کا ایک عمدہ ذخیرہ ہیں۔ انگریزی دان

...کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔ چوتھا حصہ
...طالبعلموں کے لئے بھی خاص کر مفید ہے کیونکہ
...کی معمولی مضامین آرائی ہیں بھی بڑی بھاری
...دیکھا ہے۔
...لیکن انکو پڑھتے وقت یہہ خیال رکھنا چاہیئے
...یہہ کتب ذخیرہ ہیں۔ کتب مذہبی نہیں ایک
...مضمون کے متعلق ہر قسم کے خیالات ہیں۔
...صحیح بھی اور غلط بھی۔ یہہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ
...کچھہ جو انہیں لکھا گیا ہے۔ سو ویدک سدھانت
...رہا ہے۔

...سنگیت مالا ہندی

ایک پرانی ...سنگیت میں کچھہ زیادتی اور تبدیلی کر کے
...موجودہ شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اسمیں بہت سے
...بھگتی اور اتیوہار ادھتا کے بھجن ہیں۔ قیمت
...آنے۔ آرین پریس کراچی میں دستیاب ہوئی

...دیباچہ ہنومان چرتر ناول

...یہہ ہیں۔ ...دیباچہ میں ہنومان جی کے خاندان کا اور انکا
...حال دیا گیا ہے۔ ہنومان جی کو عام لوگ
...خیال کرتے ہیں۔ اس دیباچہ میں انکو آدمی
...اور سیار کے لائق آدمی ثابت کرنے
...کوشش کیگئی ہے ایسی کوششوں کو ہم مبارک
...سمجھتے ہیں۔ ہنومنت مہاراج کا پورا حال ناول میں
...ہوگا۔ ہم مصنف مہاشہ پیارے لال بی اے
...صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ اگر وہ حقیقت
...انکی حالات لکھنے چاہتے ہیں۔ تو لوگوں
...کتب کا حوالہ ضرور دیں۔ جن سے وہ
...اخذ کرتے ہیں۔ کیونکہ تاریخ جبتک
...نہو۔ کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ ۳۲ صفحہ
...ملنے کا پتہ شہر مطبع برہمن پرکاش میں

مراسلات

آریہ سماج پشاور

جناب اڈیٹر صاحب اخبار ستیہ دھرم پرچارک نمستے۔ ذیل کی چند سطور چھاپ دیں۔
۸ ستمبر ۱۸۹۵ء کو لالہ لاجپت رائے جی یہاں آئے۔ اور اسدن آیتوار کو بوقت شام انکا لکچر جیون ادیش پر ہوا۔ جو عمدہ تھا۔ حاضری تقریباً ۲۰۰ ہوگی۔ دوسرے دن ۹ ستمبر ۱۸۹۵ء کو لالہ صاحب موصوف کا لکچر ...مشن سکول میں ہوا۔ مضمون یہہ تھا۔ کہ ہمیں اپنی تعلیم اپنے ہاتھہ میں لینی چاہیئے۔ اسدن کی حاضری قریباً ۴۰۰ اور ۵۰۰ کے درمیان ... ...

...کسی قدر جلد بولتے ہیں اور سنسکرت کے لفظ موٹے موٹے استعمال کرتے ہیں جو کہ اس طرف کے لوگوں کی سمجھہ میں نہیں آسکتے تاہم لکچر اچھا تھا۔ حاضری ۱۵۰ ہوگی۔ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۵ء کی شام کو لالہ منشی رام جی سرمن سبھی ترقی کے مضمون پر ہوا۔ حاضری ۱۰۰ ہوگی۔ کمی حاضری کی وجہ یہہ تھی۔ کہ اسی تاریخ کو لالہ لاجپت رائے جی کا لکچر مشن سکول میں تھا۔ پانچ بجے سے چھہ بجے تک لالہ منشی رام جی کا سرمن سماج میں ہوا۔ بعدہ ہم لوگ مشن سکول میں گئے۔ آج کا لکچر لالہ صاحب موصوف کا برہم چریہ وغیرہ کے مضمون پر تھا۔ حاضری بدستور سابق تھی۔ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۵ء کو پنڈت دیوان رام جی کا ادپدیش سچے سکھہ کے مضمون پر سماج میں ہوا۔ جو نہایت ہی پر تاثیر تھا تھوڑی دیر کے لئے میں نے یہہ سمجھا۔ کہ میں سورگ لوک میں چلا گیا ہوں۔ اور کوئی گہاس پر بیٹھے کتھا باچ رہے ہیں۔ سب لوگوں نے اس اپدیش کو سراہا۔ حاضری ۱۵۰ تھی۔
۱۱ ستمبر کو پنڈت رام رتن صاحب اور پنڈت کرپارام صاحب دوپہر کی گاڑی میں کیمبل پور چلے گئے تھے۔ اور رات کی گاڑی میں پنڈت سیتارام صاحب چلے گئے تھے ... کی گاڑی میں لالہ منشی رام ...ت دولت رام صاحب ...ستمبر ۱۸۹۵ء کو شام کے ...لیکہرام جی کا لکچر ...مضمون پر ہوا۔ جو ...حاضری ... ۲۰۰ اور ... سنکر بہت خوش ... صاحب ۱۳ ستمبر رات کو روانہ ہوگئے۔ ۱۴-۱۵-۱۶ تاریخ ڈاکٹر سنگت رام صاحب کے لکچر سندھیا کے مضمون پر ہوتے۔ اور آخری لکچر میں انہوں نے خدا کی ہستی کا بھی ثبوت دیا۔ نہایت عمدہ فلسفیانہ خیالات کے لکچر تھے۔ حاضری پہلے دن ۱۰۰ دوسرے دن ۱۵۰ تیسرے دن ۵۰ ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب ۱۶ تاریخ کی رات کی گاڑی میں روانہ ہوئے۔ غرضیکہ ۹ دن برابر شہر پشاور میں ویدک دھرم کے امرت پیا...

تب تک برکش سے یہ دار اور پھل دینے والا پیدا نہیں ہو سکتا۔ اِس میں سندیہہ نہیں۔ کہ برہمچریہ آشرم کی تکمیل کے راستہ میں بڑی سخت رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑیگا لیکن کوئی بھی اعلیٰ کام بلا رکاوٹوں کے دور کیئے تکمیل پاتا ہم نے آج تک نہیں دیکھا جسوقت کہ پنڈت گورودت سورگباشی نے ویدک کالج کے متعلق ایک دیک شیرینی کھول کر پرچین شکشا پرنالی کو رواج دینے کی تحریک کی تھی۔ اسوقت بہت سے سجن پرش دھارمک جوش سے پر ہو کر اپنے پتروں کو برہمچاری بنانے کے لیئے تیار تھے۔ لیکن اس تحریک کے راستے میں بکھیڑے ڈالے گئے۔ آ […]
سے تحریک بھی ہم سب نے بہ […]
جوش ٹھنڈا پڑ گیا لیکن […]
آشرم اور گوروکل کی تحریک […]
تو امید ہے کہ چند ایک دھا […]
بچوں کو برہمچاری بنانے […]
ہو جاوینگے۔ لیکن اسوقت […]
کہ آیا اس قسم کا گوروکل لاہور نگر میں […] یا نہیں۔ گوروکل کے لیئے ایکانت دیش کی آوشیہ ضرورت ہوگی۔ اور اسموقعہ پر پرتی ندھی سبھا کے رزولیوشن میں لفظ لاہور بڑی بھاری رکاوٹ ہوگا۔ اسلیئے ہماری رائے یہ ہے۔ اِس چوتھے اودیش کے شروع سے لفظ لاہور کاٹ دیا جاوے۔ تاکہ جسوقت موجودہ آریہ ودیارتھی آشرم لاہور کے سوائے ایک گوروکل کھولنے کا وچار پختہ ہو جاوے۔ تو یہ لفظ اسے لاہور اور دیگر نگروں سے علیحدہ ایکانت دیش میں کھولنے سے نہ روک سکے۔ اِس جگہ یہہ ذکر کرنا بھی نامناسب نہ ہوگا۔ کہ پہلے اودیش کے مطابق جو دس بڑے بڑے وِدوان اپدیشک سبھا کے پاس موجود ہونگے۔ انمیں سے کسی ایک کے ذمہ ہر ایک کے ودیارتھی آشرم کے ودیارتھیوں کو دھارمک اور دارشنک تعلیم سنسکرت بھاشا میں دینے اور وید ودیا میں پریم پیدا کرانے کا کام سپرد ہو کر بڑی آسانی سے کام چل سکیگا۔

اب وچار یہہ باقی رہا۔ کہ اِس چوتھے اودیش کو پورا کرنے کے لیئے کسقدر سالانہ خرچ کی ضرورت ہوگی۔ موجودہ آریہ ودیارتھی آشرم ال […]
کے لیئے سال حال کی بجٹ […]
منظوری سو […]
[…] روپیہ سالانہ تجویز کرتے ہیں۔ باقی رہا گوروکل اُسکے اخراجات کے لیئے اگر سبھا کی طرف سے ہزار روپیہ سالانہ کی منظوری ہو جاوے۔ تو ایسے آریہ سجن میدان میں نکل آوینگے۔ جو کہ اپنے پتروں کو برہمچاری بنانے کے لیئے خود بخود معقول اخراجات ادا کرنے کے لیئے تیار ہو جاویں۔ پس اِس طرح پر اودیش نمبر ۴ کو پورا کرنے کے لیئے ایک ہزار روپیہ سالانہ کافی ہوگا۔

ریویو

کورمی سماچار لکھنؤ۔ کورمی قوم کی جسمانی روحانی۔ رواجی۔ کاریگری۔ وغیرہ وغیرہ ترقی کرنا اسکا خاص منشا ہے۔ کورمی قوم کو تمام پنجاب میں کم آدمی جانتے ہونگے۔ اس قوم کے آدمی ممالک مغربی و شمالی میں اکثر پائے جاتے ہیں پچھلے دنوں پولیس کے ایک رزولیوشن میں انکا ذکر بطور رذیل قوم کے کیا گیا۔ انکا دعویٰ ہے کہ جنم سے کوئی رذیل نہیں ہوتا۔ جیسے کرم ہوں ویسا آدمی ہوتا ہے۔ جنم سے وہ لوگ شریف ہیں رذیل نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یہہ اپنی قوم کے لیئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

سچا بلیدان۔ اس چھوٹی سی کتاب میں نہایت ہی خوش اسلوبی سے آٹھ چھوٹے چھوٹے بالکوں یعنی شری گورو تیغ بہادر کی دھرم پر قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ چالیس صفحہ کی کتاب قیمت صرف ایک آنہ۔ سردار گوپال سنگھ مصنف امرتسر سے ملسکتی ہے۔

پاک خیالات۔ جلد اول۔ حصہ دوم دربارہ آتم گیان۔ قیمت بامحصول ایک روپیہ۔ جلد دوم۔ حصہ سوم۔ دربارہ بھگتی اور اخلاق۔ قیمت بامحصول ایکروپیہ۔ دو آنہ۔ حصہ چہارم دربارہ اصلاحات تعلیمی و مجلسی۔

یہہ سب کتابیں زبان انگریزی میں نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہیں۔ مصنف بابو بیچا رام چیٹرجی پریذیڈنٹ آریہ سماج سکھر یا دیگر آریہ پستکالوں سے ملسکتی ہیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج میں بھی کیسے عالم اور فاضل بھرے پڑے ہیں۔ یہہ کتابیں مشرقی اور مغربی خیالات کا ایک عمدہ ذخیرہ ہیں۔ انگریزی دان […]

کے لیے نہایت ہی مفید ہیں - چوتھا حصہ
بالغوں کے لیے بھی خاص کر مفید ہے کیونکہ
کو معمولی مضامین آ رہی ہیں بھی بڑی بھاری
دیکھا ہے -
بچوں انکو پڑھتے وقت یہہ خیال رکھنا چاہیئے
کتب ذخیرہ ہیں - کتب مذہبی نہیں ایک
مضمون کے متعلق ہر قسم کے خیالات ہیں -
صحیح بھی اور غلط بھی - یہہ نہ سمجھنا چاہیئے - کہ
کچھہ جو ان میں لکھا گیا ہے سو ویدک سدھانت
رکھتا ہے -

سنگیت مالا ہندی - ایک پرانی
سنگیت میں کچھہ زیادتی اور تبدیلی کر کے
موجودہ شکل میں پیش کیا گیا ہے - اسمیں بہت سے
بھگتی اور التیوہار اوصتا کے بھجن ہیں - قیمت
آنے - آرین پریس کراچی میں دستیاب ہوگی

دیباچہ ہنومان چرتر ناول - اس
میں ہنومان جی کے خاندان کا اور انکا
حال دیا گیا ہے - ہنومان جی کو عام لوگ
خیال کرتے ہیں - اس دیباچہ میں انکو آدمی
عزت اور پیار کے لائق آدمی ثابت کرنے
کوشش کیگئی ہے - ایسی کوششوں کو ہم مبارک
سمجھتے ہیں - ہنومنت مہاراج کا پورا حال ناول میں
ہوگا - ہم مصنف مہاشیہ پیارے لال جی اے
سے درخواست کرتے ہیں - اگر وہ حقیقت
تاریخی حالات لکھنے چاہتے ہیں - تو لوگوں
ان کتب کا حوالہ ضرور دیں - جن سے وہ
اخذ کرتے ہیں - کیونکہ تاریخ جبتک
نہ ہو - کوئی اعتبار نہیں کرتا - ۴۲ صفحہ
ملنے کا پتہ شہر مطبع برہم پرکاش میں

مراسلات

آریہ سماج پشاور

جناب اڈیٹر صاحب اخبار ستیہ دھرم پرچارک
نمستے - ذیل کی چند سطور چھاپ دیں -
۸ ستمبر سنہ ۹۵ء کو لالہ لاجپت رائے جی
یہاں آئے - اور اُسدن اتوار کو بوقت شام
انکا لکچر جیون ادھیش پر ہوا - جو عمدہ تھا -
حاضری تقریباً ۲۰۰ ہوگی - دوسرے دن
۹ ستمبر سنہ ۹۵ء کو لالہ صاحب موصوف کا لکچر
نیشنل سکول میں ہوا - مضمون یہہ تھا - کہ ہمیں اپنی
تعلیم اپنے ہاتھہ میں لینی چاہیئے - اُسدن کی
حاضری قریباً ۴۰۰ اور ۵۰۰ کے درمیان
معہ طالبعلمان سکول کے ہوگی - بنگلور دس
بجے کی گاڑی میں - ۹ ستمبر سنہ ۹۵ء کو لالہ منشی رام
صاحب معہ لالہ رلا رام و پانچ کس اپدیشک
صاحبان تشریف لائے - ستکار انکا سماج کی طرف سے کیا گیا - پہلے دن ۱۰
ستمبر کی شام کو پنڈت دولت رام جی کا اپدیش
اور پنڈت کرپا رام جی کا لکچر ویدک تعلیم پر
ہوا - اپدیش بہت عمدہ تھا - لکچر عام لوگ
نہ سمجھہ سکے - کیونکہ پنڈت کرپا رام صاحب
کسی قدر جلد بولتے ہیں اور سنسکرت کے
لفظ موٹے موٹے استعمال کرتے ہیں جو کہ
اس طرف کے لوگوں کی سمجھہ میں نہیں آسکتے
تاہم لکچر اچھا تھا - حاضری ۱۵۰ ہوگی -
۱۱ ستمبر سنہ ۹۵ء کی شام کو لالہ منشی رام جی سرمن
سبھی ترقی کے مضمون پر ہوا - حاضری ۱۰۰
ہوگی - کمی حاضری کی وجہ یہہ تھی - کہ اسی
تاریخ کو لالہ لاجپت رائے جی کا لکچر نیشنل سکول
میں تھا - پانچ بجے سے چھہ بجے تک لالہ منشی رام جی
کا سرمن سماج میں ہوا - بعدہ ہم لوگ نیشنل سکول
میں گئے - آج کا لکچر لالہ صاحب موصوف کا برہمچریہ
وغیرہ کے مضمون پر تھا - حاضری بدستور
سابق تھی - ۱۲ ستمبر سنہ ۹۵ء کو پنڈت دولت رام
جی کا اپدیش سچے سکھہ کے مضمون پر سماج
میں ہوا - جو نہایت ہی پُر تاثیر تھا تھوڑی
دیر کے لیئے میں نے یہہ سمجھا - کہ میں سورگ لوک
میں چلا گیا ہوں - اور کوئی گندھرب بیٹھے
گاتا بجا رہے ہیں - سب لوگوں نے اس
اپدیش کو سراہا - حاضری ۱۵۰ تھی -
۱۱ ستمبر کو پنڈت رام رتن صاحب اور
پنڈت کرپا رام صاحب دوپہر کی گاڑی میں
کیمبل پور چلے گئے تھے - اور رات کی گاڑی
میں پنڈت سیتا رام صاحب چلے گئے تھے
آج ۱۲ ستمبر کو رات کی گاڑی میں لالہ منشی رام
اور لالہ رلا رام اور پنڈت دولت رام صاحب
بھی روانہ ہوگئے - ۱۳ ستمبر سنہ ۹۵ء کو شام کے
سماج مندر میں پنڈت لیکھرام جی کا لکچر
صداقت کے چشمہ کے مضمون پر ہوا - جو
نہایت عمدہ تھا - آج کی حاضری ۲۰۰ اور ۳۰۰ کے
درمیان ہوگی - سب لوگ سنکر بہت خوش
ہوئے - اور پنڈت صاحب ۱۳ ستمبر کی رات
کو روانہ ہوگئے - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - تاریخ ڈاکٹر
سنگت رام صاحب کے لکچر سندھیا کے مضمون
پر ہوئے - اور آخری لکچر میں انہوں نے
خدا کی ہستی کا بھی ثبوت دیا - نہایت عمدہ
فلسفیانہ خیالات کے لکچر تھے - حاضری پہلے
دن ۱۰۰ دوسرے دن ۱۵۰ تیسرے دن
۵۰ ہوگی - ڈاکٹر صاحب ۱۶ - تاریخ کی رات
کی گاڑی میں روانہ ہوئے - غرضیکہ ۹ دن
برابر شہر پشاور میں ویدک دھرم کے امرت کی

اوپدیشوں کی برکھا ہوتی رہی۔ پنڈت رام رتن
اوپدیشا رام جی کا یہاں کوئی لکچر نہیں ہوا۔
اس دفعہ سماج میں اپیل کیئے بغیر ویدک کالج
کے لیئے ۱۴۳۲ روپیہ چندہ ہوا جسمیں ۱۱۳۲ روپیہ
روپیہ سماج میں پہلے جمع تھے۔ باقی اسموقعہ پر
ہوا۔ نقد لالہ لاجپت رائے جی ۳۰۰ روپیہ
یا ۳۰۵ اپنے ہمراہ لے گئے۔
اسمیں پانچ روپیہ کا اختلاف اسواسطے ہے۔ کہ
خزانچی صاحب نے ۳۰۰ روپیہ بتلائے تھے
اور آپ بروہان ۳۰۵ لکھتے ہیں۔ باقی روپیہ
پھر وصول کرکے بھیجا جاویگا۔ چونکہ لالہ منشی رام
صاحب جی بھی تشریف لائے۔ ویدپرچار فنڈ کے
لیئے روپیہ کم ہوا۔ یعنے سات روپیہ جنمیں سے
روپیہ باقی ہیں۔ اور رقم وصول کچھ لالہ
منشی رام جی کو اور سات روپیہ نقد ڈاکٹر
سنگت رائے جی کو بھیج دیئے گئے۔ آج ۲۵
ستمبر لالہ منہراج جی کے ایبٹ آباد سے یہاں
آنیکی امید تھی۔ لیکن نہیں آئے۔ سُنا ہے
کہ انکا ساتھی کوئی بیمار ہو گیا۔ اسوجہ لاہور
براہ راست جاوینگے۔ پشاور کے لوگ انتظار
میں ہیں۔ اگر ویدک کالج کا روپیہ نہ دیا ہوتا
تو غالبًا ورشن ہو جاتے۔ اب پنجابی مثل۔
(جیوندیاں دے میلے)

راقم
نیازمند شیورام
سیکرٹری آریہ سماج پشاور

دھرمسالہ آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ

۱-۶ ستمبر ۱۹۰۵ کی اشاعت سے آگے
مورخہ یکم ستمبر کو پراتہ کال کو نگر کیرتن کرتے
ہوئے سب بھائی سماج مندر میں پہونچے
۸ بجے سے ہون یگ شروع ہو کر ۹½
بجے سماپت ہوا۔ اسکے سوکھ کرتا ہمارے آریہ
دھرم کے پریمی پنڈت کرپارام جی ہی تھے
بعد ایک بھجن کے آپ نے ایشور اپاسنا اور
اوپدیش سے حاضرین کو مگہن کیا۔ اور ایک
ہاتھ اُسی پرم پتا کی شرناگت ہونے کے
لیئے شروتاگنوں کے دلوں کو اپنی آکرشن
شکتی دوارا پریرکر ایشر پریم پریم سے
جوڑ جانیکی پریرنا کی۔ اوپدیش کیا تھا
وید شاستروں کا نچوڑ۔ اور اُس پرم پتا
کی بارگاہ عالی میں لیجانے کا ایک
ذریعہ۔ کامل ایک گھنٹہ تک سامعین
کو آپنے اپنی منوہر بانی سے آنندت کرتے
ہوئے۔ بُت کی طرح بے حس حرکت محو رکھا
اسکے بعد پریمی لاہہ چند جی کا ایک بھجن
ہوا پھر منتری آریہ سماج ہذا نے سالانہ رپورٹ
سنائی۔ رپورٹ بہت بستار پورک سُوبنہ
تھی۔ کیونکہ اسکے متعلقہ کاغذات نامحاز
سماج کے قبضہ میں تھے۔ تاہم جس طرح یہ
کثرت رائے ممبران آریہ سماج دھرمسالہ نے
سابقہ ادہکاریاں وغیرہ کو نہ صرف ادہکار
سے گرایا۔ بلکہ بوجوہات خاص اور ایسے
کہ وہ اپنی عملی زندگی دوارا ویدورودھ
کارروائیاں کرتے اور مدانش آدی
سیون کو دھرم قرار دیتے ہیں۔ اور جنہوں نے
کہ سماج کو اپنے خیال کے مطابق چلانے پر کمر ہمت
باندہی ہوئی ہے۔ اور وید کے سدہانتوں
کی جنکے ہردے میں کچھ بھی سنمان نہیں ہے
وغیرہ وغیرہ۔ اُنہیں ممبری سماج سے بھی
علیحدہ کرکے اُنکے بجائے دوسرے ادہکاریان
کو انکی جگہ مقرر کر دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ
طور پر ذکر کیا گیا۔ علاوہ اسکے سماج کی قائمی کی
جلسہ سے سابقہ کا بھی مختصر طور پر ذکر کیا گیا۔
منتری مہاشے کا اس وشے میں خاص طور پر
دھنیواد ادا کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے بلا
کسی قسم کا مسالحہ نہ رکھتے ہوئے رپورٹ
کے تیار کرنے میں اسقدر محنت اور جانفشانی
دکھلائی۔ بعد ایک بھجن ہو کر شری پنڈت
لیکھرام جی مشہور آریہ مسافر کا ویاکھیان
سناتن دھرم سبھا شروع ہوا۔ اس ویاکھیان
کی بدیں وجہ بہت ضرورت تھی۔ کہ ایک
سناتنی اوپدیشک انہیں ایام میں آریہ دھرم
ردھ جیسا کہ اکثر انکا شیوا ہوا کرتا ہے بازار
میں لکچر دیتے تھے۔ اور جنہوں نے اپنے
لکچروں میں آریہ دھرم پر بہت سی غلط بیانیاں
کرکے دھرمسالہ پبلک کو جو کہ پہلے سے
ہمارے کچھ مہاشیوں کی کرتوتوں سے متنفر
ہو رہی تھی۔ اور بھی متنفر کرنا چاہا تھا۔
مدہ مانس ہری کے لکچروں کی جہاں انہوں نے
خوب دھجیاں اُڑائی۔ وہاں پوتر ویدمت کو
بھی کلنکت کرنے کی کوشش کی۔ لائق
نے موجودہ سناتن دھرم کے اپنے لکچر میں
دھجیاں اُڑائی۔ کہ لوگ عش عش کرنے
لکچر آور یکی حالتوں سے پُر تھا۔ نیز موجودہ
مندروں وغیرہ کے چند چیدہ حالات کے
جی نے وہ خزانے پیش کیئے۔ کہ جنکے
ہونے پر کسی کو بھی اعتراض نہ تھا۔ اور
کی بھی وہ ادھیڑ بن اور پر سبر اختلاف
کہ جسکا اندازہ تحریر سے باہر ہے۔ لوگ
سے بہت خوش ہو گئے۔ حاضری معقول
لکچر ۱۰½ بجے شروع ہو کر ۱۱¾ بجے

بعد ایک بھجن کے صبح کی کارروائی ختم کیگئی۔
بعد دوپہر ۱/۲ ۱ بجے سے بھجن کیرتن شروع ہوکر دو
بجے تک برابر ہری یش گاین ہوتا رہا۔ ۲ بجے سے
۴ بجے تک دہرم چرچا کا سمے مقرر تھا۔ اس لیے
حاضرین کو بلند آواز سے سنایا گیا۔ کہ جس کسی کو
آریہ دہرم پر کسی قسم کا سنشا یعنے اعتراض ہو
وہ نوارن کرا سکتا ہے۔ پہلے تو بار بار سنانے پر
کوئی بھاشہ کہڑے نہ ہوئے۔ مگر جب اخیر پر
سنایا گیا۔ کہ اگر اب بھی کوئی سجن ۵ منٹ تک
نہ اوٹھے۔ تو یہہ سمے کسی اور کام میں خرچ کیا جاویگا
سب سے پہلے میاں سوہنی سنگھ جی عرضی نویس
کانگڑہ نے یہہ سوال پیش کیا۔ کہ کیا مانس خور
سماج کا ممبر رہ سکتا ہے۔ بیدی ایشر سنگھ
جی نے اوتر دیا کہ کمزوری کو مان کر یا یہہ کہ
اسے وید ورودہ جانکر جو مانس کھاوے
اور اسکو چھوڑنے کی کوشش کرے وہ ممبر رہ سکتا
ہے۔ وید انکول نہ ماننے والا ہرگز ممبر نہیں رہسکتا
اسپر میاں صاحب خاموش ہوگئے۔ میاں صاحب
وید کت سدہانتوں کے بڑے پریمی ہیں اور
کانگڑہ سماج کے شاید آپ پردھان ہیں نامعلوم
انکے ہردے میں ایسی ہلین شنکا کیوں پیدا ہوئی
دوسرا پرشن لالہ بسنت رام صاحب نے وید اور
براہمن گرنتھوں میں کیا فرق ہے۔ اس شنکا پر
کیا جسکا اوتر ہمارے لایق پنڈت کرپا رام جی
نے دیا۔ پرشن کرتا بار بار تسلی خود پرشن تر
کرتے ہے مگر پنڈت جی نے انکی کافی تشفی
کرادی۔ پھر بیٹھ گئے۔ سوم پرشن ہمارے بھائی
پنڈت برج لال جی منتری سماج کانگڑہ نے
پرمیشور کے ایشورکرت ہونے کے بارے میں کیا
کہ جبکہ وید ایک کتاب کی صورت میں ہیں
جنکی زبان سنسکرت ہیں۔ اور کہ علیحدہ علیحدہ

ملکوں میں الگ الگ زبانیں اور کتابیں رائج
ہیں جنہیں کہ الہامی مانا جاتا ہے وغیرہ۔
اسکے جواب میں شریمان پنڈت کرپا رام جی
نے پرشن کرتا کی اچھی طرح تسلی کرادی اور
ثابت کیا۔ کہ بجز ویدوں کے اور کوئی کتاب
الہامی نہیں ہوسکتی۔ وغیرہ۔
چہارم پرشن لالہ گوپال داس صاحب نے ایشور
نیارکاری اور دیالو ہے۔ اسکے بارے میں
کرکے ظاہر کیا۔ کہ یہہ ہردو صفات ایشور میں
نہیں گھٹ سکتیں۔ کیونکہ جب وہ نیا کریگا
تو دیا نہیں کرسکتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسکا بھی
بھلی بھانت اوتر دیکر پرشن کرتا کی شانتی
کرائی گئی۔ اسکے بعد لالہ بھگوان داس صاحب
نے مورتی پوجا کو کیوں نفرت کی نگاہ سے
دیکھا جاتا ہے۔ یہہ پرشن کیا۔ اسکے جواب
میں آریہ مسافر جی نے کہا۔ کہ وید ورودہ
ہونے کی وجہ سے۔ پہر پرشن کرتا نے مورتی
پوجن کو جیسا کہ اکثر یہی دلایل مثلاً یہہ پرتھم سیڑھی
ہے۔ وغیرہ تمثیلات دیکر مورتی پوجک پتھر
پوجا کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ بہت سے پرشن
کیئے۔ جسکا سمادہان مشہور آریہ مسافر جی نے
بھلی بھانت کرکے پرشن کرتا کو پھر اوٹھنے
کی ہمت نہ دی۔ چونکہ وقت مقررہ سے
زاید گزر گیا تھا۔ اسلیئے بھجن شروع ہوئے
پیشتر اسکے کہ کسی کارروائی کا ذکر کیا جاوے
کلیچرڈ ناجائیز سماج کے دہرم چرچا کا بھی
تھوڑا سا ذکر کردینا خالی از لطف نہ ہوگا
اور پاٹھک گن وچارینگے۔ کہ ایسی کی ناد
کہاں تک ہوسکتی ہے۔ ادہر ۱/۲ ۲ سے
۱/۲ ۳ بجے تک اس دن دہرم چرچا کا سمے مقرر
تھا۔ انہیں کی سماج کے ایک دو کا نذرانہ

ممبر قوم دلیش لالہ رامچندر جی نے پرشن کیا
مانس بھکشن ارتھ دہرم انکول ہے۔ یا ورودہ
اسکا اوتر دیا جاوے۔ اسپر اول تو وہی اپنی
عادت کے موافق آئیں۔ بائیں۔ شائیں کہکر
اسے ٹالنا چاہا۔ مگر اسکی تشٹی میں لالہ پہمنداس
جی نے اوٹھ کر کہا۔ کہ افسوس ہے۔ سوال کا
جواب نہیں دیا جاتا۔ اور اگر لالہ مہراج جی پرنسپل
ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور اسکا جواب دیں
تو آج ہی سماج سے کل جھگڑے اوٹھ جانے
ممکن ہیں۔ اسپر مہاشہ نیور جی اوٹھے۔ اوتر دینا
تو درکنار اولٹا یہہ سوال کیا۔ کہ آپ میں کیا
کیا اوگن ہیں۔ واہ صاحب الٹا چور کوتوال کو
ڈانٹے۔ سوال و جواب کا تو خود اپنی طرف سے
نوٹس دیا۔ کہ ہر ایک شنکا پر جو کہ ساماجک ہو
ہر ایک ست شاستر والا پرشن کرسکتا ہے۔ آپ
لوگوں کو اس غرض سے مدعو کرکے بجائے جواب
دینے کے الٹا سوال نہیں کرسکتے۔ پس جواب کیا
دینا تھا۔ ہاں یہہ الفاظ تو ضرور کہے اور پنچی
ہانکی گئی۔ کہ ہم یہاں پنچ ہیں۔ یہاں ہم اور
پاپی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر حاضرین کی کہاں
تسلی ہوتی تھی۔ بہتوں نے بلند آواز سے کہا
کہ پہمنداس جی بیٹھ جاؤ۔ یہاں کچھ جواب نہیں
ملیگا۔ اور اکثر وچ کرتا لوہنی دوار شبہ شبم کی
پوچھا پرانہتیں کے جلسہ میں۔ اونہیں پر کی
اسکے بعد مشہور کلیچرڈ مہاشہ بابو بہدیال جی
اوٹھے اور سخت کلامی کرنے کے پشچات اپنا اور
اپنے ناجائیز سماج کا پول کھلتا ہوا دیکھ بھاگنے
لگے۔ اور پرشن کرتا کو جبر بیٹھنے کی اجازت دی
بھلا سے کیوں نہ۔ جبکہ یہہ سوال بھی ساتھ ہی
پیش تھا۔ کہ شراب کو جائیز بتلانے والا سماج
کا ممبر رہ سکتا ہے۔ کہ نہیں۔ جب اسکے جواب میں

نہیں کہا گیا۔ تو یہہ نہیں کہ گھر ڈھلتی تھی
کیونکہ آپ ایک دفعہ اجلاس انترنگ سبھا میں
بھی سماج کو جائز قرار دینے کا اظہار کر چکے
ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ خیر انکا جو کچھہ پول اس
دھرم پرچار میں کھلا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں
کیا آریہ اور کیا دھرم سالہ پبلک انکی اس کاروائی
پر سخت افسوس ظاہر کرتے تھے۔ اور پبلک کو
اس دھرم پرچار سے اور بھی انکی نیک رفتار کا
بخوبی پتہ لگ گیا۔ اور رہی سہی شنکائیں
اور بھرم مٹ گئے۔ اُدھر دھرم پرچار میں آنند سے
سماپت ہوا۔ اس پرم پتا کا ہی دھنیا واد ہے
سنا تو بہت کچھہ گیا تھا۔ کہ مانس وشیر یہہ
پرشن ہونگے۔ وہ ہونگے۔ فلاں فلاں طیار
ہیں۔ اس ہوم دہام کی بہو کی تیاری کو سنکر
ادھر سے پنڈت کرپا رام جی تیار ہوگئے۔ مگر
آخر کار وہی مثل ہوئی۔ کہ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

امید ہے کہ لالہ بھگوانداس جی مفصل حال دھرم
پرچار بغرض اشاعت اخبار علیحدہ ارسال کرینگے
پرنیہ خبر اتری گن ہیں پھر آپکی توجہ ادھر ہی
پہنچانا چاہتا ہوں۔ ۱/۲ ۲ بجے سے ہمارے فاضل
پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا ویاکھیان
(سچائی کا ایک مضبوط چٹان) کے بارے میں
ہوا۔ لائق لیکچرار نے جس خوبی سے اس مضمون
کو شروع کرکے آخیر کیا۔ حاضرین سے پوشیدہ
نہیں۔ ویاکھیان تو ابھی حوالجات سے جیسا کہ
ہمارے لائق پنڈت جی کا ایک معمولی مادہ ہے
پُر تھا۔ ایک ایک بات آنکی لاثبوت اور پرمان
کی تھی۔ سچائی کے چٹان پر مختلف حملوں مثلاً
عیسائی۔ موسائی۔ بودھ۔ جین۔ محمدی وغیرہ
وغیرہ کا مفصل ذکر کرتے ہوئے۔ انکی سخت
سی سخت چوٹیں لگنے کے باوجود سچائی کے
چٹان کو نیست و نابود نہ کرنے کا ذکر کرتے
ہوئے مہرشی شری سوامی دیانند جی کا
آنا۔ اور پھر از سر نو سچائی کے چٹان کا
بھارت ورش میں انکی ہمت سے پرگٹ ہونا
ظاہر کیا۔ سوامی جی کا نام لیتے ہی کرتال
دھنی سے منڈپ گونج اُٹھا۔ لیکچر نے جادو
کا اثر کیا۔ اور آریہ ورت کی پورانی اور
موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے
لائق پنڈت جی نے ویدوں کی عظمت قایم
کرکے ویدک دھرم کو ہی سچائی کا ایک مضبوط
چٹان قرار دیتے ہوئے اپنے ویاکھیان
کو اصلی وقت سے آدھ گھنٹہ بعد سماپت کیا۔ حاضری
اس کثرت سے تھی۔ کہ لوگ جگہہ نہ ملنے کے
سبب سے واپس جا رہے تھے۔ اور چونکہ ہردو
پلٹنوں کو بوجہ اتوار رخصت تھی اسلیئے
ہمارے پلٹنی سجن بھی کثرت سے شامل تھے
اور پنڈت جی کے لیکچروں کے لوگ اسقدر
دلدادہ تھے۔ کہ بہتوں نے یہہ پوچھہ پوچھہ کر
تنگ کر دیا۔ کہ پنڈت جی کا لیکچر کس وقت
ہوگا۔ باقی آئندہ۔

آریہ سبھا سد کا سیوک
ٹھاکر داس آپ پردھان آریہ سماج دھرم سالہ

❖

آریہ سماج کمالیہ کا پہلا سالانہ جلسہ

پریہ ور مہاشے ایڈیٹر صاحب نمستے۔ کرپا کرکے
مندرجہ ذیل حالات کو درج اخبار فرما کر مشکور
فرما دیں۔ قصبہ کمالیہ میں جو کہ ضلع منٹگمری میں
ریلوے اسٹیشن چیچا وطنی سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر
واقعہ ہے۔ پہلے پہل ۱۸۹۱ء میں آریہ سماج کا
بیج پنڈت لال من اوپدیشک اور پنڈت آیا رام
سب پوسٹ ماسٹر کی کوشش سے پودے کی صورت
میں ظاہر ہوا تھا۔ بعد ازاں کچھہ مدت عمدہ حالت
میں رہکر بسبب چلے جانے پنڈت آیا رام کے مرجھا
گیا۔ لیکن بعد میں مہاشے لالہ شادی رام کے
آنے سے پھر تر و تازہ ہوا۔ اور معمولی رفتار سے
ترقی کرتا رہا۔ پچھلے سال میں سالانہ اتسو کی
تیاری ہوئی لیکن بسبب چند وجوہات اب
نہ ہو سکا۔ اب چند ماہ سے ڈاکٹر بسنت رام صاحب
اور بابو بھیکھو رام صاحب سب پوسٹ ماسٹر کے آجانے
سے سماج نے پھر اچھی طرح پر رونق پکڑی اور
جھنگ سماج کے سالانہ جلسہ مقرر ہو جانے پر
اس قصبہ میں اتسو رچنے کی تجویز قرار پائی
جسکے لیئے ۲۲-۲۳ ستمبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔
اب اتسو کا برتانت سب صاحبان کی خدمت
میں نویدن کرتا ہوں۔ اتسو کے لیئے نوٹس
دستخطن بہتیر بھیجے گئے تھے۔ اور ۲۰ تاریخ
کو ایک آدمی سماج کی طرف سے معہ سواری
اسٹیشن پر بھیجا گیا۔ کہ آریہ اوپدیشکوں اور
مہاشیوں کا جو باہر سے آویں استقبال کریں۔
۲۰ تاریخ کے بارہ بجے رات کی گاڑی میں
ماسٹر درگا پرشاد جی معہ دو بھائیوں اور دو
کس صاحبان کے اُترے۔ جنکو وہاں کے اسٹیشن
ماسٹر بابو رشیکیش داس صاحب نے جنہوں نے
آگے ہی کھانا تیار کر رکھا ہوا تھا۔ تواضع کی
علی الصباح روانہ ہوکر کمالیہ پہنچ گئے۔

اور باقی کُل پاپ - ٹی ۱۲ بجے دوپہر کے گاڑی
میں اوتر کر کمالیہ کی جانب روانہ ہوئی - ۲۱ کی
شام کو نگرکیرتن تھا - ابھی بھجن منڈلی لاہور
سے نہیں پہنچی تھی - کہ نگرکیرتن تین منڈلیوں
میں شروع ہوا - سب سے آگے ماسٹر درگا پرشاد
جی ودیارتھیوں سمیت ویدمنتروں کا سوریت
اُچارن کرتے ہوئے تھے - بعدازاں اس سماج
کی دو منڈلیاں جو کہ بھجن گا رہی تھیں - کُل شہر میں
بھرمن کرتے ہوئے اور بعض موقعوں پر ماسٹر جی
نے اور بابو لیکھو رام مستری اور نیز پنڈت لورنید چند
نے لوگوں کو اُپدیش کیا - ابھی نگرکیرتن ہو ہی
رہا تھا - کہ لاہور کی بھجن منڈلی معہ لالہ لابھ چند
و [illegible]بخش راگی آن پہونچے - گاڑیوں سے اُترتے
ہی منڈلی بنا کر نگرکیرتن شروع کر دیا - اور نگر
باسیوں کے ہردیوں کو بجلی کے سمان آکرشت کرتے
ہوئے چلے ہوئے - ان کے بھجنوں کے پریم
سے اسقدر لوگوں کا ہجوم تھا - کہ مشکل سے گزر
ہوتا تھا - رات کے ۹ بجے کے بعد نگرکیرتن ختم ہوا
بعد سب بھائیوں کو اُتارے کی جگہ میں جو ایک
فراخ اور شدہ استھان تھا - اُتارا - اس جگہ ہر قسم
کی آسائش کے سامان چارپائی وغیرہ موجود
تھے - جسکے باعث باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کو
بہت اتر تکلیف نہیں ہوئی - اگلی صبح سے ۲۲-
تاریخ کو جلسہ کا آغاز تھا - باہر سے مفصلہ ذیل اُپدیشک
سجن آئے تھے - اُپدیشک - لالہ منشی رام
صاحب پردھان شرومنی پرتی ندھی سبھا - پنڈت
پورنانند جی - ماسٹر درگا پرشاد جی - پنڈت
کرپارام جی آنریری اُپدیشک - پنڈت رام رتن
جی ڈاکٹر سنگت رام صاحب اور لاہور سے لالہ
[illegible]داس صاحب پردھان - لالہ سیتا رام
[illegible]ا رام - لالہ سندر داس - لالہ روپ لال

تین ودیارتھی دیانند ہائی سکول کے - اور
سیالکوٹ سے لالہ لابھ چند - کروڑ سے پنڈت
لورنید چند - لودھانہ سے لالہ بھوراہم صاحب
جھنگ مگھیانہ سے لالہ منسارام و لالہ [illegible]
صاحب تشریف لائے - اور نیز بھی بخش راگی
۲۲ - تاریخ کی صبح کو اول بھجن دھون ہو کر ماسٹر
درگا پرشاد جی نے پرارتھنا اُپاسنا کرائی -
ازاں بعد پنڈت پورنانند جی نے اُپدیش
دیا - اسکے بعد ودیارتھیوں نے سوریہت
ویدمنتر گاین کیے - اسموقعہ پر لالہ شادی رام
صاحب اسسٹنٹ سکرٹری نے معہ روپیہ
لڑکوں کو انعام دیا - اور قابل بیان ایک
بات ہے - ان میں سے ایک ودیارتھی ایسا
تھا - جو کہ بھاشا کا ایک حرف بھی نہیں
جانتا تھا - لیکن ویدمنتروں کا ارتھ انگریزی
بھاشا معہ لفظی ترجمہ کر سکتا تھا - ان کے
بعد پنڈت رام رتن جی کا لکچر ہوا - اور جلسہ کی
کارروائی ختم ہوئی - بعدازاں بعد دوپہر
پھر جلسہ کی کارروائی بھجن سے شروع ہوئی
اسکے بعد دھرم چرچا کا وقت تھا - بھاگ چند
نے دو سوال ایک زمین پل کے سیفٹ پر تھے
دوم یہہ کہ شرادھ ٹھیک ہے - اور مثال یہہ
دی - کہ ایک ساہوکار کا سداپرت ہے اور
اسکے کارندے تقسیم کرتے ہیں لیکن
پھل اس ساہوکار کو پہونچتا ہے - جسکا جواب
پنڈت پورنانند جی نے دیا - اسکے بعد پھر
دفعہ کہا گیا - لیکن کسی نے کوئی سوال
نہ کیا اور مہاشہ لورنید چند نے جو کروڑ
سے آئے ہوئے تھے - ودیا و مورتی مانس بھکشن
پر کیا جسکا جواب ڈاکٹر سنگت رام جی نے
دیا - اُن کی تھوڑی سی تقریر کے اثر سے

لالہ دیودیاس صاحب کھتری پٹواری نے
مانس کا کھانا ترک کیا - اور تحریری درخواست
دیدی - کہ اگر کوئی شخص آج سے چھپی بات
کرے - تو فی بار پانچ روپیہ جرمانہ سماج کو
دونگا - اسکے بعد پنڈت کرپارام جی آنریری
اُپدیشک کا لکچر ہوا ویدک دھرم پر تھا - بعد
اسکے لالہ لابھ چند جی نے بھجن گائے
اور پنڈت رام رتن جی نے لادلی سنائی
حاضری اسقدر تھی - کہ مندر میں جگہ نہیں
تھی - مندر ایک فراخ جگہ ہے - جو کہ
خوب سجایا گیا تھا - دوسری طرف استریاں
اسقدر تھیں - کہ جگہ انکے لیے بالکل نہ رہی
اور استریاں کوٹھے کے اوپر چڑھ گئیں - اسکے
بعد پھر ماسٹر درگا پرشاد جی کا لکچر ہوا
لکچر کیا تھا - انھوں نے لوگوں کے دل کو
بہت ملایم کیا - انھوں نے آریہ سماج اور
ہندوؤں کا مقابلہ عمدہ طرح سے کیا - لوگ
بہت ہی خوش ہوئے - اور بعد آرتی شام
کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی - مندر سے
لیکر اُتارے کے مکان تک کُل بازار سے
گزرنا پڑتا تھا - اسموقعہ پر بغیر آنے جانے
کے موقعہ پر نگرکیرتن ہوتا رہا - اگلے دن ۲۳
ستمبر کو علی الصباح - نگرکیرتن کیا - اور
عمدہ عمدہ بھجنوں سے ہری یش گاین کر کے
لوگوں کو گھروں سے سوتے ہوئے جگایا - اور
نگرکیرتن سماج میں ختم کیا - اسکے بعد صبح کی
کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی - بعد
ہون کے لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا کرائی
اور پنڈت کرپارام جی نے نہایت عمدہ موثر
اُپدیش دیا - جسے لوگ مسکراتی ہی پرسن ہوئے
اور اسکے بعد بھجن ہوئے - بدستور لالہ لابھ چند جی

بے بھجن سنائے - لالہ لابھ چند جی کے بھجنوں کے سنانے سے لوگ بہت ہی پرسن ہوئے - اور ہر وقت چاہتے تھے - کہ بھجن سنیں - اسکے بعد ڈاکٹر شگت رام صاحب کا لکچر ویدوں کے ورشے پر ہوا - لکچر نہایت ہی عالمانہ تھا جسکو انہوں نے اس طریقہ سے بیان کیا - جو کہ نہایت ہی عمدہ تھا لیکن عام لوگ نہیں سمجھ سکتے تھے - اور چونکہ لکچر بہت ہی باریک وشے پر اور نیز لمبا تھا - اس لیئے اپنے وقت میں مشکل سے آدھا ختم کر سکے - پھر سمے کا بھاؤ سے بند کرنا پڑا - اور دوپہر کی کارروائی ختم ہوئی اور نگر کیرتن ہوتے اوتار سے کی جگہ پر پہنچے اسکے بعد دوپہر اول بھجن ہو کر بعد میں ماسٹر درگا پرشاد جی نے طالب علموں کو اوپدیش کیا - اور انکو ایک مذہبی ڈبیٹنگ کلب کھولنے کے واسطے نصیحت کی - اور ساتھ ہی جتلایا - کہ ایسے کلب کھولنے سے دینی فائدہ مل سکتا ہے - جو کہ لاہور وغیرہ رہنے والوں کو ہو سکتا ہے - اور منتری سماج نے انکو ہر طرح سے سہایتا دینے کا اقرار جتلایا - اسکے بعد پنڈت پورنانند جی نے ایک لکچر دان پر دیا - کہ سچا دان کس طرح سے ہو سکتا ہے - انکے بعد بھجن ہوئے - اور منتری نے آریہ سماج کی رپورٹ سنائی - اور بعد اسکے لکچر شری منشی رام صاحب کا وید پرچار پر تھا - لکچر ایسا موثر تھا - کہ کئی بزرگوں کے آنسو گر رہے تھے - انہوں نے اسی طریقہ سے ملک میں بعد عمل کے وید پرچار کی ضرورت ظاہر کی - کہ لوگ دل سے مانتے تھے - لیکن اسوقت پر اپیل وید پرچار کے لیئے نہیں کی گئی - جسکی وجہ یہ تھی - کہ اول تو انتر نگ سبھا

نے اپیل منظور کر لی تھی - لیکن بعد شہر کے تین چار ممبروں کی درخواست پر اگر اپیل ہوئی تو ہمیں شمولیت جلسہ سے انکار ہے - منسوخ کیگئی - جسکی وجہ اور کوئی نہیں ہے - صرف یہ جتلائی گئی تھی - کہ اسجگہ پہلا جلسہ ہے ایسا نہ ہو - کہ لوگ دینے کا نام سنکر متنفر ہو جاویں - لیکن ڈاکٹر صاحب پردہان سماج - اور منتری کی کوشش سے فہرست چندہ کھولی جا کر قریباً یکصد اٹھارہ روپیہ مختلف فنڈات میں جمع کیا ہوا تھا - اور اسوقت فہرست چندہ سنائی جانے پر قریباً نو روپیہ اور ملے - اور سات نئے ممبر بنے جنمیں سے ایک ودیارتھی مہاشہ لالہ دیو ید اس تھے - جنہوں نے ماس ترک کیا - اور ایک لالہ نند لال کمپونڈر ممبر ہوئے - جنہوں نے اسوقت ایکروپیہ وید پرچار میں دان کیا کل چندہ کی تفصیل ذیل ہوا - وید پرچار فنڈ ۱۰۵ - کنیا مہا ودیالہ ۸ - دیانند ہائی سکول ۱۴ - اور ایک میر پوش جو کہ اس جگہ عمدہ بنتے ہیں منتری نے چونکہ اسوقت تیار نہ ملا - بعد میں بھیجنے کا وعدہ کیا اور نیز منتری لیکھرام نے ۲ ہوا وید پرچار فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا - اور کل صاحبان جنہوں نے چندہ وید پرچار فنڈ وغیرہ میں دیا - انکی فہرست علیحدہ لفافہ ہے - اسوقعہ پر کچھ زیادہ چندہ جمع ہو جاتا لیکن پیشتر خرچ جلسہ کے واسطے خاص چندہ قریباً ۶۰ روپیہ وصول کیا گیا تھا - اسکے بعد لالہ لابھ چند جی نے بھجن - پنڈت امرتن جی نے لاونی سنائی - بعد میں لالہ بہادر چند صاحب کمالیہ نواسی نے اصول آریہ سماج جو انہوں نے نظم میں تیار کیئے تھے - اور نیز اشعار جو کہ کمالیہ جلسہ کے

موقعہ پر تیار کیئے سنائے اور بعد اسکے منتری نے باہر سے آئے ہوئے مہاشئوں اور نیز گرام باسیوں کا جو کہ اوپدیش سننے آئے - اور بعد میں پردہان ڈاکٹر بسنت رائے جی کا شکریہ ادا کیا - ڈاکٹر جی نے اسموقعہ پر نہایت ہی مدد کی - جو کہ خاص دہنباد کے یوگیہ ہے - ایشور انکو ہمیشہ ایسا ہی اتساہ دیوے - کہ جہاں جاویں وہاں ہی آریہ سماج کے پوتر مشن کو پورا کریں مبارکبادی کا بھجن گاکر بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا - اسی وقت خوشی خوشی سب لوگ گھروں کو گئے - جو باہر سے مہاشئے آئے ہوئے تھے - کھانا کھانے کے قریباً ۹ بجے رات کے بجانب جھنگ روانہ ہوئے - جھنگ اسجگہ سے ۲۴ میل ہے - سواری کے لیئے ریہڑیاں ملتی ہیں - اس جلسہ سے نگر باسیوں کے دل پر بہت ہی اثر ہوا - اور ویدک دہرم کی بزرگی کو لوگ انوبھو کرنے لگ گئے ہیں اگر اسی طرح سے کوشش ہوتی گئی - تو امید ہے کہ بہت کچھ ترقی ہو جاویگی - اور کل منڈلی معہ اوپدیشکان پھر جھنگ سے واپس ہو کر ۱ بجے کے بعد دوپہر اسجگہ پہونچی - آنکی انتظاری کے باعث کھانا وغیرہ سب کچھ تیار تھا - انکے پہونچتے ہی فوراً سب انتظام ہو گیا - اور بعد کھانا کھانے کے شام تک اسجگہ آرام کر کے شام کے وقت ۴ بجے کے قریباً بجانب منٹگمری روانہ ہوئے - اخیر میں سب مہاشیوں کا جنہوں نے اس نگر میں ہمکو اپنے لکچروں سے کرتارتھ کیا - اور نیز پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا کا جنہوں نے اس چھوٹے سے سماج کی سہایتا اچھی طور سے کی شکریہ ادا کرتے ہیں - اور نیز بابو بسنت رام صاحب ڈاکٹر پردہان آریہ سماج

آریہ سماج کمالیہ جنکی خاص کوشش سے یہہ جلسہ ہوا-
دھرم پتنی جنکے اہتمام میں بھوجن وغیرہ تیار
ہوتا رہا- خاص شکریہ کے مستحق ہیں- ایشور انکو زیادہ
اُتساہ دیوے-

اسمائی چندہ دہندگان معہ قسم عطیہ

مندرجہ ذیل ہیں-

آریہ سماج سے ویدپرچار فنڈ عہ دیانند اینگلو ویدک کول عہ

ڈاکٹر بسنت رام ۔ کنیا مہا ودیالہ عہ ۔ عہ عصہ اینگلو سنسکرت سکول

لالہ کھیم رام

لالہ گنگا رام صہ عصہ .

لالہ بھوجا رام صہ . .

لالہ کرم چند نارنگ عہ عصہ .

لالہ ٹھاکر داس ہیڈ ماسٹر عہ . .

لالہ دیویدیال پٹواری عا ۔ .

لالہ مانگا رام پٹواری عصہ . .

منشی جیند رام سب اوور سیر صہ . .

محلہ پٹواریان عصہ ۱۴ آنہ . .

لالہ موتی رام ۔ . .

معرفت لالہ بھگت رام عمہ روپے جے کشن داس صاحب للہ ویدپرچار

لالہ نند لال عصہ . .

لالہ نیچند بدرالہ . عصہ .

لالہ دربار رام صاحب . عصہ .

لالہ شادی رام عصہ . .

برہم پتنی لالہ شادی رام

لالہ بہادر چند سپرنٹنڈنٹ عا عصہ . .

لالہ ... چند سوداگر ۔ . .

پنڈت رام رتن ۔ . .

لالہ ... کے گرداوروں کو عصہ . .

لالہ ... داس عصہ . .

لالہ دیویداس پٹواری . عصہ عصہ یتیم خانہ

میزانکل ...

قسم

نیکلونتری آریہ سماج کمالیہ

شاستر ارتھ بٹالہ متصل قریب سٹیشن بیاس ضلع امرتسر

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ آک ۲۳ بھادوں سنہ ۵۲ ب

ادہر جب مع ضلع بٹالہ میں پہلے دن کی کارروائی جسکا ذکر ناظرین پڑھ چکے ہیں- ہو چکی- دوسرے دن تو لالہ رنجیت رائے بھی تقریباً ۱/۲ ۹ بجے بٹالہ میں آموجود ہوئے سٹیشن بیاس سے ڈیرہ آتے ہوئے بہت سے پرش راستہ میں ملے- جو کہ شاستر ارتھ سنکر آئے تھے- کہ شاستر ارتھ کا حال سناؤ تو جواب ملا کہ پنڈتان دہرم سبہا شور مچا دیتے ہیں- اور شنکہ سمجھا کر تاسے باٹنے شروع کر دیتے ہیں- یہہ کہہ کر وہی لوگ پھر پوچھتے تھے کہ کیا پنڈت لیکھہ رام جی مہاراج نہیں آئے؟ گویا ایسا معلوم ہوتا تھا- (کہ یہہ علاقہ پنڈت لیکھہ رام جی کے لکچروں کے سننے کی بہت ابھلاشا رکھتا ہو-) لالہ رنجیت رائے اُن سب کو اگلے دن کے شاستر ارتھ سننے کا نمنترن دیتے آتے تھے- اور آشا دلاتے تھے- کہ کل صبح ہی لالہ منشی رام جی پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب آدینگے (میں اسموقعہ پر جملہ معترضہ کے طور پر کچھہ حال بتلاتا ہوں- کہ جب لالہ رنجیت رائے لالہ منشی رام جی کو جالندہر بلانے کے لیئے گئے- تو گو اس تاریخ انکے عدالت میں بہت سے مقدمات تھے مگر سماجک کام کی خاطر انکو کسی اور وکیل کے حوالہ چھوڑ کر جھٹ تیار ہو گئے- خیر آمدم برسر مطلب- ادہر جب یہہ خبر پنڈتان نے سنی تو بس ہوش کافور ہو گئے- اور شاستر ارتھ کا نام تک لینا گوارا نہ کیا- اگلے دن تقریباً ۱/۲ ۷ بجے سب بھائیوں نے ملکر بڑے آنند سے نگر کیرتن کیا- اور تقریباً ۸ بجے پہلے لالہ رنجیت رائے کا لکچر پرانک مت کھنڈن پر ہوا- اور اسکے بعد لالہ متھرا داس جی نے پورانوں کی پول کو خوب کھولا- حاضری ۲۰۰ تک تھی- ابھی لکچر ختم ہی ہوا تھا کہ آواز سنائی دی- (کہ وہ آگئے) دیکھنے سے معلوم ہوا- کہ لالہ منشی رام پردہان پرتی ندہی سبہا پنجاب لالہ امراؤ سنگھ صاحب لدھیانہ نواسی و لالہ لابھہ چند بھکتوں والے و لالہ دیوان چند سب پوسٹ ماسٹر بیاس تشریف لائے ہیں- جائے اوتارا پر پہونچ کر پورانک پنڈتوں کو شاستر ارتھ کے واسطے نوٹس دیا گیا- جسکا جواب ملا- کہ شاستر ارتھ کا دن کل گذر گیا ہے آج نہیں ہو سکتا- جسپر بذریعہ ڈہول منادی کرائی گئی- کہ ہم آریہ پرش پھر بھی شاستر ارتھ کے واسطے تیار ہیں- اگر کرنا ہو- تو پنڈتان دہرم سبہا کو چیلنج ہے- کہ آویں- ورنہ تقریباً ۳ بجے دیا کھیان لالہ منشی رام جی کا ہوگا- بعد ہونے منادی کے پھر سردار گوجر سنگھہ سردار سندر سنگھہ رئیس بٹالہ اور سردار سندر سنگھہ صاحب پریزیڈنٹ سنگھہ سبہا کوئیٹہ کی معرفت پنڈت صاحبان کو کہا گیا کہ شاستر ارتھ کیا جاوے- تاکہ ست واست کا نرنے ہو جاوے- مگر کچھہ جواب مثبت میں نہ ملا- اگرچہ ابھی تو گول مول آخر تر کھانا کھانیکے بعد سب بھائی نگر کیرتن کرتے ہوئے چلے جب استھان لکچر پر پہونچے تو معلوم ہوا- کہ دیگر باشندگان دیہہ میں اس بات کا تقاضا ہے کہ برہمنان کہتے تھے- کہ وہی وغیرہ ہماری طرف بچھائی جاویں- تب شاستر ارتھ ہوگا-

باقی دیکھنا یہ کہتے تھے۔ نہیں ہماری طرف کے
جھنڈے کے گانڈیرے دری وغیرہ صفائی کا سامان
کیا جاتا ہے۔ آخرش لالہ منشی رام جی نے فیصلہ کر دیا
کہ ہمیں کوئی عذر نہیں ہے کہیں بچھا دو۔ ہم
سب ہمیشہ شاستر ارتھ کو تیار ہیں۔ آخرش دریں
جہنوں کی بیچ میں بچھائی گئیں۔ اور لوگ جوق
در جوق آنے شروع ہوئے۔ اور بالمقابل کرسی
میز لگائی گئی۔ اور لالہ لابھ چند جی نے اس موقعہ
پر نہایت ہی موثر اور طبع زاد خوش الحانی سے بھجن
گایا۔ جسکو سنکر سامعین از حد محظوظ ہوئے۔
حاضری تقریباً دو ہزار تھی۔ اسی اثنائے میں
یکایک معلوم ہوا۔ کہ پنڈت صاحبان شاستر ارتھ
سے کنارہ کشی کرتے ہیں جس سے ہمیں ایسا
تعجب ہوا۔ کہ باوجود اسقدر مجمع کثیر کے ہونے کو
سست است کا نرنے نہ ہونا اچھی بات نہیں الا
دیر لگی پر آرتھ ہوا۔ مگر دو منٹ بعد ہی کچھ خبر
پہونچی۔ کہ پنڈت صاحبان کو باشندگان دیہہ نے
شاستر ارتھ کے واسطے مجبور کیا ہے۔ اسلئے وہ
آ رہے ہیں۔ بس خوشی ہوگئی۔ اور پنڈت
صاحبان بھی آ موجود ہوئے۔ پیشتر اس کے
کہ شاستر ارتھ کا ذکر کیا جاوے۔ مناسب ہے
کہ خاص پنڈت صاحبان نامی کا کچھ حالات بیان
کئے جاویں۔ لاہور انارکلی بازار میں ایک مولوی
صاحب وعظ کیا کرتے ہیں۔ جسوقت وہ فرماتے
ہیں۔ کہ قرآن میں گایتری منتر موجود ہے۔ اور
آیت پڑھتے ہیں۔ اسوقت فوراً پنڈت دیوان چند
صاحب موجود ہو کر بیان فرماتے ہیں۔ کہ بیشک
ٹھیک قرآن میں گایتری منتر ہے۔ مولوی صاحب
بجا فرماتے ہیں۔ اور دوسرے پنڈت شادی رام
جی جالندھری ہیں۔ جنہوں نے اپنے اثنائے لیکچر
جالندھر میں فرمایا تھا۔ کہ جب سرشٹی میں گندگی

بہت بڑھ گئی۔ تو پرماتما نے اسکو دور کرنے کیلئے
شوکر (سور) اوتار دھارن کیا۔ پیشتر شاستر ارتھ
سے واقفیت حاصل نہیں ہوئی۔ بس تینوں شاستر ارتھ
کے واسطے آئے۔ ادھر سے لالہ منشی رام صاحب
پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تیار ہوئے
سردار بیند سنگھ صاحب پریزیڈنٹ سنگھ سبھا
کو پنچ اس شاستر ارتھ میں میر مجلس بنا بر انتظام
جانبین کی رضامندی سے نیت کئے گئے۔ اور
نیم قرار پائے۔ (۱) شاستر ارتھ مورتی پوجن پر
ہوگا۔ (۲) دس منٹ تک تقریر ہوگی (۳)
وید کا پرمان دیا جاویگا۔ (۴) نیتر دیکھ کر
کوئی پرمان نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) پہلے لالہ منشی رام
جی شروع کریں۔ لالہ صاحب جی نے فرمایا۔
(۱) ایشور پرماتما نراکار ہے۔ اور یجروید ادھیائے
۴۰ منتر ۸ میں کہا کہ پرماتما نردیو ہے۔ (۲) کوئی
وید کا منتر پیش کیا جاوے۔ کہ جسمیں لنگ استھاپن
کرکے جلہری بنائی جاوے۔ اور چار منہ والے
دشنو یا برہما وغیرہ کی مورتی پر چندن
چڑھانا لکھا ہو۔ (۳) کرشن وشنو وغیرہ کی
مورتی بنا کر پوجتے ہیں۔ بتلاؤ پرمیشور کی مورتی
کہاں ہے۔ (۴) سونڈ دھاری گنیش کی مورتی
کا پرمان دیجئے وہ۔ اس طرح چند سوالات کرکے
وید کی آگیا کو ماننا منوسمرتی کے پرمان دیکر
جتلایا۔ کہ نراکار نردیو پرماتما ویدوں میں ہے۔ اور
اسکی مورتی نہیں ہو سکتی۔ اسپر پنڈت دیوان چند
جی نے کرسی پر کھڑے ہو کر اور دونو ہاتھ پھیلا کر
کہا کہ لالہ صاحب نے بتایا ہے۔ کہ ایشور نراکار ہے
اور اسکی کوئی حد ٹھیک نہیں ہے۔ میں بھی سرب
ویاپک مانتا ہوں۔ جیسے جیو نراکار ہے ویسے
پرمیشور۔ مگر جیو شریر رکھتا ہے۔ جو عضو
شریر کا ہے۔ وہ ہی جیو ہے۔ اگر جیو کا عضو

نہ مانیں تو کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے
ہم سے خوش کیا۔ یا رنج۔ نراکار کی پوجن نہ
صحیح نہیں۔ مگر پرمیشور جیو کیطرح شریر رکھتا ہے۔ اور اسکی
اسکی مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج والے
ویدوں کے سارے حصہ کو نہیں مانتے۔ وید وہ
ہی دس سر رکھتے ہیں۔ دیکھو اتھروید کانڈ ۱۰
انوواک ۵ منتر ۲۶ اور کانڈ ۱ انوواک ۲ منتر ۲
ان منتروں میں دس سر دیکھنے والوں ... کا
ذکر ہے ... پھر لالہ صاحب جی کو نو
ویدوں سے ثابت کریں۔ لالہ صاحب موصوف نے
جواب دیکر فرمایا۔ کہ پنڈت صاحب نے پرماتما کو
نراکار مان لیا ہے۔ اور جیو الپگیہ والپشتر نرو گیہ کے
لکشن بتلائے ہیں۔ کہ جیو کا شریر کے ساتھ سنجوگ ہے
اور پرماتما کا نہیں ہو سکتا۔ اسپر پرمان یجروید
ادھیائے ۴۰ منتر ۳ و ادھیائے ۴۰ منتر ۱۲ دیئے
اور جتلایا کہ وید میں صاف موجود ہے۔ کہ پرماتما
کی مورتی نہیں ہے۔ اور جو اس طرح مورتی مان پرماتما
کی اپنے ... پوجن کرتے ہیں۔ اندھکار میں
گرتے ہیں۔ پنڈت جی نے سوالوں کا جواب بالکل
نہیں دیا۔ بلکہ مورتی پوجن کے بجائے اوتار دشٹی
چھیڑ دیا ہے۔ جو برخلاف نیم ہے۔ ویدوں سے
ثابت کرتے ہیں۔ کہ رام کا اوتار وید میں لکھا ہے
بالفرض ایسا ہیں بھی تو اول کوئی پرش ... کو
اوتار نہیں کہنا۔ بلکہ پرش کہتے ہیں اور نیز
اگر وید میں دس سر لکھے ہیں۔ تو گیارھواں گدھے
کا سر کیوں نہیں لکھا ہے۔ اور آریہ سماج چاروں
ویدوں کو سوتہ پرمان مانتا ہے۔ جیسے رگوید
یجروید کے پرمان سے ثابت کیا گیا۔ کہ وید چار
ہیں اور انہیں کو سوتہ پرمان ماننا چاہیئے پھر
بجائے اسکے کہ پنڈت جی ان باتوں کا اتر دیں
مسخرہ پن پر اتر آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ لالہ صاحب

حکمت اور دیا کلن نہیں جانتے ہیں۔ پنڈت جی کیسے چالباز ہیں۔ کیونکہ ایک موقعہ پر حبیب اللہ صاحب موصوف نے پنڈت صاحب کو نسیم کے برخلاف ایک بات کرتے ہوئے دیکھ کر پنڈت صاحب کیجنیت میں نسیم کی برخلافی کی بابت عرض کی تو اسوقت سبحانہ اسکے پنڈت جی معذرت کرنی یا باز آدیں اول انکی بیان کو غائب کر کے کہتے ہیں۔ کہ (ہنس) نہیں پھر لالہ صاحب لیا نہیں کرینگے۔ خیر جانے دو) دیکھئے کس طور سے اڈیٹر کو تولال کو دانتے کی شال بنانے ہیں۔ اسوقت پانچ سات برہمن پنڈت صاحبان کے ساتھ کانا پھوسی کرنے لگے۔ کہ کسی طرح شور وغیرہ کرکے گنجھن ڈالا جاوے۔ مگر ساتھ ہی ہمارے پورنسارتھی بھائی سردار گوجر سنگھ صند سنگھ دبیر مجلس صاحبان نے میلک کو چلایا کہ کوئی نہ بولے آنند سے سنیں اور جیج کو کھرا کرو بس پھر کیا تھا کہ سب بیٹھ گئے۔

اس بحث میں جو خاص لطف کی بات تھی اور پنڈت صاحبان کی چالبازی تھی۔ وہ یہہ تھی۔

باقی آئندہ

آپکا داس
رنجیت سنگھ ورما اپ منتری آریہ سماج سری گوبندپور

لوکل

آریہ سماج ۷ - اکتوبر کے سپتاہک جلسے میں بعد سمپ لی ہون ادی کے بعد ماسٹر آتما رام جی سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرارتھنا کرائی - تت پشچات پنڈت کرپا رام جی نے لکچر دیا۔ لکچر اسنے اول ایک ایشور کی شال دیکر ثابت کیا۔ کہ جیسے اسکو

سے لالچ سے ایک بچہ لیجاتا ہے اور زیور اتار کر جنگل میں چھوڑ جاتا ہے بیچارا بالک ادہر ادہر حیران پھرتا ہوا کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اپنے والدین کے پاس پہونچوں۔ اتنے میں اسے ایک شخص ملتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ اگر میں تمکو تیرے ماں باپ کے پاس پہونچا دوں تو مجھ کو کیا دیگا۔ لڑکے نے کہا تم جو کچھہ کہوگے والدین سے دلادونگا۔ مگر اسنے نہ مانا۔ آخر لڑکے نے اپنے ہاتھ سے ایک انگشتری جو کہ چور کی کسی طرح نظر نہ پہونچنے سے بچگئی تھی۔ اتار کر دیدی۔ تو اسنے اسے ایک بیل کی پونچھ پکڑادی تمام دن بیل جنگل جہاڑوں میں پھرتا رہا بیچارہ لڑکا بھی اسکے پیچھے پیچھے کانٹے وغیرہ کھاتا آخرش تھک کر جب بیدم ہوگیا تو لاچار ہوکر بھی پونچھ چھوڑنی پڑی۔ اور چھوڑ کر ایک مہاتما کے پاس پہونچکر ماتا پتا سے ملنے کی التجا کی۔ اس مہاتما نے حکمدیا۔ چونکہ یہہ جنگل ہے اور جانور یہاں پر کثرت سے ہیں۔ اسوقت شام ہوگئی ہے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ اسوقت اس درخت پر چڑھ جا۔ صبح کو جانا۔ یہہ درشٹانت جیو آتما پر ہے۔ جیو کرشیوں میں پہنسکر سب کچھ کھو دیتا ہے۔ اور پھر کوشش کرتا ہے۔ کہ کسی طرح سے پورن سکھ ملے۔ اسی واسطے چاروں طرف تلاش میں پھرتا ہے۔ کہ مجھ کو ایشور کا گیان اور سکھ کس طرح سے ملسکتا ہے۔ آخرش ایک مہاتما اسکو ملتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ اگر تم کو منزل مقصود پر پہونچا دونگا۔ تو کیا دوگے۔ جیو نے جواب دیا۔ کہ اسکا عوض دینے کے لائق میں نہیں ہوں۔ پرماتما دینگے۔ مگر اسنے نہ مانا۔ آخرش بیچارے نے اپنے من کی ورتیں اس مہاتما کو دیدیں۔ جب یہہ ہوا۔ تو اسنے فوراً اسکو بھیک

(کنٹھی وغیرہ) دیدی۔ اور کہدیا۔ کہ جو کچھ چاہوگے اس سے ملجاویگا۔ وہ بیچارا ساری عمر اسمیں پھنسا رہا مگر منزل مقصود تک نہ پہونچا۔ اور پھر سوچ کرتا ہے۔ جب کوئی سچا مہاتما اسکو ملتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ خوفناک سنسار میں نہ آپ چھوٹ سکتے ہو۔ نہ منزل مقصود پر پہونچ سکتے ہو۔ تمام گیان کی راتری ہے درخت پر چڑھنے کا مطلب یہہ ہے کہ کسی شاستر کا پڑھن پاٹھن کرو اگر کسی مسافر سے آپ سوال کریں۔ کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ کہاں رہتا ہے۔ کیا تمہارا نام ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر وہ ہر بات کا جواب یہہ دیوے کہ مجھے معلوم نہیں۔ تو اسکو عوام الناس مورکھ کہا کرتے ہیں۔ اسی طرح سے ہم کام کرتے ہیں مگر معلوم نہیں۔ کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ جب کوئی مسافر کہیں کو تیار ہوتا ہے۔ تو نتیجہ سوچ لیتا ہے۔ ایسے ہی سوچ وچار کر چلنا چاہیے۔ جو بلا سوچے سمجھے چلتا ہے۔ وہ منزل مقصود پر نہیں پہونچتا۔ ہمارے پراچین رشیوں منیوں نے سوچا کہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ چنانچہ یوگ کا بیان ہے۔ کہ تین پرکار کے دکھ جن سے آتیک نوبتی ہو جاوے۔ ہر ایک پرانی سکھ کا خواہاں اور دکھ سے بچنا چاہتا ہے۔ مگر دکھ کے سادھن معلوم نہیں کیونکہ بھرم میں پڑ کر سکھ کے سادھنوں کے واسطے ایسی چیزوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کہ دکھ دایک ہوسکتی ہیں دکھ تین پرکار کے بتفصیل ذیل ہیں۔ اول ادہیاتمک جو کہ اپنے اندر سے دکھ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا ادہی بھوتک جو کہ اور دوسروں سے ملتا ہے۔ تیسرا ادہی دیوک جو کہ زیادہ بارش ہونے یا بجلی گرنے سے پہونچتا ہے ہر ایک انسان کیا اعلیٰ کیا ادنیٰ انمیں سے ایک نہ ایک دکھ میں ضرور پہنسا ہوا ہوگا۔ ہر ایک منش میں دو دلیلیں ہیں۔ ایک جنہیں دکھی دوسرے

جیسے سکھی رہتا ہے۔ ویسے ہی شانت۔ جب اگیانتا میں سکھ اور جاگرت میں دکھ کا کارن یہ ہے کہ جاگرت میں اندریاں کام کرتی اور باہر کی طرف دیکھتی ہیں۔ اور وہ کبھی باہر کی طرف سے ہی آتا ہے۔ سکھوپتی اوستھا میں آتما استھر ہو جاتا ہے۔ اس سے پرماتما کی دیا سے اس کا من اسکو سکھ ہوتا ہے۔ جاگرت میں پرکرتی کے گیان سے دکھ اور سکھوپتی میں پرماتما کے گیان سے سکھ کا تجربہ صریح بیان ہے۔ کہ جو لوگ پرکرتی کی اپاسنا کرتے ہیں ہمیشہ دکھی ہوتے ہیں۔ اسی سے ثابت ہوا۔ کہ جب تک جیو پراکرتی کی طرف لگا رہتا ہے۔ اسکو پرماتما کا گیان نہیں ہوتا۔ جب تک اسکو پرماتما کا گیان نہیں ہوتا۔ اسمیں ایک قسم کا ناستک پن سا ہوتا ہے۔ مگر جب اسکو پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ تو اس سے کوئی برے کرم (پاپ کرم) نہیں ہوتا۔ اسلئے وہ سکھی ہوتا ہے۔ ناستک پن ہے تمام پاپوں کی بنیاد ہے۔ جو شخص پرماتما کو ہر وقت جانتا اور مانتا ہے۔ وہ کبھی کوئی پاپ نہیں کر سکتا۔

ایسے ہی وامی اُدنبر سوسائٹیاں وغیرہ سے کبھی انند نہیں ہو سکتا لیکن شاستریہ وچار سے مہاتما بدھ نے جس وقت وچار کیا۔ کہ تاوقتیکہ میں پرکرتی کی زنجیر سے نہ نکلونگا کبھی اپنے ادیش میں کامیاب نہیں ہونگا۔ فوراً راج پاٹ وغیرہ چھوڑ کر پرچار شروع کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ باوجود ۲۶ برس شنکر سوامی کے واپس کرلینے کی ابھی اسوقت بھی ۵۲ کروڑ بودھ موجود ہیں آخرش جسوقت راجے مہاراجے اور دھن پرست اسمیں شامل ہو گئے۔ تو فوراً اصولوں سے گر کر گوشت خور ہو گئے۔ اور ترقی بند ہو گئی۔ اور شنکر سوامی کا حال یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پر جا رہے تھے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ دریا شہر کی طرف ڈھلکا رہا ہے۔ اور ایک جگہ سے کئی اشرفیاں برآمد ہوئیں۔ مہاتما شنکر نے اپنے من کو سمجھایا کہ اگر تو پرکرتی کے موہ میں پھنسیگا۔ تو تیرا اودیش پورن نہیں ہوگا یہ سوچکر جھٹ ان اشرفیوں پر پاخانہ کر دیا اتفاق سے کہیں وہاں کے راجہ کو کہ جس کی شہر کی طرف دریا کی ڈھلائی جا رہی تھی خیال ہوا۔ کہ دیکھوں تو سہی کہیں دریا زیادہ نقصان نہ کرے۔ پہنچ کر دریا کی طرف آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک جگہ سے کچھ اشرفیوں کا خزانہ نکلا ہے۔ اور اشرفیوں پر کسی تازہ پاخانہ کیا ہوا ہے۔ جھٹ اسکی تلاش ہوئی مگر ایسے حوصلہ والے آدمی کو ضرور دیکھنا چاہیئے۔ تلاش کے واسطے پانچ ہزار روپیہ انعام کی منادی کرا دی۔ آخرش مہاتما سوامی جی شنکر کے ہی ایک چیلے نے ایک برہمن کو کہا کہ یہ سوائے شنکر کے اور کسی کا کام نہیں ہو سکتا۔ برہمن نے راجہ سے جا کر کہا۔ راجہ نے شنکر کو بلایا۔ شنکر نہ آیا اور کہا۔ کہ جس میں نے بنتی کیا تم اسکے کیڑے ہو۔ میں تمہارے پاس نہیں آتا راجہ کے پھر آدمی آئے ان سے کہا۔ کہ اگر راجہ میرا جینیوں سے شاستر ارتھ کرا دیوے تو میں جا سکتا ہوں۔ راجہ نے منظور کیا۔ اور جینیوں کے ساتھ شاستر ارتھ کرا دیا۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ۱۶ کروڑ بودھ کو اپنے اصلی دہرم پر واپس کیا۔ پھر پرتھی راج اور جے چند وغیرہ کا ذکر کرکے نتیجہ یہ نکالا۔ کہ اگر ہم میں سے ایک آدمی بھی دنیا داری ہوگا ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ ہم میں آتمک بل سچا ہو اور اشندہ آریہ ودان واسے پیارا ہوں۔ آجکل آریہ سماج ایک قسم کا ناٹک بن رہا ہے۔ کیونکہ اسمیں آچار کا لحاظ بالکل نہیں کیا جاتا۔ اسے آریہ سماج کو آتما شدھ کرو۔ آپ تینوں کے مطابق ٹھیک ٹھیک کارروائی کرو۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ جھگڑوں کی بنیاد میں کسطرح آریہ سماج کی ترقی کس طرح سے ہوتی ہے۔

۷۔ اکتوبر کو پنڈت جی کا لکچر شہر چوک کے دالان میں ویدک شکشا پر ہوا۔ حاضری ۴۰۰ کے قریب تھی۔ ۸۔ اکتوبر کو پھر اس جگہ جی انتی کے اوپر پر حاضری ۲۵۰ کے قریب تھی۔

۹۔ اکتوبر کو بستی شنخدریش میں پرچار کیا۔

سالانہ جلسے

آریہ سماج ویناگر (آریہ سماج امرتسر) کے سالانہ جلسے ۲۶ و ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہونگے

آریہ سماج مراد آباد (آریہ سماج سرگودہا) و آریہ سماج راولپنڈی کے سالانہ جلسے ۱۹ و ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہونگے۔

خبریں

— شاہ پور سے علاوہ نقدی پنتیوں کے ویدک چارفنڈ کے لئے ایک جیبی گھڑی بھی ملی۔

— نوشہرہ ضلع پشاور میں نیا آریہ سماج قائم ہو گیا اودھیکاریان ذیل ہیں۔ سردار گنڈا سنگھ جی وائس پریذیڈنٹ لالہ امیر دیال جی پریزیڈنٹ۔ لالہ گوبند رام جی خزانچی ڈاکٹر لبھو مل جی منتری۔ لالہ نند لال عطار اپ منتری علاوہ ادھیکاریاں کے سات صاحب دیگر ممبران ہیں۔ اپدیشک کی ضرورت ہے۔

— قصور آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ بابو داتا جی پردہان۔ بابو بنسی لال اپ پردہان بابو کشن دیال جی خزانچی۔ بابو گنگا پرشاد جی منتری۔ بابو منوہر داس پستکادھیکش۔ بابو ہرداس ممبر انترنگ سبھا

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - نزول الماء ابتدائی موتیابند - ناخن - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہو سکتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے - سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے - قیمت اسلیئے کم رکھی ہے - کہ عام و خاص فایدہ اوٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۸ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے - **المشتہر** پنڈت منیا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور -

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار منیا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے - بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے - آنکھوں سے بہت پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جو عموماً آنکھ دکھنے کہتے ہیں - جلن کمزوری نظر - ناخن - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اوس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیادی [illegible] نہیں ہے - اس لیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے - وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے - اس لیئے بلا تامل یہ شہادت دیتا ہوں - کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - **دستخط ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی** صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ - (انگلینڈ) امرتسر ۲۶ - مارچ ۱۸۹۵ء

(۲) جناب من - جو آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے - استعمال کے لیئے دیا تھا - گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجوبہ اسکے لیئے کافی ہے - کہ ایک بوڑھے آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے - میرے پاس آ کر عجیب و غریب آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی - میں نے اوس سے پوچھا - کہ کیا کاہن سنگھ زندہ ہے - تو اس نے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ۹۰ سال کی ہے - اس سرمہ کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں - اب وہ بالکل تندرست ہے - سلام - کرنیل والٹر الفرڈ پیری صاحب بہادر کرنیل ریاست فریدکوٹ ۱۸ - جون ۱۸۹۵ء

خصوصی انعام

[illegible]

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ریویو

ہندو سدھارن - حصہ اول - بحروف اُردو مصنفہ حکیم سنت رام آریہ مسافر - آریہ قوم کے سُدھار کے لیئے عام فہم اور سرل زبان میں یہہ ایک اچھا نسخہ ہے - چونکہ آجکل کویتا کی اصلیت کو بھولکر لوگ ہر ایک نثر کو معمولی اور ہر ایک نظم کو غیر معمولی سمجھتے ہیں اور قافیہ اور تک بندی کا نام ہی کویتا رکھ لیتے ہیں غالباً اسی لیئے مصنف نے اپنے خیالات نظم کی صورت میں پیش کیئے ہیں - لیکن ہماری رائے میں ملک کے مذاق بجائے زیادہ بگاڑنے کے نقصان اُٹھا کر بھی اُسے سُدھارنا چاہیئے - اعلیٰ خیالات کو سرل اور صاف نثر میں ظاہر کرنا چاہیئے - تاکہ عوام کو دائمی فایدہ ہو - اور ساتھ ہی اُنکا غلط مذاق بھی سُدھرے - حکیم سنت رام جی کا پورشارتھ سراہنیہ ہے - کیونکہ وہ ویدک دھرم کے اُپدیش میں سدیو تت پر رہتے ہیں - اس نسخے میں انہوں نے مت متانتروں کی خرابیوں کو بھی ظاہر کیا ہے - قیمت فی جلد ۱ - بدرخواست خریداری بنام لالہ سنت رام رتن منتری آریہ سماج گورداسپور بھیجو -

---

دیانند انسٹیٹوٹ لاہور کی پہلی سالانہ

رپورٹ ہمارے پاس بغرض ریویو آئی ہے - ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا - کہ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء میں ماسٹر درگا پرشاد جی کی ہمت سے ایک ہائی سکول کی بنیاد لاہور میں رکھی گئی تھی - ہائی سکول کھولنے کی بعد اُس وقت منیجنگ کمیٹی بنائی - اور ہائی سکول کی تکمیل پر کالج کا حصہ و نیز صنعت حرفت کی تعلیم کے لیئے کلاس کھولنے کا وچار کرکے دیانند انسٹیٹوٹ کے نام بنائے - رپورٹ کی سرورق پر اس ہائی سکول کی خصوصیت حسب ذیل بیان کیگئی ہے - " دیانند ہائی سکول ہندوستان میں اکیلا اسکول ہے - جوکہ یونیورسٹی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ویدوں کو عام فہم طور پر پڑھاتا ہے " رپورٹ کے آغاز میں دیانند ہائی سکول کے قایم کرنیکی وجہ ہمارے نوجوانوں میں آتمک اور دہارمک خیالات کا ابھاؤ بیان کرکے سکول کے اغراض حسب ذیل بیان کیئے گئے ہیں -

(۱) ودیارتھیوں کو ویدک دھرم کی شکشا حسب تشریح سوامی دیانند سرسوتی دینا - (۲) ویدوں کی شکشا جس طرح انہوں نے بیان کی ہے اُسکو ہر دلعزیز بنانا - (۳) سنسکرت کی تعلیم کو آسان بنانا - تاکہ وہ اپنا گزشتہ رتبہ ہندوستان میں حاصل کرے یعنی اُسکو شہروں کی زبان بنجادے اور دیسی زبانوں کو ترقی دینا (۴) پرایمری تعلیم پھیلانا - اور اعلیٰ انگریزی اور دیسیوں کی تعلیم کو کالج کھولکر ترقی دینا - (۵) پدارتھ ودیا کی تعلیم کا پربندہ کرنا (۶) صنعت اور حرفت کی تعلیم کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنا (۷) ویدوں اور شاستروں کی خاص شکشا کا پربندہ کرنا - شروع جلسہ میں ۷۰۰۰ روپیہ کا وعدہ ہوا تھا - جو وصول ہوتا جاتا ہے - ویدوں کی تعلیم کے لیئے چار پرایمری (ہندی) اور انگریزی معنوں ہمیت بنکر جاری ہوگئی ہیں - انتظام کی نسبت ظاہر کیا گیا ہے کہ کسی خاص مذہبی سوسائیٹی کے سپرد نہیں ہے - جب تک کہ سوامی دیانند کے سدھانتوں کے مطابق ویدوں کی پڑھائی ہوتی ہے - یہہ ضروری نہیں ہے - کہ کسی خاص فرقہ کے ہاتھ میں انتظام ہو - بلکہ اگر ہمارے یورپین خیالات کے بھائی بھی سوامی دیانند کے طریقہ پر تعلیم دینے میں سہایتا دیویں - تو بہت ہی اچھی بات ہے - قواعد کے مطابق پانچہزار روپیہ نقد دینے پر ایک آدمی خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو - اپنی زندگی کے لیئے منیجنگ کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے - آریہ سماجیں ہر شش ۵۰ روپیہ سالانہ چندہ دینے پر اور غیر آریہ سماجی صاحبان ۵۰ سالانہ چندہ دینے پر سال بھر کے لیئے ممبر بن سکتا ہے -

۳۰ - اپریل سنہ ۹۵ء کو طالبعلموں کی تعداد حسب ذیل تھی - انٹرنس ۵۹ مڈل ۱۴۳ - پرایمری ۱۵۰ امتحان گزشتہ میں انٹرنس میں ۲۷ میں سے ۱۲ پاس ہوئے - اور مڈل میں ۴۲ میں سے ۱۳ - مڈل میں زیادہ ناکامیابی کی وجہ یہہ تھی - کہ دوسرے سکولوں سے جو لڑکے امتحان میں نہ بھیجے گئے تھے - وہ بھیجدیئے گئے - پرایمری کا نتیجہ بہت اچھا نکلا - آریہ سماج لاہور کے گزشتہ سالانہ جلسہ پر ۱۵۰۰ کے وعدے ہوئے جنمیں سے ۱۲۰۰ اُسی وقت نقد سکول کی مد میں وصول ہوگئے تھے - لالہ گنپت رائے پریزیڈنٹ اور لالہ درگا پرشاد منتری یقین دلاتے ہیں - کہ باہر سے بھی معقول مدد ملتی ہے اور سکول اپنا کام بڑی عمدگی سے کرتا جاتا ہے - اس سکول کے پہلے سالانہ جلسہ کا حال بھی ہمارے ناظرین پرچارک میں پڑھ چکے ہونگے - اگر آپ انسٹیٹوٹ کے کارکن اُن اغراض کو نہ بھولیں

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار رقت کی رایوں کا ذمہ دار نہیں

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا

پہلا سالانہ جلسہ

جلسہ سے پیشتر کا احوال | اس سماج کے وار شکو تسب برتانت کو آریہ پبلک کے پیش کرنے سے پہلے یہہ ضروری ہے - کہ اس سے پہلے کے حالات آریہ پبلک پر کچھہ مختصر طور پر پرگٹ کیئے جاویں - واضح ہو کہ ۳۱ - دسمبر ۱۹۰۴ء کی انترنگ سبھا میں وار شکو تسب ۱۱ شہر میں کرنیکی تجویز پاس ہوئی اور اسیوقت سے ممبران سبھا کو ہم دبستہ جلسہ کے متعلق سوچنے اور بیچار کرنے کا خیال لگا رہا - حتیٰ کہ یہہ خیالات ۳۰ - ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء کی انترنگ سبھا میں عملی طور پر ظاہر ہونے لگے - اس جلسہ کا نوٹس ماہ اگست میں اخبارات میں شایع ہوا - ہمارے چند مہربانوں نے اس دھرم یگیہ میں اپنی جبلی عادت کے موافق ہاتھہ پیر ہلانے کا وچار کیا - ویدک کالج میں خستہ نہیں ہوجانے کے کارن وہاں کے ودیارتھی رخصت پر یہاں آسئے - گوروجی سے تعلیم پائے ہوئے یہاں آکر انہوں نے بھی اپنے فیلو مریدوں کے ساتھہ مشورہ کر کے ہمارے جلسہ میں وگھن کاری ہوجانیکا وچار کیا - چنانچہ اس کوشش کو انہوں نے اسوقت ظاہر کیا - جبکہ آریہ پتروں میں ہمارے جلسہ کا نوٹس طبع ہوگیا - ان مہاشیوں نے اسوقت مشہور کر دیا - کہ وہ بھی اپنا جلسہ ہمارے جلسہ سے پہلے کریں گے - ۱۰ اگست سے ہی جبکہ ہمارے ممبران نے بھی وید پرچار فنڈ کے لیئے کام کرنا شروع کیا ہی تھا - ویدک کالج کے لیئے فہرست کھولدی اس پر ہی اکتفا نہیں کیا - بلکہ بعض بعض صاحبان کے روبرو بجائے اسکے کہ کالج کی بابت ذکر کر کے چندہ لکھاتے یا لیتے - یہہ رام کہانی بھی شروع کردی کہ وید پرچار صرف دکھلاوا ہے - درصل اسکے بانی سچے آدمی نہیں ہیں - پرتی ندہی سبھا رجسٹرڈ باڈی نہیں ہے - اسکے کوئی ٹرسٹیز نہیں ہیں - وغیرہ وغیرہ - اور اسلیئے یہہ تحریک ہی غیر معتبر ہے " کہتے تھے - سچ پوچھو تو انکی یہہ کوششیں ہمارے لیئے وید پرچار سکیم کو اچھی طرح پرگٹ کرنے کے لیئے موقعہ دیتی ہیں - ہمارے جلسہ سے پیشتر جلسہ کر کے وہ شاید اس خیال میں ہونگے - کہ آریہ سماج کے وار شکوتسب میں کچھہ رونق نہ ہوگی - اور یہہ کہ وہ چندہ اکٹھا کرنے میں بالکل کامیاب نہ ہونگے - خیر انکے یہہ خام خیالات اگر انکی کچھہ بنیاد ہے - تو بالکل نراس ہوئے جبکہ وارشکوتسب نے انکو اپنا جادو دکھایا - خیر جوں توں کر کے انکا جلسہ بھی ۶ - ۷ ستمبر کو آیا لالہ منشی رام جی کی آمد کے حالات اور انسے ہمارے پردھان جی کی خط و کتابت کے حالات آریہ پبلک پر بذریعہ دھرم پرچارک کے ظاہر کرچکا ہوں یہاں پر آکر گوروجی نے حسب معمول اپنے چیلوں کو گورو منتر دیتے وقت اپنے نیوا مریدوں کو شاید یہہ بھی گرتب سکھلا دیا - کہ چونکہ وہ کرتب کرتے ہیں - جو دوسری پارٹی کے برخلاف ہو - اسلیئے چونکہ وہ ہمارے جلسہ میں بالکل وگھن کاری نہیں ہوئے - بلکہ شامل جلسہ ہو کر ہمارے جلسہ کی رونق کا باعث ہوئے ہیں - تم اسکے برخلاف اشانتی پھیلانے کا باعث ہونا - جسپر کہ مریدوں نے خوب ہی تعمیل کی - یہاں تک تو میں اپنے مہربانوں کے حالات ظاہر کرچکا ہوں - اور جو کچھہ باقی ہے - وہ آگے چلکر ظاہر ہوگی - اب اپنی ہی برادری کے برخلاف جو ہماری شکایتیں ہیں - انکا ذکر کرنا بھی آئندہ درستی کی خاطر واجب سمجھتا ہوں -

(۱) سماجکی انترنگ سبھا میں پاس ہوا تھا - کہ جلسہ سے ایک دو ماہ پیشتر دو اپدیشک پرتی ندہی سبھا سے منگائے جاویں جنکے ساتھہ دو ممبر بھی جاویں - اور وہ ضلع میں دھرم اپدیش کر کے جلسہ کی خوشخبری سنا دینگے - اور کہ جلسہ کے لیئے چندہ میں بھی مدد ملیگی - اسکے انوسار شریمتی پرتی ندہی سبھا سے خط و کتابت کرنے پر انتیات ہمیں یہہ خوشخبری ملی - کہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ اگست کو دو اپدیشک صاحبان ہمارے ضلع میں پرچار ارتھہ جھنگ میں پہونچ جاوینگے " لیکن " اے درچہ خیالیم فلک درچہ خیال " اپدیشک صاحبان کی راہ دیکھتے دیکھتے ممبران کی آنکھیں بھی تھک گئیں - بلکہ نہ تو کوئی اطلاع اور نہ کوئی اپدیشک صاحب ستمبر کے شروع تک آئے جبکہ مجھے مجبوراً شریمان منتری پرتی ندہی سبھا پنجاب کو اپدیشک بھیجنے کے لیئے تار بھیجنی پڑی - لیکن پھر بھی اپدیشک صاحب نہ آئے - اور نہ اخیر وقت تک اپدیشک صاحبان ہمارے پاس پہونچے - اور یہہ ایک ہی وجہ تھی - جسنے ہمارے جلسہ کے چندہ میں بہت ہی نقصان پہنچایا - جسکی تعداد ۳ - ۴ سو سے کم نہیں -

(۲) انترنگ سبھا میں پاس کیا - کہ پروگرام اور اشتہارات جلسہ چھپوائے جاویں - اور ایک چیدہ بھجن کی کتاب سماج کی بھجن منڈلی نے مرتب کی - جو اس پہلے سالانہ جلسہ کی یادگار قائم رہے - اس مطلب کو پورا کرنے کے لیئے ہمنے اس خیال سے کہ ایک آریہ بھائی کے پریس کو [illegible]

ہے لاہور میں ایک آریہ بھائی کی سیوا میں پروگرام نوٹس اور چیدہ بھجن طبع کرنے کے لئے ارسال کیے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ستمبر کے شروع یا ماہ اگست کے اخیر پر ہمارے سارے کاغذات چھاپ کر کے بھیج دینگے۔ ایک آریہ بھائی کے وعدے نے ہمیں اپنے جلسہ کی کامیابی کے نشانات دکھلائے لیکن یہاں بھی ہماری ہی حالت ہی ہماری امیدیں بالکل ناامیدی میں مبدل ہو گئیں۔ غرض اس بھاشہ نے باوجود ہمارے تقاضا پر تقاضا کے ہمیں پروگرام وغیرہ تو ۶-۷ ستمبر کو اور چیدہ بھجن ۱۴-۱۵ ستمبر کو بھیجا گئے۔ جو کہ اگر چہ از وقت نہیں تھے۔ تو Too late سے تو کم نہیں تھے۔ یہاں پر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں سونے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور بالضرور بغیر کسی دیری کے ایک آریہ پریس کھولدیں۔ جس کہ آریہ سماجوں اور سبھاسدوں کی تکالیف دفع ہو سکیں۔ اور ساتھ ہی آریہ دہرم کے پرچارارتھ ٹریکٹ ہینڈبل۔ نیم ایپ نیم وغیرہ آسانی مشتہر ہو سکیں۔

باقی آئندہ۔ رقم

داس سدانند منتری

میرٹھ میں پرکاشانند

اس سال کرنال آریہ سماج سے آٹھ آدمی میرٹھ کے سالانہ جلسہ میں گئے تھے۔ انکے منجملہ میں بھی ایک تھا۔ میں اس مضمون میں جلسہ آریہ سماج میرٹھ کا کل حال لکھنا نہیں چاہتا۔ لیکن صرف اس حصہ کا بیان کرونگا جسکا تعلق پرکاشانند سے ہے۔ ہم ۲۰ تاریخ کی صبح کو آریہ سماج مندر میں جاکر

بیٹھے ہی تھے۔ کہ ایک سادہو صورت ایک لمبا اوورکوٹ overcoat دوہرا کا ٹیکا بھگوا رنگا ہوا۔ گاڑہی ہی کا ایک میلا سا چہرا ہوا بیچ پر اور ایک گاڑہی کا دوہرا چوڑ بدار پاجامہ پہنے ہوئے آئے۔ ادہر ادہر پوچھنے پر جھپنے سے معلوم ہوا۔ کہ پرکاشانند جی یہی ہیں۔ معلوم ہونے پر ہمیں آپکی وردی پر کچھہ تعجب باقی نہ رہا کیونکہ ایسے لوگ کیسا ہی بھیس بنائیں۔ کچھہ عجب نہیں۔ انہیں کی دلی میں سے ایک آشرانند ہوا کرتے تھے۔ جو کبھی کبھی کوٹ پتلون بھی ڈاٹ لیا کرتے تھے۔ خیر ہون ختم ہونیکے بعد جب نگر کیرتن شروع ہوا۔ تو منیجر صاحب جلسہ نے ہم سے کہا کہ تم ایک منڈلی ایسی بنالو جو ویدمنتر ادچارن کرتی چلے چنانچہ ہم میں سے پنڈت اودے رام جی نے اس منڈلی میں شامل ہونا منظور کرلیا۔ مگر جب منڈلیاں بننے لگیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ سب سے آگے مان نہ مان میں تیرا مہمان پرکاشانند جی منتر پڑھنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اسپر ہم لوگ فوراً اس منڈلی سے جدا ہو کر چلے آئے اور اگرچہ منیجر صاحب نے برہمچاری برہمانند جی کو بھیرا کہا کہ آپ بھی اس منڈلی میں شامل ہوں۔ مگر انہوں نے بھی صاف انکار کر دیا۔ الغرض اس منڈلی میں صرف ایک پرکاشانند جی اور دوسرے ایک پنڈت ترشا رام شامل رہے۔ باقی سب الگ ہوگئے۔ بعد میں جب ہم نے منیجر صاحب سے اس امر کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ بیشک یہ میری غلطی ہوئی۔ مگر یہ بھی مناسب نہ تھا۔ کہ بعد میں انکو ہٹایا جاتا۔ مگر آپ اطمینان رکھیں۔ کیونکہ انترنگ سبھا میں یہ تجویز پاس ہوچکی ہے۔ کہ انکا لکچر نہ ہونے پائیگا۔ واضح رہے کہ پرکاشانند جی کے ساتھ

پنڈت دیوی چند بھی شامل تھے۔ چونکہ انکا درشن بھی ہمارے لئے پہلا ہی نیاز تھا۔ اس لیے انکے حلیہ کی نسبت بھی چند الفاظ بیان کر دیئے نامناسب نہ ہونگے۔ آپکی آنکھیں سرخ جیسے خون برستا ہو۔ شکل دیوانہ وار جیسی دلمیں کچھہ پریشانی سی ہو۔ یا خوف بیٹھا ہو۔ چھپا دینے کے لیے سر وپا پیچوں تین سے باہر نکلے ہوئے پل پل میں سوامی جی کی طرف تکتے رہتے تھے اور بار بار سرگوشیاں ہوتی رہتی تھیں۔ نظارہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ پنڈت جی سوامی جی کے بڑے زبردست منتر سنہے ہوئے ہیں۔ یہ پنڈت دیوی چند وہی شخص ہے جو نالش ہو جن دچار نام کے رسالوں میں سے ایک کے مصنف ہیں۔ آپ بھی ایک بھجن منڈلی کے پیچھے لگ گئے۔ خیر جب دوپہر کی کارروائی شروع ہوئی تو اسوقت ہی آپ آکر سب سے آگے بڑہکر منبر کے سامنے ہی آ بیٹھے۔ مگر منیجر صاحب نے ذرا پیچھے کو ہٹا کر بٹھایا۔ اسوقت بھی پنڈت دیوی چند کے ساتھ سرگوشیاں جاری تھیں ہاتھ میں وید بھاشیہ تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید کچھ کہنے کے لیے وچار کر رہے ہیں۔ اس امر کی صحت میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ان دونوں کے آنے سے باہر کے آئے ہوئے لوگوں اور نیز آریہ سماج میرٹھ کے سبھاسدوں کے دل میں سخت پریشانی پیدا ہوگئی تھی ہر شخص کی زبان پر ان ہی مہاتما جی کا ذکر تھا جہاں یہ جا بیٹھتے تھے۔ انکے گرد ایک مجمع ہو جاتا تھا۔ اور یہ مجمع کچھ اس خیال سے انکے گرد اکٹھا نہیں ہوتا تھا۔ کہ آپ کچھ اوپدیش دیں بلکہ اسکا مقصد کچھ اور ہی ہوتا تھا جسکو بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ مگر چونکہ امر واقعی

کے بیان کرنے میں کچھہ عیب نہیں ہوتا - اس لیے
عام لوگوں کے خیالات اور رایوں میں سے
نمونہ کے لیئے صرف چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہی
جن کیتی ہی - کہ یہ بوچڑ لال سے آ گئے - کیوں
انکو سماج کی کارروائی میں شامل ہونیکی اجازت
دی گئی - اور جب ہنیچیہ صاحب جلسہ نے صبح
کی کارروائی میں انکے شامل ہونیکی نسبت اپنی
غلطی تسلیم کر لی - تو ان سے صاف لفظوں میں
کہدیا گیا - کہ اگر آیندہ کسی کارروائی میں انکا
دخل ہوگا - تو سب لوگ فوراً اوٹھ کھڑے ہونگے
اور جلسہ کو چھوڑ کر چلے جاوینگے - دوپہر کی کارروائی
میں بھی انکا کچھہ دخل نہ ہوا - مگر باوجود اس
ہر طرف کی لعنت ملامت کے آپ اپنی دریدہ
کارروائی سے باز نہ آئے - یعنی آپنے ماس بھوجن
وچار (آتش ہیکشا) کے چند رسالہ دو چار
شخصوں میں تقسیم کیئے - جن لوگوں کو وہ رسالے
بانٹے گئے تھے - اُن میں سے کسی ایک نے ہمیں
لاکر دکھائے - ہم نے انکو سمجھایا - کہ ہمیں سخت
جھوٹ لکھا ہے - منتروں کے ارتھ ٹھیک
نہیں کیئے گئے - انکے صحیح ترجمہ سوامی دیانند
جی مہاراج کے وید بھاشیہ میں دیکھو - چنانچہ
یجر وید کے پچیسویں ادھیائے کے وہ منتر جنمیں اشومیدھ
کا ورنن اور جسکی نسبت پنڈت گورو دت
جی نے ویدک میگزین میں بحث کی ہے - اور
جسکو ہمارے سماج کے پرشٹھت پنڈت اودے رام
جی نے بھی وچارا ہوا تھا - انکے ترجمہ کی نسبت
کہا گیا - کہ یہ ترجمہ میکس مولر آدی کے ترجمہ کی
نقل ہے - اور بالکل غلط ہے - اسکی غلطی گورودت
جی اپنے ویدک میگزین میں ثابت کر چکے ہیں تب
اُن لوگوں نے کہا کہ ہم ان کو صحیح سمجھتے - گو چونکہ
انہوں نے یہ ہمکو دیئے ہیں - اسلیئے ہم لیئے آئی

ہیں - یہ معاملہ بھی قابل غور ہے - کہ پرکاشانند اور
انکے دوست پنڈت دیوی چند ڈاکٹر رامچندر
جی کے مکان پر ٹھیرے تھے - جسکی وجہ یا تو سابقہ
پریم ہو سکتا ہے یا کوئی اور غرض - پنڈت دیوچند
نے دن کے دوپہر کی کارروائی میں جب کہ
کنیا پاٹ شالا میرٹھ کے لیئے چندہ ہو رہا تھا
تو کھڑے ہو کر کہا - کہ میں آریہ سماج جمو دہور
کی طرف سے مسہ کا وعدہ کرتا ہوں - اور میں
اسوقت ایک تار ڈاکٹر صاحب کے پاس آیا
جسکی نسبت بعد میں معلوم ہوا - کہ یہ تار لالہ
منہراج نے لاہور سے ڈاکٹر صاحب کی تار کے
جواب میں بھیجا تھا - کہ میں نہیں آسکتا - الغرض
گونگوہی کا معاملہ معلوم ہوتا ہے - ایشور کرے
کہ ڈاکٹر صاحب آریہ دھرم پر پورن ریتی سے
دڑھ رہیں -

اگلے دن ڈاکٹر صاحب اور سوامی اور انکے
مددگار پنڈت جلسہ میں شریک نہیں ہوئے
دوپہر کو ہم ڈاکٹر صاحب سے ملنے گئے - جلسہ میں
شامل نہ ہونیکی وجہ پوچھی - تو معلوم ہوا - کہ
چونکہ دو دن سے بیمار دل کو نہ دیکھا تھا اسلیئے
آج آپ اسمیں مصروف ہے - پاس ہی ایک
کوٹھری میں پنڈت دیوی چند جی بیٹھے نظر
آئے - میری ان سے بات چیت شروع
ہوئی - انہوں نے فرمایا کہ چونکہ پرانوں سے
لیکر وید تک ہر ایک گرنتھ میں ماس
کا کھانا جائز بتلایا ہی - اس لیئے اسکے کھانے
میں کچھہ پاپ نہیں ہے - اسپر میں نے اپنے
سماج کے ممبران بابو نہال سنگھ و پنڈت اودے رام
جی کو بلایا - بابو نہال سنگھ اور پنڈت دیوی چند
کی جو گفتگو ہوئی - وہ ذیل میں درج کیجاتی
ہے -

پنڈت دیوچند - منوسمرتی میں ماس
بھکشن کے پرمان موجود ہیں -

بابو نہال سنگھ - منوسمرتی میں پرکشپت
شلوک بھی تو ہیں -

پنڈت دیوی چند - ہم انہیں کو
ملاوٹ نہیں مانتے -

بابو نہال سنگھ - جب خاص منو کی نسبت
مہابھارت کی شہادت منو کی نسبت موجود
ہے - تو پھر آپ کیسے نہیں مانتے - کہ منوسمرتی
میں بھی ماس بھکشن کے شلوک پیچھے دھورتوں نے
بڑہائے ہیں -

پنڈت دیوچند - مہابھارت کو ہی
کیوں نہ پرکشپت مان لیں -

نہال سنگھ - ابھی آپ فرماتے تھے - کہ کوئی
پستک پرکشپت نہیں ہے - اب آپنے مہابھارت
کو پرکشپت مان لیا - مگر خیر بہرصورت منوسمرتی
ہی کے اُن شلوکوں کو پرکشپت نہ ماننے میں
آپ کوئی دلیل نہ دیسکے -

اتنے میں اندر کو ایک اور کوٹھری میں خود
پرکاشانند جی گونجتے ہوئے سنائی دیئے - ہم
وہاں بھی پہونچگئے - وہاں پنڈت ترشارام
اور پنڈت مراری لال شرما سکریٹری آریہ سماج
سکندرآباد سے آپ کچھہ بات چیت کر رہے
تھے - سوامی جی کہہ رہے تھے - کہ دیکھیئے براہمنوں
میں ماس کھانیکی نسبت صاف پرمان موجود
ہے - اسپر پنڈت ترشارام نے کہا - کہ براہمنوں
میں مورتی پوجا بھی تو لکھی ہے - اسکو پرمان
کیوں نہیں کرتے - اسپر سوامی جی نے جواب دیا
کہ کیا ایک شخص کے کہنے سے سارے گرنتھ
کو تیاگ دیں - اسپر ہماری طرف سے بابو نہال سنگھ
نے کہا - کہ اچھا اگر آپ اسقدر مانتے ہیں

کہا ہیں اُسکے ہی بھی ہے۔ تو پھر یہہ وچار باقی
رہا۔ کہ مانس کا دان بھی اسی ذیل میں ہے یا
نہیں۔ اسپر مانس کے اوپر بات چل پڑی سوامی
جی کی مدد کو پنڈت دیوی چند بھی پہونچے (کیونکہ
سوامی جی سنسکرت سے بالکل بے بہرہ وید شاستر
کیا جانیں) بابو نہال سنگھ نے سوال کیا کہ نروکت
میں مانس شبد کا کیا ارتھ کیا ہے۔ اور یہیں اس شبد
کے جو وُیت پتی व्यसाति کے ہو اُس سے
آپ گوشت کو معنی کس طرح سِدھ کرتے ہیں۔ اسپر
نروکت کے اس سوتر پر بحث شروع ہوگئی۔

मांसं मानसं वा माननं वा मनो
ऽस्मिन् सीदती ति वा ॥

پنڈت ترشارام نے کہا کہ آخری ٹکڑے کا ارتھ
تو یہہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ من جسمیں دُکھہ یا گلانی
کو پراپت ہوتا ہے۔ اسپر پنڈت دیوی چند نے
کہا۔ کہ یہہ ارتھ نہیں۔ پرسن ہوتا ہے۔ ایسا ارتھ
کرنا چاہیے۔ اسپر پنڈت ترشارام نے کہا کہ کیا
सीदति کے ارتھ دُکھہ پاتا ہے نہیں ہو سکتے
اسپر آپ نے کہا۔ کہ جب اسپر अव اُپ
سرگ لگتی ہے۔ تب ہی یہہ ارتھ ہو سکتے ہیں
جسکا جواب پنڈت ترشارام نے یہہ دیا۔ کہ
نہیں اصل دھاتو کے ارتھ بھی یہی ہیں۔ جس کو
آخر میں انہوں نے قبول کیا۔ اسکے بعد بابو نہال سنگھ
نے سوال کیا۔ کہ माननं اور मानसं
ان دو شبدوں کے ارتھ کیجیے اور پھر دکھائیے
کہ ان دونوں کو گوشت سے کیا تعلق ہے۔ پنڈت
ترشارام نے اسی اثنائے میں بحوالہ نگھنٹو گرنتھ
یہہ بھی جتلایا۔ کہ वा اُوپے च کا پریایہ
واچی ہے۔ اور ایسے موقعہ پر च کے معنی لئے
جاتے ہیں۔ اسپر پنڈت دیوی چند نے کہا۔ کہ
نروکت کی شیلی یہہ ہے۔ کہ پہلے وہ اتی پروکش

ورتی پھر پروکش ورتی اور آخر میں پرتیکش ورتی
کرتا ہے۔ اسلیے صرف آخر کا ارتھ لینا چاہیے۔ اسپر
ہماری طرف سے بابو نہال سنگھ نے سوال کیا کہ
اتی پروکش اور پروکش ورتی کا پرتیکش ورتی
میں اثر رہتا ہے یا نہیں۔ آپنے کہا کہ ہاں رہتا
ہے۔ اسپر سوال کیا گیا۔ کہ اچھا یہیں بھی मानसं
اور माननं کا آخری ٹکڑے کے ساتھ سمبندھ
دکھائیے۔ اسپر پنڈت دیوی چند گھبراکر ادھر
ادھر کتابوں پر ہاتھ مارنے لگے۔ اور آخرکار
باوجود اس سوال کو کئی بار دہرانے کی کچھہ جواب
نہ دیا۔ اسکے بعد ہم اُٹھکر چلے آئے۔ اکثر
لوگوں نے اسوقت انکو بودھ آنند وغیرہ
نام لیکر منتی کی۔ بعد میں ہمیں یہہ بھی معلوم ہوا
کہ صرف کارڈوں کے ایڈریس کرنے میں ایک
کارڈ جو دو پور چلے جانے سے یہہ جھگڑا ہوا نتیجہ
اس تمام تجربہ کا صرف یہہ امر ظاہر کرتا ہے کہ
صرف ان دو صاحبوں کے میرٹھ میں پہونچ
جانے سے لوگوں کے دلوں میں بڑی اشانتی
ہوئی۔ جسکا نتیجہ خود لکچرار (یا کی زبان) پر
موجود تھا۔ ہر لکچرار کچھہ ہی لیے کہتا، نہ
شروع کرے گر میرٹھ میں کہ مانس کے سوال کو
بیچ میں اٹھا کر اسکے اوپر دیا کھیان شروع
کر دیتا تھا۔ بہت سا سمے جو اور عمدہ مضامین
کی بحث اور چرچا میں خرچ ہوتا۔ وہ صرف
آپکی بدولت اس واہیات گھنٹا دینے اور
سخت شرمناک گوشت کے مضمون میں ضائع
ہوا۔ اگر ان دو نو صاحب کے مبارک قدم اس سماج میں
نہ آتے۔ تو جو آنند اس صورت میں ہوا۔ اس سے
ہزار چند آنند۔ عمدہ اپدیش اور نیک اثر ہوتا
سچ ہے کہ ایک مچھلی تمام تالاب کو گندا کر دیتی
ہے۔ دشٹ آدمی جہاں جاتا ہے۔ اور

کے من میں بھی اپنے دوشوں کے پربھاو سے
گلانی پیدا کرکے اشانتی پیدا کرتا ہے۔ ایشور
کرے کہ ایسے لوگوں کا شبھ دہ کہ اُتسووں
میں کبھی درشن نہ ہو۔

مضمون بالا پر وچار

حالات بالا سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مانس پرچارکوں
نے کس درجہ تک کولاہل مچایا ہوا ہے۔ انکی
پارٹی میں سے کوئی کسی جگہہ کہتا پھرتا ہے کہ
مانس کا کھانا ناجائز ہے۔ (جیسا کہ بھائی
جگت سنگھ نے کرنال میں کہا تھا) کوئی کہیں
کہتا ہے۔ کہ مانس کا کھانا وید انوکول ہے جسکا
نتیجہ یہہ ہے کہ مانس پرچارک لوگوں نے ابتک
اپنی عادت نہیں چھوڑی۔ آجکل لالہ منشی رام جی
کی نسبت ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مانس کا کھانا
ناجائز سمجھتے ہیں۔ جس سے صرف یہی معلوم
ہوتی ہے۔ کہ چونکہ وہ عہدہ پر سبھا پرتشٹھت
ہیں۔ اور انکے ایسا ماننے سے زیادہ تر خراب
اثر پڑیگا۔ اسلیے اب انکو بری کیا جاتا ہے
اور یہ کا شانند برابر اپنی عادت پر تت پر
ہے۔ ہمکو نہایت افسوس سے یہہ کہنا پڑتا
ہے۔ کہ باوجودیکہ بے انتہا حیلہ سازیاں
مانس پرچارکوں کی ظاہر ہو چکی اور اخبارات
میں نوٹس بھی دیے جا چکے۔ کہ انکے تکرار سے
سے آریہ پبلک خبردار رہے۔ اور انکو سماجوں
میں دخیل نہ ہونے دینا چاہیے۔ تسپر بھی آریہ
پبلک ایسی خواب غفلت میں سوئی ہوئی
ہے۔ کہ انکو دھرم کا مطلق خیال نہیں رہا کیسی
تعجب کی بات ہے۔ کہ میرٹھ جیسے معزز اور
قدیم سماج میں بھی مانس پرچارکوں کا دخل ہوا اور
ایسے موقعہ پر کہ جب سالانہ جلسہ ہو۔ اور پھر ایسی
بدتہذیبی سے مانس پرچار کا شغل ہو۔ کہ جب

مغز سبھاسدان آریہ سماج کیسے موجود تھے۔ اور
ذرا شرم نہ کیجائے۔ جسوقت کہ کھلم کھلا ہانس
کہانی کی نیتی پر کھشانند اور پنڈت دیوی چند
سنگھ کی صاحبان ذیل موجود تھے۔
پنڈت گنگا پرشاد ایم اے۔ بابو جوالا پرشاد ایم اے
بابو سورج دیال پردھان آریہ سماج لکھنؤ۔
پنڈت جمنا پرشاد کانپور نواسی۔
پنڈت تر کھا رام و پنڈت مراری لال سٹر سکندر آباد
بابو نہال چند کرنال۔ پنڈت اودے رام کرنال
لالہ مراری لال سٹوڈنٹ سکنڈ ایر کلاس میرٹھ
انکے علاوہ تقریباً ڈیڑھ سو کے اور صاحبان
تھے۔ جو کہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ مجکو یہ ضرور
کہنا پڑا۔ کہ میرٹھ سماج میں ضرور کوئی ایسا مغز
آدمی ہے۔ کہ جسکی وجہ سے پرکاشانند اپدیشک
کا میرٹھ میں آنا ہوا۔ اور آریہ سماج کے سچے مشن
کو شکست کرنے کا ادپار سوچا گیا۔ مگر شکر ہے۔ کہ
جلسہ کے اندر انکو دخل نہ ہو سکا۔ جسکی لیے ہم سپاہی
سماج کو دھنیاد دیتے ہیں۔ لالہ منہراج کو بھی لالہ
جلسہ کے موقعہ پر تار بھیجکر بلایا گیا تھا۔ مگر شامل
نہیں ہوئے۔ اور اب سنا جاتا ہے۔ کہ آپ میرٹھ
میں ساتھ آٹھ روز سے براجمان ہیں۔ اور لکچر
بھی دیتے ہیں۔ اگرچہ میں یہ کہنا بالکل بیجا
خیال کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میرٹھ کا کیا حال
ہوگا لیکن میرا پورا نتیجہ ہے۔ کہ یدی اب فساد
کے رفع کرنے کی تدابیر سوچی گئیں۔ تو ضرور
ایسے مغز سماج کو بھی ہانس پرچارک نقصان
پہونچا دینگے۔

چونکہ آریہ سماج میرٹھ کو یہ بات معلوم ہے
کہ انکی سماج میں ایک ایسا شخص ہے۔ کہ جو
ہانس پرچارکوں کا ظاہرا حامی ہے۔ تو کیوں
اسکا انتظام نہیں کیا جاتا۔ بےشک ایسا
آدمی نفرت کے قابل ہے۔ کہ جو دھرم کے راستہ
میں رکاوٹ ڈالنے والا ہو میں اسوقت اسکا
نام ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ شاید میرٹھ
سماج میں کوئی الجھن نہ ہو جاوے۔ اس لئے
اسکو آئندہ پر ملتوی کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر
اسکی نسبت کوئی کارروائی نہیں کیگئی۔ تو پھر
اسکا نام ظاہر کرونگا۔ بالفعل آریہ سماج میرٹھ
کو یہ رزولیوشن ضرور پاس کر دینا چاہئیے۔
کہ ہانس پرچارک لوگوں کو آریہ سماج مندر
میں لکچر دینے کی اجازت نہ دیجاوے۔ اور نہ
سماج کے انتظام سے کسی اور جگہ لکچر کرایا جاوے
اور ان لوگوں کی نسبت بھی غور کیا جاوے
جو ہانس پرچارکوں کے حامی ہوں۔ اگر وہ
باز نہ آویں۔ سماج حسب مناسب کارروائی
کرے۔

راقم
کشن سروپ کرنال

ملک گجرات میں ویدک دھرم پرچار کی ضرورت

پیارے اڈیٹر صاحب۔ بندہ کو اس ملک
میں آئے قریب ایک سال ہوا۔ پر جیسی کہ جہالت
اس ملک میں پھیل رہی ہے کہیں نہ ہوگی۔ کہ
برسات میں مویشیوں میں بیماری ہوتی ہے
اور بہت سے مر بھی جاتے ہیں۔ تو گانوں کا مالک
سادھو جی جو کہ مندر کے پوجاری ہوتے ہیں
انکے پاس جاتا ہے۔ اور تمام حال کہتا ہے پھر
سادھو جی اُسسے دس من دودھ اور پال پوے وغیرہ
کا سامان منگواتے ہیں۔ پھر برہمن و سادھو لوگ
چٹ کر جاتے ہیں۔ اور اُسی رات کو جبکہ پریم سے
ہوتا ہے۔ سادھو جی دودھ کی دھار گانوں کی چاروں طرف
مندر کا چپراسی جوں کئے دیتے ہیں۔ پھر سب گانوں کے
راستے بند کئے جاتے ہیں۔ صرف ایک راستہ رکھا جاتا
ہے۔ جسکے اوپر ایک ہنسی اور کچھ بندن وار باندھی
جاتی ہے۔ تاکہ بیماری دیو آنے نہ پاوے یہاں
بیماری کو دیو مانتے ہیں۔
ایکبار بندہ نوکر ہوں میں دور دراز اپدیش دینے
کے لئے جایا کرتا تھا۔ تو سادھو جی بھی اکثر سنیار زیر [illegible]
سننے کے لئے آیا کرتے تھے۔ تو سب لوگوں کو بھگاتے
تھے۔ کہ اسکو مت سنو کیونکہ یہ ناستک ہے کسی کو
نہیں مانتا ہے۔ پر لوگ بڑے پریم سے سنتے
تھے۔ اور گانوں کا ٹھاکر یہاں سماج بنانا
چاہتا ہے۔ پر بندہ کے پاس گجراتی کتابیں نہیں
ہیں۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا بمبئی کو دست
بستہ عرض ہے۔ کہ جلد کسی اپدیشک یا کتابیں
جو کہ گجراتی میں ہوں۔ جلد عنایت کرے
تو یہ سبھا پنجاب کیسے پیچھے رہیگی۔ کیونکہ یہاں کے
آدمی بڑے بھی اور رحمدل ہیں۔ میں امید کرتا
ہوں۔ کہ یہ [illegible] جلد [illegible] کریگا۔

آپکا شبھ چنتک
بندہ کنور لال شرما۔

ویجیٹیرین سوسائٹی لاہور

پیارے پرچارک۔ نمستے
مہربانی ذیل سطور کو اپنے اخبار گوہر بار کے
کسی مناسب گوشہ پر شایع فرمادیں۔
کرمی بندہ جناب لالہ شمبھر داس صاحب
نمستے۔ آپ کا جوابی عنایت نامہ جو ست دھرم پرچارک
مطبوعہ ۲۳ بھادوں میں شایع ہوا ہے۔ اس غلام
کی نظر سے گزرا۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ معمولی

ادیب سادہی مطلب کے اظہار کرنیوالی الفاظ
کو جنابنے طعنہ زنی کا خطاب دیا ہی۔ خیر میں
اسکے لئے بھی جناب کا مشکور ہوں۔ جواباً عرض
ہے کہ جو کچھ آپ اس اپنے عنائیت نامہ میں ثابت
کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے میں بالکل انکاری ہوں
میں اپنے پہلے عریضہ میں بھی صاف طور پر لکھ چکا
ہوں۔ اور اب پھر بطور یاد دہانی لکھتا ہوں کہ
اس سبھا کا تعلق تو کسی مذہب سے ہے اور نہ ہوگا۔
ہاں کسی مذہب کے لیڈروں کی کوتہ اندیشی یا غلطیوں
سے جو فساد ہوتے ہیں۔ انہیں ایک آزاد اور
ایک سبھا کے ذمہ لگانا شاید آپ جیسی ہستی کا ہی
کام ہے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج
کے لوگوں نے اس سبھا کو مفت میں بدنام کر رکھا
ہے۔ ہاں اگر آپکے پاس کوئی ثبوت اس کے
برخلاف ہی۔ تو پبلک کے پیش کیجیے۔ تاکہ لوگوں کو
معلوم ہو۔ کہ درحقیقت ملزم کون ہے۔ آپنے
اس سبھا کو ملزم ٹھیرایا ہے۔ جس سے ہمیں بالکل
انکار ہے۔ پس بحیثیت مستغیث آپکو اپنے
استغاثہ کے ثبوت کے لیئے کافی شہادت پیش
کرنی ہوگی۔ ورنہ آپکا دعویٰ قابل پذیرائی
عدالت پبلک نہیں ہوسکتا۔ امید ہے۔ کہ آپ
اپنے دعوے کے ثبوت کو بہت جلد شایع فرمادینگے
کیونکہ جو سبھا کی قائمی کے وقت کے عہدہ داروں
کی فہرست جناب طلب فرماتے ہیں۔ کیا آپکو
معلوم نہیں۔ اگر ہے تو کیوں۔ جو کچھ آپ ظاہر
کرنا چاہتے ہیں۔ صاف طور پر نہیں کرتے۔

میں ہوں آپکا درشن داوشر اسلامی
کرپا شنکر بٹالوی

نوٹ یہ مباحثہ یہیں ختم ہونا چاہیئے۔ اب
کوئی خط اسکے متعلق شایع نہ ہوگا + ایڈیٹر

جاگتے کو سُلانا

میں نے ایک کارڈ لالہ بدھا رام جی کا لدیانہ سے
آیا ہوا پردہان مہاشہ کے پاس دیکھا جسمیں آپ
لکھتے ہیں۔ کہ (لالہ متھراداس نے دہرم پرچارک
اخبار میں چھپوایا ہے۔ کہ لالہ منہراج نے مالیر کوٹلہ
میں اوپدیش کرنا چاہا لیکن جب ان سے پوچھا
گیا۔ کیا آپ مانس کھاتے ہیں۔ تو نہ گئے۔ یہ
امر سراسر غلط ہے۔ آپ لکھیں کہ کیا لالہ منہراج
یا کسی اور شخص نے آپکے سماج سے ایسا پوچھا یا
انکو ایسا جواب ملا۔)

اس سفید جھوٹ کے پڑھنے سے مجھے بڑا شوک
ہوا۔ اور میرے دل نے مجھ کو اِس بات پر مجبور کیا
کہ اسکی اصلیت ظاہر کروں۔ لہذا ایکے ذیل حالات
ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مہاشہ لالہ بدھا رام جی نے اگست ۹۵ء
میں جبکہ لالہ منہراج جی لودہانہ میں مقیم تھے
ایک چٹھی لالہ رام دہن کے نام کوٹلہ میں بھیجی
تھی۔ کہ آریہ سماج کوٹلہ کے پردہان اور منتری
آپکے متر ہیں۔ آپ اُن سے کہہ کر کوٹلہ میں لالہ
منہراج کا لکچر کرادیں۔ چنانچہ لالہ رامدہن جی
کے ذکر کرنے پر ہمارے لائق پردہان مہاشہ
ڈاکٹر پنڈت وداکا داس جی نے جواب دیا کہ
آپ انکو لکھدیں۔ کہ اگر وہ ویجیٹیرین ہیں
تو شوق سے تشریف لاویں۔ بڑی خوشی سے
انکا لکچر کرایا جاویگا۔ ورنہ کرپا کرکے کوٹلہ کی
طرف رُخ نہ کریں۔) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ
کوئی صاحب تشریف نہیں لائے۔ اور لالہ
متھراداس جی نے انکی اصلیت کا ذکر اخبار
میں کردیا جسکو لالہ بدھا رام جی سراسر غلط
تصور فرماتے ہیں۔ اب لالہ بدھا رام جی سے

نمرتا پوربک پراتھنا کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ
جاگتے کو سُلانے کا کام نہیں کرتے ہیں اور کیا
دروغ گویم بر روئے تو کی مثال نہیں بن
رہے ہیں۔ کیا آپنے ہی مہاشہ لالہ رامدہن
جی اپنی کلاس فیلو کو کوٹلہ میں اسبارہ میں چٹھی
نہیں لکھی۔ اور کیا اسکا جواب آپکے پاس نہیں
پہونچا۔ حیف صد حیف آریہ سماج کے لیڈر
کہلانے کا فخر رکھنا اور دنیا بھر کو دہرم کے رستہ
پر لانے کا دعوےٰ کرنا اور دہرماتما ہونے کا دم
بھرنا اور سچے سچے حالات کو سراسر جھوٹ سے
ملبوس کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔

آگے اسی [illegible] میں لالہ صاحب نے جو [illegible] مہاشہ
لالہ متھراداس جی و پنڈت رامرتن جی پر لگایا
ہے۔ اسکی نسبت مجھے کچھ بحث نہیں ہے اور
نہ ہی وہ موسوم سبھا۔ لالہ متھراداس جی و پنڈت
رامرتن جی اسکا جواب ترکی بترکی دینا چاہتے
ہیں۔ البتہ میں اسقدر ظاہر کرنے سے باز
نہیں رہ سکتا۔ کہ انکی نسبت جو الزام لالہ بدھا رام
جی نے پرتی ندہی سبھا پنجاب کے روپیہ کھانے کا
لگایا ہے۔ سراسر غلط ہے آریہ پرتی ندہی سبھا کا کوئی
روپیہ انکے پاس نہ تو امانت رہتا اور نہ اُن کی
معرفت کسی بنک میں داخل ہوا۔ جو وہ کھا
جاتے۔ یا دبا جاتے۔ باقی رہا لالہ متھراداس جی
کا پنڈت کرپا رام جی و لالہ رام ناتھ جی اور لالہ
گنپتی لال جی کا مالی بھیجا اور نفع کھانا۔
سو لالہ متھراداس جی نہ تو پرتی ندہی کے اوپدیشک
ہیں۔ اور نہ پورتشا رکھ کے منافع کھانا کوئی
پاپ ہے۔ پرتی ندہی سبھا کا روپیہ کھانا تو درکنار
نہ یہی آریہ پرتی ندہی کے اوپدیشک مہاشہ
ایسے ہیں۔ کہ بجائے دہرم کے ادہرم [illegible] پرچار
کر کے تنخواہ لینا بھی پاپ سمجھتے ہیں۔ اب میں لالہ

اپنے پرم متر لالہ بدھاوا رام جی کی سیوا میں نویدن
کرتا ہوں۔ کہ آپکو دہرم کاریہ میں ادہرم بجت
کوشش کرنا شایاں نہیں ہے۔ اور نہ امید ہے
کہ یہ کوشش کامیابی کا پھل لا سکے۔ یہ سماج
ایشور کی دیا سے بالکل ایسے ہیرین ہے۔ اور
ہر ایک ممبر ایک دوسرے سے پریم اور متر تا
کا سمبندھ رکھتا ہے۔ دہرم سیوک
سادن رام سکرٹری آریہ سماج مالیر کوٹلہ

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا انتخاب

سالانہ حسب ذیل ہوا۔ مہاشہ ڈاکٹر پنڈت دوارکا داس
جی پردہان۔ مہاشہ لالہ ٹھاکر رام ویش اُپ پردہان
سادن رام ویش منتری۔ لالہ بنسی لال جی شرما
اپ منتری۔ لالہ گنگا رام جی درما کوشا دہکش۔
لالہ لونڈ کریارائے شرما پستکا دہکش۔ لالہ متھرا داس
جی درما۔ لالہ رام داس جی درما۔ لالہ کرپال سنگھ درما
لالہ بنسی رام جی ویش۔ لالہ پربھ دیال ویش
لالہ دلی رام جی ویش ممبران۔

کوشا دہکش مہاشہ لالہ گنگا رام جی نے استعفا
پیش کیا۔ کہ میں سماج میں رہنا نہیں چاہتا ہوں۔
اسلیئے ۹ ستمبر ۱۸۹۵ء کو انترنگ سبھا کے جلسہ میں
جو خاص اسی وچار کے لیئے کیا گیا تھا پیشتر اسکے
پہلے اُن سے دریافت ہوا۔ کہ آپ عہدے سے
مستعفی ہونا چاہتے ہیں۔ یا کہ سماج سے اُنہوں نے
اپنی تحریر میں لکھا۔ کہ میں سماج میں نہیں رہنا چاہتا
اسلیئے باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ انکا استعفا منظور
کیا جاوے۔ اور بجائے انکے لالہ کرپال سنگھ
صاحب کوشا دہکش باتفاق رائے مقرر ہوئے۔
راقم سکرٹری

دہرم کا سچا راستہ یعنی ہدیہ سرک

پریہ مہاشہ گن۔ کیا آپ ایسے ایسے اُتم کاریہ
میں شریک ہونیکے لیئے اُدت نہیں ہیں۔ کیا وہ
رشی منیوں کا خون ہی اس قوم سے جاتا رہا۔
کیا آپ بیاس جد ہشٹر راجہ راجہندر ارجن کی
قوم سے پیدا نہیں ہوئے۔ کیا آپکو وہ پراچین
حالات معلوم نہیں ہیں۔
دیکھیئے آج بھارت جو کبھی جہان تھا۔ اُنکی کل ہی میں تو ہیں۔
کیا ان شبدوں کے سننے سے آپکے رونگٹے کھڑے
نہیں ہوتے۔ اور اپنے آپکو اور اپنی قوم کو ایسی
ہین دشا میں دیکھتے ہوئے آپکو شرم نہیں
آتی۔ اگر آپ خود بخود کوشش اس بات کی نہیں
رکھتے۔ کہ آگے چلکر دہرم کی دہجا بلند کریں
تو ان لوگوں کے قدم بقدم چلنے میں آپ کو
کیوں اُتساہ نہیں ہوتا۔ جو آپکی گری ہوئی
دشا دیکھکر آپکو پھر اوچ سیڑہی کی شکھر
پہونچانا چاہتے ہیں۔ آؤ اور ہمت کرو۔ اور
انکے پیچھے چلنے کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ اگر آپ
دہرماتما کہلانے کے ادہکاری بنجاویں۔ پھر
وقت پیچھے کف افسوس ملنا کسی کام نہ آویگا
دور کیوں جاتے ہو۔ آپکے گراموں میں بہت
سے ست پرشوں اور نیک نہاد آدمیوں نے
جو جو اُتم کارروائی دید پرچار فنڈ کے لیئے
کی ہے جسکے قایم ہونے پر آریہ سماج یعنی سناتن
دہرم کا نشہ ہے۔ آؤ اور اس دیش کی گری
ہوئی حالت کو سدھارنے کے لیئے اس فنڈ کو
تن من دہن سے مدد دو۔ تا کہ آپکے سناتن دہرم
کا سورج اوچ آکاش پر چمکتا ہوا کل دنیا کو روشن
کرے۔

میں ان مہاتماؤں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا
ہوں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ
پرم پتا۔ ہے سرو دیا پک آپ سبکے ہردیوں میں
پرکاش کریکے دہرم کا اُتساہ بڑہا دیں۔ اور انکو
دہرم کاریہ کرتے ہوئے انکے بل تیج دہرم کی اُنتی کریں
جنہوں نے حسب ذیل دان دیکر ادر دالکر دہرم
کاریہ میں سہائتا دی ہے۔

لالہ نرائن داس جی ۶ میر یعقوب علی جی ؏
پنڈت ادہو رام جی ؏ شیخ برکت علی جی ؏
شیخ چھبو جی ؏ پنڈت کانشی رام جی ؏
لالہ تیلو رام جی ؏ لالہ بشمبر داس جی ؏
لالہ ماگھی رام جی ؏ پنڈت آسا رام جی ؏
مرزا محمود حسن جی ؏ لالہ منگل سین جی ؏
سردار ٹھاکر سنگھ جی ۶ میر امداد علی جی ؏
شیخ عبد الحق جی ؏ موضع جرانہ معرفت پنڈت
رام رتن جی ؏ میر محمد صدیق جی ؏
لالہ کرپال سنگھ بموقعہ پرتشٹھا مندر ۶
گیت دان ۳ میزان ۴۸ روپیہ
(نوٹ) علاوہ ۳۰ روپیہ ۶ دیگر دان
کے حسب ذیل تھے۔ لالہ کرپال سنگھ برائے استری
مہا ودیالہ ؏ لالہ کرپال سنگھ برائے یتیم خانہ
فیروزپور ؏ پنڈت کانشی رام برائے
استری مہا ودیالہ ؏ کل ۳۴

المشتہر دہرم سیوک سادن رام سکرٹری
آریہ سماج مالیر کوٹلہ

ایڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور یا دیکھیں

کھولکر پڑھیں

ایڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور نے اپنی چال کے
موافق اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۵ء

میں ایک مضمون طول طویل ہنس پرچارکوں کی حمایت
میں منجانب تصور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ اور
پریذیڈنٹ وغیرہ کے چھاپا ہے۔ چونکہ ہمارا خاموش
بیٹھنا اوپدیشک کا دھوکہ میں پڑا رہنا ٹیڑھا ہی کا کر
ہوتا۔ لہذا جواب دینا لازم سمجھ کر چند سطور لکھی جاتی
ہیں امید ہے۔ کہ از راہ عنایت اپنے بیش بہا اخبار
میں مضمون کی واسطے ایک گوشہ ضرور دیویںگے۔

گزٹ) قصور ایسی محفوظ جگہ تھی۔ جہاں تک
مہاتماؤں کا قدم مبارک نہیں پہونچا تھا۔

(نوٹ) کیوں نہ ہو الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔
بھلا ایڈیٹر صاحب اور انکے مہاشیوں سے ظہور
میں نہ آویگا۔ تو بھلا کون اس مثال پر عمل کریگا۔
جناب اڈیٹر صاحب۔ افسوس کہ آپکو اب تک
یہ خبر نہ ہوئی۔ کہ کلچرڈ مہاشیوں کا قدم مبارک
کب پہونچا۔ اور جو مہاتما کب سے اسجگہ براجمان ہیں
شاید تعصب نے آپکی آنکھوں کو بند کر دیا ہے۔ تو ہم
بتا دیتے ہیں۔ ذرا پٹی دور کر کے غور فرماویں۔
تصور آریہ سماج بیشک کلچرڈ مہاشیوں کے قدم مبارک
سے اب تقریباً چار ماہ پیشتر تک محفوظ رہا۔ اور
بیچ ربک دھرم کا نقارہ بجانے والے عرصہ چار
پانچ برس سے اسجگہ رونق افروز ہیں لیکن جب سے
بابو موہن لال بی اے سابق منتری تصور میں وارد
ہوئے سماج کی حالت روز بروز بدلتی گئی اور
بہت ہی نازک حالت میں ہو گئی تھی۔ رہی سہی
سماج کو آپکے اوپدیشک میلارام نے آکر فضول
قدم رنجہ فرما کر غارت کر دیا۔

گزٹ۔ بھائی جگت سنگھ پنڈت جانی رام
وغیرہ اوپدیشک وقتاً فوقتاً پہونچتے رہے۔ وغیرہ
وغیرہ

(نوٹ) بیشک ہم بھائی جگت سنگھ اور پنڈت
جانی رام وغیرہ اور ترجمان پنڈت آریہ منی و پنڈت
پورنانند و پنڈت لالمن وغیرہ وغیرہ کو اڈیٹر
صاحب شاید انکو بھول گئے۔ ہائے تعصب)
اوپدیشکان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں
کہ آپ صاحبان نے پارٹی سپرٹ کا خیال چھوڑ کر
تصور جیسی چھوٹی سماج میں ویدک دھرم کا
ڈنکہ بجایا لیکن آپکے مہربان میلارام کا جو کہ
(میرے خیال میں) بانی فساد ہیں۔ کون اور
کس منہ سے شکریہ ادا کریں

گزٹ۔ ابھی دفعہ پورنانند جی کو فیروز پور
میں اپنے جسم اور کیرتی پھیلاتے ہوئے خیال
آیا۔ کہ قصور جو یہاں سے متصل جگہ ہے کیونکر
ہمارے کرتب سے محفوظ رہے۔ وغیرہ وغیرہ

نوٹ۔ اڈیٹر صاحب۔ آپنے بھی جھوٹ کی
اچھی خرافات اڑائی ہے۔ آپکو لازم تھا۔ کہ پنڈت
پورنانند کی جگہ میلارام لکھتے۔ کیونکہ پنڈت
پورنانند جی نے پہلے بہت دفعہ اپنے مفید لیکچروں
سے قصور سماج کو شاداب کیا۔ اور کئی دفعہ ویدک
دھرم کا اس جگہ ڈنکہ بجا کر شہر باسیوں کو خوش
ہی نہیں کیا۔ بلکہ خواب غفلت سے جگایا۔ مگر
میلارام ہی کا قدم تھا۔ کہ جہاں سے رونق افروز
ہوئے۔ پھوٹ کا بیج بو دیا۔ جہاں قدم رنجہ
فرمایا۔ سرسبز کھیت کو نقصان پہونچا۔ یہ مثال
صادق آتی ہے۔ ع جہاں گئے قدم
شریف۔ نہ رہے ربیع نہ رہے خریف۔
ہمکو نہیں معلوم ہوتا۔ اڈیٹر صاحب نے یہہ کیا
سوچ سمجھ کر لکھ دیا۔ کہ دوسرے لیکچر میں پنڈت
پورنانند جی نے لالہ لال چند۔ لالہ ہنسراج و
کالج پر خوب دل کھول کر حملہ کیا۔ ہم ناظرین
سے سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ پنڈت جی نے اپنے
کسی لیکچر میں کسی پر کسی قسم کا حملہ نہیں کیا۔ اور نہ
کوئی پارٹی سپرٹ کا لفظ کہا ہے۔ اگر کسی کلچرڈ
مہاشہ کی سمجھ میں فرق ہوا ہو۔ تو وہ کھلے
میدان میں اعلان دیویں کہ پنڈت جی نے
ان الفاظ میں حملے کیے۔ عوام الناس کو مغالطہ
میں ڈالنا اچھا نہیں۔ اگر آپ یا اور کوئی قصور
نواسی کلچرڈ مہاشہ کسی سچائی پر ہوں۔ تو
میدان میں آویں۔ ہم سچائی کے جھنڈے کے
نیچے ہر طرح تشفی کرنے کو تیار ہیں۔

(گزٹ) اتفاقاً اس وقت لالہ میلارام جی اس جگہ
پہنچ گئے تھے۔ لیکچر کے ختم ہونے پر پریذیڈنٹ صاحب
سے عرض کی۔ کہ مجھکو اجازت چند سوال کرنے
کی اجازت دیجاوے۔ وغیرہ وغیرہ۔

(نوٹ) بیشک پنڈت جی کے لیکچر ختم
ہونے پر میلارام نے سوالات کرنے کی اجازت
مانگی۔ اور پریذیڈنٹ صاحب نے اجازت بھی
دی لیکن ہمکو نہیں معلوم۔ کہ میلارام نے اپنی
حیثیت کہ میں ہنس پرچارک پارٹی کا ایک
ہوں۔ صاف صاف لفظوں میں کیوں نہ بیان
کیا۔ انکو اپنی مڈل کی لیاقت ظاہر کرنے
کی کیا ضرورت ہوئی۔ کیوں اپنی حیثیت یا وہ
گوئی سے ظاہر کی۔ واہ رے اوپدیشک صاحب
واہ رے مڈل کی لیاقت حیثیت دریافت
کرنے پر آپ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ میں تمہارے
گھر کا بھیدی۔ تمہارے چال چلن کا واقف
جب سے کلچرڈ مہاشیوں کی کارروائی ناظرین
کو بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ اسپر ایڈیٹر صاحب
لکھتے ہیں۔ کہ پنڈت پورنانند کے پیٹ میں چوہے
کودنے لگے۔ افسوس یہہ بالکل غلط ہے۔ کہ
سارا جگت بھائیوں کو اسوقت معلوم ہو گیا ہو
کہ آپ بھی پانچوں سواروں میں ہیں۔ ہمکو جلسہ
برخاست کرنے تک کیا بلکہ سماج مندر سے
آنے تک معلوم نہ ہوا۔ کہ آپ کون صاحب ہیں

ہمکو بعد میں رستہ کے اندر معلوم ہوا - کہ آپ ہی
اور خاص نقصور سماج کو ملیا میٹ کرنے کے
واسطے آئے ہیں جیسیں کہ انھوں نے اپنی کرتوت
ظاہر کر ہی تھی - ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں - کہ
اسیوقت معلوم ہوگیا - کہ یہ بھی آریہ سماج کا
ایک اوپدیشک ہے - ہم مہاشہ جیکو کہتے ہیں - اِس
فقرہ کی جگہہ یہ لکھا تھا - کہ اسیوقت ایک
کلچھڑ اوپدیشک کی زبان درازی فضول یاوہ
گوئی ناحق بکواس سے پریزیڈنٹ صاحب نے
اسکو دکانکر اپنی کارروائی شروع کردی -
اور اپنے ہرم کاریہ میں کسی قسم کا وگھن نہ ہونے
دیا - کیوں ایڈیٹر صاحب جب آپکے اوپدیشک
صاحب اپنی کم لیاقتی کے باعث فوراً سماج
سے بدر کردیے گئے - تو پھر کس وقت سادہ جک
بھائیوں کو معلوم ہوا - کہ آپ بھی ایک ایسا جک
اوپدیشک ہیں - اور کب میلارام نے کمر بستہ کرد
کہا - کہ مجھکو سوال کرنے دیجئے - شاید خواب
میں کہا ہوگا - ورنہ اسوقت تو صرف آپکی پہلے
ہی الفاظوں سے لیاقت ظاہر ہوگئی تھی
کہ آپ کتنے پانی میں ہیں - اور سماج سے نکالدیے
گئے - اب ہم میلارام سے دریافت کرتے ہیں کہ
اگر انکو پنڈت پورنانند جی کی دھارمک زندگی
پر کسی قسم کا شک ہو - تو فوراً ظاہر کریں اور
انکے چالچلن سے میلارام کیا واقفیت رکھتے
ہیں - آپ پنڈت جی کے گھر کے کیا بھیدی
ہیں - ہمکو امید ہے - کہ میلارام اپنی زبان کا
کچھہ بھی پاس رکھتا ہوگا - اور کچھہ بھی سچائی پر
ہوگا - تو ہمارے مذکورہ بالا سوالات کا جواب
ڈنکے کی چوٹ پر دیگا - نیز ایڈیٹر صاحب سے
بھی پوچھتے ہیں - کہ آپنے ہرم سے خود کہیں یا
جن سے سنا ہے - اُن سے دریافت کرکے کہیں

جیسے کہ آپکا ردیہ ہے - کہ کس شخص نے اسوقت
پریزیڈنٹ سے کہا - کہ آپ کلچھڑ اوپدیشک ہیں -
گزٹ - دوسرے زر لالہ سوہن لال صاحب
بی اے منتری سماج نے بعلاج دونوں اوپدیشکوں
کے لکچر ہونا قرار دیا - اور نوٹس مشتہر کردیے وغیرہ
وغیرہ -

(نوٹ) ہم ان کلچھڑ مہاشیوں کے جھوٹ کا
کیا علاج کریں - اور کس کس بات کو سچ کرکے
پبلک کے سامنے رکھیں - کہاں تک تردید کرکے
انکی فضول گوئی ثابت کریں - انہوں نے تو
جھوٹ کے طبقے کے طبقے باندہ دیے - آپ لکھتے
ہیں - کہ ہر دو اوپدیشکوں کے نوٹس چھپاں
کیے گئے - جھوٹ بکتے ہو - بکواس کرتے ہو
صرف پنڈت پورنانند جی کے اوپدیش کی بابت
نوٹس دیے گئے - اور انہیں کا اوپدیش ہوا -
بے شک نوٹس کے اندر پہلے ہر دو صاحبان کے
نام تھے - مگر لالہ اننت رام اپ منتری چونکہ بعلاج
منتری پریزیڈنٹ صاحب کے مکان پر بمعہ
اشتہارات کے گئے - اور فیصلہ کیا - کہ میلارام کا
اوپدیش بند کیا جاوے - صرف پنڈت پورنانند
کا لکچر ہو - تب فیصلہ کرکے میلارام کا نام اُپ
منتری نے اپنے قلم سے کاٹ کر صرف پنڈت
پورنانند جی کے لکچر کا اشتہار دیا جسکے مطابق
لکچر ہونا چاہئیے تھا - اور ہوا مگر یہاں پر وہ
ہی بات تھی منتری مہاشہ کو لاہور کے کلچھڑ
مہاشیوں کی نظر میں بے عزت ہونا پڑتا
تھا جسکے لئے انہوں نے سماج کے وقت میں
ردوبدل کرنا چاہا - جوکہ پریزیڈنٹ نے بحیثیت
پریزیڈنٹی سکرٹری کے اپنے بنائے ہوئے ردوبدل
کو ختم دیا - اور اسی بات سے سکرٹری مہاشہ
ناراض ہوکر جیسا کہ کلچھڑوں کی عادت ہی ہے بندر

کے مکان میں گھس کر بیٹھ رہے - اور پنڈت پورنانند
کے لکچر کو اٹینڈ attend نہ کیا - اگر تعصب
کی آگ انکے دل میں شعلہ زن نہ تھی - اور صرف
دھرم اوپدیش سننے کے لیے تیار تھے جس سے کہ
آریہ دھرم اختیار کیا - تو پنڈت جی کے منوہر
دیاکھیان سے اپنے پتت ہردے کو شانت کرتے
ایڈیٹر صاحب دھرم بھی کوئی چیز ہے - یا دھرم
دھرم کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں - پیشتر لکھنے کے
دریافت تو کرلیا ہوتا - کہ کتنی دیر پہلے تم آیا
کیا آپنے نعرہ پر وقت نہیں دیکھا - جو پر وقت
بھی دیا گیا تھا - جوکہ قریباً ½ ۱۱ بجے کے تھا حالانکہ
سماج کا وقت ½ ۶ بجے شام مقرر کیا گیا تھا کیا یہ
ڈیڑہ گھنٹہ یا گھنٹہ ہوتا ہے - حساب لگا کر دیکھیے
یا اپنے اخبار کے کالم کی تردید کیجیے - تاکہ کچھہ تو سچائی
رہتی - اور اس عرصہ میں انترنگ سبھا بخوبی ہو سکتی
تھی - علاوہ ازیں انترنگ سبھا کے ممبروں کی رائے
سے ہی میلارام کا لکچر بند کیا گیا تھا - گو سکرٹری صاحب
کی کرتوت سے باضابطہ انترنگ سبھا نہ ہوئی جسکا
مفصل حال یوں ہے - کہ پردھان صاحب کے مکان
پر لالہ اننت رام اپ منتری لالہ چرنداس سپرنٹنڈنٹ
آنند لالہ متھراداس ٹیکا دھکش انترنگ سبھا
کے ممبر آٹھہ ممبروں میں سے موجود تھے - اور اس
کارروائی میں آتے ہوئے بابو آتما دت صاحب
ممبر انترنگ سبھا سے بھی دریافت کیا گیا - اور
اتفاق رائے سے کارروائی شروع کیگئی - اگر
بابو موہن لال کو راستی کا خون نہ کرنا ہوتا - اور اگر
سچائی پر رہنا پسند کرتے تو فوراً انترنگ سبھا کا
اجلاس کرتے وقت کافی تھا - انترنگ سبھا کے
ممبر موجود تھے - مگر وہاں تو سوائے ہٹ اور
ضد کے کچھہ کرنا ہی نہ تھا -
گزٹ - بابو موہن لال نے لکھا - کہ میلارام کا

میری ذمہ داری پر ہو نے دیجئے - میلا رام کی تقریر میں کسی پر حملہ نہ ہوگا - وغیرہ وغیرہ -

(نوٹ) کیا خوب یک نہ شد دو شد - پھوٹ کا بیج بو دیا - سماج کے بھائیوں کو جدا کروا دیا - اپنی فضول کارروائی کر دکھائی - آدمیوں کے گھر کے بھید بتانے لگے - اسپر آپ فرماتے ہیں کسی پر حملہ نہ ہوگا - ناظرین آپ ہی انصاف کریں - کہ پریذیڈنٹ صاحب نے کس اوپدیشک کو اور کیا لیاقت دیکھ کر اوپدیش کی اجازت دیں - اوپدیشک میلا رام لیاقت ایسی جواب حیثیت کا تمہارے گھر کا بھید ہی ظاہر کئے گئے - اور پھر اوپدیش کیواسطے اجازت پریذیڈنٹ صاحب دلوے - کوئی وجہ ظاہر نہیں معلوم ہوتی -

(گزٹ) پریذیڈنٹ کی اس کارروائی سے بجز چند شخصوں کے عام ممبروں میں ناراضگی پھیل گئی - وغیرہ وغیرہ -

(نوٹ) بے شک سوائے چند ممبروں کے عام ممبروں میں بہت ہی خوشی پھیل گئی جس کے ثبوت میں یہی بتلا دینا کافی ہوگا - کہ اب اس وقت آپکے کلچر دسماج کی اصلی سماج کے ممبروں میں سے کتنے معاون مددگار ہیں - اور کتنے ممبر ہیں -

(گزٹ) تجویز ہوئی کہ انتر نگ سبھا کے پریذیڈنٹ سے اس بیجا عدولی کی بابت پوچھا جاوے وغیرہ وغیرہ

(نوٹ) اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ سوائے بابو موہن لال کے اور کسی کی بھی تجویز تھی - سماج کے جسٹر کو مطالعہ کریں - اور غور سے پڑھکر دیکھیں - کہ یہ تجویز کسکی اور کس سے یہ (   ) منظور میں آئی - لکھنا چاہیئے تھا - کہ سکرٹری صاحب کی تجویز ہوئی - (میلا رام بابو موہن لال کے مکان پر دو دن تک ٹھہرے - ضرور انکے سایہ نے آپ پر اثر کیا ہوگا -) واہ سکرٹری صاحب اخود ہی

پریذیڈنٹ پر ووٹ آف سنشر پاس کر لی - خود ہی زیادتی کی تہمت لگا دی - اور خود ہی رزولیوشن پاس کر کے اصلی پرتی ندھی سے تعلق توڑ دیا - خود ہی سالانہ جلسہ کا ہونا بند کر دیا وغیرہ وغیرہ اور اسیطرح سے یہ کہ سماج کی ہتک کرواتے ہیں - ناظرین سوائے چند سماج کے سبھاسدوں کے اور کسی کو کسی معاملہ میں کچھہ بھی خبر نہیں تھی - کہ آپ اندر ہی اندر کیا کر رہے ہیں - اور کس پھوٹ کا بیج بو رہے ہیں - پر آپ لکھتے ہیں - کہ ووٹ آف سنشر پاس ہونے ہی کو تھا - اگر ووٹ آف سنشر پاس ہو جاتا - اگر یا جاب بھائی کی لئے آپکی بیجا کارروائیوں پر زیادہ بھی تو کیوں تین چار دفعہ انترنگ سبھا حالانکہ تمام ممبر موجود ہوتے رہے نہ کیگئی - اور کبھی کوئی کبھی کوئی بہانہ کر کے ٹالتے رہے - اگر آپکی طرف زیادہ رائیں ہیں - تو میرے خط کے موافق جنرل میٹنگ meeting کیوں نہ کیگئی - حالانکہ پانچ ممبروں کے دستخط بھی ثبت تھے - کیوں انہوں نے ہی اندرونی آپکے مددگار لالہ اننت رام نے ممبروں کی تعداد دو روز کے اندر بڑھا کر اور انکو اپنی پرا کر ۵ ستمبر ۹۵ء کو جنرل میٹنگ کرنے کا اعلان دیا ہم ۵ ستمبر ۹۵ء کی کارروائی لفظ بلفظ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - اس سے آپ سب نتیجہ نکال لیونیگے - اور جس کارروائی کے چھاپتے ہوئے ایڈیٹر آریہ گزٹ نے چشم پوشی کی - کہ ہماری قلعی نہ کھل جائے - مگر ہم ایڈیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں - کہ انہوں نے ہمکو قلم اوٹھانے کے لئیے تیار کیا - ۵ ستمبر ۹۵ء کی کارروائی جسنے سکرٹری صاحب کی ہٹ دھرمی اور سماج کو اوور رول Over rule کی تفصیل بخوبی معلوم ہوتی ہے - ہدیہ ناظرین ہے - جسکی شہادت کے واسطے پنڈت سری رام چودھری اشن بہاری

کو چھوڑتے ہیں - جو کہ حسن اتفاق سے اس دن راہی تھے -

کارروائی ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء

میں نے ایک چٹھی سکرٹری صاحب کے پاس ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء کو دی تھی - کہ جو اصلی پرتی ندھی سے تعلق چھوڑنے میں آپکی اور چند ممبروں کی کارروائی ہوئی ہے وہ بالکل ناجائز ہے - بر بہت کے رو ند جنرل میٹنگ کرکے کارروائی ٹھیک کیجئے - وغیرہ وغیرہ - سکرٹری صاحب نے کچھہ توجہ نہ کی اور شاید پھر چند ممبروں کے کہنے سننے سے آپنے اعلان دیا - کہ آج ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء کو سماج کا ہفتہ وار جلسہ ہوگا - پنڈت سری رام آئے ہوئے ہیں - اوپدیش دینگے بھاشن کرینگے -

(نوٹ) ۶ بجے سے ۶ بجے تک سادھارن منتک سبھا بھی ہوگی - یہ نوٹس شہر میں جابجا تقسیم کئے گئے اور یہی مضمون ایک رجسٹر میں لکھ کر (یا کچھ زیادتی ہوگی) تمام ممبران کے دستخط اسپر کرا لئے گئے - سفیر وقت مقررہ سے پیشتر ہی سب صاحبان جمع ہوئے - لالہ اننت رام اور جتنی رام وغیرہ وغیرہ ان صاحبان کے بلانے میں اور اپنی رائے زیادہ کرنے کی کوشش میں کبھی کہیں چلتے تھے کبھی کسی کی خوشامد کرتے تھے کبھی کسی سے التجا کرتے تھے - مگر ستیہ ہی کی جے ہوتی ہے سو تو اس کوشش میں ہے - اس طرف بابو موہن لال و پنڈت سری رام نے پالیسی شروع کی - اور دیکھہ کر کہ دھرم کی طرف زیادہ آدمی ہیں - اور اس طرف رائے بہت بڑھ جائینگی - آپنے مجھکو بہکانا شروع کیا - اور التجا شروع کی - کہ جنرل میٹنگ آج موقوف کیجاوے - کبھی کہتے تھے - کہ پنڈت جی کا لکچر نہ ہوگا کبھی وقت کا بہانہ کرتے تھے کبھی کورم کا سہارا لیتے تھے لیکن جب دم قوم و پردھان صاحب اس چال میں ایک دفعہ نہ آئے - کورم پورا کیا کل تمام ممبر موجود تھے - بتے تک وقت بہت گزر گیا تھا - ہمیں ہار کیا ... ہم ... روز

[illegible] کے واسطے ہر ایک قسم پشمینہ

کشمیری - کابلی - لاہوری وغیرہ - اعلیٰ قسم کا ان
میں نہایت عمدہ تیار رہتا ہے - اسلئے
کہ آپ کو جس چیز کی درکار ہو بھیجو تھوڑی
سی تفصیل ذیل میں درج ہے -
بڑے سوٹ مالیدہ پشمیان چارخانہ
دھوسہ رنگ و رنگدار ہے کشمیری [illegible]
کابلی کشمیری - لاہوری چادر جوڑہ
کشمیری سادہ و دوردار چادریں
گرم پشم - لوئی - چوغہ خوردہ و
کلاں - قمیض اور کوٹ سادہ و
دوری کے کام کا - لوئی جوڑہ
کشمیری گلوبند - [illegible] - ٹوپی جوڑہ
دستانہ اور نیز اس دوکان میں
[illegible] مال بھی تیار ہوتا رہتا ہے
خریدار کو اپنا نام اور پتہ اور شے
مطلوبہ صاف لفظوں میں لکھنا چاہیئے
المشتہر
کوتول سوداگر پشمینہ لاہور
لوہاری بازار

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی روا
آٹا سب اول قسم کا تیار رہتا ہے - جسکا پکوان نہایت
ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ بنتا ہے - خریدار
ایک دفعہ ضرور منگا کر دیکھیں - المشتہر
[illegible] اینڈ
نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

تمرناشک سرمہ

میں بیان ہوں کہ آجکل کے اکثر سرمہ فروش حالانکہ وہ صرف ان
دوائیوں سے ہی جو کہ ولایت سے طیار ہو کر آتی
ہیں - بالعموم - بیدک چکتسا کے گرنتھ نہ انہوں نے
پڑھے نہ دیکھے - اور دعویٰ کرتے ہیں جڑی بوٹی سے
تیار کئے ہوئے سرمہ کا - صاحبان مندرجہ بالا عبارت
پر غور فرما کر دیکھئے کہ آجکل کے ڈاکٹر صرف ہسپتال یا
میڈیکل ہال کی چاردیواری کے اندر ہی حکیم ہیں ہمارے
بیدک ڈاکٹر جنگل میں بیٹھے بیٹھے جڑی بوٹیوں کی
ماہیت جاننے کے باعث حکمت کا کام کر سکتے ہیں -
میں نے بڑی کوشش سے بیدک شاستر سے تحقیق کر کے
اور تمام عمر کی کوشش سے قریباً [illegible] بوٹیوں سے
علاوہ موتی وغیرہ سرمہ تیار کیا ہے - جو کہ کھجلی
دھند - ضعف بصر - تازہ پھولا - درد چشم - سبل
ابتدائی موتیا بند - ناخونہ - پانی جانا - وغیرہ وغیرہ
کو کبھی آرام کر دیتا ہے - اور طالب علموں یا جنکو
نظر کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہو - بعد سرمہ نظر قائم رکھنے
کے لئے بہت ہی فائدہ مند ہے - ضرور منگوا کر تجربہ کیجئے
قیمت فی سیکٹ ایک تولہ [illegible] ماشہ [illegible] اور علاوہ سرمہ
کے اور امراض کا بھی علاج کرتا ہوں -

سرمہ کے واسطے چند سارٹیفکیٹوں کے حوالے

جناب جے ڈنیل ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گجرات پنجاب -
لالہ نرائن داس صاحب بی اے [illegible]
لالہ [illegible] اسسٹنٹ ماسٹر [illegible] گجرات
لالہ گوبند سنگھ ورما انگلش ماسٹر [illegible] سنسکرت سکول انبالہ
لالہ [illegible] رام [illegible] کلرک لاہور
منشی محمد عالم از خاندان حکیم علی محمد ولد حکیم پیر محمد ساکن
[illegible] ضلع گوجرانوالہ پنجاب
لالہ [illegible] رام [illegible] گجرات
لالہ دیوی دیال [illegible] جالندھر شہر
لالہ ہکم چند [illegible] بی اے سٹوڈنٹ لا سکول لاہور
لالہ [illegible] ڈسٹرکٹ [illegible] گجرات پنجاب
سرٹیفکیٹس علاوہ سرمہ کے اور امراض کے بھی
موجود ہیں - جو مفصل چھپکر علیحدہ شائع ہونگے -
المشتہر پنڈت وشوا ناتھ تیرا بید از جالندھر
محلہ [illegible]

نرخنامہ اجرت اشتہارات مندرجہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
یکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ششماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) (۱) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے
زیادہ کا ہوگا - اسکی اجرت صفحہ کے حساب سے
لیجاویگی - جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ
کا ہوگا - اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو
ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا
اسکی اجرت کالم کے حساب سے - اور جو نصف کالم سے
کم کا ہوگا اسکے لئے علیحدہ نرخ ہوگا - جسکا فیصلہ
خط و کتابت سے ہو سکتا ہے (۲) [illegible] اشتہار یا مضمون
جنکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کے مطابق لیجاویگی
اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرنے کا اختیار نہ ہوگا -
(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے کہ جنکا مضمون ہفتہ وار
یا ماہوار اندر کسی میعاد کے تبدیل ہوتا رہے گا
یا جو اشتہار ایک ماہ سے کم میعاد کا ہوگا - اسکے واسطے علیحدہ
نرخ ہوگا - جو خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ پا سکتا ہے
اور ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible] کے حساب سے اجرت
لیجاویگی (۴) نصف اجرت پیشگی اور باقی کی نصف
اشتہار کی نصف میعاد ختم ہو جانے پر پیشگی لیجاویگی
(۵) کوئی اشتہار ایسا شائع نہ ہوگا - کہ جس کا [illegible]
کا بیجا ہوتا ہو - یا فحش خلاف قانون اور پبلک کی
اخلاقی - روحانی - اور جسمانی ترقی میں ہارج ہو -
المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پردال - غبار - پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند - ناخن - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہو سکتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے - سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے - قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلیئے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱/ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے - **المشتہر** سردار مہتاب سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور -

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار مہتاب سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے - بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر دوا ہے - آنکھوں سے بہت پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جنکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن کمزوری نظر ناخن باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے - اسلیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے - وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے - اسلیئے بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں - کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - **قلم ڈاکٹر وی ایم سانگلی صاحب بہادر** ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ - (انگلینڈ) امرتسر ۲۶ - مارچ ۱۹۰۵ء

(۲) جناب من - میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے پچیس میل ہے - استعمال کے لیئے دیا تھا - گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ عجوبہ اسکے لیئے کافی ہے - کہ ایک بوڑھے آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے - میرے پاس آکر عجیب و غریب آنکھ کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی - میں نے اس سے پوچھا - کہ کیا کاہن سنگھ جو کہ ہے - آخر کیا کاہن سنگھ کی آنکھیں جسکی عمر ۱۰۰ سال کی ہے - اس کے کہنے سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں - اب وہ بالکل تندرست ہے - مسٹر کرنیل ڈبلیو الیف بیری صاحب بہادر کرنیل بہت مزید گوٹ ۱۷ - جون ۱۹۰۵ء

ست دہرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام بلیدر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۱۰ - کاتک سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۵ - اکتوبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۴

एषो ह देवः प्रदिशोऽनु सर्वाः पूर्वो ह जातः स उ गर्भे अन्तः। स एव जातः स जनिष्यमाणः प्रत्यङ् जनास्तिष्ठति सर्वतो मुखः॥४॥

ارتھ - ہے ودوان پرشو! یہی (دیہ سوروپ پرماتما) سب دشاؤں اور پردشاؤں کو الاکوتا سے ویاپت ہو کے - وہی سب سے پہلے انتہ کرن کے اندر پرکاشمان ہوا - وہی پرسدہ ہوا - اور وہی آئیندہ کلپوں میں پرسدہ ہوگا - چاروں طرف منہ وغیرہ اندریاں رکھنے والا - ہر ایک پدارتھ کو پراپت ہوا - اچل ستھر ہے "

اس سے پہلے منتر میں سچے نام سمرن کی مہما بتلائی گئی - اور اُس پرماتما کی ادوتیہ سوروپ کا ورنن کیا گیا اسلئے اُس سے کوئی بھی دشا یا پردشا خالی نہیں ہو سکتی لیکن وہ اُنہیں کیونکر دیاپک ہے؟ وید جواب دیتے ہیں - کہ الاکوتا سے! نہ کہیں کم نہ کہیں زیادہ سوائے اُسکے انتہ کرن کے اندر پہلے کسی شکتی کا پرکاش نہیں ہو سکتا تھا - کیونکہ وہ ایک رس سارے برہمانڈ میں پوری پورن ہوکر سوکشم سے سوکشم پدارتھوں کے اندر بھی دیاپک ہو رہا ہے اور آئیندہ کلپوں میں بھی سب سے پہلے ہی پرسدہ ہوگا - کیونکہ اُس پرم پتا میں دیش اور کال کا بھید نہیں ہے انگیکرتی کی اندریاں ایک طرف ہی ایک مرتبہ لگ سکتی ہیں - لیکن اُس براٹ روپ کی اندریاں جسکا سوروپ کہیں اوہیا میں کھینچا جا چکا ہے سب کال میں سب اور لگ سکتی ہیں - کیونکہ وہ جداؤ

ستدھرم پرچارک

انیسویں صدی کے نوین مت

نمبر ۱

رادھاسوامی مت

پراچین ویدک دھرم کے سیوک جہاں ویدودیا کی مہان کو الوہو کرتے ہوئے بڑے پریم سے اسکا آدر کرتے ہیں - وہاں ساتھ ہی اس پریم کی کرشا کے لیئے نہیں سنسار میں پھیلی ہوئیں بھید پرکار کی اودیاؤں کی پڑتال کرنی پڑتی ہے - اور مت متانتروں کے سدھانتوں کو اُن بناوٹی ابھوشنوں سے علیحدہ کر کے دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے جنکی اوٹ میں کہ مت وادی اُن سدھانتوں کی اصل بدصورتی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں - اسمیں سندیہہ نہیں کہ وید دھرم کے سیوکوں کے ایسے عمل سے مت وادی ناراض ہوکر اُن پر تنگدلی کا دوش لگایا کرتے ہیں - لیکن خرابی یہی ہے - کہ ایسے مت وادی لفظ تنگدلی کی تعریف سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں - کیا وید دھرم کے سیوکوں پر - جو کہ تمام دُنیا کے سنمکھ اپنے پوتر سدھانتوں کو پیش کر کے اُنپر نکتہ چینیاں سننے کو تیار ہیں - جو کہ اپنے سالانہ جلسوں اور دیگر موقعوں پر اپنے سدھانتوں پر کیئے پرشنوں کا کھلے میدان جواب دینے کو تیار رہتے ہیں - تنگدلی یا تنگ خیالی کا دوش لگایا جا سکتا ہے -؟ اور انیسویں صدی کے نئے مت وادی جو کہ اپنے سدھانتوں کے پوشیدہ راز صرف اُنہیں پرشوں پر ظاہر کرنے کی جرات کرتے ہیں - جو کہ اُنکے دام میں پہلے سے پھنس چکے ہوں - فراخدلی کی پدوی پانے کے ادھکاری ہیں -!

رادھاسوامی مت کچھ عرصہ تک تو آگرا نگر کے ارد گرد ہی محدود رہا - لیکن تھوڑی مدت سے اسکے قدم پنجاب دیش میں بھی آن پہونچے ہیں بہت سے سجن پرش جو کہ تعلیم یافتہ ہونے کا بھی دعوی کرتے ہیں "رادھاسوامی دیال کی دیا" کا ورد پڑھتے ہوئے سنائی دیتے ہیں - ہم نے سنا ہے - کہ ضلع لودیانہ کے اکثر جاٹ اور دیگر کسان آنکھوں کی پٹیاں چڑھا "سبد جوت" کے درشن کر کے کرم دھرم کے بندھنوں سے چھوٹ جاتے ہیں - اِس مت کے پیرو نہ تو اپنا منتویہ (اپنے مانے ہوئے سدھانت) ہی کسی دوسرے کے روبرو پرگٹ کرتے ہیں - اور نہ ہی کبھی کسی تحقیق یا پرمان کی کسوٹی پر اُسے خود رکھنا گوارا کرتے ہیں - اِس مت کے موجودہ گرو (رائے سالگرام صاحب سابق پوسٹماسٹر جنرل ممالک مغربی وشمالی) ایک رسالہ "پریم پتر" نامی شایع کرتے ہیں لیکن وہ بھی ہر ایک قسم کی تحقیقات سے مبرا ہے غرضیکہ رادھاسوامی مت سے بے تعلق آدمیوں کے لیئے اُسکی اندرونی عملی زندگی کے جاننے کا کوئی ذریعہ موجود نہیں ہے - ہاں اسمیں سندیہہ نہیں کہ اکثر متعلق جو کہ "دور کے ڈھول" والے مثلے پر عمل کر کے شانتی کی تلاش میں آگرے پہونچے

اور وہاں کچھ عرصے تک رائے سالگرام صاحب کی حاضری میں بھی کھارا پانی پاکر نرائن واپس آئے - رادھاسوامی ست کے گدی نشین اور اُنکے چیلوں اور چیلیوں کی روزمرہ کی زندگی کا نقشہ سچ بچ کھینچے ہیں - اور جب اُس فوٹو کی تصدیق ,,حضور رادھاسوامی صاحب،، یعنے لالہ شیودیال کی کہی ہوئی بانی سے ہوتی ہے - تو ایسے محققوں کی کل کہانی پر اعتبار کرنا پڑتا ہے - رادھاسوامی ست کو قایم ہوئے بہت عرصہ نہیں گذرا - اِسکے بانی لالہ شیودیال کھتری تھے - جنکی پتنی کو رادھا نام کا فخر تھا - اِس لیئے بعض لوگ اس ست کے نام کا سمادھان اس طرح کرتے ہیں - کہ چونکہ لالہ شیودیال رادھا کے سوامی یعنے پتی تھے - اِسلیئے اُنہوں نے اپنا نام رادھاسوامی رکھا - اور جو ست کہ اُنکے نام سے چلا اُسکا نام رادھاسوامی ست رکھا گیا لیکن جیسا کہ آگے چلکر دکھلایا جائیگا - اس نام کی وجہ سرسکھیور صاحب جی کچھ اور ہی بیان فرماتے ہیں - جب تک کہ لالہ شیودیال مستانہ وار معمولی آدمیوں میں پھرتے رہے - تب تک نہ تو کوئی اُنکا شہرہ خیال ہی تھا - اور نہ ہی اُنکا زیادہ چرچا تھا لیکن جبکہ رائے سالگرام کی حیثیت کا آدمی اُنکا چیلہ بنا - اُسوقت سے جہاں ایک طرف اُنکی شہرت دور دور تک پہونچنے لگی وہاں دوسری طرف ایک نیا ست کھڑا کرنے اور ایک نئی گدی قایم کرنے کے لیئے اُنکا دل للچایا - ہم ارادہ رکھتے ہیں - کہ آیندہ چند ہفتوں تک اس ست کے سدھانتوں کی (اگر کوئی ٹھیک کہلا سکتے ہیں -) پریکشا کریں - حضور رادھاسوامی صاحب مرحوم کی منظوم بانی ہمیں اتفاق سے ہاتھ لگ گئی ہے -

رادھاسوامی ست کی بنیاد بھی قریباً اسی طور پر ڈالی گئی ہے - جس طرح پر کہ عموماً ست متانتر وں کی بنیاد پڑا کرتی ہے - ہر ایک نئے ست کی بنیاد اُس گھور اندھکار پر رکھی جاتی ہے جو کہ سنسار میں عموماً اور بھارت ورش میں خصوصاً اسوقت پھیل رہا ہے - سردسادھارن سنسار میں دُکھ ہی دُکھ دیکھکر ویاکل ہوئے اُسکی نورتی کے اوپائے ڈھونڈھتے پھرتے ہیں - جس طرح ایک بالک چوروں کی بدولت اپنے پتا سے جدا ہوکر پتا کی تلاش میں ششدر اور حیران گھومتا ہے - اسی طرح گیان ہین منشیوں کی اوستھا ہے - ایسی گھبراہٹ کے وقت جب کوئی چاہے اس بالک کا من اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے - پس ہر ایک ست کی بنیاد انسانوں کی کمزوری اور ضعیف الاعتقادی پر رکھی جاتی ہے لیکن رادھاسوامی ست میں ایک خصوصیت ہے - جو کہ اسے اور ستوں سے تمیز کرتی ہے - دیگر ستوں کے بانی تو اپنے مرنے کے بعد اپنے چیلوں کی اندھا دھند شردھا کے باعث ایشور کے اوتار یا ایشور کے پیغمبر مشہور ہوئے لیکن رادھاسوامی جی اپنی الوہیت قایم رکھنے کے کل سامان اپنی زندگی میں ہی اپنی خاص محنت سے مہیا کر گئے - ہم اپنے دعوی کے ثبوت میں کسی غیر کا بیان پیش نہیں کرینگے - بلکہ رادھاسوامی جی کی اپنی کہی ہوئی بانی کو ہی وجہ ثبوت میں پیش کرینگے -

خدا بننے کا دعوی

قبل اسکے کہ ہم رادھاسوامی جی کے سچے مکھ واکیوں سے اُنکے کفر کو ثابت کرنے کی کوشش کریں - ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ یہ ثابت کریں کہ جو واکیہ ہم پیش کرینگے - وہ اُنکے چیلوں کے کہے ہوئے نہیں ہیں - بلکہ اُنکی اپنی تصنیف ہیں - کتاب

بچن سار کے شروع میں ایک دیباچہ ہے جسکی عبارت ظاہر کرتی ہے - کہ وہ کسی چیلے کا لکھا ہوا ہے - اُسکا اقتباس اس طور پر ہوتا ہے -

,,حضور رادھاسوامی صاحب نے یہ بانی اپنی زبان مبارک سے فرمائی - اول ارادہ حضور صاحب کا داخل بنانے بانی کے نہ تھا - پر کوئی کوئی سنگتی اور ست سنگیوں نے بہت ہٹھ کرکے عرض کی تب اُنکی عرض کو قبول فرمایا،،

باقی آیندہ

ایڈیٹوریل نوٹس

جگت گرو! تمہاری شرن آئے بنا نجی نشتا کب ملتی ہے - وسنسار کی ڈھبوں میں پھنسا ہوا انتہ کرن میں تمہارے موجود ہوتے ہوئے بھی تمکو بھولا ہوا ہوں - پریم اور بادھ نے ہردا ویاکل کردیا ہے - تمہارے پرکاش بنا اس ویاکلتا کو کون دور کرے - تمہارے راگ کو کسی کسی سمہ انوبھو کرکے اکلا اُٹھتا ہوں - اُس سمے شونیہ ہردے میں آپکے سونذربہ کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے - کنتو سنسار کی وشئیوں میں پھنسکر بکھر گیان نیتروں پر اودیا کی پٹی بندھ جاتی ہے - اپرنتا اور دولیش بیمان اور اتیاچار کی جلتی ہوئی بھٹی میں پھر کود پڑتا ہوں - آئے ایشور پتا! اپنی شانتی کی برشا کرو تاکہ وگدہ ہردے سیتل ہو!

پریاتما اور آپکے دھرم کی سیوا کو جنہوں نے اپنے جیون کا ادیش بنایا ہو وے سب منشیوں کی پرشنسا کریں اور اُنکے اپدیشوں سے اپدیش

ہرگز نہیں ہوتے۔ کامی پرش سنسار کو دھوکہ دینے کو
بھگوے وستر دھارن کرتا ہے۔ لوگ اُسی لنگ کو
دیکھ کر پکار اٹھتے ہیں۔ چہرے سے پرشتا ظاہر کرتا ہو
شہرت کا پیاسا بھولی صورت بنائے ظاہری
ان چیتیں نمرتا کا بھاو دکھلا کر لوگوں کی واہ
واہ سُنکر ظاہرا اطمینان حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح
کرودھی۔ موہی۔ لوبھی۔ وسدھی۔ غرضیکہ ایکہا
دینے کا سنسکار دیا کہ دھوکہ دیکر آنند پراپت کرنا چاہتا
ہے۔ ظاہری صورت دیکھ لوگ بھی حیرت میں
پڑجاتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں سے ایک ایک کے
انتہ کرن کا چترا اپنے سامنے کھینچ سکیں۔ تو
کیسی بھیانک اوستھا کا سامنا کرنا پڑے۔ شدھ
شدہ بھاو لیکر کام کرنیوالوں کا دُنیا نے بعض
اوقات اینٹ پتھر اور گالیوں سے استقبال کیا
ہے۔ اور اکثر اوقات انہیں آتماؤں کو آسمان پر چڑھایا
ہے۔ لیکن کیا انسانوں کی پرشنسا نے دل کو
کبھی شانتی دی۔ اگر نہیں تو پھر لوگوں کی پرشنسا
کی خاطر جو پرش آتما کا گھات کرتے ہیں انکی کیا
دشا ہوگی۔

ستمبر ماس میں مجھے آریہ سماجوں میں دھرم کی
سیوا کے لیے بھرمن کرنے کا موقع ملا۔ بعض بعض
استھانوں میں دھرم کا آندولن دیکھ کر چت بڑا
پرسن ہوا۔ دھرم پرچار کی ضرورت از حد محسوس
ہوئی۔ چاروں اور دھرم کی پیاس دکھائی دی
بعض بعض استھانوں کے حالات خاص بیان کے
محتاج تھے۔ یہ یاترا میرے لیے بڑی دلچسپ
اور شکشا دایک تھی۔ اکثر جگہوں کے قدرتی نظارے
کبھی بھولیں گے نہیں۔ لیکن افسوس کہ سمے کا ابھاو
اور کام کا بوجھ مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں
ابھی اُس پریاترا کو قلمبند کرسکوں۔ اسی یاترا
میں ڈاکٹر سنگت رام جی کا ساتھ ہوا۔ یہ نوجوان
انگریزی میں بی اے تک تعلیم پا چکے ہیں۔ اور
گو اسسٹنٹ سرجن بندی کی پریکٹس میں جیسے
سنبروں کے لیے ناکامیاب رہے تھے۔ تاہم انکی
سائینس اور ڈاکٹری کی لیاقت لاہور نواسیوں سے
چھپی ہوئی نہیں ہے۔ سنسکرت میں بھی آپنے
اچھی لیاقت حاصل کی ہوئی ہے۔ شدھ پدھتی
کی ملازمت بھی ریاست نابھ میں کر چکے ہیں
دھرم کی پیاس سب سادھارن میں دیکھ کر ہمارے
نوجوان بھائی کے ہردے میں اتنا دھارمک
جوش پیدا ہوا۔ آخر کار انہوں نے آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب سے تعلق اور اپدیشک کا کام کرنا
سویکار کرلیا۔ ڈاکٹر سنگت رام جیسے سادھو
سوبھاو میں۔ علم ڈاکٹری کے ساتھ ساتھ اچھی
ویدک کتھا بھی اچھا کہہ سکتے ہیں۔ سنسار کی اوپدیشک
جو کہ سنسار کی عزت اور ثروت کو لات مار کر دھرم
کے لیے اپنا جیون دیں۔ نسندیہہ ویدک دھرم
کے پرچار میں پوری کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اِس دھرم یاترا کا مفصل بیان تو اُس وقت
جلدی کے لیے امید نہیں کہ پیش کیا جا سکے لیکن
آشا ہے۔ کہ مختصر خاص خاص حالات اپنے
ناظرین کے لیے وید پرچار کے لیے رکھتا ہونگا
پنڈت دولت رام جی اور پنڈت کرپا رام جی کے
ست سنگ اور ویاکھیانوں نے مجھے امید دلائی
ہے۔ کہ دھرم کا بیج اب تک بھارت ورش میں
موجود ہے۔ اور ضرور پھل لائیگا۔ پنڈت
لیکھرام جی کے دھرم بھاو اور لیاقت کا تذکرہ
کرنا گویا مشہور امر کا دوہرانا ہے۔ انکے علاوہ
اسی وقت پر یعنی یکم ستمبر سے پنڈت دیوی دیال جی
بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک مقرر
ہوئے ہیں۔ مجھے آشا ہے۔ کہ دھرم کی سیوا
کے لیے بہت سے دھارمک ودوان بہت جلد میدان
میں نکل آوینگے۔

دو مہینوں سے کلچرڈ بھائیوں کی جنگی
سپرٹ نے اور بھی زیادہ ترقی کی ہے۔ اپنے
شدھ ویدی سیر و تفریح کا ذکر اب کیوں مجھے
ہی بنا رکھا ہے۔ گالیاں اور پھکڑ بازی کا جواب
کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ جن واقعات کی اصلیت
پبلک پر روشن ہو چکی ہے۔ اُن کا دوہرانا گو کچھ
وقعت کے لیے سامانیہ پُرشوں کو گھبراہٹ میں ڈالدے
لیکن آخر کار وہ واقعات چھپے نہیں رہتے۔ آریہ
سماج کے سیوکوں کو ویدک دھرم کی بڑھتی کے
اوپائے سوچنے اور انپر عمل کرنے سے مطلب
رہیگا۔ اور آخرکار ستیہ کی ہی جے ہوگی۔

تین سال کا تجربہ ہمارے کلچرڈ بھائیوں کے
لیے کافی ہونا چاہیے تھا۔ کیا انہیں اب بھی
امید ہے۔ کہ وے اپنے کرتبوں سے واقعات پر
دھول ڈالکر دھرم کی سپرٹ کو ٹھنڈا کر سکیں گے
کیا وے یقین رکھتے ہیں۔ کہ دیانند کے سدھانتوں
کے پرچار کو کوئی طاقت روک سکتی ہے۔ آریہ
سماج اب تک زندہ ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ نئے
جوش سے کام کرتے ہیں۔ اگر کلچرڈ بھائی نیک
نیت ہیں۔ تو انکو چاہیے۔ کہ دھرم پرچار کے
پریمیوں کے کام میں الجھن نہ ڈالیں۔ اپنا کام
کیے جائیں۔ ایشور انکا بھی بھلا کریگا
اور کوئی زمانہ آویگا۔ جبکہ وے خود بخود اپنی
غلطیوں کو تسلیم کرینگے۔ جیسا کہ اب تک کئی
غلطیوں کو عملاً تسلیم کر چکے ہیں۔

آریہ سماجوں کا انگریزی میں ایک ہی پورانا آرگن آریہ پتر کا ہے - جو کہ لاہور آریہ سماج کی سرپرستی میں نکلا کرتا تھا - ایسکے چار صفحے ویدک دھرم کی سیوا کے لیئے کافی نہ تھے - میں بہی خوشی سے ظاہر کرتا ہوں - کہ لاہور آریہ سماج نے یہ اخبار شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے سپرد کر دیا - اور سبھا موصوف نے شروع نومبر سے اسکا حجم بڑہانا منظور کر لیا ہے آئیندہ چار صفحوں کے بجائے ۱۲ صفحوں میں آریہ سماج کا انگریزی آرگن درشن دیا کریگا میں آشا رکھتا ہوں کہ اس پتر کے چلانیوالے آئیندہ اعلیٰ قسم کے دہارمک مضامین پتر کا کے لیئے بہم پہونچایا کرینگے - بلحاظ حجم قیمت ۲ روپیہ معہ محصول ڈاک بہت ہی کم ہیں - آشا رکھنی چاہیئے - کہ پبلک اس اخبار کی کافی قدردانی کریگی -

---

ویدک دھرم پرچار

مصنفہ جناب رائے ٹھاکر دت صاحب دہون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جسمیں وید پرچار فنڈ کی بابت دیئے جوابات معترضوں کے نہائت ضرورت جتلائی گئی ہے عمدہ دبیز ۲۶ × ۲۰ کی تقطیع پر ۲۰۰ صفحون کی کتاب بہت سستی قیمت ۱۰/ - غیر مجلد محصول بذمہ خریدار - درخواستیں بنام مینیجر ست دھرم پرچارک آنی چاہیں - قیمت غیر مجلد ۱۰/ مجلد ۱/ مجلد بمعہ

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

میں اپنی کنیا کا وواہ کسی آریہ کمار سے ویدک ریتی انوسار کرنا چاہتا ہوں - جسکی عمر ۲۳ سال کے قریب ہو - اور تعلیم یافتہ ہو - میری کنیا کی عمر ۱۶ سال کے قریب ہے - اور اسنے اپر پرائمری مڈل کا

امتحان پاس کیا ہے - درخواستیں کرنیوالوں کو اپنے پتر میں ذیل باتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے - (۱) عمر (۲) تعلیم کہاں تک پائی ہے (۳) اب کیا کام کرتا ہے - (۴) آمدنی ماہوار کیا ہے (۵) سنسکرت بھاشا جانتا ہے یا نہیں - (۶) کسی سماج کا ممبر ہے یا نہیں - (۷) دھرم سمبندہی کون کون پستک دیکھی ہیں - **المشتہر** رمیلداس ورما (اڈورہ دکھراں) سنسکرت ٹیچر دیانند اینگلو ویدک سکول لاہور معرفت لالہ بیجی چندر کلرک گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس -

ضرورت

آریہ گرل سکول ایبٹ آباد کے لیئے ایک ادھیاپکا کی نہائت ضرورت ہے - تنخواہ بارہ روپیہ ماہوار معہ رہائش مکان مفت - آئیندہ ترقی حسب لیاقت ہو سکتی ہے - درخواست بنام بھائی گوپال سنگھ دہون مینیجر آریہ گرل سکول ایبٹ آباد -

ضرورت

مجھکو اپنے متر بابو برہما سوروپ صاحب کائستھ ساگر - ال دسنا ساگن گلا دہتی کے لیئے ایک کنیا کی ضرورت ہے - جنکی عمر پچیس سال کی ہے لیاقت انگریزی معقول ہے - مڈل پاس ہے فی الحال ۵۰ روپیہ ماہوار کے ملازم محکمہ ریلی برادر ہیں - بدن سے تندرست ہیں کنیا کی عمر ۱۵ یا ۱۶ برس کی ہونی چاہیئے جس کسی صاحب کو خط وکتابت اس امر میں کرنی ہو وہ شیخ این محمد حسین سرمہ ضلع حصار کریں

ضرورت

ایک بر جسکی عمر کم سے کم ۲۲ سال اور زیادہ سے زیادہ ۲۶ سال ہو - انٹرنس پاس ہو - اور اگر ملازم ہو تو ۲۵ روپیہ ماہوار سے کم آمدنی نہ رکھتا ہو - یا کالج میں پڑھتا ہو - اگر آریہ خیالات ہو تو بہتر ہوگا - دیگر ذات کا کھوسلہ نہ ہو اور نانکی اوری کھتری نہ ہوں - بڑی سرنجیں سے ہو - کنیا کی عمر ۱۴ سال کی ہے - گھر کا کاروبار بخوبی کرنا جانتی ہے - **اڈیٹر آریہ پتر** کا بہی کرپا ہو کہ اپنے اخبار میں اس نوٹس کو چھپا دیں - درخواستیں بنام صاحب ویل اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج دینا نگر آنی چاہیئیں -

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

میرے ایک متر کو اپنی کنیا کے لیئے ایک ایسی بر کی ضرورت ہے - جو شرائط ذیل کا پابند ہو -

(۱) لڑکا اچھے خاندان کھتری پنجابی سے ہو جسکی عمر ۱۴ و ۱۷ سال کے درمیان ہو (۲) کم از کم انگریزی مڈل پاس ہو - اور دوسری زبان سنسکرت ہو (۳) چال چلن و صحت بدنی عمدہ ہو - نیز آریہ خیالات کا ہو - (۴) بواہ ویدک ریتی سے ہوگا - (۵) بواہ کے لیئے کم از کم پانچ سال تک انتظار کرنا ہوگا - کنیا کی عمر اسوقت سات و آٹھ برس کے درمیان ہے - ناگری لکھ پڑھ سکتی ہے - باقاعدہ شکشا کی تجویز ہو رہی ہے - باقی حالات بذریعہ خط وکتابت مشتہر سے معلوم ہو سکتے ہیں **المشتہر** کانشی رام سُواری شاکر تحصیل نکودر (جالندہر)

ضرورت

بر کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو - نیک چلن صحت بدنی عمدہ - سادہ خیالات - انٹرنس پاس شدہ یا انٹرنس میں تعلیم پاتا ہو - ملازم ہو تو کم از کم ۲۵ روپیہ ماہوار کا ہو - طالب علم ہو تو والدین کی حیثیت عمدہ ہو قوم اگروال میں فرقہ اترادہی - باہری میں سے ہو

ریویو

[...]نجی آریہ سماج کے پردھان بابو بالکشن سہائے جی
[...]ہم چھاپہ خانہ انگریزی اور سنسکرت ٹائپ کا
[...]کھولا ہے۔ اس نے تیرا نیے کا چھپا ہوا گائیتری منتر
[...]تختہ ہمارے پاس منیجر نے بھیجا ہے۔ علاوہ گائیتری
منتر کی ویاکھیا دینے کے اس تختہ پر چند دیگر وید منتر
معہ ترجمہ اور کچھ منو اور بھرتری کے شلوک بھی
چھپے ہوئے ہیں۔ سیاہی سرخ اور سبز چاروں طرف
بیل بوٹے غرض کہ یہ تختہ جو ایک آنہ کو آتا ہے
آریہ پرشوں کے گھروں کی دیواروں کے لیے اعلیٰ
سجاوٹ کا کام دے سکتا ہے۔ درخواست خریداری
نام ڈی۔ آئی منیجر آریہ آئینہ کے پریس سیالکوٹ سے آنی
چاہییں۔ [uncertain]

ساہتیہ سروج ایک نیا رسالہ متھرا سے نکلنا
شروع ہوا ہے۔ جس کا پہلا انک ہمارے پاس
ریویو کے لیے آیا ہے۔ کاغذ اور چھپائی تو اچھی
ہے۔ اور بھاشا بھی بُری نہیں۔ لیکن مضامین
اور خیالات بھارت ورش کو ڈبونے والے ہیں
پہلے ہی نمبر نے بتلا دیا۔ کہ چیر ہرن لیلا والی
کتھا اس پتر میں درج ہوا کریگی۔ ہم یہ دیکھ کر
حیران ہیں۔ کہ ٹائیٹل پیج پر تو وعدہ یہ کہ
سوشیل (مجلسی) اور مارل (اخلاقی) مضامین
درج ہونگے۔ اور پتر کے اندرونی حصے میں
اخلاق کی یہ ہستی پلید! پہلے کیا اخلاق کا
ستیاناس کرنے کے لیے برج ولاس تھوڑا
تھا کہ جسکی پورتی کے لیے اس قسم کے پتر
نکل رہے ہیں۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاران کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ گھسیٹا سہائے جی (احمد آباد) لالہ
آتما رام اور لالہ شیو دیال ایم اے کے پرچار کا حال
چھپ چکا ہے۔ اسلیے دوبارہ لکھنے کی ضرورت
نہیں۔ معاف فرمائیں۔ ایڈیٹر

لالہ دولت رام منتری آریہ سماج لاہر
ضلع انبالہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ یہ سماج جگادھری
ریلوے سٹیشن سے ۴ میل پر جانب جنوب واقع
ہے۔ پنڈت بدھا رام پردھان کی کوشش سے
۲۰ یا ۳۰ لڑکے ودیا پڑھتے ہیں۔ ستریوں میں سماج کا
چرچا ہے۔ دو بڑے سنسکار بھی ہو چکے ہیں۔ مخالفین
بھی برداشت کی ہیں۔ کوئی اپدیشک ضرور
آنا چاہیے۔ کیونکہ دو سال اس سماج کو قایم ہو
چکے اور کوئی اپدیشک نہیں آیا وغیرہ۔
امید ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی اپدیشک ضرور اس
گانو کے سماج میں جاویگا۔ ایڈیٹر

باوا جیون سنگھ گوشا دھیکش آریہ سماج
سری گوبندپور۔ آریہ سماج کے ادھکاریوں
اور ممبروں کے پورشارتھ سے ایک پاٹھ شالا
کی قایمی کا ذکر مفصل تحریر کرتے ہیں۔ اس
پاٹھ شالا میں ایک تو پنڈت گردھاری لال
بمشاہرہ آٹھ روپیہ ماہوار اور دوسرے لالہ
سوہن لال جی بمشاہرہ [...] روپیہ ماہوار آخر الذکر
صاحب پہلے میونسپل بورڈ سکول میں ماسٹر تھے

نگر کیرتن وغیرہ ہو کر بڑے اُتساہ سے مدرسہ
کھولا گیا۔ اور اسوقت چندہ بھی لوگوں نے
دل کھولکر دیا۔
عدم گنجائش کے باعث ہم زیادہ تفصیل درج
نہیں کر سکتے۔ ایڈیٹر

پنڈت بھوجدت شرما۔ دیپالپور ضلع منٹگمری سے
پنڈت لچھمن کے پرچار کا حال لکھتے ہوئے
انکی بڑی پرشنسا کرتے ہیں۔ گر لوگوں پر
پنڈت جی کے لکچروں کا عمدہ اثر ظاہر فرماتے ہیں
وید پرچار فنڈ کے لیے ۸ روپیہ کا ہونا بیان
کرکے لالہ گنگا بشن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی تبدیلی
پر افسوس ظاہر فرماتے ہیں جنکی مدد سے کہ بہت
کچھ چندہ جمع ہوا تھا۔

ایک محرم راز از دہرم سالہ کلچرڈ پارٹی کے
دان کی اصلیت پر جو آپنے لکھا ہے۔ اس کے
درج کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہتھکنڈے
کلچرڈ پارٹی کو ہی مبارک ہوں۔ ایڈیٹر
بیدی الیشور سنگھ۔ دہرم سالہ آپکے
جب اپنا مضمون آریہ گزٹ میں چھپوا دیا ہے
تو اب کچھ ضرورت اسکے چھاپنے کی نہیں ہے۔
امیر چند از نادون کانگڑہ۔ برہمانند بھارتی
جی کی یہ کوئی نئی انوکھی کہانی نہیں ہے۔ انکے
حالات سے پبلک کو بہت کچھ آگاہی ہو چکی ہے
پیسے کو میسا ضروری نہیں۔ ایڈیٹر
لالہ بنیا لال جی بہی۔ مہاشہ ماتا دین اگروال
کی ماتم کے سنسکار کی نسبت مفصل منتری آریہ سماج
دہلی کی طرف سے بھیجا ہوا مراسلات چھپا ہے۔ ایسے
آپکے مراسلے کے چھاپنے کی کچھ ضرورت معلوم نہیں
دیتی۔

پٹھان کوٹ

(۱) عرصہ چار ماہ کا گزرا - کہ یہاں لالہ میلا رام پرچارک کلچرڈ مہاشیوں کی طرف سے تشریف لائے - چونکہ اس جگہ کے آدمی کلچرڈ مہاشیوں کی کرتوتوں سے ناواقف تھے - بلکہ آپ جانتے ہیں کہ اس پارٹی کا یہہ سبھاؤ ہے - کہ اگر کھڑا ہونیکے واسطے جگہ دیجاوے - تو بیٹھنے کیواسطے یہہ بنا لیا کرتے ہیں - جب لالہ میلا رام جی یہاں تشریف لائے تو انکی ملاقات بندہ کیساتھ بھی سٹیشن ریلوے مال گودام پر ہوئی - مجھے معلوم نہیں تھا - کہ یہی لالہ میلا رام ہیں - مجھکو لالہ بشمبرداس گڈس کلرک نے فرمایا - کہ یہہ تمہارے سماج کی طرف سے اپدیشک ہیں - اور بعد ازاں انسے بھی گفتگو ہونی شروع ہوئی - جبکہ انہوں نے فرمایا - کہ آج ہمارا لکچر ہے - آپ بھی آویں - میں نے جواب دیا کہ مجھکو کام سے فرصت نہیں - جسکی وجہ یہہ تھی کہ میں ہنس راج پارٹی کا لکچر نہیں سننا چاہتا تھا جسکے بعد انہوں نے سٹیشن ماسٹر پٹھانکوٹ سے فرمایا - کہ آپ ضرور تشریف لاویں - انہوں نے جواب دیا کہ اگر آنا ہوا تو آوینگے - چونکہ اُس روز بندہ جب سٹیشن سے واپس آیا - تو ایسا کام ضروری پیش آیا - کہ فوراً مجبوراً جانا پڑا - اور پیچھے لالہ صاحب کو بھی موقعہ ملا - انہوں نے لالہ کاشی ناتھ سوداگر کے مکان پر لکچر دیا لیکن لالہ کاشی ناتھ انکی کرتوتوں سے بالکل ناواقف تھے اگر انکو معلوم ہوتا تو بالکل کلچرڈ مہاشیوں کا لکچر نہ ہونے دیتے - بعد ازاں لالہ میلا رام پرچارک ہنس راجی سبھا نے لالہ کاشی ناتھ صاحب کو فرمایا - کہ آپ پرتی ندھی سبھا سے سمبندھ کریں چونکہ لالہ کاشی ناتھ کلچرڈ مہاشیوں کی کرتوتوں سے ناواقف تھے - جنہوں کے کھانیکے دانت اور دکھانیکے دانت اور ہوا کرتے ہیں - انکے اِس دھوکھے میں پھر کر لالہ کاشی ناتھ صاحب نے فرمایا - کہ بہت اچھا - جسکا نتیجہ یہہ ہوا - کہ لالہ میلا رام پرچارک ہنس راجی سبھا لالہ صاحب موصوف سے مبلغ دو روپیہ آٹھ آنے اپنی پرتی ندھی سبھا کے واسطے لے گئے - لیکن بندہ کو اس بات کا حال کچھ معلوم نہ تھا - اور اسکے بعد کہ عرصہ ڈیڑھ ماہ کا ہوا - کہ لالہ مرلی دھر صاحب پرچارک کلچرڈ مہاشیوں کی طرف سے پٹھانکوٹ میں تشریف آور ہوئے - وہ بھی لالہ کاشی ناتھ صاحب کے مکان پر ٹھہرے - جنکے ساتھ لالہ مولا مل صاحب مختار - گورداسپور بھی تشریف لائے - اپنی عملی حکمتوں سے لالہ کاشی ناتھ و لالہ درگا داس صاحب کو ساتھ لیکر واسطے چندہ کالج کے بازار میں چلدیئے - چونکہ ہر دو صاحبان موصوف ان صاحبان کی کرتوتوں سے ناواقف تھے - وہ بھی اُنکے ساتھ ہو لیئے لیکن جب بندہ کے مکان پر پہونچے - تو مجھے بھی چندہ کے واسطے مجبور کیا - کہ تم بھی چندہ دو - لیکن میں نے لالہ کاشی ناتھ صاحب کو و لالہ درگا داس صاحب کو صاف لفظوں میں ..... تو پھر لالہ کاشی ناتھ و لالہ درگا داس صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہہ کیا بات ہے - تب میں نے کل حال اول سے آخر تک بیان کیا - جسکا نتیجہ یہہ ہوا - کہ لالہ کاشی ناتھ صاحب و لالہ درگا داس صاحب واپس چلے گئے -

(۲) جب لالہ کاشی ناتھ کی دوکان پر آکر بیٹھے تو میں بھی اُس جگہ موجود تھا - تو لالہ مرلی دھر صاحب نے بندہ سے گفتگو کرنی شروع کی جسکا مطلب یہہ تھا - کہ چندہ دیں - لیکن بندہ اُنکی کرتوتوں سے بخوبی واقف تھا - اور جانتا تھا کہ ان کو چندہ دینا پاپ ہے - اور یہہ غلط مسلہ پرچار کرنے کے اسواسطے دینا فضول سمجھا اور نہ دیا - جو کہ لوگ ممبر آریہ سماج بسبب ناواقفی چندہ دینے آئے ہوئے تھے - جب ان سے انکی کرتوتوں کا حال بیان کیا گیا - تو انہوں نے بھی چندہ دینے سے انکار کیا مثلاً لالہ رام رتن و لالہ کاشی ناتھ و لالہ درگا داس صاحب وغیرہ پھر بعد ازاں لالہ مرلی دھر پرچارک ہنس راجی سبھا نے لالہ کاشی ناتھ صاحب پر سوال کیا کہ کیا باعث ہے - کہ ممبران سماج چندہ کیوں نہیں دیتے - انہوں نے فرمایا کہ سبب دریافت کر لیں - تب لالہ مرلی دھر صاحب نے فرمایا - کہ کس سے دریافت کریں - انہوں نے کہا - کہ ممبران سے لیکن اُسکے جواب میں لالہ مرلی دھر صاحب نے فرمایا کہ میری رائے میں اگر آپ فرمادیں تو یوں سماج سے پوچھا جاوے - انہوں نے کہا - کہ آپکا اختیار ہے لیکن مجھ سے کوئی سبب ادائیگی چندہ دریافت نہیں کیا - یہہ جانکر کہ کہیں لینے کے دینے نہ پڑجائیں - اور ہمارا پول ظاہر نہ ہوجائے - لیکن افسوس کہ بندہ سے کوئی وجہ دریافت نہ کیگئی - ورنہ آئیندہ کیواسطے کلچرڈ مہاشیوں کے لیئے کسی قسم کی کوئی کوشش نہ کیا کرتے اُسکے بعد پنڈت لیکھرام صاحب تشریف آور ہوئے - چونکہ سالانہ جلسہ دہرم سالہ پر جانے تھے جنکی پیشوائی کے واسطے پہلے ہی ممبر آریہ سماج سٹیشن پر موجود تھے - جب پنڈت صاحب گاڑی سے اترے تو انکو ساتھ لیکر تانگہ میں بٹھا کر تانگہ چھنی میں آئے - ادہر ادہر دیکھا ماسٹر ہنس راج صاحب ابی سبھا ہنس پرچارک سبھا اور اُسکے چیلے چانٹے لالہ سندر داس وغیرہ بھی تشریف لائے - انہوں نے پہلے تو یہہ کہا

ٹانگہ ایجنٹ کو علیحدہ لیجا کر یہ کہا کہ ہمارے
لیے تانگے کی سواری موجود ہے۔ ہم بھی
دھرم سالہ جانا چاہتے ہیں۔ اسپر ممبر سماج چھانکوٹ
نے تانگہ ایجنٹ کو کہا۔ کہ پنڈت لیکھرام صاحب
بھی دھرم سالہ جانیوالے ہیں۔ انکے لیے بھی تانگہ
میں بیٹھنے کی تجویز کردیں۔ اسپر تانگہ ایجنٹ نے
کہا کہ چونکہ لالہ ہنسراج نے مجھے علیحدہ لیجا کر
تاکید کیا ہے۔ کہ ہم خود پوری سواری ہیں اور ہم
کسی اور آدمی کو نہ بٹھائینگے۔ میں مجبور ہوں اگر
میں جگہ نہیں دے سکتا۔ البتہ اپنے اختیار سے اور
دوسرا تانگہ تیار کرسکتا ہوں۔ بشرطیکہ پورا تانگہ
کا کرایہ ادا کیا جائے۔ تب ہم نے پنڈت صاحب سے
کہا کہ ہم کرایہ پورے تانگہ کا ادا کر دیتے ہیں
آپ تانگہ میں بیٹھ جاویں۔ انہوں نے کہا کہ
ہمیں پورا تانگہ صرف اپنی ذات کے واسطے لینا
منظور نہیں ہے۔ اسوقت لالہ کشمیری لال ونیا گمر
بھی موجود تھے۔ ان سے مخاطب ہو کر کہا
کہ ہمیں یکہ کرایہ کردو۔ ہم یکہ پر جائینگے۔ تو اسی وقت
پریزیڈنٹ آریہ سماج وممبران سماج انکا اسباب
اٹھا کر لے آئے۔ اور تانگہ ایجنٹ بھی ساتھ
آئے۔ اور یکہ کرایہ کردیا گیا۔ جسپر کہ پنڈت
صاحب سوار ہو کر دھرم سالہ کے سالانہ جلسہ کے
موقعہ پر پہونچ گئے۔ انکے وہاں پہنچنے پر پنڈت
صاحب کا ایک لکچر عیسائی مت کھنڈن پر
ہوا۔ اور حاضری قریباً ڈیڑھ سو کے تھی
اثر لکچر بہت اچھا ہوا۔ ایک مسیحی صاحب
نے سوال کیا۔ جسکا جواب تسلی بخش دیا گیا۔
اور ختم ہونے لکچر پر چندہ وید پرچار فنڈ کے
واسطے ہونا شروع ہوا۔ جسکی کل رقم وصولی پنڈت
لیکھرام صاحب کو دیگئی۔ جو رقم کہ تسلیم انکے ہاتھ کی
وصول ہوئی ہے میرے پاس موجود ہے۔ اور

کسی قدر رقم بھیجی جاویگی۔ اسواسطے یہ مضمون
لکھ دیا گیا ہے۔ کہ میں نے کسی مہاشہ کی زبان سے
سنا تھا۔ کہ چھانکوٹ سماج بھی کلچرڈ مہاشیوں کی
پارٹی میں ہے۔ اسواسطے آریہ پرشوں کی سیوا
میں عموماً اور کلچرڈ مہاشیوں کو مخصوصاً اطلاعاً
عرض کیا جاتا ہے۔ کہ چھانکوٹ آریہ سماج
بیچ کی ٹیہری سماج ہے۔

آپکا داس
بوہلی چند اسسٹنٹ سکریٹری چھانکوٹ

اخلاقی حالت کے سدھار کیلیے اپیل

امید تو یہ تھی۔ کہ تعلیم یافتہ نوجوان اُس
اعلیٰ اخلاق اور علوم وفنون کے وارث ہونگے
کہ جنکی تعریف فضلائے یونان اور غیر ملک کے
عالموں اور سیاحوں نے کرتے ہوئے اسبات
کو اچھی طرح ظاہر کیا ہے۔ کہ آریہ ورت علوم
وفنون کی ایجاد میں غیر ملکوں کا رہبر۔ اخلاقی
زندگی اور دماغی فلسفی کے لحاظ سے تمام دنیا
کا پیشوا ہو چکا ہے۔ مگر افسوس کہ اسوقت
ہماری امید نے مخالف پہلو کی طرف رخ
بدلا ہے۔ کالجوں کے سٹوڈنٹ اپنے مقاصد
کی کامیابی کے لیے جھوٹ بولنے سے ہرگز
نفرت نہیں کرتے۔ اپنی عمر پورے طور پر
ہرگز استادوں کو نہیں بتاتے۔ ینتنلٹی کے بہانے
میں مکاری اور دہوکہ بازی کو عمل میں لاتے ہیں
اکتساب فنون اُن کے لیے کسر شان۔ پرچین
ودیا کا حصول اُنکے لیے وبال جان ہے سوسائٹی
میں انکا اعتبار بالکل نہیں۔ نہ تو باپ کو بیٹے پر
اعتبار۔ نہ بھائی کو بھائی پر۔ کیونکہ جھوٹ
بولنا انکا شیوہ دہوکہ دینا انکی عادت ہے
طرفہ یہ کہ باوجود ان خصایل مذمومہ کے بزرگ
اپنے آپکو ترقی ملک اور قوم کا رکن سمجھتے ہیں اگرچہ
ہمارے دیش کی اُنتی کے لیے کئی ایک کالج بھی
قایم ہوئے ہیں۔ مثلاً مشن کالج اسلامیہ کالج علی گڑھ
ویدک کالج وغیرہم۔ اور پرچار کے لیے مختلف
طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً ویدک پرچار
شدھی سبھا۔ وغیرہ۔ کالج اگرچہ مروجہ تعلیم کے
پورا کرنے میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ مگر انکے
طالبعلموں کی اخلاقی حالت نہایت کمزور ہے
شام کیوقت اپنے دوستوں کے ساتھ سیر وسیاحت
کرتے ہوئے جھوٹی گپ شپ ہانکنا انکی فرحت
کا موجب ہے۔ ست بولنا اور بہتر کتابوں کا پڑہنا
انکے لیے تضیع اوقات ہے۔ اگر ان میں کوئی
آریہ سماجی کہلاتا ہے۔ تو وہ مباحثہ میں جس
ذریعہ سے ہو فریق مخالف کے مقابلہ میں فتح حاصل
کرنا اپنی مردانگی سمجھتا ہے۔ عرصہ چھ سال کا
ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج نے اخلاقی حالت کے
سدھارنے کے لیے بہت کوشش کرنی شروع
کی تھی۔ بدعملی نے کمزوری کا عذر پیش کرکے
وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم عنقریب ہی اپنی حالت کو
درست کرینگے۔ کیونکہ ایک عرصہ سے دہرم کا
مقابلہ کرتے ہوئے اپنے آپکو کمزور سمجھتے تھے
مگر اب انکی خوش نصیبی سے اُن کو خاطر خواہ موقعہ
ملا۔ سماج میں پارٹی فیلنگ کا معاملہ پیش
کھانا پینا مذہبی حدود سے باہر بنایا گیا۔ جودلپور سے
کتابیں بھی آگئی ہیں۔ کہ فلانے گوشت کے ساتھ
فلانی قسم کا شراب۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا
ملا۔ اور اب وہی لوگ جو کہ کئی ایک بدافعالی
کے باعث سوسائیٹی کی نظروں میں گر گئے تھے۔

فخر قوم اور حب الوطن سمجھی گئی - علاوہ بریں یہ
خرابی تو اکثر کالج کے سٹوڈنٹوں میں پائی جاتی
ہے - کہ ویدک کالج کی طلبا - اور شدھی سبھا کو مہاتما
مسلمانوں کے دشمن - علی گڈھ کالج کے مسلمان
ہندوں سے عداوت رکھتے ہیں - آپس میں ایک
دوسرے کو غارت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں -
اب میں ہر ایک سوسائٹی کے ارکان کی خدمت
میں التماس کرتا ہوں - کہ وہ براہ مہربانی آئندہ
سے بڑھکر ملک میں اخلاقی حالت کے درست
کرنے کے لیئے تن من دھن سے کوشش فرمائیں -

آپکا داس
رام کھا از امین آباد حکیم شہر بھیرہ ضلع شاہ پور

دہلی میں ویدک سنسکار

مہاتما دین جی جو آریہ سماج الہ آباد کے ممبر ہیں
اور یہاں ٹوڈرمل رامناتھ جی کی دوکان پر
(واقعہ کھاری باولی) منیب کا کام کرتے ہیں
دسہرے کی راتری کو انکی آتما کا دیہانت
ہو گیا - لالہ صاحب نے مرتک سنسکار ویدک ریتی
سے کرانے کی خواہش ظاہر کی - اور رات کو قریب
دس بجے کے ہمارے پاس اطلاع بھیجی ہم نے
خبر پاتے ہی ملازم سماج کو میرٹھ بھیجکر پنڈت
شیو پرشاد جی کو سنسکار کے لیئے میرٹھ سے
بلایا - اور صبح ہوتے ہی سماج کا معمولی جلسہ
سماپت کرکے معہ دیگر آریہ بھائیوں کے لالہ صاحب
کے مکان پر پہونچ گئے - اور وہاں سے مرتک
شریر کو گاتے بجاتے ہوئے شمشان بھومی تک
لے گئے - اور سنسکار سنسکار ودھی کے مطابق
کرایا گیا - اسموقعہ پر ہم نے بہت سے اپنے ہندو
بھائیوں کو جو تماشہ دیکھنے کی غرض سے ہمارے
ساتھ ہو لیے تھے - اور شمشان بھومی میں ہماری
کارروائی دیکھتے رہے - یہہ کہتے ہوئے سنا
کہ بیشک آریوں کا طریق مردہ جلانے کا تو بہت
عمدہ ہے - مگر خرچ زیادہ ہوتا ہے - ہمارے
پورانک بھائی اگر اس تمام خرچ کا جو مرنے
سے لیکر سوہیں اوٹھانے چوبرسی وغیرہ
تک ہوتا ہے - اندازہ لگا دیں - تو معلوم ہو کہ
خرچ کس میں زیادہ بیٹھتا ہے - لالہ صاحب نے
جو کہ آلی کے پنڈوں کا کرنا ہلیا کا بھرنا وغیرہ
وغیرہ کوئی اویدک کارروائی نہیں کی - اگرچہ
بہت سے ہندو بھائیوں نے کہا بھی اور دبایا بھی
تاہم ہمارے بھائی بہت ہی مستقل مزاج ہے
اور جگہہ سے ذرا بھی نہ ہلے - ہم اپنے بھائی کو انکی
مستقل مزاجی اور ثابت قدمی کے لیئے دہنباد
کرتے ہیں - اور انکی اس مصیبت میں ہمدردی کرتے
ہوئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ پرماتما
انکو شانتی پردان کریں -

آپکا
کندن لال منتری آریہ سماج دہلی

میانمیر چھاؤنی میں نیا آریہ سماج

بہت دنوں سے اسجگہہ آریہ سماج استھاپن کرنیکا
ارادہ لوگوں کے دلوں میں ہو رہا تھا - چنانچہ
ماسٹر بھگوان داس جی کی لگاتار کوششوں سے
۱۸ ممبر بھی ہو گئے تھے - اور آپ کا ارادہ
جلسہ عام کرکے آریہ سماج کی بنیاد اسجگہہ رکھنے کا
تھا - اسلیئے بذریعہ اشتہارات مشتہر کیا گیا - کہ
مورخہ ۱۳ ماہ اکتوبر بروز اتوار کو آریہ سماج
کے عالمگیر اصولوں پر ماسٹر ہیرانند جی معلم
ڈی اے وی کالج ایک منوہر ویاکھیان
دینگے - چونکہ لاہور شہر کے نزدیک ہونے سے وہاں کی
آریہ سماج کے اُتساہی ممبر آسانی سے اسجگہہ تشریف
لاکر جلسہ کو رونق دے سکتے ہیں - اسلیئے انکی سیوا میں بھی
اس کاریہ کی بابت نویدن کیا گیا - جسکو ہمارے
دہرم کے بھائیوں نے خوشی خوشی منظور کیا -
قریباً چار بجے شام کے لاہور سے مہاشے آنے
شروع ہوئے - اور بھجن منڈلی بھی معہ اپنے باجوں
وغیرہ کے تشریف لے آئی - جنہوں نے اپنے
منوہر ہری یش گاین سے لوگوں کے ہردوں کو
آنند کیا - قریباً ۵ بجے کے کارروائی جلسہ بھجنوں سے
شروع ہوئی - اول ہمارے دہرم ہتیشی بھائی لالہ
کدار ناتھ جی نے پرارتھنا کرائی - اور ایک دیا منتر
کی ویاکھیا کرتے ہوئے سامعین کو اس بات کا اپدیش
کیا - کہ سب کو پریم پوربک ملکر ہر ایک بھلے کام میں
اپنے آتما کو لگانا چاہیئے - وغیرہ - پھر ایک بھجن ہوکر
ہمارے لائق فائق ماسٹر ہیرانند جی کا لیکچر اوکت
مضمون پر ہوا - پہلے آپ نے اس بات کو کئی ایک
دلائل اور پرمانوں سے ثابت کیا - کہ کیول شانتی
اور آنند کا دینے والا اوپاؤ صرف یہی ہے - کہ
ہم ویدک دہرم کو سویکار کرکے اُسکے اوپر عمل کریں
اور اُس امرت پھل کو دیگر لوگوں کی بھلائی کے
لیئے سماج روپی برکش لگاکر پیدا کریں - تاکہ وہ جو
اس راستے سے بھیراہ میں سیدھے راستہ پر آدیں - اور
اُس پھل سے لابھ اوٹھاویں - پھر اپنے آریہ سماج کے
عالمگیر اصولوں کو ایک ایک کرکے معہ تشریح بخوبی
طور پر لوگوں کو سمجھایا - بعدہ ماسٹر بھگوان داس جی
نے لاہور سے آئے ہوئے مہاشیوں کا جو کہ تعداد
میں قریباً ۳۰ کے تھے شکریہ ادا کیا - اور تب ہی
سے آریہ سماج کی بنیاد بھی اسجگہہ رکھی گئی
ہے - اسکا ذکر کرتے ہوئے آپنے سب ممبران کی
درخواستوں کو پڑھکر سنایا - بعد آرتی ہوکر جلسہ ختم ہوا

سماج کی طرف سے بابو پچھم سنگھ جی کا جنہوں نے سارا
بار سماج کا اپنے ہی اوپر لیا ہوا ہے - اور جنکی
ہمت اور کوشش سے یہاں آریہ سماج قایم ہوا۔
تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - اور آشا رکھتا ہوں کہ
آپ جس طرح ملتان وغیرہ سماجوں میں کاریہ کرتے
رہے ہیں - اور مدد بہم پہونچاتے رہے ہیں - اسی طرح
اپنے تن من دھن سے اس پودے کو بھی ترو تازہ
رکھیں گے - اور دیگر ممبران سماج بھی انکی شامل کو
اپنے ہردے میں جگہ دیکر سماج کی سہایتا کرینگے
اسکے علاوہ اپنے معزز منتری و پردھان شری متی
پرتی ندھی سبھا پنجاب سے دست بستہ نویدن ہے
کہ آپ جب کبھی لاہور میں تشریف لاویں - یہاں ضرور
دیا کھیان دیکر لوگوں کے ہردیوں کو آنند کریں
اور دیگر اپدیشکوں کو بھی اس طرف ضرور بھیجا کریں
فی الحال اس سماج کی کارروائی ہر سنیچر کی شام کو ہوا
کریگی - اور باہر سے جو مہاشے اس سماج میں ملنے
دینے کی غرض سے یا کسی اور کارن سے تشریف
لاویں - ذیل کے پتہ پر تشریف لاسکتے ہیں -
بر مکان بابو پچھم سنگھ جی متصل مکان لالہ دو نگرل
ٹھیکہ دار صدر بازار چھاونی میانمیر اس سماج کے
عہدہ دار حسب ذیل ہیں -
بابو پچھم سنگھ جی پردھان - تاراچند منتری - ماسٹر بھگوان داس
جی اپ منتری - آپ کا دھرم ہتیشی
تاراچند صدر بازار چھاونی میانمیر

لالہ حاکم رائے صاحب کی جوابدہی

پریہ ور مہاشہ ست دھرم پرچارک جی - نمستے
کچھ عرصہ ہوا - آپکے اولیہ پتر میں لالہ حاکم رائے
صاحب چوپڑہ سکنہ چال ضلع گوجرانوالہ نے بحیثیت
سکرٹری اکال گڈھ کے اس جلسہ کا حال چھپوایا تھا
کہ جو کہا جاتا ہے کہ کھتریوں کے مختلف فرقوں
میں رشتہ ناطہ کے متعلق جھگڑے و بندھن توڑنے
کی غرض سے دیوان سنت رام صاحب نے کیا تھا
مگر چونکہ سبب مجبوری کو پچھلے دنوں گوجرانوالہ کے
علاقہ میں جانیکا اتفاق ہوا - تو اس جلسہ کے متعلق
چند ایک ایسی خبریں دھڑائین برادری کی آمیدوں
کے ذریعہ میرے کانوں تک پہنچی ہیں - جو اگر
سچ ہیں تو صرف یہی ثابت نہیں ہوتا کہ بانیاں
جلسہ ہذا کی غرض خواہ عام نہیں - بلکہ کچھ اور
تھی - بلکہ یہ بھی گمان ہے - کہ اس جلسہ سے کوئی
عملی فائدہ مترتب ہونے کے بجائے دھڑائین
اور باہری برادریوں میں کشمکش کی آگ تیز تر
ہو جانیکے باعث وہی جھوٹے بندھن جنکو توڑنے
کے لیئے یہ جلسہ منعقد کیا گیا بیان کیا جاتا ہے
اور زیادہ مضبوط ہو جائینگے - اور اس طرح دونو
برادریوں کے ان صاحبوں کے رستہ میں جو انکو
توڑنے پر تیار تھے - ایک رکاوٹ پیدا ہو جائیگی
اسلیئے بذریعہ آپکے اخبار کے حاکم رائے جی سے
ملتمس ہے - کہ ذیل کے سوالات کا اسی پتر میں
مفصل جواب دیکر ممنون فرماویں -
(۱) کیا اس جلسہ میں شامل ہونیکے واسطے باقاعدہ طور
پر اس علاقہ کے دھڑائین کھتریوں (جنکی کہ تعداد
کثیر ہے) کے معزز صاحبان کو اور خصوصاً دیوان
سکندر لال صاحب وزیر آبادی کو کسی نے مدعو
کیا تھا - ؟ (۲) اگر کیا تھا تو کس نے ! (۳)
کیا اس جلسہ میں دھڑائین برادری کے ڈیلیگیٹ
شامل تھے ؟ (۴) کیا دیوان سنت رام صاحب
یا کسی اور صاحب نے جلسے کی کارروائی کے
شروع - درمیان یا اختتام پر بر سر عام یہہ الفاظ
کہے تھے - "دھڑائین کھتریوں کو اگر ہمارے ساتھ
شامل ہونا ہو - تو وہ درخواست کریں" ؟
(۵) اگر اوپر کے الفاظ نہیں کہے گئے ہوں - تو
کیا کسی نے کچھ ایسا کہا تھا - جس سے کہ وہی مطلب
نکلتا ہو - یا جس سے کہنے والے کا غرور و گھمنڈ
اور دھڑائین کھتریوں کو حقیر سمجھا پایا جاتا ہے
(۶) کیا یہہ سچ ہے کہ اس قسم کے الفاظ اپنے
حق میں استعمال ہوتے سنکر وہ دو دھڑائین کھتری
بھی جو صرف تماشائیوں کے ہجوم میں سے
تھے - چلے گئے تھے ؟
(۷) کیا چوپڑوں اور دیگر ذاتوں میں سے جتنے
کہ لیڈر شامل جلسہ تھے کسی صاحب نے آج تک
کوئی ناطہ کسی دھڑائین کھتری کے ہاں کیا ہے ؟
اگر کیا ہے - تو اس قسم کے کتنے ناطے ہوئے ہیں
اگر نہیں تو ان فضول جلسوں کے انعقاد سے حاصل
کیا -

راقم
سوہن لعل از انبالہ چھاونی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

نویدن - جن آریہ سماجوں نے اب تک پرتی
ندھی انتخاب کرکے نہیں بھیجے - انکی سیوا
میں نویدن ہے - کہ بہت جلد انتخاب کرکے اطلاع
دیں - کیونکہ جلسہ کی تاریخیں نزدیک پہونچ گئی
ہیں - المشتہر آتما رام سکرٹری سبھا -

پنڈت لال من جی نے ستمبر کے مہینے ضلع
منٹگمری کے مختلف مقامات پر بھرمن کیا - اور
بہت سا دھن وید پرچار فنڈ کے لیئے منتری منٹگمری
آریہ سماج کی مدد سے اکٹھا کیا تھا - اب پھر پنڈت
اسی ضلع میں بھرمن کرتے پھرتے ہیں - بصیر پور
میں چار دیا کھیان دیئے - جنکا بہت اچھا اثر ہوا
ہے - اور وید پرچار فنڈ کے لیئے بھی کچھ نقد جمع کیا گیا

ویاکھیان دیا۔ حاضری ۱۰۰ بھتی ۔ ۲۴ کو سنگرور سماج
میں پراتھنا کی اور اپدیش دیا۔ ۲۴ کو پاکپتن میں
ویاکھیان دیا۔ شردھا ۔ بھتی

مہاشے بھیم جانی جی آنریری
اپدیشک نے ۱۲۔ جولائی کو سری نگر میں حقیقت دھرم
پر سماج میں ویاکھیان دیا۔ حاضری ۰۰ بھتی۔ ۱۵ کو
... میں لیکچر دیا۔ حاضری ۲۰۰ بھتی ۔ ۲۰ کو جہلم
ویاکھیان دیا۔ حاضری ۵۰۰ بھتی۔ ۱۱۔ اگست کو
سری نگر سماج میں اپدیش دیا۔ ۱۸۔ اگست کو راولپنڈی
سماج میں کتھا کی۔ ۲۰۔ اگست کو راولپنڈی میں
ویاکھیان دیا۔ ۲۵۔ اگست جالندھر سماج میں ویاکھیان
دیا۔ شردھا ۸۰ بھتی۔ ۲۷۔ کو لودھیانہ میں اپدیش کرائی
ستمبر کو چھاونی انبالہ میں اپاسنا کرائی۔ اپدیش
دیا۔ ۲ و ۳ کو وہاں ویاکھیان دیا۔ حاضری روزانہ
۱۰ بھتی۔ ۴ و ۵ کو شاہ آباد سماج میں ویاکھیان دیا۔ حاضری
روزانہ ۱۰۰ بھتی۔ ۷ کو کتھا کی۔ شردھا ۲۰۰ بھتی۔ ۸ کو
کرنال سماج میں اپاسنا کرائی۔ اپدیش و ویاکھیان دیا
حاضری ۱۰۰ بھتی۔ ۹ کو پھر وہاں ویاکھیان دیا۔ حاضری
۱۰۰ بھتی۔ ۱۲ کو دہلی میں ویاکھیان دیا۔ شردھا ۲۰ بھتی
۱۶ کو سبھاسدوں کو سندھیا کرائی۔

لالہ گوپی دت جی اپدیشک نے ۳۰۔ جولائی سے
۲۷ اگست تک حیدر آباد میں کتھا کی۔ ۳ کو ہون
کرایا۔ ۴ کو پراتھنا کی اور اپدیش دیا
۵ کو کتھا کی۔ ۶ کو اپدیش دیا۔ ۷ کو کتھا کی۔ ۸ کو
ہون کرایا۔ ۹ و ۱۰ کو کتھا کی۔ ۱۱ کو پراتھنا کی
اور اپدیش دیا۔ ۱۲ کو ویاکھیان دیا۔ ۱۴ کو اپدیش
دیا۔ ۱۵ سے ۱۷ تک کتھا کی۔ ۱۸ کو پراتھنا کی۔ ۱۹
کو ہون کرایا۔ ۲۰ کو اپدیش دیا۔ ۲۱ سے ۲۴ تک
کتھا کی۔ ۲۵ کو پراتھنا کی۔ ۲ ستمبر کو لاہور سماج
میں انگریزی میں ویاکھیان دیا۔ حاضری ۱۰۰ بھتی
۴ ستمبر کو لاہور میں ایک ودیارتھی کو یگیوپویت سنسکار

کرایا۔ ۸ کو حیدر آباد میں پراتھنا کی اپدیش
دیا۔ ۱۰ و ۱۱ کو کراچی سماج کے ممبروں کو سندھیا
پڑھائی۔ ۱۲ کو اپدیش دیا۔ ۱۳ و ۱۴ کو کتھا کی
۱۵ کو ویاکھیان دیا۔ ۱۶ کو کتھا کی۔ ۱۷ کو
اپدیش دیا۔ ۱۸ سے ۲۱ تک کتھا کی۔ ۲۲ کو
اپاسنا کرائی۔ ۲۳ کو کتھا کی۔

پنڈت اچاریہ ہم شرما اپدیشک نے
۲۳ و ۲۴۔ اگست کو خوشاب میں ویاکھیان دیا
حاضری اوسط ۱۰۰ سے زیادہ بھتی۔ ۲۷ کو گرور
سماج میں ویاکھیان دیا۔ حاضری ۰ بھتی
۲۸ و ۲۹ کو بھکر میں برہمنوں سے دھرم چرچا
کیا۔ ۳۰ کو رام نگر میں کتھا کی۔ یکم ستمبر کو داؤد
سماج میں ویاکھیان دیا۔ حاضری ۸۰ بھتی
اُسی جگہ لالہ بدل سب اوورسیر کے لڑکے
کا نام کرن سنسکار کرایا۔ بابو صاحب موصوف نے اس موقعہ
پر حسب ذیل دان کیا دیا۔ پرچارفنڈ ودروبیہ
یتیم خانہ فیروزپور ۸ ۔ اسی موقعہ پر لالہ سنگوبی پرشاد
جی کے بھتیجے نے کنیا مہا ودیالہ جالندھر
کو ۴ پیڑان کئے۔ ۴ کو حافظ آباد میں ویاکھیان
دیا۔ حاضری ۳۰ بھتی ۷ سے ۱۱ ستمبر تک
جلالپور بھٹیاں ٹھہر کر ہر روز ویاکھیان و
اپدیش دیتے رہے۔ حاضری تخمیناً ۱۰۰ کے
قریب روزانہ تھی۔

واقعہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو منٹگمری
پنڈت لیکھ رام جی اپدیشک تیرمنتی آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب یہاں پر تشریف
لائے آپکے دو ویاکھیان ۱۵ و ۱۶۔ اکتوبر کو
میدان تھانہ پولیس میں سناتن دھرم
کی اصلیت اور ویدک دھرم کی بزرگی پر ہوئے
شردھا گنوں کی تعداد سوسوا سو کے قریب
ہوتی تھی۔ پنڈت جی نے سناتن دھرم کی

اصلیت بیان کرتے ہوئے پورانک گپوڑوں
کی خوب ہی قلعی کھولی۔ اور خصوصاً ناگرجن
کی کتھا کی اصلیت حاضرین پر خوب ہی
ظاہر کی۔ اور اسکی بنیاد جین بہس سے
بتلائی اور استریوں کی موجودہ ابتر حالت
جو اولاد کیلئے قبروں اور خانقاہوں پر
جاتی ہیں۔ اور ہٹے کٹے مشٹنڈے مجاوروں
کی بدسلوکی کا خوب ہی خاکہ کھینچا۔ اور ویدک
دھرم کی بزرگی جتلاتے ہوئے ہمارے فاضل
پنڈت جی نے عیسائی۔ محمدی وغیرہ مذاہب
کو اس آریہ ورت کا خوشہ چین بیان کیا
اور مسیح کا ہند میں آنا اور مسئلہ تثلیث کا سیکھنا
تواریخی حوالجات سے بہت خوبی سے ظاہر
کیا۔ واقعی پنڈت جی کے لکچر نے مقناطیسی
اثر ڈالا ہمنے معزز سفید ریشوں کو پنڈت
جی کے لکچروں کی تعریف کرتے دیکھا۔ دیگر
لالہ سودرداس صاحب کی بیٹھک پر جہاں
پریزیڈنٹ جی تشریف رکھتے تھے ۱۶۔
کی رات کو پنڈت جی نے حاضرین جلسہ
سے بیرونقی سماج اور کمی تعداد ممبران کا
باعث پوچھا تو ہمارے مہربان اور لکچرو
مہاتماؤں کے حامی لالہ لابھ چند جی نے
پنڈت جی کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یہ
سب کچھ ہانس پر چارکوں کی مہربانی اور
عنایت فرمائی کا نتیجہ ہے۔ پھر لالہ گنیشداس
صاحب سے ہانس بکشن مسئلہ پر گفتگو ہوتی رہی
لالہ صاحب موصوف نے مان لیا کہ ہانس
بھکشن مہا پاپ ہے۔ اور آئندہ میں چھوڑنے
کی کوشش کرونگا۔ اور پنڈت جی سے پرتگیا بھی
کی کہ پھر جب آپ یہاں پر تشریف لاویں گے
تو آپکو معلوم ہو جاویگا۔ کہ میں ہانس بھکشن

اور پرچار کو بھاری سہارا پہونچانا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ لالہ صاحب موصوف اپنی پرتگیا کے پورن کرنے اور میں ڈسٹرکٹ بہونچن کے تیاگنے میں آلسیہ نہیں کرینگے۔ پنڈت جی ۱۷ کی صبحکو بغرض شمولیت جلسہ آریہ سماج راولپنڈی یہاں سے تشریف لیگئے۔ دو شیورام

ساماجک خبریں

برہمچاری ٹھاکر داس جی نے نوشہرہ میں ۶ لکچر مندرجہ ذیل مضمونوں پر دیے۔ ایک "دیو یا ماں سے پرارتھنا کو جدا نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرا "نوین ویدانت ست کھنڈن پر۔ تیسرا یم جریہ چوتھا آریہ سماج کے نیموں پر۔ پانچواں ستیارتھ پرکاش چھٹا سوامی جی کی بے نت موت پر۔ شہر میں اثر عمدہ پڑا۔ نوشہرہ کے ساماجک برہمچاری جی کا دھنیاواد دیتے ہیں۔

لالہ خوشحالی رام پنشن ماسٹر سہل نے لگاتار قصبہ ٹکورہ میں ۲۲ و ۲۶ و ۲۹ ستمبر و ۳ و ۶ و ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء مختلف مضامین پر پرچار کیا۔ صرف ایک روز حاضری ۱۵ کے قریب تھی۔ باقی دنوں میں ۲۰ سے ۳۰ تک تھی۔ اثر عمدہ پڑتا رہا۔ برہمنوں سے پرشن اوتر بھی ہوتے رہے۔ ٹکورہ آریہ سماج کی بعض منشی سے امداد کے خواستگار ہیں۔

ایڈیٹر۔ آریہ دھرم کی بھی اتنی ترقی ہوگی۔ جبکہ اسکا ہر ایک ممبر اسی طرح سے کوشش کرنے لگیگا۔

کروڑ ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں سے پنڈت امولک رام جی منصف ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو مردان میں تبدیل ہوئے۔ لالہ لوپن داس جی نے آریہ سماج کی طرف سے ایک الوداعی مسودہ پڑھا۔ جسمیں پنڈت جی کی

صفات جو انکی خاص ذات سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً انصاف آریہ سماج سے پریم۔ مقدمات کی ماہیت کو جلد سمجھ لینے والے۔ ستری سکھشا کے حامی وغیرہ وغیرہ تھیں۔ اسکے جواب میں آپنے آریہ سماج کا شکریہ ادا کیا۔

دہلی میں ابھی تک افسوس پرچارک سماج کوئی قایم نہیں ہوا۔

آجکل جو خط وکتابت سوامی وشویشورانند و برہمچاری نتیانند سے ہو رہی ہے۔ شریمت مہاشہ پنچم سنگھ بیدا شتری آریہ سماج بمذوہ ریاست ہونی چاہیئے۔

سہارنپور آریہ سماج کا ۱۳۔ تاریخ کا ہفتہ وار جلسہ ٹھکوری باغ میں ہوا۔ ادا بھجن وغیرہ ہوکر لالہ گوبند سہائے جی نے ایک موثر بھجن دیا۔ اسکے بعد بھجن ہوکر اسکے بعد ذیل کے مضمون پر لکچر ہوا۔ "شری مان مہاراجہ رامچندر جی کے جیون چرتر سے ہم کیا کیا ست اوپدیش ملتے ہیں"۔ اس جلسہ میں اچھے اچھے ودوان وعزت دار لوگ شامل تھے۔ چونکہ سماج میں جگہ تنگ تھی۔ اس لیے یہ ہفتہ وار جلسہ خاص لکچر کے باعث باغ میں ہوا۔ باوجودیکہ عین اسیوقت دھرم سبھا کی طرف سے کتھا کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر پھر بھی حاضری تقریباً ۱۵۰ تک تھی۔

بوستان کا آریہ سماج ڈاکٹر ستیہ رام جی کے تبدیل ہوکر آجانے سے ٹھنڈا پڑ گیا تھا لیکن اب پھر ساماجک بھائیوں کی امداد سے سرسبز ہوکر انتخاب اہلکاریاں حسب ذیل ہوا۔ لالہ ایشور داس جی سبھاسد پربدھان۔ لالہ بالم سرنداس جی منتری۔ لالہ داسو رام جی خزانچی۔ لالہ دولت رام جی لیکھا درشک۔ لالہ پہرا رام جی و لالہ دلسراج جی ممبران انترنگ سبھا ہیں سماج نے

مبلغ پانچ روپیہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو روانہ کیے ہیں۔

چونکہ جالندھر سے لالہ دیوراج جی اور پنڈت ہری چند جی جلال آباد میں پرچار کرآئے تھے دھرم سبھا۔ اسپر دھرم سبھا والوں نے پنڈت شادی رام دگنگا رام جوکہ بوتالہ شاستر ارتھ میں شکست فاش کھا چکے ہیں۔ جالندھر سے منگوائے۔ جنہوں نے جلال آباد میں جاکر بہت پرچار شروع کیا۔ اور ۱۵ اکتوبر کی صبح کو لکچر میں اپنی عادت کے موافق آریہ سماجیوں کو خوب گالیاں دیں۔ اور ایسا ہی اُنکے آٹھ بجے کے لکچر میں رکھے دس بجے سماج کی طرف سے لالہ گنپت رائے آپ پردھان نے انکے لکچروں کی تردید کی۔ لوگوں پر خوب انکی قلعی کھل گئی۔ دوسرے دن چار بجے شام کے پنڈت شادی رام کا لکچر ہوا۔ اثنائے لکچر میں ایک شخص نے جوکہ آریہ سماج کا ممبر بھی نہیں تھا۔ پرشن کیا۔ کہ اگر مہاراجہ رامچندر جی اوتار تھے تو کیوں مرگئے۔ اسپر پنڈت جی جوش میں آگئے اور فرمایا۔ کہ اسے باہر نکال دو۔ جب اسکو باہر نکالنے کے لیے کہا تو اسکا بیٹا گھبرا کر کہنے لگا۔ کہ دھرم سبھا سے باہر کون نکالنے والا ہے۔ اسپر سب سماجک اوٹھ کر چلے آئے۔ رات کو ۷ بجے آریہ مندر میں ذیل کے لکچر کی تردید لالہ گنپت رائے جی نے کی۔ حاضرین پر اثر عمدہ پڑا۔ ۱۶ اکتوبر کو پنڈت صاحبان اپنی بہنیٹ ہوکر واپس چلے آئے۔ منتری صاحب ساماجک مہاں سبھا پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں نویدن کرتے ہیں کہ چونکہ دھرم سبھا سے ہماری چھیڑ چھاڑ لگ رہی ہے۔ اسلیئے جو وقت کوئی آدمی اس سماج کی طرف سے آپکی سیوا میں پہونچے۔ کوئی نہ کوئی مددگار اسکے ہمراہ ضرور روانہ کریں۔

ہر قسم کے واسطے ہر ایک قسم کا پشمینہ

کشمیری۔ کابلی و لاہوری وغیرہ۔ اس دوکان میں نہایت عمدہ تیار رہتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کو جس چیز کی درکار ہو لکھو۔ تھوڑی سی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

برائے سوٹ مالیدہ تھان چار خانہ دو رنگ و رنگدار بھی کشمیری وغیرہ کابلی کشمیری۔ ولائتی چادر جوڑہ کشمیری سادہ و دور دار چادریں ۱ گز ہر قسم۔ طوس۔ چوغہ خورد و کلاں۔ قمیض اور کوٹ سادہ و ڈوری کے کام کا۔ لوئی جوڑہ کشمیری گلوبند۔ ٹیکہ۔ ٹوپی۔ موزہ دستانہ اور نیز اس دوکان میں فرمائشی مال بھی تیار ہوتا رہتا ہے خریدار کو اپنا نام اور پتہ اور شے مطلوبہ صاف لفظوں میں لکھنا چاہیئے

المشتہر

کوتول سوداگر پشمینہ لاہور

لوہا بازار

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی و دلیا آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے۔ جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ بنتا ہے خریدار ایک دفعہ ضرور منگا کر دیکھیں۔ **المشتہر**

دالگرٹ برادرز مینیجران دہلی اینڈ ناردرن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

ثریا شاک سرمہ

مہربان ہوں کہ آجکل کے اکثر سرمہ فروش ... ہیں

دوائیوں سے ہی جو کہ ولایت سے تیار ہو کر آتی ہیں۔ اقتصادیا۔ بیدک چکتسا کے گرنتھ نہ انہوں نے پڑھے نہ دیکھے۔ اور دعوی کرتے ہیں جڑی بوٹی سے تیار کیئے ہوئے سرمہ کا۔ صاحبان مندرجہ بالا عبارت پر غور فرما کر دیکھیئے کہ آجکل کے ڈاکٹر صرف ہسپتال یا میڈیکل ہال کی چار دیواری کے اندر ہی حکیم ہیں۔ ہمارے بیدک ڈاکٹر جنگل میں بیٹھے بیٹھے جڑی بوٹیوں کی ماہیت جاننے کے باعث حکمت کا کام کر سکتے ہیں۔ میں نے بڑی کوشش سے بیدک شاستر دیکھکر اور تمام عمر کی کوشش سے قریباً ۰ بوٹیوں کے علاوہ موتی ڈالکر سرمہ تیار کیا ہے۔ جو کہ کھجلی دھند۔ ضعف البصر۔ تازہ پھولا۔ درد چشم۔ جالا ابتدائی موتیابند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ وغیرہ وغیرہ کو کلی آرام کر دیتا ہے۔ اور طالب علموں یا جنکو نظر کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہو۔ یہ سرمہ نظر قائم رکھنے کے لیئے بہت ہی فائدہ مند ہے۔ خرید کیجیئے اور آزمایئے قیمت فی پیکٹ ایک تولہ [illegible] ماشہ [illegible] علاوہ سرمہ کے اور امراض کا بھی علاج کرتا ہوں۔

سرمہ کے واسطے چند سارٹیفکیٹوں کے حوالے

جناب جے دیال ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گجرات پنجاب۔

لالہ نرائن داس صاحب بی اے سوہاوہ

لالہ نند کشور لال جو پرسسٹنٹ سکول ماسٹر گجرات

لالہ گوبند یال سنگھ ... انگلش ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول انبالہ چھاؤنی

لالہ بھوجو رام ... کلرک لاہور

منشی محمد عالم از خاندان حکیم علی محمد ولد حکیم پیر محمد ساکن جیرا ... ضلع گجرات پنجاب۔

لالہ بلاقی رام ماسٹر پنجر گجرات۔

لالہ دیو دیال ... جالندھر شہر

لالہ ... چند ... بی اے سٹوڈنٹ لا سکول لاہور

لالہ کدار ناتھ ڈسٹرکٹ ... گجرات پنجاب۔

سرٹیفکیٹس علاوہ سرمہ کے اور امراض کے بھی

موجود ہیں۔ جو مفصل چھپکر علیحدہ شائع ہونگے۔

المشتہر پنڈت وشوا ناتھ شرما بید از جالندھر محلہ مسجد رواں۔

نرخنامہ اُجرت اشتہارات مندرجہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی اُجرت صفحہ کے حساب سے بقدر ہوگی لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا اسکی اجرت کالم کے حساب سے۔ اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا اسکے لیئے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے (۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کے ... سے لیجاویگی اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ (۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے۔ کہ جنکا مضمون ہفتہ وار ہی کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا یا جو اشتہار سال بھی سے کم میعاد کا ہوگا۔ اسکے واسطے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جو خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ پا سکتا ہے اور ایک دفعہ کے لیئے فی سطر کالم ۲ کے حساب سے اُجرت لیجاویگی (۴) نصف اجرت پیشگی اور باقی کی نصف اشتہار کی نصف میعاد ختم ہو جانے پر پیشگی لیجاویگی (۵) کوئی اشتہار ایسا شائع نہ ہوگا۔ کہ جس سے گورنمنٹ کی خفگی کا بچار ہو۔ یا جس سے خلاف قانون اور پبلک کی اخلاقی۔ سوشل اور جسمانی ترقی میں ہرج ہو۔

المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

رگ وید ادھیائے ۳۲ منتر ۵

यस्माज्जातं न पुरा कि[ञ्चनैव य आबभूव भुवनानि विश्वा ।]
प्रजापतिः प्रजया सं[रराणस्त्रीणि] ज्योतींषि सचते स षोडशी ॥५॥

"جس پرماتما سے پہلے کچھ بھی اتپن نہ ہوا تھا - جو ہر ایک استھان میں موجود ہے جس میں سب لوک (یعنے کرے) استھت ہیں - وہی سولہ کلاؤں والا پرجا کے ساتھ سمبندھ رکھتا ہوا پرجا کے لئے تین جوتیوں (روشنیوں) کو ایک سرے سے دھارن کرتا ہے"

پرماتما سے پہلے کوئی کاریہ ہو نہیں سکتا - کیونکہ کاریہ کا کارن ضرور ہوتا ہے - لیکن پرماتما کا نہ کوئی کارن ہے نہ کسی چیز کا اُپادان کارن - اِس لئے سب لوک لوکانتر نواس کرتے ہیں - جیؤوں کو کرموں کا پھل دینے والا وہی ہے - کیونکہ کوئی جگہ اُس سے خالی نہیں ہے - پران - شردھا - اکاش - وایو - اگنی - جل - پرتھوی - اندریہ - من - انّ - ویرج - تپ - منتر - لوک - نام - ان سولہ کلاؤں کا بھی مالک ہے - ان سب کا کارن روپ ہے کاریہ روپ میں لا کر اپنی نیوگ دیوگ روپی شکتی دوارا حرکت دینے والا وہی پربھو ہے - اِن کلاؤں سے مل کر ان کا آدھار آپ موجود ہے لیکن ان کلاؤں کا گیان کب ہو سکتا ہے - جب تک سورج - وِدیُت اور گرمی سروپ جیوتی اور اُن کا پرکاش کرنیوالی موجود نہ ہوں - انہیں کے

پرسپر سمبندھ سے سولہ کلائیں اپنا اپنا کام کرتی ہیں لیکن یہ سمبندھ بھی جگدیشور کے ہاتھ ہے - کیسے رکھے ہیں سے مذہبی پُرش جو ایسے اُتم اُپدیش کو بگاڑ کر برہم تپا کا چودہ اور سولہ کلا روپ نردیہ میں اوتار مانتے ہیں - مبارک ہیں وے سجن جو کہ سولہ کلا سمپن کے سوائے اور کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے - اوم شم

ست دھرم پرچارک

انیسویں صدی کے نوین مت

نمبر ۱

رادھا سوامی مت

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

عبارت مندرجہ بالا سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بچن سار میں کل کے کل بچن بقول راقم دیباچہ حضور رادھا سوامی صاحب کی بانی ہیں - یعنے اُن کے اپنے تصنیف کردہ ہیں - ہم جانتے ہیں - کہ لالہ شیودیال صاحب آنجہانی کے دعویٰ خدائیت کو اُن کے چیلوں کے مسلسلہ دلیلوں سے اوٹھا کر اُس حد تک پہونچا دیں - جہاں پر کہ خود بدولت نے خدائیت سے بڑھ کر دعویٰ کیا ہے -

بچن سار کے دیباچہ میں صفحہ ا پر لالہ شیودیال جی کی پیدائش کا حال یوں بیان کیا ہے - "حضور صاحب شہر آگرے محلے پنی گلی میں سمت ۱۸۷۵ بھادوں مہینے کی شروع کی اشٹمی کے دن وقت بارہ بجے رات کو پرگٹ ہوئے - اور انگریزی حساب سے اگست کا مہینا ۱۸۱۸ء اور ۶ - ۷ برس کی عمر سے سب سچ اور سچو پرمارتھ کا سمجھانا اور بجھانا خاص خاص لوگوں کو مرد اور عورت سے شروع کیا -" ہم نے اِس عبارت میں تلفظ وغیرہ سب بجنسہٖ نقل کر دیا ہے - اور آئندہ بھی ایسا ہی کریں گے - تاکہ اس مت کے پیرؤں کو اِس اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے - کہ ہمنے ہماری اور ہمارے گرو کی تحریرات کا مطلب کچھ اور تھا - "پرگٹ ہوئے" یہ الفاظ صاف ظاہر کرتے ہیں - کہ لالہ شیودیال پیدا نہیں ہوئے - ناظرین جس باقی عبارت پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے - اُسکو غور سے ملاحظہ فرمایئے - وہ خاص خاص مرد اور عورت کون ہیں - جن کو چھ سالوں کی عمر میں لالہ شیودیال نے اونچا پرمارتھ سمجھایا تھا - جس بات کا کوئی ثبوت موجود نہ ہو - اُسکا دعویٰ ہی عبث ہے -

پھر اُسی دیباچہ میں صفحہ ۲ پر لکھا ہے - "حضور صاحب کا کوئی گورو نہیں تھا اور نہ اُنہوں نے کسی سے پرمارتھ کا اُپدیش لیا -" یہی تو وجہ ہے - کہ سری حضور صاحب نے ایسی ایسی بے تکی ہانکی ہیں - جبتک کہ سر نہ پھیر - اگر کسی گورو سے باقاعدہ برہم ودیا کی تعلیم پائی ہوتی تو پرماتما کا نج نام اوم بھلا کر رادھا سوامی ایک لفظ کو نج نام نہ بتلاتے - اور پھر اُسکے ثبوت میں حسب ذیل بیہودہ دلیل پیش نہ کرتے -

مذہبی بچن سار - صفحہ ۱۳ - بچن دوسرا - سودرکھا -

"رادھا سوامی نام صفت کرو اس نام کی

"سنو کان دے آن ہین ہین برن کرمل
پانچ اکشر آسے ہندی ہیں
زبان فارسی اکشر دس ہیں
پانچ شبد کا بھید بتا دیں
دس مقام کو لے پہنچا دیں "

ذرا بندش الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے - اور زباندانی کی بھی حد کر دی ہے - کون نہیں جانتا - کہ اکار وغیرہ کل اکشر سنسکرت کے کہلاتے ہیں - اور پھر پرماتما کا پنج نام زبان ہندی میں جسکو ابھی کچھ ہزار سالوں سے زیادہ نہیں ہوئے - اور زبان فارسی میں جسکو کمل ہوئے اٹھائی ہزار سالوں سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہوگا - اس نام کی ازلیت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے - خیر اس نام کی اصلیت پر آگے چلکر بحث کرنے کی ضرورت ہوگی - پس زیادہ لکھنا اس جگہ ضروری نہیں ہے -

آگے چلکر جیلہ صاحب فرماتے ہیں " بلکہ آپ ہی اپنے والدین کو اور جو ساد ہو کہ انکی پہچان ادا نے استھان پر آتے تھے - اُنکو ہر طرح سے بلا کے سمجھانے میں کوشش کرتے رہے " - کیا یہ فسانہ اُس قصہ سے کم عجیب ہے - جو کہ گوسائیں تلسی داس نے رامچندر کے اوتار کے وشے میں لکھا ہے - جس طرح رامچندر نے اوتار لیتے ہی چتربھج روپ میں آ کر دشن دیے اُسی طرح سرکھند صاحب جی نے بھی پہلے پہل اوپدیش اپنے والدین کو ہی کیا - لیکن یہ پتہ نہیں لگتا - کہ وہ اوپدیش کیا تھا -

اب ہم لالہ شیودیال کے سچ مکھ واکیوں سے دکھلا دینگے - کہ اوتاروں کا کھنڈن کرنے سے انکی یہ مراد ہرگز نہ تھی - کہ اسے بھارت ورش میں پھیلی ہوئی ضعیف الاعتقادی اور اودیا کو دور کریں - بلکہ اس لیے - کہ اگر دیگر اوتاروں میں شردھا بنی رہی - تو انکی خاص پوجا میں کسی کو اندھی بھگتی

نہ ہوگی -

" بچن پہلا " (صفحہ ۳ بچن سار)

سندیس - پرگٹ ہونا پرم پُرش پورن دہنی رادھاسوامی کا سنت ست گرو روپ دھر کر واسطے اُدھار جیوؤں کے " (نوٹ - اس امر کو واضح کرنے کے لیے کہ سنت ست گرو روپ کیا مراد ہے مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ دیباچہ کی کسی قدر لمبی عبارت یہاں نقل کیجاوے " یہ طریقہ رادھاسوامی یعنے سنت مت کا بھگتی مارگ کا ہے یعنے سچے اور پورے مالک کے چرنوں میں پریم اور پریت کرنا اسکو اپاسنا اور طریقت بھی کہتے ہیں - اس مارگ میں یا تو سنت ست گرو یا سادھ گرو کی مہماں ہے - اور یا آپکے اصلی شبد سوروپ کی مہماں ہے - سنت ست گرو اُنکو کہتے ہیں - کہ جو ست پُرش اور رادھاسوامی کے مقام پر پہونچے - اور سادھ گرو اُن کو کہتے ہیں - جو برہم اور پار برہم کے مقام پر پہونچے - اور جو یہاں تک نہیں پہونچے انکو سادھو اور ست سنگی کہا جاتا ہے - ان دونو یعنے سنت اور سادھ کا اصلی سوروپ شبد روپ ہے - اور ظاہری سوروپ نر سوروپ یعنے انسانی جز ہے - جو کہ وہ لوگوں کے سمجھانے اور بتانے اور اودھار اور ساد ہار کے لیے دیہہ دھار کر سنسار میں پرگٹ ہوتے ہیں - جب یہ معلوم ہوا کہ یہ پورے سنت یا پورے سادھ ہیں - تو پھر اُن میں اور ست پُرش یا پار برہم میں بھید نہیں مانا جاتا - " اس لمبے بیان سے صاف ظاہر ہو گیا - کہ پر برہم (جسکو کہ لالہ شیودیال اور انکے چیلے سنسکرت ودیا سے شونیہ ہونے کے کارن پار برہم کہتے اور لکھتے ہیں) سے بڑھکر ست پُرش ہے - اور اُسکا جو اوتار ہو - اُسے

سنت اور جو پربرہم کا اوتار ہوا سے سادھ ...
سوامی مت کی اصطلاح میں بولتے ہیں ...
بچن سار دہی صفحہ ۳ " سارنا اور ...
اس سندیس کا کہ پرم پُرش پورن دھنی رادھاسوامی ...
جیوؤں کو دکھی اور بھرم میں بہا ہوا دیکھ ...
آپ اُنکے اودھار کے نمت سنت ست گرو ...
دھارن کر کے پرگٹ ہوئے - اور اپنی دیا ...
اپنے نج ستھان کا اور بھگتی اُس کے پراپتی ...
سُرت شبد کے مارگ سے اوپدیش کرتے ہیں ...
چاہتے - کہ انکے چرن کمل میں پریم پر ...
ہم نے لفظ اوسکاری پر خط کھینچ دیا ...
ہمیں شک نہیں کہ ہر ایک علم کا ادھی ...
پر ہی افشا کرنا عقلمندی ہے جبکہ ...
دنیا کے گوڑہ تات پریہ کو وہی شخص گر ...
کر سکتا ہے - جسنے اُسکے سمجھنے کے لیے ...
اور آتمک طیاری کی ہو - اسی طرح ...
گنہگار انسان کو آتما کے اودھار کرنیوالے ...
مان سکتا ہے - جو اپنی عقل پہلے سے گنوا ...
ہو - ہمارے پراچین شاستر کاروں نے ...
کو سو کشتم کرنے کے پرتھم سادھن پانچ یم ...
نیم بتلائے ہیں - انہیں سے پہلا نیم ...
یا شچی نے شوچ یعنے صفائی بتلایا ہے ...
بعد سنتوش یعنے نیکی سے جو کچھ کمایا جا ...
اُسپر صابر رہنا - تپ یعنے نیچی پر نگاہ ...
پورن کرنا - سوادھیاے یعنے وید آدی ...
شاستروں کا وچار اور ایشور پر شردھان ...
پرماتما میں سچی بھگتی رکھنا - سلسلہ وار ...
ہر ایک برہمچاریہ کے متلاشی کا فرض ...
یہ اصول ایسے ہیں جنہیں ہر ایک ملک ...
زمانے نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے - ...
مذہبی کو بھی تعمل کرنے میں عذر نہیں ...

کہ اگر سچائی کی تلاش کے لیئے تیاری کرنی ہو۔ تو اس سے بڑھکر صعل ہو نہیں سکتے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لالہ شیودیال کو رادھاسوامی عرف سنت ست گرو عرف ست پرش کا اوتار ماننے کی تیاری کے لیئے کن کن صفات کی ضرورت تبلائی گئی ہے۔ بچن سار کے صفحہ ۲۲۵ سے ۲۳۰ تک پرارتھی کے اوصاف کا برنن کیا ہے۔ سری حضور صاحب جی بڑی چالاکی سے شروع میں کچھ شاستروں کا ترجمہ اپنے نام سے لکھ کر آگے پرارتھی کی پہچان کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں۔

دو۔ سادہ فقیر سے جو کوئی ٭ بسیا کری کری دکھوئی
بھیکھ دھار پاکھنڈی ہوئی ٭ سادھو جان کرتی سوئی

(نوٹ۔ اگر سادھو کی پہچان کرنے کی اجازت دیں۔ تو پرارتھی کی عقل کنو نکرماری جاوے)

بھیکھ نیشٹا۔ نت پرتی دھارے۔ لے پرشادی چرن پکھارے
ایسی کرنی جا کی دیکھیں ٭ آپ ایسے ست گرو ملیں

(نوٹ۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اسقدر بدی سے نونیہ جو ہو جاوے۔ ایسے ست گرو خود بخود آن ملتے ہیں۔ ایسر ہم بھی جماد کرتے ہیں۔ جب عقل کا یہ حال ہو جاوے۔ تو پھر پرارتھی بیہودہ سے بیہودہ بات کو ماننے میں بھی دریغ نہ کرے گا)

بدہی درشن کی

نت پرتی درشن پرسن کرے ٭ روپ الوپ چیت میں دھرے

(نوٹ۔ واضح ہے۔ کہ رادھاسوامی مت کی چیلیاں سینکڑوں استریاں بھی تبلائی جاتی تھیں۔ اور یہاں آگیا یہ ہے۔ کہ گرو کا صرف درشن ہی نہ کرے۔ بلکہ سپرش بھی کرے۔ جسکو لالہ شیودیال پرسن کہتے ہیں)

چرنامرت پرشادی لیوے۔ مان مئی تجربین دوے

(نوٹ۔ چرنامرت سے مراد پیر کی دھون سے ہے۔ جسے ہل گنگاجل کی طرح سر آنکھوں اور گگر دل میں

بھرکر رکھا کیں۔ ڈپٹی۔ منصف۔ آگرے سے واسطہ ہیں۔ لالہ متھراداس جو اس جال میں سے نجات پاچکے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ لالہ شیودیال کے چیلے موجودہ گرو کی لنگوٹی رائے سالگرام صاحب مرحوم بھی انجمر ہی ہتاتے ہیں۔ اور یہ ذکر موسم گرما کا ہے۔ آپکے شنان کا پانی میلا برا او تم چرنامرت سمجھا دیا ہے۔ پرشادی سے مراد جھوٹا بچا ہوا ہے۔ جسکو انسان کے دھون اور جوٹھا کھایا۔ اسکی بدہی ٹھیک کہاں ٹھکانے رہ سکتی ہے

بدہی سیوا کی

سیوا کر تن من دھن اور بچن ٭ ست پرش سم رت گرو چرن

پرتھم تن کی سیوا

آرت سیوا نت ہی کرے ٭ کام کرودھ ملدھت وہ سے
جیان دباوے پنکھا پھیرے ٭ جیگی پیسے پانی بھرے
مورہی ہو جھاڑو کو دیاوے ٭ کھود کھرانا شی لاوے
ہاتھ دھولا داتن دے ٭ کانٹا پیر سے دان لاوے
شنبانل اشنان کرا دے ٭ انگ پونچھ دھوتی پہنا دے
دھوتی دھوئے انگو چھا دھوئے ٭ کنگا کر بال بل کھود دے
لبٹم پہنا دے تلک لگا دے ٭ کرے سوئی بھوگ ہر لاوے
جل اچوا دے حقہ بھرے ٭ پلنگ بچھا دے بنتی کرے

(نوٹ۔ اس مت کے پیرو بہت سے خالصہ صاحبان ہیں۔ کیا وے پرارتھی بن گئے ہونگے جبتک کہ انہوں نے یہ سب خدمات نہ کی ہوں۔ اور پھر ست پرش اور اسکا اوتار کیا ہوا جو حقہ نہ پیئے۔ لیکن ابھی تک خاتمہ نہیں ہے۔ آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا)

پکیاں لے پیک کرا دی ٭ بھوہ پیک پی جاوے

(نوٹ۔ پیارے ناظرین۔ کیا دام مارگ کا یہ ست محقیقی بھائی نہیں ہے!)

نانا بدہ کی سیوا کرے ٭ پنیچ اونچ جو جو آپڑے

(نوٹ۔ نانا۔ بدہ کی سیوا کی بابت اپنے خیالات دوڑ ایئے۔ اس مت کے پیرو سینکڑوں استریاں بھی ہیں۔)

کوئی ٹہل ہیں آنہ لاوے ٭ جو گرو کہیں سو کار کماوے

دوسرے دھن کی سیوا

(نوٹ۔ دھن کا شبد ستکر ممکن ہے کہ کوئی چیلہ چونک اٹھے۔ اسکا بیان کس خوبصورتی سے کیا جاتا ہے)

دھن کی سیوا ایہہ ببائی ٭ گر سیوا میں خرچ کرائی
گرہیں بھوکا بہے دھن کا ٭ آنیہ ہی سے بھگتی نام کا
پرتھیا او پکار کرا دیں ٭ بھوکھے پیاسے کو دلوا دیں
انکی مہر سفت تو پاوے ٭ جو انکو برن کرا دے

(نوٹ۔ سفت کی ایک ہی کہی!)

ان کا خوش ہونا ہے بھاری ٭ بہت نپٹ تم کریا دھاری

تیسری من اور جسم کی سیوا

درشن کرے بچن چت سنے۔ پھر من من سنت من گن گنے
گن گن بھانت لے آئی دھارا ٭ بسار و دھار لس کرے اپارا
کرا ریشت ہوا ہے بھائی ٭ جگ سے ہوا جو اب آگئی لسائی
گرو بھگتی جاکو عشق گرو کا ٭ من میں رہے سماسرت میں بکا
پک پک گھٹ میں گنتا تھا ٭ جتنا گرو کا اب ہوا دیوانہ
گرو سکاروپ لگے اس پیارا ٭ کا منی پتی جیا جل دھارا
ست ڈگ ایسا کرنا چاہیئے ٭ بہت لگن کا پھل یہی صحیح ہے

پیارے ناظرین! کہاں تک اس پاک تعلیم کے بیان کو بڑھاتے چلے جائیں۔ مختصر یہ لالہ شیودیال نے ابتدائی تعلیم ہی ایسی قائم کی ہے۔ جو کہ پھنسے ہوئے انسان میں سوچنے کا مادا باقی نہ چھوڑے۔ زمانہ سابق کے خطرناک مردم پرست مذہب ایک سرسری نظر لگانے سے آپکو یقین ہو جائیگا۔ کہ انسانوں کی کمزوری کا فائدہ اٹھانیوالوں میں سے لالہ شیودیال کا اعلےٰ درجہ میں شمار ہونا چاہیئے ٭ باقی آئندہ

ویدک دھرم پرچار

ہم ایک گزشتہ اشاعت میں اس کتاب پر اپنی سرسری رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ اور اب اسکے مضامین کی نسبت کسی قدر مفصل تحریر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جو غلط فہمی کہ بدقسمتی سے آریہ سماج کے اصول اور آریہ سماج کے کریہ کی نسبت گزشتہ تین سالوں سے چند ایک تعلیم یافتہ اصحاب نے پھیلا رکھی ہے۔ اُسنے اپنا کام کیا۔ اور جس طرح کہ ہر ایک زہر اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ اسی طرح پر اس مہلک تعلیم نے بھی پنجاب دیش کے نوجوانوں پر عموماً اور لاہور نو تعلیم یافتہ نوجوانوں پر خصوصاً ایک طرح کا خاص اثر پیدا کیا۔ اخباروں کی اندھا دھند تحریروں نے اصلیت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی اور نفاق کی اصلی بنیاد کو چھپانے میں بہت کچھ ہاتھ پیر مارے۔ اپنی خاص پالیسی کی رکھشا کے لیے کلچرڈ لیڈروں نے بھی بہتر سے بہتر بدلے۔ اور اب تک بدل رہے ہیں۔ اپنے مخالف خیال رکھنے والوں سے جب گپتی اور پرمان ودوان عہدہ برا نہ ہو سکے۔ تو انکے آچرنوں کی نسبت بہتان گڑھ گڑھ کر انہیں پبلک کی نظروں میں گرانے کی کوششیں کیں۔ غرضیکہ ویدک دھرم کے سیوکوں اور مہرشی دیانند کی سچے دل سے عزت کرنیوالوں کو کچلنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ پنجاب کے آریہ سماج چوندھیا گئے تھے۔ گو مگو کا معاملہ تھا۔ آریہ سماج کے دائرے سے باہر کھڑے وہ ایک ذات شریف آریہ سماجیوں کو اپنا نچایا کٹھ پتلی کا ناچ ناچتے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ اور ویدک دھرم کا جہاز بھنور میں دیکھ اور اسکے ڈوبنے کی حالت کا فوٹو اپنی نظروں میں کھینچکر جامے میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ لیکن ہونا ہی جو سائیں کو منظور تھا کلچرڈ پالیسی کے جال کو سچے دھرم کی اگنی نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ آریہ سماج زخمی تو ہوئے لیکن ساتھ ہی انھوں نے قید کی بیہوشی سے ہی پائی۔ جب زخموں کا درد کچھ کم ہوا تو اپنے چاروں طرف دشٹی ڈالنے لگے۔ دیکھا کہ گھر میں چار۔ دل اور سیندہ لگی ہوئی ہیں۔ مال زرل لٹ چکا ہے۔ صرف چھت رکشا کے لیے باقی ہے۔ اسی وقت سر بشاستر سے گرہ کے چھدر بند کرنے میں لگ گئے۔ وہ اُس ہی سال چھدر بند کرنے میں لگے۔ اور سمے آیا۔ جبکہ انکو اپنے اصلی اپدیش کی تلاش ہوتی۔ اس تلاش کے موقعہ پر رائے ٹھاکر دت جی کی کتاب کا شائع ہونا بھی آریہ سماج کے اتہاس میں ایک یادگار رہے گا۔

ویدک دھرم پرچار کو اسکے مصنف نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جنکی سرخیاں حسب ذیل ہیں۔ (۱) پہلا بھاگ آریہ سماج کا کرتویہ (۲) دوسرا بھاگ آریہ سماج اور مغربی تعلیم (۳) تیسرا بھاگ ویدک دھرم کی فضیلت اور (۴) چوتھا بھاگ وید پرچار کی تجویز۔ باقی آئندہ

(نوٹ) مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر سے بقیمت ۱۲ علاوہ محصول اور ۱۲ معہ محصول مل سکتی ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

زمانہ کا بہاؤ ہمیں کس طرف لیجا رہا ہے۔ ہم آئے کس کام کے لیئے تھے۔ ہمارا اُدیش کیا تھا اور ہم کس طرف جا رہے ہیں۔ یہ پرشن بار بار سُننے کے ہردے میں اُٹھتے ہیں۔ ان پرشنوں کا اُتر آج نہیں کل نہیں پرسوں نہیں ہوا۔ بلکہ سرشٹی کے آرمبھ سے یہ پرشن جیو آتما کو برابر ستاتے رہے ہیں۔ سنسار میں جدھر دیکھو دُکھ ہی دُکھ کا بھیانک نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ کیا یہہ دُکھ دور نہیں ہو سکتا۔ بعض اوقات گھبرا کر انسان اپنی دور قسمت پر چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن پھر بھی شانتی نہیں ملتی۔ ایک اور چوٹ لگتی ہے اور پھر دُکھ سے چھوٹنے کے لیئے ہاتھ پیر مارتا ہے خواہ ضعیف الاعتقادی اور قسمت کا شکار بنے خواہ ناستکین کی گہری غاریں گرے پھر بھی دُکھ سے نورتی کے اُپائے ڈھونڈھتا ہی رہتا ہے۔ یہی پرکشش پرمان ہے۔ کہ منش کو شانتی ملتی ہے۔ دُکھ نورتی ہو سکتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ہردے کے اندر دُکھ سے چھوٹنے کی زبردست خواہش کبھی پیدا ہی نہ ہوتی۔ پھر اسکا اُپائے کیا ہے؟ محل اور اٹاریوں میں۔ پہاڑ اور غاروں میں باٹکا اور جنگل میں۔ دھن اور سنتان میں دماغی اور جسمانی طاقتوں میں غرضیکہ ہر ایک مادی سامان کے اندر سُکھ تلاش کیا۔ لیکن شانتی کہیں سے نہ ملی اور ملتی کیونکر؟ پراکرت (مادی) پدارتھ کل جڑ ہیں۔ مادے میں روشنی کا نام نہیں۔ اندھیرا بلا روشنی کے دور نہیں ہو سکتا۔ اسلیئے چلو جیوتی سوروپ کی طرف چلیں۔ تاکہ اندھکار کا ناش ہو کر دُکھ کبھی نزدیک نہ آویں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

سرکلر نمبر ۳

از دفتر شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی و اودھ

چونکہ جناب جو شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی و اودھ سے سمبندھ رکھتی ہیں۔ انکو سوچنا دیجاتی ہے۔ کہ پرکاشانند جی سے ایک پنڈت کے اس صوبہ میں تشریف لائے ہیں۔ اور دو ایک سماجوں پر انکی کرتوت ظاہر بھی ہوئی ہے۔ جو سماجوں کو بہت نقصان دینے والی ہے۔ لہذا جملہ سماجوں کو چاہیئے کہ ساودھان ہو جاویں۔ انکو ہرگز سماج میں مقیم نہ ہونے دیویں۔ اور نہ کوئی سماج انکے دیاکھیان کا پربندھ کریں۔ پنجاب کے جھگڑے کا آدرش اپنے سامنے رکھ لیویں۔ انکا ایک ممبر بھی کل سماج کی جایداد پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اور پھر سبھا کو مشکل ہوتی ہے۔ اسواسطے اس امر کا ہمیشہ خیال رہے کہ ساماجک جایداد ہرگز مشکوک آدمیوں کے قبضہ میں نہ رہے۔

جب تک کہ کوئی دوسرا انتظام نہ ہو سکے۔ پنڈت نندکشور جی سے درخواست ہے۔ کہ وہ پرکاشانند کے ہمراہ ہوں۔ اور انکی روزمرہ کی کیرت سے مجھے اطلاع دیتے رہیں۔ پرکاشانند جی سنا گیا ہے کہ فرخ آباد کی طرف ہیں۔ :- سکریٹری پرتی ندہی سبھا

ممالک مغربی شمالی و اودھ بحصہ اول

حصار میں دھارمک میلے

پریہ ور ایڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے

آپکے ایک پرچہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ویدک تیرتھوں اور دہرم میلوں پر ویدک دہرم کا اوپدیش دیا جاوے۔ تو بہت لابھ ہو۔ پرتی ندہی سبھا کے اوپدیشک اسوقت اتنے تھوڑے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے۔ انکی طاقتوں کا بہترین طور پر خرچ کرنا چاہیئے۔ اگر ہر ایک سماج اپنے ہاں کے میلوں کی فہرست تیار کرے۔ جو ان کے ضلع یا گرد و نواح میں ہر سال لگا کرتے ہیں۔ اور کس طرح وہ وہاں پہونچ سکتے ہیں۔ تو شاید کوئی طریقہ عمل کا نکل آوے۔ اگر ہر سماج کے اتساہی پرش جا کر پرچار کیا کریں۔ اور پگھو ٹپشک بانٹیں تو اوتم پھل پراپت ہو۔

اس امر کے ثبوت میں کہ ہر ایک ضلع میں کسقدر کام چپ چاپ ہو سکتا ہے۔ میں حصار گزیٹیر ۱۸۹۲ء سے انتخاب کر کے آپکے پاٹھک گنوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اس سے ودت ہوگا کہ ہمارے دیش میں ایسے بہت موقعہ ہیں۔ جب کہ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ انکا منشا دہرم یاترا یا سیر سیاحت کا ہوتا ہے۔ وہ ست دہرم اوپدیش سننے کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔ گو انکا اثر دائمی نہیں ہو سکتا۔ تاہم شوق پیدا ہو سکتا ہے یا بہرحال تنفر گھٹ جاتا ہے۔

(۱) دیوسر گاؤں تحصیل بھوانی میں سال میں دو بار اسوج اور چیت میں دیوی کا میلا لگتا ہے۔ ایک ایک روز تک رہتا ہے۔ اور آس پاس کے دیہات سے ایک ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں۔ اس گاؤں کے متصل پہاڑی پر ایک چھوٹا سا مندر دیوی کا ہے۔ جو چڑھاوا کی آمدنی ہوتی ہے۔ وہ حصہ داران دیہہ تقسیم کر لیتے ہیں۔

(۲) جگان تحصیل حصار میں شوراتری (پھاگن بدی ۱۳) کے دن شوجی کے میلہ پر قریباً چار سو آدمی اکٹھے ہوتے ہیں۔

(۳) ایسا ہی میلہ محبت پور تحصیل حصار میں اسی تتی کو لگتا ہے اور قریباً چھ سو آدمی جمع ہوتے ہیں۔

(۴) بھادوں سدی ۹ کو حصار میں گوگا پیر کا میلہ ہوتا ہے جس میں قریباً آٹھ ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں۔

(۵) تلونڈی ٹرکا تحصیل حصار میں رام دیوی کے تین میلے لگتے ہیں۔ ماگھ سدی ۱۰۔ بھادوں سدی ۱۰ اور چیت سدی ۱۰ کو ایک ایک روز رہتے ہیں۔ اور ایک سو سے تین سو تک آدمی جمع ہوتے ہیں۔

(۶) بھان بھری تحصیل ہانسی میں ایک دیوی کا مندر ہے۔ روایت یہہ ہے۔ کہ اسجگہہ دیوی نے جنم لیا تھا۔ تاکہ راکشش کے ساتھ سنگرام کرے۔ یہاں میلے اسوج سدی ۷ اور چیت سدی ۷ کو لگتے ہیں۔ ان میلوں پر چھ ہزار آدمی دور دور سے آکر شامل ہوتے ہیں۔

(۷) دھانا تحصیل ہانسی میں سیتلا دیوی کا استھان ہے۔ چیت میں ہر ہفتہ وار وہاں میلے لگتے ہیں اور آخری سب سے بڑا ہوتا ہے۔ سیتلا دیوی کی یہاں استریاں اور بچے پوجا کرتے ہیں۔ تاکہ سیتلا کی بیماری سے وہ چھٹکارا پا دیں نایل کپڑے۔ اور ناج کے چڑھاوے چڑھتے ہیں جنکو چمار لوگ لیتے ہیں۔ دو ہزار سے تین ہزار لوگ میلا پر اکٹھے ہوتے ہیں۔

(۸) ہانسی شہر کے اندر قلعہ کے نیچے چیت کی

دوسری جمعرات کو سیران صاحب کا میلا یا نیزہ کا میلا لگتا ہے - ایک روز تک رہتا ہے - عام روایت ہے - کہ قطب منورالدین کے شاگرد کو علی کے یادگار میں یہہ میلا ہے - کہ اس نے مینہ برسایا جب خشکی کا سمہ تھا - وہ چیت کی دوسری جمعرات کو ہوا - دور دور سے لوگ آتے ہیں - اور چھ سات ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں -

(۹) ۱۱ و ۱۲ شعبان کو ایک مذہبی میلا ہانسی میں ہوتا ہے جمال قطب کی مزار پر جو مینے قطب جمال الدین کی ذات کی یادگار میں لگتا ہے - پندرہ سو آدمی اکٹھے ہوتے ہیں -

(۱۱) کرمارا تحصیل فتح آباد میں ایک مہادیو کا مندر ہے - روایت یہہ ہے کہ گانو میں ایک وقت کرمار رکھشس رہا کرتا تھا - اور مندر کا لنگی مہادیو کی پوجا کرنے جایا کرتا تھا - مہادیو نے اسکو تکلیف سے بچانے کے لیئے پرگٹ ہو کر کہا کہ ایک انگشت یا معجزہ کے ذریعہ کرمارا میں نمودار ہوگی - چنانچہ ایسا ہوا اور کرمار اسکو وہیں پوجنے لگا - آخر بھیم سین پانڈو نے دیوی کی سہایتا سے راکھشس کو قتل کیا - کیونکہ اس نے انکی ماتا کی ساتھ بے شرمی کی - پہلے یہاں مندر نہ تھا مگر ۲۴ سال ہوئے کمہی میں ہری سنگھ ساکن پٹیالہ نے ایک مہادیو کا شوالہ بنوا دیا - جہاں روایت تھی شیوجی پرگٹ ہوئے تھے - شورانری کے دن شوالہ پر جو گانوں سے ایک میل ہے (پھاگن بدی ۱۳ یا ۱۴ کو) میلا لگتا ہے - گنگا جل - گڑ اور روپیہ آدمی چڑھائے جاتے ہیں - جن کو گوسائیں لیتے ہیں - آس پاس کے دیہات کے نام پر بھی گانو ایک روپیہ بھینٹ ہوتا ہے یاتری دور دور سے آتے ہیں اور چار یا پانچ ہزار آدمی اکٹھے ہوتے ہیں -

(۱۲) چیت بدی ۷ کلانہ علاقہ بدہ لاڈا کے پاس دیوی سیتلا کے ستھان پر ایک میلا لگتا ہے پندرہ سو آدمی جمع ہوتے ہیں اور چڑھاوا کی آمدنی چوڑھا لوگ لیتے ہیں -

(۱۳) بچھوانہ علاقہ بدہ لاڈا میں بھائی نامن سنگھ کی سمادہ پر دو میلے سال میں لگتے ہیں - دربار صاحب کی پوجا ہوتی ہے اور چڑھاوے چڑھتے ہیں - پہلا میلا جیٹھ سدی ۱۱ اور دوسرا لوہڑی کے دن پہلی ماگھ کو لگتا ہے - اول پر چار سو اور دوسرے پر چار ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں -

(۱۴) گگدانہ تحصیل سرسہ میں ایک مندر رام دیو کا ہے - ماگھ سدی ۱۰ - اور بھادوں سدی ۱۱ کو وہاں میلے لگتے ہیں - پہلے پر چار ہزار آدمی شامل ہوتے ہیں اور دوسرے پر تین یا چار سو

(۱۵) کرنگا نوالی تحصیل سرسہ میں بھی اسی قسم کا میلا ماگھ سدی ۱۰ کو لگتا ہے -

ستیارتھی

بھائی جگت سنگہ کی گپ بازی

ہم نے ایک چٹھی بھائی جی کی طرف سے ۲ - اکتوبر ۱۸۹۵ء کے آریہ مسینجر میں بھی جسطرح کی جھوٹ اور بیہودہ تحریریں ایسی ڈینگی شہرت باز شہرت کے خواہاں اخباروں میں شایع کراتے پھرتے ہیں - اس سے پبلک کو پہلے ہی معلوم ہوگیا ہوگا - کہ بھائی جی کی غلط بیانیاں اور سبھا کار روائیاں کہاں تک ٹھیک ہیں - ہمارا ارادہ بالکل نہ تھا - کہ اس قسم کے لوگوں کی نسبت کچھ تحریر کریں - لیکن جب ہم بالکل خاموش ہوگئے - اور ایک شخص بھی اچھا یا برا لکھ کر نہ چھپوایا - تو بقول شخصے -

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

ایک ماہ بعد آپ ہی نے انکی سیدھی و مرہی گھسیٹی اور جس بیہودہ پن سے آریہ سماج دہلی اور اسکے ممبران کو بدنام کیا - وہ ظاہر ہے - پیشتر اس کے کہ ہم بھائی جی کی سبھا کار روائیوں کی نسبت کچھ عرض بھائی جی کے دہلی آنیکی اصلی حقیقت پبلک پر ظاہر کریں -

ماسٹر کندن لال جو کسی زمانہ میں سماج کے سرگرم ممبر تھے - انکا تعلق پالسی پر چار کوں سے بہت زیادہ ہے - ہم نے جون ۱۸۹۴ء میں نسر مینی آریہ پرتی ندہی سبھا کی چٹھی جو ۱۴ - فی آریہ سبھا سد مشن فنڈ کے لیئے جمع کرنے کی متعلق تھی انترنگ سبھا میں پیش کی اور انترنگ سبھا کی منظوری پر وہی چٹھی دوسرے روز عام جلسہ میں پڑہکر سنا دی بہت سے مہاشیوں نے اسیوقت ۱۴ روپیہ دیئے اور جو موجود نہ تھے - انکی خدمت میں ایک نوٹس بھیجدیا گیا - جب یہہ نوٹس ماسٹر صاحب کے پاس پہنچا تو انہوں نے دیکھ کر واپس کر دیا اور ملازم سے کہا کہ کندن لال کو میرے پاس بھیجدینا ہم دوسرے روز معہ لالہ رامسرنداس خزانچی و ماسٹر سبھا اگیر کتھہ لال جی گپتا کا دیکش ماسٹر جی کے پاس گئے - اپنی اپنی معمولی پچھیدار گفتگو کے بعد فرمایا کہ چونکہ پنجاب میں اسوقت دو پرتی ندہی سبھا ہیں - ہمکو کسی سے تعلق نہیں رکھنا چاہئے - ہم نے عرض کیا - کہ بغیر پرتی ندہی سبھا سے تعلق رکھے سماج کا کام چل نہیں سکتا اور ہماری سماج کا اسی پرتی ندہی سبھا سے تعلق ہے - جس سے تعلق ہر دو سماج کا علیحدہ علیحدہ انتقال سے پیشتر تھا - اور کوئی معقول وجہ اصلی پرتی ندہی سبھا پنجاب سے

تعلق کرنے کی نہ ہو۔ میری دانست میں ایسا
کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ چونکہ وقت زیادہ
ہوگیا تھا۔ ہم واپس چلے آئے۔ ایک ماہ کے بعد
ماسٹر جی نے اپنا استعفا بدیں مضمون کہ اب میں بیمار
رہتا ہوں آریہ سماج کا کچھ کام نہیں کرسکتا وغیرہ
وغیرہ بھیجدیا۔ انترنگ سبھا نے کئی مرتبہ اُن سے
درخواست کی۔ کہ آپ سے سماج کو بہت فائدہ پہنچا
ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپ اپنا استعفا واپس لیلیں
مگر ماسٹر جی نے منظور نہ کیا۔ لاچار انترنگ سبھا
کو ماسٹر جی کا استعفا منظور کرنا پڑا۔ اور اب ماسٹر
جی کا آریہ سماج دہلی سے عرصہ چار ماہ سے کوئی
تعلق نہیں ہے۔ تیس روپیہ جو ڈھائی سال کا چندہ
ماسٹر جی کی طرف باقی ہے۔ جب ماسٹر جی دینگے
تب ہی سماج لیگی۔ ہاں ماسٹر جی کے استعفے
دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ پچھلے ماہ نومبر
میں ہم نے جب سالانہ انتخاب کے لیے ووٹنگ
پیپر جاری کئے تو ایک نوٹ بھی اس مضمون کا
تھا۔ کہ جن صاحبوں نے اپنا چندہ نہیں دیا ہے
وہ مہربانی فرماکر اپنا پچھلا چندہ دیدیں۔ ورنہ جب
تک آپ نیم آریہ سماج وقواعد مرتبہ پرتی ندہی سبھا
پنجاب انکی رائے اور انکی نسبت رائے کوئی
جائز رائے نہ سمجھی جائیگی۔ خیر اس ووٹنگ پیپر کو
ماسٹر جی لالہ گرید ہاری لال جی کے پاس لے گئے
اور بیہودہ وغیرہ بتایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ
ٹھیک تو ہے جو ماہ بماہ چندہ نہیں دیتے وہ
ڈھائی سال کا چندہ ایک وقت کب دے سکتے
ہیں۔ شاید اس معقول جواب سے ناراض ہوکر
استعفا بھیجدیا ہو۔ ایک یہ بھی وجہ تھی کہ جب
ماسٹر جی لاہور گئے۔ تو اُن کے دوستوں نے
دیانند اینگلو ویدک کالج کے مینیجنگ کمیٹی میں
سماج کی طرف سے جو لالہ منشی رام جی پردھان

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب پرتی ندہی ہیں آپ انکی
نسبت کچھ شکایتیں کیں۔ اور اسوقت آپنے
وعدہ کرلیا تھا۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ تو میں دہلی
میں دوسری سماج کراسکتا ہوں۔ خیر اس وعدہ
کے مطابق بھائی جگت سنگھ جی دہلی پدھارے
تھے۔ آمدم برسر مطلب۔
بھائی جی لکھتے ہیں " کہ میں ۲۰ تاریخ کرنال
سے روانہ ہوکر دہلی پہنچا۔ اور اسی روز شام کو
چار بجے سماج میں جاکر پنڈت بھگوانداس جی
سے ملا۔ اور انہوں نے نوٹس وغیرہ جاری
کرنے کے لیے ہاں کرلی۔ دوسرے روز صبح کو
جب اتوار کا معمولی جلسہ تھا۔ آپ سماج مندر
میں پہنچے وغیرہ وغیرہ" یہ سب جھوٹ سچ ہے
دروغ گورا حافظہ نباشد۔ بھگوانداس جی
کے نوٹس جاری کرنے کے اقرار کی تو خود انکے
دوست رام پرشاد جی تردید کرتے ہیں کہ انہوں
نے ہاں نہیں کی۔ سات کی صبح کو اتوار تھا ہی
کہاں جو کہ آپ سماج مندر میں پہنچے۔ وغیرہ
وغیرہ۔ ہمنے کوئی بھی جھوٹا وعدہ بھائی جی سے
نہیں کیا۔ بلکہ خود آپ ہی جھوٹ بول گئے۔ کہ
آج شام میرا لیکچر فوارے پر ہوگا۔ اور اس سبب
ہمارے بعض ممبران حیران ہوئے۔ اور آپکے
سچ بولنے کی تعریف کی۔ جہاں تک ہم کو
معلوم ہوا ہے۔ کوئی لکچر بھائی جی کا بازار
میں نہیں ہوا۔ سب جھوٹ اور سراسر جھوٹ
ماسٹر آتمارام جی۔ بابو شیودیال جی ایم اے اور
برہمچاری برہمانند جی کے لکچروں کا حال
کہ کس خوبی کے ساتھ ہوئے۔ آپ سن ہی
چکے ہیں۔ بھائی جی کے صرف دو لکچر لالہ گرید ہاری لال
جی کے مکان پر ہوئے۔ اور تیسرا کنور لال جی کے
ہوٹل کے احاطہ میں۔ لیکچروں کا اثر اور خوبی تو

خود سامعین کی تعداد سے معلوم ہوتی ہی کہ
پہلے روز تیس اور دوسرے روز بیس اور تیسرے
روز سولہ ہی آدمی تھے۔ لالہ صاحب کا مکان تو ہر
شخص کے لیے کھلا ہوا ہے۔ چاہے ناچ تماشہ
ہو۔ چاہے کسی قسم کا جلسہ ہو۔ سب کے لیے ہی
آپکو فخر ہی کا کون مقام ہے۔ افسوس کی بات تو
یہ ہے۔ کہ مکان میں جلسہ ہونے پر بھی خود
آنکر نہ بیٹھے۔ تیسرے روز کے لکچر میں جو ماسٹر
جی کے ہوٹل کے احاطہ میں ہوا تھا۔ معزز رؤسا،
شہر کے آنے کی ایک ہی کہی۔ اگر رئیس کے
معنے رہنے والے کے لیے جاویں۔ تو بے شک
گھسیارا بھی رئیس ہے۔ زیادہ تعداد اُس روز
ملازمان لاری ہوٹل کی تھی۔ شاید پنالال گاڑی
والے کی گاڑیوں کو دیکھکر رئیسوں کا خیال آگیا
ہو۔ اس روز جسقدر سخت کلامی اور ناشائستہ
الفاظ سے ہمکو یاد کیا گیا۔ ہم آپکے لیے ماسٹر جی
کو دھنیا واد کرتے ہیں۔ اگر درحقیقت ماسٹر جی
کو ہمارے سبب سے کوئی صدمہ سخت پہونچا تھا
تو مناسب تھا۔ کہ ہم سے ملکر اسکی صفائی کرتے
نہ یہ کہ سلگتی ہوئی لکڑی کی طرح اپنے ہردے
کے محل میں رکھکے اپنے کلیجے کو خاک سیاہ کرلیتے
ہماری نالائقی اور انکی اور آپکے دوستوں کی
لیاقت کا حال تو اسوقت معلوم ہو جبکہ
معاملات پبلک کے روبرو رکھے جاویں اور پوچھا
جاوے۔ کہ اب بتائیے کہ لائق کون ہے اور
نالائق کون۔ سماج کے دشمن کون ہیں اور
مِتر کون۔ کیا وہ لوگ جو ملازم سماج سے باقاعدہ
کام لینا چاہتے ہیں۔ اور اسکو بطور پنشن تنخواہ
نہیں دینا منظور کرتے۔ باوجود اپنے دوستوں
کے طعن اور تشنیع سہنے کے سماج کا کام ٹھیک
ٹھیک کرتے۔ سماج کے مال اور اسکو پبلک کا مال

سمجھ کر اسکی نگہبانی کرتے اور بالکل ذلیل نہ ہونے دیتے۔ وغیرہ وغیرہ الائق ہیں۔ کیا آپ انہیں کو لائق سمجھتے ہیں۔ جو سماج کی سند لیکر شہر میں گھر گھر پھیلاتے ہوئے سماج کی مٹی پلید کرتے۔ سماج کے مال پر دست اندازی کرتے اور دبا کر بیٹھ جاتے۔ مانگنے پر بھی ادھر ادھر کے آئیں شائیں بتلا ہضم کر ڈکار تک نہ لیتے خیر اب ہم ان ممبران جلسہ اور انکی بیجا کارروائی کا جنہیں بہتت زور کے ساتھ ہم پر جھوٹے الزام لگائے گئے ہیں۔ ذکر کرتے ہیں۔

حاضرین۔ (۱) رائے دامودر داس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ آپنے کوئی چندہ پانچ سال سے سماج کو نہیں دیا۔ اور بموجب اُپنیم کوئی حق سبھاسدی اور رائے دہندگی نہیں۔

(۲) لالہ سردار سنگھ زمیندار مختار۔ سماج کے کوئی سبھاسد نہیں۔ کئی سال تک چندہ نہ دینے سماج میں نہ آنے اور متواتر سماج کے چٹھیوں کا جواب تک نہ دینے کے سبب سماج سے نام علیحدہ کیا گیا۔

(۳) لالہ گردھاری لال جی وکیل چیف کورٹ لاہور۔ ایسی بیقاعدہ اور ناجائز کارروائیوں میں کب شریک ہوتے ہیں۔ شاید اپنے مکان میں جلسہ ہونے کے سبب آبیٹھے ہوں۔ تو آگئے ہونگے

(۴) مسٹر رگناتھ داس بیرسٹر۔ سماج کے کوئی ممبر نہیں۔ ولایت جانے سے پیشتر نام لکھایا ہو تو لکھایا ہو۔ اب سولہ ماہ سے نام بالکل نہیں ہاں بھول گیا آپ ہی کو تو ولایت جانے سے پیشتر سماج کی طرف سے تمغہ دیا گیا تھا۔

(۵) لالہ رام پرشاد جی بی اے سماج کے کوئی ممبر نہیں۔ شاید ہانس برچارک کونسل لاہور کے ہوں۔ تو معلوم نہیں۔ دہلی سماج سے کوئی تعلق نہیں۔

(۶) ڈاکٹر منا لال۔ کوئی ممبر اس نام کا دہلی آریہ سماج میں نہیں ہے۔ اور شاید ہی کوئی ڈاکٹر اس نام کا دہلی میں نکلے۔

(۷) پنڈت دوارکا ناتھ جی ٹھیکہ دار۔ آپ تو بھولے بھالے ہیں۔ جس طرح یار لوگوں نے بہکایا اُسی طرح بہکانے میں آگئے۔

ہاں ماسٹر سجاد سنگھ جی کا نام ہی نہیں دکھایا کیا اسوجہ سے کہ انہوں نے انکی کارروائی کو پسند نہیں کیا۔

مسٹر جگت سنگھ لکھتے ہیں۔ کہ چھ سات آدمی شریک جلسہ تھے۔ اور گورداس نے جس کا استعفا چار ماہ پیشتر پہلے ہی منظور ہو چکا تھا اپنی رائے تحریری بھیجدی تھی۔ سائیں داس دردداس نے تجویز پیش کی اور باتفاق رائے تجویز ہوا کہ

(۱) چونکہ لالہ کندن لال اور بھگوانداس جی نے دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے چھپے سالانہ جلسہ میں پر جو سماج کی طرف سے بطور پرتی ندھی بھیجے گئے تھے۔ سماج کے منشا کے خلاف کام کیا ہے۔ اور

(۲) چونکہ انہوں نے قدیم ممبران کو سماج سے نکال دیا ہے۔ اور

(۳) چونکہ انہوں نے ملازم سماج کو بلا تحقیقات مناسب علیحدہ کر دیا ہے۔ اور

(۴) چونکہ انہوں نے سماج کو اپنا ایک اکھاڑا بنا رکھا ہے۔ اور

(۵) چونکہ انہوں نے بھائی جگت سنگھ کو سماج میں لکچر دینے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اسلیئے پرانی سماج نئی سماج سے علیحدہ ہو جائے اور لالہ گردھاری لال جی مشترکہ اسباب کو نصف نصف کرادیں! خوب۔

(۱) ہم پوچھتے ہیں کہ کیا سماج کسی خاص شخص کے گھر کی ملکیت ہے۔ کہ جو اسکے منشاء کے برخلاف ہوا۔ تو سماج کے منشاء کے خلاف ہوا۔ اگر کوئی شخص ہانس کھاتا ہے۔ تو ہانس کا پرچار کرتا ہے یا ہانس پرچارکوں کا طرفدار ہے۔ سماج اگر پرچارک نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہانس پرچارکوں کی طرفدار ہے۔ دہلی سماج ہانس بھکشن کو بہت برا سمجھتی ہے۔ اور ہانس پرچارکوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ سماج ایک دھارمک سوسائٹی ہے۔ اور دھارمک کارروائی ہی پسند کرتی ہے۔ جب ہم نے خود اپنی آنکھوں سے ادھرم یکت کارروائی ہوتی دیکھی۔ تو ہم کیونکر ایک خاص شخص کی خاطر اپنی ضمیر کا خون کر سکتے تھے۔ جو کچھ ہم نے کیا۔ وہ ٹھیک کیا۔ دھرم یکت کارروائی کبھی سماج کے منشا کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ اور اسلیئے ہمارا دھرم کا پرچار کرنا سماج کے منشار کے خلاف نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں ہم ممبر انتر نگ سبھا ہونے کی حیثیت میں گئے تھے۔ جب ہم ہمیشہ انترنگ سبھا کے جلسوں میں رائے دینے کے لیئے سوتنتر ہیں تو پھر ویدک کالج سوسائٹی کے عام جلسہ میں رائے دینے سے ہماری آزادی کو کون چھین سکتا ہے۔

(۲) جن ممبران نے آٹھ آٹھ سال تک چندہ نہ دیا ہو۔ سماج کے جلسوں میں نہ آویں۔ بلکہ مکرر سہ کرر دس دس مرتبہ چٹھیات بھیجنے کے بھی جواب لکھنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کریں بجائے سماج کا خیرخواہ ہونے کے الٹی سماج کی جڑ کاٹیں۔ لوگوں کو بہکا دیں۔ اور سماج کے کاموں میں گڑبڑ ڈالنے کے لیئے تیار ہوجاویں سماج کو کوئی چیز دیں نہیں۔ بلکہ اُلٹی اور چیزیں

یا ہضم کر جاویں۔ ہم نہیں سمجھتے ایسے ممبران سے سماج کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ ایسے ممبران کا ہمارے خیال میں سماج سے علیحدہ ہونا ہی بہتر ہے علاوہ ازیں اس قسم کے ممبران بقول آپکے اگر نکال بھی دیے گئے۔ تو انترنگ سبھا کی اجازت سے اور چٹھیات علیحدگی پردھان صاحب کو ملاحظہ کرا کر نہیں بھیجی گئیں۔ کندن لال بھگوانداس انترنگ سبھا نہیں۔ پردھان جی سے لگا کر معارض عتاب ہیں کندن لال اور بھگوان داس پر الزام لگانا بالکل بیجا ہے۔

(۲) سماج میں ملازم اسواسطے رکھا جاتا ہے۔ کہ سماج کا کام کرے نہ اسلیے کہ آج لالہ صاحب آتے ہیں۔ گاڑی لیکر اسٹیشن پہ جاوے یا فلاں صاحب کا گونہ ہی بہو لینے غازی آباد جاوے فلاں صاحب کو مدد صبح شام لسبہ لیکر پہونچا آوے سماج کا کام کرے نہیں۔ ممبران شکایت کریں برابر ٹھیک نہ ہو۔ کام کسوقت بالکل ہووے سماج کے رجسٹروں میں مصنوعی دستخط کرا لیے۔ ممبران میں ایک دوسرے کی چغلی کرتا ہوا جھوٹ ڈالوادی وغیرہ وغیرہ اس قسم کا آدمی سماج کے لیے ٹھیک نہیں ہو سکتا منتری ہی ملازم کے کام کی غور پرداخت کر سکتا ہے۔

(۳) افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان صاحبان میں سے کوئی بھی سماج مندر میں تشریف نہ لائے بلکہ سبھا میں شریک ہونا ہی کسر شان سمجھتے رہے پھر یہ معلوم ہوگیا۔ کہ سماج مندر آرامگاہ بنا رکھا ہے کیا کوئی وحی نازل ہوئی۔ یا کوئی الہام ہوا ہے اب تو پھر کہو مگر لیجیے ہم بتائیں۔ ملازم سماج کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ اتوار کے اتوار صرف دو گھنٹہ کے لیے سماج کا مکان کھولا کرتا تھا۔ اور ان دو گھنٹوں میں یا ایک دو مہاشے آئے اور برف لیمونیڈ اُڑا چلے گئے۔ اور پھر ساتوں روز تک بند۔ ہم نے ایسا کرنے کے لیے منع کیا۔ بلکہ یہ ہدایت کی کہ جو وقت سماج کا چندہ وصول کرنے یا سماج کے کسی اور کام کے لیے جاؤ۔ تب مکان کو تالا لگاؤ۔ اور اگر دو چار گھنٹے کے لیے اپنے کام کو جاؤ تو کہہ کر جاؤ۔ ورنہ برابر مکان کھلا رکھو۔ ایسا آدمی جو تمام ہفتہ موج اڑاتا ہو۔ اسے یہہ پابندی کب گوارا ہو سکتی ہے۔ اسی وجہ سے اُسنے اپنی عادت کے موافق چھوٹی موٹی لڑائی شروع کی۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی شخص نے بھی ہماری چارپائی وغیرہ سماج میں نہ دیکھی ہونگی۔ کہ جس سے آپ آنکھ کا الزام ہمارے اوپر لگا سکیں۔ یہہ سب بہتان اور سفید جھوٹ ہے۔

(۵) بھائی جگت سنگھ جی پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کوئی اوپدیشک نہیں اور اسوجہ سے ہم انکا لکچر سماج میں کرانے کے پابند نہیں۔

اخیر میں آپ تجویز کرتے ہیں کہ پرانی سماج نئے سماج سے علیحدہ ہو جاوے۔ کیا خوب فیصلہ ہے بھگوانداس اور کندن لال کا اور سماج ایک کی دو۔ عجیب فیصلہ اور انصاف ہے اور مال کے دو حصے کرانے کی تو ایک ہی کہی ہمارے پردھان جی معقول اور منصف مزاج ہیں آپکے بہکائے میں کب آتے ہیں انہیں کیا معلوم ہے۔ کہ کیا لوگ اپنی ہکو پرکھاتی ہیں۔ اسی دن کے لیے تو خود اپنی انترنگ سبھا میں رزولیوشن پاس کرایا تھا۔ کہ اگر خزانچی اور لائبریرین آریہ سماج رائے وارہ حساب اور پستکیں دینا نہیں چاہتے۔ تو سکو بٹہ کھاتہ ڈالدو اور کچھہ نہ مانگو۔

اخیر میں ہم اُن مہاشیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ جو دوسری سماج کھولنا چاہتے ہیں۔ اپنے لیے تو تمام سماج کھو لیجیے۔ ہم آپکو خیر مقدم کہتے ہیں۔ مگر سماج کو سماج رکھیگا تو گھنٹہ کے لیے سرائی خانہ نہ بنائیگا۔ اور بیچارے غریب اور ناواقف ممبران کو سود وغیرہ کا ماس نہ کھلائیگا۔ بیشک ہماری تحریر آپکو گراں معلوم ہو گی۔ مگر اسکے ذمہدار آپ ہی ہیں۔ کیونکہ آپنے جھوٹے اور بے بنیاد بہتان لگائے ہیں اب ہم یہہ بات ظاہر کر کے کہ دہلی میں اسوقت تک ایک ہی آریہ سماج ہے کلچر دوسرا کوئی سماج نہیں ہے۔ اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ آریہ پبلک کو جگت سنگھ کی جگت بازی اور کلچر مہاشیوں کی چالبازیوں کا حال پہلے سے ہی معلوم ہے۔ جیسی سماج آپ دہلی میں قائم کر گئے ہیں۔ ویسی ہی سماجیں آپ میں کوئی شک نہیں۔ گوئیہ شملہ وغیرہ میں بھی کی ہونگی۔ جھوٹ بولنے اور دھوکھہ دینے میں ذرہ نہیں شرماتے۔ جیسے ایک بہروپیا دوسرے کو دھوکھہ دینے کے لیے نئے نئے روپ بھرتا ہے۔ ویسے ہی یہہ لوگ طرح طرح کے رنگ بدلتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ یہہ لوگ سندھیا کو سندھیا بازی اور پرانایام کو پران بازی کے نام پکار کر ان کی ہنسی اور نندا کرتے تھے۔ جب دیکھا کہ ہماری مکروہ کارروائی سے آریہ پبلک ہمکو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور ہمارا بہت اپمان کرتی ہے۔ تو جھٹ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیا۔ اور جا بجا بڑے زور کے ساتھ گلا پھاڑ پھاڑ کر سندھیا آدی نت کرموں پر لکچر دینے لگے۔ ایسے دھوکھہ باز دل کے ہٹ کہنڈوں اور چال بازیوں سے پبلک کو اچھی طرح واقف ہونا چاہیے۔

کندن لال منتری آریہ سماج دہلی

اٹھارہواں واٹسکوتب

آریہ سماج راولپنڈی

تہذیب کا ہے جشن کیا دھوم دھام ہے
سرور خوشی و خرم ہر خاص و عام ہے

جیسا کہ پہلے آریہ اخبارات اور اشتہارات دوارا مشتہر ہو چکا تھا۔ بتاریخ ۱۹ و ۲۰ اکتوبر آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اور بڑے آنند سے ہوتا رہا۔ سرائے رائے چودھری شیر سنگھ کے میدان میں ہمارے پورشارتھی آریہ بھائی لالہ امرا دتہ مل صاحب سوپروائزر کے اہتمام میں کئی دن پہلے سے ہی منڈوا تیار ہو رہا تھا۔ جو عین جلسہ کے وقت تک سب سامان (شامیانوں دری قالیچہ قنات جھاڑ فانوس وغیرہ) سے آراستہ ہو گیا۔ سجاوٹ اور بناوٹ کی آرائش اس عالیشان منڈوا کی زیبائش دوبالا کر رہی تھی۔ پارسال سے یہ منڈوا کسی حصہ میں کم نہ تھا۔ بلکہ کچھ زیادتی ہی کہنی چاہیئے۔

شنیچر وار (۱۹ کو) شام کے ½ ۵ بجے آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ پانچ چھ بھجن منڈلیاں یکے بعد دیگرے قائم کی گئی تھیں۔ سب سے آگے ہمارے آریہ ور پنڈت سیتا رام شاستری جی اور انکے ودیارتھیوں کی منڈلی وید منتر پڑھتے سوہر سوروں میں اچارن کرتے جاتے تھے (آپکو اس منڈلی کے تیار کرنے کے لئے گو بہت ہی کم وقت دیا گیا تھا۔ تاہم انکی محنت کا نتیجہ کافی تسلی بخش تھا۔ اگر آریہ پنڈت وید منتروں کے اچارن کو ٹھیک کرانے میں ہمیشہ ایسی ہی کوشش کرتے رہا کریں۔ تو بہت تھوڑے دنوں میں آریہ لوگوں کے لڑکے اسمیں عمدہ مہارت حاصل کر سکتے ہیں) انکے بعد آریہ سکول اور سرشٹیہ پنجی شالا المعروف سکول سردار بوٹا سنگھ صاحب کی بالیا۔ بنی بخش راگی اور پیر لوکل سماج سے بھجن گاتے ہوئے آریہ بھائی اپنی اپنی مختلف منڈلیاں بناتے ہوئے آنند دایک بھجن گاتے اور پریم میں مگن انگریزی باجہ بجاتے جا رہے تھے۔ شہر کے سب سے بازاروں اور مشہور گذرگاہوں۔ کوچوں میں سے ہو کر اور ہری لیش کا پرشاد بانٹتے ہوئے قریب دس بجے رات کے یہ سب منڈلیاں آریہ مندر میں واپس آ گئیں۔ اس نگر کیرتن سے جو اثر ہوا۔ وہ اس بات سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک منڈلی کے گرد سننے والوں کا بڑا ہجوم رہتا تھا اور دوکاندار لوگ اپنی اپنی دوکانوں سے اُٹھ اُٹھ کر پریم اور توجہ سے بھجن سنتے تھے۔ واہ واہ اور دھن دھن کے آوازے متواتر سنائی دیتے تھے جو ایشور گن واد پر ہر ایک خدا پرست کے منہ سے نکلنا ایک واجب امر ہے۔

سنیچر کے صبح کو صدر بازار میں بھی نگر کیرتن آریہ سکول سے شروع ہو کر اور بازار میں گھوم معمولی پریم اور اتساہ کے ساتھ سرانجام پایا اور سماج مندر میں ہون ہوتا رہا۔ نگر کیرتن کی وجہ سے آج صبح کے وقت میں کچھ دیر ہو گئی۔ جس سے اپدیش نہ ہو سکا۔ اول آریہ سکول کی بھجن منڈلی نے اور پھر میاں بنی بخش راگی نے بھجن گائے۔ بعد اسکے پنڈت رام بھجدت جی نے اوپاسنا پرارتھنا کرائی۔ لیکچرار آپ ہی نے بُرے کاموں کے تیاگ اور آچرنوں کی شُدھی پر ایک پر اثر اپدیش لیکچر سرمن دیا۔ اور بھجن ہو کر یہ بیٹھک ختم ہوا۔ حاضرین اسوقت کی دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔ بعد دوپہر ½ ۱ بجے سے بھجن کیرتن ہو کر دھرم چرچا شروع ہوئی۔ دھرم سبھا کے ایک ممبر نے سنسکار ودھی کے جات کرم وغیرہ کے متعلق اعتراض پیش کیا۔ جسکا جواب ماسٹر درگا پرشاد جی دیتے رہے۔ پھر جنیو اور چوٹی کی کیا ضرورت ہے۔ اسپر ایک دو صاحبوں نے سوال کیا۔ جسکا اُتر پنڈت رام بھجدت جی نے دیا۔ پھر ایک لڑکے اور دھرم سبھا کے اُسی ممبر نے جو پہلے بول چکا تھا۔ مثلاً نیوگ کے متعلق اعتراض کیئے۔ انکا جواب بھی پنڈت رام بھجدت جی دیتے رہے۔ دھرم چرچا کے بعد لالہ گنج بہاری لال جی پردھان نے سماج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ میں چترال کی ہلچل کے سبب اکثر ممبروں کا باہر چلا جانا بتلایا گیا۔ اور انہیں کارنوں سے آمدنی وغیرہ میں اس سال زیادہ ترقی کا نہ ہونا جہاں چنداں خوشخبری نہ تھی دوسری طرف آریہ سکول کنیا پاٹ شالا صدر بازار کی عمارت کی تعمیم اور شہر میں (آریہ) سماج کی طرف سے ایک نئی کنیا پاٹ شالا کا کھلنا اور گرد و نواح کے بعض دیہات اور قصبوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ایک تسکین بخش امر تھا۔ بہرحال امید ہے۔ کہ سماج کے لیڈر صاحبان اس سال اپنے پچھلی فرو گذاشتوں اور انتظامی کمیوں کو ضرور ضرور پورا کر دینے کی کوئی بہتر تجویز سوچیں گے۔ اسکے بعد بھجن ہو کر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے عملی زندگی کی موجودہ حالتیں اور انکے درست کرنے پر ایک عمدہ ویاکھیان دیکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ باقی آئندہ - رقم

گنگا رام دہم از راولپنڈی

رشی پرنیت پراچین گرنتھوں سے ثابت کیا - کہ اصلی پراچین دھرم آریہ ہے - جو سناتن کہلاسکتا ہے - اور حال میں جو سناتن کہلاتا ہے وہ نوین دھرم ہے - اور آریہ سماج وہ ہے - جو کہ اپنے ہندو بھائیوں کو محمدی اور عیسائیوں کے پنجوں سے بچانا چاہتا ہے - اور ان میں سے ان چھدروں کے نکالنے کی کوشش کرتا ہے - کہ جنکو دے باوجود ویدوں کے اور پراچین رشی پرنیت گرنتھوں کے موجود ہونیکے سو بیکار کیئے بیٹھے ہیں - اور جنکے باعث اُنتی کے اسنے میں رکاوٹ پڑی ہوئی ہے -

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت لال من جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۴ و ۲۵ ستمبر کو پاک پٹن میں دیا کھیان دیئے - شروتا ۵۰ و ۷۰ تھے - ۲۸ و ۲۹ ستمبر کو منٹگمری میں پرارتھنا کرائی اور دیا کھیان دیا شروتا ۶۰ و ۱۰۰ تھے - ۲ سے ۴ - اکتوبر تک ہجرہ میں ہر روز ایک دیا کھیان دیا - اوسط حاضری روزانہ ۷۰ تھی - ۵ - اکتوبر سے ۸ تک دیپالپور میں ہر روز ایک دیا کھیان دیا - اوسط حاضری ۸۰ تھی - ۹ - اکتوبر کو دیپالپور میں کتھا کی ۱۳ - کو منٹگمری سماج میں پرارتھنا کرائی - ۱۵ سے ۱۷ - اکتوبر تک کمالیہ میں رہے - ہر روز ایک دیا کھیان دیا - اور ہون کرایا - حاضری روزانہ ۱۰۰ تھی - ۱۸ - کو چیچا وطنی میں ایک دیا کھیان دیا - شروتا ۴۰ تھے -

اشتہار کتب مفید ہر خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب نہیں سمجھتے - البتہ پبلک پر اتنا اظہار کرنا مناسب سمجھتے ہیں - کہ یہ جملہ کتابیں آپکا جنکی قدردانی سے اب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہوئی ہیں جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے سارٹیفکٹ بھی آئے ہیں - اب میری یہ درخواست ہے - جملہ اصحاب ان کتابوں کو ملاحظہ کرکے سارٹیفکٹ عطا فرماویں - اور بذریعہ اخبارات پبلک پر جو کچھ اپنی رائے ہو ظاہر کریں - تاکہ شائقین کا روپیہ فضول نہ جاوے - اور دھوکہ بازوں دھوکھہ دیکر ملک کو برباد نہ کرنے پاویں اور قابل قدر کتب کی قدر ہو -

گرہستہ آشرم کا دوسرا ایڈیشن

اس مرتبہ اسکی درستی کرانے میں ہمارا بہت صرفہ ہوا ہے میں امید کرتا ہوں - کہ اس مرتبہ اسکے مضامین شائقین کو اور بھی دلچسپ ہونگے ضخامت بھی اسکی بہ نسبت سابق کے زیادہ ہوگئی ہے - کاغذ ولائیتی ستھرا پریس میں بہت عمدہ طرح سے طبع کرائی گئی ہے - اسمیں چار سو صفحہ ہیں قیمت عمر

حفاظت منی - جو صاحب اپنی اولاد کو برہمچاری بنانا چاہیں - یا اپنی اولاد کو آرام دینا چاہیں - اسکا ضرور ملاحظہ کرائیں - کیونکہ تندرستی کا انحصار آب منی پر ہے - قیمت ۳ -

گربھادھان بدھی - اولاد پیدا کرنی اور اسکی پرورش کی کنجی ہے قیمت ۳ -

معیار محبت - اگر دوستی میں لطف اٹھانا ہے - اور سچے اور جھوٹے دوستوں کو جاننے کی خواہش ہے - تو ضرور ملاحظہ کیجیئے - قیمت ۴ر

بھرت واپدیش - اسمیں وہ نصیحت مندرج ہے - جو سری مہاراج رامچندر جی نے بھرت جی مہاراج کو کی ہیں - ہر ایک آدمی کو جیسے آبِ زر سے لکھنا چاہیئے قیمت ار

رشی پرشاد - مہاتما سوتک اپدیش ہے جو انہوں نے جنم سر مہاراج کو کیا تھا قیمت ار

انمول رتن - اسمیں دکھلایا گیا ہے کہ وقت کی پابندی سے ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں قیمت ار

عقل و جہل اسکی خوبی ملاحظہ پر ہی ظاہر ہے - قیمت ار

(نوٹ) یہ آٹھوں کتابیں اردو ہندی میں موجود ہیں - علاوہ اسکے زبان ناگری میں رتن جوہر کار رتن پرکاش ۲ لوب کا ڈر ۲ سندھیا درپن ۲ نیت دروپن ۲ ستیارتھ چار ار

نوٹ جملہ کتب ویلیو پے ایبل یا قیمت آنے پر روانہ ہونگی - کل کتب پر ہماری مہر کو دیکھ لیں دفعہ اردو یا ہندی ہی لکھہ یا کریں - پتہ معہ ڈاکخانہ کے سب صاف تحریر فرما دیں -

المشتہر - چمن لال ویش تلہر ضلع شاہجہانپور کوٹھی بھائی راجن وہنی لال ساہو کا تلہر

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

میرے ایک بھائی کو جو آریہ ہیں ایک ایسے بر کی ضرورت ہے - جو کھتری اور دہراں یا کھوکھراین میں سے ہو - عمر ۲۰ یا ۲۲ برس کے لگ بھگ ہو - مگر پچیس برس سے زیادہ نہو - تندرست ہو - کوئی عضو ناقص نہو چال چلن عمدہ ہو - آریہ خیالات کا ہو تعلیم یافتہ ہو - وجہ معاش معقول رکھتا ہو اور اچھی کُل کا ہو - کنیا کی عمر اسوقت پندرہ سال ہے - باقی حالات کے متعلق بندہ سے خط و کتابت ہونی چاہیئے -

المشتہر

داس تارا چند ساہو ہیڈ ماسٹر نارمل سکول راولپنڈی

موسم سرما کیواسطے ہر ایک قسم کا پشمینہ

پشمینہ کشمیری ۔ کابلی ولاہوری وغیرہ ۔ اس دوکان میں نہایت عمدہ تیار رہتا ہے ۔ امید ہے کہ آپ کو جس چیز کی درکار ہو ۔ لکھو تھوڑی سی تفصیل ذیل میں درج ہے ۔

برائے سوٹ مالیدہ تھان چارخانہ دودو رنگ و رنگدار پٹی کشمیری وغیرہ کابلی کشمیری ۔ ولاہوری چادر جوڑہ کشمیری سادہ ودور دار چادریں ۶ گز ہر قسم ۔ لوئیں ۔ چوغہ خورد و کلان ۔ قمیض اور کوٹ سادہ و دوری کے کام کا ۔ لوئی جوڑہ کشمیری گلوبند ۔ ٹپکہ ۔ ٹوپی ۔ موزہ دستانہ اور نیز اس دوکان میں فرمائشی مال بھی تیار ہوتا رہتا ہے خریدار کو اپنا نام اور پتہ اور اشیائے مطلوبہ صاف لفظوں میں لکھنا چاہیئے

المشتہر

کوتوال سوداگر پشمینہ لاہور
لوہاری بازار

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی روا آٹا سب اول قسم کا تیار رہتا ہے ۔ جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ بنتا ہے ۔ خریدار ایکبار ضرور منگاکر دیکھیں ۔ **المشتہر**

والکرٹ بادر ڈیشوان دہلی اینڈ نردرن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

نمر ناشک سرمہ

ہم دیکھتے ہیں آجکل کے اکثر سرمہ فروش حالانکہ وہ صرف انہی دوائیوں سے ہی جو کہ ولایت سے ست طیار ہوکر آتی ہیں ۔ واقف ہیں ۔ بیدک چکتسا کے گرنتھ نہ انہوں نے پڑھے نہ دیکھے ۔ اور دعویٰ کرتے ہیں جڑی بوٹی سے تیار کیئے ہوئے سرمہ کا ۔ صاحبان مندرجہ بالا عبارت پر غور فرماکر دیکھیے کہ آجکل کے ڈاکٹر صرف ہسپتال یا میڈیکل ہال کی چاردیواری کے اندر ہی حکیم ہیں ۔ ہمارے بیدک ڈاکٹر جنگل میں بیٹھے بیٹھے جڑی بوٹیوں کی ماہیت جاننے کے باعث حکمت کا کام کرسکتے ہیں ۔ **مینے** بڑی کوشش سے بیدک شاستر پڑھکر اور تمام عمر کی کوشش سے تریباً ۶ بوٹیوں سے علاوہ سوتی ڈالکر سرمہ تیار کیا ہے ۔ جو کہ کھجلی دُھند ۔ ضعف بصر ۔ تازہ پھولا ۔ درد چشم بشمول ابتدائی موتیابند ۔ ناخن ۔ پانی جانا ۔ وغیرہ وغیرہ کو کلی آرام کردیتا ہے ۔ اور طالب علموں یا جنکو نظر کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہو ۔ یہہ سرمہ نظر قائم رکھنے کے لیئے بہت ہی فائدہ مند ہے ۔ خرید کیجیئے اور آزمائیے قیمت فی پیکٹ ایک تولہ عہ ہر و ماشہ ۲ ار علاوہ سرمہ کے اور امراض کا بھی علاج کرتا ہوں ۔

سرمہ کیواسطے چند سارٹیفکیٹوں کے حوالے

جناب جے ڈینیل ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گجرات پنجاب ۔
لالہ نراین داس صاحب بی اے سوجانپورہ
لالہ نند کشور لال چوپڑہ اسسٹنٹ سکول ماسٹر گجرات
لالہ گوردیال سنگھ ورما انگلش ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول انبالہ چھاونی
لالہ لبھو رام بابو کلرک لاہور
منشی محمد عالم از خاندان حکیم علی محمد ولد حکیم پیر محمد ساکن جہیر انوالی ضلع گوجرات پنجاب ۔
لالہ بلاقی رام راضی نجیر گجرات
لالہ دیو دیال ٹھاکر سکنہ جالندھر شہر
لالہ حکم چند شرما بی اے سٹوڈنٹ لا سکول لاہور
لالہ کدار ناتھ ڈسٹرکٹ نرس گجرات پنجاب ۔
سرٹیفکیٹس علاوہ سرمہ کے اور امراض کے بھی

موجود ہیں ۔ جو مفصل چھپکر علیحدہ شایع ہونگے ۔

المشتہر پنڈت وشوناتھ شرما بید از جالندھر محلہ مندر دال

نرخنامہ اجرت اشتہارات مندرجہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
اکیال	صہ	للعہ	عہ
چھ ماہ	للعہ	عہ	للعہ
تین ماہ	عہ	للعہ	للعہ

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا ۔ اسکی اجرت صفحہ کے حساب سے جسقدر ہوگی لیجاویگی ۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا ۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا اسکی اجرت کالم کے حساب ۔ اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا اسکے لیئے علیحدہ نرخ ہوگا ۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہوسکتا ہے (۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کے رو سے لیجاویگی اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرانے کا اختیار نہ ہوگا ۔ (۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا ماہی کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا یا جو اشتہار ماہی سے کم میعاد کا ہوگا ۔ اسکے واسطے علیحدہ نرخ ہوگا ۔ جو خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ پاسکتا ہے اور ایک دفعہ کے لیئے فی سطر کالم ۲ر کے حساب سے اجرت لیجاویگی (۴) نصف اجرت پیشگی اور باقی کی نصف اشتہار کی نصف میعاد ختم ہوجانے پر پیشگی لیجاویگی (۵) کوئی اشتہار ایسا شایع نہ ہوگا ۔ کہ جس سے گوشت خوری کا پرچار ہوتا ہو ۔ یا جو فحش خلاف قانون اور پبلک کی اخلاقی ۔ روحانی ۔ اور جسمانی ترقی میں ہارج ہو ۔

المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

نمبر ۳۱ | مطبوعہ ۲۴ - کاتک سمت ۱۹۵۲ بکرمی - مطابق ۸ - نومبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

یجروید ادھیاے ۳۲ منتر ۶

येन द्यौरुग्रा पृथिवी च दृढा येन
स्वः स्तभितं येन नाकः यो अन्तरि
क्षे रजसो विमानः कस्मै देवाय
हविषा विधेम ॥

ارتھ "جس جگدیشور نے تیبر تیج والے روشن پدارتھ اور پرتھوی کو اپنے نیم میں درڑھ کیا ہے جسنے سکھ کو دھارن کیا۔ جس نے سب دکھوں سے رہت موکش کو دھارن کیا۔ جو انترکش میں رہنے والے لوکوں کا مان کرنیوالا یعنے ادھار ہے۔ اُس سکھ سروپ دیو کو ہم پریم بھگتی سے پراپت ہو ویں۔"

سورج اور چاند کو روشنی کس نے دی؟ بجلی کی دمک کے اندر کس روشن پُرش کا سوندریہ ہم دیکھتے ہیں؟ کس شکتی کے بل سے سوریہ آدی پرکاشمان لوک اور پرتھوی آدی روشنی گرہن کرنیوالے کُرے اپنے اپنے دھرم میں ستھت ہیں۔؟ سکھ کا ادھار کون ہے؟ کس کی تلاش میں چلکر سکھ کا انوبھو شروع ہوتا ہے؟ کس دھام میں پہونچکر سارے کے سارے دکھ نشٹ ہو جاتے اور کیول امرت دھارا کا جیو آتما پان کرتا ہے؟ نسندیہہ وہی جگدیشور جسنے کہ لوک لوکانتروں کو صرف ایک ادنیٰ شکتی سے اپنے اپنے کام میں لگا رکھا ہے بھلا سنسارک بستیوں میں سکھ کی تلاش کب تشنا کو دور کر سکتی ہے؟ آدھار وہی ہے۔ آشرا وہی ہے۔ اُسی کے شرن لیویں۔ لیکن اسکی شرن میں پہنچنے کا طریقہ کیا ہے؟ بھگوان سے اننت سرادھا پر کر اُٹھا کر ناستک کبھی چل نہیں سکتے۔ پریم اور بھگتی ہی ایک ایسا مارگ ہے جس پر چل کر ساکھشات کر سکتے ہیں۔ سارا بھگوان کا دھیان اور پرارتھنا کا خیال ترک کرکے چلا تب ہم پرم آتما سے ملاپ سائی ہوگی۔ ادم شم

ست دھرم پرچارک کے اُنیسویں صدی کی نوین مت

نمبر ۱

رادھاسوامی مت

سلسلہ کیلیے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

اب ہم بلا زیادہ حاشیہ چڑھائے بہت سے بچن بلاس کے واکیوں سے ثابت کریں گے۔ کہ لالہ شبدیال نے خدائیت سے بڑھکر دعویٰ کیا ہے۔

صفحہ ۱۷ شبد دوسرا "رادھاسوامی دھار نر روپ جگت میں۔ گرُ ہوئے جیو جتائے۔ جن جن مانا بچن سمجھ کے۔ تن کو سنگ لگائی۔"

صفحہ ۱۴ - ۱۵ بچن تیسرا "مہاں پرم پُرش پورن دھنی رادھاسوامی کی جو کہ ست گرُ سروپ دھارن کر کے واسطے اُدھار جیووں کے جگت میں پرگٹ ہوئے۔ اور برن پریم پریت تنکے چرن کنول میں۔"

صفحہ ۱۵ "اگم روپ ہر آئے اگامی
سو میرے پیارے پیارے رادھاسوامی۔
الکھ دھام کے پھر ہوئے دھامی
اس میرے پیارے رادھاسوامی"

نوٹ مراد لالہ شیودیال کی موت سے ہے۔ جسکی کہ وے پیشین گوئی کر گئے تھے۔ واضح رہے کہ آج تک کسی اوتار کی سمادھ نہیں بنی تھی۔ لیکن سر حضور صاحب کی سمادھ پر حسب ذیل عبارت کندہ ہے "پرم پُرش پورن دھنی سوامی جی مہاراج جو کہ سنت ست گرُ روپ دھار کر بھادوں بدی اشٹمی سمت ۱۸۷۵ مطابق اگست ۱۸۱۸ء کو پرگٹ ہوئے اور ۱۵ - جون ۱۸۷۸ء مطابق اساڑ بدی اکیم سمت ۱۹۳۵ کو اپنے نج دھام کو پدھارے۔"

یہاں تک عبارت تو اُسوقت موجود تھی جب تک کہ آنکی بیاہتا پتنی شریمتی رادھا جی جنہیں کھتریانیاں رادھا رانی بھی کہتی تھیں۔ زندہ تھیں لیکن رادھا جی کا بھی نومبر ۱۸۹۴ء میں دیہانت ہو گیا۔ انکا شریر جلانے کے بعد انکی راکھ اور استھیاں علیحدہ رکھی ہیں۔ واقعہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۵ء کو لالہ شیودیال کی سمادھ کھود دی گئی۔ اور اسمیں سے صندوق محمولہ راکھ و ہڈیاں لالہ شیودیال نکالا گیا۔ انکی کسی قدر ہڈیاں بطور تبرک تقسیم کیگئیں۔ رادھا جی کی راکھ قریباً تین سیر بخدمت رائے سالگرام اور لالہ پرتاب سنگھ برادر خورد لالہ شیودیال (جو چاچا جی کے نام سے اِس مت کے پیروں میں مشہور ہیں) نے نصفا نصف تقسیم کریں۔ رادھا جی کی بھی کچھ ہڈیاں بطور تبرک کے تقسیم کیگئیں اور اِس کے بعد دونوں کی ہڈیاں اور راکھ صندوقوں میں بند کرکے سمادھ ازسر نو درست کرائی گئی۔ اور حسب ذیل الفاظ ایزاد کیے گئے۔ "اور پرم ماتا رادھا جی صاحبہ جو کہ پہلی نومبر ۱۸۹۴ء مطابق کاتک سدی چوتھ سمت ۱۹۵۱ بکرمی کو پرم دھام سدھاریں۔" واضح رہے کہ یہاں نج دھام نہیں لکھا گیا۔ کیونکہ رادھا جی کو سر

مانا گیا ہے۔ وے ست پرش کا اوتار نہیں تھے جن بھگتوں میں راکھ تقسیم ہوئی انکو بتلایا گیا کہ جو اس راکھ کو گھولکر پیئیگا۔ اسے سرت شبد جوگ جلد آویگا۔ پیارے ناظرین! یہہ کیسا سان یاکر یوگ کا اوپدیش کیا وام مارگیوں اور سونگیوں کے نندہ کرموں سے کچھہ کم ہیبت ناک ہے!)

صفحہ ۱۶ "دھاس پربھیاک ٹھانی
اس سے کہ پیارے رادھاسوامی پرتھول روپ
دھر جگت جگامی ۔ اس ہیرے پیارے رادھاسوامی
نرگن روپ جگ رچار چامی
سو ہیرے پیارے رادھاسوامی"

صفحہ ۱۸ "الیشور پرمیشور بھید مانی
کیا میرے پیارے رادھاسوامی ۲۸
وید کتیب پوران ندا نی
بت میرے پیارے رادھاسوامی ۲۹
اللہ خدا رسول نہ مانی
اس سے کہ پیارے رادھاسوامی ۳۰
ان بھی بھید نہیں پہچانی
جس میرے پیارے رادھاسوامی ۳۱
تین لوک سب کال چبانی
واہ میرے پیارے رادھاسوامی ۳۲"

صفحہ ۱۹ "کوئی نہ پرکھے تمہری بانی
یہ میرے پیارے رادھاسوامی ۳۵"
(نوٹ ایسی اوٹ پٹانگ بانی کو کون کچھہ سکتا ہے۔)

صفحہ ۲۳ عیسیٰ موسیٰ مریم مانی
چھ کے میرے پیارے رادھاسوامی ۵
کتب پیغمبر غوث ربانی
نہ نہ میرے پیارے رادھاسوامی "
دھرو پرہلاد دھرم پچھانی
ایسے میرے پیارے رادھاسوامی"

صفحہ ۲۵ "ست جگ تریتا دواپر تبانی
کل پرگٹے میری رادھاسوامی ۹۸"
(نوٹ یعنے ست یگ تریتا اور دواپر میں تو بھگتوں کے ادھار کے لیئے جنم نہ لیا۔ صرف کلی جگ پر آپ نے دیا کی کہ جنم لیا)

صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷
"کروں بینتی دوکر جوڑی
عرض سنو رادھاسوامی موری
ست پرش تم ست گرو داتا
سب جیون کے پتو اور ماتا
دیا دھار اپنا کر لیجے
کال جال سے نیارا کیجے
ست جگ تریتا دواپر بیتیا
کوئی نہ جانے شبد کی ریتا
کل جگ میں سوامی دیا بچاری
پرگھٹ کرکے شبد پکاری
جیو کاج سوامی جگ میں آئے
بھوساگر سے پار لگائے"
(نوٹ۔ یہہ گوسائیں تلسی داس کے واکیوں کی چوری ہے۔ یا کہ لالہ شبدیال پر ان خیالات کا نزول ہوا)

اوپر کے بیان یہہ ثابت کرنے کے لیئے کافی ہیں کہ لالہ شیودیال نے خدا اللہ پرمیشور۔ برہمہ اور پر برہمہ کے پچاسوں اوتاروں کا بیان پڑھکے یہہ وچار کر لیا تھا۔ کہ اگر انہیں سے کسی کا اوتار اپنے آپ کو ظاہر کریں گے۔ تو وہ بھی پچاسوں میں ایک گنے جاینگے۔ خصوصیت کچھہ نہوگی اسی لیئے انہوں نے ان سب سے پرے شبد کو بیان کیا جسکی اصلیت کہ آگے چلکر کھولی جاویگی۔ اور خود شبد کا اوتار بن بیٹھے۔

آہ! کیسا دردناک نظارہ ہے۔ جس قوم کو جگت گرو ہونیکا فخر تھا۔ جس رشی سنتان کو کہ برہم ودیا کے کنجی بردار ہونے کا دعوی تھا۔ اسی قوم اور اسی مبارک سنتان کو اودیا نے ایسا اندھا کر دیا کہ ہر ایک مجذوب انہیں پاگل بنا سکتا ہے کیا یہہ شوک کا مقام نہیں ہے۔ کہ جن آریوں کے بزرگ سوتر روپ سے اعلی سے اعلی ودیا کے دریا کو کوزے میں بند کر گئے۔ وے آج بیہودہ سے بیہودہ خیالات کو شیر مادر کیطرح پی جانے کے لیئے تیار ہیں۔ باقی آئندہ

ویدک دھرم پرچارک

(سلسلہ کے لیئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ)

پہلے حصہ میں یہہ سوال اوٹھاکر کہ آریہ سماج کا کرتویہ کیا ہے۔ مصنف نے وجہ بیان کی ہے کہ اس سوال کی اسوقت اوٹھانے کی ضرورت کیوں پڑی۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب کو حسب ذیل الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔ "سماج کی دنیا میں آجکل اس بات پر بہت ولولہ مچ رہا ہے کہ آریہ سماج کا کرتویہ کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ آریہ سماج کا مکھیہ کرتویہ دھرم اوپدیش اور دھرم سمبندھی کاموں کا کرنا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ انکو تو فنی تعلیم میں مشغول رہنا چاہیئے۔ جیسا کہ آج تک اس میں طاقتوں کا بڑا حصہ خرچ ہوتا رہا ہے۔ یا انکو دونوں کام کرنے چاہییں" اس بات پر زور دیکر کہ دونو قسم کے خیالات رکھنے والے ویدوں پر وشواس کا دعوی کرتے ہیں۔ لایق مصنف نے رگوید۔ یجروید۔ اتھروید اور ان کے برہمن کے پرانوں سے مہرشی دیانند کے کئی انسانوں درشایا ہے۔ کہ ویدوں میں ہر ایک

کہ تمام دُنیا کے انتظام کے لیئے تین سبھاؤں کے بنانیکی آگیا ہے۔ یعنی (۱) راجیہ سبھا (۲) ودیا سبھا (۳) دھرم سبھا۔ ان سبھاؤں کے کام ویدوں کی آگیا نوسار ہی جُدے جُدے قرار دیئے گئے ہیں

اس کے بعد یورپ اور امریکہ آدی کے آزاد اور مہذب ملکوں کے انتظام کی پڑتال کرنے سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اُن ممالک میں بھی تینوں انتظاموں کے لیئے تین جُدا جُدا سبھائیں موجود ہیں۔ اس کے بعد بڑی ہی قابل یکتیوں سے جسکا زیادہ تر انحصار واقعات پر ہے۔ رائے ٹھاکرت جی نے نتیجہ نکالا ہے۔ کہ آریہ سماج دھرم سبھا ہی ہے اس نتیجہ پر پہونچنے کے لیئے لائق مصنف نے منش موداسے کے تین بھاگ۔ قایم کر کے اُن سے تین قدرتی سبھاؤں کا وجود ثابت کرنے میں ایک نیا نہیں! نہیں! بہت پورانا خیال اُٹھایا ہے۔ جسکو ہم دلچسپ سمجھ کر اسجگہ بجنسہ نقل کرتے ہیں۔

"راج سبھا کا زیادہ تر پرجا کے استھول شریر اور اُسکے دھن کے ساتھ سروکار ہوتا ہے۔ ودیا سبھا کا انتہ کرن یعنے من اور بدھی کے ساتھ جو گو سوکشم وستو ہیں۔ مگر پرکرتی یعنے مادہ کی چیزیں ہیں۔ دھرم سبھا کا آتما کے ساتھ جو چیتنیہ دیو ہے۔ استھول شریر کو نیم میں رکھنے کے لیئے ڈنڈ چاہیئے۔ انتہ کرن کو مضبوط کرنیکے لیئے اندر اور پرتیتی اوپائے ہیں۔ آتما کیول پریم سے آکرشت ہوتا ہے"

باقی آئندہ

ایڈیٹوریل نوٹس

کوئی زمانہ تھا کہ پنجاب میں بہت سی سرکاری تعطیلیں خالی پڑی رہتی تھیں۔ بخیر کہ کوئی آریہ سماج کا جلسہ منعقد نہیں ہوتا تھا۔ آج تعطیلوں کی کمی کی شکایت سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ دینانگر۔ گورداسپور اور دیگر بہت سے آریہ سماجوں کو تعطیلوں کے ابھاو سے اپنے سالانہ جلسے ملتوی کرنے پڑے۔ یہہ ایک بڑی زبردست دلیل اس امر کی ہے۔ کہ آریہ سماج اب نیند سے جاگ اُٹھے ہیں۔ اور کام کرنے کی ضرورت کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ ان آریہ سماجوں کو کس شکتی نے جگایا؟ بلاشبہ یہہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جسکی لگاتار کوششیں کہ پھل لانے کے لائق ہوئی ہیں۔ تین سالوں سے پیشتر یہہ سبھا خود نیند میں مدہوش تھی لیکن جونہی کہ اسنے سُرت سنبھالی۔ اپنے فرض کو سمجھا اور ہمت سے کام کرنا شروع کیا جس زبردست اندرونی مخالفت کا اسے مقابلہ کرنا پڑا۔ اس سے اس پرچہ کے ناظرین عموماً واقف ہیں۔ دھن ادھکار اور سانسارک ودیا کی زبردست طاقتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اس سبھا نے پنجاب کے آریہ سماجوں کی رکشا کی۔ میں سبھا کو اس کامیابی پر دھنیاواد دیتا ہوں۔

لیکن اس سوال کا ایک دوسرا پہلو ہے جسے کہ آریہ پبلک کی توجہ کے لیئے پیش کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ آریہ سماجوں کے وارشکوتسب نیت کرنے سے مہرشی دیانندکی مراد ہرگز نہ تھی کہ ان موقعوں کو کیول دھن اکٹھا کرنے کا ہی ذریعہ بنایا جاوے۔ پنجاب کے آریہ سماجوں کا گزشتہ اتہاس بتلاتا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے خطرناک واقعات صرف اُس غلطی کا نتیجہ تھے۔ جو کہ آریہ سماجوں کو دھن اکٹھا کرنے کا ذریعہ بنانے میں کئے گئے۔ دیانند کالیج کے کارکنوں نے کالج کی سالانہ رپورٹوں میں کھلے بندوں لکھنا شروع کر دیا تھا۔ کہ سالانہ جلسوں کی کامیابی کا اندازہ صرف اُس دھن سے ہو سکتا ہے۔ جو کہ آریہ سماج ان موقعوں پر جمع کرتے ہیں۔ نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ آچرنوں کی پرواہ نہ رہی۔ تجادھرم بنگیا۔ جن سلوک کو سنا کر کہ آریہ سماجسٹ پرانک براہمنوں کو شرمندہ کیا کرتے تھے۔ اُسکے خود مصداق بننے لگے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں اُسی خرابی کا پھر نہ سامنا کرنا پڑے۔ اس سے میرا یہہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جو آریہ سماج ویدپرچار فنڈ یا دیگر دھارمک کاموں کے لیئے دھن اکٹھا کرتے ہیں۔ وے دھنیاواد کے پاتر نہیں ہیں۔ لاریب یہہ کامیابی بھی اُنکے پرچار شوق کا ایک ثبوت ہے۔ لیکن آریہ سماجوں کے لیئے ایسے موقعوں پر سب سے اعلےٰ فخر اس بات کا ہونا چاہیئے۔ کہ اُنہوں نے اپنے آچرنوں کو سُدھارنے اور پبلک کی نظروں میں سچی عزت حاصل کرنے میں کہاں تک کامیابی حاصل کی۔

سکھر میں بابو بیچارام جی آجکل ویدک دھرم کے پرچار میں بڑے جوش سے کام کر رہے ہیں۔ برہمو سماج کے منسٹر مسٹر بپن چندر پال اور لالہ رچی رام ایم اے نے اپنے لکچروں میں جو غیر ضروری حملے ویدک دھرم پر کیئے تھے

بابو بیچا رام جی نے اُسی وقت اُنکی شنکاؤں کا اُتر دیا - اِسپر لالہ رُچی رام جی نے سکھر کے انگریزی اخباروں کے ذریعہ بحث جاری کی - جسکا جواب کہ میرے دھرم بھائی نے بڑی زبردست دلایل اور پرمانوں سے اُنہیں اخباروں میں شایع کرایا ہے - بابو بیچا رام جی نے دھرم اور اخلاق کی تحریروں کا ایک بیشمار خزانہ اپنی تالیف کی ہوئی کتابوں میں جمع کیا ہے - اور اب تک برابر اپنی کوشش کو جاری رکھا ہوا ہے - مجھے معلوم ہوا ہے - کہ بھائی بیچا رام جی کچھہ عرصہ کے بعد پنشن لینے والے ہیں - اور جہاں تک کہ مجھے اُنکے موجودہ جیون اور ارادوں سے واقفیت ہے - مجھے امید ہے - کہ وان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے آریہ سماج سکھر کے دہارمک دہان جہاں اپنے منوہر اوپدیشوں سے بڑھہ دویا کا پرچار کریں گے اپنے دھارمک جیون سے آریہ سماجستھہ پرشوں کیلئے ایک اعلیٰ نمونہ بنینگے -

✤

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کی کارروائیاں لکھتے ہوئے نامہ نگار دھرم چرچا کے متعلق پرشنوں کو تو صحیح طور پر بیان کر دیتے ہیں لیکن جو اُنکا اُتر دیا جاتا ہے - اُس سے پبلک کو آگاہ نہیں کرتے - میں ایسے نامہ نگاروں کی توجہ اِس طرف کھینچنا چاہتا ہوں - کہ اِس اخبار کے ناظرین زیادہ ایسے ہوتے ہیں - جو کہ اُس خاص جلسہ میں شریک نہیں ہوئے - پھر کیول پرشن درج کرنے سے سوائے اِسکے کہ اُنکے دلوں میں نئے شکوک پیدا ہوں کچھہ فایدہ نہیں ہوتا میں آشا کرتا ہوں کہ آئیندہ نامہ نگار مباحثہ دھرم چرچا کے حالات لکھتے ہوئے - اُتر جو دیا گیا ہو - ٹھیک طور پر درج مضمون کیا کرینگے - و

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں

کنور لعل شرما - آپکی درخواست اخبار میں چھاپنے سے کچھہ فایدہ نہ ہوگا - آپ اپنی درخواست مفصل لکھہ کر بابو ہرداس ساڈوا بی اسے جائینٹ سکرٹری پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے پاس بمقام اجمیر بھیجدیں - تو شاید کچھہ نتیجہ برآمد ہو سکے -

---

آریہ سماج بٹالہ

بٹالہ جیسے شہر میں جہاں کہ ویدک دھرم کا پرچار بالکل کم تھا - اور آریہ سماج بھی چند ایک صورتوں سے ڈھیلا ہو گیا تھا - لالہ رادھا کشن صاحب جنرل منیجر ٹھیکہ دار و ہیڈ ماسٹر رگھناتھ سہائے بی اسے - و بابو نتھو رام پوسٹل کلرک و لالہ بھجو رام جی نے اِس اُتم کاریہ کے کرنے کے لیئے کمر باندھی اور ۱۳ - تاریخ کو نگر کیرتن ہو کر آریہ سماج از سر نو برمکان لالہ رادھا کشن صاحب ستھاپت ہوا - ۱۴ - کی رات کو باہر سے صرف پنڈت کرپا رام آنریری اُپدیشک و پنڈت پورنانند جی و برہم چاری ہیرانند - برہم چاری برہمانند و دیارتھی و بھگت رام و دیارتھی وغیرہ لاہور سے لالہ گوبند رام اور گورداسپور سے لالہ مرلی دھر جی و لالہ بسنت رام جی سے لالہ دیوا سنگھ و لالہ جگن ناتھ وغیرہ جلسہ کی رونق افروزی کے واسطے تشریف لائے جنکے لیئے آریہ سماج نہایت مشکور ہے - رات کو اپنے اُلتاہی بابو شیو رام صاحب کی بیٹھک میں قیام دیا گیا - ۱۵ - کی صبح کو نگر کیرتن تھا جو بڑی دھوم دھام کے ساتھہ شفاخانہ سے شروع ہو کر اُسی رونق میں قریب ۱۱ بجے برمکان لالہ رادھا کشن صاحب ختم ہوا - درمیان نگر کیرتن برہمچاری بھگت رام برہمچاری برہمانند بابو گنپت رام بی اسے - لالہ مرلی دھر و کرشن سہائے - بابو بیلی رام بابو ناتھا رام وغیرہ نے منوہر اوپدیش دیئے - جسکا کہ پبلک پر بڑا عمدہ اثر پڑا - بعد ازاں باہر سے آئے ہوئے مہاتماؤں کو برمکان لالہ رادھا کشن صاحب کھانا کھلایا گیا - پھر ۱ بجے کے قریب برہمچاری بھگت رام و برہمچاری برہمانند و ہیرانند جی نے ہون کرایا - بعد ہون برہمچاری برہمانند و برہمچاری بھگت رام و برہمچاری ہیرانند جی نے بڑے سریلے بھجنوں سے حاضرین کو آنند دیا - پھر پنڈت کرپا رام جی نے ایک مدلل اور پرتاثیر اوپدیش سے ویدوں کی بزرگی جتلائی - لکچر اِس خوبی کا تھا کہ جس سے مخالف پر ایسا پرکاش کیا - کہ کوئی بشر جدائی کا دم نہ مار سکا - بعد لکچر ایک عمدہ بھجن سے حاضرین کو خوش کیا گیا - اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا میں ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ ہے پرم پتا تو اِس سماج کو طاقت بخش اور سب کے ہردوں میں پرکاش کر کے ویدک دھرم کا اشاعہ بٹالہ میں ہو -

آریہ دھرم کا سیوک

بسنت رام بی جی سکرٹری آریہ سماج بٹالہ

حصار آریہ سماج کا ایک اور ساتھی

اس سماج کے لیئے پنڈت ... صاحب تار ... بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صاحب ... کے یہاں ...

انکے بھائی لالہ نندکشور صاحب اور ... بھتیجے لالہ گھنشام داس صاحب کا یگیوپویت یعنی جنیو سنسکار عمل میں آیا جس استھان میں یہہ سنسکار کرایا گیا وہ ایک عالیشان حویلی پردھان صاحب کی ہے اس استھان سنسکار کو بذریعہ بیلوں و پھولوں کے ایک عمدہ طریقہ سے آراستہ کیا گیا تھا - ساماجک و دیگر صاحبان کی نشست کے واسطے بھی فرش کا اہتمام تھا - سناتن دہرم کے معزز رکن لالہ موہن لال صاحب رئیس دخزانچی بھی تشریف فرما تھے - پنڈتان میں سے دہرم سبھا کے اوپدیشک پنڈت دیودت جی اور آریہ سماج کے پنڈت دیواکردت جی - اور ایک دوسرے پنڈت صاحب جنکا نام مجھہ کو اسوقت یاد نہیں رہا ہے - اور جو ایک ودوان اور سادہو سبھاؤ والے پرش ہیں تشریف فرما تھے - ممبران سماج سے بھی اکثر صاحب تشریف رکھتے تھے - اچارج کی پدوی کے یوگیہ سری پت پنڈت دیواکردت جی سمجھے گئے - پنڈت صاحب کی لیاقت اور آریہ سماج کے ساتھ سے جیسا انکو پریم ہے - اسکا اندازہ وہی شخص کر سکتے ہیں - کہ جنہوں نے انکے اوپدیش اور منوہر ویاکھیانوں کو سنا ہے - آپ ایک نوجوان اور ہونہار پرش ہیں - اور بیشک وہ اس لایق تھے - کہ ان کو اچارج کی پدوی دیجاتی - پنڈت صاحب موصوف نے بہمراہی دیگر پنڈتان کل کاروائی بموجب سنسکار ودہی کرا کر لالہ نندکشور صاحب اور لالہ گھنشام داس صاحب کو یگیوپویت دھارن کرایا - سنسکار کے وقت بھجن منڈلی ستار اور ڈہولک کے ساتھ ہری یش گاین کر رہی تھی لالہ چندولال کا تمام پریوار یعنی انکے چچا لالہ جیرنجی لال جی اور انکے بھرتا لالہ ہری لال و بالمکند جی بی اے اور لڑکے بالے اور استریاں اس آنند سے مگن ہو رہی تھے - آہا کیا ہی آنند دایک وہ سمے تھا - کہ وید مقدس کی شرتیوں کے ساتھ مدہر سور سے پنڈتان ہون کنڈ میں آہوتیاں ڈالتے تھے - اس نظارہ سے وہ لوگ بھی جو آریہ ساماجک نہیں تھے اور جلسہ میں موجود تھے - نہایت پرسن تھے - یہہ کہنا جو پنڈت دیواکردت جی کے شسشوں نے بروقت سنسکار کی - اسکی تعداد اکیس اور تیس ہے و یہہ ہی شسشوں نے یہہ کہنا اپنے گرو کی سیوا میں ارپن کی - اسدان بروقت اختتام کاروائی سنسکار جو دان جناب لالہ چندولال صاحب پردہان نے نہایت انبساط اور دریا دلی سے عطا فرمایا اسکی تفصیل یہہ ہے -

وید پرچار فنڈ	صے
آریہ سماج حصار	دیسہ
اینگلو ویدک کالج لاہور	دیسہ
یتیم خانہ فیروزپور	دیسہ
گئوشالہ حصار	دیسہ

علاوہ اس دان کے پنڈتان موجودہ کو صہ صہ روپیہ دکھشنا - اور جسقدر دیگر برہمن و برہمنی موجود تھے - کسی کو دو روپیہ کسی کو ایک روپیہ دکھشنا دیا گیا - اسکے بعد تین روز تک شسشوں کو برہمہ چریہ رکھایا گیا - ننگے پیر رہنا - زمین پر سونا - ہر دو سمے سندہیا دی ایشور پرارتھنا کرنا - ان تین دنوں میں چاروں یوگیہ پنڈت دیواکردت جی اپنے پریہ شسشوں کو مختلف طور پر اوپدیش بھی فرماتے رہے - تین دن کے بعد ایک بڑی بھاری جلسہ کیا گیا جس میں قریب پانسو آدمیوں کے پریتی بھوجن پر مدعو کئے گئے - یہہ عظیم پریتی بھوجن ۳ - اکتوبر کو عمل میں آیا - ہماری سماج کے اولوالعزم اور فیاض پردہان صاحب نے اس روز عمدہ عمدہ قسم کی مٹھائیاں اور خستہ کچوریاں اور رائتہ وغیرہ لذیذ سامان سے سب صاحبان کا نہایت آدر پوربک ستکار کیا - اینجانب نے بھی خوب ہی پیٹ بھر کر اس خوشی کے موقعہ پر مٹھائی کھائی اور خوشی منائی - اور بھوجن کھاتے کھاتے پرارتھنا بھی ایشور سے کرتے جاتے تھے کہ ہمکو ایسے موقعہ سعید روز روز دیکھنے نصیب ہوں - اور ان ہر دو شسشوں اور ان کے گرو مہاراج کو یہہ سنسکار مبارک ہو - بعد بھوجن کے ہر ایک صاحب کو پان وغیرہ تواضع کر کے رخصت کیا گیا - یہہ بھی ایک امر قابل تذکرہ ہے کہ بھوجن کے وقت ہماری سماج کے چند معزز بزرگ مہاشیوں کی التماس پر اینگلو ویدک کالج کی رقم دان دیسہ روپیہ کو ہمارے پردہان صاحب نے اپنی معمولی فیاضی سے دوچند کر دیا ہے ہم اس سنسکار کا اپنے معزز پردہان صاحب اور انکے برادران اور عزیزان کو مبارکباد دیتے ہیں - اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ ہمارے دیش کے دیگر دہنادیہ سیٹھہ ساہوکاروں کے انت کرن میں بھی اسی طرح ستیہ کی جوتی کو پرکاش کریں - تاکہ اس دیش کی دہوگتی جلد فنا فی النار ہو وے - اور ویدک دہرم کی جے ہو - اگر ایشور کی کرپا سے ہمارے معزز دہنادیہ لوگوں کی ایسی دشا ہو جاوے کہ وہ ستیہ سے پریم کرنے لگیں - اور پھر دیکھیے بہار کہ کیسی بہار ہو -

راقم آپکا داس رتنا نند سبھاسد آریہ سماج حصار

لنڈن

آج صبح اخبار ست دھرم پرچارک کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ ایک صاحب جو کچھ دنوں سے عیسائی ہو گئے تھے آریہ سماج مراد آباد اور پنڈت لیکھرام صاحب کی کوششوں سے پھر ویدک دھرم میں واپس لائے گئے۔ یہ ہر کر بہت خوشی ہوئی۔ مگر ساتھ ہی اس سے دگنا رنج و افسوس اس بات کا ہوا۔ کہ آریہ سماج میں پوپ لیلا آہستہ آہستہ پھیلتی جاتی ہے۔

جن صاحبوں نے اس شدھی کا حال پڑھا ہوگا اُنپر بخوبی روشن ہو گیا ہوگا۔ کہ کس قسم کا سخت مکروہ اور ناجائز طریقہ اس آدمی کی شدھی کے واسطے استعمال کیا گیا ہے۔ پنڈت لیکھرام صاحب کی اس کارروائی پر نہایت ہی افسوس ہے۔ کہ باوجود اعلیٰ خیالات رکھنے کے بھی پھر اسی پورانک ریتی کی، شرن لی یہ سوچا کہ ہندو لوگوں کی عمدہ تہ حاصل کرنے کے واسطے یہ شرمناک ریتی اختیار کی گئی ہوگی۔ شاید سراسر غلطی ہوگی۔ اے صاحبان ذرا غور فرماویں۔ ایک آدمی اپنی عقل اور نتیجہ کے مطابق کسی مذہب کو گرہن کرتا ہے۔ اور جب اس مذہب کی بھول اُسپر بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو وہ اُس مت کو چھوڑ دیتا ہے۔ یہ کل تصفیہ اُسکی وچار شکتی کرتی ہے۔ پس ایک آدمی کو تین دن تک بھوکھا رکھنا اور اُس بیچارے کے سر کے بال مونڈ ڈالنا۔ اور دریائے رام گنگا میں بدھی پوربک اشنان کرانا۔ چندن وغیرہ سے لیپ لگا کر اور ریشمی دھوتی پہنا کر اُسکو آگے آگے چلانا وغیرہ کیا معنے رکھتا ہے کیا ایک آدمی بنا کھائے۔ اور بنا سر کے بال مونڈے۔ اور بنا اشنان کئے آریہ سماج کا ممبر نہیں بن سکتا ہے۔ یہ سوال ہے کہ جسکا جواب پنڈت صاحب و آریہ سماج مراد آباد مہربانی فرما کر دیں گے۔ سر کے بال مونڈنا یا بھوکھے رکھنا مذہبی اصولوں کے اختیار کرنے یا چھوڑنے میں کونسی مدد یا ذریعہ ہیں۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو فوراً اس بد رسم کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑنے کا کرنا چاہیے تاکہ یہ وحشیانہ رسم ہمارے درمیان سے دور ہو جاوے۔ رسموں کی زیادتی بیشک سماج کو ویسے ہی پھر ہندو بنا دیگی۔ یہہ کافی ہوگا کہ ایک آدمی آتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ میں آریہ سماج کے اصولوں کو سچا مانتا ہوں اور ممبر ہوا چاہتا ہوں۔ اُسکی زبان پر یقین کر ممبر بنا لیا جاوے۔ اس سے زیادہ اُس کے دل کی تحقیقات کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے مذہب اختیار کرنا۔ یا اُسکا چھوڑنا قصور یا پاپ نہیں ہے۔ جب تک کچھ دل سے کیا جاوے۔ وچار کی آزادی کی عزت اور ٹولرنس یعنے سہن بھاؤ ہماری سماج کا اودیش ہے۔

راقم

لنڈن اندرون لوہگڑھ امرتسر آپکا تابعدار
۱۰- اکتوبر ۱۸۹۵ء ر۔ م یینی پر

شملہ

اڈیٹر صاحب۔ نمستے شملہ سماج کے حالات اکثر صاحبوں کے قلم سے اخباروں میں نکل چکے ہیں۔ اس لیے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں خاص بات قابل تحریر یہہ ہے۔ کہ اسموقعہ پر بخشی راملداس صاحب ممبر نے ہماری خوب امداد کی۔ سماج خاص طور پر آپکا شکریہ ادا کرتی ہے بخشی صاحب بڑے فیاض آدمی ہیں۔ ہر ایک سماجک انسٹیٹیوشن کو خوب روپیہ سے امداد دیتے ہیں۔ جلسہ کے موقعہ پر انہوں نے چالیس روپیہ وید پرچار فنڈ کو ۲۵ روپیہ۔ دیانند اینگلو ویدک سکول کو اور ۲۵ روپیہ کنیا مہا ودیالہ کو دان دیئے۔ اور علاوہ ازیں دہلی کالج کو بھی ایک معقول رقم سے امداد کی۔ کلچرڈ مہاشیوں نے زبردستی انکا نام اپنے ہال کے رجسٹر میں وائس پریذیڈنٹ کی جگہ لکھ رکھا ہے۔ حالانکہ بخشی جی ان کی سماج میں کبھی نہیں جاتے۔ انکو یہہ بھی معلوم نہیں کہ کلچرڈ مہاشیوں کی سماج ہوتی کہاں ہے۔ بخشی جی اگرچہ مانس کھاتے ہیں مگر اسکو وید وردھ سمجھتے ہیں۔ سوامی جی کے سدھانت پر پکا وشواس ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جس طرح اور صاحبوں نے۔ اس قبیح امر کو ترک کیا ہے اسی طرح آپ بھی ترک کر دینگے۔ جلسہ کے موقعہ پر اگرچہ انتر نگ سبھا کا ارادہ بھی وید پرچار کے لیئے فہرست کھولنے کا تھا مگر بخشی جی کی ایسی خاص تحریک ہوئی۔ اگر یہہ فہرست کچھ عرصہ پہلے کھولی جاتی اور بھی مفید پڑتی۔ بخشی جی نے دو تین سال کا عرصہ ہوا۔ اپنی جائیداد بعد وفات اپنے کالج کے نام پر وقف کر دی ہے مگر اب ہم امید کرتے ہیں کہ بخشی جی وید پرچار فنڈ کی ضرورت کو محسوس فرما کر اسکی طرف بھی ضرور توجہ مبذول فرمائینگے۔

رگھناتھ داس از شملہ

لیچ راجپوتانہ

مجھہ کو پورا بھروسہ تھا۔ کہ آریہ سماج بھارت

دنیا میں ایکتر تا کا پودا اوگا ہے - اور یہہ
جلد بڑھکر اپنے ملک کو صلی حالت میں لاویگا کیونکہ
بہت سے سجنوں نے اپنی زندگی اسکو ارپن کردی
تھی جیسے کہ مہاتما منشی رام جی جبکہ شام جی
ماتے پرلیں کے بارے میں تکرار رہا تھا
اجمیر میں پدہارے تھے - اسوقت انہوں نے
"بھگوت پریت" پر لکچر دیا تھا - آپکے
پریت پر سب سجنوں نے سراہنہ کی تھی - کہ
آپکے دیش ہتیشی کالج کے پرنسپل ہیں - میں
اکثر بڑے بڑے شہروں میں رہا ہوں - اور
اچھے اچھے رئیسوں سے ملاقات ہوئی - تو جب
کوئی دہرم سمبندہی بات ہوتی تھی - تب میں
مہاتما جی کا اودہارن دیتا تھا - کہ ہمارے
کالج کے پرنسپل بڑے ایشور بھگت ہیں اور
دنیا میں آریہ سماج کے سجنوں کے سوائے
کوئی دیش ہتیشی نہیں - جب تک ست دہرم
پرچارک میرے پاس نہیں آیا - تب تک میں
اس دہیان میں آپکی تعریف بڑے بڑے رئیسوں
سے کرتا تھا - مگر جب پرچارک آیا اور میں نے
گھر کی پھوٹ پڑھی - اسدن سے بندہ کو
بہت رنج ہے - اور جو کچھ حوصلے تھے سب
رنج کر گئے - سچ کہا ہے - "بناش کالے بپریت
بدہی"

विनाश काले विप्रीत बुद्धि

ہمارے ایڈیٹر - میں آپکے پرچارک کو کسی کو
نہیں سناتا - کیونکہ اپنے گھر کا حال کہنے
میں بھلائی ہے - جس جگہ پرچار میں پھوٹ کا
بازار گرم ہے - اور جو کوئی پرانی سنتا ہے
وہ ایسی بیت کبھی کرتا ہے - کہ پہلے کیسے تھے
اور اب کیسے ہیں - ہمارے اڈیٹر - ابھی بہنی
ایک ہے - کہ سبھی کو بگاڑتا -

اس لیئے مہاتما جی کی سیوا میں دست بستہ عرض
ہے - کہ آپ وِدوان ہیں - جو کچھ کریں پہلے
سوچ سمجھ کر کیا کریں - کیونکہ نتیجہ آخر بد کا
بد ہی ہوتا ہے - اب گئی ہوئی بات کو ستر جتن
کریں - اور اپنے بکھرے گھر کو اکیتر کر کے
بیٹھیں - کیونکہ آپ ہیں تو آریہ ہی - اس میں
کوئی برائی کی بات نہیں - کہ اگر صبح کا بھولا
ہوا شام کو گھر آجائے تو بھولا نہیں کہنا چاہیئے
ایک شخص نے دہرم ویلی پودے کا بیج بویا اور
دوسرا اسے بگاڑے تو کتنا پاپ ہے - بندہ کو
پوری آشا ہے - کہ اب مہاتما جی صاحب
اُنتی کی طرف سعی کرینگے - تاکہ اُس سجن کے
نام پر دھبہ لگے - جسنے اپنی زندگی قربان کی ہے

آپکا درشن ابھلاشی
بندہ کنور لال شرما -

میں نے میرے کا سرمہ تین تولہ
منگوایا - کسی کو فایدہ نہیں بخشا - اسکی جھوٹی
تعریف کرنا ویرتھ ہے - کوئی اسے نہ منگاوے -
ورنہ دہوکا کھاویگا -

سب آریہ سجنوں سے نویدن ہے - کہ جب
روپیوں کے منہ سے لکھیں - انکو دیوناگری یا تو
لفظوں میں یا گنتی کے ہندسوں میں ضرور
لکھا کریں - کیونکہ بہت سے بھائی ان سے
محروم ہیں -

بندہ کنور لال شرما

چھاؤنی نصیر آباد راجپوتانہ

آریہ سماج انسٹیٹیوٹ نصیر آباد جسکی بنیاد عرصہ
قریباً پانچ ماہ کا بیت ہوا ہے - کہ کنٹونمنٹ
مجسٹریٹ کیپٹن ٹنلے صاحب بہادر نے اپنے
دست مبارک سے رکھی تھی - بنکر طیار ہو گئی
قریباً پندرہ سو روپیہ اس خوبصورت اور وسیع
عمارت پر صرف ہوئے ہیں - یوں تو سبھی نصیر آبادی
آریہ بھائی دہنیہ واد کے لائق ہیں - کہ انمیں سے
ہر ایک نے پوری پوری سہائتا دی - مگر بابو پدم چند
جی پردہان آریہ سماج اجمیر اور بابو ہیرا لال جی
کوشش کرکے دھنیواد کے پاتر ہیں - کہ جنکے شبانہ
روز لگاتار پریشرم نہ رہنے سے باوجود کئی پرکار
کے ناموافق حالتوں کے اسقدر قلیل عرصہ میں
ایسا اُتم مکان بنگیا - تاریخ ۲۰ اکتوبر افتتاحی جلسہ
بڑے سمارو کیساتھ ہوا - اجمیر سے قریباً ستر
آریہ بھائی اور آشرم سکول کے ودیارتھی اس
جلسہ میں شامل ہوئے تھے - بڑی دہوم دہام کیساتھ
نگر کیرتن کیا گیا - جسکا نصیر آباد نگر واسیوں پر بہت
اُتم اثر ہوا - نگر کیرتن کی سماپتی پر پنڈت بریہم دت
جی نے ہون کرایا - تتپشچات سب حاضرین
کا فوٹو لیا جاکر جلسہ برخاست ہوا - اور سب
اجمیر سے پدہارے ہوئے آریہ بھائی اور ودیارتھی
بھوجن پانے کے لیئے بابو پدم چند جی کی باوڑی
پر گئے - بھوجن وغیرہ کا سب خرچ اُکت بابو
جی نے برداشت کیا - سائنگ کال کے سات
بجے ایشور بھجن اور پرارتھنا کے بعد بابو شیو پرشاد
جی اُپ منتری آریہ سماج اجمیر نے اُن مہاشیوں
کا شکریہ ادا کیا - جنہوں نے مکان کے بننے
میں ہر پرکار کی مدد دی - اور چیدہ مگر مؤثر
شبدوں میں آریہ سماج کے پوتر مشن کا مختصر
سماچار حاضرین کو سنایا - تتپشچات دو گھنٹہ
تک نا سنکار کا ویاکھیان ناستک دھرم پر ہوا -
باوجود سخت مخالفت کے شروتا گنوں کی بکثرت
قریباً ۲۰۰ تھی - کالج کی سماپتی پر شنکا سمادھان
کے لیئے سمے دیا گیا - مگر کسی نے کوئی پرشن نہ کیا

صرف ایک بابو صاحب نے لنگ پوجا کے وشئے
میں پرشن کیا۔ جسکا اتر نامہ نگار نے دیا۔ بابو
صاحب سنتشٹ ہوکر بیٹھ گئے۔ ایک بجے اُپرانت
آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔

ویدک دھرم کا سیوک
نربھئے چند ودیارتھی اجمیر

انگلو سنسکرت سکول ریاست جوبنیر راجپوتانہ کا سالانہ تقسیم انعام کا جلسہ

ریاست جے پور میں پھلیرہ سٹیشن کے نکٹ
ایک چھوٹی سی ریاست جوبنیر کی ہے۔ جہاں کے
ٹھاکر صاحب ہیں جن کا نام سری یت ٹھاکر کرن سنگھ
جی ہے۔ عرصہ قریباً چار سال سے ایک نام کا
ایک سکول کھول رکھا ہے۔ جسکا سالانہ تقسیم
انعام کا جلسہ ۱۹ اور ۲۰۔ اکتوبر کو بڑی دھوم دھام
سے ہوا۔ نمنترن تو بہت جگہوں اور آریہ سماجوں
کو اخباروں اور خطوط دوارا دیا گیا تھا۔ مگر اجمیر
اور جے پور کے سوائے اور کہیں سے کوئی بھائی
نہیں پدھارے تھے۔ قریباً ۳ آریہ بھائی اور
آشرم سکول تتھا دیانند بورڈنگ ہاؤس کے ودیارتھی
اجمیر سے اور ساٹھ آریہ بھائی جے پور سے شامل
ہوئے تھے۔ انکے علاوہ چار پانچ ریاستوں کے
ٹھاکر بھی پدھارے تھے۔ پھلیرہ سٹیشن پر
سواریوں کا معقول پربندھ تھا۔ ۱۰ بجے دن گذشتہ
میں سب بھائی جوبنیر پہنچ گئے اور ٹھاکر صاحب
کے باغ محلوں میں اتارا گیا۔ [illegible] آرام سے

فراغت پانیکے بعد ۸ بجے رات کے سکول
کے امتحان میں سب بھائی اکٹھے ہوئے۔ ٹھاکر
صاحب کی آگیا انوسار پرتھم ہون ہوا۔ بابو
متھرا پرشاد جی منتری آریہ سماج اجمیر نے ایشور
پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات پنڈت رام ناتھ جی
اپدیشک جے پور آریہ سماج اور نامہ نگار نے
منش کے کرتویہ وشئے پر ویاکھیان دیئے۔ آرتی
ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ ۲۰۔ اکتوبر کے پراتہ
کال کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ نگر کیرتن کیا گیا
جس میں لالہ جانکی جی اور بابو متھرا پرشاد جی
نے ویاکھیان بھی دیئے۔ لوگوں پر اثر بہت اُتم
ہوا۔ بھوجن آدی سے نبٹ کر ۳ بجے سب لوگ
کرکٹ میچ دیکھنے کے لیئے ٹھاکر صاحب کے
باغ میں گئے۔ آشرم سکول اور جوبنیر
انگلو سنسکرت سکول کی ٹیموں کے درمیان
میچ ہوا۔ اگرچہ جیت آشرم سکول کی ٹیم کی
ہوئی مگر جوبنیر سکول کے ودیارتھی بھی اچھے
کھیلے۔ رات کے سات بجے سے جلسہ کی کارروائی
آرمبھ ہوئی۔ اگرچہ عام آدمیوں کو آنیکی اجازت
نہیں تھی۔ تو بھی قریباً ۴۰۰ کے حاضری تھی
پرتھم پنڈت گنپتی پرشاد جی نے ہارمونیم کے
ساتھ بھجن گا کر شروتاگنوں کو پرسن کیا۔ اسکے
بعد پروگرام کے مطابق پرتھم بابو متھرا پرشاد جی
نے ایشور پرارتھنا کرائی۔ اسکے بعد بابو دیا شنکر
جی نے گنگا کی مہما پر کتھا سنائی۔ تت پشچات
پنڈت شانتی لال جی نے اپنے بنائے ہوئے
سنسکرت شلوک پڑھے۔ بعد ازاں انگلو سنسکرت
سکول اور آشرم سکول کے ودیارتھیوں نے
سنسکرت شلوک سنائے۔ اسکے پشچات بابو شیو
گوبند سنگھ جی ہیڈ ماسٹر سکول ہذا نے رپورٹ پڑھکر
سنائی۔ جو تسلی بخش تھی۔ بعد ازاں لڑکوں کو

انعام تقسیم کیا گیا۔ اسکے بعد نامہ نگار کا ویاکھیان
ودیا وشئے پر ہوا۔ اسکے پرچار کی بابت پر پنڈت گنپتی پرشاد
جی اور لالہ سوجن لال جی سبھاسد آریہ سماج جے پور
نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ بھجن گا کر
شروتاگنوں کو آنندت کیا۔ اسکے بعد نامہ نگار نے
مہارانی وکٹوریہ تتھا مہاراجہ صاحب جے پور
اور ٹھاکر صاحب کا دھنیواد دیا۔ سب نے جے جے
دوارا اپنا ہرش پرکٹ کیا۔ اور جلسہ برخاست
ہوا۔ دوسرے دن سب بھائی اونٹوں اور
رتھوں تتھا گاڑیوں پر سوار ہوکر پھلیرہ
پہنچے۔ اور وہاں سے ریل پر سوار ہوکر گھر کو
ہی جا پہنچے۔ ٹھاکر صاحب ویدک دھرم کے
دڑھ وشواسی بھگت ہونیکے علاوہ بڑے
دھارمک اور سادہ مزاج ہیں۔ آریہ سدھانتوں
اور رسم و رواجوں کے حالات سے پورے پورے واقف
ہیں۔ آپکے ہاں راستی گھس گئی ہے [illegible] کا نام ونشان
بھی نہیں رہا۔ [illegible] کی طرح ٹھاکر
صاحب سب بھائیوں کے ساتھ نہایت بے
تکلفی سے ملتے رہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ٹھاکر
صاحب جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے راجپوتوں
میں اپنے ڈھنگ کے ایک ہی شوربیر پرش
ہیں کہ جنہوں نے جھوٹی لوک لاج کو
تیاگ کر تن من دھن سے ویدک دھرم کی
سیوا کرنا ہی اپنے جیون کا مکھیہ ادیش بنا رکھا
ہے۔ جو آنند کہ سب بھائیوں کو آپکی صحبت
سنگ سے ہوا وہ کبھی بھلایا نہیں جاوے گا۔

ویدک دھرم کا سیوک
نربھئے چند ودیارتھی اجمیر

راولپنڈی آریہ سماج سالانہ جلسہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مہاشہ درگا پرشاد جی نے اہنسا پرمو دھرم اس مضمون کو بکر چوری دہو کہہ دہی - آنار دری جیو ہنسا وغیرہ ندت کرموں کو ثابت کیا کہ یہ سب اہنسا ہیں۔ انکا چھوڑنا ہر ایک پرش کو ضروری ہے - خاتمہ پر ایک دو بھجن گائے گئے - اسوقت شام کے ۶ بج گئے اور حاضرین کو اطلاع دیگئی - کہ آٹھ بجے ایکم رام بھجدت جی قوم کسکو کہتے ہیں اور اسکا ادہار کیسے ہوسکتا ہے" اس شہر پر لکچر دیں گے آج سوائے کچہری کے اور کسی دفتر میں تعطیل نہ تھی ایسے رونق کی بہت کم امید تھی - لیکن تاہم دوپہر کے بعد چار پانسو کے لگ بہگ حاضری موجود رہی - رات کو لائق لکچرار پنڈت رام بھجدت جی نے بڑے فصاحت اور بلاغت سے اپنے قومی پیشوا لفرسری رامچندر جی کا جیون چرتر تمہید میں دیکر اپنا مضمون شروع کیا جسمیں مختلف پیچیدگیاں جو قوم کی شناخت میں لاحق ہو رہی ہیں - درشا کر پھر بتایا کہ قوم کسکو کہا جاسکتا ہے - غرضیکہ یہ لکچر سننے کے ہی قابل تھا - سب لوگ بڑے شوق سے قریب دو گھنٹہ تک سنتے رہے - دن سمجھو مگر مضمون ختم نہ ہوسکا - اسلئے بقیہ مضمون کہ قوم کس طرح ابہر سکتی ہے دوسرے دن پر رکھا گیا - حاضری کی تعداد اسوقت کم نہ تھی - اور سب صاحبان لکچرار کی لیاقت کی داد دیتے ہوئے گہر وں کو پدہارے -

اتوار - آج صبح جاہے اوتار سے نگر کیرتن کرتے ہوئے سب بھائی سماج مندر میں پہونچے جہاں پنڈال ہوچکا تھا - پہلے بھجن کیرتن ہوا - پھر پنڈت رام جی شاستری کے ودیارتھیوں نے کھڑے ہوکر ویدمنتروں کا اوچارن کیا - اور آریہ سکول کے لڑکوں نے ایک بھجن گایا - پنچات ماسٹر درگا پرشاد جی نے اپدیش دیکر سب کے من کو پرماتما کی اور کھینچا اور ایک اور اپدیش یعنے سرمن بھی دیا - بعدازاں

بھجن ہوکر پنڈت دیوی دیال جی شرما اودیشک پرتی ندہی سبھا پنجاب نے گرہست آشرم پر ویاکھیان دینا شروع کیا - آپنے اس آشرم کی فضیلت اور جو گرہستی کے فرائض ہیں - انکو بڑی دلچسپ تقریر سیچ اور فصاحت کے ساتھ بیان کیا - جسمیں سامعین مستفید ہوئے - بھجن ہوکر اسوقت کی کارروائی ختم کو پہونچی - دوپہر کے بعد بھجن کیرتن ہوکر ماسٹر درگا پرشاد جی نے ویدودیا اسکی تعلیم اور فوائد پر ایک ساوسٹر دکرتا کی پرمیشور آپ جیسے سجنوں کی ہمت میں دن دونی برکت دیوے - کیونکہ وید مبارک کا پرچار انہوں نے زبانی ہی نہیں بلکہ کچھہ دکھلا بھی دیا ہے - جو نسبت دیانند ہائی سکول لاہور کے معائنہ سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے - اب بھجن ہوکر پنڈت رام بھجدت جی نے وہی کل کے مضمون کا بقیہ شروع کیا - فصیح لکچرار نے ان جھوٹے اور خیالی اوپاؤں کے (جو بعض اشخاص قوم کے ابہار نے میں استعمال لارہے ہیں) نقص بھلے بھانت مگر سوکشم طور پر ظاہر کرکے ثابت کیا - کہ یہ قومی ادہار کے ہرگز وسائل نہیں ہوسکتے - اور آریہ سماج کے نیموں کی خوبیں جتلا کر بتلایا کہ قوم صرف سوامی دیانند جی مہاراج کے مشن کو لیکر اوٹھ سکینگے ورنہ کبھی نہیں - آخری حصہ میں آریہ سماج راولپنڈی کے مندر فنڈ (سماج کا اپنا مندر کچھہ لوگوں نے زبردستی دبالیا ہوا ہے - جسکا ملنا غالباً اب عدالت سرکار میں جانے پر منحصر ہے اس لئے فی الحال مناسب سمجھا گیا - کہ مندر متنازعہ کے علاوہ اپنی کارروائیوں کے لئے اور مندر فنڈ ضرور کھولا جاوے) کے واسطے اپیل کی گئی - اپیل کا ختم ہونا تھا - کہ چھنا چھن دہن کھڑ ہونا شروع ہوگیا - اور آریہ بھائیوں کے بورڈ پر

اور ایشور کی کرپا سے تھوڑی ہی دیر میں کل من نقد اور وعدہ ۔۔۔ دو ہزار چھہ سو چھبیس روپیہ چودہ آنہ جمع ہوگیا جسمیں سے طبی قسم دو ہزار مندر فنڈ اور ساڑہے چار سو کے قریب نقد وید پرچار فنڈ کیواسطے اور دیانند اینگلو ویدک لاہور کے واسطے قریب ستر روپیہ کے نقد اور دیگر چھوٹی چھوٹی تقوبات اور فنڈوں کے لئے یہ بھی مفصل تفصیل یعنے فہرست بوقت دستیابی پھر تحریر کیجاویگی - یہاں خاص قابل ذکر چوہدری گورمکھہ صاحب ساہنی رئیس شہر راولپنڈی و میونسپل کمشنر کی دریادلی اور ہمت ہے - کہ باوجودیکہ انکا آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں - مگر آریہ مندر کیواسطے ایک کنال زمین للعہ روپیہ دان دیئے - بیشک سچی خیرات اسی کا نام ہے - لالہ شمبھو داس صاحب کمشن ایجنٹ اور سردار بوٹا سنگھ صاحب کی فیاضی بھی قابل تحسین و آفرین ہے - کہ جنہوں نے تین سو اور ساڑہے تین سو روپیہ کا دان اس نیک کام میں یکمشت کیا دہن - باوجودیکہ کلچرڈ لوگ دن رات مذہبی اور شان و شوکت سے اپنے قومی کالج کے لئے روپیہ جمع کرتے ہوئے وید پرچار فنڈ میں گونہ خلل انداز ہوئے - مگر تاہم اس قدر معقول روپیہ کا جمع ہو جانا بڑی کامیابی سمجھنی چاہیئے - ہم لالہ خوشی رام لالہ مرلی دھر لالہ گنج بہاری لال لالہ کانشی رام وغیرہ صاحبان کو انکی کوششوں کے صلہ میں تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں -

شام کی کارروائی بعد بھجن و مبارکباد کے ختم ہوکر پھر ۸ بجے رات کے پنڈت لیکھرام جی کا ویاکھیان صداقت کے چشمہ پر ہوا - آپنے دریا گنگا کی صفائی اسکے منبع وغیرہ کی تمہید اوٹھا کر اپنے مضمون کو

۲۳ کو ڈاکٹر شنگت رام جی کا لکچر ہوا - حاضری عمدہ تھی - پھر لالہ بہہ چند جی نے جانتے جانتے بازار میں کھڑے ہو کر بھجن گائے - اور لکچر دیا - حاضرین قریباً ۱۰۰ کے تھی -

---

کنیا مہاودیالہ سماچار

شریمتی ہردیوی جی سمپادکا بھارت بھگنی جی بنا آئی ہوئی ہیں - جنہوں نے ایک سو روپیہ کنیا آشرم اور کنیا مہاودیالہ کے لیے دان دیئے -

رائے بہادر لالہ لکراج جی سیشن جج سابق نے پانی مرتے وقت کنیا پاٹھشالا کو ایک ہزار دان دیئے -

آریہ سماج جھنگ نے تیرہ کنیا مہاودیالہ کے لیئے اکٹھے کیئے -

آریہ سماج سری ہرگوبندپور کے التسب کنیا مہاودیالہ اور کنیا پاٹھشالہ جالندھر کے لیے قریباً ساٹھ روپیہ ہوئے -

رائے سالگرام صاحب نے کنیا مہاودیالہ کو ایک سو روپیہ دیا -

جالندھر آریہ سماج کا التسب ۲۶ و ۲۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا - کنیا مہاودیالہ کے لیے بھی نام ہوتا ہے اشا ہے - کہ ممبران آریہ سماج جالندھر اپنے لگائے ہوئے پودے کو پرورش کرنے کے لیئے اور زیادہ کوشش کرینگے -

موضع رائے پور کے زمیندار کنیا مہاودیالہ کے لیئے دھن اکٹھا کرنے میں بہت کوشش کر رہے ہیں - کوشش کا نتیجہ التسب پر ظاہر ہوگا -

ان مہاتماؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے - جو مہاشے شری جانی کا ادھار کرنا چاہتے ہیں - کہ اُدھر دھیان کریں - تمہارے اُدیوگ سے بیڑا پار ہو سکتا ہے -

---

لوکل

سنیچر وار کو ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ بدستور ہوا -
منگلوار کو استری سماج بھی بدستور ہوا -

بیروار کو ڈاکٹر شنگت رام جی کا لکچر سنسکرت ودیا کی فضیلت پر لوکل آریہ سماج مندر میں ہوا - حاضری معقول تھی - شکروار کو دو لکچر چھاونی جالندھر میں ہوئے - اتوار کو لوکل آریہ سماج مندر میں ہیا پر لکچر ہوا - اس موقع پر صرف مارجن منتر تک ہی لکچر ختم ہوا -

آئیتوار کو سماج مندر کے ساپتاہک جلسہ میں لالہ اسرا رام جی سکتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرارتھنا کرائی - اور سبھا جاری پھر انہی نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - تب اپنیشدت سنگھ سبھا کے ساگیوں کے ہتھ جوڑ کر ہمارے فاضل لکچرار جناب ڈاکٹر شنگت رام جی کا لکچر سندھیا پر ان مام کے منتر سے شروع ہو کر اسی منتر تک ختم ہوا - سنیچر وار کو پھر ڈاکٹر صاحب کا سندھیا پر ہی لکچر ہوا - اس روز صرف سندھیا پرکرن کے منتروں کی ہی ویا کھیا ہو سکی - حقیقت تو یہی ہے کہ گیتیوں اور شاستروں وچکنا کے پرمانوں سے ڈاکٹر صاحب نے سندھیا کے منتروں کے ارتھ کر کے حاضرین کو سنائے - احاطہ تحریر سے باہر ہیں - حاضرین ایسے محو تھے - کہ کوئی تشفی ہلنا نہ معلوم ہوتا تھا - امید ہے کہ یہ صاحب آریہ سماج میں کسی من کو ایک نمونہ ہونگے - ہر روز حاضری قریباً دو اڑھائی سو کے ہوتی رہی - آریہ سماج کی آشا تب ہی ہوگی - کہ جب ایسے ایسے دہارمک جن پرش لکچرار ہونگے - ہم پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایسے لکچرار فاضل کی نسبت مبارکباد دیتے ہیں -

---

ست دھرم پرچارک پریس
جالندھر شہر
لسٹ کالی

آریہ سماج کے متعلق کتابوں کی خریداری میں اپ لوگوں کو اس وقت بڑی دقت معلوم ہوتی ہے - ایک ہی جگہ سے مطلوبہ کتابیں نہیں ملتیں - نیز مستری اور تعلیم کے متعلق ہندی اور سنسکرت کی کتابیں بھی کسی ایک جگہ سے ملنا مشکل ہوتا ہے - ان سب دقتوں کو دور کرنے کے لیے اس پریس کے متعلق ایک بڑا لسٹکا لسٹ کھولا گیا ہے - جس میں کہ سوائے آریہ سماج اور استری شکشا ہندی پستکوں کے سنسکرت کے درشن آدی گرنتھ اور انگریزی اردو اور ہندی کی عام اخلاقی کتابیں بھی مل سکیں - ضرورت معلوم ہونے پر لسٹ کی ست زیادہ کیجا سکتی ہے - سودا کل نقد بنقد ہوگا - ادھار کا نام نہیں -

المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر

اشتہار کتب مفید خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب نہیں سمجھتے - البتہ پبلک پر اتنا اظہار کرنا مناسب سمجھتے ہیں - کہ یہ صحابہ کتابیں آپ صاحبوں کی قدردانی سے ا ب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہوئی ہیں - جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے سارٹیفکیٹ بھی آئے ہیں - اب میری یہ درخواست ہے - کہ اصحاب ان کتابوں کو ملاحظہ کر کے

مطبوعہ یکم سنگھر ۲۵

نمبر ۳۲ | مطبوعہ یکم مگھر سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۵ - نومبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ست دھرم پرچارک

کیا ویدپرچار فنڈ کے حامی تعلیم کے مخالف ہیں؟

وہ لوگ جو کہ سکول اور کالج بنا کر آریہ سماج کا اودیش ٹھہرانا چاہتے ہیں۔ آج کل مشہور کر رہے ہیں کہ ویدپرچار فنڈ کے حامی تعلیم کے مخالف ہیں یعنے وہ نہیں چاہتے۔ کہ لوگ پڑھیں اور لکھیں اور اس طرح عقلمند بنیں اور روٹی کمائیں۔ یہہ الزام ایک سراسر غلط بہتان ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ ویدپرچار فنڈ کے حامی اپنا مکھ اودیش یہہ سمجھتے ہیں۔ کہ لوگوں کی رُچی دھرم کی طرف زیادہ ہو۔ کیوں کہ انکو یقین ہے کہ دھرم جن لوگوں میں ہوگا وہ ہر طرح سے اعلےٰ رہنے کی کوشش کرینگے۔ وہ اخلاقی علمی اور قومی طور پر اعلیٰ ہوں گے وہ اپنے ہر ایک فرض کو خوب ادا کرینگے۔ اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم کے فرض کو بخوبی ادا کرینگے اور ساتھ ہی جب ویدوں کا گیان پھیلیگا۔ شاستروں پر پرچار ہوگا۔ دھرم اوپدیش سُنے جاوینگے۔ انکی بدھی بھی پربل ہو جاویگی لیکن اسی پر بس نہیں۔ ویدپرچار فنڈ کے حامی ٹھیک اسی طرح سے کہتے ہیں۔ کہ لڑکیوں کو اعلےٰ تعلیم دو اور پرائمری سکولوں میں دھرم پہلے۔ لوگوں کی سمجھ ہوں میں دھرم پہنچ جاوے۔ ویدپرچار فنڈ کا روپیہ لڑکوں کے لیئے عمدہ تعلیمی کتابیں تیار کرنیکے لیئے بھی خرچ ہوگا۔ دویانند آشرم لاہور تعلیم کی مدد کے لیئے ہی بنایا گیا۔ لائبریری لاہور میں تعلیم کی مددگار ثابت ہوگی۔ اور بھی ویدپرچار فنڈ کے حامی کئی سکول اس گھڑی اس پل چلا رہے ہیں جالندھر چھاؤنی کا سکول لالہ نرائن داس بی اے ایل ایل بی کی مدد سے چل رہا ہے جگراؤں میں پنڈت کرپارام کی مدد سے سکول کھولا گیا تھا۔ لدھیانہ کے سکول کو لدھیانہ آریہ سماج کا سہارا ہے۔ دیانند ہائی سکول لاہور ویدپرچار کے حامیوں کی امداد سے چل رہا ہے سری گوبندپور میں ایک سکول انہیں صاحبوں نے کھولا ہے۔ راولپنڈی میں ویدپرچار کے حامیوں کا سکول ہے بھیرہ کا سکول رائے لبھو رام کی بدولت چل رہا ہے۔ شاہدرہ کے سکول کا مدار ماسٹر درگا پرشاد پر بہت سا ہے۔ پنجابی ہائی سکول امرتسر ماسٹر آتمارام جی کے دم کے ساتھ رونق پر ہے۔ ان سکولوں کے لیئے روپیہ نہیں مانگا گیا اور نہ کبھی آریہ سماج نے ان سکولوں کی مخالفت کی ہے۔

جن لوگوں نے رائے ٹھاکردت دھون جی کی کتاب ویدک دھرم پرچار نامی غور سے پڑھی ہے۔ ان کو اس بات کا یقین ہو گیا ہوگا۔ سکول اور کالج بنانا آریہ سماج کا کام نہیں ہے۔ لیکن یہہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ طالب علموں میں پرچار کرنا ہمارا فرض ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو ہم نے کونسا ذریعہ اس پرچار کا سوچا ہے۔ جواب صاف ہے کہ جب تک مادری میں پرچار کرنا ہمارا اودیش ہے تو طالب علم کیا پیچھے رہ گئے۔ پرچار کے ذریعے بہت سوچے جا رہے ہیں۔ اپنی عقل کے موافق چند ذریعے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب انکی طرف توجہ دیگی۔

اوّل طالبعلموں میں پرچار کے لیئے ایک خاص اوپدیشک رکھا جاوے۔ کیونکہ طالبعلموں کی خاص طبیعتیں ہیں۔ ان میں خاص جذبے ہیں۔ خاص خرابیاں ہیں اور خاص طرح کے ارادے ہیں۔ الغرض وہ بانی قوم سے ہیں یہ خیال ہے کہ ان امور میں انکو ضروری ہے۔ کہ اوپدیشک ایسا مقرر کیا جاوے جو کہ انکی زندگیوں کو مطالعہ کرے۔ جو کتابیں کہ انکے متعلق ہوں انکو پڑھے۔ انکی خاص ضرورتوں کی پڑتال کرے۔ انکی کمزوریوں پر دھیان دے۔ جہاں جاوے۔ انہیں پرچار کرے۔ پرچار کی غرض سے ایک دورے میں میں نے تین مقامات پر طالبعلموں کو لکچر دیئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بہت جلد نیک خیالات کے حامی بنینگے۔ اگر انہیں ایک دو دفعہ جاکر پھر پرچار کیا جاتا تو ضرور بالضرور وہ درڑہ آریہ بنجاتے۔ اگر ہم اس ذریعہ کو استعمال میں لاویں۔ تو سارے صوبہ کے طالب علموں کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔

دوم۔ ہر ایک آریہ سماج اپنے متعلق ایک دھرم پاٹ شالا رکھے۔ جس دن اس کا سپتاہک جلسہ ہوا کرے۔ اسی دن اگر صبح کو جلسہ سماج ہوتا ہے۔ تو شام کو اور اگر شام کو جلسہ

باقی حالات کے دوہرانے کی ضرورت نہ سمجھ کر
صرف پاٹ شالا کے حالات یہاں درج کرنا ضروری
سمجھتا ہوں۔ یہ پاٹ شالا یکم نومبر ۱۸۹۱ء
کو مہرشی دیانند سرسوتی کی یادگار میں کھولی
گئی تھی۔ وقت قائمی اس پاٹشالا کا سب سے
اعلیٰ اُدیش سنسکرت اور زبان مادری کو ترقی
دینا رکھا گیا تھا۔ تعلیم مفت دیجاتی ہے۔ بلکہ
مفلس طالبعلموں کو کتاب وغیرہ سے بھی مدد دی
جاتی ہے۔ یکم اپریل ۹۵ء سے مڈل تک پڑھائی
کردی گئی ہے۔ پاٹ شالا کے متعلق ایک آشرم
بھی ہے۔ جسمیں دس کشتری ودیارتھیوں کو
روٹی کپڑا وغیرہ ٹھاکر صاحب کی طرف سے
دیا جاتا ہے۔ دو ہزار روپیہ کی لاگت کا مکان
بنوا گیا ہے۔ اور اب تک ۷۰۷۴ روپیہ ۹ آنے
کرمچاریوں کی تنخواہ وغیرہ پر خرچ آچکے ہیں
ریورٹ کے سنانے پر کھرداکے سیٹھ چار روپیہ
اور ٹھاکر صاحب کے اپنے کاروباریوں نے
۱۰۵ روپیہ چندہ دیا۔

ریویو

غنچۂ بھجن حصہ اول فارسی حروف
میں مصنفہ لالہ ٹھاکر رام ورما ممبر آریہ سماج پسرور
ضلع سیالکوٹ قیمت فی جلد ۱؎
مصنف سے یا پبلک ڈپو آریہ سماج لاہور
سے مل سکتا ہے۔ ۳۲ صفحوں کا چھوٹے حجم والا
بھجنوں کا نسخہ جسمیں تیرہ بھجن ہیں۔ ایشور مہما
سوامی دیانند کی تعریف۔ پوپوں کا ظلم اور دیگر
سبھی مضامین پر مصنف نے طبع آزمائی کی ہے۔

مخزن گیان یعنی ترجمہ بھگوت گیتا کے
۱۸ ادھیاؤں کا۔ از لالہ رام نارائن تاجر کتب امرتسر
بازار مائی سیواں قیمت فی جلد ۳ ضخامت ۲۰۶
صفحہ چھوٹے بھگوت گیتا کا اردو ترجمہ ہے۔

بھجنوں کا گٹکا بہرنت گوند کہی ۱۹۰ صفحوں
کا قیمت فی جلد ۱۲؎۔ لالہ رام ناتھ تاجر کتب
امرتسر بازار مائی سیواں سے مل سکتا ہے
اس میں چند وغیرہ کے بڑے عمدہ عمدہ بھجن
ایشور پرارتھنا اُپاسنا وغیرہ کے دیئے ہوئے
ہیں۔

پنچ مہایگیہ ودھی کا انگریزی اور
ہندی دونوں زبانوں میں ترجمہ از لالہ درگا پرشاد
سپرنٹنڈنٹ ورجانند پریس لاہور۔ قیمت فی جلد ۱۲
یہ چھوٹی سی کتاب جیب میں رکھنے کے لائق
بڑی خوبصورت چھپی ہے ہمارے پاس ریویو
کے لئے آئی ہے۔ پہلے ہوم سنکا میں مختصر طور پر
سندھیا کے اتھ اسکی کریہ کا ستھان اور
لوازمات دیئے ہیں۔ آگے بعد ہوم کی سنسکرت
کا طریقہ اور ترجمہ کو سمجھنے کے لئے قیم دیئے گئے ہیں
اسکے بعد پرتم برہم یگیہ کے منتروں کا
جدا جدا ترجمہ انگریزی اور ہندی بھاشا میں
لکھکر مصنف نے اس بیہی کی دیا لکھی
ہے اسی طرح باقی چار یگیوں کے ترجمے اور
ودیا لکھی ہیں درج کی گئی ہیں۔
انگریزی دانوں کے لئے یہ کتاب بڑی
مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

پردہ کی رسم ۳۰ صفحہ کا مختصر نسخہ
زبان اردو مصنفہ لالہ گوجمل فرینس ایڈیٹر
بھارت سیوک جالندھر نے تصنیف کیا ہے
قیمت فی جلد ۲؎۔ مطبع بھارت سیوک میں بکتا
ہے۔ مصنف نے ہندوستانیوں کی مستورات
میں سچا پردہ کے پہلے ہوئے رواج پر بحث کی
ہے۔ ہندوستان بعض برگزیدہ بزرگوں کی
تحریروں سے پردہ کی مضر رسم کی اصلاح
کی ضرورت جتلائی ہے۔ شروع میں یہ بحث
کرتے ہوئے کہ ہندوستان پردہ کا رواج کس
طرح پر جاری ہوا۔ مصنف نے اس دلیل سے
ناانفاقی ظاہر کی ہے۔ کہ پردہ کی رسم کا آغاز
مسلمانوں کے ظلم سے ہوا۔ جہاں تک رشیوں
کے اقوال دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے ہمیں معلوم
ہوا ہے کہ وہ صرف یہی وجہ پردہ رسم کی بنیاد
کی نہیں بتلاتے۔ بلکہ مسلمانوں کے برقعہ پوشی
کی تقلید بھی ایک سبب بیان کرتے ہیں۔ کوئی
ایک وجہ پردہ کی رسم کی بنیاد نہیں ٹھہر سکتی ہے
بہت سے اسباب ایسے جمع ہو گئے تھے۔ جنکا کہ قدرتی
نتیجہ پردہ رسم پر ہوا۔ گو مصنف پردہ کی رسم
کے ساتھ ایسے نتیجے بھی منسوب کئے ہیں جنکا کہ
واقعی اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم یہ رسالہ
پڑھنے کے قابل ہے۔ ہر ایک ہندو نوجوان کو
اسپر غور کرنا چاہیئے۔

ایک عبرتناک واقعہ مصنفہ لالہ
گوجمل فرینس ایڈیٹر بھارت سیوک جالندھر
شہر۔ قیمت فی جلد ۲؎ ایک کہانی کی صورت
میں شراب نوشی کے خطرناک نتائج کا فوٹو
کھینچا ہے۔

ساوتری ناٹک مصنفہ لالہ دیوراج
مینیجر کنیا پاٹ شالا جالندھر شہر قیمت فی جلد ۵؎ مجلد

لالہ دیوراج کی پُر تاثیر تحریروں سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہیں۔ قدرتی زبان میں لکھنا لالہ دیوراج جی کا ہی حصہ ہے۔ اس لیکھ کا نقشہ ہمارے بھائی نے مہابھارت میں سے لیا ہے۔ خیالات ایسے پاکیزہ ہیں۔ کہ انسان کو ایک مرتبہ تو شرح دھام میں سجھنے کے لائق ضرور بنا دیتے ہیں۔ ساوتری کا بڑھ چڑھ کر پن کر کے ستیہ وان ور کی تلاش میں جانا۔ رشی بھائیں جاکر یم دھنی کو اپنی یوگیہ تا کے ذریعہ چھل کرنا یعنی جگت ستیہ ورت کا اپنے باہو بل اور سیشٹتا سے اگنی اسرار کلام و ہند گو کا حاصل کرنا یم راج کی ستیہ ورت سے دشمنی۔ ستیہ ورت اور ساوتری کا سیر لو اہ کرکے بن میں بس کرنا۔ یم راج کا چھل سے ستیہ ورت کو اسیر کرنا اور ساوتری کا اپنی چترائی سے چھڑانا بڑے منوہر پیرایہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ گو حروف فارسی کے ہیں لیکن زبان دیوناگری استعمال کی گئی ہے۔ ہر ایک گرہستی کو پڑھنا چاہیے۔ ہماری رائے میں یہ پستک نہایت ہی لابھ کاری ہوگی۔ اگر سنسکرت اکشروں میں چھپوا کر ہر ایک بھارت پتر اور پتری کے ہاتھ میں دیا جاوے۔

❀

رپورٹ آریہ سماج یتیم خانہ فیروزپور بابت سنہ ۔ اس رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ اس وقت تعداد یتیمان ۴۴ ہے۔ چھ نئے یتیم سال زیر رپورٹ میں داخل ہوئے لیکن اسی قدر بیاہ اور موت وغیرہ کی وجہ سے علیحدہ ہوئے۔ صحت، خوراک اور پوشاک یتیمان کا مفصل ذکر ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یتیموں کو مختلف پیشوں کے ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں۔ زنانہ مدرسہ متعلقہ یتیم خانہ کی نسبت رپورٹ میں حسب ذیل شکایت ہے۔ لیکن کل حالات کو دیکھ کر کہنا واجب ہوگا۔ کہ سال زیر رپورٹ میں مدرسہ نے کوئی ترقی نہیں کی۔ آگے چلکر کہا ہے کہ صرف سرمایہ میں نمایاں ترقی کی ہے۔ آمدنی ۴۱۱۵ روپیہ ۵ ر ۱۱ پائی ہوئی۔ خرچ ۲۲۹۴ ۳ پائی ہوئے۔ سرمایہ اخیر دسمبر ۱۹۰۳ء پر ۴۱۶۸ روپیہ ۷ ر ۳ پائی تھا۔

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت سری رام سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ نے باہر آریہ سماجوں میں پہونچکر یتیم خانہ کے لیے دھن اکٹھا کیا۔

❀

انجمن رفاہ عام بٹالہ کی پہلی سالانہ رپورٹ لالہ رگھو ناتھ سہائے بی اے سیکرٹری کی بھیجی ہوئی ہمارے پاس ریویو کے لیے پہونچی۔ اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انجمن رفاہ عام کی ممبری کا ہر ایک مذہب و ملت کے آدمی کو حق ہے عیسائی مسلمان ہندو سب ہی ملکر شہر والوں سے برائیوں کو چھڑانے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ علاوہ شہر والوں کے درمیان شراب خوری جوابازی وغیرہ برائیوں کے برخلاف تحریک کرنے کے اس انجمن نے نہ صرف ناچ وغیرہ کے برخلاف ہی رزولیوشن ہی پاس کیے۔ بلکہ پانچ سو روپیہ کے قریب بیماروں کے علاج اور محتاجوں سے غریبوں کے لیے کمبل وغیرہ بہم پہونچانے پر خرچ کیا اس سال بھر کے عرصہ میں کئی جلسے تجری رسموں کے انسداد کی بابت ہوئے۔ اور بہت نیک نتائج پیدا ہوئے۔ لالہ رگھوناتھ سہائے بی اے اس انجمن کے روح رواں ہیں۔ اور اس لیے ہم انہیں اس انجمن کی کامیابی کے لیے مبارکباد کہتے ہیں۔

❀

ستری دھرم شکشا

مصنفہ پنڈت بھگوت دت ستری ساکن مقام شوارا ضلع بجنور قیمت فی جلد ۲ محصول ڈاک علاوہ۔

اس پستک کے آرمبھ میں اکثر آدی کویوں ستر اور رشیوں کے بھید بخوبی درشا کر اور سنسکرت شبدوں کے اوچارن کا طریقہ بتا کر۔ منوسمرتی، مہابھارت، رگھوونش آدی گرنتھوں سے ستری دھرم کے متعلق شلوکوں کا سنگرہ کیا ہے۔ اور ہر ایک شلوک کے نیچے اسکے ارتھ اور کہیں کہیں ویاکھیا بھی کی ہے۔ رتو دھرم کے متعلق جو شلوک دیے ہیں ہم انکی نسبت نہیں کہہ سکتے۔ کہ کہاں تک لابھ کاری ہو سکتے ہیں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ گنگا رام منتری آریہ سماج دہرم سالہ آپکی طرح ہم بھی آریہ گزٹ فیروزپور کے ناظرین کی توجہ بیدی الیشر سنگھ جی کے مضمون مطبوعہ ست دہرم پرچارک ۱۹ - جولائی ۱۸۹۵ء کی طرف کھینچتے ہیں لیکن چونکہ بیدی الیشور سنگھ جی کا مضمون ہم نے درج نہیں کیا - اس لیئے آپکے مضمون کے درج کرنے سے بھی انکار ہے - آپ خاطر جمع فرماویں - کہ بیدی الیشور سنگھ جی کی تحریر اور ایسی دوسری تحریروں سے کچھہ نقصان آپکے آریہ سماج کو نہیں پہونچ سکتا -

---

لالہ جگن ناتھ سب اوورسیر مقام اکونہ (ریاست) براسا مفصل طور پر لکھتے ہیں کہ جو مخالفت برادری برخلاف ٹھاکر شیو رتن سنگھ ورما اوٹھائی گئی تھی وہ ڈھیل گئی - اور ٹھاکر صاحب بدستور ویدک دہرم کا پرچار بڑے اتساہ سے کرتے ہیں ستیہ کی سدا ہی جے ہوتی ہے - خواہ اسمیں کچھہ دیر لگے - ایڈیٹر

لالہ پرتھی پال - از انبالہ شہر - جالندھر کے پنڈت شادی رام اور پنڈت گنگا رام کے بے معنی لکچروں کا حال لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پنڈت شادی رام پورانک دہرمی نے کنیا دان کی نسبت بھی کہا - کہ لڑکیوں کے ساتھہ اچھا سلوک نہیں ہوتا - پنڈت صاحب کی تقریر کی تردید اس بات سے ہوتی ہے کہ پردہ ضلع ملتان ڈیرہ اسمعیلخاں بنوں وغیرہ جیسے دور دراز مقاموں سے بڑے بڑے معزز اصحاب نے اپنی لڑکیوں کو آشرم میں داخل کرایا ہوا ہے - ایڈیٹر

لالہ بھگت رام سکرٹری آریہ سماج بھیرہ لالہ ہیرانند جی کے تشریف لیجانے پر اظہار خوشی فرماتے ہیں - اور لکھتے ہیں کہ لالہ ہیرانند کے جاتے ہی حاضری سپتاہک جلسوں میں بڑھ گئی اور سباھتہ کی کمیٹی بھی قایم ہو گئی - ویدک الہام پر جو لکچر لالہ ہیرانند کا ہوا - اُسکی بڑی تعریف کرتے ہیں - خط چونکہ زیادہ لمبا ہے اس لیئے بجنسہ درج نہیں ہو سکا - ایڈیٹر

لالہ امیر چند جی نادون ضلع کانگڑہ سے پھر ایک لمبا مراسلہ بھیجتے ہیں جسمیں چند لطیفے بہت مزے دار ہیں نمبر ۱ ایک مردہ کا کریا کرم دوسرا اچارج کرا گیا مال اسباب لیگیا جس اچارج کا وہ یجمان تھا - اُس نے پنڈوید کی نالش ٹھوک دی - نمبر ۲ ایک اچارج کریا کرم کرا کر پالکی میں کھیر کا ٹبو ... رکھوا کر چلا - ایک پالکی ٹوٹ گیا اور خود کھیر میں لتھڑ ... زمین پر گر پڑا - سرہانند بہاری کی نسبت لالہ امیر چند جی لکھتے ہیں کہ منڈی اور سوکیت وغیرہ ریاستوں سے بہت سا روپیہ مار لایا ہے - کانچڑ ... اریوں کی کارروائی پر لالہ امیر چند جی افسوس کرتے ہیں اور ویدک دھرم پرچارک کی تجاویز کے ساتھہ پورا اتفاق کرتے ہیں - اور اوپدیشک ... کی اپنی طرف سخت ضرورت بتلاتے ہیں - ایڈیٹر

لاہور

"جناب ہمارے ملک میں اور بہت سی

روحانی بیماریاں ہیں - وہاں طبعی یا اٹھوائیں کی بیماری سب سے بڑھکر ہے جسکی رائے کا بدقسمتی سے ہمارے ساتھہ اتفاق نہیں ہوتا ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ کانا بخواہ ولیش بھگتی سے شونہ کہہ کر اپنا مضحکہ اکرتے ہیں - میرا یہ تجربہ خیالی نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کی کنایات سے بھری ہوئی خط سے تصدیق ہوا ہے - جو قوم کا افتخار گنا جاتا ہے۔

رائے ٹھاکر دت کی کتاب پڑھنے سے پہلے جو میری رائے اس کتاب کے متعلق تھی وہ مذکرہ بالا شخص کی سپرٹ کے آدمیوں کے پھیلائے ہوئے کنایات و اشارات پر مبنی تھی جو اجکل ان آدمیوں کا شیوہ ہو رہا ہے - اپنے معزز دوست کی نصیحت سے کتاب پڑھا - اور میں آتما کی ساکشی سے کہہ سکتا ہوں - اس کتاب کو پڑھ کر وہی آدمی اپنے آتما کو سمجھہ سکتے ہیں جنکے آتما میں وید کی عظمت ہے - جنہوں نے آریہ سماج کو شہرت اور آمدنی کی وسیلہ نہیں بنایا جنہوں نے آریہ سماج میں داخل ہو کر بدنامی کو سہا - آمدنی کے ناجائز وسیلوں پر لات ماری برادری کو سماج کی خاطر قربان کر دیا - ایسے آدمی کہیں گے رائے صاحب نے ہمارے خیالات کو چرا کر کتاب میں قید کر دیا - سچ تو یہ ہے کہ ویدک دھرم پرچار میں رائے صاحب کی کوئی ایسی نئی بات مندرج نہیں بلکہ "ویدک دھرم پرچار آریہ ستان کی وید پرچار پر مجموعی پکار ہے"

کا لستی نا نند (؟)

تیسرا سالانہ جلسہ آریہ سماج ...

[illegible]

نصب کیا جسکی انتظاری وہ ایک سال سے کر رہے تھے - اور جسکی آمد آمد کئی دنوں سے لگاتار تیاریاں ہو رہی تھیں اور جسکی خوشی میں رنگا رنگ کی پھلکاریاں اور گوناگون کے ریشمی کپڑے دیواروں پر لٹکائے گئے تھے - تاکہ تمام حاضرین جلسہ ہر ایک طرف سندر بیل بوٹوں اور انکے الٰہی صبر و نیکی کا روپ دیکھیں - آہا کیا ہی وہ عمدہ نظارا تھا کہ جب چند باہر کے آریہ سجن اور سماج کے کل ادھکاری شہر کے دروازے سے باہر سکول کے مقابل ہی کمیٹی کے مکان کے احاطہ میں باہر سے آنیوالے سجنوں کی آمد آمد کے گیت گا رہے تھے کہیں بٹالہ والوں کی آمد آمد کی پکاریں شہر جالندھر اور مکیریاں والوں کی دسوہی کے واسطے آریہ پرمیشوں کی دوڑ - ذرا یکہ کی آہٹ سنی کہ جھٹ سجنوں کی ادھر ٹکٹکی لگی - خیر ایسی انتظاری کی حالت میں چند ایک سجن ڈھنڈلیا خوب اوم کے جھنڈے تلے ایشور کے یش گان کرتی ہوئی شہر میں داخل ہوئی تھی جسمیں قابل دید نظارہ لالہ سہس لال ماسٹر کو اپنے شاگردوں کی منڈلی کا تھا - سب کے سب ۱۵ یا ۱۰ برس کی عمر سے نیچے تھے - اسی طرح آریہ سجن وید منتر گاتے ہوئے اور اپدیشوں کی برکھا برساتے ہوئے سماج کی گلی میں پہونچ ہی گئے - کہ وہ انتظاری جو جالندھر کی آمد آمد نے دے رکھی تھی ایشر کی کرپا سے دور ہوئی اور مکیریاں سماج کی سجن منڈلی بھی آ گئی - جس نے ایک خاص حصہ نگر کیرتن میں لیا - بستی ندی کی طرف سے گئے ہوئے اپدیشکوں اور ودیارتھیوں کی منڈلی کا بھی ایک عجیب سین تھا آخر تقریباً ۹ بجے سماج مندر میں تمام منڈلیاں آ گئیں - بعد ازاں ہائیکش کے مکان میں جمع

ایک عمدہ اور صاف اور ایک سادا جک مہر کا ہی تھا - انہیں مختلف کمروں میں مختلف جگہ کے آریہ سجنوں نے اوتارا کیا - اور رات آرام بتیت کی - بھوجن استھان نزدیک ہی ایک مندر میں جو کہ ایک سوچھ استھان ہے مقرر تھا - روٹی کا انتظام عمدہ اور سادہ قابل تعریف تھا - دوسرے روز ہون میں خاص حصہ آریہ ودیارتھیوں کا تھا - اسکے بعد دوسری کارروائی جلسہ شروع ہوئی - قابل توجہ بات یہ تھی کہ ہون کے وقت کسی قسم کا اتو سل آریوں کے واسطے سوائے سننے وید منتروں کے نہیں تھا - اسوقت رات کے تھکے ہوئے آریہ گاہکوں کے دل لالہ [illegible] جند کی آمد سے دوگنے ہو گئے - اور ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر شنکت رام جی کی آمد سے اپدیشکوں کی کمی بالکل دور ہو گئی - صبح کے وقت لالہ دیوراج جی کا اپدیش ہوا - اور پنڈت پورنانند جی کا گرہستھ کی فضیلت پر ویاکھیان ہوا - اسکے بعد پنڈت کرپارام جی کا دھرم میں ودیا کی ضرورت پر ایک پرتاثیر اور سنور لکچر ہوا جسکے بعد بھجن کے ساتھ صبح کی کارروائی ختم ہوئی - دوپہر کے وقت دھرم چرچا میں صرف مولوی صاحب جو کہ پہلے پنڈت لیکھرام کے ساتھ ایک دو دفعہ پر بات چیت کر چکے تھے اسوقت بھی دھرم چرچا میں اپنے انگریزی موجود بھائیوں کے صلاح اور مشورہ سے ویدوں کی قدامت پر بات چیت کرنے لگے - وقت دھرم چرچا کا صرف ایک گھنٹہ ہونے سے انکو اسکے دس بجے کے بعد تمام وقت دیا گیا - دھرم چرچا کیوقت آریہ سماج کی طرف سے پنڈت کرپارام جی اپدیشک نے جواب دئیے اور ساتھ ہی قرآن وغیرہ کے الہامی کا بیفایدہ

بے فائدہ ہونا ثابت کیا - اسکے بعد لالہ دیوراج جی کا لکچر استری شکشا پر تھا - اسوقت پر ان سماج نے استریوں کی توجہ لکچر کی طرف دلانے اور بالکل چپ چاپ رکھنے میں بہت کوشش کی بعد ازاں ودیارتھی بھگت رام نے ویدک دھرم کی بزرگی پر کچھ کہا - اور لالہ [illegible] رام جی نے مختلف مذہبوں کے سورگ (بہشتوں) کا خاکہ کھینچا - اسکے بعد پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی - اسکی روٹی کھانے کے بعد باہر سے آئے ہوئے سجنوں کا میلا ہوا اور تقریباً ۱½ سے ۲½ تک مذکورہ بالا مولوی صاحب سے اسی مسئلہ پر بات چیت ہوئی اس مباحثہ میں حکیم سنت رام اور ڈاکٹر شنکت رام جی کا خاص حصہ تھا - مولوی صاحب سنسکرت بالکل نہیں جانتے لیکن ظاہر کرتے ہیں -

دوسرے دن پنڈت پورنانند جی کا اپدیش اور ڈاکٹر شنکت رام جی کا ویدوں کی قدامت پر ایک مکمل فاضلانہ لکچر ہوا جسمیں ڈاکٹر صاحب نے اپنی تحقیقات کو حاضرین پر پورے طور پر دکھلایا لکچر تقریباً ۳ گھنٹہ تک ہوا - لیکن لوگ تصویروں کی طرح بیٹھے سنتے رہے - دوپہر کے بعد سالانہ رپورٹ میں قابل غور بات یہ ہے کہ ساماجک سجنوں نے اس سال [illegible] عمل کرنے کے بعد آنکی واقفیت کرنے میں بڑی کوشش کی ہے اور تقریباً تمام سبھاسد نیک چال چلن اور سندھیا کرنیوالے ہیں - اسکے بعد پنڈت کرپارام جی کا لکچر ویدوں کی عظمت پر ہوا - جسکے بعد پنڈت [illegible] جی نے وید پرچار فنڈ کے واسطے اپیل کی - روپیہ جو اسوقت اکٹھا ہوا تفصیل درج ہے -

وید پرچار فنڈ ۱۳۲ روپیہ نقد
کنیا مہا ودیالہ جالندھر [illegible]
ستری پاٹھ شالا جالندھر پانچ روپیہ نقد

دیانند ہائی سکول درگا پرشاد دو روپیہ نقد
یتیم خانہ فیروزپور اٹھارہ روپیہ نقد
پتری پاٹھشالہ سری گوبندپور ایک روپیہ نقد
ستری پاٹھشالہ ایضاً نقد ۱۱؏ - ۱۱ وعدہ
ساج مندر فنڈ پانچ روپیہ نقد ٹیوٹکل نقد وعدہ

شام کیوقت سادھو لالا رام جی بھی شانتی دھرم کی تبلیغ سے پہونچ گئے تھے - کیونکہ اسوقت آریہ بھجنوں کا نگرکیرتن تھا جسمیں آریہ سبھاسدان سری گوبندپور کے اُستاد کا قابل دید نظارہ تھا اور باہر کے سجن کم از کم یہ خیال دل سے ضرور لے گئے ہونگے کہ اگر اسی قسم کا اُتساہ ممبران سماج کا رہا تو ایکدن سری گوبندپور میں تمام کے تمام ہندو آریہ سماج کے دوار اور نیک چالچلن ممبر ہو جاوینگے -

شہر والوں میں سے آریہ سماج کا سنگھ سبھا کیساتھ زیادہ پریم ہے - چنانچہ سنگھ سبھا کے ممبروں نے بھجن وغیرہ میں مدد دی - اور چندہ بھی اسوقت کئی ایک سنگھ بھائیوں نے وید پرچار فنڈ اور دیگر فنڈوں کے واسطے دیا - لیکن سناتن دھرم والوں کے ساتھ بڑے ایک گٹ جیٹ رہتے تھے جن کا نتیجہ آریہ سماج کی خوش قسمتی معلوم ہوتی ہے -

پردھان اور دیگر ادھکاری سماج ایک بڑے متمول اور عالی حوصلہ ہیں - ممبران سماج کی آپس میں بڑی محبت اور پریم ہے - ہر ایک نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دینے کیواسطے جان و مال سے تیار ہیں -

آپکا آریہ سیوک
بھگت رام ودیارتھی

جلسہ سالانہ آریہ سماج منٹگمری

منٹگمری آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام... مطابق ۲۸ و ۲۹ ستمبر ۱۸۹۵ء ہونا قرار پایا جلسہ کا نوٹس مدت تک ست دھرم پرچارک میں نکلتا رہا جسکی تعمیل ہم اور ...صاحب ... لاہور سے گئے ہیں منٹگمری ایک چھوٹا سا نگر ہے - یہاں پر نہ کوئی عجیب باغ ہے - اور نہ کوئی پرفضا مکانات بلکہ چہار سو ویرانہ ہی ویرانہ ہے - مگر پھر بھی آریہ بھائیوں کا امید سے بڑھکر آنا اور جلسہ کو رونق دینا امید دلاتا تھا کہ کشش خواہ کتنا ہی دھرم کیچیں گرہن ڈالیں لیکن آریہ دال پیچھے ہٹنے والا نہیں - اور وہ دن جلد آنیوالا ہے جبکہ یہ یگ سمپورن ہوگا - ناظرین ۲۷ تاریخ کو میاں بنی بخش رائی و چند آریہ بھائیوں نے نگرکیرتن کیا گویا نگرباسیوں کو جلسہ کی خوشخبری کا پیغام پہونچایا - بڑے بڑے کوچہ و بازار سے ہوکر ہم لوگ قریباً ۹ بجے مندر کو واپس آئے - رات کو جابجی کی گاڑی میں آریہ بھائی جھنگ سے جہاں کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ہوا تھا - تشریف لائے گو مجھے کل صاحبان کے نام یاد نہیں اور نہ کوئی یادداشت رکھی گئی تھی لیکن تاہم جہاں تک میرا حافظہ مدد کرتا ہے تحریر کرتا ہوں -

لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لالہ جیونداس صاحب پریذیڈنٹ آریہ سماج لاہور - ماسٹر درگا پرشاد منیجر دیانند اینگلو ویدک سکول مع چند طلبا - ڈاکٹر بھگت رام صاحب پنڈت رام رتن جی - پنڈت لوریند چند جی - پنڈت کرپا رام جی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لالہ بھجو رام صاحب سیکرٹری لودھانہ آریہ سماج - لالہ بھگت رائے صاحب ڈپٹی انسپکٹر آریہ سماج کمالیہ - پنڈت دولت رام صاحب پروفیسر دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور - لالہ ... جی جھنگ - لالہ سیتا رام صاحب لاہور وغیرہ وغیرہ صاحبان اور لاہور سے آئے تھے -

ایک دو صاحب بھجن منڈلی لاہور سے تھے قبل ہون کے پنڈت لالمن جی نے پرارتھنا کی اور پنڈت دولت رام صاحب نے ہون کی کریا ادا کی دن پر سرمن دیا سرمن قابل تعریف تھا - پنڈت صاحب کے اپدیش مدلل ہیں - ذاتی ... سرمن نے کئی دلوں کو تسخیر کیا - جلسہ بجھن آرتی ہوکر فتح کی کارروائی ختم ہوئی - جلسہ دوپہر قریباً ۲ بجے دھرم چرچا شروع ہوئی - ماسٹر وشنو ... اوتر ہوتے رہے - ایک صاحب نے پاپ کی تعریف پوچھی - جسکا جواب ڈاکٹر بھگت رام صاحب نے ایسے لفظوں میں بیان کیا - گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا - یعنی جو چیزیں یا سوچیں سو برس پر تیت زندگی گذارنے میں مددگار ہیں - وہ نیکی ہے اور جن جن چیزوں یا کاموں سے ہماری پوری آیو یعنے سو برس گذارنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے یا بگھن ہوتا ہے - وہ بدی یا پاپ ہے - اس کے بعد تھوڑی دیر تک سبا جنتہ ہوکر کارروائی ختم ہوئی پھر ایک بھجن ہوکر ماسٹر درگا پرشاد جی کا لکچر ودیا کی عظمت پر ہوا - ماسٹر صاحب نے اپنے لکچر کو بڑی خوبی سے نبھایا - اور حاضرین کو محظوظ کیا - آپکے ہمراہ چند طالبعلموں نے وید منتر ادا کئے اور ایک ایک منتر کو دو تین طرح پڑھا جس نے حاضرین کے دلوں کو از حد موہ لیا - اس وقت ہندو صاحبان کے دلوں میں سنسکرت اپنی دیدی زبان کا شوق جوش زن تھا - لڑکوں نے منتر طوطے کی طرح یاد نہیں کئے ہوئے تھے - بلکہ باقاعدہ یاد کر رکھے تھے - نیز معنے بھی انھوں نے خوش اسلوبی سے بیان کئے - ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ اگر سکول جاری رہا اور کوئی وگھن نہ ہوا - جیسا کہ پرماتما کی سہایتا سے

امید ہے کہ آئندہ اے کلاس کے لڑکے بھی پاس ہو جاویں گے اور لڑکوں کو کسی قسم کی تکلیف وید کے یاد کرنے میں چنداں نہ ہوگی۔ بےشک ماسٹر صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ انگریزی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اگر ہم چاہیں تو وید پڑھا سکتے ہیں اور با معنے یاد کرا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان طلبار نے دو ایک دفعہ جلسہ میں بھی نگر باسیوں کو وید منتر سنائے اور ماسٹر صاحب کی اعلےٰ لیاقت کی داد دی۔ اسکے بعد ڈاکٹر بھگت رام جی کا لیکچر شروع ہوا لیکن لیکچر پر مضمون اور گورہ تھا جسکو لوگ نہیں سمجھ سکے اور انہوں نے مجبوراً اپنے لیکچر کو سماپت کیا۔ لالہ لابھ چند صاحب نے اپنا بارہ ماسہ دلادنی وغیرہ گائیں اور موقعہ بموقعہ بھجن بھی ہوتے رہے۔ ایک لادنی پنڈت رام رتن صاحب کی بھی ہوئی۔ باقی آئندہ

آپکا داس

گوردھن داس منتری آریہ سماج منٹگمری

ٹک براہین ویدک دھرم کا پرچار

نمستے۔ میں اپنے سرکاری کام کے لیئے مقام پولا ضلع ہاسم میں ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو داخل ہوا لیکن تحصیلدار صاحب ہاں نہ تھے ارادہ ہوا کہ واپس چلا آوں لیکن شریان مہاشے ڈاکٹر جی بی کلیان رام صاحب نے نہ آنے دیا اور مجھے رکھ لیا۔ کہ اب آپ یہاں آئے ہو تو کچھ تو دھرم اپدیش سنائے میں وہاں لچھمن سنگھ صاحب چیف کے مکان پر ٹھہر البتہ کمزوری کے مجھے جہاز سے بخار بھی آگیا تھا اور میرا مزاج ناساز تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے میرا علاج بڑی فکر سے کیا اور مجھے دن میں دو تین دفعہ دیکھنے آتے تھے۔ مجھے بھی دو تین روز میں آرام ہوگیا۔ پس لہٰذا تاریخ ۲۵ کو خان صاحب احسان محمد خاں صاحب سوداگر کے مکان پر وہاں کے قاضی صاحب کے ہمراہ مجھ سے "سچا دھرم"

پر بحث ہوئی۔ حاضری قریباً ۵ کے تھی ہر دو جانب سے دلایل پیش کیئے گئے۔ آخر کار قاضی صاحب نے خود عربی سے لاعلم اور علم بحث سے ناواقف بیان کیا۔ اسوقت لوگوں کے دلوں پر اثر اچھا پڑا اور ہندؤں کو تو بہت ہی خوشی ہوئی۔ کیونکہ یہاں ایک جھگڑا بڑا سے بین ہر دو فریق سے تنازعہ تھا۔ اور وہ ان کو ہر وقت مذہب باطل کے پیرو کہہ کر اکثر انکے دیوتاؤں پر الزام لگایا کرتے تھے۔ میری بحث سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور اسی روز یہاں کے تعلقہ بورڈ کا انتخاب تھا۔ اسی سبب کام کے باعث آکو تو فرصت نہ ہوئی دوسرے دن انکے مکان پر چند لوگوں کے سامنے تحصیلدار صاحب نے میرے خیالات کی بابت بہت کچھ تعریف کی۔ اور میرا لیکچر دوسرے روز ہونیکے لیئے تجویز کی اور نوٹس اسی روز سکرٹری نیٹو جنرل لائبریری کی طرف سے دیدئیے گئے۔ دوسرے دن پانچ بجے جائے مقررہ پر نیٹو جنرل لائبریری میں سب حاضر ہوئے اور پیشتر جناب جی حاضر ہوا۔ ماسٹر سکول نے سبھا کا اودیشر درشن کیا۔ بعد ازاں جناب مہاشہ اشیوجی نائب تحصیلدار صاحب نے میری تعریف کرکے اور راجہ صاحب راجہ ادوارام اس جلسہ کے پریذیڈنٹ ہوں ایسی سوچنا کی۔ اسکی تائید ٹھاکر موہن سنگھ بلرام سنگھ دلیش پانڈے زمیندار، نرائن راؤ سب جج نے دیا اور وہ پریذیڈنسی کی کرسی پر جانشین ہوئے اور لیکچر شروع ہوا۔ کامل ڈیڑھ گھنٹے تک لیکچر "سماجک سدھارنا" (سوشیل ریفارم) اسی وشیہ پر ہوا۔ صغر سنی کی شادی۔ اخراجات۔ دفتر فرو استری شکشا۔ ذاتی بندھن وغیرہ وغیرہ ہر ایک پہلو پر پوری طرح بحث کرکے سماج سے ان سب کی درستی کیلیئے اپیل کیگئی۔ سامعین ہمہ تن بیٹھے لگے سنتے رہے۔ اور درمیان میں کسی طرح کی

رکاوٹ نہ کی۔ اختتام لیکچر۔ پھر پریذیڈنٹ کیجانب سے تحصیلدار صاحب نے نفس مضمون کی خوبی اور میرا شکریہ اور کل حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں "پوران کسنی بنائے" بھی ٹریکٹ تقسیم کیا گیا اور جلسہ برخاست ہوا۔ تمام صاحبان ذی عزت وہ ڈاکٹر صاحب وغیرہ مجھکو روانہ کرنیکے لیئے آئے تھے میں نے ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور اسی طرح روانہ ہوا۔ تاریخ ۲۸۔ کو مقام النگ میں آیا اور وہاں جناب منشی عبداللطیف صاحب چیف کانسٹیبل سے ملاقات ہوئی۔ اور میں انکے زیادہ کہنے سے وہیں اس روز قیام کیا اور شام کے ۶ بجے وہاں انکے مکان پر ایک ساد ہارن جلسہ میں کہ جسمیں تمام گانوں کے معزز لوگ شامل تھے "ہندو مسلمانوں کے اتفاق کی ضرورت" پر لیکچر دیا۔ سامعین پر اثر اچھا پڑا۔ چیف صاحب بڑے لائق آدمی ہیں۔ اگر ایسے ہی ہر ایک افسر ہندو مسلمانوں کو ایک طرف سے دیکھیں۔ تو جو آجکل ہندوستان میں فسادات کی وبا شروع ہے ضرور غنیمت نابود ہو جاوے۔ ۲۹۔ کو یہاں خاص ضلع ہاسم میں پہنچا اور اپنے ضروری کام میں لگ گیا۔ چند دوستوں سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے ایک لیکچر دینے کیلیئے کہا میں نے بھی بسر و چشم قبول کیا۔ آج وہ تجویز مقرر تھی لیکن بسبب بارش کے میرا مزاج چند ناساز ہوگیا اور سردی کے باعث آواز خراب ہوگیا جس سبب جلسہ میں توقف رکھا گیا۔ ورنہ آج ضرور ایک لیکچر ہو جاتا۔ مگر میں کہتا ہوں یقین کامل ہے۔ کہ اگر مزاج نے بھی موافقت دکھائی تو یہاں کل پبلک ٹون ہال میں ایک لیکچر ہوگا۔ بعد ازاں میں مکان چلا جاؤں گا۔ اور وہاں سے دو تین روز بعد ہی آمراوتی جاؤنگا وہاں دو ہراتینوں کا نوٹس

کا جلسہ سالانہ تاریخ ۶ نومبر کو ہے۔ اُنمیں شامل
ہونگا۔ کیونکہ میں اُسکا بھی ممبر ہو لیا۔ اور وہاں
جاکر سماج کا کام کرونگا۔ اگر صحت اچھی رہی تو
یقین ہے۔ کہ امسال جیسے کہ دلی امید ہے
ضرور دھرم اُور دیش کی خدمت کرونگا۔ پرماتما
اس اندھکار دیش کو اندھکار سے نکالے
اوم شانتی شانتی شانتی۔

خاکسار
شیو رتن سنگھ ورما ساکن بالاپور ضلع اکولہ
ملک برار

گوجرات شہر

۱۸ ستمبر ۹۵ء کو انترنگ سبھا میں خاص صحبت
ہے جو یہ رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہوا تھا
کہ امسال کے واسطے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے
قطع تعلق کیا جاوے۔ نہ کوئی پرتی ندھی بھیجا
جاوے۔ اور نہ ہی دشانش دیا جاوے۔ یہ
رزولیوشن ۵ نومبر ۹۵ء کو انترنگ سبھا میں
اتفاق رائے سے منسوخ کیا گیا ہے۔ آریہ گزٹ
فیروزپور کو واضح ہو۔ چونکہ لالہ منشی رام صاحب
پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی چالبازیوں سے
بذریعہ مخالف اخبارات واقف ہو کر پرتی ندھی
سے تعلق کیا تھا۔ جب نہایت غور و فکر وازروئے
تحقیقات ثابت ہو گیا۔ کہ لالہ صاحب صرف
جیسا پنجاب کی آریہ سماجوں میں کوئی مہاتما اور
براہمچاری دوسرا نہیں ہے۔ پھر ہمارے سماج
نے پرتی ندھی سے جسکے پردھان لالہ منشی رام جی ہیں
تعلق پیدا کر لیا۔ بدستور سابق دشانش بھی دیا جاویگا
اور پرتی ندھی بھی بھیجے جاوینگے۔

تاراچند منتری آریہ سماج گوجرات (پنجاب)

گوجرات پنجاب

۱۱ ستمبر ۹۵ء کو گوجرات سماج کی انترنگ
سبھا کا جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں لالہ تاراچند جی
نے پرتی ندھی کے آئے ہوئے کاغذات کو
پیش کیا لیکن لالہ صاحب کجھ مہاشیوں کی
پالیسیوں سے ناواقف تھے۔ اور یہہ ہی سبب تھی
کہ اُس روز تمام ممبر انترنگ سبھا میں تشریف
لائے۔ یہاں تک کہ وہ مہاشے بھی جنہوں نے
کبھی یہہ بھی نہیں شاید ہی ایک دفعہ سماج مندر
کا دروازہ دیکھا ہوگا۔ منتری جی کے نوٹس
کرنے کے بعد مہتہ ہردیال دت جی نے نوٹس
بک پر کچھہ ریمارک بھی اجڑ دیا تھا۔ لالہ منہراج
کے سچے چیلے گجرات میں مہتہ صاحب ہی اور
جنکے کہ اتھا کو ایک اخبار (آریہ پتریکا) نے
جوکہ لالہ منہراج جی سے بغیر قیمت کے اُنکو بھیجی
جاتی ہے۔ ماس پرچارکوں کے نیچے میں
گرسیت کر رکھا ہے۔ یہہ صاحب اگرچہ سنا
گیا ہے کہ خود تو ماس نہیں کھاتے لیکن
ماس پرچارک تو ضرور ہیں۔ کیا میں سمجھوں
نہیں بننا چاہتے۔ اگر وہ چاہینگے تو اُن کو
میں بتلا سکتا ہوں۔ کہ وہ ماس پرچارک ہیں
اور ثبوت بھی دے سکتا ہوں۔ خیر اتنا
لکھنا ہی کافی ہوگا۔ کہ اور تو ماس پرچارک
تنخواہ پر تمام پنجاب میں کام کرتے ہیں۔ لیکن
یہہ مہاشہ اخبار کے لینے سے گجرات میں
کام کرتے ہیں۔ بعد بحث برخلاف کے کثرت
رائے یہہ پاس ہوا۔ کہ دونوں پرتی ندھیوں
کو آدھا آدھا دشانش بھیجا جاوے لیکن آریہ
بھائیوں نے اس بات کو منظور نہ کیا کیونکہ
اگر (دھائی ٹوٹنوں) سماجیں ملکر کے ایک

پرتی ندھی بنجاویں۔ تو کیا ہم اُسکو اس نام
سے پکار سکتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں اگر
کالج کمیٹی اپنے آپ کو اس نام سے نامزد
کرے تو کیا یہہ ممکن ہے۔ کہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب ہو گئی۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اسلیئے
اگر آپکی اصلی پرتی ندھی سبھا سے قطع تعلق
کرتی ہے تو کریو۔ لیکن یہہ نہیں ہو سکتا
کہ ہم اصلی پرتی ندھی کے علاوہ اور کسی پرتی
ندھی کو مانیں۔ اس لیئے یہہ رزولیوشن پاس ہوا
کہ گوجرات سماج ایک سال کے واسطے پرتی ندھی
سے قطع تعلق کرتی ہے۔

اسکے بعد ۱۱ ستمبر ۹۵ء کو سماج ہذا کا
انتخاب مقرر تھا لیکن کئی ایک چندے کے
سبب سے دو منٹوں کے بعد انتخاب جا پڑا۔
اسکے جو کوشش کہ مذکورہ بالا ماس پرچارک
نے کی۔ قابل تعریف ہے۔ مہتہ صاحب ممبر
بن گئے۔ اور تمام چندہ وصول کروا کے انکا
کہ جن جن مہاشیوں کے نام دو دو یا تین تین
سالوں سے برخاست ہو چکے تھے۔ اُن سے
بھی چندہ گیارہ مہینوں کا ادا کر کے وصل
کر لی۔ بیشک کام کرنے والا ہو تو ایسا ہی
آدمی ہووے۔

شام کو سندر آریہ سماج میں انتخاب ہونا
شروع ہوا۔ لیکن اسموقعہ پہ لالہ ہرکشنداس
صاحب پلیڈر پریذیڈنٹ آریہ سماج نے
ایک پُر اثر تقریر کی۔ جسکا اثر یہہ ہوا۔ کہ
اس سوال کے سوچنے کے واسطے یعنی آیا ہم کو
پرتی ندھی سے رہنا چاہیئے یا نہیں۔ اور اگر
رہنا چاہیئے تو وہ کونسا طریقہ ہے تین ہفتہ
مقرر ہوئے ہیں۔ انہی دنوں میں دیوالی بھی آ گئی
مہرتے پتا لیے اپنے گھر (دھوں) آ گیا جسمیں

اچھا سبب ہی جیسی منظور کرینگی۔ اور کسی کو عذر نہ ہوگا۔ یہ انتظام قسمی نظام سے بہتر ہے۔ کہ جو یک لخت قسم کثیر ہر سماج سے طلب کیجاتی ہو بوجہ مصروفہ آریہ سماجوں کے اسی قدر کے لیئے بھیج ہوئے۔ یہ بھی فقط میں جیسے کیا جاوے تاکہ رقم بیوقت کام آوے۔ امید ہے آئندہ ایسی طرف انتاج کہیں انتظام ہونا چاہیئے۔ باقی آئندہ

نیاز مند

کرپا رام منتری آریہ سماج کرنال

واردات انتقال

آریہ سماج شہر جالندھر نے اپنا سالانہ وارشکوتسب کرنا ۱۴-۱۵ دسمبر ۱۹۰۹ء یوم آتوار و سوموار کو سوبکار کر لیا ہے۔ آریہ سماج کے اوپدیشکوں اور سادھو مہاتماؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس مبارک موقعہ پر اپنے شبھ آگمن سے سماج ہذا کو کرتارتھ فرما دیں۔ چونکہ سماج ہذا مدد ہتا سے فقط متنفر ہے۔ اسی واسطے انترنگ سبھا نے پاس کر دیا ہے۔ کہ کوئی اوپدیشک یا بھجن منڈلی جو پالسی پرچارک ہو۔ یا مہاشئے پرتی ندہی سبھا پنجاب کے زیر فرمان نہ ہو۔ اپنی تشریف آوری کی تکلیف نہ فرماویں۔ ورنہ سماج ہذا اسکے خرچ وغیرہ کا ذمہ دار نہیں ہے۔

آپکا شبھ چنتک

سوہن لال منتری آریہ سماج شہر جالندھر

لطیفہ

جگہ۔ جماعت کا کمرا

(استاد صاحب نوجوان شاگردوں کے داخل ہوتا ہے)

استاد۔ لڑکو! آج صبح ایک عجیب واقعہ ہوا۔ جو کہ میں تمہیں بتلانا چاہتا ہوں۔

لڑکے۔ ہاں جناب مہربانی فرما کر ضرور کہیئے۔

استاد۔ جبکہ گھر پر ایک حجامت بنواتا تھا تو میں نے اسکے سر پر ایک بال کی گھونٹی دیکھا۔

لڑکے۔ ہاں جناب یہ تو ہم سب کہتے ہیں۔ اسے چوٹی کہتے ہیں۔

استاد۔ افسوس ہے کہ بہارت ورش کے لڑکے ضعیف الاعتقادی کی زنجیروں میں جکڑے رہینگے۔ لڑکو! میں نے کالج میں تعلیم پائی تھی۔ اور میرے کسی ہندو پروفیسر کے بھی چوٹی نہ تھی۔ اور ہم کالج کے تعلیم یافتہ ایک بات پر متفق ہوتے ہیں۔ کہ کوئی چوٹی اور جینو نہیں رکھتے۔ تمہاری ایسی کیا رائے ہے؟ میں تم سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ تم سب جنیو اور چوٹی اتار دو۔ یہ کس کام کے لیئے ہیں۔

لڑکے۔ (کانا پھوسی کرتے ہیں) ماسٹر جی برہمو معلوم ہوتے ہیں۔

استاد۔ (کانا پھوسی کی آواز سن کر) نہیں لڑکو میں برہمو نہیں ہوں۔ یہ تمہاری غلطی ہے۔ میں ان سے بڑھا ہوا ہوں۔ وہ خدا کی ہستی کے قائل ہیں۔ لیکن میں نہیں ہوں۔ کیا کوئی حاضرین میں سے خدا کی ہستی ثابت کر سکتا ہے؟

لڑکے۔ جناب۔ ہم کوئی بنی ہوئی چیز دیکھتے ہیں۔ تو بنانیوالے کا خیال آتا ہے۔ مثلاً لڑکے کے وجود سے باپ کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

استاد۔ ہاں! ہاں! تمہارے خدا کا بنانیوالا کون ہے؟

ایک لڑکا۔ جناب مہربانی فرما کر میرا ایک سوال حل کر دیجئے۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ حرف الف سے پہلے کون حرف ہے۔ کیونکہ سب حروف اسکی پیروی کرتے ہیں۔ اس کے پہلے کوئی حرف نہیں آتا۔ الف سے پہلا حرف جب آپ دکھلا دینگے۔ تو میں خدا کا بنانیوالا بھی دکھلا دونگا۔

استاد جھلا کر چپ ہو رہا۔

لوکل

نوٹ مقامی۔ آریہ سماج میں برہمچاری ٹھاکر دیو اب تک برابر پرچار کر رہے ہیں۔

پربھا سندر سہایک نے ایک عورت کے جالندھر میں آئے تھے۔ اپنا ارادہ لنگا بادرا الکہہ دینے کا ظاہر کرتے تھے لیکن سنا ہے کہ تشریف لے گئے۔ پچھلے اتوار کو ڈسٹرکٹ بورڈنگ کے صحن میں اتوار کو آریہ سماج مندر میں اپدیش ہوئے۔ ان کے بعد پنڈت سری رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور برہمچاری ہیرانند نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔ تب لیکچرار ماسٹر لچھمن داس جی آچاریہ نا چار پر لیکچر دیا۔ بلکہ کو استری سماج کا جلسہ بدستور رہا۔

آریہ سماجک خبریں

بھیرا آریہ سماج اب پھر زیادہ رونق پر ہو چلا ہے۔ جب سے لالہ ہیرانند جی بھیرا اسکول کے سکنڈ ٹیچر ہو گئے ہیں۔ ستسنگ جلسوں میں حاضری اسکے قریب پہنچ گئی ہے۔ ایک کلب بھی مباحثہ کے لیئے کھولی گئی ہے۔ جسمیں حاضری۔ ایک غریب نوجوان لالہ نانک چند جی اب یہاں آریہ سماج کما لیئے سرائے سدھو ہرگز بھیرہ والے میں وید کے دھرم کا پرچار کیا وہاں سے ضلع گجرات میں پہنچے۔ جہاں ایک سادھو صاحب ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے ہوئے چلے۔ سادھو جی کو عرصہ تین سال کا ہوا۔ کہ پرتنک لالہ سنگت رام نے دیا تھا۔ اب سادھو جی کمالیہ میں پہنچے۔ اور لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر

نمبر ۳۳ — مطبوعہ ۸ مگھر سنہ ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر — جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۷

यं क्रन्द सी अवसा तस्तभाने
अभयैक्षेतां मनसा रेज मानो यत्रा
धि सूर उदितो विभाति कस्मै दे
वाय हविषा विधेम आपो ह यद्बृ
हतीर्यश्चिदापः ॥७॥

ارتھ — جس پرماتما کو پرانیوں کے اتنقلات اُسکے ادھکار میں رہنے والے سب کو دھارن کرنیوالے جلا یمان اپنے گنوں کی وجہ سے پرشنسا کرنے کے یوگیہ سوریہ اور پرتھوی لوک۔ رکشا وغیرہ سے سب کو دھارن کرتے ہیں۔ جس پرماتما میں سوریہ لوک ادہکتے اودے کو پراپت ہوا۔ جو بڑے دیاپت جل اور آکاش تک کو بھی وشیش کر پرکاشت کرتا ہوا پرکاشمان ہوتا ہے۔ اسی پرماتما کو دگیان سے پرتیکش کرکے ودوان لوگ دیکھتے ہیں۔ اور اُسی سکھ سوروپ پرکاش شدہ سوروپ پرماتما کے لئے گرہن کرنے یوگیہ یوگ ابھیاس سے ہم سیوا کرنیوالے ہوں"

جس پرماتما نے سوریہ اور پرتھوی آدی لوکوں کو دھارن کرتے ہوئے سوریہ اور پرتھوی آدی کو دھارن شکتی عطا کی۔ جس پرماتما کے نیم کے مطابق ہی یہ پرتھوی گھومتی ہوئی دن رات کے ظاہر کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ جس پرماتما نے جل کو شیتلتا اور آکاش کو پرکاش کا ذریعہ بننے کی شکتی دی ہے۔ اسی پرماتما کو جاننے کی ہم سب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح سورج کو بھی پرکاش دیکر دوسروں کو پرکاشت کرنے کی شکتی دی۔ ویسے ہی جیو آتما کو بھی گیان روپی پرکاش پردان کرکے اسے دوسروں تک آتم گیان

ست دھرم پرچارک

یہ اگنی ویدک دھرم روپی امرت جل بنا کب شانت ہو سکتی ہے!

اخباروں میں آجکل ترنتارن کے عیسائی لیڈیوں اور پادریوں کا چرچا بڑے زور و شور سے ہو رہا ہے۔ ایک بوڑھی بیوہ برہمنی کا اپنی پتری سمیت احاطہ مشن کے نزدیک رہتے چلتے پہنچنا۔ ماں کی اجازت سے پتری کا احاطہ کے اندر میم کو ملنے جانا۔ اُس لڑکی کا وہاں غائب ہونا ایک عرصہ کی انتظاری کے بعد مصیبت زدہ ماں کا آدھی رات کو شہر میں واویلا مچانا۔ شب بیداری خیر خواہ سی صبح ہی دیوانہ وار ماتا کا پتری کے دیو لوک میں دیا گئی پھر اُسی طرف چل دینا۔ احاطہ کے اندر جانا۔ اور وہاں سے ایک معمولی خدمتگارنی اور بیماری ہستی کے ہاتھوں سے دھکا دیکر باہر نکالے جانا یہ سب ایسے واقعات ہیں جنہیں سنکر ایک پتھر دل آدمی کا ہردے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ لیکن جب اس کے بعد کی کہانی سنی جاتی ہے۔ تو دل بالکل بے قابو ہو جاتا ہے ماں کا عدالت تحصیلدار ترنتارن میں نالشی ہونا۔ سمن کی تعمیل ہو جانے کے بعد عیسائی مس کا لڑکی کو روک رکھنا۔ تحصیلدار کا عیسائی حکام کے خوف سے وارنٹ جاری کرنے سے پہلو تہی کرنا۔ پنڈت رام بھجدت جی اسے مختار کا حلفی بیان دینا کہ لڑکی ترنتارن کے احاطہ مشن میں موجود ہے۔ بحث اور مباحثے میں تحصیلدار کا پیچ و تاب۔ ایک طرف انصاف پکار رہا ہے۔ کہ وارنٹ جاری کر دوسری طرف عیسائی حکام اور خاص کر امرتسر کے پلیٹے ملک نواب کا خوف۔ آخر کار بلا کسی کارروائی کی تاریخ کی تبدیلی۔ شہر والے ہندو مسلمانوں کا جوش۔ دیہاتی جلسوں میں ہلچل۔ ان سب کو ملا کر ایک بڑا عجیب لیکن رُلانے والا افسانہ بن سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے؟ ہرگز نہیں! کسی مشہور اخبار کی گذشتہ فائلیں لیکر دو چار سالوں کی خبریں پڑھنی چاہیئیں۔ اس قسم کے بیسیوں حادثے درج اخبار پائیگا۔ اصل بات یہ ہے کہ زندگی کو نمکین بنانے کے لیئے کبھی کبھی سرو ساد ہارن اپنی گہری نیند سے جاگ اٹھتے ہیں۔ ادھر ادھر ہاتھ پیر مار۔ دور دھوپ سے بدن کو تھکا۔ زیادہ ترنینگو مستحق بنتے ہیں۔ ان پاکٹ بک یور نشاریتوں سے سوائے واویلے کے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا ہاں! البتہ بیرونی دنیا کو یہ ضرور معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ لاشیں مردوں کی نہیں ہیں۔ بلکہ زندوں کی ہیں۔

آج ترنتارن کے علاقے میں بکواس کرنے والے ہندو مسلمانوں اور آریوں کی بن آئی ہے لکچروں کی چاروں طرف بھرمار ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ اب لوگوں کے لیئے یہ بے معنے گفتگو اجیرن ہو رہی ہے۔ کچھ عرصہ

کے بعد کوئی بھی نہ سنے گا۔ بھارت ستان
اس علاقے میں بھی پھر سو جائیگی۔ اور
کنبھ کرن کی نیند سوئیگی۔ کئی بہتریاں اسی طرح
اپنی ماتاؤں سے بچھڑ جائینگی۔ کتنی ہی اپنی عصمتوں
کو داغ جدائی دیجائینگے۔ خاندانوں میں کہرام
مچا ہوگا۔ اور یہ خراٹے لیتے ہوئے ہونگے۔
پھر کبھی آٹھ دس سالوں کے بعد اتفاق سے
اگر نیند کھل گئی۔ تو شور محشر برپا کر دینگے
اس بچوں کے کھیل سے دکھ دور نہیں ہو سکتا
کیا ہمارے ترستان تو اسی بھائی سمجھتے ہیں
کہ اس شور و شر سے وے عیسائی تہذیب
کو ترستان کے علاقہ سے بھگا دینگے۔ جن
عیسائی پادریوں نے افریقہ کے بیکف پا
جنگلوں اور بیابانوں کی سختیوں کو طے
کرتے ہوئے مردم خوار قوموں کو بھی اپنی کوشش
سے اسیر کیا۔ ان کو ان بندر گھڑکیوں سے
کون ڈرا سکتا ہے۔ ! پھر کیا مرض لا علاج
ہے ؟ ہرگز نہیں۔ پھر مرض سے رہائی کیوں
نہیں ہوتی ۔ ! ۔ اسلئے کہ مرض کی تشخیص غلط ہے
ترستان کے ہندو اور مسلمان دونوں کا
خیال معلوم دیتا ہے۔ کہ عیسائی مسیوں نے
زبردستی لڑکی کو روک رکھا ہے۔ لیکن امر
واقعہ ہے۔ کہ لڑکی کی اپنی مرضی بھی اسمیں ہے
تو پھر سوال یہ پیدا ہوگا۔ کہ اگر لڑکی رضامند
تو داویلا کیسا ؟ بے شک اگر لڑکی سچ مچ مسیح
پر ایمان لاتی۔ اور اسکی شفاعت کو قبول
کرنے اور تین میں ایک اور ایک میں تین کے
مسئلے کو سمجھنے کے لائق ہوتی۔ تو مجھے کبھی عیسائی
پادریوں پر اعتراض نہ ہوتا لیکن بات یہ
ہے۔ کہ اعتقاد مذہبی کے بدلنے پر کوئی بھی
شخص عیسائی نہیں ہوتا۔ اسی لڑکی کو لیجئے

کم سنی کے بیواہ کی رسم کا ستیاناس ہو۔ اس لڑکی
کا خاوند چھوٹا اور خود بڑی ہے۔ اپنے ہمجولیوں
کو میز کرسی وغیرہ لگائے اور صاف کمروں میں
بیٹھتے دیکھتی ہے۔ لیکن خود انکے لیے محال
ہل نہیں سکتی۔ کیونکہ پردہ کی رسم مانع ہے۔
عیسائی ہو کر دیکھتی ہے۔ کہ پھر کوئی روک
ٹوک کرنیوالا نہیں۔ فوراً احکام مشن میں بھی
بند ہو جاتی ہے۔ جیسے کمبل میں بھونرا۔
میرے ایک معزز واقف عیسائی ہو گئے تھے
چونکہ ایک برہمن خاندان میں سے تھے۔ اور
ڈپٹی کے عہدے سے پنشنر تھے۔ انکے تبدیل مذہب
پر گرجوں میں خاص شکریے ادا ہوئے۔
دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ آپنے مذہب کا کبھی
مطالعہ نہیں کیا تھا۔ عیسائیوں کا مذہب
سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ بات صرف یہ تھی
کہ پوشاک اور طرز معاشرت میں پورے
صاحب لوگ بن بیٹھے تھے۔ بیگم بازی کے
دورے ہوا کرتے تھے۔ اتفاق سے ایک عیسائی
مس پر فریفتہ ہو گئے۔ اس نے کہا کہ عیسائی
ہو جاؤ تو شادی کر لونگی۔ فوراً بپتسمہ لے لیا
اسکے بعد آنکھیں کھلیں۔ معلوم ہوا۔ کہ
جب تک پہلا بیاہ فسخ نہ ہو۔ تب تک
عیسائی ہو کر دوسرا بیاہ نہیں ہو سکتا۔
اور بیاہ فسخ تب ہو سکتا ہے۔ جبکہ پہلی
بیوی ہم بستری سے انکار کرے۔ وہ بیچاری
پتی کے جیتے جی کیوں رانڈ بننے لگی تھی وہ
فوراً پتی کے پاس پہونچگئی۔ اب تو عیسائی
مذہب میں شک پیدا ہونے لگی۔ آخرکار
کچھ دنوں کی بات چیت میں ایسے بیہودہ
اور ضعیف الاعتقادی کے نام سے منسوب
کیا گیا۔ اور ویدک دھرم کو فضل مانا گیا

لیکن اب تک شدھ ہو کر ویدک دھرم کو گرہن
کرنے کے لئے اسوجہ پر مستعد نہیں ہوتے
کہ مبادا احکام برا مانیں۔
پیارے ناظرین! یہ ایک واقعہ تمہارے سامنے
بیان ہوا ہے۔ ایسے صدہا واقعات آپ خود سوچ
سکتے ہیں۔ کیا یہ تمام واقعات زبان حال سے
نہیں بتلا رہے کہ جب تک اندھی تقلید کی عادت
ہم لوگوں کے دلوں میں جڑھ پکڑے ہوئے ہے
تب تک ایسے حادثے روز ہوا کرینگے۔
پھر یہ زہریلا مادہ کیونکر دور ہو۔ جو کہ عیسائیوں
کے زنانہ اپدیشکوں اور مغربی تہذیب کی اندھی
تقلید سے پیدا ہوتا ہے ؟ مرض لا علاج نہیں ہے
صرف ہمت درکار ہے۔ شور مچا کر گیدڑ کو بھگا سکتے
ہیں لیکن نہ تو عیسائی پادری اور نہ ہی انگریزی
تہذیب کے پھیلانے والے گیدڑ ہیں۔ کہ شور شرابے
سے بھاگ کھڑے ہوں۔ بس انکی طاقتوں
کو کم کرنے کے لئے ان سے بڑھکر کسی طاقت کو لاگو
کرنا چاہیئے۔ جو وقت اگنی کی پربل داہکتی ہے
گالو کے گالو خاکستر کرنے کے لئے تیار ہوتی
ہے۔ اسوقت اگر تھوڑی برشا بھی آکاش کی
طرف سے چل پڑے۔ تو ایکدم میں شانتی ہو جاتی
ہے۔ اسی طرح وہ اگنی جو کہ مغربی مذہب اور
مغربی تہذیب نے بھارت ورش میں جاری
اور پھیلا رکھی ہے کبھی شانت نہیں ہو سکتی
جب تک کہ ویدک دھرم اور ویدک مشن آشرم
روپی سمبھیتا کے امرت جل کی برشا اسپر نہ
کیجا دیگی۔ بس آریہ سنتان ! ویدک دھرم کے
سچے سیوک اور ایک ورن آشرم کو پھر جیوت
کرنے والے ودوان اپدیشک کم از کم بھارت
ورش کے ایک ایک گرام میں بھیجا دو۔ پھر
دیکھو کہ یہ اگنی کیسی جلدی شانت ہو جاتی ہے

آپ کو معلوم ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس غرض کو پورا کرنے کے لیئے وید پرچار فنڈ کھولا ہے۔ لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ نزدیک آ گیا۔ یکم دسمبر کو اس فنڈ کے لیئے اپیل ہوگا۔ جسقدر زیادہ دھن آپ اکٹھا کرینگے اسیقدر اپدیشکوں کی تعداد میں زیادتی ہو گی اگر نہیں۔ تو چار چار ضلعوں کے لیئے تو ایک ایک اپدیشک مقرر ہو سکیگا۔ اور پھر اسی طرح اُنتی کرتے کرتے۔ کیا گرام گرام اور نگر نگر میں وید دھونی پہونچنی مشکل ہو گی؟ مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ وہ سجن جو کہ عیسائیوں کی زہریلی تعلیم کے اثروں کو محسوس کر رہے ہیں۔ بجائے بوندا باندی کرنے ہاتھ پیر دینے کے ویدک دھرم کے سچے مشن کی تن من دھن سے مدد کرینگے۔ تاکہ یہ مشن ہر ایک طرح سے مضبوط ہو کر اپنے مددگاروں کی مدد کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اوم شم۔

ایڈیٹوریل نوٹس

برت پرتی پرماتما کے دربار میں اپنی سبھی پرتگیاؤں کے پورن کرنے کے لیئے بل مانگتے ہمارے پراچین بزرگ بلاناغہ حاضر ہوا کرتے تھے لیکن اس سمے پرتگیا توڑنا بھارتواسیوں کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہو رہا ہے۔ آج سیت بیکار ہے۔ ہزاروں اقرار پرتگیا اور ہم [illegible] ہی کرتے ہیں۔ کل وہ سیت ورود ہو لی ہے۔ یاد بھی نہیں کہ کوئی اقرار کیئے تھے۔ یہی تو وجہ ہے کہ آجکل نماستی رلیفارمر اور وہ کہلانے کی سیاپ

ہیں پرتگیا کرتے وقت ایک منٹ بھی وچار نہیں کرتے۔ ہزاروں شرابی آج صبح سے شبھ میں توبہ کرتے ہیں۔ کل اُسی طرح پھر دور چلنے لگتا ہے۔ سوزالشورا اوپاسنا کی پرتگیا ہوتی۔ اور روز ٹوٹتی ہے۔ کہاں تک لکھوں۔ ہر ایک آدمی ایک اپنی ہی زندگی کو سامنے رکھ کر ایک ایک دن میں تین تین چار چار پرتگیاؤں پر جو تکا پھیرا ہوا دیکھیگا۔

روایت ہے۔ کہ ایک ہندو کسی جنگل میں جا نکلا۔ سامنے سے شیر آتا ہوا دکھائی دیا گھبرا کر کسی جائے حفاظت کی تلاش میں پکار اُٹھا ہے ہنومان سیر [illegible] کوئی دیوتا نظر آتا ہے۔ تو سوا من کا روٹ تیری بھینٹ کرونگا۔ وہاں ایک درخت دکھلائی دیا اور سکا اٹھا ہوا ہندو اسپر چڑھ گیا۔ جب شیر کچھ اور نزدیک آیا۔ تو گھبراتے ہوئے ہندو نے لالاں والی کے پیر کی بھی منت کر دی کہ اگر شیر ادھر آگے بڑھا۔ گرنتھ جی کے لیئے ایک چاندنی کی جھولی منوا دینے کی پرتگیا کی غرضیکہ جیوں جیوں شیر درخت کے نزدیک آتا گیا۔ تیوں تیوں منت بڑھتی گئی۔ اسی درخت کے اوپر بیٹھا ایک اور شخص عجب تماشہ دیکھ رہا تھا۔ اسنے ہندو سے کہا کہ تم بڑے امیر معلوم ہوتے ہو۔ جیسی تمہاری منتیں مانتے جاتے ہو۔ سنکر ہندو بولا "ابھی ٹھہرو ذرا دیر میں تلا دونگا" اتنے میں شیر درخت کے پاس سے گزر کر آگے بڑھا۔ جوں جوں دور ہوتا گیا۔ تیوں تیوں پرتگیا گھٹتی گئی اوپر بیٹھا آدمی جب حیرانی ظاہر کرنے لگا

تو ہندو بولا۔ "دیکھا! دیوتوں کو کیسا چکر دیا شیر کو ذرا اور دور جانے دو۔ پھر ہر ایک کو صرف انگوٹھا ہی دکھلاؤنگا"

پیارے ناظرین! ہمارے دیش کی ٹھیک ایسی ہی حالت ہو رہی ہے۔ اور یہ کس لیئے؟ ایسے کہ ہمیں زبان سے الشور الشور کہتے ہوئے بھی پریم تتا پر وشواس نہیں ہے۔ پرتگیاؤں کا پالن کرنا ناممکن ہے۔ جب تک کہ ست ستیہ نہ ہوں اور جب تک ست سروپ پرتگیاؤں کے بیچ کا سہارا نہ لیا جاوے۔

انگریزی خیالات کی اندھی تقلید نے بھارت ورشیوں کو زندگیوں کو بھی ایک ناٹک بنا رکھا ہے۔ کہاں برعکس سماج کے سٹیج [illegible] کے نیچے رشیوں کا تبدیلی سرل ایڈینٹر اور کہاں پھولوں کی جگمگاہٹ میں ناٹک گھر کے اندر رشیوں اور نبیوں کی مصنوعی کھوکھلی لوک جھوک [illegible] صحیح معلوم ہے۔ کہ بہت سے ہمدست ناٹک کو اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں اور اسی لیئے کہیں بالی بواہ ناٹک کہیں حقیقت رائے کا ناٹک کہیں محمود جیندر کا ناٹک۔ غرضیکہ ہر ایک برائی کے دور کرنے کی غرض سے ناٹکوں کے تماشے کھلائے جاتے ہیں۔ بہت زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ رسالہ بھارت سیوک کے قابل قدر اڈیٹر کشمیرے دوست لال گوجرانوالہ [illegible] نے بھی اپنے رسالہ میں ناٹکوں کی ضرورت پر بحث کی تھی۔ لیکن چونکہ میں نوال اڈیشن کے لیئے دورہ پر تھا۔ اسلیئے اس مضمون کو سنجیدگی سے نہیں پڑھ سکا۔ اور اس لیئے اُس کی پڑتال کا نتیجہ اپنے ناظرین کے روبرو پیش نہیں کر سکا تھا۔ حال ہی میں ۱۰ نومبر کے لکھا ہو

ایک پتر کوئٹہ سے آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ کوئٹہ کے آریہ مندر میں بھی شتر انجواری کی برائیاں ہلاک پر ظاہر کرنے کے لئے ایک ناٹک کا تماشہ کیا گیا۔ مجھ کو اس خط کو بجنسہ درج اخبار کرنے میں بھی دریغ ہوتا لیکن راقم نے نام اور پتہ لکھنے کی جرأت نہیں کی۔ خواہ کیسے ہی جواب دلائل ناٹک کے حق میں کیوں نہ پیش کیجاویں۔ ایک امر ایسا بدیہی ثبوت اسکی خرابی کا ہے۔ کہ جسے کوئی شخص بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ہمارے دیش میں کوئی ناٹک بھی بلا گانے کے ہوتا نہیں۔ اور گانے کے لئے گلے اچھے کی ضرورت ہے۔ اور اچھے گلے کے لئے پیشہ ور لوگ کہے دیتے نہیں۔ بس مرسلین اور بد وضع لڑکوں کو سطاب پیدا کرنے کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ لوگ بھی خوش الحانی پر مفتون ہو جاتے ہیں۔ پرندے بھی آب و تاب دیکھنے جاتے ہیں۔ اور یہی انکے بلے پڑتا ہے۔ کوئی بھی نصیحت پکڑ کر نہیں آتا۔ تماشہ کے بعد لڑکوں کو پڑتالنے کے لئے شہر میں جایئے کوئی کسی ایکٹر کے اوپر فریفتہ ہے۔ کوئی کسی بات پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ کوئی کسی پر تشرا چھوڑ دینے۔ بال لواہ موقوف کرنے یا بہادر حقیقت کی طرح دھرم پر جان قربان کرنیکا بھاو کسی میں بھی اتپن نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا بھی ہے۔ تو اسکے لئے واہ واہ کرنے والی ایک تمیز تجھ کی ضرورت پڑتی ہے۔ البتہ بعض اصحاب یہ کہینگے۔ کہ تماشہ والے اگر لائق تعلیم یافتہ ہوں تو برائیاں پیدا نہ ہونگی۔ خیر اسوقت کی صورت دیکھی جائیگی۔ فی الحال تو یہ فضول تماشے بند کردو۔ بھارت سنتان! قدرت کو چھوڑ کر اگر تم مصنوعی بن گئے۔ تو پھر تمہاری حالت بھی

دھوبی کے کتے کی سی ہوگی۔

آریہ سماج کے خیالات کو سندھی والوں میں

پھیلانے والا اور سچے سناتن ویدک دھرم کی آرتھ قیمت میں سیوا کرنیوالا آریہ ورت وانا پور ایک ہی سندھی کا ہفتہ وار اخبار ہے۔ افسوس کہ آریہ سماجک پبلک اس اخبار کو بھی زندہ نہیں رکھ سکتے ہیں۔ ۹۔ نومبر کے آریہ ورت میں یہ پڑھکر رنج ہوا۔ کہ کبھی ہوسکے جو کہ سات یا آٹھ گراہک اپنا سالانہ لقایا یا ایک مہینہ میں بھیجدیتے ہیں۔ ورنہ کوئی گراہک کرتے بھی نہیں دیتا۔ اُس جماعت کا سماج کو کون شخص زندہ کہہ سکتا ہے۔ جو کہ مُردوں کی طرح اپنے فرائض سے بیخبر پڑی رہے۔ میں آریہ ورت کے پورانے گراہکوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وے بہت جلد اُسکی پچھلی قیمت بیباق کر دیں اور آریہ پرتنعل اور اوپدیشکوں سے توقع ہے کہ لفظ دینے والے خریدار اس اخبار کے بڑھاویں کیونکہ اگر آریہ پرتنعل کی سستی سے یہ اخبار بند ہوگیا تو سندھی والوں تک آریہ سماج کے خیالات پہونچانے کا کوئی آلہ ہم لوگوں کے پاس نہ رہے گا۔

ستری شکشا کی ضرورت جتلانے کی کوشش

کرنا آجکل اپنے دیش میں ویسا ہی فضول معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ پنجاب کے نگروں میں سورج کی پوجا پر بحث کرنا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بھارت ورش کی چاروں طرف سے ستری شکشا کی اُنتی کی خبریں آرہی ہیں۔ کوئی صوبہ بھی اپنی کوشش سے خالی دکھائی نہیں دیتا۔ مہاراشٹر تو زمانے حال میں ہی سب سے پاس۔ مہاراشٹر میل

"ایجوکیشن سوسائٹی" کی بابت ۱۹۰۵ء کی سالانہ رپورٹ پر کچھ ریویو لکھکر بھیجا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراشٹر قوم بھی ستری شکشا کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے۔ اس سوسائٹی کے ممبر بڑے بڑے معزز تعلیم یافتہ اصحاب ہیں جنمیں اکثر وں کا تعلق سر رشتہ تعلیم سے رہ چکا ہے۔ اسمیں ودیالے کے تین حصے ہیں۔ ایک ہائی سکول لڑکیوں کے لئے دوسرا ادھیاپکہ تیار کرنے کے لئے ٹریننگ کالج اور تیسرا مرہٹی پتری پاٹشالا۔ عورتیں آئندہ ادھیاپکہ بننے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ ۸۹ ہائی ڈیپارٹمنٹ اور ۲۷ مرہٹی پاٹشالا میں ہیں۔ ان لڑکیوں میں کثرت براہمن درن کی ہے۔ انمیں بیاہتا اور بدھوا دونوں پرکار کی ستریاں شامل ہیں۔ کنواری لڑکیوں کی عمر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ براہمن درن بھی چھوٹی عمر کے بواہ کی خرابیاں کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔

مہاراشٹر قوم میں استری شکشا کا پرچار اور سامانک برائیوں کے دور کرنے کا پریتن بہت کچھ جج ہائی کورٹ ممبئی مہاد یو گوبند راناڈے کرتے رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ پونا میں بھی اس سوال پر فساد چھڑ رہا ہے۔

ہوشیار پور بھی آریہ اپنے کام سے پہچانے

جاتے ہیں۔ کانگڑہ ہمیں کچھ دنوں سے آریہ سماج کی تعلیم کا چرچا ہی سنائی نہیں دیتا تھا۔ جبتک کہ لالہ منشی رام وہاں ہے۔ سچ تو یہ کچھ ویدک دھرم کی اگنی سلگتی رہی۔ لیکن انکے جانے پر جیون کا خاتمہ معلوم ہوتا تھا۔ اب کچھ عرصہ سے لالہ کیشو رام جی سابق شہود اپدیشک لاہور آریہ سماج جو بھادلی جالندھر سے تبدیل ہو کر رنگواں گئے تھے۔ وہ وہاں تک چپ ہے۔ مجھے بھی حیرانی ہے

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ رام کھال لنکچرر ڈاکخانہ سنجات ذکر اپنی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کرنال میں ہندو عیسائیوں اور مسلمانوں کیطرح آریوں کے خاص خاص تیواروں پر عام تعطیلوں کے لیئے گورنمنٹ میں کوشش کرنیکا وقت آگیا ہے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب متوجہ ہو۔ ایڈیٹر

گوری لال گپت ودیارتھی اینگلو سنسکرت ہائی سکول جوب نیر لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ اخبر میں یہ مشہور ہے۔ کہ ٹھاکر کرن سنگھ جی والی جوب نیر نے سکول کے جلسہ تقسیم انعام پر تو صنع ٹھیک نہیں کی۔ اس لیئے غلط فہمی دور کرنے کے لیئے تفصیل خرچ کی لکھتے ہیں جسکی کل میزان ما ئے ؎ روپیہ ہوتے ہیں۔ اور ملوصہ روپیہ متفرق۔ اس کے علاوہ کئی صاحبان کو کرایہ آمد و رفت دیا گیا۔ ایڈیٹر۔

لالہ گنگا رام سہم (راولپنڈی) اگمہ کلچرڈ لوگوں نے غلط بیانی کرا دی اگر آریہ سماج راولپنڈی کے جلسے کی غلط خبریں اڑا۔ اپنی اصلی کلچر کا ثبوت دیا تو کیا ہے جو انکی پرواہ کرنی چاہیے۔ آپکے لمبے جواب کو شایع کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ہزار ثبوت پیش کریں۔ کلچرڈ طبیعت پر انکا اثر ہی نہیں ہوگا۔

ایک سیوک (جودھ پور) آپ پرکاشانند کے نور چیتانند کی گپت لیلا کا پرکاش کرنے کی غرض سے چیتانند کے کچھ خطوط کی نقول شایع کرنے کو بھیجتے ہیں۔ لیکن بیچارے چیتانند کی نسبت لکھنا مرے کو مارنا ہے۔ وہ تو خود ہی پردے میں انتردھیان ہو گئے ہیں۔ انہیں اسی جگہ ریوانندی سبھ میں نواس کرنے دیجیے۔

کرنال

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو

(۴) پرتی ندہی سبھا پنجاب کی رپورٹ سالانہ جو شایع ہوتی ہے وہ اگرچہ بلحاظ وقت اور بلحاظ لیاقت کلچرڈ پارٹی کے اور نیز بمقابلہ کاروائی کار کنان سابقہ پرتی ندہی سبھا پنجاب جبکہ لالہ منسراج پریذیڈنٹ تھے۔ اور جسکے وقت میں کوئی رپورٹ شایع نہیں ہوئی تھی۔ بہت اچھی تیار ہوتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آریہ سماجوں کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے کہ انہوں نے وقت پر رپورٹیں اپنے سماجوں کی نہیں بھیجیں۔ رپورٹ مذکور سے صوبہ پنجاب کے ہر سماج کے مفصل حالات معلوم نہیں ہو سکتے۔ اور جب تک یہ نہ ہو۔ رپورٹ کا عدم وجود برابر ہے۔ اس لیئے آئندہ کے لیئے کوئی ایسا پربندھ ہونا چاہیئے۔ کہ رپورٹ کمل اور مفصل شایع ہوا کرے۔ اور حسب ذیل تدبیر اسکے لیئے عمل میں لائی جاویں۔

اول کل سماجوں کے تحت پرتی ندہی سبھا پنجاب کا سال بلا لحاظ کسی قید کے یکم جنوری سے اخیر دسمبر تک مقرر کیا جاوے۔

دوم جو امور پرتی ندہی سبھا کو اپنے رپورٹ سالانہ آریہ سماجوں سے دریافت کرنے ہوں۔ انکے لیئے مدات تجویز کیجاویں۔ اور مدات ایسی تجویز کی جاویں۔ کہ جو کارروائی آریہ سماج کی طرف سے فی الحال ہو رہی ہے وہ اول سب مدات میں آجاوے۔ خواہ یہ مدات رپورٹ کی شکل میں چھپوائی جاویں۔ خواہ نقشہ کی شکل میں۔ اور ہر سماج سے ایک ہی نمونہ کے مطابق خانہ پوری کروا کر منگوائی جاوے۔ ہر ایک سماج اپنی اپنی رپورٹ اسر جنوری ۱۹۱۳ء تک سکتری پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پاس بھیجدیوے۔ اور پرتی ندہی سبھا پنجاب اپنی اخیر جون تک شایع کرادیوے۔

سوم ماہوار سبھاسدان اور آمدنی و خرچ کا نقشہ ہر دو مفصل تیار ہو کر طلب ہونے چاہیئے سبھاسدان کا نقشہ حسب ذیل تجویز پر تیار ہو کر آنا چاہیئے۔

نمبر شمار۔ نام سبھاسد۔ ولدیت۔ قومیت۔ سکونت گوت۔ پیشہ۔ آمدنی سالانہ۔ چندہ ماہواری یا سالانہ سماج یا دیگر انسٹیٹیوشن۔ عمر۔ شادی شدہ ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو بیوی زندہ ہے یا نہیں۔ کتنی زبانیں جانتا ہے اور لیاقت ہر زبان میں کیسی ہے۔ اولاد کیا ہے اور اسکی کیا عمر ہے اور اسکی شادی اور تعلیم وغیرہ کا حال۔ کیسے آچرن رکھتا ہے۔ کیفیت نامہ دیگر امور۔

آمدنی و خرچ کے نقشہ میں ہر مد کی آمدنی و خرچ سال زیر رپورٹ اور اس سے پہلے کا درج ہو کر آنا چاہیئے۔ یعنی حسب ذیل

آمدنی شروع سماج سے سال زیر رپورٹ تک

تفصیل مدات دید پرچار فنڈ۔ کنیا مہا ودیالیہ دیانندی سکول۔ دیانند اینگلو ویدک کالج وغیرہ چندہ ماہواری سماج۔ چندہ یکمشت یتیم خانہ دیگر وغیرہ وغیرہ۔ کیفیت

خرچ لغرض مدر

بقایا سال

آمدنی سال زیر رپورٹ

میزان کل۔

خرچ

باقی سال حال -

ان ہر دو نقشجات سے تقریباً سماج کی کل کارروائی کا حال معلوم ہو جاویگا - اور باقی نسبت وسائل ستی سماج اور جو جو کارروائی سماج نے سال کے اندر کی ہوں - اور جن باتوں کی سماج میں کمی ہوں - وہ رپورٹ کی شکل میں مدار درج ہونگی -
غرضیکہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ان ہر دو نقشہ جات کے نمونہ اور باقی امور کی بابت تجویز کرے - اور انکو ہر ایک سماج میں خانہ پوری کے لیے بھیجدے
بعض سماجیں یہہ اعتراض کرینگی - کہ وہ اپنا سال مقررہ نہیں تبدیل کر سکتی - کیونکہ اسموقعہ پر انکا سالانہ جلسہ ہوتا ہے - تو اسکی بابت یہہ نویدن ہے - کہ اول تو جلسہ ہر کسی سماج مقررہ تواریخ پر نہیں ہوتے - اگر ہوں بھی تو اسی تاریخ پر کیئے جاویں - اور رپورٹ تاریخ جلسہ سے پہلے سال کی بنائی جاوے - اور اگر ممکن ہووے تو تاریخ جلسہ تک کی کارروائی سنائی جاوے کچھہ ہرج نہیں ہوتا - لیکن سال ہر ایک سماج کا یکم جنوری سے اخیر دسمبر تک رکھا جاوے -
ان ہر دو امورات کی بابت جو میں نے بطور افشا اپنی رائے ظاہر کی ہے - اسکی نسبت آریہ سماجوں کی سکرٹری بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی بہت جلد اپنی اپنی سماجوں کی رائے اسبارہ میں لیکر درج اخبار فرماویں - تاکہ اسکے بعد ہر دو امور جلسہ انترنگ سبھا پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پیش ہو کر فیصلہ ہو جاوے -
بندہ کرتا رام منتری آریہ سماج کرنال

شہر جالندھر آریہ سماجکی لاپرواہی

چند ماہ کا عرصہ ہوا - کہ ایک شخص گوبند سنگھ نامی اپیل نویس شہر جالندھر آنگریزی شفاخانہ میں سرگباش ہو گیا تھا - مرتے دم اس شخص نے وصیت نامہ لکھدیا تھا - کہ انکی جایداد تین حصہ مساوی میں بعد وفات تقسیم ہووے - جنمیں ایک حصہ جالندھر شہر آریہ سماج کے نام اسنے ارپن کیا تھا - جب وہ مرگیا تو کچھہ پارچہ جات جو اسکے پاس تھے مثلاً دری چادر وغیرہ وہ شفاخانہ میں گودام میں رکھے گئے - اس سے بعد کئی کارڈ پریزیڈنٹ صاحب آریہ سماج جالندھر کی خدمت میں روانہ کیئے گئے - کہ ان پارچہ جات کو منگوا لیویں - لیکن آج تک اس کا کچھہ انتظام نہیں کیا گیا - سوا ازیں تیرہ آنے اسنے مرنے سے پہلے دوکاندار سے قرض لیکر خورد و نوش میں صرف کیئے تھے - وہ ادا کرنے باقی ہیں - حالانکہ جالندھر شہر آریہ سماج کے اندر فاضل نامی گرامی وکلاء موجود ہیں - بہتر یہ معلوم کہ ان پارچہ جات کو لیتے ہوئے انکو درکنوں ہو رہا ہے - بریں پرتی ندھی سبھا پنجاب جو کہ خود رکن اعظم سماج ہذا کے ہیں براہ مہربانی توجہ فرماویں -
آپکا نیازمند
لورنیدہ مل ہسپتال اسسٹنٹ شفاخانہ نکودر

گپت کیلاوچیلونکی کرتوت

میونسپل بورڈ سکول اور کلچرڈ پارٹی دے سکول کی کشمکش اپریل سے شروع ہے اسلیئے ہیڈ ماسٹر کلچرڈ پارٹی تو چاہتے ہیں - کہ ہمارا جھنڈا بلند ہو - اور دوسرے سکول کی ترقی زوال پذیر ہو - حالانکہ ماسٹر مذکور کی ترقی سکول انسپکٹر صاحبان اپریل دسمبر تک

کر گئے ہیں - اور سارے ایبٹ آباد میں ماسٹر صاحب کی لیاقت مشہور ہے - چونکہ ماسٹر صاحب طالبعلموں کو انعام وغیرہ کے لالچ سے درج رجسٹر کر لیتے تھے - اور ہمارے بھائی شیر دیا نا تھہ صاحب بھی ہمیں لیتے ہاں بورڈ سکول میں چند طالبعلم لے گئے - اسپر سکرٹری سماج مارے غصہ کے تاب نہ لا سکے - اور کچھہ نہ بن پڑا - جب سینٹرل سہندو لیگ فنڈ کی چٹھی پہیر دی - کہ لالہ دیا نا تھہ صاحب لائق ممبری کے نہیں ہیں - اور الفٹ ہیں - وغیرہ وغیرہ - ایک سکرٹری صاحب اس بات پر ناراض اور معلوم کہ کیوں لالہ منشی رام صاحب کے جلسہ میں شریک ہوا تھا - جسکے نتیجے پر جلوں پر تحریر کیا جاویگا - لالہ ستیا رام صاحب سکرٹری سماج اور ایجنٹ فنڈ مذکور سکتے ہیں - لالہ دیا نا تھہ صاحب قریب نو ماہ سے ممبر فنڈ ہذا ہیں - سرٹیفکیٹ بھی حاصل کر لیا ہوا ہے - اور ماہوار چندہ اموات بھی دیتے ہیں - سینٹرل سہندو لیگ فنڈ کی طرف سے لالہ صاحب موصوف کو چٹھی آئی ہے - کہ آپ لاہور میں ملاحظہ کرا دیں - اب پبلک خیال کر سکتی ہے - کہ لالہ صاحب کو کسقدر روپیہ کی زیرباری اور ہوگی - یہہ صرف سکرٹری کلچرڈ پارٹی ایبٹ آباد کی کرتوت ہے - ایجنٹ صاحب یہہ چاہتے ہیں کہ کل ہمارے ساتھ ماسٹر دیا نا تھہ صاحب اسپر چارج میں شریک نہیں ہے وغیرہ وغیرہ پیدا رکھنا جاری ہے - اوّلاً معزز بیدار مخلص منیجر سینٹرل لیگ فنڈ کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ مہربانی کر کے ایسے معاملات میں سوچ اور صلاح وچار کیا کریں - فقط ایجنٹ کی تحریر کو ٹھیک تصور نہ کر لیا کریں - یہہ مذہبی معاملہ نہیں بلکہ قومی کام ہے - جس سے قوم کو فائدہ ہے - لالہ صاحب کو اتفاقیہ چوٹ آ پڑی - یہہ صرف دشمنی کا معاملہ ہے

دینا ناتھ صاحب ماسٹر بورڈ سکول ایبٹ آباد
جنکو تمام رعایا ایبٹ آباد
مضبوط آدمی ہیں۔
اور کسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ یہ صرف
غرضی ہے۔ اگر ہیڈ ماسٹر صاحب کو پہلے اختیار ملا
ممبران کی بابت تحریر کر دیا کرینگے۔

نامہ نگار از ایبٹ آباد

بقیہ سالانہ جلسہ آریہ سماج دھرمسالہ

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو

ایک بھجن ہونیکے بعد سری یت پنڈت کرپارام جی آنریری اوپدیشک شری متی پرتی ندھی سبھا پنجاب کا لکچر دھرم پرچار کی ضرورت پر ... سے شروع ہوا۔ لائق لکچرار نے مضمون کو جس خوبی سے شروع کر کے اخیر کیا ہم سب سامعین پر پوشیدہ نہیں۔ آپنے موجودہ انیک مت متانتروں سے پوتر ویدمت کا مقابلہ کر کے دکھلایا۔ کہ جیسے سورج کے اودے ہونے پر تمام چھوٹے چھوٹے مصنوعی چراغ اپنی روشنی نہیں دے سکتے۔ اور انکی روشنی سورج کی روشنی میں لین ہو جاتے ہیں۔ ویسے جب ویدمت کا پوتر جھنڈا بھارت ورش میں پورے طور پر لہراویگا تو مصنوعی جگنو خود بخود روپوش ہو جاوینگے۔ وغیرہ۔ آپنے وید دھرم کے ایک ماتر پرچار اور آپکے انکول بنش ماتر کے آچار ہونیکو سب سے برتم کر کے ثابت کیا۔ اور ظاہر کیا۔ کہ شریمتی آریہ پنجاب پرتی ندھی سبھا نے ایسے بھاری کام کے پورا کرنیکی مہان ذمہ داری اپنے پر اٹھائی ہے۔ اسلیئے جہاں جملہ سماجہائے بھارت ورش کا سب سے پہلا فرض مدد کرنا ہے۔ وہاں ہر خاص و عام کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ پوتر وید پرچار فنڈ کے لیئے تن من دھن ارپن کریں

لکچر ایسا پر اثر تھا۔ کہ جسکی نتیجہ سے ہی پتہ لگ سکتا ہے۔ آن کی آن میں باوجود سخت سے سخت مخالفت کے چندہ یہاں ممبروں کے مبلغ ... صد روپیہ چندہ ہو گیا۔ تفصیل لکھنے کی اب ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ علیحدہ طور پر مشتہر ہو چکی ہے۔ اسکے بعد پردھان سماج کی طرف سے حاضرین جلسہ و دھرم سالہ پبلک اور خصوصاً پنجاب پرتی ندھی سبھا کا شکریہ ادا کیا گیا۔ کہ جس کی کرپا سے یہ یگیہ پورن ہوا۔ ورنہ دلوہھیو سنگرام کے پریمیوں نے تو اس یگیہ کو بھرشٹ کرنے میں تو کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا۔ پنڈت صاحبان۔ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر دھرم ویران پنڈت کرپارام جی و لالہ ہیم چند و لالہ متھرا داس جی وغیرہ صاحبان کا دھنیواد ہے کہ جنہوں نے باوجود مصیبت سے کشٹ اٹھانے کے ہمیں اپنے درشنوں اور منوہر اپدیشوں سے آنندت کیا۔ اور جہاں ہم کل شہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی خاطر خواہ سیوا کر سکے۔ ان سے معافی مانگتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ پرم پتا پرمیشور آئندہ اپنے کام میں دڑتہ اور وشواس دیں کہ آئندہ بھائیوں کو ایسی کشٹ نہ پراپت ہو۔

وہاں کے ذیل کے نتائج پہنچے ہیں۔

(۱) ایشور کی مہان اپرم پار ہے۔ اور وہ سچ مچ اپنے کام میں آپ ہی سہائی ہو سکتا ہے۔

(۲) دھرم سے کلیں جہاں اقبال ہی کا نام ہے کیا۔ یہاں غریب سے غریب ہر دھرمی ایسے نشان سے دھنا وہ پاپی ہر دست سے زیادہ کام کرتا ہے۔ ایشور دھرم بھاگوی سب سے بڑی طاقت ہے۔ کہ جسکا کیا راجہ وزیر کیا قانون دان۔ وکیل بیرسٹر مایا دھاری مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(۳) خود آدرش بنا ہی سروسادھارن کو نیک پریم کا باعث ہے۔ پالیسی اور مکاری ہمیشہ دھرم کے شترو ہے۔

(۴) ایشور کے لیئے وہی اسکا پیارا ہے جو سچے پیار کرے۔ شدھ ہردے سے نہ کہ وکالت یا دلالت خودی اور جہالت کی تیز رفتاری سے۔

(۵) ایسی سبھا یا سماج جہاں مکاری خود بینی خود پرستی کا پرچار ہو۔ ہزار لعنت کے لائق ہے اور اسکے وہ سبھاسد و ممبر کہ جو اپنے آچرنوں دوارا اسبرائی کا جھنڈا بلند کرنا چاہیں مہان پاپ نرک کے ادھکاری ہیں۔

(۶) مکاری کا سچ بولنے والے یہاں کبھی بھی زمانہ میں کامیابی کو پراپت نہیں ہوئے برخلاف اسکے شتر لیئے شدھ انت کرن پوتر پرشوں نے ہی دھرم سنچار کیا ہے۔

(۷) ہر ایک ماتر کا فرض ہے۔ کہ مکاری کی جڑ کو اکھیڑ دے۔

(۸) اور ایشور کی شرناگت ہوتا ہوا اسی کی مہمان گیان کرے۔

بعد بھجن صاحب کباد کے آرتی ہو کر جلسہ آنند سے سماپت ہوا۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

آریہ بھائیوں کا سیوک
ٹھاکر داس اپ پردھان آریہ سماج دھرم سالہ

جلسہ سالانہ آریہ سماج منٹگمری

695

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک نمبر ۲۳ جلد ۱۰ سنہ

اگلے دن صبح ہی پہلے نگر کیرتن ہوا۔ بعد ازاں پنڈت دولت رام صاحب نے ایشور اپاسنا اور تت لیتچا آتما کیا چیز ہے۔ اس مضمون پر سرمن دیا۔ آج کا سرمن غضب کا تھا۔ اور قابل شنید تھا۔ ہر ایک آدمی خاموش دم بخود

کسی کا دل دُکھنے کو نہ چاہتا تھا۔ اسکے بعد ڈاکٹر
نگت رام صاحب نے ہون کے فوائد اور اُسکی
عظمت و لالہ رچی رام صاحب ایم اے کے لکچر
کی تہدید بھلے پرکار کی۔ کئی پرمانوں سے ثابت
کیا۔ کہ جب تک ہر ایک گھر میں ہون کُنڈ
نہیں بنتا۔ تب تک آریہ ورت سے دُکھ کا
ناش ہونا مشکل ہے۔ واقعی لکچر عالمانہ اور
پُر مضمون تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی ویدک ودیا میں
بھی اچھی لیاقت معلوم ہوتی ہے۔ اور سنسکرت
کے واکوں کے ترجمہ کیوقت ڈاکٹر صاحب نے
بتلایا۔ کہ سنسکرت کے لفظ رشیوں نے کیسے انداز سے
اور تولکر رکھے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر
لوہا کا لفظ آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتلایا۔ کہ یہاں
اسکے معنے خون کے ہیں۔ اور درحقیقت لوہے
سے خون بنتا ہے۔ افسوس اُنکے پاس پورا
سامان اسوقت موجود نہ تھا۔ ورنہ وہ فرماتے
تھے۔ کہ میں لوہے کے برادہ سے خون کا سا رنگ
بنا کر دکھلاتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کا تجربہ بھی
قابل تعریف ہے۔ لکچر بڑا عالمانہ تھا۔ ایک
ایک لفظ حاضرین کو تشریح کے ساتھ سنانے
کے لائق ہے۔ لیکن اخبار و دار آپکی خدمت
میں بیان کرنا ذرا مشکل ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب
اپنے لکچر کو پمفلٹ کی صورت میں شایع کر دیویں
تو آریہ پبلک از حد ممنون ہوگی۔ امید ہے
کہ ڈاکٹر صاحب سب کی بھلائی کے واسطے ہماری
عرض کو قبول فرماوینگے۔ اسکے بعد ہمارے
افضل لکچرار پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کا
لکچر اپنی زندگی کے حالات کے متعلق تھا۔ پنڈت
صاحب موصوف نے بتلایا۔ کہ اُنہوں نے
کسطرح آریہ مت گرہن کیا۔ اور کسطرح دوسرے
متوں میں مدت تک پھنستے رہے۔ تو آپنے تھوڑی دیر

فرمایا لیکن تاہم دلکو فرحت و حظ پہونچانیوالا
تھا۔ پھر آرتی و بھجن ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔
بعد دوپہر اول بھجن ہوئے۔ پھر ہمارے ودوان
پنڈت کرپا رام جی مہاراج نے وید پرچار فنڈ
کیواسطے اپیل کی۔ اپیل بڑی زبردست الفاظ میں
تھی۔ اور تجربہ بھی عالمانہ تھا۔ زیادہ تعریف
کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ پنڈت صاحب
کی وکترتا شکتی سے ہر ایک آریہ بھائی واقف
ہے۔ مبلغ ۵ روپیہ یا اس سے زیادہ حاضرین
میں سے چندہ ہوا۔ مبلغ ۔۔ روپیہ تحصیل
دیپالپور سے پنڈت بہو جدت جی و لالہ مہا لچند
صاحب و لالہ گنگا بشن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
بندوبست وغیرہ وغیرہ صاحبان نے جمع کردہ
ارسال فرمائے مبلغ ۔۔ روپیہ آپ کا داس
تحصیل پاکپٹن سے لایا تھا۔ اور مبلغ ۔۔
روپیہ گوگیرہ سے جمع کیے گئے تھے۔ اور کچھ تھوڑا
سا روپیہ پہلے سماج میں تھا۔ غرضیکہ مبلغ دو صد
روپیہ نقد لالہ منشی رام جی کو دیا گیا۔ اس جلسہ پر
لالہ صاحب رام صاحب سگنلر خانہ دل اسٹیشن
و ممبر آریہ سماج منٹگمری نے بڑا کام کیا۔ چنانچہ
انہوں نے بھی اسموقعہ پر چندہ جمع کرکے سماج
وقتاً فوقتاً وید پرچار کے واسطے بھی بھیجے ہم بڑے
شکور ہیں۔ آدر سا گیا ہے۔ کہ اب انہوں نے
کچھ اور جمع کر لیا ہے۔ پرماتما اُنکو خوش
رکھیں۔ لالہ گنپتی لال صاحب سب اوورسیر
ضلع ملتان کا ہم بہت ہی دھنباد ادا کرتے
ہیں۔ جنہوں نے اول تو ہمیں اپنی تشریف
آوری سے ممنون فرمایا اور دوم آپنے چندہ
کی فراہمی میں بھی مدد دی۔ یعنے آپنے خاص
منٹگمری سماج کے جلسہ کے واسطے مجھے ٹھیک تعداد
یاد نہیں مگر قریباً ۔۔ استری مہاودیالہ

و وید پرچار کے واسطے اکٹھے کیئے۔ لالہ صاحب
موصوف گو ہماری سماج کے ممبر نہیں لیکن
لالہ صاحب نے خالی ہاتھ آنا شاید مناسب نہیں
سمجھا۔ آپ در اصل آریہ شدہ و پاکیزہ خیالات
و چلن کے آدمی ہیں۔ میں آپکی تعریف جسقدر
لکھوں کم ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ لالہ صاحب
کی خدمتگذاری میں اگر ہم سے کچھ کوتاہی ہوئی
ہے تو معاف فرماوینگے۔ کیونکہ سالانہ جلسہ پر
آپ جانتے ہیں کہ سماج کے آدمیوں کو کم فرصت
ہوا کرتی ہے۔ اور خاص اس حالت میں
جبکہ سماج میں کام کرنے والے آدمی بالکل
تھوڑے ہوں۔ لالہ صاحب کے جمع کردہ روپیہ
کی فہرست الگ ارسال ہے۔ ایڈیٹر صاحب
کرپا کرکے چھاپ دیویں۔ تاکہ لالہ صاحب
اُن آدمیوں کی جن سے جمع کیا گیا ہے تسلی
کر سکیں، و بطور رسید دکھلا سکیں۔ لالہ صاحب
کا اُتساہ قابل تعریف ہے۔ پرماتما ہم میں سے
ہر ایک کو یہ شکتی و ہمدردی دان کریں۔
چندہ کی تفصیل یہہ ہے۔ وید پرچار فنڈ ۔۔
روپیہ۔ استری مہاودیالہ قریباً ۔۔ دیانند ہائی
سکول ۔۔

وید پرچار فنڈ میں ابھی مبلغ یکصد روپیہ
سماج ہذا نے دینا ہے جسمیں سے مبلغ ۔۔
پنڈت لچھمن جی روانہ کر چکے ہیں۔ اور باقی
امید ہے۔ کہ بہت جلد بھیجدیا جاویگا۔ ماسٹر
صاحب کے سکول کا روپیہ میرے خیال میں
تھوڑا سا باقی ہے۔ یہہ جلسہ بڑی کامیابی سے
ختم ہوا۔ اور کوئی وگھن نہیں ہوا۔ میرے خیال
میں یہہ جلسہ بلحاظ تعداد چندہ پہلے جلسوں سے
بڑھ چڑھ کر ہوا ہے۔ کیونکہ اُن صاحبان کی
معلوم ہے۔ جنہوں نے اس جلسہ میں حصہ لیا

کہ کوئی امیر آدمی یا ہمارے کرمفرماؤں میں سے
بسبب تعطیل شہر شامل نہ تھا۔ اسی لیئے حاضری
بھی بہت کم نہیں رہی لیکن پچھلے جلسوں کی نسبت
چندہ بہت کم رہی ہے۔ جسکا دوسرا سبب دسہرہ تھا
کیونکہ ہندو پبلک اپنا الگ جلسہ منا رہی تھی
لیکن پرماتما کا اتی دھنباد ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنی
دیالو شکتی سے ہر سال آریہ بھائیوں کے درشن
اور جلسہ منانے کے واسطے شکتی دان کرتے ہیں ورنہ
ہم لوگوں میں اتنی شکتی کہاں کہ انتظام کر سکیں
اپیل کے بعد بھجن ہوئے اور حاضرین کا فوٹو پنڈت
رام لال صاحب اوورسیئر سکنہ انبالہ نے لیا پنڈت
صاحب کے ہم بہت ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی
تشریف آوری سے جلسہ کو رونق دی۔ فوٹو کے
بعد بھجن ہوا۔ اور پنڈت لیکھ رام صاحب نے ویدوں
کی تعلیم کی عظمت پر دیا کھیان دیا۔ اثر بہت عمدہ
پڑا۔ بعدہ سماج کی طرف سے سندھیا ایک بطور
انگ پرشاد تقسیم کی گئی۔ اور آرتی ہو کر جلسہ
سماپت ہوا۔ پنڈت کیشر ناتھ صاحب پردھان آریہ
سماج منٹگمری کا بھی دھنباد ہے۔ کہ باوجود ضعیف العمری
کے وہ سفر وغیرہ کی تکلیفات برداشت کرتے رہے
اور اسدفعہ کا جلسہ بہت کچھ انکی ہمت و کوشش
پر مبنی تھا۔ آخیر میں میں پردھان شری یتی آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب کا دھنباد ادا کرتا ہوں۔ جنہوں
نے کرپا کر کے ہمیں ایک اپدیشک علاقہ میں
پرچار کے واسطے بھیج دیا۔ پنڈت لال من صاحب نے
جسکا قابل تعریف کام کیا۔ پنڈت جی نے اس
علاقہ کے بڑے بڑے موضعوں میں آریہ دھرم کی
خوشخبری کو سنایا۔ اور لوگوں کو انکا دھرم بتلایا پنڈت
جی کی کرپا سے ہمیں چندہ کے فراہمی میں بھی مدد
ملی اور خصوصاً تحصیل دیپالپور میں اچھا پرچار ہو گیا
اخیر میں باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا شکریہ
ادا کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ گو ہم الفاظ
نہیں پاتے۔ کہ انکا شکریہ ادا کر سکیں لیکن
تاہم ہم اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ انکی
تشریف آوری نے از حد ممنون و خوش کیا
ہے۔ پرماتما انکی اتساہ کو بڑھاوے اور شبھ
کاموں میں پرورتی ہو۔ پنڈت لیکھ رام صاحب
کا جسقدر شکریہ ادا کیا جاوے۔ تھوڑا ہے
پنڈت صاحب نے ہمارے جلسہ کی شمولیت
کے واسطے دور دراز سفر کی تکلیف کو برداشت
کیا۔ اور ہمارے آشا کو پورا کیا۔ پرماتما ہمیں
ہمیشہ ایسے ایسے اوسر دیتے رہیں اور آریہ
بھائیوں کے درشن ہوتے رہیں۔

شانتی شانتی شانتی

اس جلسہ میں ہمارے سماج کے ہر ایک
کارکن نے اپنے فرض منصبی کو بڑی خوش
اسلوبی سے سرانجام دیا۔ باہر کے بھائیوں کو
اگر ہماری کسی قسم کی غفلت سے کچھ تکلیف
خدمتگذاری میں ہوئی ہو تو معاف فرماویں۔

آپ کا داس
گوبند داس منتری آریہ سماج منٹگمری

آریہ سماج جھنگ گھیانہ کا
پہلا سالانہ جلسہ

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک مورخہ ۳ کاتک سنہ ۵۲ء

جلسہ کے حالات

سماج کے سبھاسدوں نے پرچار کر کے باشندگان
شہر جھنگ کو بھی جو گھیانہ سے ایک میل کے
فاصلہ پر ہے۔ وارشکوتسب کی خوشخبری سنائی
جاوے۔ اور یہ ضرورت ہے۔ تاریخ کی نگر کیرتن
سے پوری ہوتی محال نظر آتی۔ لہذا ہر تاریخ
آتوار کے دن شہر جھنگ میں نگر کیرتن کا ہونا منظور
ہوا۔ ۱ بجے شام کے قریب سماج کے سبھاسد شہر گھیانہ
سے مختلف اقسام کے کپڑے بدل کر جھنڈیاں
نشان ہاتھوں میں لیکر جھنگ میں جا براجے جہانکہ
وہاں کے سبھاسدوں نے ہم سب کا پرتی پورک
آدر ستکار کیا۔ یہاں پر یہ جتلا دینا بھی مناسب ہے
کہ نشان اور سوٹونمیں لاہور سماج نے بطور قرضہ
دیئے ہیں جس کے واسطے ہم سماج ہذا کا شکریہ ادا کرتے
ہیں۔ گھیانہ اور جھنگ کے بھائی بھجن گاتے
ہوئے شہر کی مختلف گلیوں کوچوں بازاروں سے
ہوتے ہوئے ایک اچھے انبوہ کے ساتھ چوک
شہر جھنگ میں آ موجود ہوئے۔ جہانکہ ہمارے
پورتھا بھی بھائی جھنڈا رام نے حقیقت رائے
دھرمی کا جیون چرتر سنایا۔ اور ساتھ ہی باآواز
بلند لوگوں کو سنا دیا گیا۔ کہ ۲۴-۲۵ ماہ حال سے
گھیانہ میں وارشکوتسب کا آغاز ہوگا۔ یہاں کا
ذکر میں ختم نہیں کر سکتا۔ اگر میں اپنے کاچھو مہر ناتوں
کی آج کی مہربانی کا حال تحریر نہ کروں۔ ہمارے
مستریوں نے یہ شنکر کہ وارشکوتسب کے متعلق آج
جھنگ میں نگر کیرتن ہوگا۔ اسی دن بوقت ۵ بجے
شام لالہ جھنڈا رام دیال جی پریم سیتی کا کج جو اپنے
ہم مذہب بھائی لالہ ہوتی لالہ ایشور داس کی طرح
دھانکے سماج کے ویدپر قابض ہو بیٹھے تھے۔ اور جو
ڈیرہ میں سامان فساد کے سرغنہ ہیں۔ انکو دیا جانا
آرنبھ کیا۔ تاکہ ہمارے نگر کیرتن کی کامیابی کم ہو
میں انکے اشتہار کی ایک نقل نیچے درج کرتا ہوں
جس سے آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یہاں پر ان حضرتوں نے
اپنے ینگ کو ایک انوکھے ہی نام سے موسوم کیا
ہے۔

بکشی ولاس سنگھ جی کے ایک لڑکی تھی کچھ وقت ہوا ایسا ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے آریہ سماج کے کنڈوں اور اپدیشکوں اور ساتھ شرتیوں پر ہمیشہ کرپا جاری رکھی جی کی بھی سنسکرتی پرشنسا کی۔

سال آئندہ کیواسطے آریہ سماج شرقپور کیواسطے مندرجہ ذیل ادھیکاری منتخب ہوئے ہیں۔

لالہ گوبنداس صاحب ڈاکٹر پردھان۔ لالہ امین لال صاحب اپ پردھان۔ ہیرالال ماسٹر منتری۔ لالہ تصیل کرشنا مہیش۔ لالہ کشن چند لیکھنا دھیکش۔ لالہ بھیمداس۔ لالہ دلیوان چند اپ منتریان۔ لالہ سوہن لال پرتنشٹ۔

گوجرخان۔ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے برابر ہوتے ہیں۔ ۱۔ نومبر کے جلسے میں بخشی جونی لال نے وید بھوسما سے کتھا کی۔ اور بخشی بیلی رام نے امتحان تہوار کی کامیابی پر ایک جلد ویدک دھرم پرچار ایک کتاب لالہ نول سنگھ سماج کو دی اور سنگھ نے پرمیشر کا وید پرچار فنڈ کیلئے وعدہ کیا۔

موضع سنکھترہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ میں وہاں ایک نامی پیر کا میلہ ہر سال لگتا ہے ۲۰ اور ۲۱ کاتک کو اس میلہ کے موقعہ پر پنڈت برکت رام جی نے خوب پرچار ویدک دھرم کا کیا۔ انکو پنڈت گنپت رام مدرس وغیرہ نے ہر طرح سے مدد اسباب وغیرہ کی دی۔ پنڈت برکت رام جی سے اگر باقاعدہ طور پر اپدیش کا کام سیالکوٹ آریہ سماج لے تو اس ضلع میں خوب پرچار ہو سکتا ہے۔ معلوم نہیں کہ سیالکوٹ کا آریہ سماج کیوں سو رہا ہوا ہے۔

آریہ سماج غریب آباد سکھر کے پورشارتھی ممبر لالہ بابو بھیا رام جی مہاراج کی کوششوں سے ایک گوبرسنگھ نامی معمار جو خود مسلمان ہو کر اپنی بیوی کو بھی مسلمان کرنا چاہتا تھا۔ اپنے خیال خام سے باز آیا۔ اور اب آریہ سماج کا ممبر بنگیا ہے۔

یاسیھم ملک برار میں ٹھاکر شیو رتن سنگھ ورما آنریری اپدیشک نے ۳۔ نومبر کو بمقام ٹون ہال ایک بڑا اثر بخش لیکچر دیا۔ اس جلسے میں بہت سے معززین شہر شریک تھے۔ اور بڑا عمدہ اثر لیکر اپنے گھروں کو واپس گئے۔ مدھ پردیش کے آریہ سماجوں کو ملکر پرچار کا خوب بندوبست کرنا چاہیے۔

لالہ خوشحالی رام جی سٹیشن ماسٹر (سل اسندہ ہلگر لائین) نے مقام سل میں پرچار کرکے بڑی ہلچل مچا دی ہے۔ ۲۲ و ۲۷۔ اور ۳۱۔ اکتوبر اور ۱۲ نومبر ۱۹۰۵ء کو برابر دیاکھیان زور شور سے دیتے رہے حاضری ۱۰ سے ۲۵ تک ہوتی رہی۔ کئی لوگ ہندی پڑھنے کی طرف رجوع ہوئے۔ اپنی پستکیں لالہ خوشحالی رام نے لوگوں میں پڑھنے کیلئے بانٹ دیں۔ اسپر برہمن بڑے گھبرائے۔ ایک باوا سعیہ علی نامی میں ہے۔ جسے بہکایا۔ اس باوا کا استریوں پر بڑا اثر ہے۔ اسکے ورغلانے سے استریاں اپنے مردوں کو روکنے لگیں۔ ادہر کروڑ سے پنڈت جیولعل کو بلوایا۔ پنڈت صاحب سات روز رہے۔ لیکن شاستر ارتھ کی تاب نہ لاسکے۔ جیسے آئے ویسے ہی واپس چلے گئے۔ خوشحالی رام جی نے اس عرصہ میں تین مرتبہ تحریری نوٹس شاستر ارتھ کا دیا۔ لیکن دوسری طرف سے بالکل خاموشی رہی جب شہر والوں نے تنگ کیا۔ تو پورانک پنڈت نے جواب دیا کہ ہم میں عضنہ یاد ہے۔ سیاد الٹرائی ہو جاوے خوب عذر ہے۔ لالہ خوشحالی رام کی مثال ظاہر کر رہی ہے کہ جن میں دھارمک پورشارتھ موجود ہے وے ہزارہا مخالف واقعات کی موجودگی میں بھی دھرم کا جھنڈا گاڑ ہی دیتے ہیں۔ بعض آریہ بابا جی ایسے ہیں جو ملازمت کے عذر پر آریہ سماجوں کے سپتاہک جلسوں میں شامل نہیں ہوتے۔ اور یہاں ایک آریہ سجن ہیں جو آریہ سماج قایم کرنے کا پریتن کر رہے ہیں۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت لیکھرام جی نے امرتسر آریہ سماج کے سالانہ جلسے سے فارغ ہوکر لاہور میں تین دیاکھیان دیے تھے جنمیں سے کہ ایک دیاکھیان جو کہ برہم سماج کی تاریخ پر تھا۔ بڑا ہی موثر اور تحقیقات سے پر تھا۔ وہاں سے جاکر ملتان پہونچے۔ ۳ نومبر سے ۵۔ نومبر تک تین دیاکھیان دیے جنکے مضامین ظاہر کرتے ہیں۔ کہ بڑے اعلے ہوئے ہونگے۔ سورتی پوجا کی تاریخ۔ صداقت کا چشمہ ویدک دھرم کی فضیلت۔ ۶۔ نومبر کو ملتان میں آرام کیا۔ ۷۔ نومبر کو ڈیرہ غازیخان پہونچے۔ اسی دن شام کو دھرم کی ضرورت پر لیکچر دیا۔ پھر ۱۰ نومبر تک لگاتار سرروزہ دھرم کی تحقیقات ویدک دھرم اور سناتن دھرم پر لیکچر دیتے رہے۔ ۱۱۔ نومبر کو وہاں سے چلکر مظفرگڈہ پہونچے ۱۲ اور ۱۳ نومبر کو وہاں مختلف مضمون پر دیاکھیان دیئے۔ اگر فرصت ہوئی تو کروڑ آریہ سماج میں بھی پرچار کرینگے۔ ورنہ واپس لاہور تشریف لاوینگے۔

خوشاب آریہ سماج نے اپنی طرف سے بھائی نندہ سنگھ جی کو اپنا پرتی ندہی مقرر کیا ہے۔

پنڈت رامرتن اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۱۰ ستمبر سے ۱۸ تک ڈیرہ غازیخان میں دیاکھیان دیئے۔ تعداد شروتا معقول ہوتی رہی ۲۰ ستمبر کو ملتان میں سجن وللد ا لگائی۔ شروتا ۱۰۰ کے ۲۱۔ کو کما لیا جاچکے نگر کیرتن میں بھجن گائے۔ ۲۲ کو

جلسہ میں دیا کھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے ۲۳ کو ہجن گائے۔ شروتا ۵۰۰ تھی۔ ۲۴ سے ۲۶ تک جھنگ گھیانہ کے سالانہ اتسب میں شروتاؤں کی معقول تعداد کے سامنے بھجن گائے۔ اور دیا کھیان دیئے۔ ۲۸ ستمبر سے ۴ اکتوبر تک منٹگمری سماج کے سالانہ اتسو پر اور دیگر موقعوں پر آنند دایک بھجن وِلا دِنی گائے۔ ۷ اکتوبر کو امرتسر سماج میں اپدیش کرائی۔ اور دیا کھیان دیا۔ شروتا ۵۰۰ تھے ۸ اکتوبر کو امرتسر میں کتھا کی۔ ۱۰ اکتوبر کو امرتسر میں بھجن گائے۔ ۱۲ کو گوجرانوالہ میں بھجن گائے شروتا ۱۰۰ تھے۔

پنڈت پورنا نند جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۲۷ اگست سے ۳۱ تک قصور میں ٹھہر کر ہر روز ایک دیا کھیان دیا۔ حاضری اوسط ۱۵۰ تھی۔ یکم ستمبر سے ۴ ستمبر تک کھیم کرن میں ہر روز دیا کھیان دیئے۔ ۵ ستمبر کو فیروزپور میں دیا کھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۸ و ۹ کو سیر نامیں پرشنوتر ہوئے۔ ۱۱ کو چھاؤنی فیروزپور میں دیا کھیان دیا۔ شروتا ایک سو تھی۔ ۱۲ سے ۱۷ تک شہر فیروزپور میں ہر روز ایک دیا کھیان دیا اور کتھا کی۔ اوسط حاضری شروتاگن ۷۰ تھی ۱۸ سے ۲۰ ستمبر تک قصور کے اتسب میں شامل ہو کر دیا کھیان و اپدیش دیئے۔ شروتا فی یوم ۲۰۰ تھے۔ ۲۱ سے ۲۳ تک کمالیہ کے اتسب میں دیا کھیان دیئے۔ شروتا کی اوسط حاضری ۲۰۰ تھی۔

پنڈت آتما رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۲۶ ستمبر کو جلالپور جٹاں میں بتقریب میلہ پرچار کیا۔ ۲۸ کو وہاں ہی دسہرہ کے میلہ پر دھرم اپدیش کرتے رہے۔ ۲۹ کو سماج مندر میں اپدیش کیا۔ اور پرارتھنا کی۔ یکم اکتوبر کو حافظ آباد میں دیا کھیان دیا۔ ۳ و ۴ اکتوبر کو خانکی سماج میں دیا کھیان دیئے۔ شروتا دونوں دن چالیس چالیس تھے۔ ۷ کو گجرات میں پرارتھنا کی۔

پنڈت دیوی دیال جی شرما اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۳ ستمبر کو کامونکی میں ایک دیا کھیان دیا۔ ۳ سے ۱۴ تک گجرات جہلم راولپنڈی حسن ابدال حضرو آدی استھانوں میں دھرم اپدیش کیا۔ ۱۵ کو حضرو میں دان کے دشئے پر اپدیش کیا۔ ۱۶ کو لالہ نرنجن داس بزاز کی دوکان پر پرشنوتر ہوئے۔ ۱۷ کو ہیڈ ماسٹر صاحب جی کے مکان پر ایشور اپاسنا پر دیا کھیان دیا۔ ۱۹ سے ۲۶ ستمبر تک نوشہرہ صدر میں مختلف مکانوں پر دیا کھیان۔ دھرم اپدیش پرشنوتر کیئے۔ پنڈت جی کے دھرم اپدیشوں سے نوشہرہ صدر میں نیا سماج ستھاپت ہو گیا۔ ۲۸ تاریخ کو پشاور میں بابو لچھمن سنگھ کے مکان پر اپدیش دیا۔ ۲۹ کو نوشہرہ میں اپدیش دیا۔ یکم اکتوبر کو اٹک میں پرشنوتر ہوئے۔ ۲ و ۳ کو کیمبل پور میں اپدیش دیا۔ ۵ کو حسن ابدال میں پنجہ صاحب کے چبوترہ پر کھڑے ہو کر دیا کھیان دیا۔ ۶ و ۷ کو پھر وہاں ہی دیا کھیان دیا۔ ۸ کو ڈھیری شاہاں میں دیا کھیان دیا۔ ۹ کو گولڑا میں پرشنوتر ہوئے۔

ضمیمہ اخبار ستیہ دھرم پرچارک جالندھر مطبوعہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جمعہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۹۵ع

دھرم سبھا کی جیت کا نمونہ

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بلاس نے یہ چھپایا ہے
کر دیا ہاں پنڈت آریہ منی و پنڈت گوکل پرشاد
ہفت زبان شاستر ارتھ ہوا۔ جس میں ہفت زبان
جی نے جیت لیا۔ ٹھیک ہے کیوں نہ ہو۔
ہمکو نہایت تعجب اس امر کا ہے کہ ابھی تو بلا
جیسے شاید کچھ سال سے زیادہ گزرا ہوگا۔ ہفت زبان
جی کی حیدرآبادی کارروائی مشتہر کردہ دھرم سبھا
کو دیکھا ہے کہ آئندہ کوئی ہفت زبان جی
کو بلائے کس طرح یہ یقین ہوا کہ ہفت زبان
جی بھارت بکھیات پنڈت آریہ منی جی کو پراجے
کر چکے ہونگے۔ چونکہ کل حال آپکے پاس یقین
ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اسلئے پھر دوبارہ کہنے کی
ضرورت نہیں۔ اس گورہ سوال کا حل کرنا
صرف ایک طور سے ممکن ہے۔ جو ذیل میں درج
ہے۔

پنڈت آریہ منی جی کے سامنا کرنے میں ہفت زبان
جی نے فتحیابی حاصل کی سنسکرت خط کے جواب
نہ دینے سے فتحیابی حاصل کی۔ سنسکرت کے دوسرے
خط کے نہ لینے میں اور رجسٹری خط کے لینے سے
انکار کرنے میں فتحیابی حاصل کی۔ سنسکرت کے سوا
سنسکرت نیز سے ہفت زبانی کا شوق نکلجاتا
نہیں ہے آئی یاد کشتا کا دھیان دہر کر دیا ہاں
نوٹس دیئے جانے پر سر نہ اٹھانے سے فتحیابی
حاصل کی۔ ایک سنسکرت سبھا ہی سے شاستر ارتھ
کے لیئے اگرہ کیے جانے پر پانسو روپیہ طلب
کرنے میں فتحیابی حاصل کی۔ ایک اندر داری
بھائی سے پانسو روپیہ قرار کیئے جانے پر پنڈت
سنسکرت کالج کلکتہ و بنگال پنڈت رام مصر شاستری
بنارس و پنڈت سالگرام شاستری جی جیسے گورنمنٹ سنسکرت
لیکچرار کا دست و دھرم سبھا کے ممبر پنڈت ہانجی ناتھ
سنسکرت کو سنسکرت بولنے سے دست قبول کرنے
سے منکر ہونے میں فتحیابی حاصل کی۔ ہاں
بڑی بھاری فتحیابی دو سو روپیہ اسپر نے بھی
حاصل کی منجملہ جسکو سو روپیہ سبھا نے قبول اور
بقیہ بذریعہ کیتھا دھرم سبھا بوقت روانگی کے
حاصل کیا۔ اپنے اپدیش سننے والوں سے ایک
سارٹیفکیٹ مانگنے اور حاصل کرنے میں فتحیابی
حاصل کی۔ اپنے جیسے ایک ہفت زبان کی
طرف اُردو ہے اور کوئی ایک یکزبان کے
بلانے کی خواہش پیدا کیے جانے میں فتحیابی
حاصل کی۔ کیا خوب فتحیابی ہے۔ واہ رے جیت۔

راقم { بالکرشن سبھاسد کیل
پردہان آریہ سماج راچی

آریہ سماج لاہور کا اٹھارہواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۳۰ نومبر و یکم دسمبر سنہ ۱۸۹۵ع بروز سنیچر
و اتوار آریہ سماج مندر وچھوالی میں ہونا
قرار پایا ہے۔ سب سجن پرشوں سے نویدن
ہے کہ اپنی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق
بخشیں۔

تقسیم اوقات

سنیچر بتاریخ ۳۰ نومبر ۱۸۹۵ع بوقت صبح
۷ بجے سے ۷ ۱/۲ بجے تک ہون اور بھجن۔
۷ ۱/۲ سے ۸ تک وید پاٹھ۔
۸ سے ۸ ۱/۲ تک اوپاسنا۔ لالہ دیوراج۔
۸ ۱/۲ سے ۹ تک لالہ آتما رام جی کا سنسکرت میں پراپدیش۔
۹ سے ۹ ۱/۲ تک بھجن۔
۹ ۱/۲ سے ۱۰ تک پنڈت پورنانند جی سندھ بلوچستان والے کا لیکچر۔
۱۰ سے ۱۰ ۳/۴ تک تقسیم انعام ستیہ دھرم پاٹھ شالا کا۔
۱۰ ۳/۴ سے ۱۱ ۱/۲ تک پنڈت رام بھجدت جی بی اے کا لیکچر۔
۱۱ ۱/۲ سے ۱۲ ۳/۴ تک بھجن و آرتی
بعدہ وشرام
۲ بجے سے ۳ ۱/۲ بجے تک دھرم چرچا۔
۳ ۱/۲ سے ۳ ۳/۴ تک بھجن۔
۳ ۳/۴ سے ۴ تک سالانہ رپورٹ۔
۴ سے ۵ تک ڈاکٹر سنگت رام جی کا لیکچر۔
۵ سے ۶ ۱/۲ تک کانفرنس آریہ برادری کے مضمون پر۔

اتوار یکم دسمبر سنہ ۱۸۹۵ع بوقت صبح
۷ بجے سے ۷ ۳/۴ بجے تک ہون اور بھجن۔
۷ ۳/۴ سے ۸ تک پنڈت دھرم چند جی کی اوپاسنا۔
۸ سے ۹ ۱/۲ تک پنڈت دولت رام جی کا اپدیش
۹ ۱/۲ سے ۹ ۳/۴ تک بھجن۔
۹ ۳/۴ سے ۱۱ ۱/۲ تک لالہ منشی رام جی کا وید پرچار پر اپیل وغیرہ۔
۱۱ ۱/۲ سے ۱۲ ۳/۴ تک بھجن و آرتی
بعدہ وشرام
۲ بجے سے ۲ ۱/۲ بجے تک بھجن۔
۲ ۱/۲ سے ۴ تک دیگر سماجوں کے آریہ بھائیوں کے لیکچر

۴½ سے ۴¾ تک بھجن۔

۴¾ سے ۵½ تک پنڈت کرپارام جی کا لکچر۔

۵½ سے ۶ تک پنڈت لیکھرام جی کا لکچر۔

۶ سے ۶½ تک بھجن و آرتی۔

رات کو

۷½ بجے سے لالہ بسوارام جی فلتے کا انگریزی لکچر ہوگا۔

سوموار کے دن

۱۱½ بجے قبل دوپہر سے شام تک استری سماج کا جلسہ سماج مندر میں ہوگا۔

آریہ سماج مرادآباد کا واشکوتسب

یہہ اتسب ۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو منعقد ہوا۔ ۱۷ اکتوبر سے آریہ بہائیونکی آمد شروع ہوگئی۔ اخیر تک قریب انسٹھ کے آریہ بھائی وردود سے تشریف لائے۔ جنکا ہم سچے دلسے دہنیا واد دیتے ہیں۔ ۱۸ اکتوبر کو باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائی معہ ممبران سماج نواستھان سے ایشور پریم کے بھجن گاتے ہوئے جلسہ کے مقام تک پہونچے۔ سماج مندر میں ہون شروع ہوا۔ پنڈت بدری دت جی و لالہ منشی رام صاحب پنڈت کشور جی برہمچاری برہمانند نے ویدمنتروں سے ہون کرایا۔ اور پنڈت بدری دت جی نے ہون کے فوائد پر مدلل ویاکھیان دیا۔ بھجنوں کے بعد کارروائی ختم ہوگئی۔ دوسرے وقت ۳ بجے سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ پنڈت بھگوان دین صاحب پریزیڈنٹ جلسہ مقرر ہوئے۔ پنڈت بدری دت جی نے ایشور پرارتھنا کرائی۔ اور ویدمنتر سوستی واچن کیئے۔ اسکے بعد برہمچاری برہمانند جی نے ایک موثر سرمن دیا۔ اور بابو بلدیو پرشاد صاحب وکیل کا لکچر بابت وشیہ پر ہوا۔ اسکے بعد ہمارے عالم باعمل پنجاب پرتی ندہی سبھا کے پردہان لالہ منشی رام کا لکچر منش جیون پر ہوا۔ بعد میں چند بھجن ہو کر کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔

۱۹ اکتوبر صبح ۸ بجے کا وقت دہرم چرچا کے لیئے نیت کیا گیا تھا۔ پریزیڈنٹ نے اجازت دی کہ جس کسی کو سوال کرنا ہو پیش کرے۔ پنڈت گلاب سنگھ نے یہہ سوال کیا۔ کہ جب ایشور سروویاپی ہے تو اسکے حکم کی تعمیل سب جگہ ایک سی کیوں نہیں ہوتی پنڈت تلسی رام جی نے اسکا جواب دیا کہ ایشور سروویاپی ہے لیکن سروویاپی کا انحصار اس پر نہیں ہوسکتا۔ کہ سب اسکے حکم کی تعمیل کریں۔ کیونکہ جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہیں۔ لہذا ایشور کی آگیا کی برتی کون کرسکتے ہیں لیکن اسکی سزا بھوگنے میں پرتنتر ہیں۔ پرشن کرتا نے چندبار پوچھہ کر اپنی کافی تسکین کرلی۔ اور نہایت معقولیت سے کام لیا کہ آریہ سماج کے سدہانت کو صحیح سمجھہ لیا۔ اور فوراً سماج کی ممبری قبول کرلی۔ اسکے بعد ایک ودیارتھی نے چند سوالات کیئے جنکا جواب بھی پنڈت موصوف نے دیا۔ اور پرشن کرتا کی تسکین ہوگئی۔ اسکے بعد پنڈت بھیجاناتھہ نے سوال کیا کہ جوٹی رکہنے کی کیا وجہ ہے لالہ منشی رام جی نے اسکا جواب دیا۔ کہ حکمت کے رو سے اسکا رکھنا مفید ہے۔ اسلیئے رکھنی چاہیئے۔ اگرچہ لالہ صاحب کے مدلل جواب کو سنکر پرشن کرتا چپ ہوگئے مگر پنڈت تلسی رام جی سے بھی سوال سنسکرت میں کیا۔ پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا۔ کہ حاضرین اس قابل نہیں کہ وہ سنسکرت کے سوال و جواب سمجھہ سکیں۔ اس لیئے بہتر ہے کہ بھاشا میں گفتگو کی جاوے۔ اسکو پنڈت بھیجاناتھہ نے قبول نکرکے سنسکرت بھاشا کی گفتگو پر اصرار کیا۔ پریزیڈنٹ صاحب نے اجازت دی۔ اور پنڈت تلسی رام سے سوال جواب شروع ہوئے۔ دو سوال و جواب کے بعد بھیجاناتھہ مذکور نے بھاشا میں گفتگو کرنی چاہی۔ مگر پریزیڈنٹ صاحب نے کہدیا کہ اگر تمنے سنسکرت کی گفتگو کو چھوڑا تو تمہاری پراجے ہوجاویگی۔ اسکے بعد پھر سنسکرت گفتگو

شروع ہوئی۔ پنڈت تلسی رام جی نے کہا کہ اگر تم جوٹی رکھنے کی وجہ جو ہم بتلاتے ہیں قبول نہیں کرتے ہو۔ تو تم اسکی وجہ بتلاؤ۔ اس کا جواب پنڈت بھیجاناتھہ صاحب کچھہ نہ دیسکے اور فرمایا کہ میں ودیارتھی ہوں۔ پوچھنے آیا تھا چونکہ وقت زیادہ ہوگیا تھا۔ اسلیئے کارروائی ختم ہوئی۔ اور اس دہرم چرچا کا بہت اچھا اثر سامعین پر پڑا۔ دوسرے وقت کی کارروائی ۳ بجے سے شروع ہوئی۔ پرارتھنا کے بعد پنڈت بدری دت جی کا لکچر سنسکرت بھاشا کی ضرورت پر ہوا۔ جسکا ہر لفظ ضرورت کے اظہار سے پر تھا اور جسمیں سے حاضرین نے سنسکرت کی ضرورت کو کماحقہ محسوس کیا۔ اسکے بعد برہمچاری جی کا لکچر من کے وشے پر ہوا۔ جسمیں آپنے من کو دشیحل سے روکنے کے ذریعہ بتائے۔ اس کے بعد منشی نرائن پرشاد صاحب اسسٹنٹ سکریٹری نے سلانہ رپورٹ کہ جسکی باقاعدہ عبارت کے شستہ الفاظ منشی صاحب موصوف کے باترتیب لیاقت کے نمونہ تھے پڑھکر جو پرانچیت وغیرہ کے مفصل حالات سے پر تھی۔ اور جسکو حاضرین نے نہایت غور سے سنا۔ اسکے بعد لالہ منشی رام جی کا لکچر دنیا کا ایک عالمگیر مذہب پر ہوا۔ اور ثابت کیا کہ تمام مذاہب نے وحدت کا سبق ویدوں سے حاصل کیا ہے یہہ حصہ نہایت ہی دلچسپ تھا۔ آپکے لکچر کے بعد پنڈت تلسی رام جی کا لکچر ویدوں کے شستہ پر ہوا۔ آپنے بدلایل ثابت کیا کہ سکھہ ویدوں کی تعلیم سے ملسکتا ہے۔ اور آج لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ ویدوں کو مانتے ہیں اور دکھی ہیں۔ اسکی وجہ یہہ ہے۔ کہ وہ ویدوں کو اپنی خواہشات کے ساتھہ چلانا چاہتے ہیں۔ ویدوں کے آشے اور سدہانت پر خود چلنا نہیں چاہتے

تسبید اور رسائنیاچاریہ بھی ایسے ہی پرش تھے
جنہوں نے اپنے موافق ویدوں کو چلایا۔ مگر
سوامی دیانند سرسوتی ایسے مہاتما پرش تھے جو
ویدوں کے سدھانت پر چلے۔ آپکے لکچر کے خاتمہ
پر بھاشہ پریسیڈنٹ صاحب نے سب لکچروں کا
خلاصہ بیان کرتے ہوئے سماج کی شرکت
کے لئے اپیل کی۔ چنانچہ تین اصحاب نے
ممبری قبول کی۔ اور پنڈت کنج بہاری لال کا
شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے سماج کے مہمانان
کے لئے میوہ جات و شیرینی وغیرہ بھیجی تھی
یہ صاحب ایک سناتن دھرمی تھے لیکن آریہ
سماج کے جلسہ کا اثر اتنا اثر پڑا۔ کہ آپ نے
اپنی اس مخالفت کے خیال کو جو معمولی ہندؤں
کی طرح آپکے دل میں گھر کیئے ہوئے تھا مخالفت
اختیار کی اور آریہ سماج کے حامی بن گئے۔
کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔ میں یہ ظاہر کرنا بھی
ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ جلسہ نہایت کامیابی
کے ساتھ ہوا۔ حاضری ہر روز قریب ہزار بارہ سو
آدمیوں کی ہی اور عام طور سے شہر کے ہندو و
مسلمان تعلیم یافتہ شریک جلسہ ہوئے تھے۔ اور
تمام شہر میں آریہ سماج کی عظمت کی دھوم مچ گئی
اور سماج کی پوترتا کا سب پر بہترین اثر پڑا۔
سال آئندہ کے حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے
ماسٹر درگا چرن صاحب پریسیڈنٹ منشی رام دیال
ساہو شام سندر صاحب وائیس پریسیڈنٹ و
بابو ہر چرن صاحب سکریٹری و منشی نرائن پرشاد
صاحب اسسٹنٹ سکریٹری۔ منشی بھگوتی پرشاد
صاحب جائنٹ سکریٹری۔ ساہو برج رتن صاحب
خزانچی۔ لالہ رام دیال اسسٹنٹ خزانچی۔ لالہ
رام سروپ صاحب جی لیکھا دھیکش۔ بابو
کرورمل صاحب ایم اے۔ پنڈت بدری دت جی

چودھری بھوانی سنگھ صاحب مختار۔ پنڈت
فاکھن پرشاد صاحب۔ لالہ برجناتھ صاحب
لالہ گوکل پرشاد صاحب۔ لالہ داسو درداس۔ لالہ
گوبند رام ممبران انترنگ سبھا۔
آپکا شبھ چنتک
ہر چرن منتری آریہ سماج مراد آباد

لوکل

سنیچروار کو ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ بدستور ہوا۔
آیتوار کو آریہ سماج مندر سیتلا پہ جلسہ میں معمولی
ہون کے بعد پنڈت لعل منی جی نے پرارتھنا کرائی
اور بستیار تھ پرکاش سے کتھا برہم چاری ہیرانند
جی نے کی۔ تت پشچات شریمان پنڈت گوری دت
جی پروفیسر ٹیبالہ کالج نے جو کہ بہ تقریب ایک
ساماجک بواہ کے جسکا ذکر ذیل میں ہے تشریف لائے
ہوئے تھے پنش جیون پر لکچر دیا۔ حاضری قریباً
۱۲۵ کے ہوگی۔
ادرہی ملاسرائے شیخاں میں ایک ٹھیکہ دار نے
بوٹا کشمیری پہلوان اور حاجی سردار پہلوان کی
کشتی کرائی۔ جسمیں حاجی سردار پچھاڑا گیا۔ یہ
جہالت کے ڈھیل ڈھکل کسی نہ کسی دن بدنتیجہ ظاہر
کرینگے۔ منگلوار کو استری سماج کا جلسہ بھی بدستور ہوا
۔۔ تاریخ کی رات کو لالہ سنبت رائے جی بھاسد
لوکل آریہ سماج کی پتری کا بواہ سنسکار ویدک ہوا۔
قریباً پانچ چھ آریہ پنڈت جمع ہوگئے تھے لالہ صاحب
نے وید پرچار فنڈ کنیا مہاودیالہ اور یتیم خانہ کے لئے
دان بھی دیا۔ گو برادری کی طرف سے حسب عادت
مخالفت بہی ہوئی۔ مگر لالہ صاحب نے کچھ پرواہ نہ کرکے
بواہ سنسکار کی کارروائی کو پورے طور پر ختم کیا۔

اشتہارات

آریہ ساماجک جلسے

لودیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر
۱۹۰۵ء کو ہوگا۔ مالیرکوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ
جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔

ضرورت

آریہ سکول راولپنڈی کے سِول ڈیپارٹمنٹ کے
لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ امیدوار
اپنی اپنی درخواستیں معہ سارٹیفکٹ وغیرہ ۲۵ نومبر
سے پہلے پہلے میرے پاس بھیجدیں۔ صرف
لائق اور تجربہ کار بھائیوں کو درخواست دینی
چاہیئے۔ آریہ بھائیوں کو ترجیح دیجاویگی۔
ہیڈ ماسٹر تنخواہ ... سے ... روپیہ ماہوار
سکنڈ ماسٹر تنخواہ ... سے ... روپیہ ماہوار
تھرڈ ماسٹر تنخواہ ... سے ... روپیہ ماہوار
سنسکرت ٹیچر تنخواہ ... سے ... روپیہ ماہوار
کانشی رام چوپڑہ سکریٹری آریہ سکول راولپنڈی کو صدر بازار

ویدانت آریہ بھاشیم

ودیت پرم

برہم میماانسا شاستر بیاکھیانم

ویدانت شاستر کا بھاشیہ بودھاین برتی کے
آج کل پائے نہ جانے سے شنکراچاریہ کے پرچار
ہونے سے اور جدید رامانوج کا شری بھاشیہ بھی
نسم کالین ہے۔ پرنتو انکے متانو یائی پرچارکوں
کے نیونتا ہونے سے برہم اور جیو کا دویت بھاو آریہ
کے ہردے سے دور ہوتا جاتا تھا۔ جنکی جگہ بکھیات

مہرشی سری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی نے
اس ودیت باد کو پونر ادھار کیا۔ مہرشی کو بہت
کاریہ جیسا وید بھاشیا آدی کرنے کے کارن
اور انا یاس ہم لوگوں سے اتنا شیگھر چھٹ جانے
جانے کے کارن اور ویدانت بھاشیہ لکھنے کے
لیئے سمے نہ ملا۔ پرنتو انہوں نے اپنے وید بھاشیہ
بھومکا تتھا ستیارتھ پرکاش میں اس کاریہ
کے لیئے بہت نمونہ چھوڑ رکھا ہے۔ اس
سمے میں ابھی تک ویدانت کا نام ہی ادویت باد
کا بودھک سمجھا جاتا ہے۔ اسکی بری اوستھا ہے
کی ادویت باد کو سن کر برہم جیو کا جھگڑا بھگیان
کرنے کے لیئے تتھا جاروں انہوں کا سر دمن
مو کچھ سمے کے ہی یاد کرنے کے لیئے ایک ید
بھاشیہ لودھائین برتری کی لائین پر ہے جو لائین
بودھائین کے سشیوں کی پستکوں میں پائی جاتی ہے
یہ برہت کاریہ سری یکیل تنتر سوتنتر پنڈت
آریہ منی جی نے آرمبھ کیا ہے۔ پنڈت جی آپکے
پاٹھکوں میں ایسے بھیاتے ہیں۔ کہ جنہیں کوئی پرشسا
لکھنے کی اپیکشا نہیں۔ کیونکہ یہ پرشسا سے سمپن
ہے۔ اسلیئے سنسکرت بھاشا کا ہندی انوباد پنڈت
جی کرت اور اسکا انگریزی اودھا ترپنک سوتر
کے نیچے دیا جاویگا۔ شنکر اور رامانوج بھاشیہ کا
سہل انوباد سرب ساد ہارن کے سمجھنے کو کیئے ہونے
کے کارن اور دویت ادویت اور ششٹادویت تینوں
سدھانتوں کے مقابلے پرکھشا کرنے کے تاتپریہ
سے پرتیم ایک گرنتھ جسکا نام "ویدانت آریہ بھاشیہ
بھومکا" ہوگا۔ بجو سوامی کرت وید بھاشیہ بھومکا
کے نمونہ پر چھپیگا۔ اوکت پستک میں
بردھان اور بیکرنوں پر جسکے بھاشیہ میں شنکر اور رامانوج
کا بڑا بھاری بھید ہے سنسکرت ہندی اور انگریزی انوباد
سہت رہیگا۔ بھومکا اور بیوراہ بھاشیہ ماسک نکلیں

ہیں (۳۲ پیج ڈیمائی آٹھ پیجی) میں نکالا
جاویگا۔ بارشک مول کیول صرف چار روپیہ رکھا
گیا ہے۔ چونکہ اس پستک کے چھاپنے میں بھاری
خرچ ہے۔ اسلیئے مطابق تعداد خریداران
چھپایا جاویگا۔ خریداران کو چاہیئے کہ شیگھر
گراہک بنیں۔ جو گراہک بننا چاہیں انہیں
اچت ہے۔ کہ اپنا نام اور پتہ بزریعہ پوسٹ کارڈ بیج
تاریخ ۳۰ نومبر تک گراہک بنجائیں۔
بالکرشن سہائے وکیل رانچی

اشتہار

۳۱ ۳۲

گولیاں اکسیر جوشاندہ ایک مہاتما سنیاسی سے
ملی تھیں۔ اب سات سال کے تجربے سے نہایت
مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بلکہ بخار کے لیئے اکسیر کا حکم
رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۲ المشتہر
برکت رام شرما پردھان آریہ سماج مدھوال (سیالکوٹ)

اشتہار کتب مفید خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب
نہیں سمجھتے۔ البتہ پبلک پر اتنا اظہار کرنا مناسب
سمجھتے ہیں۔ کہ یہ جملہ کتاب آپ صاحبوں کی قدردانی
سے اب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہوئی
ہیں جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے سارٹیفکٹ
بھی آئے ہیں۔ اب میری یہ درخواست ہے۔ کہ جو صاحب
ان کتابوں کو ملاحظہ کرکے سارٹیفکٹ عطا فرماویں
اور بذریعہ اخبارات پبلک پر جو کچھ انکی رائے ہو
ظاہر کریں۔ تاکہ شائقین کا روپیہ ضائع جائے
اور دھوکہ باز دھوکہ دیکر ملک کو برباد نہ کرنے
پاویں۔ اور قابل قدر کتب کی قدر ہو۔

گرہستھ آشرم کا دوسرا ایڈیشن
مرتبہ اسکی درستی کرنے میں ہمارا بہت صرف ہوا ہے

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس دفعہ اسکے مضامین سابق سے
کو اور بھی دلچسپ پاوینگے۔ ضخامت بھی اسکی بہ نسبت
سابق کے زیادہ ہو گئی ہے۔ کاغذ ولایتی سفید
پر نہایت عمدہ طرح سے طبع کرائی گئی ہے۔ قریب
چار سو صفحہ میں۔ قیمت عہ

حفاظت منی - جو صاحب اپنی اولاد کو
برہمچاری بنانا چاہیں۔ یا اپنی اولاد کو آرام دینا
چاہیں۔ اسکا ضرور ملاحظہ کرائیں۔ کیونکہ تندرستی
کا انحصار بھی منی پر ہے۔ قیمت ۳

گربھادھان ودھی - اولاد پیدا کرنی
اور اسکی پرورش کی کنجی ہے۔ قیمت ۳

معیار محبت - اگر دنیا میں لطف اٹھانا
ہے۔ اور سچا اور حقیقی دوستوں کو جاننے کی خواہش
ہے۔ تو ضرور ملاحظہ کیجیئے۔ قیمت ۴

بھرت وادیدیش - اسمیں وہ نصیحت سندر
جو سری کرشن چندر مہاراج رامچندر جی نے بھرت جی کی
مہاراج کو کی ہیں۔ ہر ایک آدمی کو جسے آب زر سے
لکھنا چاہیئے۔ قیمت ۱

رشی پرشاد - مہاتما سوتک اپدیش ہیں۔ جو
یا گیہ ولکیہ جی سنتر مہاراج کو کیا تھا۔ قیمت ۱

اصول ستن - اسمیں دکھلایا گیا ہے۔ کہ وقت کی
پابندی سے ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱

عقل اور جہل - اسکی خوبی ملاحظہ سے ہی ظاہر ہوگی

رقوم - یہ آٹھوں کتابیں اردو ہندی ہر دو
موجود ہیں۔ علاوہ اسکے زبان ناگری میں
رتن جنتری، رتن پرکاش، برلو بکا، درم
سنیاسی ادیش، ستیہ سرن، مہرشی چار آ

اطلاع - جملہ کتب ویلیو پے ایبل یا قیمت
آنے پر روانہ ہونگی۔ کل کتب پر ہماری مہر کو دیکھ
لیں۔ لفظ اردو یا ہندو بھی لکھدیا کریں
پتہ معہ ڈاکخانہ کے سب صاف تحریر

موسم سرما کے واسطے ہر ایک قسم کا پشمینہ

کشمیری۔ کابلی ولائیتی وغیرہ۔ اس دوکان میں نہایت عمدہ تیار رہتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کو جس چیز کی درکار ہو لکھو تھوڑی سی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

برائے سوٹ مالیدہ تھان چار خانہ دو رنگ و رنگدار پٹی کشمیری دھسہ کابلی کشمیری۔ ولائیتی چادر جوڑہ ہ کشمیری سادہ و دور دار چادریں ۶ گز ہر قسم۔ لوئیں۔ چوغہ خورد و کلاں۔ قمیض اور کوٹ سادہ و دوری کے کام کا۔ لوئی جوڑہ کشمیری گلوبند۔ پٹکہ۔ ٹوپی۔ موزہ دستانہ اور نیز اس دوکان میں فرمائشی مال بھی تیار ہوتا رہتا ہے خریدار کو اپنا نام اور پتہ اور شیائے مطلوبہ صاف لفظوں میں لکھنا چاہیئے

المشتہر
کوتوال سوداگر پشمینہ لاہور
لوہاری بازار

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی روا آٹا سب اول قسم کا تیار رہتا ہے۔ جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ بنتا ہے۔ خریدار ایکدفعہ ضرور منگاکر دیکھیں۔ المشتہر
دالکرٹ بیرادرز مینیجران دی اینڈ
نو تعدون انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

تمرناشک سرمہ

جس زمانہ حال کے آجکل کے اکثر سرمہ فروش حالانکہ وہ صرف ان

دوائیوں سے ہی جو کہ ولایت سے طیار ہو کر آتی ہیں۔ واقف ہیں۔ بیدک چکتسا کے گرنتھ نہ انہوں نے پڑھے نہ دیکھے۔ اور دعوی کرتے ہیں جڑی بوٹی سے تیار کیئے ہوئے سرمہ کا۔ صاحبان مندرجہ بالا عبارت پر غور فرماکر دیکھیئے کہ آجکل کے ڈاکٹر صرف ہسپتال یا میڈیکل ہال کی چار دیواری کے اندر ہی حکیم ہیں ہمارے بیدک ڈاکٹر جنگل میں بیٹھے بیٹھے جڑی بوٹیوں کی ماہیت جاننے کے باعث حکمت کا کام کر سکتے ہیں۔ میں نے بڑی کوشش سے بیدک شاستر پڑھکر اور تمام عمر کی کوشش سے قریباً ۱۰ بوٹیوں کے علاوہ موتی ڈالکر سرمہ تیار کیا ہے۔ جو کہ کھجلی دھند۔ ضعف بصر۔ تازہ پھولا۔ درد چشم۔ بال ابتدائی موتیابند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ وغیرہ وغیرہ کو کلی آرام کر دیتا ہے۔ اور طالب علموں یا جنکو نظر کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہو۔ یہ سرمہ نظر قایم رکھنے کے لیئے بہت ہی فایدہ مند ہے۔ خرید کیجیے اور آزمایئے قیمت فی پیکٹ ایک تولہ [illegible] و ماشہ ۲ ار علاوہ سرمہ کے اور امراض کا بھی علاج کرتا ہوں۔

سرمہ کے واسطے چند سارٹیفکیٹوں کے حوالے

جناب جے ڈینیل ہیڈماسٹر مشن ہائی سکول گجرات پنجاب۔
لالہ نرائن داس صاحب بی اے سوجانپور
لالہ نند کشور لال چوپڑہ اسسٹنٹ سکول ماسٹر گجرات
لالہ گوردیال سنگھ ورما انگلش ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول انبالہ چھاونی
لالہ بھجو رام بابو سے کلرک لاہور
منشی محمد عالم از خاندان حکیم علی محمد ولد حکیم پیر محمد ساکن جہیرانوالی ضلع گوجرات پنجاب۔
لالہ بلاقی رام پاضی جج گجرات
لالہ دیودیال بھاٹیہ سکنہ جالندھر شہر
لالہ حکم چند گوبند بی اے سٹوڈنٹ لا سکول لاہور
لالہ کیدار ناتھ ڈسٹرکٹ ٹریزری گجرات پنجاب ۲

سرٹیفکیٹس علاوہ سرمہ کے اور امراض کے بھی

موجود ہیں۔ جو مفصل چھپکر علیحدہ شایع ہونگے۔

المشتہر پنڈت وشوا ناتھ شرما بید از جالندھر
محلہ مہندرواں

نرخنامہ اجرت اشتہارات مندرجہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی اجرت صفحہ کے حساب سے جسقدر ہوگی لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا اسکی اجرت کالم کے حساب سے۔ اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا اسکے لیئے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے (۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کے رو سے لیجاویگی اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ (۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے۔ کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہے گا یا جو اشتہار تین ماہ سے کم میعاد کا ہوگا۔ اسکے واسطے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جو خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ پا سکتا ہے اور ایک دفعہ کے لیئے فی سطر کالم ۲ر کے حساب سے اجرت لیجاویگی (۴) نصف اجرت پیشگی اور باقی کی نصف اشتہار کی نصف میعاد ختم ہو جانے پر بطور پیشگی لیجاویگی (۵) کوئی اشتہار ایسا شایع نہ ہوگا۔ کہ جس سے گورنمنٹ خودی کا پرچار ہوتا ہو۔ یا جو فحش خلاف قانون اور پبلک کی اخلاقی و روحانی۔ اور جسمانی ترقی میں مضر ہو۔

المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

نمبر ۴۷ مطبوعہ ۱۵ مگھر سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۹ نومبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۸

वे नस्तत्पश्य न्निहितं गुहासद्
य विश्वं भवत्येकनीडम्। तस्मि
न्निदं सं च विचैति सर्वं स
ओतः प्रोतश्च विभूः प्रजासु॥

ارتھ — جس میں سب جگت ایک آشرے والا ہوتا ہے۔ اُس گپت کارن یعنے بدھی میں سہت نت چیتن برہم کو ودوان گیان درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اُسمیں یہ سب جگت پرلے سمے میں سنگت ہوتا اور اُتپتی سمے میں علیحدہ ستھول روپ بھی ہوتا ہے۔ وہ پرماتما بیاپک ہوا پرجاؤں میں اوت پروت ہو رہا ہے"

جبتک کہ منشیہ پرماتما کے سوروپ کو انوبھو نہیں کرتا تبتک اُسے سنسار میں مختلف طاقتیں ایک دوسری سے علیحدہ علیحدہ کام کرتی ہوئی پرتیت ہوتی ہیں۔ لیکن جسوقت کہ سنسار کا باریک نظر سے مشاہدہ کرتے کرتے منشیہ اپنی بدھی کو سوکشم کرتا۔ اُن دبیہ نیترں سے دیکھنا شروع کرتا ہے۔ اُس سمے اُسے ایک چیتن برہم ہر ایک کاریہ کے اندر کام کرتا ہوا صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔ پھر اُتپتی اور پرلے کے اندر بھی اُسی کی ایک ہی شکتی کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے جس طرح کہ کپڑے میں سوت کو اوت پروت ہم لوگ دیکھتے ہیں۔ ایسے ہی ہر جگہ پرماتما بیاپک نظر آتی ہے۔ کوئی جگہ اُس سے خالی دکھائی نہیں دیتی۔ اپنی بدھی کو سوکشم بنانے میں دن رات

[illegible] ہو اور دھرم

ست دھرم پرچارک

نیپال سے ایک دردناک آواز

ویدک دھرم اُپدیش روپی امرت پان کرنیکے لیئے اس سمے کم از کم بھارت نواسی تو بالکل تیار نظر آتے ہیں۔ کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا ہے کہ کسی نہ کسی جگہ سے آریہ اپدیشکوں کے لیئے مانگ نہیں آتی۔ لیکن جب ہم اُس گھور اودیا اندھکار کی طرف دھیان دیتے ہیں۔ جوکہ دیش میں عموماً چاروں طرف پھیل رہا ہے۔ اور دیکھتے ہیں کہ اس اندھکار کے بادلوں نے ویدروپی سوریہ کو ایسا ڈھانپ لیا ہے۔ کہ بعض جگہوں میں پرکاش کا نشان تک نہیں پہونچتا۔ تب پرتیت ہو جاتا ہے کہ جہاں دس ستھان ایسے ہیں۔ کہ جہاں کوئی نہ کوئی کرن پہونچکر منشیوں کی توجہ کو پرکاش کی طرف کھینچتی ہے۔ وہاں سینکڑوں ستھان ایسے ہیں۔ کہ جنہوں نے پرکاش کی ہستی کو ہی بھولا دیا ہے۔ ایسے گھور اندھکار سے آورت استھانوں کی ابھاشان حال سے نت نئے پیغام آریہ اپدیشکوں کے بلوانے کیلیئے پہنچتی ہے۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ میں نے پرچارک میں ڈاکٹر لکھمن لال ورما کے برہما دیش سے آئے ہوئے پتر کا حال چھاپا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے پتر میں نیپال دیش

کی اودھیا دور کرکے وہاں ویدک پرچار پھیلانے کے لیئے اپیل کی تھی۔ اور یہ بھی اچھے پرکھیا کی تھی کہ کوئی اپدیشک کم سے کم نیپال جا کے وہاں کی بول چال اور بھاشا ضرور سیکھے کے موافق سکھلا دینگے۔ حال میں ۱۱ نومبر کا لکھا ہوا ایک پتر لالہ آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام آیا۔ جو کہ انہوں نے میرے حوالے کر دیا۔

چونکہ اس پتر سے جہاں ایک طرف ویدک دھرم کی بزرگی اور سچائی کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں دوسری طرف آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کے فرائض کا ٹھیک چتر بھی نظر آ جاتا ہے۔ اس لیئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں اس پتر کا بہت سا حصہ بجنسہ اسجگہ درج کروں۔

اس پتر کے بھیجنے والے کرنل ہنونت ور سنگھ تھاپا ہیں۔ آپ نے دھرم وشے میں کبھی زیادہ آندولن نہیں کیا تھا۔ سپاہیانہ زندگی بسر کرتے ہوئے جو خیالات کہ ماتا پتا سے ملے تھے۔ انہیں میں نشٹ رہتے تھے۔ انہیں پرانے خیالات کے مطابق بہادر کرنل نے متھرا۔ برنداون۔ گوبردھن۔ وغیرہ تیرتھوں کے درشن کرنے کے ارتھ دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ متھرا کے ریلوے اسٹیشن پر وے کٹر پورانک خیالات لیکر اُترے لیکن چونکہ بہادری ورثہ میں ملی تھی اپنے خیالات کی بھول معلوم کرتے ہی ستیہ گرہن کرنیکے لیئے اودت ہو گئے۔ بہادر کرنل کے خیالات کی تبدیلی کا حال کچھ انہیں کی زبانی شوبھا دیگا۔

وہ لکھتے ہیں بعد مجھ کو آگ گاڑی سے اترتے ہی
آریہ ایک مہاشے نے جو کہ پاٹیل یا لوہیں اور جنکا شنکر
جنکا نام ہے - براہمن ہیں - دھنیہ باد ہیں ان کو دیتا
ہوں - کہ جنہوں نے مجھے ست کا خوب ہی اپدیش
دیا - دن ایک تک - جبکہ میں دوسری جگہ گیا (شہر
لدھیانہ کو) تو ایک براہمن چپراسی منصفی کا ملا -
وہ آریہ تھا - انہوں نے خوب ہی نڈر ہو کر مجھے
بتلا دیا کہ سادر آریہ دھرم کا مجھے اپدیش دیا
...... میں ان مہاشے چپراسی کو دھنیہ باد دیتا ہوں
کہ جو اپنے ملک میں آریہ دھرم پرچار کا بڑا خیال
ہے - اور یہی حال دیا شنکر کا بھی دیکھنے میں آیا
تھا - ان دونوں مہاتماؤں نے آپکی بڑی بھاری
تعریف کی اور کہا کہ جتنا آتمارام منتری پنجاب
پرتی ندھی کے بڑے آریہ دھرم پرچار میں لگے
ہوئے ہیں - آپکو میں کوٹی کوٹ دھنیہ باد دیتا ہوں
اگر آپ سے ست پرشوں کو ایشور پریم رکھے تو ملک
کی بڑی ہی جلدی ترقی ہو سکتی ہے"

پیارے ناظرین! استہ کے بل کو دیکھئے - ایک
منصفی کا چپراسی کشن بانٹتا ہوا - ایک پارسل
کلرک پارسل وزن کرتا ہوا بھی ویدک دھرم کے
پرچار کے لیئے سمہ نکال لیتا ہے - اور ایک کرنل کے
خیالات کو پلٹا دیتا ہے - جو لوگ کہ جلد پرست
ہو جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے - کہ دھرم کی اگنی
انکے اندر کام نہیں کرتی - بہادر کرنل کے دل پر
سب سے بڑا اثر کس چیز نے کیا؟ ننہہ یہ ایک
منصفی کے چپراسی کی بےخوف دلیرانہ دھارمک
گفتگو نے ایک پارسل کلرک کے پریتی یو پیک
برتاؤ نے چپراسی اور دلیرانہ گفتگو - ریلوے اسٹیشن
اور وہ بھی پیر خفر کے ریلوے اسٹیشن کا پارسل کلرک
اور پریتی یو پیک برتاؤ! ان ناچیز ملازموں کو
مہرشی دیانند کے اپدیشوں نے ہی سمجھو بنایا -

پھر دیر تھاپا جی اپنے دیش میں ویدک دھرم کا پرچار
کرانے کے لیئے یوں اپیل کرتے ہیں -

"پریہ بندھو! آپ آریہ بھائیوں سے میری
نج کچھ پرارتھنا ہے - کہ آپ لوگ - کشمیر - امریکا
تک تو گئے - آریہ دھرم پرچار کے لیئے - پر آپ نے
اپنے نج حقیقی جو کہ آپکے آریہ ہو کر تن من دھن سے
سہایتا کرتے - انکی طرف آج تک ہی دھیان نہ
دیا - پیارے باندھوو! آپکا فرض تھا - کہ ایک
دفعہ اپنے نج نیپالی گورکھا بھائیوں کو بھی خاص
نیپال میں آکر اس ویدک امرت روپی دھرم کا
پان کراتے - اگر ہمارے لوگ آپکے امرت روپی
سندھ بچنوں سے سدھر کر - گہری نیند سے جاگ کر
اپنے کرتیہ کرموں کا پالن کرتے تو نیپال کیسے ہو جاتا
تھے - اگر نہیں بھی کرتے تو آپ کا فرض ادا
ہو جاتا - کشمیر تیرتھ بھار ہے - ابھی تک
جبکہ نیپال دیش کو آپ نج کرم کا بودھ نہیں کراتے
پیارے بھائی! برا نہیں ماننا - امریکہ جو ہم سے
ہزاروں میل دور ہے - اسکے لیئے تو آپنے اپدیشک
بھیجے - (ڈاکٹر چرنجیو رام کے اپدیشوں سے مراد ہے)
پر ہمارا دیش جو کہ آپکے ہی ملک میں گنا جاتا ہے
اسکے لیئے آج تک کچھ بھی پربندھ نہیں کیا - اور
نہ کوئی سنیاسی اور نہ پنڈت کو آج تک بھیجا
افسوس ہے کہ آپ سے مہانو بھاو دھرماتما لوگوں
کے ہوتے ہیں بھی ہمارے دیش کے نئے ویدک دھرم
سے ہٹتے ہیں - آپ سے ہماری پرارتھنا ہے
کہ آپ اپنے اچھے اچھے پورن سنسکرت ویدوتا
سنیاسیوں اور پنڈت لوگوں کو بھیجنے کا جو کہ
اچھی طرح ہمارے ملک میں سرب دیشیوں کے اوپر
کھڑ سکیں" اسکے آگے یہ بیان کر کے کہ یہاں
براہمن کے گورکھا لوگ بڑے بھگت ہیں -
ٹھاپا جی یہ بھی لکھتے ہیں - سری ٹھاپا

صاحب اور دیدار بالکل بے کیفیات رہتے ہیں اسلیئے
پرچار میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑ سکتی - نیپال دیش
میں ویدک دھرم کا شیگھر پرچار ہونیکی امید دلاتے
ہوئے جو کہ دلائل کہ بہادر کرنل نے پیش کی ہیں
وہ ہر ایک آریہ پرش کے غور طلب ہیں ہمارے
ملک میں آریہ دھرم بہت شیگھر ہی وستار پا سکتا ہے
سبب کہ ہمارے یہاں ایک تو ہندو جاتی آدمی کا ایسا
بکھیڑا نہیں ہے کہ جیسا اتر (اس طرف) دیکھنے
میں آتا ہے - اور ہمارے ملک میں ایسے ہندو
معتقد اور پورشارتھ بھی نہیں ڈرپوک بھی نہیں ہیں کہ
جیسے یہاں دیکھتے ہیں - ان کارنوں کر کے کوئی
بیس یا تیس ورش میں ہی سمپورن ملک کا ملک
نیپال آریہ ہو سکتا ہے - ......
آپ جانتے ہیں کہ سدیو کسی کے پاس نہ راجیہ ہے
نہ دھن ہے - کنتو کیرتی اوشیہ ہی رہ جاتی ہے
...... آپ جو کچھ ہمارے ملک کے لیئے بھلائی
کرو گے - جاؤ اپنے لیئے اور اپنی آریہ سنتان
(کے لیئے) اور اپنے ملک کی بھلائی کا جو فرض
تھا ادا کریں"

پانچال دیش نواسی آریہ پرشو! یہ اپیل خاص طور
پر آپکے لیئے کیگئی ہے - آپنے گزشتہ دو سال کے
پورشارتھ سے بھارت نواسیوں کو دکھلا دیا ہے
کہ مہرشی دیانند کے مہان برت کا بوجھ اٹھانے
کے لیئے آپ تیار ہیں - اپنے لنچھی سرحد سے
لیکر یوروپی سمندر تک - اور ہمالہ کی اونچی چوٹیوں
سے لیکر [illegible] تک ہر ایک آریہ سنتان کی
ٹکٹکی تمہاری طرف ہی لگی ہوئی ہے - کیا ہی
آشا ہیں بندھا کر تم ان سب کا خون اپنی گردن
پر لینا گوارا کرو گے ؟ کیا نیپال سے آئی ہوئی
دردناک آواز تمہارے دلوں پر کچھ بھی اثر
نہ کریگی - نہیں! نہیں! ہر گز نہیں

نہیں ہوں - لیکن یہہ آپ اپنے فرائض کو سمجھ گے
اور جو دھرم کی پیاس کہ تم نے اپنی لگاتار کوششوں سے
خود بھڑکائی - اُسے خود ہی مٹانے کی بھی کوشش
کروگے -

یہہ پیاس جو چاروں طرف دیش میں بھڑک اوٹھی
ہے - دو طریقوں سے ہی بجھ سکتی ہے جنمیں سے ایک
طریقہ تو یہہ ہے کہ وید پرچار فنڈ میں پانچال دیش کے
علاوہ ہر ایک طرف سے دھن کی بوچھاڑ ہونی
شروع ہو جاوے - یا ہر ایک پرانت کی آریہ پرتی
ندھی سبھا اپنے فرائض کو سمجھے - اپنے اپنے پرانت
میں وید پرچار فنڈ کھولکر پنجاب کی طرح پورشارتھ
سے کام کرنا آرمبھ کردے - اور پھر بہت جلد
بھارت ورش سار و دیشک سبھا کی بنیاد ڈالکر
اسکی کوشش کو دھن اور ودیا سے بھرپور کرکے
دیش دیشانتروں کے لئے وید ودیالیہ اور اپدیشک
تیار کرادے - لیکن ابھی اس نئیگھر کامیابی کی امید
نظر نہیں آتی - اسلئیے اس سمہ بہادر گورکھوں کے
مضبوط چٹانوں پر ویددھرم کی گونج پہونچانے
کے لئیے کسی سنیاسی یا ویدودیا گرہستہ اپدیشک
کے تیار ہونیکی ضرورت ہے - پیارے بھائیو!
کیا پرماتما پر وشواس کرکے اپنے بھائیوں کی آتمک
پیاس بجھانے کے لئیے تم میں سے کوئی بھی اودیت
نہ ہوگا - ذرا سوچو تو سہی کہ کس اودیا سے پاگل
ہوکر یہہ دردناک آواز نیپال سے آپکے تک
پہونچی ہے - لیکن نیپال دیش کی پکار مجھے اپنے
پرانت کے ہمالہ اور کشمیر تو ہی بھائیوں کی ویدن
اوستھا کی طرف رجوع کرتی ہے - پنجابی پرشو!
تمہارے اپنے صوبے میں کسقدر تاریک کونے
موجود ہیں - جہانکہ ویدک سورج کی ایک کرن کا
بھی دخل نہیں ہوا - کیا تمہارے آٹھ یا دس
اپدیشک اس پیاس کو بجھانے کے لئیے کافی ہیں

چونکہ اسوقت چھپی ہوئی ہے - لاہور آریہ سماج کا
سالانہ جلسہ کل سے شروع ہوگا - پرسوں وید پرچار
فنڈ کے لئیے اپیل ہوگی - یہہ وقت ہے کہ آپ
اپنے دھرم بھاؤ کا ثبوت دیں - جو کچھہ کہ اپنی
ضروریات سے بچا سکو - ویدک دھرم کے مشن
کی بھینٹ کرو - تاکہ تمھاری کوششوں سے
پشٹ ہوکر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نگر نگر
اور گرام گرام یہاں تک کہ پربت راج کی کھڈی
سی کھڈی کندرا میں بھی ویدک دھرم کا شانتی
داٹک سماچار پہونچا سکے - اوم شم -

ایڈیٹوریل نوٹس

کریتلیہ نا گیان صرف نکما ہی نہیں - بلکہ
بعض اوقات منش کو دکھہ ساگر میں ڈبونے
کا کارن بھی ہوتا ہے - ایک پرانی بھید جانتا
ہوا کہ پرماتما کے گنوں اور اُسکی بےانت
مہماں کا وچار ہی منشیہ کو شانتی دھام تک
پہونچا سکتا ہے - یدی ایک کال بھی النتولد یا
میں مگن ہوکر نہیں بیٹھ سکتا - تو کیا بےچین
ہوتا ہے - ایسے پرانی کے ہردے کی اوستھا
بڑی شوچنیہ ہو جاتی ہے - ایسے گیانی کی
ڈانواڈول حالت ظاہرا اگیانیوں سے بھی
زیادہ تر رحم کے قابل دکھائی دیتی ہے -
ہر ایک زمانے اور قوم کے بزرگ اِس سچائی
کو بڑے روشن حروف میں لکھ گئے ہیں - کہ
عالم باعمل ہی سچائی کے محفوظ لیکن تنگ راستہ
پر چل سکتا ہے -
بھارت ورش کے دشٹ بگتوں کے دیرد

اِس سچی اصولی سچائی کو بڑے زور سے بار بار رکھنے
کی ضرورت معلوم ہوتی ہے - اس انجانگی دیش
کو ویدی سنستو دیک بھی ملے - تو ایسے کہ اپنے
سارے پورشارتھہ کا خاتمہ صرف زبانی گفتگو
پرہی کر دیتے ہیں - اپنے کیئے ہوئے
اپدیشوں پر عمل کرنیکی ضرورت کو ہرگز محسوس
نہیں کرتے - اور اس لیئے ہمارے دیش میں
دیش سدھار کی پکار مچانے والے خود اپنے
سدھار کے محتاج نظر آتے ہیں - یورپ اور امریکہ
کے دیشوں میں گو بڑے آدمی یک طرفہ مادی
اُنتی کی طرف ہی رجوع ہیں - تاہم جس کام کے پیچھے
لگتے ہیں - اُسے کرکے ہی چھوڑتے ہیں - اور چونکہ
اپنے علم کو عمل کے ساتھہ ملا دیتے ہیں - اِس لیئے
اگر اُنکے خیالات میں کچھہ غلطی ہوتی ہے - تو اُسکی
درستی کا بھی اُنہیں تجربہ کیوجہ سے موقع ملجاتا
ہے -

روس کے ایک امیر کبیر کاونٹ لیو ٹالسٹائے
ہیں - جنہوں نے مدت کے تجربے کے بعد یہہ رائے
قایم کی - کہ ہر ایک شخص کو اپنی ضروریات کے لیئے
خود محنت کرنا چاہئیے - اور ساتھہ ہی اس کے
اُنہوں نے معلوم کیا - کہ ایک شخص کا بہت سی
زرعی زمین دباکر ہزاروں کاشتکاروں کو اپنا غلام
بنانا انصاف سے بعید ہے - ٹالسٹائے نے ہم
لوگوں کی طرح صرف اِس اصول کا اپدیش کرنا ہی
کافی نہ سمجھا - بلکہ خود اُسکے عامل ہوئے - اب اخبار
سیول لاہور میں درج حسب ذیل خبر میری نظر سے
گزری ہے - شاہزادہ خلکوو - ملک روس کے ایک
امیر کبیر نے کہا جاتا ہے - کہ اپنی بڑی بھاری ریاست
کو اپنے کاشتکاروں کے درمیان اس طرح پر تقسیم
کردیا ہے کہ ہر ایک کے حصے میں ایک چھوٹا کھیر یان

آگیا ہے۔ شاہزادہ موصوف نے اپنے لئے بھی
ایک چھوٹا کھریان رکھ لیا ہے۔ اور اس کی اراضی
کو خود اپنے ہاتھوں سے کاشت کرتے ہیں۔ اور
اپنا کل خالی وقت کسانوں کو تعلیم دینے میں صرف
کرتے ہیں۔" پیارے ناظرین! میں جگہ جگہ ایسے
ایسے مضبوط دل اپنے اصولوں کی پیروی کرنے
والے نہیں موجود ہوں۔ مجھ کو ان کی کامیابی
ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔ میرے لئے تو اپنے
دیش کی ناکامیابی ایک معمہ نہیں رہا۔ جبکہ میں
بھارت ورش کے والیان ریاست اور رؤساء کو
اپنے مانے خیالات کے ٹھیک برخلاف کام کرتے
ہوئے دیکھتا ہوں۔

پبلک اوپاسنا و پرارتھنا کا لفظ آریہ سماج
نے برہمو سماج سے لیا۔ اور برہمو سماج نے عیسائیوں
کی نقل کی تھی۔ پبلک جلسوں میں لمبی لمبی پرارتھنائیں
شروع کی تھیں۔ گو پرارتھنا کو پبلک اور پرائیوٹ
عام اور خاص دو حصوں میں منقسم کرنا اگر غلط نہیں
تو اسکے ہم پلہ ضرور ہے۔ تاہم اس باریکی کو نہ سمجھتے
ہوئے میں بھی کچھ عرصہ تک لمبی پبلک پرارتھنا
اوپاسنا کو ضروری سمجھتا رہا۔ اور پھر اس لئے کہ
میں حاضرین کے چتوں کی برتیوں کے نرودہ کا اسے
بہترین ذریعہ باور کرتا تھا لیکن تجربہ نے بتلا دیا
کہ برہمو سماجی پرارتھنا بعض اوقات جیت کی برتیوں
کو ڈانوانڈول کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ چنانچہ
گزشتہ اتوار کو جالندھر آریہ سماج کی ویدی پر
جو پرارتھنا ہوئی۔ اسکو سنکر میرا یہ خیال بہت
ہی زیادہ درڑہ ہو گیا۔ پرارتھنا کرنیوالے ایک
طرف تو ایشور کو پاپ اور پنوں کو پھل دینے والا
بیان کیا۔ اور دوسری طرف اسوقت اسے کرنا
ہرتا سلاور خود ہی بھوگتا بتلایا۔ کہیں پاپ اور پرم

کی ایکتا کہیں نہتا۔ پاپوں کے کشما ہونیکا مسئلہ تو
ہر ایک لمبی پبلک پرارتھنا کے وقت بڑے زور سے
پیش کر دیتا ہے۔ اس طرح کے متضاد خیالات ایک
ہی وقت میں پیش کرنے سے جہاں ایک طرف
پرارتھک سے بہم پردہ بولکر پاپ ہو جاتا ہے
وہاں دوسری طرف شرد ھا گن کے ہردے بھی ڈانواڈول
ہوتے ہیں۔ اس لئے آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں
کے اوپدیشکوں کے لئے ضروری ہے کہ اس کو
سمجھنے کیلئے ہر ایک کارروائی کے آرنبھ
میں سبھا کے آنچل کی لمبی پرارتھنا اوپاسنا کے
زیادہ سے زیادہ تین وید منتر پڑھکر انکا کیول
ترجمہ کر دیا کریں۔ اپنی طرف سے کوئی بھی تک
نہ جوڑا کریں۔ پھر ممکن نہیں ہے۔ کہ شردھا گن
سماج سے اچھے اثر لیکر واپس جائیں۔ آخر
میں خود بھی آریہ بھائیوں سے اپنی گزشتہ
لمبی لمبی پبلک پرارتھناؤں کیلئے کشما مانگتا ہوا
اور یہ اشارہ کرتا ہوں کہ سنسنی۔ پرارتھنا اوپاسنا
ارتھات برہمو یگیہ کیلئے جو ایکانت دنیں ہوں
کا اوپدیش سوامی جی مہاراج نے کیا ہے۔ اسے
آریہ گن کبھی نہ بھولیں گے۔

ہوپیٹی سرونٹ بابو ابناش چندر بھٹاچاریہ
جی کا اخبار تبادلے میں میرے یہاں آیا کرتا تھا
لیکن جب سے کہ برہمو سماج اور آریہ سماج کے درمیان
لاہور میں کچھ بحث مباحثہ شروع ہوئے ہیں
تب سے مجھے اس پرچہ کے درشن نہیں ہوتے۔
ہمعصر آریہ پتریکا سے معلوم ہوا۔ کہ ہمعصر موصوف کے
اس لیکچر کی بنا پر جو کہ لالہ جیون رام کی بابت
نکلا تھا۔ بابو جی انہیں عدالت کی دھمکی دیتے ہیں
ہم ایک خیال اور فرقے کے لوگ اپنی اپنی تعریف
میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیا کرتے ہیں اور

آخر کار متفق ہوتے ہیں۔ تو امیات پر کہ آریہ سماج
ہی ان سب کی شانتی میں بگھن ڈالتا ہے۔ یہ
شانتی کے وکیل ہمیشہ آریہ سماج اور اسکے بانی پر
زہر اگلتے اور تہمتیں تراشتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ
آریہ سماج کا ہی حوصلہ ہے۔ کہ ان سب حملوں کو
استقلال سے برداشت کرتا ہوا کبھی بھی ہیتو بھاؤ پر
نہیں اترتا۔ مہرشی دیانند کی زندگی پر شانت
سبھاؤ سے برہمو بھائیوں نے کمینہ سے کمینہ اور جنونانہ
سے وحشیانہ حملے کیئے لیکن رشی کی زندگی اپنی
خود حفاظت کر رہی ہے۔ آریہ سماج کبھی
بھی اپنے استقلال کو ہاتھ سے نہیں دیا میں پھر تو
ابھی تک اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں
کہ بابو ابناش چندر جی نے اوپر کی وجوہات پر
میرے اخبار کے ساتھ تبادلہ بند کر دیا ہے
لیکن اگر باوجود یاد دہانی کے تبادلہ بند
رہا۔ تو مجبوراً اس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ ہردواری مل از دادری چرخی
دادری کی کنیا پاٹھشالا میں لوپ لیلا کیے جانے
کیلئے افسوس کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ پورا انکا خیال
کی ہے۔ اور عورت وغیرہ پاٹھشالا کھولنے
وقت دیکھا گیا۔

(۲) آریہ سماج کے ساتھ ساتھ ایک ودیا سبھا
کی ضرورت بتلاتے ہیں۔ جسکا کام کہ سکول کا کھولنا
مہاودیالہ وغیرہ جاری کرنا اور کتب مذہبیہ کا تیار
کرانا ہو۔ تاکہ سنسکرت بھاشا اور ویدک خیالات

زیادہ پھیلیں۔ ایک کے بغیر دوسری سبھا کی ترقی بغیر
ادھوری۔ دھرم سبھا اور ودیا سبھا ایک دوسرے کی
سہایتا کیلئے لازم اور ملزوم ہیں۔

(۲) اخبار عام کا ذکر کرتے ہوئے آریہ سماج پر
ویدپرکاش کا ایڈیٹر اسکا ادنگتا ہے۔ ویسا ہی آ کے
لکھتے ہیں۔ اور افسوس کرتے ہیں۔ کہ پولیٹیکل
سب باتوں میں آریہ سماج کی آتم کار پھیری کرتے
لئے مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج اور
سوامی دیانند کو برابر برا بھلا کہتے ہی جاتے ہیں۔

لالہ دھنپت رائے ممبر آریہ سماج دھچھو
والی (لاہور)۔ آپنے اپنے مضمون میں بڑی بیجا
سخت کلامی سے کام لیا ہے۔ اسی لئے مضمون
بھی بڑا لمبا ہوگیا ہے۔ خواہ مخواہ کے ذاتی حملوں
اور خلاف تہذیب الفاظ کو نکال ڈالئے اور
مضمون کو درست کرکے روانہ کیجئے۔ تو فوراً
شائع ہوگا۔ اور پھر اُس بحث سے کچھ عمدہ نتیجہ
برآمد ہونے کی بھی امید ہوگی۔ اگر نقل اپنے پاس
نہ رکھی ہو تو اپنا پورا پتہ لکھ بھیجئے۔ مضمون معہ
ٹکٹ واپسی ارسال ہوگا۔
ایڈیٹر

ویدک دھرم اور اُسکا پرچار

ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ آریہ ورت
میں نہایت شدت سے گرمی پڑ رہی تھی۔ کہ چیل انڈا
چھوڑ رہی تھی۔ ہر ایک جگر مارے گرمی کے مچھلی
کی طرح تڑپ رہا تھا۔ دو بار تھی پڑھنے
کا نام نہ رکھتے۔ پیشہ ور دل سے اپنے متعلقہ
کام ادا نہیں ہوسکتے تھے۔ ہر ایک کا دماغ
سخت بیکل ہو رہا تھا۔ اور مغز کے پردے
پگھل رہے تھے۔ امیر و دولتمند لوگ اپنے مکانوں
کے تہ خانوں میں جا گزین ہوئے۔ اکثر دھاڑیں

لئے سر پر چھاتے تانے کئی صاحبوں نے سوڈا واٹر
کی بوتلیں ہضم کیں۔ کئی برف کے گلاس نوش
کرنے لگے لیکن یہ سب مصنوعی تجویزیں تھیں
یہ چیزیں سچ کی گرمی کو ذرا بھی کم نہ کرسکیں
اگر عارضی طور پر ذرا بھی آرام ملگیا۔ تو یہ آنند
عارضی ہی رہا۔ دل وجگر گرمی کی شدت سے
پھر ویسے ہی بیقرار بے چین ہے۔ لیکن جب
ایشور کی کرپا ہوئی تو اُسنے ایک بادل بھیجا کہ
چاروں طرف سے گھومنڈل چھا گئے۔ بس پھر تو
کیا ہونا تھا۔ گرمی کافور ہوئی اور ہر ایک کے
ہردے میں ٹھنڈک و شانتی نمودار ہونے لگی
عارضی اور مصنوعی ٹھنڈکوں سے ہزار ہا درجہ
بڑھکر یہ ٹھنڈک تھی۔ جبسے کہ ہر ایک شخص کا
دل آنند پرسن ہونے لگا۔ یہی حالت دھرم کی
دنیا میں آریہ ورت کی ہوئی۔ جبکہ ادھرم کے
سخت جلتے دھوپ زور شور سے پر جولت ہو رہی
تھی۔ تو کیسا ہی ست نے آریہ نواسیوں کے
سر پر چھاتا تانا کہ اُسے دھوپ سے بچاؤ ہوسکے پرنتو
یہ چھاتا ادھرم کی گرمی سے آریہ ورت کو
بچا نہ سکا۔ مسلمانی مت نے ہمارے آرام کیلئے
خیمہ لگائے۔ لیکن یہ بھی آرام نہ دے سکا۔
بودھ مت و جین مت نے بھی سوڈا واٹر لیمونیڈ
کا سا آرام دیا لیکن یہ بدارتھ بھی جگر سے
گرمی کو دور نہ کرسکے۔ ایسا ہی اور سینکڑوں
مت متانتر نے ہمارے لئے شانتی دینے کے
اپائے سوچے پرنتو سب کے سب نشپھل تھے۔ پرنتو
جب ایشور کی کرپا سے پچھم دیش کی طرف ایک
کالی گھٹا اُٹھی۔ اور ایسی گرجی چلائی کہ دھرم
کی اگنی دھوپ کوسوں دور کوہ قاف میں
جا چھپی۔ تمام سنسار پر بادل چھا گئے۔ اور
ہر ایک کے ہردے کو اُسکی ٹھنڈک سے آنند پراپت ہوا

وہ بادل سوامی **دیانند جی مہاراج** تھے
جنہوں نے ایسی گرمی کا مقابلہ کرکے وید منتروں
وادیشندوں کے شلوکوں کی بارش شروع
کردی۔ بس پھر تو ہر ایک پُرش ایسی ٹھنڈک جو
وہ لکھ ورنن کرنے والے تھا ظاہر کو ورنن کرنے
کیلئے ادیت ہوگیا۔ اور ہر ایک کا دل یہی
چاہتا تھا کہ اس بادل کے سایہ میں ہر کافی
آنند اُٹھا دے۔ جب تک بادل موجود
رہا۔ بالکل ٹھنڈک رہی۔ گرمی نام ہار تک
بھی نہ رہی۔ اور ہر ایک پُرش کو آنند ہوا بلکہ
بادل کے چلے جانے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک
بڑا آنند رہا۔ اور کرہ ہوائی بالکل سرد ہوگیا
یہاں تک کہ چھاتا تان کر چلنے کی حاجت نہ
رہی۔ اب ایشور کی کرپا سے موسم بدلگیا ہے بجائے
سجائے موسم گرما کے موسم سرما شروع ہوگیا
ہے۔ یعنی یہ کی نہی سبھا نے ایسے وید پرچار
کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ جس سے کہ وہی بادل
کی ٹھنڈک ہر ایک دل کو نصیب ہوگی۔ بادل کے
چھا جانے کے بعد کئی دن تک جو پھر گرمی کا
ہوئی تو اسکا کارن یہ تھا۔ کہ بادل کی ٹھنڈک
حاصل ہوئے پرشوں نے درخت کے نیچے جا کر ٹھکانا
قبول کیا۔ اور سمجھا کہ درخت کے سایہ سے ہمیں وہی
ٹھنڈک نصیب ہوگی۔ یعنے آریہ سماجوں نے
اپنے تئیں ڈی اے وی کالج کی سہایتا میں
مصروف کردیا۔ سمجھ لیجئے کہ آریہ سماج ہمالہ
پربت کی شکھر سے لیکر سمندر کی سطح تک
دھرم کا پرچار کرتی۔ سمجھ لیجئے کہ پاتال دیش
سے آکاش لوک تک اپنے دھرم وید کا پرچار
ہوتا۔ ہمارا دھرم۔ ہمارا کرم۔ ہمارا کوشش
غرضیکہ سب کچھ کالج ہی کالج ہوگیا۔ میرا اس
سے یہ مطلب نہیں۔ کہ تعلیم کی بڑھی یا کالج

کو بہاتیا دینا آریہ سماج کے لیئے پاپ تھا
نہیں ہرگز نہیں - بلکہ ودیا کی برڈھی اور
اودیا کا ناش بھی آریہ سماج کا ایک انگ ہے
پرنتو آریہ سماج کا مکھ اودیش اوپدیشک مقرر
کر کے چاروں اور عالم میں ویدک دھرم کی اُپدیش پہونچانا
تھا - اول تو تعلیم کا کام گورنمنٹ نے اپنے ذمہ
لیا ہوا ہے - آریہ سماج کا اودیش حسب وصیت
سوامی دیانند جی مہاراج غریب ودھیوں کی
رکشا پالن کرنا تھا - اگرچہ آریہ سماج نے ڈی
اے وی کالج کا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا تو
اسکا یہ مطلب نہ تھا کہ اپنے پرم اودیش کو
بالکل نسیان کے صندوق میں بند کر کے صرف
تعلیم ہی کے پیچھے لگ جاوے - دھنیاواد ہے پنجاب
پرتی ندھی سبھا کا کہ اب پرچار کا کام شروع ہوگیا
ہے - جہانکہ سالوں میں بھی ایک اوپدیشک نہیں
پہونچتا تھا - اور اگر ایک دو انتھاہی پُرشوں
کی سرگرمی سے کہیں سماج کا پودا لگ جاتا تھا
لیکن اوپدیشکوں کے ابھاؤ کے کارن اُسے پانی
نہ ملنے کے باعث یا تو وہ خشک ہوجاتا یا کملا
جاتا تھا - چاروں طرف سے اوپدیشک اوپدیشک
کی مانگ آرہی تھی لیکن پرتی ندھی سبھا
اوپدیشک کہاں سے دیتی - اسکا فرض تو کالج
کو ہی پیچھے دینا بنا ہوا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ
سماجیں ٹوٹنے لگیں - کمزور ہونے لگیں لوگوں
کے اُتساہ سرد ہونے شروع ہوئے - لیکن آج
دھنیاواد ہے پرماتما کا کہ جنہے پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے دل میں وہ ایک جوش کو ڈالا ہے کہ جس سے
اب اُسنے اپنا کرتویہ منتویہ سمجھا ہے - اور اب
جابجا نگر نگر شہر بشہر اوپدیش ہونا شروع ہوا ہے
جہانکہ سال بھر میں ایک اوپدیشک بھی نہیں
پہونچتا تھا - وہاں دو دو تین اوپدیشک جانے لگے

کملائے ہوئے پودے پھر سرسبز ہونے شروع
ہوگئے ہیں - اور جابجا نئے پودے لگ رہے
ہیں - آہا کیا آنند کا سمے ہے - کہ چھوٹے
چھوٹے قصبات میں بھی جو کہ ریل کے سٹیشنوں
سے دور ہو کر پہلے پرتی ندھی سبھا کے دھیان
میں بھی نہ تھے - اب بڑے سندر شوبھ جلسے
ہونے شروع ہوئے - اور ویدمت کا جھنڈا
لگنا شروع ہوگیا ہے - اب آریہ ورت کی
کل سماجوں کو چاہیئے - کہ وید پرچار کا کام
صرف پنجاب پرتی ندھی سبھا کا نہ سمجھیں - بلکہ
تمام پرتی ندھی سبھاؤں کو اپنا فرض سمجھنا چاہیئے
اسلیئے آریہ ورت کی آریہ سماجو - اب وقت ہے
اوٹھو اور اپنی اوستھا پر ذرا نظر کرو - اب
وقت ہے - کہ آریہ ورت کی کل سماجیں
ملکر ایک سروبھومی سبھا بنالی جاوے - آریہ
ورت کے صوبوں کی پرتی ندھی سبھائیں ملکر
اپنے اوپر ایک اور سبھا نیت کریں جسمیں
کہ پرتی ندھی سبھاؤں کے چیدہ چیدہ ممبر
کام کرنیوالے ہوں یہ "وید پرچار فنڈ" کا
کام اُس سبھا کے ماتحت ہو اور تمام آریہ ورت
میں اوپدیش کرانا اُس سبھا کا کام ہو - اگرچہ
پنجاب پرتی ندھی سبھا نے وید پرچار کا بیڑا
اوٹھایا ہے - اور اسکے کارکن جانفشانی و
سرگرمی سے دن رات کام کر رہے ہیں مگر
پنجاب کی حدود سے باہر جانا ابھی اُنکے لیئے
کٹھن ہے - جبتک کہ پنجاب کے نگر نگر میں
اوپدیش کا کام جاری نہ ہو جاوے - اور شہر شہر
اور گرام گرام میں آریہ سماج ستھاپت ہو کر ویدوان
لوگ اُسکے سرگرم ممبر نہ بنجاویں - اسلیئے اب
پنجم اندر دیش - ساجوتانہ - بمبئی - دکن کی
پرتی ندھی سبھاؤں کے لیئے خواب خرگوش

میں سونے کا وقت نہیں رہا - جب تک صوبہ صوبہ
کی پرتی ندھی سبھا اپنا مکھ اودیش پرچار کرنا
نہیں سمجھیگی - تب تک آریہ سماج کی اُنتی ہونا
محال کٹھن ہے -

دوسری بات سب سے ضروری یہ ہے کہ
اوپدیشکوں کی پریکشا ہونی ضروری ہے
سکولوں - دفتروں - کارخانوں وغیرہ میں
ملازم کبھی نہیں رکھے جاتے - جب تک کہ افسر
لوگ اُنکی پریکشا نہیں کر لیتے - جب گورنمنٹ
اپنے دنیاوی کاروبار میں کسی پُرش کو بغیر
پریکشا اُنکی لیاقت جانچنے کے ملازم نہیں
رکھتی - تو آریہ سماجیں دھارمک سوسائٹی
کو اوپدیشک لوگ جنکے ہاتھ میں آریہ دھرم کی
باگ ہوگی - بنا پریکشا رکھ لینا نہایت بھول
ہے - اکثر دیکھا گیا ہے - کہ بعض اوپدیشک
جو صرف روپیہ کے لالچ سے آریہ سماج کے
اوپدیشک بنجاتے ہیں - اپنی کم لیاقتی و
دراچار کے باعث آریہ سماج کے ہانی کارک
ہوتے ہیں - اسلیئے اب پرتی ندھی سبھا کو
ایسے بھگوین پوشوں کم لیاقت اوپدیشکوں سے
بچنا چاہیئے - ایک سب کمیٹی قائم کر کے اُسکے
متعلق اوپدیشکوں کی پریکشا ہونی چاہیئے
مثلاً سب سے چھوٹے اوپدیشک کے لیئے ضرور
ہونا چاہیئے - کہ رگوید آدی - بھومکا ستیارتھ
پرکاش و سنسکار ودھی - پستکوں کا مطالعہ کر لیا
ہو - اسی طرح جو اُس سے بڑے اوپدیشک
ہوں - بتدریج اُنکی ودیا اعلیٰ ہونی
چاہیئے - یعنی کھٹ شاستروں کے جاننے والے
اوپنشدوں کے ماہر - ویدوں کے علاوہ غیر
زبان اور مذاہب کے واقفکار ہونے چاہیئے
انہیں پرتی ندھی سبھا کی طرف سے مقرر

لینے چاہئیں۔ اور ہر سال کے ختتام پر تی ندہی سبھا کے منتری کی رائے انکی سرٹفکیٹ پر درج ہونی چاہئے جسمیں انکی کارگذاری پرچارک اور انکے آچار کے متعلق Endowment ہونا چاہئیے۔ جیسا کہ ٹرئیننگ کالج کے پاس شدہ استادوں کو سند ملتی ہیں اور انسپکٹر صاحبان کی تصدیق و رائے ہر سال درج ہوا کرتی ہے۔ اگر لگاتار سال انکا کام تعلیم خراب نکلے تو انکی سند چھینکر انکا امتحان و عہدہ ناقابل اعتبار سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی جن اوپدیشکوں کے بچن انکے آچار انوسار نہ ہوں۔ یعنے وہ صرف پیٹ کے غلام ہوکر کام کریں۔ اور اپنا کارج سدھ کرنے کے لئے اوپدیشک بنیں انکی طرف پنجاب پرتی ندہی سبھا کو غور کرنا ضروری ہونا چاہئیے۔ جب تک لائق اوپدیشک حاصل کرنے کا پربندھ نہ کیا جاویگا تبتک آریہ سماج کی علمی انتی ہونا اسمبھو ہے۔

باقی آئندہ

آپکا شبھ چنتک جمنا داس از اجمیر

شادی میں دل لگی

آریہ قوم جہاں شادی غمی اور دیگر رسومات زندگی میں تغیر اس بنیاد پر کر رہی ہے۔ کہ فضولیات کو نیست و نابود کر مفید خلایق باتوں کو رواج دلوے۔ وہاں اس تغیر و تبدل کے موقعہ پر بھی چند ایک عیوب کا نظر عام کر دیکھے جانا اور پھر انکا انسداد نہ ہونا اگر قابل تعجب نہیں تو پھر اور کیا ہے؟ اے سچے ویدک ویدپرچارک فنڈ! اے عورتوں کے حقوق کو بُرے رسموں کے ہاتھ سے چھوڑانیوالے! اے میدان پنجاب کے پلیٹ فارم پر گرجنے والے شیرو اور لکچرارو! اے دماغ اعلےٰ اور علم اخلاق کے ماسٹرو! آپ تو اپنے واعظوں کو ملک کی بگڑی ہوئی حالت کے بڑے بڑے علاج سوچنے کے لئے چکرا رہے ہو جبکہ چند ایک چھوٹی چھوٹی باتوں کا آپ فیصلہ نہیں کرتے۔ جو کہ دن بدن اخلاقی دنیا میں مخل ہوتی ہیں۔ اور نوجوانوں کا خون پیتی ہیں۔ کیا آپ ان صورتوں میں بہبودی کی امید کر سکتے ہیں۔ مثلاً سنئے۔ ہفتہ ہی گزرا ہے کہ میں ایک شادی پر گیا۔ کہ جنکی بابت آجکل آریہ قوم میں practically کا نمونہ بن رہے ہیں۔ طرفین کے آریہ تھے میرے لئے یہ پہلا ہی اتفاق ہے کہ میں نے ویدک ریتی سے شادی ہوتی دیکھی جلسہ ہائے قابل تعریف تھے۔ گو کہ چند مخالف خلل انداز بھی ہوئے۔ جس مطلب کے لئے میں نے قلم اٹھائی ہے۔ وہ "شادی کی دل لگی" ہے یہاں تغیر و تبدل میں کنچنیوں کی جگہ بھانڈوں کی جماعت نمودار ہوئی۔ یک نہ شد دو شد میں نے بنظر غور دونوں کا مقابلہ کیا۔ تو میں نے سوسائٹی کے لئے کنچنیوں کی نسبت ان wretched fellows کو نہایت مضر پایا۔ کیونکہ صورت اول میں کنچنی کوئی بدکلامی نہیں کرتی۔ بلکہ نصیحت آمیز غزلیں۔ مثلاً "عشق نہ کریو عشق بری ہے بلا" اور بھجن وغیرہ گا کر سناتی ہیں۔ ہاں انکے کمانڈر ابرو و جادو بھر

شہر مارنے کا کام کرتے ہیں۔ لیکن کیا یہ سیاہ رنگ گیسوؤں بازاروں میں آزاد نہیں ملا کرتیں؟

صورت دوم میں بھانڈ ہیں جنکا منہ گندی باتوں کے لئے ہر وقت کھلا ہی کُتا ہی دکا جاوے۔ لیکن وہ مجبور ہیں حرکات بھی ہیں تو بے حیایانہ اخلاق۔ غرضیکہ ان باتوں اور افعال کا دیکھنا اور سننا اور بھائی بھائی میں باپ بیٹے میں بہو بہنوں میں جو کہ پوشیدہ دیکھتی اور سنتی ہیں۔ نہایت ہی شرمناک ہے۔ اب آپ یہ کہیں گے کہ کنچنیاں ملک کی تباہی کا باعث ہیں۔ تو بھلا میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ بھانڈ جو ملک میں اخلاق کا ستیاناس کرتے ہیں۔ کونسی بہبودی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ میں تو ان دونوں فرقوں کے استعمال سے بالکل مخالف ہوں۔ اور بوجہ سجذبت جناب پریذیڈنٹ صاحب پرتی ندہی سبھا پنجاب التماس کرتا ہوں۔ کہ آنجناب نے [illegible] سے کوئی اور ذریعہ "شادی میں دل لگی" کے لئے نکالیں۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر بھائیوں کے دل میں طبیعت کی رغبت دل لگی کی متلاشی ہوتی ہے۔ اور اسی طرح پبلک Public سے بھی استدعا ہے کہ وہ جلدی اسے [illegible] میں لاوے۔ لیکن جبتک پبلک کوئی اور ذریعہ کام میں نہ لانے کے لئے مجبور ہے تب تک کنچنیوں کو بھانڈوں پر ترجیح دیجاوے کیونکہ بھانڈ علاوہ تعریف مندرجہ بالا حاضرین کو بھی مسخرہ بناتے ہیں۔ جسکی بابت ایک عالم کہتا ہے۔ کہ بے وقوفی کی باتیں ہمیشہ ہنسی اور مخول

کرتی ہیں
جتنی کثرتِ انسانوں کی صحت اور اخلاق کے
لیئے نقصان پذیر ہے۔ جبکہ ایک اور عالم کہتا
ہے "بہت نہ ہنسو کہ اس سے روح خارج
ہوتی ہے"۔

ہماچل باشی
ق - دیارام - طالب علم

ملک گجرات میں ایک بیوہ کی

دوسری شادی

سنئے۔ بڑودہ کے کچ میں ایک اودیچ
برہمن نے اپنی چھوٹی سی لڑکی کی شادی
ایک ستّر برس کے بڈھے سے کئی ہزار روپئے
لیکر کردی تھی۔ جب لڑکی جوان ہوئی ہی
تھی۔ تو بڈھا اسکا خاوند مر گیا۔ اُس بیچاری نے
بیوہ دو ایک برس صبر کیا۔ آخرکار اسنے ... ہ
نہ گیا۔ اسنے صلاح کرکے اپنی ذات کو ... بیاہ ...
سے شادی دوسری کرلی۔ شادی میں دہی
کا سودا ہی ہوا۔ جیسی کہ ہوتی ہے۔ جب
اسکی برادری کے پنڈتوں نے سُنا اُس
برہمن لڑکی اُسکے رشتہ داروں کو۔ جوکہ
شادی کی کاروائی میں شامل تھے برادری
سے خارج کیا۔ آخرکار پھر پنڈتوں نے پرائشچت
کرکے اسکو ڈنڈ پانسو روپیہ کا لڈو پوری
کھلانے کا دیا۔ اور برادری میں شامل
کیا۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ ایسے
آدمی اپنے پیٹ کے لیئے سنتانوں کو جان
بوجھ کر کنوئیں میں ڈالتے ہیں۔
آریہ پرتی ندھی سبھا بھی خواب غفلت

میں پڑی ہے۔ وہ ایسے موقعوں پر بھی کبھی
اودیچ کو نہیں سمجھاتی۔ پیچھے کہاں کی جگہ
اودیچ لوگ ہی نہ ہو۔ یہاں سے آدمی آریہ
سماج کیا۔ بلکہ سوامی دیانند جی کے نام تک
کو بھی نہیں جانتے۔ حالانکہ یہاں بہت سے
بڑے شہر اور بہت رئیس ہیں۔ مگر وہی
آپکے نام سے بھی ... جیسے کہ بھنگرو دھنگر
سہانہ - سدھپور - پاٹن - کڑی - ویرم گام
وغیرہ جنہیں کہ سماج اسانی سے ہو سکتی
ہے یہاں سوامی نارائن کا زیادہ زور
ہے۔ ہر ایک چھوٹے چھوٹے گاؤں میں
انکا مندر ہے۔ آجکل یہاں کبیر پنتھی ادھر
گھومتا ہے۔ جو سودرکی شودروں کے گلے
میں کنٹھی باندھتا ہے۔

آپکا درشن ابھلاشی
کنورلال شرما - از پنچ گجرات

سوالات معہ جوابات

(۱) کیا وہ پرارتھنا ایشور بھگت کو دیتے
ہیں۔ جنکی لئے پرارتھنا کیا ہے۔ (جیسے کہ
کوئی - روٹی - کپڑا - بندوق کوئی گیان
مذہبی وغیرہ مانگتا ہے)

جواب ۱ - ایشور جیو کو وہ پدارتھ دیتے
ہیں۔ جو انکے لیئے مناسب خیال کرتے ہیں
جس طرح کہ باپ اپنے بچے کو وہ چیز دیتا
ہے۔ جو کہ بچے کے لیئے مناسب ہو۔ پرماتما
نے اسی لیئے ویدوں میں اُپدیش کیا ہے۔ کہ
مجھ سے بدھی کی پرارتھنا کرو۔ جسکے ملنے
سے سب مناسب چیزیں مل سکتی ہیں۔

سوال ۲ - کیا اُس آدمی کو جو صرف
کرم کرتا ہے۔ اس آدمی کو جو ویسے ہی
کرم کرتا اور پرارتھنا بھی (کہ ایشور میرے
کاموں میں برکت دے) کرتا ہے انہیں
کاموں کا پھل ادھک ملیگا۔

جواب ۲ - پھل تو کرموں کا ہی ہر ایک
پُرش کو ملتا ہے لیکن پرارتھنا بھی ایک
کرم ہے۔ اسلیئے جو پُرش پرارتھنا کرتا ہے
اُسکو اُس پرارتھنا کا پھل پرارتھنا کرنے
والے کی نسبت زیادہ ملیگا۔

سوال ۳ - جس طریقہ پر سُتتی۔
پرارتھنا - اُپاسنا - ہر ایک آریہ سماج
کے ستسنگ جلسہ پر آنکھیں بند کیئے لفظوں
کی لڑیوں میں کی جاتی ہے۔ اس سے ایشور
کسقدر خوش ہوتے اور کتنا گیان حاصل
ہوتا ہے۔ اور کیا یہ طریق ویدوکت
شاستروکت یا پرانوکت ہے۔

نوٹ - جواب میں کسی کتاب یا کتابوں
کے دیکھنے کے حکم پر ہی اکتفا نہ کیا جاوے

راقم
نہال سنگھ از ترن تارن

جواب ۳ - جس طرح کہ آجکل آریہ
سماجوں میں پرارتھنائیں ہوتی ہیں یہ طریقہ
برہمو سماج سے نقل کیا گیا ہے۔ اور برہمو سماج
نے عیسائیوں سے نقل کیا۔ اصل بلکہ
پرارتھنا اور اُپاسنا کا مطلب یہ ہے
کہ اُپدیش سننے والوں کے چنچل کی برتی
کو ٹکایا جاوے۔ پراچین سمے میں جب
بہت لوگ وید منتروں کے ارتھ سمجھتے تھے
وید منتر پڑھنے کافی تھے ستتی پرارتھنا اور
اُپاسنا اپنے کلیان کے لیئے کی جاتی ہے نہ کہ

ایشور کو خوش کرنے کے لیے ان کرموں کی غرض
مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں مفصل لکھی
ہے جو ضرور پڑھنی چاہیئے۔ ست دھرم پرچارک
کے گزشتہ سال کے پرچوں میں بھی اس وشے پر
مضامین چھپتے رہے ہیں۔ انکو بھی دیکھیں جو
مضامین ایکدفعہ لکھے جا چکے ہوں۔ انکا دوہرانا
[illegible] ہے۔ ایڈیٹر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خبریں

ڈاکٹر ... ایم بی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ... اگست سے ... ستمبر تک ...
میں ہر روز ایک اپدیش دیا۔ شروتا ۵۰۰ تک آتے
رہے۔ ۴ و ۵ ستمبر کو گجرات میں ویاکھیان دیئے
شروتا ۳۰۰ تھے۔ ۶ سے ۸ ستمبر تک جہلم میں لکچر دیئے
شروتا ہر روز ۲۵۰ تھے۔ ۹ سے ۱۳ ستمبر تک راولپنڈی
میں ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۲۰۰ سے ۴۰۰ تک
تھے۔ ۱۴ سے ۱۷ تک پشاور میں ویاکھیان دیئے
شروتا ہر روز ۱۰۰ تھے۔ ۲۰ کو ملتان میں ایک
ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۲۴ کو کیمبل پور
میں ۲ لکچر دیئے۔ شروتا ۲۵۰ تھے۔ ۲۵ کو
جھنگ میں ایک اور ۲۶ کو دو ویاکھیان دیئے
شروتا پہلے دن ۱۶۰۰ اور دوسرے دن ۷۰۰
تھے۔ ۲۸ و ۲۹ کو منٹگمری میں ویاکھیان
دیئے۔ شروتا پچاس ساٹھ تھے۔ ۳ اکتوبر کو
لاہور میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰۰ تھے
۴ اکتوبر کو آریہ ودیارتھی آشرم میں لکچر دیا
شروتا ۶۰ تھے۔ ۵ کو پھر لاہور سماج میں لکچر دیا
شروتا ۴۰۰ تھے۔ ۶ و ۷ کو جہلم میں ویاکھیان
دیئے۔ شروتا ۱۵۰ و ۲۰۰ تھے۔ ۸ و ۱۰ کو ... میں
لکچر دیئے۔ شروتا ۶۰ و ۸۰ تھے۔ ۱۴ سے ۱۶ تک
سیالکوٹ میں ۳ لکچر دیئے۔ شروتا ۱۰۰ سے ۱۵۰
تک تھے۔ ۲۱ و ۲۲ کو سری گوبندپور میں دو لکچر دیئے
شروتا ہر روز ۲۰۰ تھے۔ ۲۳ کو بٹالہ میں ویاکھیان
دیا۔ شروتا ۳۰۰ تھے۔ ۲۴ سے ۲۸ تک امرتسر
میں سالانہ جلسہ و دیگر استھانوں میں ویاکھیان
دیئے۔ حاضری سالانہ جلسہ ... کے قریب اور
دیگر استھانوں میں ۲۰۰ تھی۔ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر
کو جالندھر شہر کے سماج مندر میں دو لکچر دیئے
شروتا پہلے دن ۱۵۰ اور دوسرے دن ۲۵۰
تھے۔ ۲ و ۳ نومبر کو جالندھر چھاونی میں لکچر
دیئے۔ شروتا پچاس پچاس تھے۔ ۴ و ۵ نومبر کو
جالندھر شہر میں لکچر دیئے۔ حاضری ۴۰ و ۲۵
تھی۔ ۷ سے ۱۱ نومبر تک گوردوارہ میں لکچر دیئے
شروتا ۲۵۰ کے قریب قریب تھے۔ ۱۳ و ۱۴ کو
دینانگر میں لکچر دیئے۔ شروتا ۴۰ تھے۔

پنڈت پورن آنند جی اپدیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۴ ستمبر کو
گکھیانہ سماج کے نگر کیرتن میں ویاکھیان دیا
شروتا ۴۰۰ تھے۔ ۲۵ کو ... کال اپدیش
دیا۔ شروتا ۵۰۰ تھے۔ اور سائنکال کو
۲۰۰ شروتا کی حاضری میں ویاکھیان دیا۔ ۲۹
کو ... اپدیش کرایا۔ اور اپدیش دیا۔
شروتا ۴۰ تھے۔ یکم و ۲ اکتوبر کو جھنگ سماج
میں لکچر دیئے۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ اور ۵
۶ کو وہاں ہی پھر لکچر دیئے۔ تعداد شروتا ۱۰۰ و
۵۰ تھی۔ ۸ سے ۱۰ تک چنیوٹ میں ویاکھیان
دیئے۔ شروتا ہر روز ۴۰ تھے۔ ۱۱ کو ... ضلع
جھنگ میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۲ کو
چنیوٹ میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۱۳ کو
... میں اپدیش کرائی۔ حاضری ۴۰
تھی۔ ۱۴ کو ... میں اپدیش کرائی۔ حاضری
۱۰۰ تھی۔ ۱۶ کو امرتسر سماج کے کیمپ میں
... پر ویاکھیان دیا۔ ۱۸ سے ۲۱ تک
سری گوبندپور میں ویاکھیان دیئے۔ شروتا کی
تعداد ۳۰ تک تھی۔ ۲۲ سے ۲۵ تک گوردوارہ
میں ویاکھیان دیئے۔ شروتا ہر روز ... تھے۔ ۲۶
کو ... شروتا ۲۵ تھے۔ ۲۸ و ۲۹ کو
ویاکھیان دیئے۔ شروتا ہر روز ۱۵۰ تھی۔ ۳۰
و ۳۱ کو دینانگر میں ویاکھیان دیئے۔ شروتا
دونوں دن ۵۰ تھی۔ یکم و ۲ نومبر کو گورداسپور
میں ویاکھیان دیئے۔ شروتا سو تھے۔ ۳ کو
... میں صبح و شام کو دو لکچر دیئے۔ شروتا سو
تھے۔

پنڈت لالمن اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۷ اکتوبر سے ۲۹ تک نبگہ (جالندھر) میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا۔ تعداد حاضری روزانہ سو تھی۔ ۳۱ اکتوبر سے ۴ نومبر تک لوان شہر میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا۔ تعداد شروتا سو سے تین سو تک ہو گئی۔

پنڈت رام رتن اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۱۷ اکتوبر کو ترن تارن میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰۰ تھے۔ ۱۹ و ۲۰ کو راولپنڈی ضلع گجرات کے جلسہ میں بھجن دلاوری گائی۔ شروتا سو سے زیادہ تھی۔ ۲۱ سے ۲۳ تک امرتسر میں پرچار ہوئے۔ ۲۶ و ۲۷ کو سالانہ جلسہ میں بھجن گائے شروتا ہر روز ۵۰۰ تھے۔ ۲ نومبر سے ۹ نومبر تک جگرانواں میں دیاکھیان دیئے۔ اور بھجن گائے تعداد شروتا معقول تھی۔ ۱۰ کو کاکی۔ ۱۱ کو جگرانواں۔ ۱۲ کو ملک۔ ۱۳ کو پوناآدی ستھانوں میں پرچار کیا۔ تعداد شروتا ہر دیاکھیان پر ...۔ اتنی ہی۔

پنڈت آتما رام شروا اوپدیشک نے ۲۹ ستمبر کو پنڈوری (امرتسر) میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۳۰ کو مرادپور (امرتسر) میں شروتا ۳۰ تھے۔ ۳۱ کو نوشہرہ (امرتسر) میں شروتا ۱۰ تھے۔ یکم نومبر کو بھٹی (امرتسر) میں شروتا ۴۰ تھے۔ ۲ نومبر کو سرہالی میں شروتا ۳۰ تھے۔ ۳ کو منڈا (امرتسر) میں شروتا ۲۵ تھے۔ ۴ کو جاماریں (امرتسر) میں شروتا ۳۰ تھے۔ ۸ و ۹ کو کوٹ محمد خاں میں ۳ دیاکھیان دیئے تعداد شروتا فی لکچر ۴۰ تھی۔ ۱۰ کو کلہ میں دیاکھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۱۴ کو اماوس کے میلہ ترن تارن میں پرچار کیا۔

پنڈت دیوی دیالو جی اوپدیشک نے ۲۴۔۲۵ اکتوبر کو نوشہرہ میں دو دیاکھیان دیئے۔ اور ۲۷ و ۲۹ اکتوبر کو لنیاور میں دو دیاکھیان دیئے۔ ۲ نومبر کو فتح جنگ میں دیاکھیان دیا۔ ۶ نومبر سے ۱۰ نومبر تک ہر روز کوہاٹ میں ایک دیاکھیان دیا۔ ۱۳ سے ۱۵ نومبر تک ہر روز ایک دیاکھیان بنوں میں دیا۔ تعداد شروتا معقول تھی۔

لوکل

ویدک لواہ۔ گزشتہ پرچہ میں ذکر تھا کہ لالہ لبنت رائے جی ممبر انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر کی پتری کا لواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اس لواہ سنسکار نے شہر جالندھر میں دھوم مچا رکھی ہے اس لئے اس کے کسی قدر مفصل حالات درج کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ لالہ لبنت رائے جی کی پتری کی عمر جب چودہ سال کی ہو چکی۔ تو انہوں نے بار سال قدر کی تلاش شروع کی بہت دھرم پرچارک میں مشتہار دلوا کر درخواستیں منگائیں۔ آخرکار لالہ پربھو دیال ساکن چھپالہ جو کہ گوجرخاں آریہ سماج کے اسوقت ممبر تھے پسند آئے۔ انکے باہمی گفتگو کرکے سمبندھ پختہ کیا گیا۔ لالہ لبنت رائے جی کے چھوٹے بھائی لالہ جمنا داس بھی آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ اور انکے بھتیجا لالہ سکھراداس جی گو ممبر نہیں تاہم بڑے معقول پسند آدمی ہیں۔ باوجود برادری کی دھمکی کے لالہ لبنت رائے جی مضبوط دل رہے۔ اور ٹھان لی کہ خواہ کچھ ہی نہ ہو۔ لواہ ویدک ریتی سے ہونا چاہئیے۔ ۱۲ نومبر کو برات آئی۔ پنڈت گوردت شاستری جالی پردھان آریہ سماج چھپالہ ہمراہ تھے پنڈائی میں آریہ بھائی بڑے شوق سے اکٹھے ہو گئے۔ معمولی برادری کا اسقدر شاید ہی کہیں ہجوم ہوتا ہوگا۔ کوئی رسم مثلاً گھوڑے کے نیچے سے نکالنا۔ مہورت۔ چھنیاں بھرنا۔ لونگیرہ۔ پوجا دی۔ وید مُعدہ عمل میں نہیں آئی ہے۔ لواہ کی رات کو ستریوں اور پرشوں کا بڑا ہجوم اکٹھا ہوا۔ آخرکار کارروائی شروع ہونے سے پہلے سب جگہ اوپر نیچے بھر گئی۔ جگہ کی تنگی کے باعث سینکڑوں مرد و عورت کو واپس جانا پڑا۔ حالانکہ برادری کے لوگ آنے سے انکاری ہونے اور برخلاف شور مچاتے رہے۔ تاہم لوگ بڑے شوق سے جمع ہوئے۔ رائے بہادر پیارے لال صاحب بھی لاہور سے آکر شریک ہوئے۔ پنڈت سری پت جی نے یگیہ شالا کو سجا کر پراچین سمے کا نقشہ دکھلایا۔ کنیا آشرم اور کنیا پاٹھشالا کی کنیاؤں نے بڑے بڑے اُتم بھجن گائے مختص کلامی کو بھری کیرتن سے بھگا دیا۔ یگیہ کرانے میں حسب ذیل پنڈت صاحبان شریک تھے پنڈت گوردت شاستری چھپالہ۔ پنڈت کرپا رام جی آنریری اوپدیشک۔ پنڈت نحل من جی اوپدیشک۔ پنڈت سری پت جی۔ پنڈت برج بھوشن جی۔ لواہ کے سمے ور کا ہر ایک اقرار اپنی طرف سے کرنا۔ پنڈتوں کا ایک ایک ودھی کی وجہ کا سمجھانا۔ وید منتروں کا گمبھیر و چار اور ور و بدھو کو اوپدیش۔ اور اسوقت کی سنجیدگی نے نرناری کے ہردے موہ لیئے۔ چاروں طرف سے ویدک ودھی کی تعریف سنائی دیتی تھی۔ پانچوں پنڈتوں کو دونوں طرف سے ۵ ۵ روپیہ دکشنا ملی۔ پنڈت کرپا رام جی نے اپنی دکشنا کے ۵ روپیہ اُسی وقت وید پرچار فنڈ کو دان دیدیئے۔ اسکے علاوہ حسب ذیل اور دان ہوا۔ از جانب ور کنیا مہاودیالہ ہے ۔ وید پرچار فنڈ ہے۔ یتیم خانہ فیروزپور ہے

[...]جانب سے ہو کنہیا بھادو یالہ لکھہ - ویدپرچار فنڈ

[...]فانہ فیروزپور شہر -

[...]البنت رائے جی انگریزی نہیں پڑھے ہوئے اردو ہی

[...]ں پڑھے - ایک سیکنڈ ہینڈ دوکاندار ہیں - لیکن

[...]وں نے اپنی مضبوط دلی سے اپنے تعلیمیافتہ

[...]وں کو ایک عمدہ سبق دیا ہے - بہت سے

[...]ی اپنے والدین کی رکاوٹ کا بہانہ پیش کیا

[...]ہیں - لالہ البنت رائے جی نے اپنے عمل سے

[...]یا - کیا قسم کے بہانے ہی ہوتے ہیں - ورنہ

[...]ش ہر حالت میں دھرم پالن کر سکتے ہیں

[...]یں برہم چاری ٹھاکرداس جی اب تک

[...]رہے ہیں - اس ہفتہ میں پنڈت آتمارام جی

[...]نے نور محل - نکہ اور تلون ضلع جالندھر

[...]وں میں پرچار کیا - جالندھر شہر آریہ سماج

[...]لسہ نزدیک آ رہا ہے - ادھکاریوں کو

[...]ر فنڈ کی طرف بھی متوجہ ہونا چاہیئے اور

[...]الہ کی مد میں دھن اکٹھا کرنے کا بھی آگے

[...]ت زیادہ پریشرم کرنا چاہیئے -

[...]زشتہ کو ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ ہوا مضمون

[...]جالندھر ... تھا -

[...]گزشتہ کو آریہ سماج مندر میں معمولی ہون

[...]بعد پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا

[...]اور برہم چاری ہیرانند نے ستیارتھ پرکاش

[...]ت پنچاٹ لالہ دیوراج جی نے ایک

[...]یاکھیان دیا - منگلوار کو استری سماج کا

[...]جلسہ کنیا پاٹ شالا میں منعقد ہوا -

[...]سماجک خبریں

[...]سور میں ٹھاکرداس جی برہم ہنس عیسائیوں

کے جواب میں کام کر رہے ہیں - لکھتے ہیں کہ

عیسائیوں کا زور ہے - اوپدیشک پہونچنا چاہئیے -

سکھر آریہ سماج غریب آباد اور رک کی نہجن

منڈلیوں نے ملکر ۹ - نومبر کو بڑا بھاری نگر کیرتن

کیا - ہری یش گاین کرتے ہوئے برائیوں کے

برخلاف تقریریں بھی کیں -

لاہور آریہ سماج کی کنیا پاٹ شالا کے انعام

کیلئے ۵۰۰ روپیہ رائے بہادر بابو پرتول چندر

جج چیف کورٹ پنجاب نے عطا کیئے -

لالہ گوکل چند جی پوسٹ ماسٹر آجکل ایبٹ آباد

میں براجمان ہیں - آپ نے لوکل آریہ سماج میں

ایک ویاکھیان دیا تھا جسکے دوران میں ہانس

تھکشن کا کھنڈن کیا - اسکا اثر اسی وقت

کیپٹن مہاشہ دینے کو تیار ہو گئے - اور انہیں

بڑی کھلبلی مچگئی - اگر ہانس ودشنہ برتھ نہیں ہے

تو ہانس تھکشن کے کھنڈن پر اسقدر گھبراہٹ

کیوں ظاہر کیجاتی ہے -

آریہ سماجک جلسے

آریہ سماج شیر قیصر کا سالانہ جلسہ ۱۵ - ۱۶ نومبر

۱۹۰۵ء کو ہوگا -

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

کو ہوگا - مہاشہ گن درشن دیکر کرتارتھ کریں -

آریہ سماج لودھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹

دسمبر ۱۹۰۵ء کو ہوگا -

آریہ سماج مالیرکوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ دسمبر

۱۹۰۵ء کو ہوگا -

تازہ خبریں اور رائیں

لیجئے - شادی کا معراج تو یہ ہے - انگریزوں نے

گانا دودھ پینے کی کل بھی ایجاد کر ہی لی - پورا معراج

شائستگی کا اسوقت ہوگا - جبکہ روٹی کھلانے اور

جوتا پہنانے کی کلیں ایجاد ہو جائیں - زمانہ حال

کی مادی تہذیب کا تو فرض ہی ہے - کہ انسان

کو ایک بیچارہ کل ثابت کرے -

جاپان میں اگر ایک خاص عمر تک کسی عورت

کا بیاہ نہ ہو - تو گورنمنٹ کا اختیار ہے - کہ اُسکے لیئے

خود خاوند پسند کر کے اُن دونوں کا بیاہ کر دیتی ہے

یہ قانون شاید اس لیئے جاری ہے کہ گورنمنٹ

جاپان کو فوج کے بڑھانے کا دن رات فکر لگ

رہا ہے -

شہر تارن کے زنانہ مشنریوں نے ایک

برہمنی لڑکی کو مشن کے احاطہ میں جبکہ وہ اپنی

ماں سے اجازت لیکر مس صاحبہ کو ملنے کے لیئے گئی

غائب کر لیا - اور پھر جب اُسکی ماں گئی - تو

لڑکی نے معہ ایک دو اور عورتوں کے اُسے

دھکے مار کر نکال دیا - تب سخت کولاہل مچا - متعدد

ہوا - ہندو مسلمان یکزبان ہو کر مشنریوں کی

کاروائیوں کو روکنے کا انتظام سوچنے لگے - اِس

موقعہ پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر اور

مسٹر نکول صاحب سکرٹری سینوڈیکل بورڈ امرتسر

نے مشنریوں کا خوب ساتھ دیا - اس ظلم و ستم کی تاریخ

پنڈت رام بھجت بی اے مختار ترنتارن نے ۱۶ -

ماہ حال کی شام کو شہریوں کے احاطہ میں واضح طور

پر بیان کی -

کائستھ کانفرنس اس سال ۲۷ و ۲۸ اور ۲۹ دسمبر

کو بمقام مرادآباد اکٹھی ہوگی - لالہ بلدیو سہائے

صاحب سکرٹری اطلاع دیتے ہیں - کہ ڈیلیگیٹ

صاحبان کافی اسباب ضرورت کا ساتھ لاویں

مدراس ہائی کورٹ میں ایک مدعا علیہ پیش ہوا جسکا

۲۲ نام تھے - اگر کچھ عرصہ اور زندہ رہا تو یہ شخص بھی

بھی ایسے ہاں پاٹھ شالائیں بنی ہیں۔ کہ جہاں بالغ
وغیرہ ناگری پڑھاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم پاٹھ شالا
یا دھرم شالہ اسواسطے بنائی گئی تھی کہ وہاں دھرم کا
اوپدیش ہوا کرے۔ اور عام لوگ اوپدیش سننے کے
واسطے آیا کریں۔ جو کوئی شخص پردیسی ہو وہاں رہ
بھی سکے لیکن آج کل تو ان دھرم شالہ کا اور ہی کچھ
تاثیر پیدا ہوئی ہے جسکی بابت آپ صاحبان بخوبی
جانتے ہیں۔ پس ہر ایک کالج یا ہائی سکول وغیرہ
کے متعلق ایک ایک دھرم شالا یا ودیارتھی آشرم بنایا
جاوے تو میری رائے میں بہت مفید ہوگا۔

(۲) بہت سے آدمی بھارت ورش میں ایسے
ہیں جو مذہبی کتابوں سے اور مذہبی اخبارات
کسے متنفر ہیں۔ اور اسواسطہ کسی مذہب کی کتاب
یا اخبار کو نہیں دیکھتے۔ اور نہ اوپدیش یا لکچر سن
سکتے ہیں۔ بلکہ ان کو ایسی باتوں کا ذکر کرنا بھی
برا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ حال اکثر امیر رئیسوں
اور سیٹھ ساہوکار، جاگیردار، امیر کبیر وغیرہ وغیرہ ایسی
بھائیوں کا ہے نہ کہ غریب آدمیوں کا۔ جبکہ بڑے بڑے
آدمیوں کو اسقدر دھرم سے لاپرواہی ہے تو پھر
غریب آدمیوں کا کیا ذکر ہے۔ لیکن میری رائے میں
کوئی تجویز ضرور ہونی چاہیے۔ کیونکہ تاوقتیکہ مریض
کے پاس یا اسکے اندر اوشدھی کا سنسکار نہ ہوگا۔ ڈاکٹر
یا بید کی رائے میں آرام یا آروگیہ ہونا اس مریض
کا اسمبھو ہے۔ یا غیر ممکن ہے۔ پس پہلے وہ تدبیر ہونا
ضروری ہے۔ کہ مریض کو یہ معلوم ہو جاوے۔ کہ
مرض کے ساتھ ادویات کا کیا سمبندھ ہے۔ اور مریض
میں کون سے سامان سے آرام ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ
مریض کو یہ نہ معلوم ہو۔ اسکا علاج ہونا بہت
مشکل ہے۔ بلکہ بہت سے آدمیوں نے یہ ہی سبق
سیکھا ہے۔ کہ کبھی کسی کے کہنے سے یا سننے سے کوئی بھی
دوائی نہ لیتا۔ اگر لیویگا۔ اسیوقت مر جاویگا بہت سے
اسی اپدیش سے ڈوب گئے ہیں۔ لیکن ہوشیار بھی
آدمیوں کا یہ پریوجن ہے۔ کہ نشٹوں کو دکھ سے
بچانا اور سچارات بتلا دینا کہ جس سے آنند پورنک
اپنی منزل مقصود کو پہونچ جاوے۔ میری رائے
میں اگر کوئی آریہ بھائی سنگٹھی خبر دینے والا روزانہ
اخبار نکالا کرے تو بہت ہی اتم ہے۔ کیونکہ آپ
جانتے ہیں کہ تمام پنجاب میں ایک روزانہ اخبار۔
اخبار عام نکلتا ہے۔ کہ جو متعصب پر ہوتا ہے لیکن
بہت سے آریہ بھائی اسی اخبار کو خریدتے ہیں
کیونکہ ان کو تو اخبار کے دیکھنے کا اور ملک کی
خبر پڑھنے کا نشہ ہوا ہوا ہے۔ اسواسطے لاچار
اسی کی بہیٹ ۵ سال کرنے پڑتے ہیں۔ اور
بہت سے رئیس بھی اسی باعث سے اس اخبار کے خریدار
ہیں کہ پنجاب میں اور کوئی اخبار ایسا نہیں نکلتا
چونکہ اسی اخبار میں اخبار عام کا اڈیٹر سناتن دھرم
کی بہت سی خبریں اور مضمون شائع کرتا رہتا ہے
اسواسطے بہت سی جگہہ پرچار چلا جائے۔ لیکن بجائے
کسی ملازمت کے اگر کوئی آریہ لائق ودوان انگریزی
وغیرہ کا ایک روزانہ اخبار اسکے مقابلہ میں نکالا
کرے تو بہت کچھ لابھ ہو جاوے۔ اور میں
یقین کرتا ہوں کہ خریدار بھی معقول پیدا ہو جاوینگے

(۳) آریہ سماج میں ہر ایک بات پر شور کام
کرنے سے پہلے ہی بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔
لیکن نتیجہ اس بات کا بہت کم نکلتا ہے جس سے
سراسر نقصان متصور ہے۔ بلکہ دوسرے لوگ
سبق لیکر اپنی اُنتی کے انتظام کرتے چلے جاتے
ہیں۔ اور آریہ گن ٹھنڈے ہوتے چلے جاتے
ہیں۔ برخلاف اسکے یہ ہونا چاہیے۔ کہ جو
کام کرنا ہے اسکو بہت آہستگی سے کر گزرو اور
یہ مت کہو کہ ہم نے کیا ہے۔ دنیا کو خود بخود
معلوم ہو جاویگا۔ اور مخالفوں کے ہوش
گم ہونگے۔ جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ جو کام
کرنا ہے۔ اسکو پہلے مت کہو۔ کیونکہ پہلے کہنے
سے اسکا اثر جاتا رہتا ہے۔ اور اگر وہ کام جو
کہہ دیا گیا ہے۔ نہ ہوگا۔ تو پشیمانی حاصل ہوگی اور
پرتگیا جھوٹی ہو جاویگی مخالف لوگ طعنہ زن
ہو جاوینگے۔ یعنی حوصلہ بڑھینگے۔ اسلئے ہر ایک
کام ایسی رفتار سے ہو جاوے کہ جیسے ندی میں
پانی چلتا ہوا معلوم نہیں ہوتا لیکن بہت تیز
چلتا ہے۔ ہر ایک کام کی رفتار ایسی ہی رفتار ہو

ہردواری لال ویش

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

زندگی کا بہی کھاتہ

منش جیون ایک یاترا میں چلتا ہے۔ تو رستہ میں کوئی کوئی نشانات اُسے وہ رستہ یاد دلاتے ہیں اور رستہ میں اسکا رُخ مختلف طرفوں کی طرف موڑتے ہیں۔ کوئی ٹیلہ یا خاص شکل کا درخت کوئی مکان وغیرہ جو سڑک کی ہموار شکل سے نرالے کھڑے ہوتے ہیں۔ سڑک کے خاکہ اور رستہ کے خیال کو اُسکے لئے میں جما دیتے ہیں۔ جیسی سڑکوں پر سائن بورڈ وغیرہ مختلف جینہ منش کو ٹھیک رستہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ ایسا ہی وہ منش جو جیون کی یاترا میں روانہ ہو چکے ہیں۔ خاص خاص چنتن انکو جیون یاترا کے پنتھ میں ان نشانات کا کام دیتے ہیں۔ صاف طور سے منش کو یاد آتا ہے۔ اور وہ انوبھو کرتا ہے۔ کہ اگر فلانا چنتن میرے اندر نہ آتا تو کدھر کا کدھر چلا جاتا۔ اور اب اسکی زندگی کے رو کو اس چنتن نے کدھر کا کدھر بدل دیا جیسے سائن بورڈ انگلی کے اشارہ سے مسافر کا رُخ مشرق سے شمال یا شمال سے مشرق کی طرف کر دیا کرتا ہے۔ ویسا ہی ایسے ایسے موڑوں کی طرف چنتن نے بہیا کہ جنہیں ویسے جانا شاید سمجھو ہوتا جیون یاترا میں کبھی کبھی منشوں کو آغاز میں مشرق سے عین یا کبھی الٹ مغرب اور شمال سے عین اسکی الٹ جنوب کو جانا پڑا ہے۔ لوٹ فریب دغابازی سے کہاں تو وہ اور پورنا میں لگا ہوا تھا۔ کہیں جگت کے انتیا اور نیاز ئیم کے ستون نے انگلی الٹ طرف کی اور مسافر پہنے پہلے آتے ہوئے پنتھ کے پرشیرم پر افسوس کے ہاتھ ملتا ہوا اور یہ شرمندہ ہو کر واپس چل پڑا۔ جبکہ اس ستون پر بڑے موٹے جلی حروف سے یہ لکھا پایا۔ کہ اہنسا پرمو دھرما۔ گھبرایا اور یہ جانکر کہ مجھ سے تو وہ لوگ بھی آگے گزر جائینگے۔ اور زیادہ میں کہینگے۔ کہ جو ابھی اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔ جو ابھی سوچ ہی رہے ہیں۔ کہ کدہر کو منہ کریں بڑے تیز تیز قدم واپسی کے رستہ میں دھرنے لگا۔

کیا ایسے چنتن اور مبارک چنتن بھلا دینے کے لائق ہیں۔ منش جیون کا یاترا کے ساتھ انکا بالکل ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ مسافر جیسے شک کا گرست ہو جاتا ہے۔ کہ آیا وہ ٹھیک رستہ پر چل رہا ہے کہ نہیں۔ اور پیچھے مڑکر پھر اُسی ستون سے چلنے لگتا ہے۔ کہ جو اُسے نشچے معلوم ہے۔ کہ اُسکے مطلوبہ راستہ پر واقعہ ہے۔ بدوقت کبھی کبھی حیرانی سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ منش نے دھرم کے جس پنتھ کو ایک وقت سچی لگن سے حاصل کیا تھا۔ اُس سے ڈگمگانے لگتا ہے۔ اور شک اور سندیہہ کے جنگل میں گھس جاتا ہے۔ جس سے نکلنے کے لیے اُسے اس چنتن کو تازہ کرنا پڑتا ہے۔ جنہوں نے اُسکو اس رستہ پر لگایا تھا۔ اس حالت میں منش کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ پہلے چنتن میرے چنتن ہی نہیں غرض یہ ہے کہ جن خیالات کے سلسلے نے اُسکو اس حد تک پہونچایا تھا۔ اُسکو یاد نہیں کر سکتا۔ یدی اُسنے اُس وقت کے خیالات کو قلمبند کر کے رکھا ہوتا تو اُسکو نہ آدہ رہنمائی کا کام دیکر اپنے اصلی راستہ پر ترنت پہونچا دیتے۔

اپنے مختلف حالتوں کی دلایل کو قلمبند رکھنا نہ صرف اُسکے لئے ہی مفید ہو گا۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید ثابت ہو گا۔

دوسرا امر ایک منش پر مختلف حالتیں گزرتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ مختلف منشیوں کی حالتوں میں بھید پایا جاتا ہے۔ بلکہ ایک ہی منش کے بعضے بعضے حالتوں میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے یہانتک کہ ایک حالت میں اسکو دیوتا تو دوسرے میں راکشش کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ کسی وقت ایک چنتن سچ مچ بڑی تیز شراب کا کام دے جاتا ہے۔ روتے کو ہنسا دینا اور ہنستے کو رلا دینا اسی چنتن کا کام ہے پھولوں کی سیج پر رلانا اور کانٹوں کی سیج پر ہنسانا اسی چنتن کی مہمان ہے۔ تو پیارے بھائیو کس قدر آ سکتا ہے۔ کہ جس دوائی نے ہماری بیماری کے ہٹانے میں جادو کا کام کیا تھا۔ اسکو یاد رکھا جاوے اس لئے آپ بھائیوں سے سونیہ نویدن ہے۔ کہ اپنے جیون کے ادھیہ اور نکرشٹ دشاؤں کے درشٹانتیں اور جیسا کہ شاریرک بیماری سے پیڑت ہو کر وید کے پاس جاتے جیسے مانسک بیماری سے پیڑت ہو کر مہاتما سادھو وید وکت سدھانت کے مطابق جیون بسر کرنے والے گیانی پرشوں کی شرن لیتے ہیں۔ اور جیسے ان حالتوں میں اپنے ذائقوں اور مزوں کو مہاتما سادھو کے خیالات پر قربان کر دیتے تھے۔ ویسے ہی اپنی نکرشٹ اوستھا کے چنتن اپنے اتم اوستھا کے چنتن پر قربان کر دیں۔ اور جیون کے جو جھکولے ہمکو لگے۔ اور جن جن کو اعث نے ہماری ترقی کو روکا۔ یا بڑھایا۔ اور جن جن وسایل سے ہمنے اپنی طبیعت پر قابو پایا۔ ان کو تجربہ کے طور پر آئیندہ نسل کے سامنے دھر سکیں اور خود بھی موقعہ پر ان سے فائدہ اٹھا دیں۔ خود انسان کے لئے اپنی حالت کا نکرشٹ یا اُتم ہونا معلوم کر لینا مشکل نہیں۔ ایک ایک ویدک سدھانت پر چلنے سے جو منش کی زندگی مبارک پھلوں کے لانے کا باعث ہوئی ہے اور ہوتی ہے یدی قلمبند کی جاویں تو بہت مفید ثابت ہو۔

جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۸- دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ اور
کہ باہر سے آئی ہوئی ستریوں کے اوتارے کا انتظام
کنیا آشرم کے ستھان میں کیا گیا ہے۔

کنیا آشرم

ایسے کئی ایک بھدر پُرش ہیں جو اپنی کنیاؤں
کو کنیا آشرم میں بھیجنے کی اچھیا رکھتے ہیں۔ کنتو ابھی
بہار یائیں انکی اس اچھیا کے بادھک ہیں۔ بات
یہ ہے۔ کہ پُرش تو ملنے جُلنے اور سماچار پتروں کے
پاٹھ سے کنیا پاٹ شالا اور کنیا آشرم کی پربندھ کی
بابت نشچے کر سکتے ہیں۔ کنتو استریئیں کیونکر اور کیسے
نشچے کریں۔ جب تک کہ وہ اپنی آنکھوں سے نہ
دیکھ لیں۔ کہ آشرم باسی کنیائیں سکھ پوربک
باس کرتی ہیں۔ اس لیئے وے بھدر پُرش جو
اپنی کنیاؤں کو یہاں شکشا دلانے کی اچھیا رکھتے
ہیں اپنی ستریوں کو اُتسو پر اوشیہ ہی لا دیں۔

کنیا مہا ودیالہ سماچار

باوا کیسر سنگھ ویروال نواسی مہا ودیالہ کے لیئے
ہر وقت اُدیم کرتے رہتے ہیں۔ شادیوں کے موقعہ پر
مہا ودیالہ کے لیئے بھکشا مانگتے ہیں۔ انہوں نے
اب بھی باوا شمبر سنگھ جی کے پُتر کے بواہ پر عصہ-
اور باوا بھگوان داس جی کی کنیا کے بواہ پر عصہ-
کنیا مہا ودیالہ کے لیئے دان لیا۔ آشا ہے۔ کہ باوا
کیسر سنگھ جی جالندھر سماج کے اُتسو تک معقول رقم
جمع کرنے کا اودیم کرینگے۔

لالہ سوہن لال جی شنکر گڈھ میں مہا ودیالہ کے لیئے
ہمت پوربک رقعہ کر رہے ہیں۔ کچھ دھن جمع بھی کیا
ہے۔ ایشور ہمارے بھائی کے پورشارتھ میں سہایتا
کریں۔

جالندھر کے مشن اسکول۔ بورڈ اسکول اور نارمل
سکول کے ودیارتھی بھی ہمت کر رہے ہیں۔
پیارے ودیارتھیو۔ تمہارا اپنی بہنوں کے نمت
کیا ہوا پورشارتھ اوشیہ ہی پھلدایک ہوگا۔

بابو سندر سنگھ جی سابق ودیارتھی ڈیرہ دون
فارسٹ سکول نے بھی ایک گانوں سے بھکشا
مانگی تھی۔ ہمیں بھائی سندر سنگھ جی سے بہت کچھ
آشا ہے۔

ایسا ہی ڈیرہ دون کے لالہ امرناتھ۔ سردار رام سنگھ
اور لالہ لچھمنداس جی سے ہماری پرارتھنا ہے
کہ وہ ہماری ان پر کنیا مہا ودیالہ کے لیئے سدیو
کام کرنے کی آشاؤں کو پورن کرنے میں اودم
کرتے رہینگے۔ ڈاکٹر گنگا رام جی سے بھی ہماری
یہی پرارتھنا ہے۔

آریہ سماجوں سے بھی ہماری بنیتی ہے۔ کہ انکے
پاس کنیا مہا ودیالہ کا جو دھن ہو کر پاکر کے جالندھر
سماج کے اُتسو سے پہلے پہلے بھیج دیویں۔ یا جو اوگراہی
باقی ہے کر پا کر کے شیگھر ہی اوگراہ لیں۔

کنیا آشرم میں اسوقت ۱۵ کنیائیں داخل ہیں
اور آشرم عمدہ طرح سے چل رہا ہے۔

پاٹ شالا میں ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے
مگر دھن نہیں۔ استری شکشا کے حامی دھیان
دیں۔

رقم
دیوراج سکرٹری کنیا مہا ودیالہ جالندھر

اڈیٹر ست دھرم پرچارک۔

مندرجہ ذیل سطور کو اپنے قیمتی اخبار میں
درج فرما کر مشکور فرماویں۔

باری دو آبہ کے درمیان دادو سند
نامہ ہائے کے اجرائے کیواسطے خیر خواہان قوم
تقریباً دو سال سے مختلف طریقوں سے کوشش
کر رہے تھے۔ اور گو وہ کامیاب ہوتے جاتے تھے

مگر چند مخالفین ناخواندہ برادری میں نام
حاصل کرنے کی خاطر یا ذاتی بغض و عناد کو
اس قومی کام کی آڑ میں ٹھنڈا کرنے کیواسطے
اس نیک کام میں مخل ہوکر مزاحم ہوتے تھے
اس تمام کشمکش کا فیصلہ قوم کھتریان کے باعث
فخر سپوت پنجاب جناب دیوان لچھمنداس صاحب
بندہ سابق پرائم منسٹر ریاست جموں و کشمیر
نے بر موقعہ شادی پسر دیوان امرناتھ صاحب
گورنر کشمیر فیصلہ کر دیا اور جنکو انکی برادری
بندیاں و دیگر پنجابیاں جو برات کے ہمراہ
تھے۔ اور جو اہل قلم اور خواندہ ہونیکی وجہ سے
سمجھدار تھے۔ ہر طرح سے بدل و جان منظور فرمایا
ہے۔ چنانچہ دیوان صاحب ممدوح نے لالہ
لچھمنداس سوہنی جنکو مخالفین نے برادری
سے ایک بھاری مجمع کر کے الگ کیا ہوا تھا
باوجود مخالفوں کی سخت جد و جہد کے گری تمبول
لیا۔ اور معہ جملہ پنجابیاں ہمراہ برات کے ایک
بڑے بھاری ہجوم کے اندر انکے گھر سے کھایا
پیا۔ اور میل ملاپ کیا۔ اور بطور مثل کہ بڑے
تو بڑے چھوٹے سبحان تیری قدرت انکے
صاحبزادہ صاحب دیوان شب ناتھ رائے
صاحب نے ایسے ہی اسم و کمیت میں جناب
دیوان نر سنگھداس صاحب وکیل کے ساتھ
جنکو بھی حسب ارشاد اپنے والد کے مخالفین
نے مجمع برادری میں خارج کیا ہوا تھا۔ ادا کی
یعنے انکے صاحبزادہ کو اپنے ہاتھ سے گری تمبول
دیا۔ ایسے مرد میدان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے
جناب دیوان صاحب موصوف بڑے آزاد
خیالات کے پُرش اور نہایت مدبر اور عاقل ہیں
یہ باری دو آبہ کی شمولیت ان ہر دو دوابہ جات
کے انکے نام پر تواریخ میں مشہور رہیگی۔ جو نام

ہمیشہ کیلئے ہماری بات اور آفتاب کی طرح چمکے گا۔ یہ
سب دیوان سنت رام صاحب و لالہ نہال چند
صاحب و بالخصوص دیوان تارا چند صاحب
و دیگر چوہڑیاں کی لگاتار کوشش کا نتیجہ ہے
اسی قصبہ گوجرات میں لالہ رام رتن شاہ کھوکھر
کے ہاں چوہڑوں کی برات آئی ہوئی تھی۔ شاہ صاحب
کے ہاں تقریباً ہر ذات برادری پنجابی کے لوگ
باوجود مخالفت کثیر کے میل آئے تھے۔ جن کی تعداد
میں پچاس کے قریب ہونگے۔ باوجودیکہ شاہ
صاحب اپنے مخالفین نے مجمع کرکے خارج کئے
ہوئے تھے۔ اپنے دستور سابقہ کے موافق ایک مجمع
کرکے دیوان صاحب اور ان کے صاحبزادہ برات
کی شادی ہو سکیا ہاں اور لالہ رام رتن شاہ صاحب
کے کل میل کے آدمیوں کو خارج کر دیا ہوگا۔ مگر
تو خارج کرنے والے خود خارج معلوم ہو رہے
ہیں۔

راقم
حاکم رائے چوہدری بی اے جنرل سیکرٹری
بار ہی پنجابی ... آنریری
گوجرانوالہ

کرنال میں اگرکل کے سپوتوں کی کارروائی

جناب اڈیٹر صاحب۔ کرنال میں جب سے
لالہ کدار ناتھ صاحب اگروال کی دختر کی شادی ویدک
ریتی سے ہوئی ہے۔ تب سے وہاں کی اگروال برادری
کی مخالفت کے حالات کے متعلق کئی چٹھیاں ہماری
مترا بالکرتا رام صاحب کے آپکے اخبار میں شائع ہو چکی
ہیں۔ اس سے آریہ پبلک کو عموماً اور ان اگروال
بھائیوں کو (جو ویدک سدھانت کے پیرو ہیں) خصوصاً
معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ مہاراج اگر کی اولاد میں سے
آج کل ایسے ایسے نام روشن کرنے والے اشخاص موجود
ہیں۔ کہ جو اپنی کل پر بدنامی کا ٹیکا لگانے کے واسطے
اگرکل کی زیب زینت کہے جا سکتے ہیں۔ ہمارے اگروال
بھائی اس گھمنڈ میں مست ہیں۔ کہ انکی کل کی
اولاد اس درجہ تک پوتر ہے۔ کہ کوئی بھی انمیں
ایسا آدمی نہیں ہے۔ کہ جو اپنے بزرگ دادا مہاراجہ
اگر کے کرتبوں کی پیروی کرنے یا انکے قدم بقدم چلنے
کی کوشش نہ کرتا ہو۔ نہیں بلکہ بہت سے ایسے آدمی
ابھی تک ہیں القائم ہیں۔ کہ جو اپنے بزرگ
مہاراج کے کرتبوں پر چار حرف بھیجتے ہیں
اور جو کوئی شخص انکے کرتبوں کی پیروی کرے
یا کرنیکی کوشش کرتا ہو۔ تو انکی مخالفت کرنے
میں اپنی ناک کٹانے تک کا بھی دریغ نہیں کرتے
ایسے سپوتوں سے اگر مہاراجہ اگر کا کل خالی
ہو جاتا۔ تو ہمارے مترا بالکرتا رام صاحب کو
انکی کارنمایاں ظاہر کرنے کا موقعہ کیوں ملتا تھا۔
لالہ کدار ناتھ صاحب نے جو گناہ کیا ہے اور
جسکے باعث کرنال کے اگروال بھائی طیش میں
آئے ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے
اپنی دختر کی شادی پورے ۱۶ سال کی اوستھا میں
کی۔ ایک آریہ پرش کے ساتھ کی۔ ویدک
کریا کے بموجب سنسکار شادی ادا ہوئی۔ لڑکے
والے کا کچھ خرچ نہیں کرایا۔ اپنے مقدور کے موافق
دان جہیز دیکر رخصت کیا۔ پس جو کچھ لالہ کدار
جی کی طرف سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ یہی ہے
جو ہم نے اوپر عرض کیا۔ اگر ہمارے اگروال
بھائیوں میں اکثر دوسرے شہروں کے رہنے والے
ہیں۔ اور جنکو کرنال کے بعض متعصب اور
بدنام کنندہ اگرکل کے گندہ خیالات کی ہوا نے
اثر نہیں کیا ہے) کچھ بھی مادہ انصاف موجود ہے
تو ذرا انصاف سے بتلا دیں۔ کہ جو کچھ کام لالہ
کدار ناتھ نے کیا ہے۔ اسمیں کونسا برا کام ہے
آجکل جو اگروال سبھائیں جاری ہوتی جاتی ہیں
انکا بھی یہی مقصد ہے۔ کہ قوم میں کمی عمر کی شادی
بند ہو۔ فضول خراجات بند ہوں۔ لڑکی لائق [illegible]
کیا جاوے۔ جب ان سب باتوں کا لحاظ لالہ کدار ناتھ
جی نے بموجب منشاء اپنے اگروال سبھا کے رکھا ہے
تو اسمیں آریہ سماج کونسا گھس گیا۔ کہ جسکے باعث
وہاں کے اگروال بھائی آریہ سماجک اگروالوں کے
ساتھ مخالفت سے پیش آتے ہیں۔ اور اپنے سیاہ دل
سے ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ انکو برادری سے خارج
کیا جاوے۔ کرنال کے ان اگروال بھائیوں کو جو ایسا
برا ارادہ رکھتے ہیں۔ شرم آنی چاہیئے۔ کہ ایک ایسے
شخص کے ساتھ جسنے اپنی کنیا کا بواہ مطابق مریادا اپنی
کل اور دھرم کی کیا ہے۔ ایسی بیہودہ اور بیجا مخالفت
کی جاوے۔ کیا کرنال کی مخالفت کرنے والے اگروال
بھائیوں کو یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ انمیں یا انکی
برادری میں کتنے ایسے شخص ہیں۔ کہ اپنی بیٹیوں
پر روپیہ لیتے ہیں۔ کتنے ایسے شخص ہیں۔ جو
رنڈی بازی کرتے ہیں۔ کتنے ایسے ہیں کہ چھپ
چھپ کر یا علانیہ گوشت و شراب کھاتے پیتے ہیں
اور قمار بازی کرتے ہیں۔ اور بھی صدہا عیوب کے
مرتکب ہوتے ہیں۔ جب ایسے ایسے آدمیوں کو
بھی کرنال کے اگروال برادری جدا نہیں کر سکتی
کیا اپنے میں وہ یہ طاقت دیکھتی ہے۔ کہ لالہ
کدار ناتھ اور دیگر اگروال بھائیوں کو جو آریہ سماج
کے ہمدرد و خیر خواہ ہیں۔ اور جنھوں نے کوئی برا
کام نہیں کیا۔ برادری سے خارج کر دیوے۔ ایسے
دخل خارج کرنے والے لوگ ذرا اپنے ہوش کی دوا
کریں۔ تمہارے دیگر بھائی تمکو ہنستے ہیں اور مسخری
کرتے ہیں کیا انکو مالیخولیا ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ

کہ ان لوگوں کی زیادہ تر عقل کی باگ وہاں کے ابھی پوپوں کے ہاتھ میں ہے۔ شاید انہوں نے ہی انکو یہ دخلخارج کا ناچ سکھا رکھا ہے۔ ہم پنے اگروال بھائی مخالفت کرنیوالوں کو ہوش دلاتے ہیں کہ وہ اس بھروسہ پر بالکل کارروائی نہ کریں۔ کہ ہم پانچ سات متعصبوں نے پنچایت بنا کر ان کو خارج کر دیا۔ تو تمام دنیا کے اگروالوں نے بھی انکو خارج کر دیا۔ ہزارہا آدمی آپکے ساتھ ہیں۔ جو ہر قسم کا برادرانہ برتاؤ کرنے کے واسطے موجود ہیں۔ انکے اس دخلخارج کا کچھ بھی اثر نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ہوگا۔ تو یہی کہ آپ صاحبان کے نام روشن ہو جاوینگے اور اگر ممکن ہوا تو سفارش کیجاویگی۔ کہ اب کے سال ویش کانفرنس آپ کو اس کارروائی کے نتیجہ میں ایک طلائی تمغہ عام جلسہ میں عطا کرے جیسے کہ ظاہر ہوگا۔ کہ انہوں نے ایک دھارمک پرش کی برادری سے خارج کرنے میں بڑی بیرتا دکھلائی ہے۔

کرنال کے اگروالو؟ کیا آپکو اپنے دادا بزرگ راجہ اگر کی کرتوت یاد نہیں رہی۔ اور کیا اب آپکا یہ دھرم ہے۔ کہ اپنے بزرگ کے کاموں پر اسکی اولاد ایسی نیک کام کی مخالفت کرکے سیاہی کا دھبہ لگایا جاوے راجہ اگر نے جو اپنا نام اگر پایا تو اسی وجہ سے پایا کہ وہ تمام نیک کاموں میں اگر لینے (پیشوا) ہوا تھا اب کیا آپ کا برے کاموں میں اگر (پیشوا) بننے کا ارادہ ہے۔ بھائیو برے کاموں کو ایسے راجہ کی اولاد ہو کر کیوں گرہن کرتے ہو۔ اس سے تو تمہارا ہی نقصان ہے۔ اور اپنے کل کی بدنامی ہے۔ آج کل وہ زمانہ نہیں ہے۔ کہ نیک کام کرنے والوں کی مخالفت کیجاوے۔ اور نہ جسکی مخالفت کریگا کوئی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ ایسے کام کرنے والوں کے ہزارہا مددگار نکل آتے ہیں

اگر آپ اسکو غلط سمجھیں۔ تو آزمائش کرکے دیکھ لیویں۔ اس لئے ہم آپکو برادرانہ صلاح دیتے ہیں کہ آپ اس لغو اور بیہودہ خیال سے باز آجاؤ اور اپنے سب بھائیوں کے ساتھ پریم و محبت سے برتاؤ کرو۔ آپ اپنی آنکھوں سے روزمرہ دیکھتے ہیں کہ آپ کی اس بیہودہ دخلخارج کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ہمارے سینکڑوں اگر کل کے ہونہار عیسائی اور محمدی وغیرہ ہو گئے ہیں۔ اگر آپ جیسے صاحبان کو ایسا بیجا جوش نہ چڑھا کرتا تو ہماری قوم کی یہ درگتی جو نااتفاقی کے باعث ہو رہی ہے ہرگز نہ ہوتی۔

ہم اپنے ان اگروال بھائیوں سے بھی جو آریہ سماجک ہیں یا انکی ہمدردی کرتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بات سے بالکل خوف نہ کریں کہ اگر وہ چار نافہم آدمیوں نے پنچایت کرکے انکو خارج کرنا چاہا ہے۔ تو کل دنیا کے اگروالوں نے بھی انکو خارج کر دیا۔ ایسے بیہودہ آدمیوں کی کارروائی کی کچھ پرواہ نہیں۔ بیشک انکو زور آزمائی کر لینے دیویں۔ اگر مجھے موقعہ ملا تو میں ان صاحبان کے کارنامے امسال کے ویش کانفرنس کے جلسہ عام میں جہاں کل انڈیا کی برادری کے اعلے اعلے رکن تشریف رکھتے ہونگے پیش کرونگا اور درخواست کرونگا۔ کہ کیا لالہ کیدارناتھ جی نے ایسا کوئی برا کام کر لیا ہے۔ کہ جسکی باعث وہ اگر کل کے لائن سے باہر نکالے جا سکتے ہیں لیکن اتنا اور بھی عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے راستی و نرمی سے کام لینا چاہئے اور بیجا ضدیت کرنا اور فریق مخالف کے نااتفاقی کا پھیلانا اچھا نہیں ہے۔ لیکن اسکی حد اسی درجہ تک محدود ہے۔ کہ ویدک دھرم اور بزرگوں کے دھارمک طریقہ پر کوئی دھبہ نہ آنے پاوے۔ ہمارے

شہر حصار کے ایک اگر کل کے ہونہار نے جو دو تین دن ہوئے ایک ویدک سنسکار کرایا ہے۔ اور جسمیں بہت روپیہ سے زیادہ خرچ کیا ہے۔ اسکے حالات اپنی بھائیوں پر آئندہ ہفتہ ظاہر کرونگا۔ کہ سمجھدار برادری ایسے کاموں کی مخالفت کیا کرتی ہے۔ یا انکی ہمدردی مجھے امید ہے کہ میرے متر بابو کیدارناتھ صاحب کرنال کے اگروال بھائیوں کی مخالفت کے حالات برابر شایع کرتے رہینگے۔ تاکہ مجھی لوگ حالات ویش کانفرنس میں پیش کرنے کے واسطے مل سکیں۔

راقم
رگھناتھ سہائے از حصار

متعلقہ آریہ سماج متوجہ ہوں

عرصہ دو ماہ کا گذرا ہے۔ کہ بندہ نے اپنی تصنیف کردہ بھجن پستک کی ۱۲ و ۱۲ کاپیاں مندرجہ ذیل صاحبوں۔ لالہ سدانند جی سکرٹری آریہ سماج جھنگ۔ سکرٹری آریہ سماج چنیوٹ لالہ کیدارنام جی سکرٹری آریہ سماج کرنال سکرٹری آریہ سماج سری گوبندپور۔ سکرٹری آریہ سماج کمالیہ سکرٹری آریہ سماج گجرات۔ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ لالہ منشی رام سکرٹری آریہ سماج فیروزپور شہر و سکرٹری آریہ سماج فاضلکا۔ و لالہ امر آ سنگھ جی سکرٹری آریہ سماج لودھیانہ۔ سکرٹری آریہ سماج ملتان شہر۔ اور لالہ سومناتھ جی پردھان آریہ سماج روپڑ اور ۲۵ - ۲۵ کتابیں ڈیرہ اسمٰعیل خان آریہ سماج راولپنڈی۔ جالندھر پشاور اور کوئٹہ کو ارسال کی تھیں۔ کہ براہ مہربانی انکو فروخت کرکے قیمت ارسال فرماویں۔ اور ساتھ ہی گذارش کی تھی کہ پہنچنے پر رسید سے مطلع فرماویں بلکہ یہاں تک عرض کیا تھا۔ کہ مہاشے گن

اپنی گرہ یا سماج سے کارڈ وغیرہ پر خرچ کریں
بلکہ قیمت کتب سے مجرا لیں۔ مگر افسوس سے تحریر
کیا جاتا ہے۔ کہ سوائے دو تین سماجوں کے کسی نے توجہ
نہیں کی۔ اگرچہ ریمائینڈ بھی کرایا گیا۔
میں لالہ کرتا رام جی کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے
سب سے پہلے قیمت ارسال کر کے مشکور کیا ہے بلکہ
قیمت ٹکٹ وغیرہ بھی مجرا نہیں کی۔ اور لالہ
امراؤ سنگھ جی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں
نے کتابیں واپس کر دی ہیں۔ لالہ منشی رام جی نے
کتابوں کی رسید سے اطلاع دی تھی۔ اور لکھا
تھا کہ میرا پورا پتہ انکو معلوم نہیں۔ اس لئے
قیمت ارسال نہیں کی۔ جنکو ابھی ڈاک پتہ
سے اطلاع دیگئی تھی۔ مگر پھر انکا کوئی پتر
نہیں آیا۔
کوئٹہ سماج اور لالہ سندر داس جی نے رسید سے اطلاع
دی ہے۔ باقی کسی صاحب نے توجہ نہیں کی۔
چونکہ بندہ کا منشا ہے۔ کہ کتابوں کی قیمت وصول
ہونے پر نصف منافع وید پرچار فنڈ کو دیدونگا۔
لہٰذا بذریعہ آپکے اخبار کے صاحبان مندرجہ بالا
سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بہت جلد لالہ کرتا رام جی
کی یا لالہ امراؤ سنگھ جی کی پیروی کر کے بندہ
کو مشکور فرماویں۔ اور اگر کسی اور صاحب نے بھی
قیمت ارسال کی ہو۔ جو کہ مجھ کو نہ پہنچی ہو تو اطلاع
فرماویں۔

آریہ بھائیوں کا سیوک
دینا ناتھ سب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
پائند بلوچستان۔

آریہ ساماجک جلسے

آریہ سماج شرقپور کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ مہاشہ گن درشن دیکر کرتارتھ کریں۔

آریہ سماج لودھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

ساماجک خبریں

اجمیر کے دیانند آشرم سکول کی سہایتا میں مہاراجہ صاحب بہادر والی شاہ پورہ نے ۷۰۰ سات سو روپیہ نقد اس لیئے جمع کر دیا ہے۔ کہ اسکے سود سے ہر سال ایک تمغہ دیا جایا کرے۔

ہمعصر آریہ ورت دانا پور خبر دیتے ہیں کہ بنگال و بہار آریہ پرتی ندھی سبھا کے یوگیہ پردھان بابو مہابیر پرشاد جی ایک آریو پدیشک پرچار کے لیئے رکھنے والے ہیں۔

ڈاکٹر سنگت رام جی کے ویاکھیانوں کی پرشنسا گورداسپور۔ دینا نگر۔ پٹھانکوٹ آدی آریہ سماجوں سے برابر آ رہی ہے یہ حالات غالباً ڈاکٹر کے کام کی رپورٹ میں ضرور نکل جاوینگے۔ اس لیئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پٹھانکوٹ پنڈت امیں چند کلچرڈ اپدیشک کو مانس بھکشن کے ورودھ ویاکھیان دینے کے لیئے کہا گیا۔ لیکن انہوں نے سویکار نہ کیا۔ اس لیئے ویاکھیان نہ ہو سکا۔

ڈاکٹر سنگت رام جی اپنی یاترا میں لوگوں کا مفت علاج بھی کرتے ہیں جس سے عوام کو بہت زیادہ فائدہ پہونچتا ہے۔

مستہ کرپا رام ساہنے وال سے خبر دیتے ہیں کہ لالہ [illegible] و لالہ گنپت رائے نے اپنے چھوٹے بھائی ڈاکٹر گنڈا لال کے بواہ پر حسب ذیل دان دیا۔ دیانند کالج ۵ فیروزپور یتیم خانہ [illegible] پتری پاٹشالا جالندھر [illegible]

حکیم سنت رام نے بٹالہ میں خوب زور شور سے اپرچار کیا۔

ہوشیارپور نواسی چودھری رامچندر جی نے اپنی پتری کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا سنسکار کرانے کے لیئے جالندھر سے پنڈت سری پت جی بھیجے گئے تھے۔

بڑے شوک سے لکھنا پڑتا ہے کہ [illegible] شہر آریہ سماج کے [illegible] سبھاسد لالہ لبھو رام جلوانی کے پتر کا دیہانت ۵ دسمبر کے پراتہ کال ۴ بجے ہو گیا۔ اسی نوجوان کے بواہ سنسکار پر ابھی سال ہوئے۔ کہ آریہ پرش جمع ہوئے تھے۔ لالہ لبھو رام جی نے بڑی سادھارنی سے اس مہان دکھ کو سہن کیا۔ سنسکار تو ویدک ریتی سے ہونا ہی تھا۔ سب آریہ پرشوں کو لالہ لبھو رام جی کے ساتھ کمال ہمدردی ہے۔ ایشور ان کو شانتی پردان کریں۔

جالندھر آریہ سماج کے سبھاسد لالہ دولت رام کا بواہ لالہ ملاوا رام منتری آریہ سماج قادیاں کی پتری سے ۲ دسمبر کی رات کو ٹھیک ویدک ریتی سے ہوا۔ دو نو [illegible] آریہ ہیں۔ لالہ دولت رام نے

جس مخالفت کا سامنا کچھ عرصہ گذرا کہ کیا تھا۔ وہ ست دھرم پرچارک کے ناظرین سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ مفصل حالات تحقیقات ہونے پر کل وید ہونگے۔

تازہ خبریں اور رائیں

ایک لاولد بڈھے کے پاس مرتے ہوئے چار کروڑ روپیہ تھا۔ اپنے چار بھتیجوں کو حصہ مساوی وارث بناتے ہوئے اسنے وصیت کی۔ کہ قبل اسکے کہ انہیں ورثہ پہونچے انھیں لازمی ہے۔ کہ پندرہ پندرہ ماہ تک فیکٹری میں نوکری کریں۔ کیا بھارت ورش میں ایسے صد ہا آدمی نہیں جنھیں دھن سونپنے کے پہلے اسکے استعمال کا طریقہ سکھانے کی ضرورت ہے۔

امریکہ کے ایک دلیش میں ایک آدمی کا اپنی محبوب عورت سے تکرار ہو گیا۔ بازار میں عورت کو دیکھتے ہی آدمی نے پستول چلائی۔ گردن میں خراش سی لگی۔ عورت نے جواب میں جو پستول داغی۔ اسنے اسکے عاشق کا کام ہی تمام کر دیا۔

بھارت لوشی نوجوانو! اس خبط کو دماغ سے نکال دو۔ جو کہ انگریزی ناولوں (فسانوں) نے بھر دیا ہے۔ کیونکہ انکا انجام خراب ہے۔

ہندوستان میں تار خبر دینے کی آمدنی سالانہ اسی لاکھ ہے۔ ۳۲ لاکھ ۳۱ ہزار تار خبریں بارہ مہینوں کے اندر بھیجی گئیں۔

۱/۷ اسو میل مسافت طے کرکے ۲۳ منٹوں میں خبر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچ جاتی ہے۔ لیکن یہ سب پیدا شدہ دنیا کی نہیں دکھلائی ہوگی۔ اگر دھرم کی طرف لوگوں کی رچی نہ ہو۔

ایک سوئیٹزرلینڈ کے گھڑی ساز نے اندھوں کے لیئے ایک گھڑی ایجاد کی ہے۔

لوکل

۲۹ - نومبر بروز منگل جالندھر شہر سے لالہ دولت رام پسر لالہ موہن لال کی برات روانہ ہوئی جسمیں سب کے سب ساماجک پرش تھے۔ وزیر کے پتن پر داروغہ صاحب کی غیر حاضری کی وجہ سے کشتی نہ ملسکی۔ دوسرے دن صبح بھی بدقت قریباً ۱/۲ ۹ بجے کشتی ملی۔ داروغہ صاحب کی لاپرواہی کس قدر سکھا شاہی کی نمونہ تھی۔ ایسے اکیلے سٹیشن پر داروغہ صاحب کو اپنے فرض منصبی کو رحمدلی سے برتنا چاہیئے۔ انکی تھوڑی سی استغنائی سے مسافروں کو کھذرت میدان میں رہنے سے خوف جان و مال کا از بس ہے۔ برات بخیریت دریا عبور کرکے یکم دسمبر کی صبح کو قصبہ قادیاں جہاں منزل مقصود تھا پہونچی۔ لالہ ملاوا رام سکرٹری آریہ سماج قادیان جنکے ہاں برات گئی تھی پیشتر سے بڑی انتظاری میں تھے۔ بواہ کی کارروائی ویدک ریتی انوسار بڑی دھوم سے سماپت ہوئی۔ کھانے وغیرہ کا انتظام بھی قابل تعریف تھا۔ براہ بر بدھو کی عمر بھی ٹھیک ویدوکت تھی۔ برادری کی کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔ بلکہ سب کے سب اہل برادری اس بواہ سے خوش نظر آتے تھے۔ کوئی فضول خرچی دونوں طرف سے اتنی بھی نہیں ہوئی قریباً ..... روپیہ ہردو اطراف سماجک

فنڈ ... کی امداد میں ان ملے ہیں۔

اتوار کو آریہ مندر میں سنگھ سماج کا ... علسہ بدستور ہوا۔

منگلوار کو استری سماج بھی بدستور ہوا۔

افسوس کہ بدھ وار کو لالہ پوہلومل حلوائی سبھا سد لوکل سماج کے جوان پتر کا دیہانت ہو گیا۔ جو بکہ یہ لڑکا جوان لائق اور ہونہار بلکہ کل دوکان کا دارومدار ہی اسکے سر پر تھا۔ ایسے بھاری صدمہ میں بھی لالہ پوہلومل نے دھرم میں اپنی دڑھتا اسقدر دکھلائی کہ ہر وقت یہی کہتے تھے کہ مرتک سنسکار میں کوئی اویدک کارروائی نہ ہووے چنانچہ انکی خواہش کے مطابق ہی مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ پرماتما مرتک شریر کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کرے۔

اشتہارات

دس سال تک کا امتحان پاس کیا ہے - دو خواہش کرنے والوں کو اپنے پتر میں نمن لکھت باتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے - (۱) عمر (۲) تعلیم کہاں تک پائی ہے (۳) اب کیا کام کرتا ہے - (۴) آمدنی ماہوار کیا ہے - (۵) سنسکرت بھاشا جانتا ہے - یا نہیں - (۶) کسی سماج کا ممبر ہے - یا نہیں - (۷) ہم سمبندھی کون کون کتنے کہتی ہیں - المشتہر

ریلیا رام ورما اوورڈہ دکھراں اسسٹنٹ سنسکرت ٹیچر دیانند اینگلو ویدک سکول لاہور معرفت لالہ جے چند کلرک گورنمنٹ ٹیلیگراف -

نسخہ خط احمدیہ

دوسری بار چھپکر تیار ہو گیا ہے - قیمت ... محصولڈاک ... مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر و لالہ جگن ناتھ لائبریرین آریہ سماج لاہور وچھووالی سے نقد قیمت بھیجنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل مل سکتی ہے -

اشتہار

میرے ایک دوست قوم اروڑہ بعمر ۲۸ سال جو کہ آریہ سماج کے سبھاسد ہیں - اور پیشہ دوکانداری گذارہ معقول - اور اپنی جائیداد بھی معقول رکھتے ہیں - ابھی شادی کسی کنواری یا بیوہ سے کرنا چاہتے ہیں - اگر بیوہ ہووے تو نیک چلن ہووے - اور اول خاوند سے کوئی اولاد نہ ہووے - درخواستیں بنام راقم بھیجدیں - زیادہ حالات خط و کتابت کے ذریعہ سے بندہ سے معلوم ہو سکتے ہیں -

میگھو رام منتری آریہ سماج کمالیہ ضلع منٹگمری

بر کے لئے کنیا کی ضرورت

میرا ایک دوست (نمون ضلع جالندھر نواسی)

ذات کا پوری بونجاہی عمر قریباً ۲۲ سال پیشہ ساہوکارہ نیک چلن صحت بدنی عمدہ خوبصورت ویدک دھرمی الوسار کنواری لڑکی سے بیاہ کرنا چاہتا ہے - جس شخص کو یہ رشتہ منظور ہو نمن لکھت باتوں کا اپنے پتر میں ذکر کرے - (۱) لڑکی کی عمر (۲) سنسکرت جانتی ہے یا نہیں - (۳) باپ کا پیشہ - آیا وہ آریہ سماج کا ممبر ہے یا نہیں اگر ہے تو کس سماج کا - خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے - المشتہر

لبھو رام بی جی سیکرٹری آریہ سماج بٹالہ

سوڈا واٹر مشین برائے فروخت

ایک عمدہ و مکمل اور چلتی ہوئی سوڈا واٹر کی کل معہ سامان متعلقہ جالندھر شہر میں موجود ہے - اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں پنڈت پرمانند باج پئی ہیڈ کلرک خزانہ جالندھر شہر سے خط و کتابت کریں -

اشتہار کتب مفید خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب نہیں سمجھتے - البتہ پبلک پر اتنا اظہار کرنا مناسب سمجھتے ہیں - کہ جملہ کتاب آپکی قدردانی سے اب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہو گئی ہیں - جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے سارٹیفکیٹ بھی آئے ہیں - اب میری یہ درخواست ہے - کہ جملہ اصحاب ان کتابوں کو ملاحظہ کر کے سارٹیفکیٹ عطا فرماویں - اور بذریعہ اخبارات پبلک پر جو کچھ اپنی رائے ہو ظاہر کریں - تاکہ شائقین کا روپیہ فضول نہ جائے - اور دھوکھ باز نہ دھوکھہ دیکر ملک کو برباد نہ کرنے پاویں اور قابل قدر کتب کی قدر ہو -

گرہستاشرم کا دوسرا ایڈیشن

اس مرتبہ اسکی درستی کرانے میں ہمارا بہت روپیہ صرف ہوا ہے - امید کرتا ہوں - کہ اس مرتبہ اس کے مضامین شائقین کو اور بھی دلچسپ لگیں گے - دیباچہ بھی اسکی نسبت سابق کے زیادہ ہو گئی ہے کاغذ ولایتی ستھرا پریس میں بہت عمدہ طرح سے طبع کرائی گئی ہے - ۱۴۰ صفحہ رسالہ ضخیم میں قیمت ۸

حفاظت ہستی - جو صاحب اپنی اولاد کو برہمچاری بنانا چاہیں - اپنی اولاد کو آرام دینا چاہیں اسکا ضرور ملاحظہ کریں - کیونکہ تندرستی کا انحصار اسی پر ہے - قیمت ۳

گربھادان پدھی - اولاد پیدا کرنیکی اور اسکی پرورش کی کنجی ہے قیمت ۲

معیار محبت - اگر دوستی میں لطف اٹھانا ہے - اور سچے اور جھوٹے دوستوں کو جاننے کی خواہش ہے - تو ضرور ملاحظہ کیجئے قیمت ۲

بھرت اپدیش - اس میں وہ نصیحت مندرج ہے جو سری مہاراج رامچندر جی نے بھرت جی مہاراج کو کی ہیں - ہر ایک آدمی کو جسے آبرو سے رہنا چاہئے - قیمت ۱

رشی پرشاد مہاتما سوشرت کا اپدیش ہے جو انہوں نے جب سوشرت مہاراج کو کیا تھا -

انمول رتن - اس میں دکھلایا گیا ہے کہ دولت سے ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں - قیمت ۱

(نوٹ) یہ آٹھوں کتابیں اردو ہندی میں موجود ہیں - علاوہ اسکے زبان ناگری میں ... رتن پرکاش ...

اطلاع - جو کتب آپ ویلیو پے ایبل قیمت آنے پر روانہ ہونگی - کل کتب پرچار ... نقط اردو یا ہندی بھی لکھا کریں - پتہ معہ ڈاکخانہ کے صاف صاف تحریر فرماویں -

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب سپرنٹنڈنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ لیڈی ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ پھولا۔ بیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہو سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک بہر حالت مفید ہے۔ سارٹیفیکیٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال خدمت کیئے جاوینگے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱؎ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ **المشتہر** پروفیسر تیجا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار **تیجا سنگھ** صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو نہایت اکسیر دوا ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخن۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اس لیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اس لیئے بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ دستخط **ڈاکٹر وی ایم سانگی صاحب** بہادر ڈگری ہولڈر سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۲۶۔ مارچ ۱۹۰۵ء

(۲) جناب من۔ جو آپکا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا کانویاں سے [illegible] استعمال کے لیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہ تجربہ اسکے لیئے کافی ہے۔ کہ ایک بوڑھے آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر عجیب و غریب آنکھوں کی دوا (ممیرے کا سرمہ) طلب کی۔ میں نے اُس سے پوچھا۔ کہ کیا کاہن سنگھ جو [illegible] کی آنکھیں جو کبھی [illegible] ہو گئی ہیں۔ اب وہ [illegible] میں نے یہ [illegible] کرنیل ڈاکٹر [illegible] میری صاحب بہادر [illegible] بست [illegible] ۱۷۔ جون ۱۹۰۵ء

نمبر ۳۶ | مطبوعہ ۲۹ - مگھر سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۳ - دسمبر ۱۸۹۵ء بروز جمعہ | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۰

स नो बन्धुर्जनिता स विधाता
धामानि वेद भुवनानि विश्वा।
यत्र देवा अमृतमानशानास्तृतीये
धामन्नध्यैरयन्त ॥१०॥

ارتھ - وہ جس (جیو اتما اور پرکرتی سے علیحدہ) ایشر آدھار روپ پرماتما میں موکش سکھ کو پراپت ہوئے ودوان لوگ سب جگہ اپنی اچھا کے انوکول بچرتے ہیں - جو سب لوک لوکانتروں اور جنم استھان نامو کو جانتا ہے - وہی پرماتما ہمارا بھائی کی طرح سہایک ہمارا اُتپن کرنے والا اور ہمارے کرموں کے پھل دینے والا ہے"

جیو پرکرتی کے پھندے میں پھنسا ہوا جس سے پرماتما بے مکھ ہو کر نانا پرکار کے دکھ بھوگتا ہے - اور سب سے بڑھکر بندھن اواگون کا ہے - جس میں پھنس کر وہ آنند کی نعمت پر کبھی نہیں پہونچ سکتا -

ہاں کبھی کبھی اس اگیانی جیو کی آنکھیں کھل بھی جاتی ہیں - پرکرتی کی اصلیت کو کسی قدر سمجھ بھی لیتا ہے - لیکن اس وقت خود پسندی ایسا دباتی ہے - کہ خود پرمیشر بن بیٹھتا ہے - جب تک کہ ان دونو اودیا کی حالتوں سے نہیں نکلتا اور ایک ماتر پرماتما کو ادھار مان کر اسی کو کرموں کے پھل دینے والا سمجھ کر اسکی شرن پریم سے آتر ہو کر نہیں لیتا - تب تک سانسارک بندھنوں سے چھوٹ نہیں سکتا - لیکن پربھو کی شرن لیتے ہی سب بندھن کٹ جاتے ہیں - اور انتہ کرن کے اندر پرماتما کی جیوتی کا پرکاش ہوتا ہے -

ادھم

ست دھرم پرچارک

اُنیسویں صدی کی سبھیتا اور سداچار

اُنیسویں صدی کی سبھیتا (تہذیب) کا سداچار سے کیا تعلق ہے؟ اسپر بہت کم آدمیوں نے وچار کیا ہے - وجہ یہہ ہے - کہ اس زمانہ کی تیز و تر سبھیتا کی لہروں میں پڑ کر منش سنجیدگی سے سوچنے کے قابل نہیں رہتا - کسی ملک یا قوم کی تہذیب کا پتہ لگانے کے لیئے ضروری ہے کہ قبل اسکے کہ ہم اسکے ساہتیہ لٹریچر کی پڑتال کریں - اسکی طرز معاشرت اور روزمرہ کے برتاؤ سے واقفیت حاصل کریں - تاکہ لٹریچر کی پڑتال کرتے وقت الفاظ کے ٹھیک معنے سمجھنے میں ہمیں دقت نہ معلوم ہو - دو گھڑی ہال کے اندر چلے جائیے - ایک انیسویں صدی کی پوری روشنی میں پلے ہوئے پنڈت جی پچھمی سورج کی ایک ایک مادی - جان ڈالنے والی کرن کو اپنے اندر جذب کیئے - کرایہ کی کوٹھی میں براجمان ہیں - ڈرائنگ روم میں جو چیز دکھائی دیتی ہے - اسکی تو بڑی قیمتی ہے لیکن وہاں سے اٹھتے ہی کوڑی کام کی نہیں - ایک فرنچ مین بھائی پلٹن کا لفٹنٹ یا کپتان ملنے آیا - لازمی ہوا - کہ وسکی کا ایک پیگ (شراب کا ایک گلاس) سوڈا ملا کر اسکی نذر کیا جائے - پوچھیئے کیوں بھائی تم بھی شراب پیتے ہو؟

جواب ملتا ہے - "نہیں صاحب میں چاہے نہ پیوں - لیکن یہہ ولائت میں تہذیب الاخلاق کا سبق ملا ہے - کہ مہمان کے شراب کا گلاس ضرور پیش کرنا چاہیئے" ہم نے بیسیوں بھائی ایسے دیکھے جو پہلے شراب خانہ خراب کا نام تک نہ لیتے تھے - لیکن لنڈن کی ہوا کھا کر مہمان نوازی کی شرائط کو پورا کرتے کرتے خود اول درجہ کے شرابی بن بیٹھے - اسی طرح اگر اور بہت سے دراچاروں کا اتہاس دیکھیئے تو معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بہت سے دراچار ہمارے دیش میں پہلے سے موجود تھے - اور انمیں کسی قدر کمی بھی ہوئی ہے وہاں ولائتی تہذیب کے ساتھ بہت سی برائیاں اس قسم کی آن گھسی ہیں - کہ آمدنی خرچ کی پڑتال کرنیوالا بڑے بھاری شک میں پڑ جاتا ہے اور اُسے بالکل پتہ نہیں لگتا - کہ آیا نفع کا پلڑا وزنی ہے - یا کہ نقصان کا -

ہمارے دیش میں انگریزی تعلیم اور تہذیب کے ساتھ بلاشبہ بہت سی نئی قسم کی برائیاں آن گھسی ہیں - لیکن ان برائیوں کے لانے میں انگریزی تعلیم یا تہذیب نے ہمیں بالکل دھوکہ نہیں دیا انگریزی لٹریچر اور سائنس (پدارتھ ودیا) نے صرف یہی کہا تھا - کہ ہم تمہارے دماغوں کے لیئے ایک سنہری روشنی کا مجموعہ پیش کرتے ہیں تمہارے دماغ اسکو اندر جذب کر کے خود روشن ہو جانے چاہیئے لیکن اخلاق کے سدھار کا کسی اور طاقت پر انحصار ہے - اُس طاقت کے اندر لانے کے لیئے محل اور بنگلو باتکلف اور سرد دروں - ڈرائنگ روم اور ناچ گھر وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے - افریقہ کے میوہ دار جنگلوں اور کف دست میدانوں میں بھی

اخلاق کی زبردست طاقت کام کر سکتی ہے۔ نمونہ کے طور پر ہم ایک درشٹانت پیش کرتے ہیں۔

کھاما افریقہ کے برِ اعظم کے ایک ملک بامن گواٹو کا حکمران ہے۔ بچپن میں اسنے عیسائی مشنریوں کے یہاں تعلیم پائی اور عیسائی ہو گیا۔ جس بہادری سے اسنے اپنے بخشے ہوئے اصولوں کی پیروی کی جس طرح پر کہ اسنے اپنے باپ کے سخت ظلم کے باوجود اسکے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا۔ جس پریم سے کہ اسنے باوجود بغاوت کرنے کے اپنے چھوٹے بھائی کو معاف کیا۔ یہ سب واقعات ایسے ہیں۔ کہ جو بذات خود ایک نادر فسانہ بن سکتے ہیں۔ لیکن بڑی بھاری جرات جو کہ اس مشہور وحشی لیکن سچے تہذیب یافتہ لیڈر کی وہ ادہی ہے۔ عیسائی حکمران دیکھ کر انگریز سوداگر جو کہ ہر ایک ملک کو جونک کی طرح چمٹ جاتے ہیں۔ کھاما کے ملک میں جا وارد ہوئے اور طرح بطرح کی شراب بیچ کر کھاما کی انجان رعایا کو شرابخور بنانا شروع کیا۔ کھاما نے پہلے سفید چمڑے والے بدیشیوں کو سمجھایا۔ کہ اسکی رعایا کے پاس شراب نہ بیچیں۔ انہوں نے عذر کیا۔ کہ ہم دوسری جگہوں میں لیجاتے ہیں یہاں نہ بیچیں گے۔ اس شرط کو کھاما نے منظور کیا لیکن ابھی ہفتہ نہیں گزرا تھا۔ کہ یہ سفید چمڑے والے بدمست ہوکر کھاما کی رعایا کے روبرو ایک عبرت ناک نمونہ پیش کرنے لگے۔ کھاما نے حکم سخت دیا کہ سفید چمڑے والے سوداگر سب کے سب اسکی ریاست سے نکال دیئے جاویں۔ تہذیب یافتہ قوموں کے ہر ایک سامان کے ہم پہونچانے والے بھی سوداگر تھے لیکن کھاما نے کہا۔ کہ ان سب ضروری چیزوں سے محروم رہنا قبول کیجئے اپنی رعایا کو شراب کے نشہ میں بدمست دیکھنا گوارا نہیں ہے۔ اِن فرشتہ صورت لیکن شیطان خصلت اخلاق کے دشمنوں کو دیش نکالا دیتے ہوئے۔ جو الفاظ کہ کھاما نے استعمال کیئے انکا ایک ایک حرف بھارت نواسیوں کے دلوں پر نقش کیئے جانے کے قابل ہے۔ کھاما نے کُل سوداگروں کو جمع کر کے کہا۔ "ہر ایک چیز جو تمہارے پاس ہے لیجاؤ۔ اپنی ڈالی ہوئی چھتیں اوتار لو۔ صرف میرے ملک کی لکڑی اور مٹی چھوڑ جاؤ۔ جو کچھ کہ تمہارا ہے لے لو اور چلے جاؤ۔ اس سے بڑھکر اگر تمہارے سوا اور کوئی گورا آدمی ہے۔ جو کہ میرے قانون سے ناراض ہے وہ بھی چلا جائے۔ میں اپنی راجدھانی میں کسی شخص کا رہنا پسند نہیں کرتا۔ جو کہ میرا دوست نہیں ... ... تمکو شرمندہ ہونا چاہیئے ... ... تم جانتے ہو کہ چند ایک میرے اپنے بھائیوں کو شراب نوشی تم نے سکھائی۔ اور تم جانتے ہو کہ میں نہیں چاہتا کہ وے شراب کی شکل بھی دیکھیں۔ تاکہ وے اس بد عادت کو بھولجاویں۔ لیکن تم نہ صرف انہیں لاکر پلاتے ہو۔ بلکہ مجھے بھی اس خانہ خراب کے استعمال کی ترغیب دیتے ہو۔ میں اسکا آج خاتمہ کرتا ہوں۔ جاؤ! اپنے مویشی لے کر میرے شہر سے نکلجاؤ۔ اور کبھی الٹ نہ آؤ۔"

بھارت نواسیو! تم اپنے آپکو رشیوں کی سنتان بتلاتے ہو۔ اپنے بزرگوں کا نام فخر سے لیا کرتے ہو تمہیں اس وقت کی اعلیٰ تہذیب کا فخر ہے جبکہ تمہارے حاکموں کے بزرگ درختوں کی چھال سے بدن ڈھکا کرتے تھے۔ آہ رشی سنتان۔ کیا آج تم سے اسقدر دلیری کی امید بھی نہ کریں۔ جو کہ افریقہ کے وحشی دیش کا ایک انسان دکھلا سکتا ہے۔ اگر تمہارے دوست شرابخور ہیں تو کیا تمہارا فرض نہیں ہے کہ انہیں بھی اس بد عادت سے روکنے کی کوشش کرو۔ ایسی تہذیب پر لات مارو جو کہ انسان کو حیوان بنانے میں اپنا فخر سمجھتی ہو۔ اگر تمہارا بھائی زہر کھانے لگا ہو۔ تو کیا تم اسکے ہاتھ سے زہر چھین نہ لوگے۔ پھر کیا شراب زہر نہیں۔ تمہارا کیا پتھر کا کلیجہ ہے کہ خود پرہیز کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے زہر کا پیالہ دوست کو پلاتے ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ تم میں اخلاقی جرات نہیں۔ تم ہمنشینوں کے سخن سے ڈرتے ہو لیکن کیا تم نے کبھی اس فن کا بھی خوف معلوم کیا ہے۔ جبکہ تمہیں اپنے ایک ایک عمل کا حساب اپنے سچے مالک کے روبرو دینا ہوگا۔

بال بدھوا کی مدد میں ایک قدم

بال بدھوا کے دکھڑے پر ان کالموں میں ہمیشہ سے پکار مچائی جاتی رہی ہے۔ مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ دیوان سنت رام صاحب اکال گڑھ کے مشہور دیوان خاندان کے رکن اپنی پُتری کے بیوہ ہونے کے دن سے ہی عملی طور پر بدھواؤں کا دکھ دور کرنے کے لیئے مستعد تھے۔ آخر کار دیوان صاحب نے در تلاش کر کے ۱۰ دسمبر کو بمقام لاہور اپنی پُتری کا بواہ کر دیا۔ اسموقعہ پر ایک فرقہ کے پرتی ندھی موجود تھے۔ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت بہالو دت جی بھی تشریف لائے تھے جنہوں نے بھی دیوان صاحب کی ہمت کی بڑی سرہنا کی۔ یہ واقعہ بیچاری بدھواؤں

کی حالت میں پلٹا دینے کے لئے ہمیشہ کے لئے پنجاب
دلیش میں یادگار رہے گا۔ دیوان صاحب مشہور
دیوان ساون مل صاحب صوبہ ملتان کے پوتے ہیں
پھر ایسے شیر مرد کی اولاد سے ایسی ہمت کچھ تعجب
کی بات نہیں۔ لیکن پنجاب کے شرفار کی بری بھاری
مصیبت کو کاٹنے کے لحاظ سے یہ واقعہ بہت ہی غیر
معمولی ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس بیاہ
کا مفصل حال اجگہ درج کیا جاسے۔ تاکہ میرے
ناظرین اس نیک خبر کو شہر بہ شہر و قصبہ بہ قصبہ
پھیلا سکیں۔ اور بال بدھواؤں کو مبارکباد دیں
تاکہ انکو بھی معلوم ہو۔ کہ بھارت بھومی شور بیر و
سے سونی نہیں ہوئی ہے۔ کل کارروائی میرے پاس
بھیجی ہوئی لالہ جیندر بھان ایم اے سکریٹری
ادبھکاری ودھوا بواہ سبھا کی سبھا کی طرف سے
آئی ہے جسمیں سے کہ تقریر دیوان صاحب کی
بجنسہ ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

"**صاحبان!** میں آپکی تشریف
آوری کا از حد ممنون ہوں۔ اور اس ہمدردی
کا جو آپنے اسموقعہ پر میرے ساتھ ظاہر کی ہے
میں تہ دل سے مشکور ہوں۔ میں جانتا ہوں
کہ آپ میں سے بعض اصحاب اسموقعہ کے منتظر تھے
اور وہ ایشر کی کرپا سے آپہنچا ہے۔ میں مناسب
خیال کرتا ہوں۔ کہ آپکی خدمت میں اس کنیا کی
سابقہ سرگذشت مختصر طور پر بیان کروں۔
گیارہ سالکی عمر میں اسکی شادی کی گئی تھی اور
ابھی عرصہ تین برس کا بھی نہ گزرا تھا اور خاندان
کے رواج کے بموجب پوری سومات بھی ادا نہ
ہونے پائی تھی۔ کہ اسپر مصیبت ناگہانی آپڑی
اور چودہ سال کی عمر میں ہی بیوہ ہوگئی
اسموقعہ پر ہم نے پنجاب کی کئی ایک
سبھاؤں۔ اور سبھاجوں۔ اور برادری کے معزز

لوگ دور و نزدیک سے آئے تھے۔ اثنا ماتم پرسی
میں ہر ایک صاحب کی زبان سے بے اختیار یہ
الفاظ نکلتے تھے۔ کہ اس قبیح اور ظالمانہ رواج
کی جو آجکل پڑ گیا ہے۔ بیخ کنی کرنی چاہیئے
اور معصوم بیواؤں کی حالت پر رحم کھا کر پنر
شادی کی تجاویز اور تدابیر زمانہ کی رفتار کے
مطابق عملدرآمد ہونی چاہئیں۔ اور اسمیں
کامیابی بالکل غیر ممکن ہے۔ جب تک کہ آپ
جیسے خاندانوں سے مثالیں قائم نہ ہوں اور
انہیں سے کئی بزرگوں نے یہ بھی اشارتاً
فرمایا کہ آپکے جد امجد دیوان ساون مل صاحب
سابق گورنر ملتان کا عین منشا تھا کہ اس
بری رسم کی بیخکنی کی جاوے۔ مگر افسوس کہ
انکی حیات نے وفا نہ کی اور اپنے ارادہ کو
پورا نہ کرسکے۔ ان صاحبوں کی خدمت میں
میرا یہ جواب تھا۔ کہ اگر ہندو قوم کی بہتری
اور اس ظالمانہ رواج کی بیخکنی میری کوشش
ہی سے ہو جاوے۔ تو مجھے مال و جان سے
دریغ نہیں۔ مگر تین امور غور طلب ہیں۔
اول۔ شاستر کی آگیا دیکھنی چاہیئے۔
دوم رشتہ داروں اور شرفار قوم کا مشورہ
اور صلاح لینی لازمی ہے۔ **سوم** عام پبلک
کی رائے معلوم کرنی واجب ہے۔
اول امر کے واسطے میں نے بنارس۔ الہ آباد
اور جموں وغیرہ مقامات کے فاضل پنڈتوں
کی رائے معلوم کی۔ تقریباً تمام اس بارے
میں متفق تھے کہ ایسی معصوم بیوہ کی شادی
از روئے وید اور شاستر جائز اور درست ہے
اور جہاں تک ہندو مذہب کی مقدس
کتابیں۔ منو۔ پراسر۔ [illegible] وغیرہ
وغیرہ شاستر دیکھی گئی ہیں۔ ان سب میں

صریحاً اس امر کی ہدایت اور تائید ہے۔ ان
کے حوالہ جات پیش کرنے کی میں اسوقت ضرورت
نہیں خیال کرتا۔ کیونکہ ان شاستروں کے
شلوک کئی رسالجات میں موجود ہیں۔ بس دھرم
شاستر کی آگیا کے بنا پر مجھے اس کام کے کرنے
کے واسطے جرأت ہوئی۔
دوم جن رشتہ داروں اور دیگر صاحبوں سے
اس معاملہ میں مشورہ لیا گیا۔ سبنے بالاتفاق
تائید کی اور بعض نے الفاظ میں اسکے مفید
ہونے پر بہت کچھ کہا۔ اور خصوصاً اس امر
کی طرف توجہ دلائی۔ کہ ایسی سومات کی اصلاح
اسی صورت میں خاطر خواہ ہوسکتی ہے کہ اعلے
خاندانوں کے لوگ اسکے لیڈر بنیں۔ اور
ان صاحبوں میں سے بعض اسموقعہ پر بھی
یہاں تشریف رکھتے ہیں۔
سوم پبلک کے خیالات معلوم کرنے کے
لئے اشارتاً کچھ عرصہ گذرا۔ یہ ظاہر کردیا
گیا تھا۔ کہ ہم اس قبیح رواج کے توڑنے
کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ
ہمارے تمام علاقہ میں اس بات کا گھر گھر چرچا ہونے
لگا۔ چنانچہ جو برادری کھتریان کا جلسہ گزشتہ
ماہ فروری میں اکال گڑھ میں ہوا تھا
کئی ناواقف لوگوں نے یہ تصور کیا تھا کہ یہ
جلسہ شادی معصوم بیوگان پر غور کرنے کے
لئے ہوا ہے۔ حالانکہ اس جلسہ میں کوئی ذکر
بھی نہ تھا۔ اس سے یہ واضح طور پر معلوم
ہوتا تھا۔ کہ لوگ اسکو نہایت پسند کرتے ہیں
اور منتظر تھے۔ کہ وہ کونسا دن ہوگا۔ کہ اس
ارادہ کی عملی صورت نظر آئیگی۔ میری پوری
تسلی و تشفی اسوقت ٹھیک ہوئی۔ جب مجھے
کئی تحریرات معزز صاحبان سے اس کام کی

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

مردان آریہ سماج بند ہو گیا

چونکہ آج کل سماجک جھگڑوں نے دلوں میں بغض اور فساد پیدا کر دیا ہے۔ اور سماج کے فائدہ ... کے بجائے نقصان ہی پر کمر باندھ رکھی ہے اور ... کو سخت متذبذب حالت میں ڈال دیا ہے۔ اسواسطے ... ترقی کے روز افزوں تنزل ہو رہا ہے اور تمام ... کے دلوں سے پریم بھاؤ کی جگہ نفاق ... کے شعلے مشتعل ہو رہے ہیں۔ اور پارٹی سپرٹ نے ... حد تک پہونچایا ہے۔ کہ کل کام تہ و بالا ہو گیا ... اور جسقدر تشخیص سے معلوم ہوا ہے۔ اُس کا ... بھی ہے۔ کہ اب سماجوں کا بستر لپیٹنے کو لاحق ...

چونکہ مردان کی سماج جو کہ اس سرحدی علاقہ میں ... نامی سماج تھی۔ اب اُس سخت تشویش اور حیرت ... سرگردان ہے۔ کہ تمام ممبر نوچکر ہو گئے۔ اور ایک ... میں پارٹی سپرٹ نے دخل کر لیا۔ اور سماج کے ... کے نقصان معلوم ہونے لگا۔ اسواسطے اس سماج ... رزولیوشن ذیل پاس کر دیا ہے۔ جو کہ واسطے ... آپکی خدمت میں ارسال ہے۔ امید ہے کہ ... ضرور اپنی رائے مبارک سے شاد کرینگے۔

نقل رزولیوشن جسب ذیل ہے

چونکہ سماجوں کے باہمی نفاق اور کشمکش سے ... کو سخت صدمہ پہونچ رہا ہے۔ اور آج کل کے ... نوجوانوں کو پارٹی فیلنگ کی دیمک نے سخت بودا ... شروع کر دیا ہے۔ اسواسطے مناسب معلوم ہوا۔ کہ مردان سماج کو بند کیا جاوے۔ کیونکہ یہ سماج سابق سے پارٹی فیلنگ سے علیحدہ ہے۔ اور جو کچھ اسباب غیرہ متعلقہ سماج ہے۔ وہ سب فروخت کر کے زر حصول شدہ یتیم خانہ میں بھیجا جاوے۔ اور اسکی نقل آریہ اخبارات اور دیگر معزز آریہ صاحبان عہدہ داران کو بھیجی جاوے۔

قلم اکاؤنٹنٹ بہرا شہی

بندہ نانک سنگھ سکرٹری آریہ سماج مردان

۲۹ - نومبر ۱۹۰۶ء

تعلیم النسوان

تعلیم مستورات کی بابت آپکے قیمتی اخبار کے کالموں میں بارہا خامہ فرسائی کیجا چکی ہے۔ اور دلائل قاطع سے اسکا خیالی دنیا سے نکالکر عملی دنیا میں لانا بعض جنہوں نے ضروری لابدی ثابت کر دیا ہے اور بڑے بڑے سڑلے جو پہلے اپنے کسی خاص خیال کو لئے ہوئے کوئی وقت میں تعلیم مستورات کے خلاف کمربستہ تھے۔ اپنے دوران لکچر میں اشارے کرنے لگ گئے ہیں۔ تاہم یہ ایسے ضروری و مستغرق بھارت کو کنارہ پر لانیوالی چیز ہے۔ کہ اسپر جسقدر لکھا جائے ہنوز کم بست کی مثال ہے۔ ہمارے خانگی معاملات ذاتی تجربے قدم بقدم ثابت کر رہے ہیں۔ کہ استری شکشا کے بغیر گرہست کی گاڑی گھسیٹنے میں ایک مرد خاوند کو اتنی ہی تکلیف ہے جتنی کہ تعلیم یافتہ کو لاعلم کیساتھ ہوتی ہے۔ اور ہمارے روزانہ واقعات بزبان حال سے ایک دردناک بار یک آواز میں پکار رہے ہیں۔ کہ اگر ہماری درستی۔ اپنی بہتری اور دنیا کی عاقبت بخیر چاہتے ہو۔ تو ہمکو ایک تعلیم یافتہ پتی کے حوالہ کرو۔

ایک آدمی جو دن بھر کام کرنے کے بعد شام کو ہنکاوٹ و تھکاوٹ لیکر گھر پہنچتا ہے۔ اسکا جڑا بجائے اسکے کہ شانتی لاب کرے۔ بیوی صاحبہ کو جو سر سے پاؤں تک لاعلمی کا نمونہ ہے اور جسکو پتی کے ساتھ سلیقہ سے گفتگو کرنے تک کا شعور نہیں۔ دیکھ کر اشانت ہو جاتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو تو جانے دیجئے۔ پہلے ہماری عورتوں کو رکھنے دیا لینے تک کی عقل بھی نہیں ہے۔ اگر انکو کسی بات کی بابت سمجھایا جاتا ہے۔ تو اسکا جواب ایک ایسی بیہودہ تقریر نالایم الفاظ اور بے ادب طریقہ میں دیا جاتا ہے۔ جو ٹھیک ایک جھول کیواسطے لازم تھا اگر عورت کے اس وحشیانہ جواب پر اسکو ملزم ٹھیرانے کی کوشش کیجاوے۔ تو ہمیں ہم خود بھی ملزم کیا بلکہ مجرم ٹھیر جاتے ہیں۔ کیونکہ جب سردی لگے تو کپڑا پہننا یا اوڑھنا ہمارا کام ہے۔ دھوپ لگے تو سایہ میں جانا ہمارے بس ہے۔ پیاس لگے تو پانی پینا ہمارا فرض ہے۔ اور طبیعت ناساز ہو۔ تو دوا تجویز کرنا یا ڈاکٹر کے پاس جانا ہمارا اختیار ہے۔ بس ٹھیک یہی اس سے بھی مہلک معاملہ یہ ہے۔ کہ لاعلمی عورت کو جو دوسرے معنوں میں مصیبت مرد یا کمبختی بھارت ورش کہا جائے۔ اور جسکا علاج ہمارے ہاتھ میں ہے دور کرنے کے واسطے جد و جہد کیجاوے مقدم الذکر نقائص اور موخر الذکر خرابی کو اگر تقدیر کے حوالے چھوڑ دیا جاوے تو ان دونو کے نتائج میں ہزار کیا لاکھ کوس کا فرق ہوگا کیونکہ ایک کا اثر خاص ایک شخص کے وجود پر محدود ہے۔ اور دوسرے کا تعلق ایک ہر خاندان سے ہے جسمیں بے انتہا وجود ہیں۔ وہ بھائی جنہوں نے لالہ منشی رام جی کی اپیل بھلا دیا اور یہ عذر پیش کیا تھا کہ "ابھی وقت نہیں" تھوڑی دیر کے واسطے اپنی توجہ عالی اور فرمبذول

کریں۔ کہ جبکہ دو آنکھوں میں سے ایک بیمار ہو
ایک اچھی ہے۔ آیا اسکی اچھی اور بہتر کرنے کی
کوشش کرنا چاہیے۔ یا بیمار کو راضی کرنا ضروری
ہے۔ تعلیم مستورات کو یہہ کہہ کر معرض التوا میں
ڈالنا کہ ابھی وقت نہیں ایسا ہی خوفناک ہے
جیسا کہ بیمار کیلئے یہہ کہہ کر ٹالنا کہ ابھی دوا
کا وقت نہیں۔ کیا وہ وقت اسوقت آئیگا۔
جبکہ وہ بیمار ہو کر تڑپ تڑپ کر جان دیدے گا
استری شکشا کے اجرا سے ملک عین اُس
بیمار کی مانند ہے جسمیں کہ اب صرف مرنے ہی
کی کسر باقی ہو۔ بعضوں کا یہہ کہنا کہ ویدک
کالج کو ودیالہ سے صدمہ پہونچیگا محض موہوم
بات ہے۔ شاید اس سے انکا یہہ مطلب ہے
کہ جب تک مردوں کی تعلیم مکمل نہ ہو جائے
تب تک استری شکشا کو ہاتھ تک نہ لگانا چاہیے
کیونکہ ہماری کوشش منقسم ہو جانے سے
دونوں کام ادھورے رہ جاینگے وغیرہ وغیرہ"
لیکن نہیں یہہ خیال باطل ہے۔ میں کہتا ہوں
کہ یہہ دونوں کام ایسے لازم و ملزوم اور شرط
و جزا ہیں۔ کہ ایک کے نہ ہونے سے دوسرا
بے معنے و فضول ہو جاتا ہے۔ یا ایک کی موجودگی
دوسرے کی ہستی پر دلالت کرتی ہے۔ علیحدہ کالج
کے ساتھ مہا ودیالہ کھولنا ہماری کوششوں کو منقسم
نہیں کرتا۔ بلکہ مضبوط کرتا ہے۔ جس کام کو پورا
کرنے کے لیئے اب دس سال کا عرصہ درکار ہے وہ
پھر پانچ ہی سال کی مدت میں تکمیل کو پہنچ سکیگا
کیا اس بچہ میں جسنے ایک بالکل لاعلم و جاہل ماتا کی
گود میں پرورش پا کر وہاں سے لیکر ۶ سال تک تعلیم پائی
ہو۔ اور اُسکے کومل دماغ پر جو کہ محض سادہ لوح
کی مانند تھا۔ ہر ایک بات مشاہدہ سے گذری ہوئی
نقش ہو گئی ہو۔ اور دوسرے ایک بچہ میں جسکی

ماتا علمدار و ہوشیار اور گرہستی اصولوں سے خوب
واقف ہے۔ اس نے شکشا گرہن کی ہوئی ہو۔ آپ
کچھہ فرق تمیز نہیں کرتے۔ کیا وہی بچے شکشا
پائے ہوئے کالج میں نہ آئینگے۔ جو استادوں کو
از سر نو تعلیم دینے کی سر دردی سے بچاتے ہوئے
منزل مقصود تک پہنچنے کے لیئے جلد قابل ہو جاینگے
اور وہی وقت جو ماتا کے علم سے بے بہرہ ہونیکے
سبب استاد کو شروع میں ضایع کرنا پڑتا
ہے کسی دوسرے مفید کام میں صرف ہو سکتا
ہے۔ علیحدہ ودیالہ کا کھلنا کالج کے واسطے
بھی ایسا ہی مفید ہے۔ جیسا کہ اپنے لیئے ودیالہ
میں تعلیم پائی ہوئی کنیائیں۔ جبکہ کسی سمہ میں
ماتائیں بنینگی تو اپنے بچوں کو شکشا دیکر ودیالہ
و کالج کے لیئے بہت ہلکا کام کر دینگی اور ثابت
کر دکھائینگی۔ کہ استری شکشا کی ملک کو
کہاں تک ضرورت تھی۔ شروع میں
جہاں ایک طرف کچھہ لوگ مہا ودیالہ کے
خلاف تھے۔ وہاں دوسری طرف مشتاق بھی
تھے۔ لیکن نہایت افسوس ہے۔ کہ یہہ مباحثہ
اخباری جامہ ہی پہنکر جہاں کا تہاں رہ گیا
صرف تائید و تردید میں ہی اکتفا سمجھا گیا اگرچہ
بعض سالانہ جلسوں پر ودیالہ کے واسطے اپیل بھی
کیجاتی ہے۔ اور لوگ دیتے بھی ہیں۔ تاہم معاملہ
نے کامیابی کی ایسی صورت نہ اختیار کی جیسی
کہ بحث میں کی تھی۔ مہا ودیالہ کے مخالف ودیالہ
کی مخالفت و کالج کی امداد تقریر و عمل سے برابر
کرتے رہے۔ اور کیئے جاتے ہیں لیکن استری
شکشا کے حامی صرف بحث ہی کرنا کافی سمجھہ کر
دست بردار خاموش ہو گئے۔ اب ذرہ بھی کہیں
ودیالہ کے خلاف کسی اخبار میں ایما آئیں تو جھٹ
قلم کو سنبھال وہ طرحدار مدلل جواب

دینگے۔ کہ مخالف کو سوائے خاموشی کے اور کچھہ
نہ سوجھے۔ بعدہٗ پھر وہی تین کانے علیٰ ہذا
القیاس۔

پیارے ناظرین وہ چیز جسکے ابھاؤ نے ہم
کو تحت الثریٰ میں پہنچا دیا ہے۔ جسکے
نہ ہونے سے قوم کو اس ادبار کا سامنا کرنا
پڑا جسکی ضرورت نے آج دوسروں کے سینہ
نگراں کیا۔ وہ استری شکشا ہے جسکی ضرورت
کو آپ خود بھی محسوس کر چکے ہو۔ اور خوب کر چکے
ہو۔ پھر اسکے یقین کرنے میں دلیل کیوں کی
جاتی ہے۔ ایک گھر کے معاملہ کو ہی لے لو
جب گھر میں شادی ہوتی ہے۔ اُس وقت
کوئی اتفاقیہ مر جاتا ہے تو شادی کو ملتوی
کر کے پہلے اسکا بندوبست کرنا ضروری خیال کیا
جاتا ہے۔ یہی معاملہ مہا ودیالہ کا ہے۔ جبکہ
آپ سمجھتے ہیں۔ کہ ملک کو اسکی ضرورت ہے
جبکہ آپ سمجھتے ہیں۔ کہ اسکے بغیر ویدک دھرم کا اوپکار
نہیں ہو سکتا۔ جبکہ آپ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ
اسکے بغیر پریوار کو آنند نصیب نہیں ہو سکتا
جبکہ آپ جانتے ہیں۔ کہ اسکے بغیر تم خود لاعلمی
کے بیکران سمندر سے جو ابھی جاری ہے اور ہو جاتی
پار نہیں ہو سکتے۔ تو پھر کیوں ہمیشہ مردانہ کر کے
میدان میں نہیں آتے۔ اور اپنی جوانمردی کا
ثبوت نہیں دیتے۔ بھائی صاحبان استری
یا مہا ودیالہ کا میدان ایک [illegible] میدان
ہے۔ اگر اسمیں کسی نے ایک گھڑا یا مٹکا پانی کا
بھرا ہوا بکھیر بھی دیا۔ تو کچھہ نہیں ہو سکتا۔ آپ
بہت سے کھڑے ہو جائیں۔ اور ایک ایک مٹکا
روپے تنخواہ اس قومی انسٹیٹیوٹ پر نثار کرینگے
پھر جہاں ایک دفعہ ہزار ہا اسکے لئے دیئے جائینگے
تو امید واثق ہے۔ کہ پانی کا چشمہ بہہ جائیگا جسکی

تر و تازہ رکھنے کے واسطے پھر ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً
کوشش ہوتی رہیگی۔
اگر اس تحریک سے آپ کا دل "اے قومی
خیرخواہو" پگھلے اور حقیقت میں مہاودیالہ کا
کھلنا جیسا کہ آپ بذریعہ تحریرات کے سابق میں
ثابت کرتے آئے ہیں۔ ضروری سمجھتے ہو۔
اور مانند اس مرگ کے جو شادی میں واقعہ
ہوتی ہے تکمیل کرنا لابدی خیال کرتے ہو
تو ایک ایک تنخواہ بہنیت کرو۔ اور ضرور کرو
جو با ہمت آدمی کے آگے کچھ بڑا مشکل کام
نہیں۔ دنیاوی صدمہ اگر پہنچتا ہے۔ تو
طرفۃ العین میں ایک قسم روپیوں کی گھر سے
نکال باہر کر دیتا ہے۔ خود مر جاوے تو تنخواہ
تو کیا بال بچے استری کو داغ مفارقت دیکر
سینکڑوں روپیہ کی جایداد و اسباب ہمراہ
رہے اور آپ چلے جاتے ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ
ایسے کار خیر میں مدد کرنے سے اسقدر تامل کیا
جائے۔ مہاشہ گن۔ آپ اس رائے سے اتفاق
کرتے ہوئے اخبار ہفتہ وار ہم پرچارک میں نام
شائع کرواتے جاویں اور ایک ایک تنخواہ نذر
کرتے ہوئے اپنی تحریرات کی صداقت کا
ثبوت دیتے جاویں۔ دوسروں کے جوش کے
منتظر نہ رہیں۔ بلکہ اپنے جوش کے منتظر دوسروں
کو کریں۔ پھر دیکھیں کہ مہاودیالہ کس سج
دھج اور شان و شوکت سے کھلکر ملک و قوم کو
سرسبز و شاداب کرتا ہے۔ اگر آپکی رگ حمیت
میں خون ہمدردی نے جوش نہ مارا تو سمجھا
جائیگا۔ کہ آپکے علم و قل میں زمین و آسمان کا
فرق ہے۔ آپکی تحریر تفصیل میں ہزار کوس کا تفاوت
ہے۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔ راقم
منشی ہربنس [illegible] لنڈی

آریہ کمیٹی کے غور طلب ضروری امر

آریہ کمیٹی کو اطلاع ہو کہ مسلمانوں میں
ایک قوم بنام بورے Borey
ہے۔ یہ لوگ برہمنوں سے بزور شمشیر اسلام
میں لائے گئے معلوم ہوتے ہیں۔ انکی گھر میں
چوکہ دیگر رسوئی بنتی ہے۔ اور روٹی کھانیکو
آج تک جینا کہتے ہیں۔ ہر چند یہ لوگ مسلمان
ہیں۔ مگر مسلمانی ناپاکی کو جو کہ مشہور ہے
یعنی لیکے بنا چوکہ نہ دینا۔ برتن صاف نہ کرنا
نفرت سے دیکھتے ہیں۔ زنانہ پوشاک سوتھن
کرتی جوڑہ وغیرہ۔ مرد کل سفید رنگ
کی سیدھی پگڑی باندھتے ہیں۔ رافضی
کہلاتے ہیں۔ انکی مسجد علیحدہ ہے مسلمانوں
سے ملکے نماز نہیں پڑھتے۔ کہ شریف نہیں
جانتے۔ محمد صاحب کو بھی نہیں مانتے۔ اکثر کے
سر پر آج تک چوٹی رہتی ہے۔ [illegible]
کا برت رکھتے ہیں۔ مسلمان لوگ انکے جانی
دشمن ہیں۔ اس قوم کا ایک شخص بھی غریب
نہیں نظر آتا۔ سب لکھپتی۔ اگر آریہ قوم انکو
اوپدیش دیکر آریہ بنا دے تو دس کالج ایک
سال میں بن سکیں۔ شاید میری اس بات
کو بعض لوگ مخول اور ہنسی میں اڑا دیں۔ مگر
میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جس قوم کے خود ساہی
ہی دشمن جانی ہوں۔ وہ آپکے تابع میں جلد
آ جاویگی۔ کوشش درکار ہے۔ کراچی اور
بمبئی وغیرہ میں یہ لوگ بکثرت آباد ہیں اور
ایران روس لنڈن وغیرہ تک بیوپار چلتا
ہے۔
(نوٹ) آریہ سماج کراچی و بمبئی منہ مردہ

ساجھی ہیں۔ کیونکہ بسبب ایوریٹ ہونے کے
وہاں کے لوگ یہ جانتے ہیں۔ کہ کمانا خوب
کھانا خوب۔ خوش گزران رہنا اور بس
مذہب کی خبر نہیں کیا بلا ہے۔
پنجاب سے بیچ پڑ کر کسی طرح
کوشش کیجاوے تو کامیابی ہو۔

داس
نہرا متایل از کراچی

پرائشچت

ہماری نظر سے ایک تحریر مرسلہ
ر۔۔م جی مطبوعہ اخبار ستیہ پرچارک
گزری۔ جسمیں مراد آباد آریہ سماج نے
جو ایک عیسائی کا پرائشچت کیا تھا۔ اسپر
اعتراضات کیے گئے ہیں۔ اعتراضات یہ
ہیں۔ کہ پرائشچت ہونے والے کو تین روز
تک بھوکا کیوں رکھا گیا۔ اسکے سر سے
بال کیوں مونڈے گئے۔ رام گنگا میں اشنان
کیوں کرایا گیا۔ چندن کیوں لگایا گیا۔ نئی
دھوتی کیوں پہنائی گئی۔ نامہ نگار نے
ان سب باتوں کو وحشیانہ قرار دیکر مراد آباد
آریہ سماج سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ کیا ایک
آدمی بنا کھائے۔ اور بنا سر کے بال منڈائے
اور بنا اشنان کیے آریہ سماج کا ممبر نہیں
بن سکتا؟ اور پرتی ندھی سبھا پنجاب سے
درخواست کی ہے۔ کہ وہ اس رسم کو بیخ
و بنیاد سے اکھاڑ دیوے۔
پرتی ندھی سبھا پنجاب سے جو ہمارے
بھائی نے درخواست کی ہے۔ اس سے
تو بالکل ہم اتفاق کرتے ہیں۔ اور چاہتے

ہیں۔ کہ وہ آئندہ کے لیے پرائشچت کی ودھی
وید و شاستر دوارا انشچت کرکے چھاپ دیے
تاکہ اسکے مطابق آئندہ سے سب سماجوں کا عمل
ہو۔ لیکن قبل ایسا قاعدہ طیار ہو جانے کے
ہمارے بھائی کے اعتراضات قطعی قبل از وقت
ہیں۔ مرادآباد آریہ سماج نے جو پرائشچت کا طریق
اختیار کیا ہے۔ وہ منوسمرتی وغیرہ مانیہ پستکوں
میں سے نہایت درجہ انتخاب و تحقیق کرکے قائم کیا ہے
اور اگرچہ حیثیت موجودہ جو طریق منوسمرتی میں پرائشچت
کا لکھا ہے وہ طریق سماج کی طرف سے عمل میں آتا
تو معلوم ہمارے دوست کو کسقدر اعتراضات
کرنے کا موقعہ ملتا۔ جب پرائشچت کا کوئی قاعدہ
سماجوں نے تیار نہیں کیا ہے۔ تو اگر منوسمرتی کے
مطابق ودھی عمل میں لائیگی تو آریہ سماج نے کیا
گناہ کیا۔ ان سب باتوں کے علاوہ نمبر ۵ سے
نمبر ۸ تک جو اعتراضات ہیں مثلاً بال کیوں منڈے
گئے۔ نہلایا کیوں گیا۔ ریشمی دھوتی کیوں پہنائی گئی
وغیرہ۔ یہ سب فضول ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ انکے
کرنے میں گناہ کیا ہے۔ بلاشک آریہ سماج کا ممبر
بلا نہائے بلا بال منڈے بھی بن سکتا ہے لیکن
بلحاظ صفائی اگر اسکو نہلا کر حجامت بنوا کر گنگا سنان
کرا کر ریشمی دھوتی پہنائی گئی۔ تو کیا قباحت ہوئی
یہ کوئی رسم نہیں ہے۔ چونکہ پرائشچت کے واقعات
مفصل درج اخبار ہوئے ہیں۔ اسلئے یہ معمولی باتیں
بھی درج ہوئیں۔ ورنہ یہ باتیں ایسی نہیں تھیں کہ
انپر کوئی لحاظ کرے۔ ہمارے بھائی نے جو
اعتراض کیا ہے۔ وہ اس خیال سے کیا ہے۔ کہ یہ
سب باتیں ہندوں کے خوش کرنے کے لیے کی
گئیں۔ اسکا جواب ہم صرف یہ دینا چاہتے ہیں
کہ ہندوں کی خوشی تو اسمیں تھی۔ کہ قطعی پرائشچت
نہ ہوتا۔ اور جب پرائشچت ہوا۔ تو عام اس سے
کہ وہ کس طرح ہوا۔ ہندوں کی ناراضگی کا سبب ہوا
چنانچہ ہندوں نے جو جو تکلیفات آریہ سماج کو
پہونچائی ہیں۔ وہ سب رپورٹ سالانہ آریہ سماج سے
ظاہر ہو سکتی ہیں۔ یہ ہمت آریہ سماج کو عموماً
اور مرادآباد آریہ سماج کو خصوصاً حد درجہ کا برا
سمجھتی ہے۔ تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ
کوئی کام اصول کے خلاف کسی کی خوشی کے واسطے
کم سے کم آریہ سماج مرادآباد کرتا۔ ہمکو امید ہے
کہ ہمارے دوست جیسی جی اسپر وچار کرینگے۔ اوم

راقم
نرائن پرشاد اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج مرادآباد

کمالیہ

لکھتے۔ منشی سیتداس صاحب سبھاپتی آریہ سماج
کا ایک مدت سے یہ خیال تھا۔ کہ دیسی شادی کے موقعہ پر
جو خراب رسومات ہوتی ہیں۔ انکو دور کریں مگر
آپ اپنے وشواس پر درڑھ تھے لیکن کسی قدر
خوف والدین برادری مانع تھا۔ انہوں نے
اپنی پتری کی سگائی جیسے کہ عام چلن ہے کر دیتے
ہیں نہیں کی۔ بلکہ ٹھیک اس عمر میں جبکہ
پتری بواہ کر دینے کے یوگیہ ہوئی۔ اسیوقت
ہی سگائی و شادی ایک ساتھ مقرر کر دی اس
موقعہ پر انہوں نے گو انکے دل میں کئی کاوشیں
جگہ پکڑ رہی تھیں۔ پھر بھی حسب تجویز اپنی ممبروں
کے مجھکو پنڈت بلانے کی آگیا دی۔ تاکہ یہ سنسکار
ٹھیک ویدوکت ہووے۔ چنانچہ میری بھی
سبھا کی سیوا میں پیش ہو گیا۔ اور پنڈت لالمن
جی کے نام وہاں آ گیا تھی۔ کہ اس جگہ بواہ
میں شامل ہوویں۔ شادی کے اول جس قدر
رسومات بد ہوتی ہیں۔ بالکل ایک بھی نہیں
کی گئی۔ شادی کے روز شام کو جسوقت برات
آئی ہے۔ اسدن آریہ پنڈت لالمن جی نے
گوترا چار وغیرہ کی جو کارروائی ہوتی ہے
وہ کی۔ اُس دن منشی جی کی برادری میں عام
چرچا ہو گیا۔ کہ اول تو کل رسومات نہیں ہوئی
اب کارروائی دگرگون نظر آتی ہے۔ اسموقعہ
کل آریہ برادری بھی حاضر تھی۔ خیر منشی جی اور
نیز انکے چھوٹے بھائی لالہ بہادر چند جو کہ دیانند
ویدک کالج میں ودیارتھی ہیں۔ اور لالہ سوامی رام
جی جو کہ سماج ہذا کے ممبر ہیں۔ اپنے والدین کو
راضی بڑی مشکل سے کیا۔ اور دوسرے روز
صبح کے وقت ہون وغیرہ ہو کر کارروائی ہوا
شروع ہوئی۔ بہت مجموعہ برادری مستورات
اسموقعہ پر شامل ہوئے۔ جگیہ کے ابھاؤ کے
کارن بہت واپس چلے گئے۔ پنڈت لالمن
جی نے سنسکار اُتم ریتی سے کرایا۔ اور کل
منتروں کے ارتھ سلیس زبان میں ساتھ ساتھ
لوگوں کو بتلاتے رہے۔ جو لوگ اس کارروائی
کے اول اول مخالف تھے۔ جب انہوں نے کارروائی
کو دیکھا تو بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور خاصکر
مستورات میں اسکا بہت ذکر ہوا۔ اور لوگوں کا
شردہ اتینت پرسن ہوا۔ کنیا کی عمر سولہ سال کی
اور بر کی عمر پچیس کے قریب تھی۔ یعنے ٹھیک
ویدک اصول کے مطابق تھی۔ اسموقعہ شادی
بر کی جانب سے یہ مختلف فنڈات میں دان ہوا
یعنے وید پرچار فنڈ ۶ کنیا مہا ودیالہ ۶
یتیم خانہ ۶ دیانند ویدک کالج ۶ اور
آریہ سماج کمالیہ عصہ (بدھان کا) اور مبلغ صہ پیہ
پنڈت لالمن کو دان دیے۔ اور منشی سیتداس
جی نے بجائے انہیں فنڈات کو بحصہ مساوی دان
کیا۔ اور کسی پورانک پنڈت کا دخل تک

نہیں ہوا۔ اور کل کارروائی ہیں اول سے لیکر اخیر تک کوئی سوبات دید وسدہ نہیں ہوئیں ۔ برات کو بھوجن وغیرہ میں خاص اصطلاح کیگئی جنسے بہت پرنتا ہوئی ۔ چونکہ برات شہر ہی سے تھی ۔ اس لئیے اسکے تین دن بعد جب جہیز دینے کا موقعہ ملا ۔ اس موقعہ پر بھی عام برادری اور استورات کا مجمع جب ہوا ۔ اس موقعہ شادی میں خراب سوبات کے بند کرنے اور ٹھیک ویدرو کارروائیوں کو روکنے کے شوق پر بندہ نے دیا کسان دیا ۔ منشی جی نے جیسے کہ عام طور پر بوسیدہ کپڑے صرف اسی غرض سے کہ تعداد زیادہ معلوم ہو دئیے جاتے تھے نہیں دئیے ۔ اسمیں صرف عمدہ اشیاء کارآمد جو کہ استعمال میں آسکیں دیں ۔ اور ایک مادہ گاؤ لڑکی کو دی ۔ جوڑا جیسے کہ عام رواج ہاتھی دانت کا ہوتا ہے نہیں ڈالا گیا ۔ اسکی بجائے چاندی کا جوڑا ڈالا گیا ۔ غرضیکہ اس شادی کے عمدہ طور پر ہونے سے لوگوں میں بہت اثر ہوا ۔ اور ہمارے بھائی کی جنہوں نے ہمت کرکے مخالفت کو اپنے اوپر الشور کی سہاتا سے کارروائی کرنی شروع کی ہمت قابل تحسین ہے ۔ ہم انکو دھنیاد دیتے ہیں ۔ نیز واضح ہووے کہ برلالہ کشوری لال صاحب جو کہ پٹواری ہیں ۔ انہوں نے سماج کی ممبری قبول کی

(۲) لالہ بھوجا رام خزانچی آریہ سماج کے بواہ اسی موقعہ پر تھا ۔ انہوں نے اپنے گھر میں کوئی کارروائی مثلاً جنڈی اور لوگرہ وغیرہ کی پوجا نہ کی ۔ جوکہ ویدوردہ ہو ۔ لیکن لڑکی والے نے جوکہ پوپ لیلا میں پھنسا ہوا تھا ۔ ویدوکت سنسکار نامنظور کیا ۔ اس لئیے یہ کام ادھورا رہا ۔ لیکن خزانچی موصوف نے انکے گھر میں جاکر خود لوگھڑ وغیرہ کی پوجا کچھ نہ کی ۔ اور اخیر میں سے رہیہ سماج کو دان ہوا ۔ وید پرچار فنڈ مصعہ ۔ دیانند ہائی سکول مصعہ ۔ لوکل سماج للعہ ۔ خزانچی جی نے برات وغیرہ کے پہلے گھر میں ہون کرایا ۔

پچھلے ماہ میں لالہ شادی رام جی آپ منتری کی کنیا کا منڈن سنسکار ویدوکت ہوا ۔ آپ کمالیہ سماج میں بہت ہی درڑہ آریہ ہیں ۔

آپکا داس
لیکھو رام منتری آریہ سماج کمالیہ

التماس

نمستے ۔ کُل منتری مہاشئے آریہ سماجہائے کی سیوا میں نویدن ہے ۔ کہ جس مقام میں چھابڑہ (ردسوال) میں ممبر یا سبھا یک آریہ سماج ہو ۔ کرپا کرکے نام اور تعداد سے منتری آریہ سماج کمالیہ کو مطلع فرماکر کرتارتھ کریں ۔

آپکا داس
لیکھو رام منتری آریہ سماج کمالیہ

راولپنڈی

بتاریخ ۱۰ نومبر کے ستپاہک جلسہ میں ہون ہونیکے بعد لالہ گنگا رام ہمنے اوپاسنا کرائی ۔ اور اوپنشدوں میں سے کتھا پنڈت دھنی رام جی نے کی ۔ ۱۷ ۔ ا ۔ صدر کو ہون اور بھجن وسندھیا کرنے کے بعد پنڈت بھگت رام جی نے اوپاسنا کی اور کتھا پنڈت دھنی رام جی نے اوپنشدوں میں سے کی ۔

۲۴ ۔ نومبر کے ستپاہک جلسہ میں معمولی بھجن ہون آدی کے پشچات اول اوپاسنا لالہ منجند صاحب کپور نے کی ۔ پھر اوپنشدوں کی کتھا پنڈت دھنی رام جی شرمانے کی ۔ اسکے بعد پنڈت سیتا رام جی شاستری نے پاپ کیونکر اور کہاں سے اُتپن ہوتا ہے ۔ اور وہ کیسے رُک سکتا ہے ۔ اس شے پر ایک یکتی اور پرمان سہت ویاکھیان دیکر حاضرین کو آنند کیا ۔ اخیر میں ساماجک خبریں اور خطوط سنائے گئے ۔ اور کارروائی سماپت ہوئی ۔ اس سماج کا سال شروع ہے ۔ اسلئیے آجکل کی سستی اور گرمجوشی کا سرد پڑ جانا اتفاقی امر سمجھ کر یہاں کے ہر ایک آریہ بھائی کی سیوا میں پرارتھنا ہے ۔ کہ ساماجک آنتی سے پیچھے ہٹنا سخت ضرر رساں ہے ۔ اسلئیے کمر ہمت کی باندھ کر راولپنڈی سماج کی ناموری کو دلو دون بڑھائیے گا ۔ آپکے مقابلہ میں کچھڑ باوجود بڑے داؤ پیچ اور شان وشوکت رکھتے ہوئے بھی برابری کا دم نہیں بھر سکتے ۔ آپکے اتساہ اور اور شار بخشہ کی بنیاد ست دھرم کا پرچار ہے ۔ پس بہت جلد سنبھل جائیے ۔ اور اُنتی کا ڈنکا بجا کر اپنا فرض پورا کیجئے ۔

راقم
گنگا رام ہیم راولپنڈی

خلاصہ مراسلات

مسٹر سپرنٹنڈنٹ اور (دہارانٹو) مسٹر رانڈے کے ساتھ رکنے ہونزاج کا مقابلہ کیا ۔ وجہ نسبت ٹاک ، را ، عالم پاک ، رائے صاحب سشن جج بقول آپکے نہیں ہیں ۔ صرف اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی تنخواہ پاتے ہوئے ڈسٹرکٹ ججی کا کام کرتے ہیں

اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ کا مضمون پڑھکر آریے
سولراج صاحب اپنے ہٹھ کو چھوڑ دیں تو آپکا
مضمون ضرور درج کیا جاتا۔ ایڈیٹر

ایک گھر کا بھیدی (اندھیر ہے)

آپ کا مضمون چھاپنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور
نہ تو لالہ سکھدیال وغیرہ سبھا کے جلسے کے وقت
نسکار کرنا ہی ترک کریں گے۔ اور نہ کلچرڈ بھیر
شراب خواری سے پرہیز کریں گے۔ البتہ یہ سنکر
بہت زیادہ دکھ ہوا۔ کہ پاٹھ شالا کا نام تو ہم
نواسی کلچرڈ بھائیوں نے پنڈت گوردت پر رکھا
ہوا ہے۔ اور ہیڈ ماسٹر وہاں کا عورتوں کے مقدموں
میں گھسیٹا پھرتا ہے۔ کیا بخشی سوہن لال جی کا
اسقدر یاد نہیں ہے۔ کہ سکول کا نام ہی تبدیل
کر دیں۔ ورنہ گوردت کے پوتر نام کا تو کچھ
خیال رکھیں۔ ایڈیٹر۔

ریویو

رچھوتانہ ٹائمز۔ انگریزی زبان کا ہفتہ وار
اخبار۔ حجم اخبار ٹریبون لاہور کا تعداد صفحہ ۶
قیمت معہ محصولڈاک سالانہ ۷ ششماہی ۴ سہ
ماہی ۲ بشرح ماابعد سالانہ ۸ ششماہی ۵
سہ ماہی ۳ یہ اخبار ۱۰ جولائی ۱۸۹۵ء سے
مقام جمبیر سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اسکے آٹھ دس
نمبر میری نظر سے گزرے۔ زبان کے لحاظ سے
یہ اخبار چرچرا۔ اور تیز رو معلوم ہوتا ہے۔
انگریزی عمدہ اور بامحاورہ ہوتی ہے۔ لیکن
کسی قدر سنجیدگی کو زیادہ کام میں لانے کی ضرورت
معلوم ہوتی ہے۔ آزاد خیالات کا وکیل ملک
عوام کا دکھڑا سننے اور حکام تک پہونچانے کا

اچھا آلہ ہے۔ ایک خاص کالم لوگوں کے دکھڑے
درج کرنے کے لیئے کھلا ہے۔ جیسی سست اور
مردہ رفتار سے آجکل لاہور کا ٹریبون اخبار
چلتا ہے۔ یہہ اخبار لنبتاً اسی قدر زیادہ
زندگی رکھنے والا معلوم ہوتا ہے۔ مجھے امید
ہے۔ کہ اگر ایڈیٹر رچھوتانہ ٹائمز کسی قدر
سنجیدگی سے کام لینا شروع کریں اور
مذاق کی باتیں لکھتے وقت اپنے سودیشی
بھائیوں کے دماغوں کی بناوٹ کا کسی قدر
لحاظ رکھا کریں۔ تو انکا اخبار بہت جلد
ہر ایک صوبہ میں ہر دلعزیز ہو سکتا ہے۔

سنگیت آنند مصنفہ بھائی آنند سنگھ
جی نقشہ نویس ملٹری ورکس راولپنڈی
قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔ یہہ ۱۱
صفحہ کی چھوٹی تقطیع کی بھجن گیتک ہے
بھجنوں کا باقاعدہ نسخہ یہہ ایک مدت کے
بعد نظر آیا ہے۔ دیباچہ میں مصنف نے
راگ ودیا کے تنزل کا بیان کرتے ہوئے
افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ بھارت سنتان نے ہی
سو ودیا بھلادی بھجنوں کے نیچے نوٹ
دیکر گانے کے طریقے لکھے گئے ہیں۔ تال سُر
اور لَے ٹھیک طور پر بیان کرنیکی کوشش
کی۔ اپنے مضامین کے لحاظ سے بھی بھجن
اعلے آتمک بھاؤ پیدا کرنے والے ہیں۔

طبی جنتری ۱۸۹۶ء قیمت فی جلد ۱۲

مولفہ ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب
المتخلص بہ فقیر۔ ہمارے مہربان گوشہ نشین
خدا پرست ڈاکٹر صاحب نے اپنا سالانہ تحفہ
پھر ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جسکے لیئے کہ ڈاکٹر
صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ علاوہ اور
ضروری معلومات کے طبی نصائح کا اہم خزانہ
مختصر طور پر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے میووں
اور پھلوں کے اوصاف انکے استعمال کے
طریقے معمولی بیماریوں کے بیان اور حفظان
صحت کے طریقے بڑی عمدگی سے بیان
کیئے گئے ہیں۔ ہر ایک صاحب خانہ کو
اپنی ہنمائی کے لیئے اس جنتری کا اپنے پاس
رکھنا ضروری ہے۔
جالندھر شہر دروازہ میداں کے پتہ سے
مصنف سے ملسکتی ہے۔

آریہ سماجک جلسے

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷
دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ مہاشہ گن درشن دیکر
کرتارتھ کریں۔

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ و
۲۹ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰
دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔

لوکل

آئیتوار کو آریہ سماج کے ساپتاہک جلسہ
میں معمولی ہون آدی کے بعد بابو منشی رام
جی نے پرارتھنا وکتھا کی اور لالہ دیوراج
جی نے سندھیا پر ایک لکچر دیا۔
منگل وار کو استری سماج کا جلسہ کنیا پاٹشالہ
کے مکان پر بدستور ہوا
سالانہ جلسہ آریہ سماج کی تیاریاں زور وشور

... اور پروگرام جلسہ ذیل میں چھاپا جاتا ہے۔

دسواں سالانہ جلسہ آریہ سماج جالندھر شہر

۲۶-۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء بہ مقام ... وار اور ... وار کو ہوگا

انگریزی ... ۲۵ دسمبر ۱۸۹۵ء کی شام کو ہوگا

تقسیم اوقات

بوقت صبح

۲۶ دسمبر ۱۸۹۵ء -

۸ بجے سے ۸½ بجے تک بھجن

۸½ سے ۹ تک ہون

۹ سے (۹-۴۵) تک پرارتھنا اوپدیش لالہ آتما رام

(۹-۴۵) سے ۱۰ تک پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے بھجن

۱۰ سے (۱۱-۱۵) تک پنڈت دولت رام کا اوپدیش وشیہ ہستی مین بیتی۔

بھجن آرتی

شام

۲ سے ۲½ تک بھجن

۲½ سے ۳½ تک دھرم چرچا۔

۳½ سے ۴½ تک ڈاکٹر ... رام جی کا لکچر

۴½ سے ۶ تک پنڈت لیکھ رام جی کا لکچر

آرتی ہوکر جلسہ برخاست

۸ بجے رات سے ۹ بجے تک انگریزی زبان میں لکچر ہوگا۔

۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء صبح

۸ بجے سے ۸½ تک ہون

۸½ سے (۸-۵۰) بھجن

(۸-۵۰) سے (۹-۳۰) پرارتھنا واوپدیش پنڈت کرپا رام

(۹-۳۰) سے (۹-۴۰) تک بھجن

(۹-۴۰) سے ۱۰ تک سالانہ رپورٹ آریہ سماج جالندھر۔

۱۰ سے ۱۰½ بھجن

۱۰½ سے (۱۱-۲۰) لالہ دیوراج کا لکچر وشیہ۔ آریہ سماج کا استری شکشا سے تعلق۔

شام

۲ سے ۲½ تک بھجن

۲½ سے ۳½ تک لکچر بعنوان آریہ ... منی

۳½ سے (۳-۳۰) کنیاؤں کے بھجن

۳½ سے ۵ تک اپیل وید پرچار فنڈ از پنڈت رام بھجدت جی بی اے *

۵ سے ۵½ تک پردھان مہاشہ کی طرف سے شکریہ ادا ہوکر بھجن و آرتی سے جلسہ ختم ہوگا۔

*نوٹ) پردھان مہاشہ کی اجازت کے بغیر کسی کو جلسہ کے درمیان بھکشا مانگنے کی آگیا نہیں۔

المشتہر

تیلو رام منتری آریہ سماج جالندھر شہر

استری سماج کا جلسہ

لالہ منشی رام جی کے مکان پر ۲۸ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ۱۱ بجے شروع ہوکر شام تک رہیگا جس میں صرف استریاں ہی شامل ہونگی۔

سماج مندر میں استریوں کی نشست کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

موسم سرما کے واسطے ہر ایک قسم کا پشمینہ

کشمیری۔ کابلی۔ لاہوری وغیرہ۔ اس دوکان میں نہایت عمدہ تیار رہتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کو جس چیز کی درکار ہو لکھو تھوڑی سی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

برائے سوٹ مالیدہ تھان چار خانہ خود رنگ و رنگدار ہر قسم کشمیری و پٹی کابلی کشمیری۔ ولایتی چادر جوڑہ کشمیری سادہ و دور دار۔ چادریں ۶ گز ہر قسم۔ لوئیں۔ چوغہ خورد و کلاں قمیض اور کوٹ سادہ و دوری کے کام کا۔ لوئی جوڑہ کشمیری گلوبند۔ پٹکہ۔ ٹوپی۔ موزہ دستانہ اور نیز اس دوکان میں شال اور پشمینہ بھی تیار ہوتا رہتا ہے خریدار کو اپنا نام اور پتہ اور اشیائے مطلوبہ صاف لفظوں میں لکھنا چاہیئے

المشتہر
کوتوال سوداگر پشمینہ لاہور
لوہاری بازار

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی روا آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے۔ جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ بنتا ہے۔ خریدار ایک دفعہ ضرور منگا کر دیکھیں۔ **المشتہر**

دالکرٹ۔ پادر منیجران دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

قدرشناس سرمہ

میں بیان ہوں کہ آجکل کے اکثر سرمہ فروش حالانکہ وہ صرف

دوائیوں سے ہی جو کہ ولایت سے تیار ہو کر آتی ہیں۔ واقف ہیں۔ بیدک حکمت کے گرنتھ نہ انہوں نے پڑھے نہ دیکھے۔ اور دعویٰ کرتے ہیں جڑی بوٹی سے تیار کیئے ہوئے سرمہ کا۔ صاحبان مندرجہ بالا عبارت پر غور فرما کر دیکھیئے کہ آجکل کے ڈاکٹر صرف ہسپتال یا میڈیکل ہال کی چار دیواری کے اندر ہی حکیم ہیں۔ ہمارے بیدک ڈاکٹر جنگل میں بیٹھے بیٹھے جڑی بوٹیوں کی ماہیت جاننے کے باعث حکمت کا کام کر سکتے ہیں۔

میں نے بڑی کوشش سے بیدک شاستر پڑھ کر اور تمام عمر کی کوشش سے قریباً ۰ بوٹیوں سے کہ جن کے علاوہ موتی ڈال کر سرمہ تیار کیا ہے۔ جو کہ کھجلی دھند۔ ضعف بصر۔ تازہ پھولا۔ درد چشم۔ جالا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ وغیرہ وغیرہ کو کلی آرام کر دیتا ہے۔ اور طالب علموں یا جنکو نظر کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہو۔ یہ سرمہ نظر قائم رکھنے کے لیئے بہت ہی فائدہ مند ہے۔ خریدیئے اور آزمایئے قیمت فی پیکٹ ایک تولہ عہ [illegible] ماشہ ۲ / علاوہ سرمہ کے اور امراض کا بھی علاج کرتا ہوں۔

سرمہ کے واسطے چند سارٹیفکیٹوں کے حوالے

جناب جے ڈینیل ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گجرات پنجاب۔

لالہ نرائن داس صاحب بی اے سوجانپور

لالہ نند کشور لال چوہدری اسسٹنٹ سکول ماسٹر گجرات

لالہ گوردیال سنگھ ورما انگلش ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول انبالہ چھاؤنی

لالہ بھجو رام سیٹھ کلرک لاہور

منشی محمد عالم از خاندان حکیم علی محمد ولد حکیم پیر محمد ساکن جہیرانوالی ضلع گوجرات پنجاب۔

لالہ بلاقی رام اسسٹنٹ ٹیچر گجرات

لالہ دیوی دیال تھاپر سکنہ جالندھر شہر

لالہ حکم چند قوشہ بی اے سٹوڈنٹ لا سکول لاہور

لالہ کیدار ناتھ ڈسٹرکٹ ٹریژری گجرات پنجاب۔

سرٹیفکیٹس علاوہ سرمہ کے اور امراض کے بھی

موجود ہیں۔ جو مفصل چھپکر علیحدہ شائع ہونگے۔

المشتہر پنڈت وشوا ناتھ شرما بید از جالندھر محلہ مندر داں

نرخنامہ اجرت اشتہارات مندرجہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر

میعاد	سالم صفحہ	دو کالم	ایک کالم
ایکسال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) جو اشتہار ایک صفحہ سے کم کا اور دو کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی اجرت صفحہ کے حساب سے جبقدر ہوگی لیجاویگی۔ جو دو کالم سے کم اور ایک کالم سے زیادہ کا ہوگا۔ اسکی دو کالم کی اجرت کے حساب سے اور جو ایک کالم سے کم اور نصف کالم سے زیادہ کا اشتہار ہوگا اسکی اجرت کالم کے حساب سے۔ اور جو نصف کالم سے کم کا ہوگا اسکے لیئے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جسکا فیصلہ خط وکتابت سے ہو سکتا ہے (۲) کسی اشتہار کا مضمون جسکی اجرت نرخنامہ مندرجہ بالا کے رو سے لیجاویگی اندر میعاد تین ماہ تبدیل کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۳) جو ایسے اشتہارات ہونگے کہ جنکا مضمون ہفتہ وار یا ماہواری کے اندر کسی میعاد کے بعد تبدیل ہوتا رہیگا یا جو اشتہار تین ماہ سے کم میعاد کا ہوگا۔ اسکے واسطے علیحدہ نرخ ہوگا۔ جو خط وکتابت کے ذریعہ فیصلہ پا سکتا ہے اور ایک دفعہ کے لیئے فی سطر کالم ۲ / کے حساب سے اجرت لیجاویگی (۴) نصف اجرت پیشگی اور باقی کی نصف اشتہار کی نصف میعاد ختم ہو جانے پر پیشگی لیجاویگی (۵) کوئی اشتہار ایسا شائع نہ ہوگا کہ جس سے گوشت خوری کا پرچار ہوتا ہو۔ یا فحش خلاف قانون اور پبلک کی اخلاقی۔ روحانی۔ اور جسمانی ترقی میں ہارج ہو۔

المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

نمبر ۳۶ | مطبوعہ ۷ پوہ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۱

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान्
परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च।
उपस्थाय प्रथमजामृतस्यात्मना
त्मानमभि सं विवेश ॥ ११ ॥

ارتھ وہ سب جانداروں میں سب لوکوں (کروں) میں سب دشاؤں اور اُپ دشاؤں میں اور ہر ایک مخلوق میں وہ پرماتما ویاپت ہو کے پری پورن ہو رہا ہے۔ سب سے اول دھرم دھاری جیو آتما اپنے آتما سے بڑی ودیا۔ شردھا اور بھگتی کے ذریعہ اس ست سروپ پرمیشور کو جان کر اُسکے پاس پہونچکر ہمیں پرویش کر کے سدا ہی اُسی میں آنند رہتا ہے"

جدھر جاؤ پرماتما کی اُپستھت مہا انسانی بدھی کو حیرت کر رہی ہے۔ کیا پربت راج ہمالہ کی اونچی چوٹی اور کیا ماتا کی طمانیت دلانیوالی گود میں کوئی بھی جگہ ایسی نہیں ہے۔ جہانپر کہ پرماتما کی موجودگی کو منشیہ انوبھو نہیں کرتا۔ پھر منشیہ منشیہ علیحدہ ہو کب سکتا ہے۔ ہاں اودیاندھکار میں پھنسکر جس سمے منشیہ اپنے سوروپ تک کو بھول جاتا ہے۔ اُسوقت کی دشا ضرور اُسے پرماتما سے بیمکھ کر دیتی ہے۔ اسلئے ساری حاصل کی ہوئی ودیا کا زور دے ساتھ ہی ساری شردھا۔ اور ہر دے کا سارا بھگتی بھاؤ ایک ماتر جگت پتا کی سیوا میں لگا دینا چاہیئے تاکہ کبھی بھی اُس سے علیحدگی نہ ہو جبکہ ادویا کا اُس طرف سے گذر بھی نہیں ہو سکتا۔

اوم شم

بھجن از شری ہتی شردھا جی

(دھن بھیروی)

انترہ

رام بھجے سوئی جینا جگمیں رام بھجے سوئی جینا
(۱) کوڑی کے کوڑی مایا جوڑی۔ جوڑ جمع لکھ کینا
منارے

سب کچھ تیرا گھر رہے اِرماں۔ جاے نہ ساتھ نگینا

(۲) اس جگت آکے کی ہوا۔ دھرم صاد نہ کینا۔ منارے
کام کرودھ اور لوبھ میں پھنسکر۔ اہنکار جیت دینا

(۳) اب کیا سوچ کرے من کچھ نہ نپھل ہے تیرا جینا
منارے

سین ناشین نیل چیو۔ بھجن ہری نہیں کینا

(۴) پیاری بہنوں ہری جن سمجھ ایا۔ دھرگ ہے اونکا جینا
منارے

جنہاں سب بندیاں کولوں۔ بھجن ہری کچھ کینا
انہاں بھی اپنا جنم سپھل کر۔ دو کھ ساگر تر لینا
منارے

شردھا نے بھی اُس پرم پتا کی چرناں کمل چت دینا

سوڈا واٹر مشین

برائے فروخت

ایک عمدہ مکمل اور چلتی ہوئی سوڈا واٹر کی کل معہ سامان متعلقہ جالندھر شہر میں موجود ہے۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں پنڈت نہال چند باجی گاہک خزانہ جالندھر شہر سے خط و کتابت کریں۔

ست دھرم پرچارک

سمہتی

اُنیسویں صدی کے نوین مت

نمبرا

رادھا سوامی مت

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۳۲ جلد ۶ سنہ ۹۵

پرکاش کے آگے اندھیر نہیں ٹھہر سکتا اسلئے کی کوشش

ہم لالہ شیودیال کے سچ واکیوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ اُنکی خدائیت سے بڑھکر دعاوی صرف اس خیال پر ہے۔ کہ اگر پراچین رشیوں یا بزرگوں میں سے کسی کا نام بھی قائم رکھا گیا۔ تو لوگ اُنکی عقل سے بے بہرہ باتوں کو ہرگز ماننے کے لیئے تیار ہونگے۔ کیونکہ رشی یا بزرگ بڑے ودوان ہوا کرتے تھے۔ آنکے کلام کی معقولیت سے جب رادھا سوامی کے کلام کا مقابلہ کیا جائیگا تو وہی مناسبت باہمی ہو گی۔ جو کہ لوگ اور شاستروں کو برہج بلاس یا بھاگوت پران کے دسویں اسکندہ سے ہے۔ لیکن لالہ شیودیال نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی۔ آنکو معلوم تھا کہ اس زمانہ میں تعلیم کا چرچا زیادہ ہے۔ خیالات کی آزادی چاروں طرف پھیل رہی ہے۔ اس لیئے جب تک اسکا کچھ بندوبست نہ کیا جائے گا تو مشنوں کی لیلا میں ہارج ہو گی۔ پس ودیا یعنی

علم جاننے کی جہاں تک ہو سکا مذمت کی ایسے ثبوت میں ہم بجن سار سندی کے متعلق پیش کرتے ہیں ۔ جنہیں جگہ بہ جگہ لالہ شیودیال جی کی اندھ گورو کی اعلیٰ لیاقت کا بھی پتہ بخوبی لگ جاوے گا ۔

صفحہ ۴ بھگتی سناتی سب پیاری
ویدکتیب نہ تہی سچاری

(نوٹ) یہاں لیکر گورو کی پیٹ بھرنے والی گرو بھگتی دیکھئے ۔ اغ میں کہاں سما سکتی تھی ۔

صفحہ ۱۰ گیان ۔ دھیان ۔ جوگ ۔ بیراگا
سمجھ بوجھ ہیں سب انکو تیاگا
ہیں نوکچھ جیفہ رادھاسوامی
نہیں بھاوے ست نام و ناسی
بن جال مجھلی جیسیں نہ پادے
کنول ناال کنول ٹھہرادے

گیان کی جڑ کاٹ کر اگیان ۔ دھیان ۔ جوگ اور ویراگ کی جڑ کاٹ کر وکشیپ ۔ ایشور سے بیمکھ ہو کر مردم پرستی اور دشٹ بھوگ سکھلا کر لالہ شیودیال نے کتنے گھر نہیں خراب کئے ۔ اودھ کے ضلع میں ۔ اور کئی ایک اور خاص خاص مقاموں میں سندو دیش کی بھولی سرشٹی میں یہ خیالات کس زور کے ساتھ کام کر رہے ہیں ۔ اور مشکل یہ ہے کہ ان خیالات کو اپنے اندر چھپائے رکھنے کی ہدایت ملتی ہے ۔ تاکہ کسی ست پرش کو انکی تردید کرنے کا موقعہ نہ ملے ۔ ہمارے قریب دس سے چار پانچ خط جو کسی ساگر ام صاحب کے گذرے ۔ جو کہ انہوں نے کچھ اور پانسہ بدستیں لکھ کر اپنے چیلوں کے پاس بھیجے ۔ انہیں ہدایت کرتے چار دن تک عبارت کو کنٹھ کر کے اصل خط واپس کر دیں ۔ خود گورو جی کی ہدایت ہے ۔ کہ چیلے ان باتوں کو چھپائے رہیں ۔

صفحہ ۱۶ کرمی جیو جگ کے اندھے
سب پھنسے کال کے پھندے
انکو نہیں کہنا چھیڑ
ست گورو ہے چھپائے بھیدا

جب گیان دھیان یوگ ۔ اور ویراگ کا ہی ناش ہو گیا ۔ تو پھر اعلیٰ درجہ کا آلس اور دنیا پرستی میں پھنسنا اور اودیا کا شکار ہونا ایسے عمل کا لازمی نتیجہ ہو جاتا ہے ۔ لیکن آگے چل کر دکھلایا جاویگا ۔ کہ لالہ شیودیال باوجود ان سب اتم کرموں کا کھنڈن کرتے ہوئے بھی اپنا من مانا جوگ ۔ دھیان وغیرہ ثابت کرنا چاہتے ہیں اور انکے مذہب کے یہی پھر نت لیلا دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں ۔ جسکا کچھ نمونہ الزام لوپ دیو کے بچانے کو رکھ سے وہم سکندر میں سری کرشن جی مہاراج کے گلے مڑھ رہے ہیں ۔ اس جگہ یہ سوال بڑا عجیب ہوگا ۔ کہ آیا شیودیال نے پہلے پہل رادھا سوامی نام رکھتے ہوئے اپنے آپکو گوپیوں کی بے عزتی کرنے والا کرشن تو نہیں ظاہر کیا تھا ۔ اگر مناسب تحقیقات کیجاوے ۔ تو شاید ظاہر ہو جاوے کہ پہلے پہل رادھا سوامی نام کرشن بننے کے لئے گھڑا گیا ۔ اور اسکے بعد رفتہ رفتہ شبد اور سرت کی تک جوڑ کے ساتھ جوڑی گئی ۔

صفحہ ۱۸ دیدکتیب پوران نادانی
ست میرے پیارے رادھا سوامی

(نوٹ) پہلے مصرعہ کا نادانی اور دوسرے مصرعہ کا ست ۔ ان دونوں لفظوں کو ملا کر پڑھنا چاہئیے ۔ پھر معلوم ہوگا ۔ کہ وید اور پوران دونوں نادانی مت بتلائے گئے ہیں ۔ لیکن نادانی سے مطلب کیا ہے ۔ ناظرین ! بوجھئے ۔ پہیلی ہے مطلب یہی ہے ۔ کہ بھگوان مست ہیں ۔ پورب کے کھتریوں کی ملحوظہ ، نادان کو شبد کہا کرتے ہیں

اور یائے معروف برکے وزن پہ پڑھیئے ۔ آگے چلکر صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں ۔
— رادھاسوامی ویدکتیب ۔ رادھاسوامی

اسکو پڑھ کر آدمی حیرانی میں پڑ جاتا ہے کہ جب ویدکتیب خود رادھاسوامی ہے ۔ تو پھر وید سے نادان ہونے پر رادھاسوامی ست نادان کیوں نہیں ۔ لیکن پھر خیال آتا ہے ۔ کہ لالہ شیودیال اتنا بڑا شیش محل کیا آخر کار اپنے ہاتھ سے چکنا چور کرنے کے لئے کھڑا کر رہے تھے ۔ نہیں نہیں ہم بھول گئے

ع جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے
آگے چلکر اور گڑبڑ دکھلائی دیتی ہے ۔

صفحہ ۵۴ رادھاسوامی یہاں کون کہے گی
وید کتیب اور شیش رہے ری

گویا رادھاسوامی خود نہیں جانتے ۔ کہ وہ کیا ہیں

صفحہ ۵۶ ۔ رادھاسوامی گیپتی نہ برہ گیان کی
رادھاسوامی تھا ہیں نہ جوگ نہ دھیان کی
رادھاسوامی مانیں نہ کرم دہرم ری
رادھاسوامی جپ ۔ تپ ۔ جانیں بھرم ری
رادھاسوامی مانیں تیرتھ برت ری
رادھاسوامی مانیں نہ شاستر سمرت ری

صفحہ ۵۷ ۔ رادھاسوامی ویدکتیب اڑ گئی ری
رادھاسوامی مرشد قول بھلائیں ری
رادھاسوامی مرشد خدا دکھائیں ری
رادھاسوامی پیر پیتی سکھائیں ری

پیارے ناظرین ! کیا یہ بات بندی صفائی کی ہی ہے ۔ کہ نکر داس کے چیلے بھکر داس کی کہی ہوئی ہے ۔ ایسی بانیوں کی بہماں کو چھپائے رکھنے کے لئے وید شاستروں سے کنارہ کشی کی ہدایت ضروری تھی ۔ بھلا پنجلی کے یوگ شاستر پر ایک سرسری نظر ڈالنے والا پرش بھی لالہ شیودیال اور انکے چیلے رائے سالگ رام کی سات من گھڑت منزلوں

ان توبدوں کی آوازوں پر بھر کب وشواس ہو سکتا ہے۔

صفحہ ۲۷۵۔ بُدھی مان اجیانی جو نر
وہ یا ناری سکھے ہوتے غلام

صفحہ ۲۷۶۔ وید شاستر اور سمرت پورانا
پڑھنا انکا برتھا جان
پنڈت بھیش پیٹ کی مار سے
وہ سنتن پر کرتے تان

اور تھا راز تو اب کھلا ہے یہی تعجب کہ لالہ شبد پال عرف رادھا سوامی لاہی ایک پجاری بار اور وید شاستروں کے جیتے استدر کٹوں سچے
ہوئے ہیں۔ وہ سنتن پر کرتے تان
رادھا سوامی کی ممہاں سُنکر کوئی سنسکرت کے ودوان پہونچے ہونگے۔ انہوں نے ان کے ست مارگ اور اپدیش کا شاستروں کے پرمان سے کھنڈن کیا ہوگا۔ اسی دن سے یہہ عداوت شروع ہوئی۔ تان والے شبد بتلا رہے ہیں کہ یہ بیان کسی ایسے واقعہ کا ہے۔ جو کہ دادا جی کے انکے دل میں رتوں تک بان کی طرح لگتا رہا۔
صفحہ ۲۷۳۔ کہٹ شاستر اور سمرتی پورانا
لیک پیٹ چھوٹے نہیں بن تو
۲۷۵۔ سب ودیا اور کریاں مہناں
دور بہا دیہہ سب بھریاں
۲۷۶۔ ہے ودیا اتو بڑی اوہ یا
سنتن کی تین قدر نہ جانی
سنت پریم کے سندہ بھرے ہیں
تو انکی بُدھی کچھ سانی
۲۷۸۔ وہ یا پڑہ جو کرے وچار
بوندھ بھید بھی نا نہ سار
سار بوندھ ہے نرگنی پار
جوگیشور چڑہ کریں وچار

(نوٹ آگے چلکر دکھلایا جائے گا کہ ہٹھ یوگ کے کچھ اصولوں کو چرا کر انکی اصلیت پر پانی پھیر کر لالہ شبد پال نے یوگا بھیاس کی مٹی پلید کی ہے۔)

پران جوگ کر بہو بچا تھا
بوندھ گیان ان پایا وہان
آگے کا گور ملا نہ ان کو
وہاں کا گیان سنا یا نکو
جوگ بنا ودیا پڑھ کہتے
ودیا بدھی سے تربت رہتے
یہہ تو نپٹ اہنکاری ہوئے
ادہر نہ آئے ادہر جم پُری جوگے
تو تو سُرت اب سن مم بچن
چھوڑ اور چل سن سن کی دہن
سن سن دہن چل لشکر جھلکے
ہم تجھ کو اب کیا اپنا رہے

یہہ لمبا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ ایک پہیلی ہمارے ناظرین بھی بوجھنے کی کوشش کریں۔ ہر ایک کو ہم سے ہی نہ بوجھوائیں۔
اسکے بعد صفحہ ۲۹۲ سے مختلف شاستروں کے سدہانت جس طرح پر کہ جاہلوں میں مشہور ہیں۔ اس طرح پر بیان کرتے ہوئے سری رادھا سوامی جی سب کو موہ کھہ بتلاتے ہیں۔ شاستروں سے سرسری واقفیت رکھنے والا پرش بھی کہلا سکتا ہے۔ کہ حضور صاحب جی خود اُن سے محض امّی معلوم ہوتے ہیں لیکن باینہمہ ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ خود سار دستو کی کیا دیا کہیا کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

صفحہ ۲۹۴۔ یہ تو سید سنت کوی جانا
اور کوئی نہیں پرکھ پہچانا

(نوٹ۔ سنت کوی سے مراد خود بدولت ہے اور تو کوئی سنت ہے ہی نہیں)
بدہی کی گم انہیں ناہیں
وہ رہی چھین چھین ماہیں

(نوٹ۔ یعنے بدہی کی گمیتا انہیں اس لئے نہیں کہ بدہی چھین میں ہی اپنی ستی ہے لیکن اسکے آگے خود سرت کو چھین بتلا کر اسکی تلاش کے لئے اپدیش دیتے ہیں۔ لیکن سارا گرنتھ پڑھ کر بھی انسان کو پتہ نہیں لگتا۔ کہ سُرت چھین جیو آتما سے علیحدہ کونسا جانور ہے۔)

ودیا سے اور خصوصاً برہم ودیا سے سمجھ کرنے کی ہدایتوں سے بھری سار کی کتاب پر نظر آتی ہے جدہر نگاہ گھماؤ۔ ادہر ہی جہالت کی پکار دکھائی دیتی ہے۔ لیکن تعجب یہ ہے۔ کہ باوجود ایسی کیفیت کے بھی بعض اصحاب جو کہ تعلیم یافتہ ہونیکا فخر کرتے ہیں اس مت کے پھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس عقدے کو بھی خاتمہ پر ہم کھول لینے کی کوشش کرینگے۔ باقی آئندہ

ایڈیٹوریل نوٹس

پوترتا کی پکار اس سمے اسقدر زور سے مچ رہی ہے۔ کہ شاید ہی اسقدر زبردست پکار کسی اور زمانے میں مچی ہو۔ ہر ایک شہرت کا طالب ایک طرف اور ہر ایک سچا انسانوں کی بھلائی چاہنے والا دوسری طرف سنسار میں پوترتا کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ بیرونی شور اس لئے زیادہ تر مچایا جاتا ہے کہ پوترتا کی آڑ میں ہر ایک مطلب سدھ ہو سکتا ہے۔ کیا پوترتا میں بذاتہ خود کوئی نقص ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ منشیہ جیون ہی تب سپھل ہو سکتا ہے جبکہ اسے دن بدن زیادہ تر پوترتا کی جانب رجوع کیا جاوے۔ لیکن کیول پکار مچانے سے پوترتا نہیں آ سکتی۔ منشیہ جیون کو پوتر بنانے کیلئے اسکے اندر پوترتا کا خمیر ڈالنا چاہیئے۔ اور یہ کیول سادھن دوارا ممکن ہے۔ انیسویں صدی کی پکار صرف بیرونی پوترتا کو ہی اصلی کر سمجھتی ہے۔ یہ صرف فرضی کام دکھلا کر ہی شاباش لینے کی عادی ہو چکی ہے۔ ویدک سبھیتا پوترتا سنسار میں لانے کی ادھیکاری ہے۔ تو آؤ ہمکو اپنے منشوں کے ہردیوں کو پلٹا دینے کی ضرورت ہے اور ہردے پلٹا نہیں کھا سکتے۔ جب تک کہ ان کو پلٹا دینے کے لئے پوتر اور مضبوط ہردے نہ تیار ہوں اس لئے آریہ پرشو! پہلے خود آریہ بنو یدی تم آریہ ارتھات سریشٹھ۔ ارتھات پوترتا کا راجیہ سنسار میں لانا چاہتے ہو۔

سماچار پتروں میں ہمیں آئے دن ایسی خبریں دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے جنکا کہ تعلق چند ایک انگریزوں کے ہندوستانی عورتوں پر وحشیانہ حملوں سے ہوتا ہے میرے ہندوستانی بھائی ان واقعات سے خاص خاص پولیٹکل مطلب نکالتے ہیں۔ اور اکثر ان واقعات کی بنیاد پر گورنمنٹ ذات پر دوش آروپن کیا کرتے ہیں۔ قطع نظر اس امر کے کہ ایسے واقعات کا پولیٹکل اثر کیا ہوتا ہے۔ (کیونکہ اس پرچہ کو اس قسم کے جھگڑوں سے کچھ تعلق نہیں ہے۔) میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہندوستانی لوگ دیگر اقوام اور اپنی ہی عورتوں کی عصمت پر وحشت ناک حملے نہیں کرتے۔ اس قسم کے واقعات سوائے اس کے اور کچھ ظاہر نہیں کرتے۔ کہ باوجود تماشا مادی ترقی کر لینے کے بھی انیسویں صدی کی تہذیب نے انسانی جسموں کے اندر انسانی روح نہیں پھونکی۔ جب تک سچے دھرم کا پرچار نہیں ہوتا۔ جب تک کہ انسانوں کے دلوں پر بار بار دھرم کی چوٹ نہیں لگتی۔ تب تک اس قسم کے شرمناک واقعات مقابل ہوتے ہی رہینگے۔

میرے پاس مردان آریہ سماج کے منتری مہاشہ نانک سنگھ جی کا ایک پتر اس سماج کے بند کرنے کے وشے میں آیا تھا۔ لفافے پر ٹکٹ کے ساتھ چونکہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک کے الفاظ درج تھے۔ اس لئے میں نے یہ سمجھ کر کہ نانک سنگھ جی اس پتر کو شائع کرانا چاہتے ہیں۔ صفحہ [illegible] پر میں چھاپ دیا ہے۔ مجھے کبھی مردان جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اسلئے نہیں کہہ سکتا کہ کیسا نامی آریہ سماج تھا لیکن چونکہ سماج بند کرنے کے بارے میں میری رائے طلب کی گئی ہے۔ اسلئے اپنی مختصر رائے دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ آریہ سماج مردان کی اندرونی [illegible] معلوم نہیں کہ اسمیں کون کون صاحب شامل تھے جنکی بابت اب آریہ سماجوں کے بستر لپیٹنے کا وقت آ گیا ہو پرشن ہوتا ہے کہ کیوں؟ جواب ملتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں دو پارٹیاں ہو کر طبیعتیں خراب ہو رہی ہے۔ پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا آپ کسی پارٹی کی طرف ہیں۔ جواب ملتا ہے۔ کہ نہیں۔ ہم غیر متعلق ہیں۔ تو مردان آریہ سماج کا یہ اصول معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت دو بھائیوں میں لڑائی ہوا کرے تو تیسرا بھائی بجائے اپنے ادھیکار پر موجود رہ کر انکے برے اثر سے خاندان کو بچانے کے خود ہی انہیں اپنی قسمت پر چھوڑ دے۔ لیکن مردان آریہ سماج کے ممبر سماج بند کرتے ہوئے اپنے عمل سے گویا یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام وغیرہ کیا کام کرنے والے جنمیں لالہ لاجپت رائے لالہ ہنسراج ایم اے وغیرہ شامل ہیں۔ ایک طرف۔ اور مہاتما پارٹی کے نام سے جو مشہور ہیں۔ اور جنمیں صرف پنجاب دیش کے قریباً ۸۰ آریہ سماج شامل ہیں۔ بلکہ پچھم اتر دیش۔ راجپوتانہ آدی دیشوں کی آریہ پرتی ندھی سبھائیں بھی جنکے ساتھ متفق۔ دوسری طرف یہ سب جھگڑالو فسادی اور دھرم کا ناش کرنے والے ہیں۔ اور ایک مہاشہ نانک سنگھ جی اور انکے پانچ سات دوست (جنکا کہ کبھی کسی آریہ سماج کا نام نہیں سنا گیا) ہی ایسے ہیں۔ جو دھرم کی رکھشا کر سکتے ہیں۔ اگر مردان کے آریہ سماجیوں میں کام چلانے کی ہمت نہ تھی تو بہتر تھا کہ بلا اپنی نسبت ہر آدمیوں پر اتہام لگانے خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ آریہ سماج یعنی ویدک دھرم کے پرچار کا دعویٰ کرنیوالی سبھا کو ہوا اور نوٹس کے ساتھ بند کرتے نہیں۔ لیکن شہنشاہی [illegible] کے ساتھ بستر لپیٹتے آج ہی دیکھی ہے۔ ہم تمہارے بھائیوں کو سمتی دیں۔ کہ اپنی کمزوری اوروں کے گلے مڑھنے کی عادت چھوڑ دیں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے،

کرسچین مت سے بھارت ورش کو بچانے کے لیئے ویدوں کا پرچار ہونا ضروری ہے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب غور کرے

ڈیر اڈیٹر صاحب تسلیم - ۳۰ نومبر ۱۸۹۵ء کو مشن سکول کانگڑہ کے چند پادری لوگ معہ دو صاحبان انگریز کے اور چند گورکھیوں کی پلٹن کے سپاہیوں کے نادون میں وارد ہوئے - اور یکم دسمبر ۱۸۹۵ء کو بوقت پچھلے شام کے بازار میں لیکچر دینی شروع کی - انکی تمام باتیں محض جھوٹھی ایجاد کردہ تھیں - وہ صرف اپنی ہی سناتے تھے کسی دوسرے کی نہ سنتی تھی - جبکہ میں نے ایک پادری سے یہ کہا کہ میں کچھ باتیں عیسیٰ مسیح یسوع کی پوچھنا چاہتا ہوں جنکو کہ تم جواب دو - مگر انہوں نے ہم کو کہا کہ ہم صرف اس بات کی منادی کرنے کو یہاں آئے ہیں - کہ لوگ عیسیٰ یسوع مسیح پر جو خدا کا اکلوتا بیٹا ہے - اور جسنے اوروں کی خاطر پھانسی پائی - اور بہت دکھ اوٹھایا - ایمان لاویں انکو نجات دیوے گا - اور خدا سے انکے گناہوں کا کفارہ کرا دے گا - میں نے اُن سے کہا کہ جب آپکا یہ خیال ہے کہ عیسیٰ یسوع مسیح پر لوگ ایمان لاویں تو انکے گناہوں کو ترقی ہوگی - کیونکہ جب لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا - کہ عیسیٰ مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات ملجاویگی تو وہ وباو بے گناہ کرتے چلے جاویں گے - پھر میں نے ایک پادری سے چند سوال کیئے کہ عیسیٰ مسیح کس کا بیٹا تھا - اُسکی والدہ کا کیا نام تھا - اُسکا چالچلن کیسا تھا - اُسنے کیا گناہ کیا جسکے سبب سے اُسکو پھانسی ملی - اُسنے کبھی کہیں چوری کی - اِن سوالوں کے جواب میں اُس پادری نے بندہ سے بیان کیا - کہ عیسیٰ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا مریم ایک کنواری عورت کے پیٹ سے ہوا تھا نہ کوئی کبھی چوری کی - اور نہ ہی کوئی گناہ کیا اور نہ ہی اُسکا چالچلن خراب تھا - اُسنے اپنی لائف ہم لوگوں کے گناہ کے کفارہ کے لیئے قربان کردی - اور خود سولی پر چڑھ گیا - مجھ کو اِس پادری کی باتیں سنکر کمال ہی ہنسی آئی - اور میں نے دل میں کہا - کہ کن کن فریبوں سے انسان اپنے دھرم کو پھیلا رہے ہیں - جب میں ان پادریوں کے لیکچروں کی تردید کرنے لگا - اور لیکچر دینے شروع کیئے - تب ایک پادری نے مجھ سے کہا کہ تم ہمارے کام میں خلل اندازی مت کرو ورنہ تمکو اسکا خمیازہ اوٹھانا پڑے گا - میں نے کہا تمہاری طاقت کیا ہے - جو مجھ کو کوئی نقصان پہنچا سکو - پادری نے کہا کہ آجکل کل ہندوستان پر ہمارا راج ہے - ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں - اسپر بندہ کو کمال غصہ آیا اور میں نے ایک الگ جگہ پر کھڑے ہو کر ایک مدلل لیکچر دیا - جسمیں تمام لوگوں کو ان لوگوں کی کرتوتوں سے آگاہ کیا - میرے لیکچر کا شروع ہونا تھا کہ وہ تمام اشخاص جو کہ پادریوں کی کہانیاں سُن رہے تھے - اُنکی طرف سے اٹھکر میرے لیکچر کو سُننے کو آگئے اور کمال دو گھنٹہ تک خوشی رہی - پادری اُس جگہ سے اوٹھکر میری طرف آ کھڑے ہوئے - اور میرے لیکچر پر نوٹ کرنے لگے

ایک اور شخص نے جو کہ میری طرح آریہ خیالات کا ہے - زور سے کہنا شروع کیا - کہ ان پادریوں کی باتیں مت سنو - ورنہ اپنے دھرم سے خارج کیئے جاؤ گے - یہ دیکھتے ہی پادری وہاں سے ہٹکر دوسری طرف جاکر اپنا فریب پھیلانا شروع کیا میں نے وہاں سے بھی بھگایا - تو وہ آخرکار تنگ ہو کر اپنے ڈیرہ کو چلے گئے - اور مجھ سے جاتی دفعہ صرف یہ کہا - کہ تم ہمارے ڈیرہ پر آکر بحث کرو مگر جب میں انکے ڈیرہ پر گیا - تو مجھ کو مارنے کے درپے ہو گئے - یہ دیکھکر میں وہاں سے واپس آگیا اور پھر ایک دفعہ اور ان کے فریبوں سے پبلک کو آگاہ کیا -

اب بندہ کی التماس خدمت شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہ ہے - کہ وہ جلد ہر ایک ضلع میں ویدوں کا پرچار کرنا شروع کر دے اور کم سے کم ہر ایک ضلع کے لیئے ایک مرد اور ایک عورت اپدیشک رکھی جاویں - تاکہ وہ لوگ آئندہ کرسچین ہونیوالے دیسیوں کو تو بچا سکیں تو جلد ہر ایک آریہ سماج وید پرچار فنڈ کے لیئے بقدر دھن اکٹھا کرے کہ جس سے وید پرچار فنڈ کا سرمایہ جلد تر ۱۰ لاکھ روپیہ کے قریب ہو جاوے - نہیں ہے کہ اگر پنڈت لیکھرام صاحب جی یا پنڈت کرپارام جی میں سے آج کوئی اسجگہ موجود ہوتا تو ضرور آج اسجگہ آریہ سماج قایم ہو جاتا - کیا ہندووں میں اسقدر طاقت نہیں - کہ ان کرسچین لوگوں کے حملوں سے اپنے دیسی لوگوں کو بچا دیں - اِن انگریز لوگوں کو شاید ۱۸۵۷ء کا غدر بھول گیا ہے جو یہ اسقدر ہم دیسی لوگوں پر ظلم کر رہے ہیں - کہ ہمارا دھرم بگاڑنے کی فکر کر رہے ہیں چنانچہ [illegible] ترن تارن میں ایک غریب لڑکی کو میم جیمسن نے اپنے قبضہ میں کرکے اسکی ماں کو مار پیٹ کی - اور

جسکی بابت پنڈت رام بھجت بی اے نے حلفاً
کہا کہ وہ لڑکی تا حال انہوں کے قبضہ میں ہی ہے
اسکا حال پڑھ کر کمال ہی رنج پیدا ہوتا ہے۔ یہ
سب کچھ ویدوں کے پرچار نہ ہونے کا سبب ہے
ایسا میں نے سنا ہے۔ کہ پادری لوگوں نے یہ ارادہ
کیا ہے۔ کہ چونکہ آج کل آریہ سماج کی عالمگیر کوششوں
سے کوئی شخص کرسچین نہیں ہوتا اور جو ہوتا ہے
وہ بھی آریہ سماج والے واپس کر لیتے ہیں۔ اسلیئے
۵ سال اور عیسی مسیح کے دھرم کا پرچار
کر کے پھر اندازہ لگا دیں۔ کہ ہم کو کیا کامیابی
ہوتی ہے۔ بعد اسکے اگر ناکامیابی ہوئی تو کسی
جگہ پرچار کیا جاویگا۔ جہاں کے لوگ از حد
وحشی ہوں۔ کیونکہ وہ لوگ بات مان لیں گے
آخری عبارت میں بندہ کمال ادب سے شرمتی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں گذارش
کرتا ہے۔ کہ جلد تر ہر ایک جگہ ویدوں کے پرچار
کرنے کا پربندھ کریں۔ ورنہ ویدوں کے پرچار نہ
ہونے سے کسی روز کل بھارت ورش کرسچین ہو جاویگا
اوم تت ست۔ شانتی شانتی۔ شانتی

راقم پرماتما اور پرماتما کے پیاروں
کی کرپا کا امیدوار
امیر چند از نادون ضلع کانگڑہ

اچارج لوگوں کی مکاری

ڈیر ایڈیٹر۔ تسلیم۔ ۱۵۔ نومبر سنہ ۱۸۹۵ء کو
اخبار ست دھرم پرچارک میں صفحہ ۰ پر جناب نے میری
طرف سے مضمون لکھا ہے۔ امید جناب کو معلوم
ہو گیا ہوگا کہ آریا۔ [illegible] کیسی ترکیبوں سے دنیا
کو لوٹ رہے ہیں۔ وہ شخص جو کہ مر گیا اور جسکی کریا کرم
دوسرا اچارج کرا گیا۔ اور وہ اصلی اچارج نے
۵۰ روپیہ کا دعوی عدالت راجہ صاحب بہادر
نادون میں دائر کر دیا ہے۔ اب مجھ کو خبر لگی ہوئی
ہے کہ عدالت سے اسکا فیصلہ کیونکر ہوگا کیونکہ
اچارج کو جو کچھ دیا گیا۔ وہ صرف مردہ کے پاس
پہونچنے کے لیئے دیا گیا تھا۔ اچارج نے خود
رکھنے کا خیال کر لیا۔ اس لیئے اسکو زیر دفعہ
۴۰۶ تعزیرات ہند ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع خیانت
مجرمانہ کی سزا ملنی چاہیئے۔ مجھ کو بہت افسوس سے
یہ بھی کہنا پڑا ہے۔ کہ یہ سب کچھ بھگتی خیالات کا
ہونا صرف ویدوں کے پرچار کا نہ ہونا ہے اگر
ویدوں کا پرچار کھلم کھلا طور پر شروع ہو جاوے
تو اچارج لوگ بھوکے مرنے لگیں۔ اچارج
لوگوں سے اب بندہ کو زیادہ حال یہ معلوم ہوا ہے
کہ کسی خاص ججمان کا کوئی خاص اچارج نہیں ہوتا
بلکہ ان کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی شہر میں ۵ اچارج
ہوں۔ تو مہینے میں پہلی تاریخ سے لیکر ۶ تاریخ تک
جو شخص مرے اسکی کریا کرم کا مالک پہلا اچارج ہوگا
۶ سے لیکر ۱۲ تک جو مرے اسکی کریا کرم دوسرا اچارج
کرا دے گا۔ اور علی ہذالقیاس یہی حال ہے جس
اچارج کا حال ۱۵۔ ۱۰ گزشتہ کے اخبار ست دھرم
پرچارک میں چھپا ہے۔ اسکا زیادہ حال یہ معلوم
ہوا ہے۔ کہ دوسرا اچارج جسکی باری نہ تھی کریا کرم
کروا آیا۔ اس لیئے اسپر دعوی ۵۰ روپیہ کا کیا گیا
ہے۔ ۲۵ ماہ حال کو اسکی پیشی ہے۔ دیکھیئے کیا
فیصلہ ہوتا ہے۔ عرصہ ۲ سال کا ہوا ہے کہ ایک
کھتری کی عورت نے دریائے بیاس میں گر کر
خودکشی کر لی تھی۔ اسکی یہ کہانی ہے کہ وہ عورت
اپنے بیٹے کی عورت سے لڑی اور جا کر دریائے
بیاس میں کود پڑی۔ جب لوگوں بالخصوص لوہیر کو
یہ حال معلوم ہوا۔ تو انکی خوب تحقیقات شروع
ہوئی اور وہ کھتری بیچارہ پکڑا گیا بعد غور
کرا لیکے کھتری تو بری ہو گیا۔ مگر برہمن اچارج
لوگوں کو کیا شرارت سوجھی کہ انہوں نے اس
کھتری کو یہہ کہا کہ جبتک تو اس عورت کا جسم
آٹے کا نہ بناویگا۔ اور اسی طرح سے جلا کر بندوبست
دیگر کریا کرم نہ کراے گا۔ اسکی مکتی نہ ہوگی
وہ دوزخ میں پڑیگی۔ چنانچہ یہہ بات کھتری
کے دل میں سما گئی اور اسنے اسی طرح آٹے کا جسم
طیار کرا کے اسکو جلایا کریا کرم کی گویا سب
رسومات ادا کیں۔ جسمیں وہ غریب دو سو روپیہ
کا قرضدار ہو گیا۔ جبکہ ساہوکار نے انجری بھی
کی تو اسکا ستیاناس ہے۔
مسٹر ایڈیٹر خیال فرماویں۔ یہہ ہی بھارت ورش
ہے۔ جہاں کہ فریب کا نام نہ تھا۔ آج کل اسقدر
فریب ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ یہہ سب کچھ
اسی ظالم پیٹ کے پالنے کے لیئے کیا جاتا ہے
اس لیئے سب سجن پرشوں کی سیوا میں پرارتھنا
ہے کہ وہ عقل کو دخل دیکر کام کریں۔ ۹۔ ماہ
گزشتہ کے پیسہ اخبار میں چودھری نول سنگھ
مظفر آباد کا ایک لطیفہ چھپا ہے۔ جس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کن کن فریبوں سے
اچارج بھولے لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔
۱۵۔ جون سنہ ۱۸۹۶ء کا ذکر ہے کہ ایک بجرد
ہمارے گھر میں آیا۔ اور کہا کہ آج سنیچر [illegible]
بیٹے کہا کہ تیل دینے سے کیا ہوتا ہے۔ [illegible]
حق ہے۔ اسنے کہا۔ کہ تیل دینے سے پاپ
مٹ جاتے ہیں۔ بیٹی کہا تو گویا پاپوں کے ہٹانے
کو سنیچر دیوتا آیا ہے۔ اسپر وہ زیادہ بکنے لگا تو
کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا۔ افسوس بھارت
ورش کا یہہ حال کب تک رہے گا۔ کب تک [illegible]
جگہ کے لوگ ایسے جاہل رہینگے۔ اگر آریہ [illegible]

پنجاب غور کرے۔ تو جلد تر ہر ایک جگہ میں ویدوں کے پرچار کا پربندہ کرا دیوے۔ بھارت کے پرنتوں کو اب صرف آریہ پرتی ندھی پنجاب کا سہارا ہے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس بندہ ناچیز کی عرض کو غور سے سوچ کر جلد جلد کام کرکے ویدوں کا پرچار ہر جگہ شروع کر دیوے تو یہ کالی گھٹا ضرور دور ہو جاویگی۔ آجکل طرح طرح کے فرقوں سے بھولے لوگوں کو بہکا رہے ہیں۔ عجب حالت ہماری ہے۔ کیا بیان کیا جاوے۔ اگر سری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج پرگٹ نہ ہوتے تو اس وقت ضرور بھارت ورشیوں کا برا حال ہوتا۔ انہی کے سوہردیا کھیانوں نے سوئے ہوئے لوگوں کو بیدار کیا۔ اور اب ٹھگ لوگوں کی قلعی کھلنے لگی ہے۔ مگر ابھی وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ جبکہ بھارت ورش کے ہر ایک کونے میں ویدوں کا پرچار شروع ہو جاویگا۔ اور ٹھگ لوگ اپ دنیا سے سزا پاکر جہنم میں داخل ہونگے۔

رقیمہ
امیر چند از نادون ضلع کانگڑہ

دھرمسالہ

نقل تجویز نمبر ۲ اجلاس انترنگ سبھا منعقدہ
۸۔ دسمبر ۱۹۵۲ء

(۱) لالہ ٹھاکر داس جی نے تجویز پیش کی کہ دھرمسالہ آریہ سماج نے چند ناجائز وجوہات کو جو اسے بابو سکھدیال سابق منتری کی غلط بیانی سے معلوم ہوئے۔ یا یوں کہئے کہ بابو سکھدیال کی امداد و ہمدردی کرتے ہوئے غلط فہمی کی وجہ سے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہمیں اپنے ہمیں کے برخلاف اور کہ قواعد پرتی ندھی سبھا پنجاب کے قاعدہ نمبر ۲ کو توڑتے ہوئے سبھا مذکور سے قطع تعلق کر دیا تھا۔ اس لئے اس انترنگ سے آریہ سماج دھرمسالہ کا تعلق شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے کہ جسکو پردھان لالہ منشی رام جی لیڈر ہیں پھر قائم کیا جاوے اور کہ پراتک ناد سبھا لاہور پرتی ندھی سبھا سے جو تعلق پیدا کیا گیا ہے۔ اسے منسوخ سمجھا جاوے لالہ گنگا رام جی نے تائید کی اور اتفاق رائے سے پاس ہوئی۔

داس گنگا رام منتری آریہ سماج
دھرمسالہ (ضلع کانگڑہ)

بیواہ میں اصلاح

یہ شادی منشی لوہ بدی یکم سمت ۱۹ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء کو تھی۔ برات شہر جے پور سے بمقام قصبہ لونی ضلع دہلی منشی بنسی لال صاحب پٹواری ولد منشی چند منتری کے یہاں آئی تھی۔ اس شادی میں آتشبازی و پھلواری دیگ گھوڑے یعنی مندوں دستخت نیگ دستخت ٹرال و بھانڈ و نسخہ رنڈی کا ناچ وغیرہ بدرسمیات کا مطلق دخل نہ تھا۔ نوگرہ اور گرنش پوچن وغیرہ واہیات رسم کو بھی دھتا بتایا۔ سب سے اچھی بات جو اس شادی کا دارومدار تھی۔ کہ ور کنیا کا سمبندھ ٹھیک ہو گیا تھا۔ یعنی ور کی اوسط عمر ۲۲ سال اور کنیا کی عمر ۱۶ سال تھی۔ مبلغ چھ روپیہ طرفین نے بتفصیل ذیل ویدک دھرم پرچار فنڈ کے واسطے دان دیا۔ منشی بنسی لال صاحب عہ از جانب نوشہ عہ کل چھ روپیہ کا منی آرڈر وزیر آباد کو بھیجا گیا ہے۔ آپ ویدک دھرم پرچار فنڈ میں جمع کرکے رسید منشی بنسی لال صاحب منتری تحصیل بلب گڑھ ضلع دہلی کے نام بھیجینگا اور کارخیرات لائقہ سے خوشنودی مزاج مبارک کیجئے۔ ہمیشہ یاد فرماتے رہیئے گا۔

رقیمہ نیاز
شیو لال سکتری آریہ سماج
قصبہ پلول ضلع گوڑگانوہ

آریہ سماج اور بھجن

سرشٹی کے آرمبھ سے آج تک جتنے مت متانتر سنسار میں پرچلت ہوئے ہیں۔ انکی بنیاد قریبا راگ و بھجن پر قائم ہوئی ہے۔ جہاں کسی بانی مذہب نے اپنے سدھانتوں کو پھیلانا چاہا۔ اسکے خیالات نے راگ و بھجنوں کا جامہ پہنا اور لوگوں کے ہردوں میں بذریعہ راگ و بھجن کی آکرشن شکتی ڈالدی۔ سچ پوچھو تو ملکی لیڈر لارڈ بیرن جیسوں نے بھی اسی راگ و بھجن کے دوارا یونان کی بھومی میں تہلکہ مچا دیا تھا اور لوگوں کے دلوں میں آزادی کے خیالات اپنے انگریزی بھجنوں کے ذریعہ منقش کئے تھے۔ کیا یہ خیال (یعنے بھجنوں و راگ کا اثر) انسان کے لئے مصنوعی ہے۔ نہیں بلکہ ایشور نے ہی سرشٹی کے شروع سے انسان کے دل میں ایسا خیال ڈالا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ ایشور کا سچا گیان وید بھی راگ و سورادی سے بھرپور و مملو ہے۔ آریہ سماج نے موجودہ پرچلت ہندی بھاشا میں بھی بھجنوں نے بڑے زور شور سے کام کیا ہے۔ چودھری نول سنگھ کے بھجن سورسہت گاین کرنے سے لوگوں کے ہردے

رل جایا کرتے تھے۔ اُسمیں شکتی تھی کہ اپنے دلیش کی دردشا کا خاکہ کھینچتے ہوئے سخت دلوں کو بھی رلا دیا کرتا تھا۔

کسی نے کرشن جی سے پوچھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔ اُسنے جواب دیا کہ بانسری میں یعنی جہاں خوب سُور و راگ سے بانسری بجتی ہو میں موجود ہوتا ہوں۔ تان سین کے راگ پرانے شاعر انکے النکار کے موجب اُڑتے ہوئے پرندوں کو ٹھہرا دیا کرتے تھے۔

المختصر۔ آریہ سماج کی ہستی میں بھی بھجن و راگ ایک بڑا بھاری انگ ہے۔ جسقدر اثر آریہ سماج کے اصولوں و سدھانتوں کا ان پڑھ داروں پر بذریعہ بھجنوں کے ہوتا ہے۔ وہ معمولی لیکچروں سے نہیں ہوا کرتا۔ پنجاب کے جس نگر میں جاؤ۔ گرو نانک کی شبد میں بانی محلوں سوڑھیوں دھرموں چوپائیوں وغیرہ میں لوگ بڑے پریم سے گا رہے ہیں۔ اگر گورو نانک جی اپنے اصول و خیالات نثر میں چھوڑ جاتے۔ تو شاید اسقدر مشہور و مروج نہ ہوتا۔ جبکہ آج منٹگمری و ملتان ضلع کے ہر ایک قصبہ و نگر کے لوگوں پر یہی مثل آریہ سماج پر صادق آتی ہے۔ پرنتو شوک سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض آریہ سماج کے اصول و سدھانتوں کے برعکس کام کر رہے ہیں۔ جہاں آریہ سماج کے اصول ایشور کو سرب بیاپک و سرب شکتیمان نرآکار بتلاتے ہیں۔ وہاں ایسے ایسے بھجن سماجوں کے سپتاہک و وارشک اتسووں میں بڑے زور شور سے پڑھے جاتے ہیں۔ جو کہ اصولوں کے برخلاف ہوتے ہیں۔ مثلاً ایشور کو پاپ کھشما کرنے والا ساکار وغیرہ بتلاتے ہیں۔ بالکل ایسی صورت میں الزام اسکے گنوں کے باندھے جاتے ہیں کہ معمولی سمجھ والا آدمی انکو آریہ سماج کے سدھانتوں سے بالکل وردھ پائیگا۔ میں پنجاب پرتی ندھی سبھا کی توجہ اس طرف خاص طور پر مبذول کرتا ہوں کہ اگر سبھا زور دیکر اسکا تدارک نہ کیا تو کچھ عرصہ کے بعد یہی بھجن آریہ سماج کے پرچار میں ہانی کارک ہونگے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ بھجنوں کا انتظام ٹریکٹ سوسائٹی کے ماتحت رکھا جاوے اور جب تک کہ وہ کسی بھجن گرنتھ کی تصدیق نہ کرے تب تک کسی سماج میں ایسے بھجنوں کے بولنے و پرچار کرنے کی آگیا نہ دی جاوے۔ جیسا کہ سعد زاد ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک نے اپنی کسی سابقہ اشاعت میں "پرارتھنا" پر نقص نکالا تھا۔ اور بتلایا تھا کہ آریہ سماج میں پرارتھنا صرف وید منتروں کے ارتھ کر دینا کافی ہے۔ ویسا ہی بھجن بھی وید منتروں کے ترجمہ نظم میں کر دینا کافی ہوگا۔ سوامی جی کے بھاشیہ کو سامنے رکھکر وید منتروں سے بھجن بنا لینا کافی ہوگا۔ اس سے وید کا پرچار بھی ہوگا۔ اور لوگوں کی رچی بھی وید پڑھنے کی طرف لگیگی۔

نمونہ کے طور پر ایش اپنشد کے پہلے دو منتروں کا ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اگر آپ انکو اچھا سمجھیں۔ تو میں کل ختم کرکے چھاپنے کو ٹریکٹ سوسائٹی کے سکرٹری کی خدمت میں ارسال کر دوں۔

وہ پرماتما جگت آدھار ہے
کر جنہیں رچا سار اسنسار ہے
جگت کے ذروں میں نہ دکھیگا
گر آنند سچا طلب گار ہے
کسی غیر کے مال و حق کو نہ چھین
یہی وید بانی کی للکار ہے
(۲) کرو کام عمدہ اپنے سدا
اگر عمر سو برس درکار ہے
کرو کرم نیک کرنے سے مکتی ملے
یہی مکت ہو جو سدا چار ہے

ایسا ہی سب بھجنیک صاحبان اگر ویدوں کے چند ادھیاؤ و اپنشدوں کو بھجنوں کی حالت میں بدل دیں تو بہت لابھ ہو۔

آپکا شبھ چنتک
جمنا داس از شاہدرہ

شاہدرہ سیانمیر میں اوپدیشکوں کی ضرورت

مہاشے ایڈیٹر جی۔ نمستے۔ بندہ دور دراز سے آ کر لوگوں کی رچی دھرم کی طرف کچھ کچھ دیکھی ہے جو کچھ انہوں نے میرا آدر ستکار کیا۔ اس میں نہایت کو بھی بات کر دیا۔ کیا خوب ہو اگر لاہور سماج کے جلسہ کے ساتھ ساتھ ایک دن باغبانپورہ و شاہدرہ کا جلسہ اور ایک دن میانمیر کا جلسہ بھی رکھا جاوے۔ یہاں سماجیں تو موجود ہیں مگر اوپدیشکوں کے نہ ہونے کے کارن مرجھا رہی ہیں۔ انہیں لاہور کے گلزار سماج کی ہوا تک بھی نہیں پہونچتی۔ اکثر بڑے بڑے اوپدیشک لاہور میں آتے ہیں۔ لیکن کبھی نہیں سُنا کہ لاہور کے ارد گرد شاہدرہ۔ میانمیر یا باغبانپورہ تک بھی کبھی پدھارے ہوں۔ اور لوگوں کو اپنے ویاکھیانوں سے مستفیض کیا ہو۔ یہ تینوں مقامات لاہور سے تین تین میل کے فاصلہ پر واقع ہیں لیکن اوپدیشک صاحبان سے اسقدر تکلیف گوارا نہیں ہوتی۔ کہ ایک دو گھنٹے وہاں جاکر لوگوں کو لابھ پہونچاویں۔ امید کہ پنجاب پرتی ندھی سبھا اس طرف غور کریگی۔

داس جمنا داس از شاہدرہ

ایک برھمو کی پول

آپ ستیہ پر دُرڑھ رہیں - دُنیا چلکر تمہارے پاس آویگی - یو باؤ تھا میں نوجوان کے کچھ دوست بنتے ہیں - جب مستی کی حالت ہوتی ہے کچھ دوست انہیں سے اعلیٰ دھارمک اصول اسے بتلاتے ہیں - بعض اوقات وہ اُن سے رنجیدہ بھی ہو جاتا ہے - دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں - جو ہنسی خوشی سے اُس کے ہر ایک خراب کام میں شامل ہو جاتے ہیں لیکن وہ اِس حالت میں کچھ وقت تک اُس جوان کی نزدیکی اور گہری دوستی کو حاصل کرتے ہیں - دیو اچھا سے کہیں نوجوان کی زندگی پلٹا کھاتی ہے - فرض کیجئے کہ کسی دھرماتما کے ملاپ سے ستیہ گیان کے زور سے اُس جوان کی مستی اُتر جاتی ہے - آنکھیں کھُولتے ہی وہ جوان دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھنے لگتا ہے - جن لوگوں نے جوان کی مستی کی حالت میں اُنکو ایک طرح سے خوش کیا تھا "اُسکی نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں - بیشک ضروری بھی تھا کہ ایسا ہوتا - کیونکہ اِن لوگوں نے دوستی کی بنیاد مستی پر رکھی تھی - جسپر تیار شدہ عمارت کو ضرور گرنا چاہیئے تھا - ایسا ہی حال آجکل کے اُن لوگوں کا ہے - جو لوگوں کو خوش رکھنے کے لیئے ستیہ کو کچھ وقت کے نیچے غیر آباد کر دیتے ہیں - آپکو یاد رہے کہ وہ "ستیم الو جیتی" غلط نہیں کہا گیا تھا - وہ آئندہ نسل کے من میں اپنے لیئے نفرت کے جذبہ لگا رہے ہیں - کیونکہ روز بروز لوگ ستیہ کی طرف جھک رہے ہیں - میں حیران ہوں - کہ ہندوستان کے آئندہ مذہب کو بتلانیوالا اور برہمو سماج کا بُڑا اخباری لیڈر اپنی آئندہ عزت کو مقبول جاوے - اور جس بات کو وہ خود مانتا ہے - اسکے برخلاف کچھ معمولی دباؤ سے کہدے - میری مراد ہیں چند پال سے ہے - جبکہ انہوں نے برہمو آشرم کے لڑکوں کو سرمن دیتے ہوئے فرمایا -

Don't take too much of meat

"یعنے بہت مانس مت کھاؤ" اس سے ایک ہفتہ پہلے آپ فرما چکے تھے کہ مانس بالکل نہیں کھانا چاہیئے - لیکن نتیجہ یہہ خبر پاکر کہ لڑکے مانس کھانے والے ہیں - فرمایا بہت نہیں کھانا چاہیئے - ٹھیک ہے - لیکن لڑکے بھی کالج کے ہیں - جناب! وہ ان ساری چکنوں کو سمجھ جاتے ہیں - اور یاد رہے کہ گو شہد و مانس خود ہی کیوں نہ ہو - وہ اپنے اندر اِس بات کا نتیجہ ضرور رکھتا ہے - کہ کوئی سادھو اُسکو اِس کھانے کی اجازت نہیں دیتا - خیر سندر سنگھ ایک لوُور لینے جاکر دریافت کیا جناب آپنے پڑھا تو "ورجیتم مانسم" اتیادی منو سمرتی کا شلوک اور فرمایا بہت مانس نہ کھاؤ - یہہ کیا معمہ ہے - جو جواب انہوں نے دیا - اُس سے پبلک خود ہی سوچ لے کہ ہمارے برہمو پرچارک نے کسقدر اپنی اخلاقی جرأت کو ظاہر کیا - جبکہ یہہ کہا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ یہاں بہت سے طالب علم زیادہ مانس کھانیوالے ہیں - اس واسطے ہم نے کہا کہ بہت نہ کھاؤ - "خوب شد" - جناب من ایسا کہنے سے آپنے اپنے پہلے کہے ہوئے کو دہو دیا اور لڑکوں کو خوش کرنے کا مقصد بھی پورا نہوا بلکہ آپکی پوزیشن کی تبدیلی نے اُلٹا اثر پیدا کیا - اگر کچھ ایسا ہی کرنا منظور تھا - تو یوں کہنا ٹھیک ہوتا کہ لڑکو مانس کھانا بالکل اچھا نہیں - اور چھوڑنے کی یہہ ترکیب ہے - کہ پہلے اگر بہت کھاتے ہو - تو تھوڑا کر دو - گو کہ میں تو مانس کے یک لخت چھوڑنے کو کچھ بُرا نہیں سمجھتا میں چاہتا ہوں - میرے بھائی پھر ایک دفعہ بورڈنگ میں جاکر اپنے اصلی خیال کو ظاہر کر دیں - تو ٹھیک ہو -

اثنائے گفتگو میں بھائی صاحب نے یہہ بھی فرمایا - کہ میرا اِسکا وشواس ہے - کہ دھرم کا گیان اور مانس کا کھانا پہلو بہ پہلو نہیں جا سکتے - میں کہتا ہوں - کہ یہ بالکل سچ ہے - لیکن کیا سبب کسی برہمو پرچارک نے آج تک اِسکا کھُلا پرچار نہیں کیا - کیا اسکا یہہ سبب نہیں کہ برہمو سماج کے اکثر آدمی اِس برائی کے شکار ہیں - اور جس حالت کو دیکھکر اور بہت زیادہ اس طرف میں پرچار کی ضرورت ہے - ہم اپنے بھائی صاحب سے التجا کرتے ہیں - کہ ستیہ کے پرچار میں رشیوں کے ان الفاظ کو سامنے رکھکر "ستیم الو جیتی" بے ڈر ہوکر کام کریں - اور جانوروں کے آہ و نالہ پر بھی کچھ دھیان دیں -

داس
سندر سنگھ از لاہور

پرشن

کوئی آریہ صاحب بحوالہ کتب ہائے مذہبی و دلائل ہر قومہ ذیل سوالات کا جواب دیں -

(۱) جیو آتما کیا ہے - اور جسم کے کس حصہ میں رہتا ہے
(۲) کیا جیو آتما میں طول و عرض وغیرہ صفات ہیں - اگر ہیں تو وہ کس قدر ہیں -
(۳) جیو آتما ایک جسم سے نکلکر کس ذریعہ سے

دوسرے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اور اسکی زندگی کسقدر ہے۔

(۴) کیا کوئی ایسا وقت تھا۔ کہ جب جیوکا کسی جسم سے کچھ تعلق نہ تھا۔ اگر ایسا وقت تھا تو پھر کسطرح جیو آتما جسم میں قید کیا گیا۔

(۵) کیا جیو آتما بغیر جسم کے کرم کرسکتا ہے اور خوشی و رنج محسوس کرسکتا ہے۔

(۶) اسنرا کا کیا مدعا ہوتا ہے۔ اور اسکا کیا فایدہ ہوسکتا ہے۔ جبکہ مجرم نہیں جانتا کہ آیا وہ سزا بھگت رہا ہے یا نہیں۔ اور اگر بھگت رہا ہے تو کس کرم کے عوض میں۔

(۷) کیا سزا جیو کو تب اداگون سے بچاتی ہے۔ کسی میعاد مقررہ کے پیچھے ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہوتی ہے تو موت قبل از وقت کس طرح ہوسکتی ہے۔ لہذا تمام علم طب وغیرہ کا کچھ فایدہ نہیں ہے۔

(۸) اگر جیو کو ایک جسم کے اندر مدت مقررہ کیلئے قید کیا گیا ہے۔ تو کیا جیو اس جسم سے بلا مرضی ایشور کے رہائی پاسکتا ہے اگر نہیں تو کیا ایک خودکشی شخص ایشور کے نزدیک گنہگار ہے۔ اور کیونکر۔

(۹) بموجب مسئلہ اداگون کے بڑے بڑے روگی آدمی اپنے کرموں کی سزا بھگت رہے ہیں۔ کیا مجرم اور گنہگار آدمی کو مدد دیکر اسکی تکلیف کو کم کرنا ایشور کے برخلاف ہے۔

(۱۰) کیا ایشور پاپ کا ناش کرنا چاہتا ہے اور کرسکتا ہے۔ اگر ایسی صورت ہے۔ تو وہ کیوں پاپ کا ناش نہیں کردیتا۔

اڈیٹر صاحب خود جواب ارقام فرمادیں تو انکی مہربانی ہے اور دیگر صاحبان کے جواب کی نسبت اپنی رائے لکھیں۔ آپکا دوست

موتی رام پلیڈر۔

لوکل

پنڈت دلوی دیالو جی نے جو کہ سودان میں پہن دیا کھیان ویدک دھرم کی زندگی پر دیئے ہیں جنمیں کہ حاضری بہت کثرت سے ہوتی ہی۔ ابھی تک پنڈت جی کا ارادہ ایک دیا کھیان اور دینے کا ہے۔

۱۵ - اور ۱۶ دسمبر گذشتہ ۱۸۹۵ء کو پنڈت دلوی دیالو جی نے بھالونی جالندھر میں دو دیا کھیان دیئے۔ سرجیہ جاری تھا کہ اسی دن بھی جو کہ سودان میں ایک دیا کھیان دیا۔ پیچھے گذشتہ تاریخ ۱۹ دسمبر کو لالہ [illegible] جی کے مکان پر (جو کہ انہوں نے [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا کو ویدک آشرم کیلئے دیدیا ہے) ویدک آشرم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کھولا گیا۔ اب آشرم میں علاوہ ادپدیشک تیار کرانے کے اچھے اچھے مہر مکر وید اور دیدانگ پڑھنے والوں کی تعلیم کا بھی انتظام ہوگا۔ حسب ذیل ودیارتھی اسوقت داخل ہیں۔ ودیارتھی بھگت رام جو کہ بلیئے کلاس تک انگریزی کی پڑھائی کرچکے ہیں۔ اور اب دیا کرن کا اتہیہ سہت پڑھتے ہیں۔ ودیارتھی ہرزاد ودیارتھی کرشن دت۔ اور ودیارتھی ہر رام دت۔ ان کے علاوہ برہمچاری ٹھاکر داس (جو) ہرشی دیانند کرت گرنتھوں پر بہت کچھ عبور رکھتے ہیں اور ہوشیار ہوکر آشرم میں لگ گیا۔ ابھی تین ودیارتھیوں کے اور آنے کی امید ہے۔ آشا ہے۔ کہ یہ آشرم بہت جلد ادپدیشک طیار کرکے دھرم کی اُنتی کا باعث ہوگا۔

فی الحال پنڈت برج موہن جی پڑھاتے ہیں لیکن ایک پورا ودیا دینے والا ودوان کیے آئیکی یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ء تک امید ہے۔

سوموار گذشتہ کے سیتا یک جلسہ میں معمولی کارروائی کے علاوہ دیوان صاحب رام جی اپنی بال بدھوا استری کے بیواہ پر جرأت دکھلانے کے باعث انکے ساتھ ہمدردی کے اظہار کا ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جو کہ دیوان صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔

۲۱۔ دسمبر ۱۸۹۵ء سوموار کو دوپہر کی ڈاک میں دیوان بخشی چند صاحب تشریف لائے جو کہ امتحان سول سروس کا پاس کرکے آئے ہیں۔ دیوان صاحب لالہ منشی رام پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مکان پر ایک گھنٹہ تک ٹھہرے اور بعد کچھ بھوجن اور چار پہنے کی سواری پر تشریف لیگئے۔ انکے استقبال کو بابو بنگو راد بھگت رام بیرسٹر۔ پنڈت تیجو مل [illegible] لالہ [illegible] رام۔ لالہ موتی رام صاحبان و کلاء ریلوے سٹیشن پر گئے تھے۔

آریہ سماج جالندھر شہر کے اتسب کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ پنڈت آریہ منی جی۔ اور برہمچاری نتیانند اور سوامی وشیشورانند جی بھی تشریف لاوینگے۔ چنانچہ برہمچاری نتیانند اور سوامی وشیشورانند جی آج شام تک جالندھر شہر میں آجاوینگے۔

اس ہفتہ ایک ہندو نوجوان شراب خانہ خراب کے پیتے پیتے مرگیا۔ شراب پینے والوں کو یہ مثال دیکھکر ایسی زہر آلودہ بدبو چیز سے نفرت کرنی چاہئے۔

ہیں۔ وہ ازراہ نوازش بہت قبال کمیٹی
ہوشیارپور کو وقت مناسب پر اپنی آمد کی اطلاع
فرماویں۔ اور جو کچھ چندہ عنایت فرمانا چاہیں
وہ نزد رائے بہادر ڈاکٹر مہر چند صاحب
اسسٹنٹ سرجن امرتسر ارسال فرماویں نیز
ایسے اصحاب کی ہمدردی و مدد کی جو اس قسم
کے جلسوں میں حظ اٹھاتے ہیں نہایت ضرورت
ہے۔ اس لیے انکی خدمت میں بھی التجا ہے
کہ اپنی عنایات سے دریغ نہ فرماویں۔ اگر کوئی
صاحب کسی اور حالات کو دریافت کرنا چاہے
تو المشتہر سے خط و کتابت کرے۔

المشتہر
نگینہ سنگھ اتالیق جناب حضور کنور
صاحب بہادر جنرل سکرٹری پریس
کانفرنس ہوشیارپور

وگیاپن

ست بھائے گنوں سبھتوں اور آریہ بھائیوں
کے ادہکاریوں کو وگیات ہو۔ کہ چونکہ میں
ایک ٹھکانے پر نہیں رہتا۔ سردہا اوپدیش کے
لئے بھرمن کیا کرتا ہوں۔ اسلئے چٹھیاں
وقت پر نہیں پہونچ سکتیں۔ اکثر گم ہو جاتی
ہیں۔ اور اکثر بے موقعہ آتی ہیں۔ آریہ سبھا
کا کارن یہی ہوتا ہے۔ کوئی صاحب آریہ سبھا
کے سبب مجھے بیگانی خیال نہ کریں۔ بڑا دکھ
کا کارن یہی ہے۔ جو میں نے اوپر لکھا ہے

آریہ دھرم کا سیوک
برہم چاری نتیانند

(نوٹ) ایڈیٹر آریہ پترکا بھی اس وگیاپن کو
اپنے پرچہ میں درج کر دے۔

اشتہار کتب مفید خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب
نہیں سمجھتے۔ البتہ پبلک پر اتنا اظہار کرنا مناسب
سمجھتے ہیں۔ کہ یہ جملہ کتب آپکی قدردانی سے
اب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہوئی ہیں
جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے سارٹیفکیٹ
بھی آ رہے ہیں۔ جناب سے میری یہ درخواست ہے کہ
جملہ صاحب ان کتابوں کو ملاحظہ کر کے سارٹیفکیٹ
عطا فرماویں۔ اور بذریعہ اخبارات پبلک
پر جو کچھ اپنی رائے ہو ظاہر کریں۔ تاکہ
شائقین کا روپیہ فضول نہ جاوے۔ اور بازاری
دہوکہ دیگر کتب کو برباد نہ کرنے پاویں
اور قابل قدر کتب کی قدر ہو۔

گربھست آشرم کا دوسرا ایڈیشن آج
ہو چکا۔ اسکی درستی کرا لینے میں ہمارا بہت حرج
ہوا ہے۔ امید کرتا ہوں۔ کہ اس مرتبہ اسکو
مضامین شائقین بہت پسند کریں گے۔
ضخامت بھی اسکی بہ نسبت سابق کے زیادہ
ہو گئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ۔ چھپائی بھی
نہایت عمدہ طرح سے طبع کرائی ہے۔ ایک سو چار
صفحہ ہیں۔ قیمت فی جلد ۸؍

حفاظت ہستی۔ جو صاحب اپنی
اولاد کو برہمچاری بنانا چاہتے ہوں۔ اپنی اولاد
کو آرام دینا چاہیں۔ اسکا ضرور ملاحظہ کریں
کیونکہ تندرستی کا انحصار اسی پر ہے
قیمت ۲؍

گربھادان ودیا۔ اولاد پیدا کرنیکی
ودیا اسکی پڑھنی ہر ایک کو ضروری ہے قیمت ۴؍
معیار محبت۔ اگر دوستی میں لطف اٹھانا
ہے۔ اور سچے اور جھوٹے دوستوں کو جاننے کی
خواہش ہے۔ تو ضرور ملاحظہ کیجئے قیمت ۲؍

بھرت واپد پدیش - اس میں وہ نصیحت
مندرج ہے۔ جو سری حضور مہاراج رامچندر
جی نے بھرت جی مہاراج کو کی ہیں۔ ہر ایک
آدمی کو چاہیے آب زر سے لکھنا چاہئے قیمت ۱؍
رشی پرشن و مہاتما سونک کا اپدیش
ہے۔ جو انہوں نے جدشٹر مہاراج کو کیا
تھا قیمت ۱؍ **انمول رتن** اس میں دکھلایا
گیا ہے کہ وقت سے ہم کیا کیا ہم حاصل کر سکتے
ہیں قیمت ۱؍

(نوٹ) یہ آٹھوں کتابیں اردو ہندی
میں موجود ہیں۔ علاوہ اسکے زبان ناگری
میں ست جنتری ۔ رتن پرکاش ۔ مراب
کا ذکر ۔ سندھیا ودھی ۔ ترتیب سرجن ۔
سرشٹا چار ۔

اطلاع جو کتب ہے ویلیو پے ایبل
یا قیمت آنے پر روانہ ہونگی۔ کل کتب پرچاری
مشتہر سے منگا لیں۔ لفظ یا ہندی بھی لکھا کریں
پتہ معہ ڈاکخانہ صاف تحریر فرماویں۔

المشتہر
چمن لال ویش نمبردار
کوچہ بھائی ... دہلی

نسخہ خبط احمدیہ

دوسری بار چھپکر تیار ہو گیا ہے قیمت
فی جلد ... مطبع ست دھرم
پرچارک جالندھر شہر و لالہ جگن ناتھ لائبریرین
آریہ سماج لاہور و چھوٹو دی سے نقد قیمت بھیج کر
یا بذریعہ ویلیو پے ایبل مل سکتی ہے

مطبوعہ ۱۴ پوہ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

...وید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۲

परी द्यावापृथिवी सद्य इ...
लो कान परी दिश: परी स्व...
म्य तन्तं विततं विचृत्य तद...
दासीत ॥ १२

...جو پرماتما سورج اور پرتھوی کو شیگھر پراپت ...ب اور سے دیکھتا ہے - جو کل بھوگوں کو ...پراپت ہو کے سب اور سے پرگٹ ہوتا ہے ...وں کو پراپت ہو کے سب اور سے ظاہر ہے ...شیگھر پراپت ہو کے سب اور سے دیکھتا ...کے پھیلے ہوئے کارن - انگنت طرح کے تنو ہر ...اس سکھ کو دیکھتا ہے - جس میں کہ وہ ... - اور جس میں کہ وہ بگیان ہوا ہے - اسی کی ...با کرو۔

...جگر سب تیز - کون چیز کو گرہن کر سکتا ...جو خود آپ ہیں موجود ہوں - اس لیئے سورج ...ری - سب بھوگول دشاؤں سکھ اور ستیہ ...سب کو شیگھر گرہن کرنے والا پرماتما ہی ...کیونکہ وہ ان سب میں ویاپک ہے لیکن ...ایشور ان سب میں کیول ویاپک ہی نہیں ...بلکہ ان سب میں سے ایک ایک ماہیت ...نے والا ہے - اسکے ہر ایک حصے اور گن کا ...پوری گیان ہے - لوگ اس سے بے مکھ ہو کر ...یان کی تلاش کرتے ہیں - ودیا ان لوگوں ...پروار کرتے ہیں - بلا توسط سوامی پرماتما ...ان کے تو گیان ہو نہیں سکتا - اسلیئے ...کی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے -

(اوم تت ست)

ایڈیٹوریل نوٹس

دیوان ٹیکچند جی کی تعریف عرصے سے سُنتا تھا - یہ پنجابی صاحب ہیں - جنہوں نے کہ سول سروس کا مشکل امتحان پاس کر کے اپنے آپکو کمشنری وغیرہ کے عہدوں کے مستحق بنایا - ولایت میں جب تک آپ رہے - خاص خاص لیاقتوں کی تعریفیں اخباروں میں دیکھنے میں آئیں - ولایت سے ہی مجھ ملنے کا اقرار کر کے دیوان صاحب تشریف لائے تھے - ہوشیارپور میں آپکی تعیناتی ہوئی ہے - ۱۶ دسمبر کو مجھ ملے - بڑے سنجیدہ مزاج معلوم ہوتے ہیں - اور طبیعت میں اوچھا پن بالکل نہیں ہے - میری طبیعت مل کر بہت خوش ہوئی - آریہ سماج سے اب تک خاص پریم معلوم ہوتا ہے - غالباً آریہ سماج جالندھر شہر کے سالانہ جلسے میں بھی شریک ہونگے - ایک گھنٹہ کی بات چیت سے مجھے یہ پتہ لگا - کہ دیوان ٹیک چند اپنے دیش کے سچے بھگت ہیں - ایشور اِس ہونہار نوجوان کو ہمتی دیں کہ وہ اپنی قوم اور اپنے دھرم سے کبھی بھی منحرف نہ ہوں - بلکہ دن بدن شردھا سے اپنے گرے ہوئے دھرم کو اُنّت کرتے رہیں -

پنڈت گورودت سود گیاشی کا چھوٹا لڑکا اجل کا نوالہ ہو گیا ہے - لڑکا بڑا ہونہار تھا - لیکن کرم بڑے بلی ہیں - ایشور بے کس بدہوا کو شانتی پردان کریں -

دیوناگری بھاشہ میں جو اخبار کہ ہر وقت شائع ہوتے ہیں - انکو دیکھ کر ماتری بھاشہ کی اُنتی کی رہی سہی امید بھی کافور ہو جاتی ہے - جس دیوناگری بھاشہ کے پتر کو اُٹھا کر دیکھو - اسمیں ہی عربی اور فارسی کے مشکل الفاظ سنسکرت کے اکشروں میں لکھے ہوئے نظر پڑینگے - نیتا ستیشی ایک اچھا پتر ستری لوگوں کے سدھار کے لیئے نکلتا ہے لیکن اسمیں دو تین مہینے سے اکثر ایسی مشکل غزلیں درج ہوتی ہیں - ہماری عرض ہے پریشرم کر کے ان اخباروں کے ایڈیٹر دیوناگری بھاشہ کا پرچار نہیں کر سکتے - تو پھر اخبار نویسی سے کیا فائدہ ہے - جس مطلب کے لیئے کہ ایسے پرچے لکھے جاتے ہیں - جب اسکی سہائتہ ہی نہ ہوئے تو پھر انکے جاری کرنے سے کیا فائدہ - میں چاہتا ہوں - کہ دیوناگری بھاشہ میں نکلنے والے اخباروں کے خریدار ایڈیٹروں کو صاف الفاظ میں لکھ کر بھیجیں - کہ اگر عربی و فارسی کے الفاظ سنسکرت اکشروں میں لکھنے بند نہ ہونگے - تو وہ اخبار خریدنے کے لیئے تیار نہیں - اس بارے میں آریہ ورت داناپور - راجستھان سماچار - اور ایسے ہی چند ایک اور اخبار قابل تعریف ہیں - کہ انکے ایڈیٹوریل اور خاص کالم ان نقصوں سے پاک ہیں - لیکن یہاں بھی خبریں اردو اخباروں سے بجنسہ درج کرنے کا مرض لگا ہوا ہے - دیوناگری ہمعصروں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے -

انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ تانجور راجیہ (علاقہ مدراس) میں ایک بڑا پستکالیہ ہے جسمیں تیرہ ہزار سنسکرت زبان کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ اگر آریہ سماج کا ایک برانچ مشن فنڈ ساری آریہ ورت کے لیئے کھل جاوے۔ اور کافی دھن موجود ہو تو ایسی جگہ چند سالوں تک ویدوان پنڈت بھیجکر سنسکرت زبان کے کئی نئے نسخے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہمارا وقت ہمونکی کمی کچھ کرنے نہیں دیتی۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو اگر زیادہ مدد دینیوں کی ملے تو امید ہے کہ یہ ہمارے گرنتھ تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

چاپلک اوپاسنا کی اصلاح میں وہ لوگ کے نیچے میں ہم نے کچھ لکھا تھا ہمعصر پرچارک نے اُس لیکھ کے چند الفاظ حسب مطلب خود کاٹ کرکے آریہ سماج پر نشک ست ہونیکا الزام لگایا ہے میں اپنے ہمعصر سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آیندہ جس تحریر پر نکتہ چینی کیا کریں۔ مہربانی فرماکر کل عبارت پہلے درج کر دیا کریں۔ تاکہ انکے ناظرین کو اصلیت سے واقف ہونے کا موقعہ ملا کرے۔

لالہ کرتارام جی منتری آریہ سماج کرنال آریہ سماج کی بہتری کے لیئے سدا ہی نیک اور پر مغز صلاحیں دیا کرتے ہیں آج کے صیغہ مراسلات میں بھی انکا ایک مضمون چھپا ہے جو کہ آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کی بڑی گہری توجہ کا محتاج ہے۔ اگر ہم اوپدیشک

اضلاع سرکار انگریزی اور ریاستوں میں کام کرنے لگ جاویں۔ تو پھر گرم گرم ویدک دھرم کی خوشخبری پہونچنے میں کوئی شک ہی نہیں ہو سکتا۔ لالہ کرتارام جی کی اس تجویز سے تو مجھے پورا اتفاق ہے۔ لیکن جو تجویز کہ ان اوپدیشکوں کی تنخواہ اور سفر خرچ کی فراہمی کی نسبت اُنہوں نے پیش کی ہیں اُنمیں سے نمبر ۲ کے تو میں سخت برخلاف ہوں کیونکہ اگر اوپدیشک کا کام اپنی تنخواہ خود پیدا کرنا قائم کیا گیا۔ تو پرچار سنتوکھی نہیں ہو سکتا۔ لالہ کرتارام جی کی اصلاح کے مطابق اوپدیشک کو ہر ایک میں ۱۰ نئے مقامات پر جانا چاہیئے۔ کیونکہ اُسے ہر نئے مقام سے ہی ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر کسی مقام پر زیادہ ضرورت ہوئی تو وہ کیونکر ٹھیر سکتا۔ اور اگر ٹھہر ہی جاوے تو تنخواہ اپنی کہاں سے پوری کر سکتا ہے۔ حال ہی میں پونڈری سے پنڈت آتمارام اوپدیشک نے مجھے لکھا ہے۔ کہ پونڈری اور کیتھل کے آریہ سماج ایک ایک ماہ اوپدیشک کو رکھکر دھرم ویدک شکشا سننا چاہتے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ لالہ کرتارام جی بھی مان لینگے۔ کہ اول طریقہ پر دھن کا پربندھ کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دھرم پرچار کے لیئے بعض اوقات سخت ہانی کارک ثابت ہونیکا احتمال ہے۔ تجویز دوم سے بھی میرا پورا اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ اس طریقہ پر بھی اوپدیشکوں کو تنخواہ وغیرہ کی نسبت پورا اطمینان نہیں ہو سکتا لیکن اگر تجویز نمبر ۳ میں کامیابی نہ ہو۔ تو اُس صورت میں تجویز دوم کو عملدرآمد کرنیکی نسبت بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں۔ لالہ کرتارام جی

کی تجویز نمبر ۳ سے مجھے پورا اتفاق ہے۔ اور میں ہمیشہ اس فنڈ کے لیئے چندہ دینے والوں میں اپنے آپکو پیش کرتا ہوں۔ اگر اس تجویز سے آریہ پرشوں کا اتفاق ہو۔ تو جو جو صاحب اس دھرم کے سودے میں حصہ دار بننا چاہیں اپنے نام و پتہ معہ اقرار لکھکر لالہ کرتارام جی منتری آریہ پرتی ندہی سبھا کے نام کرنال بھیجدیں۔

ریویو

سنستان اوپتی پدہتی۔ ارتھات دلپسند مضامین متعلقہ گرہست آشرم مولفہ لالہ شب نرائن محرر رجسٹری تحصیل ... زبان اردو۔ قیمت فی جلد ۲ محصولڈاک ... اس نسخہ میں مہرشی دیانند کرت سنسکار ودھی سے مدد لیکر سنستان اوپتی کی پدہتی بڑی خوبی سے بیان کیگئی ہے۔ جگہ بجگہ ... شاستروں کا آشا لیکر سب طریقے اُتم ریتی سے بیان کیئے گئے ہیں۔ درخواست خریداری مصنف کے پاس یا مطبع ستیہ دھرم ... یا لائبریرین آریہ سماج لاہور کے نام آنی چاہیئے۔

مسئلہ الہام یعنے سوال و جواب ... ایک برہمو اور ایک آریہ کے متضمن کتابی الہام اور شخصی الہام مرتبہ لالہ جیونداس ... آریہ سماج لاہور قیمت فی جلد آدھ آنہ۔ اس نسخہ میں سوال و جواب کے پیرایہ میں براہمو صاحبان کے اعتراضات کا جو کتابی الہام

اور کوتہ اندیشی ہی نہیں ہے - بلکہ اسکی
خاص وجہ یہی ہے - کہ ابتدائی تعلیم بچوں
کو گھروں اور گورکلوں میں دھرم کے مطابق
نہیں دیجاتی - اور بچپن کی اوستھا سے گزر کر
اُن کو جب ہدایت وید مقدس پر سمجھایہ نہیں
کرایا جاتا - اور یہی ایک کارن ہے - کہ جنکے
پورا ہونے سے عمر کا اگلا حصہ بالکل خراب
ہو جاتا ہے - اور زندگی وبال ہو جاتی ہے
اور اسی وجہ سے دھرم سے ناواقف رہیں
ادھرم میں پرورت ہو جاتی ہیں - اور یہ امر
ظاہر ہے - کہ دھرم کے موجود نہ رہنے سے اُسکے
بجائے ادھرم ہی ادھرم نظر آتا ہے - جسکا یہی
ثبوت اسوقت موجود ہے - کہ بھارت ورش
میں اسوقت ادھرم ہی موجود ہے - اگرچہ
سری ۱۰۸ سوامی دیانند جی سرسوتی مہاراج
نے ڈنکے کی چوٹ ویدوں اور آپکے گیان
نے کوش کو پرگٹ کر پبلک کو سچے گیان کا
مارگ درشا دیا ہے - اور ویدوں کا بھاشیہ
بھی کر دیا ہے - مگر اسکے مطابق عمل نہیں
ہوتا - جسکا یہی کارن ہے - جو اوپر درج ہوا
ہمارا اسقدر عرصہ کا تجربہ یہہ ہے - کہ موجودہ
آریہ سماج کے ممبران کا ویدوں کی ہدایت
کے مطابق عمل کرنا اسوقت بالکل غیر ممکن
ہے - کیونکہ وہاں برش تھادت دھرماتما
کہلاتا ہے - جسنے دھرم کے مارگ کو پورے
طور پر جان لیا ہو - آتما اور پرماتما کے بھید
کو اچھی طرح پہچان لیا ہو - جنکو وہ ابتدائی
تعلیم دھرم کی قطعی طور پر نہیں ہوئی - جبیر
اسکی آئندہ زندگی کا زہر ہے - تو وہ شخص
کچھ بھی نہیں کر سکتا - اور اسپر جبر کرنا عین
ظلم ہے - لیکن سامانیہ پرکار سے - وہ دھرم

اپدیش سُنتا ہوا بہت کچھ کر سکتا ہے - یعنے
نیک چلن بن سکتا ہے - ستیہ بول سکتا ہے
زنا وغیرہ بد کرموں سے چھوٹ سکتا ہے -
سندھیا آدی نت کرم کر سکتا ہے - اور اپنی اولاد
کو وید مارگ پر چلا سکتا ہے - اور یہی سب سے
زیادہ مفید ثابت ہوگا - کہ آریہ پرش اپنی
سنتان کے سُدھار میں کوشش کریں -
جہاں تک ممکن ہو سکے - عمر کے اول حصے
سُدھار کی طرف زیادہ توجہ دینا چاہیئے -
(برہمچریہ آشرم) اور چھوٹی عمر کی شادی
قطعی طور پر بند کر دینی چاہیئے - قریباً بڑے
بڑے شہروں اور قصبوں میں یہہ عملی کارروائی
جلدی سے ہو سکتی ہے - کیونکہ وہاں پر
آریہ سماجیں بھی ہوتی ہیں - اور نیز لوگ
سمجھدار بھی ہوتے ہیں - جہاں تک ممکن ہو سکے
آریہ لوگ اپنی سنتان کے سُدھار میں کوشش
کریں - دھرم کی شکشا اوشیہ دلا دیں - اور
چھوٹی عمر کی شادی قطعی طور پر بند کریں
(اسکی بابت میں علیحدہ اوپاؤ کسی وقت پھر
پبلک کے سامنے پیش کرونگا -)
لیکن دیہات میں جہاں پر کہ لوگ محض
ناواقف ہوتے ہیں - بالفعل صرف ویدک
دھرم پرچار ہی مفید ثابت ہوگا - اور یہہ
امر مسلمہ ہے - کہ جب دھرم کی گلانی ہو چکی
ہے - تو اول بانی دوارا دھرم کا پرچار کرنا
زیادہ مفید ہوتا ہے - اُسکے بعد جب لوگ
دھرم کو سمجھنے لگیں - اور انکا میلان زیادہ
ترقی کرنے کا نظر آوے - تو پھر رفتہ رفتہ
آگے قدم رکھنا مناسب ہوگا -
ویدک دھرم پرچار کا پربندھ اگرچہ آریہ
پرتنی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ہو رہا ہے

اور ویدک پرچار فنڈ بھی کھولا گیا ہے - لیکن
دھن کے اَبھاؤ سے زیادہ پرچار نہیں ہو سکتا
اور اسوقت سخت ضرورت ہے - کہ بہت جلد
گرام گرام تک ویدک دھرم کا خوب زور سے
پرچار کیا جاوے - تاکہ آریہ سنتان کی
مردم شماری سدھار پر ذرہ کم نہ ہونے پاوے اور
عیسائی اور مسلمان بھائیوں کو موقع دھرم بگاڑنے
کا نہ ملے -
ویدک دھرم کا پرچار کثرت سے کرائے جانے کے
بارے میں جو چند تجویزیں میں نے سوچی ہیں - وہ ایسی
ہیں - کہ اگر انپر فوراً عملدرآمد کرایا جاوے
تو پرچار بھی بہت زیادہ ہو - اور دھن بھی
آسانی سے پراپت ہو جاوے - اور وہ حسب
ذیل ہیں -
آریہ پرتنی ندھی سبھا پنجاب اسوقت ہر ایک
ضلع کے لیئے ایک اپدیشک بھیجا کرے سوائے
علاوہ اُن اپدیشکوں کے جو اسوقت کام کر رہے
ہیں - اضلاع اور ریاستوں کے لیئے شاید
چالیس اپدیشک کافی ہونگے -
ہر ایک اپدیشک ضلع کسی ایک سماج کے
تعلق کر دیا جاوے - اور اُسکی تنخواہ علاوہ
مناسب مقرر کیجاوے - لیکن اُسکی تعداد
معہ سفر خرچ ہرگز ... روپیہ ماہوار سے زیادہ
نہ کیجاوے - اُس اپدیشک کا فرض ہوگا کہ
ایک ماہ میں ۲۰ یوم دورہ کرے - اور ۱۰ یوم
صدر مقام پر رہے - اور ان ایام میں صدر
مقام پر رہکر آرام کرے - اور نیز وہاں پر
لکچر وغیرہ دیتا رہے - جہاں پر جاوے
اور اپدیش کرے - نقشہ کارگذاری ہفتہ وار
منتری آریہ سماج کے پاس بھیجتا رہے - اور
مہینے میں ایک بار ایک مختصر روزنامچہ کارگذاری

...پرتی ندھی سبھا میں بھیجا جاوے۔ اُسکے پرچار
...چندہ منتری آریہ سماج صدر کے فرائض
...ہوگا۔ اور اُسکی ہدایت کے مطابق اُس کو
...پرچار کرنا ہوگا۔ تنخواہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
...کرے۔ اور اُسکی ادائیگی خواہ سماج کے ذمہ
...جاوے یا پرتی ندھی سبھا اپنے ذمہ لیوے
...ہوگا۔ کہ سماج ہی اُسکی تنخواہ اپنے ہاں سے
...کم از کم اوپدیشک کو ایک ماہ ۱۰ گرام
...ضرور اوپدیش کرنا ہوگا یا اُس سے اوپدیشک
...جاوے۔ تو آلی اوتم ہے کل گانوں کے لئے
...اوپدیشک آریہ سماج صدر کے ماتحت سمجھا
...گا لیکن چند کام آریہ پرتی ندھی سبھا کے
...گی۔ (۱) اوپدیشک کا بہم پہونچانا (۲) اُسکی
...مقرر کرنا (۳) اُسکے شدہ آچرن کی تصدیق
...اسکو ایک سارٹیفکٹ دینا جسمیں یہ بھی
...ہوگا کہ یہ شخص آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا
...ک ہے۔

...ہی بات کہ اسقدر اوپدیشکوں کے لئے
...کہاں سے آوے۔ اُسکے لئے میں تجویز پیش
...ہوں۔ جنکو بلا اتفاق آریہ پبلک پسند کرے
...فوراً عملدرآمد ہونا چاہئیے۔

...جبکہ ہر ایک اوپدیشک ہر ماہ میں ۱۰ مقام
...اوپدیش دیوے۔ تو اُسکو لازم ہے کہ ویدپرچار فنڈ
...بہت ترقی کے ساتھ بمشورہ کسی سمجھدار
...کے امداد مانگے۔ کہ جو لوگوں کو ناگوار معلوم نہو
...ہر مقام سے ۲ روپیہ اکٹھا کرے۔ اور
...۱۰ مقامات سے ۲۰ روپیہ ماہوار نکل سکتے ہیں
...بہت آسانی کے ساتھ۔ امید تو اس سے زیادہ
...لیکن یہ رقم کم از کم ہے۔ اور یہ طریقہ
...بہت عمدہ ہے۔

...اگر یہ طریقہ نامنظور ہووے۔ تو اوپدیشک کی
تنخواہ ادا کرنے کے بارے میں اُس ضلع کے تمام
سماجوں کو ذمہ وار قرار دیدیا جاوے۔ اُنکو اختیار
ہے جس طرح وہ مناسب سمجھیں اُسکی تنخواہ کا انتظام
کریں۔ اور آریہ سماجوں کو اسوقت ایسا کرنا کچھ
بھی مشکل نہیں ہے۔ یعنی صرف ایک سال میں ۳۰ ماہانہ
روپیہ بہم پہونچانا ہے۔ جو ضلع کی تین سماجوں کو
کچھ بھی مشکل نہوگا۔ اور امید ہے کہ اُنکو سب
سماجیں منظور کرینگی۔

(۳) ان ہر دو تجاویز کے علاوہ ایک اور تجویز بھی
ہو سکتی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اسوقت
۱۰۰ اُپدیشکوں کو تمام صوبے سے انتخاب کرے۔ کہ جنکی
تنخواہ ۱۵ - یا ۲۰ سے زیادہ نہو۔ اور اُن سے
صرف ۱ روپیہ ماہوار چندہ کے لئے امداد مانگے
اور اُنکو یہ جتلایا جاوے۔ کہ اسکے علاوہ اُن سے
کسی موقعہ پر کسی قسم کا چندہ نہیں لیا جاویگا۔
(بجز اسکے کہ وہ خود دیویں) اور نہ اُنپر یہ امر
فرض ہوگا۔ کہ وہ آریہ سماج کے کسی انسٹیٹیوشن
کو چندہ دیویں۔ کیونکہ فقط ۱ روپیہ ماہوار چندہ
دینا ہی۔ ویدک دھرم کے پرچار کو بہت فائدہ
پہونچا سکتا ہے۔ جوکہ آریہ سماج کا اصلی اُدیش
ہے۔ اس حساب سے ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ جمع ہو سکتا
ہے۔ اور ۱۰ اوپدیشکوں کی تنخواہ کے لئے
کافی ہے بلکہ زیادہ ہی میں امید کرتا ہوں۔ کہ
اس حیثیت کے صاحبان ضرور سال بسال اسقدر
خیرات کرتے ہونگے۔ اس لئے سب خیراتوں کو
دور کرکے صرف ایک خیرات ویدک دھرم پرچار
کی دل میں قائم کریں۔ کیونکہ اچھی خیرات اسکا نام ہے
اس طرح اوپدیشک رکھنے سے ویدک دھرم کا پرچار
ہر ایک ضلع میں خوب ہوگا۔ اور چند روز میں
آریہ دھرم اپنا جوبن دکھلادیگا۔ اگر ایک
اوپدیشک نے مہینہ میں ۱۰ مقامات پر اوپدیش کیا
تو سال میں ماہانہ ۱۲۰ مقامات پر جاویگا۔ اس حساب سے
وہ دو سال تک کُل ضلع میں گھوم جاویگا۔ کیونکہ
تعداد دیہات ہر ایک ضلع میں اوسطاً ۳۰۰ سے
زیادہ نہوگا۔ اور ایک ضلع میں ایک اوپدیشک
پر بھی بار نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ اِن تجاویز
میں سے کسی نہ کسی پر عمل کرنے سے آئندہ کچھ اور
صورت بہتر معلوم ہو۔ تو ایک ضلع میں ایک سے زیادہ
اوپدیشک مقرر ہو سکیں۔

اگر آریہ سماجیں ایسا کرنے پر رضامند نہ ہونگی
تو یاد رہے۔ کہ وید پرچار کبھی گرام گرام تک نہیں
پہونچ سکیگا۔ اسوقت ضرور ایک ایک سال کے
لئے سماجوں کو اوپدیشک کا خرچ اپنے ذمہ
لینا چاہئیے۔ اور اُسکی تنخواہ ادا کرنیکے بارہ میں
میری اول تجویز پر عملدرآمد شروع کردینا چاہئیے
اگر ہمیں کامیابی ہوئی۔ تو اس طریقہ کو جاری
رکھنا بہتر ہوگا۔ ورنہ دوسری تجویز کے مطابق
عمل کرنا چاہئیے۔ یا اگر تیسری تجویز پرتی ندھی سبھا
غور کرکے پربندھ کرا دیوے۔ تو اس سے اُتم کیا کام
ہوگا۔

مطلب یہ ہے۔ کہ خواہ کوئی اُپایہ سوچا جاوے
اسوقت یہ ضرورت ہے۔ کہ ایک ایک اوپدیشک
ہر ضلع اور ریاست کے لئے پرچار کی غرض سے مقرر
ہونا چاہئیے۔ جو گرام گرام تک پہونچکر پرچار کرے۔
آریہ سماج میں بڑے بڑے مالدار ساہوکار۔
ٹھیکہ دار۔ وکلا۔ ملازمان موجود ہیں۔ اُن سبکو
اپنا سرد بین ویدک دھرم پرچار پر بلیدان کردینا
چاہئیے۔ ورنہ برائے نام آریہ کہلانے سے کیا فائدہ
ہے۔

آجکل کی یہ پرپاٹی ہے۔ کہ ایک وکیل صاحب
اُنکو کوئی ودوان رتبہ صاحب آریہ سماج کے ممبر
ہیں۔ تو یہاں تک سمجھا ہے۔ کہ جو چندہ

ماہواری انہوں نے لکھا ہوا ہے۔ انکو بھی رد
کر دیتے ہیں۔ کیا وہ آریہ کہلانیکے مستحق ہیں۔ میری
رائے میں ہرگز نہیں۔ بلکہ دہرم کا انحصار اسوقت
انکی خاص امداد پر ہے۔ مناسب تو یہی ہے
کہ حسب تجویز نمبر ۳ کمترین کی ایسے صاحبان کو
شامل ہو کر ویدک دہرم کی اشاعت میں ضرور امداد
کرنا چاہیے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ہی نہیں۔ بلکہ بھارت
ورش کی کل پرتی ندہی سبھائیں۔ انکی طرف
خاص توجہ مبذول فرماویں۔

آریہ ستان کا انحطاط ہو گیا۔ بھارت ورش بدرجہ
کمال زوال کو پہنچگیا۔ ملکی تجارت کا دودہ
بجز طمسیت ادھر کر غیر ممالک میں چلا گیا۔ ہر شہید
مفلس بنگیا۔ سچے علوم کا پرچار بند ہو گیا
لوگوں کی طبیعت کوٹ پتلون کی طرف جھک
گئی۔ یہاں تک کہ بھائی بھائی سے اور بیٹی ماں
سے اور بیٹا باپ سے بچھڑ گیا۔ خاندان کے خاندان
تباہ ہو گئے۔ آریہ ستان کی مردم شماری روز بروز
کم ہو گئی۔ پھر بھی ایسی گہری نیند ہے۔ کہ کروٹ
تک لینا بھی عیب میں داخل ہو گیا۔

اسوقت ایسا نہ ہونا چاہیے۔ سری سوامی دیانند
سرستی جی مہاراج نے ویدک دہرم کا ناد بجایا
ہے۔ انکی آواز سے مطلب نکالکر پابند ہونا
ہمارا فرض ہے۔ انکے ناد کی آواز سے ویدک
دہرم پرچار کیسے ہی الفاظ نکلتے ہیں۔ ہم سب کو
اسپر عمل کرنا چاہیے۔ ورنہ کیا عجب ہے۔ کہ چند روز
میں ہی ہنستے ہنستے جاوے۔ ہماری نسبت
مضحکہ اڑائے جاویں۔ ہماری سخت بیقدری
کیجاوے۔ سری وکٹوریہ مہارانی کا راج ہے
ہر کس و ناکس کو آزادی سے کام کرنے کی آگیا ہے
ہم سب کو غفلت چھوڑ کر کام سمبھال لینا چاہیے۔

اخیر پر پرمان اور سری سرستی آریہ پرتی
ندہی سبھا پنجاب لودیان ہے۔ کہ وہ اڈیٹر
ہی میری تجاویز پر دھیان دیویں۔ اور
انکی نسبت اپنی سمتی ظاہر فرما دیں۔ آریہ
سماجوں کے سکرٹری مہاشیوں سے بھی یہی
پرارتھنا ہے۔ اوم شانتی شانتی شانتی

آپکا داس
کرپا رام منتری آریہ سماج کرنال

"خود را فضیحت دیگراں را نصیحت"

چونکہ ہر ایک شخص کو مذہبی کام میں مستحق اصلاح
ہے۔ کیونکہ ایسے کاموں میں قوم سے مدد لیجاتی
ہے۔ اور ہر ایک بات انکی دیکھی جاتی ہے۔ جسوقت ماسٹر
منہراج صاحب ایبٹ آباد بہ اعلان ہوئے
انکی خاطر کا چھڑو پارٹی سکرٹری نے مبلغ ایک صد
روپیہ اس چھاونی سے اکٹھا کیا۔ جو ہر ایک
کو لاچار کر کے لیا گیا۔ اس روپیہ کو تین حصوں
میں تقسیم کیا گیا۔ اول آتشبازی خریدی گئی
سچ بات ہے "خود را فضیحت دیگراں را نصیحت"
اوروں کو کہنا کہ ایسے کاموں میں روپیہ کو صرف
نہ کرو۔ مگر آپ ان کاموں کو کرنا یعنے تو وہ
بات ہوئی کہ گھر پھونک تماشہ دیکھنا۔ مفت کا
روپیہ سمجھکر لٹا دیا گیا۔

دویم اشتہارات کئی رنگین قسموں کے چھپوائے
گئے۔ ایبٹ آباد پریس سے نہیں۔ بلکہ ایک
خاص آدمی لاہور مفید عام پریس سے چھپوا کر
لایا۔ اور سراسر بریہ وز ضخیم اشتہار بانٹے جاتے
تھے۔ جیسا کہ ناٹکوں پر اشتہار بانٹے جاتے ہیں

سوم۔ چھاونی میں لوگوں کو دوکانوں پر بتی
کے چراغ دیئے گئے۔ اور تیل بھی دیا گیا۔ تاکہ روشنی
ہو۔ جنر نہیں۔ اس سے کچھڑو پارٹی کے سکرٹری
کا کیا منشا رہا سوائے اسکے کہ خوشامد کریں۔ اور
خوشامدی ٹٹو کہلائیں۔ اگر صاحبان آپکو ٹھیکیداری
ٹٹو کا تمغہ لینا چاہتے ہو۔ تو کیوں چندہ دہندگان
کا روپیہ فضول اور واہیات طریقوں میں خرچ
کرتے ہو۔ آپ کا تو کچھ نہ گیا۔ آپ تو بنگلہ میں
بیٹھے ٹھنڈا پیتے ہو۔ آپ کو کیا کسی سے چاہے
کوئی بھوکا مرے۔ اس بارے میں تمام چندہ
دہندگان دیا کر رہے ہیں۔ کہ ہمارا روپیہ کس کام
میں لگا تھا۔ نہ کہ آتشبازی۔ اشتہارات۔ روشنی
ناٹکوں کے پیچھے بیگیوں۔ مندر سبھا نے جو اگر یہ روپیہ
ہمارا کسی عمدہ کام میں لگایا جاتا۔ تو کسی کو رنج
ہوتا۔ اور یادگار رہ نہ ہوتا۔

اب ایبٹ آباد کے اشخاص کچھڑو مہاشیوں
کے چال بکرے سے تنگ آ کر سماج نمبر ۲ کھولنے کو
تیار ہیں۔ اب ان دنوں میں کسی لکچرار کی اشد
ضرورت ہے۔ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی توجہ
دلائی جاتی ہے۔ کہ ضرور کسی لائق لکچرار کو روانہ
کریں۔ تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے۔ کہ آیا کبھی
بھی کا کیا منشا رہا۔ امید ہے کہ ضرور جلد
سطور پر غور کیا جاویگا۔

نامہ نگار از ایبٹ آباد

اچھا ہوا مردان آریہ سماج بند ہو گیا

نانک سنگھ سکرٹری مردان آریہ سماج کی طرف سے
ایک رزولیوشن اخبار ستہ دہرم پرچارک جالندہر
مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء میں نکلا ہے۔ جسکا
لباب یہ ہے۔ کہ مردان آریہ سماج جو کہ ایکسال
میں ایک نامی سماج تھا۔ بوجہ سماجک جھگڑوں
کے بند کر دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی جو کیا ہے

آریہ سماج نے ملک کو بہت کچھ نقصان پہونچایا
رکھا ہو۔ اور لوگوں کے دلوں کو تذبذب میں ڈالدیا
ہے۔ اور کہ آریہ پتریکاؤں میں پرتیتی بھاؤ نہیں ہے۔ اور
اس سماج کے تمام ممبران رفو چکر ہو گئے ہیں۔ یہ سنا برا
ایسا جو بکا تیرا اپنے پنپنے کے لایق ہے۔

اوسر میں غیدان

اگرچہ یہ رزولیوشن جو سکرٹری مردان سماج کی
طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس قابل تھا۔ کہ اسکو درج
اخبار نہ کیا جاتا۔ کیونکہ وہ نہایت ایک معقول اور
بے بنیاد رزولیوشن ہے۔ کہ جس سے صاف طور پر
معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ رزولیوشن کسی سماج کا
رزولیوشن نہیں ہے۔ بلکہ سکرٹری صاحب کی
ہی دینگ ہے۔ کیونکہ وہ صاف طور پر لکھتے ہیں
کہ تمام رفو چکر ہو گئے۔ خیال کرنیکی بات ہے۔ کہ
جب تمام ممبر رفو چکر ہو گئے۔ تو رزولیوشن کس نے
پاس کیا۔ اور اگر چند ممبران انتر نگ سبھا نے ملکر
پاس کیا۔ تو آریہ سماج کیوں بند ہوا۔ اگر تین چار
آدمی بھی رزولیوشن پاس کرنے والے تھے۔ تو
سماج کا کیا قصور تھا۔ کہ اسکو بند کیا گیا۔ ہر ایک
مقام پر ایک یا دو ہی آدمی ہوتے ہیں۔ جنکے
دھرم بھاؤ سے کام چلتا ہے۔ مگر اس رزولیوشن
اور عبارت کی تحریر سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس
سماج کا ایک ممبر بھی کبھی اس قابل نہیں ہوا ہوگا
جسکو ذرا بھی دھرم وچار کی شکتی ہوئی ہو۔ ہم نے سماج
مردان آریہ سماج کا نام تک نہیں سنا۔ اور نہ
کوئی ایسی کارروائی اسکی طرف سے آج تک
ظہور میں آئی۔ کہ جس سے اس سماج پر نامی سماج
کا اطلاق کیا جاوے۔ اگر یہ سماج (جیسا کہ سکرٹری
صاحب تحریر فرماتے ہیں) پارٹی فیلنگ سے
مبرا تھا۔ تو نہ معلوم پھر کیوں کل ممبر سماج سے
رفو چکر ہو گئے۔ اگر کوئی سماج جسکو کسی جھگڑے
وغیرہ سے کچھ تعلق نہ ہو۔ جیسا کہ پارٹی فیلنگ
سے علیحدہ رہنا بیان کیا جاتا ہے۔ تو اسکا تو یہ
کام ہونا چاہیے تھا۔ کہ آریہ سماج کے منتوں کو بلا کسی
لاگ لپیٹ کے پرچار کرکے پبلک کو سچے دھرم کی
مارگ پر لگایا جاتا۔ اور دھرم پرورش ہونے اور
کرانے کی سخت کوشش کیجاتی۔ نہ یہ کہ سماج
کو بند کیا جاتا۔ آریہ سماج کے اصول اور
سدھانتوں کا اجرا اور اشاعت اور پھر انپر
عمل کرنا اور کرانا نیز ویدوں کا پرچار اور
انکے بموجب تعمیل کرنا اور کرانا۔ بہت بھاری
طاقت کا کام ہے۔ اور اسکے برخلاف کوشش
کرنا ہمیشہ سے کم دل خود غرض اور کم لیاقت
آدمیوں کا کام ہے۔

ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ کہ جب اس سماج
کے (بقول سکرٹری صاحب) تمام ممبران جو
پارٹی سپرٹ سے رفو چکر ہو گئے۔ تو اسکا کیا یہی نتیجہ
نہیں ہے۔ کہ اسی سماج کے جملہ ممبران میں سخت
فساد تھا۔ اور فسادی نہیں تھا۔ بلکہ دھرم کے
پہلو کو قطعی سمجھنے والے نہ تھے۔ جو کچھ کارروائی آریہ
سماج نے آج تک ملک میں کر دکھلائی ہے
اسکا اندازہ پبلک کی ہی نگاہ میں ہے۔ نہ کہ
چند ناتجربہ کار خود غرض اشخاص کی نگاہ میں
شکر کا مقام ہے۔ کہ آریہ سماج کا بہت بڑا
حصہ ویدک سدھانتوں کی عظمت اور ماہیت
کو سمجھنے والا موجود ہے۔ ورنہ اگر کل کے کل
مردان آریہ سماج کے سے ہوتے۔ تو آج ویدک
دھرم پرچار کا نام و نشان تک نہ رہتا۔ یاد رکھنا
چاہیے۔ کہ جو شخص آریہ سماج کے سدھانتوں کی
ماہیت سے واقف ہے۔ وہ ہرگز پارٹی سپرٹ میں داخل نہ
ہوگا۔ اور جو پارٹی سپرٹ میں داخل ہوگا۔ وہ دھرم
کے پہلو سے گرا ہوا ہوگا۔ پس وہ آریہ سماج کا
ممبر نہیں ہو سکتا۔ مردان سماج نے نہ معلوم پارٹی
فیلنگ کو کیا سمجھا ہوا تھا۔ اگر انکی مراد اس سے
تھی۔ کہ سماج میں بالفعل دو پارٹی ہیں۔ ایک
گوشت کھانا ناجایز سمجھتی ہے اور دوسری جایز
تو اسکا یہ جواب ہے۔ کہ اسوقت آریہ سماج دو
پارٹی پر منقسم نہیں ہے۔ گوشت خواری آریہ
دھرم کے برخلاف ہے اور وید شاستر کے رو سے
ناجایز۔ اس لیے جو لوگ کہ اسکا پرچار کرتے
ہیں۔ ویدک دھرم کے پیرو نہیں کہلا سکتے
اور نہ وہ آریہ سماج کے ممبر ہو سکتے ہیں۔ (خواہ
وہ بطور خود مشہور کرتے رہیں) اور نہ جو لوگ
گوشت خوری کو ناجایز سمجھتے ہیں اور آریہ دھرم
کے پیرو نہیں۔ وہی ویدک دھرم کے پیرو اور
آریہ ساماجک کہلا سکتے ہیں۔ اور جن سماجوں
میں وہ داخل ہیں وہی سماجیں آریہ کہلائیں
کہلانے کے قابل ہیں۔

جو کارروائی آج تک پبلک کے فایدہ آرام
اور دھرم مارگ پر اسکو چلانے کے لیے آریہ سماج
نے کی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ حتی کہ دیگر
ممالک کے علما نے بھی اسکو ایک اعلے تحریک مانا
ہے۔ آریہ سماج کا کالج۔ کنیا مہا ودیالہ۔
یتیم خانہ بریلی۔ یتیم خانہ فیروزپور۔ دیانندھی
سکول۔ ویدک سکولز۔ اپدیشک پاٹھ شالائیں۔
دھرم کا زور و شور سے پرچار۔ عیسائی اور
مسلمانوں کے ہاتھوں سے قوم کو بچانا۔ بال ودھواؤں
کے ملاپ پر غور کرنا اور انکی شادی کا انتظام
چھوٹی عمر کی شادی کا بند کیا جانا وغیرہ وغیرہ
کیا ایسے کام نہیں ہیں۔ کہ جن سے ملک کو فایدہ
پہونچ رہا ہو۔ اور آیندہ اسکا نتیجہ نہایت عمدہ
نکلنے والا ہو۔ ہم لوگ بڑے کرتگھن ہیں کہ
جو ایسا کہیں۔ کہ آریہ سماج ملک کو نقصان

پہونچا رہا ہے۔ ہم غنیمت سمجھتے۔ اگر سکریٹری صاحب سوامی سبھاسدان کے نام معہ پیشہ ولیاقت لکھتے اور یہ بھی کہ اُنمیں سے کسقدر ممبران نے ویدک ریزولیوشن پاس کیا۔

دید دھرم کا پرچار ہو رہا ہے۔ آریہ ورت نوین اوستھا سے جاگرت اوستھا میں آرہا ہے۔ ہندوؤں کو اپنے دھرم کی خبر ہونے لگ پڑی ہے۔ فضول اخراجات اور رسمیات کی تردیدات ہو رہی ہیں ہرایک قوم کمیٹی کر کے خرابیوں کو دور کر رہا ہے فرمائیے یہہ کسکی بدولت ہے۔

خیال کرکے دیکھنا چاہئیے۔ کہ پنجاب ولیش کی آریہ پرتی ندہی سبھا کیا کام کر رہی ہے۔ کیا وہ آریہ سماج کا کام نہیں ہے۔

اگر مردان آریہ سماج کا یہہ رزولیوشن ہوتا کہ آجکل سماج سے چند بھائیوں کے بچھڑنے پر اُنکی طرف سے ایسی کارروائی ہو رہی ہے کہ جو سماج کے مشن کو سخت نقصان پہونچا رہی ہیں اس لئے مردان آریہ سماج ان لوگوں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اور اپنا کام وہی سمجھتا ہے جو سری ۱۰۸ سوامی دیانند سرستی جی نے اپنی تصنیفات ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں درج فرمایا ہے اور وید شاستر کو اٹکول ہے۔

اور اگر اُس سماج کے کل سبھاسد پرشوں میں بھی نقیض تھا۔ تو سکریٹری صاحب کی طرف سے صرف یہہ مضمون دیا جانا چاہئیے تھا۔ کہ چونکہ ہر سبھاسد میں پارٹی سپرٹ کام کر رہی ہے۔ اور کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ کہ جو ہفتہ وار جلسہ کا آریہ سماج مندر میں ہونیکیلئے انتظام کرسکے اسلئے بفضل بھگوان آریہ سماج بند کیا جاویگا۔ جسوقت چند ہمارا تما پرش پیدا ہو جاوینگے۔ کہ جو دھرم پر سمجھ لی چل سکیں۔ اور پرچار کر سکیں اُسوقت

پھر آریہ سماج کا کام جاری کیا جاویگا۔ بفضل اُنکی پردہ بندی میرے ہاتھ میں ہوگی۔

نہ یہہ کہ قطعی اپنے تصور پر آریہ سماج کے سی پوتر سوسائٹی کو بدنام کرنا۔ کہ آریہ سماج ملک کو نقصان پہونچا رہی ہے۔

یاد رکہو کہ جیسا کوئی خود ہوتا ہے ویسا ہی غیروں کو سمجھتا ہے۔ مردان آریہ سماج کے ممبران میں سخت ناچاقی تھی۔ اسلئے اُنہوں نے کُل آریہ پبلک کو بھی ایسا سمجھہ لیا۔

اس لئیے آریہ پبلک کی خدمت میں نویدن ہے۔ کہ وہ ہرگز مردان سماج کے بے بنیاد ریزولیوشن پر توجہ نہ کریں۔ اور ہمیشہ اپنے آپکو ویدک دھرم کا سچا پیرو بناویں۔ اگر ایسی آریہ سماجیں جنکے وجود سے کچھ فائدہ نہ ہو۔ اور تحریر کے ذریعہ بھی وہ سماج کو بُرا بھلا کہیں۔ جیسا کہ مردان سماج نے کیا۔ بند ہو جاویں۔ تو اتی اُتم ہے۔

انت میں ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک سے نویدن ہے کہ وہ براہ مہربانی آئیندہ ایسے مضامین اخبار میں درج کرنیکی تکلیف نہ فرماویں۔ کیونکہ اخبارات اِس غرض کے لئیے نہیں ہیں۔ کہ اُنمیں فضول اور بے بنیاد مضامین اور تجاویز درج کیجاویں۔ آپکا داس

کرپارام منتری آریہ سماج کرنال

انارکلی سماجکی

سندھیا منتر جیم پر ریویو

آجکل ایک اردو سندھیا جسکا نام سندھیا منتر جیم ہے۔ انارکلی سماج کی طرف سے شایع ہوئی ہے۔

اِس سندھیا کی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منتروں کے الفاظ کو علیحدہ علیحدہ لکھکر ہر ایک لفظ کا ارتھ عین لفظ کے نیچے بین السطور میں لکھا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو صاف صاف معلوم ہو جائے۔ کہ فلاں لفظ کا فلاں ارتھ ہے۔ مگر افسوس کہ لفظوں کے معنی ایسے غلط لکھے ہیں۔ کہ ارتھ کا انرتھ کیا گیا ہے جسکے نمونہ کے طور سے چند غلطیاں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ آچمن منتر میں جو ابھی سردنتو شبد آیا ہے۔ یہہ دراصل ابھی اور سردنتو دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ابھی کے معنی چاروں طرف سے اور سردنتو کے معنے برساوے ہے۔ مگر انارکلی سماج کے ودوانوں نے اِس مرکب لفظ کا غلط پدچھید اور غلط ارتھ اِس طرح پر کیا ہے ابھی سر وَنتو آنند کی برکھا کرے حالانکہ سنسکرت میں نہ ابھی سر کوئی لفظ ہے جسکے معنے آنند کی برکھا ہوں اور نہ ونتو۔

۲۔ اِسی منتر میں شنّو اور بھونتو جو دو الفاظ درج ہیں۔ انکے معنی ہمکو کلیان ہوں لکھے ہیں۔ جو غلط ہے۔ صحیح معنی ہمکو کلیان کاری ہوں ہیں

۳۔ اندریہ سپرش منتر میں پرانہ پرانہ کا ارتھ اِس طرح پر لکھا ہے۔ پرانہ سانس کی راہ حالانکہ ٹھیک ارتھ پرانہ سواس ہے ٹھیک کبھی نہیں کی اصطلاح کے مطابق یہہ ہے۔ پرانہ سواس

پرانہ سواس کا اندریہ چھیدر

۴۔ شروترم۔ شروترم کا ارتھ کان اور آلہ آواز لکھا ہے۔ جو دراصل ایک ہی بات ہے۔ حالانکہ اِن دو شبدوں سے دو مختلف چیزیں مراد لیجاتی ہیں ایک شرن

یعنی دوئی اور دوسرے شروُن کا اندریہ کان۔

۵۔ بلیتم کا ارتھ بل یا طاقت لکھا ہے۔ حالانکہ بلی کا ارتھ لیش یعنی ناسوی اور یتم کا ارتھ بل یعنی طاقت ہے۔ شاید مانس پرچارک صاحبان نے بلیتم کو ایک ہی لفظ سمجھ کر اسکے ایک معنی لکھے ہیں۔

۶۔ اگھمرشن منتر میں جو یتھا پوربم کلپیت آیا ہے۔ اسکا ارتھ اس طرح پر کیا ہے یتھا پوربم جیسے پہلے کلپ اور بیت دو لفظوں سے مرکب سمجھ کر کلپ میں رچے ہیں ارتھ کیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے کیونکہ کلپیت دراصل اکلپیت۔ ایک لفظ ہے جو اسم فعل کے طور پر واقع ہے جسکے معنی ہیں کلپت کیے یعنی رچے۔ مانس پرچارک صاحبان نے یہ غلطی شاید اسوجہ سے کھائی ہے کہ سوامی جی کی پنچ مہایگیہ ودہی پستک میں اس منتر کا ارتھ کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ ایشور نے سورج اور چندرماں کو جیسے پہلے کلپ میں رچا تھا ویسے ہی اب رچا ہے۔ ان صاحبان نے یہ سمجھا کہ دراصل یتھا پوربم (یعنی جیسے پہلے) کے ساتھ مرادی معنوں کے لحاظ سے کلپ کا لفظ اپنی طرف سے ملایا گیا ہے۔ مگر سمجھا یہ انہی سمجھ لیا۔ کہ کلپ کا لفظ اکلپیت شبد میں سے لیا گیا۔ اور باقیماندہ بیت شبد کے معنی رچے ہیں کر دیے۔ واہ واہ ہمارے مانس پرچارک صاحبان کی سمجھ۔ اور لیاقت کیوں نہ ہو کہ اسی سمجھ اور لیاقت سے ہی تو انہوں نے جہاں کہیں ویدوں میں لفظ مانس کا دیکھا اُس سے مانس کا کھانا جائز سمجھ لیا۔

۷۔ اسی منتر میں جو لفظ سموآیا ہے۔ اسکا ارتھ بھی بنایا غلط لکھا ہے۔ کیونکہ دراصل سمو لفظ اتھ ہے۔ جسکے معنی پھر کے ہیں۔ اسی لفظ سمو کے آگے لفظ سوہ لکھا ہے جسکا صحیح ارتھ مدھو لوک یا لوک لوکانتر ہے مگر نہ معلوم مبارک ارتھ کس لغت کے مطابق لکھا گیا ہے۔

۸۔ منسا پر کرما منتروں میں لفظ اشو کے معنی برکت غلط لکھے ہیں۔ دراصل اسکے معنی بان یعنی تیر کے ہیں۔

۹۔ دولشتیمیم کا ارتھ دولش کریں لکھا ہے۔ حالانکہ دراصل وہ پد دولشتی اور یتم دو لفظ ہیں۔ دولشتی کے معنی صیغہ واحد ہیں دولش کرتا ہے۔ اور یتم کے معنی جسکو ہے۔ مگر نہ معلوم صیغہ جمع میں دولش کریں ارتھ کیوں لکھا۔ اور یتم کا ارتھ کیوں نہ کیا

۱۰۔ اسی پد دولشتیمیم کے آگے وتیم لفظ آتا ہے جسکے معنی ہم کے ہیں۔ مگر ان لوگوں نے شاید اس لفظ کو وہ اور یتم دو لفظوں سے مرکب سمجھ کر وہ کے معنی آیا اور یتم کے معنی ہم لکھے ہیں۔ جو بالکل غلط ہے۔

۱۱۔ منسا پر کرما منتر پنجم میں کلماش گریو کا ارتھ سبزی پیدا کرنیوالا لکھا ہے حالانکہ اسکے صحیح ارتھ سبز گردن والا یا سبز ہے گردن جسکی ہیں۔

۱۲۔ اُپستھان منتر میں سوریہ مگنم کا ارتھ سب کا آتما لکھا ہے۔ حالانکہ یہ پد دو لفظوں سے مرکب ہے۔ سوریہ اور اگنم سے۔ سوریہ کے معنی ہیں سب کا آتما اور اگنم کے معنی ہیں پرماتما ہوں۔ یا تو یہ صاحب اگنم شبد کا ارتھ کرنا بھول گئے۔ یا انہوں نے سوریہ مگنم کو ایک ہی لفظ سمجھا جسکے معنی سب کا آتما لکھدیئے۔

۱۳۔ چوتھے اُپستھان منتر میں لفظ سیام کا ارتھ خود مختار ہو کر غلط لکھا ہے۔ حالانکہ اسکے معنی صرف ہوں کے ہیں۔

۱۴۔ اسی منتر میں بھوسیچہ شبد کا ارتھ سو سے زیادہ غلط لکھا ہے۔ کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے بھوئیہ اور شچہ سے بھوئیہ کے معنی ہیں پھر اور شچہ کے معنی ہیں اور۔

ان غلطیوں کے سوا اور بھی چند غلطیاں ہیں مگر اس موقعہ پر اسی قدر لکھنا کافی ہے۔ ناظرین انصاف فرما دیں کہ انارکلی سماج میں کس کس لیاقت کے ودوان موجود ہیں۔ اسی لیاقت سے ہی تو انہوں نے ویدوں سے مانس کا کھانا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

واضح رہے۔ کہ میں نے بھی سندھیا وغیرہ پنچ مہایگیوں کا اردو ترجمہ چھپایا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اسمیں بھی غلطیاں برآمد ہوں مگر چونکہ وہ ترجمہ میں نے اپنی ذاتی ذمہ داری پر چھپایا ہے۔ اس لیے لاہور آریہ سماج اُس کی غلطیوں کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔ چونکہ میری کتاب کا پروف میری بیماری کی حالت میں دیکھا گیا تھا۔ اس لیے اسمیں چند غلطیاں سہو کاتب وغیرہ سے رہ گئی ہیں۔ جنکا غلط نامہ تیار کر کے چھپنے کو دیا گیا ہے۔

آپکا سیوک
جیون داس منتری آریہ سماج لاہور

فرانسیسی جنتری ۱۸۹۶ء پر ریویو

فرانسیسی جنتری بابت ۱۸۹۶ء مرتبہ لالہ گوبند سہائے مالک مطبع بھارت سیوک قیمت فی جلد ۲ محصول ڈاک علاوہ۔

دیباچے میں مولف نے بتلایا ہے۔ کہ یہ

جنتری سال کے خاتمہ پر ردی میں پھینکنے کے قابل نہ ہوگی۔ بلکہ بوجہ مجموعہ نصائح ضروری ہونے کے آئندہ کے لیے بھی کارآمد ہوگی۔ معمولی تاریخوار جنتری ہونے کے علاوہ کیفیت کے خانوں میں ساتھ ساتھ عمدہ اور مفید مختصر اقوال درج کیے گئے ہیں۔ اور ماہ مارچ سے دسمبر تک برابر بہتی کے بچوں کا اختصار پیش کیا گیا ہے۔ اسکے بعد قوانین صحت کے علاوہ انسانی جسم کے متعلق بہت سی مفید باتیں ہیں۔ پھر بچوں کی تربیت کے متعلق کچھ مضامین درج کر کے مکمل آدمی کے اوصاف درج ہیں۔ صفحہ ۴۸ کے خاتمہ کے چٹکلے کا مذاق ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ پنجاب کی آریہ سماجوں کی فہرست اور حساب کتاب کی بہت سی ہدایتوں کے علاوہ بچوں کی صحت کی نسبت بہت سے نصائح ہیں۔

صفحہ ۵۶ پر جو رنڈیوں کی تعریف میں ایک "مخمس" درج کیا گیا ہے۔ اس سے اگر ناظرین کو معاف کیا جاتا تو بہت مناسب ہوتا۔ شاعر نے گو کہ ہندی پڑھنے والوں کو رنڈیوں کے مکر و فریب سے خبردار کرنے کی سعی کی ہے۔ تاہم ایسے عبرتناک واقعات کو بیان کرنے کا بھی ایک ڈھنگ ہوتا ہے۔ جنہوں نے تہذیب الاخلاق پر غور کی ہے۔ وہ اس مخمس کو پڑھتے ہی بول اٹھینگے۔ کہ ایسے اعلیٰ مضامین کے مجموعے میں یہ مخمس شاید وہ کام دے رہا ہے۔ جو کہ ایک ضعیف الاعتقاد ہندو کے خوبصورت نئے مکان پر چڑیل کی سری دیا کرتی ہے۔ اس خفیف نقص کے باوجود یہ جنتری ہمارے بہت پسند آئی۔ جو شخص خریدے گا۔ اسکے چار آنے وصول ہو جائینگے۔ اور اس زمانے میں خرچ ہوئے داموں کا وصول ہو جانا بڑی بھاری غنیمت ہے۔ خریداری کی درخواستیں لالہ گوبند رام جنرل منیجر مالک مطبع بھارت سیوک یا منیجر ست دھرم پرچارک کے نام آنی چاہئیں۔

(منشی رام ایڈیٹر)

آریہ سماج کی خبریں

حیدرآباد دکن آریہ سماج کے سبھاسد کنور بہادر جی نے پتر اشٹی کی خوشی میں ۲۰ اور اپنی لڑکی کے وِواہ پر ۵۰ روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔

راولپنڈی سے سیتا رام صاحب اٹک کے دورہ میں بنوں تشریف لیگئے۔ وہاں سماج مندر کے لیے ۵ روپیہ دان دیا۔ اسی وقت نعمت بیگ وازاکس نے عصہ روپیہ دان دیا۔ سادھو سنگھ جی نے اپنے بھائی کے بیاہ پر عہ روپیہ آریہ سماج بنوں کو دان دیا۔

پھلور سے آتما رام اپدیشک کے پرچار سے مقامات بونڈری اور کٹھیل میں نئے آریہ سماج قائم ہو گئے ہیں۔ وہاں کے پوراتک پنڈتوں سے شاستر ارتھ بھی ہوئے۔

ڈنگہ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں لالہ ویر چند ودیارتھی جی نے (جو کہ ایک بیاہ کی تقریب میں تشریف لیگئے تھے) ویدک دھرم پر خوب لکچر دیئے۔

تازہ خبریں اور رائیں

سنا گیا ہے۔ کہ انگلستان میں چند ایک گریجویٹ عورتیں عیسائی مت پرچار کے لیے ہندوستان میں سکونت اختیار کرنے کے لیے چلی ہوئی ہیں۔

سوشل کانفرنس کے پریسیڈنٹ مسٹر ڈاکٹر بھنڈارکر ہوگئے۔

لکھنؤ میں ایک اہیر نے سات روپیوں کے زیور کے لیے ایک بچے کو قتل کر ڈالا۔ زیور کے لیے بچے روز قتل ہوتے ہیں۔ لیکن ہندوستانی والدین بدستور زیور بچوں کو پہناتے جاتے ہیں۔

مسٹر جی گھوشال کی بہتری کماری سرلا دیوی ۵۰۰ روپیہ ماہوار پر بڑودہ کی رانی صاحبہ کے پیج کی سکرٹری خاص مقرر ہوئی ہیں۔

قومی کورمی کانفرنس کا جلسہ ۲۹ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بمقام لکھنؤ مکان محلہ حسن گنج ہوگا۔ سکرٹری کورمی سبھا لکھتے ہیں۔ کہ آمد کی اطلاع ۲۵ دسمبر تک پہنچ جانی چاہیے۔

ایک شاذریک انٹی سکٹک کی رائے ہے کہ سر درد کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے۔ کہ ننگے پیروں کچھ دیر چلے۔ دس منٹ تک اس طرح پر چلنے سے درد بالکل رفع ہو جائیگا۔ اسکا قول ہے کہ آہستگی کے ساتھ اگلا حصہ پیر کا پہلے زمین پر رکھ کر پھر ایڑی رکھتے ہوئے اگر روزانہ ایک لمبے کمرے میں ننگے پیروں ٹہلنے کی عادت ہو جائے۔ تو چال بھی بڑی شاندار ہو جاتی ہے۔

مسٹر ڈبلیو سی۔ بانرجی کلکتہ کے مشہور بیرسٹر کی بیٹی کا بیاہ ایک سماج شٹینین کے ساتھ ہونا قرار پایا ہے۔ اور یہ وہ مسٹر بانرجی ہیں جو پولیٹیکل اغراض کے لیے قانونی صفا مندی پیش ہونے کے وقت ہمارے متبرک شاستروں کا شور کلکتہ کے میدانوں میں اٹھاتے تھے۔ اور پھر امید کیجاتی ہے کہ بھارت کا بیڑا پار ہوگا۔

مسٹر گلیڈسٹون صاحب ۸۰ برسوں کی عمر تک دوڑ میں مقابلہ کرتے رہے ہیں اور ہم میں سے کوئی ساٹھ سے آگے بڑھتا ہی نہیں اور ۵۰ کے بڈھے گنے جاتے ہیں۔

انگریزی اخبار ٹریبیون اسوقت راجپوتانہ گزٹ مضمون اور عبارت کے لحاظ سے بڑی تیز ترقی کر رہا ہے۔ اس پرچہ کا ریویو پہلے بھی درج ہو چکا ہے۔ سچ ہے ان لوکل پرچوں کے بہت کم لکھا جاتا ہے۔ اور راج نیتک و سوشیل اصلاح کے متعلق بہت کم لکھا جاتا ہے۔ اور راج نیتک وشیو نیتر لکھتے ہوئے بھی کمینہ پن سے کام لیا جاتا ہے۔ پنجابیوں کا اس رتبہ عالی پرچہ سے بڑا عمدہ دل بہلاؤ ہو سکتا ہے۔

لوکل

پنچکونینگ منتر لیوسی ایشن کا جلسہ ہوا۔ لالہ گوجر مل نے پریسیڈنٹ کا کام کیا۔ مضمون زیر بحث انگریزی و دیسی فیشن تھا۔ آئندہ ہفتہ مضمون ذیل پر بحث ہوگی۔ کیا زندگی جینے کے لائق ہے؟
اتوار کو سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں اوپاسنا ہو چکنے کے بعد برہمچاری ہیرانند نے ستیارتھ پرکاش کی کتھا کی۔ آپکے پشچات لالہ منشی رام صاحب پردھان سماج ہذا نے مختصر ویاکھیان دیا۔ جس میں انہوں نے بتلایا کہ آریہ سماجی پرش بعض اوقات اپنے سے مخالف عقائد رکھنے والے صاحبوں کو مخول کر کے بجائے اسکے کہ کچھ فائدہ کریں الٹا نقصان کر دیتے ہیں۔ مخول اور تقریر سنکر غیر عقیدوں کا آدمی ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جاتا ہے۔ اسکے خیال کو واہیات کہکر یا اسکو تمام قسم کے مذہبی خیالات سے متنفر بنا دیتے ہیں۔ اسلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ کوئی شخص چاہے کوئی خیالات لیکر آوے اسکی عزت کریں۔ پریم بھاؤ سے اسکو سمجھا دیں اپنے جیون سے اسکے بہتر سچے دھرم کے اعلے اصول بھر دیں۔ جب کچھ عرصہ وہی شخص آریہ پرشوں کے پاس رہیگا۔ انکے آچرن دیکھیگا انکے دھرم کی تعلیم حاصل کریگا۔ ممکن نہیں کہ سچائی کے معلوم ہو جانے پر وہ اندھیرے میں جانا سویکار کرے۔ اسکے تمام اعتراضات خود بخود رفع ہو جائینگے۔ لیکچرار نے اپنے جیون کے درست کرنے پر بہت زور دیا۔ اور اخیر میں بتلایا کہ جالندھر سماج کا دارشکو تب ان ..... پہنچ سکتا ہے جب کم از کم ہر ایک آریہ سبھاسد کو امید ہے (؟) کہ ..... اپنی زندگی کو اعلے اور نمونہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ یہ خاص طور پر جبکہ آریہ سبھاسد عمدہ سے عمدہ اصول لئے رکھتے ہیں۔ بردھان مہاشہ نے سالانہ جلسہ کی انتظامی کمیٹی کے ممبروں کے نام اور انکے فرائض بتائے۔
سالانہ جلسہ دھوم دھام سے ہو رہا ہے مفصل اگلی اشاعت میں۔

اشتہارات

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر سے چھپتے

آریہ سماج کے متعلق کتابوں کی خریداری میں پبلک کو اسوقت بڑی دقت معلوم ہو رہی ہے ایک ہی جگہ سے سب مطلوبہ کتابیں نہیں ملتیں نیز ستری شکشا (تعلیم نسواں) کے متعلق ہندی اور سنسکرت کی کتابیں بھی کسی ایک جگہ سے ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ ان دقتوں کے دور کرنے کے لئے اس پریس کے متعلق ایک پستکالہ کھولا گیا ہے۔ جس میں کہ سوائے آریہ سماج اور ستری شکشا سمبندھی کتابوں کے سنسکرت کے درشن آدی گرنتھ اور انگریزی اردو ہندی کی عام اخلاقی کتابیں بھی ملینگی ضرورت معلوم ہونے پر پستکالہ کی وسعت زیادہ کیجاوے گی۔ سوداً نقد الفقد ادھار کا نام نہیں۔

المشتہر
مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

ضرورت ہے

ہمکو اپنے چھوٹے لڑکونکی تعلیم کے لئے ایک ایسے ماسٹر کی ضرورت ہے۔ کہ جو کہ کم سے کم مڈل پاس ہو۔ یا یہہ لیاقت رکھتا ہو۔ اور دوسرے زبان بھاشا ہو دے۔ تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار دیجاویگی۔ جس صاحب کو منظور ہووے ہمکو اطلاع دیکر یکم جنوری تک تشریف لے آویں۔

المشتہر ہرنام سنگھ از بھوڑ ضلع بجنور

ضرورت

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کو ایک پنڈت کی ضرورت ہے۔ جو ضلع ڈیرہ ہذا کے اندر بطور اپدیشک کام کریگا۔ تنخواہ بیس روپیہ ماہوار دیجاویگی۔ سفر خرچ مزید براں ملیگا۔ درخواستیں اخیر دسمبر ۱۹۰۶ء تک منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کے پاس پہونچ جانی چاہئیں۔ المشتہر
منشی رام شرما اپ منتری آریہ سماج ڈیرہ

سوڈا واٹر مشین برائے فروخت

ایک عمدہ مکمل اور چلتی ہوئی سوڈا واٹر کی کل معہ سامان متعلقہ جالندھر شہر میں موجود ہے۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں بپنڈت ہربلاس رائے بابو بیچی ہیڈ کلرک خزانہ جالندھر شہر سے خط و کتابت کریں۔

اشتہار

گولیاں بواسیر جو سنہ ۶۰ میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں۔ اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بلکہ بیماری ہذا کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر برکت رام شرما ممبر آریہ سماج نارووال (ضلع سیالکوٹ)

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت ہے

میں اپنی کنیا کا بواہ کسی آریہ کمار سے ویدک سنسکار کرنا چاہتا ہوں جسکی عمر ۲۲ سال کے قریب ہے۔ اور اسنے اس سال مڈل کا امتحان پاس کیا ہے۔ درخواستیں کرنے والوں کو اپنے پتہ میں ذیل باتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ (۱) عمر (۲) تعلیم کہاں تک پائی ہے۔ (۳) اب کیا کام کرتا ہے۔ (۴) آمدنی ماہوار کیا ہے۔ (۵) سنسکرت بھاشا جانتا ہے یا نہیں (۶) کسی سماج کا ممبر ہے یا نہیں۔ (۷) ادہرم سمبندھی کون پستک دیکھی ہیں۔

مشتہر سیلداس ... (اروڑہ دکھراں)

سنسکرت ٹیچر دیانند اینگلو ویدک سکول لاہور معرفت لالہ جے چند کلرک گورنمنٹ ٹیلیگراف۔

نسخہ خبط احمدیہ

دوسری بار چھپکر تیار ہو گیا ہے قیمت فی جلد ۱۲ محصول ڈاک ۲ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر و لالہ جگن ناتھ پلیڈر پریزیڈنٹ آریہ سماج لاہور و چھجو والی سے نقد قیمت بھیجنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل مل سکتی ہے۔

اشتہار کتب مفید خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ کتاب آپکی قدردانی سے اب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہوئی ہیں۔ جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے سارٹیفکیٹ بھی آئے ہیں۔ اب میری یہ درخواست ہے۔ کہ جملہ اصحاب ان کتابوں کو ملاحظہ کرکے سرٹیفکیٹ عطا فرماویں۔ اور بذریعہ اخبارات پبلک پر جو کچھ انکی رائے ہو ظاہر کریں۔ تاکہ شائقین کا روپیہ فضول نہ جائے۔ اور دہوکہ باز دہوکہ دیکر ملک کو برباد نہ کرنے پاویں اور قابل قدر کتب کی قدر ہو۔

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن۔ اس مرتبہ اسکی درستی کرانے پر ہمارا بہت صرف ہوا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ اس مرتبہ اسکے مضامین کو اور بھی دلچسپ ہونگے۔ ضخامت بھی اسکی بہ نسبت سابق کے زیادہ ہو گئی ہے۔ کاغذ ولایتی متھرا پریس سے بہت عمدہ طرح سے طبع کرائی گئی ہے۔ اسمیں چار سو صفحہ ہیں قیمت عہ

حفاظت منی جو صاحب اپنی اولاد کو برہمچاری بنانا چاہیں۔ اپنی اولاد کو آرام دینا چاہیں۔ اسکا ضرور ملاحظہ کریں۔ کیونکہ تندرستی کا انحصار آب منی پر ہے۔ قیمت ۳

گرہادان ودہی۔ اولاد پیدا کرنیکی اور اسکی پرورش کرنیکی بھی ہے قیمت ۲

معیار محبت۔ اگر دنیا میں لطف اٹھانا ہے۔ اور سچی محبت و دوستی کو جاننے کی خواہش ہے۔ تو اسے ضرور ملاحظہ کیجئے۔ قیمت ۲

بھرت واد ویلیش۔ اسمیں وہ نصیحت مندرج ہے۔ جو مسٹر تھینور مہاراج رامچندر جی نے بھرت جی مہاراج کو کی ہیں۔ ہر ایک آدمی کو جسے آب زر سے لکھنا چاہئے قیمت ۲

رشی پرشاد۔ مہاتما سوتک کا ایدیش ہے جو انہوں نے جدہشٹر مہاراج کو کیا تھا قیمت ۱

انمول رتن۔ اسمیں دکھلایا گیا ہے۔ کہ وقت سے ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۱

(نوٹ) یہ آٹھوں کتابیں اردو ہندی میں موجود ہیں۔ علاوہ اسکے زبان ناگری میں ستیارتھ پرکاش، رتن جوہری، رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا، سنسکار ودہی، ستیارتھ پرکاش جلد ۲ سفر صادقین ۲ ویدک سرمن ۲

اطلاع جو کتب بذریعہ ویلیو پے ایبل بذریعہ ڈاک روانہ ہونگی۔ کل کتب پر ہماری مہر دیکھ لیں۔ لفظ اردو اور ہندی ہی لکھدیا کریں پتہ و ڈاکخانہ صاف تحریر کریں۔

المشتہر حسب لال ویش تمہر ضلع شاہجہانپور کوٹھی بھائی رامجول دم ہی لال سرسوکار تمہر

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۱۲ پلوہ سمت ۱۹۵۲ بکرمی ۳ جنوری ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

ویدک دہرم کی ترقی کیواسطے ایک ماہواری رسالہ کیضرورت

یہہ امر تو آریہ پبلک سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ پہلے دو سالوں سے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کسقدر محنت و جانفشانی سے ویدک دہرم کی اشاعت کا انتظام کر رہی ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ جو فرائض اس مہا سبھا کے تھے۔ جسم انکا ظہور ہی ان دو سالوں کی کارروائی سے معلوم ہوا ہے۔ اس سال کی سالانہ کارروائی سے یہہ امر ویدک دہرم کے پریمیوں کو ایک بڑا آنند دایک معلوم ہوا ہوگا۔ کہ اس جدید سال سے انکے پیارے دہرم کی اشاعت کے واسطے مستقل طور پر سولہ اوپدیشکوں کا انتظام کیا گیا ہے ایک وہ بھی وقت تھا کہ تمام پنجاب بھر میں صرف ایک اوپدیشک آریہ سماج کا تھا۔ اور آج وہ وقت ہے کہ علاوہ غیر معمولی اوپدیشکوں کے ۱۶ اوپدیشکوں کا مستقل انتظام کیا گیا ہے۔ اور اس سے آریہ پبلک آیندہ کیواسطے ایک بڑی بہت امید رکھے کہ عنقریب ہی چند سالوں میں ویدک دہرم کی اشاعت کا کس خوبی سے انتظام ہوتا ہے لیکن یہہ بات بھی بھول جانے کے قابل نہیں ہے کہ جس فراخدلی اور ہمت کے ساتھ آریہ پبلک نے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے کام کی قدردانی کی ہے اور روپیہ وغیرہ کے ذریعہ اسکی امداد کی ہے۔ آیندہ اس سے بھی زیادہ ہونی چاہیے پھر آپ دیکھینگے۔ کہ نو ایجاد مذاہب اس آریہ ورت میں کس خوبصورتی کے ساتھ اپنا بدھنا بوریا لپیٹنا شروع کرینگے۔ یہہ بھی ناظرین کو معلوم ہوگا کہ سوائے انتظام اوپدیشکوں کے ایک اور بھی انتظام پرتی ندہی سبھا نے کیا ہے۔ وہ یہہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مختلف مضامین کے جو ویدک دہرم کی انتی میں زیادہ فایدہ مند ہونگے۔ لایق اشخاص سے تصنیف کرا کر انکی اشاعت کرائے۔ گو یہہ تمام انتظام بہت اچھا کیا گیا ہے۔ اور قوی امید ہے۔ کہ اس سے ویدک دہرم کی زیادہ اشاعت جلد ہی ہوتی ہوئی نظر آویگی لیکن میری رائے ناقص میں اس انتظام ترقی و اشاعت ویدک دہرم کے مکمل کرنے کے واسطے ایک ایسے **رسالہ** کے اجرا کرنے کی ابھی اور کسر باقی ہے۔ کہ جسکے ذریعہ سے پندرہ روزہ یا ماہوار ویدک دہرم کی بزرگی اور عظمت بمقابلہ دیگر ادیان نو ایجاد کی دکھلائی جایا کرے۔ اسوقت آریہ سماج والوں کی طرف سے ایک بھی ایسا رسالہ یا اخبار نہیں ہے کہ جسکا کام ہی صرف مذاہب موجودہ کی جانچ پڑتال ہو۔ اگرچہ آریہ سماج کے چند بھائیوں نے اسی غرض کے لیئے ایک اردو رسالہ "ویدک وجے پتر" نامی ماہوار نکالنا شروع کیا تھا اور قریب دو سال کے چلا بھی لیکن افسوس ہے۔ کہ کارکنان کے اجمیر سے تبادلہ ہونے کے باعث وہ رسالہ بند ہو گیا۔ جن لوگوں کی نظر سے وہ رسالہ گزرا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ اسوقت میں ویدک دہرم اور اسکے ماننے والوں کی نسبت چند متعصب اہل اسلام اور خصوصاً گوری شنکر فرخ آبادی کی طرف سے کیسی گندی اور نامعقول تحریر کے ذریعہ اتہام و غلط بیانیاں کیگئیں لیکن اسی کا یہہ صلہ تھا۔ کہ انکی ناشایستہ حرکات کی کچھہ بھی پرواہ نہ کرکے ویدک دہرم کی عظمت کا زبردست اور معقول دلایل کے ساتھ مخالفان کے دلوں پر اثر ڈالتا رہا۔ اور تھوڑے دنوں میں وہ لوگ دم دباتے ہوئے ہی نظر آئے آجکل بھی ایک ماہواری پرچہ موسومہ "آریہ سدہانت" ہندی بھاشا میں عالیجناب سوامی دیانند سرستی جی کے شش سری یت پنڈت بھیم سین جی شرما الہ آباد سے نکالتے ہیں۔ کہ جسکے ذریعہ بڑے بڑے مخالفان کے اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور ویدک دہرم کا منڈن بڑی عمدہ طور سے کیا جاتا ہے۔ یہہ رسالہ بھی دیکھنے کے لایق ہے۔ لیکن ہمکو افسوس ہے کہ ہمارے بہت سے اردو دان آریہ بھائی جو ہندی بھاشا کے پڑھنے سے عاری ہیں۔ یا جنکو اسکا پڑھنا لکھنا ایک جنجال سا معلوم ہوتا ہے۔ اور اردو بولی نے کئی جنموں سے انپر تسلط جمایا ہوا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے کچھہ فایدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ایسی بڑی تعداد اردو خوان اصحاب کیواسطے مت متانتروں کی واقفیت حاصل کرانے کا ایک ایسے ہی رسالہ کے ذریعہ بندوبست کیا جاوے۔ جیسا کہ ہندی بھاشا کا آریہ سدہانت ہے۔ ہفتہ وار اخباروں کے ذریعہ یہہ کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ وہ تو روزمرہ کے واقعات گزرے ہوئے پبلک کے روبرو پیش کر دینے کے واسطے ضروری ہوتے ہیں اگر کبھی ایک آدہ مضمون مت متانتروں پر

درج ہوگیا۔ تو اس سے کچھ سالہا سال تک مستقل
طور پر نہیں ہوتا۔ یہہ کام تو صرف ایک خاص
رسالہ یا اخبار ہی چلا سکتا ہے۔ پس اس حالت میں
پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ایک خاص اردو رسالہ
کا بندوبست ضرور کرنا چاہیے۔ اس رسالہ کا صرف
کام یہہ ہوگا۔ کہ بمقابلہ ویدک دھرم کے محمدی۔
عیسائی۔ برہمو۔ پورانک۔ نوین ویدانت وغیرہ
مذہب کے صدق و کذب کی جانچ پڑتال کر کے
آریہ سماج پر نیز مخالفان مذاہب پر ثابت کرے
کہ دنیا میں ایک ویدک دھرم ہی سچا دھرم ہے
اور اسی کے ماننے اور عمل کرنے سے انسان [illegible]
بھاگی ہو سکتا ہے۔ نیز یہہ رسالہ مخالفان کو ویدک
دھرم کی ہمیشہ دعوت دیتا رہیگا۔ کہ اگر آپکے
پاس اپنے دھرم کی سچائی کا کوئی ایسا ثبوت ہو
کہ جو آپکی دانست میں ویدک دھرم کی اعلیٰ خوبیوں
کے مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو وہ خوشی
کے ساتھ پیش کریں۔ اسپر نہایت غور کیا جاکر
توجہ کیجاویگی۔ اس قسم کے اصحاب کو جو جواب
جس جس قسم کے اعتراضات ویدک دھرم پر کرینگے
یا جو ثبوت اپنے دھرم کی عمدگی کا بمقابلہ خوبی ہائے
ویدک دھرم کے پیش کرینگے۔ انکا کھنڈن اور
موازنہ و مقابلہ کرنا اس رسالہ کا خاص فرض ہوگا
اس رسالہ کے ذریعہ ویدک دھرم کی اعلیٰ خوبیاں
اس طرز کے ساتھ نمایاں ہونی چاہئیں۔ کہ جنکے دیکھنے
سے مخالف کو بھی سر تسلیم خم کرنے کے سوائے
کوئی چارہ نظر نہ آوے۔ اس رسالہ کی اڈیٹری
کا انتظام ایک بڑے لائق اور مذہبی علم (جو مختلف
مذاہب کی کتب ہائے وغیرہ سے اچھی واقفیت
رکھتا ہو) اس شخص کے سپرد کرنا چاہیے۔ میری
رائے ناقص میں بالفعل ایک ایسا رسالہ ماہوار
پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے بزبان اردو

نکلنا چاہیے۔ ضخامت اسکی ۳۲ صفحہ سے
کم نہ ہو۔ چھپائی اور کاغذ بھی عمدہ ہونے ہائے۔
اس رسالہ کی اڈیٹری کا چارج اسوقت ہمارے
مشہور آریہ مسافر جناب پنڈت لیکھرام
صاحب مصنف تکذیب براہین احمدیہ
وغیرہ کو جنکی لیاقت و واقفیت مختلف مذاہب
کی جانچ پڑتال کرنے میں مسلمہ خیال کی
گئی ہے۔ اور جنکی زبردست تحریروں نے
بہت سے مخالفان ویدک دھرم کا ناک میں دم
بند کیا ہوا ہے۔ سپرد کرنا چاہیے۔ اور پنڈت
صاحب ممدوح کی امداد میں کم سے کم چار
دیگر ایسے اصحاب صاحب قلم کا انتظام کرنا
چاہیے۔ کہ جو پورانک۔ برہمو۔ نوین ویدانت
وغیرہ مذاہب پر مدلل اور زبردست مضامین
پوری واقفیت کے ساتھ لکھنے والے ہوں
یہہ صاحبان بدستور پنڈت جی کی اڈیٹری
کے کام میں مستقل طور پر امداد دیا کرینگے یہہ
بھی ضروری ہوگا۔ کہ اس رسالہ میں دیگر نامہ
نگاروں کے مضامین شایع نہ کئے جاویں۔
بلکہ کل رسالہ اڈیٹر کی قلم سے مرتب ہو کر
نکلنا چاہیے۔ جیسا کہ آریہ سدھانت کے
مضامین کا انتظام ہے۔ نہ کوئی دیگر ملکی خبریں
وغیرہ درج ہونی چاہئیں۔ اگر ہوں تو صرف
اسقدر کہ ٹائٹل پیج کے دوسرے صفحہ پر
مختصر طور پر سماچار خبریں۔ اور اخیر صفحہ
پر ان کتب ہائے کی ایک فہرست کہ جو مختلف
مذاہب کے غلط اعتقادات کی تردید وغیرہ میں
آریہ سماج کی طرف سے شایع ہوئی ہوں
باقی کل صفحہ رسالہ مذکور کے مضامین متذکرہ
صدر سے پر ہوں۔ سوداگروں کے سرمہ وغیرہ
کے اشتہارات کی بھی اس رسالہ کے ذریعہ اشاعت

کی ضرورت نہیں خیال کرنی چاہیے۔ اور ان
اشتہارات بیہودہ سے رسالہ کے قیمتی کالموں
کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔ قیمت اس رسالہ
کی سالانہ تمام عہ سے جسمیں محصول بھی داخل ہوگا۔
زیادہ نہ ہونی چاہیے۔ بلکہ جسقدر کم ہوگی۔
اتنا ہی زیادہ خریداری کا انتظام ہوگا۔ منتظمان
رسالہ کو یہہ بھی انتظام ضروری ہوگا۔ کہ یہہ
رسالہ بلا وصول پیشگی نقد قیمت کے ادھار پر
فروخت نہ کیا جاوے۔ کیونکہ اکثر دفعہ نادہندی
کا کلنگ لگائے ہوئے نادہند صاحبان کی
مذموم ہوا سے ایسے رسالہ جات و اخبارات وغیرہ
کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ میرے خیال
میں کم سے کم آریہ سماجوں میں تو کوئی ہی ایسا
منحوس سے منحوس شخص ہوگا۔ کہ جو اس [illegible]
رسالہ کی قیمت ہضم کر کے اپنے دھرم کے
بگاڑنے پر جرأت کریگا۔ جسوقت یہہ رسالہ
رسالہ ویدک دھرم کی [illegible] دشمنی
کو لیتے ہوئے مشہور آریہ مسافر کے قلم سے نکلکر
آریہ پبلک کو اپنا چاند سا مکھڑا دکھلا دیگا۔ تو
ویدک دھرم کے انویائی و نیز خواہاں کا خاص
فرض ہونا چاہیے۔ کہ اس رسالہ کی اشاعت
میں زیادہ کوشش کریں۔ اور پبلک کا
بھی فرض ہوگا۔ کہ وہ اسکی خریداری کیجے
اور وصولی قیمت میں مدد دیویں۔ ان کو اس
رسالہ کی ایک ایک کاپی مفت دینی چاہیے
میں اب اپنی اس عرضداشت کو ختم کر کے ممبران
آریہ پرتی ندہی سبھا کے لائق اور دور اندیش
معزز کارکنان کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں
کہ وے مہربانی فرما کر اس گذارش پر غور فرماویں
کہ اسوقت واقعی ایک ایسے رسالہ کی بھی آریہ
سماج کی طرف سے نکلنے کی ضرورت ہے یا نہیں

بعض منڈلیمیں سوامی دیانند سرستی کو گالئیں نکالتی جاتی ہیں۔
ہم حیران ہیں کہ انکو مشعلیں جلانے کا کیا مطلب تھا۔ ہمارے خیال میں ایسا کام تو البتہ رعایا کا ہو سکتا ہے۔ جو اپنے بادشاہ کے ظلم سے تنگ آکر ایسا کرے تو کرے۔

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھ رام صاحب آریہ مسافر
قیمت فی جلد ۱۲

جس کتاب کا حق پسندوں کو برسوں سے انتظار تھا۔ اور جسکے مطالعہ کے لیئے ہر ایک لوگوں کے دل تہ سے خواہشمند تھے۔ وہ تحقیقات علمی کا ذخیرہ۔ معلومات وسیع کا خزانہ دلائل قاطع اور براہین ساطع کی زبردست میگزین جسکے مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لیئے کوئی جگہ باقی نہیں۔ اور مصنف کا دعوی ہے کہ اس مسئلہ پر عیسائی محمدی اور برہمو صاحبان کے مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے۔ انکو اچھی طرح اور پوری تلاش سے معلوم کر کے ان سب کے مہذبانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے ہیں۔" اور غالبا کوئی اعتراض ایسا باقی نہیں رہا۔ جسکا جواب باصواب فاضل مصنف نے اس لاجواب کتاب میں نہیں دیا۔
ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جسکے چار باب ہیں۔ باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق۔ اسمیں ۲۶ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے۔ اور علاوہ براں اسمیں یہ بھی بتلا دیا گیا ہے۔ کہ انسان کے سوا اور جانوروں میں بھی روح ہے۔
باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب۔
باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب۔
باب چہارم برہم سماجیوں کے اعتراضوں کا جواب
حصہ دوم مسئلہ تناسخ کی بابت ایک وسیع تحقیقات۔ اسمیں ۹ باب ہیں۔ باب اول یکتی اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت۔ باب دوم پارسی مذہب اور تناسخ۔ باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ۔ باب چہارم مختلف ممالک کے حکماء کی رائے۔ باب پنجم بائیبل سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے۔ باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے۔ باب نہم سوامی دیانند جی کی مفصل رائے۔ اور مباحثے۔ ان سب کے علاوہ دو مقدمہ اور ایک خاتمہ پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے۔ حجم ۱۰۱۳ صفحہ قیمت ۱۲۔ ہر ایک اعتراض پر پوری وسعت سے بحث کی ہے۔ مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں۔ اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہوگئی۔ مگر بھی دیر آید درست آید کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کے ساتھ صحیح اور عمدہ طبع ہوتی ہے اور اب بہمہ وجوہ بالکل تیار ہے اور مطبع ست دھرم پرچارک گرکل کانگڑی جالندھر شہر سے مل سکتا ہے۔ راقم منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

ضرورت

آریہ سماج بنوں کے لیئے ایک ایسی اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک آریہ بھاشا و سنسکرت اور گنت و بھوگول و دیا اتیادی اور خاصکر سینے پرونے کا کام اچھی طرح جانتی ہو۔ شدھ آچار سو شیلا دھارمکہ آریہ ہو۔ تنخواہ پندرہ روپیہ وغیرہ ماہوار۔ علاوہ اسکے مکان رہائش بلا کرایہ دیا جاویگا۔ گورمکھی جاننے والی ادھیاپکہ کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں بنام سکرٹری آریہ سماج بنوں آنی چاہیئے۔

المشتہر

امانتھ گوردہیارا سکرٹری آریہ سماج بنوں

اطلاع عام

بوجوہات دفتر اخبار انڈین ریفارمر لکھنو سے لکھیم پور منتقل ہوگیا۔ اب جنوری سنہ ۹۶ء سے اخبار مذکور آریہ بھاسکر کے نام سے زیر نگرانی جناب پنڈت بھگوان دین صاحب سکرٹری سرستی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی شمالی واودھ مقام لکھیم پور سے شائع ہوگا۔ لہذا آئندہ سے ہر قسم کی خط و کتابت متعلق اخبار و روپیہ بابت قیمت و اشتہار وغیرہ اخبار بنام پنڈت صاحب موصوف ہونی چاہیئے۔ اور مطبع کے متعلق بدستور مشتہر کے نام خط و کتابت ہونی چاہیئے۔ اور بابت چھپائی یا قیمت کتاب وغیرہ کے روپیہ ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔ المشتہر
رام نارائن ورما مالک انڈین ریفارمر و آریہ ورما و برادران پریس لکھنو۔

ریویو

اندو پنچ مہایگیہ بدھی مرتبہ لالہ جیونداس پردھان آریہ سماج لاہور۔ یہ ریویو پرچہ ۲۷ دسمبر ۹۵ء میں چھاپی گئی ہے۔ وہ بسبب مصروفیت کار جلسہ سالانہ لوکل سماج کے مفصل نہ لکھی جا سکی۔ اسلیئے اب کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔

مصنف نے اس اردو پستک میں برہم یگیہ یعنی سندھیا اور دیویگ یعنی اگنی ہوتر کے منتر تو سب متن میں بخط فارسی اور خاتمہ میں بحروف دیوناگری لکھدیئے ہیں مگر ترجمہ صرف سندھیا کے منتروں کا چھاپا ہے۔ اور باقی تین یگوں کی صرف بدھی اور ہر ایک یگ کی مفصل کیفیت لکھی ہے۔ جو عملی کارروائی کے لیئے کافی اور وافی ہے۔ اگنی ہوتر منتروں کا ترجمہ اور آخری تین یگوں کے شاید بلحاظ طوالت اور بڑھ جانیکے ضخامت کتاب کے چھوڑ دیا ہے۔

اگنی ہوتر کی ذیل میں ہون کی سامگری کی ایک مفصل فہرست لکھی ہے۔ جسکے لیئے عموماً لوگوں کو بہت تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اور پتر یگ کی ذیل میں مہا پتر یگ کی ایسی تشریح کی ہے جسکے پڑھنے سے بمقابلہ علوم مغربی کے ہمارے رشیوں کی مہان ودیا کا ایک اعلےٰ ثبوت ملتا ہے۔ اس پستک کی چند خوبیاں لائق ذکر کے ہیں مثلاً۔

(۱) دیباچہ کے فقرہ سوم اور چہارم میں پرنایام کرنا منتروں کو بشکل نقشہ درج کر کے دشاؤں اور ایشور کے مختلف صفتی ناموں اور اشوہ یعنی بانوں کی باہمی مناسبت اور تعلق کی تشریح کر کے ان منتروں کی اعلیٰ فضیلت ظاہر کی ہے

یہ دیباچہ صفحہ ۲ و ۳ و ۴ پر درج ہے۔ اور اس سے آگے چار صفحوں پر سندھیا کا مہاتم لکھا ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔

(۲) صفحہ ۹ سے صفحہ ۱۵ تک سندھیا و دیگر کے متعلق چند ہدایتیں لکھی ہیں۔ جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔ اور عام فہم عبارت میں لکھی ہیں

(۳) صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۴۴ تک سندھیا کے منتر بہت صحت کے ساتھ اعراب لگا کر بخط فارسی لکھے ہیں اور لفظی معنے بین السطور یعنی ہر ایک لفظ کے نیچے اور بامحاورہ معنی بطور بھاوارتھ کے ہر ایک منتر کے خاتمہ پر ایسی خوبی کے ساتھ لکھے ہیں کہ اصلی منشا منتروں کا بہت آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔ اسکے سوا منتروں کے الفاظ پر نمبر لگا کر انکے مطابق ارتھ کے الفاظ پر نمبر لگائے گئے ہیں جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں لفظ کے فلاں معنے ہیں۔ اس قسم کے لفظی اور بامحاورہ معنی نہایت فائدہ بخش ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ اس روشنی کے زمانہ میں کوئی شخص وید منتروں کو شردھا کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔ جب تک کہ انکا ارتھ سمجھ میں نہ آجاوے۔

(۴) منتروں کے بعض الفاظ کے معنوں کی نسبت کچھ نوٹ لگائے گئے ہیں۔ جو غور اور توجہ کے لائق ہیں۔

(۵) مصنف کی تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ اس پستک کے چھاپنے میں بعض غلطیاں سہو کاتب وغیرہ سے ہو گئی ہیں۔ چنانچہ انکے منشا کے مطابق چند غلطیوں کی صحت ذیل میں کی جاتی ہے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	فٹ نوٹ کی ۲ سطر	وشیہ	وشے
۱۵	۹	شتو	شنو
"	"	سکھ سدھی کے لیئے	پرمانند کی
"	۱۰	جل	سرو ویاپک ایشور
"	"	پینے	پراپتی
۱۶	۳	سکھ سدھی کے لیئے	پرمانند کی
"	۴	جل	سرو ویاپک ایشور
"	"	پینے	پراپتی
۲۱	۴	پیارا	ندارد
۲۳	۴	دودھ	دودھ دھد
۲۵	۵	اور پھر ۳۲	اور ۳۲
"	۶	اور ۳۱	پھر ۳۳
۲۶	۵	دگنی	دگنی
۳۰	۷	سانپ	سانپ وغیرہ
"	۸	چلنے والونکو اکھو	ندارد
۳۷	۲	اتھم ۱۳	رتھم ۱۳
۴۲	۹	بھوہ ۳ سوہ	بھوہ ۲ سوہ ۲
۴۶	۱۱	سامگری	پوری سامگری

مراسلہ

ایڈیٹر مضمون نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

اخلاقی سدھار او ناٹک

مغربی تعلیم و شائستگی کے رو ایک صدی سے آریہ ورت میں (جو بذات خود کسی زمانہ میں شائستگی کا نمونہ و گہوارہ تھا) بہہ رہی ہے۔ اس رو میں ہمارے دیش کے سینکڑوں پرش جو قومی سدھار و ملکی ہمدردی کا دم بھرتے ہیں بہے چلے جا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے "جنٹلمین" بننے کا معیار مثل انگریزوں کے شراب کا پیالہ چڑھانا و چیرٹ پینا۔ کوٹ پتلون پہننا آریہ ورت کی شائستگی میں داخل ہوا۔ جوں جوں اب خود یورپ دیش کے فلاسفر و عالم آدمی منشی چیزوں سے پرہیز گار سادہ مزاج بنتے جاتے ہیں۔ اہل ہند نے بھی اسی کی تقلید کی ہے۔ ہمارے دیش کے چند اخبار نویس بھی

انگریزی لٹریچر کی پیروی اور وہاں کے علم آز
زباندانی کی قدم بوسی میں مست ہوکر آریہ ورت
کے سدھار کا بھاری آرگن "ناٹکوں" کا کرنا بڑے
زور شور سے بتلاتے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ معزز
اڈیٹر صاحب دھرم پرچارک کی آئے ناٹکوں کے
بارے میں جو کسی سابقہ اشاعت میں نکل چکی ہے
کافی ہوگی۔ مگر چونکہ ہمارے مہربان ایڈیٹر
بھارت سیوک نے (جنکا اخبار مذکور اخلاقی سدھار
و دیش ہتکار کا مقناطیسی آلہ ہے۔ اور جو بیڑا
کہ آپکا رقومی خدمت کا اپنے نربھیاتی سے
اوٹھایا ہوا ہے۔ وہ پنجاب دیش کی قلیل اخباروں
کی قسمت میں ہوگا) پھر اس مضمون کو لتاڑ کر
چھیڑا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ ہمارے دیش
میں سدھار و پوترتا پھیلانے کے لیئے ناٹک ہی
بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ اس لیئے اچت ہے
کہ اس مضمون پر کھلے طور پر بحث کی جاوے

یورپ دیش کی حالت دیکھنے سے پہلے ذرا
اپنی پراچین اوستھا دیکھنی چاہیئے۔ کالیداس
کبیشر کے ناٹکوں کو ذرا ملاحظہ فرمایئے کالیداس
نے اپنے ناٹکوں کی بدولت اسمیں سندیہہ
نہیں کہ سنسکرت لٹریچر کو بہت عروج پر
پہونچایا۔ یہاں تک کہ اسکا زمانہ سنسکرت
زبان کے لیئے سنہری زمانہ کہلاتا ہے۔ اس نے
ہر چند کوشش کی۔ کہ بذریعہ ناٹکوں کے ملکی
حالت کا نقشہ لوگوں کے سامنے باندھ کر پوترتا
سکھلائی جاوے۔ مگر اسکے ناٹک "شکنتلا" کا
تیسرا سرگ (Canto) ملاحظہ فرمایئے
اور اسمیں شکنتلا و دشینت کے درمیان کی باتیں
کو پڑھنے سے ایک دفعہ تو پوتر سے بھی پتت
ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اسنے طرح سے کوشش
کی کہ ناٹک کو پوتر بنایا جاوے۔ اور لوگوں کے

دلوں میں پوترتا ہی منقش کیجاوے۔ مگر ناٹک
بغیر عشقیہ الفاظ و اظہار محبت کے ایسا ہی ہے
جیسا کہ عمدہ کھانا بغیر نمک کے۔ چاہے کیسا ہی
عمدہ ناٹک کیوں نہ تیار کیا جاوے۔ لیکن
ناٹک کی ترقی اسی عشقیہ و دنیاوی جھوٹھی محبت
و خوبصورتی پر آگرتی ہے۔ نمونہ ناٹک و
رگھوبنش ناٹکوں پر بھی اب عشقیہ محبت کی
حاشیئے چڑھ گئے ہیں۔ دیکھوں جاوے بیچارے
حقیقت رائے شہید کا ناٹک ہی دیکھو تو اس
بیچارے کے گلے میں بھی اب اپنی "استری کے
ساتھ" عشقیہ طویل کلام و محبت کا الزام مڑھ دیا
غرضیکہ جہاں ناٹکوں کی ترقی دیکھو۔ وہاں
ہی پہلی منزل خوش الحانی۔ دوسری منزل
خوبصورتی تیسری ناز و نخرے۔ چوتھی ہی
مسخری کلام کی ہے اور آخری درجہ اگر کچھ ہے
تو وہ اثر کا ہے۔ جسکو معزز ایڈیٹر بھارت سیوک
زور سے بیان و شرح کرتے ہیں۔

ذرا انگلینڈ دیش کے ناٹکوں کی آغاز کی تاریخ
پڑھیں۔ پہلے ناٹک دھرم سمبندھی شبدوں پر
ہوتے تھے۔ مثلاً مسیح کے معجزات۔ دنیا کی
پیدائش وغیرہ لیکن جوں جوں ناٹکوں نے
ترقی کی شیکسپیرین ناٹک نے سب سے اعلیٰ
درجہ پایا۔ انگریزی زباندانی کے لیئے شیکسپیر کے
ناٹک کتنے ہی مفید کیوں نہ ہوں۔ مگر کون
کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ناٹک قومی یا ملکی سدھار
کر سکتے ہیں۔

اب معزز ایڈیٹر بھارت سیوک کا یہہ
اعتراض کہ جو اثر ایک ناٹک پیدا کر سکتا ہے
وہ پچاس لکچروں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ کہاں تک
درست ہے۔ اسی انگلینڈ دیش کے اخلاقی و
قومی و مذہبی سدھار کو دیکھو سب سے پہلے اہل

نے بھی اپنے مذہب پھیلانے کا وسیلہ ناٹک سمجھ
تھے۔ اور انگلینڈ کے ہر ایک عالم کا یہی خیال
تھا۔ کہ دھرم کا پھیلنا ناٹکوں سے ہی ہوگا۔ چنانچہ
اسی ڈھنگ میں سولہویں صدی کے اخیر میں
انگلینڈ میں تیرہ ۱۳ تھیٹر بنگئے۔ اور ہزاروں
آدمی ناٹک دیکھنے کے لیئے جاتے تھے۔ اور جمع
ہوتے تھے۔ لیکن ان ناٹکوں نے کیا اثر کیا
جیسا کہ معزز ایڈیٹر ست دھرم پرچارک کی
رائے ہے۔ کہ لوگ گھروں میں سوائے تعریف آواز
و خوبصورتی کے کچھ واپس نہیں لاتے تھے
غرضیکہ ایسا کرنے سے کرسچین دھرم کو کچھ بھی
ترقی نہ ہوئی۔ ہاں انگریزی زباندانی نے
کچھ عمدہ لباس پہنا۔ مگر دھرم کا اثر لوگوں پر
سوائے چند منٹ کی واہ واہ کے کچھ نہ پڑا۔
اگر "لوتھر" بجائے پرچار کرنے کے بذریعہ ناٹکوں
کے پروٹسٹنٹ دھرم کی فضیلت و کیتھلک کی
فضیحت دکھلاتا تو کبھی وہ اپنے پیرو کار اسقدر
کثرت سے نہ پیدا کر لیتا۔ ور کیوں جاویں
ہندوستان میں بھی پہلے پہل پادریوں نے بذریعہ
ناٹکوں میجک لنٹرن (جادو کی لالٹین) کی
اپنا دھرم پھیلانے کی کوشش کی۔ لیکن کتنے
لوگوں نے اس اثر سے کرسچین مت کو سویکار کیا
سچ تو یہہ ہے۔ کہ اگر کرسچین اپنے دھرم کا اپدیش
پرچار سے نہ کرتے۔ تو شاید ہی کوئی ہندو مسلمان
انکے مذہب کو قبول کرتا۔ ایسا ہی اگر سوامی دیانند
جی بجائے شہر بشہر پرچار کرنے کے ہندو کی درد شا
بذریعہ ناٹکوں کے دکھلاتے تو آج آریہ سماج
کی ہولی مشکل سے چند شہروں میں سنائی دیتی۔
ایسا ہی اخلاقی سدھار کا شمار ہے جو اثر کہ پوترتا
پھیلانے کا بذریعہ اپدیش کے ہوتا ہے۔ وہ مستقل
اور پکا ہوتا ہے۔ مگر ناٹک کا اثر عارضی اور بکلا

...داہ کا ہوتا ہے - یہہ تو عموماً سنا گیا کہ کئی
...نوجوان طالب علم "ناٹک" دیکھنے اور سننے سے اپنی
...طالب علمی کو چھوڑ کر بھی ناٹکوں میں جا شامل ہوئے
...اپنے آچرن کو بالکل خراب کر بیٹھے - یا اور کسی قسم کی
...وں کے شکار ہوئے - مگر یہہ تو کم سنا گیا ہے - کہ
...ایسے ناٹک کو دیکھ کر چند آدمیوں پر ایسا اثر ہوا
...ہوں نے اپنے دُراچار سے بالکل نفرت کی ہو
...نظر ایسے ناٹکوں کا ایک بڑا بھاری نقصان
...معزز اڈیٹر پرچارک نے بھی نہیں درشایا
...یہہ ہے کہ ناٹک اکثر رات کو ہوا کرتے ہیں - انکی
...خوش اسلوبی رات کو ہی معلوم ہوتی
...اس لئے جورات کہ پرماتما نے منشوں پشوؤں
...پکھشوں وپھولوں کے آرام کرنے کے لئے
...ہے - اُسکو منش قدرتی نیم کے ورودھ استعمال
...ہے - یہہ تو صاف بات ہے کہ اگر انسان رات
...جاگتا رہے گا - تو دن کو اُسے اپنے فرائض سے
...دینا پڑے گا - اور آرام کرنا پڑیگا - اسلئے
...بڑا نقصان ناٹکوں کا یہہ ہے کہ انسان اپنے
...بالن و فرض کی پابندی سے گر جاویگا -
...قدرتی نیم کے ورودھ چلنے سے ضرور اپنی شاریرک
...ناگ حالت میں بجائے فایدہ کے نقصان
...گا - اس لئے ہم نہایت نمرتا سے معزز ایڈیٹر
...پارک صاحب کی خدمت میں نویدن کرتے ہیں کہ اس مضمون پر
...ضرور وچار کریں -
آپکا شبھ چنتک

جمنا داس از اجمیر

مردان آریہ سماج

جناب اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک
... بحوالہ رزولیوشن آریہ سماج مردان مورخہ
...نومبر ۱۸۹۶ء - جو کہ آپنے پتر کا مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۶ء
میں اشاعت کی بعنوان (آریہ سماج مردان بند ہو گیا)
شایع کیا ہے - آپسے پرارتھنا ہے - کہ اُس
رزولیوشن اور تحریر کو بالکل منسوخ کر دیں -
مضمون ہذا آپکی خدمت میں واسطے دریافت
کرنے آپکی رائے روانہ کیا گیا تھا - نہ کہ شایع
کرنے کے لئے - عجیب طرفہ یہہ ہے کہ بغیر سوچے سمجھے
اور بغیر رائے دئے اُسے شایع کر دیا ہے - اب
یہہ مضمون واسطے منسوخ کرنے پہلی تحریر کے
ارسال خدمت ہے - کرپا کر کے اسے شایع کر دیویں

آپکا داس
بندہ ہال سنگھ سکرٹری آریہ سماج مردان

مائی ڈیر ایڈیٹر ست دھرم پرچارک - بندگی
میں آپکا تہ دل سے شکر گذار ہوں - کہ آپنے
میرے سوالات اپنے اخبار بیش قیمت میں
چھپوا دیے ہیں - مہربانی کر کے مرقومہ ذیل
ترمیم اِن سوالات میں کر دیجئے -
(۱) سوال نمبر ۵ میں لفظ خوف کی بجائے
لفظ خوشی پڑھنا چاہیئے -
(۲) سوال نمبر ۱۰ - کے شروع میں عبارت
ذیل ایزاد کرنی چاہیئے - (الف) پاپ کیا ہے
اور کیا پاپی ہونے کے لئے پاپ کا علم ہونا ضروری
ہے یا نہیں -
نیز انہیں سوالات کے سلسلہ میں ذیل کے
سوالات ایزاد کر دیجئے -
(۱۱) کیا ایشور کے نزدیک جیو ہنسا پاپ ہے
اگر ہے تو شیر - بھیڑیا وغیرہ درندے جانور
ایشور نے کیوں بناے ہیں اور کیا وہ پاپی
ہیں ؟
(۱۲) ایشور کس طرح پر سرو ویاپک ہے اگر کہیں
کہ سارا ایشور ہر ایک وستو میں ہے تو یہہ ناممکن
کیونکہ ایک شے ایک ہی وقت میں دو مختلف
جگہوں میں نہیں ہو سکتی - اگر کہیں کہ وہ بعضاً
مجسم اشیاء کے ویاپک ہے - تو اِس طرح پر ایشور
کے بہت سے ٹکڑے ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ
(۱۳) کیا ایشور کو کبھی کسی قسم کی ضرورت
ہو سکتی ہے اگر نہیں تو (بموجب آریہ سماج کی)
ایشور نے سرشٹی کو کیوں رچا ہے -
باقی آئندہ - الراقم
موتی رام از جالندھر

آریہ سماج کیریاں

شری یت مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک -
نمستے - یمن لکھت لیکھ کو کرپا پوریک اپنے
امولیہ پتر میں جگہہ دیکر کرتارتھ کریں -
انتخاب جدید ۱۸۹۶ء آریہ سماج کیریاں
حسب ذیل ۱۵ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوا -
پردھان حکیم رام سرن داس جی - اپ پردھان
لالہ جیون مل اگروال و لالہ بھیم داس جی - منتری
لالہ منشی رام چوہدری - اُپ منتری لالہ کنہیا لال کوشادھیکش
کوشادھیکش لالہ رادھا کشن چوہدری - پستکادھیکش لالہ
سنت رام اوبرائی -
انتخاب انترنگ سبھا آریہ سماج کیریاں
علاوہ ۷ اصحاب ادھکاریان سماج کے تین ممبر
انترنگ سبھا حسب ذیل منتخب ہوئے - بابو رتن چند
صاحب آنریری مجسٹریٹ پرتشٹھت ممبر - سردار ارجن سنگھ
صاحب کرسی نشین پرتشٹھت ممبر - لالہ گنگا رام صاحب
اگروال ممبر - کل تعداد ممبران انترنگ سبھا
۱۰ ہوئے -
راقم
آریہ دھرم سیوک منشی رام چوہدری
منتری آریہ سماج کیریاں

آریہ سماج کسولی

منیتے۔ کرپا کر کے ذیل کی چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں برائے آگاہی پبلک مذہبی سبھا پنجاب اور ممبران سماج ہذا جو مختلف مقامات میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ درج فرما کر ممنون احسان فرماویں۔

کسولی میں ڈاکٹر سری رام جی کی کوشش سے ستمبر ۱۸۹۳ء سے سماج از سر نو قایم ہوا۔ اور ماہ اپریل ۱۸۹۴ء سے آٹا فنڈ کھولا گیا۔ اور ماہ مارچ ۱۸۹۵ء تک جاری رہا۔ مگر مارچ ۱۸۹۵ء میں بندہ کے فیلڈ سروس پر جانے اور دیگر ممبران کے تبدیل کے باعث چند ماہ سماج بند رہا۔ اور ماہ جولائی ۱۸۹۵ء میں لالہ گنگا رام جی کی کوشش سے پھر ہفتہ وار سماج ہونا شروع ہوا۔ مگر آٹا فنڈ باقاعدہ جاری نہ رہا۔ صرف مبلغ [illegible] جمع ہوئے جو کل روپیہ جو آٹا فنڈ کا جمع ہوا۔ اور جہاں جہاں بھیجا گیا۔ وہ ذیل میں درج ہے۔

ویدپرچار فنڈ کے واسطے تین دفعہ	[illegible]
یتیم خانہ بریلی	[illegible]
یتیم خانہ فیروزپور دو دفعہ	[illegible]
کمیشن منی آرڈر	۱۱/
باقی پاس سکرٹری سماج	[illegible]
میزان کل	[illegible]

علاوہ برآں رقومات ذیل یتیم خانہ وغیرہ ارسال کیگئی۔

یتیم خانہ فیروزپور
پنڈت سندر لال صاحب کنسرویٹر جنگلات ریاست پٹیالہ نے اس سماج کی

درخواست پر	[illegible]
بندہ نے	[illegible]
دیگر چندہ سے	[illegible]

کنیا مہاودیالہ

سماج فنڈ سے	[illegible]
چندہ از لالہ گنگا رام جی	[illegible]
" از لالہ کرم چند	[illegible]

اب چونکہ بندہ رخصت پر جاتا ہے۔ اور شاید جلدی تبدیل ہو جاویگا۔ سماج میں ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ کہ سماج کے چندہ کا روپیہ جو [illegible] جمع ہے۔ اس سماج میں سکرٹری کے پاس ہے اور اگر خدا نخواستہ سماج بند ہو جاوے۔ تو یہ روپیہ اور ہر دو وید اور دیگر کتب جو سب قیمتی قریباً مبلغ [illegible] روپیہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجا جاوے۔ کہ وہ روپیہ اور کتب کو بطور امانت اپنے پاس اسوقت تک رکھے۔ جبتک اسجگہ سماج پھر قایم نہ ہو۔

آپکا شبھ چنتک
بندہ آتما رام پریسیڈنٹ آریہ سماج کسولی

فیروزپور

جناب من

نقل کارروائی جلسہ عام کی جو کل فیروزپور شہر میں منعقد ہوا تھا۔ خدمت والا میں بھیجی جاتی ہے امید ہے کہ اپنے بیش قیمت اخبار میں اسے چھاپکر آپ مجھے ممنون فرماوینگے۔

آپکا نیازمند
بہانا رام پلیڈر سکرٹری جلسہ

باشندگان فیروزپور کا ایک عام جلسہ ۱۲ ماہ حال کو سنیچر کے روز شام کے ۵ بجے پرانی منڈی میں دیوان سنت رام صاحب جو پڑہ انکی قابل تحسین ہمت پر جو انہوں نے اپنی بال بدہوا کنیا کے بواہ کرنے میں ظاہر فرمائی ہے۔ دھنیاد کرنے کی غرض سے منعقد ہوا۔ تعداد حاضرین جنمیں اہل ہنود کے ہر ایک فرقہ کے آدمی موجود تھے تقریباً ۳۰۰ تھے۔ حاضرین میں سے صاحبان ذیل کے نام خاص ذکر کے لایق ہیں۔

لالہ تلسی رام آنریری مجسٹریٹ وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ لالہ کشور چند ممبر میونسپل کمیٹی۔ لالہ رام چند دہون ممبر میونسپل کمیٹی۔ باوا بشن سنگھ صاحب باوا دیوان سنگھ صاحب۔ باوا کاہن سنگھ صاحب باوا مہتاب سنگھ بی اے۔ لالہ گردہاری لعل برہوار لالہ شمبھو ناتھ باری بیرسٹر ایٹ لا۔ لالہ کانشی رام سہگل بی اے پلیڈر چیف کورٹ پنجاب۔ لالہ ہرجی رام بھنڈاری پلیڈر چیف کورٹ لالہ نہال چند بھنڈاری ٹھیکہ دار۔ لالہ ہزاری داس سوندہی سابق قانونگوے۔ لالہ مکند لعل سوندہی بی اے پلیڈر۔ لالہ نوہریا مل جوہری عرائض نویس لالہ ارجن سنگھ اروڑہ بیرسٹر ایٹ لا۔ لالہ بھاگ [illegible] اروڑہ تحصیلدار محکمہ [illegible] میاداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ لالہ چھبا مل اروڑہ بزاز۔ لالہ رامانند اگروال ساہوکار ممبر میونسپل کمیٹی۔ لالہ گوبند لعل اگروال بزاز۔ لالہ رامانند اگروال محرر ڈسٹرکٹ بورڈ لالہ بہانا رام اگروال بی اے پلیڈر۔ لالہ [illegible] کائستھ مختار عدالت ہٰذا۔ چودہری بشن [illegible] لالہ کنہیا لال اہلوالیہ تحصیلدار عدالت [illegible] بابو فتح سنگھ مدرس ریاضی میونسپل بورڈ سکول۔ بابو کاہن سنگھ تھرڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول۔ سردار گورمکھ سنگھ مان بی اے پلیڈر چیف کورٹ پنڈت بالمکند بی اے۔

پنڈت ایشرداس	دفتر فارسی محکمہ صاحب
لالہ اچھرو رام	ڈپٹی کمشنر بہادر

لالہ بھبو رام عرائض نویس۔ میر حسین بخش صاحب مختار عدالت ہٰذا۔

لالہ نہال چند بھنڈاری جلسہ کے میر مجلس اور لالہ بہانا رام سکرٹری مقرر کیئے گئے۔

...نے حسب الارشاد صاحب میر مجلس کے
...کے اغراض بیان کیے۔ بعد ازاں حسب ذیل
...ریزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق رائے پاس کیے گئے۔
...ریزولیوشن نمبر ۱۔ جلسہ ہذا تہ دل سے
...سنت رام صاحب، چوپڑہ کو انکی علو ہمتی اور
...دلیری پر جو انہوں نے حال میں اپنی بال بیوہ
...کی بیاہ کرنے میں ظاہر کی ہے مبارکباد دیتا۔

(۲) جلسہ ہذا کی رائے میں دیوان صاحب
...کی پیاہ جلے اور یہ مثال آئندہ کے لیے
...پراہ کے۔ قوم ہنود میں ضروری اصلاح
...ہونے میں نہایت ہی مفید اور مدد
...ہوگی۔

(۳) کارروائی جلسہ ہذا دیوان سنت رام صاحب
...رستہ میں اور نیز برائے اشاعت اخبار
...آریہ مسنجر۔ اخبار ستدھرم پرچارک
...میں بھیجی جاوے۔

راقم سکریٹری جلسہ ہذا

...زیرآباد ضلع گوجرانوالہ

...واقعہ [illegible] میں
...بروز اتوار بتاریخ ۳۰ ماہ دسمبر بوقت ۴½ بجے
...عام جلسہ ہنود صاحبان کا ہوا جسمیں
...مذہب ذات و برادری کے اصحاب تشریف
...خصوصاً چوپڑہ ذات کے کھتری کثرت سے

...رام چوپڑہ اس جلسہ کے میر مجلس ہوئے
...کرم چند بی اے طالب العلم اس جلسہ کے
...ہوئے سب سے اول ماسٹر برکت رائے
...ہائی سکول نے ایک عمدہ

دلچسپ اور پر تاثیر تقریر کی جسمیں انہوں نے
ہندو سوسائٹی کے موجودہ اور گزشتہ حالات
بیان کیے۔ بیواؤں کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے
انہوں نے یہ فرمایا کہ ہندوؤں کے تنزل کے
بڑے بھاری اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے
کہ ہندوؤں میں بیواؤں کی شادی کا رواج نہیں
اسکے بعد صاحب موصوف نے مشہور دیوان
سنت رام صاحب کی بیوہ لڑکی کی شادی کا حال
پڑھکر سنایا۔ جو حال میں لاہور میں ہوئی ہے
اور انہوں نے اس تقریر کو بھی جو دیوان صاحب
موصوف نے بر موقعہ شادی کے پڑھی تھی اور آخر
میں حاضرین جلسہ سے یہ درخواست کی کہ
ودواہ وواہ سبھا یک سوسائٹی جسکے سکریٹری
لالہ چندر بھان صاحب ایم اے اور جسکے ممبر لالہ
ہنس راج صاحب بی اے پرنسپل دیانند کالج
و لالہ جیشی رام صاحب پلیڈر وغیرہ وغیرہ صاحبان
ہیں کی ایک برانچ سوسائٹی اس جگہ کھولنی
چاہیے۔ جب وہ تقریر کر چکے۔ تو مندرجہ ذیل
ریزولیوشن تجویز ہو کر بالاتفاق رائے پاس ہوئے
(۱) لالہ نند لال صاحب چوپڑہ نے یہ تجویز
کیا کہ وزیرآباد کی سب برادریوں کی طرف سے
دیوان سنت رام صاحب کا کہ جنہوں نے اس
کار خیر میں جو ہمدردی اور استقلال ظاہر کیا ہے
شکریہ تہ دل سے ادا کیا جاوے۔ لالہ پریم داس
صاحب نے اسکی تائید کی۔
(۲) لالہ پریم داس صاحب چوپڑہ نے
یہ تجویز پیش کی کہ اس جلسہ عام کی خبر بذریعہ
تار دیوان صاحب کو جلسہ کے برخاست ہونے
پر دی جاوے۔ لالہ پرنجیند داس آنند نے اس
امر کی تائید کی۔
(۳) ماسٹر برکت رائے صاحب وید نے

تجویز پیش کی کہ ان تمام ریزولیوشنوں کی نقل بجنسہ
دیوان سنت رام صاحب و سکریٹری ودواہ
وواہ سبھا یک سبھا۔ اور اڈیٹران مندرجہ ذیل
اخبارات روانہ کیجاوے۔
انگریزی ٹریبیون۔ آریہ مسنجر۔ آریہ پتریکا۔
اردو ستدھرم پرچارک۔ بھارت سدھار۔
سردار گوپال سنگھ صاحب نے اسکی تائید کی۔
اسکے بعد ماسٹر برکت رائے نے پریزیڈنٹ
و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعد ایک
بھجن کے جو اس طرح شروع ہوتا ہے۔
ٹھاٹ بے رونقی ہے ودواہ بیچاری جلسہ برخاست
ہوا۔

راقم
کرم چند بی اے طالب علم سکریٹری

لودھیانہ

ہمارے سماج کا جلسہ تاریخ ۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء
کو بڑی دھوم دھام سے کامیابی کے ساتھ ختم
ہوا۔ وید پرچار فنڈ کے واسطے ... روپیہ نقد
اور ساڑھے ۵۰ روپیہ کے قریب ... کا
وعدہ ہوا۔ مذہبی سبھا کی لائبریری کے واسطے
تین مہاشیوں نے کیا۔ لالہ بالک رام جی سیکریٹری
نے علاوہ ایک صد روپیہ نقد دینے کے ایک صد
روپیہ کا وعدہ وید پرچار فنڈ میں لکھوایا گیا۔
مفصل حالات جلسہ علیحدہ برائے شائع
ہونیکے آپکے پاس پہونچینگے۔
میں اس خط کے ذریعہ سے لودھیانہ سماج کی
طرف سے مہاراجہ صاحب جیند و کونسل
و اہلکاران ریاست جیند کا خاص شکریہ ادا
کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے بڑی عنایت و
مہربانی سے ہمکو جلسہ کے موقعہ پر مہمانوں کے

اوتار نے کیواسطے اپنی عالیشان کوٹھی عطا فرمائی اور جسکی بابت سماج سے کچھہ چارج نہیں کیا۔ انکی اِس عنایت کا لودہانہ سماج تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ مسٹر ایڈیٹر آپ بھی میرے ساتھہ اہلکاران و مہاراجہ صاحب ریاست جیند کا شکریہ ادا کرنے میں شریک ہونگے۔ کہ جنہوں نے ہمکو اِس دھرم کاریہ میں اسطرح سے سہائیتا دیکر مشکور فرمایا۔

راقم

امر اُدگھ سکریٹری آریہ سماج لودہانہ

گورداسپور

انترنگ سبھا آریہ سماج گورداسپور کا انتخاب سال آئندہ کے لیئے حسب ذیل ہوا ہے۔ لالہ مرلیدہر پوری پردہان۔ بابو جگناتھہ اُپ پردہان۔ لالہ لبنت رام رتڑا سکریٹری۔ پنڈت امرناتھہ خزانچی لالہ جگناتھہ پُستکادہیکش۔ لالہ جیرام و لالہ دیوان چند ممبران انترنگ سبھا۔

مفصلہ ذیل صاحبان کا حسب ذیل چندہ وصول ہوا ہے۔ جسکے لیئے انکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

لالہ ہرچرنداس صاحب منصف وید پرچار فنڈ عہ لوکل سماج ۸ کل ۵ روپیہ سردار جگبیشر سنگھہ صاحب شلمخواں بموقعہ شادی عہ۔ آریہ کنیا مہاودیالہ کے لیئے۔ لالہ بیلی رام صاحب قانونگو بموقعہ جنم پسر خود کنیا مہاودیالہ جالندہر کے لیئے عہ لالہ کلیان داس صاحب پوسٹماسٹر کی دہرم پتنی کا کنیا مہاودیالہ کے لیئے۔ لالہ سنت رام صاحب کی دہرم پتنی عہ کنیا مہاودیالہ کے لیئے۔ لالہ بودہ راج صاحب ۲ر کنیا مہاودیالہ کے لیئے۔ بابو ونارام صاحب کلرک ۲ر کنیا مہاودیالہ کے لیئے۔ لالہ دیوان چند صاحب شلمخوان عہ روپیہ برائے تقسیم غریب طالب علم بھجن پُستک وسند ہیا۔

لالہ جگن ناتھہ پٹواری کلیر کلاں نے اپنے لڑکے کا منڈن سنسکار باوجودیکہ اپنی برادری و چچا کی سخت مخالفت کے ویدک ریتی سے کرایا۔ لالہ صاحب کا اُپدیشارتھہ و حوصلہ ایسے موقعہ پر قابل تعریف تھا وید پرچار فنڈ کے لیئے عہ روپیہ دان دیا۔ سنسکار پر گورداسپور آریہ سماج و دھاریوال آریہ سماج کے ممبران شریک تھے۔ گورداسپور آریہ سماج نے ہر ہفتہ روز کے بعد ہون کرنے کے لیئے تجویز کی ہے۔ ایشور اِس ارادے میں برکت دیں۔

لبنت رام رتڑا
سکریٹری آریہ سماج گورداسپور

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت دیوی دیالو اُپدیشک نے ۱۴- نومبر ۱۸۹۶ء کو ہنوں میں "برہم چریہ" پر ویاکہیان دیا۔ ۱۷- نومبر کو کتھا کی اور ویاکہیان دیا ۱۸- کو اُپدیش دیا۔ ۱۹- کو ستیہ جنم پر ویاکہیان دیا۔ ۲۰- کو ایشور وشئے پر ویاکہیان دیا۔ ۲۱- کو جیو اور کرموں کے وشئے پر سجنٹ مباحثہ کیا ۲۲-۲۵ کو علیے خیل میں "دہرم" اور "بال بواہ کے دوشنوں" پر ویاکہیان دیا۔ ۲۶- کو سیالوانی میں پرشنوتر ہوئے۔ ۲- دسمبر کو قادیان میں بواہ سنسکار کرایا۔ ۳- کو وہاں ویاکہیان دیا۔ ۴- کو دہرم چرچا کیا۔ ۵- کو اُپدیش دیا۔ ۸- کو جالندہر میں منڈن سنسکار کرایا۔ ۱۱- کو چھاونی جالندہر میں اُپدیش دیا۔ ۱۳- کو پھر وہاں ہی اُپدیش دیا۔ ۱۴- کو جالندہر شہر میں اور ۱۵- کو چھاونی جالندہر میں ویاکہیان دیا۔

پنڈت لالمن اُپدیشک نے

۶ و ۷ نومبر کو راہوں میں ایک ایک ویاکہیان دیا۔ حاضری روزانہ ۳۰۰ تھی۔ ۸- نومبر کو نواں شہر میں ... گیا۔ ۹ سے ۱۱- نومبر تک نگہ ضلع جالندہر میں ہر روز ایک ویاکہیان دیا۔ حاضری ۵۰ سے ۸۰ تک ہوتی رہی۔ ۱۲- کو کمند پور میں ایک ... دیا۔ شروتا ۱۵۰ تھے۔ ۱۵- ۱۶- کو لتی (جالندہر) میں ہر روز ایک ویاکہیان دیا۔ ۱۷- کو جالندہر سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں پرارتھنا کرائی۔ ... جالندہر شہر میں ایک بواہ سنسکار کرایا۔ ... ۲۲ تک جلال آباد میں ہر روز ایک ویاکہیان دیا۔ شروتا ہر روز چالیس پچاس تھے۔ ۲۴ ... کمالیہ میں ویاکہیان دیا۔ ۲۵- کو دہرم ... ۲۶- کو ہون کرایا۔ ۲۷- کو بواہ سنسکار ... حاضری روزانہ پچاس تھی۔ ۸ سے ۱۱ دسمبر ... خوشاب میں ہر روز ویاکہیان دیئے۔ ... شروتا ہر روز پچاس اور ستر کے درمیان ... دسمبر کو شاہ پور میں اُپدیش دیا۔ ۱۳- ... تک ہر روز ایک ویاکہیان دیا۔ حاضری ... سو کے قریب تھی۔

لالہ متھرا داس جی اُپدیشک نے

... کو بھینی اراڈہ (لودہانہ) میں ایک ویاکہیان دیا۔ حاضری ۷۰ تھی۔ ۸- دسمبر کو گھونگرانہ (لودہانہ) میں ویاکہیان دیا۔ حاضری ۲۰ ... ایک مولوی صاحب سے ر ... دھرم کے ... کے بارے میں پرشنوتر ہوئے۔ ۹- کو گ... (علاقہ مالیر کوٹلہ) میں پرشنوتر ہوئے۔ ... علی پور (مالیر کوٹلہ) میں پرشنوتر ہوئے۔ ... مالیر کوٹلہ میں ایک ویاکہیان دیا۔ حاضری ...

۱۴ و ۱۵ - کو وہاں کتھا کی -

پنڈت رام رتن جی اپدیشک نے ۱۸ نومبر کو پھلور میں ایک ویاکھیان دیا - اور بھجن گائے حاضری قریباً ۱۵۰ تھی - ۲۰ - کو کھنہ میں ایک ویاکھیان دیا - اور بھجن گائے - حاضری ۲۰۰ تھی ۲۱ - کو گلاں دودھا میں پرشنوتر ہوئے - ۲۴ - کو پھلور میں ایک ویاکھیان دیا - حاضری ۱۰۰ تھی - ۲۶ - کو بہوڑ (پٹیالہ) میں ایک ویاکھیان دیا - حاضری ۵۰ تھی - ۲۷ - کو مالیر کوٹلہ بھجن گائے ۳۰ - نومبر و یکم دسمبر کو لاہور سماج کے جلسہ میں بھجن گائے - ۴ سے ۱۱ دسمبر تک رائے کوٹ میں ویاکھیان دیا - اور ہر روز کتھا کرتے اور بھجن گاتے رہے - پرشنوتر بھی ہوتے رہے - حاضری روزانہ سو ڈیڑھ سو ہوتی رہی - ۱۴ - ۱۵ - دسمبر کو شرقپور سماج کے مندر میں جلسہ پر بھجن گائے -

(۵) پنڈت ملکھی رام جی اپدیشک نے یکم دسمبر کو لاہور سماج کے جلسہ پر ویاکھیان دیا حاضری معقول تھی - ۸ - دسمبر کو لودھانہ میں ویاکھیان دیا - حاضری قریباً ۲۰۰ تھی - ۱۰ - کو ماچھی واڑہ میں ایک سادھو سوامی مت والے سے دھرم چرچا کیا - ۱۲ - کو نہر میں ویاکھیان دیا - قریباً چار سو تھے - ۱۳ - دسمبر کو پھیروہاں دو ویاکھیان ہوئے پہلے میں قریباً ۱۰۰ اور دوسرے میں ۴۰۰ تھے دو پنڈتوں سے مورتی پوجا پر پرشنوتر ہوئے ۱۵ - کو شرقپور میں ویاکھیان دیا - حاضری ۵۰۰ تھی ۱۶ - کو پھیروہاں ویاکھیان دیا - حاضری ۶۰۰ تھی -

مسٹر دیو ورت اپدیشک نے ۲۴ ستمبر سے ۱۵ اکتوبر تک کراچی میں گیارہ دن کتھا کی - پانچ ویاکھیان دئے - ایک ہون کرایا - ایک وواہ کرایا - اور ایک اپدیش دیا - حاضری ہر روز ۳۰ تک تھی - ۸ سے ۲۱ - اکتوبر تک [illegible] میں تین ویاکھیان دیئے - ۴ - ہون کرائے ۹ کتھا کیں - اور ۲ اپدیش دیئے - حاضری یومیہ ۳۰ تک رہی - ۲۴ و ۲۵ - کو کلیان آباد میں دو کتھا کیں - شروتا دونوں دن بیس بیس تھے ۲۷ - کو حیدرآباد میں ہون کرایا - پرارتھنا و کتھا کی - ۲۸ - کو وہاں مرتک سنسکار کرایا ۲۹ - کو پرارتھنا کی اور اپدیش دیا - شروتا ۳۰ تھے - ۳۰ - کو ویاکھیان دیا اور کتھا کی شروتا ۳۰ تھے - ۳۱ - کو ہون کرایا - اور کتھا کی شروتا ۴۰ تھے - یکم نومبر کو ویاکھیان دیا - ۲ - کو کتھا کی - ۳ - کو سماج مندر میں پرارتھنا کی - ۴ - کو ہون کرایا و کتھا کی -

پنڈت آتما رام شرما کے اُدیوگ سے لوہندی ضلع کرنال میں ایک آریہ سماج قایم ہوا - ۱۱ ممبر درج رجسٹر ہوئے - ہفتہ وار جلسے شروع ہو گئے ہیں

اشتہارات

ایک بال ودھوا کنیا کیلئے ور کی ضرورت

دوآبہ بست جالندھر کے ایک مشہور معزز پنجابی کھتری اپنی پندرہ سالہ بال ودھوا کا کسی پنجابی کھتری کے ساتھ بواہ کرنا چاہتے ہیں - جو تعلیم یافتہ ہو - گذارہ معقول رکھتا ہو مقروض نہ ہو - اور عمر پچیس ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو - اور جسکی صحت میں کسی طرح کا فرق نہ ہو خط و کتابت اور درخواستیں میرے نام جالندھر آنی چاہیئے -

المشتہر
دیوداس ساہوکار - جالندھر شہر

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر چھپ کر تیار ہو گیا ہے - قیمت دو روپیہ بلا محصول ہے - درخواستیں بنام منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر آنی چاہیئے

المشتہر منیجر

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر سے فائدہ اٹھائیے

آریہ سماج کے متعلق کتابوں کی خریداری میں جو لوگوں کو اسوقت بڑی دقت معلوم ہوتی ہے - ایک ہی جگہ سے سب مطلوبہ کتابیں نہیں ملتیں - نیز ستری شکشا (تعلیم نسواں) کے متعلق ہندی اور سنسکرت کی کتابیں بھی کسی ایک جگہ سے ملنا مشکل ہوتا ہے - ان سب دقتوں کے دور کرنے کے لئے اس پریس کے متعلق ایک پستکالیہ کھولا گیا ہے - جسمیں کہ سوائے آریہ سماج اور ستری شکشا سمبندھی پستکوں کے سنسکرت کے درشن آدی گرنتھ اور انگریزی اردو ہندی کی عام اخلاقی کتابیں بھی مل سکیں - ضرورت معلوم ہونے پر پستکالیہ کی وسعت زیادہ کی جاتی ہے سودا نقد ادھار کا نام نہیں -

المشتہر
منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

ضرورت ہے

ہمکو اپنے چھوٹے لڑکوں کی تعلیم کے لئے ایک ایسے ماسٹر کی ضرورت ہے - جو انٹرنس یا کم سے کم مڈل پاس ہو - یا یہ لیاقت رکھتا ہو

اور وہ ہندی زبان بھاشا جانتی ہو۔ تنخواہ
معہ ۵ روپیہ ماہوار دیا جاویگی۔ جس صاحب
کو منظور ہو وہ ہمکو اطلاع دیکر یکم جنوری
تک تشریف لے آویں۔
المشتہر ہری سنگھ از نہٹور
ضلع بجنور

اشتہار

گولیاں بواسیر جو سنہ ۱۹۰۰ء میں ایک
مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں۔ اب سات
سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی
ہیں۔ بلکہ بیماری ہذا کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی
ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲
المشتہر برکت رام شرما پٹھان
آریہ سماج نارووال ضلع سیالکوٹ

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

میں اپنی کنیا کا بواہ کسی آریہ کمار سے ویدک
ریتی انوسار کرنا چاہتا ہوں۔ جسکی عمر ۱۶ سال
کے قریب ہے۔ اور اسنے اس سال مڈل کا امتحان
پاس کیا ہے۔ درخواستیں کرنے والوں کو اپنے
پتر میں مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر کرنا ضروری
ہے (۱) عمر (۲) تعلیم کہاں تک پائی ہے
(۳) اب کیا کام کرتا ہے۔ (۴) آمدنی ماہوار
کیا ہے۔ (۵) سنسکرت بھاشا جانتا ہے یا نہیں
(۶) کسی سماج کا ممبر ہے یا نہیں۔ (۷) دھرم سمبندھی
کون کون پستک دیکھی ہیں۔
المشتہر رچھپال داس درما (اسسٹنٹ کلرک)
سنسکرت ٹیچر دیانند اینگلو ویدک سکول لاہور
معرفت لالہ جے چند کلرک گورنمنٹ ٹیلیگراف۔

نسخہ حفظ الصحیہ

دوسری بار چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ قیمت
مجلد ۱۲ غیر مجلد ۸ محصولڈاک ۲ مطبع ست دھرم
پرچارک جالندھر شہر و لالہ جگن ناتھ لیسپریری
آریہ سماج لاہور و جھوالی سے نقد قیمت بھیجنے
پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل مل سکتی ہے۔

اشتہار کتب مفید ہر خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب
نہیں سمجھتے ہیں۔ کہ یہ جملہ کتاب آپکی قدردانی
سے اب دو بارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع
ہوئی ہیں۔ جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے
سارٹیفکیٹ بھی آئے ہیں۔ اب میری یہ
درخواست ہے۔ کہ جملہ صاحبان ان کتابوں کو
ملاحظہ کرکے سرٹیفکیٹ عطا فرماویں اور
بذریعہ اخبارات ملک پر جو کچھ انکی رائے
ہو ظاہر کریں، تاکہ شائقین کا روپیہ
فضول نہ جائے۔ اور وہ ہوکہ باز دھوکہ
دیکر ٹھگ کو بیاد نہ کرنے پاویں۔ اور
قابل قدر کتب کی قدر ہو۔

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن
اس دفعہ اسکی درستی کرانے پر بہت روپیہ
صرف ہوا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ اس
مرتبہ اسکے مضامین کو اور بھی دلچسپ بنایا گیا ہو
ضخامت بھی اسکی بہ نسبت سابق کے
زیادہ ہوگئی ہے۔ کاغذ ولایتی معہ تصاویر
کے بہت عمدہ طرح سے طبع کرائی ہے
اسمیں چار سو صفحہ ہیں قیمت ۱۲
حفاظت منی جو صاحب اپنی اولاد
کو برہمچاری بنانا چاہیں۔ اپنی اولاد کو
آرام دینا چاہیں۔ اسکا ضرور ملاحظہ کریں
کیونکہ تندرستی کا انحصار اسی پر ہے
قیمت ۲

گربھادھان بدھی۔ اولاد پیدا کرنیکی
اور اسکی پرورش کرنیکی کنجی ہے قیمت ۲
معیار محبت۔ اگر دوستی میں لطف اٹھانا
ہے۔ اور سچے جیون کے دوست کو جاننیکی
خواہش ہے۔ تو اسے ضرور ملاحظہ کیجئے۔
قیمت ۲
بھرت اپدیش۔ اسمیں وہ نصیحت
مندرجہ ہے۔ جو سری مہاراج رامچندر
نے بھرت جی مہاراج کو کی ہیں۔ ہر ایک
آدمی کو جسے آب زر سے لکھنا چاہیئے قیمت ۱
رشی پرشاد۔ مہاتما سوتک کا اپدیش
ہے۔ جو انہوں نے جدھشٹر مہاراج کو کیا
تھا قیمت ۱
انمول رتن۔ اسمیں دکھلایا گیا ہے۔ کہ
وقت سے ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں۔
قیمت ۱
(نوٹ) یہ آٹھوں کتابیں اردو
ہندی میں موجود ہیں۔ علاوہ اسکے
زبان ناگری میں رتن جوہری ۔ رتن
پرکاش ۔ روپ کا ڈر ۔ سندھیا ہون ۱
منیب سرمن ۲ ۔ سرشٹا چار ۱
اطلاع۔ جو کتب کہ ویلیو پے
ایبل یا قیمتاً آنے پر روانہ ہونگی۔ کل
کتب پر ہماری مہر دیکھیں۔ لفظ اردو اور
ہندی کا بھی لکھیں یاد رہے۔ ڈاک خانہ ضرور
لکھیں۔ المشتہر چمن لال ویش مہر ضلع
شاہجہان پور کو بہی بہادی احمد وہی لال ہاہر کمان

نمبر ۴۰ مطبوعہ ۲۸ پوہ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۶ روز جمعہ جالندھر شہر جلد ۷

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج پر ایک سرسری نظر

ہمارے صوبہ پنجاب تین سال گزرے کہ چند خودغرض کوتہ اندیش آدمی آریہ سماج سے علیحدہ ہو گئے۔ بہت سی سماجیں منتقل ہو گئیں۔ بہت سے غریب آریہ سماجیں بند ہو گئیں کیونکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ بھائی بھائی کی آپس میں کشمکش ہونے لگی۔ بہت سے بھائیوں نے دھرم کے جھنڈے تلے نکل مکاری اور چالبازی کی غلامی کا طوق لعنت گلے پہن لیا۔ بعض جگہ بھراتری بھاو اور پریم کا دیش و دویش و حسد [illegible] باہمی الفت کی جگہ بغض وکینہ نے سکہ جما لیا۔ الغرض چاروں طرف کہرام مچ گیا۔ بلہ برپا ہو گیا۔

یہ حالت دیکھ کر جہاں ایک طرف آریہ سماج کے دشمن بغلیں بجاتے تھے۔ اور کھلی اڑاتے ہوئے کلانچیں لگاتے تھے۔ وہاں دوسری طرف آریہ سماج کے ساتھ سچی محبت رکھنے والوں کے چہروں پر اداسی چھائی ہوئی تھی انکے دل سے جاتا رہا تھا۔ اشانتی اور کولاہل کی اٹھی ہوئی چاروں طرف دیکھتے ہوئے سچے آریہ گھبرا اٹھے۔ اور بلبلاتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھنے لگ پڑے کہ ہا! اب کیا ہو گا۔ کیا سماج کی کشتی اس منجدھار سے پار ہو گی کیا اس چٹان سے بچ کر کنارہ سلامتی پر جا پہنچیگی؟

آریہ سماج کی حالت بیشک نازک تھی۔ ویدک دھرم کی ناؤ منجدھار میں پڑ کر ڈانواں ڈول ہو رہی تھی۔ آریہ سماج کی موت اور زندگی کے سوال کے فیصلہ ہونے کے دن آ گئے تھے۔ ہر طرف اندھکار دکھائی دیتا تھا۔ ہر جگہ مایوسی کا عالم اور نا امیدی کا فوٹو نظر پڑتا تھا۔ وہاں بہتری کے آثار کہیں بھی نہ پائے جاتے تھے۔

قریباً ڈیڑھ سال ہوا۔ کہ آریہ سماج کو اس ادھوگتی کو پراپت ہوتے ہوا دیکھ کر اس سوال پر بحث چھڑی گئی۔ کہ کیا سبب ہے کہ اتنا دھن۔ اتنے کام کرنیوالے رکھتے ہوئے بھی آریہ سماج کی ترقی بند ہو گئی۔ کیوں آریہ سماج نے اب تنزل کی طرف رخ کر لیا ہے۔ غور و پرداخت جب کیگئی۔ تو آج ہم پریشن اس نتیجہ پر پہنچے کہ زوال کا سبب شی کی حقیقت نہ جاننا ہے۔ پستی کی طرف رخ ہونے کا باعث آریہ سماج کا مرکز بدل جانا ہے طاقتیں ٹھیک طور پر خرچ نہیں کیجاتیں اس لیے آریہ سماج گر رہا ہے۔ آواز دی گئی کہ آؤ آریہ سماج پر نیو چھاور ہونیوالو۔ ویدک کے پیرو آؤ۔ اور اپنی اصلی طاقت کے چشمہ کے ساتھ پیوست اور پیوند ہو جاؤ۔

دیانند تمکو کہہ گیا۔ کہ ویدوں کا پرچار کرو یہ ہی تمہاری طاقت یہ تمہارا اپدیش ہو۔ اگر ایک مردہ جسم کا تعلق ایک بجلی دان کے ساتھ پیدا کر دیں۔ تو اسمیں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسیطرح سے جب آریہ سماج کا تعلق حقیقی طاقت کے چشمہ ویدوں سے ٹھیک طور پر جوڑا۔ سوامی جی کے مشن کو جب آریہ سماج نے پہچانا۔ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے چھوڑ جب ویدوں کا پرچار آریہ سماج نے اپنا اودیش قرار دیا۔ تو نقشہ ہی پلٹ گیا یاس امید کی صورت پکڑ گیا۔ جہاں ماتم کدے تھے۔ اب نقارخانہ بجنے شادیانے بجنے شروع ہو گئے۔ آریہ سماجیں جو کہ مر چکی تھیں۔ انہوں نے پھر جنم لیا۔ جو سست پڑی ہوئی تھیں وہ ہوشیار ہو گئیں سالانہ جلسوں کی سبھا کیا دیوں کے راگ ہر طرف الاپے جانے لگے۔ کسی کو نیا مندر بنانیکی سوجھی۔ کسی کو مندر کی توسیع کا خیال آیا۔ ویدک ریتی سے سنسکاروں کا کرانا ایک معمولی سی بات بن گئی۔ دھرم اپدیش گرام گرام اور کوچہ کوچہ میں گونج اٹھا ہندوؤں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں سے شاستراتھ ہونے شروع ہو گئے۔

اب وہ لوگ۔ جو کہ آریہ سماج کی حالت کا بنظر غور مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہمکو بتلاتے ہیں کہ جو روز ترقی اور روز اس سماج کا نا اتفاقی نمودار ہونے سے پہلے تھا۔ اسکی نسبت موجودہ زور اور ترقی بڑھ چڑھ کر ہے۔

مشتے نمونہ از خروارے کے مسئلہ کو ٹھیک مانکر اگر ہم پچھلے چند دنوں کے اتہاس کو سامنے رکھیں۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ ان آدمیوں کی رائے بالکل درست اور صحیح ہے۔

جالندھر آریہ سماج کے جلسہ پر باہر سے چار کے قریب آدمیوں کا آنا۔ لوکل آریہ بھائیوں کا انہیں اپنے گھروں پر بلاکر بھوجن دینا

کلچرواروں کے لکچروں کی کامیابی۔ حاضری
کی بڑی بھاری تعداد۔ تین ہزار کے
قریب بالفعل روپیہ جمع کرنا۔ یہ سب باتیں
ایسی تھیں کہ جنکو دیکھیں اور سنیں بڑا خیال
اپاد کا نادہندہ کیا۔
کدایہ اور مالیر کوٹلہ کے جلسوں میں جو لوگ
شامل ہوئے۔ انہوں نے خوشی کے نعرے
بلند کئے۔ دو ہزار روپیہ کے قریب آریہ پرتی
ندھی سبھا کے خزانہ میں آن پڑا۔ انہیں ایام میں
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی حسب ضابطہ رجسٹری
بھی ہو گئی۔ جس پہلو سے دیکھو آریہ سماج
ابھرا ہوا معلوم ہوتا۔ اُنتی کی شکھر کی طرف
جلد جلد بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ملک کی دشا بگڑنے کے سبب آج کل
دان کی بیوستھا بھی بہت بگڑ گئی ہے۔ سچ
پوچھو تو ہم آجکل کے دان کو دان نہیں کہہ سکتے
سچے دان میں دو باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک
دیا دوسرا کا ہتا۔ اگر دان میں دیا نہیں مگر ہتا
ہے۔ تو اگرچہ یہ کہنا ٹھیک ہو کہ وہ دان نشپھل ہے
مگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ سچا دان نہیں۔ دان
جب تک دیا بھاو سے نکلا ہوا ہو۔ تب تک
وہ دان کی اوچ پدوی کو نہیں پا سکتا۔ سو دان
جو ایک ڈنڈ سمجھ کر دیا جاوے۔ یا نام کی خاطر
یا کسی کی پاس خاطر سے۔ ایسا دان دان کہلانیکا
مستحق نہیں۔ ہمارے راجے مہاراجے لیڈی ڈفرن
فنڈ کو ہزارہا روپیہ دان دیتے ہیں۔ اس لئے
نہیں کہ وہ فنڈ بذاتہ مفید اور عمدہ ہے بلکہ
اس لئے کہ وہ لیڈی ڈفرن فنڈ ہے۔ لیپر انسٹیٹیوٹ
کو ہمارے رؤسا اور دھنوان اس لئے [illegible]
نہیں دیتے کہ وہ ایک عمدہ انسٹیٹیوٹ ہے بلکہ
اس لئے کہ انگریزی حکام اسکو چاہتے ہیں۔
غرض یہاں کسی فنڈ وغیرہ کو برا بھلا کہنے
کی نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ دکھلانا ہے۔ کہ
دان اپنی اصلی حالت سے گر گیا ہے۔ دان کا ہردے
کے ساتھ سمبندھ ہونا ضروری ہے۔ بھیتر کی
پریرنا لازمی ہے۔ اسکے دوسرے انگ سہایتا
کا ہم پھر کبھی ذکر کرینگے۔

امسال لدھیانہ آریہ سماج سے سالانہ
جلسے پر باہر سے آئے ہوئے مہاشیوں کی رہائش
کے لئے بہت ہی عمدہ انتظام تھا۔ اوتارے
کی جگہ ایک بڑی وسیع کوٹھی تھی۔ جو کہ شہر کے
باہر ایک نہایت عمدہ موقعہ پر واقع ہے۔ یہ
کوٹھی جناب مہاراجہ صاحب والی جیند کی
ہے۔ جنہوں نے کہ آریہ سماج کو ایک نیک
اور دھرم کے کام کے لئے رہائش کے واسطے جلسہ
کے دنوں میں استعمال کے لئے دیدی۔ بیشک
ایسے دھرم کارج کو پہچاننے والے مہاراجوں
کی بھارت ورش کو بہت ہی ضرورت ہے۔ اور ہم
مہاراجہ صاحب کو دھنیواد آریہ
پبلک کی طرف سے دیتے ہیں۔ اور آشا رکھتے
ہیں۔ کہ مہاراجہ صاحب آئندہ بھی اس قسم
کی مدد آریہ سماج کو دیتے رہینگے۔

اسی پرچہ میں ہم نے ایک بات چیت
درج کی تھی۔ سوامی اچیتانند جی ویدوں کو
کچھ کچھ مانتے ہیں۔ اول ہم انکی بھائی کی
داد دیتے ہیں۔ انہوں نے صاف کہدیا کہ ہمارا
ویدوں پر تھوڑا تھوڑا وشواس ہے۔ پورے طور سے
نہیں۔ انکا یہ سچ بولنا بھی تب تک ہی ہے
جب تک وہ کلچرڈ گورو کے ساتھ گھی کھچڑی ہو کر
انکے پکے چیلے نہیں بنتے۔ سوامی اچیتانند جی کلچرڈ
پالسی پرچار کول کے اپدیشک ہیں۔ کیوں نہ ہو
جس دھرم کا اپدیش لوگوں کو کرنا اسپر اپنا ادھورا
وشواس۔ وید دھرم کا پرچار۔ ویدوں کو خود مانتے
نہیں۔ نہیں ہم بھول گئے کچھ کچھ تھوڑا تھوڑا
مانتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ وید جائیں جہنم کو سوامی جی
ستیامشن پر سے چوڑے کنوئیں میں۔ کلچرڈ گورو نے
تو پالسی کا پرچار کروانا ہے۔ کیا مضائقہ اگر
اپدیشک ویدوں کو نہیں مانتا۔ آریہ سماج
خواہ آج ہی نیست و نابود ہو جاوے۔ مگر ساتھ
پالسی ہری بھجا دیں۔ سچ کہا ہے۔ کیوں نہ ہو
چیریل کھترانی لالہ جن کے مہاجن ہیں۔ آپ
ویدوں کو نہیں مانتے۔ تو اپدیشک کیسے مانیں
دوسری بات دیکھنے کے قابل یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کا
جلسوں کی کامیابی کا معیار اپدیشکوں کا ایمان نہیں
بہت آدمیوں کا حصہ لینا نہیں۔ ممبروں کا بڑھنا نہیں
بلکہ ششی استھو روپیہ ہے۔

ہم اس حرکت کو جو دیوان سنت رام نے
ہندو پبلک میں پیدا کری ہے۔ بڑی خوشی سے
دیکھتے ہیں۔ ہر ایک شہر اور قصبہ میں برادری
کے جلسے ہوتے ہیں۔ اور خوشی کا اظہار دیوان
صاحب موصوف کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے
مختلف مقاموں سے آریہ سماجوں نے خوشی کے
رزولیوشن پاس کرکے دیوان صاحب کی خدمت
میں ارسال کئے ہیں۔ بیشک کام معرکے کا
دیوان صاحب جیسے ہمت اور حوصلے والے آدمی نے

ی پھیرا دکھاتا تھا - اور ہم دیکھتے ہیں - کہ ہر ایک
برادری اور ہر ایک خواندہ آدمی سارے پنجاب
میں ہاتھ بٹانے کے لیے تیار ہے - سارا صوبہ
دیوان صاحب کے ساتھ ہے - اگرچہ چند خود غرض برہمن
اور ایک دو زبان دراز جھوٹے جو دھرم سبھا کو بسبب
جہالت کے انجیلوں پر پہنچاتے ہیں پھٹکار ہاتھ سے
بار بار دیکھ تلملاتے ہیں - اور مایوسی کی حالت میں
واہی تباہی بکتے ہیں - بھلا طوطی کی صدا نقار خانہ
میں کون سنتا ہے - جبکہ سارا دیش بزبان ہو کر
آپکے کار خیر کی داد دیتا ہے - اور آپکو نعمت غیر مترقبہ
سمجھ اور نشان سعادت جان نعرہ خوشی بلند
کرتا ہے - تو ایسے چند خود غرضوں کی گریہ زاری
کی طرف کون دھیان دیتا ہے - ایسے شخصوں کو
نظر انداز کرنا ہی بہتر ہے - بشرطیکہ آپکی مثال کی
لوگ پیروی کریں - اور آپکے چلتے سانچوں کو شناخت
کریں - ہم دیکھتے کہ ابھی سے لوگ میدان میں آنے
شروع ہو گئے ہیں - دیوان صاحب کے نقش قدم پر
چلنے کو تیار ہو گئے ہیں - چنانچہ ہمارے دوابہ کے
ایک معزز گھرانے کے بزرگ نے اعلان دیا ہے
جو کہ اسی پرچہ اور دیگر اخبارات میں مشتہر کیا گیا
کہ وہ مناسب رشتے پر اپنی بال بدھوا لڑکی کی شادی
کرنے کو تیار ہیں - یہ کام بھی اگر پورا اترا تو عنقریب
میں تہلکہ مچ جاویگا - اور یہ جوان کے پکار ہیبت
کچھ دنوں ہی پر جاوینگی -

شنکراچاریہ جی نے اپنے پرچار سے

بدھ مت کا پرایشچت کرتے ہوئے چو دہار مٹھ
قائم کیے تھے یا جو مٹھ کر آپکے چیلوں نے آپکے
بعد قائم کیے - ان سبکے مہنت آج تک شنکراچاریہ
کے نام سے ہی مشہور ہوتے ہیں - ان مٹھوں کے
ابنیاسیوں کی گدیاں ہمیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ
انکے ساتھ لاکھوں روپیوں کی جائداد اور سامان
سبھی موجود ہیں - دوارکا کا مٹھ کا شنکراچاریہ
آجکل لودھیانہ میں آیا ہوا ہے - وہ اپنے آپکو
جگت گرو اور مہاراجادھیراج لکھتا ہے
باقی کے شنکراچاریہ بھی اپنے آپکو یہی پدوی
گویا ہر ایک جگت گرو بننے کا دعویدار ہے
یعنی کافر ہے - کیونکہ لوگ شاستر میں پڑھا
کوئی زمانہ ماضی حال اور مستقبل کے بزرگوں
کا گرو قرار دیا ہے - ان شنکراچاریہ جی نے کچھ
روز تو صرف نکتہ چینی دیانند کو مہا دھرم سبھا
کے جلسوں میں گالی دینے پر ہی صبر کیا تھا
لیکن آخر کار ایک چھپی ہوئی بنیادلی کی دس
جلدیں بانٹ کر شاستر ارتھ کے لیے آمادگی
ظاہر کی - اسکے جواب میں آریہ سماج لودھیانہ
کی طرف سے ایک سنسکرت لیکچر میں ہی شاستر ارتھ
کے لیے آمادگی ظاہر کر کے کچھ دو والوں کے نام
پیش کیے گئے - اور شنکراچاریہ جی کو موقعہ
دیا گیا - کہ جسکو ساتھ انکی مرضی ہو - شاستر ارتھ
کر لیں - اب شنکراچاریہ جی تو خاموش لیکن
پنڈت چنڈی پرشاد قریباً چار سطروں کی
سنسکرت پتر میں اور لالہ شارام پردان سندر
دھرم سبھا لودھیانہ ایک چھپے ہوئے اشتہار میں
سری گورو جی مہاراج کو محفوظ کرنا چاہتے
ہیں - آگرہ میں بھی انہیں مہاتما کے ساتھ شاستر ارتھ
کے لیے آریہ سماج تیار ہوا تھا - اور سمجھے بھی انہوں
نے چپ ہی سادھ لی تھی -

مہاراج کی بنیادلی بڑی دلچسپ ہے - اسپر کسی آئندہ
ہفتہ بشرط گنجائش وچار ہو گا -

اناکلی سماج کے انگریزی آرگن

نے ۲۵ دسمبر کے پرچہ میں صفحہ چار پر تو ایک
مہاتمہ کا خط درج کر کے اقرار کیا کہ جھگڑے
کی باتیں اب نہ لکھا کرینگے لیکن پرتگیا پالن
میں ایسے دردھ ہوئے - کہ پانچویں صفحہ پر ہی
آریہ سماج لاہور پر دو حملے کیے - اسی پرچہ میں
پبلک پرارتھنا کے مضمون پر نوٹ دیا گیا ہے
ویدک پرچارنش کے حامیوں کو تعلیم کا دشمن
بتلا کر انہیں پرارتھنا کے برخلاف بتلایا گیا ہے
کیا یہ وہی کلچرڈ مہاتما ہیں - جو کہ برہم سماج
کے پیرو ہونے کا دعویٰ بعض آریہ سماجوں پر
صرف لمبی پرارتھناؤں کی وجہ سے دیا کرتے
تھے ؟ سچ ہے پارٹی سپرٹ انسان اندھا بنا دیتی
ہے -

آریہ سماجوں کے لئے خاص خوشخبری

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رجسٹری
حسب ایکٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء ہو گئی ہے - آریہ
سماجوں کی آگاہی کے لیے سارٹیفکیٹ رجسٹری
کا ترجمہ حسب ذیل درج کیا جاتا ہے -

ترجمہ سارٹیفکیٹ رجسٹری

محکمہ صاحب رجسٹرار جائنٹ اسٹاک کمپنیز

پنجاب

میں تصدیق کرتا ہوں - کہ مطابق
مندرجہ ایکٹ نمبر ۲۱ بابت سنہ ۱۸۶۰ء
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا میمورنڈم
آف ایسوسی ایشن اور نقل قواعد آج
داخل ہو گئے ہیں - اور اس سبھا کی حسب ضابطہ
اس ایکٹ کے مطابق رجسٹری ہو گئی ہے
میرے دستخط اور مہر سے آج ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء

کو مکمل ہو سکے۔

فیس مبلغ عہ — تحفہ انگریزی

صاحب رجسٹرار

کیا اب بھی آپکے مخالف یہ کہہ کر کہ سبھا رجسٹرڈ ہنیں ہے ۔ ویدوں کے پرچار کے لیئے جو بھکشا کی جاتی ہے ۔ اسمیں رکاوٹ ڈال سکیں گے ؟

سبھا کا روپیہ اب اس طرح پر محفوظ ہے جیسا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ بینک کا ہو سکتا ہے ۔ آپ خاطرجمع رکھیں ۔ اب کوئی بھی اتیاچاری سبھا کا دھن دبا کر ہنیں بیٹھ سکتا ۔ دفتر کا انتظام بالکل باقاعدہ سرکاری دفتروں کی طرح چل رہا ہے ۔ اپدیشک پرچارک بھی باقاعدہ کام کرنا سیکھنے لگ گئے ہیں اور اگر آپ سب بھائی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھکاریوں کی مدد اپنی ہمدردی اور اتساہ سے کرتے رہے ۔ تو یہ سبھا اپنی آئندہ تین سالہ زندگی میں کامیابی کی ایک مرحلہ اور طے کریگی ۔ کیونکہ ایشور پر بھروسہ رکھنے والے ہمیشہ کامیاب ہوا کرتے ہیں ۔

آریہ سماجوں کی سیوا میں ضروری نوٹس

آریہ پرتی ندھی سبھا کا دفتر باقاعدہ لاہور آریہ مندر واقعہ وچھووالی کے ایک کمرے میں کھل گیا ہے میرے سوائے کل ادھکاری لاہور میں موجود ہیں میرے ستھاناپن (قائم مقام) لالہ خوشی رام جی اپ پردھان کام کرتے ہیں ۔ آئندہ کے لیئے سب سجن پُرش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے متعلق کل خط و کتابت سیکرٹری لالہ آتما رام جی منتری سبھا کی معرفت کریں ۔ مجھے خط بھیجنے سے ہیر پھیر ہوتا ہے کیونکہ خط پھر دفتر میں بھیجنا پڑتا ہے ۔ صرف وید پرچار فنڈ کا روپیہ بدستور میرے نام آنا چاہیئے ۔ باقی کل روپیہ بھی لالہ گیا چند خزانچی یا لالہ آتما رام جی منتری سبھا کے نام لاہور جانا چاہیئے ۔ آشا ہے کہ آریہ سماجوں کے منتری اور دیگر سجن پُرش میرے نویدن پر دھیان رکھینگے ۔

راقم آریہ سماجوں کا سیوک

منشی رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بمقام جالندھر شہر

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

نویدن

نمستے ۔ آپکے گذشتہ پرچہ میں میرا ایک نویدن شائع ہوا تھا ۔ میرا ارادہ ہے ۔ کہ ایک کتاب ایسی تیار کیجاوے کہ جسمیں تقریباً کل ایسے سوالات کا جواب آ جاوے ۔ کہ جو ایشور پرکرتی اور جیو کے بارے میں ویدوں دوارہ کیئے جاتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیو کہ جو سوالات انادی پدارتھوں پر کسی درشنیا مہرشی سوامی دیانند جی کے سدھانت کے پرتی کول کیئے جاتے ہیں ۔ انکا کھنڈن پربل یکتی دیرمانوں سے کیا جاوے ۔ اس نویدن پر ایک مہاشے نے پنجاب سے آپکے پتر دوارا مجھے سوچت کیا تھا ۔ کہ اس قسم کے پرشن نوین ویدانت کے گرنتھوں میں ملسکتے ہیں جو کہ میرے بھائی کا ارشاد بجا ہے ۔ اور میں نے ان گرنتھوں کو بہت کچھ دیکھا ہے ۔ مگر میرا نویدن دینے سے یہ مطلب تھا ۔ کہ مجھے صرف نوین ویدانت کے ہی قسم کے پرشن معلوم ہو جاویں خصوصاً ناستک وادی صاحبوں کے زبردست دلائل ۔ اور غیر مذاہب کے دینی سوالات بھی ملحوظ رکھے جاویں ۔ مگر افسوس ہے کہ آج تک ایک بھی سوال میرے پاس نہ پہنچا ۔

ہاں اس عرصہ میں ایک انگریزی پرچہ میں شائع ہونے پر ایک دو صاحبوں نے مجھ سے یہ سوال کیا ۔ کہ تیری ایک کیا دلیل ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ کہ جنکو فرداً فرداً جواب دینے کا میرا منشا نہیں ہے ۔

پریہ سمپادک جی ۔ آپ جانتے ہیں ۔ کہ آستک پرشنوں کو وہ باتیں ترک کی ہنیں سوجھتی ۔ جو کہ وادی کو سوجھتی ہیں ۔ اور نہ تمام سوالات ایک آدمی کے ذہن میں آسکتے ہیں ۔ لہذا مجملاً سب سے پھر نویدن ہے ۔ کہ جن صاحبوں کو کسی قسم کا شبہ ۔ سوامی جی کے منتبہ میں ہو ۔ وہ صاحب اپنی دلیل مفصل لکھکر بذریعہ خط میرے پاس کمترین کے بھیجدیں ۔ اور اگر کسی صاحب کو کوئی ایسی کتاب معلوم ہو کہ جسمیں ناستک لوگوں کی دلائل مفصل درج ہوں تو براہ نوازش مطلع فرماویں ۔

اگرچہ سوامی جی مہاراج کا منتبہ عیان ہے اور تقریباً ہر ایک ذی علم اس سے واقف ہے مگر تاہم یہاں اسجگہ درج کرتا ہوں ۔ تاکہ جن صاحبوں کو ستیارتھ پرکاش وغیرہ دیکھنے کا موقعہ نہ ملا ہو ۔ وہ معلوم کر سکیں ۔ (۱) ایشور ۔ نراکار ۔ سرو ویاپک انادی ہے ۔

(۲) جیو انادی ہے ۔ کرمانوسار جنم ہوتا ہے پرلے کے بعد پھر جنم لیتا ہے ۔

(۳) پرکرتی یعنے مادہ انادی ہے ۔ پرنتو جیو چیتن اور یہ جڑہ ہے ۔ مادہ کی صورت عموماً تبدیل ہوجاتی ہے ۔

آپکا داس

نندن سنگھ ادھیاپک

بقیہ

آریہ سماج جھنگ سالانہ جلسہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

دوسرے روز کی کارروائی حسب پروگرام ہوئی ... شام لالہ منشی رام جی کا ویاکھیان "وید پرچار ... زور کی اپیل پر ہوا - اور اسکا یہاں تک اثر ... کہ مفصلہ ذیل رقومات جلسہ میں ... مفصلہ ذیل فنڈوں کے لیئے ... ہو گئیں -

فنڈ	نقد	وعدہ	میزان
وید پرچار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] فنڈ	[illegible]	.	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
یتیم خانہ	[illegible]	.	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
[illegible] سکول	[illegible]	.	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کالج کے دو یار کھیوں نے اِس موقعہ پر شور مچایا ... مبلغ [illegible] روپیہ تو لالہ منشی رام - اور باقی ... کو دیئے گئے - اور [illegible] خزانچی سماج کے پاس ... اسکے بعد ڈاکٹر ... رام جی کا ویاکھیان ... جو بہت ہی دلچسپ تھا - حاضرین جلسہ ... ختم کرنیکی اجازت نہیں دیتے تھے لیکن ... ایک سماج کے جلسہ میں شمولیت کے باعث ... ختم کرنا پڑا - مبارکبادی کا بھجن گایا جا کر ... ہمارا دھرم اُتسو سماپت ہوا -

اُتسب کے پشچات کی خبریں

لالہ امیچند صاحب تحصیلدار لاہور نے مبلغ [illegible] وید پرچار میں تقریب شادی برادر خورد دان دیئے - لالہ لکھمی داس [illegible] - اور سردار کرتار سنگھ [illegible] - وید پرچار میں دان دیا بتقریب شادی ... خود - اور سردار کرتار سنگھ نے [illegible] یتیم خانہ کے لیئے بھی وعدہ کیا -

داس سدانند سابق منتری سماج جھنگ

سوامی دیانند سرستی اور ویدوں کا پرچار

اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک - میں بنتی ... میں کلچرڈ آریوں کا اخبار آریہ مسینجر کچھ عرصہ تک خریدتا رہا - مگر اس اخبار سے مجھ کو معلوم ہوا - کہ یہ اخبار سچی باتوں کو تو چھپاتا ہے اور جھوٹی باتیں پبلک کو ظاہر کرتا ہے ۲۶ مئی ۱۸۹۲ء کو جو ہنگامہ دیانند کالج میں ہوا - اُس واقعہ کا سبب سچا حال تو اُسنے ظاہر نہ کیا - مگر وہ باتیں جو محض دروغ تھیں پبلک پر ظاہر کیں - اِس اخبار کے مہتمموں کو جو کالج کے نام پر جان قربان کرنے کو تیار ہیں سوچنا چاہیئے - کہ سچے مہرشی کا اصلی مقصد کیا تھا ؟ کیا آگے ملک میں ایم اے بی اے جو فساد کے بانی ہیں کم ہیں جو کہ دیانند کالج کے مہتمم اور پیدا کرنا چاہتے ہیں - تعلیم سے ویدوں کا پرچار ہرگز نہیں ہو سکتا - دیانند کالج میں بیٹھنے سنا ہے - کہ ایک صاحب ہیں جو کہ کسی طالب علم کا نام ظاہر نہیں کرتے یعنی کسی طالب علم کو اُسکا نام لیکر نہیں پکارتے بلکہ کسی کو کالا لوٹ - کسی کو بھیڑیا - کسی کو بکری وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں - کیا زیادہ تعلیم حاصل کرنے کا یہی حال ہے کیا لالہ لاجپت رائے کے زور زور سے اور چلا چلا لکچر دینے کا یہی نتیجہ ہے - کہ کلچرڈ آریہ سوائے بدی کے اور کچھ نہیں کر سکتے - سوامی جی کا تو اصلی منشا یہ تھا - کہ تمام باتوں کو جو بالکل خلاف عقل ہیں - دور کر کے ویدوں کا پرچار کیا جاوے - جس سے کہ بھارت ورش کو ویسا ہی آرام ملے جیسا کہ پہلے تھا - کالج کے ایم اے بی اے جہاں پہونچے یا تو وہاں اگر سماج تھا تو سماج کا خاتمہ کر دیا - یا دو ٹکڑے کر دیئے - کیا زیادہ تعلیم حاصل کرنے کا یہی فائدہ ہوا - کالج والوں نے اخبار کا نام تو رکھا بھارت سدھار مگر اپنے سماج میں ہی اتفاق نہیں ہے وہ بھارت کو کیا سدھاریں گے - جبکہ اپنے گھر میں ہی سدھار نہیں ہے - کالج والوں کو چاہیئے کہ یا تو لاہور کی دو نو سماجیں اکٹھی ہو کر ویدوں کا پرچار کریں - یا اپنے اخبار کا نام بدل ڈالیں ایسے اخبار کا نام بھارت سدھار رکھنا سجا نہیں ہے جو کہ گھر میں ہی اتفاق نہ رکھتا ہو - افسوس صد افسوس اگر پنڈت گورو دت جی ودیارتھی ایم اے مرحوم اسوقت زندہ ہوتے - تو یہ نفاق ہرگز نہ ہوتا - جلسوں میں یہ بات عمدہ ہے - کہ زیادہ بحث میں اصلی مطلب گم ہو جاتا ہے - کالج والے تعلیم کے پیچھے کیا پڑے - بلکہ ویدوں کا پرچار کرنا بھی بھول گئے - یہ تو وہی مثل ہوئی - کہ کوا ہنس کی چال چلا - اپنی بھی بھول گیا - کالج والوں نے

سوچا کہ اعلیٰ تعلیم یعنی انگریزی تعلیم زیادہ ہووے انگریزی تعلیم تو زیادہ ہوئی مگر اتفاق کم ہو کر نفاق قایم ہو گیا۔ میری رائے میں مبلغ تین لاکھ روپیہ جو کالج کی امداد میں جمع ہے بجائے اسکے کہ تعلیم پر صرف ہو ویدوں کے پرچار میں لگایا جاوے۔ کیونکہ یہہ روپیہ پبلک کا مال ہے پبلک جس طرح سے چاہے صرف کرے۔ جس وقت کہا گیا کہ یہہ فنڈ روپیہ کا آریہ سماجوں نے قایم کیا ہے۔ صرف ویدوں کے پرچار کی خاطر ہے۔ کیا آج تک یعنی جب سے کہ کالج جاری ہوا اور جسکو عرصہ دس سال کا گزرا ہے۔ یہہ کالج سیلف سپورٹنگ Self supporting نہیں ہوا۔ بنگالہ میں کئی کالج ایسے ہیں جو کہ تعلیم کا خرچ خود چلاتے ہیں۔ اور اسکے منیجر صرف لڑکوں کی فیس سے کالج وغیرہ کا خرچ نکالکر خود اپنا خرچ بھی چلاتے ہیں۔ یہہ کالج سراسر فساد کی بنیاد ہے۔ سوائے اسکے کہ اس سے آریہ پرشوں میں نفاق بڑھتا۔ اس کالج نے کئی جھگڑے کروائے۔ جب موجودہ تعلیم کو بدلنا نہیں تو اپنے ہاتھ میں تعلیم کے لینے سے کیا فایدہ ہے۔ سوامی دیانند جی سرسوتی جی مہاراج کا اصلی مقصد ویدوں کا پرچار کرنا تھا۔ نہ کہ کالج وغیرہ کے لئے چندہ کرنا۔ اخیر میں کلچرڈ مہاشیوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ دیر دویش کو دل سے دور کر دیویں۔ ہر ایک جگہ دو سماجیں نہ قایم کریں۔ بلکہ جس جگہ کہ دو سماجیں ہو بھی گئی ہیں وہاں کی اپنی سماج بھی وید پرچار فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں لگا دیں۔ کسی جگہ دو سماجیں نہ ہوویں۔ سب آریہ پرش باہم مل جلکر رہیں نفاق سے انکی ہی بدنامی ہے۔ سوائے اسکے اور کوئی فایدہ نہیں کہ پاکھنڈی لوگ آریہ سماج کو برا کہتے ہیں اگر سب آریہ پرش باہم اتفاق سے رہیں اور دیر دویش

دل سے دور کر دیا جاوے۔ اور ہر ایک جگہ کی سماجیں اکٹھی ہو جاویں۔ تو اسی سے ویدوں کا پرچار بھی خوب ہو جاوے گا۔ اور بری رسمیں بھی جو پاکھنڈی لوگوں نے ڈال دی ہیں۔ رفتہ رفتہ بالکل دور ہو جاوینگی۔ آجکل جبکہ نفاق نے آریہ سماج کو گھیر لیا ہے۔ اگر کسی غیر مذہب کا آریہ سماج کو چیلنج بحث کے لئے دیتا ہے تو سب آریہ ممبر ایک دوسرے کا منہ تکتے رہتے ہیں۔ اگر آریہ سماج کی ہر دو پارٹیوں کا باہم اتفاق ہو جاوے تو مخالفوں کو جو بھارت ورش کو لوٹنے پر کمر باندہ رہے ہیں۔ انکی بے ایمانیوں کا خوب ہی مزا چکھا دیا جاوے۔ امید ہے کہ کلچرڈ مہاشے بندہ کی اس پرارتھنا کو دسویکار کرینگے اور خوب تن من دھن سے وید پرچار فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کریں جس سے چھائی ہوئی گھٹا دور ہو جاوے اور ویدوں کا خوب پرچار ہو جاوے۔

راقم
ایک سچا خیر خواہ ملک و قوم

ایڈیٹر بھارت سیوک

کیخدمت میں التماس

نمستے

مہاشے جی۔ آپکا مضمون متعلقہ "تھیٹر دا خلاقی سدھار" پڑھکر اسکے آخر میں نویدن ہے۔ کہ قبل اسکے کہ آپ دس گریجویٹ جمع کر کے بذریعہ ڈراما اخلاقی سدھار کا تجربہ کریں۔ بہتر یہہ ہے۔ کہ پہلے آپ ایسے دس گریجویٹ نکالئے جو اپدیش کرنے میں بہت لائق ہوں اور انکے ذریعہ اخلاقی سدھار کے متعلق خاص لکچر دلا دیں۔ اگر آپ اس تجربہ میں کامیابی حاصل کریں تو پھر آپ کو اختیار ہے۔ کہ برائی آوارہ والے ایکٹر گریجویٹ حاصل کر کے قدرت کے برخلاف رات کی روشنی میں اُن سے تھیٹر کا تماشا کر کے اخلاقی سدھار کے ڈراما کرا دیں۔ بہرحال یہہ آپکو ماننا پڑیگا۔ کہ قدرت نے ہمارے کاریہ واہی کرنے کے لئے دن بنایا ہے۔ اور رات سونے کے لئے پھر کس طرح آپ مستوں کو نندرا سے محروم رکھکر اور کرتب پالن سے ہٹا کر ساری رات جگا کر فایدہ پہونچا سکتے ہیں۔ ذرا اس مضمون پر دیرگھ طور پر بچار کریں۔

داس
جمنا داس از اجمیر

فہرست اُن آریہ سماجوں کی جو قایم ہو کر بند ہو گئی ہیں۔

رہتک ۱ - سونی پت ۲ - بلب گڑھ ۳ - ریواڑی ۴
گوہانہ ۵ - کالکا ۶ - کھرڑ ۷ - سرہند ۸ - جگادھری ۹ - رائے کوٹ ۱۰
ماچھی واڑہ ۱۱ - سنگی ۱۲ - پھلور ۱۳ - جنڈیالہ ۱۴ - کپورتھلہ ۱۵
نکہ - ٹانڈہ - ڈیرہ گوپی پور - پالم پور - نورپور
کلانور - جنڈیالہ * مجیٹھہ - چونیاں - [illegible]
جھانوالی - ظفروال - [illegible] - اورنگ آباد
ڈسکہ * قلعہ دار - قلعہ سوبھا سنگھ - لالہ موسیٰ - ملتان
چھاونی - میانی - جھنگ - سرسہ - [illegible]
باغپت - سجوارہ - بھکر * خانپور - [illegible]
لیہ - کیمبل پور - جہلم - بھاولپور - [illegible]
دریہ خان - گوجرہ - لودھراں - [illegible]
جنڈیالہ - کھیوڑی - سانگلہ - [illegible]
حکمرانوالی - نورمحل * [illegible] * نوشہرہ
دسوہہ *

کلچر دھاشو۔ یہ آپکے کارنامے ہیں۔ کیا یہ فہرست پڑھکر آپ کا کلیجہ منہ کو نہیں آتا۔ راقم رس،

(نوٹ)

جن سماجوں پر ذیل کا نشان * لگایا گیا ہے۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوششوں سے از سر نو پھر دوبارہ سرسبز ہوئی ہیں۔

آریا سماج شرق پور کا پہلا سالانہ اتسب

سماج مندر کی آرائش بہت عمدہ تھی۔ باہر سے آنے والے صاحبان کے لیئے سواری کا عمدہ انتظام لالہ لکھمنداس جی نے کر دیا تھا۔ باہر سے آئے ہوئے صاحبان کا استقبال آریہ صاحبان اور سناتن ہندو صاحبان نے بڑی آب و تاب سے کیا۔ باہر سے علاوہ اور آدمیوں کے لالہ لابھ چند۔ پنڈت لیکھرام۔ پنڈت پورنانند۔ ماسٹر آتمارام۔ ڈاکٹر سنگت رام برہمچاری جی دولت رام۔ امر سنگھ نوابی۔ لالہ پتیا رام لالہ شام لال جالندھر نوابی شامل ہوئے۔ نگر کیرتن نہایت ہی کامیابی سے ہوا۔ پہلے دن کی کاروائی حسب ذیل ہوئی۔

اپدیش مہاتما پنڈت پورنانند جی

لیکچر ڈاکٹر سنگت رام جی

حاضری تمام ... چار پانچسو۔ استری بکثرت سے شامل نہیں۔ بعد دوپہر دھرم پرچار کی کامیابی سے ہوا ... سناتن ... سنتے رہے۔

لالہ لابھ چند ... بھجن۔ پنڈت رامرتن جی ... اور ... بال سبھا کے ... کو ... سنایا

اُنکا نام سب کے سب مردہ دلوں پر اثر کرنیوالی تھے بعد ازاں سماج ہذا کی رپورٹ پڑھی گئی جس میں کہ ڈاکٹر سوایا رام جی کا خاص شکریہ ادا کیا گیا۔ پھر پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر ہوا پشچات لالہ گردہاری لال جی نے ایک نہایت عمدہ غزل پڑھی۔

سوموار کے دن صبح کو ہون ہوکر ڈاکٹر سنگت رام جی کا ورن آشرم پر لیکچر ہوا لیکچر بہت ہی دلچسپ تھا۔ اسکے بعد پنڈت رامرتن جی کا لیکچر ہوا۔ پھر اس کے بعد پنڈت پورنانند جی کا دیاکھیان ہوا۔ پنڈت جی کے ختم کرنے پر ماسٹر آتمارام جی کی فاضلانہ اپیل وید پرچار فنڈ کے لیئے ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس چھوٹے سے گاؤں کے آدمیوں نے جہانکہ ہندوؤں کے کل ... گھر ہیں ایک سو ... روپیہ نقد وید پرچار کے لیئے اور ... روپیہ لوکل سنسکرت پاٹھ شالا کے لیئے نقد جمع ہو گئے۔

آخری لیکچر پنڈت لیکھرام جی کا نہایت ہی کامیابی سے ہوا۔ حاضری پانچسو کے قریب تھی۔

راقم

آپکا داس ہیراج سکرٹری
آریہ سماج شرق پور

(نوٹ) مضمون اختصار کر کے درج کیا گیا ہے۔ معاف رکھیئے جلسے اب بہت ہوتے ہیں۔ اس لیئے نامہ نگار صاحبان لکھتے وقت اختصار کو ضرور مدنظر رکھا کریں۔

کیا پنجاب پرتی ندھی سبھا اینٹی ایجوکیشن پارٹی ویدک تعلیم کے برخلاف مجمع ہے

جب سے شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب نے خواب غفلت سے بیدار ہو کر یا یوں کہئے کہ اپنی غلطی سے چوکنا ہو کر اپنے خاص کرتوں کی طرف دھیان کیا ہے ویدک دھرم کے مخالفین طرح طرح کے بہتان پنجاب پرتی ندھی سبھا پر باندھتے ہیں۔ کلچر دھاشو مدت تک پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاری ہے اور آریہ سماج کی کل باگ انکے ہاتھ میں رہی مگر وہ آریہ سماج کا مکھ کرتویہ تعلیم تعلیم سمجھتے رہے اور آریہ سماج کی ترقی کا معیار کالج کے لیئے دھن کا اکٹھا ہونا سمجھتے رہے۔ اوپدیش کرنا تو آریہ سماج کی صفحہ ہستی سے نیست ہونیکے قریب تھا۔ ہاں چند خاص سماجوں کے جلسہ پر کالج کے لیئے دھن فراہم کرنے کے لیئے جوش کی تقریروں میں منبر کو سر پر اٹھا لیا جاتا تھا۔ مگر سماجوں کے لیئے سوائے سالانہ جلسہ کے جو وہ بھی صرف کالج کا پیٹ بھرنا ہوتا تھا۔ اوپدیشکوں کا منہ دیکھنا عید کا چاند ہوا کرتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں پرتی ندھی سبھا کالج کی ایک دم بنی ہوئی تھی۔ جب ایشور کی دیالتا سے پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری تبدیل ہوئے تو انکو ہوش ہوئی کہ ادھر ہمنے کہاں جانا تھا اور کہاں چل پڑے۔ کہاں آریہ سماج کا مکھیہ اودیش تمام سنسار میں ویدک دھرم کا سورج مشرق سے مغرب کو اپنا پرکاش پھیلا دے اور کہاں ایک کالج پر اپنی ساری طاقت کو محدود کر بیٹھنا۔ غرضیکہ جب سے آریہ سماج کو سوجھا گیا ہے پنجاب پرتی ندھی نے "وید پرچار" کی پریرنا کی ہے۔ تب سے آریہ دھرم کا نشو و نما اور اشاعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ وہ صاحبان جو کہ سماج میں پولیٹکل خیالات کے باعث یا انگریزی تعلیم کے ذریعہ اپنی شہرت کی خاطر یا کسی اور خاص وجہ سے کام کرتے تھے۔ اب یہ دیکھ کر کہ پنجاب پرتی ندھی سبھا ویدک دھرم کے پرچار میں اُدھت ہو گئی ہے۔ ہر طرح سے رخنہ اندازی کی کوشش

کرتے ہیں۔ جب وید پرچار فنڈ کو خشک چندہ پرشوں کا مہینا کہتے کہتے ہار گئے تو اب یہ ٹھانی اور مشہور کرنا شروع کیا ہے۔ کہ یہ لوگ (مراد پنجاب پرتی ندہی سبھا کے ادھکاریان) تعلیم کے برخلاف ہیں۔ سوامی دیانند کے مشن کے برخلاف ہیں۔ لوگوں کو بھولا رکھنا چاہتے ہیں۔ جن صاحبان نے رائے ٹھاکر دت کی کتاب موسومہ "ویدک دھرم پرچارہ" کو ملاحظہ کیا ہوگا انہیں معلوم ہوگا۔ کہ پنجاب پرتی ندہی سبھا کسی حالت میں تعلیم کے برخلاف نہیں۔ لیکن تعلیم کو اپنا مکھیہ اودیش نہیں مانتے۔ کیونکہ تعلیم کا کام تو گورنمنٹ سکول۔ مشن سکول۔ اسلامیہ سکول۔ سناتن دھرم پاٹھ شالائیں وغیرہ کر رہے ہیں۔ جو آریہ سماج کے لیے گویا ایک گونہ مدد کر رہے ہیں۔ مگر ویدک دھرم کے پھیلانے کے لیے جبکہ آریہ سماج کا مکھیہ اودیش ہے۔ کوئی بھی سبھا یا سوسائٹی نہیں ہے۔ اس لیے یہ امر ضروری اور لابد ہے۔ کہ ایک ایسی سوسائٹی بھی ہونی چاہیے۔ جو کہ خاص ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ کرے۔ اگر تو کالج دھاشیوں کا خیال آریہ سماج کے تعلیمی مشن سے فقط مغربی تعلیم ہے۔ جیسا کہ انکے عمل۔ کرتبوں و خیالات سے ظاہر ہے۔ تو وہ کام تو منفصلہ بالا سوسائٹیاں بھی بڑے زور شور سے کر رہے ہیں۔ اسمیں کوئی آریہ سماج کی فضیلت نہیں۔ لیکن اگر ودیارتھیوں کو آریہ بنانے یا دھارمک تعلیم دینا مراد ہے۔ (حالانکہ انش بھر بھی ویدک کالج میں نہیں) تو میری رائے میں کالج کے لیے لاکھوں روپئے جمع کرنا اور دن رات بھیک مانگنا فضول ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ مغربی تعلیم کا کام دوسری سوسائٹیاں کو کرنے دیں ہم ہر شہر میں جہاں کہ سکول و پاٹھ شالا ہیں۔

ودیارتھی آشرم کھولیں۔ جہاں کہ ودیارتھیوں کے لیے رہائش۔ خورش و دھارمک شکشا کا پربندھ ہو یوں آریہ سماج پر بہت کچھ بوجھ بھی نہیں پڑیگا اور اگر آشرم کے ادھشٹاتا و سپرنٹنڈنٹ شیل و دھارمک پرش ہوں۔ تو وہاں کے سب ودیارتھی درڑھ آریہ نکلینگے۔ پس اس طرح سے آریہ سماج تعلیم کے کام میں دھن کے خرچ کرنے سے بھی چھوٹ سکتی ہے۔ کیونکہ آشرم پربندھ ہونے سے ایسے آشرم ہو سکتے ہیں۔

پس آریہ سماج کا اودیش - وید پرچار - ودیارتھی آشرم - اناتھالے - چرچ (یعنے مندر) استھاپت کرنا - پستکالے - اتیادی قایم کرنا ہے۔ لیکن باوجود ان فرائض کے بھی پرتی ندہی سبھا یا آریہ سماجوں کے سرگرم ممبروں نے تعلیم کے کام میں کبھی مخالفت ظاہر نہیں کی۔ جیسا کہ لالہ بھوا رام کی ایک چٹھی جو ست دھرم پرچارک کی کسی گزشتہ اشاعت میں نکلی تھی۔ اس سے واضح ہوتا تھا۔ کہ چند آریہ سماجوں کے آدھین پاٹھ شالائیں ہیں۔ جنکا بوجھ آریہ سماجوں پر نہیں۔

لالہ درگا پرشاد جی کے سکول میں لالہ کیشو رام جی بی اے - لالہ بھوا رام جی - لالہ کرم چند جی لالہ متھرا داس جی - جمنا داس وغیرہ بڑی گرمی سے اور تھوڑی تنخواہ پر کام کرتے رہے اور اپنی مرضی سے کسی نے سکول میں کام کرنے سے اعتراض نہ کیا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ تعلیم کے کام کو آریہ سماج کا ایک جزو سمجھتے رہے۔

ماسٹر درگا پرشاد جی کا پرتی ندہی سبھا پنجاب کو تعلیم کے مخالفین کہنا غلط ہے۔ جبکہ اس سبھا کے چند کارکن دل و جان سے سکول کی امداد کرتے رہے ہیں۔ البتہ وہ اپنی کل طاقت کو صرف پاٹھ شالاؤں پر لگانا ٹھیک نہیں سمجھتے تھے اور یہ بات مسلم الثبوت ہے۔ کہ دیانند اینگلو ویدک کالج کے ذریعہ سے ۲۰ سال کے عرصہ میں نہ تو کوئی نئے اپدیشک نکلے۔ اور نہ کوئی سماجیں استھاپت ہوئیں۔ نہ کوئی دھرم کی ورِدھی ہوئی برخلاف اسکے اگر اسقدر عرصہ اپدیشکوں پر خرچ کیا جاتا۔ اور اتنا روپیہ اپدیشکوں کے ضروری اخراجات پورا کرنے میں خرچ ہوتا تو امریکہ - یورپ - ایشیا میں ہر جگہ ویدک دھرم کا جھنڈا قایم ہو جاتا۔ اب بھی جو یورپ کے حصوں میں یا امریکہ کے فلاسفروں کے کانوں میں ویدک دھرم کی گونج پہونچی ہے وہ خاص آدسیو نیکے لیکھوں و اپدیشکوں کے دوارا پہونچی ہے۔ اور اگر آریہ سماج نے اپنے مکھ اودیش یعنے پرچار کے کام کو جاری رکھا۔ تو تھوڑے عرصہ میں ویدک دھرم روپی سورج کی شعاعیں جاوا دسوماترا کے جزیروں سے لیکر بحر منجمد قطب شمالی تک پہونچینگی۔ اور یورپ دیش اور امریکن فلاسفروں کے دل جو کہ عیسائیٹی و اسلامی پستکوں کی لغویت و سائنس دروڈھ ہونے سے اندولن کر رہے ہیں۔ اور دھرم سے بے کرناسک پن کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ عنقریب ویدک دھرم کے ستیہ جیان پر قایم ہونگے۔ اور شوپن ہار جرمن فلاسفر کی طرح بے اختیار منہ سے یہ شبد نکالینگے کہ یہی اپنشدوں کی فلاسفی زندگی اور موت کے سمے میں ہماری زندگی کا سہارا ہے اور شانتی کا کیندر ہے۔ اوم شم

راقم

جمنا داس از اجمیر ۰۹ ۱۰

ویدک دہرم اور اُسکے پرچار میں آسانی

بھاشی اُڈیٹر جی۔ نمستے۔ اس قسم کے عنوان کا
ایک آرٹیکل ایک گمبھیر وچار ودیر گیہ وشی بھاشی
کے قلم سے نکلا ہوا آپکے کسی پرچہ میں میری نظر سے
بھی گزرا۔ انسان مادی دُنیا میں کسی کل یا کوشش کو
کامیاب کرنے کے لیئے ہزاروں قسم کی تدبیریں سوچا
کرتے ہیں۔ اور سینکڑوں پرشوں کے گمبھیر وچار کے
بعد ایک عمدہ نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں۔ اگرچہ موجودہ
سٹیم انجن کی بنیاد و قیام کا فخر جارج سٹیفن کو حاصل
ہے۔ لیکن موجودہ ریلوے کارخانہ کی عمدگی و
تکمیل سینکڑوں ودوانوں اور ملکی خیر خواہوں کی
دوراندیشی و دوربینی کا نتیجہ ہے۔ یہی حال اُنکے
دنیا میں ہے۔ ویدک دہرم کے پرچار کا فخر اور
اُسکے قیام کا اعزاز تو سوامی دیانند جی مہاراج
پر ہے۔ مگر اُسکو تکمیل کرنے اور عمدگی کے معراج
پر لانے کا بیڑا پنجاب پرتی ندہی سبھا نے اُٹھایا
ہے۔ اس لیئے سبھا مذکور کے آگے اپنی اپنی بدہی
انوسار ویدک دھرم کے پرچار کے لیئے تجاویز
بتلانا ہر ایک ساماجک پرش کا فرض ہے
لالہ کرتا رام جی منتری کرنال آریہ سماج نے جو
تجاویز کہ اُسکی اشاعت کے بارے میں بتلائی ہیں
قابل غور ہیں۔ انمیں میں بھی اپنی تچھ بدہی انوسار
عرض کرتا ہوں۔

تجویز نمبر اول یعنی اوپدیشک اپنی تنخواہ
ان مقامات سے جمع کر لیا کرے۔ آریہ دہرم کی
بڑہتی میں بہت ہانی کارک ومضر ہے
اس اس وشے پر لالہ کرتا رام جی کے نکلنے
سے پہلے ایک لمبا مضمون لکھنے کو تھا مگر چند وجوہات

کے باعث رُک گیا۔ میری رائے میں اوپدیشکوں کا
اپنی تنخواہ کے لیئے روپیہ جمع کرنا تو بجائے خود رہا
چھوٹے چھوٹے قصبات کی سماجوں میں جلسہ پر
ویدپرچار کے لیئے اپیل کرنا بھی نامناسب ہے۔ وجہ یہ
ہے کہ دیہات میں نئی تہذیب کے آدمی کم ملتے ہیں
پرانے فیشن کے لوگ ہوتے ہیں۔ روپیہ جمع کرنے پر
وہ سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ لوگ بھی روپیہ جمع کرنا اور اپنے
کام میں لانا جانتے ہیں۔ برہمن لوگ کئی غلط فہمیاں
و غلط بیانیاں قصباتیوں کے دل میں ڈالنے کا
موقع پاتے ہیں۔ اور یوں لوگوں کے دل میں
سچائے اسکے کہ ست دہرم گرہن کرنے کا خیال ہو
نفرت ہو جاتی ہے۔ اگر اوپدیشک لوگ دہن
جمع کرنے پر کمر باندہ لیں تو بس پھر تو کوئی
اوپدیش سننے آویگا اور نہ کچھ اثر ہوگا۔ اور نہ ہی
اوپدیشک لوگ اس بات کو کھنڈن کر سکینگے کہ
برہمن لوگ تم سے مفت روپیہ لوٹتے ہیں اُنکو
مت دو۔ اس لیئے میری رائے میں نہ صرف
اس تجویز کو زیر غور لانا چاہیئے۔ بلکہ پنجاب پرتی
ندہی سبھا کو اُچت ہے کہ اوپدیشکوں کے نام
سخت مخالفت کا حکم بھیجے کہ اوپدیشک لوگ صرف
دہرم پھیلانے کا کام کریں۔ کسی اور دہرم کے
اوپدیشکوں میں بھی ایسا نہیں پایا جاتا۔
تجویز نمبر (۳) بھی مشکل عملدرآمد ہوگی کیونکہ
اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسا اُتساہ اور جوش دیرپا
نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہی باقاعدہ ماہوار مقدر
کثیر چندہ وصول ہونیکی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن
اگر کسی طرح یہ تجویز عملدرآمد مستقل طور پر ہو سکے
تو نہایت عمدہ ہے۔ لیکن میری رائے میں اگر
تجویز نمبر ۲ (یعنے سماجوں کے ذمے اوپدیشکوں
کی تنخواہ کا پربندہ) کیا جاوے تو بہت عمدہ ہے
ونسار پورپ کا نوبدن ہے۔ کہ آجکل پنجاب

دیش میں قریباً ۰ سماجیں شرومتی پرتی ندہی سبھا
پنجاب کے آدہین ہیں جو آٹھ منڈلوں پر
تقسیم کیگئی ہیں۔ گویا ہر ایک منڈل میں دس
سماجیں ہیں۔ اگر ہر ایک منڈل کے پردہان
جی ہر ایک سماج کی آمدنی انوسار اپنے اپنے
آدہین سماجوں پر ماہواری چندہ لگا دیں تو میرے
خیال میں ہر ایک سماج کو صرف عہ یا عہ
ماہوار چندہ دینا پڑے گا۔ کیونکہ اوپدیشکوں
کی تنخواہ عہ یا عہ روپیہ بالفعل ہے۔ اس
طرح سے سماجوں پر کوئی ایسا بوجھ نہیں ہوگا
یعنے عہ یا عہ روپیہ ماہوار تو غریب سے غریب
سماج بھی دے سکیگی۔ اور جو زیادہ سماجیں
ہیں وہ عہ سے عہ تک ماہوار دیویں۔ یوں
اوپدیش کا کام بھی بہت عمدہ چلیگا۔ اور
اوپدیشکوں کی تنخواہ کا جمع کرنا ذرا بھی کٹھن
نہ ہوگا۔ اس طرح جب ہر ایک منڈل میں
اوپدیشکوں کی محنت و اوپدیش سے سماجیں
بڑھ جاویں۔ تو پھر رفتہ رفتہ ہر ایک ضلع
میں ایک اوپدیشک مقرر ہو سکتا ہے۔ اور
پھر اُس اوپدیشک کی تنخواہ ضلع کی کل سماجوں
سے ماہواری چندہ کے حساب جمع کرنا چنداں
مشکل نہیں ہوگا۔ یعنی جس ضلع میں دس
سماجیں قائم ہو جاویں۔ اُسکا اوپدیشک ایک
الگ مقرر ہو جاوے۔ ایسا عملدرآمد کرنے سے
شرومتی پرتی ندہی سبھا اور زیادہ پرش
بھی زر کثیر دینے سے چھوٹ جاوینگے بلکہ
شرومتی پرتی ندہی سبھا کو اسکے بجائے ایک اور امر
کا اپنے ذمہ لینا پڑیگا۔ جو کہ اوپدیش کے کام
سے بھی زیادہ کٹھن اور ضروری ہے **یعنی**
مندروں کا تیار کرنا جن میں سب
کی اشاعت یا پرانے اتہاس کی طرف خیال

کریں۔ یہی پرنیت ہوتا ہے۔ کہ جہاں کہیں کسی مت کے
باشیان نے اپنا اوپدیش زور شور سے کیا۔ اور
اپنا مندر قائم کر دیا۔ وہاں انکی بنیاد جم گئی
عیسائی مت کی طرف دیکھو۔ جس نگر میں
دیکھو وہاں اپنے گرجے قائم کرتے جاتے ہیں
مکان خوشنما واسطے اپنی پرارتھنا کرنے کے
تیار کراتے ہیں۔ پس جہاں عیسائیوں کا
ایک گرجا قائم ہے۔ وہاں خواہ تعداد میں کُل
دس عیسائی ہی کیوں نہ ہوں۔ وہاں وہ
لوگ اپنی بڑی تقویت سمجھتے ہیں۔ دور کیوں جاؤ
اجمیر نگر ہی میں دیکھیے۔ چار پانچ گرجے عیسائیوں
نے بنا لیے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں نگروں
میں ان لوگوں نے اپنے دھرم کے قدم جمانے
کے لیے مندر جما لیے ہیں۔ نانک جی کے پنتھ
کے پھیلنے کا زیادہ کارن پنجاب میں یہی ہے۔ کہ
جا بجا دھرم سالا یعنی مندر قائم کیے گئے۔ میرا خیال
ہے۔ کہ ملتان شہر میں کم از کم تین سو مندر تو
ایسے ہو گئے۔ جہاں روزانہ پراتہ کال اور سائنگ
کال کو گرو نانک کے نام کا جپ کیا جاتا ہے اور
ایشور کو انکے بانی کے دوارا سمرن کیا جاتا ہے
پنجاب کے اکثر قصبات میں یا یوں کہیے۔ کہ ملتان
راولپنڈی منٹگمری۔ امرتسر و جھنگ کے نگر نگر گاؤں گاؤں
میں نانک جی کی بانی ہر ایک دوکاندار کی زبان پر
ہونے اور اسکی شردھا قائم ہونے کا کارن یہی ہے
کہ وہاں ہر جگہ دھرم سالا قائم ہیں۔ لوگوں کو روزمرہ
وہاں جا کر اوپدیش سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور چونکہ
وہ اوپدیش بھی ٹھیک پنجابی زبان میں ہوتا ہے
اسلیے اکثر لوگ نانک کے پیرو کار ہیں۔ میرا خیال
ہے۔ کہ جہاں ایک دھرم سال ہے۔ اور ایک
سکھ موجود ہے۔ وہاں سینکڑوں لوگ اسکے پیرو
ہو جاتے ہیں۔ میری رائے یہی ہے آریہ سماج کے
بارے میں جہاں آریہ سماج کا اپنا مندر ہے
خواہ وہاں ایک دو آریہ پُرش ہی کیوں نہ ہوں
جلد سماج مندر کو ممبروں سے بھرپور پاؤ گے
اکثر جگہ سماجوں کے ٹوٹ جانے کا ایک کارن
یہ بھی ہے۔ کہ سماج کا مندر اپنا نہیں ہوتا
باہر سے اوپدیشک سکا فی نہیں پہونچتے۔ برہمنوں
کی مزاحمت و رکاوٹ۔ عام لوگوں کی مخالفت
سماج کے پودے کو مرجھا دیتی ہے۔ بعض جگہ
تو اوپدیشکوں کو اوپدیش کرنے کے لیے استھان
بھی نہیں ملتا۔ اس لیے پرتی ندھی سبھا کے
لیے "ودیا پرچار فنڈ" میں ایک فرض یہ بھی
ضرور اضافہ کرنا چاہیے۔ کہ جا بجا پرتی ندھی
سبھا کے خرچ (مندر) استھاپن کرنا۔ چونکہ پنجاب
پرتی ندھی سبھا کی رجسٹری ہو چکی ہے
اس لیے سب مندر سبھا
مذکور کے نام رجسٹر ہونے چاہییں۔

اڈیٹر صاحب جی۔ اگر آپ مجھے اپنے اخبار میں
اس مضمون پر مفصل لکھنے کی آگیا دیں۔ اس وشے
پر مشرح طور پر لکھوں کہ ویدک دھرم کی پرچار
میں مندروں کا قائم کرنا بھی ایک بڑا بھاری
ذریعہ سہولیت کا ہوگا۔ امید کہ ناظرین بھی
اس وشے کو گمبھیرتا سے وچارینگے۔ مفصل پھر
لکھوں گا۔
آپ کا شبھ چنتک
جمنا داس از اجمیر

ساماجک جلسے

پٹیالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ جنوری
۹۶ء کو ہوگا۔
دینانگر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶
جنوری ۹۶ء کو ہوگا۔
سکھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰
جنوری ۹۶ء کو ہوگا۔

ساماجک خبریں

آئندہ کو جو صاحب لودھیانہ آریہ سماج سے
خط و کتابت کیا کریں۔ لفافہ پر لالہ امر ادت سنگھ
سکرٹری کا نام لکھا کریں۔ خطوط گم ہو جانے
کا احتمال ہے۔
پنڈت لیکھ رام اور پنڈت رام رتن
جی۔ مالیر کوٹلہ کے اُتسو سے فارغ ہو کر پٹیالہ گئے
وہاں پر دوسرے جنوری سے ۴۔ جنوری تک خوب
زور شور سے پرچار کیا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ۱۱ اور ۱۲
جنوری سالانہ جلسہ کی مقرر ہو گئی۔
دینانگر آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔
لالہ بخشی رام پردھان۔ لالہ کشمیری لال اپ پردھان
سردار ارجن سنگھ منتری۔ لالہ جیون لال اپ منتری
لالہ دھنپت رائے کوشادھکش۔ لالہ گوردی شنکر
پستکادھکش۔ بابو مکند لال لالہ نہال چند و لالہ
رام نرائن ممبران انترنگ سبھا۔
ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں لالہ رادھا کشن جی
کی کوششوں سے از سر نو سماج قائم ہو گیا۔
نہایت افسوس کی بات ہے کہ لالہ رام داس
ممبر آریہ سماج جھنگ کا عین عالم شباب میں
دیہانت ہو گیا۔ مرحوم کے بال بچے نادان ہیں
پرماتما انکو شانتی پردان کریں۔
۱۲ و ۱۳۔ دسمبر ۹۵ء کو شہر ملتان پنڈت
لیکھ رام جی نے ردیہ میں ہمراہی لالہ رام داس

لالہ بھوورام اور دھانو نے پرچار کیا - اور ایک پورانک پنڈت سے مباحثہ بھی ہوا -

ایبٹ آباد میں پنڈت پورنانند جی پرچار کر رہے ہیں - اور وہاں ویدک آریہ بہت سے ہوتے جاتے ہیں - امید ہے کہ وہاں ایک مضبوط سماج قایم ہوگا -

لوکل

بات چیت

(ریلوے سٹیشن پھلور ۲۶ دسمبر ۱۸۹۵ء)

لالہ منشی رام (دیکھ کر) سوامی جی اب آپ کا بیدوں پر دشواس ہو گیا - ؟

سوامی اچیتانند (کچھ کچھ) ہمارا سواتی نہیں -

لالہ تلوک رام - سوامی جی جید کتھوں - ؟

سوامی جی - گم شاج (سماج) امیں کبھی سے چلا - ہم اکبھی چلا -

لالہ بھوورام (کھڑا) سوامی جی امرتسر کا جلسہ کامیابی سے ہو گیا - ؟

سوامی جی - بشبی شو (۲۶۰۰) روپیہ ہوا -

اتوار کو سماج مرند کے ستپا ہک جلسہ میں معمولی ہون آدی کے بعد پنڈت سری پت جی نے بڑا بھاکرائی - اور برہمہ چاری ہیرانند نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - ست لپشپارت لالہ دیوراج جی نے ایک موثر لکچر دیا -

آیندہ سال کے لیے انتخاب عہدہ داران بتفصیل ذیل ہوا - باو منشی رام پردھان - لالہ سالگ رام اپ پردھان - لالہ بیلول منتری - لالہ دیوراج اوپ منتری - لالہ مادھو رام کوشادھکش - لالہ بستی رام پستکادھکش - لالہ لبھو رام - لالہ بسنت رائے اور بھگت رام جی - اور لالہ دولت رام جی سمودا کے پرتی ندھی - ابھی ایک سمودا کے پرتی ندھی کی گنجایش باقی ہے -

منگل وار کو استری سماج کا جلسہ بھی بتو سمول پاٹ شالا اور آشرم کی کنیاؤں کے لیے ایک بالا سماج کھولی ہوئی ہے - جسکا ستپاہک جلسہ ہر بدھ وار کو ہوتا ہے -

اشتہارات

ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ویدک دھرم کے پرچار کے لیے اپدیشکوں کی ضرورت ہے - درخواست کنندگان کو مفصلہ ذیل باتوں کا ذکر اپنی درخواستوں میں ضرور کرنا چاہیئے -

(۱) کون کون سی سنسکرت کی پستکوں میں پوری مہارت ہے - (۲) کونسا امتحان پاس کیا ہے - (۳) کون کونسی ساماجک کتابیں دیکھی ہیں -

جو اشخاص کسی آریہ سماج کے ممبر ہوں اور سفر کی تکلیف گوارا کر سکتے ہیں - انکو درخواست کرنے کی ضرورت نہیں ہے درخواست کے ساتھ نقول سارٹیفکٹ بھی آنی چاہیں اور ایک سارٹیفکٹ نیک چلنی کا بھی (جسپر کم از کم آریہ سماج کے دو معزز سبھاسدوں کے دستخط ہوں -) آنا چاہیے - یہ سارٹیفکٹ واپس نہیں کیے جاوینگے - تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی - درخواستیں بنام آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آنی چاہئیں -

ادھکاری بدھوا لواہ سہایک سبھا

(۲۴۴)

ہرذات کے ہندوؤں سے التماس ہے کہ اگر کوئی چھوٹی عمر کی بدھوا ہوئی استری شاستر کے مطابق دوبارہ شادی کی خواہاں ہو - تو وہ یا اسکے سرپرست اس امر کی درخواست اس سبھا میں دیویں - سبھا اُسکی ذات کی مطابق اسکے لیے بر تلاش کر کے شادی کا انتظام کریگی اور جو صاحب اس قسم کی بیواؤں سے شادی کرنا چاہیں - وہ بھی اپنی درخواست معہ کل حالات کے بھیجدیں - واضح رہے کہ درخواست کنندوں کے نام ظاہر نہیں کیے جاوینگے -

المشتہر

چندر بھان ایم اے سکرٹری وچھووالی لاہور

کنیا کے لیے بر کی ضرورت

یہ کنیا گوڑ برہمن کُل اور دھو شیر برس شدہ آیو میں ہے اور اس کی ہندی بھاشا اور ساوھارن حساب میں اچھی یوگتا رکھتی ہے - جس کے واسطے ہمیں بر کی ضرورت ہے جو آیو میں ۱۵ اور ۱۹ کے مدہ ورتی کم سے کم انٹرنس پاس ہو - پرنتو پاراسر گوت سے نہ ہو - اتیو جو مہاشے یہ سمبندھ کرنا چاہے - وہ منتری آریہ سماج بجنور سے پتر ویوہار کریں -

وششیش یوگتا رکھنے والا مڈل پاس بھی یہ

نشترن سوئیکار کر سکتا ہے۔

راقم

مکندرام ممبر آریہ سماج بجنور

ایک بال بدھوا کنیا کو تیئے بر کی ضرورت

دوابہ بست جالندھر کے ایک مشہور معزز بونجاہی کھتری اپنی پندرہ سالہ بال بدھوا کا کسی بونجاہی کھتری کیساتھ بواہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو تعلیم یافتہ ہو گزارہ معقول رکھتا ہو۔ مقروض نہ ہو اور عمر پچیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور جسکی صحت میں کسی طرح کا فرق نہ ہو۔ خط وکتابت اور درخواستیں میرے نام جالندھر شہر آنی چاہیئے۔ المشتہر

دیوراج ساہوکار جالندھر شہر

ضرورت

ہم کو اپنے چھوٹے لڑکوں کی تعلیم کیلئے ایک ایسے ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس یا کم سے کم مڈل پاس ہو یا یہ کہ لیاقت رکھتا ہو۔ اور دوسری زبان بھاشا جانتا ہووے۔ تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار دیجاویگی۔ جس صاحب کو منظور ہووے ہمکو اطلاع دیویں۔

المشتہر

ہری سنگھ از نہٹور ضلع بجنور

اشتہار کتب مفید خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔ کہ یہ جملہ کتاب آپ کی قدردانی سے اب دوبارہ اور سہ بارہ از سرنو طبع ہوئی ہیں۔ جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے سارٹیفکیٹ بھی آئے ہیں۔ اب یہی درخواست ہے۔ کہ جملہ صاحب ان کتابوں کو ملاحظہ کرکے سرٹیفکیٹ عطا فرماویں۔ اور بذریعہ اخبارات پبلک پر جو کچھ اپنی رائے ہو ظاہر کریں۔ تاکہ شائقین کا روپیہ فضول نہ جائے۔ اور وہ جو کچھ بازہ وکہ دیگر ناکس کو برباد نہ کرنے پاویں۔ اور قابل قدر کتب کی قدر ہو۔

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن - اس دفعہ اسکی درستی کرانے پر ہمارا بہت صرف ہوا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ اس دفعہ اسکے مضامین اور بھی دلچسپ ہو گئے ہیں۔ ضخامت بھی اسکی بہ نسبت سابق کے زیادہ ہو گئی ہے۔ کاغذ ولایتی ستھرا پریس سے بہت عمدہ طرح سے طبع کرائی ہے۔ اسمیں چار سو صفحہ ہیں قیمت ایک روپیہ

حفاظت منی - جو صاحب اپنی اولاد کو برھمچاری بنانا چاہیں۔ اپنی اولاد کو آرام دینا چاہیں۔ اسکا ضرور ملاحظہ کریں۔ کیونکہ تندرستی کا انحصار آب منی پر ہے۔ قیمت ۳؍

گربھ ادھان - اولاد پیدا کرنیکی اور اسکی پرورش کرنیکی کنجی ہے۔ قیمت ۲؍

معیار محبت - اگر دوستی میں لطف اٹھانا ہے۔ اور سچے جوہری دوست کو جانچنے کی خواہش ہے۔ تو اسے ضرور ملاحظہ کیجئے ۱۰

بھرت واویلا - اسمیں [illegible] نصیحت سندیس ہے۔ جو سری [illegible] مہاراج رامچندر نے بھرت جی کو کی ہیں۔ ہر آدمی کو جسکو ہمیشہ پڑھنا چاہیئے۔ قیمت ا؍

رشی پرشاد - مہاتما ستو [illegible] کا اپدیش ہے۔ جو انہوں نے جدھشٹر مہاراج کو کیا تھا قیمت ا؍

انمول رتن - اسمیں کھلایا گیا ہے کہ وقت سے ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں قیمت ا؍

(نوٹ) یہ آٹھوں کتابیں اردو ہندی میں موجود ہیں۔ علاوہ اس کے زبان ناگری میں رتن جوہری ۸؍ رتن پرکاش ۸؍ لوبھ کا ڈر ۸؍ سندھیا درپن ۸؍ نیتی درپن ۲؍ سرشٹا چار ا؍

اطلاع - جو کتب ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت آنے پر روانہ ہونگی۔ کل کتب پر ہماری مہر دیکھ لیں۔ لفظ اردو اور ہندی بھی لکھ دیا کریں۔ پتہ ڈاکخانہ صاف لکھیں۔ **المشتہر**

چمن لال ویش تلہر ضلع شاہجہانپور کوٹھی بھائی راجو مل ہنی لال ساہوکاران

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ قیمت [illegible] بلا محصول درخواستیں بنام مینجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر آنی چاہیئے۔

مینجر

کھتری منش بھدّ پُرشوں سے درخواست کرتے ہیں
کہ جب تک کہ خود دید اور ترا استعمال وادارنے نہ
کرلیں۔ ہرگز اکال گڈھ سے شائع ہوئی کا جھانسا
نہ دیں۔ یہ تحریر دیوان گوبند رام صاحب پریسیڈنٹ
ورامسر بداس صاحب سیکریٹری برادری جو کہ
اکالگڈھ کی طرف سے شائع ہوئی ہے جس میں کہ
علاوہ ان رزولیوشنوں کے جو کہ اکالگڈھ کی چوڑہ
برادری نے پاس کیئے ہیں۔ پندرہ خطوط دیگر
جگہوں سے آئے ہوئے درج ہیں۔ لیکن چونکہ برادری
اکالگڈھ کے رزولیوشنوں کی نسبت خاص بحث
کی ضرورت ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں ان پندرہ
خطوط کی پڑتال کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

خط نمبر ۱ برادری جموں کی طرف سے ہے
جس کو محرک دیوان امرناتھ صاحب ہیں۔ آگے یہ
ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ کون کون صاحبان شامل
جلسہ تھے۔ اور نہ دیوان امرناتھ صاحب کے
سوائے کسی کے دستخط ہیں۔ خط میں صرف برادری
اکالگڈھ کی پیروی کی گئی ہے۔ کوئی وجوہات
نہیں دیئے گئے۔

خط نمبر ۲ دیوان گوبند سہائے صاحب امین آبادی
کی طرف سے ہے۔ گویا ایک ہی خاندان کی تحریک ہے
انہوں نے بھی صرف صاد ہی کیا ہے۔ نمبر ۳ و ۴
میں صرف جلالپور جٹاں کے پچیس اصحاب اور گوجرانوالہ
کے بھی صاحبان کے دستخط ظاہر کیئے گئے ہیں۔

خط نمبر ۵ برادری امرہودال کی طرف سے ہے جس میں
کوئی اظہار ناراضگی ظاہر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس
رواج کا مروج ہونا بدون رضامندی کل برادری
کے مشکل ظاہر کیا گیا ہے۔ ماسوائے اس کے صرف
سات صاحبان کے دستخط اس خط پر ہیں۔

خط نمبر ۶ صرف ایک صاحب کی طرف سے ہے۔
خط نمبر ۷ و نمبر ۸ میں صرف مقامی صاحبان کی تجویز
کا ساتھ دینے کی آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔

خط نمبر ۱۰ میں برادری سیالکوٹ نے اپنے آپ کو
بے تعلق ظاہر کیا ہے۔

خط نمبر ۱۱۔ ایک صاحب کی طرف سے ہے۔ جو عموماً
برادری کی ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔

خط نمبر ۱۲۔ برادری رام نگر کی طرف سے ہے
جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ "اگر معروف خاندانی
اشخاص آزاد طبیعتوں کے بکثرت پیدا ہونگے
تو معمولی آدمیوں کو بھی اعتراض نہ ہوگا"
یہ خط کسی طرح سے بھی برخلاف رائے ظاہر
نہیں کرتا۔ لیکن دیوان گوبند رام صاحب نے
حاشیہ پر اس عبارت کا طنزاً لکھا جانا بیان
کیا ہے۔ اس طرح پر تو جسقدر خطوط دیوان سنت رام
جی کے نام آئے ہیں۔ سب طنزاً تحریر ہوئے
سمجھے جا سکتے ہیں۔

خط نمبر ۱۳۔ میں بھی قطعی اختلاف نہیں کیا
گیا۔ بلکہ حاشیہ پر الفاظ ذیل ہیں "ہم لوگ قطعاً
ایسے خلاف رواج پر کاربند نہ ہونگے" آگے میں
کیا لکھا ہے۔ صدیوں کا اندھیرا دفعتاً دور نہیں
ہوسکتا۔ اور نہ ہی ایسی مستعدی سے ہر ایک
معمولی انسان رواجی بندھنوں کو توڑ سکتا ہے۔
خط نمبر ۱۴ میں بھی برادری حافظ آباد کی طرف
سے لوکل برادری کی پیروی کرنا لازم خیال
کیا گیا ہے۔ پندرھواں خط وزیر آباد کے اروڑے
اور برہمن صاحبان کی طرف سے ہے جس میں
پنڈت گوپی ناتھ کا بھی شکریہ ادا کیا گیا ہے
اس فہرست سے معلوم ہوگا۔ کہ نہ تو کل برادری
کی رائے درج کی گئی ہے۔ اور نہ ہی درج کردہ
خطوط میں سے کل برادری اکالگڈھ کے ساتھ
پورا اتفاق کرتے ہیں۔ یہ بات چھپی ہوئی نہیں
ہے۔ کہ ہر ایک برادری کی نزدیکی برادریوں
میں عموماً اور امیر آدمیوں میں خصوصاً
باہمی شکر رنجی رہتی ہے۔ وہ حسد کی آگ
جو کہ اکال گڈھ کے دو ایک آدمیوں کے دلوں
میں سلگ رہی تھی۔ پنڈت گوپی ناتھ کی تحریک
پر بھڑک اٹھی۔ نتیجہ اسکا ذیل کے رزولیوشن
ہیں۔ جنکی معقولیت پر کہ بعد میں بحث کرنی
ہے۔ کیونکہ گو وہ مخالفت جو اسوقت پیدا
ہوئی۔ نہایت ہی بے بنیاد اور کم تعداد کی
طرف سے ہے۔ اور بمقابلہ اس جوش ہمدردی
کے جو کہ پنجاب کے کھتری برادریوں کے
عالیشان جلسوں میں دکھایا گیا بالکل
گرد ہے۔ تاہم اس خیال سے کہ ہر ایک شخص
کو اپنے لئے رائے قائم کرنے کا موقعہ ملے
میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اس کارروائی
کو نظر انداز کیا جاوے۔

ہاں! رزولیوشن جو کہ اکالگڈھ میں پاس
ہوئے حسب ذیل ہیں۔

(۱) دیوان سنت رام صاحب سے بوجہ اسکے
کہ انہوں نے خلاف دھرم شاستر رواج برادری
کھتریان پنجاب کے اپنی بیوہ کا ازدواج ثانی
کر دیا ہے۔ اس سے تعلق مرہم قطع کیا جاوے
اور صاحبان برادری میں سے کوئی صاحب
دیوان سنت رام کے ساتھ شادی و ماتم کے موقعہ
پر آمد و رفت نہ کریں۔ اور نہ انکے ساتھ خورد و
نوش کریں۔ یا یوں کہ دیوان سنت رام کا
باصلاح پنچایت حقہ پانی بند کیا جاوے
اور جو پروہت برہمن شمی کمین۔ دیوان
سنت رام کے ساتھ برتاؤ رکھنے والا ہو اسکے
ساتھ بھی کوئی تعلق نہ رکھا جاوے۔
پیارے ناظرین! یہ نادر شاہی حکم ان
ہندوؤں کی طرف سے ظاہر کیا جاتا ہے جو کہ

اپنے دیا بھاؤ کا ثبوت دیا کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ یہہ فتوے کس شاستر کے حکم سے دیا گیا ہے؟ اپنی قوم کی بھی اسوقت عجیب حالت ہو رہی ہے۔ رنڈی باز۔ شرابخور۔ مانس اہاری۔ چوری۔ ڈاکہ زنی۔ جعلسازی۔ اور بھبچار کے جرموں میں سزا یافتہ لوگوں کے لئے قوم نے دیا کا فراخ دروازہ کھول رکھا ہے۔ سجوڑے میں ایک برہمن اپنے بیٹے کی عورت کے ساتھ بھبچار کرنے پر بھی ہندی اڈوتا رہے۔ اور برادری میں شامل رہا جاوے۔ جالندھر کا ایک کھتری اپنی بچی کو گھر میں ڈال کر برادری کے جلسوں میں دندناتا پھرے۔ روز حمل گرائے جاویں اور برادری میں بڑی عزت کہلائیں۔ بھائی بھتیجی بہن سے بھبچار کرے حمل گرانے میں لڑکی کی عزیز جان آسکے چچا اور چچی سخت بیرحمی لیں۔ اور پھر برادری کے کھیا اور بڑی بڑی دھرم کی ڈینگ مارنے والی سبھا دہنی پردہان بدی کے یوگیہ سمجھے جاویں۔ لیکن دیوان سنت رام صاحب کھتری جو کہ اپنے پورن دشواش کے مطابق اپنی قوم سے بھبچار کا ناش کرنے کی نیت سے اپنی بال بدھوا پتری کا بواہ سنسکار شاستر ریتی سے کرادے۔ تو وہ صرف برادری سے ہی خارج نہ کیا جاوے۔ بلکہ پروہت نائی جھیور۔ خاکروب۔ وغیرہ کی خدمات سے بھی محروم کیا جاوے۔ آہ! قوم تیرا اور تیرے شاستر بھی عجیب موقعوں پر جاگتا ہے۔

اوپر کے خیالات تو میں نے اس بات کو فرض کر کے ظاہر کئے ہیں۔ کہ جو کچھہ اس بواہ کی بابت برادری اکالگڈہ نے قایم کی ہے۔ اگر وہ صحیح بھی مان لیجاوے۔ پھر بھی برادری کا فتویٰ معقول نہیں ہے۔ کیونکہ اُنکے حق میں کوئی رواج یا حکم دھرم شاستر کا پیش نہیں کیا گیا۔ اور نہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سوال یہہ ہے۔ کہ آیا جو رائے کہ برادری نے قایم کی ہے وہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔ برادری اکال گڈہ کے رزولیوشن نمبر اول کے اول حصے کے پڑھنے سے چار تنقیح پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) آیا دیوان سنت رام صاحب نے اپنی بیوہ دختر کا ازدواج ثانی کیا؟

(۲) کیا ایسا بواہ دھرم شاستر کے برخلاف ہے؟

(۳) کیا ایسا بواہ رواج کے برخلاف ہے؟

(۴) اگر رواج کے برخلاف ہے۔ تو کیا ایسے رواج کی پابندی لازمی ہے؟

سوال اول پر بحث کرنے سے پیشتر یہہ جتلانا ضروری ہے۔ کہ اگر برادری اکالگڈہ کی طرف سے الفاظ ازدواج ثانی نہ لکھے جاتے۔ اور دھرم شاستر پر ہر برادری میں وچار کیا جاتا۔ تو ان پندرہ خطوط کا مضمون شاید بالکل برعکس ہوتا۔ سب سے پہلے یہہ جاننا ضروری ہے۔ کہ جس دیوی کا بواہ ہوا ہے۔ وہ اکشت یونی ارتھات درحقیقت کماری ہی تھی۔ صرف پھیر دینکی تقصیر وار تھی۔ گویا کہ بال بدھوا تھی۔ ایسی بدھوا تھی بدھوا نہیں کہلا سکتی۔ وید کا حکم ہے۔

ब्रह्मचर्येण कन्या३ युवानं निन्दते पतिम॥

یہہ اتھرو وید کے کانڈ ۱۱ کے پرپاٹھک ۲۴ کے ادھیائے ۳ کا اٹھارہواں منتر ہے۔ جسکا مطلب ہے۔ کہ برہمچریہ کر کے جوان عمر میں کنیا جوان پتی کو پراپت ہووے۔ بواہ کے منتروں کے ارتھوں پر وچار کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برہمچریہ پورن کرنے کے بعد ہی بواہ کا ادھکار آدمی اور عورت دونوں کو ہے۔ ہر ایک ہندو جانتا ہے۔ کہ سولہ سنسکاروں میں سے ایک سماورتن سنسکار بھی ہے۔ وہ سنسکار اسوقت ہوا کرتا تھا۔ جبکہ لڑکا یا لڑکی برہمچریہ کو پورن کر کے گرہستھ آشرم میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ اسوقت آچاریہ یعنی گرو سے گرہستھ آشرم میں پرویش کرنے کی اجازت لینی پڑتی تھی۔ اور گرو کا فرض تھا کہ اگر ششیہ گرہستھ آشرم کے یوگیہ نہو تو اجازت نہ دیوے۔ اور سوترکاروں کے مت میں بواہ کی ماتری ہی پرتھم گربھادھان سنسکار کی راتری سمجھی جاتی ہے۔ ہندوؤں کے بواہ کی بنیاد ہی جو کہ آتمک سمبندہ پر مبنی ہے۔ بتلا رہی ہے۔ کہ ستری پُرش برہمچریہ سادہن کر کے ہی بواہ کے یوگیہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جنہوں نے آتمک ودیا لابھہ نہیں کی۔ اور آتمک سمبندہ کے گوروکو

سمجھنے کے یوگیہ ہی نہیں ہیں۔ انہیں آتمک سمبندھ (روحانی رشتہ) پیدا ہونا ہی اسمبھو ہے۔ پس صاف ثابت ہے۔ کہ دیوان سنت رام جی کی پتری کا پہلا بواہ سنسکار کے نام سے نہیں پکارا جاسکتا۔ اور اسلیئے اسکے بواہ کو ازدواج ثانی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اسکا نام بواہ سنسکار ہی رکھنا پڑیگا۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ آیا ایسی بال بدھوا کا ازسرِ نو بواہ سنسکار کرنا دھرم شاستر کے برخلاف ہے۔ ہندوؤں کے دھرم شاستروں کی بنیاد چاروں وید ہیں۔ جنکے احکام کے برخلاف کسی شاستر کا حکم بھی ماننے کے قابل نہیں ہے۔ چنانچہ منو جی مہاراج جو کہ اول دھرم شاستر کے بنانیوالے ہوئے ہیں فرماتے ہیں۔ کہ جو سمرتیاں (دھرم شاستر) وید کے برخلاف ہیں۔ یعنے وید موافق نہیں ہیں۔ وہ سرونشپھل ہیں انکو نہیں ماننا چاہیئے۔ (دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۹۵) برھمچریہ کے بارے میں ویدوں کی تاکید میں پہلے بتلا چکا ہوں اور یہ بھی ثابت کیا جاچکا ہے کہ جو سنسکار ویدوں کے احکام کے برخلاف ہوتا ہے۔ وہ آتمک سمبندھ ستری اور پرش کے درمیان پیدا نہیں کرسکتا۔ لیکن منو سمرتی جو کہ اول دھرم شاستر ہندوؤں کا ہے ایسی حالت میں صاف طور پہ ازسرِ نو

بواہ سنسکار کی اجازت دیتا ہے دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۷۶

सा चेदक्षतयोनिः स्याद गतप्रत्यागतापि वा। पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति॥

اس شلوک کا ترجمہ کلوک بھٹ ہندوؤں کے مستند بھاشیہ کرتا نے اسطور پر کیا ہے۔ "وہ ستری اگر اکشت یونی ہونے پر دوسرے سے بواہ کرنا چاہیئے تو اس دوسرے سے پھر بواہ نامک سنسکار کے یوگیہ ہے" باقی آئندہ

اہنسا پرچار

اسمیں بتلایا گیا ہے۔ کہ ازروئے احکام وید مقدس و ہدایت دھرم شاستر و دلائل عقلی و نقلی وغیرہ نوع انسان کے لیئے گوشتخوری ایک بالکل غیر فطرتی دلولہ اور ناجائز حرکت ہے۔ نیز تردیدان تمام حجتوں اور عقلی دلیلوں کی جو اس حجہ کی تائید میں پیش کیجاتی ہیں۔ کیگئی ہے اور تردیدان کتابوں نو تصنیف شدہ کی جو اس کتاب کا بہت سا حصہ چھپ چکنے کے بعد ملیں۔ یعنے ایک تو مہتہ رادھا کشن جی کا ٹریکٹ موسومہ آریہ سماج اور مانس۔ دوم مقام جیدہ پور کے تین رسالے مانس بھوجن وچار حصہ اول و حصہ سوم۔ مہتہ رادھا کشن جی نے جن باتوں پر ندا مانس بھکشن کی تائید میں دیا

دیا ہے۔ جو انہیں رسالہ میں کسی قدر بیچار اور تیجے جاننے کے مصنف کا بھی لکھا گیا ہے۔ قیمت فی جلد محصولڈاک علاوہ۔ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر لیمیٹڈ سے بقیمت مل سکتا ہے۔

آریہ ورت کا عروج

یہ مسدس پنڈت برجموہن دتاتریہ المتخلص بہ کیفی نے بطرز جدید شاعری شکوہ ہند مصنفہ شاعر بے نظیر حالی کے وزن پر تیار کی ہے۔ واقعی برجموہن صاحب کی محنت قابل داد ہے۔ اس کتاب میں پرچین حالت کے عروج کا حال بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔ یہ نظم آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پہ پڑھی گئی تھی۔ قیمت فی جلد ۲ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

جگت پتا تمہاری مہماں دہنیہ ہے اپنا دان ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے۔ کرپا کو سار پھل پڑتا رہتے ہوئے بھی تم نے اپنی اودار دیا کو سارے برہمانڈ میں لستریت کر رکھا ہے۔ اپنے کرپا کو سار میں جب سمہ گر جاتا ہوں۔ اس سمہ تمہارا گیت گایا کا ہاتھ ہی مجھے جکڑنا چور ہونے سے بچاتا ہے تم نے مجھے انتی کرنے کے لئے بیجد میدان دیا لیکن میں نے اپنی اگیانتا سے ان سب سامانوں کو جو میری انتی کے سادھن تھے الٹا اپنے لئے ہانی کارک بنایا۔ سورگ کے سامان ارد گرد موجود ہوتے ہوئے بھی میں نے اپنا جیون نرک کنڈ بنایا۔ کتنو دھن ہو جگد پیتے! تم نے اپنی کرونا سے اس ادھین من کو بار بار پریا اور اپنی شرن میں کھینچا۔ اے پو جگت جننی تمہیں بار بار نمسکار ہو!

پیارے ناظرین! بعض مہینوں سے آپ نے خود سمجھ لیا ہوگا۔ کہ میں آپ سے بلا تعلق بات چیت نہیں کر سکا اب پھر میں اور آپ آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کر سکتے ہیں۔ کارن یہ تھا کہ جالندھر اور لدھیانہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں سے فارغ ہو کر مجھے بریلی آریہ سماج کے جلسہ پر جانا پڑا۔ گزشتہ گرمی۔ حال میں کام کا بوجھ سفر۔ تبدیلی جگہ ان سب نے ملکر دبا لیا۔ اور میں روگ گرست ہو گیا تھا۔ اب کسی قدر اچھا ہوں۔ اور پرماتما کا دھنباد کرتا ہوں۔

میرے ناظرین سے چھپا ہوا نہیں ہے - کہ آریہ سماج کی نیجا شکتی سیوا کرتے ہوئے مجھے بعض اوقات سماج اور دنیا وی دوستی کو جواب دینا پڑا ہے۔ اور اس لئے کچھ لوگ میرے ذاتی سخت دشمن ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی طرف سے میری تحریریں اور تقریریں پبلک کے روبرو غلط پیرایہ میں ظاہر کیجا رہی ہیں۔ اور یہ سب کام اکثر اوقات ایسی طرز پر کیا جاتا ہے۔ کہ مجھ کو انکی خبر تک نہیں میں اس لئے پبلک سے نویدن کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر میری رائے کسی امر پر دریافت کرنی ضروری ہوا کرے تو مجھ سے خط و کتابت کر لیا کریں کسی کی زبانی بہکاوے میں نہ آیا کریں۔ کیونکہ تہذیب کی بیرونی چمک بھی فرقہ بندی کے مرض میں گرفتار ہو کر پاپ کو پاپ نہیں سمجھتی۔

ہمعصر ٹریبون لاہور لکھتا ہے۔ "پنجاب ایجوکیشنل کانفرنس کے پاس کردہ رزولیوشنوں میں سے ایک میں آریہ سماج جالندھر کے ستری شکشا سمبندھی کام کا ذکر بڑی پرشنسا کے ساتھ کیا گیا ہے۔ کنیا مہاودیالہ کے عہدہ داران اس حصہ کامیابی کے لئے جو کہ انہوں نے انگنت مخالف حالات کے برخلاف پیدا کرتے ہوئے حاصل کی ہے۔ ہر قسم کی تعریف کے مستحق ہیں۔ ہم حال کی رپورٹ سے یہ معلوم کر کے نہایت خوش ہیں۔ کہ یہ سکول سرسبزی کی حالت میں ہے لڑکیوں کی تعداد جو درج رجسٹر ہیں ۱۰۱ ہے سات باقاعدہ جماعتیں ہیں۔ اور انکے علاوہ ایک خاص جماعت ہے۔ کنیا آشرم میں ۱۶ لڑکیاں بود و باش کرتی ہیں۔ ...... اس سے بلا شبہ اس انسٹیٹیوشن کی نیک شہرت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہے کہ پبلک کا ان صاحبوں پر پورا بھروسہ ہے جنکے ہاتھ میں کہ انتظام ہے...... " آریہ سماج جالندھر کے لئے یہ کچھ کم باعث فخر نہیں کہ بھارت ورش کے اعلیٰ سے اعلیٰ دماغوں کے مجموعہ نے انکی کوشش کی داد دی ہے۔ لیکن انہیں اس تعریف پر ہی تسکین نہ کرنا چاہئیے۔ بلکہ تن من دھن سے اس طرح کی کوشش کرنا چاہئیے۔ کہ مہاودیالہ کا مستقل فنڈ جہاں ایک طرف بہت جلد مکمل ہو جاوے وہاں دوسری طرف ساتھ ہی ساتھ طرز تعلیم انتظام اور تربیت میں بھی یہ پاٹھشالا بھارت ورش کو نمونہ بنکر دکھلا دے۔

ستری شکشا کی حالت ابھی تک بری حالت میں ہے۔ جہاں مشن سکولوں کی غرض صرف مذہب عیسوی کا پرچار ہے۔ وہاں سررشتہ تعلیم کو ہندوستانی عورتوں کی ضروریات نہ معلوم ہونیکے باعث گورنمنٹ اور لوکل بورڈ سکولوں سے بھی کچھ بہتری کی امید نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھی نئی کنیا پاٹھشالا دیش میں کھلنے کے لئے تیاری ہوتی ہے۔ اسکے کارکن جالندھر کنیا پاٹھشالا کی منظوری سے سکیم اور پاٹھشالا بدھی مانگتے ہیں۔ کنیا مہاودیالہ سکیم کے حامیوں کے لئے یہ ایک عمدہ موقعہ اپنے دیش کی استری شکشا کی بھلائی کرنے کا اس وقت موجود ہے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ جالندھر کے پورشارتھی کنیا کی سکیم اور ناپیہ بدھی کو مکمل کرنے میں پرشارتھ دکھلائینگے۔ اس کام میں میں بھی پورا حصہ لینے کے لئے طیار ہونگا لیکن ایک آدمی کا یہ کام نہیں۔ اگر ہمت سے کام کیا جاوے تو دیش کی ہر ایک آزاد کنیا پاٹھشالا کنیا مہاودیالہ سوسائٹی کے ساتھ سمبندھ حاصل کرنا اپنا فخر سمجھیگی۔ اور وہ آخر کار زمانہ آویگا جبکہ ہم اپنی استریوں کی تعلیم کے لئے اپنی یونیورسٹی قایم کر سکینگے۔ یہہ خیالات آج قبل از وقت معلوم دیتے ہیں۔ لیکن دس سال اور گزرنے دیجئے پھر

ہنیں کوئی وچار شیل بھی قبل از وقت کہہ کر نہ سکیگا۔

ہمعصر ٹریبون اپنے ۱۱ جنوری کے پرچے میں اپنے سودیشی بھائیوں کے بہوجن دوبارہ کی اصلاح کے بارے میں سستی کی شکایت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "اس (بھوجن دیا) دشہ میں پنجاب کی آئندہ امیدیں بہت کچھہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کے کارکنوں کی کوششوں پر منحصر ہیں اور ہم منتظر رہینگے۔ کہ آیا وے اپنی ذمہ واری کو پورا کرتے ہیں یا نہیں" میں اپنے معزز ہمعصر کی ہمدردی کا جو کہ اسے کنیا مہاودیالہ جالندھر کی تحریک کے ساتھ ہے شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ جتلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک جالندھر آریہ سماج کے ادہکاریوں نے اپنی کوشش سے لڑکیوں کو صرف معمولی بہوجن اور کچھہ چھلی اور اچار وغیرہ بنانے کی شکشا دلائی ہے۔ اس وقت جالندھر آریہ کنیا پاٹھ شالا کی ترقی میں بڑی بھاری رکاوٹ لائق ادھیاپکاؤں کا نہ ملنا ہے اگر ایک بھی منتظم اور اعلی التعلیم یافتہ لیڈی کچھہ قربانی کرکے یہاں کام کرنا قبول کرے تو دو تین سالوں کی محنت میں آٹھ ادھیاپکائیں طیار کرکے نہ صرف اسی پاٹھ شالا کی ضرورتوں کو رفع کرسکتی ہے۔ بلکہ دیگر پاٹھ شالاؤں کو بھی بہت کچھہ لابھ پہونچا سکتی ہے۔ اور پھر بھوجن آدی میں اصلاح کرنا اس پاٹھ شالا کے منتظموں کے لیئے ایک ادنے کام ہو جاوے گا میں کل دیش کے ہمدردوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ اگر کوئی لوگیہ ستری کو جنہنے انٹرنس تک تعلیم پائی ہو۔ اور انتظامی مادہ بھی اچھا رکھتی ہو۔ اس انسٹیٹیوشن کے لیئے طیار کرسکیں۔ تو بڑا بھاری اوپکار استری جاتی کا کر گئے۔ اسکے ساتھہ ہی کنیا آشرم کے لیئے ایک لائق لیڈی سپرنٹنڈنٹ کی بھی ضرورت ہے۔ ان ضرورتوں کو پورا کرنا ہر ایک استری شکشا کے حامی کا فرض ہے۔

دوارکا مٹھ کے شنکراچاریہ کے لودھیانہ پہونچنے کا حال میں گزشتہ پرچے میں درج کر چکا ہوں۔ شنکراچاریہ جی کی بانٹی ہوئی منادی کے جواب میں لودھیانہ آریہ سماج کی طرف سے سنسکرت میں ایک پتر شنکراچاریہ جی مہاراج کی سیوا میں بھیجا گیا۔ اور سات آریہ پنڈتوں کے نام درج کرکے ان سے استدعا کیگئی۔ کہ جس سے چاہیں۔ شاستر ارتھ کرنا قبول فرمادیں۔ لیکن افسوس کہ شنکراچاریہ جی نے تو خاموشی اختیار کی۔ پنڈت چنڈی پرشاد سے تین چار سطریں لکھواکر بہجدیں۔ جسکا خلاصہ یہہ تھا۔ کہ "تم نگرہستھان میں آگئے" جوابًا پھر سنسکرت پتر دوارا انہیں معرفت پنڈت چنڈی پرشاد شاستر ارتھ کیلئے پریرا گیا۔ لیکن پھر کوئی جواب آج تک نہیں ملا۔ ہاں دہرم سبھا کے پریذیڈنٹ کی طرف سے اردو کے چھپے ہوئے اشتہار تقسیم کیئے گئے جنمیں شاستر ارتھ سے صاف پہلوتہی کرنا ثابت ہے۔ دہرم سبھا کے اس نوٹس کا جواب فورًا آریہ سماج کی طرف سے دیا گیا۔ اور چھپوا کر مشتہر کیا گیا۔ جسکے جواب میں پھر ٹالمٹولا ہوا آخری جواب آریہ سماج کی طرف جب چھپوا کر بانٹا گیا۔ تو سری شنکراچاریہ جی کی سواری لاہور کی طرف روانہ ہو گئی۔

شنکراچاریہ جی کی نیمارلی بھی عجیب ہے۔ آپ دہرم سبھا لودھیانہ کے ذریعہ سے فرماتے ہیں کہ جو شخص کل آریہ سماجوں کا سارٹیفکٹ بہ مضمون پیش کرے۔ کہ اگر وہ ہار گیا تو کل آریہ سماج بہہ پرش مورتی پوجک ہو جاوینگے۔ اسکے ہمراہ مہاراج شاستر ارتھ کیلیئے ادوت ہونگے ایک اور عجیب شرط یہہ ہے کہ جس کسی کی ہار ہوگی۔ اسکے دہرم گرنتھ جلائے جاوینگے۔ اس حساب سے تو بچارے اوپنشدوں کے ماتھے پڑیگی کیونکہ دونوں پکش والے وید کو ہی اپنے دہرم گرنتھ سمجھتے ہیں۔ اگرہیں بھی مہاراج بہی لیلا عرصہ ہوا کر چکے ہیں۔ اب دیکھیے لاہور میں کیا سروپ بھرا جاتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ یہہ گوڈیوں کا کھیل ہمارا دیش کب تک کھیلا کرے گا۔ چاندی اور سونے کی عماریوں میں بیٹھنے۔ عصا اور نقیبوں کے ٹھاٹھ سے پیدل چلنا کی میٹنگ کیساتھ سواری نکالنے پر ہی اگر دہرم کا اندازہ منحصر ہے۔ تو پھر ان قوموں کا مشتریہ کیوں نہ مان لیا جاوے۔ جو کہ اس وقت ساری دنیا کو اپنی شان و شوکت سے پامال کیئے رہی ہیں۔ دنیاوی شان و شوکت اور چیز ہے اور سچا دہرم اور اسکی تلاش کچھہ بات ہی اور ہے۔

ریویو

تاریخ دنیا۔ حصہ دوم مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر تاریخ دنیا کا پہلا حصہ مدت سے پبلک کے روبرو ہے۔ اور شائد اسکی چھپائی کی دوبارہ کی زیادہ تک نوبت پہونچ چکی ہے اب مشہور آریہ مسافر نے اسی سلسلہ میں تواریخ کی تحقیقات کا حصہ دوم پبلک کے روبرو پیش کیا ہے

اس میں سوامی شنکراچاریہ اور بھاراجہ
بکرادیتہ کے زمانے کی تحقیقات بڑے مستند
دواں سے کیگئی ہے۔ وکرمی سمت کے تحقیقات
کے دوران میں پنڈت جوالا پرشاد ایم اے کا بڑا
عمدہ مضمون ترجمہ کرکے درج کیا گیا ہے۔
یونانیوں۔ انگلوں اور پورانوں سب کے ہی زمانہ
کی بابت تحقیقات کیگئی ہے۔ چھپائی جیسی کہ
چاہیے نہیں ہے۔ بعض جگہہ سنہ ہی اڑے
ہوئے ہیں۔ جوکہ اصلی مضمون کتاب کا ہے نیز
مضمون کو زیادہ تر دلچسپ اور عام فہم بنانے
کے لیے ایک خاص سلسلہ کیساتھ مضمونوں
کی بندش ہونی چاہئیے تھی جسمیں بہت کچھہ اصلاح
ہوسکتی ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲
رگھوناتھ گپتہ کادھیش (لائبریرین) آریہ سماج
لاہور کے پاس درخواست خریداری جانی چاہئیے۔

—

انھد کی چھنتی بھجن پستک بحروف فارسی
مصنفہ لالہ دیناناتھ سگھڑ سٹیشن ماسٹر بارد
بیچیان قیمت فی جلد ۲ ۔ مختلف دزنوں کے
بھجنوں کا مجموعہ ہے۔ لالہ رام ناتھ تاجر کتب
مطبع آنند پرکاش امرتسر میں طبع ہوئی ہے

آریہ سماجک سالانہ جلسے

مکھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰ جنوری ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

[illegible] سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ و ۲۸ فروری سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

روپڑ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جگراؤں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

—

بھجن

بروزن ۔ غفلت کی نیند سوتے ہو کل آ جگا دیگا۔

کب تک تو دھوم اپنی اے ظالم مچا دیگا
کینہ کی آگ سینہ میں کب تک جلا دیگا

رکھو دھیان ظالمو کہتے ہیں ہم پکار
تمہارا ظلم شیرین تمکو ہی کھا دیگا

بازو کا زور تو اگر ناحق دکھا دیگا
تجھہ کو ہاتھہ غیب کا آخر گرا دیگا

مظلوموں کی اک سرد آہ پتھر کو دیگی پھوڑ
اندھا ہو اسکی طرف سے کب تک دھیان لگا دیگا

اس بے زبان کا جسم کے سجا کے لیے
جیوؤں کو اسے سور کھہ برا کب تک ستا دیگا

گر اوروں کو رلاتا ہے تو بے پرواہی سے
تو یاد رکھہ کہ تمکو بھی کوئی رلا دیگا

اوروں کے منہ سے چھین کے جو کھاتا ہی ظالم
نشچے ہے وہ آرام سے ہرگز نہ کھا دیگا

ہردم ہے آزار ہو سکھہ کی نہ رکھہ امید
بودے جو جو کو کیسے وہ گندم اٹھا دیگا

جو خود ہی اپنے کھیت میں اگنی لگا دیگا
اسکا نہ کھیت سبز ہو ہرگز نہ لہرا دیگا

اور دکھی گریہ زاری کا جو ہوتا ہے جو
آنسو وہ تجھہ ایکدن خون کی بہا دیگا

ہندو یا مسلمان ہو تاریخ دیکھہ کر
اورنگ کی مثال سے عبرت اٹھا دیگا

ظلم و جبر ہے قدرتی قانون کے خلاف
کب تک تو ہاندی کاٹھہ کی ظالم چڑھا دیگا

کرموں کے پھل میں وشواس ہے۔ دھرم کے مول میں وشواس ہے۔ کرموں کے پھل پانیا نیم پر وشواس ہونے سے منش اپنی جوابدہی کو سمجھہ کر اصل کام کرتا ہے۔ طوفان بے تمیزی تھم جاتا ہے۔ کرتوں کی کھچڑی شروع ہوتی ہے۔ لیکن اندھوں کو یہ نیم نظر نہیں آتا۔ کم نظروں کو بہت مدھم دکھائی دیتا ہے۔ بھگت کبیر نے اس نیم کو دیکھا کہ دشٹوں کو اگنی کی صورت میں جلا رہا ہے۔ جبکہ انہوں نے کہا ”کبیرا دونوں مارگ ٹیڑھے۔ اک ہندو اک ترک۔ کھانڈے سواد وہ ہانڈے پکے۔ اسی مار اس بسل کیا دیا وہاں تے بھاگی۔ کہت کبیر سنو بھائی سادھو آگ دوہاں گھر لاگی۔“ یہہ آگ آریہ بھائیو کوئی یہہ ملیتا کی آگ ہے۔ یہہ ہنسا کا شعلہ ہے۔ جو ظالموں کو بھسم کر رہا ہے بابا نانک جی مہاراج نے اس نیم کو دیکھا۔ کہ ملک الموت کی صورت دھرم پور میں دشٹوں کو باندھ کرلے جا رہا ہے۔ جبکہ انہوں نے فرمایا ”جیو ہنسا آدمی بدہا جم پور جائے“ تو آریہ پرشو آپنے معصوم جیوؤں کو پناہ دی ہے۔ ہمت رکھو وہ دن دور نہیں کہ ست کی جے ہو۔ اور آپ لوگ کرت کرت ہوں :۔ راقم سندر سنگھہ از لاہور

آریہ سماج کے پہلے نیم پر وچار

آریہ سماج کے اصول نمبر ا پر غیر مذہب والے لوگوں سے اعتراض کیئے گئے۔ مگر اکثر آریہ بھائیوں نے سوامی جی مہاراج کی اصلی ناگری بھاشا عبارت کے غلط پڑھنے سے معترض لوگوں پر اسکی مطلب کچھہ اور کی اور بیان کر دی۔ مثلاً نوین ویدانتیوں وائل اسلام وغیرہ سے یہہ سوال ہوا تھا۔ کہ جب آریہ سماج کے پہلے اصول میں سب پدارتھوں کا آدی مول پرمیشور ہی لکھا ہے۔ تو تین پدارتھوں کا انادی ماننا آپکے بالکل ورودھ ہے۔ جسکا جواب چند بہدر پرشوں سے کسی اور صورت میں بنے نکالکر دیا گیا۔ مگر آریہ لوگوں نے اصلی لفظوں پر بالکل غور نہ کیا۔ لہذا اصلی عبارت اور معنے کو سب آریہ بھائیوں کی سیوا میں عرض کرتا ہوں۔

عبارت سب ستیہ ودیا اور ستیہ ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں۔ اُن کا آدی مول پرمیشور ہے۔

مطلب سب ست ودیا اور ست ودیا سے جو پد ارتھ یعنے لفظی معنے جانے جاتے ہیں انکا آدی مول پرمیشور ہے۔ ارتھات سب ست ودیاؤں اور آنکے ارتھوں کا پرکاش کرنے والا کیول پرمیشور ہے۔

سنسکرت حروف میں پدارتھ اور پد ارتھ ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے پڑھنے میں غلطی کھا کر مطلب الٹا نکالا گیا۔ کرپا کرکے سب بھلے شے دجن اسپر غور کریں۔

الراقم
شادی رام اُپ منتری آریہ سماج کمالیہ

زمانہ نے کیا کیا دکھائے رنگ
ہزاروں ہی بدلے ہیں دنیا کے ڈھنگ

پریہ پاٹھک گن آپ سب کو ودت ہے۔ کہ یہہ دیش ایک سمے میں اُن رشیوں اور منیوں کا نواس ستھان تھا۔ جو کہ بھولے کو رستہ دکھانا مورکھ کو ودوان بنانا ست دھرم کو پھیلانا اپنا اودیش سمجھتے اور شودر کو بھی اُسکے ست گن دیکھکر برہمن کی پدوی دینے اور اپنا گورو تک بنانے میں عار نہ سمجھتے تھے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اب وہ ہی رشی سنتان ایسی بگڑی اور ایسی اودیا ساگر میں گری ہے۔ کہ اگر کوئی بھائی راستہ بھول جاوے۔ اور کچھہ منزل طے کرکے اپنی غلطی کچھہ معلوم کرکے راہ راست پر چلنا چاہیے تو دوسرے بھائی بجائے اس کے کہ بھولے بھائی کو گھر آتے دیکھہ کر خوش ہوں۔ اُلٹا اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ دیکھئے قریب دو ہفتہ کا گزرا ہے کہ لالہ منشی رام صاحب سب پوسٹ ماسٹر ودالگی دو میوں کو ہمارے سماج میں لائے۔ کہ جو جبراً و قہراً مجبوراً مسلمان ہو گئے تھے۔ اور اب پھر اپنے سچے دھرم میں واپس آنا چاہتے تھے۔ اور اپنے ست دھرم کے کھوئے جانے کا اُن کو دلی پشچاتاپ تھا۔ مگر رشی سنتان کے سلوک کو دیکھہ کر حیران تھے۔ کیونکہ سناتن دھرم سبھا کی معرفت تو اپنی امید حاصل کرنے کی اُن کو پوری نا امیدی تھی سنگھ سبھا نے بھی کچھہ ایسی مخصیں پیش کیں۔ کہ بیچاروں کی مایوسی زیادہ بڑھی۔ آخر آریہ سماج کے در پر آئے۔ یہاں پر اگرچہ ان کو اپنے ست دھرم میں آنے اور اپنے بھائیوں میں مل کر بیٹھنے کی پوری امید دلائی گئی۔ مگر کوسوں آگے دھکیلا گیا۔ کیا معنے کہ ممبران آریہ سماج نے بوجوہات خاص اُنکو کشمیر میں شدہ کرنا نامناسب سمجھا۔ مگر بہت مردانہ پنے سے اُنکو زاد راہ کیواسطے مبلغ عہ روپیہ چندہ کرکے جمع کردیے اور لالہ منشی رام مذکور کے ساتھہ راولپنڈی بھیجا اور منتری آریہ سماج راولپنڈی کو لکھدیا۔ کہ ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کو اپنے میں شامل کرلو۔ مگر ابھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ آریہ سماج راولپنڈی نے کیا کیا ہے۔ ان شدھی طلب آدمیوں کے نام دینانا تھہ اور بیر انگھہ ہیں۔ اے رشی سنتان کیا تجھہ کو یہہ دیکھہ کر لجا نہیں آتی۔ کہ مسلمان و عیسائی تو غیر آدمی کو بھی اپنا بھائی بنانے کے واسطے ہمیشہ آمادہ رہتے ہوں۔ بلکہ بند وبال خرچ کرکے اسکو راحت دیں۔ اور اسکی شمولیت کو اپنی انتی سمجھہ کر خوش ہوں۔ مگر تو اپنے بہولے ہوئے بھائی کو بھی ست راستہ پر آنے میں اسقدر تکلیف پہونچاوے۔

الراقم
ویدک دھرم کا سیوک ناسر گوبند رام
منتری آریہ سماج سری نگر کشمیر

سامگری ہون کی تفصیل

نمستے۔

فہرست سامگری ہون اخبار میں درج ہوتی ہے کیونکہ لوگوں کو اکثر معلوم نہیں ہے۔

بال چھڑ — کپور کچری — ناگر موتھہ — سنگھاڑا
نخ ۲ ا سیر — ۲ سیر — ۲ چھٹانک — ۱ سیر
چھبیلا — چھن تو — کافور — اندر جو
۲ سیر — ۲ سیر — ۱ سیر

زعفران لوبان کوڈیا لونگ
۱ تولہ ۲ سیر ۱ سیر
جائفل کستوری بادام
۱ سیر

میوہ - چھوہری - پستہ - چرونجی
چینی - اگر - الائچی - تیج پتر -
وغیرہ -
سامگری ہون برائے فروخت نسخ آٹھ آنہ
ہمارے پاس موجود ہے -

رقمہ
ہرگوبان پنساری شہر راولپنڈی

سالانہ جلسہ آریہ سماج کرنال

۱۰ - مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن
مارچ کو - آریہ سماج کے ممبروں اور اپدیشکوں
کی مہاتماؤں سے نویدن ہے - کہ اوشیہ
یہاں پر تشریف لاکر رونق بخشیں - اگر دال
جان سے خاص طور پر پرارتھنا ہے کہ
مقدار زیادہ تشریف فرما ہونگے اتنی قدر
ممنون ہوگا - کیونکہ اس شہر میں اگر دال
سماج کو بہت زیادہ تنگ کر رہی ہے
اگر وال صاحبان کثرت سے تشریف فرما
ہوں تو انکی ایک کانفرنس ہو کر یہاں کے
لوگوں کو کچھ سمجھایا جاویگا - یہ بھی نویدن ہے
بالوسے اسٹیشن ہے -

آپ کا داس
کرتارام منتری آریہ سماج کرنال

بھیرہ

انکی سیوا میں تجویز پاس کردہ آریہ سماج بھیرہ
مورخہ ۱۰ - جنوری ۱۸۹۶ء بھیجکر التماس ہے
کہ درج اخبار فرماکر مشکور فرماویں -
پنڈت گوکل چند صاحب نے پیش کیا اور
بخشی دلسیراج صاحب اور لالہ کرپارام صاحب
نے تائید کی - اور اتفاق رائے سے پاس ہوا
کہ آریہ سماج بھیرہ دیوان سنت رام صاحب
کی بال بدھوا کنیا کے پنر لواہ کا بریانت معلوم
کر کے تہ دل سے اپنی خوشی اور ہمدردی کا
اظہار کرتا ہے - ایشور دیوان سنت رام جی کو
اس عالی ہمتی اور دلیرانہ کارروائی کا نیک
ثمر دے -
(۲) ماسٹر ہیرانند جی نے پیش کیا - اور لالہ
آتمارام جی نے تائید کی - اور بالاتفاق رائے
پاس ہوا - کہ رزولیوشن پاس شدہ کی ایک
نقل ایڈیٹر اخبار ستیہ دھرم پرچارک اور
دوسری دیوان سنت رام جی کی خدمت میں
بھیجی جاوے -

آپکا
بھگت رام منتری آریہ سماج بھیرہ

بھجنوں کی اشاعت

ست دھرم پرچارک کے کسی پچھلے اشو میں
لالہ دینا ناتھ جی اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نے
یہ شکایت لکھی ہے - کہ انہوں نے اپنا بھجن
ٹیپک بعض سماجوں میں بھیجا - اور وہاں سے
توجہ مبذول نہیں ہوئی - انکو واضح ہو - کہ
یہ کوئی نئی بات نہیں - سماجوں میں عموماً اور
بے پرواہیوں کے بھجن منڈلیوں کی بد انتظامی کا
ہماری نقص ہے - اول تو بھجن منڈلی باقاعدہ
کہیں کہیں ہوگی - جہاں ہے بھی وہاں کوئی
انتظام خاطر خواہ نہیں - نئے بھجنوں کے پرچار
میں کوئی دھیان ہی نہیں دیتا - وہی پرانی لکیر
پر چلنا اندھا دھند داج پا رہا ہے - یا اگر کچھ توجہ
ہوئی ہے تو بعض چالاک آدمیوں نے یہ شیوہ
ضرور اختیار کر لیا ہے - کہ بھجن چورا چورا کر بغیر
اجازت مصنفوں کے اپنی تجارت کا ذریعہ
بنا لیا ہے - اور اپنی بے ہمتی سے مصنفوں
کی اصل کتابوں کی دقعت کم کر کر اپنا کیسہ پُر
کر رہے ہیں - ورنہ اگر باری باری پرانے
بھجنوں کے ساتھ ساتھ نئے تصنیف شدہ بھجن
بھی پڑھے جاویں - تو لوگوں کو خبر ہو کر
مصنفوں کی لاگت وصول ہونے کی کوئی امید
ہو - میں نے تیسرا حصہ آریہ بھجن چھپوائے ہوئے
تین سال ہو چلے - مگر اس سبب سے میری ابھی
چھپوائی کے دام تا حال وصول نہیں ہوئے ہے
اب حصہ چہارم بھی چھپوا دیا گیا - مگر اسکا بھی
وہی حال ہے - حصہ پنجم چھپنے سے روک لیا
گیا - کیونکہ اسقدر مفت نقلی کی لاگت کہاں سے
آتی جاوے - اگر کارکنان آریہ سماج اس
طرف تھوڑی سی بھی توجہ مبذول فرماویں
تو ان نو تصنیف بھجن پستکوں کی بکری اور
اشاعت کوئی بڑی بات نہیں - یہ اعتراض
ہو سکتا ہے - کہ گانیوالے اور خریدنے والے
کیا کریں - جبکہ ہر کس و ناکس بھجن بنانے پر
مستعد ہو جاتا ہے - سو اسکی بابت یہ جواب
ہے - کہ اگر اس طرف توجہ دیجاوے - تو نکمے
بھجن متروک ہو سکتے ہیں - اور خواہ مخواہ کے
مصنف بننے والوں کو اس سر دردی کرنے
سے خوبی انتظام کے ذریعہ روکا جا سکتا ہے
لیکن جہاں کوئی خیال اور دھیان ہی نہ
دیا جاوے - وہاں کیا ہو سکتا ہے - اگر ایڈیٹر
صاحب ست دھرم پرچارک و دیگر احباب

اس طرف کچھ اپنا قیمتی وقت ارپن کریں۔ تو شاید کوئی بہتری کی صورت نکل آوے۔

راقم

بندہ گنگا رام ورما مصنف آریہ پنج (دہرم حصہ)

آریہ سماج راولپنڈی

یکم دسمبر کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد اوپاسنا لالہ ہردیال سنگھ جی نے کرائی اور ویدانت درشن میں سے کتھا پنڈت سیتا رام جی شاستری نے کی۔

۸۔ دسمبر کے سپتاہک جلسہ میں ہون، دھنیہ گیت پنچات اوپاسنا پنڈت بھگت رام جی نے کی اور ویدانت درشن کی کتھا پنڈت سیتا رام جی شاستری نے کی۔ سماجک سماچار وغیرہ سنائیں۔

۱۵۔ تاریخ کے ہفتہ واری جلسہ میں ہون آدی کے بعد لالہ کنج بہاری لال جی نے اوپاسنا کرائی اور پنڈت سیتا رام جی شاستری نے بدستور سابق ویدانت درشن میں سے کتھا کی۔ پنڈت جی نے یہ سلسلہ بڑے دلچسپ طریقہ سے شروع کیا ہوا ہے بشرط دھیان دینے کے سامعین نہایت ہی مستفید اور آنند ہوتے ہیں۔ پھر لالہ کانشی رام چوپڑہ نے "دہرم کی ضرورت" پر اپنے ویاکھیان کا ایک حصہ بیان کیا۔

آریہ سکول راولپنڈی کا سالانہ امتحان ہو لیا ہے۔ ابکے بھی یہ سکول گزشتہ سالوں کی طرح اس ضلع کے سکولوں میں اول درجہ کا نیک نام رہا۔ استادوں کی محنت پر آفرین۔

۱۶۔ دسمبر کو آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا۔ پردھان۔ لالہ ہردیال سنگھ صاحب اکونٹنٹ انچارج کلارک کمسریٹ آفس۔ اپپردھان۔ لالہ گنگا رام ورما کلارک ورکشاپ۔ منتری۔ لالہ تارا چند صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول۔ اپ منتری بھائی چوہڑ سنگھ صاحب ڈرافٹسمین ملٹری ورکس۔ پستکالیہ ادہیکش بخشی ہاکم چند صاحب ہیڈ کلارک کچہری۔ کوشادہیکش۔ لالہ سکھ رام داس صاحب ہیڈ ماسٹر آریہ اپر پرائمری سکول۔

پرتنیدہی سبھا اسدان انترنگ سبھا

لالہ کنج بہاری لال صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمسریٹ جنرل آفس۔

لالہ خوشی رام صاحب ایضاً۔ پنڈت سیتا رام صاحب شاستری۔

۲۲۔ دسمبر کو چھٹی مڈل کی کلاس آریہ سکول میں کھلنے کا جلسہ کیا گیا۔ اول صبح سب لڑکوں نے صدر بازار میں نگر کیرتن کیا۔ پھر سکول بلڈنگ میں ہون ہوا۔ لڑکوں نے سندھیا کے منتر پڑھے۔ لالہ کانشی رام سکریٹری سکول نے مڈل کلاس کی ضرورت اور سکول موجودہ پر ایک نصیحت سپیچ دی۔ لڑکوں کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور جلسہ قریب ۱۲ بجے دن کے برخاست ہوا۔ اسی شام کو سماج کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد لالہ ہردیال سنگھ جی نے اوپاسنا اور پنڈت سیتا رام جی نے بدستور ویدانت شاستر کی کتھا کی۔

۲۹۔ کے ہفتہ واری جلسہ میں ہون کے بعد اوپاسنا پنڈت بھگت رام جی اور کتھا پنڈت سیتا رام جی نے کی۔

راقم

نامہ نگار از راولپنڈی

امرتسر

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا اجلاس کے پریزیڈنٹ لالہ کرم چند صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر پنجابی ہائی سکول امرتسر ہیں۔ چونکہ عرصہ چار سال سے اس گورو کی نگری میں قائم ہے ہفتہ وار جلسہ ہر بدھ کو آریہ مندر کٹرہ گھنیاں میں ہوا کرتا ہے۔ جہاں کہ بھجنوں وغیرہ کے بعد ایک صاحب بحث کو شروع کرتے ہیں جس کی بابت کہ شہر میں پہلے ہی اشتہار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہر ایک شخص کو بلا لحاظ مذہب و قوم کے ۵ منٹ مضمون کی تائید یا تردید میں کہنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور ان تمام کے بعد ایک آخری سپیچ پردہان کلب یا کسی اور لائق بھائی کی ہو کر بھجنوں آرتی وغیرہ کے بعد کلب برخاست ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ کو مضمون "مغربی تعلیم اور سنسکرت" پر اچھی طرح سے بحث مباحثہ ہوا جس میں علاوہ اور صاحبان کے بابو سندر سنگھ صاحب بی۔ اے۔ لالہ گوپی ناتھ صاحب ثانی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بیرون آریہ سماج امرتسر نے بھی حصہ لیا۔ میری ناقص رائے میں ہر شہر میں جہاں کہ آریہ سماج قائم ہے ضرور ایک ڈیبیٹنگ کلب ہونی چاہیئے کیونکہ یہ نہ صرف طالب علموں کو اخلاقی سبق سکھانے اور سماجک بنانے کا ہی ایک ذریعہ ہے بلکہ اس سے ایک تو آریہ سماج کو مدد ملتی ہے۔ دوسرے ہر ایک شخص مخالف کو سماجک اصولوں و سدھانتوں پر بحث کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور تیسرے وہ طالب علم جو کہ بچپن سے ہی اس میں شامل ہونا شروع کرینگے۔ بڑے ہو کر وہ ضرور بیچار کے آریہ پرش ہونگے۔

ہر چہ بھی عرض کر دینا اچھا ہو گا۔ کہ ہمارے
ہی چند طالب علم بھائیوں نے ایک آریہ منتر
پرچارنی سبھا عرصہ سے اس شہر میں کھولی ہے
جسکا ہفتہ وار جلسہ پنجابی ہائی سکول میں ہوتا ہے
ان بھائیوں نے ٹھانا ہے ایک مقصد یہ ٹھہرایا ہے
کہ ہر اتوار کو اکٹھے ہو کر شہر کے نزدیک نزدیک
گاؤں میں وعظ کرنے کے لیے جایا کریں چنانچہ
اس آئیندہ اتوار کو وہ گاؤں سلطان ونڈ کو
جائینگے۔ اور امید ہے کہ انکے ساتھ ہمارے
سماج کے بھی چند ممبر جائینگے۔ کیونکہ انہوں نے
ہماری سماج سے مدد کی درخواست کی تھی۔

راقم
رنجیداس سکریٹری آرین ڈیبیٹنگ کلب
امرتسر

لوکل

مڈل کے امتحان کے لیے آئے ہوئے ودیارتھیوں
کے لابھ کے لیے ایک جلسہ آریہ سماج جالندھر
شہر کا ۱۰ جنوری کو کیا گیا۔ جسمیں لالہ [illegible] رام
بی اے نے ودیارتھیوں کو بڑی عمدہ نصیحتیں
دیں۔ خاتمہ پر لالہ منشی رام پردھان لوکل آریہ
سماج نے لالہ [illegible] رام کی تائید میں کچھ کہکر
جلسہ سماپت کیا۔ حاضری قریباً ۱۲۵ کے تھی۔
اتوار گزشتہ ۱۳ جنوری کو لالہ منشی رام نے اپدیش
پراتھنا کے بعد ستیارتھ پرکاش کی کتھا کی
جسمیں پراپکار کی ضرورت [illegible] جیون کے
اودیش اور [illegible] ستری کی دیا کھیا کے بعد [illegible]
کی ضرورت جتلائی گئی۔ اسکے بعد [illegible] نے
خبریں سنائیں۔ اور [illegible]

اور مندر فنڈ کی ضرورت کی طرف حاضرین
کی توجہ دلائی گئی۔ سماج مندر میں ایک لاکھ
خشت پختہ ڈلوائی گئی ہے اور نقد چندہ جمع ہونا
شروع ہو گیا ہے۔ لالہ بالکرام جی [illegible] والے نے
مندر کا دروازہ بھی جلد بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے
عنقریب کام تیاری آریہ مندر شروع ہونے والا
ہے۔ جالندھر لودہانہ آریہ پرش جہاں کہیں ہوں
وہاں سے ہی انہیں اپنے شہر کے آریہ مندر
کے لیے نقد دھن بھیجنا چاہیے۔
لوہڑی کے دن [illegible] ہوا ہے لیکن ہوا
اسے اور ایسا ہی ہے۔ بارش کی سخت ضرورت
ہے قحط سالی کے باعث ہندو مسلمان [illegible]

آریہ ساماجک خبریں

آریہ پتر کا لاہور سے معلوم ہوا۔ کہ آریہ سماج
سیالکوٹ بڑی ترقی پر ہے۔ لالہ تاراچند منتری
اور لالہ بھگوانداس اپ منتری بڑے پورشارتھ
سے کام کر رہے ہیں۔
آریہ پتر کا لاہور نے حجم کے علاوہ
اپنے مضامین میں بھی بہت کچھ ترقی کر لی ہے
اور اگر آریہ پرشوں نے اس پتر کی اشاعت
بڑھانے کی کوشش کی تو آریہ پتر اپنی طرح
اپنے مضامین کو زیادہ مفید اور دلچسپ
بنانے میں کامیاب ہو سکیگی۔
امرتسر آریہ سماج نے خاص انتظام
پرچار کا شہر میں کیا ہے۔ پورشارتھی پرشو
آپکو دھن ہو۔

تازہ خبریں اور رائیں

لالہ حاکم رائے صاحب بی اے جنرل
سکرٹری برادری بارہی و پنجاہی گوجرانوالہ
سے خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دفتر
میں ایک رجسٹر قابل ناطہ لڑکوں کا رکھا ہوا ہے
جسمیں کہ قریباً ۳۰۰ سے زیادہ لڑکے بارہی
و پنجاہیوں کے نام درج ہو چکے ہیں۔ جو صاحب
برادری اپنی دختران کے ناطے کرنا چاہیں لالہ
حاکم رائے جی سے خط و کتابت کریں۔ تاکہ جہاں
برادری کو سخت [illegible] دور دور کے صاحب
کے ہمراہ ناطہ ہو کر رشتہ اتحاد کا دائرہ بلحاظ
ملک بھی زیادہ فراخ ہو۔ امید ہے کہ برادری
بارہی و پنجاہیاں لالہ حاکم رائے کی درخواست پہ
غور کرینگے۔
ہوشیارپور سے ایک نیا اردو کا ہفتہ وار
پرچہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء سے نکلنا شروع ہوا ہے
جسکا نام [illegible] ہے ہم اپنے
نئے ہمعصر کو خیر مقدم کہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی
ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ جن [illegible] سے
یہ پرچہ پبلک کے روبرو آیا ہے۔ انہیں پورا کرنے
میں کامیاب ہو۔
پنجاب کے سررشتہ تعلیم کی سالانہ رپورٹ سے
معلوم ہوا۔ کہ سنہ ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ء میں جہاں قابل
تعلیم لڑکوں کی تعداد ۱۴ فیصدی زیر تعلیم تھی
وہاں قابل تعلیم لڑکیوں کی تعداد صرف قریباً ۱½
فیصدی زیر تعلیم تھی۔ تعلیم نسوان کے حامیوں کو
ابھی بڑا وسیع دریا مشکلات کا عبور کرنا باقی ہے
لیجیے وزیرجان بیگم جان دو نامی ناچنے والی
عورتیں لندن میں پہنچ گئی ہیں۔ اور اپنا ناچ بھی دکھلا

مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۶ء مطابق ۱۳ ماگھ سمت ۱۹۵۲ بکرمی ستھر جالندھر روز جمعہ | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۴

यां मेधां देवगणाः पित[...]
[...]पासते तया मामद्य मे[...]
मेधाविनं कुरु स्वाहा॥

[...] پرکاش سوروپ پرماتمن [...] اور [...]
[...] کے سمودھ جس [...] بڑی کو [...]
[...] اپاسنا کیا کرتے ہیں۔ اُس بُدھی سے مجھ کو
[...] ہی شگھر [...] کیجئے۔ [...]
[...] کے دشٹیوں سے چھیرت ہوا۔ کام کرودھ لوبھ
[...] اور اہنکار روپی لہروں کے تھپیڑے [...]
[...] کے [...] بے خیال [...]
[...] پرکاش سوروپ پرمیشور! [...]
[...] اور اس ازدھیرے کو روشنی سے بدل [...]
[...] کے سمے میں مشنیہ کا خیال [...] جیسے
[...] کی صحبت سے علیحدہ ہو کر آن شانت
[...] رشیوں اور گیانیوں کی طرف جھکتا ہے
[...] سنسار کے طوفان کے جھکولوں کی پروا
[...] ہوئے ثابت قدم رہکر کمزور جیووں کے
[...] سمبھہ کا کام دیتے ہیں۔ اور پھر اپنی
[...] سے گھبرا کر منشیہ زبان حال سے اُس [...]
[...] زرہ بکتر کو اُسی وقت دھارن کرنے کی خواہش
[...] کرتا ہے۔ اور یہی قدرتی طریقہ کبھی بھی دخل
[...] پرماتما کی طرف سے گو ہمیشہ ستیہ کی
[...] رہتی ہے۔ تاہم پاپ روپی مَن رو گ سے
[...] جیوآتما اسکو کسی خاص وقت میں ہی محسوس کرتا
[...] پھر اگر اُس وقت چوک جاوے۔ تو پھر کچھ عرصہ کے
[...] نکلنا نہیں رہتا۔ اس لئے اسکو رکھنے ہی خبردار
[...] چاہئیے :- اوم شم۔

ستیہ دھرم پرچارک

کرشنا تردھرم پالن کا غیر معمولی موقع

میں نے گزشتہ ہفتے کا مضمون منوسمرتی کے
[...] ادھیائے کے شلوک نمبر ۱۰۶ پر ختم کیا تھا۔ اُس
شلوک کے ارتھ میرے پوراناک بھائی بھی کسی طرح
بدل نہیں سکتے۔ سِید سنسکار کے شبد صاف ظاہر کر رہے
ہیں۔ کہ ایسی ستری بدھوا نہیں کہی جاسکتی بلکہ
اول سنسکار ناکمل رہنے کی وجہ سے پُنہ یعنی پھر سنسکار
کا ادھکار رکھتی ہے۔ منوادی دھرم شاستر کاروں
کے اس بارے میں بیشمار پرمان مل سکتے ہیں کہ بواہ
سنسکار مکمل طور پر ایک مرتبہ ہی ہونا چاہئیے جب
بواہ سنسکار مکمل ہوکر گربھادھان بھی ہو جاوے
تو پھر بواہ اکھنڈت ہو جاتا ہے۔ لیکن جب کہ
بال آودستھا کے بواہ کے نیم کو توڑ بچوں کا سمبندھ جوڑ کر
گڈیوں کا کھیل کرنا ہی ہندو قوم نے اپنا دستور العمل
ٹھیرا لیا۔ تو پھر کس طرح ایک نیم کو توڑ کر دوسرا
اسکا سمبندھی نیم قائم رکھ سکتے ہیں۔ رشیوں کے
پرمان اس میں بیشمار مل سکتے ہیں۔ کہ نیم توڑ کر
جو کام کیا جاوے۔ وہ کچھ وجود نہیں رکھتا
لیکن جبکہ اکشت یونی کے لئے بواہ سنسکار
کی صاف اجازت منو جی نے دیدی ہے۔ زیادہ
پرمان ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔

منوجی کے اس پرمان کا جب اور کوئی جواب
ہمارے پوراناک بھائیوں سے بن نہیں پڑتا
تو کہدیا کرتے ہیں۔ کہ منوسمرتی کا پرمان تو ست
یگ کے لئے تھا۔ اب کل یگ میں پراسری سمرتی
پرمان ہے۔ اول تو یہ دعویٰ اس لئے غلط
ہے۔ کہ ست یگ میں ویدک نیموں کی پوری
تعمیل ہونے کے ہمارے پوراناک بھائی بھی
قائل ہیں۔ پھر ایسی اکشت یونی کے بواہ سنسکار
کی ہدائیت کی اُس یگ کے لئے کچھ بھی ضرورت
معلوم نہیں ہوتی۔ دوم منوسمرتی کے مصنف نے
کسی جگہ پر بھی یہہ نہیں کہا کہ منوجی مہاراج نے
کیول ست یگ کے لئے دھرم کا اوپدیش کیا ہے
بلکہ دھرم کے لکشن انہوں نے بلا لحاظ زمانہ اور
ملک۔ ملت اور قوم کے کہے ہیں۔ اُنکا دعویٰ ہے
کہ وید لوسار دھرم بتلاتے ہیں۔ اور وید و نکو
بارہویں ادھیائے کے شلوک نمبر ۹۷ میں
چاروں ورن تینوں لوک۔ چاروں آشرم
اور زمانہ ہائے ماضی حال اور مستقبل کے
پرسدہ کرنے والا، مانا ہے۔ یہہ دعوے
پاراسر کا ہے۔ کہ کل یگ کی پرجا کے لئے گھم
کرنے کی نیت سے میں اپنی کتاب منوجی مہاراج
کا آشہ لیکر لکھتا ہوں۔ بس جو کچھ اُس سمرتی
میں منوجی کے قول کے برخلاف ہو۔ وہ ماننے
کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ کسی گرنتھ کے
ٹیکا کار کا یہہ ادھیکار نہیں ہے۔ کہ مول کے
برخلاف ٹیکا کرے۔ اور پاراسر صاف طور پر
مانتا ہے کہ وہ منوسمرتی کا صرف ٹیکا کار ہے
لیکن اگر بحث کے لئے میں اپنے پوراناک
بھائیوں کا یہہ دعویٰ مان بھی لوں کہ کل یگ میں

پاسری سمرتی ہی پرمان ہے تو پھر بھی اُن کا
مطلب سدھ نہیں ہوتا - بلکہ پاراسر کے
قول کے مطابق کشت یونی بدھوا کو بھی
سنتر لواہ کا ادھیکار رہتا ہے - اس سمرتی میں
لکھا ہے -

नष्टेमृते प्रव्रजिते क्लीबे
च पतितेपतौ। पंचस्वाप-
त्सु नारीणां पतिरन्यो वि
धीयते॥

"جب پتی مفقود الخبر ہو جائے - مر جائے
سنیاسی ہو جائے - نامرد ہو جائے - یا دھرم
پتت ہو جائے - تو ان پانچ مصیبتوں میں
ستری دوسرے پتی کو گرہن کر سکتی ہے"
لیکن یہاں پر بھی پوراناک بھائی اتھو پر
جھگڑا کیا کرتے ہیں - وہ اس شلوک کے پہلے
حصہ میں अपतौ شبد کو بجائے पतौ
ہیں - اور کہتے ہیں - کہ اس شلوک کا تعلق
ایسے شخص سے ہے - جو کہ ہنوز پتی نہ ہو لیکن
پتی بننے والا ہو - اور اس لیے وہ کہتے ہیں کہ
اس شلوک میں اس عورت کو دوسرا پتی کرنے
کی آگیا ہے - جس کا پہلا منسوبہ پتی مفقود الخبر
ہو جاوے - مر جاوے - وغیرہ وغیرہ - ایسا ارتھ
کرنے میں کئی صریح قباحتیں ہیں - جن کا کوئی
بھی جواب پوراناک بھائی نہیں دے سکتے - اول تو
ویاکرن کے قاعدے کے مطابق اس جگہ अप
شبد کا پرلوگ کرنا ہی اشدھ ہے - بالفرض اگر
دلیل کے لیے مان بھی لیا جاوے - تو شلوک کا
دوسرا حصہ اس کے بالکل رد ہو جائیگا - یعنی
دوسرا پتی اُسی عورت کا ہو سکتا ہے - جس کا پہلا
پتی ایک مرتبہ ہو چکا ہے - اور अपतौ
اب تک پتی ہوا ہی نہ تھا - پھر کس طرح پر دوسرے
پتی کے گرہن کرنے کی آگیا ہو سکتی ہے - ایسی
آگیا غیر ضروری ہونے سے پاراسر رشی پر بیہودہ
پن کا دوش آویگا - اگرچہ بتحقیقت یہ سمرتی پاراشر
رشی کی لکھی ہوئی مانی جاوے - اور عقل بھی
یہی گواہی دیتی ہے - کہ یہاں پہلے پتی سے ہی
مراد ہے - کیونکہ اگر ایسا نہ مانا جاوے - کہ ان
پانچ صورتوں کے علاوہ کسی صورت میں بھی
نسبت شدہ لڑکی اپنے منسوبہ خاوند سے محفوظ
نہیں رہ سکتی - لیکن ہندو قوم کا ایسا عمل
آج تک دیکھنے میں نہیں آیا - سوائے اس کے
جبکہ ازروئے دھرم شاستر اور وید مقدس ناطہ
کوئی سنسکار نہیں - اور برہم چریہ سیون
اور سماورتن کے برخلاف ہے - تو اسکا قائم
کرنے والا مانیہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ [illegible]
کی آئے میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں - کہ وید برودھ
کوئی بھی سمرتی مانیہ نہیں ہے - پس جہاں تک
ست شاستروں پر وچار کیا جاوے - نتیجہ یہی
نکلتا ہے - کہ دیوان سنت رام جی کی منتری کا
بواہ سنسکار دھرم شاستر کے برودھ نہیں ہے -
لیکن چونکہ آجکل سنسکرت بھاشا کے پرچار
کا ابھاو سوارتھی پنڈتوں کو من مانے پرمان
پیش کرنے کا موقعہ دیتا ہے - اور ہر ایک
من گھڑت سنسکرت کے واکیہ کو دھرم شاستر کا
واکیہ قرار دینے میں دریغ نہیں کیا جاتا - اس لیے
ممکن ہے - کہ ہمارے پوراناک بھائی معمولی
سنسکرت کے واکیہ پیش کر کے سنسکرت سے
شونیہ پبلک کو دھوکہ میں ڈالیں - اس لیے
ہم ویدوں سے کچھ ایک پرمان پیش کرنا ضروری
سمجھتے ہیں - تاکہ اردو دان پبلک کو معلوم
ہو جاوے - کہ جس قدر سنسکرت واکیہ بدھوا [illegible]
کے برخلاف ہیں - وہ سب وید برودھ ہیں

اور منو جی پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں - کہ جو
احکام شِشٹ کرت گرنتھوں کے وید برودھ ہیں اُنکی
پیروی ہر گز نہیں کرنی چاہیئے -

इयंनारी पतिलोकंवृणाना
निपद्यत उपत्वा मर्त्य प्रेतम्
धर्मं पुराणमनुपालयन्ती
तस्मै प्रजां द्रविणं चेहधेहि

(اتھرو وید کانڈ ۱۸ - انوواک ۳ - ورگ ۱ منتر ۱)

" جب بدھوا عورت مرے ہوئے پتی کی لاش کو
چھوڑ کر پتی سکھ کی اچھیا کرتی ہوئی سناتن
دھرم کو پالنا چاہتی ہے - اسکو ہے پرش!
تو دیرج دان دیکر پرجاوتی کر "
وید مقدس میں جہاں برہم چریہ کے سیون
کی پرشنسا کی گئی ہے - اور برہمچاری اور
برہمچارنی پرش اور ستری کا اعلیٰ درجہ قائم
کیا ہے - وہاں اگر ستری پورن ویراگ سے سنیاس
یا برہمچریہ سے نہ رکھتی ہو - تو اُسکے سنتان اتپتی کرم کو
ناتن دھرم کہا ہے - پھر رگوید منڈل ۱۰ سوکت
۱۸ کا منتر ۸ صاف ہے -

उदीर्ष्व नार्यभि जीवलो-
कं गतासु मेतमुपशेष एहि
हस्तग्राभस्य दिधिषोस्त-
वेदं पत्युर्जनित्वमभिसंब
भूथ॥

" ہے بدھوا ناری اس مرے ہوئے پتی کو چھوڑ
کر جیتے ہوئے دوسرے پتی کو پراپت ہو - اُس
پانی گرہن کئیے ہوئے (ہاتھ پکڑنے والے)
دوسرے پتی سے اسکی اور اپنی سنتان کو پیدا
کر کے سکھ یکت ہو "
ہر ایک ہندو جانتا ہے - کہ پانی گرہن کرم بواہ
سنسکار کا ایک خاص جزو ہے - اور اس منتر

ہیں صاف اجازت ہے۔ کہ دوسرے ہی کے
ساتھ پانی گرہن کرم جائز ہے۔ میں نے سندھ
دیش کے باشندوں سے بات چیت کرتے ہوئے
تعجب سنا کہ اس ملک میں اب تک جسوقت بدھوا
کو مرے ہوئے پتی کی چتا سے اوٹھاتے ہیں تو
یہ منتر اسوقت بولا جاتا ہے۔
ایک سے زیادہ پتی گرہن کرنے کی آگیا کے لیے اگر
پرمانوں کا حوالہ باندھا ہو۔ تو رگوید اشٹک ۸
ادھیائے ۳ ورگ ۲۸ اور ۴ منتر ۵ - اتھروید
کانڈ ۱۴ انوواک ۲ منتر ۸ - اور اسی طرح اور بہت سے
وید منتروں کا پرمان دیا جاسکتا ہے۔ لیکن مضمون
پہلے ہی بہت لمبا ہوگیا ہے۔ اس لیے وید کے
انہیں دو پرمانوں پر خاتمہ کرکے اب آگے چلتا
ہوں۔
تیسرا سوال یہ ہے کہ آیا ایسا بواہ رواج کے برخلاف
ہے۔ میں بلا بحث اس بات کو مان لینے کے لیے
تیار ہوں۔ کہ کھتری برادری کی موجودہ رواج کو
گویا ایسا بواہ برخلاف ہے۔ لیکن اس سوال کے
جواب پر ہی موجودہ معاملے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا
جب ثابت یہ ہوتا ہے۔ کہ دھرم شاستر کے رو
سے یہ بواہ سنسکار جائز اور موجودہ رواج کے
رو سے ناجائز ہے۔ تو پھر ایک نیا تنقیح پیدا
ہوتا ہے جس کے نتیجہ پر کل مقدمے کے فیصلے کا
انحصار ہے۔
اور وہ تنقیح یہ ہے جو قایم ہوئے سوالوں میں
سے نمبر چار اور آخری ہے۔ جبکہ دھرم شاستر
اکشت یونی استری کے پنہ سنسکار کی آگیا
دیتے ہیں تو کیا اس شاستر کی آگیا کو کوئی رواج
منسوخ کرسکتا ہے۔ اس سوال پر غور کرنے کے
لیے ضروری ہے کہ ہم سب سے پیشتر لفظ رواج
کی اصلیت کو دریافت کریں۔ اس دریافت
کے پتہ ہمیں انگریزوں کی عملداری کے ابتدائی
زمانے میں جانا پڑتا ہے۔ انگریزوں نے پہلے
باقاعدہ عدالت جو ہندوستان میں اپنے طریقے
پر قایم کی۔ وہ سپریم کورٹ کلکتے کی عدالت
تھی۔ اس عدالت العالیہ کے جج سب کے
سب ولائیت کے قانون پیشہ لوگ تھے جنہیں
تحقیقات کی لیاقت کے لحاظ سے سر ولیم جونس
صاحب نمبر اول تھے۔ یہ انگریزی جج قانون
کی نسبت انگلستان سے ہی کل خیالات اور
اصول لائے تھے۔ اور جسوقت کہ انہوں نے ہندو دھرم
کے دھرم شاستر کا اندولن شروع کیا۔ اُسوقت
بھی اُن قانونی اصولوں کو جنکی گود میں کہ وے
پلے ہوئے تھے بھول نہ سکے۔ چنانچہ
custom رواج کا لفظ جو کہ انہوں
نے رومن قانون والوں سے ورثے میں
پایا تھا۔ اُسکے دامنگیر رہا۔ انگریزی قانون
دانوں کا رومن قانون دانوں کی پیروی
میں ہمیشہ سے خیال رہا ہے۔ اور اب تک
یہی خیال ہے۔ کہ سب سے پہلے ہر ایک قوم میں
چند طرح کے طریق عمل شروع ہوتے ہیں
جبکہ پشتوں تک اس ملک کے آدمیوں کا ایک
خاص طریق عمل ہو جاوے۔ تو اسکو رواج
کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسکے بعد جبکہ حاکم
وقت اس رواج کو قابل پابندی قرار دیتا ہے
تو اسے قانون کی منزلت حاصل ہوتی ہے
اس طریق عمل کو رواج دینے کے لیے ضروری
نہیں ہے۔ کہ کسی خاص اصول پر اسکا مدار ہو
بلکہ بیہودہ سے بیہودہ ایسا رواج بلا لحاظ اسکی خوبی کے
تسلیم ہوتا ہے۔ جسوقت سر ولیم جونس صاحب
نے منوسمرتی کا ترجمہ کیا تو انہوں نے بجائے
پیچھے کے سنسکرت کے ودوانوں سے رائے لیں
اپنے خیالات کے مطابق ارتھ کرنے شروع
کیئے۔ نتیجہ جس عمل کا یہ ہوا۔ کہ رفتہ رفتہ آریوں
کی سنتان صاحب موصوف کی تعبیر کو ہی
پرمانک ماننے لگ گئی۔ custom
رواج کے غیر خیال کو اپنی قوم کا خیال سمجھ لیا۔
قبل اس کے کہ میں منوسمرتی کے شلوکوں کے
ٹھیک ترجمے پیش کرکے رواج کی نسبت جو
غلط فہمی پھیل رہی ہے۔ اُسے دور کرنے کی
کوشش کروں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ
اپنے ناظرین کو جتلا دوں۔ کہ جس طرح تہذیب
کی ترقی اور تنزل کے لحاظ سے بھارت ورش
کا اتہاس دوسرے ملکوں سے نرالا ہے۔ اسی
طرح پر قانون کے اخراج کے بارے میں
بھی اس دیش کا اتہاس دوسرے دیشوں سے
بالکل مختلف ہے۔ جہاں دوسرے سب ملکوں
کی تاریخ بتلا رہی ہے۔ کہ انہوں نے گری ہوئی
وحشی حالت سے ترقی کرتے کرتے شائستگی کے
زمانے میں قدم رکھا۔ وہاں بھارت ورش
کا اتہاس یہ جتلا کر محققوں کی عقل کو حیرت
میں ڈال رہا ہے۔ کہ اس دیش میں وحشت کا کوئی
زمانہ ہی نہ تھا۔ قانون کی نسبت بھی اسی
اصول کو اگر مدنظر رکھا جاوے۔ تو معلوم
ہوگا۔ کہ جہاں اور قوموں میں بیہودہ اور بے
معنی رواجوں سے ترقی ہوتے ہوتے قانون
کی بنیاد ڈالی گئی۔ وہاں بھارت ورش میں
قانون کے اعلیٰ اصول قایم کرکے لوگوں کو
اُسکے مطابق عمل کرنے کی ہدایت پہلے ہوئی
لیکن جہالت کے زمانہ میں پیچھے قانون کو
چھوڑکر لوگوں نے من مانی دیش اور کل
ریتیں گھڑ لیں۔
اسقدر ضروری میدان بحث کے لیے صاف

کر کے میں پھر لفظ رواج کے مخرج کی طرف جاتا ہوں۔ جہاں تک کہ میں نے منوسمرتی کی چھان بین کی مجھے معلوم ہوا۔ کہ جن معنوں میں رواج کا لفظ آج کل اپنی قوم میں مستعمل ہے۔ اسکا اس سمرتی میں کہیں پتہ ہی نہیں ملتا۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ انگریزی عدالتوں نے رواج کا یہ خیال کس طرح پر ہمارے گلے مڑھ دیا۔ اس خیال کی بنیاد سر ولیم جونس صاحب کے ترجمہ منوسمرتی سے شروع ہوئی۔ منوسمرتی کے پہلے ادھیائے کے شلوک ۱۰۸ کا ترجمہ کرتے ہوئے صاحب موصوف نے الفاظ

आचारः परमो धर्मः

کا ترجمہ یوں کیا "قدیم رواج افضل قانون ہے" اور اسکے بعد اسی ادھیائے کے شلوک ۱۱۰ کا ترجمہ جونس صاحب کر کے اسکے ساتھ جو ترجمہ دیا (؟) صاحب اور دیگر اہل ہنود کے دھرم شاستر کی تشریح کرنے والوں نے ایک من مانا اصول ہندوؤں کے لیے قائم کر دیا۔ ترجمہ شلوک ۱۱۰ کا جونس صاحب ذیل کرتے ہیں۔

"پاک عالموں نے خوب جان کر کہ قانون قدیم رواج پر مبنی ہے ہر ایک ریاضت کی بنیاد قدیم اچھے رواجوں پر تسلیم کی" افسوس کہ شلوک نمبر ۱۰۸ کے تین ٹکڑے اور شلوک ۱۰۹ کو بالکل درمیان سے اڑا کر انگریزی قانون دانوں نے ہمارے دھرم کو ہی ایک طرح سے پلٹا دیدیا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں اگر منو کے اصلی خیالات ظاہر کیے جاویں۔ تو ہر ایک انگریزی تعلیم یافتہ بھائی اسے حیرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے میں اپنے ناظرین کے روبرو ان متنازعہ تینوں شلوکوں کا لفظی ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۱۰۸۔

आचारः परमो धर्मः श्रुत्यु-
क्तः स्मार्त एव च।
तस्मादस्मिन्सदा युक्तो नित्यं
स्यादात्मवान् द्विजः॥

"آچار یعنی چلن ہی افضل دھرم ہے۔ آچار کیسا چلن؟ شرتی یعنی وید کے مطابق اور سمرتیوں کے انوسار۔ اس لیے اس آچار سے آتما کا ہت چاہنے والا دوج پرش سدا یکت رہے (یعنی سدا وید اور سمرتی کے مطابق چلن رکھے)"

منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۱۰۹

आचाराद्विच्युतो विप्रो
न वेदफलमश्नुते।
आचारेण तु संयुक्तः संपू-
र्णफल भावेत॥

(یعنی منوسمرتی کے انوسار) چلن سے علیحدہ ہوا وپر (یعنی برہمن) وید کے پھل کو پراپت نہیں ہوتا (وید کت) چلن سے یکت سمپورن پھل کو پراپت ہوتا ہے۔"

منوسمرتی ادھیائے پہلا شلوک ۱۱۰

एवमाचारतो दृष्ट्वा धर्म-
स्य मुनयो गतिम्।
सर्वस्य तपसो मूलमाचारं
जगृहुः परम्॥

"اس پرکار دھرم پراپتی یعنی آچار (چلن) کو پران کر منیوں (وید جاننے والے عالموں) نے سب تپوں کا پرم مول آچار کو گرہن کیا ہے" میرے ناظرین اس لفظی ترجمے سے سر ولیم جونس صاحب کے ترجمہ کا مقابلہ کر کے ایک ہی نظر میں یہ دریافت کر لینگے۔ کہ سر ولیم جونس نے قدیم کا لفظ رواج کے ساتھ اپنی طرف سے ملایا ہے اور آچار کا ترجمہ رواج کرنے میں انکی ابتدائی تعلیم نے انہیں دھوکا دیا ہے۔ کہاں معمولی آدمیوں کے ایک سماج کا دستور العمل اور کہاں وید انوسار چلن! ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ دھرم کے معنی قانون کرنے میں بھی جونس صاحب نے بڑی بھاری غلطی کھائی ہے۔ لیکن انکی بیچاروں کا بھی کیا قصور ہے۔ انگریزی بولی میں لفظ دھرم کے معنی ظاہر کرنے کے لیے کوئی لفظ ہی نہیں ہے۔ دھرم کہتے ہیں اس عمل کو جو کہ دھارن کرنے کے لائق ہو۔ اور یہ خیال قدرتی ہے لیکن لفظ قانون کے معنی انگریزی اصحاب قانون نے مختلف طور پر بیان کیے ہیں۔ منوجی مہاراج نے ان شلوکوں میں دوجوں یعنی برہمن کشتری اور ویشیہ دران والوں کے لیے مخصوص تاکید کی ہے۔ کہ جب تک وید کے احکام عمل میں نہیں کیا جاتا۔ تب تک ویدوں کا پڑھنا پھلدایک نہیں ہوتا۔

رواج کی تحقیقات کرتے ہوئے اسکی اصلیت کو بیان کرنا اور انگریزی قانون کی بدولت ہندوؤں کے دستور العمل میں خطرناک تبدیلی کو جتلا کر اسکے افسوسناک آئندہ نتیجوں سے آگاہ کرنا بڑا دلچسپ کام تھا لیکن مجھے اس غیر ضروری بحث کی اس جگہ ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس ضروری سوال پر میں اپنی تصنیف کردہ کتاب سنسکار درپن میں جو کہ زیر طبع ہے بخوبی بحث کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ہاں میں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ رواج کا لفظ ہمارے ست شاستروں سے ناآشنا ہے۔ اور اس لیے رواج دوج ورنوں یعنے برہمن۔ کشتری اور ویشیہ کے لیے کوئی پرمان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وید پر ودھ ہونے کی وجہ پر خواہ کیسا ہی پورانا رواج کیوں نہ ہو۔ منسوخ کرنے کے قابل ہے چنانچہ

سوبھرنی کے دوسرے ادھیائے کے شلوک نمبر ۲ میں وید کو دھرم کا مول لکھا ہے۔ اسی ادھیائے کے بارہویں شلوک میں منوجی مہاراج نے وید سمرتی۔ مہاتما پرشوں کے آچار (طریق عمل) اور اپنے آتما کی تسلی کو دھرم کے چار لکشن بیان کرکے شلوک نمبر ۱۳ میں فرمایا ہے "جو لوگ لوبھ اور وشے بھوگ میں پھنسے ہوئے نہیں ہوتے۔ انہیں کو دھرم کا گیان ہوتا ہے اور جو دھرم کے جاننے کی اچھیا کرے۔ اس کے لئے وید ہی پرم پرمان ہے۔"

پیارے ہندو بھائیو! تمہارے نا لئے ہوئے پرم پرمان سے ہم نے ثابت کرکے دکھا دیا ہے کہ یہ ظالم رواج۔ جو کہ لاکھوں بے زبانوں کا آئے دن خون کرتا ہے۔ جو کہ ہزاروں بھولی بھالی کے سینوں پر بےدردی سے چھری چلاتا ہے۔ جو کہ ہزاروں معصوم تمہاری بہنوں۔ تمہاری پتریوں کی ہلاکت کی بیشمار دلوں کو بدمعاشوں اور شہوت پرستوں کی خواہشات حیوانی کا غلام بناتا ہے یہ بیہودہ رواج تمہاری دوستی کا مستحق نہیں ہے۔ میں تمہیں ایک چشم دید نظارہ دکھلاتا ہوں۔ جالندھر کے ایک معزز کھتری بھائی نے اپنے دس سالہ بیٹے کا بیاہ باجے گاجے کے ساتھ کیا۔ آٹھ سالہ بہو کو بڑی خوشی سے لایا۔ لڑکی بھی دیوی روپ تھی۔ ابھی ماں نے پانی وار کر اپنے لڑکے کو دہلیز کے اندر ہی داخل کیا تھا کہ لڑکا بیمار ہو گیا اور ابھی لڑکی سسرال میں ہی تھی۔ کہ اس بچے کا جیو آتما جو کہ کل نوشہ بنا ہوا تھا۔ دیہہ سے نکل گیا۔ شادی غمی سے تبدیل ہو گئی۔ گھر میں سخت کہرام مچ گیا۔ عورتیں اور مرد ماتم کو جمع ہو گئے۔ ساس نے چیخ مار کر کہا "ہائے بچی! تو رانڈ بیٹھ گئی"۔ بچی دیوی کیا جانے کہ رانڈ ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ بے اختیار ہنس پڑی

لیکن وقت آیا کہ اسکی سرخ ہاتھی دانت کی چوڑیاں توڑنے کی تیاری ہوئی۔ دیوی کا ہاتھ پکڑا گیا۔ آٹھ سالہ معصوم بچی جو رانڈ کے لفظ پر بے خبری کے باعث ہنس پڑی تھی۔ جو موت کی بھیانک شکل سے ناواقف تھی۔ اپنی پیاری چوڑیوں کو ٹوٹتا ہوا دیکھ کر برداشت نہ کر سکی۔ بے اختیار چلا اٹھی "ہائے میری چوڑیاں نہ توڑو۔ توڑنے نہ دونگی"۔ بدبخت دیوی! اسپر کل حاضرین پتھر سے پتھر دل والے بھی گھبرا اٹھے۔ مسٹر بے اختیار بول اٹھا "اس بچی نے کیا گناہ کیا ہے۔ صرف چار پھیروں کی قصوروار ہے۔ ہائے ظالم راج اجازت نہیں دیتا۔ ورنہ آریہ سماج والے سچ کہتے ہیں۔ کہ ایسی بچی بال بدھوا کا بیاہ ضرور ہونا چاہئیے"۔

کشتری بنس کے سپوتو! کشاتر دھرم کے محافظو! برہمن کا کام ایگیہ ختم ہوا۔ ستیہ اور استیہ کا نرنے کرکے ستیہ کا تم پر پرکاش کرنا برہمن کا کام تھا۔ آج کل کے نرکشتر بچارے برہمن نہیں۔ بلکہ سوبھرشی کی روح تمہیں آج خبردار کرنے کے لئے جاگ اٹھی ہے۔ سناتن سے سناتن رشیوں کے گرو پرم پتا کا دیدر دینا تمہیں جگانے کے لئے آن پہونچا ہے۔ اٹھو کشاتر دھرم کی رکشا کرو! تمہاری بال بدھوا پتریوں کی دردناک آواز اسوقت انترکش تک کو ہلا رہی ہے۔ آہ! ارجن اور بھیم۔ رام اور کرشن کی سنتان تم کس گہری نیند میں گھوڑے بیچ کر سو رہے ہو۔ تم مجھ سے پوچھو گے "کیا ایسا آگے بھی کبھی ہوا ہے"۔ سنو! علاؤالدین نے دیوی پدمنی کے دیو روپ کا شہرہ سنا۔ شہوت پرستی نے اسے

اپنے حرم میں ڈالنے کے لئے استدعا کی۔ کشتری کے شیر و پدمنی نے بہادرانہ جواب دیا۔ ترک کی بیشمار فوج نے چتوڑ گڑھ کا محاصرہ کیا۔ کشتری ایک ایک کرکے بہادرانہ کٹ گئے اور اپنی لاشوں پر سے ترک کو راستہ دیا۔

پدمنی معہ بہادر راجپوتانیوں کے اگنی میں پناہ گزین ہوئی۔ ایک مدت۔ یعنی ۱۳۵۵ء میں رانا ہمیر میوار کے تخت پر بیٹھا۔ چتوڑ کے قلعہ پر ایک نمک حرام راجپوت دہلی کے ترک کی طرف سے قابض تھا۔ اسنے رانا ہمیر کو اپنی بیٹی کے بیاہ کا پیغام بھیجا۔ چتوڑ گڑھ کے فتح کرنے کی امنگ میں بہادر ہمیر نے کسی قسم کے خطرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چتوڑ کی راہ لی۔ آگے جا کر دیکھا تو سنسان کا سماں۔ نہ بیاہ کی تیاریاں نہ شادیوں کی آواز اور نہ توان کی جھلک لیکن راجپوت کے لئے قدم پیچھے ہٹانا قسم تھی۔ ہمیر آگے بڑھا۔ راؤ مالدیو رانا کے قدیم دیوان خانے میں آ ملا۔ دلہن بلائی گئی۔ اور مالدیو نے بلا کسی بیاہ سنسکار کی رسم کے اسکی گانٹھ رانا ہمیر کے ساتھ جوڑ دی۔ اور اس جوڑے کو اکیلا چھوڑ دیا۔ اسوقت ستم رسیدہ دیوی نے آنسوؤں کی دھارا بہاتے ہوئے کہا "راجن! میں بال بدھوا ہوں۔ میرا پتی بھٹی قوم کا ایک سردار تھا جس وقت وہ لڑائی میں مارا گیا۔ اسوقت تک میں اسکی صورت سے بھی واقف نہ تھی مجھے یاد بھی نہیں کہ بیاہ کب ہوا۔ اب تمہاری شرن آئی ہوں"۔ پہلے تو رانا گھبرایا لیکن کشاتر دھرم کا خیال آیا۔ دین کی رکشا اپنا دھرم سمجھا۔ بہادر ہمیر بولا۔ "دیوی! تیرے باپ نے تو میری سخت توہین کرنے کا ارادہ کیا

تھا لیکن دین کی کھشا کشتری کا دہرم ہے آج سے تو میری رانی ہے "

کون نہیں جانتا کہ مرتے دم تک یہ بال برہما رانا ہمیر کی رانی رہی - اور اسی کے بطن سے کہیتسی (کہیت سنگھ) پیدا ہوا - جو کہ رانا ہمیر کے بعد میوار کی گدی پر بیٹھا -

پنجاب کے کشتری بھائیو! اس سے بڑھکر کشتر دہرم کے پالن کرنے کا اور کونسا موقعہ تمہیں ملیگا - ایک طرف سندیہی واج اور دوسری طرف تمہاری نردوش پتریاں ہیں - ایک طرف سوارتھی براہمن اور دوسری طرف وید اور شاستر ہیں - ایک طرف برادری کا بکرال بھوت - اور دوسری طرف بھارت کی دیویونکی دین پکار ہے کیا کشتری کے لیے ایسے قعہ پر لیس و پیش کی جگہ ہے اسا در ہمیر نے کس برادری کی پرواہ کی اور اپنے دہرم کو بچا لیا - کیا اس کچھ سمان سے بڑھکر تمہاری برادری تمہیں تکلیف دے سکتی ہے جو کہ تم میں سے ہزاروں کے گھر جل رہے ہیں - اور آج پنجاب کی ہندو برادریوں کے چودھری لوگ کیا ہیں دیوان سنت رام کے برخلاف رزولیوشن پاس کرتے ہوئے اپنی بال برہما بہنوں اور پتریوں کا خیال نہ آویگا - تمہارے بزرگ کہہ گئے ہیں کہ ایک برہما کی آہ ایک علاقہ کو جلا دینے کے لیے کافی ہے - پھر یہ جو ۳۰ لاکھ بال برہماؤں کی آہیں نت بھارت ورش میں اٹھکر انکی طاقت پکڑتی ہوئی اگنی کش میں کہرام مچا رہی ہیں - کیا یہ بڑا زبردست شعلہ بنکر تمہارے بیوہار اور پرمارتھ کو سمسان نہ بنا دیگی -

یوروپین محقق کہتے ہیں کہ ہمالہ کی چوٹیوں سے اترکر ویدک دیوتا پہلے بھادر پانچال دیش میں ہی گونجا تھا - اسی پانچال دیش میں اب بہادر سنت رام نے ویدک دہرم کا پالن کرتے ہوئے دین بال برہماؤں کی بیڑیوں کو کاٹ دیا - اس ویدک یگیہ میں سب ستّ ڈالو -

میری دکھیاری بال برہما بہنو - تمہارا دردناک سندیسا ہمیں نے بھارت سنتان تک پہنچا دیا - کاش کوئی مجھ سے زیادہ تر فصیح وکیل تمہیں ملتا - لیکن تم دلیں ست کرو - دیوی تمہاری صدیوں کی پکار پرماتما نے سن لی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے - جبکہ پرماتما کی مہان شکتی سے پریرے ہوئے تمہارے پتا اور تمہارے بھائی تمہیں اس ہمیا کرکے کھہ سے چھڑانے کی کوشش میں کامیاب ہونگے -

اوم شم

یہ لو
پرمیشو نے تمہاری سن لی

جس کانگڑہ کی تحریر پر کہیں نے اوپر کے مضمون میں وچار کیا ہے - اسکی جلد تجہیز ہندو دہرم سبھا کے معرفت ہی پہونچی تھی چنانچہ لالہ لبھنت رائے صاحب کو علی سکرٹری ہندو دہرم سبھا نے اس رسالہ کی بہت سی جلدیں شہر کے معززین کے نام تقسیم کرائیں ہیں پر خاتمہ نہیں ہوا - ایکہ لالہ صاحب موصوف نے ایک نوٹس خاص خاص باشندگان کے نام جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ۱۰ - جنوری سنہ ۱۹۱۲ کو بوقت ایک بجے دن کے جلسہ برادری ہندوان جالندھر ہوگا جسمیں برادری کی اتفاق رائے سے دیوان سنت رام کی حرکت پر ناراضگی ظاہر کیجاویگی - اس نوٹس میں حتی الوسع یہ کوشش تھی کہ صرف دہرم سبھا کے پرستان اور سکتری کے لحاظ میں آنیوالے اصحاب کے نام ہوں - دن تو مناسب سوچا تھا لبھنت کا دن آریہ سماج والے چار بجے تک کہیں باہر بسنت مناتے ہونگے تعلیم یافتہ لوگ عموماً دو دلوں کی تعطیل کی وجہ اپنے اپنے خاص کام مقرر کرچکے ہونگے - میدان خالی ہوگا جو کچھ جی میں آویگا پاس کرینگے - ۱۰ - جنوری کی صبح سے آٹھ حجام برابر نوٹس پر دستخط کراتے پھرے - یہاں تک کہ شام سے پھر دوبارہ اطلاع دیتے پھرے - اور لوگوں کو بڑی محنت سے آمادہ کرنے کی کوشش کیگئی - رائے سالگ رام صاحب کو اطلاع دینے کی غرض سے حجام نے وہ نوٹس مجھے اور لالہ دیوراج جی کو بھی دکھلایا - تب معلوم ہوا - کہ کیا تیاریاں ہو رہی ہیں - میرے ناظرین اب نتیجے کے بڑے شوق سے منتظر ہونگے لیجیے سنئے میں قریباً ۱ بجے پنڈت جونڈلال کی کوٹھی پر پہونچا - جہاں کہ جلسہ کا ہونا لالہ لبھنت رائے نے قرار دیا تھا - کمرے کے اندر قریباً پندرہ بیس اصحاب تشریف رکھتے تھے - لیکن نوٹس دینے والے صاحب اب تک تشریف نہیں لائے تھے - پردہان ہندو دہرم سبھا لالہ ہرسہائے صاحب بھی غیر حاضر تھے - پنڈت جونڈلال جی سے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے تو پنڈت صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے مکان مانگا گیا ہے مجھے جلسہ کے اغراض کے ساتھ کوئی خاص ہمدردی نہیں ہے - ہم سب اندر جا بیٹھے اور لوگ آنے شروع ہوئے - دو بجے دن تک قریباً ۱۵۰ کی حاضری ہوگئی - تب لوگ حاضرین بے صبری ظاہر کرنے لگے اور کارروائی شروع ہونے کے لیے زور دینے لگے - لالہ لبھنت رائے

(۳) لالہ بسنت رام صاحب کوہلی سکرٹری دہرم سبھا (۴) چودہری رلا رام صاحب چڈہ (۵) رائے ساگر مل صاحب چودہری ہندو یاڑہ اگزیکٹو انجینیر پنشنر (۶) لالہ ڈوگر مل صاحب ہندو وکیل (۷) لالہ گنگا رام صاحب سوندہی (۸) لالہ ہرنام داس صاحب سوندہی (۹) لالہ رام سہگل صاحب سوندہی - (۹) لالہ دیوراج صاحب سوندہی جنرل سکرٹری برادری پونجابی کھتریان ودابہ لسبت جالندہر - (۱۰) لالہ گوجرمل انسپکٹر پنشنر سہگل (۱۱) رائے زادہ بھگت رام سوندہی بہیر شہر - (۱۲) رائے بہادر منشی گنہیا لال صاحب وید (موہیال) اسب رجسٹرار سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۱۳) بابو امیر چند صاحب سیوتی آنریری مجسٹریٹ - (۱۴) منشی رام تن صاحب سہگل گورنمنٹ پنشنر (۱۵) لالہ دیویدیال سہگل (۱۶) لالہ نونہال سہگل - (۱۷) لالہ گنہیا لال سیوتی (۱۸) پنڈت رام ناتھ چوہان برہمن - (۱۹) پنڈت جوند لال پاندہا سابق ہیڈ کلرک کمشنر (۲۰) لالہ گنیش داس سبھروال - (۲۱) لالہ بھولا رام بی اے سبھروال (۲۲) لالہ کرم چند بی اے ہندو (۲۳) لالہ گوجرمل زر نسیس چوپڑا (۲۴) لالہ نرنجن داس سوری (۲۵) لالہ ٹلا رام سوری (۲۶) لالہ فتح چند سیوتی - (۲۷) لالہ موہنی مل بہل (۲۸) لالہ رام کرشن وکیل چوپڑا (۲۹) لالہ منشی رام وکیل بج - (۳۰) لالہ گنیش داس بہاری (۳۱) لالہ بستی رام باہی - (۳۲) لالہ سنت رام چیرمین ہیڈ ماسٹر نارمل سکول جالندہر - (۳۳) لالہ سالگ رام آنند - (۳۴) لالہ تلسی رام تھاپر (۳۵) لالہ لکھی رام تھاپر (۳۶) لالہ گوجرمل تھاپر - (۳۷) لالہ جانن مل تھاپر (۳۸) لالہ لاجپت رائے بتا (۳۹) لالہ لاجپت رائے بابانہ

(۴۰) لالہ گوجرمل سیٹھی - (۴۱) لالہ دلباغ رائے کھنہ (۴۲) لالہ ایشور داس خلف رائے امیر چند صاحب اروڑا - (۴۳) لالہ حکومت رائے سود - (۴۴) لالہ ماتھورا رام کپور (۴۵) لالہ بسنت رائے خلف لالہ سکھدیال داس کپور (۴۶) لالہ روڑا مل آنند کھتری - (۴۷) لالہ ہرنام داس سوندہی (۴۸) لالہ بوٹا چند بانیہ سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل کورٹ - (۴۹) لالہ دہیر مل کھنہ خزانچی - (۵۰) لالہ پھول چند سنار - (۵۱) پنڈت کیدار کرشن خلف پنڈت دیوی چند وکیل برہمن بہنوریہ (۵۲) پنڈت ڈوگر مل بہنوریہ برہمن (۵۳) لالہ مدن گوپال سہجر کھتری وکیل - (۵۴) لالہ دولت رام ہانڈا (۵۵) ماسٹر لچھمن داس نارمل سکول - (۵۶) ماسٹر لچھمن داس بی اے (۵۷) منشی بھولا ناتھ - وغیرہ وغیرہ

ہاں ہندو بہنو! تمہاری ہی دکھ بھری درد ناک آواز نے پتھر دل بھی موم کر دیئے - پھر کب ممکن تھا کہ جالندہر نگر میں تمہارے برخلاف منصوبہ باندہ کر دلش اور دہرم کے دشمن کامیاب ہو سکتے - کب ممکن تھا کہ اس ودابہ میں جہاں کہ تمہاری کنواری بہنوں کی زنجیریں کاٹنے والا بہادر لساکھی رام کام کر گیا ہے - تمہاری بندہی ہوئی آشاؤں کو توڑا جاتا - میں جالندہر کی ہندو برادری کو مبارکباد دیتا ہوں بیکسوں کی دستگیری کے لیئے انہیں پھر مبارکباد دیتا ہوں - ویدک دہرم کی رکشا کے لیئے انہیں مبارکباد دیتا ہوں - اوم شانتی شانتی شانتی

ہون کنڈ

مطبع میں فروخت کے لیئے موجود ہیں - کلاں ۸/ خورد ۴/ علاوہ محصول ڈاک - المشتہر منیجر مطبع ہذا

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

ملتان میں کیچڑ پالیسی

ہم اسوقت حال کو ایک خارج شدہ ممبر آریہ سماج ملتان شہر کا نوٹس - جسکا مضمون کہ حسب ذیل تھا میری نظر سے گزرا -

" نوٹس "

حسب استدعا تین کس ممبران سبھاسدان آریہ سماج ملتان شہر و نیز حسب منشائے لالہ کانشی رام پردہان صاحب آریہ سماج ملتان شہر نوٹس دیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۸۹۶ء کو بوقت ۵ بجے شام کے بر مکان بھائی دیویداس جو متصل مکان لالہ کانشی رام صاحب وکیل ہے - ایک عام جلسہ ممبران آریہ سماج ملتان شہر منعقد ہوگا - جسمیں چند ممبران انترنگ سبھا کی علیحدگی اور انکے بجائے انتخاب کی تجویز پیش ہوگی - التماس ہے - کہ جملہ ممبران آریہ سماج ملتان شہر وقت معینہ پر تشریف لاویں -

المشتہر

دیویدیال اپ منتری آریہ سماج ملتان شہر ۱۲ جنوری ۱۸۹۶ء

دیکھ کر عجب حیرانی ہوئی - کہ یہ کس قسم کا نوٹس ہے - جسمیں تجویز ایسی رکھی گئی ہے جو سماج کے اپ نیم کے ورودھ ہے - اور نیز

...قاب تھا۔ شاید اتھارٹی ممبری کی سیاست
...گیا۔ کیونکہ ابر گھر رہے تھے۔ اور ابر برابر باندھے ہی
...ہو رہی تھی۔ خیر اُدھر بہ سبب مطلب میں
...وں کی کارروائی کو بہمراہ لالہ آتما رام صاحب
...آریہ سماج ملتان شہر دیکھنے کے واسطے
...کہ یہ دن اتوار کا تھا۔ اور سماج مندر
...ذریعہ مفت دار معمولی کارروائی ہو رہی
...آریہ سماج سے ادھ جانے کو دل نہیں
...۔ غرض دیکھنے کارروائی کا ازحد تھا۔
...دیکھتے کیا ہیں۔ کہ تقریباً ۲۰ آدمیوں کا
...مجمع ہے جنہیں سے صرف تین آریہ سبھاسد
...انہیں سے ایک لالہ جیتن آنند صاحب
...شی تھا۔ اور باقی ۲ دو انہیں سے ایک
...تھا) اسکول سے تعلق رکھنے کے سبب سے
...اس ڈر سے کہ اگر وہ لالہ کانشی رام اور
...جیتن آنند میونسپل کمشنروں کے ساتھ انکے
...میں شریک ہوتے تو انکی زندگی کی آئندہ
...منقطع ہو جاویگی شامل تھے۔ باقی
...اشخاص ایسے تھے۔ جو بطور تماشہ بینی
...دوستوں کو خوش کرنے کے واسطے گئے ہوے
...گران ... اشخاص میں سے ایک بھی
...سماج کا ممبر یا سبھاسد نہیں تھا۔ پہلے
...کانشی رام برخواست شدہ پردھان نے
...اطلاع کہ انکو پیشتر ہو چکی تھی۔ کچھ تقریر
...خلاف ... تھا۔ کہ ... ایک دوسرے سے
...سماج سے ... ہو گئے ہیں۔ یہاں ...
...پہنچ گئی ... کہ کالج کے فائدے
...کیونکہ یہ لوگ وہاں کے انتظام پر
...ہیں) دوسری سماج کھولی جاوے
...اصل سماج والے بے ترتیبی
...کر رہے ہیں (یعنی برخاست شدہ

پردھان مرضی کی کارروائی نہیں مانتے تھے)۔ اس
موقع پر اشتہار تقریر میں حاضرین میں سے
ایک نے کہا۔ کہ لالہ کانشی رام کا کہنا غلط ہے
کیونکہ نہ ہو کہ آپکو موروثی پدوی عہدہ پردھان
سے بسبب ورودھ نیم آپ نیم کارروائی کے
علیحدہ کیا گیا۔ لیکن آپنے فرمایا کہ جو شخص
ممبر ہونے چاہئے وہ ہوئے ہیں جیسے پہچان
ہوگا۔ چند ایک برائے نام ممبر ہوئے جنکے
نام نامی یہ ہیں۔ لالہ موتی رام صاحب مختار
لالہ پربھدیال صاحب۔ ماسٹر بیلی رام صاحب
لالہ گنپت رام۔ لالہ نند داس صاحب۔ اور ایک
دو بھی جنکے نام مجھے یاد نہیں رہا ہے۔ جب یہ
ہو چکا کہ لالہ جیتن آنند صاحب نے یہ تجویز
پیش کی کہ اول ان تین صاحبان (۱ سے ۳)
کو انترنگ سبھا کا ممبر مقرر کیا جاوے۔ تائید
اسکی امرت رام نے کی۔ جو سماج کی ممبری سے
استعفا دے چکا تھا۔ معلوم نہیں کہ تین کس کس
اپ نیم کے مطابق ممبر انترنگ سبھا ہو گئے۔ آپکے
ناظرین حیران ہونگے۔ کہ یہ کیا معاملہ ہوا کہ جو
شخص پہلے سماج میں رُتن تک نہیں ... تھا
وہ سماج کے ممبر تھے آن کی آن میں انترنگ سبھا
جو اسوقت عدم وجود تھی۔ کیسے ہو گئی۔ ساتھ
یہ بھی امر قابل غور ہے۔ کہ لالہ جیتن آنند ایک
ماہ سے سماج کے عہدہ اپ پردھان و منتری وغیرہ
سے و نیز سبھاسدی وغیرہ سے بھی استعفا دے
چکا تھا۔ اور جسکی منظوری کی اطلاع بھی آپکو
دی گئی تھی۔ اسپر اعتراض کیا گیا۔ کہ اس میٹنگ
میں صرف تین آریہ سبھاسدان بلوائے گئے ہیں
کا اختیار ہے۔ اور کوئی آدمی مستحق اس بات کا
نہیں۔ بموجب اپ نیم سماج۔ اور ساتھ یہ بھی
کہا گیا تھا۔ کہ دیوی دیال جسکا دستخطی اشتہار ہے

ہاتھ میں ہے۔ سماج سے بموجب کثرت کار
آریہ سبھاسدان ۲۲۔ نومبر ۱۸۹۵ء جبکہ
ادھر ہم بحث کارروائی و ناشائستہ حرکت
خارج ہو چکا ہے۔ میٹنگ ناجائز ہے۔ اور
لالہ آتما رام آریہ سبھاسد نے تائید کی۔ مگر
خارج شدہ لالہ کانشی رام صاحب کہتے
ہیں۔ کہ نہیں۔ آپ بیٹھ جاویں۔ اسپر میں نے
انکو کہا۔ کہ اگر آریہ سبھاسدوں کو بولنے کا
اختیار نہیں دینا مقصود تھا۔ تو ان کو
بلانا کیوں تھا۔ مگر وہاں ماننے پر چار کون
کہ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے
دھرم جاوے کھڈے میں انکو اپنی ذاتی غرض
پورا کرنا تھا۔ آریہ سماج کے ممبروں کو بلایا گیا
تھا۔ گویا نوٹس کی آڑ میں درپردہ ہی کا شکار
کھیلنا تھا۔ لالہ جیتن آنند نے پھر اٹھ کر
کہا کہ جو کس آریہ سبھاسدان ممبران اصلی انترنگ
سبھا برخواست کیے جاویں۔ چہ خوش۔
دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد
آپ بیچارا اندھا دوسروں کو رہنمائی کا ذریعہ
کرتا ہے۔ آپ تو سماج سے استعفا دے چکے وہ ہیرو
علیحدہ کرنے کی جرات" اور کانشی رام پردھان
بدستور قایم کیے جاویں۔ اور انکو بھی خود ...
تحریری اجازت جو کچھ چاہی تنہا ہی بول دیا
آئی بحواس کر دی۔ اسپر پھر اعتراض کیا گیا
کہ یہ تجویز ناجائز ہے۔ کیونکہ اپ نیم کے
ورودھ (برخلاف) ہے۔ کیونکہ اس میٹنگ
میں ان آدمیوں کو شامل کیا گیا۔ جو رائے
دینے کے ادھیکار نہیں رکھتے اور تجویز ایک
ایسے آدمی کی طرف سے ہے جو خود سماج
کا سبھاسد نہیں ہے۔ جلسہ میں ممبروں کو
بلوایا گیا تھا۔ مگر اٹھا گیا۔ اپنے ...

دوستوں کو یا منشی وکیلوں کو۔ اس لیئے
پھر میٹنگ بالکل ناجایز ہے۔ لالہ چیتن آنند نے
کہا کہ اس اعتراض لکھا جاویگا۔ مگر معلوم نہیں کہ
وہ اعتراض لکھا گیا یا نہ۔ کیونکہ آجکل جھوٹ
بولنا۔ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا۔ ادہرم یکت
کیسی شرمناک کارروائی ہو اسکو کرنا آپکا شیوہ
ہو گیا ہے۔ جو شخص کنسٹیٹیوشن کی پکار مچاتے
ہیں۔ اور اس میٹنگ میں بھی لوگوں کو اپنے
یار غار کے سامنے کنسٹیٹیوشن کی بابت واویلا
مچایا ذرا گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ کیا
ایسی باتوں سے آپ انفارمر و لسیدہ(?) بننے کا دم
بھرتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ اعتراضوں پر کوئی
رائے نہیں لی گئی کیا اسی بات کا گھمنڈ ہے
کہ ہندوستان کو عروج پر اور صحیح حالت پہ
لاوینگے۔ ہرگز نہیں۔ این خیال است و محال است
و جنوں ۔۔

مجھے افسوس سے لکھنا ہے کہ لالہ کانشی رام نے بھی
۱۰ تاریخ شام کو آریہ سماج کے ممبروں کی آنکھ
اپنی نئی سبھا بنانے کی خاطر منت سماجت کرتے
تھے۔ مگر افسوس کہ ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا
کیونکہ یہ امر قابل اطمینان ہے۔ کہ سماج کے
لوگوں کی سچی پالسی پرچارکوں کے ساتھ ہمدردی
بالکل نہیں ہے۔ کیونکہ سوائے اپنے تین چار چیلوں
کے اور کوئی نہ گیا تھا۔ اس سے صاف عیاں
ہے کہ پالسی پرچارکوں کی کارروائی کو کہاں
تک پسند کرتے ہیں۔

اب میں منتظر ہوں کہ کب پالسی پرچارک
پہلوان [illegible] چیلوں کی [illegible] سماج کو جائز
قرار دیتے ہیں۔ آپ سے اخیر میں پرارتھنا ہے
کہ آپ اسکو جلدی [illegible] اخبار میں چھاپ
دیویں۔

ایک اور نوٹس جو سماج کی طرف عام گذرگاہ پر لگایا گیا ہو
ہیں وہ [illegible] دونوں وکیلوں کے پاس بھیجا
گیا تھا۔ ارسال خدمت ہے۔ اسکو بھی اگر ضرورت
سمجھیں چھاپ دیویں۔

راقم
گ۔ل از ملتان
منڈل آریہ سماج ملتان شہر

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ چند
صاحبان نے ایک نئی سبھا موسومہ [illegible] سبھا
جسکا آریہ سماج ملتان شہر کے ساتھ کسی طرح کا
تعلق نہیں ہے۔ قریبا دو ہفتہ سے شروع کی
ہے۔ جو لالہ کانشی رام صاحب وکیل کے مکان پر
لگتی ہے۔ اصحاب ذیل کا تعلق آریہ سماج ہذا
سے قطع ہو چکا ہے۔ اس لیئے ممبران آریہ سماج
ملتان شہر و نیز پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس
سے آگاہ رہیں اور مندرجہ ذیل اصحاب کی غلط
بیانی سے مغالطہ میں نہ آجاویں۔

(۱) لالہ دیویدیال بھلہ(?) سماج ہذا سے بموجب
کثرت رائے آریہ سبھا سدان بوجہ انکی ادہرم یکت
اور ناشائستہ حرکات کے ۲۲ نومبر ۱۸۹۵ء سے
خارج ہو چکا ہے۔ اور اب وہ سماج کا ممبر نہیں
ہے۔

(۲) لالہ چیتن آنند صاحب وکیل سماج ہذا کی
انترنگ سبھا کی ممبری و سماج کی سبھا سدی سے
ایک ماہ سے استعفا دے چکا ہے۔

(۳) لالہ کانشی رام صاحب وکیل بسبب جاری
کرنے ایک نئی سبھا اپنے مکان پر و چند دیگر
باتوں کے جو صریح طور پر سماج کی بہبودی کے
برخلاف اور نیز آریہ سماج کے اپنیم(?) یعنے

قواعد کے ورودہ(?) برخلاف ہیں سماج
کی انترنگ سبھا سے و عہدہ پردہان سماج [illegible]
کثرت رائے آریہ سبھا سدان و سماج ہذا [illegible]
دن سے علیحدہ کیئے جا چکے ہیں۔ اطلاع [illegible]
علیحدگی ہر سہ صاحبان کو دی جا چکی [illegible]
اس لیئے یہ اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ [illegible]
آگاہ رہے۔ اور کسی کے دہوکھے میں نہ آئیں [illegible]
آریہ سماج کا معمولی ہفتہ وار جلسہ آریہ سماج [illegible]
میں بدستور لگتا رہتا ہے۔

اب آریہ سماج ملتان شہر کے ادھکاری
یعنے عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔
(۱) لالہ سری کرشن صاحب بی اے [illegible]
پردہان یعنے پریزیڈنٹ۔ (۲) لالہ [illegible]
صاحب بی اے اُپ پردہان یعنے وائس پر[illegible]
(۳) ملک دریائی لال صاحب اُپ پردہان
یعنے وائس پریزیڈنٹ (۴) سردار گوبخش [illegible]
یعنے سکریٹری۔ (۵) دیوان نورتن داس [illegible]
اُپ منتری (۶) لالہ موتی رام جی اپ منتری [illegible]
(۷) لالہ بھگو رام صاحب کوشادھیکش یعنے [illegible]
(۸) لالہ رام چند صاحب [illegible]
المشتہر۔ گوبخش سنگھ منتری [illegible]
آریہ سماج ملتان شہر [illegible]

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

سیبی (علاقہ بلوچستان) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ
۸ اور ۹ فروری ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔
آگرہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ فروری ۱۸۹۶ء
کو ہوگا
فرخ آباد آریہ سماج سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲ فروری [illegible] کو ہوگا

بکیریان آریہ سماج کا جلسہ سالانہ ۲۷ اور ۲۸ فروری ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ اور ۱۸ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

روپڑ ضلع آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جکھرانواں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج خبریں

گوجرات سے لالہ متھرا داس لکھتے ہیں کہ ۵ جنوری ۱۸۹۶ء کی انترنگ سبھا میں حسب ذیل انتخاب سال ۱۸۹۶ء کے ہوا۔ لالہ جھنڈ مل پردھان۔ لالہ شمبھو داس اسسٹنٹ پردھان۔ لالہ ہری چند سینئر اپ پردھان۔ لالہ متھرا داس منتری۔ لالہ چندر نائب منتری۔ لالہ مولراج خزانچی۔ لائبریرین اور ۳ اور صاحبان ممبران۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ انترنگ سبھا کا انتخاب انترنگ سبھا نے ہی کیونکر کیا۔ آپ نیموں کے مطابق تو سبھاسدوں کو یہ انتخاب کرنا چاہیے تھا۔

لالہ آسانند جی داروغہ انہار مظفر گڑھ کا ۴ جنوری ۱۸۹۶ء کو دیہانت ہوگیا۔ آسانند جی پرچارک کے پیچھے اپنے خریداروں میں سے تھے اور دھرم کا مضمون نویسی میں بھی حصہ لیتے تھے۔ ہمیں انکے بھتیجے کے ساتھ کمال ہمدردی ہے۔ ایشور انکے سمبندھیوں کو شانتی دیں۔

آریہ سماج کرور کی انترنگ سبھا کا انتخاب ۵ جنوری کو حسب ذیل ہوا۔ منشی بنسی لال جی پردھان۔ لالہ لبھو رام جی اپ پردھان۔ لالہ موہن لال منتری۔ لالہ دھرم چند اپ منتری۔ لالہ گنگا رام خزانچی۔ لالہ جسونت رام پستکادھیکش۔ لالہ لوبھن داس۔ لالہ بھیرا رام۔ لالہ خوشی رام ممبران۔

لالہ اوتم چند اپ پردھان آریہ سماج قصور کے سمبندھی لالہ سجاول کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ ایشور لالہ اوتم چند جی کو شانتی دیویں۔ اور انکی تمثیل دوسری کمزور روحوں کے لیے دھرم میں دڑھتا کا باعث ہو۔

آریہ کنیا پاٹھشالا اور استری سماج میرٹھ کا سالانہ جلسہ ۱۰ فروری ۱۸۹۶ء کو قرار پایا ہے۔ آریہ بھگنی گن ضرور پدھاریں۔ خصوصاً کوچبیر کی رانی صاحبہ کو استری سماج میرٹھ کی منتری نمنترن دیتی ہیں۔

پنڈت تیلو رام جی ڈہانی ماہو ضلع جھانسی سے وید پرچار فنڈ کے لیے ۲ ماہوار دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

لالہ بنواری لال منتری آریہ سماج ناہن خبر دیتے ہیں۔ کہ ناہن آریہ سماج کے بند ہونے کی خبر غلط ہے۔ سماج برابر چلتا ہے لیکن بوجہ اپدیشک کے نہ آنے کے ترقی نہیں ہوتی۔ اپدیشک کی سخت ضرورت ہے۔

ایبٹ آباد میں پنڈت پورنانند جی لگاتار ویاکھیان ویدک دھرم کی بندگی اور اسکے سدھانتوں پر ہوئے۔ اور آپ کی کوششوں سے آریہ سماج بھی قائم ہوگیا۔ آشا ہے۔ کہ اس نئے آریہ سماج کے سبھاسد ویدک دھرم کی دھرتی میں پرچن کرتے رہینگے۔

سکرٹری آریہ سماج خوشاب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حالانکہ ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۵ء کی انترنگ سبھا میں انکا آریہ سماج تجویز منظور کرچکا ہے۔ کہ انکا تعلق صلی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہے۔ کلچر ڈھاشہ پھر بھی اپنے دوست بھیجنے سے نہیں ٹلتے۔ اس لیے اطلاع دیتے ہیں کہ آئندہ کلچر ڈھاشہ اپنے آدمیوں کو نہ بھیجیں۔ کیونکہ انکو دیاکھیان دینے کی اجازت نہیں ہے۔

پٹیالہ آریہ سماج کچھ عرصہ سے معطل ہوگیا تھا ویدک دھرم کا اپدیش بالکل بند تھا۔ تین کلچرڈ سیوکوں نے صلاح کی کہ جلسہ کرکے کالج کے لیے روپیہ کر دو۔ یہ صرف پردھان تک ہی محدود رہی۔ سکرٹری وغیرہ کو پتہ ہی نہ لگا۔ اتفاق سے پنڈت لیکھرام جی پرچار کے لیے گئے۔ انکو وقت یہہ پتہ لگا۔ منتری اور کل باقی سبھاسدوں نے رنج دیا کہ ایسی خفیہ کارروائی ٹھیک نہیں۔ پردھان کے نہ ملنے پر آریہ سماج کی انترنگ سبھا باقاعدہ بنائی گئی۔ اور ۱۱۔ ۱۲ جنوری کو جلسہ مقرر ہوا۔ اس درمیان میں پنڈت رام رتن جی نے بھی خوب ویاکھیان دیے۔ مگر پرتی ۱۰ کی قیام کو ہوا۔ ۱۱ جنوری کو دوپہر تک کارروائی نہایت ہی ہوتی تھی۔ کہ مہارانی وکٹوریہ کے مرنے پر جلسہ بند کرنا پڑا۔ سولہ یا سترہ سبھاسد ہیں۔ اور ممبروں کی تعداد میں روز بروز زیادتی ہونے کی امید ہے۔ وید پرچار فنڈ کے لیے فہرست کھل چکی ہے۔ اور چرچا جلد جمع ہورہا ہے۔

سری نگر (کشمیر) میں یہاں راجہ رام سنگھ جی کے ایک مکان میں ایک عالیشان جلسہ ۸ جنوری ۱۸۹۶ء کو دیوان سنت رام صاحب کی اخلاقی دلیری کی تائید میں منعقد ہوا جس میں کہ آریہ سماج اور سنگھ سبھا کے ممبر اور کشمیری پنڈتان بھی کثرت سے شامل تھے۔ پنڈت اندر کشن صاحب کول۔ میاں بیلی رام۔ لالہ رام کرشن۔ لالہ جیشیو مل و لالہ گوبند رام صاحبان نے تقریریں کیں

اشتہارات

ضرورت

ایک لڑکا کا قوم کھتری عمر تقریباً ۲۵ سال کا ہے
اسکی دوکان میڈیکل عمدہ چلتی ہے - اور تقریباً
تین چار ہزار کی خاص اپنی ہی کمائی کی جائیداد
رکھتا ہے - اور اسکا والد اچھا ساہوکار ہے اور
پنشن صرفی کا کرتا ہے - جس صاحب کو ضرورت
ہو - اس پتہ پر درخواست کرے -
ننال سیوک - بریس لاہور بازار شید بھاٹی

ضرورت

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ویدک دھرم پرچار
کے لئے اپدیشکوں کی ضرورت ہے - درخواست کنندگان
کو مفصلہ ذیل باتوں کا ذکر اپنی درخواستوں میں ضرور کرنا
چاہیئے (۱) کون کونسی سنسکرت کی پستکوں میں پڑی
مہارت ہے (۲) کونسا امتحان پاس کیا ہے (۳)
کون کونسی ساماجک کتابیں لکھی ہیں -
جو اشخاص کسی آریہ سماج کے ممبر ہوں اور نہ
سفر کی تکلیف گوارا کر سکتے ہوں - انکو درخواست
کرنے کی ضرورت نہیں - درخواست کے ساتھ نقول
سارٹیفکیٹ بھی آنی چاہیئے - اور ایک سارٹیفکیٹ
نیک چلنی کا بھی (جبکہ اکثر آریہ سماج کے دو معزز
عہدہ داروں کے دستخط ہوں) ہونا چاہیئے - جو سارٹیفکیٹ
واپس نہیں کیے جاوینگے - تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی
درخواستیں بنام نائب سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا
پنجاب آنی چاہیئیں -

ایک بال برہمچاری کیلئے کنیا کی ضرورت

دوآبہ بست جالندھر کے ایک مشہور معزز
بونجاہی کھتری اپنی پندرہ سالہ بالک ہوا
کا کسی بونجاہی کھتری کے ساتھ بیاہ کرنا
چاہتے ہیں - جو تعلیم یافتہ ہو - گذارہ معقول
رکھتا ہو - مقروض نہ ہو - اور عمر پچیس
سال سے زیادہ نہ ہو - اور جسکی صحت میں
کسی طرح کا فرق نہ ہو - خط و کتابت اور
درخواستیں میرے نام جالندھر شہر آنی چاہیئیں -
المشتہر
دیوراج ساہوکار جالندھر شہر

اشتہار کتب مفید خاص و عام

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب
نہیں سمجھتے ہیں - کیونکہ جملہ کتاب آپکی قدردانی
سے اب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہوئی
ہیں - جنکی بابت ہمارے پاس بہت سے
سارٹیفکیٹ آ چکے ہیں - اب میری یہ درخواست
ہے کہ جملہ احباب ان کتابوں کو ملاحظہ کرکے
سارٹیفکیٹ عطا فرماویں اور بذریعہ
اخبارات پبلک پر جو کچھ اپنی رائے ہو ظاہر
کریں - تاکہ شائقین کا روپیہ فضول خرچ نہ جائے
اور دم سوکھ بازہ وغیرہ قصہ کہانی ملک کو برباد نہ
کرنے پاویں - اور قابل قدر کتب کی قدر ہو

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن - اب کی دفعہ اسکی درستی
کرانے پر ہمارا بہت صرف ہوا ہے - امید کرتا
ہوں - کہ اس مرتبہ اسکے مضامین اور بھی
دلچسپ ہو گئے ہیں - ضخامت بھی اسکی بہ نسبت
سابق کے زیادہ ہو گئی ہے - کاغذ ولایتی ستھرا
ہے - بہت عمدہ طرح سے طبع کرائی ہے
اسمیں چار سو صفحے ہیں - قیمت ۱ عہ

حفاظت منی - جو صاحب اپنی اولاد کو
برہمچاری بنانا چاہیں - اپنے وجود کو آرام دینا
چاہیں یا اسکا ضرور ملاحظہ کریں - کیونکہ تندرستی
کا انحصار آپ ہی پر ہے - قیمت ۳ ۔

گرہان بدھی - اولاد پیدا کرنے کی اور
انکی پرورش کرنے کی کنجی ہے - قیمت ۱ ۔

معیار محبت - اگر دوستی میں لطف
اٹھانا ہے - اور محبوب سچے دوست کو جانچنے
کی خواہش ہے - تو اسے ضرور ملاحظہ کیجئے ۳ ۔

بھرت واویلیشی - ایک نصیحت آموز
سندیش ہے - جو سری منشی رام جی مہاراج اور چندر نے
بھرت جی کو کی ہیں - ہر آدمی کو جسے آپ بر تنے
لکھنا چاہیئے - قیمت ۱ ۔

شانتی پرکاش - مہاتما سوکت اور دھرم ہیں
جو انہوں نے جد منتر مہاراج کو کہا تھا - قیمت ۱ ۔

انمول رتن - اسمیں دکھلایا گیا ہے
کہ دوستی سے ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں - قیمت ۱

(**نوٹ**) یہ آٹھوں کتابیں اردو ہندی
میں موجود ہیں - علاوہ ازیں زبان ناگری میں
رتن جوتی قیمت ۱ ۔ رتن پرکاش - ۲ روپیہ
۰ ۔ سندھیا درپن ۱ ۔ مدنیب سر من ۴ ۔
سرشتا چار ۱ ۔

اطلاع - جو کتب منگوانے والے اپیل یا نقد
قیمت آنے پر روانہ ہونگی - کل کتب پر ہماری مہر
دیکھ لیں - لفظ اردو اور ہندی بھی لکھدیا کریں
پتہ ڈاکخانہ صاف لکھیں -

المشتہر جمنا داس پنڈت شہر جالندھر محلہ شاہ چراغ
کوٹھی بھائی راجون دھنی مل ساہوکار اندر شہر

تصحیح

اشتہار مندرجہ صفحہ نمبر ۵ کالم ۲ سطر ۲ میں جو
قیمت ۱۲ گولی دو روپیہ لکھا گیا ہے - سو غلط ہے
۱۲ گولی کی قیمت دو روپیہ ہے -

یجر وید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۵

मेधां मे वरुणो ददातु मेधा-
मग्निः प्रजापतिः मेधामि-
न्द्रश्च वायुश्च मेधां धाता
ददातु मे स्वाहा ॥ १५

ارتھ

" دھرم یکت کرنیسے ۔ ورن (سرشیٹ وِدوان) میرے لیئے شُدھ بدھی کو دیویں ۔ پرجا کا رکشک دویا سے وبھوشِت (راجا) مدبھی دیوی ۔ اشورج دان ادشیہ ۔ دھنی) بدھی ان کرے ۔ پرم اشورج دان پرماتما بدھی دیوے ۔ بل نے اور پرجھانڈ کا دھارن کرنیوالا پرماتما میرے لیئے بدھی ان کرے "

جہاں ست داد کی روٹی مانگنے کی ذہن میں لگی ہوئے ہیں ۔ جہاں انکی دالوانڈول ہر دلوں کو تھامنے کے لیئے بنا وٹی معجزوں کی ضرورت ہے ۔ وہاں اشور گیان کس طرح سے منشیوں کو سیدھا رگ سنسار کے دکھوں سے چھوٹنے کا بتلا رہا ہے ۔ وہی اشورج اور سانسارک شان و شوکت منشیہ کے پیسٹرت ہردے کو شانتی نہیں دلا سکتی ۔ ایک پدارتھ کی پراپتی دوسری کی پراپتی کے لیئے اُتساہ دلاتی ہے ۔ جیوں جیوں سانسارک پدارتھوں کی پراپتی بڑھتی جاتی ہے ۔ تیوں تیوں لالچ بڑھتا جاتا ہے سنسار کے نشے کی طرح ہی منشیہ کے ہردے میں سنکلپ کلپ نے لی آگنی جل رہی ہے دشیوں کی کثرت اہیر دا لنے سے زیادہ پرچنڈ ہوتی ہے اس لیئے اشور کا اپدیش ہے کہ چاروں طرف سے میدھا رو پی بدھی کی ہی تلاش کرو ۔ براہمن میدھا کا ہی اپدیش کریں ۔ اور اُسی کی تلقین دیویں ۔ کشتریوں کا سارا بل و دیریہ سدھا کے پھیلانے میں لگے (مستقل کام)

ایڈیٹوریل نوٹس

پرکاش کی طرف ٹکٹکی لگاؤ ۔ تاکہ اندھکار نسے و یاکل ہردے کو شانتی ملے ۔ رات اندھیری ہو ۔ گھنگھور بادل چھائے ہوئے ہوں ۔ ہاتھ پسارا سوجھتا نہ ہو ۔ کون ہردیہ ہے ۔ جو کہ ایسے سمے میں دہل نہ جائے ۔ لیکن اگر دفعتاً ایسے بھٹکے ہوئے مسافر کو راہبر مل جائے ۔ ہاتھ پکڑ کر دور ٹمٹماتی ہوئی روشنی کا نشان دکھلائے ۔ اور مسافر اسکی طرف ہی ٹکٹکی باندھ کر چلے ۔ تو آدھا دکھ اُسی وقت دور ہو جاتا ہے ۔ روشنی کی جگمگاہٹ دل کو تسکین دیتی ہے ۔ اور ٹھٹھرے ہوئے بدن کو بھی کچھ نہ کچھ گرمی پہونچاتی ہے ۔ یہی حال ہم سب سانسارک مسافروں کا ہے ۔ اگیان کی اندھیری رات میں ۔ اودیا کی بادلوں کی گھنگھور گھٹا چھا رہی ہے ۔ اپنے آتما تک کو بھولے ہوئے ہیں ہردیہ دہل رہا ہے ۔ فرضی ٹھوکروں کا خیال و یاکل کر رہا ہے ۔ لیکن کیا ایسی خطرناک حالت میں ہمارے لیئے کوئی راہبر نہیں ہے ۔ ؟ راہبر موجود ہے ۔ لیکن افسوس کہ ہم اندھیرے میں اُسے دیکھ نہیں سکتے یہ راہبر اشوریہ گیان وید ہے ۔ اُسکا دوسری صورت میں پرکاش اشوریہ نیم ہے ۔ یہ دونوں ہم جو بانہہ پکڑ کر ملاتے ہیں جنکو سُن نے اب تک پوری طور پر نہیں دبایا ۔ وہ تو جھٹکے کو معلوم کر کے اس راہبر کو آواز کو سنتے ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں جنمیں حس کی طاقت تک باقی نہیں رہی ۔ وہ سُن کیسے سکتے ہیں ۔ اور جھٹکے کو کیسے معلوم کر سکتے ہیں ۔ ؟ وید سو پی راہبر ہمیں کس روشنی کی طرف متوجہ کرتا ہے ؟ اُس روشنی کی طرف جس سے کہ سورج آدی اگنت دیپک روشنی حاصل کرتے ہیں ۔ وید کہتا ہے ۔ کہ صبح اور شام اُس روشنی کے نزدیک جانے کی تیاری کیا کرو ۔ جو کہ کل عالم کی روح ہے جو کہ سب دکھوں کا ناش کرنیوالی اور ہر جگہ موجود ہے کسی طرف نگاہ کرو ۔ اس روشنی کی جگمگاہٹ بالمقابل ہوگی ۔ جس وقت اُسی کی طرف ٹکٹکی لگائے ہو ۔ پھر ممکن نہیں کہ روشنی کی رکاوٹیں تمہیں دکھائی پڑتی ہوں ۔

اودیا کو پرچین رشیوں نے مول کارن سب دکھوں کا مانا ہے ۔ راگ دویش وغیرہ جتنے دکھ کے اسباب ہیں ۔ ان سبکا اصلی سبب اودیا یعنی جہالت ہے ۔ اودیا نے اس دیش کی حالت میں جو پلٹا دیا ہے ۔ یوں تو اُسے ہر ایک سمجھدار آدمی جانتا ہی ہے ۔ لیکن پھر بھی کسی قدر مردوں کے ، بیرونی خیالات میں ترقی دیکھ کر بیہوشی کا سا عالم ہو جاتا ہے ۔ اور دیش کی ضرورت کو بھول بیٹھتا ہے آریہ سماج کے سبھاسد بھی اپنے ارد گرد کے لوگوں میں کسی قدر اخلاقی ترقی دیکھ کر سمجھ بیٹھتے ہیں ۔ کہ فرض ادا کر لیا ۔ ایک آدھ سبری پاٹ شالا کھول کر سمجھ لیتے ہیں ۔ کہ بس ستریوں کی جہالت کا بیج ناش کر دیا ۔ لیکن دفعتاً

دیش کی ہر ایک سمت سے - اتر اور دکھن پورب
اور پچھم چاروں طرف سے جہالت زبان حال سے
ایک ہولناک آواز اٹھاتی ہے - جسے سنکر
کیہ طبیعت سے تیرے خیر دل ریفارمر کا دل کانپ
اٹھتا ہے - ۱۸ جنوری کے وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ
میں ایک عورت کا حال درج تھا جسنے اپنی لڑکی
کو پیدا ہوتے ہی کنوئیں میں پھینک کر ڈبا دینا
چاہا تھا - عدالت مجسٹریٹ کے روبرو عورت نے
اپنی اس وحشیانہ حرکت کی وجہ یہ بتلائی کہ جب سے
وہ بیاہی آئی اسکے بطن سے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی
تھیں - وہ اس خوف سے لڑکی کو مار ڈالنا چاہتی
تھی کہ مبادا اسکے ساس اور سسر اسے منحوس
ٹھہرا اسکے ساتھ بدسلوکی کریں - اس بدسلوکی کے
خوف کا محرک کون ہے - ؟ کیا آپ نہیں جانتے
کہ ایسی ہی طرح کی دماغی اور روحانی طاقتیں
رکھنے والے - ستری اور پرش ہیں جو یہ تمیز اپنے
دلوں میں کیجاتی ہے - یہاں تک کہ بعض قوموں
میں لڑکی کو پیدا ہوتے ہی باپ سخت بیرحمی سے
مار ڈالتا ہے - یہ جہالت اس واقعہ کی تہ میں
کام کرتی تھی - جسکا کہ ذکر میں نے آپکو سنایا -
میں وکٹوریہ پیپر کی اس خبر پر افسوس کر رہا تھا
اور ستری جاتی کے سدھار کی تدبیریں ہی سوچ رہا تھا
کہ ضلع جالندھر کے پولیس سٹیشن بھوگپور سے
ایک عورت کا چالان آیا - اس عورت نے ایک
برہمن کے سات یا نو ماہ کے بچے کا سر پیڑی کے
نیچے رکھ اور اسپر آپ بیٹھ کر اشنان کرتے ہوئے
بچے کی جان لے لی - اس عورت کا بیان ہے
کہ اسکے اولاد نہیں ہوتی تھی - اسنے ایک سادھو
سے مدد مانگی - اور پوچھی - سادھو نے بتلایا تھا
کہ اگر ایک خاص عمر کے بچے کا - نیچے دبا کر نہاویگی
تو سنتان اتپن ہوگی -

آہ! ہندو بھائیو - تم کتنے بے خبر سو رہے ہو
من مانے ستر باشتہ گھڑ کر تمہیں خیالی سیر کر رہے
ہو - ستری شکشا کے بیروی بنے تم اس قسم کے
ایک واقعہ کا تو خیال کر لیا کرو - کیا ان دردناک
واقعات کی تہ میں یہی نہیں ہے کہ سینکڑوں اندھی اندھ
دبجاتے ہیں - ستری کی سخت جہالت کام نہیں
کر رہی -

میرے ناظرین کو معلوم ہے - کہ ۱۸۹۳ء
کی ہتی کے افسوسناک واقعات کے بعد کالج دیکھا پارٹی
نے ناجائز وسائل اختیار کرکے لاہور - امرتسر
راولپنڈی - گورداسپور - اور دیگر بہت سے آریہ سماجوں
کو اپنے کالج کی مینیجنگ کمیٹی میں اپنا پرتی ندہی
بھیجنے کے حقوق سے محروم کر دیا - گو انکو کچھ ایسی
زیادہ ضرورت بھی نہ تھی - کیونکہ فساد اور جھگڑ
بازی کے خوف سے آریہ سماجوں کے پرتی ندہیوں
نے عموماً شریک جلسہ ہونا بند کر دیا تھا میں
اس افسوسناک جنگ کے بعد کسی جلسے میں
بھی شریک نہیں ہوا - لیکن چونکہ میں ایک
ایسے آریہ سماج کا پرتی ندہی ہوں - جسکا کہ ابتک
دور نہیں ہوا - اس لئے کالج کی مینیجنگ کمیٹی
کے جلسوں کے نوٹس میرے پاس آجاتے ہیں
۱۵ - جنوری ۱۸۹۶ء کو جو جلسہ بلایا گیا ہے
اسکے مضامین بڑے دلچسپ ہیں - نمونے کے
لئے انمیں سے چند ایک پیش کرتا ہوں -
" نمبر ۲ - گوجرانوالہ آریہ سماج کا خط
دربارہ تقرری لالہ جیون کشن اور لالہ رلا رام
ادہکار اس سماج کے حقوق کا " رلا رام سے
اسقدر ناخوش رہیں - کہ انکے نام کے ساتھ
لالہ لکھنا گوارا نہیں - ناظرین سمجھے ہوں گے
برکت نام ایک نیا سماج کھولا ہے - حق بحق

بھیجنے کا اسے ملیگا -
نمبر ۴ - سکول بورڈنگ ہوس کے قواعد اور
ضوابط میں کچھ تبدیلیاں (مدرسے کے اگرچہ
ویسے پیریت واسطے کے الفاظ اڑوانا چاہتے
ہیں - شاید ان تبدیلیوں میں وہ بھی نظر ہوا
" نمبر ۶ - خط آریہ سماج کوئیٹہ دربارہ مانگنے
قرض نو ہزار روپیہ برائے تعمیر آریہ سماج مندر "
کوئیٹہ میں چند آدمی آریہ سماج سے نکالے گئے
انہوں نے ایک نیا سماج قائم کیا - کلکٹر ڈار کمشنر
میں ظاہر کیا گیا کہ وہاں سے تیرہ سو روپیہ
نقد آیا ہے - اب اس نئے من گھڑت سماج
کو شاید کالج کمیٹی میں پرتی ندہی بھیجنے کے
حقوق دیجے ہیں - مجھے بوجہ غیر حاضری پتہ
نہیں - نو ہزار روپیہ قرض کالج کے سرمایہ سے
مانگا جاتا ہے - کیا اس روپیہ سے جو گڑھ بنایا جاویگا
وہ ان آدمیوں کے خیالات کے برخلاف کام
نہ کریگا - جنہوں نے کہ مدت تک ہزاروں
روپیوں سے کالج کو مدد دی لیکن ؏
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا
" نمبر ۸ - سوامی پرکاشانند کا خط دربارہ مانگنے
کرایہ لنا ٹیٹ جودھپور " لالہ ہنسراج اور
دیگر کالج کے حامی مالس پرچار کے سوال پر آجکل
ڈر کے مارے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں - کہتے ہیں
کہ پرکاشانند سے ہمارا کچھ مطلب ہی نہیں - اور
پرکاشانند جی منا کے مبارک مشن پر تشریف
لیجا کیا کرایہ طلب کر رہے ہیں -
۲۵ - جنوری سے پہلے ایک ضمیمہ نوٹس موصل
ہوا جسمیں دو مضامین حسب ذیل درج تھے -
نمبر ۱ - یہ کہ کچھ روپیہ ماہوار آئندہ سال کی بجٹ
میں پنجاب کی ایسی تعلیم گاہوں کے لئے منظور کیا
جاوے جو کہ مینیجنگ کمیٹی کے تحت انتظام

کریں۔ اور کمیٹی کے احکام کی تعمیل کرنا قبول
کریں۔ ہم نے بھی سنا ہے۔ کہ اور جانتو ہیں
ناکامیابی دیکھ کر اب کلچرڈ اُس کالج کے روپیہ
میں سے جس میں چھ ہزار سے زیادہ جالندھر
آریہ سماج کا شامل ہے۔ کچھ قسم خرچ کر جالندھر
میں ایک سکول کھڑا کریں گے۔ اور ہمیں
اپنے جیب سے چھ کر ایک نئی کلچرڈ سماج کی بنیاد ڈالکر
جالندھر آریہ سماج کو ناجائز آریہ سماج قرار
دیگی۔ دیکھیں یہ کوشش کب تک فروغ پاتی
ہیں)

نمبر ۲۔ یکم فروری سنہ ۱۸۹۶ء سے بکشی بانسیدا
اس آریہ سماج لاہور کی پتری پاٹشالا کو
جنکے پریسیڈنٹ کرلالہ ہنس راج ہیں (اتنے بھی راج)
کو پتری شکشا کے ساتھ ونشا پریم ہو گیا ہے
کنیا مہاودیالہ تو کالج کے فنڈ میں کا دشمن
لیکن لڑکیوں کی تعلیم کے لیے روپیہ مانگ کر گرلز
سکول کو دینا ایمانداری ہے۔ اصل بات یہ ہے
کہ کلچرڈ جماعت نے صرف پبلک کی ناراضگی کے
خوف سے ہر ایک کام کا دکھلاوا رکھ چھوڑا ہے)

ہم نے۔ اوپر کی تحریر اس غرض سے نہیں لکھی کہ
آئندہ کے لیے میں بذات خود کالج کی کارروائیاں
میں کچھ دخل دینا چاہتا ہوں۔ گو آریہ سماج کے
دیگر ممبروں اور انکے کالج کمیٹی میں بھیجے ہوئے
وکیلوں کا ایسا خیال نہیں ہے۔ کہ کالج میں اپنے
حقوق کی پرواہ نہ کی جاوے۔ لیکن میرا
کچھ ایسا ہی خیال ہے۔ اور اس لیے جہاں ایکطرف
میں اپنے حقوق کو خود ترک کرنا نہیں چاہتا وہاں
دوسری طرف انکی دھن میں لگ کر آریہ سماج کے
اصلی کام کو بھولنا بھی نہیں چاہتا۔ میری غرض اس
تحریر سے صرف پبلک کو کلچرڈ اخلاق کی طرف
متوجہ کرنیکی ہے۔

غرضیکہ روز بروز آریہ سماج کو کچھ کہتا ہیں
ممبروں نے اپنے مطلب سے دھرم پرچار کی
شرط بھی رکھی تھیں۔ کہ جب ان کا مرتبہ بڑھتا
دیکھا۔ تو سیوا بھی ہے جیسے کلچرڈ آریہ
سماج کو کیا ضروری سمجھا سے مدد لگی
ہے۔ اور دو ماہ ان مہاشیہ پانچ چار پنڈتوں
کو بری قسم ظاہر کرکے پبلک کو مغالطہ میں
ڈالنا چاہا۔ لیکن کوشش کے چند ایک معمولی
حیثیت والے آدمیوں کی لوٹ اور پڑیوں
کی درخواست کر سب شیر مادر کی طرح پی گئے۔
پرکاشانند کے وعدے روپیہ مانگنے پر کوئی
ایک دفعہ بھی لوٹانا شکایت کی ہے۔ کہ
سر پر چھت نہیں ہے جبکہ گیارہ لاکھ روپیہ
یا کم سے کم آٹھ لاکھ روپیہ فنڈ جمع ہو جاوے
اور اس لیے کنیا مہاودیالہ قبل از وقت اور
دیانند کالج کے لیے ہانی کارک ہے۔ ویدک پرچار
فنڈ بھی ہانی کارک ہے۔ لیکن ایسے
ماہوار کی دوسرے سکولوں کو مدد دینے
کے لیے گنجائش موجود ہے۔ باقی رہا پتری
پاٹشالا کو مدد۔ جس وقت کہ مدد کے شری
کا معاملہ پیش ہوا تھا۔ تو لالہ لعل چند صاحب
ایم اے نے بڑی زبردست سپیچ میں اسے
کالج کے اغراض سے باہر بتلایا تھا۔ کیا
کلچرڈ سماج کی پتری پاٹشالا کو جو کہ
پتری شکشا کی غرض سے نہیں۔ تاکہ پبلک
کا منہ بند کرنے کی نیت سے کھولی گئی ہے
روپیہ کی مدد دینا۔ کالج سوسائٹی کے اغراض
کے اندر آجاتا ہے۔

پتری پاٹشالا پرچار اور پرچار کوں

کی انتہا ہی۔ اور دیگر بات ایک سماج کا نام
کے جلسوں نے صرف پبلک کی آنکھوں میں
دھول جھونکنے کے لیے ضروری سمجھیں اور
اسی لیے جب آگے لیے روپیہ نہیں ملتا۔ تو
اب کالج فنڈ سے مدد کا سوال ہو رہا ہے۔
کلچرڈ بھائیو! یہ وہ کھاک ہے جس پر چل رہا
ہے۔ جب تمہارا دل پتری شکشا میں نہیں
جب تمہارا وشواس ویدک دھرم پرچار میں نہیں
تو انکی بھی الٹی کھول اسکے ہو۔ کالج کے
ساتھ تمہارا پریم ہے۔ اسی کو تم نے اپنا جیون
ادیش سمجھا ہوا ہے۔ دھرم کی سیوا سمجھ رکھا ہے
اُس سے خیر اسی کی دھن میں
لگے جاؤ۔ مغربی تعلیم کا کام بھی کچھ چھوٹا نہیں
جنکو پتری شکشا میں خاص پریم ہے انہیں
وہ کام کرنے دو۔ اور دھرم کے پالکوں کو اپنی
دھن میں لگے رہنے دو۔ کیا ضروری ہے کہ تم بھی
ہر ایک کام میں ٹانگ اڑا کر تماشا ہی کرو۔ اور
نہ دوسروں کو کرنے دو۔ میں اوپر لکھے بادشاہ
کی کیفیت دیکھ کر حیران ہوا کرتا تھا۔ پوچھا
بتلایا قصہ یہ ہے۔ بادشاہ جی نے سورن سوا ماشہ ضروری
بتلایا۔ ہجان نے کہا کہ بادشاہ جی اور کام تو سب
ٹھیک ہے۔ لیکن سونا نہیں ہے۔ اب کیا کریں
بادشاہ جی نے سوچا کہ اگر اسپر بند رہے تو سب
کچھ مارا جاتا ہے۔ فوراً بول اٹھے۔ ہجان
سورن نہیں تو جو ہے سو ہلدی کی گانٹھ
رکھ لو۔ سورن بھی پیلا اور ہلدی بھی پیلی"
یہی کیفیت اسوقت میرے کلچرڈ دوستوں
کی ہے۔ ایشور انہیں نیک ہدایت بخشے۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر جو

دھن وید پرچار۔ فنڈ یا کنیا مہاودیالہ وغیرہ کے لیے

جمع ہوتا ہے۔ آئی ہی فہرستیں آریہ جو
کے منتری میرے پاس اخبار میں شایع کرنے
کی غرض سے بھیجتے ہیں۔ چنانچہ پہلے مہاشہ منتری
آریہ سماج جھنگ مگھیانہ نے ایک فہرست بھیجی
تھی جو شایع نہیں ہوئی۔ اور اب لالہ دیوراج
جی آنریری منتری آریہ سماج جالندھر نے ایک فہرست
بھیجی ہے۔ میں آریہ سماجوں کے منتری مہاشوں
سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ عدم تعمیل کے لیئے
مجھے معاف فرما دیں۔ میرے ناظرین اخبار
کی قیمت کے حساب سے پڑھنے کے لائق مضامین
مانگتے ہیں۔ اگر فہرستیں شایع ہونی شروع ہوجاویں
تو کل پنجاب کے آریہ سماجوں کے اکٹھے کیئے ہوئے
دھن کی فہرستیں ہی ۳/۴ حصہ اخبار کا اپنے
تصرف میں لا سکتی ہیں۔ اس لیئے آئیندہ اتنی
لمبی فہرستیں بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ کیا کریں
جو مہاشہ فہرستیں چھپوانا چاہتے ہیں۔ وہ اگر
ضمیمہ نکالنے کی قیمت بھیجدیا کریں۔ تو شایع
ہو سکینگی۔ ورنہ فہرستیں ویسے ہی پڑی رہینگی۔

نوٹس

باوجود اطلاع عام کے اب تک سے آریہ
پرش سبھائے آریہ پرتی ندھی سبھا کے
دفتر واقعہ لاہور سے سیدھی خط وکتابت
کرتی ہیں۔ میرے نام بہت سی
ضروری وشیوں کے خطوط بھیجتے
ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی بارے
میں میرے اور منتری مہاشے کے
علیحدہ علیحدہ خطوط بھیجے ہیں!
جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک
طرف میرے مہاشہ انتظام کرتے
ہیں اور دوسری طرف میں انتظام
کرنے کے لیئے مجبور ہو جاتا ہوں
اور سبھا کے کام میں بدنظامی پھیلتی
ہے اس لیئے آریہ سماج کے ادھکاریوں
سے نویدن ہے۔ کہ ہر ایک طرح کی
بابت خط وکتابت لالہ آتمارام جی
منتری کے ساتھ کیا کریں۔ تاکہ
اُنکی ضروریات کو رفع کرنیکا انتظام
ایک جگہ سے ہو سکے۔ اور آئیندہ کے
لیئے میں نے بھی ارادہ کر لیا ہے
کہ خواہ کیسے ہی ضروری کام کے
لیئے خط آوے۔ اُسے سبھا کے
دفتر واقعہ لاہور میں بھیجدیا کروں۔

المشتہر

منشی رام پردھان آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب مقام جالندھر

اگرہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ فروری
۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

پرشن کرتا از ڈیرہ غازیخاں۔ جالندھر
آریہ سماج کے گزشتہ سالانہ جلسہ پر اپیل وید پرچار
فنڈ کے لیئے ہوئی تھی۔ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے
لیئے ایسلیئے زیادہ ہوا۔ کہ اسکے لیئے آریہ سماج سے
علیحدہ صاحبان نے بہت کچھ دیا۔ اور وید
پرچار فنڈ کے لیئے صرف آریہ پرشوں کا ہی دان
تھا۔ دوم کنیا مہاودیالہ سبھا ودیا سبھا ہے جیسا
کہ ڈی اے وی کالج سوسائٹی بھی ودیا سبھا
تھی۔ لیکن موخرالذکر سوسائٹی نے اپنے
اختیارات سے جب بڑھکر دھرم سبھا کے انتظام
میں دخل دیا۔ تب گڑبڑ پڑی۔ لہذا احتیاط
چاہیئے۔ کہ کنیا مہاودیالہ سبھا ایسا نہ کر بیٹھے
اپنے دائیرہ میں ہی کام کرے۔

تیلو رام جی شرما ڈنانلی ہو ضلع حصار
آریہ پرشوں کے آچرن شدھی کی ضرورت پر
زور دیتے ہیں اور ہر ایک ضلع کے آریہ سماجوں کو
عـــہ روپیہ ماہوار کا انتظام کرکے خاص اپدیشک
رکھنے کا وچار پیش کرتے ہیں حصار آریہ سماج
سے بھی اس قسم کی اپیل ہے۔

حکیم رام رکھا صاحب ازبھیرہ۔ آپکے
مضمون کا منشا اس خاص مضمون سے نکل سکتا ہے
جو کہ میں نے گزشتہ دو نمبروں میں بعنوان "دھرم
کی رکشا کا غیر معمولی موقعہ" اسمیں پرلان

...تے ہیں۔

...کلام کی پہچان

...پرشٹی کے شروع میں ہونا چاہئیے
...کسی کتاب سے مضمون نہ لیا ہو۔
...پرلے تک اسمیں تغیر و تبدیل نہ ہو
...ر کے کاموں میں غلطی اور بھونتا
...ہو۔
...سب کے لیے مساوی ہو۔ اور کسی خاص قوم
...یا خاص آدمی کے لیے نہ ہو۔
...و پرشن کی بدھی سے اگیات ہو۔ اسکو
...کرنیوالا ہو۔
...جو پورن ودیا کا بھنڈار ہو۔ یعنی بیوہارک
...ک رشتے میں دوسرے کسی کی ضرورت
...ہیں۔
...کسی خاص دیش کی بھاشا میں نہ ہو۔ اور
...میں ہر ایک کے لیے یکساں ہو۔

راقم
ٹھاکر داس برہمچاری از جالندھر

پرشن

...کیا زبان سنسکرت میں کوئی الفاظ ایسے
...ہیں جنسے ہم مراد ہندسہ کی لے سکیں
...فارسی **ابجد ہوز حطی** وغیرہ
...وٹ مجھو بذریعہ اخبار پیو پکا سرونت
...معلوم ہوا ہے۔ کہ انگریزی میں تو ایسے
...ظ نہیں اور جو صرف سنہ ۱۰۱۲ میں ہی ایجاد
...گئے۔

راقم ایک اشبھ چنتک
گوپال داس از بھگوارہ

مہاشی اور
بہنتی۔ اخبار عام شادی بیوہ کے معاملہ
میں بہت افسوسناک ہیں۔ جسکو سوامی
ہٹ دھرمی کے کیا کہا جائے۔ پرانوں میں
ستی ہونیکا بڑا پھل لکھا ہے۔ کہ ستی گنہگار
بھرتار کو نرک سے نکالکر سرگ میں لیجاتی
ہے" بھلا پھر سناتن دھرم والوں نے آج تک
کوئی درخواست گورنمنٹ میں پیش کی۔ کہ
"قانون ستی منسوخ کیا جاوے۔" آریوں میں
بھی فائدہ ہوگا کہ چھوٹی عمر میں شادی نہ کیا
کریں۔ بلکہ جتنے چھوٹی عمر میں شادی کیجئے
اتنا فائدہ کیونکہ لڑکے چھوٹی عمر میں زیادہ
مرا کرتے ہیں۔ ۱۲ سال تک ستی ہونے کی
صورت میں دونوں کو سورگ ملیگا۔ اور بقول
کھتری صاحب (جنکا مضمون اخبار ۲۰ دسمبر ۹۵ء
میں چھپا ہے) دونوں برہمچریہ کی حالت
میں ہونگے۔ ہندوستان میں آبادی بڑھنے
مردم شماری کے زیادہ ہوتی جاتی ہے اور
اسکی وجہ سے گرانی غلہ بھی ہوتی ہے۔ سو یہ
ترقی ان لوگوں کی کم ہو جاویگی۔ ہاں اور یاد
آیا۔ مردوں کے برہمچریہ کا سناتن دھرم والے
ذکر ہی نہیں کرتے ہیں۔ اگرچہ انکی معتبر
کتاب بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ ۲۵ سالکی
عمر کے بعد گرہست آشرم کرنا چاہیے۔ عورت
کے مرتے ہی دوسری شادی تیار ہو جاتی ہے
ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی شادی جائز
ہے۔ اگر سناتن دھرم والے اپنی لڑکیوں کی
شادی سالگرام جی سے یا پیپل سے کر دیا کریں تو
مہا پن کیا کرینگے۔ کیونکہ ساری عمر برہمچریہ
میں کاٹا کریگی۔ میرے سید صاحبان کو دیکھا

لڑکیوں کو پاکدامن کر بٹھلا دیا کرتے ہیں۔ یا
قرآن شریف سے شادی کر دیا کرتے ہیں کیونکہ
کھتری صاحب نے اہل اسلام میں بیوہ کی شادی
نہ کرنے کو باوجود اجازت شرعاً کے اچھا بتلایا
ہے۔ اسی طرح ان میں پاکدامنوں کو عمل کی
تمثیل دیجاتی ہے۔ کہ خوش ہو جاویں۔ سننے میں
تو سنا ہے کہ کہیں یہ بھی دستور ہے۔ کہ منگائی
شدہ لڑکی کا خاوند اگر مر جاوے۔ تب بھی
لڑکی کو بیوہ شمار کرتے ہیں۔ دکن میں ایک
دستور ہے کہ بعض قوم اپنی لڑکیوں کو مندروں
کی نذر کرتے ہیں۔ مگر شمال ہند میں اسطرح کا
رواج نہیں دیکھا گیا ہے۔ میری درخواست
سناتن دھرم والوں سے یہ ہے۔ کہ اگر کوئی
کتاب اس قسم کی بنا دیں جس سے اصول
سناتن دھرم والوں کا معلوم ہو سکے۔ کیونکہ
ابتک معلوم نہیں کہ کن گرنتھوں کو وہ مانتے
ہیں۔ کن کو نہیں مانتے ہیں۔ کاشمیری و
قنوجیے وغیرہ گوشت کھانے کو جائز مانتے
ہیں۔ گوڑ و گجراتی نام لینا بھی معیوب سمجھتے
ہیں پنجاب میں برہمن دوسروں کے ہاتھ کی
پکائی ہوئی روٹی کھا لیتے ہیں۔ چند تو یہ
نہیں کھاتے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھ کی بنائی
کھاتے ہیں۔ بعض جگہ پیاز جائز سمجھا گیا
ہے۔ بعض جگہ لہسن کو جائز گنتے ہیں۔ دہلی
میں کسی وقت بچھال کا پانی جائز تھا۔ کشمیر
میں سنا ہے۔ کہ مسلمان ہندو کی روٹی کپڑے
میں بندھوا کر لیجا سکتا ہے۔ غرضیکہ ایسے
بہت اختلاف ہیں۔ کسی ملک میں گوردھن
کی پوجا دیوالی کے بعد کیجاتی ہے اور کسی جگہ
اسکو جانتے بھی نہیں۔ کلکتہ میں کالی دیوی

صرف موہن بھوگ ملتا ہے۔ پنجاب میں
اور ممالک مغربی و شمالی میں کالی دیوی پر
اتفاقیہ کوئی جا دے تو جا دے۔ افسوس
ہے۔ کہ آج تک سناتن دھرم والوں کی ایسی
کتاب بنانے کی ہمت نہ پڑی۔ زبانی دھرم کو
کو جھوٹھے اور اپنے تئیں سچے بیان کرتے
رہتے ہیں۔ مجھ کو یہ بھی افسوس ہے کہ اخبار
عام بدھوا بواہ کے معاملہ کا ذکر کئے جاتے
ہیں۔ جہاں تک ممکن اور ثابت ہوتا ہے
سخت زبانی کرتے ہیں۔ حالانکہ اس اخبار
میں ایسے امر کی بحث ناواجب ہے۔ اور اخبار
متر بلاس تو انکی تیز زبانی کے لیئے کافی
میدان نہیں ہے؟ راقم

ایچ این شرما۔ سٹرائکس سٹرو

تہواروں کی ضرورت

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ چند سماجوں کے سالانہ جلسہ
اور پرتی ندہی سبھا پنجاب میں بھی آریوں کے
تہواروں پر بحث چھڑی تھی۔ مگر کارن نہ
معلوم کہ بغیر کسی نتیجہ معقول کے بند ہو گئی بیچہ
ہندو لوگ و دیگر مذاہب کے لوگ اپنے تہوار کے
دن خوشیاں مناتے ہیں بھجن گاتے ہیں۔ اپنے
مندروں میں خوب جوش سے پرارتھنا کرتے ہیں
لکچر دیتے ہیں۔ وہاں اسکے مقابلہ میں آریہ سماج
کے لیئے کوئی بھی ایسا تہوار نیت نہیں ہوا جہانکہ
سجن پرش اکٹھے ہو کر ایشور کے گن گاویں لوگوں
میں دھرم کا پرچار پھیلاویں۔ اسمیں شک نہیں کہ
موجودہ تہوار جہالت سے گر سم ہوئے ہیں اور
منشوں کو بجائے دھرم کی طرف مائل کرنے کے
اخلاقی حالت سے گرا دیتے ہیں۔ لیکن بے شک

ضرورت ہے کہ آریہ دھرم کے بھی ایسے تہوار ہونے
چاہئیے۔ جہاں بجائے مغلظوں کی خوشی منانے
کے دھرم۔ اخلاقی و مجلسی شیوں پر خوب زور سے
دیا کھیان دیئے جاویں۔ ایسے تہواروں پر
دھرم منڈلی کی کانفرنس و کنونیشن وغیرہ ہوا
کریں جس سے دھرم کی بڑھتی میں کوشش
ہو۔ اگرچہ سالانہ جلسے بھی ایک تہوار کے برابر
ہیں۔ مگر صرف ایک تہوار کا ہونا کافی نہیں ہے
آریہ دھرم پر نیوچھاور ہونے والوں کی یادداشت
آریہ دھرم کے اتہاس کے مشہور واقعات کے
متعلق تہوار ہونے چاہیئے۔ پوران بھگت
و حقیقت رائے دونوں مہاتما دھرم پر بلیدان
ہوئے۔ مگر موخر الذکر کی شہرت و پرتشٹھا
کا یہی کارن ہے۔ کہ اسکی یادگار میں ہر سال
ایک میلا ہوا کرتا ہے۔ استریاں خصوصیت سے
تہواروں کی عظمت سمائی ہوئی ہے۔ آریہ
ہونے پر بھی سہیلیوں ہمجولیوں و بہنوں کو
تہوار مناتی دیکھ کر مارے رشک کے خود
بھی اسمیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس لیئے
پر جلیت تہواروں کی نسبت اسپر تب ہی
ظاہر ہوگی۔ جب ہم انکی جگہ نئے تہوار مقرر
کر کے انکو درشا دینگے۔ کہ اصلیں تہواروں
کا مطلب قوم کا۔ ملک کا فائدہ ہوا کرتا
ہے۔ اور مہاتماؤں کے جیون چرتر سے
اپنی زندگی کے سدھارنے کا مطلب ہے
ایشور کو سمرن کرنا ضروری ہے۔ اوم شم
راقم جمنا داس از اجمیر

آریہ سماجوں کی سیوا میں ضروری نویدن

پچھلے تین سال کی کارروائی پر سرسری طور پر نظر

ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں سماجوں
کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کو بہت کچھ نقصان
پہونچا ہے۔ جب تک کہ وہ بھائیوں کی رنجش
سماج میں رہی۔ تب تک وہ برابر کام کرتے
رہے لیکن جس وقت کوئی کارروائی جاری
سے جائز ہی کیوں نہ ہو انکی طبیعت کے برخلاف
ہوئی تو جیسے موقعہ پا سماج کی چیز وسط
لگی دبا زبردستی قبضہ کر مالک بن بیٹھے۔ اور بیچارے
غریب سماجیوں کو اپنے خون پسینے اور محنت
پیدا کی ہوئی اشیا کو ہاتھ سے کھو نا امید ہو کر بیٹھنا
پڑا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سماجوں میں اتنا
ہمت اور جوش کم ہو کر اندرونی سدھار کا بھی
خیال جاتا رہا ہے لیکن اب سماجوں کو ہوشیار
ہو جانا چاہیئے۔ اور یہ خیال اپنی طبیعت سے
نکال ڈالنا چاہیئے۔ کہ کسی وقت ہمارے محنت سے کمائی
کی ہوئی جائیداد پر مخالفین کا بیجا تصرف ہو سکتا
ہے۔ کیونکہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی
باضابطہ رجسٹر ہو گئی ہے۔ اور اب پرتی ندہی
سبھا پنجاب ناجائز مالکان کے قبضہ سے بھی
جائیداد منقولہ و غیر منقولہ لینے کی قانوناً مجاز ہے
اس لیئے کم سے کم ان سماجوں کو جنکا تعلق پرتی
ندہی سبھا پنجاب سے ہی بطور حفاظت خود ہی
تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی وصیت
ندہی سبھا پنجاب کو کر دینی چاہیئے تاکہ
کسی شخص کو سماج کی جائیداد ناجائز طور پر دبانے
کا موقعہ نہ ملے۔ اور ایسی جائیداد کی فہرستیں سال
بسال و دیگر نقشہ جات کے ہمراہ آریہ پرتی
ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجا کریں
اور یہ فہرستیں ایک علیحدہ فائل میں باقاعدہ
درست کر کے رکھی جاویں۔ جس سے پرتی ندہی
سبھا پنجاب کو سماجوں کی مالی حالت کا بھی

بڑودہ راج میں ستری سکھشا کا پرچار

نمستے۔ ساماجک اور دھارمک اُدھار کبھی
سدھار نہیں ہو سکتے جبتک سادھن اگر کوئی ہے تو
وہ ستری سکھشا ہے۔ استریوں کی حالت اگر سُدھر
جاوے۔ تو سماج کی حالت سُدھرنا ہی چاہیئے
دیش سدھار کے لیئے دیش میں سوشکشت ماتائیں
اُتپن ہونا بھی آوشیک ہے۔ اور وہ آوشیکتا پورن
ہونے کے لیئے انہیں (استریوں کو) اوپ یوکت
شکشا دینا ہی چاہیئے۔ اور یہ تجویز ہونے کے لیئے
کچھ ودیا کی ضرورت ہے اور وہ پوری ہوتے
کے لیئے اگر دیشی راجے اودارتا سے کام لیں۔ تو
کوئی بات نہیں۔ جیسا کہ بڑودہ راج میں آجکل
انکے لیئے کیا کیا پریتن ہو رہے ہیں اور انہیں کہاں تک
لیش آیا۔ وہ کل حقیقت جو لڑکیوں کو پاریتوشک
دکھشنا دینے کے وقت جو سماروہ ہوا۔ اسوقت
جو رپورٹ پڑھی گئی۔ اُس سے صاف ظاہر ہے اور
وہ سماروہ بڑودہ شہر میں لکھشمی بلاس محل کے دیوانخانہ
میں اسکول کی لڑکیوں تتھا استریوں کو خاص
شریمتی مہارانی راج راجیشوری شری چمنا بائی
صاحبہ کے ہاتھ مبارک سے انعام تقسیم کیا گیا۔ اسوقت
انعام لینے والی لڑکیاں ایکہزار دو صد اور استریں
۵ چھتیس تھیں۔ علاوہ انکے شہر کے رئیسوں کی
استریں بہت سی ہر ایک قوم کے ہندو مسلمان
پارسی عیسائی وغیرہ اُس سماروہ کے نمت
آئی تھیں۔ اُس دن محل میں کسی مرد کو آنے کا حکم نہ
تھا۔ اور کل بوتھا استری شکشکوں نے ہی رکھی

نیک کرمونکا پرچار ہو گیا۔ تو کچھ تو جیو مکت سُکھ
کو پراپت ہو گئے۔ اور کچھ جیو کہ جنہیں گناہوں
کی کچھ کسر باقی ہے منش قالب میں داخل
کیئے گئے۔ اور پہلے جو بعوض گناہوں کے چرند
و پرند بن چکے ہیں۔ وہ بھی اپنے گناہوں
کی سزا بھگت کر منش قالب میں واپس آگئے
اور وہ بھی دھرماتما بنگئے۔ اور کوئی چرند پرند
زمین پر نہ رہا۔ کیونکہ جو وجہ کہ انکے پیدائش
کی تھی۔ جب ہم اسی کو چھوڑ دینگے۔ تو ضرور
ہے۔ کہ کبھی بھی ہم بُری جونوں کو نہ پراپت ہونگے
تو جتنے جانور ایسے ہیں۔ مثلاً گائے بھینس
وغیرہ کہ جنسے ہمیں ہر قسم کے فائدے پہونچتے
ہیں۔ ہر ایک منش شاستر جانتا ہے۔ دودھ پیتے
ہیں۔ گھی کھاتے ہیں۔ جو کہ ہماری طاقت کا
باعث ہوتا ہے۔ اگر ہم ایسی اشیاء کا استعمال نہ
کریں۔ تو ضروری ہے کہ ہم کمزور ہو کر مختلف
بیماریوں میں صد ہا رنج و الم سہتے رہیں۔ نیز جو
انسے بیل وغیرہ اُتپن ہوتے ہیں۔ جو کہ ذریعہ
اناج کا ہے۔ اور اس اناج کے استعمال پر ہی
ہماری زندگی منحصر ہے۔ اور اسی اناج سے
بیرج پیدا ہوتا اور بیرج سے سنتان اُتپتی
ہوتی ہے۔ گویا اناج پر ہی ہماری زندگی کا
منحصر ہے۔ تو اناج اُتپتی کا ذریعہ مذکورہ بالا ہی
اس لیئے ثابت ہے۔ کہ ایسے جانوروں کا پیدا
ہونا تناسخ نہیں۔ بلکہ پرماتما نے سرشٹی کے
انتظام کے لیئے اُتپن کیئے ہیں۔ اس لیئے
تناسخ کا مسئلہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ شبانی امید
پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کی خدمت میں گذارش
ہے۔ کہ بڑی عنایت ہو کہ آپ بندہ کی شنکا نورتی
فرماویں۔

آریہ سماج کا سیوک
خاکسار نتھورام ورما ازلسپردہ

ٹھیک اندازہ لگتا رہے۔ ایسا کرنے سے میرے
خیال میں سماجیں دشمنوں کے ہاتھ سے بہت
کچھ محفوظ ہو جاوینگی اور وہ تمام اندیشہ اور
تفکرات جو سماجوں کو آئے دن لگے رہتے ہیں
ایکدم کافور ہو جاوینگے۔ اور سماجوں کی بھی
ساکھ جو ایک پوتر اور دھارمک سوسائٹی کی
ہونی چاہیئے۔ عام لوگوں کی نظروں میں
ہو جاویگی۔

ویدک دھرم کی اُنتی چاہنے والا
کندن لعل انڈیلی

غور طلب شنکا

نمستے۔ گذارش ہے۔ کہ مندرجہ ذیل مضمون
کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔
بروئے اصول آریہ سماج ہر ایک جیو آتما چیونٹی
سے لیکر ہاتھی پرینت شکل کے لحاظ میں مساوی ہے
جسکو قالب انسانی یا حیوانی ملتا ہے۔ وہ اسکے
پورب کیئے کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر شبھ کرم
کیئے تو انسانی قالب (جو کہ ایک اعلیٰ رتبہ رکھتا
ہے) میں داخل کیا گیا۔ ورنہ بعوض بد اعمال کے
مختلف بُری جونوں میں سزا کا مستحق ہوا۔
چونکہ آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ کہ ہر ایک جیو
دھرماتما بنایا جاوے۔ بلکہ جو کچھ ان دنوں میں
سماجیں کوشش کر رہی ہیں۔ انکا یہاں تک خیال ہے
کہ ہماری کوشش نشپھل نہ جائیگی۔ یعنے ہر ایک جیو
دھرماتماؤں کی پدوی کو پراپت ہوگا۔ اور شبھ کرم
جسکے عوض ہیں تناسخ میں جانا پڑتا ہے۔ اس سے
علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے سُکھ کو پراپت ہونگے۔ تو سوال
پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہر ایک جیو دھرماتما بنگیا (بقول
آریہ سماج کے) تناسخ سے آزادی ہو چکی اور دنیا پر

تھی - دیوانخانہ کے بانڈ کے کمرے میں گرلس سکول کی لڑکیوں نے اور ستریوں کے سکول کی استریوں نے اور سٹوڈنٹ کے ودیارتھیوں نے بنائے ہوئے دستکاری کام کا درشن کیا تھا اسمیں سادہ سلائی کا کام - کشیدہ - جغرافیہ کا نقشے وغیرہ تھے - اور سوائے اسکے بال وگیان تک کی پدرتھی کے بھی تیار کئے ہوئے پدارتھ رکھے گئے تھے اور قابل تعریف یہ ہے - کہ گجراتی گرلس سکول نمبر ۱ مرہٹی گرلس سکول نمبر ۲ کی لڑکیوں کے تیار کئے ہوئے پوشاک نے بھیجے گئے تھے - شری مہارانی صاحبہ وہاں رونق افروز ہوئیں - اسوقت ہر ایک کام کا ملاحظہ کرتے ہوئے آکر اپنی جگہ پر براجمان ہوئیں۔ بعدازاں سوبھاگیہ وتی سگونا بائی ودیا ستریوں کے کلاس کے سپرنٹنڈنٹ صاحبہ نے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کی طرف سے رپورٹ پڑھی جکا سارانش حسب ذیل ہے -

شری مہاراجا دھیراج سری حضور صاحب کی طرف سے شکشا کا پرچار کیسا زور شور کے ساتھ ہو رہا ہے جو محتاج بیان نہیں کیونکہ آفتاب عالمتاب کے ثبوت کے لئے کسی برہان کی ضرورت نہیں - ویسا ہی اس راج میں جو شکشا دیجاتی ہے - وہ محتاج بیان نہیں - ۲۰ سال سے پیشتر اس راج میں ۷۰ سکول تھے اور انمیں چھ ہزار ودیارتھی تھے اور اب تیرہ ہزار چونتیس اسکول ہیں - اور انمیں ستاسی ہزار نوسو چار ودیارتھی تعلیم پاتے ہیں -

لیکن ستری شکشا کی طرف کس طرح ترقی ہوئی ہے اچھی طرح ظاہر ہو جاویگا - کہ ۱۸۷۵ء میں لڑکیوں کے سکول صرف دو تھے اور انمیں ۲۲ لڑکیاں تھیں - اور اب اسی جگہ نواسی ۸۹ سکول ہیں - اور انمیں سات ہزار پانچسو چوالیس لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں - اور انکے علاوہ لڑکوں کے سکول میں بھی دو ہزار نوسو ترسیٹھ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں - یعنی کل لڑکیاں دس ہزار پانچسو سات ہوتی ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ ستری شکشا کی طرف سری مہاراجہ صاحب کا کتنا خیال ہے - اور وہ اس کام کو کس خوبی سے کر رہے ہیں - اسکول میں جانیکی لڑکیوں کا پرمان فیصدی [illegible] ہے اور بمبئی علاقے میں فیصدی ۴ ہے اور ہندوستان میں سب سے ترقی پایا ہوا راج میسور ہے - اسمیں بھی صرف ۲ پایا ہے -

لڑکیوں کے سکولوں پر ستریاں ہی شکشک ہونی چاہیئے - اس خیال سے فیمیل ٹریننگ سکول ۱۸۹۰ء میں قایم کیا گیا - اس سال ۱۹ ودیارتھنیاں تھیں - اور اب اس سال ۳۵ ہیں کل سکولوں میں پچانس استریاں ادھیاپکا ہیں -

مسلمان لڑکیوں کی تعلیم میں جو کوشش ۱۸۹۳ء تک کیگئی تھی - وہ دیر تک کی تھی - لیکن اسی سال دو سکول آپ لڑکیوں کے لئے شروع کئے گئے اور اسی سال امریلی تعلقہ میں لڑکی اور لڑکوں کی شکشا شروع ہوئی انکے لئے ۲ سکول کھولے گئے - اور سال گذشتہ خاص شہر بڑودہ میں ہی ایک اردو سکول لڑکیوں کے لئے ہی قایم کیا گیا -

انتیج (अंत्यज) لوگوں کے لئے جو سکول شروع کئے گئے - انمیں بھی ایک سکول لڑکیوں کا ہے - اور انمیں انتیس ۲۹ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں - پردہ (جوان) ستریوں کے لئے جو ورگ (کلاس) شروع کیگئی ہیں انمیں بھی تین سو چھ ستریاں تعلیم پاتی ہیں - اور ا ورگ کل ۵ ہیں - اس طرح سے اس راج میں ستری شکشا کے لئے پریتن ہو رہا ہے - وہ اس رپورٹ سے ظاہر ہے -

رپورٹ سنانے کے بعد سری مہارانی صاحبہ نے بالقدر روپیہ تقسیم انعام کے لئے اپنی ہاتھ سے دیئے - اور انعام تقسیم کیا گیا - اور بعدازاں جلسہ برخاست ہوا -

اڈیٹر صاحب - اب آپ ذرا غور سے دیکھیں کہ ہمارے راجپوتانہ کے مہاراجوں کا بھی کبھی اس طرف دھیان آوے گا - کہ اس بھارت کے ادھار کے لئے وہ اس اتم کام ستری شکشا کے لئے اپنی گھور ندرا سے جاگرت ہو کر یتن کریں - کیا وہ کشتری کل میں اتپن ہو کر بھی اس بھارت کی رکشا کے لئے دو کمر ہمت نہ باندھینگے - شوک! شوک!! شوک!!!

اب اے پنجابی بھائیو اگر تم میں رام کرشن گوتم کپل کناد گوبند سنگھ اتپن ہوں - اگر تمہاری اچھیا ہے تو تم کنیا مہاودیالہ جالندھر کو بہت ہی جلد قایم کرو - اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دیش سیتا گارگی - میتری آدی سے پھر سے پورن ہو - تو تم استریوں کو شکشا دینے کے لئے اوشیہ مہاودیالہ کی مدد کرو اور اسے اسطرح پورن اوستھا کو بہت جلد پہونچاؤ - جس طرح تم نے دیانند اینگلو ویدک کالج آدی کو پہونچایا - بیشک تم شور ہو اور شور ہی نہیں بلکہ دھرماتما بھی ہیں - کوئی شک نہیں کہ تمہیں اس سے اپنی ویرتا اور دھرماتماپن کا ثبوت دینا چاہیئے - ورنہ ضرور سوارتھ کا دوش آوے گا - کہ تم نے اپنے لئے تو بہت کچھ کیا - پرنتو ان بے زبان ابلاؤں کے لئے بھی تو کچھ کر دکھلاؤ - آخر کو [illegible]

ہے اور تم سے بھی پیار رکھتا ہے۔ کہ اگر بھارت کے پھلے دن آؤ دیکھو تو ایسی جاتی کی اُنتی کی بلند آئیگی۔ اس لیئے اس جاتی کا جلد اودہار ہو۔ یہی کرو کہ جس سے تمہارا بھی اودھار ہو۔

اوم شانتی شانتی شانتی — آریہ سیوک

شیو رتن دریا ساکن پاتور
ضلع اکولہ برار

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
دگر خاموش بنشینم گناہ است

آج اخبار ستیہ دھرم پرچارک جبیں کہ ایک مضمون سوامی اچیتانند کے بارے میں کہ وہ ویدوں کو ایشور وکت نہیں مانتے میرے مطالعہ میں آیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ آپ لاہور میں مطبع بھارت سدھار میں آئے تھے۔ بات چیت کرتے ہوئے آپنے فرمایا تھا کہ مجھے ہرگز یہ یقین نہیں۔ کہ آدی سرشٹی میں آدمی جوان کیسے پیدا ہوئے۔ اور اس امر کا یقین ہے۔ کہ بکشتی یافتہ آدمی پھر سنسار میں آکر جنم لیتا ہے۔ اور آپنے یہ بھی فرمایا۔ کہ وید ایشور وکت نہیں۔ پرنتو پرانی کتابوں میں بہ نسبت ویدوں کے اپنشد زیادہ اچھی ہیں۔ سوامی دیانند سرستی نے وید بھاشیہ بھومکا میں پرمانو اور پرکرتی انادی مانی ہے اور ستیارتھ پرکاش میں انت مانا ہے یہ ستیارتھ پرکاش کو نہیں مانتا۔ اور جوش تقریر میں یہاں تک بڑھ گئے کہ میں ابھی برہمو سماج میں بابو نوین چندر رائے کے پاس جاتا ہوں اور اخبار میں مضمون دیتا ہوں۔ ملا ساریہ لوگوں سے جواب طلب کرتا ہوں۔ آخر

امید تھی۔ کہ ضرور سوامی جی حسب اپنے خیالوں کو بذریعہ اخبار مشتہر کرینگے۔ مگر وہ سر سے دن جو سوامی جی سے ملاقات ہوئی۔ تو ہم نے سوامی صاحب سے دریافت کیا کہ آپنے اپنے خیالوں کو ابھی تک کسی اخبار میں براہ اشاعت تحریر کرکے ارسال کیا ہے یا نہیں۔ تو بجواب اسکے آپ فرمانے لگے۔ کہ آریہ سماج میں عام ناراضی پھیل جائیگی۔ اس لیئے میں ایسے خیالات کا اظہار مناسب نہیں سمجھتا اب میں پبلک کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور سوامی جی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اگر وہ سچ ہے۔ تو آپ بلحاظ اپنے منافقانہ اور مخالفانہ خیالوں کے آریہ سماج کو مورد طعن نہ بنائیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کچھ دیا سنگھ کے اوپدیشک اور آریہ سماج کے ممبر ہیں۔

آپکا داس آتما رام آریہ مہاشہ
بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب

ایک ضروری اطلاع

ہمکو معتبر ذریعہ سے اطلاع پہونچی ہے کہ جلد اول کتاب مسمیٰ ہندو بیوہ کی شادی کا رواج زیر اہتمام اودھکاری دھرم سبھا ایک سبھا لاہور کے چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ جسمیں پبلک نہ صرف انکی برادریوں کی طرف سے اظہار ہمدردی شکریہ منظوری و پسندیدگی رواج دیکھیگی ہے۔ بلکہ کل ممبر پنجاب کے معزز صاحب ہر چہار بیرون ہند کی طرف سے

راقم
خادم قوم

آریہ ساماچک خبریں

سکتر صاحب آریہ سماج سیبی لکھتے ہیں کہ کئی باعث سے فی الحال اس سماج کا سالانہ جلسہ ملتوی کیا گیا ہے۔ ۸ اور ۹ فروری کو جلسہ ہوگا۔ جب پھر کوئی تواریخ مقرر ہوئیں۔ تو پبلک کو مطلع کیا جاویگا۔

آریہ سماج سکھر کے سالانہ جلسہ پر جو ۱۹ اور ۲۰ جنوری کو ہوا تھا۔ پنڈت پورنانند۔ پنڈت شبھو مشر۔ اور ڈاکٹر منگت رام کے لکچر ہوئے اور تین سو روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیئے چندہ ہوا۔

آریہ برادری کا سوال لاہور آریہ سماج میں آجکل زیر بحث ہے۔ لالہ کدار ناتھ جتھا پرشرتی لاہور آریہ سماج ایک دستور العمل طیار کر رہے ہیں۔ جو کہ بعد طیاری و منظوری انترنگ سبھا آریہ پتر کا لاہور میں شائع ہوگا۔

ہمعصر آریہ پتر کا لکھتا ہے۔ کہ ستارہ اسلام کے ٹریکٹ نگار چاریہ کو لاہور آریہ سماج نے رجسٹرڈ خط کے ذریعہ شاسترارتھ کا چیلنج دیا لیکن افسوس کہ وہ رجسٹری شدہ خط شنکر مہاراج نے واپس کر دیا۔

لالہ منگت رائے آپ پردھان آریہ سماج کمالیہ ہمیشہ سفر میں کچھ نہ کچھ آریہ ساماجک کام کیا کرتے ہیں۔ حال ہی میں جنگ سے واپس آتے ہوئے موضع باغ میں انہوں نے ویاکھیان دیا۔ ستری اور پرش سب پر بڑا اثر ہوا کئی ایک عورتوں نے جنڈی پوجا اور گنیش برت چھوڑ دیا۔ ۱۲ بجے دن سے ۲ بجے رات تک لالہ منگت رائے کام کرتے رہے۔ لوگ پریم کے

اریے نہیں پھر روکتے تھے گاؤں میں پرچار
کی بڑی ضرورت ہے اور جلد اثر ہوتا ہے۔

آریہ سماج لودھیانہ نے اپنے ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء کے عام جلسہ میں دیوان سنت رام صاحب کی بابت اتفاق رائے ظاہر کرتے اور ان کی بہادرانہ کار گزاری کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ریزولیوشن پاس کیا۔ ریزولیوشن لالہ رام ناتھ صاحب جی پردھان نے پیش کیا تھا۔

کھریاں آریہ سماج آج کل بڑی ترقی پر ہے لوہڑی کے دن آریہ سماج کے پورنا ممبروں نے پہلے ہوم ہون کیا پھر ایک عظیم الشان نگر کیرتن کیا۔ دو گھنٹہ بعد جہاں لوہڑی جلائی جاتی تھی ڈیڑھ دو سو کے مجمع میں آریہ بھائیوں نے دیا کھیان دیئے۔ اور ایک دیا کھیان شری ہری رام کی دوکان کے سامنے دیا۔ ان دیا کھیانوں کا بہت ہی اچھا اثر لوگوں پر پڑا۔ مبلغ [illegible] روپیہ دان بھی جمع ہو گیا۔ [illegible] پردھان مہاشہ نے سنکرات کے دن پریوارک اپاسنا کے نئے ممبروں کو پریرت کیا جس کو انہوں نے منظور کیا۔ اس آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بھی ۲۷ اور ۲۸ فروری کو قرار پایا ہے۔ اور نگر کیرتن ۲۶۔ کو ہوگا۔ جو آریہ پرش کہ دھرم کا نفع اٹھانا چاہتے ہیں وہ ضرور شریک جلسہ ہوں۔

آریہ سماج قصبہ تیتر ون ضلع سہارنپور کے عہدہ داران کا انتخاب ذیل ہوا۔ بابو نورنگ لال صاحب پردھان۔ لالہ گوبند رائے صاحب اپ پردھان۔ لالہ رگھبیر داس صاحب منتری۔ لالہ خوشی رام صاحب اپ منتری۔ منشی چندر بھان صاحب کوشادھیکش۔ لالہ [illegible] داس صاحب پستکادھیکش

۱۹۰۶ء کے واسطے آریہ سماج اجمیر کے عہدہ داران اور انترنگ سبھا کے ممبران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ پریسیڈنٹ منشی [illegible] صاحب۔ وائس پریسیڈنٹ۔ پنڈت کمل نین صاحب۔ منتری بابو متھرا پرشاد صاحب۔ اپ منتری بابو شیو پرشاد۔ کوشادھیکش بابو رام جیون صاحب۔ اپ کوشادھیکش منشی [illegible] صاحب۔ پستکادھیکش بابو چھگن لال صاحب۔ اپ پستکادھیکش بابو نارائن داس صاحب۔ ممبران۔ رام بلاس صاحب۔ بابو گنیش داس صاحب۔ ہیرا لعل صاحب بابو ہری کشن صاحب بنواری لال صاحب۔ بابو بسنت لال صاحب

آریہ پرتی ندھی پنجاب

پنڈت کرپا رام بھیرونوی نے ۷۔ دسمبر ۱۹۰۵ء سے ۱۳ دسمبر تک شاہدرہ (لاہور) میں اپدیش کیا۔ پہلے دن "آریہ سماج کیا ہے" اس مضمون پر دیا کھیان دیا۔ تعداد شروتا پچاس کے قریب تھی۔ دوسرے دن چار ویدوں پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۷۰ کے قریب تھے۔ تیسرے دن چار آشرموں پر دیا کھیان دیا حاضری ۸۰ کے قریب تھی۔ چوتھے دن استریوں کے کرتبیہ پر دیا کھیان دیا۔ حاضری ۵۰ تھی۔ پانچویں دن "دان کے ادھکاری کون ہیں" اس شبہ پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۶۰ کے قریب تھے۔ چھٹویں دن دین اسلام وغیرہ کے کھنڈن پر دیا کھیان دیا۔ حاضری سو کے قریب تھی۔ ساتویں دن دھرم وشئے پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ کے قریب تھے۔ ۱۷ دسمبر کو کاموں کی (گوجرانوالہ) میں دھرم وشئے پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھی۔ ۱۸ دسمبر کو ایک صاحب لالہ ہری رام آریہ سماج کے ممبر ہوئے دوسرے دن [illegible] میں ہی استریوں کے کرتبیہ پر دیا کھیان دیا۔ ایک ودوان استری کا [illegible] اثر ہوا۔ ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کو [illegible] میں رہے۔ پہلے دن ۹۰ شروتاؤں کی حاضری میں ناستک مت کے کھنڈن پر اور دوسرے دن ایک سو شروتا کے سامنے دھرم وشئے پر دیا کھیان دیا۔ پنڈت جی نے نوٹس دیا کہ کوئی شخص اگر ناستک مت آدی وشیوں پر شاستر ارتھ کرے۔ مگر کوئی شخص نہ آیا۔ ۲۱ سے ۲۶ دسمبر تک گوجرانوالہ میں اپدیش کیا۔ پہلے دن شہر منڈی میں ناستک مت کے کھنڈن پر دیا کھیان دیا (پروفیسر) درگا پرشاد جی کے لیکچر ہونے کے کارن پنڈت جی نے دیا کھیان نہ دیا۔ تیسرے دن نوین ویدانت کھنڈن کیا شروتا ۳۰ تھے۔ چوتھے دن سماج مندر میں دھرم وشئے پر دیا کھیان دیا۔ پانچویں دن منڈی میں [illegible] کے کھنڈن پر دیا کھیان دیا۔ چھٹویں دن ہر معاملہ کا [illegible] نہ کرنا چاہئے۔ اس مضمون پر دیا کھیان دیا۔ حاضری شروتا ہر روز تیس چالیس رہی۔ ۲۷ سے تیس تک وزیر آباد میں رہے پہلے دن پچاس شروتا کی حاضری میں دیش کی حالت پر۔ دوسرے دن سماج مندر میں ۳۰ کی حاضری میں دھرم وشئے پر دیا کھیان دیا۔ اور تیسرے دن ایک سو شروتا کے سامنے ایک چوک میں ناستک مت کے کھنڈن پر دیا کھیان دیا۔

پنڈت آتما رام شرما نے ۲۳ نومبر کو لگا (جالندھر) میں ایک دیا کھیان دیا۔ شروتا ۳۰ تھے۔ ۲۴۔ نومبر کو نکودر میں ایک دیا کھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۲۵۔ کو نور محل میں دیا کھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۸ دسمبر سے ۱۱ تک پونڈری میں ہر روز ایک دیا کھیان دیا۔ اور

ایک کتھا کی۔ شروتا ہر روز ۵۰ تھے۔ ۱۱۔ کو
پنڈوری میں نیا سماج قائم ہوا۔ ۱۲ دسمبر سے
۱۱ دسمبر تک کیتھل میں اوپدیش کیا۔ ۱۲۔ کو
ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۵۰ تھے۔ ۱۳۔ کو
ایک ویاکھیان دیا شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۱۴۔ کو ایک
ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۵۰ تھے۔ ۱۵۔ کو ۳۰۰
شروتا کی حاضری میں ایک ویاکھیان دیا پرشنوتر
ہوئے۔ اسوقت ۹ شخص آریہ سماج کے ممبر ہوئے
اور کیتھل میں لالہ جوگدھیان جی ناظر کے مکان پر
جلسہ ہو کر نیا سماج ستھاپت ہوا۔ یہ لالہ صاحب
دیدہ آریہ اور لگستا ہی ہیں۔ ۱۶۔ کو ۵۰۰ کی
حاضری میں ایک ویاکھیان دیا۔ شاستر ارتھ
مورتی پوجا کے وشے پر ہوا۔ جس پر بہت سے
لوگ سمجھ گئے۔ ۱۷۔ کو ۸۰۰ کی حاضری میں
اوتاروں کے وشے پر شاستر ارتھ ہوا۔ اس
شاستر ارتھ کا بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ ۱۸۔ کو کھیڑا
ملتوں کی حاضری میں پھر اوتاروں کے وشے پر
شاستر ارتھ ہوا۔ اسدن ۱۰ نئے ممبر بنے۔ ۱۹۔ کو
ایک اوپدیش دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۲۰۔ کو ۳۰
کتھا کی شروتا ۳۵ تھے۔ ۲۱۔ کو اوپدیش دیا شروتا
۷۰ تھے۔ ۲۲۔ کو ایک ویاکھیان دیا۔ اور رات کو
کتھا کی۔ ۲۳۔ کو ممبروں کو سندھیا پڑھائی۔ ۲۴۔ کو
۷۰ کی حاضری میں ایک ویاکھیان دیا پرشنوتر
بھی ہوئے۔ ۲۵۔ کو پھر سندھیا پڑھائی۔ ۲۶۔ کو
ویاکھیان دیا شروتا ۸۰ تھے۔ ۲۸۔ کو شاستر ارتھ
کیا اور رات کو اوپدیش دیا۔ ۳۰ اور ۳۱۔ کو
پونڈری میں دو ویاکھیان دیئے۔ شروتا دونوں دن
دو سو کے قریب تھے۔ یکم جنوری سے ۷ جنوری تک
پونڈری میں پہلے دن ایک ویاکھیان دیا اور
شاستر ارتھ کیا۔ شروتا ۳۰۰ تھے۔ دوسرے اور
تیسرے دن ایک ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا
ہر روز ۴۰۰ تھے۔ ۴ سے ۷ تک ہر روز کتھا
کی۔ شروتا ہر روز ۳۰۰ کے قریب تھے۔

پنڈت الہ دین اوپدیشک نے ۱۷۔ ۱۸ دسمبر کو
چک جلسے میں دو ویاکھیان دیئے۔ اور ۲ کتھا
کیں۔ چار آدمی سبھاسد بنے ۱۹ اور ۲۰
دسمبر کو بھادری میں دو ویاکھیان دیئے اور
رات کو کتھا کی۔ شروتا پچاس ساٹھ تھے۔ ۲۱
کو ھکر میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ تھے
پانچ اشخاص سبھاسد بنے۔ ۲۳ و ۲۴ کو شاہ پور
چھاؤنی میں ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک
پرارتھنا کی۔ شروتا ۲۵ سے زیادہ نہ تھے۔ ۲۵
۲۶۔ کو خوشاب میں دو ویاکھیان دیئے شروتا
پچاس ساٹھ تھے۔ ۲۷۔ کو دہانہ میں ایک
ویاکھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۲۸ و ۲۹۔ کو
دسوال میں دو ویاکھیان دیئے اور ۲ کتھا کیں
شروتا ۴۰۰ تھے۔ ۳۰ و ۳۱ کو کوٹھا میں ایک
ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک ایک کتھا کی۔
شروتا دونوں دن ۱۵۰ تھے۔ ۱۵ اشخاص
سبھاسد بنے۔ یکم جنوری کو ناٹھی (شاہپور) میں
ایک ویاکھیان دیا اور ایک کتھا کی۔ شروتا ۲۵
تھے۔ ۲ و ۳ جنوری کو راجبہ میں دو ویاکھیان
دیئے۔ شروتا پچاس ساٹھ تھے۔ ۵۔ کو خوشاب
میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۶۔ کو
ہڈالی میں دھرم چرچا کیا۔ ۷۔ کو وہاں ہی
ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۳۰ تھے۔ ۸ و ۹
کو مٹھا ٹوانہ میں ایک ایک ویاکھیان دیا اور
کتھا کی۔ شروتا ساٹھ و ستر تھے۔ ۱۰ و ۱۱ کو
روڈا (شاہپور) میں ایک ایک ویاکھیان
دیا اور کتھا کی۔ شروتا دونوں دن چالیس تھے
۱۳۔ کو نور پور (شاہپور) اوپدیش دیا۔
شروتا ۳۰ کے قریب تھے۔

پنڈت بھگوتی ناتھ نے منٹگمری میں
۴ دسمبر کو ایک ویاکھیان دیا شروتا ۱۵۰ تھے۔
۵ و ۶ کو پرشنوتر ہوئے۔ ۸ سے ۱۱ تک
ہر روز کتھا کی۔ ۱۲ دسمبر سے ۴ جنوری تک
ملتان میں اوپدیش کیا۔ ۱۲۔ کو ایک ویاکھیان
دیا شروتا ۸۰ تھے۔ ۱۳۔ کو ایک ویاکھیان دیا
شروتا ۵۰ تھے۔ ۱۴۔ کو ایک ویاکھیان دیا
شروتا ۶۰ تھے۔ ۱۵ و ۱۶ کو ایک ایک ویاکھیان
دیا۔ شروتا ہر روز ۴۰ تھے۔ ۱۸۔ کو ایک ویاکھیان
دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۹۔ کو ایک ویاکھیان
دیا۔ شروتا اکیسو تھے۔ ۲۰۔ کو ایک ویاکھیان
دیا شروتا ۸۵ تھے۔ ۲۱۔ کو ایک ویاکھیان دیا
شروتا ۷۰ تھے۔ ۲۲ کو ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا
۱۰۰ تھے۔ ۲۴۔ کو ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا
۷۰ تھے۔ ۲۸۔ کو ایک ویاکھیان دیا شروتا ۲۵۰
تھے۔ ۲۹۔ کو ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے
۳۱۔ کو ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ تھے۔ یکم
جنوری سنہ ۹۶ء کو آرام کیا۔ ۲۔ کو ایک ویاکھیان
دیا۔ اور ایک مرتک سنسکار کیا۔ ۳۔ کو ایک
ویاکھیان دیا شروتا ۷۰ تھے۔ ۴۔ کو ایک ویاکھیان
دیا۔ شروتا ۱۴۰ تھے۔ ۵۔ کو ایک ویاکھیان دیا
شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۷۔ کو وہوا لواہ پر ویاکھیان دیا
شروتا ۲۰ تھے۔ ۱۰۔ کو ایک ویاکھیان دیا شروتا
۳۸ تھے۔ ۱۲۔ کو ویاکھیان دیا شروتا ۸۰ تھے
شروتاؤں میں سے تین شخص آریہ سماج کے ممبر
بنے۔ ۱۳۔ کو ایک ویاکھیان دیا شروتا ۵۰ تھے
۱۴۔ کو ایک کتھا کی۔

پنڈت لیکھرام جی نے ۲۔ جنوری سنہ ۹۶ء
کو پٹیالہ میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰۰ تھے
۳۔ جنوری کو ایک ویاکھیان دیا شروتا ۵۰۰
تھے۔ ۴۔ جنوری کو ایک ویاکھیان دیا شروتا ۵۰۰

۵-کو پھر دیا کھیان دیا - شروتا ۵۰ء ۴ تھے
و-کو دیا کھیان دیا - شروتا ۵۰ء ۲ تھے

لوکل

سنیچر وار کو ڈبیٹنگ کلب کا ہفتہ وار جلسہ
بدستور آریہ مندر میں ہوا۔

آتوار کو بوقت صبح لالہ گوبرل فرانسیس کے
مکان کی پرتشٹھا کے تقریب سب آریہ بھائی اکٹھے
ہوئے - بھجن گائے گئے ہون ہوا - اور لالہ صاحب نے
سب یاجکوں کو پریتی بھوجن کرا دیا - اُسی وقت
پُجاری جی نے مندر فنڈ کے چندہ کی فہرست
کھولی - جس پر اُسی وقت قریباً ۵۰ روپیہ لکھے گئے۔
شام کو سماج مندر میں بدستور ہفتہ وار جلسہ
ہوا - معمولی ہون آدی کے بعد لالہ منشی رام جی
نے پرارتھنا کرا کر ستیارتھ پرکاش سے کتھا
کی - بعد ازاں لالہ بھوارام جی آستک نے ایک
لکچر دیا - ازاں بعد فہرست چندہ مندر فنڈ
پنڈت گوبرل صاحب اور سیر جو کہ بتقریب
رخصت آئے ہوئے تھے - پیش کی گئی - جس پر
پنڈت صاحب نے دریا دلی سے پچاس روپیہ
لکھ دیئے۔

جالندھر کی شبرات ٹوٹنے بازی
میں پنجاب بھر میں نمبر اول ہے - آج رات شبرات
کی رونق قابل دید تھی - ٹوٹنے بازوں کا جھوم
جھوم کر میدان میں آنا اور سلامی ہوتا ہوا نہ
سے آسمان پر کہکشاں کا نمونہ بنا ہوا تھا - یہ
ٹوٹنے بازی کے موقعہ پر ہر سال استادی اور
خلافت کی سندیں ملا کرتی ہیں - اگلے سال
چند ایک صرف خلافت کے کلاس میں داخل کیے گئے تھے یا
خلافت کے امتحان دیئے گئے ہیں - لیکن شکر ہے کہ کوئی
جنم واصل نہیں ہوا - اور نہ کوئی استادی کا درجہ
ہی حاصل کر سکا۔

پولیس کا انتظام قابل تحسین تھا - کوتوال صاحب کے
حسن انتظام نے انتخاب کا کورس پورا ہونے دیا۔

اشتہارات

ہم اپنی کتابوں کی آپ تعریف کرنا مناسب نہیں
سمجھتے ہیں - کہ جملہ کتاب آپکی قدردانی سے
اب دوبارہ اور سہ بارہ از سر نو طبع ہوئی ہیں
جنکی سب ہمارے پاس سے بکثرت مانگ آ
رہی ہیں - امید بیحد خواستہ ہے کہ جملہ
صاحب ان کتابوں کو ملاحظہ کر کے ناشیں
عطا فرما دیں - اور بذریعہ اخبارات بلاد
پر جو کچھ اپنی رائے ہو - ظاہر کریں - تاکہ
شائقین کا روپیہ فضول نہ جائے - اور
مرہوکہ باز دہو کہ دیکر ملک کو برباد نہ کرنے
پائیں - اور قابل کتب کی قدر ہو۔

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن جس نسخہ
اسکی درستی کرنے پر ہماری محنت صرف ہوئی
ہے - امید کرتا ہوں - کہ اس مرتبہ اسکے
مضامین اور بھی دلچسپ ہو گئے ہیں ضخامت
بھی اسکی بہ نسبت سابق کے زیادہ ہو گئی ہے
کاغذ ولایتی متھرا پریس سے بہت عمدہ طرح سے
طبع کروائی ہے - اسمیں چار سو صفحہ ہیں۔

حفاظت منی - جو صاحب اپنی
اولاد کو برہمچاری بنانا چاہیں اور اپنے
وجود کو آرام دینا چاہیں - اسکا ضرور
ملاحظہ کریں - کیونکہ برہمچاری کا انحصار اسی پر
ہے - قیمت ۳ر

گرہستھا دان پدہتی - اولاد پیدا کرنے کی
اور انکی پرورش کرنے کی کنجی ہے قیمت ۴ر

معیار محبت - اگر دوستی کا لطف اٹھانا
ہے اور جھوٹے سچے دوست کو جاننے کی خواہش
ہے تو اسے ضرور ملاحظہ کیجئے قیمت ۳ر

ہجرت وادیش - اسمیں الفضیحت مندرج
ہے - جو سر جیندو مہاراج رانجیند رنے ہجرت
کو کی ہیں - ہر آدمی کو جسے آب زر سے
لکھنا چاہیے قیمت ۱ر

رشی پرشاد - مہاتما سوتک کا اپدیش ہے
جو انہوں نے جدہشٹر مہاراج کو کیا تھا
قیمت ۱ر

انمول رتن - اسمیں دکھلایا گیا ہے کہ تو ہم
ہم کیا کیا حاصل کر سکتے ہیں - قیمت ۱ر

(نوٹ) یہ آٹھوں کتابیں اردو
ہندی میں موجود ہیں - علاوہ اس کے
زبان ناگری میں رتن جوہری قیمت ۔ رتن پرکاش
قیمت ۸ر لوب کا ڈر ۲ر سندھیا درپن ۲ر
نیت سرن ۲ر سرشٹا چار ۱ر

اطلاع جو کتب ویلیو پے ایبل یا الفد
قیمت آنے پر روانہ ہونگے - کل کتب پر ہماری
مہر دیکھ لیں - لفظ اردو اور ہندی بھی لکھ دیا
کریں - پتہ ڈاکخانہ صاف لکھیں

المشتہر جمن لال ولیش نہر ضلع شاہجہان پور
کو بھی بھائی رجب دہنی لال ہمکاران ہیں

تصحیح

اشتہار مندرجہ صفحہ نمبر ۳ کالم سطر ۲ میں جو
قیمت ۴ر گولی دو روپیہ لکھا گیا ہے - وہ غلط ہے
۴ر گولی کی قیمت دو روپیہ ہے۔

نمبر ۴۴ | مطبوعہ ۲۷ سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۷ - فروری سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۷

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۶

इदं मे ब्रह्म च क्षत्रं चोभे श्रि
यमश्नुताम। मयि देवा दधतु
श्रियमुत्तमां तस्यै ते स्वाहा॥

" ارتھ - میں چرن سے میرے برہم گیان اور کریا - دونوں ایش کو پراپت ہوں - جس سے ودوان لوگ میرے نمت اتی سریشٹ ایش کو دھارن کریں - تیرے لیے ہی اُسی ایش کی پراپتی کا ہم لوگ پریتن کریں "

گیان اور کرم یعنی (علم اور عمل) دونوں کو سپھل کرنے والی ایک وید ہی ہے - سنسار کو اُچت ہے - کہ سریشٹ ودوانوں اور تپسویوں سے ویدانوکول مذہب کی شکشا پاکر اُسے اپنے گیان اور کرم کی ایکتا میں لگادیں - سریشٹ ہی سوچیں - اور سریشٹ ہی کرم کریں - ایسا کرنے سے ہی شکشا دینے والے کا پرشارتھ سپھل ہوتا ہے - اور پھر خود شکشا حاصل کرکے ستیاچرنوں سے مضبوط ہوکر اور ہمیں اُسی مذہب کو پھیلانے کا پریتن کرنا چاہیے کیونکہ سارے سنسار کی بھلائی میں ہی اپنی بھلائی شامل ہے - یدی اور گروہ کو لاکھ سنج رہا ہے تو خواہ کتنی ہی سمپدا کیوں نہ حاصل کرلیگی ہو پورن شانتی نہیں دے سکتی - اس لیے خود شانتی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اُسی شانتی کا پرچار اوروں میں بھی کیا جاوے ۔ اوم شم

ست دھرم پرچارک

ویدک دھرم پرچار

از لالہ کاشی ناتھ صاحب بی اے

" ویدک دھرم پرچار " اسوقت سارے جگت (اُس) دنیا میں عجیب ولولہ پیدا کر رہا ہے - جب دو چار آریہ مل کر بات چیت کرتے ہیں - تو جھٹ گفتگو میں کتاب پر آجاتی ہے - اگرچہ مخالفین اپنے چیلے چانٹوں میں " اس کتاب کو دیکھ کر کہہ کر سمجھے بھی ایسی بے ترتیب کتاب نہیں لکھ سکتا " انکے دل سے اس کتاب کی عظمت مٹانا چاہتے ہیں - اور عام لوگوں کے جذبات " قوم "، " قوم " کے لفظ کے پکار سے اس کتاب کے برخلاف بھڑکاتے ہیں - لیکن تاہم جبکہ لالہ دوارکا داس ایم اے جیسے سنجیدہ آدمی اور لالہ امراؤ سنگھ جیسے پرجوش آدمی " آریہ میسنجر " کے کالم سیاہ کر رہے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ کالج پارٹی گروہ کے لکھنے والے اسے ایک معمولی بے ترتیب کتاب ہی نہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں - کہ اگر ہر ایک طریقہ سے اس کتاب کی مخالفت نہ کیگئی - تو یہ کتاب ضرور آریہ سماج کے لوگوں میں تبدیلی پیدا کرے گی؛ بہ نیک نیتی سے کسی کتاب کے متعلق نکتہ چینی کرنا کبھی خالی از فائدہ نہیں ہوسکتا - کیونکہ کوئی انسانی کتاب ایسی نہیں ہوسکتی جسمیں کسی نہ کسی نقص کی کمی ہوگئی ہو

مکمل ہونے کا وصف " وید مقدس " کی شان میں عاید ہوسکتا ہے - اسواسطے میں نے " ویدک دھرم پرچار " کو نکتہ چینی کی نظر سے دوبارہ سہ بارہ پڑھا ہے - اس کتاب کی عام مضمون کے ساتھ تقریباً کلی اتفاق ہے - لیکن جزوی طور پر میرے کئی ایک اعتراض ہیں - جنکا میں فیصلہ چاہتا ہوں - میں اس کتاب کو عجوبہ آریہ سماج سمجھتا ہوں اور یہ کتاب ظاہر کرتی ہے - کہ آریہ سماج زندہ ہے کس طرح آریہ سماج نے الشورہ قوتوں کے ماتحت جب جھوٹے سہارے چھوٹ گئے تو وید اور ایشور کا آسرا " پکڑا - اور آریہ سماج دنیا کی تواریخ میں ایک زندہ طاقت ثابت ہوگئی - یہ کتاب اُن کتابوں میں سے ایک ہے - جو عام لوگوں کے کانوں تک اُس آواز کو جوان کے آپس کے شور و غل اور بیچ بکھیڑوں کے باعث دھیمی ہو چلی تھی - ڈنکے کی چوٹ سے پہنچاتی ہے - اور انکو اپنے فرائض کا سیدھا رستہ دکھا کر آگاہ کرتی ہے " کدھر جانا تھا اور کدھر جا رہے ہو "

مصنف نے طرفین کے جذبات اور تعصبات سے متاثر نہ ہوکر پہاڑ کی چوٹی پر سے آریہ سماج کے گزشتہ کارناموں اور خیالات کی سچی تاریخ درشانے کی کوشش کی ہے - اس کتاب کے خیالات ہمکو ایسے معلوم دیتے ہیں - جیسے کہ مدت کے بچھڑے ہوئے رشتہ دار جنکو ہم باہمی جنگ و جدل اور بیچ کے بکھیڑوں " کے باعث تقریباً بھولے ہوئے تھے - یہی باعث ہے - کہ ہمکو زیادہ عزیز لگتے ہیں - پہلے میں اس کتاب کی عام سیرت کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں - اس کتاب میں اتحاد مین اور

شریر کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر بحث کی ہے
یہ کتاب آتما کو من سے اور من کو شریر سے
فضیلت دیتی ہے - آتما کو ایک نرالا طاقت مانتی
ہے - اور من اور شریر کو آتما کا کیول ہتھیار
مانتی ہے - جب تک آتما ٹھیک اور سدھرا ہوا
نہ ہو - من اور شریر کا مفید ثابت ہونا ناممکن ہے
بلکہ جب من اور شریر کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں
تو آتما کو تباہی کی طرف لیجاتے ہیں - اور اگر انجن
ڈرائیور شراب سے بدمست ہو کر اپنے فرائض سے
آگاہ نہ ہو - تو اسٹیمر اور انجن ڈرائیور اور مسافروں
کی تباہی کا باعث ثابت ہوا ہے - من اور شریر کو آتما
کا سوکشم اور استھول شریر بتلایا گیا ہے - اسکا منشا
یہ ہے - کہ آتما کا سبھاؤ یا کیرکٹر بتدریج ان سے
ظہور میں آتا ہے - کیونکہ جیسا آتما ہوگا - آہستہ
آہستہ ہتھیار بھی ویسے ہو جاوینگے - آتما تو سب
جانداروں میں موجود ہے - لیکن منشیہ اور پشو
اور تھا کا بھید آتما کے سبھاؤ کا ظہور ہے - پشو کی
حالت میں چونکہ آتما گری ہوئی حالت میں ہے
اسواسطے اسکے ہتھیار بھی اسکی گری ہوئی حالت کے
نشان ہیں - اور منشیہ کی حالت میں چونکہ آتما افضل
حالت میں ہے - اس لیئے اسکے ہتھیار من اور شریر
بھی افضل ہیں - اسواسطے آتما کا سدھار پردھان ہے
کیونکہ پھر من اور شریر بھی سدھر جاوینگے - اگر
آتما پاک ہے - تو من اور شریر جتنی افضل حالت میں
ہونگے - اُتنے ہی زیادہ نفع رسان وہ ثابت ہونگے
من اور شریر صرف سوکشم اور استھول ہتھیار ہیں جنکی
بدولت آتما پرکرتی یعنی نیچر کے سمجھنے کے قابل ہوتا
ہے - آتما من اور شریر کو قابو میں رکھنے کے لیئے دھرم
ودیا اور راج ضروری ہیں - جیسے آتما کا درجہ لحاظ من
اور شریر افضل ہے - ویسے دھرم کا درجہ بلحاظ ودیا اور راج
کے برتر ہے - دھرم کے آسرے ہی ودیا اور راج

رہ سکتے ہیں - دھرم اپنی استھول یا لشوونما حالت
میں کرشن روپ ہے اور ودیا اور راج ساکھا روپ
دھرم کے آسرے ہیں - دھرم کے لکشنوں میں
ودیا اور راج کا بیج موجود ہے - منوجی نے دھرم کے
دس لکشن دیئے ہیں -

(۱) دھرتی - دھیرج ارتھات استقلال
(۲) کشما ارتھات برداشت (۳) دم ارتھات
من کو بری طرف سے روکنا (۴) استیج ارتھات
من وچن اور کرم سے چوری تیاگ (۵) شوچ
ارتھات اندرونی اور بیرونی صفائی (۶) اندریہ
نگریہ ارتھات اندریوں یا استھول شریر کو بری
طرف جانے سے روکنا (۷) دھی - بدھی کو
شراب غیرہ منشی اشیا بری صحبت وغیرہ کے تیاگ
سے بڑھانا - (۸) ودیا ارتھات پرتھوی سے
لیکر پرمیشور پرینت پدارتھوں کا یدارتھ گیان
(۹) ست - سچ ماننا سچ بولنا اور سچ کرنا -
(۱۰) اکرودھ - شانتی رکھنا - دھرم اور دھرم رشتہ
پرسوامی جی کا رسالہ جو گجراتی سے ترجمہ کیا گیا ہے
ہر ایک آریہ کے ملاحظہ کے لایق ہے) ان دھرم
کے لکشنوں سے ظاہر ہے - کہ ان میں ودیا اور راج
کا بیج موجود ہے - یہاں جہاں یہ لکھا ہے وہ
آتما میں دھرتی اور کشما ہو - وہاں من اور شریر
کے قابو میں لانے کے باہر کے سامان کا بھی جو
ودیا اور راج پر مشتمل ہیں - بیج موجود ہے
ہم اپنے بیان کی صداقت کے لیئے ناظرین کی
توجہ رائے صاحب کی کتاب کے صفحہ ۱۶۸ کے
" دھرم اور آتما کی فضیلت " کے پرستاو کی طرف
کھینچتے ہیں " تاہم ہر ایک آدمی قبول کرے گا
وفضیلت آتما کو ہے - اسی طرح دھرم سبھا کا کام بھی
اچھی طرح نہیں چل سکتا - جب تک راجیہ سبھا اور
ودیا سبھا کا کام باترتیب نہ ہوتا ہو - تاہم وشیشتا

دھرم کو ہے - کیونکہ اسکو چھوڑا جاوے - تو دونوں
سبھائیں نکمی اور ہانی کارک ہو جاتی ہیں - ایک
فرق اور بھی ہے - کہ آتما کی پیڑا اور روگ کو
وہ خود دور کر سکتا ہے - استھول شریر اور انتہ کرن
جو جڑ ہیں سو خود کچھ نہیں کر سکتی - انکی بیماریوں
کا علاج آتما کرتا ہے - (ڈاکٹری کے رو سے
دوائیاں صرف آتما کے چنگا کرنے والی طاقت
کی معاون ہوتی ہیں) آتما میں ہی ایسی طاقت ہے وہ
جب ان میں کوئی بگاڑ پیدا ہوتا ہو - تو انکو چنگا
کر دے - نہیں وہ دکھ اور مرض کی بھی حالت میں
بھی سہارا کر کے کسی قدر اُنتی کر سکتا ہے - اور
اپنے کرم انوسار نیا شریر دھارن کر لیتا ہے -
اس سے ہمارے ناظرین سمجھ لیں گے کہ دھرم اور
ودیا کا پرسپر ورودھ نہیں بلکہ جس طرح انتہ کرن
آتما کا آلہ ہے - اسی طرح ودیا بھی دھرم کا اوزار
ہے - پس وہ دونوں ایک وستو نہیں - اور گو انکا
سمبندھ ٹوٹتا نہیں - پر ایک مالک دوسرا خدمتگار
ہے " میں رائے صاحب کے اس مضمون کو کل کتاب
کی چابی کہوں تو بجا ہے - اس مضمون کو میں
کتاب کی عام سپرٹ سمجھتا ہوں - اس مضمون کو
مدنظر رکھ کر جو شخص رائے صاحب کی کتاب کو
مطالعہ کرے گا - وہ اسکی کتاب کے متعلق سبھی
رائے لگا سکتا ہے - اور پھر اُسکی نظر میں یہ کتاب
بے ترتیب نہ رہیگی - اگر یہ مضمون سر دفتر ہوتا
تو کتاب زیادہ واضح ہو جاتی - جہاں تک رائے
صاحب کی نظر میں یہ مضمون رہا ہے - اُن کے
نتیجے تقریبًا بالکل ٹھیک ہے - اب یہاں جاننے
کی بات ہے - کہ من فطرت کے لحاظ سے چنچل
ہے - اور یہ ہمیشہ ہمکو ٹیڑھا لیجانا چاہتا ہے
اسی واسطے ویدمیں پرارتھنا ہے " ہے پرمیشور میرا
من جو سوتا جاگتا چنچل ہے - تیری کرپا سے مبرا کرو ...

اور دوسروں کے لیے شانتی اور دکھ کا نتیجہ الاہو"
ظاہر ہے۔ کہ اگر من آتما کے قابو میں نہ ہو۔ تو یہ
دکھ دائی ہے۔ اب یہ سب تسلیم کرتے ہیں کہ مل
اور سپنسر کی فلاسفی من کو زیادہ چنچل بنا دیتی ہے
من میں دنیاوی لذات کے لیے زیادہ جوش پیدا
ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انگریزی ودیا جو ہم کو کالجوں
اور سکولوں میں دی جاتی ہے۔ وہ عموماً اور مل اور
سپنسر کی فلاسفی مخصوصاً دھرم رہت ہے۔ اب اگر خالی
انگریزی شکشا دیجاویگی۔ تو من زیادہ بے لگام
ہوتا جاویگا۔ جیسا کہ بیچارے انگریزی پڑھے ہوؤں
پر عموماً یہ الزام دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بے لگام ہوتے
ہیں۔ اپنے والدین رشتہ دار اور نزدیکی رشتہ داروں
سے واجب سلوک نہیں کرتے۔ اسواسطے من صرف
ہتھیار ہے۔ اس لیے دھرم رہت آتما کو تباہی کی طرف
لیجاویگا۔ جیسا حال شخص کا ہوگا۔ ویسا حال قوم
کا ہوگا۔ اس لیے اگر دھرم رہت انگریزی ودیا کی
ساتھ ساتھ (جسکا روکنا ناممکن ہے) جب تک
آتما کا سدھار نہ ہوگا۔ انگریزی تعلیم ہمارے من اور
شریر کو بھی نشٹ کردیگی جیسا کہ ہو رہا ہے۔ سب
جانتے ہیں کہ بے لگام گھوڑا نہ صرف اپنے سوار
کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی تباہی بھی
وہ لاتا ہے۔ اور یہ تباہی جو دھرم رہت انگریزی
تعلیم سے پیدا ہو رہی ہے۔ ایک بظاہر مذہبی کل
اور کالج کے کھول دینے سے دور نہیں ہو سکتی
کیونکہ کل تعلیم کا خرچ برداشت کرنا جبکہ کل
ملک یوپ جال میں پھنسا ہوا ہے۔ ایک خیالی پلاؤ
کے سوا اور وقعت نہیں رکھ سکتا۔ اسواسطے آریہ
سماج کو اس زمانہ کے رو کے اثر سے اپنے کو بچا کر
اپنے آپکو سنبھالنا چاہیے۔ اور اسی رو میں نہیں
بہنا چاہیے جس میں زمانہ دھندا بہا چلا جا رہا ہے
"مبارک ہے وہ دیش جسکے ملاح تباہی کے چٹان
کو دیکھ کر اپنے دیش کو تباہی سے بچاتے ہیں"
سوامی دیانند کی یہی دعا میں پیشینگوئی نے
ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس چنچل انگریزی
ودیا کے خارجی بل کو اگر کوئی طاقت قابو رکھ سکتی
ہے۔ تو وہ "ویدک دھرم" ہی ہے۔ کیونکہ یہی
دیش بھگتی جو ہماری خارجی ضرورتوں کے ساتھ
تعلق رکھتی ہے "ویدک دھرم کے ساتھ" آریہ ورت
میں آئی ہے۔ جہاں جہاں آریہ سماج کی تعلیمات
اور فیض بخش اثر پہنچی ہے "ودیا" کو ناچیز
سمجھا گیا۔ لوگ جانتے ہیں کہ انگریزی پڑھے
ہوئے دن بدن دہریت اور خیالات میں انگریزوں
کے غلام ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اپنے دیش کو
چھوڑ کر یورپ امریکہ جا کر سیر کرتے ہیں۔ اگر
آریہ سماج بھی دیش کی ایسی حالت میں اپنا
فرض چھوڑ دے۔ تو اس سے بڑھ کر دیش کو اور
کوئی صدمہ نہیں پہنچ سکتا۔ اسی واسطے رائے
صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اس خارجی انگریزی
تعلیم کے زہریلا اثر کو روکنے کے واسطے اور مل
اور سپنسر کے ساتھ چلے من کو قابو میں
لانے کے لیے ویدک دھرم کا پرچار نہایت ضروری
ہے۔ اور جتنی ہم کوتاہی کر رہے ہیں۔ اتنا ہی
ہم دیش کی تباہی کے ساحل کی طرف بہے جا رہے
ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ پنڈت گورودت جیسے مل اور
سپنسر کے شاگرد ویدک دھرم کے بل سے ہی
مفید ثابت ہوئے۔

آریہ ستان۔ اب تیرے ہاتھ میں آریہ ورت
کا جہاز ہے۔ اگر تو نے بھی اس جہاز کو
خطرناک چٹانوں سے نہ بچایا۔ تو آریہ ورت
کا خون تیری گردن پر رہے گا۔ کیونکہ
خطرناک چٹانوں کو دیکھنے کی آنکھیں "وید"
تجھ کو دیے گئے ہیں۔

اب جہاں میں رائے صاحب کی کتاب سے
اختلاف ہے۔ وہ بھی بیان کر دینا ضروری
ہے۔ میری رائے میں "عام لوگوں میں
ویدپرچار" تیسرے نیم سے عیاں ہوتا
ہے۔ رائے صاحب یہ ٹھیک لکھتے ہیں
کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا پرم دھرم ودوانوں اور
برہم چاریوں کا کام ہے۔ جو پورن ودوان
بننا چاہتے ہوں یا ہونا چاہیں۔ یہاں رائے
صاحب اس اصول کا باقی حصہ بھول گئے
ہیں۔ جہاں لکھا ہے کہ "ویدوں کا سننا
سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" جس سے ظاہر ہے
کہ ایسے پورن برہم چاری ودوانوں سے سکھشا
پاکر لوگوں کو سنیں اور سنائیں۔ آٹھویں
نیم کی ودیا کا پھیلانا جو رائے صاحب نے لکھا ہے
وہ جہاں تک ودیا شبد کو ویدارتھات پرا
اور اپرا کے معنوں میں لکھا ہے۔ وہ ٹھیک
ٹھیک ہے۔ لیکن جہاں وہ ودیا شبد کو آریہ
سماج کے تعلق میں خالی پرا ودیا کے معنے
میں لگانا چاہتے ہیں۔ وہ میں ٹھیک نہیں
سمجھتا ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کی موجودہ
حالتوں میں پرا ودیا پر زیادہ تن من دھن
لگانا چاہیے۔ لیکن یہ ہم کبھی نہیں کہہ سکتے
کہ آریہ سماج جو آریہ پرشوں کا جتھا ہے
اسکا اپرا ودیا پھیلانا فرض ہی نہیں۔ ہاں
اگر ہم ایک غیر قوم کے تحت نہ ہوتے تو
آریہ سماج دھرم سبھا کا مترادف ہو سکتی تھی
لیکن موجودہ حالت میں جبکہ وہ خود اقراری
ہیں۔ کہ موجودہ طریقہ تعلیم صرف بہانہ ماتر
اور علم ادب ہے۔ اور وہ اپرا ودیا نہیں ہو سکتا
اور نیز جب کہ یہ بھی انکے مضمون "آریہ
بھاشا پرچار" سے ظاہر ہے۔ کہ انگریزی زبان

میں علوم کا پھیلانا عام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
ایک غیر زبان میں جسکو اچھی طرح سمجھنے کے لئے
بھی پندرہ بیس سال چاہیئے۔ علوم پڑھنے کے
بوجھ سے ہمارے نوجوان اور شیم بیمار ہوتے چلے
جا رہے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ آریہ سماج جو
آریوں کی تہذیب اپرا ودیا کے اعلیٰ معراج اور ایجوکیشن
کو پھیلانے کے لئے آریہ بھاشا کو مد نظر نہ رکھے
کیونکہ پنجاب کے لفٹنٹ گورنر کی سپیچ سے
ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایجوکیشن کا انتظام
ہرگز نہ کریگی۔ تو آریہ سماج جسکو رائے صاحب
کم از کم پنجاب میں زیادہ بیدار مغز مانتے ہیں
اس اپرا ودیا کے معراج کو مد نظر کیوں نہ
رکھے۔ جبکہ ایجوکیشن کا خیال پنجاب
خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً پھیلا ہے یہ
سوامی جی کی بدولت ہے۔ کیونکہ برہمو سماج
کی تعلیم جہاں جہاں گئی ہے۔ وہاں لوگ
Anglicised ہو گئے ہیں۔
Technical ایجوکیشن کی خبریں
پونا اور بمبئی سے آ رہی ہیں۔ جہانتک سوامی جی کا
مشن شروع ہوا تھا۔ اس خیال کی تکمیل کی
مثال آریہ سماج کے سوائے اور کوئی نہیں کر سکتا
کیونکہ اپرا ودیا بھی اس کا دھرم ہے۔ اسواسطے اپرا
ودیا کے لئے لوگوں کو اکسانا بھی اپنے پرچار
میں شامل ہے۔ میں اس امر میں رائے صاحب سے
پورا متفق ہوں۔ کہ پرا ودیا کے کام کو پیچھے
نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اور چونکہ اپرا ودیا کے
واسطے قریب تین لاکھ کے روپیہ فراہم ہو چکا
ہے۔ اور اب اس مثال سے سندھ بھی اس کالج کو
مدد دینے لگ گئے ہیں۔ جیسا کہ اس سال کے
جلسہ سے صاف ظاہر ہے۔ اور آریہ سماجیوں کی
طرف سے صرف دو ڈھائی ہزار کے قریب روپیہ

آیا۔ اور باقی ہندوؤں کی طرف سے۔
ضروری ہے کہ جس طرح آریہ سماج نے
پہلے اپرا ودیا کو اپنا کچھ کرتویہ سمجھا اور پرا ودیا
کے پرچار پر چنداں دھیان نہیں دیا۔ اسی
طرح اب آریہ سماج پرا ودیا کو مکھیہ کرتویہ سمجھ کر اپنا
من تن دھن پرا ودیا کے پرچار میں لگا دے
تاکہ دھرم پرچار کے نہ ہونے سے آتما بھرشٹ
نہ ہو جاویں۔ اور ہمارے ویدک دھرم کا ودیا
یکتمن اور شریر ہماری تباہی کا باعث
نہ ہوں۔

دوسرا امر جس میں میرا رائے صاحب سے
اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ وہی
کے منتو یہ منتو کے ماننے کی قید ہر ایک آریہ سماجی
پر لگائی جاوے۔ اول تو ظاہر ہے کہ اس کے سوا
منتو یہ منتو یہ کے باب میں سوامی جی نے اپنی
opinion کو ظاہر کیا ہے اور ہر ایک آریہ
پر اس کے ماننے کی قید نہیں لگائی جا سکتی۔
لیکن عام لوگوں سے جنہوں نے آرش گرنتھوں
کو پورے طور سے پڑھا نہیں۔ صرف منتو یہ
منتو یہ پر دستخط کرا لینا عیسائیوں کے آرٹیکلز
اوف فیتھ پر دستخط کرا لینے کی نقل کے سوا
اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے سوا اور
ضعیف الاعتقادی اور ریاکاری کے اور
کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ ہر ایک آریہ صرف
وید اور ایشور پر وشواس کی امید کیجا سکتی ہے
اور کوئی شخص جو وید اور ایشور پر ایسا وشواس
نہیں رکھتا جیسا کہ ہم کوئی علمی کتاب یا رسالہ
وغیرہ کے پڑھنے کے وقت رکھتے ہیں۔ آریہ
سماج میں داخل نہیں رہ سکتا۔ آریہ سماج ایک
درسگاہ ہے۔ جہاں وید اور ایشور کی شکشا
ہوتی ہے۔ اور ہر ایک آریہ پڑھنے اور پڑھانا

وید اور ایشور کو سمجھنے کا ادھیکار رکھتا ہے۔ جیسا
کہ اقلیدس سمجھتے وقت ہر ایک طالب علم کا فرض
ہے کہ اپنے اعتراض نیک نیتی سے پیش کرے۔
ایک اور امر ہے جس میں کلی طور پر رائے صاحب
سے اتفاق نہیں رکھتا۔ رائے صاحب کا یہ
کہنا ویدوں کے مسائل ایسے ہیں جو نادان لڑکے
اور اوپانگ پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آ سکتے یہ
ٹھیک نہیں۔ کیونکہ میری رائے میں ایک بڑا
بھاری وصف جو ویدوں کا ہے وہ یہ ہے کہ
جاہل سے جاہل اور عالم سے عالم ویدوں سے
مستفیض ہو سکتے ہیں۔ جہاں آدی سرشٹی کے عام
منشوں کے لئے وہاں شکشا اوپدیش صدی کے
مغربی تعلیم کے گود میں پلے ہوئے عالم کو اسکے
آگے سر جھکانا پڑتا ہے۔ اسواسطے جیسا کہ وہ
خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مڈل اور مڈل کے کتابوں
کو سمجھنے کے لئے انہوں نے خود انہیں کتابوں
میں سے چھوٹی چھوٹی ایڈریس بنائے ہیں
جنکو پرائمری اور مڈل اسٹوڈنٹس کی طلبا سمجھ
سکتے ہیں۔ اسی طرح ویدوں میں سے اگر ایک
ودوان چند منتر لیکر پرائمری اور مڈل میں
جاری کرے۔ تو اس میں کچھ ہرج نہیں۔
کیونکہ اگرچہ وہ لڑکے پورے طور پر انکے
مفہوم کو نہ سمجھیں۔ تو بھی انکا منتروں کا
فقط یاد کرنا انکی آئندہ زندگی پر بڑا بھاری
اثر کرے گا۔ کیونکہ کئی قسم کے جو سپر اور
راگ ہیں جنہیں ہم پڑھتے ہیں۔ انکے مفہوم کو
بالکل نہیں جانتے۔ لیکن جب وہ جوان ہو جاتے
ہیں۔ تو ان تعلیم کا اثر انکی عملی زندگی میں
نمودار ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ رائے صاحب
یاد رکھیں کہ آجکل کے زمانہ میں عام طالب علموں
سے ہم اس سے بڑھکر امید ہی نہیں رکھ سکتے

مضمونوں کا بوجھ اسقدر اسپر پڑتا ہے۔ کہ وہ
طریق کے موافق ویدوں کی شکشا حاصل نہیں کر سکتے۔
لیکن اس طریقہ سے تو رائے صاحب کے خیال کے
بموجب ٹھیک ہے۔ دو وید و شاستر دیانند کبھی
بنا سکے۔ اور جو لڑکوں کو صرف یہاں تک
ویدوں کی تعلیم دیکر یہ دکھلانا چاہتے ہیں لڑکے
ویدوں میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ صاف پتا اسکو دیکھ
رہتے ہیں۔ اسواسطے اگر ہم ویدوں کو پورن بنانا
چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ جس طریقہ سے
رائے صاحب سوامی جی اور پنڈت گورودت جی
کی لکیر پیٹتے ہیں۔ اسپر عملدرآمد کیا جاوے
اور چونکہ عام لوگ جو گورنمنٹ کی ملازمت کی
دھن میں پھر رہے ہیں۔ اس طریقہ پر کبھی تعلیم نہیں
پائینگے۔ اسواسطے ضروری ہے۔ کہ اس پرانی ودیا
کی بنیاد کو جاری رکھنے کے لیئے ایک
الگ پاٹھشالہ کھولی جاوے۔ جسمیں ودیارتھی ویدانگ
اور اپانگ کی تعلیم پاویں۔ اب لوگ اعتراض کرینگے
کہ یہاں ودیارتھی کہاں سے آویں گے۔ تو
اسکا جواب یہ ہے۔ کہ آریہ لوگ جنکے دل میں
ویدوں کی بزرگی گڑھی ہوئی ہے۔ وہ ضرور
اپنے لڑکوں کو بھیجینگے۔ اور چونکہ وہ عام طور پر
سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے ناقابل ہونگے
اسواسطے انکے گذارہ کا پربندہ وید پرچار فنڈ
کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور وہ ویدک دھرم کو جیوت
رکھنے کے لیئے وید دھرم کے پرچار میں اپنا جیون
بتائینگے۔ اور اس طرح انکے بانی اور لیکھ دوارا
ویدوں کی روشنی میں بھارت نواسی اور انیہ
دیش جاتیاں اپنے دھرم کو جان سکیں گے۔ موجودہ
زمانہ میں جہاں ویدوں کے پڑھنے میں گورنمنٹ
کی طرف سے کوئی ترغیب نہیں۔ ویدوں کو
زندہ رکھنے کے واسطے وید پرچار فنڈ کے سکیم
کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پاپ لوہے کی دیواروں کو چیر کر بھی
پھوٹ نکلتا ہے۔ بڑا سے بڑا ہوشیار آدمی
بھی پاپ کو چھپا نہیں سکتا۔ اسالندک
منشیہ دشیوں میں لپیٹ دودانوں کے ان
داکیوں پر ہنس دیا کرتے ہیں۔ ایک طرف
بزرگوں کے یہ قول اور دوسری طرف
انسانوں کے اندر لکھ کھا گئے تو پاپوں
کا خزانہ بھتیجہ اپنے چچا کو زہر دیکر اسکی
کی جائداد پر قابض ہے۔ اور زبان حال
سے ہنس رہا ہے۔ کہ اسے کسی نے گرفتار نہ
کیا۔ بیچارہ امیر نت بیچارہ کتا اور پھر
سوسائیٹی میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا
ہے۔ ہوشیار مہاجن جعلسازی کی بدولت
۵۰۰ گھماؤں زمین کا مالک بنا ہوا ہے اور
پھر کانوں کان خبر نہیں کہ اسنے کوئی
پاپ بھی کیا یا نہیں۔ ان سب اور انہیں
قسموں کے اور واقعات کو دیکھ کر سادہ لوح
منشیہ پاپ کی طرف رجوع کرتے ہیں لیکن
کچھ عرصہ گزر جانے دو اور پھر دیکھو قاتل
بھتیجہ پاپ کو دبانے کے لیئے شراب میں
دن رات چور ہے۔ بیچارہ امیر راتوں
میں گھبرا گھبرا کر اٹھتا ہے۔ جعلساز مہاجن
بے تحاشا باہمنوں جادوگروں اور
سادھوؤں کی شرن لیتا ہے۔ دیکھو وہ پاپ
پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ سارے سنسار کو
دھوکھا دے سکتے ہو لیکن سمرن شکتی (قوت
حافظہ) ساتھ ہے۔ اسے علیحدہ نہیں
کرسکتے۔ وہ بار بار تمہاری کرتوتوں کا
فوٹو (عکس) تمہارے روبرو رکھتی ہے
اس سے تم بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے۔
پیارے بھائیو اسنارک بیرونی پولیس
سے بچنا تو کوئی بات نہیں۔ لیکن اس
اندرونی پولیس سے بچکر کہاں جا سکتے
ہو۔ اسلیئے پاپ کرتے سمے اس بے خطا
پولیس کا خیال کر لیا کرو۔ پھر پاپ کرموں
سے چھٹکارا ممکن ہے۔

ابھاگی ہے وہ دیش جنکی اصلاح کے کام
کی بنیاد مکاری اور خود غرضی پر مبنی ہو
مجھے اس پرچہ میں پولیٹیکل معاملات سے
کچھ واسطہ نہیں ہے۔ اور اس لیئے پولیٹیکل
چھیڑ چھاڑ میں دخل دینا میرے اودیش
سے باہر ہے۔ لیکن جبکہ پولیٹیکل اغراض کو
لیکر ملک کے ردرو آنیوالے اخبار خلافی
عمل کو جواب دیکر کھلم کھلا مکاری پھیلانے
کے لیئے کمر باندھ لیں تو انکی ایسی حرکات
کا نوٹس لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اپنے
دیش نواسی بھائیوں کے عام خلاق کو
یہیں سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ جب
کبھی میں نے بعض لائق اصحاب کو پریرنا
کی کہ پارٹی سپرٹ سے مبرا تعصب سے
آزاد۔ کوئی واقعی آزاد پرچہ اردو زبان
میں جاری کریں۔ تو جواب یہی ملا کہ
جب تک کسی پارٹی کے ساتھ خاص تعلق نہ
پیدا کرلے کسی پرچہ کی بھی معقول اشاعت
ہونیکی امید نہیں ہو سکتی۔ اردو اور

ہندی زبان میں جو اخبارات شایع ہوتے ہیں۔ اُنکی نسبت تو پبلک کی مصمم رائے یہ قرار پا چکی ہے۔ کہ وے عموماً بیجا خوشامد بیجا مذمت اور ذاتی بغض اور عناد سے پُر ہوتے ہیں۔ گو دو چار اردو زبان کے پرچے اعلٰی لیاقت سے ہر ایک معاملے پر بحث کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن کثرت سے اردو اخبار ایسے ہی ہیں۔ جنسے کہ سروسادھارن سماج کے فائدے کے نقصان اُٹھا رہے ہیں۔ تاہم انگلش بھاشا کے اخباروں کی نسبت عموماً اچھی رائے لگائی جاتی رہی ہے۔ یہ خیال حال کی چند ایک چالوں کے مشاہدے کے باعث مجھے بدلنا پڑا ہے۔ ایک اخبار باوجود ہندو ایڈیٹر کا فخر رکھنے کے واجب ناواجب طور سے حملے ہندوؤں پر کرتا رہا ہے نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہندو اُسکی ذاتی نصیحتوں سے بھی فائدہ اُٹھانے کے قابل نہ رہے ہندوؤں نے اُسکی اشاعت کم کرانی شروع کر دی۔ ایڈیٹر صاحب نے دفعتاً بجائے ہندوؤں کے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیے بعض ناعاقبت اندیش ہندو خوشیاں مناتے اور پھولے نہیں سماتے۔ لیکن پرشن یہ ہے۔ کہ جس شخص نے اشاعت کی لالچ سے اپنے ہندو بھائیوں تک کو نہ چھوڑا وہ پھر ٹکے کے لالچ اور کیا کچھ نہ کر دکھلائیگا اور جس طرح کہ بھاڑے کے ٹٹوؤں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ نہ اُس سے امید کیجائے کہ وہ بجائے ہندوؤں کو فائدہ پہونچانے کے اُلٹا انکے نقصان کا باعث ہو۔ ایک اخبار دفعتاً کا باہمی ہندو قوم میں اتفاق کا بیج بونے کا دعوٰی کرتا ہے۔ لیکن کسطرح پر وہ ہندوؤں کو مسلمانوں سے متنفر کرکے میری رائے مضبوط ہے۔ کہ ایسے اخبار نویس اور پیپر نٹ اور ریفارمر ہونے کا دعوٰی کرنیوالے جو کہ ہندو قوم کو صرف دوسری قوموں سے نفرت دلا کر اُنکے سبھالنے کا یتن کرتے ہیں۔ واقعی ہندو قوم کے دشمن ہیں اپرشا اور دویش تعصب میں اعلٰی خیالات کا نشان تک باقی نہیں چھوڑتا۔ جب بنیاد ہی ایسی اصلاح کی اپرشا اور دویش پر ہے۔ تو کس طرح یقین ہو۔ کہ ہماری کبھی بھی اعلٰی اخلاق کی طرف جھک سکیگی سماج ایسے کہ اس طرح کے ٹٹوؤں سے کام لیا جاوے۔ اپنی قوم میں اعلٰی درجہ کی انصاف پسندی اور دھرم کی سپرٹ پیدا ہونی چاہیے۔ کوشش یہ کرنی چاہیے۔ کہ ہم اعلٰی بنیں۔ نہ کہ یہ کہ دوسروں کو نیچے گرا دیں جب اپنے اخلاق اعلٰی ہونگے۔ تو اپنشد یہ نیم کے مطابق اور وے خود بخود دب جاوینگے لیکن اگر وہ بھی اعلٰی بننے کی کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر ہم میں اور اُن میں کچھ بھید ہی نہیں رہ سکتا۔

ظرافت فی نفسہٖ انسان کی اعلٰی خوبیوں میں سے ایک ہے۔ ظریف انسان کے پاس اپنے اور دوسروں کو خوش رکھنے کے لیے ایک ذخیرہ سامان کا موجود ہوتا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ظریف معمولی آدمیوں کی نسبت دگنی کامیابی ہر ایک کام میں حاصل کرتا ہے۔ ادیب لیکھک اپنی ظرافت کے ذریعے اپنے سامعین کو ہنستی ہنسنے نہیں دیتا۔ مصنف اور اخبار نویس اپنے ناظرین کی طبیعتوں کو یوں اپنی طرف کھینچتے ہیں جس طرح مقناطیس لوہے کو غرضیکہ ہر ایک صیغہ میں ظرافت انسان کا ایک جوہر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے بدنصیب ملک میں ظرافت کی بھی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ اخبار نویس لطیفے کی سُرخی دیکر ہر قسم کی فحش۔ غیر مہذب اور گندی باتیں لکھ ڈالتے ہیں۔ اور ایسے ظرافت کے نام بدنام کرتے ہیں۔ میں نے اپنے اکثر مہربانوں کو اُنکی غلطی جتلا کر بیہودگی کے لیے ایسی حرکات سے باز آنے کے لیے کہا۔ لیکن سوائے دو شخصوں کے (جنہوں نے کہ اپنے پرچوں میں اُس وقت سے آج تک اِس قسم کا ناشائستہ کوئی لطیفہ درج نہیں کیا) کسی نے میری اچھی درخواست پر توجہ نہیں دی اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اخبار نویس ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کیا وے خود ایسے ہیں۔ اور انہیں گندے مذاق کے ساتھ ایسا پریم ہے۔ کہ کسیطرح ایسی حرکت سے باز نہیں آ سکتے۔ میری رائے میں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اس قسم کی گندی تحریریں اِس خیال پر اخباروں کے کالموں کی زینت بنائی جاتی ہیں۔ کہ پبلک کو ایسی تحریروں کا شائق سمجھا جاتا ہے۔ اور اخباروں کا خیال ہی کسی قدر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ کیا سبب ہے کہ ذخیرہ گندے لطیفے اخباروں میں ہیں اور اخبار کی قدر بجائے گھٹنے کے بڑھتی جاتی ہے۔ بعض اخبار اسقدر گندگی کا مجموعہ ہیں کہ کوئی بھی حیادار

باپ اپنے نازک دماغ بچوں تک انکی
رسائی گوارا نہ کریگا۔ لیکن میں نہیں
جانتا بڑے بڑے خاندانوں میں بڑے شوق
سے زیر مطالعہ دیکھتا رہا ہوں۔ میں اس
قسم کے اخبار نویسوں سے پوچھتا ہوں کہ
آیا انہوں نے کبھی اپنی ذمہ داری پر بھی
غور کی ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ ردی سے
ردی اخبار اپنے ملک کا آئندہ اخلاق
بناتا ہے۔ پھر کیا آئندہ نسلوں کی قسمت
کے متعلق تم ذمہ وار ہوگے۔ تمہیں عام رائے کو
ٹیڑھے راستے سے سیدھے راستہ پر لانے کا
مبارک کام سونپا گیا ہے۔ پھر تم سے بڑھکر
پاپی کون ہو سکتا ہے۔ اگر تم اُلٹے راہ روی
کو زیادہ تر پھیلا رہے ہیں اور خندقوں کا
راستہ دکھلاؤ۔ تم یہ عذر پیش کروگے
کہ پبلک کا مذاق ہی اسوقت ایسا ہو رہا ہے
لیکن میں تم سے پوچھوں گا۔ کہ کیا تم
پبلک مذاق کے نگہبان ہو۔ نہیں نہیں
معزز دوستو تمہیں پبلک نے اپنا رہبر قبول
کیا ہے۔ اگر پبلک کا مذاق غلطی پر ہے تو
تمہارا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ تم اسے درست
کرو۔ اور گو اس کوشش میں تمہارے اخبار
کی اشاعت کچھ دنوں کے لئے بند ہو جاوے
تاہم وقت آئیگا جبکہ تمہاری خدمات کی قدر
ہوگی۔ میں جانتا ہوں کہ اکثر معززوں پر
میری تحریر کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ انکو ہوش
میں لانا انکے خریداروں کا کام ہے۔ اگر خریدار
پرچہ ترک کر لیں۔ کہ کسی اخبار کا مذاق
درست کیا جاوے۔ تو ایڈیٹر کو فوراً ہوش
میں لا سکتے ہیں۔ اس قسم کا مذاق صرف ٹکے
کے غلام ہی پھیلایا کرتے ہیں۔ بس ٹکے
بند کرتے ہی انکو ہوش آجاتا ہے۔

لالہ ٹھلرام سے میرے لاہوری
ناظرین اکثر واقف ہونگے۔ یہ نوجوان ہیرہ
سیالکوٹ کی طرف کے رہنے والے ہیں۔ اور
امتحان ... میں کامیابی حاصل کرنے
کی غرض سے لنڈن میں ... وارد ولایت
ہوئے ہیں۔ ... اکثر خطوط اخباروں کے لئے
بھیجتے ہیں۔ لیکن مجھ پر خاص مہربانی فرماتے
ہیں۔ اور بھیجتے رہتے ہیں۔ اکثر پرچوں کو خطوط
بھیجتے رہتے ہیں۔ نووارد کے موقعہ پر لالہ
ٹھلرام نے جو کاغذات اور خط بھیجا انکو
پہنچ میں انکا مشکور ہوں۔ میرے دوست
کو یہاں بھی بڑے آدمیوں سے ملنے کا
شوق تھا۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں بھی
وہ انگلستان کے ممبروں اور ریفارمروں کے
ساتھ ملتے رہتے ہیں۔ سب سے آخری خط
انکا میرے پاس دو ہفتے گزرے جب پہنچا
تھا۔ جو کہ تہذیب کے واسطے شائع ہونے کے
آریہ پتر کا کے لائق ایڈیٹر کے پاس
بھیج دیا گیا ہے۔ اس خط میں لالہ ٹھلرام
ظاہر کرتے ہیں۔ کہ دیسی کنیا مہا ودیالہ جالندھر
کی طرف اُس ملک کے ریفارمروں کی توجہ
کھینچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انکا خیال ہے
کہ بھارت ورش کا نوجیون اسوقت ممکن
ہے۔ جبکہ یہاں کی استریوں کو اعلیٰ تعلیم
ملے۔ لالہ ٹھلرام سے ہندوستانی مستورات
کی حالت پر لیکچر دینے کی درخواست
کیگئی ہے۔ وہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اُس
لیکچر میں کنیا مہا ودیالہ کا مفصل حال
برٹش پبلک کو سنا دینگے۔ اور نہ صرف
خود ہی تن من اور دھن سے کنیا مہا ودیالہ کو
مدد دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ بلکہ پرچار کیا
کرتے ہیں۔ کہ انگلینڈ کی لیڈیوں سے بھی
چندہ جمع کریں گے۔ لالہ ٹھلرام نے کنیا مہا ودیالہ
کے متعلق کچھ انگریزی کے پمفلٹ مانگے
ہیں۔ جو کہ عنقریب بھیجے جائینگے۔ میں
لالہ ٹھلرام کا اُس ہمدردی کے لئے جو کہ
انہیں استری شکشا کے ساتھ ہے شکریہ
ادا کرتا ہوں۔

ریویو

ودیا ... آشرم اینگلو ویدک سکول اجمیر کی
چوتھی سالانہ رپورٹ بابت اکتوبر ۱۸۹۶ء
اس سکول کی کمیٹی کے منتری مہاشے نے بڑی
کرپا کر کے بھیجی ہے۔ ستمبر ۱۸۹۷ء میں جبکہ
میں اثنائے ... کی یاترا کے اجمیر ٹھہرا تھا
میں نے اس پاٹھ شالا کو خود دیکھا تھا۔
اسوقت اس پاٹھ شالا کی نسبت میں نے
بڑی اعلیٰ رائے قائم کی تھی۔ دھارمک اور
اخلاقی شکشا جس عملی طریقے پر دی جاتی تھی
اُسنے خصوصاً میری توجہ کھینچی تھی۔ سچائی
انصاف پسندی وغیرہ اُتم گنوں کا ودیارتھیوں
میں جس طریقہ پر پرچار کیا جاتا تھا۔ اُسکو
میں نے دوسرے انسٹیٹیوشنوں کی تقلید
کے قابل سمجھا تھا۔ اُس سکول میں اُسوقت
تک مڈل تک جماعتیں پڑھتی تھیں اور
انٹرنس تک جماعتیں کھولنے کا وچار
درپیش تھا۔ جو کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب
وچار ہی نہیں رہا۔ بلکہ عمل کے ساتھ تبدیل
ہو گیا ہے۔ رپورٹ زیر ریویو سے معلوم ہوتا ہے

کہ انتظام اجمیر آریہ سماج کے ہوشیار بھی اور
لائق ادہکاریوں کے ہاتھوں میں ہے۔ گورنمنٹ
مدد بھی چونکہ ایک تعلیم یافتہ صاحب سے
ملتی رہتی ہے۔ امتحان لینے میں لوکل گورنمنٹ
سکول اور کالج کے پروفیسر وغیرہ بہت کچھ
مدد دیتے ہیں۔ ریجنٹ ریلوے بورڈ کی
معرفت برٹش مقبول مدد صد روپیہ ماہوار
کی سکول کو ملتی ہے۔ اکتوبر سنہ ۹۵ء میں ۳۱۲
لڑکے مدرسہ میں رجسٹر تھے۔ ہندی اور سنسکرت کی
ترقی کا خاص خیال رہتا ہے۔ مڈل کے امتحان
میں سات طالب علم بیٹھے تھے۔ ساتوں کامیاب
ہوئے جنمیں سے چار سنسکرت میں اعلے درجہ
پر رہے۔ اخلاقی تعلیم کی نسبت تو میری ذاتی
واقفیت ہے۔ جسمانی ورزش کا بھی پورا لحاظ رکھا
جاتا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ راجستھان
کے راجے مہاراجے عموماً اس انسٹیٹیوشن کو مدد
دیتے رہتے ہیں لیکن بلحاظ تعداد برہمچاریوں کے
مدد کافی نہیں ملتی۔ اگر ہمارے مہاراجگان
سجائے دکھلا دے میں زیادہ تر روپیہ خرچ
کرینگے۔ اس قسم کی تعلیمی درسگاہوں کو مدد دیں تو
بڑا بھاری اپکار ہو سکتا ہے۔ جن جن بڑے افسروں
نے سکول کا معائنہ کیا۔ انکی کیفیتوں سے واضح
ہوتا ہے۔ کہ وے سب انتظام سے خوش گئے
میں اس سکول کے کارکنوں کو انکی کامیابی
کے لیئے مبارکباد دیتا ہوں۔

سادھارن یوگ مصنفہ سوامی

مگن چندجی بزبان ہندی میرے پاس
ریویو کے لیئے پہونچا ہے۔ سوامی صاحب
اسوقت ریاست کشن گڑھ کے دیوان رائے بہادر
بابو شام سندر لعل بی اے کے یہاں مقیم ہیں۔
اور غالباً دہلی سے یہ چھوٹا سا رسالہ ملسکتا ہے
قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔ اس ۲۲
صفحوں کے رسالہ میں سادھارن طریقہ یوگ
کا لکھا گیا ہے۔ میری رائے میں مناسب تو
یہ تھا۔ کہ پاتنجلی کے طریقہ کو واضح طور پر
بیان کیا جاتا لیکن مبتدی کے لیئے اس
کتاب میں بھی اچھی ہدایتیں موجود ہیں لیکن
پرانایام کی تشریح کرتے ہوئے سوانس باہر
نکالتے وقت ہی آہستہ آہستہ باہر نکالنے
کی ہدایت مہرشی پتنجلی اور دیگر رشیوں
کی ہدایتوں کے برخلاف معلوم ہوتی ہے۔ جہاں پر
کہ مصنف نے اپنے تجربہ سے ہدایتیں لکھی ہیں
وہاں کچھ بھرم سا پڑ جاتا ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ انکو
پرمان بہت لکھا جاتا۔ سدھیوں کی ہو بہو صورت
کے بنتی جھوٹ ہونے سے بچنے کی ہدایت بہت
ضروری رہ گئی ہے۔ کتابیں تو یوگ شاستر
پر آگے بھی بہت موجود ہیں۔ عملی طور پر سکھلانے
والوں کی ہی کمی ہے۔ اور یہ کمی تب تک
پوری نہ ہوگی۔ جب تک کہ نوجوان پرش
تجربہ کرنیکی کوشش نہیں کرتے۔

آریہ سماجوں کے جلسے

آگرہ۔ فرخ آباد آریہ سماجوں کے سالانہ
جلسے ۱۱-۱۲ فروری سنہ ۹۶ء کو ہوں گے
کیمبلپور ۲۷-۲۸ فروری سنہ ۹۶ء کرنال
۱۶-۱۸ مارچ سنہ ۹۶ء - رڑکی ۱۱-۱۲
۱۳ مارچ سنہ ۹۶ء جگراؤں ۲۳ و ۲۰
ستمبر سنہ ۹۶ء کو ہونگے۔
آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ ۲۵ و
۲۶ ستمبر سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

سوالات کے جواب کیلیئے التجا

جناب اڈیٹر صاحب
مہربانی کرکے ذیل کی عبارت اپنے
اخبار گوہر میں چھاپ دیں۔ میں آپکا
بہت مشکور ہونگا۔
عرصہ قریباً ڈیڑھ ماہ کا ہوا ہے کہ
میرے چند سوالات اس اخبار میں چھپے تھے
مگر بڑا افسوس ہے کہ تاحال کسی آریہ صاحب
نے انکے جواب دینے کی کوشش نہیں کی
مجھے معلوم ہے کہ آریہ سماج میں بہت سے
صاحبان ایسے ہیں جنکا کام ہمیشہ آریہ مت
کا پرچار کرنا اور مخالفین کے اعتراضات
کا جواب دینا ہی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ
ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا شاید یہ
سمجھا ہوگا۔ کہ وہ سوالات محض اطلاع عام
کی غرض سے چھاپے گئے تھے۔ ہرگز نہیں
بلکہ وہ جواب حاصل کرنے کی نیت سے شایع
کیئے گئے تھے۔ دوبارہ عرض ہے کہ کوئی آریہ
سجن خاصکر پنڈت لیکھرام صاحب آریہ
مسافر جو آریہ سماج میں تناسخ کے مسئلہ کے
ماہر خیال کیئے جاتے ہیں۔ اُن سوالات کا
جواب دیں۔ تاکہ باقی کے سوالات بھی چھاپ
دیئے جاویں۔

الراقم
موتی رام پلیڈر

جلال پور جٹاں آریہ سماج کے منتری مہاشہ جواب دیں

شری یت ایڈیٹر صاحب دھرم پرچارک جی
نمستے۔ مضامین ذیل بغرض اندراج اخبار ارسال خدمت
شریف ہے۔ کرپا کر کے درج اخبار فرما کر کمترین کو مشکور
احسان فرما دیں گے۔

پرم متر مہاشے منتری صاحب جی۔ نمستے
نہایت افسوس سے انگشت بدنداں ظاہر کرتا
ہوں کہ سماج ہذا کی سالانہ جلسہ کا رروائی پتی
دن ہوں اور اپ نیموں کے برتی کول ہو رہی ہے
نہ تو کسی کے حق حقوق پر اپ نیموں کے انوسار
کچھ خیال کیا جاتا ہے۔ اور نہ ویدوکت سنسکار وں
کے کرنے کرانے پر کچھ دلچسپی ہے۔ اور نہ چندے
کی وصولی کا ٹھیک انتظام ہے۔ اور نہ ویدوکت
سنسکاروں کے کرنیوالوں کا لحاظ اور نہ پورانک
سنسکاروں کے کرنیوالوں پر کوئی نوٹس لیا
جاتا ہے۔ واقعی مندرجہ بالا کارروائی سماج
ہذا کی ترقی کی سد راہ ہو رہی ہے۔ اور اسی نے
سماج ہذا کی دنیوی حالت کو بیر دنیوی میں پہنچا دیا ہے
کہاں سپتاہک جلسے میں چالیس چالیس پچاس پچاس
حاضرین کی حاضری اور کہاں اب بجائے اسکے
چار چار پانچ پانچ کی۔ اور کہاں آریہ بھائیوں
کا آپس میں متر بھاؤ اور پریم پرپتی سے
ایشور گن گایا۔ اور کہاں ویر بھاؤ اور راگ دویش
سے پرسپر وواد۔ کہاں متر تا سے سالانہ جلسہ
ہارتا لاتھ اور کہاں پریم بھاؤ اور میل ملاپ سے
کوسوں دور ہے شوک شوک۔ اب میں متذکرہ
بالا فقرات کی نسبت آپکی خدمت میں کچھ عرض
کرتا ہوں۔ امید کہ آپ میری عرض کو قابل
پذیرائی سمجھینگے۔

آپکو معلوم ہے کہ بیس عرصہ چار پانچ سال
سے برابر سبھاسد چلا آتا ہوں۔ اور ایام
سبھاسدی سے آج تک جہاں تک مجھکو
معلوم ہے کوئی کام سالانہ جلسہ کے اصولوں کے خلاف
مجھسے سرزد نہیں ہوا۔ اور شری سوامی جی
مہاراج کے مجھ وید بھاش اور ستیارتھ پرکاش
آدی پستکوں کے گوڑھ مطالب کو جیسا کہ میری
سمجھ بدھی نے سمجھا ہے دلچسپی کو جو بھی کیا ہے
پھر نہ معلوم سماج ہذا نے آج تک مجھے انترنگ
سبھا میں لینے کے لیے کیوں نوٹس نہ لیا۔ کیا
ویسے میں انترنگ سبھا کا ممبر نہیں ہو سکتا
تھا۔ اور نہ مجھسے آج تک بقایا چندہ طلب
کیا گیا۔ حالانکہ میں نے کئی دفعہ آپ منتری
مہاشہ کی خدمت میں عرض بھی کی۔ اور حساب
بقایا چندہ دریافت کرنا چاہا۔ مگر آج کل کے
بہانہ پر ٹال مٹول کرتے رہے۔ ایسے ہی لالہ دیوید یال
صاحب جنہوں نے اکتوبر ۱۹۲۵ء میں سماج
ہذا کی ممبری سویکار کی تھی۔ آج تک سبھاسد
نہیں بنائے گئے۔ یہ حال حقوق شناسی اور
وصولی چندے کا ہے۔ دیگر جب ہمارے
مشہور سماج میں کلچرڈ مہاتما اپنا قدم دھرتے
ہیں۔ تب سماج ہذا کے کسی ایک منعقدہ
جلسہ میں ویدوکت سنسکار کے کرنے کرانے
پر کوئی ویاکھیان نہیں دیا گیا۔ باقی رہا ویدوکت
سنسکاروں کے کرنیوالوں کا لحاظ تو درکنار بلکہ
پورانک سنسکاروں کے کرنیوالوں کو عہدہ دار بنایا
جاتا ہے۔ جیسا کہ لالہ جگناتھ جنہوں نے اپنی
پتری کا بیواہ سنسکار بمطابق پورانک ریتی سے
کیا اور تمام پورانک رسومات ادا کیں بجائے
اسکے کہ سماج ہذا انکی نسبت نوٹس لیتی۔ الٹے
سماج ہذا کے منتری بنائے گئے۔ اور اسی طرح
لالہ گنیش داس صاحب جنہوں نے اپنے لڑکے
گوپال داس کی شادی جسکی عمر صرف ۱۳ یا ۱۴ سال
کی ہے۔ برخلاف آریہ نیموں کے ٹھیک پورانک
ریتی سے کی اور برات پر رنڈی کا ناچ کرایا
ہمارے کلچرڈ مہاتما براتی تھے۔ لالہ صاحب
موصوف نے رنڈی کے گانے کی بہت ہی پرشنسا
کی اور مبلغ بیس روپیہ دان دیا۔ سماج ہذا کے کلچرڈ
مہاتماؤں نے آج تک لالہ صاحب موصوف
کی نسبت کچھ نوٹس نہیں لیا۔
افسوس افسوس۔ ہم آشا کرتے ہیں کہ منتری
مہاشہ ادھشٹھی اوتر دیکر کرتارتھ کرینگے۔

آپکا داس
شیورام خیر خواہ ویدک دھرم سبھاسد
آریہ سماج جلالپور جٹاں ضلع گجرات (پنجاب)

ویدک سنسکار

۱۷ جنوری ۱۹۲۶ء کو لالہ رادھا کشن صاحب پردھان
آریہ سماج بٹالہ کی پتری اور بھتیجے کا
مونڈن سنسکار تھا۔ آپکی برادری میں بہت
سی قبیح رسومات ہوتی ہیں۔ مثلاً پروہت کو کچھ
دن تک اندھیرے میں قید رکھنا۔ بکری کے
کان کو کاٹکر اسکے خون کا ٹیکا بچے کو لگانا۔ اور
بعدہ بکری مذکور کو ذبح کر کے کھانا وغیرہ۔ مگر
کوئی بری رسم عمل میں نہیں لائی گئی حکیم سنت رام
جی نے ہون کنڈ کو وید منتروں سے خوب سجایا
وید منتروں کو ایسی سریلی آواز سے پڑھا گیا تھا
کہ لوگوں کے ہجوم کے ہجوم جو اس رسم کو دیکھنے آتی
تھے۔ منتروں کی سریلی آواز اور ہون کنڈ کی
سجاوٹ کو دیکھکر خوشی سے پھولے نہ سماتے

تھے۔ اپکا پروہت گودھرم سبھا کا سبھاسد تھا مگر سنسکار ودہی کے مطابق حکیم سنت رام جی کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اگرچہ اس تقریب پر آریہ سماجکے ممبروں کی حاضری کم تھی۔ تو بھی سنسکار عمدہ اور ٹھیک ویدک ریتی انوسار ہوا۔ برادری کی طرفسے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔ لالہ صاحب نے علاوہ ان لاگوں کے جو برادری کی طرف سے دیئے ۵ روپیہ دان بتفصیل ذیل دیا۔ منند فنڈ آریہ سماج بٹالہ ۲ وید پرچار فنڈ ۱ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۱ یتیم خانہ فیروزپور ۱

شام کو پردہان جی نے اس خوشی میں آریہ سماج کے تمام سبھاسدوں شہر کے رئیسوں دوکانداروں اور ملازموں کو جو تقریباً ۳۰۰ آدمی کے تھے پریتی بھوجن کھلایا۔

آریہ دہرم کا سیوک

لبنت رام ۔ بی جی ۔ منتری آریہ سماج بٹالہ

آریہ سماجکی خبریں

برہمچاری نتیانند جی تتھا سوامی وشویشورانند جی مہاراج آجکل اودے پور میں ویدک دہرم کا اپدیش کر رہے ہیں۔

پٹیالہ میں بھی کلچرڈ سماج قائم ہو گیا۔

اکالٹ نامہ نگار خبر دیتا ہے۔ کہ لالہ سالگرام مالک مطبع بھارت سدہار منشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودہی کو اپنے مطبع میں چھپوانے والے ہیں۔ لیکن اِن کتابوں کا حق کاپی رائٹ محفوظ ہے۔ پھر لالہ سالگرام کیونکر چھپوا سکتے ہیں۔

پٹیالہ آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا بابو ہیرا لال اپ پردہان۔ بابو منشی پرشاد شہر منتری۔ لالہ بھگونت رائے اپ منتری لالہ امرا چند کوشادہیکش۔ پنڈت دینا ناتھ لنگکادہیکش۔ کل ممبر سماج کے اسوقت ۲۲ ہیں۔ وہ بارہتی گن بڑے اُتساہ سے کام کرتے ہیں۔ بورڈنگ کے ودیارتھیوں نے لفرپریہ سماج کی ورہی کے لئے دان دیا۔ خط وکتابت بنام بابو منشی پرشاد شہر منتری ہونی چاہیئے ورنہ گم ہونے کا اندیشہ ہے۔

ویرکہ ضلع امرتسر میں پورن چند شہر کے مہتر دیو دیال کا لواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ سبب بُری رسمیں بند رہیں۔ لالہ پورن چند نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان میں دیا۔

سکرٹری آریہ سماج شہر فیروزپور سوچت کرتے ہیں۔ کہ تمام آریہ بھائی خط وکتابت بنام لالہ منشی رام سکرٹری آریہ سماج شہر فیروزپور کیا کریں۔ ورنہ خطوں کے گم ہو جانیکا اندیشہ ہے۔

آریہ سماج دہلی کا انتخاب سال واں کیلئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ گردہاری لال وکیل پردہان کنور بدری کرشن وکیل۔ ماسٹر بختاور لال اپ پردہان۔ لالہ کندن لال منتری۔ لالہ رام سروپ خزانچی۔ ماسٹر بھاگیرتھ لال پُستکادہیکش۔ پنڈت گوجر مل۔ لالہ ہرداس سیٹھ رانچند اور پنڈت بھگوانداس ممبران۔

بسنت کا تیوہار لاہور آریہ سماج میں بڑے آنند سے گذرا بہت سے آریہ بھائی اپنی استریاں اور بچگان سمیت جمع ہوئے پریتی بھوجن ہوا لالہ

لالہ ستارام جی شستری آریہ پرتی ندہی سبھا نے پنجابی بھاشا میں استریوں کو اپدیش دیا جس میں گرہستہ آشرم کے فرائض جتلائے۔

رائے کوٹ آریہ سماج پھر قائم ہو گیا ہے اور ڈسٹرکٹ فنڈ بھی آریہ پرتی ندہی سبھا کو بھیجا گیا ہے۔ اگر آریہ پرتی ندہی سبھا کی کوشش اسیطرح جاری رہی۔ تو معقول تعداد نئے آریہ سماجوں کی آئندہ رپورٹ میں درج ہوگی

حکیم سنت رام جی نے پٹیالہ اور تہارن کے علاقہ میں خوب پرچار کیا۔

معتبر ذریعہ سے پتہ لگا ہے۔ کہ رائے ہنسراج صاحب ایم اے اپ پردہان پرتیندہی سبھا میں اپنی مالگتی نہ دیکھ کر لاہور کے کسی کتب فروش اور پریس کے مالک کو ستیارتھ اور سنسکار ودہی خود شائع کرنے کے لئے آمادہ کر رہے ہیں ان کتابوں پر چونکہ پرتیندہی سبھا کا حق کاپی رائٹ ہے۔ اس لئے ایسا عمل خواہ کسی کا ہی کیوں نہ ہو۔ دیانت داری سے بعید ہے پرتیندہی سبھا کو خبردار ہونا چاہیئے۔

ڈیرہ اسمعیل خاں آریہ سماج کا جلسہ سبھا نے ۲۷ اور ۲۸ فروری کے ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ وجہ تبدیلی یہ ہے کہ پہلی تاریخوں پر میلہ نمائش بھیاں ہوگا۔

سیالکوٹ آریہ سماج شہر لوہڑی نگر کرتن سبھا۔ اور سماج مندر میں ہون ہوا۔ جہاں پنڈت برکت رام جی نے اپدیش بھی دیا۔ لسنت کے روز پھر بادلی صاحب پر سماجک بھائیوں نے سنوہرا اپدیش دئے جنمیں بڑا حصہ پنڈت برکت رام جی نے لیا اور کچھ دہرم سمبندہی ٹریکٹ بھی مفت تقسیم ہوئے۔

اجمیر سے لالہ جمنا داس جی کے کام کی بڑی پرشنسا آرہی ہے کئی سجن کے خطوں میں لوگوں نے لالہ جمنا داس کے دھرم بھاؤ اور اُنکے جوش سے کام کرنے کی تعریف کی ہے۔ ایشور پریرے بھائی کو زیادہ سے زیادہ دھرم میں دڑھ ہونے کا اُتساہ دیں۔

لالہ لبھو جی پوری پردھان آریہ سماج گوروا سپور کے پتا کا دیہانت ۱۰ جنوری کی رات کو ہوا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔

آریہ سماج اور سنگھ سبھا ایستان نے متفق ہو کر دیوان سنت رام جی کی بیماری کے براہ پر اظہار ہمدردی ظاہر کیا۔ اور دیوان صاحب کی پرشنسا کی۔

ایبٹ آباد میں لوہری کے پر لالہ گوکل چند جی پوسٹ ماسٹر کے یہاں ہون ہوا۔ اور آریہ بھائیوں کو چاء پلائی گئی۔ ایبٹ آباد آریہ سماج بہت ہوشیاری سے کام کر رہا ہے۔ او بیکاریاں حسب ذیل ہیں۔ لالہ گوکل چند جی پوسٹ ماسٹر پردھان سنت پربھودیال جی۔ اُپ پردھان۔ لالہ ... جی منتری۔ سردار ودیا سنگھ اُپ منتری۔ لالہ تولا رام خزانچی۔ لالہ ... داس صاحب پستکالیہ لالہ سدانند۔ رائے بہادر ایشور داس وغیرہ وغیرہ ممبران۔

اس سماج میں ودیا ... بھی کھولا گیا ہے جسکا دھرن کہ وید پرچار فنڈ میں جائے گا۔ آریہ بھائی لالہ سدانند جی منتری سے خط و کتابت کیا کریں۔

سنہ ۱۸۹۶ء کے لئے عہدہ داران آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا انتخاب حسب ذیل ہوا ہے۔ ڈاکٹر دوارکا داس جی شرما پردھان۔ بابو اندرسین جی ویش اُپ پردھان۔ سادھو رام ویش منتری۔

لالہ رام داس جی ودیا اپ منتری۔ لالہ ٹھاکر رام جی ویش خزانچی۔ پنڈت رلا رام جی شرما پستکالیہ اور لالہ متھرا داس جی۔ پنڈت امی چند جی لالہ بنسی لال ویش۔ لالہ ... رنگ ... جی۔ ... رلا رام جی۔ لالہ بنسی لال جی ویش سبھاسدان اور ... منڈلی کے پردھان لالہ ... جی ویش اور لالہ منشا رام جی ویش سکرٹری و پنڈت پرمانند جی شرما اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

تازہ خبریں اور رائیں

برادری برہمنان دیر کہ ضلع امرتسر نے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ جو برہمن شراب اور گوشت کا استعمال کرتا ہو۔ اُسے برادری سے خارج کیا جاوے۔ اور خراب رسوں کے دور کرنے کی کوشش کی ہے۔

لاہور سے ایک نیا اخبار آرگن نکلنا شروع ہوا ہے۔ پنڈت گوپی ناتھ کے پیپر جرنل نے گویا نئی شکل میں جنم لیا ہے۔ آئندہ کے لئے آریہ سماج وغیرہ پر حملے نہ ہونگے۔ اور ان سب کی کسر مسلمانوں کے ساتھ پولیٹیکل جنگ و جدل میں نکالی جاویگی۔

پنجاب پیٹریٹ نے بھی کایا پلٹ لی ہے۔ دفعتاً بجائے مسلمانوں کی حمایت کے اب ہندوؤں کی حمایت شروع ہو گئی ہے۔ اس قسم کے گرگٹ کی سے رنگ بدلنے والے پرچے ہندوؤں کو بھی کیا فائدہ پہونچا سکتے ہیں۔

اجمیر سے بابو ہرنام سنگھ جی ایک اُردو کا نیا ہفتہ وار اخبار جاری کرنے والے ہیں۔

جسکا نام کہ ستی ... ہوگا۔ اشتہار ابتدائی میں جس طرح کے اقرار ہیں۔ اگر اُنکے مطابق اخبار چلایا گیا تو بہت ہی مفید ہوگا۔

خان بہادر ڈاکٹر چمن شاہ سول سرجن لودھیانہ کی افسوسناک موت پر لودھیانہ آریہ سماج نے اُنکے پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی ظاہر کیا ہے۔

بٹالہ میں ٹمپرنس پرچار سبھا کے ... بڑی دھوم دھام سے نکلا اور شراب نوشی کے برخلاف ویاکھیان بھی ہوئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت پورنا نند جی نے ۵۔ نومبر کو پٹھانکوٹ میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے ۱۰۔ نومبر کو امرتسر کی آرین ڈیبیٹنگ کلب میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۳۰ تھے۔ ۱۰ نومبر کو لاہور میں اُپاسنا کرائی۔ اور اُپدیش دیا۔ شروتا ۳۰۰ تھے۔ ۱۱ نومبر کو میاں میر میں ... پر ویاکھیان دیا شروتا ۲۵ تھے۔ ۱۳ و ۱۴ کو گوجرانوالہ میں پرشنوتر ہوئے۔ ۱۵ سے ۱۷ تک ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ہر روز ۵۰ کے تھے۔ ۱۸۔ ۱۹ کو پرشنوتر ہوئے ۲۰۔ کو ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰ تھے۔ ۲۱ کو گگڑ میں ایک بواہ ویدک ریتی سے کرایا اور ایک ویاکھیان بواہ وشے پر دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۲۳۔ کو گوجرانوالہ میں "سامان جک ہلچل" پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۲۴۔ کو "ہیوی کا باعث کون ہیں" اس مضمون پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۶۰ تھے۔ ۲۵۔ کو سماج کے

سدا شیو پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۶۰ تھے
۲۹ - کو لاہور سماج کے نگر کیرتن میں کئی جگہوں پر
دیا کھیان دیئے۔ ۳۰ - کو لاہور سماج کے جلسہ پر
"جیسا کرو ویسا بھرو" اس مضمون پر دیا کھیان
دیا۔ شروتا ایک ہزار تھے۔ ۴ - دسمبر کو امرتسر کی
دھینگ کلب میں ویدوں کے انادی ہونے پر
دیا کھیان دیا۔ شروتا ۲۵ تھے۔ ۸ - کو پھر امرتسر
میں ایشور پراپتی پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۳۰
تھے۔ ۹ - کو آریہ سماج امرتسر میں ورن ویوستھا
پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ ۱۱ - کو شیخوپورہ
میں درہم رشتے پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے
۱۳ - کو شیخوپورہ میں کنیا پاٹھ شالا میں کنیاؤں کی
پریکشا لی۔ ۱۴ - کو نگر کیرتن میں کئی جگہوں پر
دیا کھیان دیئے۔ ۱۵ - کو جلسہ میں اپدیش دیا
اور اپاسنا کرائی۔ شروتا ۵۰۰ تھے۔ ۱۶ - اسکو اپدیش
کی ضرورت پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۳۰۰ تھے
۱۷ - کو ننکانہ (راولپنڈی) میں دھرم جیون پر
دیا کھیان دیا۔ ۲۰ - کو پھر وہاں ایشور پراپتی
پر دیا کھیان دیا۔ شروتا ۴۰ تھے۔ آج پر شدھی
بھی ہوئے۔ ۲۷ - کو ایبٹ آباد میں پر شدھی
ہوئے۔ ۲۸ - ۲۹ کو پھر وہاں ۲ دیا کھیان
دیئے۔ شروتا پچاس ساٹھ تھے۔

ویدمنتر کے قطعات

شہر جالندھر کے ایک کاریگر نے ویدمنتروں
کے چند قطعات برائے فروخت ہمارے پاس
رکھے ہیں۔ جو مکان کی آرائش کے لیے نہایت
عمدہ ہیں۔ یہ شخص قطع لکھنے میں بڑا مشتاق
معلوم ہوتا ہے۔ ہر قسم کے ویدمنتر شیشوں پر لکھتا
ہے۔ جس پیمانہ کا جو صاحب کوئی منتر لکھوانا
چاہے۔ تیار ہو سکتا ہے۔ اگر رنگ زیادہ
ہو جاویگی۔ تو زیادہ ہو اگر وہ جد رنگین چاہیں تو
نسبت کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے
ویدمنتر معہ نقشہ چوکھٹے وغیرہ تیار ہو سکتے ہیں
ناگری ویدمنتر کے ساتھ اگر کوئی صاحب انگریزی
وغیرہ حروف لکھوانا چاہیں تو بھی لکھے جا سکتے ہیں۔
منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ایک بال بدھوا کنیا کے لئے بر کی ضرورت

دوابہ بست جالندھر کے ایک مشہور معزز
پنجابی کھتری اپنی پندرہ سالہ بال بدھوا
کا کسی پنجابی کھتری کے ساتھ بیاہ کرنا چاہتے
ہیں۔ جو تعلیم یافتہ ہو۔ گذارہ معقول رکھتا ہو
مقروض نہ ہو۔ اور جسکی صحت میں کسی طرح
فرق نہ ہو۔ خط و کتابت اور درخواستیں
میرے نام جالندھر شہر آنی چاہیئے۔

المشتہر
دیوراج ساہوکار۔ جالندھر شہر

نوٹس

باوجود اطلاع عام کے اب تک آریہ
پُرش سبجائے آریہ پرتی ندھی سبھا
کے دفتر واقعہ لاہور سے سیدھی
خط و کتابت کرنے کے میرے نام

بہت سے ضروری وشیوں کے خطوط
بھیجتے ہیں بعض اوقات ایک
ہی بارے میں میرے اور منتری کے
کے نام علیحدہ علیحدہ خط بھیجے ہیں
جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف میرے
معاشہ انتظام کرتے ہیں اور دوسری
طرف میں انتظام کرنے کے لیے
مجبور ہو جاتا ہوں۔ اور سبھا کے کام
میں بے انتظامی پھیلتی ہے۔ اس لیے
آریہ سماج کے عہدیداروں سے نویدن ہے
کہ ہر ایک طرح کی پبلک خط و کتابت
آنریری منتری کے ساتھ کیا کریں تا کہ
انکی ضروریات کو رفع کرنے کا انتظام
ایک جگہ سے ہو سکے۔ اور آئندہ کے لیے
میں نے بھی ارادہ کر لیا ہے کہ خواہ کیسے
ہی ضروری کام کے لیے خط وغیرہ
اس سبھا کے دفتر واقعہ لاہور میں بھیجا کریں

المشتہر منشی رام پردھان
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جالندھر

تصحیح اشتہار سندر ... نمبر ۱ کالم ۲ سطر ۴ میں جو
قیمت ... دو روپیہ لکھا گیا ہے۔ وہ غلط ہے ... گرو
کی قیمت دو روپیہ ہے۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

صفر انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسر دل ناموڈ اکٹروں ولایان سست یا اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریخی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پھڑال۔ غبار۔ بہو والا۔ آبک بہری ابتدائی ہو یا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک سب کو یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال کئے جاوینگے۔ قیمت اصلی نہایت کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ بمبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرے فیماشہ مبلغ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

تازہ ترین سند

(۱) ایسی ہی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرے کا سرمہ جو مسٹر میا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص جو ذیل امراض کے لیئے تو نسخہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جالا۔ کمزوری نظر۔ ناخن۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنکھ سے پیپ کا گرنا چونکہ اس میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلہ جبال پور۔ ڈاکٹر کا نسخہ جب بارکھی ضرور اپنی حاجت ہے۔ جو ڈاکٹر شیخ سند دیتا ہوں کہ کو روہ اس سے ہر بجے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ ڈاکٹر دلارام بھگت صاحب ایم۔ ڈی۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ و لندن۔ امرتسر

تاریخ ۹۵

تازہ ترین سند

(۲) جناب من میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جسکا گاؤں یہاں سے ۲۵ میل ہے۔ استعمال کے لیئے دیا تھا۔ گو وہ مجھے اب تک نہیں ملا لیکن یہہ عجیبہ ایسے لیئے کافی ہے کہ ایک بوڑھے آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آکر عجیب وغریب آنکھوں کی دوا ممیرے کا سرمہ طلب کی میں نے اس سے پوچھا۔ کہ کیا کاہن سنگھ راضی ہے۔ اُسنے کہا۔ کہ کاہن سنگھ کی آنکھیں جیسی تھیں۔ سالکی ہے۔ اس سرمے کے استعمال سے تو جہاں کی تہاں ہوگئی ہیں۔ اب وہ بالکل تندرست ہے۔ کرنیل ڈی لطیف پیری صاحب بہادر کرنیل فیروز پور

فرید کوٹ ۱۰ جون سنہ ۱۸۹۵

تاریخ ۹۵

پانچ ہزار روپیہ انعام

انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی جعلی ثابت کرے اُسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ سنہ ۹۶ کو جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۴ پھاگن سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۸۹۷ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۷

ضرورت روحانی تعلیم

کیا وجہ ہے کہ آج کل بھارت دیش کی روحانی ترقی باوجود ہزارہا سعی کے بھی مسدود ہو چکی ہے۔ اور جسکو باعث یہ رشی دیش جو ایک زمانہ میں روئے زمین پر لاثانی تھا۔ صرف لاثانی ہی نہیں۔ بلکہ جنت نشان اور دارالراحت کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ان دنوں اسکے برعکس زبان زد ہو رہا ہے۔

اسکا سبب دریافت کرنے کے لیئے جب غور کو کام میں لایا جاتا ہے تو بلاشبہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسوقت اس دیش کے باشندوں کے اقوال و اعمال کی مناسبت ٹھیک نہیں۔ یعنی ایک تصور کو بالکل درست مانکر بھی اسپر عمل نہیں کیا جاتا۔ بدیں وجہ نتیجہ تنزل پذیر ثابت ہو رہا ہے۔ مثلاً جب ایک شخص اس عمل کو سمجھتا ہوا کہ دولت ہمیشہ مقررہ وسایل کے پورا کرنے یعنی کاشتکاری دوکانداری بیوپار نوکری وغیرہ کے کرنے سے میسر ہوتی ہے۔ اسکو چھوڑ کر ایک ایسا ذریعہ دولت کے کمانے کا اختیار کرتا ہے۔ جو بجائے سود مند ہونیکے نقصان رساں ہے۔ تو کیا وہ شخص اس فرد کی نسبت زیادہ تر جاہل نہیں ہے۔ جو دولت کے حاصل کرنے کے مناسب اسباب نہیں جانتا ہو اور اس بے علمی کے باعث ایک ایسا ذریعہ اختیار کرتا ہے۔ جو مفید نہیں ہے۔ بیشک وہ زیادہ تر جاہل ہے۔ اسی ایک چھوٹی سی دنیوی مثال کو مدنظر رکھکر جب روحانی ترقی کی جانب نگاہ ڈالی جاتی ہے تو اسمیں بھی بعینہ یہی نظیر نظر پڑتی ہے۔ یعنی ایک کثیر تعداد ان مردمانکی جو کئی ایک سبھاؤں کی اعلےٰ افراد کہلاتے ہیں۔ اور جنہوں نے ایسے بڑے بڑے کاموں خصوصاً روحانی ترقی کے بیڑے اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور جو اس شخص کی مانند جو دولت کے کمانے کے مناسب وسایل کو جانکر بھی اسپر عملدرآمد نہیں کیا۔ تحصیل روحانی تعلیم کے وسایل کو جان کر بھی اسکے پورا کرنے سے عاری و قاصر ہیں۔ اس بھارت دیش میں موجود ہے۔ جنکو معلوم ہے۔ کہ اس سرشٹی کو معہ اسکے متعلقات یعنی حیوانات۔ نباتات و جمادات کو بنانیوالا۔ ٹھیک نیم یعنی قانون پر چلانے والا اور لے کرنیوالا یہی سروشکتیمان ایشور ہے۔ وہی قدرت کل ہے۔ وہی دیالو۔ سروبیاپک سروانترجامی اور نیاکاری ہے اسی کی اوپاسنا پرارتھنا کرنی ہر ایک فرد بشر کا فرض اعلےٰ ہے۔ لیکن اس مکتی داتا کی اوپاسنا میں دل دینے کے بجائے دنیاوی اڈمبروں میں دل پھنساتے ہیں۔ باوجود اسکے جانتے ہیں۔ کہ وہ دیالو ہے۔ اس ہی کی دیا سے ہمکو بہت کچھ دنیا میں مل رہا ہے پھر بھی اس اُتم ہستی کی پرستش کو چھوڑ کر اسکی پیدا کردہ مخلوقات سے اپنی حاجت روائی کی درخواست کرتے ہیں۔ حالانکہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ وہ سروبیاپک وہرجا حاضر ناظر ہے لیکن تاہم اسکو ایک دیشی قرار دیتے ہیں۔ اس بات کو سراسر پا جانکر کہ وہ سروانترجامی ہے۔ گناہوں و پاپوں سے ایسی ناقص آڑ میں کہ وہ سمجھ نہیں جاتا باز نہیں آتے۔ ایسا ٹھیک نہیں کہ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ وہ نیاکاری و منصف اعلےٰ ہے۔ پھر بھی انصاف سے گریز کر کے بے زبانوں کی گردن پر چھری پھیرتے ہیں۔ عام طور پر جانکر بھی کہ سوائے اس پرماتما کے اور کوئی دیگر ہر حال میں ہمارے مددگار بے منت نہیں ہے۔ تاہم اس کا سہارا چھوڑ کر غیر لینے اسکے کبھی نہ کبھی غلام کا آسرا پکڑتے ہیں۔

(۲) ست کو معلوم کرتے ہوئے بھی
است کو گرہن کرتے ہیں۔ نتیجہ جانکر
کہ ایک دن اس اسٹیشن دنیا سے
کوچ کرنا ہے۔ راہ آخرت کے لئے
کوئی توشہ تیار کریں۔ ایسی پوتر
دستو کو چھوڑ کر جو آتما دمن کے زنگار
کو دور کرنیکی لاثانی دستو مانی گئی
ہے) است کے سایہ میں آکر وہ وہ
عالیشان و پختہ عمارتیں صرف اُس
غرض سے کہ ساری عمر اُنہیں پا دیا
بیار کر بسر کرینگے۔ بنانے میں اور
ناجائیز وسایل سے کیول اپنی خواہشات
نفسانی کو پورا کرنے کی خاطر
مایا و دیگر طرب انگیز سامان اکتر
کرنے میں عمر گذار دیتے ہوئے اُس
وقت خواب غفلت سے بیدار ہوکر
کہ جبوقت کال کا وارنٹ سر پر
آموجود ہوتا ہے۔ آہ آہ کی شبد
پکارتے ہوئے آنکھوں سے محمود غزنوی
کی طرح اشک حسرت ٹپکاتے
ہوئے۔ اپنا فرض ادا کرنے سے
پہلے ہی اس جہان فانی سے
رخصت ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ ہم
ہیں۔ کہ گناہوں کی ضرور ملیگی
پھر بھی غلط قرار دیکر بدستور گناہ
کرتے جاتے ہیں۔

(۳) دہرم کو معلوم کرتے ہوئے
بھی ادہرم ہی اختیار کرتے ہیں
اپنے کسی بھائی یا سماج کی بہبودی
کو سنکر بجائے اسکے کہ خوش
ہوں۔ اسمیں خارج ہوکر مداخلت
بیجا کرتے ہوئے اپنی بہبودی کے
لئے کوشش کرتے ہیں۔ انہیں ذرا
سندیہ نہیں۔ کہ ظاہرا تو خوش
معلوم ہوتے ہیں۔ بلکہ لوگوں کو
دکھانے کے لئے پھولے نہیں سماتے
لیکن اندر اندر ہی اُس بھائی یا
سماج۔ کہ جسکی بہبودی سے خلق
خدا کو کس قدر آسائش ملتی
تھی۔ کی بیڑی (ناؤ) کو پانی
دیدیتے ہیں۔ مذکورہ بالا تین اسباب
کی ہزارہا مثالیں موجود ہیں۔ جنکو
بیان کرنے کو قلم کو یارا نہیں ہے
ابتدا میں صرف ان تین ذریعوں
کا ٹھیک عمل ہی ابتدائی روحانی
ترقی مانا گیا ہے۔ پس جب یہ
عمل ہی پورا نہیں تو پھر کیا
امید ترقی ہوسکتی ہے۔ ایشور
کی قدرت کہ ایسے کام کی تکمیل
کے لئے بہت ہی کم سادھو جن
نمودار ہوتے ہیں۔ جو اپنی تمام
عمریں صرف اسی پرچار میں
صرف کرتے ہیں۔ خیر لیکن اب
جبکہ اُن اشخاص کے۔ جنہوں
نے سبھاؤں کے پیشوا بنکر یہی
ذمہ داری یعنی روحانی ترقی
کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ یہ حالت
ہے۔ تو وہ کس طرح اپنے
فرض کو ادا کرسکتے ہیں کیونکہ
جب وہ جان بوجھ کر ٹھیک
عملدرآمد نہیں کرتے۔ اور انکے
اقوال و اعمال میں ٹھیک مناسبت
نہیں۔ اور وہ خود گمراہوں سے
بڑھکے درجہ تک پہونچ چکے ہیں
(ادخویشتن گم است کرا رہبری کند)
اس لئے دیگر گمراہوں کا سدھار مشتعدی
اے بھارت ذرا تو ہی اپنے اُن
صاحبان کو جنکی ایسی حالت ہے
اور جو اپنے آپکو روحانی ترقی
میں تیرا خادم و مددگار سمجھتے
ہیں۔ آگاہ کر دے۔ کہ وہ انہی
کام کو ابھی سے بخوبی انجام دیں
(کیونکہ یہ گزرا ہوا وقت پھر نہ
آوے گا) اور صرف ظاہری نمائش
میں ہی خاتمہ جائیز نہ کر دیں
مگر بھارت تو بھی سچا معلوم دیتا
ہے۔ تو تو ہر لحظہ پکار رہا ہے
لیکن تیری پکار خواب خرگوش
غفلتوں کے لئے محض بے سود ہے
پس جب تک کہ ان افراد کے
کرتب جیسی کہ ہونے چاہئیں نہ
ہوں۔ تب تک اس دیش کی
روحانی ترقی مسدود رہے گی اور
یہ دیش دکھ سکاری اور دارالمحن
کے نام سے نامزد رہے گا۔ ہے
ایشور آپکے سوائے ان قباحتوں کو
کون دور کرسکتا ہے۔ کوئی بھی نہیں
اس لئے سچے دل سے بنتی۔ کہ آپ
جلدی ہی ان خرابیوں کو جن سے
یہ رشی دیش اتی دکھی ہے دور
کردیویں۔ تاکہ ہر ایک فرد بشر
کے اقوال و اعمال آپکے احکام
کے انکول ہوں۔ ورنہ آپ جیسے

حاکم کے احکام کی تعمیل سے
انحراف نہ ہوگا۔

بُودا رام سہگل اڑکو بیٹ

پادری اور انکی بے ایمانی اور دغا

ہندوستان کے سچے ہمدرد اور عوام الناس
کی معدلت گاہ سنیہ انگلستانی سرگباشی
مسٹر بریڈلا ممبر پارلیمنٹ کے مشہور معروف
تصانیف سے کون واقف نہیں۔ انہیں
تصانیف میں سے مضمون بالا کے
...نگ کے نام کا ایک ٹریکٹ ہے۔ جسکو
ہر ذی بشر جسنے علم سے کچھ واقفیت حاصل
کی ہو جانتا ہے۔ اسمیں انکی بے ایمانی
اور دغا کی بہت سی مثالیں موجود
ہیں۔ اگر جس کسی نے نہ دیکھا ہو دیکھ
سکتا ہے۔ وہی کیا بلکہ آجکل ہر دیش
ہر ایک جگہ کم و بیش ضرور دکھائی
دیگی۔ انکا احوال آپنے وقتاً فوقتاً اخبارو
کے ذریعہ دیکھا ہی ہوگا۔ اور ان
سبکا ذکر کرنا بہت مشکل ہوگا۔ او
اس دھرم کے بہتر ہیں اس
صرف کام کے بیرگٹ کرنے کو جگہ
بھی کافی ہوگی۔ قطع نظر ان سب
کے جو ابھی فی الحال دو واقعات
بمبئی اور پونہ میں ہوئے۔ وہ آپکے
ناظرین کیے گئے اور انکے چال سے ہونے
ہندو بھائیوں کے بچنے کے لیے پرکاشت
کرنے کی غرض سے آپکی سیوا میں روانہ
کیے ہیں جنسے کوئی نہ کوئی فوائد ضرور
برآمد ہوگا۔ وہ خالی از لطف نہونگے
اول۔ گیان ادوے اخبار جو بمبئی سے
نکلتا ہے۔ اور وہ عیسائیوں کا ایک
سچا آرگن کہلاتا ہے۔ اسمیں یہ کیفیت
درج ہوئی۔ کہ مسٹر گنیش اننت بہاڑے
مسٹر فولر کے پاس آئے۔ انہوں نے
عیسائی ہونے کی التجا کی اور انکی اس
التجا پر سے مسٹر موصوف نے انہیں دریا
کنارے بپتسما دیا۔ اسکے مشتہر ہوتے
ہی بمبئی و پونہ کے ہر اخبار والوں نے
اس تعجب خیز (خلاف دستور یہ کاروائی
عمل میں آئی کیونکہ گرجاؤں میں
بپتسما نہ دیکر دریا کنارے کیسے ہوا)
واقعہ شور ہونے لگا۔ اور انکی سچائی
کی بابت شک ظاہر کیے گئے۔ اسی اثنا
میں مسٹر موصوف نے اپنا صحیح خط
اخبار بمبئی دینی بہو جو روزانہ اخبار
ہے کے ایڈیٹر کو بھیجا۔ کہ نہ میں عیسائی
ہونے کے لیے مسٹر موصوف کے پاس
گیا اور نہ میں نے انکے گھڑنت دھرم
میں جانیکی اچھیا ظاہر کی اور نہ
میں نے دریا کنارے بپتسما لیا۔ اور
نہ عیسائی ہوا۔ اب تو عام اخبارو
میں انکی خوب درگت ہو رہی ہے
اور ہر ایک اخبار آئے دن عیسوی
کی سچائی کا ظہور ان پادری صاحبان
کی چالبازی سے لگاکر پبلک کو بیدار
کر رہے ہیں۔ شرم شرم شرم ایسی
کارروائی پر۔

(۲) دوسرے بمبئی شہر میں ایک پارسی کا
لڑکا مسمی دادی با عیسائی ہونے
کی غرض سے ان پادریوں کے دام
میں گرفتار ہوا۔ اسے بپتسمہ دیا جاوے
اس وچار میں انہوں نے رابرٹ
منی سکول کے پرنسپل مسٹر ڈکسن کے
نزدیک اسے رکھا اور انہوں نے
بھی اُسے آسرا دیا۔ یہ خبر جب اُسکے
باپ کو ملی تو اسنے اسے ڈھونڈنے
کی غرض سے دو آدمی روانہ کیے
انہوں نے ریورنڈ ڈکسن کے نزدیک
آکر بیان کیا۔ کہ یہ لڑکا عیسائی ہوتا
ہے۔ یہ خبر سُنکر اُسکے باپ کے دلکو
بہت سخت صدمہ پہونچا اور وہ
اُسکے باعث سخت بیمار ہے۔ لڑکے
کو اُس کے ملنے کے لیے روانہ کیا۔
بہت کچھ جدوجہد کے بعد خود مسٹر
موصوف اُسے اپنے ہمراہ لیکر چلنے
اس شرط پر راضی ہوئے۔ کہ بعد
ملاقات لڑکے کو میرے ہمراہ روانہ
کردینا۔ لڑکے کو مکان کو لے گئے
اور وہاں جاکر بعد ملاقات پادری
صاحب کے ہمراہ لڑکے کو روانہ نہ
کیا۔ اسوقت صاحب بہادر گودے
جھگڑے کے سبب بڑے غضب سے
ان غریبوں کو آنکھیں دکھانے لگے
انہوں نے بھی صاحب بہادر کی خوب
درگت بنائی اور اکیلے ہی روانہ کیا
لڑکا بہک نہ جاوے۔ یہ خیال
دل میں لاکر اُسکے والد نے اُسے
اپنے بھائی کے پاس پونا میں لیجاکر

چھوڑ آیا۔ صاحب موصوف نے یہ دیکھ کر کہ ایک شکار دام میں آکر نکل گیا۔ اُسے کسی طرح پھر دام میں لانا چاہئیے۔ اسی خبط میں انہوں پونا کے کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے کورٹ میں ایک درخواست اس طرح داخل کی کہ لڑکے نے مجھے میرے نام ایک خط لکھا ہے۔ کہ اُسے اُسکا چچا اور گھر کے لوگوں نے مقید کرکے سخت تکلیف دے رہے ہیں۔ اور تم کسی طرح اس مصیبت سے میری سنجات کراؤ۔ وہ خط پیش کر پادری صاحب نے اُس لڑکے کی تلاشی کا وارنٹ طلب کیا۔ وہ خط شک لانے کے لائق تھا۔ کیونکہ اُسپر ممادیوی بمبی پوسٹ کا چھاپا تھا اور وہاں ہی پادریوں کا ٹھانہ ہے۔ لیکن صاحب بہادر نے بھی کچھ دریافت نہ کیا۔ اور اُسی وقت تلاشی کے لیئے وارنٹ دیا۔ مسٹر بوٹی لڑکے کا چچا مکان پر نہ تھا۔ پولس نے کچھ خیال نہ کیا۔ اور آنکے مکان کی تلاشی کی اور لڑکے کو کورٹ میں لاکر حاضر کیا۔ کورٹ نے اُس کے اظہار لیئے اُس نے جواب دیا۔ کہ یہ خط میرے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ اور نہ میں نے لکھا ہے مجھے میرا چچا بہت آرام سے رکھتا ہے میں اُنکے گھر رہنے کے لیئے خوش ہوں۔ اُسپر کورٹ نے مقدمہ ڈسمس کر دیا۔ لڑکے کا چچا عزت دار آدمی ہے اور علاوہ اِسکے وہ آنریری مجسٹریٹ بھی ہے۔ اُنہے اپنی عزت کا اور پادری صاحب کے جعلی تحریر بنانے کا دعوی دائر کیا۔ وہ مجسٹریٹ موصوف نے گورے چمڑے کے لحاظ سے رد کردیا۔ اور اُسپر اپیل ہونیوالا ہے۔

اِن دونوں حالات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحبان کہاں تک ایمانداری سے کام لیتے ہیں۔ کیا اِسی کا نام ایمانداری اور اسی بھروسہ پر ہندوستان کے لوگوں کو دہرم کی دعوت دیتے ہیں۔ پادری صاحبان خود ایمانداری کا سبق حاصل کریں۔ اور اوروں کو ایمانداری کا سبق دینے کا دعوی کرتے ہیں۔ جب یہ حالت ہے کہ کوئی اُسمیں شک لا سکتا ہے کہ سرگنگا شنی ستیہ اپیمانی چارلس براڈلا صاحب نے جو لکھا ہے وہ لفظ لفظ تو کیا حرف بحرف صحیح ہے۔

اے ہندو بھائیو تم ابھی اُنکی بے ایمانی اور دغا سے ہوشیار رہو ورنہ یہ تمہاری سنتان کو ہر طرح کے کپٹ رچکر اپنے دہرم میں پھنسانے میں کمی نہ کرینگے۔ تم کو اِن سفید ٹھگوں سے ہوشیار رہنا چاہئیے پرماتما تم اُنکے دلوں کو بھی ہدایت بخشو کہ جس سے یہ بے ایمانی اور مکاری سے باز آویں۔ اور تمہاری پرجا کا ستیاناس نہ کریں۔

اوم شانتی شانتی شانتی

خاکسار

بیٹھو رتن سنگھ ورما از تعلقہ بالاپور ضلع اکولہ برار۔

دان

جیسے کسان صدہا تکلیفات ارضی و سماوی کے بعد اپنے خرمن کو حاصل کرتا ہے۔ اُسوقت غلہ کے ڈھیر پر بیٹھکر نہایت خوشی سے ایشر کا دھنباد کرتا ہوا دان کرتا ہے۔ اور ہمارے ہندو بھائی مہینہ کے اخیر پر اماوس و سنکرانت کو برہمن ابھیا گتوں کو دان دیتے ہیں۔ ویسے ہی ہمارے کوہٹہ نواسی ڈاکخانہ کے بھائی۔ ایشر کی کرپا سے آروگیہ رہکر اور سرکاری ڈنڈ وغیرہ سے بچکر جب اپنی اپنی تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ اُس خوشی کے سمہ پر بابو دھینی رساں دو آنہ دو آنہ اُن پنڈتوں کے بھوجن ارپن جو وید دھنی کو ملک میں پھیلا کر لوگوں کو پاپ روپی اندھکار سے بچاکر راہ راست پر لانیکی کوشش کر رہے ہیں دان کرتے ہیں۔ جب سے وید پرچار فنڈ جاری ہوا ہے تب سے جاری ہے۔ خاصکر مسلمان بھائیوں کا۔ لالہ دھولسداس دخت نام منساری کوئیٹہ نے اپنی سورن کی مالا گم شدہ ملنے پر دو روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔

راقم بیلا سنگھ کلارک ڈاکخانہ کوئیٹہ

گوجرانوالہ

شری یت مہاشیہ در مہاتما منشی رام صاحب۔ مہاشئے نمستے۔ میری اہلیہ کا ۲۱ جنوری کی رات کو بوقت ۳ بجے انتقال ہو گیا سنسکار اسکا ویدک ریتی سے کیا گیا۔ کوئی پوپ لیلا نہیں ہوئی۔ لیے آئے پنڈت نے بہتیر بھی ... کرایا۔ پنڈ بھی نہیں دیے۔ کریا اور دسواں بھی نہیں ہوا صرف کفن کیلئے زرکا کمخواب اجارج کو دیا گیا۔ اور زیور اسی کے متعلق کی ایک تال ... یتیم خانہ فیروزپور میں بھیجی گئی اور کہدیا گیا ہے۔ کہ جو لڑکی امتحان میں اسال اول ہے۔ اُسکو دیدیویں۔ دس روز تک اُس جگہ کہ جہاں موت ہوئی تھی ہون اور وید پاٹھ ہوتا رہا۔ بعدمیں برہمنان وید پاٹھ کرنیوالونکو مع چند دیگر برہمنان کے بھوجن کراکر رخصت کر دیا گیا۔ شاید برہمنوں کے بھوجن کو آپ پسند نہ کریں۔ مگر میرے نزدیک ایسی کوئی بات وید ورودھ نہیں ہے۔

ایک سو روپیہ بروقت انتقال مرحومہ کے ہاتھ سے دان کرایا تھا جسمیں سے مبلغ ۵۰ آجکی تاریخ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں اسمیں سے ۲۵ روپیہ جناب والا استری مہا ودیالیہ کو دیدیویں۔ اور ۲۵ روپیہ وید پرچار فنڈ میں جمع کرا دیویں۔ اب ایک سو روپیہ مندرجہ صدر کی تقسیم کی تفصیل لکھتا ہوں۔ وید پرچار فنڈ ۲۵ استری مہا ودیالہ ۲۵ دیانند ہائی سکول لالہ درگا پرشاد صاحب ۱۰ آریہ سماج گوجرانوالہ ۱۰ ایک محتاج ۵ انتیشٹی کنڈ ۱۰ دچھنا برہمنان جنہوں نے وید پاٹھ دس روز تک کرایا ۱۵۔

انتیشٹی کنڈ کے ۱۰ کی تشریح یہ ہے شمشان بھومی میں ایک پختہ کنڈ جیسا کہ سنسکار ودھی میں لکھا ہے بنوایا گیا ہے جسمیں آریوں کے مردے آسانی سے داہ کئیے جایا کرینگے۔ اور یہ فائدہ ہوگا کہ ویدک ریتی سے داہ کرنے کی رسم جاری ہو جاویگی۔ بلکہ امید تو یہ ہے کہ گوجرانوالہ کی ہر ایک برادری آہستہ آہستہ اپنے اپنے مردے جلانے کے واسطے اسی طرح کا علیحدہ علیحدہ کنڈ بنوالیں گے۔ کیونکہ اس طریقے سے داہ ہونے کو یہاں کے اہل ہنود کثرت سے پسند کرتے ہیں۔ اس کنڈ کی عمارت پر تخمیناً ۵۰ روپیہ صرف ہوگا جسمیں سے ۱۰ روپیہ میں نے دیئے ہیں اور باقی روپیہ چندہ سے لگایا جاویگا۔ اگر جناب والا اس خط کو یا اسکا خلاصہ جیسا آپ کی رائے میں مناسب ہو اخبار میں اگر شائع فرماویں تو عین عنایت ہے۔

کیول کرشن از گوجرانوالہ

اجلاس سبھا ادری کھتریان
بمقام گوجرانوالہ

یہ اجلاس ۲۶ جنوری ۱۸۹۶ء کو بوقت ایک بجے دن کے بمقام پرانی منڈی شہر گوجرانوالہ منعقد ہوا تھا۔ وقت مقررہ پر قریب ایک ہزار آدمی کے جمع ہو گیا تھا جنمیں سے قریب چار سو معزز صاحب برادری کھتریان میں سے اور اکثر اشخاص دیگر اقوام برہمن وارورنش وغیرہ شامل تھے اسکے غرض اور مقاصد بذریعہ ایک مطبوعہ نوٹس کے جو لالہ نہال چند صاحب چوپڑہ متوطن گوجرانوالہ کی طرف سے شائع ہوا تھا پبلک پر پہلے ہی سے واضح کیجا چکے تھے۔ حال کارروائی ہائے جلسہ حسب ذیل ہے۔

(۱) سردار جیت سنگھ صاحب کھتری معزز سوداگر گوجرانوالہ کی تجویز و اتفاق رائے جملہ حاضرین جلسہ سے سردار اچھر سنگھ صاحب رئیس اعظم گوجرانوالہ نبیرہ سردار ہری سنگھ صاحب نلوہ مرحوم کمانڈر انچیف مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب شیر پنجاب پریزیڈنٹ جلسہ قرار دیئے گئے۔

(۲) ماسٹر امرناتھ صاحب بی اے قوم کھتری نے باجازت صاحب میر مجلس ایک پُر زور تقریر بتائید شادی بیوگان صغرسن قریب ایک گھنٹہ تک کی جسمیں دیوان سنت رام صاحب رئیس اکالگڑہ کو دوبارہ اس جوانمردی اور ہمت کے بہت کچھ دہنیاواد دیا جو انہوں نے فی زمانہ اپنی بال بدہوا کنیا کے دوبارہ عقد کی نسبت دکھلائی ہے۔

(۳) ریزولیوشن نمبر ۱ تقریر کے خاتمہ پر ایک ریزولیوشن لالہ گوبند سہائے صاحب کھتری سہگل ... محکمہ آنریری مجسٹریان گوجرانوالہ نے پیش کیا۔ جسکا مضمون یہ تھا کہ دیوان سنت رام صاحب نے جو جوانمردی بیوہ کنیا کی دوبارہ شادی کرنے میں ظاہر فرمائی ہے وہ فی الواقعہ قابل تعریف و تحسین ہے۔ خصوصاً وہ ہماری دلی ہمدردی کے مستحق اسوجہ سے بھی ہے۔ کہ انہوں نے

اعلیٰ خاندان کھتریان پنجاب میں سے ہوکر ایک صنر دری اصلاح کی بسبب پہلی بے نظیر مثال قایم کی ہے۔ جو دید آدی ست شاستروں کے انکول ہے۔ لالہ امرناتھ صاحب بی اے کھتری چوپڑہ منصف صاحب تحصیل گوجرانوالہ نے بذریعہ ایک برجستہ تقریر کے بڑی زبردست دلائل کے ساتھ اسکی تائید کی۔ بعدہٗ منشی نرائن کشن صاحب مجسٹریٹ ضلع گوجرانوالہ نے ویدمنترونمیں اور منوسمرتی آدی ست شاستروں کے حوالہ جات سے مکمل طور پر اسکی تائید فرائی۔ ساتھ ہی بھائی لال سنگھ صاحب مہوترہ نے پنجابی زبان میں ایک تقریر اسکی تائید میں کی۔

(رزولیوشن نمبر ۲) لالہ نانک چند صاحب کھتری چوپڑہ شیرف صدر گوجرانوالہ نے ایک دوسرا رزولیوشن بایں مضمون پیش کیا کہ برادری کھتریان اکال گڑہ نے جو کارروائی برخلاف دیوان سنت رام صاحب کے کی ہے۔ وہ اس مجمع برادری کھتریان کو ہرگز ہرگز منظور نہیں ہے۔ بابا نہر سنگھ صاحب کھتری منصف صاحب حکمہ صدر نے اسکی تائید بڑے پرزور اور موثر الفاظ سے فرمائی۔ اسکے بعد ڈاکٹر رلا سنگھ صاحب اسسٹنٹ سرجن قوم کھتری و لالہ روپچند صاحب اپیل نویس کھتری مدہوک و لالہ جوالا داس صاحب مختار کھتری چوپڑہ و لالہ کشن چند صاحب و لالہ جوالا سہائے صاحب کھتریان دوہائل نے یکے بعد دیگرے اس امر کی تائید میں تقریریں کی خصوصاً لالہ روپچند صاحب کھتری مدہوک کی

تقریر بڑی زبردست مدلل اور موثر تھی جو اسمیں بہارت وغیرہ کتابوں کی بھی حوالہ جات سے مگر حاضرین نے بڑے زور کے ساتھ اظہار خوشی بذریعہ تین بار چیئرز کیا۔

(رزولیوشن نمبر ۳) لالہ نگینہ مل سہگل کھتری نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ اس کارروائی کی ایک کاپی دیوان سنت رام صاحب کی خدمت میں اور ایک کاپی اصحاب برادری کھتریان مقام اکالگڈہ کی خدمت میں بھیجی جاوے۔ اور نیز مشہور مشہور اخبارات اردو و انگریزی ملک پنجاب میں اسکو مشتہر کرایا جاوے۔

بھائی گنڈا سنگھ صاحب کھتری سرواہ ساکن گوجرانوالہ و لالہ کانشی رام طالب علم کھتری چوپڑہ ساکن خانکی تحصیل وزیرآباد نے اسکی تائید فرمائی۔ اور باتفاق رائے حاضرین ہر سہ رزولیوشن مذکورہ بالا پاس ہوئے۔ اسکے خاتمہ پر ایک خط آمدہ موضع لوہیانوالہ تحصیل گوجرانوالہ منجانب کھتریان باہری و لوہجاہی جوکہ بڑے زور کے ساتھ دیوان سنت رام صاحب کی ہمت و حوصلہ کی تائید میں تھا جلسہ عام میں سنایا گیا۔

(۴) گکھڑ جاکھہ۔ چاہل۔ فیروزوالہ وغیرہ وغیرہ مواضعات قرب جوار کے بہت سے معزز اصحاب برادری قوم کھتری جو اس جلسہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس جلسہ کی کارروائی پر نہایت خوشی اور صدق دل سے اتفاق ظاہر کیا۔ آخر میں پریذیڈنٹ صاحب جلسہ سردار جھنڈا سنگھ صاحب نے سر و قد استادہ ہوکر دیوان سنت رام صاحب کی عالی ہمتی پر اظہار تحسین کرکے

حاضرین جلسہ کو دھنباد دیا۔ اور بعد المہاکریہ شکریہ پریذیڈنٹ صاحب جلسہ برخاست ہوا۔

(۵) لالہ جیون کشن صاحب و لالہ کاہنچند صاحب وکلاء نے اس جلسہ کے انتظام میں جو امداد بخشی وہ بھی بالخصوص زیادہ تر شکریہ کے قابل ہے۔ علاوہ ان اصحاب کے جنکے نام ناظرین رو برو آچکے ہیں۔ اور بھی بہت سے معزز اصحاب کھتری بڑی کثرت سے شامل جلسہ تھے جنمیں سے بخوف طوالت صرف خاص خاص کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

لالہ شنکر داس صاحب مدہوک۔ لالہ حضوری مل مدہوک۔ لالہ نہالچند صاحب چوپڑہ لالہ گنگا رام صاحب وکیل چوپڑہ۔ لالہ نند لال صاحب سہگل مختار۔ لالہ گوراند تامل بھٹھری لالہ بہانامل بھٹھری۔ سردار امر سنگھ صاحب سوہنی ساکن گکھڑ جاکھہ۔ سردار جھنڈا سنگھ صاحب کھتری گاہندی۔ لالہ کرپا رام صاحب ودھاول۔ سردار رتن سنگھ صاحب کپور۔ لالہ بیلا رام صاحب تلوار۔ بھائی مول سنگھ صاحب کوچھڑ۔ لالہ بیلی رام صاحب چوپڑہ اکالگڈہ۔ لالہ کشور رام صاحب چوپڑہ اکالگڈہ۔ لالہ سوہنامل صاحب چوپڑہ اکالگڈہ وغیرہ وغیرہ

دستخط نہالچند چوپڑہ ساکن گوجرانوالہ سکریٹری جلسہ

آریہ سماج مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ

پریہ ور مہاشے اڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے مضمون ذیل کو کرپا کرکے اپنے پتر میں شایع کرکے ممنون فرما دیں

سال گزشتہ میں اوپدیشکوں کے نہ آنے کے
وجہ سے اس سماج کی حالت بھی کمزور رہی
اور ساتھ یہ بھی کہ ہمارا پرتی ندہی سبھا
سے تعلق بھی نہ تھا۔ جس سے کہ اوپدیشکوں کے
پرچار کے لیے امداد تھی۔ اب پنڈت تمام
جی اوپدیشک حلقہ کی تشریف آوری سے
ظاہر ہوا۔ کہ پرتی ندہی سبھا کے تعلق سے
بغیر ہم کبھی اوپدیشکوں کے پرچار کی امداد
ملا کریگی۔ اس لیے ہم نے نیموں کے مطابق
سبھاسدوں کی فہرست اور نقشہ کی خانہ پری
کرکے پرتی ندہی سبھا کی سیوا میں بغرض نمائش
بھیجدیا ہے۔ اب ہماری سماج امید رکھتی
ہے کہ پرتی ندہی سبھا ضرور اپنے اوپدیشکوں سے
سہائتا کیا کریگی۔ اور امسال اس سماج
کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔ لالہ گوبند رام صاحب
پردھان۔ لالہ موہنچند صاحب اُپ پردھان
بالمکند منتری۔ لالہ منشی رام اُپ منتری۔
لالہ چھبیر... پستکادھیکش۔ لالہ نرائن داس
خزانچی۔ لالہ سیوا رام سبھاسد۔ لالہ تاپول سبھاسد
لالہ پریم پال سبھاسد۔ لالہ تیلو رام سبھاسد
لالہ گنپت رائے صاحب سبھاسد۔ لالہ
بھجول سبھاسد۔ لالہ اوگر سین سبھاسد
لالہ کنہیا لال سبھاسد۔ لالہ منشی رام سبھاسد
لالہ کشن لال سبھاسد۔

آپکا مستر موہنچند صاحب پردھان آریہ سماج
مصطفیٰ آباد

کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

پنجاب آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی تواریخ
۱۷ و ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء مقرر ہوگئی تھیں۔
لیکن اب نتیجہ ہوا ہے۔ کہ دفتر سرکاری میں
تعطیلات عید الفطر بجائے ۱۷ و ۱۸ مارچ
کے ۱۶ و ۱۷۔ مارچ سنہ ۹۶ء کو ہونگی۔ اور
یہ تواریخ چیف کورٹ سے ترمیم ہو چکی
ہیں۔ اس لیے اب دوبارہ آریہ پبلک کی
خدمت میں نویدن ہے۔ کہ سماج ہذا کا جلسہ
۱۶۔۱۷ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن
۱۵۔ مارچ کی شام کو ۴ بجے شروع ہوگا۔ آریہ
سماج کے اوپدیشک اور آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب کے پریزیڈنٹ اور سکرٹری صاحب
اور نیز ماسٹر درگا پرشاد سے خاص طور پر
پرارتھنا ہے۔ کہ وہ شامل جلسہ ہو دیں اس
شہر میں اگروال برادری سماج کو بہت
زیادہ نقصان پہونچانے کے درپے ہے
اور حتی المقدور بدولت خود سماج کو
نقصان پہونچا ہی چکے ہیں۔ لیکن یہ
انکا ایک طفلانہ خیال ہے۔ راستی
کا نعرہ ہمیشہ بلند ہوتا ہے۔ اور رہے گا۔
مگر تاہم جسقدر اگروال تعداد میں زیادہ
تشریف فرما ہونگے۔ اُسی قدر یہ سماج
مشکور ہوگا۔ کیونکہ اگر اگروال صاحبان
ایک کانفرنس کرکے یہاں کے اگروال ہنود
کو کچھ راستی کی طرف متوجہ کرینگے۔ تو
اتی اتم ہوگا۔ عمدہ بھجن اور لاونی گانے
والے صاحبان بھی ضرور تشریف لاویں

(۲) کرنال آریہ سماج نے صاحب مجسٹریٹ
بہادر ضلع کرنال کی عدالت سے ایک لڑکی
یتیمہ قوم جوگی بابت کو حاصل کرکے
یتیم خانہ آریہ سماج بریلی میں بھیجا ہے
اس ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جناب
مسٹر ڈی اگر صاحب بہادر کو بہت
زیادہ خیال ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ہندو یتیموں کو
آریہ سماج کے سپرد کرتے ہیں۔ ایشور ایسے
حکام کو ہمیشہ فرمانروا رکھے۔

آپ کا داس
کرتا رام منتری آریہ سماج کرنال

آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر
و مذہب اسلام

آریہ سماج امرتسر کے متعلق ایک
ڈبیٹنگ کلب ہے۔ جو نام آرین ڈبیٹنگ
کلب مشہور ہے۔ اس میں نوجوان طلبا واسطے
واقفیت کے اور نیز ربط طریقہ لکچر کسی
نہ کسی مسئلہ پر ہر ایک ہفتہ کو گفتگو کیا کرتے
ہیں۔ یہ کلب اوائل میں لٹریری آرین کلب
کے نام سے قائم ہوئی تھی۔ اور اسکے
ہفتہ وار جلسے دیوان ... گرمول پنڈت
سالگرام صاحب سابق وکیل عدالت ہائے
ماتحت چیف کورٹ پنجاب امرتسر کے
کھلے میدان میں ہوا کرتے تھے مگر باعث
حوادث روزگار اسکا نام آرین ڈبیٹنگ
کلب قرار پایا۔ اور اسکے معمولی و غیر
معمولی جلسے مکان آریہ سماج امرتسر
واقعہ کٹڑہ کنھیاں میں ہوتے رہے ہیں۔ اسکے
سکرٹری اس وقت لالہ بالمکند صاحب
طالب علم سکنڈ ائیر کلاس ایم بی۔ کالج
امرتسر کے ہیں جس میں نہایت خوش اسلوبی
اور خوبی سے گزرتا۔ یہ ایک ہونہار
اور لائق جوان ہیں۔ اور سالانہ ایک
سوالات میں اچھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ جو نکہ

سکرٹری صاحب موصوف کو ایک سال امتحان ایف۔اے کے شامل ہونا تھا۔ اسلیئے سکرٹری کا کام لالہ راجبیداس صاحب کے سپرد کیا گیا۔ یہ بھی ایک لائق اور کارگذار جوان ہیں۔ اور ہم امید واثق رکہتے ہیں کہ آئیندہ بھی اسیطرح محنت اور جانفشانی معاملات سماج میں کرتے رہینگے۔ جب سے آپنے کام عہدہ سکرٹری کا لیا ہے۔ اس کلب کو رونق ہونے لگی۔ اور بہت لوگ کلب مذکور سے خاص دلچسپی رکھنے لگے۔ اکثر محمدی صاحبان بھی تشریف لاتے تھے اور انکو ڈیبیٹ کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ چونکہ ان لوگوں سے کوئی دلیل معقول نہ بن آتی تھی اس لیئے اپنی باری میں اکثر ناکامیاب رہتے تھے۔ انہیں صاحبان کی استدعا پر جہانتک ہمیں علم ہے۔ واقعہ ۵۔ ماہ حال کو مولوی ثناءاللہ صاحب کا مضمون "اسلام میں شرکت" رکھا گیا۔ ہم نوٹس پڑہکر حیران تھے۔ کہ ایک غیر مذہب اور بے تعلق از کلب مذکورہ کو پہلے مضمون شروع کرنیکی اجازت کیونکر دیگئی۔ کیونکہ کلب مذکور کا یہ قاعدہ ہے کہ پہلے ممبر کلب ہذا مضمون شروع کرے اور اسکے بعد غیر اور صاحب گفتگو کریں۔ خیر اتنا جتلا دینا ہمارا کام تھا۔ اسکے جوابدہ اور ذمہ دار سکرٹری کلب ہذا ہیں۔ کہ ہمیں قسم بے سنابطگیاں کیوں ظہور میں آتی ہیں۔ ان تمام حالات کو چھوڑکر اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔ آمدم بر سر مطلب وقت مقررہ پر ہم جب سماج مندر کے قریب سے گزرے تو دیکھا کہ بہت سے محمدی صاحبان گروہ در گروہ آرہے ہیں۔ خیال ہوا کہ آج

خوب بحث ہوگی۔ سننے کا اور پھر مزید براں لکھنے کا تو حظ ہے ہی پنسل اور کاغذ جو اسوقت پاس موجود نہ تھا۔ مکان سے منگوا کر ایک گوشہ میں ہو بیٹھے۔ تاکہ جو کچھ اسوقت وقوع میں آوے ہو۔ اس سے نہ صرف اپنے آپ ہی کو بلکہ ناظرین اخبار ست دھرم پرچارک کو بھی مستفید کیا جاوے۔ جو سوائے تحریر کے ہرگز ہونا ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ ذیل میں بطور اختصار عرض کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر کل حالات مکمل و مفصل ضبط تحریر میں لائے جائیں تو طوالت مضمون کا سخت خوف ہے۔ مبادا پیارے ناظرین پڑھنا ہی پسند نہ کریں اور اگر وہ اسبات کو منظور بھی فرمالیں تو بھی خیال ہے۔ کہ شاید ایڈیٹر صاحب طول طویل مضمون کو پسند نہ کریں۔) جب سب صاحب تشریف لاچکے۔ اور بیٹھ گئے۔ تو مولوی ثناءاللہ صاحب نے اپنا مضمون شروع کیا۔ اور کہا کہ میں اس مضمون پر کہ مذہب اسلام میں شرک ہے یا نہیں بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مگر چونکہ میں اسوقت طیار نہیں ہو سکا۔ اس لیئے میں نے جو ایک رسالہ لکھا ہوا ہے اسی کو سنانا چاہتا ہوں یہ کہکر آپنے ایک آیت پڑھی۔ معنے خدا ایک ہی ہے۔ ایک اور آیت پڑھی معنے۔ کہ اسنے زمین و آسمان بنائے۔ اور یہی آیت پڑھی معنے زمین و آسمان اسکے علم نے گھیر رکھے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان آیات قرانی سے مولوی صاحب نے یہ ظاہر کیا کہ قرانی خدا واحد اور لاشریک ہے۔ اور قران مجید میں نہ تو شیطان خدا کا مناظرہ ہے۔ اور نہ ہی کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز

پڑھنا ضروری ہے۔ اور نہ ہی سنگ اسود کو اسکی بزرگی کے لیئے بوسہ دیا جاتا ہے بخوف طوالت ہم ان خیالات کی تردید اسجگہ کرنی نہیں چاہتے۔ صرف ناظریان اخبار ہی کی اپنی رائے پر چھوڑتے ہیں کہ وہ آپ سے مطلب اخذ کریں۔ اسکے بعد پنڈت بشن داس صاحب طالب علم ایف اے کلاس سال اول نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے قران سے مبت پرستی بدیں دلیل ظاہر کی کہ قران نے خدا کو جو بے شکل ہے شکل والا مانا ہے۔ بوجوہات ذیل دیکھو سورت الحکم دن قیامت کے خدا کی پنڈلی دکھلائی جائیگی۔ تاریخ حبیب اللہ صاحب حال معراج اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اسکی پشت پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ وغیرہ وغیرہ ہمچوں قسم اعتراضات کا مدلل مضمون پنڈت صاحب موصوف نے ظاہر کیا تھا۔ مگر چونکہ وقت ڈیبیٹ کے لیئے صرف دس منٹ ہی تھے اس لیئے پنڈت صاحب کو اپنا مضمون بند کرنا پڑا۔ اسکے بعد لالہ ہردیال صاحب نے سجدہ آدم اور طوائف کعبہ پر خوب بحث کی اسکے بعد ہمارے ایک معزز مسلمان بھائی نے فرمایا۔ کہ محمد صاحب خدا کے پیغمبر تھے۔ جو کچھ خدا سے انکو ملا وہ اپنی بندوں پر ظاہر و ہویدا کر دیا۔ اسیلئے جانب قبلہ نماز پڑہنا جائیز ہے۔ اور قبلہ کی طرف رخ کا رکھنا اسلیئے جائیز قرار دیا گیا ہے۔ کہ تمام مسلمان متفق ہوکر ایک طرف رخ کرکے عبادت کریں۔ اور خدا سے ہاتھ ملانا یہ ایک استعارہ ہے۔ جسکے معنے بیعت کرنا اور حکم ماننا ہیں۔ اسکے بعد مرید احمد صاحب

جو حکیم بھی ہیں اڈھے اور اسی قسم کی گفتگو کر کے اپنا وقت ختم کیا اسکے بعد لالہ مادھو داس صاحب نے ظاہر کیا کہ مسلمان ضرور بت پرستی کرتے ہیں۔ کیونکہ اُسنے بچشم خود ایک مسلمان کو میونسپل بورڈ سکول کے احاطہ میں لکڑی سامنے گاڑ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ لالہ جگوپال صاحب نے اپنی باری پر گفتگو کی۔ اور حالات فرشتگان کو خوب واضح طور پر ظاہر کیا یعقوب علیخاں اڈیٹر اخبار فیروز امرتسر نے بڑے جوش میں آکر گفتگو کی مگر پایہ ثبوت کو کچھ نہ پہونچا سکے۔ اسکے بعد رام نرائین صاحب لپشادری اور ایک اور مہندو صاحب نے مزار پرستی تازیہ پرستی اور جھنڈے وغیرہ نکالنے سے یہ ظاہر کیا۔ کہ یہ بت پرستی نہیں تو اور کیا ہے اسکے بعد دو محمدی صاحبان نے گفتگو کی مگر سخت کلامی سے وہ ہوتے ہتھیار چلائے کہ واہ۔ اور فرمایا کہ ہمارے مذہب کی جو توہین اس سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا۔ وہ رنج ہوا۔ حالانکہ ہرچند روکا جاتا تھا۔ کہ آپ احاطہ مضمون سے باہر جا رہے ہیں مضمون یہ ہے۔ مگر کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی۔ ایسا رہے ہم مولوی ثناءاللہ صاحب کی دل سے تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ ان لوگوں کو ہرچند منع کرتے تھے کہ بھائیو ہم نے جو کچھ کہا انہوں نے سن لیا۔ اب جو کچھ یہ کہتے ہیں۔ ہمیں سننا چاہیئے۔ مگر وہاں کون سنتا تھا۔ آخر کار مجبوراً اُن کو بٹھایا گیا۔ اسکے بعد لالہ دونیچند صاحب سکریٹری سماج امرتسر کی گفتگو ہوئی۔ اور انکی گفتگو کے ختم ہونے پر پنڈت جی صاحب پردھان سماج ہذا اوٹھنے لگے ہی تھے کہ یہ عام لوگ کھڑے ہوگئے۔ اور شور و غل ڈالدیا۔ اور یہہ کہہ کر چلے گئے کہ کوئی دن مقرر کرو۔ ہم تحریری بحث کرینگے۔ اسپر لالہ دونی چند نے منظور کر کے کہا کہ آپ باضابطہ خط لکھیں جواب دیا جائیگا غرضیکہ اس طرح پر آج کا مباحثہ ختم ہوا اور حاضرین کلب پر ظاہر ہو گیا کہ سوائے دنگہ فساد کے ان لوگوں کے پاس کیا ہے۔ ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ لوگ انہیں مارنا چاہتے تھے ایشور ان لوگوں کو نیک ہدایت دے۔ آئندہ جو حالات ہوں گے ہدیہ ناظرین کیئے جاوینگے۔

داس
موہن لال بھرما امرتسر

راولپنڈی

بتاریخ ۹ جنوری سنہ ۹۶ء ماہواری جلسہ میں ہون وغیرہ کے بعد اوپاسنا پنڈت بھگت رام جی نے کی اور ویدانت درشن سے کتھا پنڈت سیتا رام جی شاستری نے کی۔

۱۲۔ جنوری ۔ ہفتہ وار جلسہ میں اوپاسنا لالہ کانشی رام چوپڑہ نے کی اور پنڈت سیتارام جی نے اپنی معمولی کتھا سنا کر حاضرین کو آنندت کیا۔

لالہ تاراچند جی جو منتری منتخب ہوئے تھے۔ انہوں نے منتری کے پد سے استعفا بھیجدیا۔ ایلئے بجائے آپکے لالہ کانشی رام چوپڑہ مقرر ہوئے۔ انترنگ سبھا آج تک حسب ذیل گریب پرتی ندہی آریہ سبھا سدوں نے بھیجدی جو منظور ہوئے۔ لالہ پربھدیال جی لالہ دیوانچند جی۔ لالہ رلی رام جی۔ ودیا پرچارنی سب کمیٹی کے واسطے انترنگ سبھا نے حسب ذیل ممبران و ادھکاریان مقرر کیئے۔ لالہ مرلیدھر جی پردھان لالہ جمنا پرشاد جی سکریٹری۔ ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی آریہ سکول صدر بازار۔ ماسٹر تارا چند جی مینجر آریہ گرلز سکول لالہ کنج بہاری لال ممبر۔ لالہ خوشی رام جی ممبر لالہ کانشی رام جی ممبر۔ لالہ ہردیال سنگھ جی ممبر۔ لالہ بھگوانداس جی ساہوکار ممبر ماسٹر جھانگی رام جی ممبر۔

۱۹۔ جنوری کو ہفتہ وار جلسہ میں ہون آدی کے بعد اوپاسنا لالہ دونی چند کپور نے کی اور کتھا پنڈت سیتا رام جی نے ویدانت شاستر میں سے کی۔ ۲۱ کو میلہ بسنت کی تقریب پر اول سماج مندر

میں بعد دوپہر ہون کیا گیا اور وہاں
ہی آریہ بھائیوں نے پرسپر ملکر
بھوجن (پھل اور میوہ جات کا) کیا
ازاں بعد میلہ پر دہرم اپدیش ہوتا
رہا۔ یعنی لالہ ہردیال سنگھ جی و پنڈت
بھگت رام جی وغیرہ باری باری
مختلف شیوں پر ویاکھیان دیتے رہے
ٹریکٹ بھی فروخت ہوتی رہیں۔
۲۶ - جنوری کو سپتاہک جلسہ میں
بعد ہون آدمی گئے اپاسنا لالہ کانشی رام
جی پرچارک نے کی۔ اور پنڈت سیتارام جی
شاستری نے ویدانت شاستر کی کتھا
کی۔ آریہ سماج راولپنڈی کا پستکالیہ
جو بڑے محنتوں سے کچھ نہ کچھ
بہم پہونچایا گیا تھا۔ دیگر جائداد کی
طرح [illegible] بینہ بدلا کے ناجائز
قبضہ میں آجانے سے تا حال پستکالیہ
کی کمی تھی۔ مگر اب سماج کے ادھیکاریوں
نے اس طرف توجہ مبذول کی ہے
چنانچہ اس ہفتہ ہفتہ واری جلسہ کے
اخیر میں ایک لمبی چوڑی فہرست
[illegible] پستکوں کا سماج میں پیش
کیا گیا۔ [illegible] مختلف اصحاب نے سماج
کی [illegible] دان کر کے جن میں
لالہ [illegible] صاحب سوپرڈنٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کتابیں دان [illegible]
[illegible] بھی دان کر [illegible]
[illegible]

جی کے سرگباشی پتا جی کی طرف
سے اسے پستکالہ میں شاستر منگا کر
رکھنے کے لئے دان کئے ہوئے پڑے
ہیں۔ امید کہ اب یہ پستکالیہ اچھا
ہو جاویگا۔ اشٹا دھیائی بھی شروع
ہوگئی ہے۔ مگر ہمت میں فرق نہ
آوے۔ تو البتہ اچھا کام ہے ورنہ
آج شروع اور کل بند۔ اس سے
تو شروع ہی نہ کرنا اچھا ہے۔
بتاریخ یکم فروری سماج کے وقت
خوب بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے
ممبران کم تشریف لائے۔ تاہم معمولی
ہون آدمی اور اپاسنا پنڈت
دہنی رام جی نے کی۔

اڈیٹر صاحب آریہ پترکا نے
راولپنڈی سماج کے الیکشن بالکل
غلط لکھدی ہے۔ آنکو مناسب ہے
کہ ست دہرم پرچارک میں چھپے
ہوئے ناموں کو صحیح سمجھ کر اپنے
پرچہ میں ضرور چھاپیں۔

راقم
گنگا رام [illegible] راولپنڈی

تصحیح

اخبار آپ کا مورخہ ۱۰ جنوری
[illegible] مطالعہ میں آیا۔ مطالعہ
کرتا [illegible] جب اس صفحہ پر پہونچا
جہاں [illegible] کہ فہرست
[illegible] جو [illegible] ہوگئیں
ان [illegible] کہ ۷ سماجیں بند

ہوگئیں۔ افسوس یہ معکوس ترقی کیسی
جہاں ایک طرف ساماجک نیموں کے
پرچار کرنے والے اپدیشک ویدوں
شنبھوں کو ہاتھ میں لئے رہتے اور انکا
کے رفع کرنے کے واسطے جو جھوٹے
مت متانتروں کے پھیلنے سے ہوگیا
ہے۔ سفر کئے جارہے ہیں۔ وہاں
سماجوں کے بند ہونے کی خبر
تعجب اور شوک نہ لاوے تو اور کیا
خیال کیا جاتا ہے جسکی یہ پایا جاتا
ہے۔ کہ یا تو سرسہ جیسی چھوٹی
سماجوں کے ادھیکاریوں کی سستی
یا اپدیشکوں کی بے پرواہی تصور
کی جاسکتی ہے۔ کہ چھوٹی سماجوں
کی طرف رجوع نہیں لاتے یہ تو
ہم نے مانا کہ زیادہ تر بے پرواہی
چھوٹی سماجوں کے ادھیکاریوں کی ہے
کہ وہ اس فنڈ کی سہایتا کیواسطے
جس سے اس مبارک مشن کے فرائض
انجام پا سکتے ہیں۔ کچھ بھی کوشش
نہیں کرتے۔ الا ساتھ ہی یہ بھی تو
ہے۔ کہ وہ اپنے سماج کی اُنتی کے
بغیر لائق اپدیشکوں کے مفید
ویاکھیان کی ہمت نہیں کر سکتے۔
قبل اسکے کہ ہم سرسہ آریہ سماج کا ذکر
کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلی
نہیں سبھا پنجاب کی سیوا میں التجا
کرتا ہوں کہ [illegible] ہزار تہا کیں۔ کہ
ذرا غور سے ہم چھوٹی آریہ سماج والوں
کی حالت پر کہ چراغ سحری کی طرح
ٹمٹما رہی ہیں۔ مگر اب تک صرف [illegible]

ہی ہیں۔ بالکل بیجان ہیں۔ اگر ہیں توجہ فرمائی کرکے دیا تو کام میں لادیں۔ تاکہ انکی حالت روبہ ترقی ہووے۔

پنجاب کی آریہ پرتنیدھی کی مجموعی طاقت تفرقہ میں پڑکر بری حالت میں ہوگئی۔ ایک فریق نے محض سکول کا آسرا لیکر اور باقی سارے ویدک دھرم کے پرچار کو بھولا دیا ہے۔ مگر دوسرا فریق جسنے وید پرچار کو مکھ رکھا ہے وہ تو ہمارے جیسے چھوٹے سماجوں کی خبر لے۔ تاکہ کسی وقت میں یہ چھوٹے چھوٹے پودے جو بغیر اوپدیش کے پانی کے پژمردہ ہو رہے ہیں۔ سرسبز و شاداب ہوکر ثمر آور ہوں۔ اور اپنے ثمر سے پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پبلک کی خدمت کرنے کی لائق ہوں۔ ابھی تک تو رجسٹری شدہ باضابطہ پرتی ندھی سبھا کی ہی توجہ فرمائی کی سخت ضرورت ہے۔

میں سرسہ میں جولائی ۱۸۹۵ء سے ہی ہوں۔ آریہ سماج سپتاہک جلسہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ مگر آج تک کوئی اوپدیشک صاحب تشریف فرما نہیں ہوئے۔ حصار بھوانی ہوکر سیدھے تشریف لے گئے۔ منتری صاحب سماج نے دو ایک مرتبہ بذریعہ خطوط بھی التجا کی۔ مگر کسی اوپدیشک صاحب کے درشن نہیں ہوئے۔ لیکن اس حالت پر بھی سماج اپنی ٹوٹی پھوٹی حالت کو درست رکھتی رہی ہے۔

سرسہ آریہ سماج بند نہیں ہوا ہے نہ معلوم یہ کس طور پر شایع ہوگیا ہے۔ اور بند شدہ سماجوں کی فہرست میں لایا گیا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ کسی پرتی ندھی سے تعلق نہیں ہے۔ اسمیں سخت مجبوری ہے کہ تعلق کس طور سے پیدا کیا جاوے جب تک کہ آپ نیم کی تعمیل میں پوری تعداد ممبران کی ہو جاوے سوا اسکے واسطے اوپدیش کی سخت ضرورت ہے۔ اسوقت آریہ سماج سرسہ میں نو ممبر ہیں۔ ماسٹر ٹھولا لال پریسیڈنٹ۔ بابو رنجیت رائے وائس پریسیڈنٹ۔ ماسٹر ٹھوچی رام سکرٹری۔ شب نرائن کوشادھکش۔ لالہ ناہنو رام پستکادھکش۔ لالہ نرائن سنگھ ممبر۔ لالہ بابو لال ممبر۔ لالہ کاشی رام ممبر۔ لالہ ہربھول ممبر۔ انکے علاوہ پانچ چھ سہایک ہیں۔ سماج کا سرمایہ اخیر جنوری ۱۸۹۶ء پر تھا۔ قریبًا دو روپیہ ماہوار کی آمدنی چندہ کی ہے۔

میرے خیال میں ایسی ہی حالت پژمردہ باقی ۹۹ سماجوں کی ہوگی سوائے افسوس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ لائق پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سایہ عاطفت میں جس نے وید پرچار کو مکھ سمجھا ہوا ہے (اور واقعی ہے بھی) اسقدر سماجیں بند ہو جاویں۔

ضلع حصار میں پانچ تحصیلات ہیں۔ منجملہ انکے تحصیل فتح آباد میں تو سماج کا نام و نشان بھی نہیں۔ رہنے باقی رہ گئیں چار۔ انمیں سب سے اول نمبر پر بھوانی سماج ہے۔ جسمیں بابو کلیان داس جی صاحب کا دم غنیمت ہے۔ اس سے آگے بڑھ کر ہانسی آریہ سماج ہے۔ جو محض برائے نام ہے۔ سرسہ سماج سے بھی اسکی حالت ابتر ہے۔ مہینوں گزر جاتے ہیں کہ سپتاہک جلسہ ہی نہیں ہوتا وجہ اوپدیش کی کمی۔ اوپدیشک صاحبان سرسہ کی طرح ہانسی میں بھی کبھی تشریف نہیں لیجاتے۔ بھوانی سے سوار ہوکر اور حصار سے سوار ہوکر فیروزپور یا آگے کسی اور مقام پر جا اترتے ہیں۔ اگرچہ ہانسی سماج کے پاس اپنا مندر بھی موجود ہے اور خاص ہانسی کے ہی مہاجن ساہوکار دو چار ممبر ہی نہیں۔ اسے بڑھکر حصار آریہ سماج ہے جسکو ڈسٹرکٹ سماج کے ہونے کا فخر ہے۔ مگر اس سماج نے کبھی اپنے تحصیلات کے سماجوں کی خبر نہیں لی۔ اب سنا جاتا ہے۔ کہ اس سماج نے پنڈت ایس چند صاحب کو ضلع کے واسطے اوپدیشک مقرر کیا ہے۔ شاید کیا ہوگا۔ ہم نے تو آج تک پنڈت جی کی صاحب کی شکل نہیں دیکھی۔ جو شاید جانتے ہی

بدقسمتی ہو۔ ضلع سماج کا ضرور بڑا بھاری فرض تھا۔ کہ وہ اپنی تحصیلات کی سماجوں کی خبرگیری کرتی۔ شاید زیادہ محویت و مصروفیت میں باقی سماجوں کا دھیان نہ رہا ہو۔ مگر اب ہم نہایت ادب کے ساتھ توجہ دلاتے ہیں۔ افسوس زیادہ تر یہ ہے کہ پنڈت دیواکر دت جی جیسے لائق فائق پنڈت سماج کے قبضہ اقتدار میں ہوں۔ اور پھر باقی سماجیں دھرم کے پیاس سے جاں بلب ہوں۔

اب رہا سرسہ آریہ سماج سو اسکا حال اوپر عرض کر ہی دیا۔ اسقدر التماس کے بعد ہم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان چھوٹے چھوٹے سماجوں خاصکر ہانسی و سرسہ کو بند شدہ نہ سمجھے۔ بلکہ اپنی توجہ کی باگ اس طرف منعطف کرے۔ یہ چھوٹی چھوٹی سماجیں ہی بڑی ہو جاوینگی آئندہ اختیار بدست مختار۔

الراقم
شب نرائن از سرسہ

آریہ سماجک خبریں

لالہ دیوراج جی منتری آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر اپنی پتنی اور پاٹ شالا کی تین لڑکیوں سمیت بمبئی اور پونا کی طرف جا رہے ہیں۔ راستہ میں اکثر آریہ سماجوں میں اُترکر دیا کھیان آدی بھی دینگے خاص غرض لالہ دیوراج کی اس یاترا سے یہ ہے۔ کہ دوسری کنیا پاٹ شالاؤں کو دیکھیں۔ اور ان سجنوں سے ملیں جنکو کہ استریوں کی حالت شدھ رنے کا خاص خیال ہے۔ ہم بھی ان کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

لالہ متھرا داس نے رائے کوٹ میں نہ صرف آریہ سماج ہی سے پھر سبھا پت کیا۔ بلکہ تین مباحثے مولوی پنڈت اور نوین ویدانتی کے ساتھ کئے۔ اور چار دیاکھیان ویدک دھرم کی بزرگی پر دئیے۔

آریہ سماج مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ نے اپنا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے کر لیا ہے۔

مصطفےٰ آباد آریہ سماج کا اول سالانہ اتسب ۱۰-۱۱-۱۲ اپریل سنہ ۱۸۹۶ع کو ہوگا۔ اس لیے آریہ مہاشے تشریف لاکر جلسہ کی رونق بڑھا دیں۔

اِس سماج کا حسب ذیل بابت سنہ ۹۶ع عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔ لالہ گوبندرام پردھان۔ لالہ بوسجند اپ پردھان۔ لالہ بالکھنڈ منتری۔ لالہ منشی رام اپ منتری لالہ نرائنداس خزانچی۔ لالہ جھنڈو مل پستکادھکش۔ اور لالہ گوبندرام پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبر اس سماج کی طرف سے مقرر ہوئے۔ اور اس سماج نے پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اپنا تعلق پیدا کر لیا ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

ہمعصر راجپوتانہ ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر ریاست ریوان نے اپنی ریاست میں بجائے اردو کے ہندی بھاشا کو راج بھاشا قرار دیا ہے۔ سوائے اسکے موجودہ سکول کے اخراجات خود قبول کیئے اور دو ہسپتال عام لوگوں کے علاج کے لئے کھولے ہیں۔

اسی ہمعصر کے کالموں سے معلوم ہوا کہ اجمیر ایک موت سے نوشی کی بدولت عجیب حالت میں واقع ہوئی ہے۔ ایک شانتک سنیاسی کی ایک شاکت بنگالی کے یہاں دعوت تھی۔ دونوں شراب پی کر بدمست ہو گئے۔ بنگالی مہاشے تو نیچے پڑ رہے۔ لیکن سنیاسی جی کوٹھے پر چڑھ گئے۔ وہاں سورج کی مورتی کے سامنے ٹوٹنے لگے۔ لڑھکتے لڑھکتے نیچے گلی میں سر کے بل گر پڑے۔ اور فوراً جان عزیز گنوا دی۔ یہ عبرتناک واقعہ تین چار سبق دیتا ہے۔ جنہیں اس خبر کے پڑھتے ہی ہر ایک سنجیدہ آدمی اخذ کر سکتا ہے۔

نوٹس ضروری

جملہ آریہ سجنوں اور استریوں سے بنتی ہے۔ کہ وہ کل خط و کتابت متعلقہ ملتان شہر حسب ذیل پتہ پر کیا کریں۔

گوربخش سنگھ منتری آریہ سماج
ملتان شہر

نمبر ۴ | مطبوعہ ۱۷ پھاگن سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۱ فروری سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۷

ویدمنتر کی ویاکھیا

इषे त्वोर्जे त्वा वायवस्थदे
वो वः सविता प्रार्पयतु श्रेष्ठ
तमाय कर्मण आप्यायध्व
मघ्न्या इन्द्राय भागं प्रजावतीर
नमीवा अयक्ष्मा मा व स्तेन
ईशत मा घशंसो ध्रुवा अस्मि
स्मिन् गोपतौ स्यात बह्वीर्यज
मानस्य पशून्पाहि ॥ य० वेद
अ० १ मं० १

"سارے دنیا کا پیدا کرنیوالا - پرکاش سوروپ پرماتما ہم سب کی کرم کرنے والی اندریوں کو اتم کاموں کے کرنے میں لگائے - اتم گیان کی چاہ اور پرکرم کی پراپتی کے لیئے گیان اور پراکرم سے جو آپکا ہر طرح سے سہارا لیتے ہیں - جو آپ کے اعلیٰ صفات رکھنے اور دینے والے ہیں - تاکہ ہم ترقی کریں ہے جگدیشور! جو تندرست جسمانی اور دماغی بیماریوں سے بری رہنا کرنے کے لائق یعنی جنکو کسی قسم کی تکلیف نہ دینی چاہئیے - ایسے جو جاندار اور اندریاں وغیرہ ہیں - انکو اعلیٰ طاقتوں کے حاصل کرنے میں لگائے - (ہے پرم پتا! آپکی کرپا سے ہم لوگوں میں) پاپی یا چور ڈاکو کوئی بھی پیدا نہ ہو - آپ یگیہ کرنے والے دھارمک پرشوں کے پشوؤں کی رکشا کیجئے اس دھارمک پشو آدمی کی رکشا کرنیوالے پرش کے پاس بہت سے پدارتھ نہ ملنے والے سکھ کے باعث ہوں -"

ستیہ دھرم پرچارک

غور طلب آریہ سماج ہائے پنجاب

نمبر ۱

جن صاحبان نے آریہ سماجوں کی انتظام حسب منشاء پرتی ندہی سبھا کی ستھاپتی کے زمانہ سے آج تک آریہ سماج کی ترقی - کارگذاری رفتار اور روکو دیکھا ہوگا - یا سالانہ جلسوں پر سنا ہوگا - یا اخباروں دوارا مطالعہ کیا ہوگا - انپر واضح ہوگا - کہ شری متی پرتی ندہی سبھا آریہ سماج ہائے پنجاب کی رفتار اور ارتقا میں تختہ زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے - ایک یا دو اوپدیشک باقاعدہ صرف پرتی ندہی سبھا کے ماتحت تھے اور وہ بھی سال میں ایک آدھ دفعہ خاص سماجوں میں جاکر لکچر دیا کرتے تھے بیچاری چھوٹی دیگر سماجیں تو اوپدیشکوں کی انتظار میں گرگٹ وسوج کی مثال ترستی رہتی ہیں - چنانچہ سنہ ۱۸۹۱ء ماہ مئی میں ایک دفعہ لالہ مرلی دھر جی منتری پرتی ندہی سبھا پنجاب نے اٹھ کر کہا کہ "ہر طرف سے اوپدیشکوں کی مانگ آتی ہے - خط پر خط اور تار پر تار ہمارے پاس مختلف سماجوں سے واسطے اوپدیشک کے آتے ہیں مگر چونکہ ہم اوپدیشک بہم نہیں پہنچا سکتے - اسلیئے بہتر ہے کہ سماجیں خود ہی کچھ انتظام کر لیا کریں جیسا کہ اگر ہمارے پاس ملازم موجود نہیں تو ہم مہمان کو اپنے ہاتھ سے پانی لاکر دیتے ہیں ایسا ہی اگر ہمارے پاس اوپدیشک نہیں تو سماجیں خود اپنا انتظام کر لیا کریں"

جب سے موجودہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے اپنے اوپر وید پرچار کا بیڑا لیا ہے اور آریہ سماج کا پلہ کرتویہ اوپدیش کرنا اور وید کا پرچار کرنا انو بھو کیا ہے - سماجوں کی کایا پلٹ گئی ہے - سوئی ہوئی سماجیں جاگ اٹھی ہیں - سست سماجوں کو چست بنا دیا ہے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا ہے - شری متی پرتی ندہی سبھا کے وید پرچار کا اثر صرف آریہ سماج کے دائرہ پر ہی محدود نہیں رہا - بلکہ سچ پوچھو تو سناتن دھرم سبھا اہل اسلام و عیسائیوں کو بھی اس نے جگا دیا ہے - کیونکہ جب سے پرچار کا انتظام کیا گیا ہے - سناتن سبھا کے اوپدیشک بھی اب جابجا دورہ کرنے لگے ہیں - اور اس ڈر کے مارے کہ اگر اب ہم مورکھ ہندوؤں کے سامنے سوامی دیانند اور آریہ سماج کو گالی نہ دینگے - برا بھلا نہ کہینگے - تو جلد ہماری پول کھل جاویگی اور ہمارا مان و پرتشٹھا کم ہو جاویگی چنانچہ آجکل اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ چند بھگوے پوش دھرم سبھا کے بہکائے ہوئے گراموں و قصبات میں جاتے ہیں - اور جہاں آریہ سماج کے ممبر تھوڑے یا کمزور دیکھتے ہیں - یا نئی سماج دیکھتے ہیں وہاں جھٹ سوامی دیانند اور انکے ویدبھاش

اور ستیارتھ پرکاش پر من گھڑت نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج کو شاسترارتھ کے لیئے چیلنج دیتے ہیں۔ بیچاری آریہ سماجیں انکے ڈر سے جھٹ شری متی پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس تاریں بھیجتی ہیں۔ کہ جھٹ اوپدیشک بھیجو یہاں شاسترارتھ ہونا ہے۔ ورنہ ہماری بڑی ہانی ہوگی۔ دراصل میں تو بھگویں پوشوں کا منشا کبھی شاسترارتھ کرنے کا نہیں ہوتا انکا مطلب صرف سماجک کاموں میں بگھن ڈالنے کا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اوپدیشک وہاں پہنچتا ہے تو بھگویں پوش صاحب یا تو شاسترارتھ کے نیم مقرر کرنے ہی میں دلوں گذار دیتے ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ کبھی نیم مقرر ہو بھی گئے تو یہ صاحب پھر دم دبا کر وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔

چونکہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کے پاس اسوقت بہت تھوڑے اوپدیشک ہیں اور وہ بھی ایک جگہہ بیٹھے نہیں رہتے بلکہ جا بجا اوپدیش کے لیئے بھرمن کر رہے ہیں۔ اس لیئے اگر پرتی ندھی سبھا ایسے شاسترارتھ کے لیئے کبھی اوپدیشک بھیج نہیں سکتی۔ تو وہ سماج ناراض ہو جاتی ہے اور پنجاب پرتی ندھی سبھا پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتی ہے۔

میں آریہ سبھا پنجاب کی توجہ زور سے اس بات کی طرف کھینچتا ہوں۔ کہ اگر اس طرح سے ہر ایک گرام و نگر کی سماج پرتی ندھی سبھا کو ایسے شاسترارتھ کے لیئے (جنکا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ہے) یوں تکلیف دیتی رہینگی تو پرچار کا کام ٹھیک طور پر نہیں چل سکیگا۔ سناتن دھرمیوں یا بھگوے پوشوں کی کبھی نیت شاسترارتھ کی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ یہی چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے اپنے کام میں خلل اور حرج ہو۔ اور نہ ہی پرتی ندھی سبھا کے پاس اسقدر اوپدیشک ہیں۔ کہ ہر جگہ ہر وقت شاسترارتھ کے لیئے اوپدیشک بھیجا کرے۔

چونکہ شری متی پرتی ندھی سبھا پنجاب کل آریہ سماجوں کی منتظمہ جماعت ہے اس لیئے میری رائے میں آریہ سماجوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ کسی غیر مذہب کی جماعت سے شاسترارتھ کرے۔ بلکہ آریہ سماج کا شاسترارتھ شری متی پرتی ندھی سبھا کے آدھین ہونا چاہیئے۔ اگر کسی سماج پر بھگویں پوش جاکر شاسترارتھ ڈالیں تو انہیں پبلک میں صاف کہنا چاہیئے کہ اگر شاسترارتھ کرنے والے میں جرأت ہے۔ تو چاہیئے۔ کہ ہماری باقاعدہ سبھا کے پاس چیلنج بھیجے یا ہمیں چیلنج دے ہم پرتی ندھی سبھا کو پرسنا کر کے شاسترارتھ کا انتظام کر دینگے۔ ہر ایک سماج کا ہر ایک سادھو کے ساتھ شاسترارتھ کے لیئے اٹھ کھڑا ہونا میری رائے میں سماج کے کام میں ہانی کارک ہوگا۔ لیکن اگر بالفرض کوئی آریہ سماج ایسی حالت میں دیکھے کہ شری متی پرتی ندھی سبھا کے ماتحت شاستر ہونے میں تاخیر ہوگی ضروری خیال کرے۔ کہ جلد شاسترارتھ اس سماج میں ہو تو شاسترارتھ کے دباؤ ڈالنے والے سے پہلے لکھا لینا چاہیئے۔ کہ اگر وہ کسی حالت میں پھر شاسترارتھ کرنے سے تعرض کریگا۔ تو اسکو اسقدر تاوان دینا ہوگا۔ ایسی حالت میں آریہ سماج کو شری متی پرتی ندھی کے تیار کیئے ہوئے شاسترارتھ کے نیم کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ اپنے نیم بنانے میں بہت ہانی ہوگی۔ اور ایسی حالت میں جب فریق ثانی کیساتھ شاسترارتھ کے نیم طے ہو جاویں تو کم از کم ایک ہفتہ کی مہلت پرتی ندھی سبھا کو اوپدیشکوں کے روانہ کرنے کے لیئے دینی چاہیئے۔ کیونکہ سبھا مذکور کے پاس ہر وقت اوپدیشک فارغ نہیں بیٹھے رہتے۔ سبھا کو اوپدیشک کو ایک کام سے ہٹا کر دوسرے کام پر لگانا پڑیگا۔ امید کہ سماجیں ضرور اس طرف غور کرینگی۔

(جمنا داس از اجمیر)

ایڈیٹوریل نوٹس

آریہ کنیا پاٹشالا جالندھر شہر کی پنجم رپورٹ پڑھنے پر جو خیالات میرے دل میں پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں میں نے علیحدہ قلمبند کیا ہے معصر وکیل امرتسر نے اس رپورٹ کا خلاصہ درج کرتے ہوئے ذیل کے فقرات بھی لکھے ہیں۔ چونکہ ہر ایک دیش ہتیشی کی توجہ اور غور کے لائق ہیں۔ ہمیں اپنے ہندو بھائیوں کی اس ترقی سے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ مگر ساتھ ہی اس بات پر بھی افسوس کیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جس صورت میں انکے پاس اپنے مدارس موجود

ہیں تو وہ کیوں چند روپیہ کے وظیفوں کے لالچ سے اپنی معصوم لڑکیوں کو مشن کے مدرسوں میں بھیجکر انکی ساری عمریں برباد کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ کیا انکو زنانہ اور مدرسوں وغیرہ کے معاملات سے غیرت حاصل نہیں ہوتی ...... " میں ان فقرات کی طرف جالندھر شہر کے باشندوں کی خاص توجہ کھینچتا ہوں۔ کیا انہوں نے اب تک وچار کیا ہے۔ کہ مشن کے پانچ یا چھہ ہندو لڑکیوں کے مدرسے کیونکر چل رہے ہیں؟ کیا نہیں معلوم ہے۔ کہ ان مدرسوں کے بہانے جوان جوان لڑکیاں مشن کے احاطے میں ادھیا پکاؤں کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔ انکے ساتھ بعض اوقات وہ سلوک ہوا ہے۔ جسے کہ کوئی بھی بھلا مانس ہندو پسند نہیں کر سکتا۔ میں نے بڑی خوشی سے سنا ہے۔ کہ چند ایک دیگر درشی ہندو مفرزین ایک پاٹشالا ہندو لڑکیوں کے لیے کھولنے کا وچار کر رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہر ایک محلہ کے ہندو بزرگ عیسائی مشن کی کوششوں سے اپنی لڑکیوں کو بچانے کے خیال سے ایک ایک سپتری پاٹشالا قائم کر دیں۔

عیسائیوں کی مکتی فوج کے سرداجنرل بوتھ صاحب ہندوستان کے افلاس کو دور کرنے کا سکیم پیش کرنے اور سرسادھارن کی انکے ساتھ ہمدردی حاصل کرنے کی نیت سے آئے ہوئے ہیں۔ بمبئی مدراس کلکتہ وغیرہ سے ہوتے ہوئے انہوں نے لاہور پہونچکر بھی لکچر دیا۔ اس لکچر میں جنرل موصوف نے بیان کیا۔ کہ اگر ان کو کافی زمین مفت ملجاوے۔ تو وہ ..... ہزار بھوکوں کو کام دے سکیں گے۔ اور ساتھ ہی انکی تعلیم کا بھی بندوبست کر سکیں گے قطع نظر اس امر کے کہ جنرل بوتھ کا اصلی منشا اس ہمدردی سے کیا ہے اور بلالحاظ اس امر کے کہ آیا انکی کامیابی کے معنے یہ ہونگے۔ کہ ہزاروں ہندو اور مسلمان انہیں کے بھائی بندوں کے خرچ پر عیسائی ہو جاویں۔ مجھے معصر زبدۃ الاخبار میں یہ پڑھکر بڑا رنج ہوا کہ ایک ہندو گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ جنرل بوتھ کے لکچر کے درمیان بوٹوں کی کھٹ کھٹ اور شور وغل سے حارج ہوتے رہے۔ اس افسوسناک زمانہ میں جبکہ ہندو اور مسلمانوں کی باہم کھٹ کھٹ کرانے کے چند ایک ناعاقبت اندیش ہمعصر درپے ہو رہے ہیں ممکن تھا کہ میں ایک مسلمان ہمعصر کی تحریر کو مشتبہ سمجھتا۔ مگر میں نے لاہور میں چند ایک ہندو تعلیم یافتہ اصحاب کی زبانی بھی سنا کہ اس قسم کی حرکت ضرور چند ایک ہندو گریجویٹوں سے سرزد ہوئی۔ جنمیں سے کہ ایک دو مدرسوں کے استاد بھی تھے۔ میں اس جوش کو سمجھ سکتا ہوں۔ جسنے کہ میرے گریجویٹ بھائیوں کو ایسی ناشائستہ حرکت کے لیے مجبور کیا۔ لیکن یہ جوش میرے لیئے ذرا بھی خوشی کا باعث نہیں ہے۔ یہ بیہودہ جوش ظاہر کر رہا ہے۔ کہ ہندو قوم میں سنجیدگی کیساتھ کسی معاملے پر سوچنے کا مادا ہی نہیں ہا۔ میں جب خوش ہوتا۔ اگر یہی نوجوان بجائے ایسی ناشائستہ حرکت کے مرتکب ہوکر اپنی قوم کو شرمندہ کرانے کے اس گمبھیر آشے کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ جو کہ جنرل بوتھ کی کوششوں کی تہ میں کام کر رہا ہے۔ جنرل بوتھ کا یہ سفر ہمیں خواب غفلت سے جگانے والا ہونا چاہیئے۔ یہ تحریک ہمیں جتلا رہی ہے کہ بھارت ورش کے انگنت مرد اور عورتیں صرف روٹی کی خاطر اپنے آتماؤں کو بیچنے کے لیئے تیار ہیں۔ انکی شکم پری کرنے اور ان تک سچی ویدک روحانی غذا پہونچانا ہندو ماتر کا دھرم ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ ہو کیونکر سکتا ہے؟ ہندو قوم اپنے دان کے وصف میں اپنے آپ ہی نظیر ہے اس کروڑ ہا روپیوں کے دان کو جو کہ ایک آلسی اور بدچلن فرقہ پیدا کر کے قوم کا خون پلا رہا ہے۔ اگر بھوکوں کو روٹی پہونچانے اور ادویا اندھکار سے دیا کل ہر دیوں تک ویدک دھرم کی خوشخبری پہونچانے میں تبدیل کیا جاوے تو کیا کچھہ اتم نتیجے پیدا نہ ہوں۔

میرے پریہ بھائی لالہ دیوراج جی سکرٹری کنیا مہا ودیالہ سوسائٹی جالندھر بتینی سمیت بمبئی اور پونا دی کی طرف بھرمن کرنے کے لیئے گئے ہوئے ہیں۔ یہ یاترا میرے بھائی نے کچھہ سیر کی خاطر ہی اختیار نہیں کی۔ بلکہ اصل مقصد انکا اس یاترا سے استری سکشا کے لیئے تحریک کرنا اور کنیا مہا ودیالہ کے سکیم کی خوشخبری سرو سادھارن تک پہونچانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لالہ دیوراج جی ۳ پاٹھشالا کی لڑکیوں کو بھی ساتھ لے گئے ہیں

انکا ارادہ یہ بھی ہے۔ کہ مختلف جگہوں کی پتری پاٹشالاؤں کو دیکھ کر انکے طریقہ تعلیم کا مطالعہ کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے۔ پتری شالاؤں کے پربندہ کرتاؤں کو سمجھاویں۔ کہ وے سب موجودہ طریقہ امتحان کی مہلک غرض کو دور کر کے اپنی پتریوں کی طبیعتوں کی تندرستی قایم رکھنے میں کامیابی حاصل کریں۔ بھائی دیوراج جی کا تن من دھن ستری جاتی کے سدھار میں لگا ہوا ہے۔ اور یہ مجھے آشا ہے۔ کہ وہ اپنے دورے سے بڑی کامیابی کے ساتھ واپس آوینگے۔ اس دورے کا اودیش دھن اکٹھا کرنا نہیں ہے بلکہ کنیا مہاودیالہ کی تحریک کا دائرہ فراخ کرنا۔ البتہ اگر کسی جگہ بلا کوشش خود بخود کوئی بھلا پرش دھن دیدیوے۔ یا دوسروں سے دلانے میں مدد کرے تو بات دوسری ہے۔ لالہ دیوراج جی جالندھر سے چل کر سہارنپور دو روز تک ٹھہرے۔ وہاں انہوں نے دو ویاکھیان دیے۔ ایک کا مضمون آچار شدھی یعنی چال چلن کی پاکیزگی تھا۔ اور دوسرے ویاکھیان میں ستریوں کی اعلیٰ تعلیم کی حمایت تھی۔ میرے بھائی لکھتے ہیں کہ سہارنپور کی پتری پاٹشالا وغیرہ آریہ سماجوں کے پورشارتھ کا بدیہی ثبوت ہے۔ لالہ بہاری لال کل تحریک کی روح ہیں۔ لیکن لالہ دھرم داس سعدی پلیڈر جس پریم سے کام کرتے ہیں۔ انکا بیان مشکل ہے۔ ستریوں کا بھی سماج ہوا۔ جہانتک لالہ دیوراج جی کی تقریر اور لڑکیوں سے ملکر معلوم ہوا ستریاں موثر ہوئیں۔ سہارنپور سے

باندی کوئی پہونچکر میرے بھائی نے ویاکھیان دیا۔ اور وہاں سے ۱۷ فروری کو اجمیر پہونچگئے۔

اجمیر سے لالہ جمنا داس جی حسب ذیل حالات لالہ دیوراج جی کے کام کی نسبت لکھتے ہیں۔ مہاشئے لالہ دیوراج جی معہ اپنی دھرم پتنی اور چار بالکاؤں سہارنپور اور باندی کوئی میں ویاکھیان دیتے ہوئے ۱۷ فروری کو اجمیر نگر میں اپستھت ہوئے اسی رات کو آپ کا ایک منوہر ویاکھیان آنند کا شی پر سماج مندر میں ہوا۔ باوجود کافی طور پر نوٹس نہ بھیجے گئے بھی سارا سندر شروتاگن سے بھرپور تھا۔ لائق لیکچرار نے جس جوش سے بولی اور منوہر شبدوں میں اپنی مہربانی سے سوئی ٹھیکا کے سامعین کی زبان سے واہ واہ کے شبد نکلتے تھے۔ دو تین بھجن چھوٹی چھوٹی کنیاؤں نے بھی گائے۔ جنکو سنکر حاضرین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اور ہر ایک پرش کے چہرہ پر بشاشت نمودار ہوتی تھی۔
مورخہ ۱۸ ماہ فروری کو انکا ویاکھیان استری سکشا پر ہوا۔ فاضل ودوان نے مضمون ہذا کو ہر ایک پہلو سے سمجھایا اور ہندوستان کے نواسیوں کی درگت کا پورا فوٹو کھینچکر دکھلایا کہ جب تک ہمارے دیش میں استری سکشا نہ ہوگی۔ ہمارا ملک کبھی افلاس کی چھاؤنی کو نہیں گرا سکتا۔ ہمارا دیش کبھی سوبھومی نہیں ہو سکیگا۔ جبتک استریوں کا دکھڑا نہ کاٹا جاوے۔ ساتھ ہی مہاشئہ

مذکور نے ان لوگوں کے لغو و بیہودہ اعتراضات کے جواب معقول طور پر فصاحت کے ساتھ دیئے۔ جو کہ اپنی خود غرضی سے استریوں دکنیاؤں کی گردن پر اودیا کی کاٹھی رکھنا چاہتے ہیں۔ ایک سنیاسی پرچارک (اودیشک) نے بڑی سوریلے بھجن گائے۔ جس سے سامعین بہت ہی آنندت ہوئے۔ تت پشچات جمنا داس نے ایک پر زور ویاکھیان مسئلہ ستری سکشا کی حمایت میں پڑی۔ پھر لڑکیوں نے اپنے حقوق آپ بھجن گا کر مانگے اور جتلایا کہ جب تک تم ہم کو ودیا کا دان نہیں دوگے۔ تب تک تم کبھی اس جگت میں آنند نہیں بھوگ سکوگے۔ واقعی یہ نظارہ قابل دید تھا۔ کنیاؤں کا ایک ایک شبد لوگوں کو چیر رہا تھا۔ اور سخت سے سخت دل بھی رونے لگا بن رہا تھا۔ استری سکشا کے مخالفین چاہے انکی مخالفت میں زمین و آسمان کے قلابے کیوں نہ ملائیں۔ مگر جب عملی طور پر استری سکشا کا اثر دیکھینگے تو انکی لا یعنی دلیل بھی عملی نتیجہ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔
آج مہاشئے مذکور سرودہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ میں آپکو اور آپکے ناظرین کو جتلایا چاہتا ہوں۔ کہ اجمیر نگر میں استری سکشا کا مخالف کوئی بھی پرش نہیں ہے۔ یہ شہر استری سکشا کے کام کرنے کے لیئے اچھا فیلڈ بن سکتا ہے۔ اگر ملک رجپوتانہ میں راجپوت استریوں کے او کنیاؤں جنکی شہرت عصمت پوترتائی آگیا پالن دھرم پر قربان ہے۔ کے لیئے یہاں ایک مہاودیالہ نہ ہو تو کم از کم ایک سکول کا ہونا نہایت اوشیک ہے۔ امید ہے کہ لالہ دیوراج جی اس طرف

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

آریہ سماج کے پرتھم نیم پر وچار

سوریہ ۳۰ جنوری ۱۸۹۶ء کے پرچہ ست دھرم پرچارک میں ایک چٹھی آپ منتری آریہ سماج کمالیہ کی طرف سے نکلی ہے جس سے منتری صاحب نے آریہ سماج کے پہلے نیم کو پورے طور پر بیان کرنے کی کوشش کر کے بتایا کہ تو گاہی ہی ہے۔ کہ آریہ سماج میں عام لوگ خاص کر کے ادہکاری سماج سنسکرت سے بالکل ناواقف ہیں۔ آپ نے سوائے پدارتھ اس شبد کے معنے کرنے کے کوئی کوشش ودیا کی نہیں کی ہے۔ اور اس میں بھی جناب کو سخت غلطی ہوئی ہے۔ آپ نے پدارتھ کے ارتھ لفظی معنے کیے ہیں۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جناب کو کس طرح سے معلوم ہوا کہ پرمیشور نے لفظی معنے پرگٹ کیے ہیں۔ ان تمام غلطیوں کو دور کرنے کے واسطے میرا فرض ہے کہ اپنی سمجھ کے مطابق لوگوں پر ظاہر کر دوں کہ سری سوامی دیانند جی مہاراج کے ایک ایک شبد میں کس کس قسم کا گوڑہ تات پریہ بھرا ہے۔

ویاکھیا شروع کرنے کے پہلے میرا فرض تھا کہ آریہ سماج کا بھی مطلب ظاہر کروں کہ آریہ سماج کسکو کہتے ہیں۔ آریہ پرشوں کے مجمع کا ہی نام ہے۔ یا اسکے کچھ اور بھی ارتھ ہو سکتے ہیں لیکن اس مضمون کو کسی دوسرے موقعہ کے واسطے چھوڑتا ہوا پہلے نیم پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔

میرے بھائی صاحب نے پدارتھ کے بجائے شبد ارتھ خیال کیا ہے۔ پہلا نیم

"سب ست ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے"

ارتھ۔ سب یعنے تمام ست ودیا جسکے دیکھنے ہی خواہ مخواہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کوئی است (غلط) ودیا بھی ہوا کرتی ہے۔ کہ سوامی جی مہاراج نے ست ودیا لکھا۔ نہیں تو کوئی ضرورت (ست) اس شبد کی نہیں تھی۔ کیونکہ شاستر کار اودیا کی تعریف اس طرح سے کرتے ہیں۔

अनित्याशुचि दुःखाना
त्मसु नित्य शुचि सुखात्म
ख्यातिर विद्या ॥

اس سے صاف ظاہر ہے اور مہاراج سوامی جی بھی خود ودیا اودیا وشے میں ظاہر کر چکے ہیں کہ ودیا (انتیہ) अनित्य میں انتیہ بدھی رکھنا اور नित्य میں نتیہ بدھی کرنا ارتھات جیسی چیز ہو اسکو ویسا ہی خیال کرنا ودیا کہلاتی ہے۔ اسواسطے سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر سوامی جی نے ست ودیا کا شبد کیوں استعمال کیا ہے اور اگر ودیا کے ارتھ عام لیے جاویں تو بھی کچھ ٹھیک نہیں کیونکہ اسکے ارتھ دو گیانی اس دہاتو سے علم Knowledge کے ہیں تو ست ودیا کے ارتھ یہ پدارتھ ہونگی

ودیا सत्यवस्तुनामवि
द्या ।

لیے جاویں تو असत्यवस्तु
नां विद्या

کا چشمہ کسی اور کو ماننا پڑے گا۔ اسواسطے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے اور نتیجہ ہے کہ سوامی مہاراج کا منشا ست ودیا سے وید ہے۔ اور یہ لوگ رد ستی شبد معلوم ہوتا ہے۔

اس نیم میں دوسرا شبد پدارتھ पदार्थ پڑا ہے۔ جسپر میرے بھائی صاحب نے بحث شروع کی ہے۔ اسکو دوسرے لفظوں میں

पदनिष्ठा ! पदस्यार्थः
दूसरे ارتھ اس کے अर्थः

प्रकृति तत्कार्यः
पदवाच्यार्थत्वा विशिष्ट

اس طرح سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اب میں ہر ایک کو مفصل کرتا ہوں۔ اگر पद کے ارتھ ہوں تو स्यार्थः

लोटा पद वाच्य ارتھ کا آدی مول پرمیشور ہرگز نہیں ٹھیر سکتا۔ کیونکہ लोटा یہ شبد وید میں نہیں ہے چونکہ اب ہم تمام مختلف زبانوں کو اپنی اپنی حالت میں ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ پاتے ہیں۔ تو ہر ایک پد کا وید نہ ملنے کی وجہ سے پدارتھ کے ارتھ

पदनिष्ठा र्थः ! पदस्यार्थः
یہ ارتھ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس لیے اسکے ارتھ دوسرے ہونگے۔ ارتھات

पदवाच्यार्थत्वाविशिष्ट
یا
प्रकृतितत्कार्य

دوسرے لفظوں میں लोटा یا घट یا प्याला یہ سب ایک ہی پرکرتی کے کاریہ روپ دکھائی دیتے ہیں۔ اسواسطے

پدارتھ شبد کے ارتھ دوسرے ہی سنسکرت
دوسری طرح سے पदार्थ یہہ دو شبدوں
سے بنا ہوا ہے - ایک पद دوسرا
अर्थ - पद کی تعریف सुप्तिङ्
ارتھات جو اسم یا فعل ہو सुप्तिङन्तं पदम्
Either noun or verb
अर्थ کی تعریف तद्विज्ञानमर्थः
جیسے घट اس پد کا ارتھ ارتھات
وہ कम्बुग्रीवादिमत्
کپالوں سے بنا ہوا اور جسکے اوپر ایک گلا ہو
اسکو صاف طور پر نشچے ہو سکتا ہے کہ پدارتھ
کو دوسری زبان میں لفظی معنے نہیں کہتے بلکہ
اسکو प्रकृति तत्कार्य
पदार्थत्वविशिष्ट یا
ہی کہنا ضروری ہے -

اس نیم میں تیسرا شبد
आदिमूल
ہے جسکو پڑھتے ہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ
آدی مول کو کارن اگر کہا جاوے تو
وہ کونسا کارن ہے - آیا
उपादान یا
साधारण یا निमित्त ہے
ایشور انمیں سے کونسا ہے - آیا اپادان
کارن ارتھات جیسے گھڑے کیواسطے مٹی
اسپر سوامی جی مہاراج مسلمانوں کے اور
عیسائیوں کے مت کہنڈن کرتے ہوئے
پرشن کرتے ہیں - کہ اگر ایشور جگت کا اپادان
کارن ہو تو:
कारणगुणपूर्वकः
कार्यगुणो दृष्टः । वै. ॥
اس نیائے سے ایشور کے گن یا اسکا کوئی
انش کاریہ روپ جگت میں ضرور معلوم
ہونا چاہئے - جب کاریہ جگت میں معلوم
نہیں ہوتا - اسواسطے ایشور اپادان کارن نہیں ہے -

آیا سادھارن کارن ہے - ارتھات جیسے
گھڑے یا کپڑے کے واسطے چکر یا تری دیم
آدی - کیونکہ جگت کے بنانے کے واسطے
سوامی جی مہاراج ہر ایک قسم کے ذرات کا
کھنڈن کرتے ہیں - اور یہہ ذکر پورے
طور پر ستیارتھ پرکاش میں سرشٹی ادھیائے
میں کھولا ہوا ہے - پھر کیا نمت کارن
ہے - ارتھات جیسے گھڑے کے واسطے
کمہار ہوتا ہے - اسمیں بھی نقص آسکتا ہے
کہ کمہار تو ستی پر مانقض نہیں ہے لیکن
ایشور پرماتما کو اس تمام جگت کا مالک
کہا ہے - اسواسطے سارے انش کو دھیان میں
رکھتے ہوئے ایشور جگت کا نمت کارن
ہو سکتا ہے - کیونکہ نمت میں صرف ایک
ویشیش ہی گرہن کرنے یوگ ہوا کرتا ہے -
اصل ارتھ आदिमूल ارتھات
یعنی جگت کے کارن मूलस्यादि
روپ پرکرتی کا آدی پرمیشور ہے - صاف
لفظوں میں ایشور پرکرتی کا آدھار اتھا آریہ
سمبندھ سے آدی مول ہے -
پس پہلے نیم کے ارتھ صاف صاف لفظوں
میں مختصر طور پر اس طرح سے بیان کیے جا سکتے
ہیں - کہ
ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ ارتھات پرکرتی
سے کاریہ جانے جاتے ہیں - انکا آدھار
روپ کیول پرمیشور ہی ہے -

آپکا آریہ دھرم سیوک
بھگت رام ودیارتھی ویدک آشرم
جالندھر شہر

ویدک دھرم پرچار کے لئے لالہ منشی رام جی کو امریکہ یا انگلینڈ بھیجنے کی واسطے بڑی بھاری ضرورت ہے

آریہ پتر کا میں جو پتر مسٹر ہلارام جی کا
شائع ہوا ہے اسمیں انہوں نے ظاہر فرمایا
ہے - کہ یدی بھارت ورش کی تمام آریہ سماجیں
ملکر شری مت لالہ منشی رام جی کو ویدک دھرم
پرچار کے لئے امریکہ یا انگلینڈ بھیجیں تو نہایت
لابھ کاری ہو - میرے خیال میں آریہ سماجوں کو
یہہ اوسر ہاتھ سے ہرگز نہ کھونا چاہئے - اور
شیگھر پریتن کرکے لالہ منشی رام جی کو جنکی
ویدک دھرم سے واقفیت - شردھا - چرنی - کرتو
پراگتا - بھکتی وشواس اور یوگتا آریہ
دنیا میں بھلے پرکار سے پرکھیات ہے
اودشیہ اس اپدیش پر بھیجکر اپنا کرتویا
کرنا چاہئے - دیکھئے کہ نوین ویدانت پھیلانے
کے لئے مسز اینی بیسنٹ برابر ورش اپدیش
کے لئے یہاں دھارتی اور کون کہہ سکتا ہے
کہ وہ اپنے مشن میں کچھ نہ کچھ کامیاب
نہیں ہوتی - جنرل بوتھ جیسے پادری
دھرم اپنے خیالات پھیلانے کے لئے پورن
پورشارتھ سے کام کر رہا ہے - پرنتو کیا
بھارت ورش کی آریہ سماجیں جنکا دھرم
عالمگیر ہے - ہاں سائنس اور بدھی جسکی
وفادار سیوک ہیں - ایسے پورشارتھ کے
سمہ میں بھی نیند میں اونگھتے رہینگے اور

ان ایک انگلینڈ اور مادہ پرستی میں سرگردان
امریکہ میں ویدک دھرم کا پرکاش پھیلا سکنے
کا یقین نہ کرینگے۔

لالہ رام بلاس جی سارڈا منتری آریہ پرتی
ندھی سبھا راجپوتانہ نے کسی قدر سے کسی
جگہ آریہ اپدیشک کو امریکہ بھیجنے کی
تحریک پتر دوارا کی تھی۔ پرنتو شوک کہ
اس سمے پرسبھا جو سے کچھ نہ بن پڑا۔ وہ لوگ
جو کہ اس دلیل پر کسی آریہ اپدیشک کا
ابھی انگلینڈ وغیرہ میں پرچار کے لیے بھیجنا
غیر مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ پرتھم حق ہندوستان
کا ہے۔ جب تک ہمیں ویدک دھرم کا پرچار ہو جائیگا
تو اور ملکوں کی بابت بھی دیکھا جاویگا میری
سمتی میں بڑی بھاری بھول میں ہیں اور سہ
ویدک دھرم کو ایک دیشی ٹھہرانے والے ہیں
کیونکہ ویدک دھرم کسی خاص دیش قوم یا
رنگت سے کوئی خصوصیت نہیں رکھتا ہے
اسکو گرہن کرنے کا ہر ایک دیش برابر ادھکار
رکھتا ہے۔ ہاں اس دیش میں ویدک دھرم شیگھر
پرچار پا سکتا ہے۔ جہاں کہ ودیا کا پرچار ادھک
ہے۔ اور دھرم کی بھوک زیادہ ہے۔ اس لیے
ہمکو انگلینڈ آدی دیشوں میں آریہ ورت سے
بھی ادھک پرچار کا پربندھ کرنا چاہیے کیونکہ
وہاں شیگھر کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور ایسی
بھاری کامیابی ہو سکتی ہے۔ کہ جو ہمیں آریہ ورت
کے سدھارنے میں بھی بڑی بھاری مدد
دیگی۔ کیسی اشچریہ کی بات ہے۔ کہ ادھکاریوں
کو تو ویدک دھرم کے امرت کے چشمہ کی نسبت
جتلا کر انہیں اسکے تٹ پر بٹھلا کر امرت پان
کرنے سے محروم رکھا جاوے اور ان ادھکاریوں
کے لیے پورن یتن کیا جاوے۔ بدیں
پکشپات نہیں تو اور کیا ہے۔ اب بڑی
بھارت ورش کی سب پر بلی مذہبی سبھا ہیں
مگر لالہ منشی رام جی کو جو ہر کار سے اس
کام کے یوگیہ ہیں۔ انگلینڈ آدی میں بھیجنے کا
پربندھ کریں تو یورپ ویدوں کا نہ تو مذہب
دنیا میں دستیاب ہوگا۔ اور مہرشی کی وصیت
کا وہ جزو جس میں کہ وہ فرماتے ہیں کہ "دیش
دیشانتر اور دویپ دویپانتر میں آریہ دھرم کا
پرچار ہو" سپھل ہوگا۔ لالہ منشی رام جی نے
جو پانچ ہزار کا تخمینہ خرچ بتلایا ہے وہ کچھ
الوجہت معلوم نہیں دیتا۔ ہاں پرچار میں
پوری کامیابی حاصل کرنے کے لئے ویدک
دھرم کے سدھانتوں پر ایک ضخیم کتاب
انگریزی میں چھپوانے کے لیے زیادہ دھن
کی بھی ادھکتا ہے۔ جسپر ہم آئندہ پرچے
میں عرض کرینگے۔ کیونکہ ہماری سمتی میں
جہاں کہ لالہ منشی رام جی کا جانا ضروری ہے
وہاں ساتھ ہی آپکے ستیارتھ پرکاش اور
وید بھاشیہ بھومکا یا کم از کم یجروید کا انگریزی
میں ترجمہ ہو جانا بھی نہایت ضروری ہے۔
آشا ہے کہ بھارت ورش کی سمست آریہ سماجیں
اور آریہ پرتی ندھی سبھائیں اس بات کا
نشچے کرکے کہ ایشور ہو۔ ویدک دھرم کے پرچار
میں تن من دھن سے پریتن کرینگے۔

ویدک دھرم کا سیوک
[illegible]

ستیارتھ پرکاش کی چھپائی

آپکے اخبار تاریخ ۶ فروری ۱۸۹۶ء
کے صفحہ ۲ میں دو خبریں ستیارتھ پرکاش
اور نمسکار بدیہی کے اور کہیں چھپوانے کی
بابت کہ جنکا کاپی رائیٹ شریمتی پروپکارنی
سبھا کا ہے چھپی ہیں۔ مجھکو انکے پڑھنے سے
تعجب ہوا میں یقین نہیں کر سکتا کہ آئے
مولراج صاحب آپ یہ وہاں شریمتی
پروپکارنی سبھا ایسی بیجا کارروائی کرنے
پر آمادہ ہوں۔ لیکن اگر کوئی اور شخص ان
کتابوں میں سے کسی کو چھاپے گا۔ یا
چھپوائیگا۔ کہ جنکی کاپی رائیٹ کی مالک
شریمتی پروپکارنی سبھا ہے۔ تو ایسی چھاپنے
والے یا چھپوانے والے پر نالش کیجاویگی
اور بہت ہرجہ ان سے وصول کیا جائیگا
کرپا کرکے اس پتر کو اپنے پتر ست دھرم
پرچارک میں چھاپ کر مجھکو کرتارتھ کیجئے

آپکا آریہ بندھو
ہربلاس سارڈا اجمیر
جائنٹ سکریٹری شریمتی پروپکارنی سبھا اجمیر

سکھر آریہ سماج کا بارہواں سالانہ جلسہ

یہ جلسہ ۱۸ جنوری ۱۸۹۶ء مطابق سنیچر
سے لیکر ۲۰ جنوری بروز سوموار تک
مول چند کے بنگلہ پر جو عین شہر کے
درمیان واقعہ ہے۔ بڑی دھوم دھام کے
ساتھ منعقد ہوا۔ ایکے اردگرد کے گلی کوچوں میں
سبز۔ سرخ۔ سفید رنگ کے نشان سے
سماج رونق نمایاں کر رہے تھے۔ علاوہ انکے
بہت دور تک طرح طرح کی جھنڈیاں ریلوں
پر لگائی ہوئی تھیں۔ جنکی بہر کی اور
سجاوٹ کے سبب سے سارا چک تماشیوں
کے خورد و کلاں کیا ہندو کیا مسلمان سب مذہبی

شان و شوکت دیکھنے کے لیے بے شمار آدمی ہو لئے
آتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ پنڈال
عالیشان شاہی سائبان سے جو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر
سے لیا گیا تھا۔ قابل دید تھا۔ مزید برآں
جلسہ کا مکان دھارک اور پھر بنس انگریزی
اردو۔ اور سنسکرت شبدوں یعنی موٹوں
سے ایسا مزین تھا کہ ہر خاص و عام عش عش
کرتا تھا۔ اکثر جینیا ہندو اور مسلمان کام
چھوڑ کر جلسہ میں شامل ہوتے تھے۔ ۱۲ بجے
شام کے قریب سماج مندر سے تین بھجن
منڈلیاں شراب مانس وغیرہ کے ورودھ
اور پھر کی الٹی سریلی آواز سے گاتی ہوئی
نکلیں۔ جنکی خوش الحانی نے سندھی پبلک
پر ایسا اثر کیا۔ کہ لڑکے تک ہر ایک یہی
شبد بولتا تھا۔ (نہ کھاؤ ماس کبھی مرد ہو)
(کبھی مردار کھاؤ نہیں۔ جنم اپنا گنواؤ نہیں)
جس راستہ سے بھجن منڈلیاں جاتی تھیں
مہاشہ گنوں نے اکثر جگہ مانس شراب نشیدھ
ویشیا شدہار۔ پر ایسی ایسی عمدہ تقریریں کیں
کہ لوگ صداقت کا دامن پکڑنے کے لئے
بڑی بڑی دیر تک ہمراہ منڈلیاں ہو کر
فائدہ اٹھاتے رہے۔

دوسرے دن۔ ۱۹ جنوری بروز اتوار
۸ بجے صبح کی کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔
[illegible] پنڈت صاحبان تشریف لا چکے
تھے۔ جنہوں نے شامل ہو کر حد سے زیادہ
رونق بخشی۔ ہون کے بعد پنڈت پورنانند جی
نے اپدیش کر دیا۔ اسکے بعد بابو بچا رام جی
صاحب پریزیڈنٹ نے ہرن [illegible] کوشش یعنی
[illegible] کے اندرونی مندر پر ایک عمدہ عالمانہ
[illegible] پھر ڈاکٹر سنگت رام نے اپنی نظم زبانی

اور مدلل کلامی سے (بزرگی ویدک دھرم)
کو ایسے عمدہ طور پر ثابت کیا۔ کہ سامعین
حیران ہو گئے۔ چونکہ قدرتی قاعدہ ہے کہ
بہت شیریں اشیا جب کھا چکیں۔ تو نمکین
وستوؤں کے لئے دل چاہتا ہے۔ اسواسطے
پنڈت پورنانند نے یہ سمجھکر کہ خیر خواہان
آریہ دھرم بہت کچھ مذہبی کھانا کھا چکے ہیں
اب ذرا مہاشیوں کے لئے چاشنی ضروری
ہے۔ سچ مچ ایک چاشنی دار دیا کھیان تکلیفات
خانگی پر سندھی بھاشا میں دیا۔ کہ سبھا سد
لکچر سنتے سنتے واہ واہ کرتے تھے۔ چونکہ یہ
صاحب سندھ ہی کے باشندے ہیں۔ اسواسطے
سندھی بھائی اپدیش سنتے سنتے (او بھلو بھلو
اور جنگو جنگو) کرتے منہ ہی نہیں تھکتے تھے
اسوقت چونکہ بارہ بج چکے تھے۔ اسواسطے
بھوجن کی خاطر جلسہ برخاست ہوا۔ اور
پھر ۲ بجے ازسر نو رفاہ عام کے لئے شکوک
کے رفع کرنے کے واسطے مباحثہ عام شروع ہوا
حاضرین نے انواع واقسام کے عمدہ عمدہ
اعتراض کیے اور پنڈتوں کے قابل تعریف
بادلیل جواب سنکر محظوظ اور بالتسلی ہوئے
چونکہ پہلے سوامی کیشوانند اور سماج کی بابت
کچھ خط وکتابت ہو چکی تھی۔ اسواسطے
پنڈت پورنانند جی نے سر عام مبارک
زبان سے فرمایا۔ کہ آج سوامی کیشوانند کے
لئے دن ہے۔ آئے۔ اب بالکل تک اور
ویدوں سے مورتی پوجن ثابت کریں
میں حسب ارادہ سوامی صاحب سنسکرت
خواہ سندھی میں بول چال کرنے کو تیار ہوں
مگر افسوس کہ مخالفین صاحبان آتے اور
دھرم کے ابھلاشیوں کے سامنے حالات

کھول دیتے۔ مگر جواب ندارد۔
۴ بجے شام کو پنڈت کرپا رام نے جو آریہ
پرتی ندھی سبھا کے آنریری اپدیشک
ہیں۔ ویدانت کی رو سے ثابت کیا کہ
آتما اور پرماتما میں کیا تعلق ہے۔ اور ویدانتی
صاحبان کو فلسفانہ و فاضلانہ اور [illegible]
علمیت سے خوب ہی خاطر خواہ اور [illegible]
فرمایا۔ انکے بعد مہاشہ [illegible]
اصل میں مرادآباد کے باشندے ہیں [illegible]
عصا کے سہارے [illegible] فضیلت اور [illegible]
کا نتیجہ لیے تقریر کے ہمہ تن [illegible]
کی قینچیاں لگاتے لگاتے یہ ثابت کیا
کہ سب سے بڑھکر ویدک دھرم ہے [illegible]
۶½ سے ۷½ بجے شام تک [illegible] اسوقت
حاضرین کی تعداد پانچ سو سے زیادہ تھی
مخالفین یہ دیکھکر کہ آریہ سماج میں
ایسے ایسے لائق و فائق اپدیشک بھی
موجود ہیں۔ حیران رہ گئے۔ انکے بعد
ڈاکٹر سنگت رام جی کا انگریزی دلدادوں کی
خاطر کہ یہ جلسہ سماج کی خوشی سے باہر
نہ رہیں۔ انگریزی میں لکچر ہوا۔ انہوں نے
انگریزی کی خوب چھان بین کر کے عوام کی
ہستی کے وہم کو کوسوں دور بھگا کر ہستی کا
نقشہ جمایا۔ حاضرین کو خیر خواہ سماج بنایا
اب چونکہ رات کے ۱۰ بج چکے تھے۔ اسواسطے
جلسہ برخاست ہوا۔ ۲۰ جنوری صبح کو ۸ بجے
جلسہ شروع ہوا۔ پنڈت کرپا رام جی نے اپدیش
کی۔ ۹ بجے پریزیڈنٹ صاحب بابو بچا رام جی
نے برہم ودیا۔ آتما گیان۔ برہم گیان پر
دیا کھیان دیا۔ آپنے فرمایا کہ آتما کے تین حال
ہیں۔ جاگرت۔ سپن۔ سکھوپت اور یہ بھی

ظاہر کیا کہ منش برہم یوگ کے ذریعہ کس طرح
شانتی یا سمادھی حاصل کر سکتا ہے۔ اب پھر
پنڈت بہو متر شرما و کھشتر اور ویدک ٹریکٹ بابو جی
پر دیا کھیان دیکر جلسہ بند کیا۔ اور پہ ۲ بجے
بھی بیرونی صاحبوں کے مہاشوں لالہ تولا رام
ہمن داس منوہر لال نے آدھ آدھ گھنٹہ
نے شردہ اور دھرم پر عمدہ تقریر کی بعد ازاں
سالانہ رپورٹ سنائی گئی۔ اب پنڈت بہو متر شرما
اور پورن انند جی نے عوام کو سام وید کے منتر دل
کو گداز کرنے کے لئے گن کیا۔ پنڈت کرپا رام جی نے
چونکہ وید کا پرچار ہونا ضروری اور لابدی ہے
مبارک وقت سمجھ کر اپیل کی اور قریباً تین سو
روپیہ جمع ہوا۔ ایک مہاشہ نے چار نارنگی
دان کی جو ممبروں کے سماجی جوش کے سبب
جلسہ کے بیچ ہی میں پانچ روپیہ کو نیلام ہوئیں
ایک اور مہاشہ نے ایک دوپٹہ قیمتی ۸ روپیہ دان
کیا جو بوجہ خوشی جلسہ پانچ روپیہ مول پاگیا۔ ایک
دوسرے دھرم کے ابھلاشی باشندہ سکھر
نے ایک لٹھے قیمتی تیس روپیہ دان کی۔ واقعی
ممبروں کا یہ جوش و خروش اور جلسہ کی دھوم
دھام قابل دید تھی۔ اب ½ ۲ بجے سماجی کارروائی
بند ہوئی اور پھر ½ ۳ بجے پریذیڈنٹ بابو بیچا رام
کا لیکچر انگریزی میں شروع ہوا جس میں انہوں نے
گذشتہ بھارت ورش کا عروج کا زمانہ اور
فضیلت بیان کی۔ اس پر شری مہاشہ بول
اٹھے کہ بھارت کا ستارہ ... ہے۔ کرپا کر کے
ہمارے ... ہندی میں اور پلیٹ فارم پر ...
اسوقت تعداد حاضرین چھ سو سے زیادہ تھی
آخر کار پنڈت پورن انند جی سے پرارتھنا کی گئی
چونکہ ... فصاحت اور بلاغت کا مصالحہ لیکر
اٹھے۔ اور سب میوں کو ... بجے تک خوب

ہی محظوظ کیا۔ چونکہ رات بہت ہو گئی تھی
اور پنڈت صاحبان نے بھی سارا دن جانفشانی
سے کام کیا تھا۔ اسوقت بابو جی نے مجبوراً
حاضرین سے جلسہ کے بند کرنے کے لئے
درخواست کی اور خاتمہ پر بڑے زور و
شور سے بابو جی نے برٹش گورنمنٹ کا
بسبب آزادی کلام اور آرام عوام الناس
اور کرنیل سو صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر
مجسٹریٹ اور میونسپلٹی کا جنہوں نے شاہی
سائبان عنایت کیا تھا۔ اور ہر طرح سے
انتظام اور امداد کے لئے پولیس مقرر کی
شکریہ ادا کیا۔ اور حد سے زیادہ برتی آریہ
سبھا کا جس نے عالمانہ اور فاضلانہ ودیا دانی
پنڈت سوتی بھیجے۔ اور بیرونی سماجوں
کے مہاشیوں کا جنہوں نے جلسہ میں شامل
ہوکر رونق بخشی۔ دھنیاواد ادا کیا۔

آپ کا داس
بیر بل سکرٹری آریہ سماج سکھر

بھیل واڑہ

کرشچین اخبار تہارتھ پترکا میں ایک
عیسائی ہیر سنگھ نامی کا ایک پتر اس آشے
کا چھپا ہے کہ "بھیل واڑہ سکول کے سکنڈ ماسٹر
صاحب دین عیسوی کی طرف راغب ہیں
اور کہ لانی گاؤں کا نمبردار گردھاری لال
عیسائی بنگیا ہے۔ اور وہ تین جاٹ اور
کرانی بننے والے ہیں بھیل واڑہ میں دین
عیسوی کی خوب ترقی ہے۔ وغیرہ"
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ تھا
آریہ سماج کی جانب سے بھیل واڑہ جا بکھی آ گیا

ہوئی۔ تدانوسار ۱۰ فروری کی پراتہ کال کی
ٹرین میں سوار ہوکر ۱ بجے میں بھیل واڑہ جا پہنچا
اور پوسٹ ماسٹر صاحب بھیل واڑہ کے ہاں
قیام کیا۔ ابھی میں جاکر بیٹھا ہی تھا کہ بھیل واڑہ
سکول کے سکنڈ ماسٹر بابو چرنجی لال صاحب
تشریف لے آئے۔ اور بڑے پریم سے
ملاقی ہوئے جب میں نے ان سے اپنے
بھیل واڑہ آنے کا کارن ورنن کیا۔ تو وے
خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور پوسٹ ماسٹر صاحب
نے ... سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور ... ماسٹر
صاحب آدی نے بھی خوب دل لگی اڑائی
بات چیت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپکے
بارے میں ہیر سنگھ عیسائی نے یونہی
لکھ دیا تھا۔ انہوں نے کبھی عیسائی مذہب
کی طرف اپنی رغبت ظاہر نہیں کی بلکہ اسکو
ایک بوسی مذہب خیال کرتے ہیں۔ ہاں
آریہ دھرم کی فضیلت ضرور آپکے دل میں
جاگزین ہے۔ اور انہوں نے بھیل واڑہ
میں آریہ سماج استھاپت کرنے کی بڑی
خواہش پرگٹ کی۔ اسی اثنا میں
بھیل واڑہ ڈسپنسری کے ڈاکٹر صاحب
تشریف فرما ہوئے۔ آپ سے قریباً ڈیڑھ
گھنٹہ تک روح کے بارے میں بحث ہوتی
رہی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف یوں تو
مسلمان ہیں۔ مگر دین محمدی پر آپکا درڑھ
وشواس نہیں ہے۔ اور علانیہ انکار
کرتے ہیں۔ آریہ دھرم کے اصولوں کو
بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر روح کے بارہ
میں آپکے خیالات ناستکوں کے سے ہیں
مگر ہمیں کچھ شک نہیں کہ آپ بڑے آزاد
طبیع اور خلیق خوش طبع ہیں۔ ایک بجے بموجب

آدمی سے فراغت پاکر میں حاکم صاحب
تحصیلدار کی خدمت میں لکچر کے لئے
ستھان پر بندہ ابست حاضر ہوا۔ حاکم صاحب
موصوف نے بڑی مہربانی کرکے بڑا لینے
سکول میں ویاکھیان دینے کی آگیا دیدی
دو بجے میں مکان پر واپس آیا۔ پانچ بجے
تک بابو جیسکھی لال جی وانپرستھ اپدیشک کے
کے ساتھ ویدک دھرم کی فضیلت پر چرچا ہوتی
رہی۔ پانچ بجے سے ½۶ بجے تک بازار میں
ویاکھیان دیا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد ۴۰۰ سے
کم نہیں تھی۔ نہایت توجہ سے سنتے رہے
لکچر کی سماپتی پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مفت
تقسیم کئے گئے۔ ۷ بجے بھوجن آدی کے بعد بڑا لینے
سکول میں ہندو جاتی کی ہین دشا پر ۱ گھنٹہ
تک ویاکھیان ہوا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے
دوسرے دن بتاریخ ۱۱ فروری پراتہ کال
لالہ جیسکھی لال جی کو ہمراہ لیکر مالی گاؤں پہنچا
اور گردھاری نمبردار سے ملا۔ دو گھنٹوں تک
اسکو سمجھاتا رہا جسکا پرنام یہ ہوا۔ کہ گردھاری
نے سب کے سامنے مان لیا کہ بیشک ویدک
دھرم ہی سب سے اتم دھرم ہے۔ اور عیسائی مت
جھوٹھا ہے۔ وہاں سے اودھم گاؤں کی طرف
ہم دونوں بھائی گئے۔ معلوم ہوا کہ کوئی اب
آدمی عیسائی ہونیوالا نہیں ہے۔ گردھاری بھی
برائے نام ہے۔ کیونکہ وہ عیسائیوں کے ساتھ
کھانا تو درکنار انکے ساتھ حقہ بھی نہیں پیتا
اپنا مطلب سدھ کرنے کے لئے جب کبھی پادری
صاحب آتے ہیں تو اپنے تئیں عیسائی کہہ دیتا
ہے۔ ریاست اودے پور میں ڈاکٹر شیپرڈ
کا بڑا زور ہونے کے باعث جو عیسائی ہوتے
رہیں۔ انکی بڑی بڑی رعائتیں کیجاتی ہیں یہاں تک
کہ حاکم لوگ بھی سوائے بھولی جاٹوں کا لحاظ
کرنے لگ جاتے ہیں۔ میواڑ میں ویدک دھرم
کے پرچار کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ کیونکہ
عیسائی لوگ اس علاقہ میں اپنے قدم خوب
جما رہے ہیں اور روپیہ کے زور سے بھیلوں
اور جاٹوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ اودے پور
سماج کو اس طرف پوری توجہ مائل کرنی چاہئے
میرے خیال میں اودے پور کے آریہ بھائی
اگر تھوڑا سا بھی پرشارتھ کریں۔ تو اودے پور
میں بھیلوں کے لڑکوں کے لئے ایک بورڈنگ
ہوس کھولنا یا ودیالیہ ثابت کرنا
کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ۲ بجے ہم دونوں
بھائی بھیل واڑہ واپس آئے۔ بھوجن وغیرہ
سے فراغت پاکر پھر بحث مباحثہ شروع ہوا
اور پانچ بجے تک دھرم چرچا کا خوب
آنند رہا۔ ۵ بجے سے ۷ بجے تک سینی بازار میں
جاکر ویاکھیان دیا اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ۷ بجے
کی گاڑی سے اجمیر واپس آگیا۔ ایک دو بار
جانے سے بھیلواڑہ میں ضرور سماج قائم
ہوجاویگا۔ سکول کے ماسٹر تتھا پوسٹ ماسٹر
کے دو تین آریہ بھائی اسٹیشن تک میرے
ساتھ تشریف لائے تھے۔ اور بڑی شردھا کے
ساتھ پھر آنے کی آگیا لی ہے ان سب کا
نہائت مشکور ہوں۔ ایک روپیہ کی پستک
بھی فروخت ہوئیں۔ ویدک دھرم کا سیوک

نذیر چند ودیارتھی اجمیر

تعلیم النسوان

جناب مخدوم بندہ۔ تسلیمات
آجکل استری شکشا کی تمنا نہائت
ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور اسی امر پر کہ ہر ایک
فرقہ ہر ایک قوم ہر ایک سوسائٹی ہر ایک سبھا
ہر ایک کانفرنس کو اتفاق ہے کہ جب تک
عورتوں کو ودیا پڑھا کر انکے خیالات کی اصلاح
نہ کیجاویگی۔ اور انکو استری دھرم اور گرہست کے
کام بچوں کی پرورش کے ڈھنگ اور کام
متعلقہ خانہ داری انتظام وغیرہ ملاپ وغیرہ
نہ سکھائے جاوینگے۔ کسی طرح پر ملک ترقی
نہیں کرسکتا۔ اکثر صاحبان اپنی استری اور
لڑکیوں کو پڑھانے بھی لگے ہیں۔ بہت سے
لوگوں کو اس طرف رغبت ہے۔ بہت سے شہروں
میں لڑکیوں کے مدرسے بھی جاری ہوگئے
ہیں۔ مگر جسقدر ضرورت ہے۔ اس سے بہت
ہی کم وجہ یہ ہے۔ کہ پڑھانے والی عورتیں ملک
میں موجود نہیں ہیں۔ اور ہندوؤں اور غیر مردوں
سے عورتوں اور لڑکیوں کا پڑھانا ٹھیک
نہیں ہے ہر ایک شخص اپنی استری اور
لڑکیوں کو بوجہ عدیم الفرصتی یا ناواقفیت
ناگری و سنسکرت کے خود نہیں پڑھا سکتا
اسلئے ضرورت ہے۔ کہ پڑھانے والی عورتیں تیار
کیجاویں اور نارمل سکول کھولے جاویں
تاکہ ادھیاپکا تیار ہونے پر ہر ایک جگہ لڑکیوں
کے مدرسے کھلنے میں آسانی ہوجاوے اور
کسی کو کچھ عذر باقی نہ رہے۔ اس کام کے
واسطے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسلئے آپکی
خدمت میں دست بستہ نہائت عجز کے ساتھ
گذارش کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنی برادری کے
بھائیوں سے اس اپکار کے کام کے واسطے
روپیہ کی درخواست کریں۔ اور کوئی دیگر اوم
کے اتساہی اور سجن پرشوں سے بھی یہی
درخواست کرتا ہوں۔ اگر ہر ایک قوم میں

...تنخواہ اور روپیہ بھی جمع ہو جاوے تو زیر نگرانی ہو جاویگا۔ اور سب قومیں ملکر یا علیحدہ علیحدہ اپنے چندہ مدرسے جاری کریں جنہیں لاہور ہائیکا بنا رہا ہوں۔ غرض یہ ہے۔ کہ جس طرح پر ہوسکے ایسے مدرسے ضرور کھولے جاویں آپکی ذات سے امید ہے۔ کہ خاکسار کے اس عریضہ کو بنظر وقعت ملاحظہ فرماکر اس کام نیک میں مدد فرماوینگے اور براہ عنایت بنظر شفقت بندہ کے اس عریضہ کو اپنے اہل دلپذیر پرچہ میں جگہ دیکر ممنون منت فرماوینگے۔

آپکا خادم

رام سروپ اڈیٹر دلیش اپکاری
ممبر و سکریٹری سبجکٹ کمیٹی اسٹری بھنکا
دیش کا نفرنس

آریہ ساماجک جلسے

کیرپال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ فروری ۱۸۹۶ء ڈیرہ اسمعیلخاں کا ۲۹ فروری و یکم مارچ ۱۸۹۶ء ڈیرہ کا ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مارچ ۱۸۹۶ء کرنال ۱۶ و ۱۷ مارچ ۱۸۹۶ء دینا نگر کا ۲۵ و ۲۶ مارچ ۱۸۹۶ء مصطفے آباد ضلع انبالہ کا ۱۰۔ ۱۱ اپریل ۱۸۹۶ء گوجرانوالہ ۲ و ۳ مئی ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

لوکل

لوکل رپورٹر کا کام چند وجوہات سے گزشتہ دو ہفتوں سے سست پڑا ہوا ہے علاوہ معمولی جلسوں کے آریہ سماج دستری سماج وچھا ج کی جو خاص خبریں قابل ذکر ہیں۔ انمیں سے

وہ پرچار بھی ہے جو کہ برہمچاری ٹھاکر داس جی نے ہمراہ لالہ عمراؤ ولالہ دیوی چند ممبران سبھا نے لبستی شیخ درویش بمقام ضلع جہنگ کیا۔ باوا ہیرداس جی ایک توگیہ سادھو مجگہ آریہ سماج کی بھائیتا میں بہت کچھ کام کررہے تھے۔

برہمچاری جی نے ست شاستروں کی صلیت ظاہر کرکے ویدک دہرم کی بزرگی جتلائی باوجود تر اسقدر موثر تھا کہ ساٹھ صاحبان نے یکبخت مانس بھکشن کو تیاگ دیا۔ اور بھی سرور سلطان کی قبر پوجنے سے بہتسے حاضرین نے آئندہ کے لیئے توبہ کی۔

پنڈت پرمانند باج پئی جو کہ ضلع میں ہیڈ کلرک خزانہ تھے۔ اور آچرنوں تھا کام کے لحاظ سے سماج کے بھوشن۔ بیمار ہو کر اپنے دیش کو چلے گئے تھے۔ وہاں آپکی بیوقت موت کی خبر سنکر اسمیں آریہ سماج کے سبھاسدوں کو بڑا کھید ہوا باج پئی جی کے سرل وہار کے بہاؤ کو یاد کرکے سبکے سب ممبر اداس ہین تھے۔ عام جلسے میں انکے سمبندھیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ کنیا مہاودیالہ اور کنیا پاٹشالا کے رجسٹر اور خزانے کی صفائی اور انتظام میں باج پئی جی کا جانشین مشکل سے ملیگا۔ ایشور انکے پس ماندگان کو شانتی دیویں۔

آریہ ساماجک خبریں

نوشہرہ ضلع پشاور میں از سر نو آریہ سماج قایم ہوا ہے (رپورٹر کا)

آریہ سماج اجمیر کا سالانہ جلسہ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ اوپدیشک اور آریہ جن ضرور شریک ہوں۔ کیونکہ راجپوتان کی راجدھانی میں آریوں کا میلہ دہوم دہام سے ہونا چاہیئے۔

کیرپال آریہ سماج کے ممبروں نے ۱۱ فروری کو بھر نگر کیرتن کیا۔ اور رمعلات چودہری بھگت جی واپس پر لیفٹنٹ کے مکان پر ہوا۔ اور پراتھنا دی کے بعد موہن بھوگ بانٹا گیا۔

لالہ خوشالی رام سٹیشن ماسٹر بہل اپنی رخصت میں بہت سی جگہوں پر پرچار کرتے رہے۔

کمالیہ میں پنڈت ہومتر شرما کے ویاکھیان بڑے موثر ہوئے۔ امید ہے کہ ستری سماج بہی قایم ہو جاوے گا۔ آٹا فنڈ کے لیے بہی کوشش ہو رہی ہے۔ منشی ہیٹرداس اس فنڈ کے منیجر مقرر ہوتے ہیں۔

رائے لہنا رام صاحب سابق اگزیکٹو انجنیر نے پنڈدادنخاں آریہ سماج میں ۱۱ فروری ۱۸۹۶ء کو دہرم وشے پر بڑا اُتم ویاکھیان دیا جسکا بڑا اثر پڑا۔ رائے صاحب باوجود ضعیفی کے بہاؤ کے بھی جہاں کہیں جاتے ہیں۔ دہرم کے لیئے برابر کام کرتے ہیں۔ ایشور باقی رائے بہادروں کو بہی ایسے ہی دہارمک آچرنوں کے تیئے پریرت کریں۔

حکیم سنت رام جی نے گزشتہ ایام میں بڑا عمدہ پرچار گانوں میں کیا ہے۔ اگر حکیم صاحب سے باقاعدہ پرچار کرایا جاوے تو بہت پرانی کام کرنے والے پرتیت ہوتے ہیں۔

موہسہ کی مسجد ضلع ملتان میں لالہ متھرا داس اوپدیشک کے پورشارتھ سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے جسکے عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔ چودہری پران سنگھ پردہان چودہری سری رام جی اپ پردہان۔ سیکھی رام جی

سنتری - چودھری ہری سنگھ خزانچی - چودھری جیپال سنگھ لیپتکا دہکش - انکے علاوہ نو اور ممبران ہیں -

آریہ سماج بھوانی نے بھی لوان سنت رام جی کی بہتری کے لئے بواہ پر دیوان صاحب کو دھنیاد دینے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے -

ایبٹ آباد آریہ سماج ترقی کر رہا ہے - پنڈت دیوی دیالو جی اپدیشک نے بھی اچھا خوب پرچار کیا - لالہ کاشی ناتھ جی داروغہ جیل بوجہ تبدیلی گوجرانوالہ جاتے ہوئے ۵۰ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان دے گئے -

حیدرآباد میں پرچار کرنے اور وید پرچار فنڈ کے لئے اماعت بیچہ چندہ جمع کرنے کے بعد پنڈت پورنا نند - ڈاکٹر سنگت رام اور پنڈت کرپا رام جی نے کراچی میں پرچار کیا اور وہاں بھی ۱۰۰ روپیہ کے قریب نقد چندہ جمع کیا اور لیکچر دیئے -

پنڈت کرپا رام جی ملتان اور منصورہ آریہ سماجوں میں ویاکھیان دیکر ملتان ہوتے ہوئے ڈیرہ غازیخاں جاوینگے -

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر دیسہ سبھا اہلی میں سادھو باکرام کے جواب میں ویاکھیان دے رہے ہیں -

روپڑ لالہ متھرا داس صاحب پلیڈر نے اپنی بہادری کے موقعہ پر تقریباً تین سو روپیہ مالیت کی زمین سماج کو دان دی ہے - آریہ سماج انکی دریا دلی کی از حد مشکور ہے -

۱۰ - جنوری ۹۶ء کو لالہ پوہو رام ممبر آریہ سماج سعبہ کی استری کا دیہانت ہوا - سنسکار ٹھیک ویدک ہوا - برادری نے اس موقعہ پر سخت مخالفت کی - اور انکے مکان سے اٹھ کر چلے گئے - مگر بہادر پوہو رام اپنی بات پر برقرار رہا -

---

ایک بال بدھوا کنیا کے لئے بر کی ضرورت

دوابہ بست جالندھر کے ایک مشہور معزز پونجابی کھتری اپنی پندرہ سالہ بال بدھوا کا کسی پونجابی کھتری کے ساتھ بواہ کرنا چاہتے ہیں - جو تعلیم یافتہ ہو - گذارہ معقول رکھتا ہو - مقروض نہ ہو - اور جسکی صحت میں کسی طرح کا فرق نہ ہو - خط و کتابت اور درخواستیں میرے نام جالندھر شہر آنی چاہئیں -

المشتہر
دیوراج ساہوکار جالندھر شہر

ویدک بواہ کی ضرورت

میرا ایک لڑکا بعمر ۲۲ سال نیک چلن صحت عمدہ ملازم پولیس سگندرا از قوم اگروال بنس گوت گرگ کسی ایسی لڑکی سے بواہ کرنا چاہتا ہے - جسکی عمر ۱۳ یا ۱۴ سال کی ہو - صحت جسمانی عمدہ ہو - خواندہ کو ترجیح دیجاویگی -

المشتہر
جانکی پرشاد منتری آریہ سماج بھوانی ضلع حصار

کتب - کتب - کتب

آریہ سنگیت پشاوری اردو بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند - منشی کیول کشن - لالہ گنگا رام وغیرہ وغیرہ قیمت ۱۰

ایضاً بھجن چودھری نول سنگھ مجلد قیمت

ایضاً معہ کل بھجن لالہ لالا بوجہ چند - لالہ وزیر چند سوامی نتیا نند - مہتہ کرپا رام وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد قیمت عہ

آریہ سنگیت پشاوری ہندی بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند - منشی کیول کشن - لالہ گنگا رام وغیرہ ٹائپ کے حروف - ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت عہ

ایضاً معہ سبھا پرچنی بھجن اور لالہ دنیا چند چودھری نول سنگھ مجلد قیمت ۱۰ ار

آریہ سنگیت پشاوری گورمکھی بھجن مہتہ امیر چند منشی کیول کشن - لالہ گنگا رام وغیرہ وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت مجلد ۱۰ ار

ایضاً معہ بھجن مالا بھنگولی مجلد قیمت مجلد ۱۲ ار

بھجن مالا بھنگولی - گورمکھی میں - بیاہ آدی موقعوں پر گانے کے لائق بھجن ٹائپ کے حروف میں قیمت مجلد ۲ ر

جنم ساکھی گورمکھی حروف میں قیمت مجلد

مباحثہ موتی لوچن درمیان ماسٹر دُرگا پرشاد جی و سناتن دھرم سبھا قیمت ۳ ر

آریہ دگ وجے - مباحثہ کے طور پر یہ کتاب لالہ چندی پرشاد کی بنائی ہوئی ہے قیمت ۳ ر

متعصب پادریوں کی ناسمجھی کا علاج مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر و ممبروں میں قیمت ۱ ر مجلد ۲ ر

سوانحعمری محمد صاحب - دین محمدی کے حالات سے واقف ہونے والے اس کتاب کو ضرور منگوا دیں - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ دین محمدی کس طرح بنا - دیگر کتب سماجک مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر و دیگر صاحب انگریزی سادہ ہندی گورمکھی موجود ہیں - سبھا کی کتب کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں -

المشتہر منیجر آریہ سماج

حب عطوس حبوب مذکور کا لیجا لغوہ، سکتہ، تشنج، امراض بادہ اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہیں۔ قیمت ۸

دوائے سوزاک - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲؍۱

حب حیات - حب کو تقویت معدہ، اصلاح ہاضمہ، کثرت ریاح یعنی ریحی۔ دوا نفع قراقر و نفخ شکم و مصفیہ و مقوی دماغ، تصفیہ حواس و تفتیح سدہ۔ قیمت ۴؍ گولی ۱۲۔

یاقوتی بارو - محرورین کے نہایت درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضائے رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ ۸؍

سرمہ ہر داریدی - بیہ سرمہ دھند غباری۔ جالا، ضعف بصر، تاریکی چشم، سوتیابند اور آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کیواسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید ۸؍

اطلاع قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم لچھمنداس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ یہ ہر مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال کی جاتی ہے۔

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ و مثانہ ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ سیکڑے آدمی بہ جوب تے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا ابتدائی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکو مارکر

کے لیئے یہ آب حیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلق زندگی کے خواص اکسیر ہے۔ چہار شنبہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ دس روپیہ

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہوتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍

دوائے آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر نالوں میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر نے دست دشنہ آتشک دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ ۳؍

دوائی سرخ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸؍ **المشتہر** حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

بہارت مشتہر ناامیدوں کیلیئے پوری امید

عام خاص کو واضح ہو کہ ہمکو بہت سی جستجو و تلاش کے بعد ایک مہاتما سنیاسی سے بے اولادی کے نقائص دور کرنے اور ناامیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوائی ملی ہے۔ جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے۔ کم سے کم پچاس جگہہ پر استعمال کیگئی ہے۔ اور جن اشخاص کے گھر میں جو دہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا۔ ایشور پرماتما کی کرپا سے بڑی کامیابی کے ساتھ امیدیں بر آئیں۔ اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور کیئے گئے۔ اب یہ نسخہ دوائی مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے۔ عام خاص کو اطلاع کیلیئے مشتہر کیے خواہشمند راقم سے خط و کتابت کرکے معالجہ کرائیں شرح اور شرط ملاحظہ ہے۔ کہ دوائی تیار شدہ اول مفت دیجاویگی۔ بانی کے لوازمات بازار سے حسب ہدایت خریدنے ہونگے۔ حق الخدمت ادا کچھ نہیں لیا جاویگا جبوقت حمل ۵ یا ۱۰ کا ہو گا۔ اسوقت صرف مبلغ پچاس روپیہ حق الخدمت قیمت ادویات وغیرہ لیے جاویگی جب دو بیٹے ایک ہی اقرار نامہ لیا جاویگا۔ امداد کیلیئے حق الخدمت

انکی قدر دانی پر منحصر ہے۔ **المشتہر** بیلی رام داکٹر چٹری منج بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

لیجیئے! لیجیئے!! لیجیئے!!!

انگریزی حرفوں کا جیبی چھاپہ خانہ جس سے ہر اردو کارڈ وغیرہ چھاپ لو قیمت ۸؍ ہے

فوٹو کی تصویر اوتارنیکا جیبی کیمرہ ۵ جز ہے ہر ایک شخص فوٹو کی تصویر اوتار سکتا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ

جیبی گھڑی گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ۔

کافور کے گھڑی کے چین نہایت خوشنما ودیرپا ہے۔ قیمت ۸؍

بال اڑانے کا مجرب عطر فی شیشی ۸؍

جسم کو تندرست رکھنے والی انگوٹھیاں فی انگوٹھی ایک روپیہ۔ **المشتہر**

نیو فرینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

سطح تاپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے تلی کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور بیماری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱؍ خوراک ۱۲؍ چھوٹی شیشی ۸؍ خوراک منگوانے۔ **(نوٹ)** تاپ تلی کے لیئے بڑی شیشی منگوانی چاہیئے۔ **دمہ یعنی سانس کی دوا**

दमा यानी सांस की दवा

دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اوٹھتا ہو۔ دوا ایک خوراک سے فوراً دبا جاتا ہے۔ اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے جڑ سے جاتا رہتا ہو۔ اور تین چار شیشی کو برابر استعمال کرنے سے بہت فائدہ بخشتا ہو۔ فی شیشی ۸؍ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ **المشتہر** ڈاکٹر برمن دہلی

بھی مدد کرتے ہیں۔ لیکن آخر اس مدد کا کہیں نہ کہیں خاتمہ ضرور ہو جاتا ہے میں نے ایک آدمی دیکھا جسنے گیارہ جگہوں کے عیسائیوں کے یہاں امیدواری کی آن سے برابر گذارہ لیتا رہا۔ اور آخر کار کورا کا کورا ہی نکل آیا۔ یہ اوستھا اپنے دیش کی آئندہ حالت کے لحاظ سے کسقدر خطرناک ہے۔ مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن کیا مذہب کو صرف عیسائی ہونے کے امیدواری پیشہ بنا رہے ہیں۔؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اسوقت ایک خاص قسم کے آدمیوں کا مجمع بھارت ورش میں کام کر رہا ہے۔ جو کہ آریہ سماج کو اپنے مکر اور فریب کا شکار بنا رہا ہے برہمن قوم کے لوگ عموماً ایسی بیجا حرکت کے مرتکب نظر آتے ہیں۔ اور بہت سے بھگوین پوش بھی مذہب کی آڑ میں بڑے بڑے شکار کھیلتے ہیں۔ عرصہ قریباً پانچ سالوں کا گذرا کہ ایک برہمچاری نام دھاری جالندھر میں آئے۔ میرے ایک دوست نے انکی سفارش مجھ سے کی اور بیان کیا کہ برہمچاری جی ویدک دھرم کے سیوک بننا چاہتے ہیں۔ میں نے انکی ظاہری بات چیت سے یہ دریافت کرکے کہ وہ سوامی دیانند کے سدھانتوں پر موہت ہیں۔ بڑی پرسنتا ظاہر کی۔ آخر کار کام کی نسبت گفتگو شروع ہوئی میں نے برہمچاری جی کی پڑھائی کا معقول انتظام کرکے انہیں کہا کہ بھگتا سے آجیون کرکے پڑہیں۔ اسپر برہمچاری جی کا سارا جوش سرد ہو گیا۔ فرمانے لگے کہ سوامی دیانند جی نے پہلے شاریک اُنتی کا اپدیش دیا ہے۔ پس پہلے دودہ لسی اچار چاٹ ایکانت مکان اور جیب خرچ کا انتظام ہونا چاہیے پڑہنے پڑھانے کی نسبت پیچھے سوچا جاویگا۔ حتی المقدور یہ بھی انتظام کیا گیا۔ مگر عیش کی زندگی کے سامان نہ تھے۔ تین دنوں بعد برہمچاری جی رفو چکر ہو گئے۔ اکثر بھگوین پوش اور برہمن صرف دہرم سبھا والوں کو گالیاں دیکر آریہ سماجیوں کو رجھالیا کرتے ہیں۔ میں اپدیشکوں کی مدد کے مخالف نہیں ہوں۔ بلکہ ہمیشہ انکے اُتہتی ستکار کے لیئے زور دیا کرتا ہوں۔ لیکن پیشہ ور لوگوں کے میں سخت مخالف ہوں۔

صرف آریہ سماج کو ہی ایسے پیشہ وروں سے تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔ بلکہ انکو بھی بڑہکر ہند دہرم مہامنڈل اور ہندو دہرم سبھا کے سبھاسد اپنے بھولے پن کے باعث ایسے لوگوں کے دام فریب میں آکر نقصان اٹھاتے ہیں۔ سوامی دیانند کو گالیاں دیکر جو پیشہ ور چاہے انکو پیٹ بھر کے ٹھگ سکتا ہے۔ ایسی مثالیں صدہا ہیں نے دیکھیں جہاں کہ نالائق اور دُراچاری پنڈتوں تک نے سوامی دیانند اور آریہ سماج کو گالیاں دیکر ہند دہرم سبھاؤں سے صدہا روپیوں کا اپنا کام کر لیا۔ ایک پنڈت نام ... رہی نے حیدرآباد دکن میں سیٹھوں کو تنگ کرکے دو تین سو روپیہ جھاڑ لے۔ ہندو دہرم مہامنڈل کے رکنوں نے اخباروں میں ظاہر کیا کہ وہ شخص سبھا کا اپدیشک بھی نہیں ہے لیکن آج پھر وہ شخص ایک ہند دہرم سبھا میں کچھ رو رہا ہے۔ اور مجھے تعجب نہ ہوگا۔ اگر وہ فریبی ایک دو سو روپیہ مار کر آگے چلدے۔ پرچین رشیوں کی سنتان کی ایسی گری ہوئی حالت دیکھکر کون دیش بھگت خون کے آنسو بہائے بنا رہ سکتا ہے۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں سے میری خصوصاً پرارتھنا ہے۔ کہ ادہکاری اور انادہکاری میں تمیز کرنے کا مادہ پیدا کریں اور آئندہ کبھی بھی ایسے رنگے سیاروں کے دہوکے میں نہ پڑا کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے کی مدد کرنا نہ صرف اسقدر دہن کا ضائع کرنا ہے۔ بلکہ آئندہ کے لیئے آنکھیں ہاتھ سے سینکڑوں دہرماتماؤں کا خون کرانا ہے۔

ہندی بھاشا کی اُنتی کیسے ہو!

آجکل چاروں طرف سے نئے اخباروں کے نکلنے کی خبریں لگاتار آرہی ہیں۔ یہ خبریں سُنکے ہمکو آشا ہوتی تھی کہ اب کچھ ہماری بہت دنوں کی ہولی ہوئی آریہ بھاشا کے لیئے کچھ سدھار ہوگا۔ پرنتو انہیں لوتسوں کے انتم بھاگ کو پڑھکر ہمکو بڑی نراشا ہوئی۔ ہمکو معلوم ہوا کہ بجائے ہندی کے وہ اخبار یا تو اردو یا انگریزی ہی میں نکلینگے۔ گویا جتنے اخبار کہ اب تک انگریزی اور اردو میں نکلتے ہیں۔ وے کافی نہیں ہیں ہائے ماتری بھاشا کے یاد رکھنے والا کوئی نہ رہا کہاں گئے سوامی دیانند سرستی جی جنہوں نے اسی ماتری بھاشا کی اُنتی کے لیئے تن من دہن سے یتن کیا تھا۔ انکے جیسے انکا پکش لینے والے بہت تھوڑے ہی تھے۔ آریہ بندھوا کیا آپنے ایسی جلدی اُس مہرشی کے آشے کو بھلادیا۔ سری سوامی جی نے سنسکرت اور

(آریہ جو) بھاشا سیکھنا پڑتا ہے آریہ کا کرتویہ
کرم ہونا چاہئے۔ اس کرتویہ کو ادا کرنیکی
جگہ انہیں مخالف بھاشا کی ترقی کرتے
جاتے ہو۔ ولیشی کپڑا پہننے کا پرن تم نے
کیا۔ کیا دیشی بھاشا اپنے خانگی معاملات
میں اختیار نہیں کر سکتے۔ سبھاؤں کی
بھاشا اردو ہونے سے ہم نے مانا کہ تم آکر
سرکاری معاملات میں کام میں نہیں لا سکتے
پرنتو تمہارے پرلی دن کے کام کاج
گھر کے پرچے لکھنے کے کاموں۔ لیکچروں
اخباروں میں آریہ بھاشا کا استعمال کرنے
میں تو تمکو کوئی نہیں روکتا۔ کتنے اخبار
اردو میں آریہ سماج کے ممبروں کی جانب
سے نکلتے ہیں۔ ہندی میں صرف ایک آریہ
سدھارشتری ایک ادا سے نکلتا ہے بہت دھرم
پرچارک اگرچہ صرف اردو سے نکلتا ہے
مگر بھاشا بالکل شدھ ہندی ہوتی ہے باقی
سب اخبار بالکل فارسی عربی کے شبدوں
سے بھرے ہوئے نکلتے ہیں۔ آریہ ورت تو
پولیٹکل اخبار بنا جاتا ہے۔ کیا تین صوبوں کے
بیچ ایک ہندی کا اخبار یا میگزین کافی
ہے؟ جس میں ہندی بھاشا کا ایسا کوئی
اخبار ہی نہیں نکلتا جو ستریوں اور بچوں کو
لائق ہو ... ہو سکتا ہے ... اور بھاگیہ ولی
بالکل کھیل کر رہی ہیں۔ کوئی مفید بات نہیں
دیتی۔ استری جاتی کی نا پرکاشکی جو کچھ ہوں
کو جتانا ان کے ہردیوں میں کرتویہ گیان
کو جاگرت کرنا ان اخباروں کا کام ہے
پرنتو آپ لوگ جان سکتے ہیں کہ ادیوکت
اخباروں نے کہاں تک اپنا کرتویہ پورا
کیا ہے۔ جس دیش میں لیکھکوں کی ادھکتا

ہوتی ہے۔ اس دیش کے شبد ادھک ست
گنے جاتے ہیں۔ تمہارے دیش میں کتنے
شدھ ہندی کے لیکھک ہیں؟ اگر کوئی
ایک آدھ پستک ہندی لوگ سے چھپا بھی ہوگا
تو اسکی تین چار کاپیاں فروخت ہونا بھی
مشکل پڑ گیا ہے۔ جب لوگوں کو اس بھاشا
سے پریم ہی نہیں تو اسکی انتی کیسی ممکن ہے
سری سوامی جی مہاراج نے ہندی کو کچھ
بہت کچھ کہا۔ بلکہ یوں کہیں تو بجا ہے کہ
آجکل جو رونق اس بھاشا میں آئی ہے
جو ایک دو شبد ہندی کے ہم لوگوں کے منہ
سے نکلتے سنے جاتے ہیں۔ سب انکے ہی پرتاپ
سے ہے۔
بڑے شوک سے سنا ہے کہ اس مہرشی کا
جیون چرتر جسکو شریمان پنڈت لیکھرام جی
آج تک مسالہ اکٹھا کرتے رہے ہیں
بجائے ہندی بھاشا کے اردو میں جسکو
وہ مہرشی بالکل دودھ تھا لکھی جانیوالی
ہے۔ اس سے بڑھکر شوک جنک اور
کیا بات ہوگی۔ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ یہ
جیون چرتر صرف اس تکلیف کو دور
کرنے کی غرض سے اردو میں لکھا جانے
والا ہے۔ چونکہ پنجابی لوگوں کو ہندی میں
پڑھنے میں اور جلدی ختم کرنے میں معلوم
ہوتی ہے۔ جہاں آج تک صبر کرکے بیٹھے
رہے ہیں۔ وہاں دو چار مہینوں کی تاخیر
کو کیوں گوارا نہیں کر سکتے؟ جیون چرتر
صرف پنجاب کے لوگوں کے لئے ہی نہیں
لکھا جاتا ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کے
لئے لکھا جانیوالا ہے۔ اگر ہندی میں بیشتر
چھپوایا جاوے تو بہ نسبت اردو کے ہندی

میں ادھک منش اس سے لابھ اٹھا سکیں
گے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ بیشتر ہندی میں نہ
لکھا جاوے۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو
اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے کوئی دوسرا
آدمی رکھ دیا جاوے۔ اور دونوں ساتھ
ہی چھپوائے جاویں۔
آج کل ہندی بھاشا کی انتی کے لئے
ایک ... کے میگزین یا اخبار
کی ضرورت ہے۔ اس اخبار کا کام استریوں
کے کرتویہ جاننے تھا ہندی ساہتیہ
کے شریشٹھ وشیوں پر مضامین لکھ کر پرچار
کرنے کا کام ہوگا۔ مجھے آشا ہے کہ اگر
کوئی مہاشے سنسکرت ودیا کی مدد لیکر
اوکت میگزین کے نکالنے کے لئے کمر بستہ کر
کھڑے ہونگے تو آریہ سماج سے مدد ملنے
میں کوئی کمی نہ ہوگی۔
مجھے آشا ہے۔ کہ مہاشے بردمان آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب بہری اوپر دکت
پرارتھنا کو دھیان میں لیکر ادھت جان
کرکے سبھا کے آگامی جلسہ میں پیش کرا کر
ہندی بھاشا کی انتی میں سہایک
ہونگے۔ ... نگھر داس

آریہ سماج کے لکشن

اخبار ست دھرم پرچارک مورخہ ۱۴ فروری
سنہ ۱۹۰۶ء میں میرے لیکھ میں آپنے پڑھا
ہوگا۔ کہ اگر کوئی پرش آریہ سماج کے
نیموں پر وچار کرنا چاہے۔ تو اسکا پہلا
فرض یہ ہے کہ وہ آریہ سماج کیا وستو
ہے" اس بات پر بحث کرے۔ اسواسطے

اقرار کے مطابق ٹھیک ٹھیک پرچار کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ جب تک کسی بستو کی ٹھیک ٹھیک تعریف سمجھا دیجو اُس وستو کا پورا پورا خیال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بعض لوگ آریہ سماج کو ایک ایسی سوسائٹی خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ جو کہ صرف مسلمانان اور عیسائیوں کے برخلاف کام کرنے کے واسطے بنائی گئی ہے۔ بعض یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ آریہ سماج تو کیول مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے کے واسطے ایک مجلس ہے۔ بعض ایسا ہی کہہ کر چپ رہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج تو چند انگریزی پڑھے لکھوں کی سبھا ہے۔ جو کہ ملک سے وہ خرابیاں دور کرنے کے واسطے بنائی گئی ہے جو اُن پرشوں نے آجکل کی سب قوموں میں معلوم کی ہیں۔ مثلاً چھوٹی عمر کی شادی عورتوں کی تعلیم وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسی قسم کے چند ایک بناوٹی لکشن بیکر سمجھ سکتی ایک صاحب آریہ سماج کے ممبر ہوتے ہیں اور جب وہاں ایسی ہی باتیں دیکھتے ہیں۔ یا کبھی کبھی اپنے خیال سے بالکل برخلاف معلوم کرتے ہیں۔ تو انکو سخت مشکل بنتی ہے۔ آخر کئی ایک سبھا دنیا میں اس قسم کی بچاری جاتی ہیں۔ جو کہ سبھا ہی فائدہ کے نقصان سماج میں ہر طرح سے مفید ثابت ہوں۔

ذرا غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جبکہ ہزارہا مذہب اور سینکڑوں سبھائیں ایسا قسم کی موجود ہیں۔ یا نہیں۔ جو کہ اوپر کے تمام یا ایک یا دو کو لیکر پیدا ہوتی ہوں۔

اور حتے الامکان کوشش بھی کرتی ہوں تو پھر آریہ سماج اور اُن سبھاؤں میں کیا تمیز کی کسوٹی ہے مثلاً سکھی مذہب۔ برہمو سماج۔ پارسی سبھا اور اور کئی سبھائیں جنکو نام لینے کی کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اسی طرح سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آجکل کئی ایک سبھائیں تحصیل (مجلسی) بیماریوں کے دور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جو کہ صاف طور پر آریہ سماج کے احاطہ سے باہر خیال کی گئی ہیں۔ اسواسطے آریہ سماج کی تعریف اس قسم کی بالکل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ شاستر کار لکشن کا لکشن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

तद्तत्व व्यवच्छेदको धर्मो लक्षणम्

ارتھات جو دوسرے تمام پدارتھوں سے لکشن کو علیحدہ کر دے۔

بعض صاحب

आर्याभाव

ارتھات آریو بھی ایک

समाज:

مجلس ایسی تعریف کرتے ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آریہ کسکو کہتے ہیں تو اسکا جواب دیتے ہیں۔ کہ جو سرشٹ (نیک) ہو۔ تو پھر آریہ سماج ٹھیک (اتم) پرشوں کی ایک سوسائٹی ہوئی۔ لیکن ہمیں ہزارہا صاحب پرشن کر سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے تمام ممبر تو نیک نہیں۔ اسواسطے اس میں دوش آوے گا۔ اور اگر اسکی تعریف اس طرح کی جاوے کہ آریہ سماج ایک ایسی مجلس ہے۔ کہ جسمیں تمام آدمی آکر نیک ہو جاتے ہیں۔ اور ایک دن ہوگا کہ ہمیں تمام کے تمام پرش نیک آچار والے ہونگے

لیکن معترض پوچھ سکتا ہے۔ کہ اُسوقت اسکا نام آریہ سماج رکھنا۔

دوسرا سوال اُن لوگوں پیدا ہوتا ہے جو کہ آریہ سماج کو ایک مجمع مانتے ہیں۔ کہ جب سوامی جی کے اپدیش سے پہلے پرش ینکے اُس قسم کے خیالات کو گرہن کیا ہوگا۔ اُسوقت وہ کسکا ممبر تھا۔ کیونکہ ہست نہیں تھا۔ ارتھات وہ سے زیادہ نہیں تھے۔ جنکو

समाज

کہہ سکتے ہیں۔

تیسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر عیسائی پر ایمان لانے والے ایک مجلس بنالیں جسمیں جین نہایت عمدہ ہوں۔ کیونکہ (یہ) کوئی بھی ماننے کے واسطے تیار نہیں ہوگا۔ کہ اپنے آپکو آریہ سماج کے ممبر کہنے والے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ انکے کوئی غیر مذہب والا نیک نہیں ہے) تو کیا وہ مجلس آریہ سماج کہلانے کے لائق ہے؟ اسی طرح سے ہندوں اور مسلمانوں میں خیال کر لینا چاہیے عام لفظوں میں جواب یہی ملیگا کہ نہیں اُس سبھا کا نام آریہ سماج نہیں ہو سکتا کیونکہ اُن لوگوں کا چال چلن سری سوامی دیانند جی مہاراج کے سدھانت اصول نہیں ہے لیکن آجکل یہاں بھی (مراد آریہ سماج) آشرم چار ورن۔ ویدک رِیت وغیرہ دکھائی نہیں دیتی۔ اسواسطے یہ تعریف ٹھیک نہیں ہے۔ باقی آیندہ۔ سکت رام دوبار

پکا و مشین سیو داو ال ...
پنچی مشین ... موجود ہے۔ جس صاحب کو خرید لی منظور ہو ہم سے خط و کتابت کریں۔ المشتہر

مینیجر مطبع ... جالندھر شہر

مراسلہ

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

ایک آریہ ویدک دھرم پرچارک اخبار پولیٹکل معاملات میں دخل نہیں دیتا۔ کیونکہ اسکا اصول ہے کہ دھارمک ادھار درست ہو جانے سے سب پالیٹکس درست ہو جاوینگے۔ کشٹی کیجئے

ایڈیٹر

موہن لال شرما جی آپکی چٹھی جو ... کرتا گو ... کی کلا کھلاتا ہے۔ معاف کیجئے۔ ایڈیٹر

کہاں وید اور کہاں قرآن

سونا پتی کے ناوان

مہاشہ اڈیٹر صاحب ستیم دھرم پرچارک - نمستے۔ براہ مہربانی مضمون ذیل کو اخبار مبارک میں جگہ دیجئے -

اخبار مفید عام نمبر ۶ جلد ۸ مطبوعہ ۸ فروری ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۸ میں لکھا ہے۔

"وید و قرآن کا مقابلہ - نام کتاب پر جو تقریظ متعلق دفتر نہا ہوئی۔ مولوی ابو رحمت حسن صاحب جو اس کتاب کے مصنف ہیں ...... تعلیم قرآنی اور وید کا باہم موازنہ کیا ہے ہم نفس مضمون پر کسی ایک کے حق میں رائے دینا نامناسب سمجھتے ہیں۔ ہاں اتنا کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم پر جو اعتراضات آریہ لوگ ناسمجھی سے کرتے ہیں۔ انکا قلع قمع کر دیا ہے۔

...... جو صاحب چاہیں مصنف سے آٹھ آنہ (۸) میں بھیجکر لودیانہ دفتر اخبار نور علی نور سے منگوا لیں"

اگرچہ مضمون کو پڑھکر بروقت ملاحظہ فضول قبیح حجت و تعلیم جہاد قرآن چہ پیروان حمایتی قرآن چہ دیگران عدالت نشان صدق زبان خود دل میں انصاف کرینگے - کہ وید مذکور کہاں تک درست ہے۔ تاکہ معلم قرآن اسکی کرتوت جانتے ہیں - تاہم "مقابلہ" ابن بغیر کو دیکھکر مناسب سمجھا کہ یہ خبر آریہ پبلک کی نظر میں گذر دے۔

وید منتروں کے معنی یا تشریح جو آج زمانہ موجودہ میں پروفیسر میکس مولر صاحب جرمنی - ڈاکٹر ولسن صاحب اور شنکر پانڈورنگ صاحب وغیرہ صاحبان نے کی ہے - اور وہ رواجاً عام لوگ زیر نظر فرماتے ہیں - سو یہی دن سچائی سے سراسر بعید ہیں اور خصوصاً نظر انصاف سے - پھر انہوں نے جو معنی یا تشریح لکھی - اسکو صحیح تسلیم فرما کر من مانا اور فرضیہ حکم چڑھانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں - بلکہ نتیجہ قائم کر کے وید کی تعریف یا ہجو یا جو جی چاہے لکھ مارتے ہیں - مگر ان صاحبان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ شارح مذکور خود اس بات کے اقراری ہیں - کہ ہم وید کے معنے ادا نہیں کر سکتے تشریح تو کجا - بطریق نظر تمثیلاً چند سطر لکھتا ہوں -

(۱) ڈاکٹر ولسن صاحب فرماتے ہیں "سائن چارج کا ترجمہ انگریزی میں بخوبی نہیں ہو سکتا ...... ناممکن ہے ...... یقیناً پچاس برس کے اندر لوگ میرے سائن چارج کے ترجمہ کو بالکل بھول جاوینگے - جسکی برائی اور غلطیوں سے جسقدر میں واقف ہوں - اور کوئی واقف نہیں ہو سکتا"

(۲) میکس مولر صاحب صفحہ ۳۱۵ میں خود لکھتے ہیں "رگوید کے اپنے کئے ترجمہ کو عام کے روبرو پیش کرتا ہوں - مگر تاہم ایسا سے تمام منتر کے ترجمہ کا اقرار نہیں کرتا - ...... رگوید میں ایسے منتر ہیں کہ جنکے معنے معلوم نہیں ...... رگوید کے ایک منتر کا بھی ترجمہ کرنا غیر ممکن ہے تاوقتیکہ سائینا چارج کا ترجمہ - برہمن گرنتھ - پراتی شاکھیہ - سوتر وغیرہ اور بہت سے سنسکرت کے علم عروض اصول فلسفہ اور قانون وغیرہ برہمن گرنتھ اپنشد - وید کے ۶ انگ - ۶ شاستر - دھرم شاستر وغیرہ) کو نہایت غور کے ساتھ نہ دیکھا جاوے"

(۳) ماسٹر چھمنداس جی صاحب ترجمہ اردو صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں - "بعض رچائیں ایسی ہیں کہ جنکے معنے بخوبی سمجھ میں نہیں آتے - ...... اسے ہم قطعی نتیجہ نکالنے یعنی نہیں رائے لکھنے کے مستحق نہیں ہیں -"

وجہ یوں ہے - یعنی مترجم اپنے خاص مصنوعی (مکمل ...) سنسکرت سے اُسی قدر واقف اقراری ہیں - برہمن وغیرہ گرنتھوں سے شارح محض ناواقف ہیں - پس انکے معنی یا تشریح کے حوالہ دیکر جو اہل اسلام یا عیسائی یا جین یا اور کوئی صاحب وید یا ویدک دھرم یا تعلیم وید کی نسبت جو حکم چڑھاتے ہیں - یا نتیجہ نکالتے ہیں وہ واقعی یا تو غلطی ہے - یا تعصب نے یا نادانی نے انکے دل پر پردہ ڈالدیا ہے - اس لیے انکی تحریر یا رائے یا نتیجہ قابل اعتبار نہیں ہو سکتا - یہ حال تو سائینا چاریہ کی بھاشیہ (شرح

کا ہے۔ اب وید کے مول منتروں کے ارتھ
میں جو مختلف مفید عام مضمون اور ودیا
کے پرتی پادک ہیں۔ اور وہ بھی سوتر روپ سے
اپنی سنسکاری عقل کو دوڑا کر فیصلہ کریں
یہ تو محض نادانی اور فضول ہے۔ اُن کو
خاموش ہی رہنا واجب ہے۔ دیکھئے ویدمیں نہ
کسی کا قصاص ہے۔ نہ اسمیں کسی انسان خاص
کا نام ہے۔ نہ کسی جڑ دیوتا کی اسمیں پرستش ہے
نہ کسی خاص قوم سے واسطہ خصوصیت رکھتا
ہے۔ نہ علم معقول و قدرتی رول کے خلاف
اسمیں کوئی بات ہے۔ بلکہ مفید عام کی نظر
سے وہ علم ہے۔ تاہم اُسکے شارح ازخود
کو ادھر ادھر پہنچکر فرضیات یا فرضی نامکمل
صرف نحو و لغات سے ویسے معنے نکال لیتے
ہیں جو اسکا منشا نہیں۔ یا جن مضمون کا
اوپر نشیدہ کیا ہے۔ اسمیں وحدانیت بھری
ہے۔ لیکن لوگ بُت پرستی مخلوق پرستی
میں معنے یا نتیجہ بتلانے لگتے ہیں۔!!!
سائینا چاریہ کی غلط فہمی اُنکی شرح سے
ظاہر ہو جاتی ہے۔ یعنی کہیں تو ایشور کو نراکار
چیتن لکھتا ہے۔ اور کہیں ساکار لکھمارتا
ہے۔ یعنی اجتماع ضدین کے نقص سے
مبعوث ہو جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
میری غرض اس تحریر سے یہہ ہے کہ آریہ
صاحبان یا ہندو صاحبان یا کوئی اہل علم
منصف مزاج اس کتاب کو ملاحظہ فرما کے
بنظر انصاف اثبات پر مستعد ہوں۔ ہمینے
البو رحمت حسن پہ رحمت فرماویں۔ تاکہ
ویدوں کی نسبت یا قران کی بابت جو جو
کچھ لکھکر انہوں نے تکلیف کی ہے اُسکا
صد جواب معقول لکھکر حاصل کریں بخطراز۔

وحوصلہ پست ہو جائے۔ تشفی و تشانتی
یاب ہوکر سرد اور چپ بیٹھ جاویں۔
میرا بھی فرض تھا کہ اس خدمت کو سر پر
لوں۔ لیکن اس لائق میں نہیں ہوں یعنی
وہ سامگری میرے پاس بالفعل موجود
نہیں ہے۔ کہ جو معقولیت سے جواب دینے
پر آمادہ ہوں۔ اور معقولیت کی ضرورت
نہیں ہے۔ کیونکہ نویسندہ خود منقول بابہ
ہے۔ لہذا مجبوراً شرمندگی کے ساتھ
آپ صاحبان کو تکلیف دیجاتی ہے براہ
مہربانی قبول فرماوینگے۔

راقم
(الف) از بہاولپور ریاست

طرزِ انسانی زندگی

جب انسان اس سنسار بستی میں آکر اپنی
بال اوستھا یا زمانہ طفولیت سے گزر کر یوبن
اوستھا یا ایام شباب میں آتا ہے یعنی اُس
حالت میں جبکہ اُسے طاقت گویائی و کافی
عقل میسر نہیں ہوتی۔ اور ہر کام میں وہ
دوسروں کی امداد کا محتاج ہوتا ہے تجاوز
کرکے اُس درجہ کو کہ جسمیں وہ اپنی طاقت
گویائی و عقل سے ٹھیک کام لے سکتا ہی
پراپت ہوکر اپنے پایہ اشرف المخلوقات پر
غور کرتا ہے۔ تو اسوقت قدرتاً ہی
اُسکے دل میں یہہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ
وہ کیوں اس باغ عالم میں بھیجا گیا۔ یا یہہ
کہ اُسکی غرض پیدائش کیا ہے۔ جب اس
قسم کے سخت و گمبھیر معاملے حل کرنے کے لیے

وہ جدوجہد کرتا ہوا پرفہم مہاتماؤں کی
تصانیف سے سبق لیتا ہے۔ تو اُسپر ثابت
ہوتا ہے۔ کہ وہ چکر آواگون کے دریا میں
میں سے گذرتا ہوا اب ایک ایسے درجہ
پر آپہنچا ہے۔ کہ جہاں اُسکی صورت رہائی
ہو سکتی ہے۔ یعنی وہ جسم پیدائش انسانی ہے
کہ جسمیں وہ ایشوری احکام کے مطابق نیک
عمل و فعل کر کے نجات حاصل کر سکتا ہے لیکن
جو برے کام کر اُسنے اپنی پچھلی جون یا
زندگی میں کیے ہیں۔ اُنکی بدلی میں نیک عمل
و فعل کرنے سے اس دکھ و چکر آواگون (جو
محض انسان کو نیکی کی راہ دکھانے کے لیے
تیار ہے) سے بچکر نجات حاصل کرکے سوامی
و مالک کے شرن میں گر سکتا ہے۔ مگر جب وہ
اس بات پر آمادہ ہوکر پختہ عزم کر لیتا ہے
کہ وہ اپنی ساری زندگی ایک ایسی طرز میں
صرف کرے۔ کہ جس سے وہ کبھی برے عمل
و فعل کا مرتکب نہ ہو۔ اور نہ اُسے آیندہ آواگون
یا دائمی دوزخ سے بند سے رہائی پانا ہے تو
اُسے یہہ ہرگز پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کونسا
طرز اپنی زندگی میں اختیار کرے۔ کہ جس سے
وہ اس چکر آواگون یا دائمی دوزخ سے بچ
سکے۔ کیونکہ جب اُسے دوسری ابنائے جنس
کے ساتھ اپنے دل کے حال کے اظہار اور
اور نکی کیفیت سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ تو
در اصل اُسکے لیے یہہ سوال کہ طرز انسانی
زندگی کیا ہونا چاہیے۔ ایک پہاڑ معلوم
ہوتا ہے۔ کہ اُن مردان کی طرز زندگی میں
ایک بڑا بھاری تفرقہ ہے۔ دور جانے کا
کچھ مطلب ہی نہیں۔ بلکہ جب اس نئی دی
آواگون کی اپنے گھر میں ہی والدین بھائیوں

کی طرز زندگی پر نظر پڑتی ہے۔ تو ہمیں
ایک عجیب تفاوت معلوم ہوتی ہے۔ اگر
اسکا باپ عقائد کی درستی اور [illegible] تکلیف
اپنے اوپر گوارا کرنے پر تیار رہتا ہے۔ تو اسکا
کوئی بھائی ایسا ہے۔ جو نہیں چاہتا ہوں
کے بیٹنے اسپر کوئی تکلیف کا [illegible] آکر
ہر وقت کے لئے موجود ہے۔ اگر باپ
چاہتا ہے کہ [illegible] جانوروں کی حفاظت کرنا
اور انکے خون کو چھوڑنا اپنا خون بہانے کو
تیار ہے۔ تو بھائی انہیں جانوروں کے
مارنے والا اور انکا خون بہانے کی [illegible]
جان جانے والا ہے۔ اگر [illegible] اپنی [illegible]
[illegible] تنگ اس [illegible] وغیرہ [illegible]
جانوروں کی پرورش کرکے انکے خون کا [illegible]
[illegible] اگر باپ [illegible] اشیاء کے [illegible]
ہے [illegible] سے پرہیز کرنے والا [illegible]
بھائی پاک [illegible] اشیاء سے [illegible] اور
حال [illegible] کے [illegible] میں اپنی زندگی
رکھنے والا ہے۔ اگر باپ اور بہنوں کو [illegible] دیکھ
بہنوں کی سہایتا کرنے والا ہے۔ تو بھائی
انکو دھرمیوں کو [illegible] دینے اور ادھرمیوں
کی سہایتا کرنیوالا ہے۔ اگر باپ ست سنگ
میں جانے کا عادی ہے۔ تو بھائی [illegible]
رات کاٹنے والا ہے۔ اگر باپ ماس یا شراب
[illegible] بال سے دہن آلودہ کرنا عیب سمجھتا ہے۔ تو
بھائی ناجائز ذریعوں کو باعث جمع ثروت
سمجھتا ہے۔ اگر باپ خدا پرستی میں اپنا جیون
بتانے والا ہے۔ تو بھائی ظاہر پرستی پر مرنے والا
ہے۔ صرف یہی تفرقہ ہی انکی نظر نہیں
آتا بلکہ کچھ اور خرابی بھی ایسی معلوم ہو جاتی
ہے کیونکہ اسی گھر میں ایک تیسرا شخص

انکی نظر پڑتا ہے۔ جسکی طرز زندگی کچھ
تو اسکے باپ اور کچھ بھائی سے مشابہ ہوتی
ہے۔ پس ایسی حالت میں انسانکی عقل
چکر کھا جاتی ہے اور نہیں سمجھتا۔ کہ
انکی طرز زندگی جو اسے آیندہ چکر آواگون
یا دوزخ کا جنم سے بچاوے۔ کیا ہونی چاہیے
اور ایسی حالت پاتے ہیں وہ اپنی طرز زندگی
جیسی کہ وہ اپنے گھر بھر کی دیکھتا ہے اختیار
کر لیتا ہے۔ اب کیا یہی طرز انسانی زندگی
ہے۔ کہ وہ اپنی ساری زندگی مشتبہ کردہ طرز
میں صرف کر دے۔ اگر ایسی ہی تقلید پرستی
ہے تو پھر تیرے کرتوت کی سزا اور اچھے برے
کی جزا کس کا نام ہے۔ اور ساتھ ہی اس
پرماتما پر الزام۔ کہ مناسب طرز زندگی اختیار
کرنے کے لئے کوئی ذریعہ اس مضغہ
گوشت یعنی انسان کو اس نے عطا نہیں
کیا۔ نہیں نہیں۔ بلکہ جو انسان تقلید
پرستی کو بالائے طاق رکھکر اس طاقت
ایشوری یعنی بدہی کو جسکی باعث کہ وہ
اشرف المخلوقات کے نام سے موسوم کیا
جاتا ہے۔ ساتھ لیکر رشی منیوں کی طرز
زندگی سے شہادت لیتا ہے۔ تو اسے
پرتیت ہو جاتا ہے۔ کہ اس سرو شکتیمان نے
اس انسان کو بے ذریعہ اس سرشٹی میں
نہیں بھیجا۔ بلکہ اسے وہ طاقت عطا کی
ہے۔ جس سے وہ ایک اعلے طرز زندگی خود
اختیار کر سکتا ہے۔ اور وہ طاقت بیبیک
ضمیر یا نور ایمان ہے۔ جسکو پرمیشور نے
اپنے احکام کے انکول عمل کرانے کے لئے
انسانی رہنما بنا دیا ہے۔ پس جو کام کہ یہ
انسان کرے۔ وہ بیبیک کی اجازت کے

موافق ہو۔ کیونکہ جب پرمیشور نے اسے
وہ خاصیت عنایت کر دی ہے۔ یہ نہ ہو
کہ بیبیک کچھ کہے۔ اور کرے کچھ۔ ورنہ یاد
ہے۔ کہ بیبیک کی اجازت کے برخلاف عمل
کرنا ایشوری احکام کے خلاف ورزی کرنا
ہے۔ چور، قاتل، زانی، پاپی۔ و دیگر ادھرمی وغیرہ
جب اپنے ہیچ عمل کرتے ہیں۔ یہ رہنما اپنے
فرض کو ادا کرتے ہوئے انکو سمجھاتی ہے کہ
یہ کام مت کرو۔ بیبیک کی اجازت سے
بعد جب عمل کرنے کا نام نیک عمل ہے پس
اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسانی طرز زندگی
نیک عمل کرنے پر مبنی ہو۔ اس لئے ہر ایک
انسان کے لئے از بس معلوم ہوتا ہے کہ
وہ اپنا ہر ایک عمل شغل جو وہ کرے۔ ایسا
ہو۔ جو اسے آیندہ چکر آواگون یا دائمی
دوزخ سے مبرا رکھے لیکن ہر شخص میں تقلید
پرستی بھی وہ وہ نمایاں کام کر رہی ہے جو
بیان نہیں ہو سکتی۔ اور جنکی سایہ سے
محفوظ رہنا سوائے امداد ایشوری نہیں بچ
سکتا۔ التماس ہے۔ مکتی داتا سوامی (؟) ایسی
حالت تذبذب میں آپکے سوائے اس انسان
کا کوئی بھی حامی و مددگار بجز ست نہیں
بن سکتا۔ اس لئے ایسے وقت سچے ہردے
سے آپکے شرن میں گر کر التجا کرنی لازمی ہے
کہ آپ ہی اپنی کرپا سے اسے اس سچے پتھ پر
چلائیے جس پر قدم رکھنے سے وہ [illegible] دنیوی
سامان و تقلید پرستی کو ہیچ سمجھ کر آپ ہی
سدیو کال اپنا مالک جان کر نمسکار کرتا ہوا
آپ ہی کے احکام و آگیا انکول ہر ایک عمل و
شغل کرے۔

راقم
بوٹا رام از کوئٹہ

صاحب اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کو جو ان دنوں ملتان شہر میں تشریف فرما تھے
ایک خط بھیجا اور تمام حالات سے مطلع کیا کیونکہ
پنڈت صاحب موصوف مت متانتروں کے
حالات سے بخوبی واقف ہیں اور خاصکر مذہب اسلام
سے جسکی وجہ خاص یہ بھی معلوم ہوتی ہے
کہ مولوی غلام احمد صاحب قادیانی نے جو مہر
اپنی کتاب براہین احمدیہ میں تعلیم وید اقدس پر
لگایا تھا اسکے صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیئے جو
فکر اور محنت مذہب اسلام کے مطالعہ کرنے
میں پنڈت صاحب موصوف نے کیا اس سے
اور بھی زیادہ معلومات پنڈت صاحب موصوف
کے اسبارے میں بڑھ گئے ہیں - جو نسخہ خبط
احمدیہ - تکذیب براہین احمدیہ و ثبوت تناسخ و
نیز دیگر کتب نامے مصنفہ مصنف مذکور کے
مطالعہ سے بخوبی ہویدا ہے - ایسا موقعہ پنڈت
صاحب موصوف کو خدا دے - فوراً حسب الایماء
سکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب ۷ ماہ فروری
۱۸۹۹ء کو امرتسر تشریف لے آئے - اور
۱۰ ماہ مذکور کو آریہ مندر امرتسر میں مضمون
(سچا دھرم کیا ہے) پر ایک نہایت مدلل لکچر
دیا جسے ہم بخوف طوالت یہاں مفصل لکھنا
نہیں چاہتے - مگر یہ بھی نہیں چاہتے کہ اسکا کچھ
بھی ذکر نہ کیا جاوے - اگرچہ ہمیں بخوبی
معلوم ہے - کہ ایڈیٹر صاحب اخبار ہذا اوپدیشک
اے اخبار کو لکچروں کو درج اخبار کرنے
سے اکثر حذر کیا کرتے ہیں - کیونکہ مدعا
مضمون سوائے کچھ کمی بیشی کے اکثر نیا نہیں
ہوا کرتا - جو اکثر بار متواتر مختلف مواقع پر ہو چکے
ہوئے ہوتے ہیں - مگر اسموقعہ پر ضروری ہے
کیونکہ اسقدر مجمع صاحبان کا جمع ہونا جو

ایک تاریخی امور سے ہے - اسبات کا محتاج
ہے کہ کچھ ذکر مضمون کا بھی کیا جائے - اسکو
لیئے ہم کچھ مذکور کے دو حصص کرتے ہیں اور
ان حصص کے پیرایہ میں نہایت مختصر طور
پر ذکر کرتے ہیں - پہلے نمبر میں صرف
پرانک مت کا حال ہے - اور دوسرے
میں مختلف مذاہب کا ذکر ہے - جو نمبر ۱ نمبر ۲
سے ترتیب دیئے گئے ہیں - نمبر ۱ بباعث
اٹھ جانے ویدک تعلیم کے لوگ جاہل ہو گئے
اور برہمن لوگ اپنے تئیں صرف اس لیئے
بزرگ نہیں سمجھنے لگے کہ وہ پیشوائے دین
اور ماہر علم و ہنر تھے - بلکہ اس لیئے
کہ انکا جسم ہی محض قدرت نے ایسا بنایا
ہے کہ لوگ انکے لیئے اپنا جان و مال نچھاور
کریں - اور خود محض نادان اور جاہل رہیں
اس خود غرضی کا یہ مآل ہوا - کہ علم و ہنر
دیگر ورنوں کو سکھلانا چھوڑ دیا - اور سستی
اور کاہلی نے وہ نتیجہ دکھلایا - کہ دوسروں کو
ڈبانے ہی تھے کہ خود بھی ڈوب گئے اور
کوئی پریکشک (ممتحن) نہیں رہا - تو لیس
خیال کرنا چاہیئے - کہ اسوقت جہلا کی کیسی
گدھی تیز ہوئی ہوگی - اور کیسی کیسی من مانی
ان لوگوں نے چلائی ہوگی جسکا خمیازہ
ہم آج تک اٹھا رہے ہیں - کوئی دام
ہرگ کی غلاظت میں لپٹ اور کوئی
تلسی اور پتھر کو خدا ماننے لگا حتیٰ کہ چند
مذاہب پیدا ہوئے جنکا کچھ ٹھکانا نہیں حالانکہ
ان بد اطواریوں کے قلع قمع کی کوشش
چند مہاتماؤں نے کی - مگر کچھ ایسی ہی کہ
انکی وفات کے بعد ہی دیگر وجہ بھر پیدا
ہونے لگی - یہ تو دوبارہ پرانک مت

مختصراً بیان ہوا اب دیگر مذاہب کا ذکر کیا
جاتا ہے - (نمبر ۱) شہوت رانی زیادہ عورتوں
کو نکاح میں لانے - زیادہ کہانے اور سونے
میں ہرگز مذہب نہیں ہے - مذہب یعنی (مذہب
کے لیئے کوئی موزون لفظ جو دھرم کا مترادف
ہو نہیں معلوم ہوتا - اس لیئے میں دھرم کو
ہی استعمال کرتا ہوں -) دھرم کا تعلق (روح)
آتما سے ہے - چنانچہ اسکی تائید ایک مشہور
مہاتما بھرتری جی نے بھی اپنی کتاب بھرتری
شتک میں فرمائی ہے - کوئی پیغمبر کوئی پیر
نظام شمسی میں تغیرات نہیں کرسکے - جو کچھ پیرو کار
دین کے مانا ہے - وہ محض خیال اور قصص پر
یقین کا نتیجہ ہے - مذہب چیت رام - راؤ صاحبی
سکنہ آگرہ اور ۱۹ ویں صدی کے الہامی
پیغمبر اگنی ہوتری کا چیتون کر وجنی غور ودلہ
میں آکر اپنے نام کے ساتھ برہم وادی وغیرہ
الفاظ جوڑے - اور صاف ظاہر کیا - کہ وہ
پیغمبر ہے اور اسکو الہام ہوتا ہے - جسکا
پول اب کھل رہا ہے - جبکہ آپ مرض دق
میں مبتلا ہیں - اور پیغمبری کا دعویٰ اسوقت
کچھ نہیں کرسکتا - تھیوسوفسٹ والوں نے
الگ ہی اپنا ناد سجایا - او طرح طرح سے
لوگوں کو پھنسانے کی کوشش کی مذہب اسلام
میں عزرائیل مخصر خدا ہے - ہزاروں مصنفین بخبر
مخلوق سے اسپر ڈالی گئیں - مگر ابتک وہ
باز نہیں آیا - بباعث گول ہونے زمین کے
کوئی طوفان نہیں آسکتا - خدا کی روح فاختہ
ہو کر نہیں آسکتی - خدا کی بادشاہت ایک
مذہب آسمان پر مان رہا ہے - یہ نہیں
ہوسکتا - مذہب اسلام خدا کو بیت المقدس
میں مانتا ہے - کسی زمانہ میں چاند آستین میں

آ گیا۔ فلاں نے جادو کیا۔ اور پیغمبر صاحب چھ ماہ تک بیمار رہے۔ یہہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ہمیشہ ہی پیغمبر چونکہ مادہ انادی نہیں مانتا ہے۔ اِس لیئے محض گرو کی خاطر مادہ انادی سمجھتا ہوا بھی چیلہ گرو صاحب نہ مانیں۔ مقام گنگوہ متصل الہ آباد ایک خانقاہ ہے۔ جہاں لوگ گھنٹا چڑھاتے ہیں۔ ڈیرہ اسمعیل خاں میں بفاصلہ دس کوس ایک خانقاہ ہے۔ وہاں کا سجادہ لوگوں کو جوتیاں لگاتا اور آئینہ ہوتا ہے۔ خانقاہ خواجہ معین الدین واقعہ اجمیر میں لوگ دست پنجا لیتے ہیں اندر ایک آدمی ہوتا ہے۔ قوم سید کو دنیا میں قائم مقام خدا سمجھا گیا ہے۔ اعجاز محمدی اندرجال وغیرہ وغیرہ کتب بنائی گئی ہیں۔ اِس طرح پر مختلف مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت صاحب موصوف نے فرمایا کہ تمام باتیں اِس قسم کی ہیں۔ کہ عقل سلیم اُنکو ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کر سکتی۔ مگر دیکھو اوم جو کہ وید اقدس نے کیا کہا جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے مت قبول کرو۔ جبکہ دیگر مذاہب میں لکیر کا فقیر ہونا ہی مذہب سمجھا گیا ہے چنانچہ کہتے ہیں۔ ؎ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ کسیکا وسیلہ لینا درست نہیں۔ وید نے فرمایا پرماتما دوسروں کا محتاج نہیں ہے۔ وہ ذات واحد لاشریک ہے۔ سچیتا ناد گیر ہونا بعد آفرینش دنیا اسکا کام نہیں۔ اِس سے اُس پر کلنک لگتا ہے۔ لوگوں نے خدا کے لیئے جانور مثلاً بھیڑیں۔ بکری۔ سنڈھے گھوڑے چڑھائے۔ زبردست حلال اور زبردست حرام قرار دیئے۔ دیکھو سوّر حرام ہے۔ کیونکہ اُنکے ساتھ نہایت تیز و گندا

سہرہ لگا ہوا ہے۔ ذرا چھوتے نہیں۔ اور جان گئے پڑھی نہیں۔ سانپ مچھلی کی پھلی ہے۔ مگر چڑھنے کی دیر ہوتی ہے۔ کہ روح قالب سے پرواز کر جاتی ہے۔ نفس انسان جو چاہتا ہے اپنے لیئے بنالیتا ہے۔ فرشتے اعمال انسان لکھتے ہیں جو آسمان پر براجمان ہیں۔ مگر بروقت مرگ کے نہ معلوم کہاں پرواز کر جاتے ہیں یہہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جنپر ایک سمجھدار آدمی ہرگز یقین نہیں لا سکتا۔ سچ تو یوں ہے

؎ دل کے پردہ میں ہے تصویر یار
جب کبھی گردن جھکائی دیکھ لی

خدا ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ وہ نہایت لطیف ہے۔ الٰی سوکشم اسکو ویدوں میں ورنن کیا ہے۔ اِس لیئے وہ پردہ کی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے مثلاً چکمک پتھر میں جو کھینچنے کی طاقت ہے۔ انسان اُسکو ہرگز محسوس نہیں کر سکتا ہے۔ الکاٹ صاحب نے اپنی کتاب "آریہ ورت کی بھوت بھوشت دشا" میں لکھا ہے کہ طوفان نوح سے ۸۰۰ — ۹۰۰ برس پہلے آریہ لوگ امریکہ میں گئے تھے۔ ان تمام تاریخوں کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے جنکا مفصل ذکر کیا جائے۔ تو ایک کتاب بن سکتی ہے پنڈت صاحب موصوف نے اپنا لکچر جو ٹھیک ۱۰ بجے پر شروع ہوا تھا۔ ۱۲ بجے ۱۳ منٹ پر پورے دو گھنٹہ ۳ منٹ کے بعد ختم کیا۔ لکچر کے ختم ہوتے ہی ہمارے نوجوان بھائی منشی یعقوب علیخاں صاحب اڈیٹر اخبار فیروز امرت سر جوش میں آکر کھڑے ہوئے۔ اور کچھ کہنا چاہا مگر لالہ دونی چند صاحب سکرٹری سماج ہذا نے اُنکو

یہہ کہہ کر بند کر دیا کہ یہہ ڈیبیٹ نہیں ہے اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو ڈیبیٹ میں کہہ سکتے ہیں۔ جو ہر ہفتہ کو ہوتا ہے یا جیسا آپ کا ارادہ ہے۔ کوئی تجویز مباحثہ کے لیئے کیجیئے۔ اُسوقت بحث تجویز ہو سکتی ہے اسپر خاں صاحب موصوف مجبوراً بند ہوئے مگر سخت جوش میں آ گئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ تو بول لیا۔ اور ہمکو اجازت نہیں دیتے یہہ کیا بات ہے۔ خاں صاحب بہادر کے اِس جوش نے دیگر محمدی صاحبان کو بھی بھڑکایا۔ اور وہ ایک قطار میں کھڑے ہو کر گھبرا گئے اور لگے غل غپاڑہ کرنے بدقت تمام جلسہ برخاست کیا گیا۔ تاہم مولوی ابو رحمت صاحب (یہہ وہی صاحب ہیں۔ جنہوں نے وید اور قرآن کے مقابلہ میں ایک کتاب بنائی ہے اِس کتاب پر ایک ریویو لکھنے کا ہمارا ارادہ ہے۔ اگر وقت نے فرصت دی تو) ایسے جوش میں آئے کہ خلاف تہذیب کئی کلمات کہنے لگے۔ اور کہا کہ آؤ صاحبو ہم اب اپنا وعظ آپکو سناتے ہیں چنانچہ یہی مولوی صاحب اور ایک اور صاحب ساکنہ بٹالہ اور یعقوب علی خاں صاحب جنکا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ چوک کٹڑہ گھنیاں متصل دوکان لاہوریمل لقال کھڑے ہو گئے۔ اور کوئی ۱۱ بجے رات تک دل کے پھپھولے پھوڑتے رہے نتیجہ آخر میں یہہ نکلا کہ صاحب نے حاضرین سے التجا کی کہ مولوی ابو رحمت صاحب یہاں وارد ہیں اُنکی خوراک کا بندوبست ہونا چاہیئے اُنکی کتابیں خریدی جائیں تو بہتر

اسکا گزارہ ہو جاتا ہے۔ سنتے ہی بہت لوگ
جنہیں شالباف وغیرہ شامل تھے چلتے ہوئے
اور وعظ برخاست ہوئی۔ اس طرح پر
اسروز کے لیکچر کا خاتمہ ہوا۔ اسکے بعد ہم نے
کچھ نہیں سنا کہ آیا محمدی صاحبان نے
کچھ خط وکتابت دربارہ مباحثہ عہدہ داران
کلب یا سماج سے کی یا نہیں۔ پنڈت
لیکھرام صاحب کا یہاں ٹھہر کر دیگر لیکچر
دینے کا بھی بخوبی ارادہ تھا۔ مگر انکو اسی
روز ایک تار آگیا۔ کہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں فوراً
چلے جاؤ۔ چنانچہ وہاں سادھو بالکرام کے
جواب میں لیکچر دے رہے ہیں۔ آخر میں ہم
اپنے محمدی بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتے
ہیں۔ کہ ان صاحبان نے دیگر مذاہب کی
باتیں سننا تو منظور کیا۔ ایشور پرماتما انکو
راہ راست پر لائے۔

آپکا داس
موہن لال شرما

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

لالہ متھرا داس جی نے ۱۶ دسمبر کو جمالپورہ (کوٹلہ)
میں دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۷۰ تھے
۱۷ دسمبر کو مالیر کوٹلہ میں استری دھرم کے اپدیش
پر ویاکھیان دیا۔ شروتا ۹۰ کے قریب تھے۔ اسی روز
لالہ سنبوعل شستری کے لڑکے کا نام کرن سنسکار
کرایا۔ ۱۸ و ۱۹ کو ممبروں کو سندھیا بتائی
اور بالک کے متعلق کام کیا۔ پرشنوتر بھی ہوئے۔
۲۰ کو محمد صد (کوٹلہ) میں پرشنوتر ہوئے۔ ۲۱ کو
مالیر کوٹلہ سے پٹیالہ کی طرف چلے۔ راستے میں

دھوری اسٹیشن پر بہر وار میں اسٹ گاڑی
ٹلی دے جاتے ہیں۔ اس شبہ پر بحث ہوئی
۲۴ کو باگھڑیاں (لودیانہ) میں منشی کے
گرو تیغ بہادر پر ویاکھیان دیا۔ پرشنوتر ہوئے
دو تین آدمی آریہ سماج کے سہایک بنے
۲۷ کو مالیر کوٹلہ میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰
تھے۔ ۲۹ کو نگر کیرتن میں بھجن گائے۔ ۳۱ کو
جلسہ میں "ہماری بچپن کی خواہشیں جوانی
میں کیوں بدل جاتی ہیں" اس مضمون پر ویاکھیان
دیا۔ ۲ انتیہ آریہ سماج کے ممبر ہوئے یکم
جنوری کو ایک ممبر کو سندھیا سکھلائی اور ممبروں
کو یم نیم بتلائے اور ادھکاریوں کے کیا
کیا ادھکار ہیں سکھلائے۔ ۳۰ ممبر حاضر
تھے۔ ۲ جنوری کو دو ممبروں کو سندھیا
سکھلائی۔ ۳ کو جمالپورہ (کوٹلہ) میں ۲
ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۶۰ تھے۔ مالیر کوٹلہ
آکر تین سنسکار کرایا۔ سنسکاروں پر
لیکچر دیا۔ شروتا ۶۰ تھے۔ شام کو سماج مندر
میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا کی۔ ماس
شراب کے نشید پر لیکچر دیا شروتا ۶۰ تھے۔ ۴ کو
مالیر کوٹلہ میں ثبوت تناسخ پڑھکر سنایا۔
حاضری ۱۲ تھی۔ ۵ کو دھوری میں
"بھوت پریت کوئی چیز نہیں ہے" ویاکھیان
دیا اور رات کو برنالہ میں آریہ سماج سمبندھی
شنکوں کو حل کرتے رہے۔ ۶ کو برنالہ میں
عیسائی مت کھنڈن اور ویدک دھرم کے
منڈن پر لیکچر دیا۔ حاضری ۱۵۰ تھی۔
۷ کو برنالہ میں "اصلی سکھ کیا ہے"
لیکچر دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ مسلمانوں سے
پرشنوتر ہوئے۔ ۸ کو بھدوڑ میں "لوگ
دھرم میں پربرت کیوں نہیں ہوتے" لیکچر دیا

شروتا ۱۵۰ تھے۔ اسکے بعد بکتی وشے پر پرشنوتر
ہوئے۔ منشی سہایک بنے۔ ۹ کو دھنولا میں
دھرم وشے پر اپدیش دیا۔ شروتاوں میں نائب
ناظم صاحب بھی تھے۔ ۱۰ کو پرشنوتر ہوئے
۱۱ کو "سکھ کس طرح مل سکتا ہے" پر ویاکھیان
دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ شراب ماس کی برائیاں
بتلائی گئیں۔ اسوقت ناظم صاحب بھی
تشریف رکھتے تھے۔ ۱۲ جنوری کو بدبڑ
(نابھہ) میں آریہ سماج کیا ہے۔ اس وشے
پر لیکچر دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ اسجگہ بہت سے
لوگ ہندو سے مسلمان ہو گئے ہوئے ہیں
اسواسطے شدھی وشے پر لیکچر دیا۔ بہت اچھا
اثر پڑا۔ ۱۳ کو دھنولا میں دھرم وشے پر لیکچر
ہوا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ایک برہمچاری جی
سے بحث مباحثہ ہوا۔ اسموقعہ پر ریاست
کے سب اہلکار موجود تھے۔ ۱۴ کو "آجکل
کے برہمن ہمارے دوست ہیں یا دشمن" اس
مضمون پر لیکچر دیا شروتا ۱۲۰ تھے۔
لالہ بھولا ناتھ پرچارک نے بسیاں
(لودھیانہ) میں ۱۹-۲۰ دسمبر کو ایک ویاکھیان
دیا۔ شروتا ۱۵۰ تھے۔ ۲۱ کو رومی (لودھیانہ)
میں ۲ ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۱۲۵ تھے۔
۲۲ کو جگرانواں میں ۲ ویاکھیان دیئے شروتا
۷۰ تھے۔ ۲۳ کو بھروال ایک لیکچر دیا شروتا
۵۰ تھے۔ ۲۴ کو ملک (جگراؤں) میں
ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۵۰ تھے۔ ۲۵ کو کھانڈ
(لودھیانہ) میں دو ویاکھیان دیئے شروتا
۳۳۰ تھے۔ ۲۶ کو خورد وکلاں میں ۳ لیکچر
دیئے۔ شروتا ۳۰۰ تھے۔ ۲۸ کو بھروال
کتھا کی اور اپدیش دیا۔ شروتا ۷۰ تھے۔
۲۸ کو جگراؤں (لودھیانہ) میں اپدیش دیا۔

شردھا ۵۰ تھی۔ یکم جنوری کو دھون دگل
(لودھیانہ) میں ایک ایک لیکچر دیا۔ شردھا
۱۰۰ تھے۔ ۲ جنوری کو جگراؤں میں ایک
لیکچر دیا۔ شردھا ۱۵۰ تھے۔ ۳ کو پھر ایک لیکچر
دیا۔ شردھا ۲۰ تھے۔ ۴ کو ایک اپدیش دیا
شردھا ۲۰ تھے۔ ۵ کو ایک لیکچر دیا شردھا ۱۵۰
تھے۔ ۶ کو ایک اپدیش دیا شردھا ۵۰ تھے
۷ کو رام گڑھ (لودھیانہ) میں لیکچر دیئے شردھا
۵۰ تھے۔ ان چار دنوں میں ۸ شخص سماج کے
سبھاسد بنے۔ ۸ کو رام گڑھ آدی گراموں میں
پرچار کیا۔ ۹ کو سدھوال میں اپدیش دیا
شردھا ۳۰ تھے۔ ۱۰-۱۱ کو تہارہ میں ۲ لیکچر دیئے
شردھا ہر روز ۲۰۰ تھے۔ ۱۲ سے ۱۴ تک ہر روز
جگراؤں میں ایک دیاکھیان دیا شردھا
۲۰۰ کے قریب تھے۔

پنڈت رامرتن شرما نے شرقپور
میں ۲۶ دسمبر کو دیاکھیان دیا شردھا ۲۰۰
تھے۔ ۱۸ کو جالندھر میں بھجن منڈلی لگائی
شردھا ۴۰ تھے۔ ۲۳ کو لودھیانہ میں ایک
دیاکھیان دیا۔ شردھا ۶۰ تھے۔ ۲۴ کو کھنہ
میں ایک دیاکھیان دیا۔ شردھا ۲۰۰ تھے
۲۵ کو جالندھر کے نگر کیرتن میں بھجن گائے
۲۶ کو جلسہ میں بھجن گائے۔ شردھا ایک
ہزار کے قریب تھے۔ ۲۸-۲۹ کو لودھیانہ کے
اتسو میں بھجن گائے۔ شردھا ہر روز ۸۰۰
کے قریب تھے۔ ۳۰-۳۱ کو مالیر کوٹلہ میں بھجن
گائے۔ حاضری جلسہ ۳۰۰ سو تھی۔
۲ سے ۴ جنوری تک پٹیالہ میں بھجن گائے
شردھا ہر روز ۴۰۰ تھی۔ ۵ کو شیالہ میں
اوپاسنا کرائی۔ ۶ کو پھر بھجن گائے۔ شردھا
۲۰۰ کے قریب تھے۔ ۸ و ۹ کو سنام میں ۲ لیکچر
دیئے۔ شردھا ہر روز ۱۰۰ تھی۔ ۱۲-۱۳ کو جیتو
میں اوپاسنا کرائی بھجن گائے۔ شردھا ۵۰
تھے۔

آریہ سماجک جلسے

روپڑ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳
اپریل ۹۶ء کو ہوگا۔ دینا نگر آریہ سماج
کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ اپریل ۹۶ء کو ہوگا۔
تصحیح۔ پچھلے ہفتہ دونوں جلسوں میں بجائے اپریل
کے مارچ غلطی سے چھپ گیا تھا۔
کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷
مارچ ۹۶ء کو ہوگا۔
مصطفی آباد ضلع انبالہ آریہ سماج کا
سالانہ جلسہ ۱۰ و ۱۱ اپریل ۹۶ء کو ہوگا۔
اجمیر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲ و ۲۳
مارچ ۹۶ء کو ہوگا۔
رڑکی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۱ و ۲۲
مارچ ۹۶ء کو ہوگا۔

سماجک خبریں

ہلاہر ضلع انبالہ آریہ سماج کا تعلق پرتی
ندھی سبھا پنجاب سے ہوگیا۔ ۱۵ فروری ۹۶ء
کو چودھری راما نند کے مکان پر ہون ہوا
اور دو صاحبان چودھری کیسو رام اور چودھری [illegible]
صاحبان نے مبلغ چار روپیہ مختلف طور پر
دان دیئے۔ اور حاضرین کو حلوہ تقسیم کیا گیا
اس سماج کا انتخاب بتفصیل ذیل ہوا۔ پنڈت
بدلو رام پردھان۔ لالہ دولت رام منتری۔
چودھری کیول رام اپ پردھان۔ چودھری [illegible]
خزانچی۔ باقی ممبر و سبھاسد اس سماج کے قریباً
۵۰ کے ہیں۔

امرتسر میں لالہ رام گوپال نے اپنی بھتیجی کا
اور بہن کا چوڑاکرم مختلف وقتوں میں ودھی پورک
کردیا۔ برادری نے گو سخت مخالفت کی مگر لالہ
صاحب نے ست پر دڑھ رہ کر مخالفت کی کچھ بھی
پرواہ نہ کی۔
مہرولی ضلع دہلی میں اور باگھا پال ضلع لودھیانہ
میں نئے آریہ سماج قایم ہوئے۔

لوکل

اتوار کو سماج مندر میں آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ
بدستور ہوا۔ ہون آدی کے بعد پنڈت سری پت جی نے
پرارتھنا کرائی۔ اور سری یت پنڈت گنگا دت شرما جی
نے اپنشدوں سے کتھا کی۔ تت پشچات بابو [illegible]
جی نے بھی تائید پنڈت صاحب موصوف اپنشدوں
کی تشریح کی۔ اسکے بعد لالہ تیلو رام جی نے
سماجک جلسوں کی تاریخیں سنائیں۔
منگلوار کو استری سماج کا ہفتہ وار جلسہ پاٹھ شالا
میں بدستور ہوا۔ اور بدھ وار کو کنیا پاٹھ شالا
کا جلسہ بھی بدستور ہوا۔
۱۵ فروری ۹۶ء کو ایک شخص مسمی بہادری لال
پانڈہ بدری ناراین کو علی بخش۔ جنٹ سفینہ پوش
پولس نے ایک زیور حلقہ یعنی طلائی ایک شخص مسمی
گوکل حلوائی [illegible] ساکن کانگڑہ کے پاس فروخت
کرتا ہوا اس شبہ پر گرفتار کیا کہ زیور مسروقہ
تھا۔ اور قیمت کم یعنی صرف ۶ روپیہ جو
بعد میں قریباً ۶۵ روپیہ کی مالیت کا نکلا عدالت
میں مجرم نے اقبال کیا۔ وارث زیور کے آنے کے لئے
۲ مارچ ۹۶ء تاریخ مقرر ہوئی۔ یہ اجکل
باہمنوں کی کرتوتیں ہیں۔

نمبر ۴۸ | مطبوعہ ۲۵ پھاگن سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

यजुर्वेद अ॰ १ मं॰ २

वसोः पवित्रमसि शतधारं वसो पवित्रमसि सहस्रधारम्। देव स्त्वासविता पुनातु वसोः पवित्रे ण शत धारेण सुप्वा कामधुक्षः॥ २॥

وہ یگیہ جو انگشت سنسار کو دھارن کرنے اور پوتر پاک کرنیوالا ہے۔ جو یگیہ کہ انیک پرکار کے برہمانڈ کو دھارن کرنے اور پوتر کرنیوالا ہے۔ اس یگیہ کو دیوگن والے پدارتھوں کا اتپن کرنے والا پرکاش سروپ پرماتما پوتر کرے۔ (ہے پرماتمن!) ہمارے کئے ہوئے یگیہ کو جوکہ (۱) پوتر کرنیوالا (۲) انگشت ودیاؤں کا دھارن کرنیوالا اور (۳) اشٹینٹ پورتا سے (کتی تک پہونچانیوالا ہے۔) پوتر کیجئے۔ ان پوتر بانیوں (کلاموں) میں سے کس کس کو جاننا چاہتا ہے۔؟"

سارا سنسار ایک ہاتر یگیہ کے آشرے ہی سے قائم ہو رہا ہے۔ اور مین سے لے کر سمتول شیرپادت سوریہ چندر تارا گن آدی لوکوں تک یگیہ سے ہی پوتر ہو رہے ہیں۔ لیکن کب؟ جبکہ ہم اس یگیہ کی پورتی کے لئے پرماتما کی شرن لیں۔ کیونکہ وہی پوترتا کا منبع ہے۔ یہ یگیہ صرف پوتر کرنیوالا اور انگشت ودیاؤں کا پرابت کرنیوالا ہی ہے بلکہ مکتی کے انت دھام تک پہونچانے والا ہے اس پوتر یگیہ کی بانی وید ہے۔ منشیہ کے ہردے میں اس وید سروپی بانی کی پراپتی کی خواہش قدرتی ہے۔ اسکا جواب آئندہ نمبر میں دیا جائیگا۔

التماس ہے

اخبار کے باقاعدہ پہونچنے میں الجھن کا کارن یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو بسبب کمزوری دماغ کئی دن سے برابر نیند نہیں آتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ کئی ایک خطوط کا جواب نہیں دیا گیا۔ امید ہے کہ آپ کتمار کر کے اور نیز زیادہ خط و کتابت سے کچھ مدت کے واسطے معاف فرماوینگے۔ اخبار کا انتظام آپکی تسلی کی خاطر مناسب کیا گیا جبتک کہ خود ایڈیٹر صاحب آرام نہیں پاسکتے۔ منیجر

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج کے لکشن

گزشتہ اشاعت سے آگے

ارتھات جو ودش شاستر کار لکشن بیان کرتے ہیں۔ مجھے ان سے شونیہ نہیں ہے۔ ارتھات

व्याप्तिः अति व्याप्तिः असम्भवः

ان دوشوں سے رہت نہیں ہے۔ اسواسطے میں اپنے خیال کے مطابق آریہ سماج کے لکشن کرنا چاہتا ہوں جسکو میں ان تمام دوشوں سے رہت خیال کرتا ہوں۔

आर्य्य- अर्थात् योग्य। आर्य्याः सम्यक् अजन्ति ग- च्छन्ति जानन्ति प्राप्नुवन्ति रक्षिभवन्ती येन सः समाजः

مفصل اسکے ارتھ اسطرح سے ہوسکتے ہیں کہ

अर्थात् योग्या वेदाः सम्यग् जानन्ति येन (१)

अर्थात् योग्य ईश्वरः सम्यक् प्राप्यते येन (२)

अर्थात् योग्याः पुरुषाः सम्यग् एकीभवन्ति येन (३)

(۱) آریہ سماج وہ ہے جس کے ذریعہ سے پراپت
کرنے یوگیہ ویدوں کو ٹھیک ٹھیک جیسے کہ وہ
ہیں جان سکتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ اس سے
آریہ سماج کا دوسرا نام وید پرچارک کہنا بجا ہو
جو ٹھیک ٹھیک پورے طور پر گھٹ سکتا ہے۔
(۲) جسکو ذریعہ سے پراپت کرنے یوگیہ ایشور
کو یتھارتھ طور پر جان سکتے ہیں۔ یہہ ارتھ
ہی آریہ سماج کو اور تمام دنیا کی سبھاؤں سے
علیحدہ کرتے ہیں۔ جو کہ شاستر کار لکشن کی
تعریف میں کہہ چکے ہیں۔
(۳) جسکو ذریعہ سے پراپت کرنے یوگیہ پرش
ایکتر (اکٹھے) ہو سکتے ہیں۔
جو ان تمام باتوں کا کرن ارتھات ذریعہ
بن سکے وہ آریہ سماج ہے۔ اور جو آریہ سماج
روپی سدھانتوں کے ماننے والوں کی سبھا ہوگی
اسکا نام بھی آریہ سماج ہی ہوگا۔ جیسے روز
کہتے لوگ سنائی دیتے ہیں۔ کہ میں واتسیاین
پڑھتا ہوں تو کہنے کی مراد واتسیاین رشی کا
بنایا ہوا بھاشیہ پڑھتا ہوں۔ بس اس لکشن
میں اوپر لکھے دوشوں سے ایک بھی نہیں آسکتا
ہے۔ اسواسطے ہمارے خیال میں سوامی جی کے
ستیارتھ پرکاش اور وید بھاشیہ بھومکا جو کہ
آریہ سماج کے لکشن کا مفصل بیان پڑھ کر یہی
تعریف نکل سکتی ہے۔ یدی اس تعریف میں
درشن نکالے جاویں گے تو مجھ کو اور اور
پرشنوں کو وچار کا مادہ پڑھکر آریہ سدھانتوں
کے سمجھنے میں رچی پیدا ہوگی۔

(بھگت رام ودیارتھی)

ویدک کوش میں سے ایک رتن

ویدروپی سمندر میں جو کہ رتنوں سے کوش ہے
جب کبھی کسی مہاتما نے غوطہ لگایا ہے
ہاتھ میں اسولیہ رتن ہی لایا ہے۔ وید کا ایک
ایک منتر ہزاروں لاکھوں منشیوں کو موہت کرتا ہوا
پرتیت ہوتا ہے۔ پھر کیول وید ہی ہے جس نے
ناستکوں کو رستہ دکھایا۔ یہہ ایسی گیان کے
بھنڈار کی کرپا ہے کہ رنگا رنگ کے اپدیش
جا بجا ہو رہے ہیں۔ نہیں تو یہہ بھارت ورش
کبھی کا تمر اندھکار کے اتھاہ سمندر میں ڈوبتا
ہوتا۔ جہاں وید کا ایک ایک منتر سرشٹی کے
ایک ایک ودیا کا پورے طور پر پرکاش کرتا
ہے۔ وہاں منشیہ کے ضروری اور لازمی
بھاگ بھی انہیں منتروں میں دکھائی دیتے
ہیں۔ اور نشچے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام دنیا
کے منشیہ خواہ لاکھوں یا کروڑوں علیحدہ علیحدہ
حصے اپنے واسطے بنا لیں۔ لیکن تو یہہ ہے کہ
چار ہی بڑے حصہ ہو سکتے ہیں۔ ہزاروں اپدیشٹر
کا کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ خواہ وہ
عیسائی ہوں یا مسلمان یا کسی اور خاص فرقہ
سے تعلق رکھتے ہوں۔ انکو گرے ہوئے برہمن
کہہ سکتے ہیں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں کیول راج
ودیا کے قایم رکھنے ارتھات قانون کے چلانے
اور دشمنوں سے راج کو بچانے یا یوں کہو کہ
کشتر دھرم کو پالنے میں عمریں ستیت کر رہے
ہیں۔ اس طرح پر کروڑہا لوگ صرف بیوپار کو
ہی اپنا گذارہ بنائے بیٹھے ہیں۔ خواہ وہ دکاندار
ہوں یا کسان خواہ وہ سوداگر ہوں یا [illegible]
دیش کے احاطہ سے باہر نکلنا انکے واسطے
بالکل ناممکن ہے۔ اور باقی تمام کے تمام بدھی
لوگ جو کہ خدمت کو اپنا جیون سمجھتے ہیں شودر
کہلانے کے یوگیہ ہیں۔ اسی طرح سے جہاں وید
میں تمام انسانوں کے واسطے چار حصے کئے گئے
ہیں وہاں ہر ایک منشیہ کے واسطے چار ہی درجہ
معلوم ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہر ایک چیز
کی پراپتی کے واسطے چار ہی حالتیں تبدیل
کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً اگر ہم کسی ایک نئی چیز کو
دیکھتے ہیں تو پہلے ضروری ہے۔ کہ ہم اسکے
گنوں کو جانیں اور انکی پڑتال کریں بعد ازاں
اسکی پراپتی کے وسایل تلاش کریں۔ اور پھر
اسکے نزدیک پہونچکر انت اسکو حاصل کریں
ان چار حالتوں کو رشیوں نے چار چار علیحدہ
نام عطا کئے ہیں۔ مثلاً ستوتی۔ پرارتھنا۔
اپاسنا۔ پراپتی۔ اسی طرح پر ایک منشیہ کو روزانہ
چار ہی حالتیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ ایک جاگرت
دوسرے سوپن۔ سشوپتی۔ اور ترییہ۔ اسی طرح
رگ۔ یجر۔ شام اور اتھرو چار ہی وید
ہیں۔ اور دوسری طرف چار آشرم۔ چار
ورن۔ اور چار ہی اونکار کے اکشر ہیں مثلاً
اکار۔ اوکار۔ مکار۔ اور ادھ ماترا۔ جہاں یہہ
سب کچھ چار چار حصے پاتے ہیں۔ وہاں
منشیہ کو آپت ودوان بننے کے واسطے چار
ہی امتحان پاس کرنے پڑتے ہیں۔ وید کہتے ہیں
کہ۔

व्रतेन दीक्षामाप्नोति दीक्षयाप्नोति दक्षिणाम्।
दक्षिणा श्रद्धामाप्नोति श्रद्धया सत्यमाप्यते॥ य० अ० १९ मं० ३०

ارتھات یدی کوئی پرش ودوان بننے کی
اچھیا کرے تو اسکے واسطے ضروری ہے۔ کہ وہ برت
کرے۔ اسی وید کی آگیا کو سویکار کرتے ہوئے
اور نشچے جانتے ہوئے کہ جب تک منش بہت
نہیں کرتے ہرگز ہرگز اس لایق نہیں ہوتے
کہ وہ کچھ اپدیش کو گرہن کر سکیں۔ پہلا درشٹی

ان چھ بھارت دواج آدمیوں رشیوں کے
چھ علیحدہ علیحدہ پرشنوں کو سُنکر جواب دیتے
ہیں۔ کہ یدی تم لوگوں نے اُنکی ادھ ایشیم ہیں
اور کچھ نا ئیہ ادھیانا ہے۔ تو تمہارے واسطے
ضروری امر یہ ہے۔ کہ ایک سال تک یہاں
آشرم میں برہمچریہ برت کو دھارن کرتے ہوئے
ٹھہرو۔ یہی حالت ہم سوئم اپنے تجربہ میں دیکھتے
ہیں۔ کہ اگر کوئی پُرش نوکری کرنی چاہتا ہے۔ تو کچھ
مدت تک اُسکو پہلے امیدوار بننا ہوتا ہے اور
بعد ازاں بھی اُسکو کئی سالوں تک عارضی
طور پر کام سیکھنا لازمی ہوتا ہے۔ اسواسطے
ایشور آگیا دیتے ہیں۔ کہ آتم اُنتی کے واسطے ہر ایک
کام میں پہلے پہل برت کی بڑی سخت ضرورت
ہے۔ اور جب منش برت کے امتحان کو پاس
کرلیتا ہے تو خواہ مخواہ اُسکی عزت ہوتی ہے
اور وہ دیوتا کے ادھکار کو پراپت ہوتا ہے
اور لوگ اُسپر اعتبار کرنے لگ جاتے ہیں
اور اُسکو ہر ایک بات کا پاتر انوبھو کرتے
ہیں۔ جب وہ پرش جسنے برت کو پورن کیا
اور حالت اعتبار کو قائم رکھا یعنی وہ پاتر
ثابت ہوگیا۔ تو پھر اُسکو اُتم ادھکار دیتے
ہیں اور وہ شردھا پاتر ہو جاتا ہے۔ اور اس
امتحان کو [illegible] طور پر [illegible] پرست کی
[illegible] ہوتی ہے۔ ارتھات پورن ودوان
ہونے کے یوگ ہو سکتا ہے۔ اور لوگ
اُسکی بات کو آپت وت خیال کرنے لگ
جاتے ہیں۔ اور اُسکو ہر ایک بات میں گورو
کا پدوی دیتے ہیں۔ کیول اُسی حالت میں
جبکہ اُس نے تین امتحانوں میں پوری کامیابی
حاصل کی ہو۔ اچاریہ کہلانے کے مستحق ہے
اور جو بھی پرش ہر ایک آدمی کو خواہ وہ

نرا کشر بھٹاچاریہ ہی کیوں نہ ہو۔ گورو کی
پدوی دیتے ہیں۔ ہمیشہ دکھ کے بھاگی ہوتے
ہیں اور ایسے وانپرستھ [illegible] میں پھنسکر دین و دولت
سے نراش ہوتے ہیں۔ لہذا انسے کی تو بات
ہی کیا پوچھنے۔ کیونکہ جب گورو ہی اکشروں سے
بے بہرہ ہے۔ تو چیلہ کی تو پوچھنا ہی کیا۔ پنجابی
میں کہاوت ہے۔ کہ گورو جنہاں دے ٹپنے
چیلے جان چھڑپ۔ ٹھیک یہی حالت آجکل
کے کلجگی گورو گھنٹال کی بھی دکھائی دیتی ہے
اسمیں بعض بھدر پرش شہادت دینے کیواسطے
تیار ہونگے۔ کہ آجکل اسی کارن سے اپنے کل
گوروؤں کو لوگ گھر کے دروازہ تک نہیں
آنے دیتے۔ وجہ صاف ہے کہ وہ اصلی
گورو پدوی کو بدنام کر رہے ہیں۔ کیونکہ
بغیر تین امتحان پاس کیئے کوئی منش اس
لائق نہیں ہوتا۔ اگر غور کیا جاوے تو آجکل
کے گورو اگر کوئی امتحان پاس کرنا چاہتے
بھی ہیں۔ وہ رنڈی بازی شراب خوری
بٹیر بازی ہے جنمیں وہ تمام کے تمام اول
درجے کا سارٹیفکٹ حاصل کیئے بیٹھے ہیں۔ اگر
آجکل بھی وہ اصل عزت کو پھر از سر نو پراپت
کرنا چاہتے ہیں۔ تو انکا فرض ہے کہ وہ
ایشور آگیا کو مانیں۔ یدی وہ ایشور آگیا
کو سر پر دھارن کرینگے۔ تو لوگ اُنکی قدم
بوسی [illegible] کرینگے اور کرنی چاہیئے بھی۔
جس طرح سے آپ آجکل کے گوروؤں کی
حالت دیکھتے ہیں۔ ٹھیک یہی حالت آریہ ورت
کی دکھائی دیتی ہے۔ جب تک آپ میں
برت سنگھ۔ بھیر سنگھ۔ گمبھیر سنگھ اور
پرکاش سنگھ وزارت کی پدوی پر تھے
آریہ لوگ کیا بلکہ دُنیا آشرا لیتی تھی۔ دُنیا

ہر جگہ ودیا کی راج ایکے تخت آریا تھا۔ پر
جب سے برت سنگھ اس بھومی سے چلا گیا تب
ہی سے سب کے پاؤں اسکو دیکھنے نصیب
ہوئے۔ ہر طرف سے اسکو گالیوں کی بوچھاڑ
ہونے لگی۔ ہر ایک منش خواہ گدہ یا ہی
کیوں نہ ہو۔ اسکو دبانے کی جرات کرنے
لگا۔ ہر دشا سے لوگ اسکی گری ہوئی
حالت کو دیکھ کر حملوں کی بوچھاڑ کرنے
لگے۔ اور شرمن ادتھا سے نکل کر راج حاصل
کیا۔ اور کئی نرا کشر بھٹاچاریوں نے اپنا سکہ
جمایا۔ اس گری ہوئی حالت کو دیکھ کر بھگو
پرماتما نے جو کہ منش ماتر کو سکھ پہنچانے
کیواسطے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جیسے کہ
پنجابی کہاوت ہے۔ کہ [illegible]
[illegible] اور تہات
پرمیشور [illegible] سے بھی [illegible] کا ہاتھ
نہیں جاتا) اسواسطے پرماتما نے اس دُنیا
کی گری ہوئی حالت کو دیکھتے ہوئے اس
دیش میں پہلے برت سنگھ کو پیدا کیا جسکو
نہ ہونے سے یہ حالت اس دیش میں آئی
تھی یعنی پورن برہمچریہ برت کو دھارن
کرکے دیش [illegible] اور شردھا [illegible]
ہوا ہر ایک تکلیف کو جوکہ اسکے ابھاو سے
پیدا ہو گئی تھی۔ برداشت کرتا ہوا ہر ایک
قسم کے لوبھ اور لالچ کو تیاگ مان اور
عزت سے دور بھاگ سنسار میں تپسیا کی
کیونکہ برت کا پھل ہی دیکھنا ہے
اسی طرح سے یدی کسی پرش نے لابھ
اٹھانا ہو تو اس ویدکی آگیا پر عمل کرے
پرمیشور اپنے اقرار کو پورن کرینگے۔
(بھگت رام ودیارتھی)

ایڈیٹوریل نوٹس

موت - اگر سوچا جاوے تو ہر ایک انسان کچھ نہ کچھ اسکی بابت ضرور جانتا ہوگا اگر پورے طور پر محسوس نہ کیا ہوگا۔ تو کم از کم ہندوستان باسی اپنی دیشی عورتوں کے تعہد سے تو واقف ہی ہونگے - خواہ ایک عورت کتنی ہی پڑھی لکھی کیوں نہ ہو - اگر اسکے ساتھ سیاپے میں شامل ہونے کے لائق نہیں تو وہ عورت کہلانے کے یوگ نہیں سمجھی جاتی - اس قسم کی باتوں سے ضرور کچھ نہ کچھ موت کی بابت جانتے ہی ہونگے - موت اگر غور کیا جاوے تو پرمیشور کے پہونچنے کا ایک ذریعہ ہے - جو لوگ موت کے بھیانک نظارا کو ہر وقت اپنے ہردے میں رکھتے ہیں - وہ ضرور دنیا کے ہر ایک قسم کے پاپوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں آپنے بھی ایک دفعہ شمشان بھومی میں جا کر دیکھا ہوگا - کہ وہ پرش جو ارتھی کے ساتھ جاتے ہیں - انکی حالت کیا ہوا کرتی ہے کون ایسا پتھر دل ہوگا - جسکا دل اسوقت موم نہ ہو جاتا ہوگا - موت کا دوسری طرف ایک ایسا شور حشر ہے - کہ جس نے لاکھوں پرشوں کو دنیا کے راج بھاگ تیاگنے تک اور دیت کیا ہے - منشیہ اسی ایک موت کو جانکر اس سنسار سے ترسکتا ہے -

---

سنسکرت - خواہ اسکو ایک دیشی زبان ہی کہہ لیجئے - پرنتو اتنا ضرور اقرار کرنا پڑیگا کہ وید والوں کی بولی ہے - ایسے شبد ارتھ سے ہی صاف طور پر کھل جاتا ہے کہ کسی جاہل قوم کی زبان ہرگز ہرگز سنسکرت نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسے اصل معنے ہی سنسکار کی ہوئی یا پوتر کی ہوئی ہیں - جہاں جہالت نے اپنا قدم جما رکھا ہے - وہاں سوچ نیتی کا نام تک نہیں - اور پوترتا ای کیول گیانی پرشوں میں ہی مل سکتی ہے - آپ کبھی خود دل میں اسکو نہیں انومان کر سکتے - اسواسطے یدی کوئی پرش شدھ پوتر ہونا چاہتا ہو تو ضرور سنسکرت کو پڑھے - دوسرے لفظوں میں شریر کے واسطے سادگی من کے واسطے سہترتا اور آتما کے واسطے شانتی سکھانے والی اگر کوئی زبان ہو سکتی ہے تو کیول یہی ایک ہے - ورنہ دوسری طرف خواہ کسی زبان کو لے لیجئے - مثلاً انگریزی - شریر کے واسطے عیش وعشرت - من کیواسطے چنچلتائی - اور آتما کا بالکل ہی ناش کہلانے والی ہے - اسواسطے اگر کسی پرش نے بھی آزادی کو انوبھو کرنا ہو - یا سچی خوشی کو لابھ کرنا ہو - یا یوں کہئے - اگر زندگی کا آنند پرگٹ ہو نہیں نہیں اگر منش جیون کو سپھل کرنا ہو - تو سنسکرت ضرور پڑھے -

---

دہرم - نام سنتے ہی آپ چونک اٹھیں گے کہ یہی ایک ہے جسنے ہزاروں کا خون کیا ہے - ایک ہی ہے جسنے لاکھوں جیتی جاگتی اپنے بیچاری عورتوں کو وِدھوا کیا - اسی ایک نے ملکوں کے ملک برباد کئے - ہزاروں بلکہ لاکھوں منشیوں کو ایک دوسرے کے برخلاف اٹھایا - انگلینڈ میں اسی نے ہی کئی دن کھینچا کھینچ رکھا - کئی پروٹسٹنٹ لوگوں نے عمر بھر قیدیں جھیلیں - کئی عورتوں کو اپنے یتیم بچوں کے سامنے روتے اور سسکتے جدائی ہوئی - اسی آریہ ورت کے کئی ایک بچے نہیں نہیں بالک کے رتن اپنی دہرم کی خاطر دیے جانیں دیں دیواروں میں چنے گئے - اسی ایک ذرا سے شبد نے کیا کچھ نہیں کیا کیا یہ سچ مچ ایسا ہی ہے - جیسا کہ بیان کیا گیا - یا کچھ اس سے بڑھکر ہے - اگر ذرا بھی بچار اجاوے تو کہنا پڑیگا کہ بیچارے دہرم نے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا - دہرم تو سب کا ادھ رکھتا - اور ناپاپ روپی شتروؤں کے جنگل سے چھڑاتا ہے یہ جو کچھ ظلم ہوئے - یہ اسکے دہرم کی وجہ سے جسکو دہرم کیس دشمنوں پر دیا گیا نہیں یا یوں کہئے کہ انکو سیدہی راہ پر لانا نہیں وہ دہرم کس کام کا کیونکہ شاستر کار دہرم کا لکشن کرتے لکھتے ہیں کہ

यतो ऽ भ्युद यनि श्रे-
यससिद्धि: स धर्म:

ارتھات جو کہ اس لوک اور پرلوک میں خوشی اور آنند کے دینے والا ہو - جب قتل کرنا ظلم ہے - لہذا ظلم جہاں ہو وہاں آنند نہیں - اور جہاں آنند نہیں وہاں دہرم نہیں - اسواسطے جس دہرم میں قتل ہو یا یوں کہو کہ جو دہرم قتل کو نہیں روکتا بلکہ اولٹے ترغیب دیتا ہے - وہ دہرم دہرم کہلانے کے یوگ نہیں بلکہ ادہرم کہنا بجا ہے -

---

سوامی جی کے لیکھ پر اعتراض کرنے والوں کا پہلا فرض یہہ ہونا چاہیے۔ کہ وہ اپنے اُن اپنگوں کے سچار تے ہیں جنکو وہ درم اپدیشک مانتے ہیں۔ اپنی بدھی کو پورے طور پر خرچ کریں۔ تاکہ ودوانوں کی سبھا میں انکو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

چند روز ہوئے کہ ایک پنڈت نے کسی خاص سبھا میں اس طرح پر بیان کیا تھا۔ کہ جہاں سوامی جی نے

विद्वांसो हि देवाः

اس پد کے ارتھ۔ یار تھیا ستیہ پرکاش میں وید بھاشیہ دچار مشٹے میں ودوان کا نام دیوتا کہا ہے۔ وہاں ایسے ارتھ ٹھیک نہیں۔ انہوں نے (مراد پنڈت صاحب) بتلایا کہ ایسے ارتھ کبھی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ دیوتا ودوان ہوتے ہیں ایسے ارتھ کرنے ٹھیک ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتلایا کہ دیوتاؤں کو اس جگت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ اکاش میں ہی بھرمن کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ سنسار کو دکھ قسمت سے چھڑانے کے واسطے ہوتے ہیں۔ پرنتو وہ نش کام ہوتے ہیں۔ اسواسطے ودوان دیوتا نہیں ہو سکتے کیونکہ ودوان نش کام نہیں ہو سکتا۔ میں اس اعتراض کے جواب دیتے وقت ایک گیتا کے شلوک کو یاد دلاتا ہوں۔ جو کہ سوامی جی مہاراج کے آشے کو پورے طور پر مضبوط کرتا ہے۔ اور پنڈت جی کے اعتراض کو صاف طور پر دھول میں ملاتا ہے۔

कांक्षन्त: कर्मणां सिद्धिं य-
जन्त इह देवता: क्षिप्रं हि-
मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा

کرشن جی مہاراج ارجن کو اپدیش دیتے ہیں کہ اس کوشٹ میں (سنسار میں) کام کرنے سے بہت جلدی ہی سدھی ہوتی ہے۔ اور دیوتا لوگ کرم کی سدھی کو پراپت کرنے کے واسطے یگ کرتے ہیں۔

پنڈت جی سے اعتراض دیوتاؤں کا نش کام ہونا۔ اس سنسار کے ساتھ تعلق ہونا۔

پہلے سوال کا جواب कर्मणां یہہ شبد دیتا ہے

دوسرے سوال کا جواب इह ارتھات مرت لوک میں۔ اسپر میں بھی اعتراض کرسکتا ہوں۔ کہ جب دیوتا کیول نوتی تیشش کا ہی نام ہے۔ جنکو ہم لوگ دیکھ نہیں سکتے۔ اور تو نش کام ہوتے ہیں۔ تو انہوں نے کونسے کرم کی سدھی کرنی باقی رکھہ چھوڑی تھی جسکی سدھی کے واسطے یگ کرتے ہیں۔

اس سے صاف طور پر ثابت ہوگیا۔ کہ سوامی جی مہاراج ہی کے ارتھ ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ (بھگت رام)

ریویو

ادھکاری بدھوا لواہ۔ کی تائید میں وید منتر اور شاستروں کے پرمان قیمت فی جلد ۰۔

درخواست خریداری بنام لالہ چند بھان ایم اے سکریٹری ادھکاری بدھوا لواہ سبھا حویلی دیوان سنت رام وچھووالی لاہور بھیجنی چاہیئے۔ اس ۲۴ صفحوں کے رسالہ میں وید کے پرمانوں کے علاوہ سمرتیوں کے ثبت سے پرمان بال بدھواؤں کے دوسرے بواہ کے لیئے پیش کیے گئے ہیں بعض بعض سمرتی کاروں نے تو خاص حالتوں میں ایسی بدھواؤں کے بواہ کی بھی آگیا دی ہے جو اپنے خاوند سے ہم بستر بھی ہو چکی ہیں لیکن اسمیں کوئی سندیہہ نہیں رہتا۔ کہ منو جی نے اکشت یونی بدھوا کے دوسری بار بواہ ہو سکنے کی آگیا کھلے الفاظ میں دیدی ہے اس کتاب کی اشاعت بھارت ورش کے ہر ایک حصے میں بڑی سرعت کے ساتھ ہونی چاہیئے تاکہ چھوٹے اور مہلک رواجوں کے بانی اپنی اودیا کو دور کرنے کا موقعہ حاصل کریں۔

سودیشی وستو پرچارک۔ ماہواری ہندی اور انگریزی کا رسالہ دیسی چیزوں کے استعمال کا پرچار کرانے کی نیت سے جاری کیا گیا ہے۔ قیمت سالانہ بلا محصول ۱ معہ محصول ۱ رکھا گیا ہے۔ پہلا نمبر جنوری کا ہمیں ملنے پڑا۔ دیسی چیزوں کے اشتہارات کے علاوہ سودیشی کمپنی کے اجرا کے حالات درج ہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ کہ آیا یہ رسالہ صرف دوکان سودیشی ایند کمپنی کو عروج پر پہونچانے کے لیئے جاری کیا گیا ہے۔ یا کہ دیسی صنعت اور حرفت کو واقعی ترقی دینے کے کوئی وسائل بھی سوچے جاتے ہیں یا نہیں۔ بہر صورت اگر صرف دیسی چیزوں کی فروخت کو ہی ترقی ملے تو بھی غنیمت ہے۔ لیکن اگر اس کارخانہ کے مالک علاوہ اس کام کے وقتاً فوقتاً کاریگروں کو نئے نئے نمونے بنانے کے لیئے دیا کریں اور اس طریقہ پر انگریزی اشیاء کا مقابلہ کرنے کی بھی کوشش کریں۔ تو اپنے ملک کی بہتری کے لیئے بہت کچھہ کام کرسکیں گے۔ میرے خیال میں جبکہ ہم بہت سے وجوہات کے باعث ودیا سے

کارخانوں کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں جنہیں سے سبب ہمارے اختیار میں نہیں۔ تو کم از کم اسقدر تو ہمیں ضرور کرنا چاہیے۔ کہ دیشی چیزوں کا زیادہ تر استعمال کریں میں اپنے ہمعصر کو خیر مقدم کہتا ہوں۔ اور ساتھ ہی سودیشی کمپنی کے کارکنوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ایمانداری کے اصول کو مد نظر رکھ کر پبلک وشواس کو بڑھانے کی کوشش کریں تاکہ ایک کی جگہ انیک ایسے کارخانے جاری ہو کر دیش کو ایسی گری ہوئی حالت میں بھی کچھ نہ کچھ سہارا دے سکیں۔

آریہ سماج چنیوٹی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چنیوٹی کا تیسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۲ و ۲۳ ماہ مارچ ۱۸۹۶ء مطابق چیت سدی اشٹمی و نومی آیت وار اور سوموار کو ہونا قرار پایا ہے۔ چونکہ گزشتہ سال یہاں آریہ سماج کی بہت سخت مخالفت رہی ہے۔ اور ودھی لوگ سماج اور سماجک پرشوں کو ہانی پہونچانے کے واسطے بہت کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لہذا خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ آریہ دھرم اپدیشک آریہ بھراتری گن اور سبھاسد جسقدر زیادہ ہو سکے۔ اسموقعہ پر تشریف لاویں۔ تاکہ دھرم اتسو رنگین رونق کے ساتھ سمپورن ہو۔

دوابہ ہائی سکول جالندھر شہر

ضرورت ہے

ہیڈ ماسٹر تنخواہ ماہوار	۱۰۰
سکنڈ ماسٹر تنخواہ ماہوار	۵۰
تھرڈ ماسٹر تنخواہ ماہوار	۳۰
ریاضی ماسٹر "	۳۰
پنڈت "	۲۵
مولوی	۲۵

خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

جی۔ ایچ فرانسس
جالندھر شہر پنجاب

مراسلہ

ایڈیٹر مراسلہ نگار کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ایک آریہ گزٹ کے دل کو خوش کرنیوالا۔ معاف فرمائیے۔ میں ایسی تحریروں سے کچھ فائدہ نہیں دیکھتا۔ ایسے بے بنیاد حملوں کو برداشت کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔

ایڈیٹر

لالہ گوردھن داس منتری آریہ سماج بنوں آپ پورن شانتی سے آریہ سماج کو انت کیجئے۔ اس قسم کی کارروائی کرنے والے خود شانت ہو جائینگے۔ مراسلہ آپ کا درج کرنے سے ناظرین کو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے تو یہ کہ نرم دل لوگ دنیا سے زیادہ متنفر ہو کر سدھار کا کام ہی چھوڑ بیٹھیں۔ ایڈیٹر

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ نے مندر کے واسطے دس مرلہ زمین بر لب سڑک متصل بل دیوان ساون مل خرید کر لی ہے منتری مہاشہ باشندگان جھنگ سماج کی سیوا میں جو باہر ہیں۔ اور جھنگ سماج کے ممبران کی سیوا میں نویدن کرتے ہیں۔ کہ دھن کی مدد دیکر سماج کو کرتارتھ کریں۔ تاکہ بہت جلد تعمیر مکان شروع ہو کر مکان مکمل ہو جاوے اور آئندہ اوتسب اسی مکان میں کیا جاوے۔

آریہ سماج کے پرتھم نیم پر وچار

ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۱۔ فروری ۹۶ء میں لالہ بھگت رام جی ودیارتھی نے پرتھم نیم پر جو ویاکھیا کی ہے۔ آپنے صاف لفظوں میں یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ ست ودیا یعنے وید اور وید سے جو پدارتھ (ارتھات پرکرتی کاریہ) جانے جاتے ہیں۔ ان سبکا آدھار روپ کیول پرمیشور ہے۔ نیاز مند نہایت حیرانی میں ہے۔ کہ آج تک ایسی ویاکھیا کسی پنڈت نے نہیں کی۔ جسقدر مجھے معلوم ہے۔ کہ اکثر پنڈت صاحبان کی یہ رائے ہے۔ کہ آدی مول کا اتھ نمست کارن ہے آپنے آدھار رکھ لیئے ہیں۔ کہ پاکر کے جس کوشش سے یہ ارتھ لیئے گئے۔ اسکا حوالہ مہربانی ضرور پرگٹ کریں۔ دوسرا آپ نے پدارتھ سے کیول پرکرتی کاریہ کو لیا ہے پدارتھ دو قسم کے ہیں ایک نت (ارتھات پرمیشور۔ جیو۔ پرکرتی) دوسرے انت (ارتھات جو جگت کے ساتھ پرگٹ ہو کر ہمیشہ ہیں نہیں رہتے۔) اب جائے غور ہے کہ پدارتھ شبد کے ارتھ پرکرتی کاریہ کس پرمان سے لیئے جاتے ہیں۔ یہ نیم آریہ لوگوں نے بنایا ہے

کہ ہم لوگ وید اور رویار سے جن پدارتھوں کا
ہیں گیان رہتا ہے۔ اسکا آدھی سول پرمیشور
کو مانتے ہیں۔ اگر منت کارن سب پدارتھوں
کا ایشور ہے تو پرمیشور کا منت بھی پرمیشور ٹھیرا
اگر آپکے ارتھ آدھار لیئے جاویں۔ تو بھی پرمیشور
کا آدھار پرمیشور ٹھیرا۔ یہ نوین ویدانتیوں کا
قول ہے۔ اپنے کندھے پر آپ سوار ہونے کی
مثال ہے۔ منت کارن کا منت کارن اور
نرادھار کا آدھار ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کرپا کر کے
دوبارہ وچار کریں اور اوتر اسکا شائع کرا کر
نیازمند کو مشکور فرماویں۔

آپکا داس
شادی رام اپ منتری آریہ سماج کمالیہ

سالانہ جلسہ آریہ سماج کیریاں

جیسا کہ ۲۷-۲۸ فروری سنہ ۹۶ء کو آریہ سماج
کیریاں کا سالانہ جلسہ اوتسب نیت ہو چکا تھا
۲۶ فروری بوقت ۴ بجے شام کے نگر کیرتن
آریہ مندر سے شروع ہوا۔ اس نگر کیرتن میں
بھجن منڈلیاں تھیں جنہیں ایک بھجن منڈلی
ودیارتھی آشرم جالندھر ویدشاستر اوچارن کرتی
تھی۔ باقی بھجن منڈلیاں بھجن گائن کرتی تھیں
اس نگر کیرتن سے اہل شہر پر بہت ہی عمدہ اثر
ہوا۔ تعداد حاضری اول سے آخر تک قریباً
قریباً چار سو کے تھی۔ دوسرے روز صبح سے
سماج مندر میں جلسہ کا آرمبھ ہوا۔ ہون ہو کر
پنڈت کرپا رام جی آنریری اپدیشک نے
پرارتھنا کی اور اپدیش دیا۔ دوپہر سے پیچھے
دھرم چرچا سے آرمبھ ہو کر مفصلہ ذیل اپدیشکوں
کے ویاکھیان ہوئے پنڈت رام رتن لالہ
بخشیش رام اور لالہ منشی رام جی پردھان پرتی ندھی
سبھا پنجاب۔ اور ۲۸ فروری کی صبح سے
سائنکال ۶ بجے پر بہت حد بیل کاروائی
ہوئی۔ لالہ منشی رام جی کی پرارتھنا اوپاسنا
واپدیش کے بعد سرکیشٹ جی و پنڈت
لیکھرام جی کے ویاکھیان اور لالہ منشی رام
جی کی وید پرچار کے واسطے اپیل ہوئی۔ مقدار
ٹھیٹھ پنجابی زبان میں ادا کیئے جاتے تھے
جس سے سرو سادھارن پرشوں پر بہت
ہی عمدہ اثر پڑا۔ اپیل کی سہائتا پر چندہ
بتفصیل ذیل ہوا۔ وید پرچار فنڈ [illegible] نقد
[illegible] کنیا مہاودیالہ جالندھر [illegible] نقد
عہ وعدہ۔ یتیم خانہ فیروزپور لعہ روپیہ نقد
عہ وعدہ۔ دیانند کالج لاہور لعہ روپیہ نقد
پتری پاٹشالا جالندھر ۱۲ آریہ سنسکرت
پاٹشالا کیریاں عہ نقد کلمیزان مالیت
ہوئے۔ قریباً ۸۰ کے باہر سے آئے ہوئے
آریہ سجن شامل جلسہ تھے۔

(نوٹ) وید پرچار کی رقم میں وعدہ
آمدہ از جودھ پور بھی شامل ہیں۔ موازی
۸ ر جودھ پور سے مہاودیالہ جالندھر کے
واسطے بھی شامل قسم مہاودیالہ ہیں۔

آپکا داس
منشی رام منتری آریہ سماج کیریاں

فرض انسانی

جب کسی شخص کو کسی مہلک مرض یا ایک
ایسی مرض ہو جو اس شخص کی جان لے کر
بھی اکتفا نہیں کرتی۔ بلکہ دوسرے شخصوں پر
بھی اپنا اثر پہنچانا چاہتی ہے۔ یعنی متعدی
گرفتار دیکھا جاتا ہے۔ تو اُس وقت لواحق
شخص مذکور بجائے اسکے کہ وہ شخص
کی بیماری یا مرض کم کرنے کے لیئے کوشش
کریں۔ اس بات کی کوشش کی جاتی ہوتے
ہیں۔ کہ وہ مہلک مرض دوسرے اشخاص پر
اپنا اثر نہ پہنچاوے۔ اور ساتھ ہی اس مرض کی
تشخیص کرنے لگتے ہیں۔ کہ وہ مہلک و
متعدی مرض کس طرح سے اُس شخص کو
چمٹی۔ جب وہ ٹھیک تشخیص کے بعد ایک
کامل و صحیح نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ اور ان کو
باعث آغاز مرض معلوم ہو جاتا ہے تو
بس وہ آئندہ کے لیئے ایسے اسباب کی فراہمی
سے بچتے ہیں۔ جن سے کہ وہ متعدی مرض پیدا
ہوئی۔ کسی خاص مہلک و متعدی بیماری کا
ہی ذکر نہیں۔ بلکہ جب ایک گھر میں سے
کوئی شخص معمولی بخار وغیرہ کی بیماری کے پنجے
میں گرفتار رہ کر اُس سے رہائی پاتا ہے۔ باقی
اسکے سارے سمبندھی اسکی تمثیل کو دیکھ کر
آئندہ زندگی میں ان خرابیوں سے جن سے
وہ ایک شخص دکھ کو پراپت ہوا۔ بچتے ہیں
اور دوسروں کو بچنے کے لیئے ناصح بنتے ہیں
مختصر طور پر یہ سمجھو۔ کہ ایک شخص کی مصیبت
و عافیت دوسروں کے لیئے سبق یا نمونہ ہوا کرتی
ہے۔ اس قسم کی ہزاروں تمثیلیں ہماری آنکھوں
کے سامنے اس سنسار میں ہو گزریں۔ اور گزر
رہی ہیں۔ یہ واقعات صرف ہمارے سنسارک
سکھ و جیون سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ لیکن
جب انسان اس قسم کی خفیف بیماریوں سے
ڈر کر آئندہ کے واسطے اپنے محفوظ رہنا چاہتا
ہے۔ تو کیا اُسکا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی
ساری زندگی بھر، اس بات کی تفتیش کرنے

کہ سب سے زبردست دکھ کونسا ہے - جو ہر وقت اسکے تیجے عیشوں کو منغص کر رہا ہے - اس دکھ کی تحقیق کرنے کے لیئے جب یہ مرد خدا یعنے انسان کمر بستہ ہو کر غور کو کام میں لاتا ہے تو اُسے ثابت ہوتا ہے - کہ دراصل ایک ایسا قبیح دکھ - جو ہر وقت اسکے دامن پر لگا ہوا ہے - اور جسکی تکلیف درجہ بدرجہ کمال ہے اسکو بھوگنا پڑتا ہے - اور وہ دکھ کال یا موت ہے - جو ہر وقت اسکے پیچھے مانند اس جنگلی خونخوار گرگ کے پڑا ہوا ہے - اور اپنی بھیانک شکل اسکی آنکھوں کے سامنے پیش کر رہا ہے - کیا کوئی متنفس بھی اس سے انکار کر سکتا ہے - کیا یہ کال یا موت ایک بڑا بھیانک دکھ نہیں ہے - اور ہر وقت انسانی خون پینے پر آمادہ نہیں - ضرور ہے - اب کیا یہ انسانی فرض نہیں ہے - کہ اس ناگہانی دکھ کا معالجہ و تدارک نہ کرے - نہیں - غرض تو یہی ہے کہ مانند اُس بیمار کے کہ جسکی بیماری دوسروں کے لیئے باعث سبق ہوئی - اپنے اُن سمبندھیوں کی مثال (مرگ) کو جو اس ناگہانی دکھ یعنے موت کے پنجہ میں اسکی آنکھوں کے سامنے گرفتار ہوئے - مدنظر رکھتا ہوا سبق اختیار کر کے اُس دکھ کا تدارک و علاج کرے - کیونکہ انسانی زندگی میں سب سے بڑھکر موت کا ہی دکھ ہے - جو اخیر وقت میں جبکہ انسان بے دست و پا و حواس باختہ ہوتا ہے - دوسرے سمبندھیوں کا علاج اُس وقت مفید نہیں پڑتا ہے - بلکہ ستانے والا دکھ نہایت ہی بھیانک نظر پڑتا ہے - لیکن یاد رہے - کہ یہ دکھ

وہ معمولی دکھ نہیں ہے - کہ جس سے بارِیاب ہونے کے لیئے کسی عام اوشدھی کی جو ہماری پر جلت بیماریوں کے لیئے کافی اثر رکھتی ہے - ضرورت ہو - بلکہ اس دکھ کو دفعہ کرنے والی کوئی اور ایک خاص اوشدھی ہوگی پس جب انسان اُس اوشدھی کو معلوم کرنے کے لیئے سچار کو دخل دیتا ہے - اور اُن مہاتماؤں کی تصنیفات کا مطالعہ کرتا ہے کہ جنہوں نے اس دکھ کا علاج و تدارک دریافت کیا - تو بس اُسے ثابت ہوتا ہے - کہ اس دکھ یعنی موت یا کال کے دکھ سے محفوظ رکھنے والی اوشدھی صرف ایشور کی بندگی یا پراتھنا و اوپاسنا ہی ہے - جو شخص انسان کو اس دکھ سے امن و چین میں رکھ سکتی ہے - دوسری کوئی وستو نہیں ہے -

شعر

کام جب سب سے ہے بہتر بندگی	بندگی کر بندگی کر بندگی
بندگی پر ہے مدار بندگاں	منحصر سب کام ہیں بر بندگی
اُن کو ملجاتا ہے قرب ایزدی	بندے جو کرتے ہیں اکثر بندگی
اچھا بندہ ہے اگر بندہ نہیں تو	اپنے مولے کی کیا کر بندگی
منزل مقصود تک پہونچیگا تو	ہوگی جبدم تیری رہبر بندگی
شاہ بنجائے سدا تو قیر پائے	گر کرے تو اے برادر بندگی

تجھ سے پہلے بھی کیا کرتے تھے لوگ
سارے پیر اور سب پیمبر بندگی

پس اگر انسان اس موت کے دکھ سے آزاد و با امن رہنا چاہتا ہو تو اسکے لیئے ایشر کی پراتھنا و اوپاسنا ضروری امر ہے - ورنہ یہ دکھ نہیں ٹلتے -

ہے ایشور آپ ہمارے من کو پوتر کر کے اپنی سیوا میں اُسے قبول فرمایئے - اور اپنی ہی بھگتی کا دان عنایت کیجئے - تاکہ ہم اس موت کے دکھ سے آزاد و بے خوف رہیں - اوم شم -

راقم بوٹا رام سہگل الکوٹیہ

تصحیح

ہمارے سالانہ جلسہ پر فہرست چندہ وصول شدہ ویدپرچار فنڈ سناتے وقت غلطی سے لالہ صاحبان بہیر بہدر داس و لالہ ٹھاکر داس صاحبان کلرکان ریلوے اسٹیشن لدھووال والوں کے دو روپیہ کے بجائے وہ دو روپیہ پھلور والوں کے سنائے گئے۔ اس غلطی کی اصلاح کیجاتی ہے۔ کہ وہ دو روپیہ جو سنائے گئے۔ وہ اصل میں لالہ بہیر بہدر داس لدھووال و لالہ ٹھاکر داس صاحب لدھووال کے جلسہ کا تھے۔ اور اسطرح بہی کہاتہ میں درج ہوئے ہیں صرف غلطی سے پھلور والوں کے سنائے گئے۔ پھلور والے صاحبان کے روپیہ بہت عرصہ کے بعد وصول ہوئے ہیں۔ اس لئے میں لالہ بہیر بہدر داس و لالہ ٹھاکر داس صاحبان لدھووال سے معافی مانگتا ہوں۔ کہ بسبب جلدی کے یہ غلطی واقعہ ہوئی۔

امر داس سنگھ سکریٹری آریہ سماج لودہانہ

مہاشی نندن سنگھ صاحب کا نویدن

شریمان اڈیٹر صاحب دھرم پرچارک جالندھر۔ نمستے۔ کرپا کر اس پتر کو بھی استھان دیکر کرتارتھ کیجئے۔

چند روز ہوئے کہ مہاشہ نندن سنگھ صاحب اپادھیائے جی نے ایک نویدن آپکے پتر میں اشاعت کرایا تھا۔ اسپر میں نے کچہہ خیال نہ کیا لیکن پھر دوبارہ ۱۰ جنوری سنہ ۹۶ء کے ست دھرم پرچارک میں نویدن دیکھ اتی آنند ہوا کیونکہ جن شبدوں کے لئے میں ایک مدت سے ایسے ست پرش کی تلاش میں تھا۔ کہ کوئی ایسا وودان نکلے کہ جو "خدا کی ہستی کا ثبوت" اس شے پہ ایک مکمل کتاب لکھے کیونکہ جہاں ایک طرف مغربی تعلیم کا پرچار ہو رہا ہے وہاں دوسری طرف ساتھہ ہی ساتھہ ناستکتا کا سکہ جمتا جاتا ہے۔ وہی نہیں بلکہ اگیانتا پن کا تو راج اس سے بھی زیادہ زور پر ہے۔

آجکل اس ملک میں ودیا کے پرچار کے ساتھہ ساتھہ ناستک دھرم و اگیناسٹزم بڑھتا جاتا ہے میں نے پنڈت ستیانند اگنی ہوتری دیو دھرمی تھا ایک اور مہاشی کا ٹریکٹ "خدا کی ہستی کا ثبوت" دیکھے وہ کافی نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہی یہ بہی ہوا تو پھر کیا فایدہ۔ ان سب سے عمدہ تو میری نظر میں تو مہاتما سسرو کی بنائی ہوئی کتاب سب سے زیادہ مفید ہے جسکا نام "اشتور کے سو بچار" ہے لیکن وہ آج کل اتنا کام نہیں دیتی جتنا کہ ضرورت ہے۔ اگر اپادھیائے جی چاہتے ہیں۔ اسی شے پر کتاب لکھیں تو میں انکو ایسی کتابوں کی خبر دیتا ہوں وہ انہیں خوب وچار کر پڑہیں اور پھر ایسی کتاب تحریر کریں کیونکہ ان کے مصنف یہہ ہیں۔ ہربرٹ سپنسر۔ کاونٹی براڈلا۔ مل وغیرہ۔ ان سبھی کتابیں آپ ملاحظہ کریں اور اس باریک مسئلہ کو حل کریں کیونکہ میں جو بات کہتا ہوں وہ سہل ہی ہے۔ اسے رو کیں خاکسار نے اپنے چند دستوں سے ایسی کتاب کے لئے گذارش کی ہے۔ اسمیں آپ بھی شامل ہیں۔ ساتھہ ہی ان کتابوں کے چارواک جین۔ بودھ۔ دہرم کی کتب کا بھی ملاحظہ کیجئے۔ آپسے میری پرارتھنا ہے اگر مہاشی جی مجھہ سے خط و کتابت کرنا چاہتے ہوں تو میں بڑی خوشی سے انکو کامل مدد جو مجھہ سے ہوسکے دینے سے انکار نہ کرونگا۔ اوم شانتی شانتی شانتی

خاکسار
تیجو رتن سنگھ دربار مقام پالوڑ ضلع اکولہ ملک برار

اُتر پرشن

نمستے۔ آپکے اخبار نمبر ۳۰ مطبوعہ ۲۰ دسمبر سنہ ۹۵ء و نمبر ۹ مطبوعہ ۳ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء میں چند سوالات جواب طلب از جانب لالہ موتی رام پلیڈر شایع ہوئے تھے۔ انکے جوابات معہ اصل سوالات کے حسب ذیل ارسال خدمت کرکے التدعا ہے کہ براہ مہربانی اپنے اخبار میں شائع فرما دیں ممنون ہونگا۔

سوال ۱۔ جیو آتما کیا ہے اور وہ جسم کے کس حصہ میں رہتا ہے۔

جواب۔ جو چیتن الپگیہ۔ اچھیا۔ دویش پریتن۔ سوکھہ۔ دکھہ۔ اور گیان گن والا او نتیہ ہے وہ جیو آتما ہے۔ پرمان دیکھو نیائے شاستر ادھیائے اول سوتر ۱۰۔ اور جیو آتما ہردیہ میں جو کہ جسم کا ایک حصہ ہے رہتا ہے۔ دیکھو پرشن اپنشد پرشن ۳ منتر ۶

س ۲۔ کیا جیو آتما میں طول عرض وغیرہ صفات ہیں۔ اگر ہیں تو وہ کسقدر ہیں۔

ج۔ نہیں نہیں کیونکہ جیو آتما نراکار ہے۔

س ۳۔ جیو آتما ایک جسم سے نکلکر کس ذریعہ دوسرے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اور اسکی رفتار کس قدر ہے۔

ج۔ ذریعہ اودان وایو کے جاتا ہے۔ اور اسکی رفتار بھی مثل اودان وایو کی ہوتی ہے۔ دیکھو پرشن اپنشد۔ پرشن ۳ منتر ۷

س ۴۔ کیا کوئی ایسا وقت تھا کہ جب جیو آتما کا جسم سے کچھ تعلق نہ تھا۔ اگر ایسا وقت تھا تو پھر کیوں جیو آتما کو جسم میں قید کیا گیا۔

ج۔ نہیں تھا۔ کیونکہ جیو آتما ہمیشہ اجسام یعنے کارن۔ سوکشم۔ استھول۔ انمیں سے ایک کو ہر وقت میں دھارن کیے رہتا ہے۔

س ۵۔ کیا جیو آتما بغیر جسم کے کرم کرسکتا ہے اور کونسی دکھ سکھ محسوس کرسکتا ہے۔

ج۔ جبکہ جیو آتما بلا جسم کے کبھی نہیں رہتا۔ اسلیے کرم کرنا ہمیشہ۔ لہذا سوال ہذا بالکل غلط ہو۔

س ۶۔ سزا کیا مدعا ہوتا ہے۔ اور اسکا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ مجرم نہیں جانتا کہ آیا وہ سزا بھگت رہا ہے یا نہیں اور اگر بھگت رہا ہے۔ تو کس کرم کے عوض میں۔

ج۔ اختصاراً جواب یہ ہے۔ چونکہ بلاوہ انسانی جسم کے دیگر جسموں میں جیو آتما کرموں کا پھل بھوگتا ہے۔ اس سے جو کرم کرتا ہے اسکا علم نہیں تھا۔ کیونکہ ان جسموں میں جیو آتما گیانی نہیں ہوتا اور انسانی جسم کہ جسمیں گیان دیا گیا ہے جبکہ ایک جیو کو تکلیف میں دیکھتا ہے۔ تب اسکو سمجھنا چاہیے۔ کہ یہ اپنے پورب کرموں کا پھل ہے۔ اور اس لیے وہ برے کرموں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

س ۷۔ کیا سزا جو جیو کو بموجب آواگون کے دیجاتی ہے کسی میعاد مقررہ کے لیے ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہوتی ہے تو موت قبل از وقت کس طرح ہو سکتی ہے۔ لہذا تمام علم طب وغیرہ کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔

ج۔ سزا میعاد مقررہ کے لیے ہوتی ہے۔ اس میعاد مقررہ کے لیے یہ بات لازمی نہیں ہے۔ کہ جیو ایک مرتبہ ہی اس جسم کو پاکر اپنی میعاد پوری ہی کرلیوے۔ بلکہ بار بار جسم لیکر پوری ہو جاوے۔ تو کچھ نقصان نہیں ہے مثلاً اگر ایک جیو کو آواگون کے بموجب ایک کتے کے جسم میں سو برس تک رکھنا انصاف تھا چاہیے۔ پر وہ جیو کتے کے جسم میں پیدا ہوا اور کسی بیماری سے یا کسی خاص آدمی کی زیادتی سے وہ دو سال میں مر گیا۔ وہ پھر کتے ہی کے جسم میں آویگا۔ اور اس طرح پر اپنی مدت سزا کو پوری کریگا۔ اسواسطے علم طب وغیرہ کا فائدہ ناپید نہیں ہو سکتا۔

س ۸۔ اگر جیو کو ایک جسم کے اندر مدت مقررہ کے لیے قید کیا گیا ہے۔ تو کیا جیو اس جسم سے بلا مرضی ایشور کے رہائی پا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو کیا ایک خونی شخص ایشور کے نزدیک گنہگار ہے اور کیوں۔

ج۔ اس کا جواب سوال نمبر ۷ کے جواب سے سمجھ لینا چاہیے۔ صرف اسقدر اور لکھا جاتا ہے۔ کہ جبکہ ایشور نے جیو ہنسا کی مخالفت بذریعہ وید مقدس کر دی ہے۔ تب اس کے خلاف کرنا خونی کو گنہگار بناتا ہے۔

س ۹۔ بموجب مسئلہ آواگون کے بڑے بڑے رنگی آدمی اپنے کرموں کی سزا بھگت رہے ہیں۔ کیا مجرم اور گنہگار آدمی کو مدد دیکر اسکی تکلیف کو کم کرنا ایشور کو پسند ہو۔

ج۔ انسانوں کو ایشور نے آگیا دی ہے کہ وہ پر اپکار کریں۔ اور دوسروں کی امداد کریں پھر جو شخص کسی دکھی کو مدد دیتا ہے گویا وہ اپنے فرض کو پورا کرتا ہے۔ اسے ایشور کیوں ناپسند کرے گا۔ بلکہ اسکو تو پسند ہی کریگا۔

س ۱۰۔ پاپ کیا ہے۔ اور کیا پاپی ہونے کے لیے پاپ کا علم ہونا ضروری ہے یا نہیں کیا ایشور پاپ کا ناش کرنا چاہتا ہے اور کرسکتا ہے۔ اگر ایسی صورت ہے۔ تو وہ کیوں پاپ کا ناش نہیں کر دیتا۔

ج۔ ایشور کی آگیا کے خلاف کام کرنا پاپ کہلاتا ہے۔

پاپی ہونے کے پاپ کا علم ہونا ضروری ہے چونکہ ایشور خواہشات سے مبرا ہے۔ اسلیے وہ پاپ کا ناش کرنا وغیرہ کوئی خواہش نہیں رکھتا۔ ایشور کی طرف اس قسم کے سوال کا کرنا گویا اسکی صفات سے ناواقف ہونے کا ثبوت ہے۔ لہذا آخیر حصہ سوال کا زاید ہو۔

س ۱۱۔ کیا ایشور کے نزدیک جیو ہنسا پاپ ہے اگر ہے تو شیر بھیڑیا وغیرہ درندہ جانور کیوں بنائے ہیں۔ اور کیا وہ پاپی نہیں۔

ج۔ جیو ہنسا بلاشبہ پاپ ہے۔ شیر وغیرہ درندہ جانور اس لیے پیدا کیے گئے کہ وہ جس ہرن وغیرہ کو مارتے ہیں وہ گویا ان سے اپنا عوض لیتے ہیں۔ پچھلے جنم میں اس ہرن نے بحالت شیر وغیرہ کی موجودہ شیر کو جو سابق میں ہرن وغیرہ ہوگا ضرور مارا ہوگا۔ پس انصاف سے یہ اس طرح کرنا پڑتا ہے۔ اور درندہ پاپی نہیں ہیں۔ کیونکہ اگیان کی حالت میں کام کرتے ہیں۔

س ۱۲۔ ایشور کس طرح سے سرب ویاپک ہے کیا اگر کہیں کہ سارا ایشور ایک وستو میں ہے تو یہ ناممکن کیونکہ ایک شے ایک ہی وقت دو مختلف جگہوں میں نہیں ہو سکتی اگر کہیں کہ وہ بمقدار حجم اشیا کے وبھاگ ہے تو اس طرح پر ایشور کے بہت ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ج۔ ایشور چونکہ سب سے زیادہ سوکشم ہے

اور یہ قاعدہ ہے کہ سوکشم وستو انتہوں میں
وہ ایک ہو جایا کرتی ہے۔ جیسے لوہے کے
گولے کے اندر آگ ویاپک ہو جاتی ہے
پس ایشور سوکشم ہونے کی وجہ سے سب جگہ
پر ویاپک ہے۔ سارا ایشور ایک وستو میں ہے
یہ لفظ کوئی کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
ایشور کی حد مقرر ہو جاویگی۔ ایک وستو
ایک وقت میں دو مختلف جگہوں میں نہیں
ہو سکتی۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جو ان دو مختلف
جگہوں سے بڑا ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں
ان دونوں جگہوں میں ہو سکتا ہے اور چونکہ
ایشور سب سے بڑا ہے پس وہ سب جگہوں
میں ایک ہی وقت بلکہ ہمیشہ ہی ویاپک رہتا
ہے۔ اخیر حصہ سوال میں جو ایشور کے ٹکڑے
ہونے کا شک کیا گیا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں
ہے۔ اسکا جواب اوپر سے ہی ہو جاویگا۔

سوال۔ کیا ایشور کو کبھی کسی قسم کی ضرورت
ہو سکتی ہے۔ اگر نہیں تو بموجب آریہ سماج
کے ایشور نے سرشٹی کو کیوں رچا ہے۔

ج۔ ایشور کو کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے تھا
کہ جسمیں محتاج بالغیر ہو۔ اور سرشٹی کو تو
پرمیشور نے جیووں کے کرموں کا پھل دینے
کے لیئے اپنے نیائے انوسار رچا ہے۔

آپکا شبھ چنتک
ہربنس لال سب اوورسیر محکمہ نہر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت استارام اپدیشک نے ۸ جنوری سے
۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء تک پونڈری میں کتھا کی
شروتا ہر روز ۳۰ کے قریب تھے۔ ۱۸ جنوری کو
شاہ آباد (انبالہ) میں ۴۰ شروتا کی حاضری
میں ویاکھیان دیا۔ اسکے بعد تین یوم تک
ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ایک سو سے
زیادہ ہوتے تھے۔ ۲۳ سے ۲۵ جنوری تک
مصطفیٰ آباد (انبالہ) میں ہر روز ایک ویاکھیان
دیا۔ اسکو کے قریب شروتا تھے۔ ۲ سے ۵
فروری تک کوہ چھچھیر میں ہر روز ایک
ویاکھیان دیا۔ تعداد شروتا ۲۰ سے ۲۰۰
تک بڑھ گئی تھی۔ تین اشخاص آریہ سماج کے
ممبر بنے۔ ۱۰ فروری کو ہلاہر (انبالہ)
میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا اسکو تھے
۱۱ و ۱۲ کو جھسلانا (انبالہ) میں دو ویاکھیان
دیئے۔ شروتا ۷۰ و ۴۰ تھی ۱۳ سے ۱۸ تک
ہلاہر (انبالہ) میں ہر روز ویاکھیان دیئے اور
کتھا کی۔ شروتا سو سے زیادہ تھے۔ ۱۹ فروری
کو جگادھری میں ایک ویاکھیان دیا شروتا
۱۵۰ تھے۔

لالہ تھمراداس پرچارک نے ۱۷ و ۱۸
جنوری کو گوریاں (علاقہ پٹیالہ) دو
لکچر دیئے شروتا پہلے دن ۴۰۰ اور
دوسرے دن ۲۰۰ تھی۔ ۲۱ سے ۲۳
جنوری تک باگڑیاں میں ہوم اوپدیش
و لکچر دیئے۔ شروتا دو سو کے قریب تھے
۲۵ سے ۳۱ جنوری تک رائے کوٹ
میں مختلف مضامین پر لکچر دیئے۔ تعداد
شروتا قریباً ۲۵۰ تھی۔ ۴ سے ۶ فروری
تک دہلی کے صدر بازار اور چاندنی چوک
میں ویاکھیان دیئے۔ شروتا دو سو سے
ڈھائی سو تک تھی۔ پرنتو بھی ہوئے ۲۰
فروری کو مسجد موٹھ (دہلی) میں ایک
ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۵۰ تھی ۸ کو حوض قاضی
(دہلی) میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ایکسو
سے زیادہ تھی۔ ۹ فروری کو مہرولی (دہلی)
میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ایک سو
سے اوپر تھے۔ ۱۰ کو مسجد موٹھ میں ۴۰ کی
حاضری میں ایک ویاکھیان دیا۔ اسجگہ سماج
قائم ہوا۔ اسی دن ۴ آدمیوں کو یگیوپویت
پہنایا۔ ۱۱ کو دہلی میں ایک ویاکھیان دیا
شروتا دو سو سے زیادہ تھی۔ ۱۲ کو صدر بازار
میں پراچین اور موجودہ حالت کا مقابلہ
کیا۔ شروتا ۱۵۰ تھی۔ ۱۴ و ۱۵ کو ہانسی
(حصار) میں دو لکچر دیئے۔ شروتا ۳۰۰
اور ۱۵۰ تھی۔

لوکل

اتوار کو سماج مندر میں آریہ سماج کے
سپتاہک جلسہ میں معمولی ہون آدی کے بعد
بابو منشی رام جی نے پرارتھنا کے بعد
ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی اور ماسٹر
بھمنداس جی نے مستورات کے حقوق
پر ایک لکچر دیا۔ اور پھر بابو منشی رام جی
نے ہمبرائی کے سالانہ جلسہ کے حالات
سنکشیپ ماتر سنائے۔

منگلوار اور بدھوار استری سماج اور
بالا سماج کے سپتاہک جلسے جالندھر کنیا پاٹشالہ
میں بدستور ہوئے۔

۲ مارچ کو جس براہمن کے زیور چوری
کا فروخت کرنے کا حال درج ہو چکا
ہے۔ اسمیں مالک زیور نے آکر زیور
شناخت کر لیا۔ اور مجرم کو ایک سال
قید سخت کی سزا ہوئی۔

چند تعلیمیافتہ جالندھر شہر کے صاحبان نے یہاں پر ایک دواپہ کالج کھولنے کے لیے ستجاویز پاس کر دی ہیں۔ جو عنقریب بہت ہی جلد کھلنے والا ہے۔

دھرم سبھا جالندھر نے رزولیوشن پاس کیا ہے کہ یکم اپریل ۹۶ء سے ایک کنیا پاٹھشالا ایسی کھولی جاوے جسمیں بالفعل چھ جماعتیں ہوں۔ اپنے مڈل تک اور اپر ڈیپارٹمنٹ بھی بہت جلد کھلجاویگا۔

وکیاپن

ایک اگروال آریہ بھائی کی پتری کے لیئے ور کی آوشیکتا ہے۔ جو کہ کم از کم انٹرنس میں تعلیم پاتا ہو۔ اسکی عمر ۲۰ برس کی ہو گئی ہو۔ گذارہ معقول رکھتا ہو۔ لڑکی کی عمر ۱۱ برس کی ہے۔ تندرست اور لکھنے پڑھنے اور گرہ کاریہ میں ہوشیار ہے۔ شادی اس سمے ہو گی۔ جبکہ لڑکی کی کم از کم چودہ سال کی ہو جاویگی۔ جو مہاشہ سمبندھ کرنا چاہیں پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

وزیر چند ودیارتھی اجمیر راجپوتانہ

اشتہار

واضح ہو کہ آبہوا کے مخالف ہونے کے باعث پریاگ (الہ آباد) کا رہنا اب چھوڑ دینے کا ارادہ مصمم ہو گیا ہے۔ اور ۲۰ فروری ۹۶ء سے سرسوتی پریس پریاگ اور ہم اٹاوہ شہر میں چلے جاوینگے۔ اس لیئے جس کسی کو آئندہ مجھسے خط و کتابت کرنا ہو۔ یا پریس سے معاملہ کرنا ہو۔ وہ حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔

المشتہر

بھیمسین شرما سوستی منتر الہ پریس اٹاوہ اضلاع مغربی و شمالی

اشتہار

لیجئے پراچین۔ لیجئے۔ لیجئے

ستیہ نارائن کتھا بڑی تلاش سے اور پراچین کتھا کو معہ بھاشا کے طبع کرایا ہے اور قیمت بھی بہت کم ۲ ؁

اردو کی کتابیں

گرہستہ آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۸ ؁
گربھادھان بدھی قیمت ۳ ؁
دیر یہ رکھشا قیمت ۳ ؁ انمول رتن ۱ ؁
بھیرت وادپدیش ۱ ؁ رشی پرشاد ۱ ؁
رنڈیوں کے ناچ کی خوبی قیمت ۱ ؁

یہ سب کتابیں ہندی میں اور انکے سوا

ہو ہنیتی قیمت ۶ ؁ سندھیا درپن قیمت ۲ ؁
رتن جورسی ۱ ؁ رتن پرکاش قیمت ۱ ؁
برہم بچار ۱ ؁ سرشٹاچار قیمت ۱ ؁

المشتہر

چمن لال ملیش تہر ضلع شاہجہانپور کوٹھی بہاری برامون دیتی لال ساہو کا

نوٹس

آریہ سماج شملہ کے واسطے ایک اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو سری سوامی جی کرت گرنتھوں۔ اپنشدوں اور شاستروں میں خوب ماہر ہو۔ اور ودیا کیساتھ شکتی عمدہ رکھتا ہو۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ روپیہ درخواستیں بنام میرے ۲۰۔ مارچ ۹۶ء تک آنی چاہیئے۔ اور سرٹیفکیٹ کی نقل اور کسی آریہ سماج کے سکریٹری کی چٹھی ہمراہ درخواست کے ہونی چاہیئے۔

المشتہر

دولت رام سکریٹری آریہ سماج شملہ

ویدمنتر کے قطعات

شہر جالندھر کے ایک کاریگر نے ویدمنتروں کے چند قطعات برائے فروخت ہمارے پاس بھیجے ہیں۔ جو مکان آرائش کے لیئے نہایت عمدہ ہیں۔ یہ شخص قطعہ لکھنے میں بڑا استاد معلوم ہوتا ہے۔ ہر قسم کے ویدمنتر شیشوں پر لکھ سکتا ہے۔ جس پیمانہ کا جو صاحب کوئی ویدمنتر لکھوانا چاہے تیار ہو سکتا ہے۔ اگر مانگ زیادہ ہو جاویگی۔ تو زیادہ منتر موجود رکھے جاوینگے۔ قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے ویدمنتر معہ نقشہ چوکھٹ وغیرہ دو روپیہ لاگت سے دس روپیہ تک تیار ہو سکتے ہیں۔ ستاری ویدمنتر کے ساتھ اگر کوئی صاحب انگریزی وغیرہ حروف لکھوانا چاہیں۔ تو بھی لکھے جا سکتے ہیں۔

المشتہر منیجر اخبار ہذا

اشتہار

دلیش کانفرنس کو اپدیشکوں کی ضرورت ہے۔ جنکا کام یہ ہوگا کہ وہ مختلف مقامات پر دورہ کرکے اغراض و مقاصد کانفرنس کو پورا کرا دیں۔ جو صاحب اہل برادری یا پنڈت دھرم کام کو اپنے ذمہ لینا منظور فرماویں۔ وہ اپنے نام معہ تفصیل انکی شرائط کے جلد ...

حب عطوس

حب عطوس — حبوب مذکور فالج لقوہ سکتہ تشنج
امراض بارده اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہیں قیمت ع

دوائے سوزاک

دوائے سوزاک — سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت
کلی ہو جاتی ہے قیمت ۱۲

حب حیات

حب حیات — حب مذکور تقویت معدہ اصلاح ہضم
و کثرت ریاح یعنی ریحی — و دافع قراقر و نفخ شکم تقویت
دماغ و تصفیہ حواس و تفریح سنده قیمت ۱۲
گولی ۴ — یاقوتی بارد — محرورین کے واسطے نہایت
مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ اور خون
اور روح کی صفائی — اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند
ہے — فی ڈبیہ ۱۲ — سرمہ مروارید — یہ سرمہ دھند
غباری — جالا ضعف بصر — تاریکی چشم — موتیا بند کا ہونا
پانی جانا — خارش کیواسطے مفید ہے — قیمت فی تولہ
ہر دو قسم سیاہ و سفید ۱۲ **اطلاع** قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی
ارسال آنی چاہیئے خرچ محصول ڈاک فی عہ خریدار — پرچہ ترکیب
استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا — **المشتہر**
حکیم لچھمن داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

اور ہر قسم کے مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی
ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال کیجاتی ہیں
کشتہ نقرہ — اسکے کھانے سے دل و دماغ جگر و
گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے
جاتا رہتا ہے — رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے — بڈھے
آدمی جوان ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی
ہو جاتی ہے — ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید
ہے — پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے — جو لوگ تو سب
سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی
چاہیئے — غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں
کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں — انکو مار کر

کے لئے یہ آب حیات ہے — یہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلق
زدوں کے حق میں اکسیر ہے — چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی
جاویگی — قیمت فی تولہ دس روپیہ **روغن مسیحا**
مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق
سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے — رگ پٹھے
درست ہوتے ہیں — اور خاطر خواہ تندرستی بھی پیدا
ہوتی ہے — قیمت فی تولہ عہ — **دوائے آتشک**
خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو — اگر تالو میں سوراخ
بھی ہو گیا ہو — بغیر قے و دست و منہ آنیکے دور ہو جاتا
ہے — قیمت خوراک ایک ہفتہ عاعہ — **دوائی سوزاک**
سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ
ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں — قیمت
فی تولہ عہ — **المشتہر** حکیم نانک چند از گجرات پنجاب

بہار زیست نا امیدوں کیلئے پوری مسند

عام خاص کو دعوت ہو کہ بڑی کوشش بہت سی جستجو و تلاش کے
بعد ایک مہاتما سنیاسی سے بے اولادی کے نقائص دور
کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوائی
ملی ہے جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے — کم سے کم پچاس جگہ
پر استعمال کیگئی ہے — اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس
سے حمل ہی نہیں ہوا تھا ایشور پرماتما کی کرپا سے بڑی کامیابی
کے ساتھ امیدیں بر آئیں — اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے
ہیں دور کئے گئے — و بخوبی دوائی مذکورہ کامل طور سے
مجرب پائی گئی ہے — عام خاص کو اطلاع کیلئے مشتہر کئے
خواہشمند راقم سے خط و کتابت کر کے معالجہ کرائیں شرح
اور شرط ملاحظہ ہے — کہ دوائی تیار شدہ اول مفت
دیجاویگی — بانی اسکے اوزاعات با ناسے حسب [illegible] خرید
ہونگے حق الخدمت ادا کچھ نہیں لیا جاویگا جو وقت
حمل ٹھہر جاویگا — حق الخدمت صرف پچاس روپیہ
حق الخدمت قیمت ادویات وغیرہ لئے جاوینگے جبکہ [illegible]
ایک عرصہ [illegible] لیا جاویگا — [illegible]

انکی قدر دانی پر منحصر ہے — **المشتہر** نبی بخش دواکش
جڑی بوٹی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

لیجئے لیجئے!! لیجئے!!!

انگریزی حرفوں کا جیبی چھاپہ خانہ جس سے ہر اردو
کارڈ وغیرہ چھاپ لو قیمت ۱۲ ہے
فوٹو کی تصویر اتارنیکا جیبی کیمرہ جس سے
ہر ایک شخص فوٹو کی تصویر اتار سکتا ہے قیمت آٹھ روپیہ
جیبی گھڑی اگاشی [illegible] قیمت چھ روپیہ
کافور کے گھڑی کے چین نہایت خوشنما
دو دیئے ہے قیمت ۱۲
بال اڑانے کا مجرب عطر فی شیشی ۸
جسم کو تندرست رکھنے والی انگوٹھیاں
فی انگوٹھی ایک روپیہ — **المشتہر**
نیو فرینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

ملیریا تاپ تلی اور ہر قسم کی باری کے بخار کو مفید ہے تلی
کتنی ہی پرانی ہو — چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی
شروع ہوتی ہے — اور تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے
بالکل کٹ جاتی ہے — اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم
کا ہو — اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے
قیمت بڑی شیشی ۱۶ خوراک ۱۲ چھوٹی شیشی آٹھ خوراک
آٹھ آنے — (**نوٹ**) تاپ تلی کے لئے بڑی شیشیاں
منگوانی چاہیئے — **دمہ یعنی سانس کی دوا**

दमा यानी सांस की दवा

دمہ خواہ کتنی ہی زور کا ہو [illegible] وہ ایک خوراک سے فوراً
دب جاتا ہے — اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال
کرنے سے جڑ سے جاتا رہتا ہے — [illegible]
استعمال کرنے سے بہت [illegible] فی شیشی [illegible] علاوہ محصول
ڈاک وغیرہ — **المشتہر** ڈاکٹر برمن دہلی

نمبر ۴۹ | مطبوعہ ۲ چیت سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۶ روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेदः अ॰ १ मं॰ ४

स विश्वायुः सा विश्वकर्मा
विश्वधायाः। इन्द्रस्य त्वा भाग
म नातनच्मि विष्णो हव्यं रक्ष॥

ارتھ- وہی (بانی) پوری عمر کی دینے والی
ساری دنیا کی زندگی ہے- وہی تمام کرم
کانڈ کو سدھ کرنے والی ہے- وہی سارے
جگت کو دھارن کرنیوالی ہے (اسی بانی سے)
پرماتما کی سیوا روپی یگیہ کو آنند سے اپنے ہردے
میں ورڈھ کرتا ہوں- ہے پرمیشور! آپ
اس بانی سے حاصل کیے ہوئے) گیان کی
رکشا کیجیے "

وید بانی تین پرکار کی ہے- یعنی کرم- اوپاسنا
اور گیان کے بڑھانے والی- اسی وید بانی
پر سارے جگت کی زندگی کا انحصار ہے- ہر ایک
قسم کا کرم اسی بانی دوارا سدھ ہوتا ہے- اور
جگت کو دھارن بھی اسی نے کیا ہوا ہے- جہاں
ایک طرف وید بانی بڑی بڑی بادشاہتوں
کو الٹ پلٹ دینے کے لیے سامرتھ ہے- وہاں
دوسری طرف ہر ایک اتم کرم کا ادھار یہی ہے
آتما کو امرت دھام بنانے والی یہی ہے
پرلوک آتمک اور سماجک ہر طرح کے سنشودھن
اسی کی بدولت ممکن ہیں- اسی لیے بانی کی مہما
گائی جاتی ہے- برہم دھام تک اسی کی بدولت
پہنچنا ممکن ہے- پس بانی کی مہما کو سمجھنا
منشیوں کا پہلا لکشن ہے-

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج کے نیموں پر وچار

نمبر ۲

پہلے نیم کی ویاکھیا کرتے ہوئے میں نے جتلانے کی کوشش کی تھی کہ سوامی جی مہاراج نے صاف طور پر درشایا ہے کہ وید- ایشور اور پرکرتی تت کاریہ- آدھیہ اور آدھار سمبندھ سے انادی ہیں- اسکے اوپر پرشن پیدا ہوتا ہے- ایشور کیا وستو ہے وید کیا پدارتھ ہے- اور اسکو کیا کرنا چاہئے اور اس سے کیا پھل پراپت ہوگا- اسی قسم کے پرشنوں کے اتر پورے طور پر سرل بھاشا میں دینے کے واسطے سوامی جی نے باقی کے نو نیم دکھائے ہیں- پہلا نیم کیول ایک ہی نیم ہے- جسکو آریہ سماج روپ کہہ سکتے ہیں- جیسے میں نے آریہ سماج کے لکشن کرتے سمے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ آریہ سماج ایک نیم روپی کرن ہے جس سے وید اور ایشور سمیک طور پر مانے جا سکتے ہیں- اور یہی اس ایک نیم سے کھلے شبدوں میں سوامی جی مہاراج نے پرچار کرنے کی کوشش کی ہے- میں کوشش کروں گا کہ ہر ایک نیم کی ویاکھیا کرتے وقت ایک دوسرے کے سمبندھ کو بھی کھولدوں- جو کہ وہ پہلے یا کسی دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اسکی کیا ضرورت تھی-

ایشور اس شبد کے سنتے ہی پرشن پیدا ہوتا ہے- کہ وہ کس چیز کا نام ہے- اور وہ کیونکر جانا جا سکتا ہے- سوامی جی نے دوسرے نیم کے شروع میں پہلے اسکے سروپ کو دکھا کر بعد ازاں اسکی ویاکھیا اسی نیم میں کر دی ہے مثلاً ایشور- ست چت آنند سروپ ہے ارتھات وہ ہر جگہ موجود اور ہر وقت سب کا درشٹا بھی ہے- وہ چیتن- سرب ودیاوں کا دینے والا- سرب کاریوں کے کرنے والا سرب ادھار ہے- وہ آنند سے سب کو سکھ دینے والا- کبھی دکھ میں نہ پڑنے والا- یہ تین شبد بھی باقی نیم میں مفصل طور پر ظاہر کیا گیا ہے- مثلاً نراکار- اجنما- اننت- انوپم- سرب آدھار- سرب ایشور- سرب ویاپک- سرب انتریامی- نت- یہ سب ایک شبد سے ارتھ پرتیت ہوتے ہیں- ارتھات وہ ست ہے وہ ہر جگہ موجود اور ہر وقت سب کا درشٹا ہے-

دوسرے شبد سے ارتھات چیتن سے (چت) سرب شکتیمان- نیائے کاری سرشٹی کا کرتا آدی گن پرتیت ہوتے ہیں کیونکہ بنانا اور تمیز کرنا کیول گیان یکت چیتنا کے ہی ادھین ہے- نرجیو کبھی کبھی کسی وستو کو نہ تو بنا سکتا ہے نہ اسکو دوسری وستو سے علیحدہ کر سکتا ہے- اور نربدھی ضرور دوسرے کی سہایتا کی اپیکشا رکھتا ہے-

تیسرے شبد ارتھات آنند سے - دیالو اجر امر - ابھے - اور پوتر آدی گن پرگٹ ہوتے ہیں جسمیں جو چیز ہوتی ہے اس سے اسکی پراپتی ہوتی سنبھو ہے اور جو سدا آنند مئے ہے - وہ کبھی دکھ میں نہیں پڑتا - اور جسکو دکھ نہیں وہ اجر امر اور ابھے ہی رہیگا - کیونکہ شاستر کا لکھتے ہیں - کہ

दुःखजन्म प्रवृत्ति दोष मिथ्या ज्ञानानाम् उत्तरोत्तरापाये तदनन्तरापायादपवर्गः

کہ آنند کی پراپتی کے واسطے دکھ سے چھوٹنا لازمی امر ہے - اور دکھ کا کارن جنم اور جنم کا ہیتو پرورتی اور پرورتی دوش سے پیدا ہوتی ہے - اور دوش متھیا گیان سے حاصل ہوتے ہیں - اسواسطے ایشور آنند مئے ہونے سے کبھی جنم نہیں لیتا اور اسی واسطے وہ اجر اور امر کہلاتا ہے اور یہی کارن ہے - کہ وہ سدا پوتر رہتا ہے یہ سوتر میں درشایا گیا ہے - وہ لوگ جو جگت سے آنند کی اوپلبدھی کرنا چاہتے ہیں وہ ہر وقت جھوٹے گیان سے دور رہیں اور سدا ست گیان کی پراپتی میں یتن کرتے رہیں - اسی ایک نیم میں سوامی جی نے سمندر کو کوزہ میں بند کر رکھدیا ہے - اور پرمیشور کا سوروپ ست چت آنند ہے -

پہلے نیم میں دوسرا شبد وید تھا جسکو تیسرے نیم میں لکھدیا ہے - کہ وید ست ودیاؤں کی پستک ہیں - ایسپر یہ شنکا ہوتا ہے کہ وید ایشور کا گیان ہے - اور ایشور ایک ہونے سے گیان ایک ہونا چاہیے - اسواسطے وید کو جمع میں کیوں استعمال کیا گیا ہے اسکے ثبوت کے واسطے رشیوں کا پرمان پیش کرنا ضروری سمجھکر عرض کرتا ہوں - اور یہی کارن ہے - کہ سوامی جی مہاراج نے بہو وچن میں لکھا ہے - اور ساتھ ہی چونکہ وہ چار ہیں - یہہ بھی ایک کارن ہوسکتا ہے - اور اہل زبان کے محاورے کے مطابق ٹھیک ہیں - مثلاً -

सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि.... कठोपनिषद ॥

یہاں सर्वे یہ پد پڑا ہے جس وجہ سے تیسرے نیم میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے - اور ساتھ ہی یہہ بھی درشایا گیا ہو کہ وید چار ہیں - ارتھات بہت ہیں - اس اصول کا دوسرا حصہ یہہ آگیا دیتا ہو کہ سب آریوں کو اپنے وید جو ست ودیاؤں کے پستک ہیں - پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے چاہئیں - یہاں ودیاؤں کا جمع استعمال کرنے کا یہہ پھل ہے کہ لوگوں پر یہہ پرگٹ ہوجاوے - کہ دنیا میں ہر ایک قسم کے پدارتھوں کے واسطے علیحدہ علیحدہ ودیا ہے - چونکہ پدارتھوں کے انیک اقسام ہیں - اسواسطے ودیا بھی انیک ہیں یہہ ودیا شبد سے سدھ ہی ہے -

وید اور ودیاؤں کے انیک ارتھات ایک سے زیادہ ہونے سے ہم دیاکرن کے ذریعہ سے بہی جمع لکھ پڑھ سکتے ہیں - مثلاً رشی کہتے ہیں -

आत्मा रवा यामे कसिमव

नहू बजन मन्यतरस्याम् १।२।५८

ارتھات جاتی واچن شبدوں سے ایک وچن یا بہو وچن وکلپ کرکے ورت سکتے ہیں -

جب یہہ معلوم ہوگیا کہ ایشور اور وید ست ہیں اور وہ کیا اوپدیش کرتے ہیں تو خواہ مخواہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا کریں تو اصول نمبر ۴ آگیا دیتا ہے کہ جو انہیں مانتے ہیں اسکو گرہن کرو - اور جو انہیں نشدھ ہیں اسکو تیاگنے پر کمربستہ رہو - ایسا نہ ہو کہ تم ہر ایک بات کو اپنے مطلب کے مطابق اس سے نکالکر اپنے چال چلن بناؤ - جیسا کہ آجکل ہم لوگ تمام مت متانتروں میں دیکھ رہے ہیں - کہ ہر ایک مت وادی اپنے خیال کو وید سے ثابت کرنا چاہتا ہے - اور نہ کہ ٹھیک وید کے کتھن انکول اپنے آچاروں کو بناوے جسکا اوپدیش سوامی جی چوتھے نیم میں پرگٹ کرتے ہیں - اس نیم سے ایک اور بات یہہ پرتیت ہوتی ہے - کہ آریہ سماج کوئی سدھانت کوئی مت نہیں - جیسا کہ آجکل مت وادی لوگ اپنی اپنی علیحدہ ہی کھچڑی پکاتے ہیں - اور ساتھ ہی اس سے گورو ڈم کا بھی ستیاناس کردیا ہے -

چوتھے اصول تک ہمکو یہہ نتیجہ کرلینا چاہیے - کہ وید اور ایشور ست ہیں بعد ازاں انکی آگیا انوسار سب لوگوں کو اپنا اپنا اچار کرنا چاہیے - جیسا کہ رشی اوپدیش کرتے ہیں - کہ

मन्मनका भवयति

तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत्कर्मणा करोति यत कर्मणा करोति तद भिसम्पद्यते

यह यजुर्वेद: के ब्राह्मण का वचन है

یہ یجر وید کے براہمن کا وچن ہے۔

اسکا ارتھ یہ ہے۔ کہ جیو جسکو من سے دھیان کرتا ہے۔ اسکو بانی سے بولتا ہے جسکو بانی سے بولتا ہے اسکو کرم سے کرتا ہو جسکو کرم سے کرتا ہے۔ اسکی پراپت ہوتا ہے اس سے رشی صاف طور پر نتیجہ کراتے ہیں کہ جب ہم لوگ کسی کام میں پرورت ہونا چاہئیں تو پہلا فرض ہمارا یہ ہے کہ اسکو بچاریں کہ کونسی وستو ست ہے۔ اور کونسی اسَت ست نشچیات جب گرہن کرنے لوگیہ کو نصل کرلیا تو اپنے فرض کے مطابق ادا آگیا کرانو سار اب کام کرنا چاہئیے۔ اسواسطے رشی کہتا ہے کہ جب کام کرنے لگو۔ تب بھی اسے گرہن کیئے ہوئے دھرم کے انکول کرنا چاہئیے۔ ارتھات ست اور است کو بچار کر کرنا چاہئیے۔

جب سب کچھہ بچار کر ہی کرنا ہے۔ تو بھی ضروری امر ہے۔ کہ ہم سوچیں اور سمجھیں کہ ہم کیوں کریں۔ اسواسطے جواب میں ہم یہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ آریہ سماج کا مکھیہ ادیش سنسار کا اپکار کرنا ہے۔ اسواسطے ایسا ہو کہ اپکار کرتے ہوئے کہیں لوگوں کو تکلیف نہ پہونچے۔ اسواسطے ست اور است کو بچار کر کرو۔ اس نیم کے پہلے حصہ میں وہ پدھ ہیں۔

ایک دوسرا
आर्य उपकार समाज
آریہ سماج کے کمشن -

تو ہمیں نے علیحدہ نہیں کالموں میں ظاہر کردیئے تھے۔ اب دوسرا شبد اپکار ہے۔ ارتھات دوسروں کا بھلا چاہنا۔

پرشن پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب آریہ لوگ دوسروں کا ارتھات آریہ لوگوں سے بھن کا بھلا کرنا اپنا مکھیہ ادیش خیال کریں تو یدی اور وں کے مطابق کریں۔ تو آریہ اپنا نقصان کریں۔ اور اپنی ہانی ہی ہیگی نہیں اور دنیا میں انا ریہ پنا پھیلاویں جو کہ وید وہ دھرم کو اور یدی انکو برخلاف کریں تو اپکار نہیں۔ اسواسطے اپکار کے ارتھ پرچار کے سوائے اور کچھہ نہیں ہوسکتے جسکی طرف اب تک کچھہ بھی دھیان نہیں دیا گیا۔ اس کارن سے میں نے آریہ سماج کو وید پرچارک نام سے بیان کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسکے ارتھ یہہ ہیں۔ کہ آریہ سماج کو پرچار کرنا چاہئیے۔ کہ تم لوگ آتمک انتی کرو۔ شاریرک ترقی کرو۔ اور ایکی بھاو (اتفاق کرنا) سیکھو۔

جب ہم لوگوں کو وید اور ایشور کی گیا معلوم ہوگئی۔ اور ہم نے اسکے مطابق عمل بھی کرلیا۔ اور پرچار کا بیڑا اٹھایا تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ پرچار کسطرح سے ہو۔ تو رشی جواب دیتے ہیں۔ کہ سب سے پرتی پورب دھرم انوسار برتیا کیجہ ہر تو جو کہ ساتواں اصول ہے سو

(دہگت رام ودیارتھی)

پراکرت اوپاسنا کا پھل

یہ کام ہم کبھی بنارس جاویں۔ اور وہاں گنگا کے پل پر کھڑے ہوکر یا اورنگ زیب کی مسجد پر چڑھ کر کاشی کا نقشہ کھینچیں تو پرمیشور کی قدرت کا ایک عجیب نظارہ دکھتا ہے۔ ایک طرف سے گھنٹے اور گھڑیال کی نہایت ہی سریلی آواز سنائی دیتی ہے دوسری طرف سے گنگا جی کا سوچھہ اور نرمل جل اپنے ہر پرکار کی چمک دمک دکھاتا ہوا اپنے کیندر کی اور بڑھا چلا جاتا ہے سامنے سے رام نگر کا قلعہ اور آسکے شاندار محل اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ جہاں ایک طرف مندروں اور محلوں کی خوبصورت شکل دکھتی ہے۔ وہاں دوسری طرف دنیا کی ناپائداری اور زمانہ سے محبت کرنے والے جن پرشوں کی بربادی کا ایک عمدہ سین دکھائی دیتا ہے۔ جہاں ایک طرف اورنگ زیب کی دور تک پھیلی ہوئی سلطنت کا دل میں خیال لاتے ہیں سو وہاں دوسری طرف اُسکے نام تک کو صفحہ ہستی سے قریبًا نیست ہی پاتے ہیں۔ اس تمام چرتر و اور ادبار کو دیکھہ کر خواہ مخواہ مردہ سے مردہ دل بھی ضرور ایک وہ کشش کیواسطے محسوس کرے گا۔ کہ جن لوگوں نے دنیا سے پریم کیا۔ اور جن پرشوں نے اندریوں کی غلامی اختیار کی۔ یا یوں کہو کہ جو پرکرتی کی اوپاسنا کرتے رہے۔ آخر ایکے نام اسی دنیا میں نابودی پراپت کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ جن بات کو لوگ ہزار ہا تکالیف برداشت کر کے محسوس کرتے ہیں۔ گو پرکش کریں یا نہیں۔ وید مقدس شروع سرشٹی میں لوگوں کو وہ اپدیش کرتے ہیں۔ مثلاً

اگر آپ لوگ پراکرت چیزوں کی اپاسنا کرو گے۔ تو تمہاری بھی حالت ویسی ہی ہو گی جیسے کہ ایک مٹی کے ڈھیلے کی ہوتی ہے جو اُوپر کو جاتا ہے۔ جو ایک طرف کسی خاص حالت کو پراپت ہوتا ہوا بادشاہی محل میں سب سے اونچی جگہ پاتا ہے۔ دوسری طرف وہی ہوا کے زور سے ایک ایک ذرہ بکھر کر دُنیا سے گویا بالکل دور ہو جاتا ہے۔ وید میں صاف لفظوں میں اپدیش ہے کہ۔

अन्धन्तम: प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते
ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्याँ रता:॥

وہ لوگ گھور اندھکار میں ڈوبتے ہیں جو پرکرتی کی اپاسنا کرتے ہیں اور وہ جو پراکرت وستوں کے غلام ہوتے ہیں مہا اندھکار میں گرتے ہیں۔ جہاں ایک طرف اس منتر میں اندریوں کے وشیوں کے غلام بننے کے واسطے روکا ہے۔ وہاں دوسری طرف یہ بھی صاف طور پر دکھایا ہے۔ کہ کاریہ روپ سنسار کو ہمیشہ اسار ماننا انسان کا فرض ہے۔ اس سے کھلے لفظوں میں پرتیت ہوتا ہے۔ کہ جتنی چیز معمولی ہو گی۔ اتنی ہی جلدی ناش کو پراپت ہو گی۔ ارتھات اتنی ہی کم پائیدار ہو گی ساتھ ہی جگدیش آ گیا دیتے ہیں کہ منش کو پراکرت پدارتھوں میں موہ بالکل نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی خیال کو ایک اور طرح سے بیان کرتے ہیں کہ جہاں ایک طرف پانچ بھوت پرتھوی۔ اپ۔ تیج وایو۔ آکاش دیکھتے ہیں۔ وہاں ہر ایک کے

ساتھ ایک ایک دھرم پاتے ہیں اور علاوہ بریں ہر ایک دھرم کے واسطے ایک ایک کرم موجود پاتی ہے۔ ارتھات گنجن پرسارن۔ گمن۔ اپ چھیپن اور اُتچھیپن اس سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ گو پرتھوی میں گودھ تو ایک عمدہ چیز ہے۔ تاہم اس کا کرم گنجن سب سے برا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ گو پراکرت پدارتھوں میں تھوڑے وقت کے واسطے آنند اور عزت معلوم کرتے ہیں۔ تاہم انت کو نتیجہ اس سے دور ہوتا ہے۔ اور بربادی کا نشانہ دیکھنا ہے۔ اسی کو صاف طور پر کھولنے کے واسطے ایک کہانی جو اسکو پورے طور پر پرگٹ کرتی ہے لکھنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک مہا یدھ ہوا جسکو دیو اسر سنگرام کے نام سے پکارتے ہیں دیوتاؤں کے سردار بہت वृहस्पति اور انکی سینا پتی इन्द्र تھی۔ اور اسروں کے سردار بہت شکتی مان शुक्राचार्य تھے اور وہ دکھشن دشا میں رہتے تھے۔ اور جنکی مدد کیواسطے آریہ ورت گئے۔ اجہ بھی گئے تھے بہت مدت تک اسر لوگ فتحیاب رہے آخر ایک اوتار کے آنے سے اس گھمسان میں دیوتا فتح کے جھنڈے لہراتے ہوئے سورگ میں خوشیاں منانے لگے۔

اس کہانی سے نتیجہ نکالنے والے اگر گمبھیر پرش ضرور بچار کرینگے۔ کہ یہ سب کچھ کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ ہر ایک اس قسم کی لڑائی کی فتح کے واسطے ایک اوتار کی ضرورت دیوتا لوگ محسوس کرتے ہیں۔ اور ہر ایک جنگ میں کمانڈر Commander آریہ ورت کا

راجہ ہی ہوتا ہے۔ میرے خیال میں جس وقت اسروں کا زور ہوا ارتھات دکشن میں رہنے والے پاپیوں کے کہ وام دشا میں رہنے والے لوگوں کا دباؤ ہوا

वृहस्पति اور इन्द्र کا زور کم ہوا ارتھات گیان اور ویدوں کی بانی کا زور نہ رہا۔ یعنی وام لوگ ارتھات اگیانی مہا لوبھی۔ پاپی لوگ۔ گیان اور وید پر قابو کر گئے۔ تب ہی ایک مہا پرش زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کیواسطے اس سرشٹی میں جنم لیتا رہا ہے۔

اور وہ مہاتما آریہ ورت کا پرچار کر کے کل سرشٹی کے اگیان روپی اندھکار کے دور کرنے کا بیڑا اٹھاتا رہا ہے۔ مثلاً بُدھ۔ شنکر۔ نانک اور سوامی دیانند جی انہیں سے ہر ایک اسی ایک کام کے واسطے آئے تھے تاکہ دنیا کے دیو اسر سنگرام میں دیوتا ارتھات وِدوان لوگوں کی جے کرائیں۔ اور سچے طور پر ایک ایشور کی اپاسنا پھیلے۔ باقی آئندہ

(بھگت رام ودیارتھی)

ستیہ وتی ناٹک

نامی گرنتھ میں مصنف نے آجکل کے راجاؤں کی حالت کا پورے طور پر فوٹو کھینچا ہے۔ اور بڑی ہوشیاری سے پرتیکش کر دکھایا ہے۔ کہ مورکھ راجا خوشامدی لوگوں کے بہکانے سے کیسے کیسے اپدرو کرتے ہیں اور دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ ناٹک کی بھاشا سنسکرت اور سرل ہے۔ لیکن شروع میں کئی شعروں کے بیچ میں کار ان فارسی لفظ زیادہ ہیں۔ اور ایسا کرنا ادب

کریں گے - بندہ اپنی عقل و سودیا کے مطابق جواب دینے اور ماننے کے واسطے تیار ہے خواہ بھگت رام ودیارتھی

ایڈیٹوریل نوٹس

آریہ پتر کا میں لالہ سہل رام کا خط پہر لالہ دیوی چند جی نے اجمیر سے ایک مراسلہ لکھا تھا - جو سہواً ایڈیٹر کے ظاہر نہ کرنیکے اخبار میں چھپ گیا - اس پر کئی مہر دانوں نے بے سنجیدگی سے اس بارے میں خط وکتابت شروع کردی میں نہ تو اپنے آپکو یورپ اور امریکہ وغیرہ میں جا کر ویدک دھرم کا پرچار کرنیکے یوگیہ نہیں سمجھتا ہوں - اور نہ میرے حالات بھی ایسے ہیں کہ میں دور دیشوں میں جانیکا ساہس کر سکوں - اسمیں سندیہہ نہیں کہ آریہ سماج میں ایسے یوگیہ پرش موجود ہیں جو کہ بحیرہ اٹلانٹک کے کنارہ تک ویدک ناد کی گونج پہونچانے کے لئے طیار ہو جاویں لیکن جبکہ اکیلے پنجاب دیش میں پرچار کرنیکا کافی بندوبست نہیں ہو سکتا - تو ایسے ایسے اعلے خیالات اوٹھانے شیخ چلی کے محل سے بڑھکر کوئی وقعت نہیں رکھتی - اس شہ میں صرف پرائیوٹ خط وکتابت تک ہی خاتمہ نہیں ہوا بلکہ کسی ایک آریہ سماجوں نے خاص چندہ کے لئے رزولیوشن پاس کرکے باضابطہ کارروائی بھی شروع کردی میں اپنے اُن سب بہتر دل اور آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے نویدن کرتا ہوں کہ بجائے اس معاملہ پر زور دینے کے پنجاب پرتی ندھی سبھا کے مشن فنڈ کو مضبوط کریں جس سے کہ ہماری سبھی امیدیں وابستہ ہیں -

---

گانوں کے کھیتوں میں یدی کبھی بھی آپکو جانیکا اتفاق ہوا ہوگا - تو آپنے کئی دفعہ جب کو ہل چلاتے اور اُسکی بیوی کو اُسکے پیچھے پیچھے بیج بکھیرتے ضرور دیکھا ہوگا - گویا اگر کسی منش کو سنسارک یاترا میں سچے ساتھی کی ضرورت ہو - جو کہ ہر ایک کام میں اُسکی پوری مدد کرے نہ کہ آجکل کے سوارتھی دوستوں کی طرح تکلیف میں پیٹھ پھیرے - تو کیول ایک استری ہی ساتھی ہو سکتی ہے - ٹھیک اسی طرح سے سنسار میں یدی گھور درشٹی سے اپنے جیون کا امتحان کیا جاوے - تو سچ مچ ہر ایک حالت میں ہل جوتنے والے کا کام کرتا ہے - اور اسکی استری بیج بکھیرتی ہے - اسی ایک النکار کو ہر ایک پرش اپنے آپ میں دیکھ سکتا ہے کہ آتما شریر میں ہل جوتنے کا کام کرتا ہے اور بدھی ٹھیک اُسی استری کی طرح بیج بوتی ہے یدی بدھی کسی پرش کی ٹھیک نہو - تو اُسکا سب کچھ کیا کرایا نشٹ ہو جاتا ہے جس طرح سے کہ اگر بیج بونے والا ٹھیک طرح سے جہاں مناسب ہے بیج نہ بکھیرے تو کبھی پھل کی پراپتی نہیں ہو سکتی اور وہ بیج اوپر سے ہی کیڑے مکوڑے چگ جاتے ہیں اسی طرح سے بدھی کو ٹھیک طرح سے کام کرنے کا گیان نہونیکے کارن انسان ہر وقت ہر طرح دھوکہ کھاتا ہے اور نشٹ بھرشٹ ہو جاتا ہے جس طرح سے کہ اُس استری کو اپنے پتی کے واسطے ان آدی پدارتھ تیار کرنے پڑتے ہیں - ٹھیک اُسی طرح سے بدھی کو ہر ایک چیز میں تمیز کرکے آتما کے آگے رکھنا پڑتا ہے - اسی ایک النکار کو اوپنشد کار رتھ شریر کو ایک رتھ بنا کر لوگوں کے سمجھانے میں یتن کرتے ہیں - تو آتما روپی رتھی کے واسطے بدھی ہی کیول ساتھی ٹھہرتے ہیں - یدی ہم اس سنسار میں پتی کے بیج پھیلانے کی کچھ بھی پھل دیکھنے کی آشا رکھتا ہو - تو ضرور اپنے سہ چارنی بیج بونیوالی استری کو شدھ پوتر اور نردوش رکھنا نہایت ضروری بلکہ لازمی ٹھہرتا ہے - آشا ہے کہ ودوان پرش ضرور غور کرینگے -

---

گن کرم سے ورن کو مانتا ہوا بھی اتنا ضرور مانتا ہوں کہ اول سنسکاروں کے اثر لڑکے کے دل پر اوشیہ ہوتے ہیں - جو کہ اُسکے والدین کے کرموں انوسار اُسکو پراپت ہوتے ہیں - آپنے اکثر دیکھا ہوگا کہ عموماً پنڈت کا لڑکا پنڈت - دھرماتما کا لڑکا دھرماتما اور دلیش کا لڑکا دلیش ہی دیکھ پڑتا ہے - پرنتو بعض اوقات ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے - کہ پنڈت کا لڑکا مہا مورکھ اور دھرماتما کا دراچاری - انہیں خاص واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے گن کرم سے ورن ماننا اتی اوتم ہے - یہہ نہایت ہی عمدہ ہوگا - بڑے پنڈت کی سنتان سوشیل ودوان اور دھرم پالک ہو - پرنتو اتی ودیابتی دوش کو دور کرنا بھی ایک فرض ہے - جبکہ منش کلشن کرنا آرمبھ کرے -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

سرسٹھ آریہ سماجیں بند نہیں ہوئیں اگر پوری پوری توجہ کیجاوے تو اسی قدر سماجیں نئی ستھاپت ہونیوالی ہیں

لالہ شب نراین ورما محرر رجسٹری سرسہ کا خیال ہے کہ چھوٹی چھوٹی آریہ سماجیں انکے ادہکاریوں کی غفلت سے پژمردہ اور تباہ حالت میں رہی ہیں قابل اطمینان ہے۔ اور میری رائے ناقص بھی ان سے کسی قدر اتفاق کرتی ہے۔ اور پرتی ندہی سبھا کے اوپدیشکوں کی لاپرواہی تصور کرنے میں میں صاحب موصوف سے اتفاق نہیں کرتا۔ کیونکہ پرتی ندہی سبھا کی اوپدیشکوں کی قلیل تعداد معہ کل پنجاب آریہ سماجوں کی سامنے ہے۔ اور علاوہ ایسکے سنسکاروں کا کرانا اور ایک دو پنڈتوں کا اس کام میں مصروف رہنا ضروری ہے۔ اسواسطے جب تک کہ ہر ایک ضلع کی سماجیں اپنے واسطے پرچار کا خود انتظام نہیں کرتیں۔ یہہ حالت اسیطرح رہیگی قصبہ کھنہ ضلع لودھیانہ میں بڑے دنوں چھٹیوں سے کچھہ پہلے پنڈت رام رتن جی مہاراج اوپدیش کے واسطے تشریف لے گئے تھے۔ انکے منوہر ویاکھیانوں کا جو اثر قصبہ کے لوگوں کے دلوں پر ہوا۔ اُس سے وہی لوگ واقف ہیں اور گیارہ اشخاص پہلے سے آریہ سماج کے پریمی اس قصبہ میں موجود ہیں۔ جنکا منشا اس جگہہ سماج قایم کرنے کا ہے۔ مگر پنڈت صاحب کے اوپدیش سے بہت دلوں پر ویدک دہرم کی بزرگی چھا رہی ہے۔ اور معزز ہندو اصحاب ویدک دہرم کے سہایک ہو رہے ہیں۔ نیز لالہ رام نراین صاحب ورما سکرٹری میونسپل بورڈ بڑے التساہی پُرش ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے قصبہ کھنہ میں سماج قایم نہ ہونے کی صرف یہی وجہ ہے۔ کہ ویدک دہرم کے ادہکاری صرف اس بات کے خواہاں دکھیاں ہیں کہ اوپدیش دوارا قصبہ کے باسیوں کے دلوں کو ویدک دہرم کی طرف کھینچکر پوری پوری تقویت سے سماج قایم کیا جاوے۔ تاکہ کسی وقت پرتی ندہی سبھا کو کھنہ آریہ سماج کو بھی بند شدہ نہ سمجھنا پڑے۔

مگر میری رائے میں اگر اوپدیش کا دارمدار صرف پرتی ندہی سبھا کے چند اوپدیشکوں پر چھوڑ کر سماجیں سو جاینگی۔ تو ۶۷ سماجوں کا بند ہو جانا سچ ہے۔ میں دوبارہ جملہ آریہ سماجوں کی سیوا میں التماس کرتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے ضلع میں اوپدیش کا انتظام کریں۔ خاصکر لودھیانہ آریہ سماج اور نیز ضلع کی اور سماجوں یعنی جگراؤں مالیر کوٹلہ رائے کوٹ کے ادہکاریوں کی سیوا میں بہت زور سے التماس ہے کیونکہ آپ صاحبان کی توجہ سے بہت جلد دو بڑے قصبوں کھنہ ماچھیوارہ میں سماجیں ستھاپت ہو سکتی ہیں اور چاروں سماجوں کو ایک اوپدیشک کا خرچ بھی کچھہ مشکل نہیں۔ اسیطرح ہر ایک ضلع میں بڑے بڑے گاؤں اور قصبوں میں ویدک دہرم کے پریمی پُرش موجود ہیں مگر اوپدیش کی ضرورت ہے۔ چنانچہ سنگھ سبھا بھٹور علاقہ پٹیالہ کے دو ممبر مجھے کو ریل میں ملے تھے۔ وہ پنڈت رام رتن جی کے دوبارہ آنے اور اوپدیش دینے کی خوشیاں منا رہے تھے۔

راقم

تیلورام شرما ڈکانی ٹاہ

شہر سرسہ میں ویدک پرچار ویگیوپویت سنسکار اور یعنی میں ہون یگ کیرتن و اوپدیش

اگر شہر سرسہ بند شدہ سماجوں کی فہرست میں نہ آتا۔ تو کیوں ہمارا مضمون اُسکی تردید میں ۱۴۔ فروری ۱۸۹۶ء کے اخبار ست دہرم پرچارک میں مندرج ہوکر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب و آریہ سماج حصار کی سیوا میں معزز اوپدیشکوں کے منوہر کتھائیں سُننے کی استدعا کرتا۔ اور کیوں لائق اوپدیشک پنڈت امیں چند صاحب لالہ متھرا پرشاد صاحب کے درشن نصیب ہوتے۔ اس امر پر غور کر کے ہم ایڈیٹر صاحب اخبار مذکورہ کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ انہوں نے ہمکو سبق دیا کہ بغیر پرشارتھ کے آنند کا جیت پراپت نہیں ہوتا۔ غرضکہ بغیر ہاتھ پیر ہلائے روٹی بھی حلق سے نیچے نہیں اُترتی۔ قبل ایسکے کہ اور حالات کا تحریر کرنا شروع کروں اُن ۶۷ سماجوں سے جو بند شدہ سماجوں کی فہرست میں آئی ہیں پراتھنا کرتے ہیں کہ اگر انکی سماجوں کی بھی ایسی ہی حالت ہے

جیسی کہ سرسہ سماج کی تھی تو ضرور وہ بھی ترقی
مذہبی سبھا سے اوپدیشکوں کی توجہ فرمائی کے
واسطے ہماری طرح گذارش کریں۔ تو امید
ہو سکتی ہے کہ اوپدیشکوں کی توجہ فرمائی سے
انکی سماجوں کی سدی حالت دور ہو کر آئندہ ترقی
کی جھلک نمایاں ہونے لگیگی۔ جیسا کہ اب
سرسہ سماج نے ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے
صرف اتنا ہی نہیں ہوا بلکہ میرے مضمون
کو درج اخبار ہونے پر لالہ جی چند صاحب
اوپنشری آریہ پرتی ندہی سبھا نے بذریعہ
اپنے پتر مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۶ء نمبری
۵۰۷ کے پنڈت موہن لال صاحب ممبر آریہ سماج
امرتسر نے بذریعہ اپنے کرپا پتر کے میری ہمت
افزائی کی ہے۔ جنکا میں تہ دل سے شکریہ ادا
کرتا ہوں۔

۱۲ فروری ۱۸۹۶ کو پنڈت امیں چند
صاحب اوپدیشک آریہ سماج حصار رونق
بخش سرسہ ہوئے اور مجھ خاکسار کی غریب خانہ
پہ ہی فروکش ہوئے۔ میری پنڈت صاحب سے
یہہ پہلی ہی ملاقات تھی۔ پنڈت صاحب نے
۱۲ فروری کو سماج مندر میں دھرم وشے پر
ویاکھیان دیا۔ ویاکھیان پنڈتانہ نہایت معقول
واثر پیدا کرنیوالا تھا۔ حاضری قریباً ۷۰ کے تھی
۱۴ فروری کو آپکا ویاکھیان سنسکار ودھی
پر تھا۔ جو بڑا پُراثر تھا۔ حاضری ۵۰ کی تھی
۲۳ فروری کو بعد کارروائی سپتاہک جلسہ
کی اپاسنا کرانے کے بعد پنڈت جی نے وید
آشرم پر ویاکھیان دیا۔ ۲۴ فروری کو لالہ
متھرا داس اوپدیشک دہلی تشریف لے بھی
صبح کی گاڑی میں تشریف لاکر مجھکو کرتارتھ
کیا تھا۔ لالہ متھرا داس جی ۲۴ فروری ۱۸۹۶

کو سماج مندر میں موجود تھے۔ کہ پنڈت
امیں چند صاحب نے معقول دلائل اور پرمانوں
سے وید کی عظمت کے بارہ میں عمدہ ویاکھیان
ختم کیا۔ اسکے بعد لالہ متھرا داس نے بھی بعد
گھنٹہ تک وید کی عظمت پر بولنا شروع کیا وقت
بہت تنگ ہو گیا تھا۔ سامعین اوکتا رہے
تھے۔ اسواسطے بعد ختم ہونے لکچر کے آرتی گا کر
جلسہ سماپت کیا گیا۔ بعد سماپت ہونے جلسہ
کے ایک شخص بابو ڈونگرسی نے ویدوں پر
اعتراض کیا۔ چونکہ جلسہ سماپت ہو چکا تھا
اسواسطے بابو صاحب موصوف کی خدمت
میں عرض کیا گیا۔ کہ کل آپ تشریف لاکر
اعتراض کریں۔ کل یہہ ہی کام ہوگا اور
آپکے اعتراضوں کا جواب دیا جاویگا اور
لکچر نہیں ہوگا۔ چنانچہ ۲۵ فروری کو باوجود
بارش ہونے کے ہردو اوپدیشک صاحبان
معہ ممبران سماج۔ سماج مندر میں موجود
تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب اور چند علاوہ ممبروں کے
اور کچھ اور آدمی مباحثہ کے سننے کیواسطے
جمع ہو گئے تھے۔ بابو ڈونگرسی تشریف
نہیں لائے تھے۔ کہ ایک آدمی بھیجکر انکو
طلب کیا گیا۔ بابو صاحب موصوف کو جہانتک
انکے خیالات سے ہمکو معلوم ہوا۔ عیسائیوں
کی بائبل پر زیادہ آسمانی کتاب ہونیکا
اعتقاد ہے جسکی وجہ سے انہوں نے
ویدوں کی قدامت اور عظمت پر اعتراض
اوٹھائے۔ آپ انگریزی اور معمولی بھاشا
جانتے ہیں۔ مگر اپنی سنسکرت دانی
کیسے بیان نہیں کر سکتے۔ اسپر خیالی بھلا ناگی
اشنت کے معنی نہیں سمجھ سکتے تھے سب
اور اعتراض محض لغو تھے۔ جنکا

معقول جواب ہردو اوپدیشک صاحبان نے
دیا۔ مگر افسوس یہہ ہے کہ سامعین میں سے بعض
کے طالب علم تک جو وہاں حاضر ہوئے تھے
اوپدیشک صاحبان کی معقول جواب سنکر
انکو سمجھ سکے تھے۔ مگر بابو صاحب صاف
اردو بھاشا کو بھی نہیں سمجھتے تھے۔ کبھی جیو برہم
کی ایکتائی پر بحث کرتے تھے کبھی جیو ایشور
میں تمیز نہ کر کے بکری اور ایشور کے ایک
ہونے پر بحث کرتے تھے۔ کبھی انجیل کا ویدوں
کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔ پنڈت امیں چند
صاحب نے معقول پرمانوں سے آپکے سوالات
کا جواب دیا۔ اور لالہ متھرا داس اوپدیشک نے
انجیل میں سے چند جگہ اُن کو کیول کلپت ایسی
دکھلائیں۔ جنکا الضافت دیگر سامعین کے
دلوں نے اسیوقت اچھے طور پر کر دیا۔ جب
کچھ جواب بابو صاحب کو نہیں آیا تو آخر
میں یہہ فرماکر کہ ہم ایشور کو بھی نہیں مانتے گھر
ہو گئے۔ جسپر سب سامعین انکی لیاقت پر
خندہ زن ہوئے۔ انکو خاموش کر دیا گیا
اور بابو صاحب سے کہا گیا۔ کہ اور کچھ پیش
کرنے ہوں۔ آپ شوق سے کر سکیں گا۔ اسپر
انہوں نے کہا کہ اوپدیشک سنسکرت نہیں
جانتے میں اشلوک پڑھتا ہوں انکی معنے
تمنے اوپدیشک بتلا دیں۔ چنانچہ بابو صاحب
نے ایک اشلوک کا کچھ حصہ پڑھا۔ جسکے
ارتھ پنڈت امیں چند صاحب نے اچھی طور پر
سمجھا دیے۔ اسکے بعد بابو صاحب کی
روانگی پر بعد آرتی جلسہ سماپت ہوا۔ اور
کی حاضری کو آریہ سماج کے سدھانت پر
اور بابو صاحب کے بحث پر کیا حضرت ناواقفیت
ہو گئی۔ ۲۶ فروری ۱۸۹۶ کو پھر جلسہ

میں لالہ متھراداس کا دیاکھیان تھا۔ جو آپنے
نہایت عمدگی اور جوش کے ساتھ اپدیش کا کہیان
کو سماپت کیا۔ حاضری آجکی بھی عمدہ تھی۔

۲۷۔ فروری ۱۸۹۶ء کو میرا یگیوپویت سنسکار تھا
جسکی واسطے سماجک ممبران و دیگر اشخاص کو
مطلع کیا گیا تھا۔ منڈپ پھولوں اور پتوں
سے خوشنمائی کیساتھ آراستہ کیا گیا تھا۔ پندرہ
بیس آدمی جمع تھے۔ ہون ہونیکے بعد ویدوکت
ریتی سے یگیوپویت سنسکار ہوا۔ بھجن ایشور اپاسنا
کی اور وید منتروں کا اور چاروں قدیم آریہ زمانہ
کی یاد دلاکر ہر ایک کو آنند کر رہا تھا۔ یگیوپویت
سنسکار کے اختتام پر راقم نگارندہ نے حسب
ذیل فنڈوں کو حسب ذیل دان دیا۔

وید پرچار فنڈ ۸؍ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۸؍
دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور عہ
یتیم خانہ فیروزپور عہ
پنڈت امیں چند صاحب اپدیشک عہ
لالہ متھراداس اپدیشک عہ

لالہ متھراداس اپدیشک نے اپنا روپیہ
اسی وقت وید پرچار فنڈ کو اور پنڈت
امیں چند اپدیشک نے اپنا روپیہ یتیم خانہ
فیروزپور کو دان کیا۔ اس دان کے
سوائے میں نے اور بہنوں کو جو سنسکار
کے وقت موجود تھے۔ لچھمن مصر شستری (?)
جوشی رام پنڈت ار لیکھرام پنڈت ار
گنپت رام طالب علم ار بھگت رام طالب علم ار
کشوری لال طالب علم ار دان دیا۔
لالہ متھراداس اور پنڈت امیں چند کو دیکھ کر
اوروں نے اپنا اپنا روپیہ بھی سماج کے
مستحق فنڈوں کو دان کر دیا ہے۔ ان ہر دو
اشخاص نے بھی اپنا ایک ایک آنہ یتیم خانہ
فیروزپور کو دان کیا۔ اب کل تفصیل دان
فنڈوار حسب ذیل ہوگی۔

وید پرچار فنڈ سے؍
شب نرائن عہ لالہ متھراداس اپدیشک عہ
مہاودیالہ ۶
شب نرائن ۶
دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور عہ
شب نرائن عہ
یتیم خانہ فیروزپور
شب نرائن عہ۔ بھائی اشیر سنگھ عہ۔ پنڈت
امیں چند عہ۔ والدہ شب نرائن عہ۔
ہمشیرہ شب نرائن عہ۔ لچھمن مصر ار
جوشی رام پنڈت ار لیکھرام پنڈت ار بالمیہ (?)
کانشی رام ار گنپت رام طالب علم ار بھگت رام
طالب علم ار کشوری لال طالب علم ار بابو ہرنرائن ار
لالہ جنگ بہادر عہ

کل رقم دان شدہ میں سے مبلغ پانچ روپیہ
وید پرچار اور مہاودیالہ فنڈ کے حوالہ لالہ متھراداس
اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ہوئے کہ فنڈہائے
مذکورہ بالا میں پہونچا دیں۔ باقیماندہ چھ روپیہ
دیانند اینگلو ویدک کالج فنڈ اور یتیم خانہ فیروزپور
فنڈ کے سماج خزانہ میں جمع ہیں۔ جو ہر وقت
مناسب ارسال کیئے جاوینگے۔ سنسکار مذکورہ
بعد آرتی و تقسیم پرساد و ہون بھوگ سماپت ہوا
اسی شام کو میرے مکان پر سماجک ممبران
وغیرہ کا پریتی بھوجن اسی سنسکار کی وجہ سے
تھا۔ جسکو سب ممبران نے خوشی سے منظور
کیا تھا۔ آج شام کو لالہ متھراداس صاحب کا
دیاکھیان آریہ سماج کے اصولوں پر تھا۔ جسکو
اپدیشک صاحب نے بہت اچھے طور پر ظاہر کیا
حاضری قریباً پچاس کی تھی۔ بعد آرتی کی جلسہ
سماپت ہوا اور سب ممبران نے اپنی کرپا سے
پریتی بھوجن پاکر مجھ کو کرتارتھ کیا۔

۲۸۔ فروری ۱۸۹۶ء کو حسب ایمائے سکریٹری
صاحب کوئی دیاکھیان سماج مندر میں نہیں
ہوا۔ ۲۹۔ فروری ۱۸۹۶ء کو سماج مندر میں
قریباً ۸ بجے کے ہون ہوا۔ بھجن ہوتے ہوتے
ایک بجے کے قریب نگر کیرتن ہوا۔ سب آگے
تاشہ نواز تھے۔ اسکے بعد انگریزی باجا۔ پھر
اوم شبد کا جھنڈا۔ اسکے پیچھے بھجن منڈلی ایشور
اپاسنا کے بھجن گاتے ہوئے سماج مندر سے روانہ
ہوکر لوہن ہال والی گلی میں سے گزر کر نوہریا بازار (?)
میں ہوکر چاندنی چوک میں پہونچے۔ جابجا
ٹھہرتے جاتے تھے۔ بھجن کے بعد کبھی لالہ
متھراداس کبھی پنڈت امیں چند اپدیش
کرتے جاتے تھے۔ اور آریہ سماج کے سدھانت
کو اچھے طور پر سمجھاتے جاتے تھے۔ غرضیکہ
اسطور پر مشہور مشہور بازاروں میں نگر کیرتن
ہوا۔ اور غروب پانچ بجے کے واپس سماج
میں پہونچے۔ شہر والوں کو اس نگر کیرتن
سے معلوم ہو گیا۔ کہ سرسہ میں بھی آریہ سماج
ہے۔ نگر کیرتن اور ہون کے واسطے جو فہرست
چندہ کھولی گئی تھی۔ اسمیں بابو ہرنرائن و
پنڈت دولی چند صاحبان نے ہمت کوشش (?)
کرکے۔ پانچ روپیہ چندہ فراہم کیا اور باقی خرچ
کا انتظام خود ہی عمدہ طور سے کیا۔ اگرچہ ہر دو
صاحبان صرف اسوقت تک سبھاسد ہی
سماج نہیں ہوئے ہیں۔ مگر بڑے پورشارتھ سے (?)
سماج کا کام دل سے کرتے ہیں۔ میں ہر دو
صاحبان کو آپکے پورشارتھ کا دھنیاواد دیتا
ہوں۔ اور سماجک ممبروں اور اہلکاریوں
کو بھی اسسے سبق لینا چاہیئے۔ تاکہ سماج کی

ترقی ہو۔

ہردو اوپدیشک صاحبان کے ویاکھیان سے سماج کے ممبران کی تعداد بھی بڑھ گئی پانچ ممبر اور ہوئے۔ آخر کار میں نمستے پوسٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج حصار کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے مضمون مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۹۶ء پر نوٹس لیا۔ اور اوپدیشک بھیجا۔ امید ہے۔ کہ اسی طور پر آئندہ بھی اس کمزور حالت سماج پر دیا کو کام میں لاتے رہینگے۔

الراقم

نت نرائن ازسرسہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت دیوی دیالو جی پرچارک نے ۲۸ جنوری کو گوجرانوالہ میں ایک اوپدیش دیا۔ ۲۹ کو ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۳۰ کو وزیر آباد میں اوپدیش دیا۔ ۳۱ کو ویاکھیان دیا۔ یکم فروری کو سیالکوٹ میں اوپدیش دیا۔ ۲ فروری کو ویاکھیان دیا شروتا ۲۵ تھے۔ ۴ کو گجرات میں اوپدیش دیا شروتا ۸۰ تھے۔ ۶ سے ۹ فروری تک راولپنڈی میں ۳ ویاکھیان دیے۔ شروتا ہر روز پچاس ساٹھ تھے۔ ۱۰ کو حسن ابدال کے سٹیشن پر اوپدیش دیا اور ۱۱ کو شہر میں ویاکھیان دیا۔ ۱۳ کو ایبٹ آباد میں ویاکھیان دیا شروتا پچاس تھے۔

پنڈت ... رام بھیرہ نواسی پرچارک نے یکم جنوری کو بھروکی (گوجرانوالہ) میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۲ سے ۵ جنوری تک خانکی (گوجرانوالہ) میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۴۰ سے زیادہ تھے۔ ۶ سے ۸ تک سارو کی (گوجرانوالہ) میں ویاکھیان دیے شروتا قریباً پچاس تھے۔ ۹ کو دلاور میں ویاکھیان دیا شروتا ۲۰ تھے۔ ۱۰ کو خانکی (گوجرانوالہ) میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۹۰ تھے۔ ۱۱ کو چھناوال میں ویاکھیان دیا۔ شروتا ۳۰ تھے۔ ۱۲ و ۱۳ کو من چر میں ویاکھیان دیے ۱۴ سے ۱۷ تک رام نگر میں ویاکھیان دیے شروتا ہر روز چالیس کے قریب تھے۔ ۱۸-۱۹ کو کوٹ ہرا میں۔ ۲۰ و ۲۱ کو ونی کے میں ۲۲ و ۲۳ کو چک بھٹی میں۔ ۲۴ سے ۳۱ تک جلالپور بھٹیاں میں ویاکھیان دیے۔

پنڈت لال من پرچارک نے ۱۴ و ۱۵ جنوری کو لوزپور (شاہ پور) میں ۱۶ و ۱۷ کو جھاجی میں ۱۸ و ۱۹ کو جوہرا میں ۲۰ سے ۲۲ تک گرہوٹ (شاہپور) میں۔ ۲۳ سے ۲۹ تک ساہیوال میں ویاکھیان دیے اور کتھائیں۔ تعداد شروتا معقول تھی۔ ۳ فروری کو بھیرہ میں ایک بواہ سنسکار کرایا۔ ۵ کو ویاکھیان دیا۔ شروتا ۵۰ تھے۔ ۷ کو پھر ایک بواہ سنسکار کرایا۔ ۹ کو پھر ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا کی تعداد پچاس سے سو تک بڑھ گئی۔ ۱۵ سے ۱۸ تک لک وال میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ایک سو کے قریب تھے۔ ۱۹ و ۲۰ کو بریا میں۔ ۲۱ و ۲۲ کو شاہپور میں۔ ۲۳ کو خوشاب میں۔ ۲۴ کو بھکر میں ویاکھیان و اوپدیش دیے۔ پرشنوتر بھی ہوئے۔

پنڈت بھوجدت شرما نے ۱۵ سے ۱۷ جنوری تک ملتان میں ویاکھیان دیے۔ ۱۸ سے ۲۱ تک سکھر کے سالانہ جلسہ میں پانچوں کی حاضری میں لکچر دیے۔ ۲۵ سے ۲۸ تک مظفر گڑھ میں ویاکھیان دیے۔ شروتا پچاس کے قریب تھے۔

ساماجک خبریں

رڑکی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بجائے ۲۱ و ۲۲ مارچ ۱۸۹۶ء کے ۱۰-۱۱-۱۲ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

۲۷-۲۸ فروری ۱۸۹۶ء کو ممبران آریہ سماج جھنگ نے بہ تقریب ہولی دونوں دن جھنگ اور مگھیانہ میں نگر کیرتن کیا گو مخالفوں نے اینٹیں بھی برسائیں۔ مگر ساماجک پرش کب پرواہ کرتے تھے۔

ساماجک ممبران بیان پور ضلع گورداسپور نے سیلہ کاٹھ گڑھ میں منجملہ ویدک دھرم کا پرچار کیا ہر دو ویاکھیانوں میں اوسط حاضری تقریباً ۵۰ کس رہی۔ سماج ہذا کا انتخاب بہ تفصیل ذیل ہوا۔ لالہ مٹھو رام پردھان۔ سردار ہری سنگھ اوپ پردھان لالہ سادھو رام منتری۔ لالہ متھرا داس اوپ منتری لالہ گوردیال پستکادھیکش۔ لالہ بھگت رام خزانچی لالہ سنت رام لالہ ہیرا سنگھ ممبران انترنگ سبھا اس سماج کے ممبروں نے ایک ودیا سبھا قائم کر کے اس میں ایک آریہ سکول بھی کھول دیا ہوا ہے

میلسی ضلع ملتان میں گو آریہ سماج نہیں ہیں مگر چند ایک آریہ پرش وہاں موجود ہیں۔ جنہوں نے بڑی کوشش سے ایک شخص مسمی ہیما ارورہ کو جسکا قریباً ڈیڑھ سال سے حقہ پانی بند تھا۔ اور جس سے برہمن لوگ شمولیت کے واسطے ایک معقول رقم بطور

رشوت مانگتے تھے۔ بلکہ ایک مہنت کو بھاولپور میں کچھ بہنیٹ پوجا دلوا بھی دی تھی) شامل برادری کر کے حقہ پانی کھولدیا۔ اور اس خوشی پر میاں مذکور نے مبلغ تین روپیہ مختلف فنڈوں کی امداد میں دان دیئے۔

اور جلسہ میں عموماً اچھے اچھے مہذب صاحبان موجود تھے۔ پنڈت بھگت رام جی نے اپنی دھرم پتنی کی صحت یابی پر مبلغ چھ روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان دیئے۔ اور ڈاکٹر بیلی رام جی نے دو روپیہ منشی رام صاحب سپاہ نویس سٹور نے دو روپیہ اور لالہ جیا رام جی ٹھیکیدار نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیئے دان دیئے۔

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا ہر ہفتہ وار جلسہ ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ۲ مارچ کے بدھ کو مضمون زیر بحث ایشور کی ہستی و عدم ہستی پر تھا۔ اور بحث مباحثہ کے بعد لالہ ٹانی چند صاحب سکرٹری اور پنڈت دھرم چند پردہان آریہ سماج نے پرمانوں دلیلوں سے ایشور کی ہستی کا ثبوت دیا۔ آئندہ ہفتہ کے لیئے مضمون زیر بحث "روح اور اسکی ہستی کا ثبوت" رکھا گیا۔ حاضری قریباً ۱۵۰ کے قریب تھی اور کلب کی طرف سے ایک لائبریری کھولنے کے واسطے وچار ہو رہا ہے۔

آریہ سماج شاہ پور صدر جسمیں کثرت سے ممبران از قوم کھتریاں ہیں۔ دیوان سنت رام صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے بدھواؤں کا دکھ دور کرنے کے لیئے اپنی کم سن بیوہ دختر کا بواہ کر کے ایک قدم آگے رکھا ہے۔

لالہ شنکر داس کو ہلی کنیا پاٹ شالا کا چندہ جو کہ یہاں پر کھلی ہوئی ہے اکٹھا کرنے میں بہت امداد دیتے ہیں۔ چنانچہ ہولی کے موقعہ پر معہ لالہ صاحب موصوف و دیگر ممبران کنیا پاٹ شالا کے لیئے دان مانگا۔ مبلغ پچیس نقد وصول ہوئے۔ اور بہت کا وعدہ ہوا لالہ شنکر داس اور لالہ برج لال دکاندار نے ایک ایک روپیہ دان دیا۔

حکیم سنت رام پرچارک نے کوٹلہ کے مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ سے فارغ ہو کر باگڑیاں میں جا کر پرچار کیا۔ گو پوجاریان نے ہارج ہونے کی کوشش کی۔ مگر گانو والوں نے انکی خوب خبر لی۔ بعد ازاں پنڈت جانی رام و راجا رام سے مباحثہ ہو کر سماج قائم ہو گیا۔ اسی وقت سات روپیہ چندہ ہو کر ادھکاریان ذیل مقرر ہوئے پردہان پنڈت برہم دیال۔ منتری لالہ رام لال اپمنتری لالہ پورن چند۔ کوشادھیکش لالہ فتح چند پستکادھیکش سردار ہیرا سنگھ۔ ممبران سردار ہزارہ سنگھ۔ سردار دلیپ سنگھ و لالہ کانشی رام سردار ارجن سنگھ جاگیردار سماج کے بڑے حامی ہیں۔ یہاں پر اوپدیشک ہر ہفتہ ضرور پہونچنا چاہیئے۔

بنوں کے سکھوں نے ایک عورت کو جو کہ ۱۴ سال سے دین محمدی میں تھی شدھ کر کے ایک ہندو کے ساتھ شادی کر دی۔ پوپ لوگ شور مچا رہے ہیں۔ مگر وہ ناکامیاب ہونگے۔

کوئٹہ آریہ سماج نے لالہ گنیش داس صاحب منتری آریہ سماج کا جو کہ سیالکوٹ کو تبدیل ہو کر آئے ہیں آپکے ساماجک کاموں میں کوشش شدہ اچھوتی وغیرہ کے صلہ میں دھنیاد کا رزولیوشن کثرت رائے سے پاس کیا۔

چھاونی نوشہرہ میں ۲۸-۲۹ فروری ۱۹۱۶ء کو ساماجک پرشوں نے لیشموتیت پنڈت کشن چند اور دیسراج اور ایک دیگر اصحاب جو کہ بلانے پر پشاور سے تشریف لائے۔ دونوں روز نگر کیرتن کیا۔ اور ۲۸ کی رات کو ہون سماج مندر میں ہوا۔ ہون کی سامگری کے لیئے ایک لالہ گنڈا مل آریٹی دکاندار نے مبلغ تین روپیہ دان دیئے۔ ۱۱ فروری میں یہاں پرچار ہوا۔ بتفصیل ذیل ہوئے۔ ایک سردار گنڈا سنگھ صاحب ہیڈ کلرک کے مکان پر دوسرا ایلٹن نمبر ۲۸ دوگرہ میں اور دو سماج مندر میں ہوئے۔

دھرم سالہ آریہ سماج نے دیوان سنت رام جی کی اپنی کمسن بیوہ دختر کی شادی کرنے پر دھنیاد کا رزولیوشن پاس کیا۔ ۲۹ فروری کو سماج مندر میں ساماجک پرشوں نے ہولی کا تیوہار منایا نگر کیرتن ہوا۔ ہون کرایا۔ تمام دن لکچر اور بھجن ہوتے رہے۔

ایبٹ آباد آریہ سماج نے بھی ہولی کا تیوہار منانے کے لیئے پنڈت سیتا رام جی شاستری کو پشاور سے پراتھنا پتر بھیجکر بلوایا۔ جنہوں نے چار روز تک یہاں پر پرچار کیا۔ حاضری خاصی ہوتی رہی۔

لالہ پیارا مجید داس صاحب سود ساکن تنخواہ دار ریاست کپورتھلہ کے پتر کا بواہ سنسکار بمقام بوضع بہرال ضلع لودھیانہ لالہ سلطانی مل کی پتری کے ہمراہ سنسکار ودھی کے مطابق ویدوکت ہوا۔ اور لالہ دولت رام کی طرف سے ۵ روپیہ اور لالہ مولا رام جی کی طرف سے ۵۵ روپیہ ساماجک فنڈات میں دان ہوئے۔

لوکل

پنڈت رام رتن جی نے موضع کھنگالاں اور نواں شہر

نمبر ۵۰ | مطبوعہ ۹ چیت سمت ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۱۹ مارچ ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۷

यजुर्वेदः अ० १ मं० ५

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे राध्यताम्। इदमहमनृतात्सत्यमुपैमि॥५॥

"اے سچی پرتگیاؤں (دھرم) کے پالن کرنے والے گیان سروپ پرمیشور! میں جھوٹھ سے علیحدہ جو سچا دھرم ہے۔ اسکی پراپتی کی خواہش کرتا ہوں۔ میری یہ خواہش آپ اچھی طرح پوری کیجیے۔ تاکہ میں اسمیں کامیابی حاصل کرنے کے لائق ہوں۔ اور اس سچے دھرم پر چل سکونگا"

سیدھے راستہ پر چلنے کے لیے اس راستے کی سواسی کی مدد درکار ہے۔ تاکہ امتحان سامنے آنے پر کہیں دوسری طرف کی پگڈنڈیوں میں نہ پھنس جاوے۔ اسی طرح سچے دھرم کو گرہن کرنے کی خواہش کرنے والے منشیہ کے لیے ضروری ہے۔ اس مالک کل کی شرن لیوے۔ جسنے کہ سچے دھرم کے گیان کو سنسار میں پھیلایا۔ اس منش دھرم مارگ میں چلنے کے لیے دل کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے اور وہ مضبوطی سرو شکتیمان کے بنا اور کوئی نہیں بخش سکتا۔ لیکن جب وقت کہ پرماتما کے دربار سے یہ دان مل جاوے۔ تو اس کے لیے منشیہ دن بدن ست دھرم میں دڑھ ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر شانتی دھام تک پہونچ سکتا ہے۔

ست دھرم پرچارک

آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر کی پنجسالہ رپورٹ

نمبر ا

اس پنجسالہ رپورٹ میں لالہ دیوراج جی پریسیڈنٹ کنیا پاٹھ شالا نے ۱۴ دسمبر ۱۸۹۰ء سے جبکہ آٹھ کنیاؤں کی جماعت سے آرمبھ کیا گیا۔ دسمبر ۱۸۹۵ء تک کے حالات مختصر طور پر بیان کیے ہیں۔ جس وقت کہ ۱۰۰ کنیائیں سات جماعتوں میں شکشا پاتی تھیں۔ ہمیں ضرورت نہیں ہے کہ ہم ان پانچ سالوں کی کارگذاری کے حالات مفصل اس جگہہ درج کریں کیونکہ یہ حالات اس اخبار کے کالموں میں برابر پبلک کی آگاہی کے لیے درج کیے جاتے رہے ہیں۔ جن جن مہاپرشوں نے اس پاٹھ شالا کا معائنہ کیا۔ انکی تحریریں ہی اس خصوصیت کو ظاہر کرنے کیلیے کافی ہیں۔ جو کہ اس ودیالے کو اور کنیا پاٹھ شالاؤں سے ممیز کرتی ہے۔ اسوقت تک اس رپورٹ پر جن جن اصحاب نے ریویو لکھے ہیں۔ انہوں نے بڑا ابھاری حوصلہ اس ودیالے کے منتظموں کو دلایا ہے۔ جس سے امید پڑتی ہے۔ کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ تسلی بخش کام کی جانب امید کریگی۔ اس رپورٹ کو لالہ دیوراج جی نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) کنیا پاٹھ شالا (۲) کنیا آشرم (۳) کنیا مہاودیالے

(۱) کنیا پاٹھ شالا۔ پاٹھ شالا کے پانچوں سالوں کا حال جدا جدا درج کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سال نہ صرف تعداد طلبا میں ہی ترقی ہوتی رہی بلکہ خاص خاص ضروری مضامین کو خاص رواج دینے کی کوشش کیگئی میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ ان حالات کو جداگانہ درج کر کے اس مضمون کو زیادہ وسعت دوں لیکن ضرورت ہے کہ ان خاص مضامین اور کوششوں کا ذکر کیا جاوے۔ جو کہ اس ودیالے کو شہرت بخشنے کے حامیوں کی نظروں میں زمانہ آئندہ میں عزیز بنانیوالے ہونگے۔

(۱) ہمارے دیش میں بڑی بھاری شکایت پیش کی جاتی ہے۔ کہ بیاہ کے بعد عموماً کنیائیں پاٹھ شالہ چھوڑ جاتی ہیں۔ اور اس طرح پر تعلیم ستریوں کی حالت بدلنے میں نمایاں ترقی نہیں دکھلاتی۔ کیونکہ ادھوری سی رہتی ہے لیکن برخلاف اسکے اس پاٹھ شالہ کے ساتھ ستریوں کو ایسا پریم ہو جاتا ہے۔ کہ بیاہ کے بعد بھی اپنی پیاری ہم پاٹھی سہیلیوں سے کنارہ کشی گوارا نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۸۹۵ء کے اخیر میں گیارہ بیاہتا لڑکیاں مختلف جماعتوں میں تعلیم پاتی ہیں۔ اور انکے سوائے پانچ بدھوا

اپنی زندگی دھرم کے کاموں کے لئیے مفید بنانے کی تیاری کر رہی ہیں۔

۲۔ دھارمک شکشا کی ضرورت کو محسوس کیجئیے کی اسوقت بڑی سخت ضرورت ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کی گزشتہ تاریخ پر جن با بیک بینوں نے غور کیا ہے۔ اُنہیں آج کل ناستک تعلیم کے افسوسناک نتیجوں سے ناواقفیت نہیں ہے ہمارے لڑکوں کی تعلیم تو پورے طور پر اسوقت برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ آ چکی ہے۔ اس سے چھٹکارا پاکر دھارمک تعلیم کو لڑکوں کے مدرسوں میں رواج دینا اب کچھ عرصے کا کام ہوگا۔ او پھر بھی جب تک کہ سرکاری ملازمت اور نوکری کی افسوسناک غلامی کے خیالات ہماری بچوں کے دلوں سے دور نہیں ہوتے۔ تب تک شاید بھارت ورش کی زندگیوں کو دھارمک سانچے میں ڈھالنے میں ہم کامیاب نہ ہو سکیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کی اب تک ابتدائی حالت ہے۔ سرکاری سررشتہ تعلیم کے قواعد کے زہریلے اثروں سے اُسے بچانا اب تک کچھ مشکل امر نہیں ہے لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ سرکاری زنانہ مدرسہ جات تو درکنار اکثر پرائیوٹ مدرسہ جات میں بھی دھارمک تعلیم کا کچھ بھی خیال نہیں رکھا جاتا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ عیسائی مشنری لیڈیاں اپنے مطلب کی سدھی میں اکثر اوقات کامیاب ہوتی ہیں۔ اور ہندو اور مسلمان والدین کو دفعتاً اپنی پیاری لڑکیوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ پھر ایسے ہولناک سمے کا کہرام پتھر دل کو بھی ایک دفعہ موم کر دیتا ہے۔ لیکن افسوس کہ قسمت کے غلام ہندو اور اس دیش کے مسلمان ایک مرتبہ آنکھیں کھولکر پھر غفلت کی نیند سو جاتے ہیں۔ اور جب تک کہ پھر کوئی ایسا ہی زبردست جھٹکا حرکت نہ دے ہلنے تک کا نام نہیں لیتے۔ کنیا پاٹھشالا جالندھر کی پڑھائی میں دھارمک شکشا کا پورا پورا مد نظر رکھا گیا ہے۔ جہاں اور صوبہ جات میں انگریزی تعلیم لڑکیوں کے لئیے لازمی کہہ کہ کلکتہ اور بمبئی کے احاطوں میں لڑکیوں میں دھرم ہین اور انگریزی فیشن کی سپرٹ پہونچی جاتی ہے وہاں کنیا پاٹھشالا جالندھر جو کہ عنقریب کنیا مہا ودیالہ بننے والا ہے سنسکرت بھاشا کو بہوت شانتا دیکر اپنے دیش کی لڑکیوں کو دھارمک ماتائیں بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پیارے ناظرین۔ اگر وِدوانوں کا یہ دعویٰ سچا ہے۔ کہ دھارمک ماتاؤں کی اولاد بھی دھارمک ہی ہوتی ہے۔ تو یقین رکھیئے۔ کہ آپکی بھارت ورش کو دھارمک بنانے میں جو طاقتیں کام کرینگی۔ اُنہیں کنیا مہا ودیالہ کا بڑا بھاری حصہ ہوگا۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لڑکیوں کو ہون کرنا اور سندھیا دی کرم سکھلانے کے علاوہ عملی طور پر بھی دھرم کی شکشا دی جاتی ہے لیکن میرا ذاتی علم مجھے یہ لکھنے کے لئیے مجبور کرتا ہے۔ کہ کافی دھیان کا ابھاؤ اس ضروری کام میں پوری کامیابی ہونے نہیں دیتا۔ ابھی تک دھارمک شکشا کے دشا میں بہت کچھ ترقی کی گنجائش ہے۔ جسے کہ پاٹھشالا کے کارکن محسوس کر رہے ہیں۔

(۳) پنجاب کی جسقدر پتری پاٹھشالائیں یا میں نے دیکھیں۔ کہیں بھی لڑکیوں کی صحت کا خیال اسقدر نہیں کیا جاتا جتنا کہ اس پاٹھشالا میں دیکھنے میں آیا ہے میں نے دسمبر گزشتہ میں بریلی انا تھ آلہ کے زنانہ مدرسہ کی لڑکیوں کا بھی امتحان لیا تھا۔ وہاں بھی ورزش کا انتظام نہ تھا جالندھر آریہ سماج کی پتری پاٹھشالا میں اسقدر کا پورا انتظام ہے۔ لیکن ساتھ ہی اُسکے خوبی یہ ہے۔ کہ ورزشیں اس قسم کی کرائی جاتی ہیں۔ جو کہ لڑکیوں کے لئیے عین مناسب ہوں۔ یورپین تہذیب کی اندھی تقلید میں جس قسم کا انتظام بمبئی کے الگزنڈرا گرلز سکول (ایک پارسی زنانہ کالج ہے) یا دیگر جگہوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اس سے اپنی اپنی سنتان کو بچانے کی بڑی بھاری کوشش کیجاتی ہے۔ مختصر یہ کہ اپنی لڑکیوں کو ادھا پیپر بنانے کے بجائے اُنہیں مفید اور تازہ بنانے کی کوشش ہوتی ہے۔ ان ورزشوں کے ساتھ ایسی دلچسپ اور نصیحت آمیز باتیں ملی ہوئی ہیں کہ لڑکیوں کا جی نہیں اکتاتا۔ بلکہ اُنہیں عموماً تعطیل کا دن گھر میں کاٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اگر یہ سکول ہمیشہ اپنے ویرگیہ دیشی ساتھیوں ہمصلاح ہوکر یہ کھیل جاری کیا کرینگے تو لڑکیوں کو دھرم کے اصول سکھانے اور انہیں تندرست گرہ پتنیاں بنانے میں یہ انسٹیٹیوشن بہت ہی کامیاب ہوگا۔

(۴) چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو ایک کرکے گنتی کے ذریعہ سے مختلف قسم کے کھلونے اور اشیا بنانے کا چھوٹی جماعتوں میں سبق دیا جاتا ہے۔ چونکہ ابتدائی زنانہ ہے۔ اور مالی حالت اجازت نہیں دیتی کہ زیادہ لائق عورت نوکر رکھی جاوے اس لئیے یہ کوشش معمولی آدمیوں کی نظر

ہیں شاید حقیر معلوم ہو۔ لیکن اس طریقہ
پر لڑکیوں میں جہاں سوچنے کا مادہ پیدا ہوتا
ہے۔ وہاں دوسری طرف انہیں سگھڑ گھر
والیاں بنانے کا سبق ملتا ہے۔ اسکے سوا
پاٹ شالا کے متعلق ایک مختصر سا ادبھدالہ
بھی ہے جسمیں اناج او شدہی وغیرہ سے لیکر
ہر ایک قسم کے آدمی۔ جانور پھل اور دیگر اشیا
کی تصویریں۔ مورتیاں موجود ہیں۔ اناج
اور او شدہی وغیرہ جدا جدا قرینے سے رکھی ہوئی
ہیں۔ انکے ذریعہ سے اشیاء کے سبق دیئے جاتے
ہیں۔ اس طریقہ پر تعلیم دینے سے طالب علم کے
دماغ پر بوجھ بہت کم پڑتا ہے۔ اور فایدہ ہوتا
ہے۔ جن جن تعلیم یافتہ ستریوں اور سجن پرشوں
نے پاٹشالا کا ملاحظہ کیا منتظمان کی اس کوشش
کی بڑی بھاری تعریف کی ہے لیکن جبتک
کہ اس ادبھدالہ کو وسعت نہیں دیجاتی۔
حسب دلخواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اور
صیغوں کی طرح یہاں بھی سرمایہ کی کمی منتظمان
کے راستے میں سخت رکاوٹ ہے۔ اپنے ذاتی
علم سے میں یہاں بھی منیجر صاحبہ کی توجہ بذریعہ
نذر اسکے اس امر کی طرف کھینچنا چاہتا ہوں
کہ آجکل بہ نسبت سابق اشیاء کے سبق کیطرف
کم توجہ کی جاتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ
ادھیاپکاؤں کی کمی ہر ایک ترقی کے راستہ
میں رکاوٹ ہے لیکن پھر بھی کوشش
کرنے پر پیشتر کی نسبت ترقی ہونا ممکن ہے۔
(۵)۔ ہر ایک ملک کی گورنمنٹ کے انتظام
کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک اندرونی انتظام
کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور دوسرا حصہ بیرونی
آفات سے ملک کو محفوظ رکھتا ہے۔ اسی طرح
گرہست روپی گورنمنٹ کے بھی دو حصے ہیں

افلاس اور دیگر بیرونی حملوں کا مقابلہ کرنیکا
کام جہاں سوسائٹی کے انتظام کے مطابق
مردوں کے سپرد ہوا ہے۔ وہاں گرہستی گورنمنٹ
کے اندرونی انتظام کی ذمہ دار استری
ٹھہرائی گئی ہے۔ جنہوں نے کہ روئے زمین
کی سلطنتوں کے اقبال اور ادبار کی تاریخ کو
اچھی طرح مطالعہ کیا ہو۔ انہیں بخوبی معلوم
رہے۔ کہ بیرونی انتظام خواہ کیسا ہی عمدہ
کیوں نہ ہو۔ اگر کسی سلطنت کا اندرونی
انتظام اچھا نہیں ہے۔ تو اسکے قیام کی کوئی
بھی امید نہیں ہو سکتی۔ مرد خواہ لاکھوں روپیہ
کما کر گھر کے خزانے میں داخل کرے۔ اپنے
خاندان کی عزت کو عام لوگوں کی نظروں میں
کتنا ہی بڑھا دے۔ اگر گھر کا انتظام ٹھیک
نہیں تو کل گرہست کے کل ممبروں کو مصیبت
کی زندگی بھگتنی پڑتی ہے۔ اسی اصول کو
مدنظر رکھ کر کنیا پاٹشالا جالندھر کی منتظمان
نے علاوہ ادب اور خانہ داری کی تعلیم دینے
کے کام خاص طور پر کنیاؤں کو رسوئی سکھلانے
کا انتظام کیا ہے۔ اسوقت اس پاٹ شالا
کی کئی کنیائیں ایک اچھے گھر کا انتظام کرنے
کی خاصی قابلیت حاصل کر چکی ہیں۔ بعض
صاحب کا یہ اعتراض ہے۔ کہ جن لڑکیوں نے
امیر گھرانوں میں جانا ہے۔ انکے لیے رسوئی
کا کام جاننے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے
لیکن یہ ایسے معترضوں کی سخت غلطی ہے
جو عورت خود رسوئی بنانا نہیں جانتی۔ وہ
نوکروں کو صحت بخش اور مفید غذا بنانے
کی ہرگز ہدایت نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی خرچ
میں کفایت شعاری کے اصول کو سمجھ سکتی
ہے۔ اور بقول ڈاکٹروں اور حکیموں کے

صحیح ہے۔ کہ انسان کی تندرستی انحصار
ہوا پانی اور غذا کی عمدگی پر ہے۔ تو ہر ایک
گرہستی کو غذا کی ماہیت اور اسکو بنانے کے
طریقے سیکھنے کی بڑی بھاری ضرورت ہے
اس صیغہ میں اس پاٹشالا کے کام کا اندازہ
اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ لڑکیوں کے بنائے
ہوئے آچار اور مربے بہت جلد فروخت
ہو جاتے ہیں۔ لیکن میری رائے میں ابتک
اس طرف ترقی کے لیے بہت زیادہ گنجائش
ہے۔ کیونکہ جہاں تک کہ مجھے علم ہے لڑکیاں
لڑکیاں معمولی تجربہ کار عورتوں سے ہی
کھانا بنانا سیکھتی ہیں۔ جب تک کہ سائنس
کے اصول پر رسوئی کا کام سکھایا نہیں جاتا
تب تک پورا فایدہ نہیں ہو سکتا۔
(۶) پرماتما کی سرشٹی کے ہر ایک انتظام میں
راگ ہی راگ بھرا ہوا ہے۔ [illegible]
ناد چیز اور [illegible] دونوں کی ستری کو
زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنایا ہے
لیکن اس راگ کا خوشنما نکلنا قدرتی بین
کے تاروں کی ملاوٹ پر ہے۔ حکمت کا پتہ
پتہ اور ذرہ ذرہ راگ سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن
[illegible]
مرتبہ ماتر کے راگ ہی راہ راست کی رہبری
کا مطلب بنا ہے۔ نتیجہ سخت ہستاس دل
کو دہ رس پلانے والی گان ودیا ہی ہے
دگدہ ہردیوں کو شانتی دینے والی اور گمراہوں
کو راہ راست پر لانے والی گان ودیا اسپرا
راجیہ مبارک ہو۔
چونکہ ستری اندرونی گورنمنٹ کی کلا کے
چلانیوالی ہے۔ اس لیے پرماتما نے اسے
گان ودیا کی سادھن کوئی قدرتی طور پر عطا

کی ہے۔ اِس شکتی کو نشو ونما دینا بُدھیمان
پرشوں کا کام ہے۔ جالندھر کی کنیا پاٹھ
شالا میں گو باقاعدہ سُوبہت گان ودیا سکھانے
کا اب تک دھن کے ابھاؤ کے سبب انتظام
نہیں ہو سکا۔ لیکن قدرتی طور پر جو شکتی
پُتریوں کو ملتی ہے۔ اُسکی ترقی کے لیے مناسب
انتظام موجود ہے۔ چھوٹی چھوٹی سُوچیہ ہردے
کنیاؤں کا خوش الحانی سے ویدمنتروں کا اچارن
اور ایشور پرارتھنا اور دھرم سمبندھی بھجنوں کا گانا
سُننے والوں کے ہردیوں پر بڑا صحت بخش
اثر پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ پاٹھشالا بھارت ورش
کی آئندہ ماتاؤں کے ہردیوں میں راگ کی
بنڈ کی بھونکنے میں کامیاب ہوئی۔ تو وے
اپنے بچوں کے ہردیوں میں منوہر جگت
اور اُسکے کرتا کی دھیان کا دھو ورہ کرکے بھارت
ورش کی حالت کو ہی پلٹا دے سکتی ہیں۔
(۷) آریہ ورت میں کوئی زمانہ تھا۔ کہ اُسکا
ہر ایک بچہ قدرت کی گود میں پرورش پاتا تھا
وان پرستھی رشیوں اور رشی پتنیوں کی سمیپ
منوہر باٹکاؤں میں نواس کرتے ہوئے
جہاں کے پُتر اور پُتریاں بچپن کے زمانہ سے
ہی پرماتما کا دھیان دینا سیکھتے تھے۔ لیکن اب دیا
اندھکار میں یہاں بھی منشیوں کی زندگیاں
مصنوعی بن گئیں۔ اس کنیا پاٹھشالا میں لالہ
دیوراج جی کے پورشارتھ سے کنیاؤں کو
پشپ لتادی سے پریم سکھانے کا بڑا عمدہ
بندوبست ہونا آرنبھ ہوا تھا لیکن افسوس
کہ جس پورشارتھ سے یہ ضروری کام آرنبھ کیا
گیا تھا اُس طرح پر نبھ نہ سکا۔ نتیجہ جہاں نہ اُسکا
کارن بھی دھن کا ابھاو ہی بتلاتے ہیں۔ لیکن
میری رائے میں صرف یہی اسکا کارن نہیں ہے
بلکہ بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اب تک
لوگوں کو لڑکیوں کی طبیعتیں خاص خاص
کاموں کی طرف آکرشت کرنے کی شکتی پیدا
نہیں ہوئی ہے۔ میں لالہ دیوراج جی کی توجہ
اِس طرف بھی بڑے زور سے کھینچتا ہوں۔
گملے موجود ہیں۔ انہیں باقاعدہ مختلف تجویز
رکھ کر جہاں ایکطرف کنیاؤں کو مکان بھلے
پرکار سجانے کی شکشا ہوگی۔ وہاں انکا اتساہ
بھی اس کام میں زیادہ بڑھے گا۔
اِن خاص باتوں کے سوائے پاٹھشالا کی مکان
کی سادہ سجاوٹ کا ذکر لازمی ہے۔ جس سے
دیش کی دیگر کنیا پاٹھشالاؤں کے منتظم بڑا
عمدہ سبق لے سکتے ہیں۔ کلا کوشل کی تصویریں
اور پرکھیات (مشہور) دھارمک اور دیش بھگتی
منشیوں کی چتر کمروں میں لٹکانے سے تھوڑے
سے خرچ میں کمرے گھر کیطرح معلوم ہوتے
ہیں۔ جنکے ساتھ کہ لڑکیوں کو خاص پریم
ہو جاتا ہے۔ اور ایسی لیے تعلیم انہیں بوجھ
نہیں معلوم ہوتی۔ گو مکان بلحاظ دیگر کنیا
پاٹھشالاؤں کے ہوادار اور صاف ستھرا ہے
تاہم جبتک کہ خاص مکان نہیں بنایا جاتا
جسکے متعلق کہ ایک چھوٹا سا باغ
بھی ہو تو وہ اصلاح جو کہ استریوں کی تعلیم
میں جالندھر آریہ سماج کرنا چاہتا ہے۔ پوری
طور پر نہیں ہو سکتی۔ باقی آئندہ

ایڈیٹوریل نوٹس

لالہ ٹہلرام کے خط سے معلوم ہوا کہ
خاص لنڈن میں اُنکے ہندو باشندگان
کی ایک سبھا ہے۔ جسکا نام کہ ہندو ایسوسی ایشن
ہے۔ اس سبھا کی روح رواں دیوان ٹیکچند
صاحب ہوسٹرونٹ تھے۔ دیوان صاحب
کے چلے آنے سے وہاں کے ہندو نوجوانوں کو
بڑا افسوس ہوا ہے۔ کیونکہ دیوان صاحب
اپنی قوم کی بہبودی کے کاموں میں بڑا بھاری
حصہ لیا کرتے تھے۔ گزشتہ ایک جلسہ کا مضمون
زیر بحث حسب ذیل تھا "آریہ سماج جیسی کہ
سوامی دیانند سرستی جی نے (جو کہ سوامی
شنکر اچاریہ کے بعد دنیا میں سب سے اعلیٰ ریفارمر
گزرا ہے۔) ایک ریفارمڈ حرکت دی ہے آریہ ورت
میں نوجیون ڈالنے کا ذریعہ ہوگا" اس
مضمون کے محرک لالہ شیو داس صاحب بیرسٹر
تھے جنکی تقریر کہ بڑی ہو نرالی تھی۔ رائے بہادر
گنگا رام صاحب اگزیکٹو انجینیر لاہور کے لائق
صاحبزادے لالہ سیوک رام جی نے تائید میں
بڑی برجستہ تقریر کی اور بہت سی تقریروں کے
بعد کثرت رائے سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔
ایک غیر ملک میں اکٹھے ہو کر ہندو نوجوان
طالب علموں کا اس قسم کا ریزولیوشن پاس کرنا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ باوجود مغربی تعلیم کی
جڑ ہلا جانے کے بعد بھی پنجاب کے نوجوان
آریہ سماج کی خدمات کو محسوس کر رہے ہیں۔ میں
آشا رکھتا ہوں کہ دیوان ٹیکچند صاحب
آریہ سماج کی بہبودی میں اسوقت پورا حصہ
لیکر اپنے بھائیوں کی آشاؤں کو بندھا دینگے
ورنہ اگر لنڈن سے واپس آکر اس سے بھی
کی امید ہے۔ تو ان نوجوانوں کے پاس کردہ
ریزولیوشن سے بھی کسی قسم کی آس نہیں
بندھ سکتی۔

ریویو

کتاب تدبیر بقائے نسل انسان

مصنفہ سید غلام حسین صاحب ڈاکٹر۔ چہارم مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت فی جلد عام محصول ڈاک وغیرہ ۸/۔

اس کتاب کی خوبی اسی سے ظاہر ہے۔ کہ باوجود شہوانی مضامین کے ذخیرہ ہونیکے اسکی چوتھی بار چھپائی کی نوبت آن پہونچی ہے۔ جو کہ اس ملک میں کم کتابوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اس سے ہی ظاہر ہے کہ مصنف نے طبی بڑے بڑے باریک مضامین کو بھی عام فہم زبان میں بیان کیا ہے جیسے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے جن اندریوں پر گرہستی کی اتپتی کا مدار ہو اور جنکی ہر ایک حالت میں ہونے سے کہ اولاد دیرپا پیدا ہو کر سنسار میں سکھ اور آنند کی ترقی ہو سکے ان پوتر اندریوں کی دیا کھیا کرنے والا بھی چلن اور پرُ اُپکاری پرُش ہونا چاہیئے۔ سید غلام حسین ایک عابد بزرگ ہیں۔ اور انکی تصنیفات نے عموماً اردو دان پبلک کو بڑا فائدہ پہونچایا ہے اس کتاب کی خوبیاں اس مختصر ریویو میں کلیتاً بیان کرنی ناممکن ہیں۔ لیکن مضامین کے لحاظ سے ہیں ہر ایک سنجیدہ باپ کو اس کتاب کے مطالعہ کے لیئے سفارش کرنے پر مجبور ہوں۔ مرد اور عورت اور اعضائے تناسل کا مفصل بیان از روئے حکمت انگریزی۔ یونانی و مصرانی لکھنے کے علاوہ انکے بیجا استعمال سے جو جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ انکا مفصل ذکر ہے۔ اولاد کے پیدا ہونے میں جو جو رکاوٹیں ہیں۔ انکو مفصل اور واضح طور پر بتلا کر مصنف نے تندرست اور صحیح العقل اولاد پیدا کرنے کیلیے سادھن بھی عمدگی سے بیان کیئے ہیں۔ اوپستی کی اندریوں کے بیجا استعمال سے جو جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ انکے علاج بھی ساتھ ہی علیحدہ درج کر دیئے ہیں۔ حکما ئے پراچین آریہ ورت کے کلاسوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مصنف نے انکی خوبیاں بھی جگہ بہ جگہ دکھلائی ہیں۔ البتہ بعض جگہ قرآن کے مسئلوں کو طبابت کے اصول کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ لیکن جہاں تک مینے ایسی بحث کو غور سے پڑھا تعصب سے بری ہے۔ میری رائے میں اس کتاب سے ہر ایک سنجیدہ گرہستی آدمی فائدہ اوٹھا سکتا ہے لیکن جن انسانوں کے خیالات کہ پہلے سے ہی گندے ہو چکے ہوں۔ انکو اسکے مطالعہ سے بھی کچھہ فائدہ نہ ہوگا۔

خاتمہ پر بواہ کی ہدایت کرتے ہوئے۔ زچہ عورت کی احتیاط کے لوازمات اور بچوں کی پرورش اور تعلیم کے طریقوں کا بھی ذکر ہے۔ حاصل کلام یہ کہ ہر ایک اردو دان گرہستی کے کتب خانہ میں اس کتاب کی ایک جلد ضرور ہی ہونی چاہیئے۔

درخواست خریداری بنام سید محفوظ حسین دبرادران ریواڑی ضلع گوڑگانوہ کرینی۔

منشی رام

ساوتری ستیہ وان سربیم لوگیہ ترجمہ کتاب انگریزی "دیوائن ناردم" کا سوامی گنجند جی نے کیاہے۔ حجم ۴۲ صفحہ تقطیع ½۵ × ½۷ کاغذ معمولی سپید سوری اور چھپائی بھی معمولی برادران پریس لکھنؤ میں چھپی ہے اور اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ قیمت کتاب درج نہیں ہے۔

مفصلہ ذیل کتب گلشن اینڈ کمپنی کتب فروشان لاہور نے ہمارے پاس بغرض ریویو ارسال کی ہیں۔

پنچ مہا یگیہ ودہی معہ پرارتھنا کتاب چھپوائی و کاغذ اوسط درجے کے ہیں قیمت

شرادھ سیوک قیمت ۱/۔

سورتی پرکاش قیمت درج نہیں ہے۔

بھجن دیپک سات حصہ مصنفہ لالہ چند سالگرام جی قیمت درج نہیں ہے۔

سنگیت رتن مالا مصنفہ پنڈت رام رتن صاحب بھجن تو البتہ عمدہ ہیں۔ مگر غلطیاں بہت رہگئی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱/۔

(دیبی رام)

سالانہ جلسہ آریہ سماج دہلی

دہلی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء بروز سنیچر و آدیت وار ہوگا۔ سجن پرُشوں اور اوپدیشکوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ منتری جی اپنی تشریف آوری کی پیشتر سے اطلاع دیں۔

بدہوا سے بواہ کی ضرورت

ایک شخص مسمی جوندا مل برہمن ذات رودپال عمر ۲۵ سال نیک چلن صحت جسمانی عمدہ پیشہ دوکانداری و ساہوکارہ ویدک دہرم کا پریمی کسی بیوہ ہم قوم سے اپنا بیاہ کرنا چاہتے ہیں۔ درخواستیں نیچے لکھے پتہ پر آئیں۔

المشتہر برکت رام شرما پردہان آریہ سماج نارووال ضلع سیالکوٹ۔

بواہ کی ضرورت

ہیرو ذات جٹ گوت گل ہے۔ ساکن موضع بالو مزارعہ تھانہ راہوں ضلع جالندہر صحت

بدنی عمدہ عمر ۲۳ سال حال ملازم بعہدہ کنسٹبل
پولیس درجہ اول چوکی ہرک علاقہ کوئیٹہ کام
محرری کرتا ہوں۔ جس صاحب کو میرے ساتھ
نسبت کی ضرورت ہو۔ مزید حالات بذریعہ
خط و کتابت دریافت کرسکتا ہے۔

المشتہر

نقیر چند محرر چوکی پولیس ہرک علاقہ کوئیٹہ

لوکل

سینیچر کو ینگ مین ایسوسی ایشن کا جلسہ بدستور ہوا۔ لالہ کرم چند بی اے نے پریسیڈنٹ کا کام کیا۔ مضمون زیر بحث روح کی ہستی تھا۔ آیندہ ہفتہ بھی اسی مضمون پر پھر بحث ہوگی۔

آیتوار کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا کے بعد ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔ ازاں بعد لالہ بھولا رام صاحب کا لکچر ہوا۔ لالہ دیوراج جی نے تمبی بشمر کے متعلق چند باتیں سنائیں۔

منگلوار کو بالا سماج اور بدھ وار کو استری سماج کا جلسہ بدستور ہوا۔

سوموار یعنی ۱۶۔ مارچ ۱۸۹۶ء سے لالہ گوجرمل فراشنس نے دوابہ ہائی سکول جالندھر کھولدیا ہے۔

رپورٹر نے اطلاع دی ہے۔ کہ پیر وار کی صبح ہی لڑکوں کی تعداد سو سے بڑھ گئی۔ تین گریجوایٹ علاوہ اور استادوں کے فی الحال کام کر رہے ہیں۔ فرانسیس صاحب کا سکول دلعزیز ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس اشتیوشن پر اقوام کا اعتبار معلوم ہوتا ہے۔ بورڈنگ ہوس بھی کھولدیا ہے۔ سب جماعتیں کھل گئی ہیں۔ نیز آدھی ہے۔ رسمی افتتاحی جلسہ کل کو ہوگا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر رسم افتتاح ادا کرینگے۔ دوابہ ہائی سکول جالندھر کی اپنی متعلقہ دوابہ ایجوکیشنل سوسائیٹی نے سردار پرتاپ سنگھ صاحب آہلو والیہ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ کو اپنا پریسیڈنٹ بنایا ہے۔ سکول مذکور کے خاص فوائید ذیل میں درج ہیں۔

دوابہ ہائی سکول جالندھر کے خاص فوائید

اول فیس بہت ہی کم ہوگی۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

پانچویں انٹرنس	عہ	چوتھی انٹرنس	ہر
تیسری مڈل	عہ	دوسری مڈل	ہر ا۔
پہلی مڈل	۱۲ر	پانچویں جماعت	۸ر
چوتھی جماعت	۶ر	تیسری جماعت	ہر
دوسری جماعت	۲ر	پہلی جماعت	ار
جونیر سپیشل	۸ر	سینیر سپیشل	عہ

(۲) طالبعلموں کو حفظ صحت کی قوانین سے واقفیت کرانے کے لیے ایک لائق ڈاکٹر گاہے گاہے لکچر دیا کرینگے جسکے لیے پیشتر ہی بندوبست کیا گیا ہے۔

(۳) بورڈنگ ہوس میں بود و باش رکھنے والے طلبا کی خبرگیری کے لیئے ایک ڈاکٹر صاحب نے مفت خدمات دی ہیں۔ بورڈنگ ہوس بھی ایسے موقعہ پر تجویز کیا گیا ہے۔ کہ طالبعلم وہاں رہکر اپنی صحت تعلیم اور اخلاق کے لحاظ سے دوسرے مدرسوں کے طلبا سے دگنی نفع

(۴) سکول کی طلبا کی خاطر سکول میں ایک ریڈنگ روم کھولا گیا ہے جسمیں پچاس کے قریب نئے سے نئے اخبارات طالب علموں کے پڑھنے کے لیئے موجود رہینگے۔ کتب خانہ کے لیئے کتابیں اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

(۵) جسمانی ورزش اور کھیلنے کے لیئے ہر قسم کا سامان تیار ہو رہا ہے۔ جس سے طلبا بلا فیس فائدہ اوٹھا سکیں گے۔

(۶) طالب علموں کو بول چال اور اپنے خیالات کے اظہار میں مہارت پیدا کرنے کے لیئے سکول کے متعلق میں ایک خاص انجمن کھولی جائیگی

(۷) سنسکرت اور عربی کی تعلیم کا بھی کافی بندوبست کیا گیا ہے۔

(۸) طالبعلموں کو اشراف لڑکے بنانے اور انکے چالچلن کی محافظت کے لیئے زیادہ سے زیادہ کوششیں کیجائینگی۔

نوٹ (۱) فیس داخلہ اخیر مارچ تک معاف ہے۔

نوٹ (۲) پرائمری سکول بھی کھولا گیا ہے۔

والدین کو اپنے لڑکوں کی تعلیم کی ترقی تعلیم وغیرہ کی رپورٹ ماہواری پہونچائی جائیگی۔

پتہ سکول متصل تکیہ خادم ہوشیارپور بالمقابل مکان بابو منشی رام پلیڈر

گوجرمل فرانسیس

استری دھرم نیتی۔ یہہ کتاب استری سکھا کے لیئے نہایت عمدہ ولایتی کپڑا کی جلد بندھی ہوئی قیمت فیجلد عہ ہمارے مطبع ست دھرم پرچارک میں فروخت کے لیئے موجود ہے۔

المشتہر منیجر

مطبوعہ چیت

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رای کا ذمہ وار نہیں ہے

پرتھم نسیم پر وچار

مہاشئی بھگت رام جی ودیارتھی! آپ نے میرے پرشنوں پر بالکل توجہ نہیں کی بغرضی دلائل سے اپنے مطلب کو سدہ کرنا شروع کیا ہے۔ نیاز مند سنسکرت کا ودوان نہیں ہے ویاکرن کا مباحثہ کرنا نہیں چاہتا۔ آپ کسی آپت ودوان کی رائے ظاہر کریں جنہوں یہہ جتلادیں۔ کہ پدارتھ کے معنے پرکرتی نت کاریہ ہیں۔ پریشور جیو پرکرتی کو پدارتھ نہیں کہتے۔ پہلا اصول سنسکرت بھاشا میں نہیں ہے۔ کہ آپ اسقدر جوش کی تقریر لکھہ کر ویاکھیا کرتے ہیں۔ غلام کا ارتھ پر جھگڑا نہیں۔ کیول اسبات کا ہے کہ اگر پہلے نیم میں پدارتھ یعنے اشیا یہ شبد سمجھا جاوے تو یہہ اصول آریہ سماج کے سدہانت کے برخلاف ہے۔ اگر اسکو پدارتھ یعنے معلومات سمجھا جاوے۔ تو کوئی دوش نہیں۔ آپ مطلب سے بہت دور چلے گئے ہیں۔ بلکہ آپ نے اس قسم کی ویاکھیا کی ہے کہ کئی قسم کے زیادہ شکوک پیدا کر دیئے ہیں ست ودیا کیول ایشوری گیان ہے کوئی پدارتھ نہیں جسکا آدھار آپ نے خدا ٹھہرا۔ شاید آپ کا خیال وید پستکوں کی طرف آگیا ہوگا میں آپکو آجکل کے ایک محقق مہاتما اپدیشک آریہ سماج کی رائے لکھتا ہوں جسکا نام مبارک پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ہے۔ وہ یوں ویاکھیا کرتے ہیں۔ ست ودیا (یعنے وید) اور ست ودیا سے جو معلومات ہوتے ہیں انکا اصل اصول پریشور ہے۔ اس ویاکھیا سے نیازمند کا کلی اتفاق ہے۔ اور کسی قسم کا اعتراض نہیں۔ مگر آپکی ویاکھیا سراسر غلط ہے۔ کرپا کرکے ہمیشہ مضمون کے ہر ایک پہلو پر وچار کرکے اخبار میں شایع فرمایا کریں۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو بے فایدہ شکوک پیدا نہوں۔

آپکا داس

شادی رام آریہ سنتری آریہ سماج کمالیہ

انصاف ہو تو سطرح کا

یدی غور سے آجکل کے مورکھ راجا ولی کی سبھا وغیرہ کا پورے طور پر مطالعہ کیا جاوے۔ تو بہت ہی ہاں لوگ نیچی کی ایک قسم کی بات چیت سے جسکو وہ لوگ راج سبھا کے نام سے پکارتے ہیں۔ ٹھیک ٹھیک انکی عقل کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور پورے طور پر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اُس راج میں جہاں خوشامدی لوگ اپنا دام جمائے بیٹھے ہیں بیچارے غریب آدمیوں کی کون سنتا ہے۔ ایک راج سبھا میں ایک دفعہ چند سوداگر تشریف لائے جنکو جنگل میں چوروں نے لوٹ لیا تھا۔

چوبدار۔ مہاراج۔ خان بہادر۔ (مراد سوداگران) حاضر ہیں۔

راجہ۔ اندر آنے دو۔ (چونکہ سوداگروں نے چوبداروں کو کچھہ نہیں دیا تھا)

چوبدار۔ دہائی۔ دہائی۔ دہائی۔

راجہ۔ یہہ کیا شور و غل ہے۔ انکو باہر نکالدو۔

چوبدار۔ راجہ صاحب کو فرصت نہیں۔ جاؤ قاضی جی کے مکان پر۔

سوداگر۔ (چوبدار کی مٹھی میں پانچ مدرا دیکر) ہمکو کسی طرح مہاراج تک پہنچادو

چوبدار۔ ٹھہرو ابھی حکم لاتا ہوں۔ چوبدار (مہاراج کے پاس جاکر) مسافر لوگ کچھہ نذرانہ لیکر آئے ہیں۔ سو پیش کیا چاہتے ہیں۔

راجہ۔ لائیے۔ لائیے۔ جلدی اندر لائیے۔

سوداگر۔ (ایک عمدہ ٹوپی پیش خدمت کرکے) غریب پرور ہم لوگ کچھہ مہینے سے آپکے وزیروں اور امیروں کے دروازے پر بھٹکتے رہے ہیں۔ ہر جگہہ یہی پیش آتا ہے

راجہ۔ گھبرائیے نہیں ابھی انصاف ہو جاتا ہے۔ کیول تمہارا ہی تو کام نہیں۔ اور بھی تو کام ہیں۔ (وزیر سے) ابھی انکا انصاف کردو۔

وزیر۔ اپنی حقیقت سناؤ۔ (سوداگر کئی بار تو سنا چکے پھر سنئے۔ ہم سامان لیکر یہاں آرہے تھے۔ راستہ میں ڈاکوؤں نے دس ہزار کا لوٹ لیا۔

قاضی۔ تم ڈاکوؤں کو پہچان سکتے ہو

سوداگر۔ نہیں۔ رات کا سمہ تھا۔

قاضی تمہارا کوئی آدمی بھی مارا گیا۔

سوداگر۔ نہیں۔ کیول آپکے دو آدمی مارے گئے۔

قاضی۔ (راجہ سے) غریب پرور پہلے تو یہہ لوگ مجھے معلوم دیتے ہیں۔ کیونکہ اتنا سامان لوٹنے میں پہر بھر تو لگا ہی ہوگا جبکہ

یہ پہچان کیوں نہیں سکتے۔ دوسرے انکے ساتھ کوئی سپاہی نہیں تھا۔ یہ قانون کے برخلاف ہے۔ اس سے انکو سزا دیجاویگی تیسرے جنگل میں لٹے شہر میں تو لٹے ہی نہیں۔ جنگل میں لوٹے جانے کی کیا پکار۔ خیر سب ہی جانے دیجئے۔ انکا مال چوری گیا۔ اور ڈاکیتوں کے دو آدمی مارے گئے سو دونوں برابر ہوئے۔ آگے سے اگر انہیں آدمیوں کی نالش کرینگے۔ کہ اپنا مال لے لو۔ تو ہمارے آدمی تو کیا ہوگا۔

راجہ۔ بس تمہارا انصاف ہوگیا۔ اب رخصت ہوجئے۔ نہیں تو قانون کے برخلاف کرنے کی سزا پاؤگے۔ اور تمہارے دو آدمیوں کو پھانسی ملیگی (خون کے بدلے خون) خوب انصاف ہوا۔

راقم

بھگت رام ودیارتھی

آریہ گن پورشارتھ کریں

مہرشی سوامی دیانند جی نے جو ساما جک اُنّتی سے ملک کے سُدھار کا طریقہ جاری کیا تھا۔ اُس طریقہ سے کئی مت والوں نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اور بڑی دور اندیشی سے اپنے قلعہ کی رتی کی دیواروں کو پختہ کر رہے ہیں۔ آریہ گنوں آپ کا مقصود دھرم تمام ملک کے سدھار کے لئے تھا۔ اور اس موجودہ بشواس و پورشارتھ کی رفتار سے امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ کبھی منزل مقصود پر پہونچینگے۔ دیکھو۔ ہندو لوگ اپنے پورانک دھرم کو کیسے بشواس و پورشارتھ سے انجام دے رہے ہیں۔ ان مندروں سے صرف بشواس و پورشارتھ کو گرہن کرنا ہے) جیسے پورانک کتھاؤں کا سننا۔ نت سویرے اُٹھ کر مندروں میں جانا و کرنا۔ تیرتھ یاترا کے لئے دور و دراز کا سفر کرنا۔ بلکہ اپنے بشواس کے مطابق ہولیوں میں منہ کالا ہونے سے بھی اپنے پورشارتھ کو نہیں چھوڑتے۔ مسلمان لوگ نماز کو اپنا بڑا ضروری فرض سمجھتے ہیں۔ اور جلتی گاڑیوں میں اسکو ادا کر لیتے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا پڑھانا وغیرہ وغیرہ۔ اور برابر مہینہ بھر تمام روز بغیر روٹی و پانی کے رہنے کی تکلیف بھی انکے پورشارتھ میں کچھ خلل نہیں ڈال سکتی۔ عیسائی لوگ زکوٰۃ بالا ہر دو فرقوں سے زیادہ پورشارتھ سے کام کر رہے ہیں۔ پر یہ آریہ گنو پھر آپ اپنے فرضوں کو ادا کرنے میں کیوں سستی کرتے ہو۔ آپکی اس دھیمی رفتار کو دیکھ کر ولایت سے عیسائی آپ کو دھرم اپدیش کرنے کا بیڑا اُٹھا کر اسقدر دور و دراز سفر کو طے کرکے آرہے ہیں۔ افسوس کہاں وہ وقت کہ آریہ ورت سے دھرم اپدیش کیا جاوے۔ اور کہاں یہ

مترو! یہ دیکھکر کبھی آپکے دل میں خیال پیدا نہیں ہوتا۔ آپکی ایسی دھیمی رفتار سے آریہ ورت کے مت متانتروں میں کمی تو یکطرف بلکہ اُلٹی ترقی ہو رہی ہے۔ جیسے راہا سوامی مت وغیرہ نئے پیدا ہوگئے۔ اس لئے جلد خبردار ہو کر کمر ہمت باندھو۔ اور اپنے مہرشی سوامی دیانند جی کے دریڑھ بشواس و پورشارتھ کا نمونہ سامنے رکھو۔ جنہوں نے آریہ ورت کی خاطر اپنا جیون بھینٹ کر دیا۔ اور اس طرح سے کام شروع کریں۔ اول اپنا برتی نہ سمجھا پر بوجھ مت ڈالیں۔ کہ اوپدیشک کوئی بھیجئے۔ تب ہی ہم آنکھیں کھولیں۔ نہیں بلکہ پرتی ندہی سبھا کو اس قابل بنائیں۔ کہ بڑے بڑے بیر و ہر آتما پرشوں کو دوسرے ملکوں میں دھرم اپدیش کے لئے بھیجے۔ کیونکہ وہاں علم کی روشنی کے سبب سے جلد کامیابی ہوگی۔ راجاؤں کو سُست اُمت کے ترنے کے لئے پریرنا کرے۔ جیسے سوامی شنکر نے کیا تھا۔ آجکل صرف سہایتا کے لئے اودیت ہے۔ دوم ہر ایک سماج یہ رزولیوشن پاس کرے۔ کہ جتنے ممبر سماج ہیں وہ ہر ایک ایک مہینہ میں ایک ایک ممبر اپنے کلاس کے خیالوں کا بناوے۔ جیسے ایک سماج میں ۲۰ ممبر ہیں تو دوسرے مہینہ میں ۴۰ ہو جاویں۔ اسطرح کی پانچ برس کی لگاتار کوشش سے تمام آریہ ورت میں آریہ سماج کا ڈنکا بج سکتا ہے۔ اگر ایک ماہ میں ایک نئے پرش کے خیالات کو درست کرنا کٹھن ہو تو چھ مہینہ میں تو کچھ مشکل نہیں ہوگا اس طرح سے بھی ایک سال میں ۴ حصہ تعداد بڑھ سکتی ہے۔ بالفرض محال اگر یہ بھی محال ہے تو ایک سال میں ہر ایک ممبر ایک ایک نیا ممبر بنا سکتا ہے۔ اسمیں تو کچھ شک نہیں ہے اس حساب سے بھی ممبر سماج میں ۲۰ ممبر ہوں۔ ایک سال میں ۴۰ دوسرے میں ۸۰ تیسرے میں ۱۶۰ چوتھے میں ۳۲۰ اور پانچویں میں ۶۴۰ ہو جاویں۔ گویا پانچ سال کے عرصہ میں وہ ۳۲ گنا ہوسکتا ہے۔

آریہ بھائیو اسمیں تو دھن کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ صرف پورشارتھ درکار ہے۔ پھر کیوں کام شروع نہیں کرتے۔ دھرم پالنے میں تو دھرماتماؤں نے اپنے جیون دیدیئے۔ آپ سے

قابل توجہ آریہ سماجان و آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پریہ ور مہاشہ ایڈیٹر صاحب - نمستے - کرپا کر کے منن بحث نویدن کو اپنے انمول پتر میں مدرت کر کے کرتارتھ کریں۔

کل آریہ پرشوں کے لیئے پانچ مہایگیوں کا اوپدیش ویدوں میں لکھا ہے جنمیں سے برہم یگیہ سب سے زیادہ ضروری اور آسان ہے - اور ہر ایک آریہ پرش کا فرض اعلےٰ ہے لیکن کل پنجاب کی بڑی بڑی سماجوں میں دیکھا جاتا ہے کہ سالانہ جلسہ کے پروگرام میں سندھیا اوپاسنا کا وقت لکچروں کے لیئے رکھا ہوا ہوتا ہے - کئی سماجوں کے ہفتہ واری جلسے شام کی سندھیا کے وقت ہوتے ہیں - کل سپیشل لکچر سندھیا کے وقت ہی ہوتے ہیں - یہہ تمام مذکورہ بالا باتیں آریہ پرشوں کو سندھیا کرنے سے روکتی ہیں - اس لیئے سری پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ ایک ایسا رزولیوشن پاس کریں جس کے مطابق سندھیا کا وقت کبھی لکچروں وغیرہ میں نہ ضائع کیا جاوے۔

راقم

ایک ودیارتھی

جہرو علاقہ حیدرآباد سندھ

نمستے - کرپا کر کے منن لکھت پتر کو اپنے قیمتی پتر ست دھرم پرچارک میں استھان دیکر کرتارتھ کریں - سوامی پورنا نند جی اوپدیشک پرتی ندہی سبھا پنجاب و مسٹر جواہر لال یہاں جہرو ضلع حیدرآباد میں واسطے فراہمی چندہ و اوپدیش کے ۲۰ فروری کو پدھارے - اور یہاں سے ۲۶ فروری کو واپس حیدرآباد چلے گئے - کیونکہ انکو کھرے سے تار آئی تھی - اور انکو بلایا تھا کہ پنڈت صاحب موصوف کھرے آکر ایک بدھوا کی شادی کرانے میں شامل ہوں - اور نیز پانچ مسلمان شدہ ہندوؤں کو شدہ کر کے آریہ مت میں لاویں - افسوس ہے کہ پنڈت صاحب کا ان ایام میں کوئی لکچر نہ ہو سکا لیکن بیمار تھا اور سرمن وغیرہ ہر روز بابو جے کشن سب ڈویژنل کلرک کے کوارٹر میں ہوتے رہے لکچر نہ ہونے کا کارن یہہ تھا کہ ہم پنجابی لازم لوگ جنکو کہ سماج سے پیار ہے یا کسی ایک سماج کے سبھاسد یا ممبر ہیں صرف چار پانچ آدمی ہی تھے - باقی سارے لوگ سندھی ہیں - جو یہہ بھی نہیں جانتے کہ آریہ سماج اسوقت کیا کر رہا ہے - اور اسکا اودیش کیا ہے - دیگر بڑا بھاری سبب یہہ تھا کہ آبادی یہانکی بہت جگہوں پر آباد ہے - کسی ایک جگہ لکچر دینا فائدہ مند خیال نہ کیا گیا پنڈت جی نے بہت سے لوگوں کے پرشنوں کے اُتر دیئے - اور سندھی لوگوں کو چندہ دینے کے لیئے بھی التجا کی لیکن سوائے ایک سندھی بابو کے سب نے یہی اُتر دیا کہ (ہم سماج کے ممبر نہیں ہیں - اس سبب سے ہمارا چندہ دینے کا کوئی حق نہیں ہے -) نیز یہہ بھی جواب دیا گیا کہ جب آریہ سماج برہمن لوگوں کو دان دینے کے لیئے بند کرتا ہے - تو ہم آریہ سماج کو کیوں دان دلویں - ان سب اعتراضوں کے مناسب جواب دیئے گئے - لیکن دان دینا کچھ آسان بات نہیں ہے - ان لوگوں کو (جو سندھ میں باس کرتے ہیں) تو دسکی دبرانڈی شمپین و رم وغیرہ وغیرہ شراب خانہ خراب و قمار بازی دیکھا ہے نہائت ہی پیارا ہے - ان عیبوں میں ان کا روپیہ جاتا ہے تو جائے - لیکن دان دینا حرام سمجھتے ہیں - پیارے اڈیٹر صاحب مطلب کہنے سے یہ کہنا پڑتا ہے - کہ آریہ سماج نے سندھ میں اب تک کچھ کام نہیں کیا ہے - اور ابھی تک آریہ سماج کو ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے سندھ میں ایسے اشخاص کہ جنکو سماج سے پیار ہے بہت ہی کم ہیں - جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں حسب منشا پنڈت جی و دیگر پنجابی بھائیوں کے فہرست چندہ کھولی گئی - مبلغ [illegible] چندہ برائے مختلف فنڈوں کے جمع ہوا۔

وید پرچار فنڈ [illegible] استری مہاودیالہ [illegible] دیانند ہائی سکول [illegible] حیدرآباد سماج بلڈنگ [illegible] کل میزان [illegible] ہوئی

اسمائے چندہ دہندہ مندرجہ ذیل

مسٹر نول چند صاحب [illegible] برائے حیدرآباد سماج بلڈنگ

بابو جے کشن صاحب [illegible] برائے استری مہاودیالہ [illegible] وید پرچار لیے -

لالہ رام دتا مل ٹھیکہ دار [illegible] حیدرآباد سماج بلڈنگ

بابو جسونت رائے صاحب [illegible] حیدرآباد سماج بلڈنگ [illegible] دیانند ہائی سکول [illegible] -

بابو منگل رام صاحب [illegible] برائے وید پرچار -

لالہ مہاراج کشن صاحب [illegible] برائے حیدرآباد سماج بلڈنگ -

لالہ گھنیشی لال صاحب [illegible] برائے حیدرآباد سماج بلڈنگ -

بابو رام لال صاحب [illegible] "

بابو کرم چند صاحب [illegible] "

سردار نرائن سنگھ سوہن سنگھ صاحبان [illegible] "

بابو رام سنگھ صاحب [illegible] "

مذکورہ بالا رقم پنڈت جی کے حوالہ کی گئی۔ اور
آنکی خدمت میں پھر کسی وقت تشریف لانے کو کہا گیا۔ ان ایام میں پنڈت جی کا بہت آدر
اور ستکار کیا گیا۔

ہم سب لوگ پنڈت جی کا تہ دل سے شکریہ
ادا کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے صدہا تکلیفیں
اوٹھا کر ایسے جنگل بیابان میں آ ہم لوگوں کو اپنی
مہربانی سے کرتارتھ کیا۔ اور ہماری رچی
دھارمک کارجوں کی طرف رجوع کی۔

آپکا داس
جنگل باسی جیونت رائے کلرک سبھاسد آریہ سماج
ہوشیارپور حال وارد جمرود۔ ضلع حیدرآباد سندھ

آریہ سماجک سالانہ جلسے

دینانگر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء
مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ
۱۰ و ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء ہونگے
چنیوٹی۔ اجمیر اور رڑکی کی آریہ سماجوں کے
سالانہ جلسے ۲۱ و ۲۲ و ۲۳۔ مارچ سنہ ۹۶ء کو ہونگے۔
جگراؤں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ مئی سنہ ۹۶ء
کو ہوگا۔
آریہ سماج ملتان شہر کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹
مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماجک خبریں

کوہ دھرمسالہ سے آئی ہوئی خبروں سے معلوم
ہوا کہ بخشی سوہن لال صاحب پلیڈر نے اپنی بیٹی کا

بواہ سنسکار اودیدک یعنی پراتن ریتی سے کرایا
بخشی صاحب پر افسوس ہے کہ انہوں نے اپنی
کمزوری اور بہت سے آریہ بھائیوں کی ہمت
توڑ دی۔

راولپنڈی۔ بتاریخ ۹۔ فروری آریہ سماج
راولپنڈی کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدی
کے بعد اوپاسنا لالہ کانشی رام چوپڑہ نے کرائی
اور ویدانت درشن سے کتھا پنڈت سیتارام
جی شاستری نے کی تت پشچات پنڈت
دیویدیال جی اوپدیشک شرمنی ستی سبھا نہی
سبھا پنجاب کا ویاکھیان سکھ کی پراپتی پر ہوا
سالانہ جلسہ کارروائی کے بعد آج دو ممبری
کی درخواستیں پیش ہوئیں۔
۲۰ فروری کے سپتاہک جلسہ ہون کے بعد
اوپاسنا پنڈت دھنی رام جی نے کی اور
کتھا بدستور پنڈت سیتارام جی نے ویدانت
شاستر میں سے کی اور لکچر ماسٹر گوری شنکر
جی نے سندھیا آدی نت کرم کے کرنے اور
آچرنوں کی شدھی پر دیا۔
بتاریخ ۱۹ فروری پنڈت سیتارام شاستری
کا ایک خاص ویاکھیان آریہ سکول صدر
بازار کے بلڈنگ میں دھرم وشے پر ہوا
تعداد حاضرین اچھی تھی لکچر کے اختتام
پر ایک پورانک بھائی نے مورتی پوجن
پر چھیڑ چھاڑ کی۔ جسکے جواب میں لالہ جھنڈا پر
جی اوتر دیتے رہے۔
۲۳۔ فروری کے ہفتہ واری جلسہ میں
بعد ہون آدی کے اوپاسنا پنڈت دھنی رام
جی نے کی اور کتھا پنڈت سیتارام جی
نے ویدانت درشن سے فرمائی۔
۲۸۔ فروری کو آریہ بھائیوں نے ہولی کی

تقریب پر خاص جلسہ منایا۔ اول نگر کیرتن
کرکے پھر ندی کے کنارہ پر پریتی بھوجن
کیا۔
بتاریخ یکم مارچ سماج کے سپتاہک جلسہ
میں ہون آدی کے بعد اوپاسنا پنڈت دھنی رام
جی شرما نے کی اور لالہ جھنڈا پرشاد جی نے
دھرم اور شدھی پر ایک عمدہ لکچر دیا۔ پھر
سردار لچھمن سنگھ جی ممبر گورو سنگھ سبھا
راولپنڈی نے بھی ہندو (آریہ) جاتی کی
موجودہ ابتر حالت اور شدھی کی ضرورت
پر پنجابی زبان میں ایک عمدہ اور موثر تقریر
کی۔ اسکے بعد لالہ کانشی رام چوپڑہ نے اسی
کی تائید میں کچھ بیان کرکے پھر مختصر حالات
مسمی ہنا زرگر ساکنہ ہری پور کے سنائے
(جسکو شخص یاغستان کی قابو میں پڑکر جبراً
مسلمان کر لیا گیا تھا۔ اب وہاں سے بھاگ
آیا اور آریہ سماج کے حضور میں شدھی کے
لیئے ملتجی ہوا۔ جسپر منوسمرتی کے بموجب پراشچت
کرایا گیا) اور اسکے ہاتھ سے موہن بھوگ
تمام حاضرین کو تقسیم کرایا گیا۔ آج کی حاضری
۲۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ لوکل گورو سنگھ
سبھا کا ایسے کاموں میں سماج کے ساتھ
ہمدرد ہونا قابل شکرگذاری ہے۔
اجمیر۔ ۱۵ فروری کو دیانند اناتھالہ
سوسائیٹی کا ہشتم سالانہ جلسہ آریہ سماج
بھون میں ہوا۔ آریہ سماج اجمیر کی انترنگ
سبھا کے تیار کردہ نیم اب نیم اتفاق رائے
سے پاس ہوئے۔ اور لکشمن لکھت جیسا
پربندھ کرتری سبھا کے سبھاسد مجھے کہے گئے جیسا
عہدہ دار چننے کا اختیار سوسائیٹی کو
دیا گیا۔ (۱) بالو پدیشم خنسیمی (۲) بالہام ملاس سل

(۳) بابو متھرا پرشاد جی (۴) بابو بادھو رام جی (۵) بابو نتھمل داس جی (۶) بابو بیتل پرشاد جی (۷) بابو رگھبیر سنگھ جی (۸) لالہ وزیر چند جی دو بار بھی - (۹) پنڈت بھولا ناتھ جی (۱۰) بابو لکشمی نرائن جی (۱۱) پنڈت جیدیال جی (۱۲) ماسٹر شیو داس منالال جی۔

بابو شیو پرشاد جی اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج اجمیر کی بھاوجہ صاحبہ نے دس روپیہ دیانند اناتھ آلہ اجمیر کو دان دیئے۔

لالہ دیوراج جی سُتتے پرکاش کی دھرم پتنی نے دیانند اناتھ آلہ اجمیر کو ملاحظہ فرمایا اور ایک روپیہ دان دیا۔

ٹھاکر چھیدا سنگھ جی بی اے سابق پرائیوٹ سکریٹری مہاراجہ شاہپورہ نے امتحان بیرسٹری میں کامیابی کی خوشی میں پانچ روپیہ آریہ سماج اجمیر کو دان دیئے۔

پردھان دمنتری آریہ سماج بہنی روڑہ ضلع لدھیانہ سے لکھتے ہیں کہ اس علاقہ میں رادھا سوامی مت کا پرچار بہت ہوتا ہے۔ پرتی نیدھی سبھا کو اس علاقہ میں اس مت کے برخلاف اوپدیش کرانا چاہئے۔

پرتی نیدھی سبھا کو پیشتر سے ہی خیال ہے اور پرچار کافی ہو رہا ہے۔ ایڈیٹر

صوبہ برار کی راجدھانی یعنے شہر برار میں ودیارتھیوں کے کلب کا سالانہ جلسہ تھا۔ جسمیں ۳۱۔ جنوری ۱۸۹۵ء کو ایک شاستری پنڈت نے پورانک دھرم کی فضیلت پر لکچر دیا بعد ازاں شریمان وشنو ناتھ جوشی بی اے ایل ایل بی پلیڈر ہائی کورٹ نے ویدک دھرم کی فضیلت پر لکچر دیا۔ ۴۔ فروری کو آریہ سماج کی طرف سے سادہو کرشنانند جی کا مدن آشرم پر لکچر ہوا۔ اسکے بعد ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی کا ۵۔ فروری کو آریہ سماج کی طرف سے بازار میں پنڈت بالمکند جی اور ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی کے لکچر ہوکر ایک محمدی صاحب سے بحث ہوئی - ۶- فروری کو مارواڑی بازار میں سادہو کرشنانند پنڈت بالمکند جی اور ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی کے لکچر ہوئے۔ ۹- کو نیٹو جنرل لائبریری میں دیسی چیزوں کے استعمال کرنے کے لیئے ایک عام میٹنگ ہوئی اور اسموقعہ پر ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی نے سپیچ دی - کہ جبتک ہم ویدک دھرم کی اُنتی نہیں کرتے - ہمارے سب کام ادھورے رہیں گے۔

تحصیل شکر گڈھ ضلع گورداسپور میں پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو توجہ دینی چاہیئے۔

بہاولپور۔ پنڈت گنگارام ڈاکٹر نے اپنے نواسہ اور نواسی کا چوڑاکرم سنسکار ویدک ریت کرایا ۱۱؎ روپیہ کنیا پاٹشالا جالندھر کو دان دیئے۔

نوشہرہ ضلع پشاور میں ۹- مارچ ۱۸۹۶ء سے لیکر ۱۱- مارچ تک پنڈت چرنجیلال جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رام رتن پرچارک نے ۱۸ جنوری کو لودھانہ میں بھجن گائے۔ ۲۰- ۲۱ کو نارنول میں بہ تقریب ایک بواہ سنسکار بھجن گائے اور پرشنوتر ہوئے ۲۴ کو دادری میں دھرم چرچا کیا۔ ۲۵ کو جھنڈا میں دھرم ورشہ پر اوپدیش دیا شردوتا ۱۰۰ تھے۔

حکیم سنت رام جی پرچارک نے نمن لکھت ویاکھیان دیئے۔ یکم فروری کو رانی چک (گورداسپور) میں ۳۰ شردوتا کے سامنے ۲- کو کوٹلی میں ۴۰ شردوتا کے سامنے ۳- کو بھنگالی (امرتسر) ۲۰ شردوتا کی حاضری میں - ۴- کو کتھونگل میں ۸۰ شردوتا کے سامنے - ۵- کو امرتسر (کٹڑہ رام گڑھیاں) میں ۳۰ شردوتا کے سامنے - ۶- کو علاؤالدین پور ۷- کو بنوالی پور (امرتسر) میں ایکسو شردوتا کی حاضری میں - ۸- کو کوٹ احمد خاں وجامان رائے میں ۶۰ شردوتا کے سامنے ۹- کو جوہلاں (امرتسر) میں ۱۰- کو لادوا سبرہالی (امرتسر) میں ۱۱- کو سرہالی نوشہرہ (امرتسر) میں - ۱۲- کو نوشہرہ ڈھیرواں وترنتارن میں - ۱۳- کو ترنتارن میں ۱۴- کو مرادپور (امرتسر) میں - ۱۵- کو ٹھٹھی کھارا میں پرشنوتر ہی ہوتے رہے۔ شردوتا بڑے آنند سے سنتے رہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

مہارانی سُورن مئے (بنگال) کی فیاضی مشہور ہے۔ حال میں ہی شریمتی جی نے برہامپور کے مدرسہ صنعت و حرفت کے لیئے بیس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اُسی شہر کے لیئے عمدہ پانی بہم پہونچانے کے لیئے بھی ایک اچھی رقم دینے کو تیار ہیں۔

میسور کی راجکماریوں نے علاوہ سنسکرت انگریزی اور کنناڑی زبانوں میں اعلیٰ مہارت حاصل کرنے کے اب ہندوستانی بھی شروع کر دی ہے - جس سے مراد شاید دیوناگری بھاشا سے ہے یہ عملی طریقہ رعایا کو تعلیم نسواں کیطرف رجوع کرنے کا ہے۔

کلکتہ کے نزدیک شیعہ اور سنی فرقوں کے مسلمانوں میں بڑا بھاری فساد صرف ایک لفظ کے استعمال پر ہو گیا اور نوبت عدالت تک پہونچی۔ شیعہ نماز کے بعد ایک لفظ استعمال کرتے ہیں اور سنی اسے سننا نہیں چاہتے۔

سنسکرت کی اُنتی چاہنے والوں کے لئے یہ خبر بہت ہی افسوسناک ہے - کہ الفنسٹن کالج بمبئی میں ایک شاستری کا عہدہ تخفیف میں آنیوالا ہے۔

مسٹر منموہن گھوش بنگال کے مشہور فوجداری بیرسٹر نے اپنے ایک لکچر کی رنگائے میں ہندوستانیوں کے فرش پر بیٹھ کر دیسی تیل کے چراغ کی روشنی سے پڑھنے کو حقارت سے بیان کیا۔ اسپر بہت سے ہندو نوجوانوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ مسٹر گھوش کو معلوم نہیں ہے کہ پرانے دیسی تیل چراغ کی برتری آجکل کے لیمپوں اور شمع والوں کے مقابلہ میں ثابت ہو چکی ہے۔

والنٹیر سے عورتوں کا مشن تجربہ کے طور پر پہلے پہل بمبئی میں کام شروع کریگا ان بہادر عورتوں سے آریہ سماج کے شش کو بڑا بھاری سبق ابھی تک سیکھنا باقی ہے۔

ہندوؤں کی قابل اعتراض خیرات کا نتیجہ ہے کہ ضلع گیا کے ہندو لڑکے جو کثر وہاں کے پنڈوں کی اولاد ہیں - عموماً تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔

پیہری میں تجربہ کیا گیا کہ سائنس کے زور سے بادل بنائے جائیں - ابھی مطلب برآری نہیں ہوئی غالباً اور کوشش ہوگی۔

ممالک متحدہ میں ۱۹۲۵ عورتیں پیر یچروں (دو غطوں) کا کام کرتی ہیں۔

آریہ سماج عزیز آباد (سکھر) نے ہندو عورت کو جو مسلمان ہو گئی تھی پھر ہندو بنا لیا۔

مہاراجہ گائیکواڑ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں جب تک ایک مذہب نہ ہوگا - اسکے لئے بھلا دن نہیں ہوگا۔

کلکتہ کی سوسائیٹی انسداد بیرحمی جانوران نے تجویز کیا ہے - کہ ایک ہسپتال بنایا جائے اور اسمیں زخمی اور ناکارہ جانور انکے مالکوں کے خرچ سے اسوقت تک زیر علاج رہیں کہ کام کے قابل نہ ہوں -

نمبر ۵۱ | مطبوعہ ۱۶ چیت سمہ ۱۹۵۲ بکرمی مطابق ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

यजुर्वेद अ॰ १ मं॰ ६

कस्त्वा युनक्ति स त्वा यु-
नक्ति कस्मै त्वा युनक्ति त-
स्मै त्वा युनक्ति । कर्मणे वां
वेषाय वाम् ॥ ६ ॥

ارتھ — وہ کون تجھ کو ست برت میں جوڑتا ہے؟ وہ سکھ سوروپ پرماتما۔ کس پریوجن کے لئے؟ دھرم پرچار کرنے کے لئے یا پروکت ست برت کے کرنیکے لئے وہ یا بھی تھا وہ دواں سنگنوں کو آگیا دیتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے پڑھانے اور شبھ کرم کرنے کرانے میں سب لوگ سردا ادیت رہیں۔"

جہاں پچھلے منتر میں برہمچاری اپنے گورو (دیوتا) کے سنمکھ ست برتوں کے دھارن کرنیکے واسطے پرتگیا کرتا ہے اور [illegible] اس منتر میں پرمیشور دوسرے منتر میں اپدیش کرتے ہیں کہ ہے ودیارتھی وہ واں منشیو تم لوگ پرچار آدی شبھ کرم کرنے کی اچھیا رکھتے ہو۔ اور ودیا سنسار میں کچھ ست ودیا پرچار کرنے کی ابھلاشا رکھتے تو تم لوگوں کا فرض ہے۔ کہ ست برت کو سچی پرتگیا کو دھارن کرو ساتھ ہی اس پرتگیا کا بھی جگدیشور اتر دیتے ہیں کہ منش پراتھنا کیوں کریں؟ کہ جو جکہ لگیا ہے اور جسکا دنیا بہت بڑھ گئی ہے کی خاطر جو شخص کا آشرا لیا سمجھو ہے۔ کہ ایکا دھار کو سچا سمجھ خیال کرے۔ اور ست برتی ان اپنے آتما کو آنند کے ہنڈا سے بچی شانتی اپیدا کرنے کے ابھلا جوڑے ہے۔ کیونکہ جگدیشور کے بنا آنند کسی ستھان میں نہیں مل سکتا۔

اوم شم

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج کے نیموں پر وچار

۱۳ مارچ سنہ ۹۶ء سے آگے

جب ہم یہاں تک معلوم کر لیتے ہیں کہ آریہ پرشوں کو سب سے پریتی پوروک برتاؤ کر کے پرچار کرنا چاہئے۔ تو اپنے خود غرضی جو کہ ہر ایک منش کے ساتھ لگی ہوئی ہے دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسواسطے پہلے سے ہی انکی نظروں کے سامنے اس آدرش کو لانے کے واسطے اور انکے ساتھ ہی اس بات کا بھی اپدیش کرنے کے واسطے کہ جب تک انسان اودیا کے ناش کرنے اور ودیا کو ترقی دینے کے واسطے تیار نہیں ہوتا تب تک وہ پرش کہلانے کے یوگیہ نہیں۔ اسواسطے سوامی جی مہاراج آٹھویں اور نویں نیم میں کھلے شبدوں میں ان باتوں کا پرچار کرتے ہیں۔

جب آٹھویں نیم کی اور دیکھا جاوے اور اسکے شبد ارتھ کی طرف دھیان دیا جاوے تو دو شبد نظر پڑتے ہیں۔ ایک ناش اور دوسرا بردھی۔ پرشن پیدا ہوتا ہے کہ جب ناش کسی چیز کا نہیں ہوتا۔ تو انہیں باتوں کے واسطے کوشش کرنا سراسر غلطی نہیں تو اور کیا ہے۔ جب دوسرا شبد بردھی پڑا ہے اور ناش ہو نہیں سکتا۔ تو ضرور ناش کے بجائے کمی یا ایسا ہی کوئی لفظ رکھدینا تھا۔ اسکے جواب میں کیول اتنا ہی کہنا کافی ہوگا۔ کہ ناش شبد کے ارتھ نیستی کے نہیں۔ بلکہ نس دھاتو سے ادرشن ارتھ میں ناش بنتا ہے جسکو چھپ جانا ہی کہتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی مکان میں ایک گھڑا پڑا ہو اور پھر کوئی اسے اٹھا کے لیجاوے تو کہا جاتا ہے۔ کہ گھڑے کا اس جگہ سے ابھاو ہو گیا۔ ارتھات کسی اور جگہ پر چلا گیا۔ جس طرح سے سورج کی روشنی کے سامنے اندھیرے کا ناش ہو جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کا ناش سوامی جی مہاراج نے مراد لی ہے۔ اور بردھی کا شبد اسواسطے استعمال کیا گیا ہے۔ کہ آریہ ورت دیش لوگوں سے ودیا کا بالکل ابھاو نہیں ہو گیا تھا کسی قدر تھوڑا بہت گیان لوگوں میں ابھی تک موجود تھا۔ اسواسطے اسکی ترقی کرنی چاہئے اور جو اودیا ارتھات اگیان ہمارے ہردوں میں گھر کر گیا ہے۔ اسکا ناش کرنا چاہئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ پہلے چھٹے نیم ہی میں صاف شبدوں میں کھولا گیا تھا۔ اور جسکا جواب نویں اصول میں سوامی جی سے دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ خود غرضی سے دور بھاگنے کا ادیوگ سردا کرتے رہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اپنا پیٹ صاف کر لیا۔ اور بس اپنا تکیہ تشفی سے صاف پا لیا اور خیر سے گھر میں عیش اور آرام کے سامان دیکھ لئے اور عالم سوامی جی اتر دیتے ہیں۔ کہ تم

پرشارتھ ہین ہو کر شنیہ پدوی سے گر جاوے
اور نر کہلانے یوگ نہیں ہو گے۔ اسی
خیال کو لیکر گیتا میں لکھا ہے۔ کہ

शक्नोति यः सोढुं प्राक
शरीर विमोक्षणात काम
क्रोधोद्भवं वेगं स युक्तः
स सुखी नरः ॥

وہی یوگی وہی سکھی وہی پرش ہے۔ جو کہ
کام کرودھ سے اوتپن ہوتے ہوئے ویگ کے
سہارنے کو سمرتھ ہو سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ
وہ کام کرودھ آدی شترؤں کے وش میں
اگر ایشور آگیا سے جیت ہو جاوے۔ اسپر
بھاشیہ کار۔ دلیل دیتے ہیں کہ وہ نر کیوں کہوتا
ہے۔
ارتھات پرشارتھ کرنے سے وہ پرش
کہلانے
पुरुषार्थसम्पादनात
یوگ ہو سکتا ہے۔ وہ پھر اپنے آگے چلتے پھرتے
کر کھانا سونا۔ ڈرنا۔ استری بھوگ تو پشو
میں بھی انسان کے تل ملکہ بڑھکر پاسکتے ہیں
اسواسطے رشی اگیا دیتے ہیں۔ کہ ہر ایک کو
اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے
کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنا چاہیئے
ارتھات جب ہم نے لوگوں میں دھرم بھاو
پھیلا دیا۔ تو مان لو۔ کہ ہمنے ایشور آگیا کو
پالن کیا۔ کیونکہ ہر ایک پرش آگیا کو پورے
طور پر محسوس نہیں کر سکتا۔ ایسے چند ہی
پرش ہوتے ہیں جو دھرم کے سمجھنے میں چلنے
یا قدرتی قانون کے سمجھنے میں پوری واقفیت
کر لینے کے یوگ ہو سکتے ہیں۔ اگر آجکل کی
حالت کو دیکھا جاوے تو معلوم ہو جاویگا
کہ دنیا میں بلحاظ دھرم کیول ایک ہی رشی او

بلحاظ دنیاوی علم کے وہ یاتین لائق ہونگے
اسواسطے سوامی جی اپنے اوپر اس اصول کو عمل
میں لاتے ہوئے دُنیا میں اس اصول کا
پرچار کرتے ہیں۔ جب دوسرے ہی کی
اُنتی کو مدنظر رکھا تو خواہ مخواہ سوال پیدا
ہوتا ہے۔ کہ کیا اپنا خیال بھی نہیں رکھنا
چاہیئے۔ سوامی جی جواب دیتے ہیں کہ نہیں
بلکہ سب منشوں کو ساماجک سروہتکاری
نیم کے پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور
ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں
پرشن اوٹھتا ہے۔ کہ جب ایک ایک ملکر
سماج بنتا ہے۔ اور جب ہر ایک دوسرے
کی بھلائی کرے گا۔ تو ضرور ہر ایک کی
اُنتی خود بخود ہو جاویگی۔ اسواسطے سوامی
جی وہ شبدوں میں یہ سمجھا رہے ہیں کہ
کو لوگوں پر پرکاشت کرتے ہیں۔ کہ
ہر ایک منش کے ساتھ دو حالتیں ہیں
ایک سوتنترتا اور دوسری پرتنترتا۔
ہر ایک منش اپنے کام کرنے میں سوتنتر
ہے۔ کنتو اُس اٹل اصول کے ماتحت ہو کر
سبکا ساتھی ہے۔ اور ہر ایک کی طرح
مجبور اچھل ادھیا گا ارتھات پرتنتر ہے۔
میرا خیال ہے کہ یدی کوئی پرش ان نیموں پر
پورے طور پر غور کرے گا۔ تو جڑ مول میں
ایک ہی نیم پاویگا۔ ارتھات چاروں باتیں
محسوس کرے گا۔ مثلاً پرماتما۔ پرمیشر
پرمان۔ پرکرتی۔ اسمیں پرماتما۔ جیو پرمان
دیہ پرمیہ ادھار روپ ایشور اور آدیتہ
پرکرتی نت کا۔ یہ اور جو اس سے گیان
آتما میں ہوتا ہے۔ اسکو پرکرتی کہتے ہیں۔
فلاسفر کا مول کے سدھانت انکو سوامی جی

مہاراج نے پہلے نیم پر اچھے طور پر بیان کردیا
ہے۔ اور باقی نیموں میں سے دوسرا پرمیہ تیسرا
پرمان اور باقی تمام پرکرتی ہیں۔ اور ان
سبکو گیان کرنے واسطے کیول ماترچار ہے
ہوا۔ آشتا ہے۔ کہ آریہ گن میرے اس
لیکھ کو بچار کر اعتراضات سے ممنون فرماوینگے
تاکہ آئیندہ بچارنے کا موقعہ مجھکو اور
آپکو ہمیشہ ملتا رہے۔

(بھگت رام ودیارتھی)

پراکرت اوپاسنا کا پھل

نمبر ۲

۱۳۔ صفحہ ۹۶ سے آگے

اس بات کو کسی اور موقعہ کے واسطے چھوڑتا
ہوا کہ کیول آریہ ورت ہی ایک ماتر تمام
شاستروں کی جان ہے۔ اور یہی ایک تمام
مذہبی دنیا میں چکرورتی راج کرے گا۔ اپنے
مضمون کو یاد کرتا ہوں۔ اسمیں شک نہیں
کہ سیاست کے دکھلانے کی بڑی بھاری او
ہے۔ کہ اندھکار کو کہتے ہیں۔ جو کہ تمام
دکھوں کا مول ہے۔ رشی کہتے ہیں کہ اتھارتھ
گیان یکہ ابہاو کا نام اندھکار ہے۔ جو کہ آتما
میں دیا پک ہو کر انسان کو سچے مارگ سے
جبت کرتا ہے۔ اور بیت میں است بدھی
آتا میں اناتما بدھی اور دکھ میں سکھ بدھی
کرانے کا ایک کارن ہوتا ہے۔ اور یہی
وجہ ہے۔ کہ لوگ دکھ اوٹھاتے ہیں۔
رشی کہتے ہیں کہ۔ न [illegible]
[illegible] निर्वाण शान्ति है -
[illegible]

ارتھات اگیان سے گھرا ہوا پُرش اندرا
کو پراپت کرتا ہے جس طرح سے اندرا کی
حالت میں سُکھ پرتیت کرتا ہوا بھی دُکھ
ہی دُکھ پاتا ہے - وہ سُکھ بھی پراپت ہی
نہیں ہوتا - اور جو آنند سوپن راج آدی
بھوگ سوپن اوستھا میں منش اوپلبدھ کرتا ہے
وہ درحقیقت نہیں ہوتے - اور اُس وقت کا
حاصل کیا ہوا گیان بھی جاگرت میں اندھکار ہی
ہوتا ہے - ٹھیک اُسی طرح اگیانی پُرش اپنے
آپکو بڑا مانتا ہوا بھی اپنا راج دور دیشوں
میں پھیلاتا ہے - یا یوں کہو کہ ہر پرکار کے
سُکھ بھوگتا ہوا بھی سچی خوشی کو نہیں حاصل
کر سکتا ہے - بلکہ اُلٹا دُکھ اُٹھاتا ہے - یہی
وجہ ہے اندریوں کے غلام کو ہمیشہ اگیان
سے ہی کہا گیا ہے - مثلاً ایک دفعہ کا ذکر ہے
کہ چند دوان ایک آچاریہ کے پاس آئے
اور پرماتما کا درشن کرنا چاہا - آچاریہ نے
جواب دیا - جبکہ آپ پرماتما درشن پر پورا پورا
وشواس کرنا چاہتے ہیں - تو آپ جنک راج
رشی سے جا کر پرشن کریں - وہ پورے طور پر
نشچے کرا دیگا - وہ دوان اُتر دیتے ہیں کہ راجہ
ہمیشہ اندریوں کے غلام ہوتے ہیں اور
اندریاں اپنے ہی وشے کو گرہن کرنے کے
یوگ ہو سکتی ہیں - جو کہ پراکرت پدارتھ
ہیں کبھی ہو نہیں سکتا - کہ راجہ پرماتما پر
جو کہ کیول ماتر آتما کا بھی وشے ہی ہے ہمارا نشچے
کرا دیوے - آچاریہ نے جواب دیا کہ نہیں
وہ اندریوں سے پورا پورا کام لیتا ہوا بھی
پرماتما کو دکھلا دیگا - اُن میں سے کیول ایک
وشواس کرکے راجہ جنک کے پاس گیا - خیر
کسی طرح سے اُس راج رشی نے اُسکو
نشچے دلایا - وہ لمبی کہانی ہے جس سے ہم کو
کم اِس موقعہ پر تعلق نہیں ہے - صرف
اتنا ہی دکھلانا تھا کہ وہ دوان لوگ اندریوں
کے غلام سے آتما درشن پر دھار کرکے بھی
اُٹھانا نہایت مشکل خیال کرتے ہیں - اور
یہی وجہ ہے کہ پراکرت اُپاسنا کے کرنے
والے پُرش سچی عزت کو نہیں پا سکتے - ٹھیک
سوپن کی آنند کی طرح تھوڑی دیر تک
اپنے جاہ و جلال کو دکھلاتے ہوئے نشٹ
کو پراپت ہوتے ہیں - ات ایو - ہے آریہ
گن - آپ لوگوں کا فرض ہے کہ یتھارتھ
گیان کو حاصل کریں - اور سچی پرارتھنا کو
سیکھیں - تاکہ آپ کا نام دُنیا میں سچے
آنند کی طرح پرسِدھ رہے کہ آپ کو خبر
نہیں ظالم یا غلام ٹھہرا سکیں - آپ اپنی
حالت کو جاگرت اوستھا کی طرح بنا دیں
نہ سوپن اوستھا کے تُل -
آپ نے کبھی بارہا گاڑھ اندرا کے آنند کو پراپت
کیا ہوگا - کیا اُس وقت آتما کبھی پراکرت
وستوؤں کے ساتھ سنیوگ انوبھو کرتا ہے
یا کہ پرماتما سے - کبھی ہو نہیں سکتا - کیا پانی
میں باس کرتا ہوا نہ بھیگے - یا آگ میں
رہتا ہوا نہ جلے - جبکہ یہ کرتی ہیں کیول
ماتر ستی ہی ست ہے آنند کا لیش ماتر
بھی نہیں - تو وہ لوگ جو کہ پراکرت وستوؤں
میں باس کرنا چاہتے ہیں کیسے آنند
حاصل کرینگے - اگر کسی کنگال کے پاس رہ کر
آنند حاصل کر سکتے ہیں - تو سمجھو کہ
آپ پراکرت اُپاسنا کرتے ہوئے آنند کو
حاصل کریں -
اِسپر پیلاد رشی گرگ گوتم سے اُپدیش کو
اُسکے پرشن کے اُتر میں کہتے ہیں کہ گاڑھ اندرا
اوستھا میں منش نہ کان سے سنتا ہے - نہ
آنکھوں سے دیکھتا ہے - نہ ناک سے سونگھتا
ہے - نہ جیبھا سے سواد لیتا ہے - نہ توک
سے شیت اور اُشن یا گرمی سردی کو محسوس
کرتا ہے - کیول تھا کھور وستو کو جانتا ہے
نہ بانی سے بولتا ہے - نہ ہاتھوں سے پکڑتا
ہے وغیرہ وغیرہ مختصراً کسی اندری سے کوئی کام
نہیں لیتا - تو اِس سے صاف طور پر نشچے ہو سکتا
ہے کہ وہ آنند جو کہ منش اُس وقت معلوم کرتا
ہے - وہ آنند کسی اندری کا آنند نہیں بلکہ کوئی الوکک
آنند ہے - اور وہی آنند ہے - جو کہ ہمیشہ
کے واسطے ہو سکتا ہے - اور جسکے حاصل کرنے
کے واسطے ہر ایک منش کو یتھا شکتی کوشش
کرنی چاہئے - اور وہی ایک آنند ہے
جسکو سچی خوشی کہہ سکتے ہیں - اور جو پراکرت
اُپاسنا سے ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی -
(بھگت رام)

ایڈیٹوریل نوٹس

سنسکرت زبان کی درگتی ہر ایک
طرف سے ہوتی ہوئی پرتیت ہوتی ہے اور
خاصکر اُنکی طرف سے جو کبھی ایک سال
خرچ کرکے اُسی پوتر زبان کی وجہ سے
ہی جیون بیتیت کر رہے ہیں - اُن لوگوں کو
ہمارے طالبعلموں کی حالت پر رحم کرنا چاہئے
پہلے تو سامنے کے ساتھ مقابلہ ہے اور
پھر اگر گھر سے ہی ایسے دشمن پیدا ہو جائیں

تو معلوم نہیں کہ رسائل یہاں تک بھی پہنچا دیویں۔ جن صاحبوں نے اس سال انٹرنس کی سنسکرت گرامر (جسکا نام مشہور ہے۔ لَدّ جسکے واسطے ہفتہ میں کیول چار یا پانچ گھنٹے ہیں) کے پرچے دیکھے ہونگے۔ انکو نتیجہ بھی معلوم ہوگا کہ بیچارے ودیارتھیوں پر کتنا ظلم کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اگلے پرچہ میں وہ نادر سوال بھی درج کیے جاوینگے۔ جو کہ کتنی ایک ماسٹر بھی جھٹ پٹ جواب دینے کے واسطے منہ چراتے ہیں۔ تو ان ودیارتھیوں کی تو بات ہی کیا ہے۔ جو کہ سنسکرت کے ساتھ کئی ایک اور مضمون طیار کرتے ہیں۔ امید ہے کہ سنسکرت کے حامی ضرور غور کریں گے اور اور صاحبوں کو بھی اس پہلو پر غور کراوینگے۔ تاکہ بیچارے سٹوڈنٹ کی حق رسی ہو جاوے۔ اور بے فایدہ ان کو سنسکرت دیوبانی کی خاطر ایک سال اور سکول کے کمرے نہ دیکھنے پڑیں۔

آریہ سماجوں کے جلسہ پر جو چندہ جمع ہوتا ہے وہ جس جس انسٹیٹیوشن کے نام دیا جاتا ہے اسکو پہونچایا جاتا ہے۔ اگر کسی خاص جگہ میں کسی خاص کام کیواسطے روپیہ زیادہ ہو تو یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ اپدیشک وید پرچار فنڈ کے واسطے نہیں رہیگی۔ یہ کیول ادھکاریان کنیا مہاودیالہ جالندھر کی کوشش کا پھل تھا کہ مہاودیالہ کے واسطے اپیل ہونے پر بھی زیادہ روپیہ ہوا۔ اور ساتھ ہی چونکہ جالندھر سماج پر اسکا زیادہ زور ہے۔ اسلیے اگر اس سماج نے مہاودیالہ کے واسطے زیادہ روپیہ اکٹھا کیا ہو تو کوئی بھی

بات نہیں خیال کرنی چاہیئے۔

ٹریکٹ سوسائٹی کو خیال کرنا چاہیئے کہ کتنی ایک میلے مثلاً کنبھ ہردوار وغیرہ بہت نزدیک آ گئے ہیں۔ اور جہاں تک معلوم ہو سکتا ہے شاید ہی کوئی ٹریکٹ ابھی تک سبھا کی طرف سے نکلا ہو۔ ہر ایک طرف سے ایسی پستکوں کی مانگ آ رہی ہے ابھی ایک لمبی چوڑی چٹھی میری نظر سے گزری جسکو پڑھ کر خواہ مخواہ اسی کو اسی وقت ٹریکٹوں کے چھپوانے کے واسطے اودیت ہونا چاہیئے۔ مہاشہ شیورتن سنگھ ورما سکریٹری مہاراشٹر آریہ پرتی ندھی سبھا لکھتے ہیں کہ امید ہے کہ ٹریکٹ سوسائٹی ضرور غور کریگی۔ اور ساتھ ہی جتنے ٹریکٹ چھپوائے جاویں۔ انکی ایک ایک کاپی مفت سبھا کو بھیجا دے تاکہ سبھا اپنی طرف سے انکو مرہٹی زبان میں ترجمہ کرا کر تقسیم کرا دے۔ میرے خیال میں ایسی سبھاؤں کو جس طرح ہو سکے مدد دینی چاہیئے۔ وہ صاحب لکھتے ہیں کہ پران کسنے بنائے ہیں۔ اس نام کی ایک جو پنڈت لیکھرام جی کی بنائی ہوئی ہے مرہٹی زبان میں ترجمہ کرائی گئی ہے اور ساتھ ہی وہ مصنفوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ انکو ترجمہ کرانے کی اجازت دیدیویں۔ اس قسم کے اشاعت کرنیوالوں کی ضرور مدد کرنی چاہیئے۔

(بھ - ر - و)

دھرم کے لکشنوں میں پہلے دو لکشن دھرتی اور کشما ہیں۔ دھرتی کے معنے استقلال کے ہیں اور کشما کے معنے برداشت کے ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جہاں انسان کو اپنی ذات میں ہمیشہ دھرم پر مستقل رہنا چاہیئے۔ وہاں اگر اسکا بھائی کسی موقعہ پر اپنی کمزوری کے باعث دھرم پر سے گر جاوے۔ تو نہ چاہیئے کہ اسکو نفرت سے دیکھ کر اسکو بے شرم بنا کر ہمیشہ کے لیے دھرم سے بے بہرہ بنایا جاوے۔ اس دھرم سے گرے ہوئے کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیئے۔ اور اس سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ تاکہ اسکو پھر اٹھنے کی جرأت ہو۔ آجکل جہاں ہم اپنے اندر ایک پاپ کو چھپاتے ہیں۔ وہاں اگر ہم کسی دوسرے میں پاپ کا ظہور پاتے ہیں۔ تو اسپر شیر ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنے لیے تو کشما کرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کے لیے نہیں۔ یدی ہر ایک شخص [illegible] اپنی کمزوری کے لیے کشما [illegible] ہے۔ اور اپنے گرے ہوئے بھائی کو اپنی ہمدردی کے الفاظ سے اوٹھانے کی کوشش کرے تو اسقدر بیہودگی جو ہم اپنے دیش میں دیکھتے ہیں۔ بالکل اوٹھ جاوے۔

(ک - ن)

لالہ دیوراج صاحب منتری کنیا پاٹشالہ جالندھر حسب ذیل اشتہار برائے اندراج اخبار بھیجتے ہیں کہ آریہ کنیا پاٹشالہ جالندھر کے تقسیم انعام کا جلسہ [illegible] اپریل [illegible] کو ہوگا۔ امسال کی سنت کنیاؤں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسلیے استری سماج کو سہائتا کی پرارتھنا ہے۔

آریہ سماج کے سپرتھم نیم پر وچار

میرا ہرگز اس نیم کی لفظی بحث کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ آپنے کوئی نیم ارتھ پر کاشت نہیں کیئے۔ اس واسطے آئیندہ کے لیئے عرض ہے۔ کہ اگر آپ میری طرف سے میرے لیکھ پر اعتراض آوینگے تو ضرور جواب دینے کے واسطے تیار ہوں۔ ورنہ میری طرف سے آپ جواب ہی سمجھیں۔

مینے کبھی یہہ دعوی نہیں کیا۔ کہ جیو اور پرکرتی تھا ایشور پدارتھ نہیں ہیں۔ بلکہ اگر غور سے میرے لیکھ کو پڑھتے تو صاف لفظوں میں پاتے کہ "پرمیشور باران پرمیہ پدارتھوں میں سے ایک ہے" جب تمام شاستر کار اور سوامی جی مہاراج پرمیشور کو پدارتھ مانتے ہیں۔ تو میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ میرا تو دعوی کیول اتنا ہے۔ کہ اس نیم میں پدارتھ سے مراد پرکرتی ست کاریہ ہے پھر میں نے صاف لفظوں میں لکھ دیا تھا کہ "جیواتما کو پدارتھ ہونے پر بھی کیا کوئی ثبوت نہیں کہ میں ایشور جیو تھا پرکرتی کو پدارتھ مانتا ہوں۔

آپ لکھتے ہیں کہ "پدارتھ یعنی اشیاء یہہ شبد سمجھا جاوے تو یہہ اصول آریہ سماج کے سدھانت کے برخلاف ہو جاتا ہے۔ اگر اسکو معلومات سمجھا جاوے۔ تو کوئی دوش نہیں" میں کیول معلومات اور اشیاء میں بھید دکھلانا چاہتا ہوں۔

معلومات جمع ہے معلوم کی ارتھات علم پاگیا۔ کیا علم کیا گیا یا گیات اشیاء ہو گئی یا ستیہ ہو گئی۔

جناب بندہ اشیاء ہی علم کی گئی ہو سکتی ہیں اشیاء پر اعتراض آسکتا ہے تو علم کی گئی پر نہیں آسکتا۔ معلوم نہیں یہہ کس قسم کا اعتراض ہے۔ مجھے نہایت آنند آتا۔ اگر ایک دو اعتراض آپ سچ بھی کر دیتے جو آپکو نئے سوجھے تھے۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "ست ودیا کیول ایشوری گیان ہے کوئی پدارتھ نہیں" جناب بندہ اگر آپ ذرا غور کریں تو گیان بھی آپکو پدارتھ ماننا پڑے گا۔ نیائے شاستر میں نوین سوتر ہیں رشی نے باران پرمیہ پدارتھوں میں ایک بدھی گیان بھی گنا ہے۔ اور پھر آگے جا کر پندرھویں سوتر میں آچاریہ صاف طور پر لکھ دیتے ہیں۔ کہ بدھی۔ اپلبدھی اور گیان یہہ تین ایک ہی ارتھ رکھتے ہیں پھر آپ ذرا سوچ لیا کریں۔

پھر آپ آپت پرمان مانگتے ہوئے پنڈت لیکھرام جی کی آئے پیش کرتے ہیں جنکے ارتھ جو دو یا کھیا کی ضرورت رہتے ہیں۔

"ست ودیا (وید) اور ست ودیا سے جو معلومات ہوتے ہیں۔ اُن کا اصل اصول پرمیشور ہے" اسمیں تین شبد ہیں معلومات اصل۔ اور اصول۔

معلومات کی بابت میں ابھی ذکر کر چکا ہوں کہ معلومات اشیاء (پدارتھوں) کی کانکشا کرتے ہیں۔ اگر پدارتھ نہ ہوں۔ تو معلومات کوئی چیز ہی نہیں۔ کیونکہ علم کیا گیا یہہ فقرہ جسکا علم کیا گیا ہے۔ اُسکی ضرورت محسوس کراتا ہے۔ یہہ پدارتھ کے ہرگز ہرگز ارتھ نہیں ہو سکتے۔ باقی رہا اصل اصول اگر فارسی ڈکشنری کے ارتھ یہاں لیئے جاویں۔ تو مثلاً وہاں لکھا ہے۔ کہ اصول جمع ہے اصل کی اور اصل کے معنی بیج یا جڑھ کے ہیں۔ تو اسکے ارتھ بیج بیجوں کا ایشور ہوگا آپنے آدمی کے ارتھ اصل اور اصول کے ارتھ اصول کر دیئے ہیں۔ ان لفظوں پر وہی اعتراض آوینگے۔ جو پہلی دفعہ تمیں نیم کے کارلوں سے اٹھائے تھے۔ میں نے وہاں لکھا تھا۔ کہ اگر آدمی کے ارتھ کارن (بیج) کیئے جاویں تو وہ جگد ایشور کونسا کارن ہے کیا اپادان ہے یا ساد ہارن ہی۔ ۱۱۔ فروری کے لیکھ میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔

اخیر میں شاستری جی سے سوئے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ سوچکر اعتراض کیا کریں۔ آپ لکھتے ہیں کہ "آپ کا خیال ویدانتیوں کی طرف ہو گیا ہوگا" مجھے نہیں معلوم کہ شاستری جی شاید وید کے سوائے کسی اور کو ایشور کا گیان مانتے ہونگے۔ میں نشچے کرتا ہوگا کہ کبھی نہیں ہوگا۔ بلکہ میرا یقین ہے۔ کہ وید ہی کیول ماترا ایشوریہ گیان ہو سکتا ہے۔ اور آپ ہی سراپا غلط کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(بھگت گویا رتی)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اور دہلی اگروال برادری

کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تاریخ ۱۷ و ۱۸ اپریل سنہ ۰۶ قرار پایا تھا۔ اور چونکہ کرنال میں

آریہ سماج کے اگروال ممبروں کے ساتھ اگروال برادری نے کچھ مخالفت کر رکھی تھی۔ اور سکرٹری صاحب سماج مذکور کی طرف سے خصوصاً اگروال صاحبان کے شریک ہونے کیواسطے اطلاع دی گئی تھی۔ اس لئے میں بھی اس جلسہ پر شریک ہوا۔ باہر سے قریب ساٹھ شری آریہ میوں کے شریک جلسہ ہوئے تھے جنمیں قریب چالیس کے اگروال آریہ بھائی تھے۔ ہر دو یوم جلسہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ حاضری قبل از دوپہر تین چار سو کے درمیان۔ اور بعد از دوپہر چھ سات سو کے درمیان ہوتی رہی۔ فاضل لکچرار لالہ آتمارام جی سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت لیکھ رام شرما آریہ مسافر۔ ڈاکٹر (ڈاکٹر گنگا رام) صاحب۔ پنڈت آتمارام جی۔ پنڈت گنپتی جی شرما کے ویاکھیان بڑے زور و شور سے ہوئے کہ جس سے حاضرین نے بہت ہی آنند کا لابھ اُٹھایا۔ آریہ کنیا پاٹشالا کی ایک کنیا نے جسکی عمر قریب نو دس سال ہوگی۔ ایک تحریری ویاکھیان استری جاتی کے سُدھار پر دیا۔ مگر اسکی زبان سے ایسے پیارے پیارے الفاظ ایک خاص لب و لہجہ کے ساتھ نکلتے تھے کہ سُننے والوں کے دلوں پر بہت موثر ہوتے تھے۔ اوچارن بہت شدہ تھا کہیں کہیں جو منتر آدی کے سنسکرت شلوکوں کے پرمان دیئے گئے تھے۔ انکو بھی بہت صحت کے ساتھ کنیا نے ادا کیا۔ یہ آریہ کنیا پاٹشالا یہاں کے چند پرشارتھی آریہ بھائیوں نے اپنے خاص چندہ سے کھول رکھی ہے۔ یہاں مشن کی طرف سے بھی پاٹشالا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ یہاں کے اگروال بھائیوں

پرنیز دیگر اقوام ہنود پر کہ وہ برابر اپنی کنیاؤں کو عیسائی پاٹشالہ میں بھیجتے رہتے ہیں۔ کہ جس سے ایک دن ایک بُرا نتیجہ پیدا ہوگا اور ہمارے وہ بھائی کہ جو اپنی لڑکیوں کو مشن کی پاٹشالہ میں باوجود موجود ہونے ایک دوسرے سکول کی تعلیم دلاتے ہیں ایک نہ ایک دن اپنی پیاری کنیاؤں کو عیسائی ہوتے ہوئی دیکھ کر سر پکڑ کر روئیں گے۔ میں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر انکو اپنی کنیا ئیں پیاری ہیں اور لخت جگر ہیں۔ تو ایشر کے واسطے مشن کی تعلیم دلانے سے روکیں۔ آئندہ انکو اختیار ہے۔ اس آریہ کنیا پاٹشالہ کی تعلیم بہت عمدہ ہوتی ہے۔ ایک چھوٹی کنیا کہ جسکی عمر پانچ برس کے قریب ہوگی۔ اور جو لالہ کدار ناتھ صاحب ممبر سماج کی کنیا ہے۔ جلسہ کے وقت اپنے ننھے سے منہ سے ایک بہت سندر بھجن دوسری کنیاؤں کے ساتھ ملکر گایا۔ اس کنیا کے منہ سے میں نے سندھیا بھی سُنی۔ تمام سندھیا کے منتر حرف بحرف ایسے شُدھ یاد ہیں۔ کہ بہت سے ہمارے آریہ بھائیوں کو بھی ایسا شُدھ پڑھنا نہ آتا ہوگا۔ اس جلسہ میں استریوں کے واسطے خاص قنات و پردوں وغیرہ کے ذریعہ انتظام کیا گیا تھا۔ وید منتروں کے بڑے بڑے موٹے حرفوں میں لکھے ہوئے جابجا جلسہ گاہ میں آویزاں تھے۔ سکرٹری صاحب نے رپورٹ سالانہ جو جلسہ کے وقت سنائی تھی۔ وہ ایک بڑی عجیب اور باطریقہ تحریر کیگئی ہے۔ اگر پردھان صاحب سماج اسکو چھپوا کر ہر ایک سماج میں بلا قیمت

ایک ایک کاپی بھجوا دیویں۔ تو بہت اُدم ہوگا بہت سی سماجیں ہیں کہ جنکو رپورٹ مرتب کرنے کا طریقہ بالکل نہیں آتا۔ اس سے انکو رپورٹ تحریر کرنے کا طریق معلوم ہوگا۔ نیز اس رپورٹ میں مفصل حالات یہاں کی اگروال برادری کی مخالفت کے بھی درج ہیں۔ کہ جو آریہ سماج کے ممبروں کے ساتھ عموماً اور لالہ کدار ناتھ صاحب ممبر سماج کے خارج از برادری کرنے کی باب میں خصوصاً ہو رہی ہے۔ ان حالات کو جب دیگر سماجوں کے اگروال بھائی پڑھینگے۔ تو انکو بھی معلوم ہوگا۔ کہ ہماری شریف قوم میں ایسے ایسے اصحاب بھی موجود ہیں۔ کہ جو بھلے مانسوں کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں۔ اپنی عزت برباد ہونے کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے جبکہ بعد اگروال بھائی اس جلسہ پر تشریف لائے تھے تمام نے بالاتفاق اگروال برادری کرنال کی مخالفت کے حالات سنکر انکی پر نفرت ظاہر کی۔ خصوصاً لالہ شیو لال صاحب آنریری اوپدیشک ویش کانفرنس نے جب اپنا ویاکھیان بھارت ورش کی اُنتی پر جلسہ میں دیا۔ تو ان اگروال بھائیوں کی بہت سی بیجا کارروائیوں کا اس طریقہ سے فوٹو دکھلایا۔ کہ سُننے والوں کے پیٹ میں مارے ہنسی کے بل پڑ گئے۔ انہوں نے ظاہر کیا۔ کہ کوئی اگروال اگر اپنی لڑکی پر روپیہ لے لیوے۔ اور روپیہ لیکر اسکی شادی کرے۔ تو وہ ذات سے خارج نہیں ہو سکتا۔ گوشت کھاوے۔ شراب پیئے۔ رنڈیوں کے ساتھ مزا اڑاوے۔ بیشک برادری میں

ریکر ایسا کرتا رہے۔ اسکو کوئی بھی نہیں پوچھتا
لیکن اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی شادی
پورن برہمچریہ کر کے بڑی عمر میں کرے۔ زندگی
بھر مُردوں کو نہ کھائے۔ گوشت و شراب کو
کھانے اور پینے کو بھرشٹ سمجھا ہووے
تو اسکو برادری سے خارج سمجھا جاوے۔ یہ
آجکل کے اگروال بھائیوں کی کرتوت ہیں
غرضیکہ بہت کچھ یہاں کے اگروالوں کو
ابھی اپنی کرتوتیں ظاہر کر کے کہا۔ کہ اسی پر بس
ایک بھلے مانس کو جھوٹھا اور بے بنیاد
کلنک لگا کر خارج کرنا چاہتے ہو۔ ایسا
ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔ ہزارہا اگروال بھائی لالہ
کدار ناتھ جی کے ساتھ ہیں۔ ہم نے آجکل
یہ بھی سنا تھا۔ کہ پنچایت کر کے خارج کرنے
والے بھائی اب بہت شرمندہ ہیں۔ اور
کہتے ہیں۔ کہ آئندہ اس قسم کی کوئی پنچایت
نہیں کرینگے۔ اس جلسہ کے موقعہ پر یہ بھی
ہمکو معلوم ہوا۔ کہ اس مخالفت کا باعث
تمام تر یہاں کے غیر ساماجک اگروال بھائی
ہی نہ تھے۔ بلکہ بہت کچھ ساماجک اگروال
نادان چھوٹے چھوٹے عمر کے ممبروں کی
جانب سے بھی زبانی ناواجب کلمات یہاں
کی برادری کے حق میں کہے گئے۔ کہ جس سے
زیادہ اشتعال پیدا ہوا۔ اور مخالفت کو
زیادہ طاقت ملی۔ ساماجک ممبروں کیجانب
سے ایسی بیجا کارروائی عمل میں آنی نہایت
شرمناک ہے۔ یہ امر سکرٹری صاحب نے
بروقت اپیل کے تمام ساماجک بھائیوں پر
ظاہر کیا۔ مگر اتنا ضرور ہے۔ کہ پنچایت جیسی
باعزت کمیٹی کو ان کم عمر اور کم سمجھ لڑکوں کے
اشتعال دلانے پر بھی سوچ سمجھ کر کارروائی
کرنی تھی۔ اور ایسا نادر شاہی فتوے
بلا سوچے سمجھے پاس کرنا نہیں چاہیے تھا۔ یہ
بھی اس پنچایت کی لیاقت کا نمونہ ہے
کہ اسقدر پنچایت کی کمیٹیاں لالہ کدار ناتھ
ممبر سماج کے خارج کرنے کے واسطے شہر
والوں نے کہیں۔ لیکن کسی میں بھی اصل
ملزم لالہ کدار ناتھ جی کو بلا کر نہیں دریافت
کیا گیا۔ اور بغیر بیان لیے ملزم کے خارج کرنیکا
فتوی دیدیا۔ ہمکو امید ہے کہ ہمارے اگروال
بھائی کرنال تو اسی پھر کبھی ایسی بیہودہ کارروائی
کر کے جگ ہنسائی نہیں کرینگے۔ اور اب بدستور
سابق مخالفت کو چھوڑ کر رابطہ اتحاد یگانگت
قائم رکھیں گے۔

اس سماج کے جلسہ پر ڈھائی سو سے زیادہ
چندہ وید پرچار فنڈ کے واسطے ہوا۔ جو سب
سوائے دس بارہ روپیہ کے ابھی تک آنا
نا ہیں وصول ہو گیا۔ مفصل تفصیل سکرٹری سماج
تحریر کرینگے۔ باہر سے آئے ہوئے ساماجک
پرشوں کا بھوجن ایک وقت لالہ کدار ناتھ
جی کے یہاں بھی ہوا۔ ایک روز بابو چھجو رام
صاحب پردھان کے مکان پر ہوا۔ انتظام
اچھا تھا۔ اس سماج کو بابو چھجو رام صاحب کے
ہونے کا کمال فخر ہے۔ آپ تن من دھن سے
ہر وقت سماج کو مدد دینے کے واسطے تیار رہتے
ہیں۔ بابو کرتا رام صاحب بھی جو سماج
کے سکرٹری اور میرے پرانے عنایت فرما
ہیں۔ سماج کی ترقی میں ہر وقت یتن کرتے
رہتے ہیں۔ خصوصاً سماج کے متعلق خط و
کتابت کرنے میں تو بہت لیاقت اور تندہی
سے باضابطہ کام کرنے والے ہیں۔ یہ بھی
اس سماج کو فخر ہے کہ اسکا ایک مندر عین بازار
میں با موقعہ ملکیت کا موجود ہے۔ اور ایک
بڑی لائبریری بھی موجود ہے۔ کہ جسمیں کل
ساماجک پستکوں کے علاوہ چاروں وید
مہابھاش۔ مہابھارت سنسکرت سوامی
دیانند کرت یجروید بھاش۔ اشٹادھیائی
وغیرہ مستند مستند گرنتھ سب موجود ہیں۔
یہ بھی اس سماج کو فخر ہے کہ اسکی بھجن منڈلی
میں دو تین اصحاب اچھے سور سے گائن
کرنے والے ہیں۔ خصوصاً بابو کشن سروپ
جی بہت عمدہ سور سے بھجن گاین کرتے
ہیں۔ اور ساماجک کاموں میں بہت دلچسپی
رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہارمونیم وغیرہ باجا بجانا بھی
کوئی صاحب سیکھ لیویں۔ تو پھر کرنال کی بھجن
منڈلی نور علی نور ہو جاوے۔ سکرٹری صاحب
کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اب یہ سماج
کسی لیے بڑے مکان کی تیاری کا بندوبست
کر رہی ہے۔ کہ جسمیں ہزار کے قریب آدمی
بیٹھ سکیں۔ اور سالانہ جلسہ کے واسطے کسی
غیر کا مکان نہ مانگنا پڑے۔ ایشور آنکی
اس منوکامنا کو پورن کریں۔ جلسہ کے
اختتام کے بعد لالہ آتما رام صاحب تو معہ
ڈاکٹر بھگت رام کے لاہور کی جانب تشریف
لے گئے۔ اور پنڈت لیکھ رام صاحب
آریہ مسافر واسطے شمول جلسہ سالانہ اجمیر سماج
کے کل دہلی میرے ساتھ تشریف لائے۔
چنانچہ انکا لکچر ویدوں کی عظمت پر دہلی
سماج میں کل شام ہی کو چھ بجے سے آٹھ بجے
تک تھا۔ بعد اختتام لکچر کے انکا ارادہ گیارہ
بجے کی ٹرین میں اجمیر جانے کا تھا۔ لیکن
میں ان سے پہلے روانہ ہو گیا تھا۔ اسلیے
دہلی کے لکچر کی کیفیت سے پنڈت صاحب

ممدوح مطلع فرما دیجیے۔ راقم
رگھناتھ سہائے از لاہور

ست دھرم پرکاش

قصبہ باہوال میں بھی کچھ نہ کچھ ستیہ دھرم کا پرچار ہوتا رہتا ہے۔ دھرم شیل پرشوں کا وشواس بڑھتا جاتا ہے۔ لکھنے اور پبلک کو درشانے کے قابل ایک بات یہ ہے کہ قصبہ باہوال میں لالہ امیر چند جی صاحب نمبردار تحصیلدار و سب رجسٹرار باہوال بڑے دھرماتما موجود ہیں۔ تھوڑے عرصہ سے انکی دھرم پتنی بیمار تھی۔ اب صحت یابی پر لالہ صاحب ممدوح اور دھرم شیلا مہاشے نے پرمیشر دیو کا دھیان کرکے [illegible] کیا۔ ہے) بیس روپیہ بتفصیل ذیل دان کیا۔ [illegible] یتیم خانہ فیروزپور عہ۔ کنیا پاٹھ شالا جالندھر [illegible] لالہ صاحب مذکور کسی سماج کے ممبر نہیں ہیں۔ ایشور پرماتما ایسے دھرماتماؤں کو سدیو آنند رکھے۔

راقم
ہمیر سنگھ اہلمد رجسٹری قصبہ باہوال

جلال آباد ضلع امرتسر

نمستے۔ آج بتاریخ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء بروز آیتوار پنڈت شری پت جی تشریف لائے۔ یگیوپویت سنسکار کرانے کے لئے یگیہ منڈپ عمدہ طور پر رچا گیا۔ اور نیز اشتہار دیئے گئے۔ کہ آج رات کو بوقت ۷ بجے شریمان پنڈت شری پت جی مورتی کھنڈن پر لکچر دینگے۔ رات کو ۹ بجے کے قریب پرش اور استریاں سماج مندر میں جمع ہوگئیں جنکی تعداد قریب ۱۲۵ کی ہوگی۔ پنڈت جی نے بہت عمدہ طور پر ثابت کر دیا۔ کہ ایشور جنم نہیں لیتا اور نہ اسے جنم لینے کی اوشکتا ہے۔ اس لیے مورتی پوجا ٹھیک نہیں۔ اثنائے لکچر میں ہمارے پورانک بھائیوں نے (جنکی پونجی اور ہیں سوائے ہنسوں اور پتھروں اور گالیوں کے اور کچھ نہیں رکھا ہے) اینٹیں مارنی شروع کیں۔ ایشور کی کرپا سے کسی مہاشے کو ضرر نہیں لگی۔ آخر کار بہت سا کولاہل مچگیا تو ہمارے پورانک بھائی اس کارروائی سے باز آئے۔ پنڈت جی کے لکچر سے ہمارے نگرواسی لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور بہت سے لوگوں کے خیالات آریہ سماج کی طرف ہو گئے۔

پھر ۱۶ مارچ سنہ ۹۶ء کو بروز سوموار برخورداران کرم چند و دینی چند کے یگیوپویت پنڈت جی نے ویدک ریتی سے کرائے۔ اس سنسکار کے دیکھنے کے لئے کل پرش برادری کے آئے جنکی تعداد ۴۰۰-۵۰۰ کے ہوگی۔ سب نے اس کارروائی سے پرسنتا پرگٹ کی ہے اور آشا ہے کہ آئندہ بھی سب سنسکار اس نگر میں ویدک ریتی سے ہی ہوا کرینگے۔ ہمارے بھائی کرم چند اور دینی چند کے پتا جی نے (جو کہ آریہ سماج کے ممبر بھی نہیں) حسب ذیل دان اس موقعہ پر کیا۔ پنڈت شری پت جی کو للعہ روپیہ اور کنیا مہا ودیالہ جالندھر کو عہ لوکل سماج کو عہ اور گاؤں کے ادھکاریوں کو بھی لاگ وغیرہ دیا گیا۔ اور پریتی بھوجن بھی کیا گیا۔ آج پھر بوقت ۷ بجے دن کے پنڈت جی کا لکچر مرتک شرادھ کھنڈن پر بحاضری ۱۰۰ آدمیوں کے ہوا۔ لوگوں پر اثر عمدہ پڑا اور سب پرسن ہوئے۔ ۵ بجے لکچر ختم ہوا۔ نیز آج رات کو ہی بوقت ۹ بجے ہمارے خاص محلہ میں استری شکشا کے بارے میں پنڈت جی کا لکچر ہوا۔ آدمی قریب ۵۰ اور استریاں قریب ۳۵ کے ہونگی۔ پنڈت جی نے بہت اچھے پرکار استری شکشا کے بارے میں لکچر دیا۔ اثر بہت عمدہ پڑا۔ قریب آدھ گھنٹہ تک پنڈت جی کا ویاکھیان ہوتا رہا۔ پنڈت جی کے لکچروں کی گاؤں میں دھوم مچگئی۔ اور لوگ درخواست کرتے تھے۔ کہ پنڈت جی کو ایک ہفتہ تک یہاں رکھیں۔ پرنتو پنڈت جی نے کہا۔ کہ ہم زیادہ مدت تک ٹھہر نہیں سکتے کیونکہ بالکل کالج کا کام ہے۔ آج پنڈت جی بخیروعافیت ۔ [illegible]

راقم
منتری آریہ سماج جلال آباد

ضلع سیالکوٹ میں ویدک دھرم کا پرچار

بغیر اداے دشنا دھرتی [illegible] مہا پنجاب کے نہیں رہ سکتا [illegible] میرے [illegible] کے لکھنے پر پنڈت [illegible] صاحب [illegible] کو داخلی کرانے [illegible] بھیجدیا۔ [illegible] صاحب سنسکرت میں بہت لائق ہیں۔ پنڈت صاحب نے ۸ مارچ کو [illegible] کوٹ میں پورانوں کے کھنڈن پر ویاکھیان دیا۔ بہت عمدہ اثر ہوا۔ اسی رات کو مصور والے میں ویدک ریتی سے شادی کرائی۔ کسی طرح کا کوئی جھگڑا نہیں ہوا اور نہ برادری نے رکاوٹ کی۔ [illegible]

ساماجک کاموں میں مدد کرتے رہیں۔
بڑے ہرش کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ بمبئی شہر میں مہاشہ چرنجی لال ورما کے اتیت پورشارتھ سے ایک ویدک دھرم پرچارنی سبھا قائم ہو گئی ہے۔ اس سبھا کا کل منتویہ آریہ سماج کا ہی ہے۔ پرنتو کئی ایک کارنوں سے تھوڑے سمے کے لیے ایسا نام رکھا گیا ہے۔ اس سبھا کے پدادھیکاری اور انترنگ سبھا کے ممبر حسب ذیل ہیں۔ ماسٹر چرنجی لال ورما پردھان ہو کر بالوجی لال اپ پردھان سیٹھ پرشاد نندن پرشاد ورما منتری سیٹھ لکشمی داس [illegible] داس بارہا پا کوشادھیکش۔ ہری شنکر مول شنکر پنڈیا جی پستکادھیکش۔ انترنگ سبھاسد یہ ہیں۔ سیٹھ گھن لال جمنا داس سیٹھ پران جیون جھگل داس سیٹھ جیٹھا لال ہرجیون سیٹھ لی مودلیر سیٹھ دیوی [illegible] ... ہی نام ہے۔ سبھا کی کارروائی ہر ایک روی وار کو ۴ بجے سے ۷ بجے تک۔ ایشور اپاسنا بھجن ستیارتھ پرکاش کا پڑھن۔ اور ویاکھیان اُسی روز شام کے وقت سمندر کے کنارے پر پبلک لکچر دینے کے لیے ۵۰۰ پانچ سو شخص تک ٹھہر سکتے ہیں اور بہت سے خوش ہوتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں پر ویدک دھرم کا بہت جلد پرچار ہوگا۔ اور ہر ایک سنیچر وار کو ۷ بجے سے ۸ بجے تک ڈیبیٹنگ کلب۔ اس سبھا کے متعلق ہی "وید پرچار فنڈ" بھی کھولا گیا ہے جس میں حسب ذیل چندہ منظور ہوا۔ مہاشیوں نے دیا ہے۔ ماسٹر چرنجی لال ورما عہ سیٹھ لکشمی داس بارہا پا عہ ماسٹر [illegible] صدر کلرک بی مودلیر صہ سیٹھ پرشاد نندن پرشاد [illegible]

ہری شنکر مول شنکر پنڈیا جی ۲ [illegible] جی لال [illegible] مہاشہ دیوی سنگھ عہ مہاشہ جیٹھا لال ہرجیون عہ سویشور جی ع عہ گھن لال جمنا داس عہ پران جیون جھگل جی دیو کرن ہرجیون عہ مہی پتی رام شرما عہ ہردیو چرنجی لال ۴ رام چرن ۴ جیٹھو بھائی مول شنکر ۲ کل میزان للعہ

اس سبھا کے ادھیکاری بڑے ہوشیار ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ جو کام بمبئی سماج نے ۲۰ سال میں بھی نہیں کیا۔ وہ کام یہ ۳ مہینے میں کر دکھا دیگی۔ جن بھائیوں نے اپنی کتابیں بھیجی ہوں۔ وہ بھاندکور کے [illegible] کے نام بھیجدیں۔ حساب ماہ آخر میں چھاپا کریگا

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو آریہ سماج لکھنؤ کا سالانہ جلسہ بغرض انتخاب عہدہ داران منعقد ہوا۔ [illegible] حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے
ڈاکٹر اندرمن صاحب پریسیڈنٹ
بابو رام پرشاد سنگھ صاحب وائس پریسیڈنٹ
بابو گھنشیام پرشاد سکرٹری۔
بابو متھرا پرشاد اسسٹنٹ سکرٹری
بابو پیارے لال کوشادھیکش
بابو لکشمی پرشاد اپستکادھیکش
بابو رام نرائن اپ پستکادھیکش
بابو رام ادھین سنگھ منشی بابو رام پنڈت منیا نند ممبران انترنگ سبھا۔

اطلاع۔ تاریخ چھپنے اس نوٹس سے کل اخبارات اور خطوط کتابت جو بنام سکرٹری آریہ سماج بوستان یا لالہ رام سرن داس سابق سکرٹری ہوں بنام دیویدت لال اوجھا سکرٹری آریہ سماج ہذا ارسال ہوں۔

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا سالانہ انتخاب حسب ضابطہ ۱۵۔ جولائی ۱۸۹۹ء کو ہو کر حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہو چکے ہیں۔
لالہ سوایا رام صاحب مختار عدالت پردھان۔
ڈاکٹر بالکشن صاحب وائس پریسیڈنٹ۔
لالہ [illegible] سکرٹری (یہ صاحب تبدیل ہو گئے ہیں۔ انکی جگہ کا منشی رام سکرٹری نیت ہوا ہے) لالہ لکھپداس اسسٹنٹ سکرٹری
لالہ میلا رام صاحب خزانچی و لیکچادھیکش
اور یہی عہدہ دار سماج کا کام کرتے ہیں اس لیے اطلاع عام دیجاتی ہے کہ آئندہ کل حالات خط و کتابت بنام کا منشی رام [illegible] سکرٹری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ ہونی چاہیے۔

تازہ خبریں اور رائیں

آریہ ممبر کا۔ جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا ایک آرگن ہی لکھتا ہے۔ کہ اس سال دیانند ہائی سکول لاہور سے ۳۰ طالب علموں سے ۲۴ امتحان مڈل سے کامیاب ہوئے۔ نہایت خوشی کا مقام ہے جبکہ جالندھر مشن سکول سے ۵۵ میں سے صرف ۱۹ ہی کامیاب ہوئے اور گورنمنٹ سکول [illegible] میں سے ۲۸ پاس ہوئے
آریہ ودیارتھی آشرم میں سے جو پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اُن طالبعلموں کے واسطے جو کہ لاہور میں رہکر مختلف کالجوں اور سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ کھولا ہوا ہے اس سال امتحان مڈل میں پانچ سے چار پاس ہوئے
افسوس سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بھارت [illegible] صاحب [illegible] خودکشی کر گئے ہیں۔ سبب کئی ایک اخبار مختلف بیان کرتے ہیں۔ اور سلطنت ہی [illegible]

شور مچایا بلکہ مسمی رامچندر پروہت سیالکوٹ
نواسی بیاہ کرانے میں خود شامل تھے - وآج
کو پنڈت صاحب گوبند کی آئے - ۱۰ - کو
عام بازار میں دیش کے ستہار پر ویاکھیان
دیا تھا - شروتا قریب ۱۵۰۰ کے تھے اثر عمدہ
پڑا - ۱۱ - کو وان آشرم پر ویاکھیان ہوا اور
پروہت رامچندر نے کچھ پرشن اتر کیے جسکی
بہت تسلی ہوئی - ۱۲ - کو صبح کے وقت
سنکیرتن بمعہ چند بھدر پرشوں کے کیا بعد ازاں
ہون ہو کر اپاسنا کے بعد آریہ سماج کے
نیم کی ویاکھیا کی - تت پشچات ادھکاری سماج
کا انتخاب ہوا - لالہ ہری چند مدرس پردھان
لالہ سیتارام نائب مدرس - منتری - پنڈت
موتی رام برہمن کوشادھکش - موتی رام زرگر
پستکادھکش - و دیگر ممبران کا ج - بعد دوپہر کے
[illegible]
اخیر پر موتی رام سے لالہ ابیہ چند کا اپدیش
چیت سنا - بہت عمدہ اثر ہوا - اس گاؤں میں
استریاں بھی شردھا رکھتی ہیں - ۱۳ - کو معہ پردھان
صاحب موضع گھرتل پہونچے - جس جگہ چند
نوین ویدانتیوں نے ایک سبھا بنام ست پرچارک
قائم کی ہوئی ہے - اس سبھا کے ممبر و سادھو
بھگوین پوش ایک کا نام بھگوانداس اور
ایک اودیتانند - اور دیگر و ہادہ پرش
گھرتل نواسی ہیں - اور ایک لالہ دیویدیال
برہمن پورانک مت کے بروضد ہیں پران
وغیرہ کی کتھا رات کو ممبران کو سنایا کرتے ہیں
اور صبح کے وقت اپاسنا کرم کانڈ وغیرہ سب
سناتن دھرم کی طرح خود کرتے ہیں - اور
ممبران سماج میں رات کو داخل ہو کر جیو اور
برہم کی ایکتا ثابت کرتے ہیں،، بس قریب

۸ بجے دن کے بازار میں اشتہار چسپاں کر دیئے
کہ پنڈت کرپارام صاحب کا شاستر ارتھ
ست استھ کے نرنے پر ست پرچارک کیساتھ
ہوگا - رات کے ۸ بجے لوگ جمع ہوئے پنڈت
صاحب نے اول باجا اور بھجنوں سے لوگوں
کو موہت کیا - اور پھر نوین ویدانتیوں کی
طرف مخاطب ہو کر پرشن کیے - کہ ایشور کے
لکشن بتادیں - اور دیگر جیو کسکو کہتے ہیں
پرمان وید اور ست شاستروں کا دیویں -

جواب دیو دیال صاحب پورانک - ایک
دیانند کی شرتی پڑھی - کہ ایشور سچدانند سروپ
نراکار - چیتن - سرب بیاپک - اکھنڈ - یہ
لکشن ایشور کے ہیں اور جیو اسکے برخلاف
لیتے است جسکا کوئی وجود نہیں ہے -

پنڈت صاحب - برہم پہلے شدھ سچدانند
[illegible]
اور کب سے - اور کب تک رہیگا - اور اسکا کارن
کیا ہے - اور مذکورہ لکشن پورانک صاحب
سامنے جو لیمپ جل رہا ہے - اور ڈھولکی جو
پڑی ہوئی ہے اس میں گھٹا دیں -

پورانک صاحب - استی - بھاتی - پریہ
یہ تین گن ایشور میں ہیں - اور یہ ہی لیمپ
میں گھٹ سکتے ہیں - استی برہم اور استی
لیمپ - بھاتی دیریے - برہم اور بھاتی
اور پریہ لیمپ -

پنڈت صاحب - بعد کسی قدر گفتگو کے
پنڈت صاحب کرپارام نے استی کو منظور کر لیا
اور بھاتی اور پریہ پر جواب دیا - کہ لیمپ
باریک باریک ٹکڑے کر کے اڑا دو اور
اسی طرح ڈھولکی کو توڑ پھوڑ کر پھینک دو
ان دونوں سے بھاتی اور پریہ دور ہو جاویگا

اور دیگر جو لکشن ایشور کا سچدانند سروپ
چیتن ہے اسکو بھی گھٹا دو - اسکے جواب میں
پنڈت صاحب کو بجز خاموشی کچھ نہ آیا
بار بار کہا گیا جواب ندارد - اس رات کو لوگوں
کے دلوں پر خوب اثر ہوا - دونوں سادھو
تھا تو بھی پورانک صاحب کو مدد دیتے تھے
مگر پھر بھی پورانک صاحب سے کچھ نہ بن پڑا
۱۴ - کی صبح کو بھگوانداس سادھو نے ڈیرہ پر آکر
اپنے شنسا دور کیے - یہ تھا تو نرپکش معلوم
ہوتے تھے - کیونکہ سچی بات کو فوراً منظور
کر لیتے تھے - ۸ بجے کے قریب پنڈت صاحب
نے عام طور پر جیو اور برہم کے علیحدہ علیحدہ
پر ویاکھیان دیا - اور علیحدہ علیحدہ ہر ایک
کے لکشن ازروئے پرمان ست شاستروں اور
وید کے جتلائے - اور جیو برہم اور پرکرتی
[illegible]
نوین ویدانتیوں نے ایک لالہ گنیشداس
کو کھڑا کیا -
پنڈت صاحب کرپارام نے کہا کہ پرمان
ست شاستروں اور وید وارا ہو وے -
لالہ گنیشداس نے تین شرتی اہنگ برہم اسمی
سرو گیان انگ برہم - تت تو امسی پڑھی - اور کہا
کہ دیکھو اسمیں صرف ایک برہم ہی ہے اور
کوئی وستو نہیں ہے - اور یہ جیو وید کے ہیں
اور پنڈت کرپارام نے جو وید کا پرمان دیا ہے
کہ جو برہم اور جیو دونوں چیتنا اور پالن آدی
گنوں سے سدرش - دواسپرنا اور دیا پک بھاو
سے سنکیت پرسپر تا گیت سناتن آنادی ہیں
وغیرہ یہ رگوید کا منتر ہے - یہ ایک ہی ایک
واک وید کا ہے ہمارا تو واک نہیں ہے جیسے
ماں اپنے لڑکے کو وقت دوائی پلانے کی کہتی ہے

کرگری ودوانی لو۔ تجھ کو مٹھائی دینگی
اور بچہ جب روتا ہے تو کہتی ہے کہ ٹھوا گیا
چپ رہو۔ اصل میں نہ تو کوئی مٹھائی دینی
ہے۔ اور نہ ٹھوا کوئی وستو ہے۔ اسی طرح
دلیش کے ستاہار کے واسطے یہ بیان وید کا
ہے۔ کہ جیو ڈر کر نیک کام کرے۔ واستو میں
جیو اور برہم ایک ہی ہیں۔

پنڈت صاحب۔ یہ کس واکیہ سے سدھ
ہوا۔ کہ یہ بچارہ تھا اور بیانک واکہ ہیں
دوتین دفعہ اس مسئلہ پر بحث ہوئی اور اپنا
برہم اسمی وغیرہ شرتیاں ویدکی واک نہیں
ہیں۔ اور بلکہ برہمن گرنتھوں کے بیان
ہیں۔

دلویدیال پوراٹک صاحب بولے۔ تم دونوں
بھولے ہو یعنی گنیش داس اور پنڈت لیکھرام
[illegible]
جو رگوید منتر میں پنڈت صاحب نے ایک برہم
اور جیو اور پرکرتی تینوں انادی ثابت
کیے ہیں۔ اُن کا ارتھ ٹھیک نہیں ہے سنو
میں کرتا ہوں۔ برہم مانند ایک پنچھی کے
ہے جیسے دو پنچھی ہیں۔ ایک پنکھ سے پیپل
کی گولیں کھاتا ہے۔ اور دوسرے پنکھ میں
کرموں کا پھل بھوگتا ہے۔ وغیرہ۔
اس سے ایک برہم ہی ثابت ہے نہ کہ تین۔ اور
تینوں شرتی مذکورہ ویدکی ہیں۔ فلاں شرتی
فلاں وید میں اور فلاں شرتی فلاں وید میں
دیکھو۔

پنڈت صاحب۔ وید دکھلاؤ جس میں
یہ وید شرتی درج ہو۔ جواب دیا۔ کہ ہمارے
پاس وید نہیں ہے۔ سوال پھر کہاں دیکھیں
جواب جرمن سے منگا کر۔ دیکھو کیونکہ ان تمام
شہروں میں سوامی کے خود بنائے ہوئے
وید ہیں۔ جو کہ پرمان نہیں ہے۔ جواب
تمام سناتن دھرم سبھوں کے پاس اصیر
منتر انکے چھپے ہوئے وید نہیں ہیں۔
مگر اپنے ہیں۔ انہیں سے دیکھنا چاہیے
پنڈت صاحب نے کہا کہ پیشتر دیکھنے کے
ایک کاغذ پر یہ تحریر ہو کر دستخط فریقین
کے ہو جاویں۔ کہ اگر یہ شرتیاں ویدکی
نکلیں تو ہم نوین ویدانتی ہو جاویں گے
اگر یہ شرتی ویدکی نہ نکلیں تو تم نے ممبر
آریہ سماج بننا ہوگا۔ پس نوین ویدانتیوں
نے اور پوراٹک صاحب نے صاف انکار
کردیا۔ کہ ایسی تحریر ہم نہ دلوینگے۔ پس
ایسی گفتگو کے بعد جلسہ ہو کر سماپت ہوا۔
اور فجر کے وقت سادھو بھگوانداس
[illegible]
آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اس سے پیشتر تو ہم
اس رگوید کے منتر کا ارتھ جس طرح سے
کتاب پنچ کیا ہے سنتے تھے۔ مگر رات کو تو
خوب بناوٹی ارتھ بنا کر پوراٹک صاحب
نے سنایا۔ وغیرہ۔ حاضرین پر خوب اثر
ہوا۔ وہاں سے منشی [illegible] رائے مدرس
کو جو پربندھ سبھا کا کرتے تھے۔ انکے ہاتھ
میں ست کی جو کچھ جیت ہی ہے۔ کہنے
لگے کہ اب نوین ویدانتی شاستر ارتھ کا
نام تک نہ لینگے۔ ۱۵ بعد دوپہر کے پنڈت
صاحب کو وزیر آباد کی طرف روانہ کیا
جو میں نے اوپر بیان کیا ہے بہت
ہی مختصر ہے۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے
آگے میری پرارتھنا ہے۔ کہ ضرور بالضرور
کوئی دو دن کہوڑا لینے پنڈت لیکھرام
جیسے مہاتما کو ضرور روانہ کریں۔ اگرچہ نوین
ویدانتیوں کی بھاری سبھا ہے۔ امید ہے کہ
ایک دو لکچر سے یہ سبھا ٹوٹ کر آریہ سماج میں آجاوے
کیونکہ اسکے ممبر خواندہ ہیں۔ بہت شانتی
سے سنتے ہیں۔

آریہ بھائیوں کا داس
موتی رام از موضع گومیتد کی کو نشاد کش سماج

آریہ ساماجک خبریں

آریہ ساماجک جلسے

ونیا نگر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ و
[illegible] ۱۸۹۶ء
ضلع انبالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ
۱۰ و ۱۱ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہونگے۔
شتری بھاشہ نویدن کرتا ہے۔ کہ اپدیشک
صاحبان و دیگر بھاشہ ضرور درشن دیکر
جلسہ کی رونق کو بڑھاوینگے۔
جگرانوال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱ و ۲
ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا
آریہ سماج ملتان شہر کا سالانہ جلسہ ۲۰
۲۱ و ۲۲ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔
آریہ سماج چیدوسی کا سالانہ جلسہ ۱۱ و
۱۲ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

کھکر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ایک نیا
سماج قائم ہوا ہے۔ ایشور ادھکاریان سماج
میں اتساہ بڑھا دیں۔ تاکہ وہ تن من دھن سے

نمبر ۵ | مطبوعہ ۲۳ چیت سنہ ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۳ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۷

यजुर्वेद: अ॰ १९ मं॰ ७

[illegible]
[illegible]
[illegible]
मि॥

ارتھ:- " مجھ کو چاہیے کہ پورشارتھ کے ساتھ ونشٹ گن اور روشٹ سبھاؤ والے منش کو نشچے کر کے رسول کروں۔ اور جو دان کی ہوئی دھرم سے ہت دیا ہین منشٹ شنرو ہیں تتھا دشٹ سبھاؤ دشٹ گن دویا دھرمی سوارتھی منش چھل کپٹ یکت ہیں کو ودیا کے گرہن اور دان سے رہت پاپیوں کو سنتاپ یکت کروں۔ اس پر کار سے سدھ کرنے والے اُتم سبھان اور اپار یکھ کو پراپت کروں "

جہاں چہپے منتر میں ایشور منش کو ست برت رہنی پکھ کو رہنے کی آگیا دیتے ہیں۔ تاکہ جگت میں نیائے کی ریتی چلے۔ وہاں اس منتر میں منش کو اپدیش کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ برت نہ بھنگ پورن ہو۔ دیواسر سنگرام نہ صرف واہیہ جگت میں ہی ہوتا ہے بلکہ ہمارے بھیتر بھی سدا رہتا ہے۔ جہاں واہیہ جگت میں چوروں ڈاکو رہزن سوارتھی منش۔ ودیا کے دان اور گرہن سے رہت ہمارے شریر من اور آتما کو دکھ پہنچایا چاہتے ہیں۔ وہاں ہماری پشو برتیاں نرنتر ہمارے دیو بہاو نیہر جے کر کے پرش کو نمنش بدی سے گرایا چاہتی ہیں۔ ودیا لوپتا اس منتر میں آج نہیں کا اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ جہاں راجہ لوگ ڈاکو رہزن سوارتھی منش کو مسطل کریں۔ وہاں منش اپنے دشٹ بہاو چھوڑ کر ودیا دھرم کے اپدیش سے دوسروں کو بھی دشٹ آدی اپگنوں سے دور کریں۔ تاکہ جگت میں پورن شانتی ودیا اور دھرم کا راج ہو کر ہماری شاریرک مانسک اور آتمک اُنتی ہو۔

کنیا مہاودیالہ کے سہایکوں کو خوشخبری

چودھری بھاگ مل صاحب

رئیس و ذیلدار جالندھر نے ایک مکان قیمتی پانچ ہزار روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لیئے دان کیا ہے جس سے کنیا مہاودیالہ کا قائم ہونا ہی نشچت نہیں ہوا۔ بلکہ مہاودیالہ کی ایک بڑی بھاری ضرورت دور ہو گئی ہے۔ چودھری صاحب واقعی ملک بھر کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ست دہرم پرچارک

پراکرت سوندریہ

یدی مضمون کی ورن ناسی ورشٹی طبعی ڈالی جاوے تو اچانک انتر یہ برتیاں جے پور کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لا دہرتی ہیں۔ حیرانی پیدا ہو گی۔ کہ کیا یہ سچ مچ قدرتی سوندریہ کا نمونہ ہے۔ یا کہ ایک خوبصورتی کا آدرش ہے۔ سچار کرنے سے نشچے ہو جاویگا۔ کہ جہاں ایک طرف ہر ایک دوکان کی بناوٹ اور شکل ایک دوسرے کے ساتھ عین مطابقت رکھتی ہے۔ وہاں ہر ایک چیز کی باہری رنگت بھی ایک ہی نمونہ تبلاتی ہے۔ جہاں ایک دروازے سے دوسرے کو بلا روک ٹوک آنکھوں کے سامنے لا سکتے ہیں۔ وہاں کھلی ہوا کا بھی ایک بے رکاوٹ جھونکا آتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔

ان تمام باہری سندر لباس سے ملبوس دیکھ کر ایک پنجابی ضرب المثل یاد آتی ہے اور خیال گزرتا ہے۔ کہ آیا سچ مچ یہ شہر اسی قسم کا ہی ہے۔ یا اندرونی بناوٹ بھی ایسی ہی من کو الہادت کرنیوالی ہے "قبر چونے گاچی اور مردہ بے ایمان" ارتھات بہت آسان ہے کہ ایک بدمعاش سے بدمعاش پرش کو ظاہرا اُجل ڈول نے دہرماتما خیال کریں لیکن جب تک اندرونی اور بیرونی بناوٹ ٹھیک ٹھیک نہیں ایکتا کو پراپت نہیں

کرتیں۔ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ باہری لباس
آتما کو آنند دینے یوگ ہو سکے۔ یا عین برخلاف
ممکن ہے کہ باہری چال ڈھال سے لوگ نفرت
کریں۔ اور جب تک کہ انتریہ بھاو کا پرکاش
نہیں ہوتا۔ لوگ برا کہیں گالیاں دیں
یا ہنسیوں تک نوبت پہونچا دیں۔ لیکن جب
ہی آتما کا آتما کے ساتھ میل ہوگا۔ خواہ مخواہ
لگاؤ پیدا ہوتے ہوئے قدم بڑھنا ہوگا۔ یہی
بالکل حالت سوامی جی مہاراج کی زندگی میں
عاید آتی ہے۔ کبھی وہ حالت تھی کہ جو لوگ
ظاہر الفاظ کی بوچھار کو نفرت کا ایک ذریعہ
بناکر لوگوں کو انہیں مارنے کیواسطے اذیت کرتے
تھے۔ وہی صاحب ذرا سے آتمک میل کرنے
پر محبوبی کو حاصل کرتے ہیں۔ اور گوردت
تھا آچاریہ بناکر جا بجا پرچار کا بیڑا اوٹھاتے
ہیں۔ ٹھیک یہی حالت ہر ایک شہر کیساتھ
تعلق رکھتی ہے۔ جب تک کسی ایک شہر
کی بناوٹ اسکی تجارت اور آبادی کیساتھ
مطابقت نہیں کرتی۔ کبھی وہ درحقیقت
خوشی دینے والا نہیں ہو سکتا۔ ایک طرفہ
خوبصورتی دکھ کے سوائے اور کچھ فائدہ
نہیں پہونچا سکتی۔ یدی ہاں جاکر جے پور
کی اندرونی حالت کا امتحان کیا جاوے تو
پتھر کی مورتیوں کے سوائے اور کسی قسم کی خاص
تجارت نہیں پائی جاتی۔ جو کہ مورتی پوجا
یا یوں کہو کہ تم اندھکار پھیلانے کا ایک
خاص کارن ہوا ہے۔ تو گویا جہاں ایک
طرف جے پور کی باہر کی خوبصورتی بیرونی
اندھوں کو وشے کی طرف لیجاتی ہے وہاں
اسکی اندرونی تجارت آتما کو گھور اندھکار
میں پہنچانے کیواسطے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتی

اس خیال کو انوبھو کرتے ہوئے مہاتما نانک
جی نے کہا ہے سکہ۔

سنبل رکھ سلاہٹی الی دیرگ الی اوچ
اوہی جے آوسے آس کر جائے نراسے کت
پھل پھیکے پھل بک بکے کم نہ آویں پت
مٹھت نیویں نانکا دگیا یاں تت (دتو)

ارتھات سنبل درخت نہایت اونچا اور
پھیلے ہوئے ہونے پر بھی اسکی ہر ایک چیز
تقریبا بے فائدہ ہی پرتیت ہوتی ہے
مجھے بھی اکثر کئی دفعہ ایسے درخت (سنبل)
دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ یعنے کبھی بھی کسی ایک
برکش پر بھی کوے تک کا گھونسلا نہیں
پایا۔ حالانکہ دوسری طرف شہتوت برکش
پر آپنے کئی ایک بار دیکھا ہوگا۔ کہ ایسے
اپور کیڑے پلتے ہیں جو کہ ہمارے گھر کی
خوبصورتی تتھا ہمارے لباس کا کارن بنتے
ہیں۔ ارتھات ایسے کیڑے اور جسکا پھل بھی
آجکل کیسا ہی [illegible] آنند دینے والا ہوتا
ہے۔ اور جسکی چھایہ کیسی خوشی پراپت کراتی
ہے۔ اسیواسطے نانک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ
"مٹھت نیویں نانکا گن ودیائیاں تت"
ارتھات نیچاپن نہایت ہی عمدہ ہے اگر
انہیں ودیائیاں کے تت (دتو) روپی گن
بھرے ہوں۔ دوسرے شبدوں میں چھوٹا
برکش ہی نہایت ہی عمدہ ہے۔ اگر وہ
سنجھ گنوں سے سنگت ہو۔

اسی ایک پراکرت سوندریہ نے ہزاروں
بلکہ لاکھوں گھر برباد کئے۔ لاکھوں گھروں
کی عصمت پر ہاتھ پھیرا۔ بھائی بھائیوں
کو کس چیز نے سنگ میں بہکایا۔ اور ان سے
جیسلمیر کی راج دہانی کس چیز نے کھودی

اور کس برباد کرنے والی وستو نے انکو پنجاب
میں ایک گری قوم بنایا۔ کشتری پن سے
گرا کر وہ کاندار سے بھی بدتر دکھایا۔ جن لوگوں
نے ہوڈل جو کہ جالندھر کے نزدیک ایک
میل کے فاصلہ پر دیہاتی لوگوں کا ایک گروہ
ہے" کو جاکر دیکھا ہو اور انکی بنیادی تھیوری
کو کبھی مہاتما سے سنا ہوگا۔ تو صاف طور پر معلوم
ہو جاویگا۔ کہ انکی جڑ میں کیول انتر پراکرت سندریہ
ہی ہے۔ مثلا ایک خاص سادھو کا کچھ
مدت کیواسطے موہن ہریت دھارن کرتا
اور ریتے میں پڑا رہنا۔ جو کہ ہر ایک پرکرتی
کا غلام کر سکتا ہے۔ لوگوں کی توجہ کو اسکی طرف
پر رینے کا کارن ہو کر آخر کو انہی سادھو جی
کو موہن والی پرکرتی میں ڈبایا۔ اسوقت اگر
وہاں جاکر نظارا دیکھا جاوے۔ تو معلوم ہوتا
ہے کہ گویا سادھو جی جو کہ کسی وقت میں
موہن ہریت دھارن کئے ہوئے ریتے میں گر گئے
تھے۔ اب آجکل کے گرہستی لوگوں سے کسی قدر
کم درجہ نہیں رکھتے۔ ایک نہایت عمدہ استھان
جسکے گرد چاروں طرف پھولوں کی بہار رہتی ہے لیا
ہے۔ اور ہر ایک شام کو بہت سے شہسوار اور پیدل
ایک سادھو آن کے گرد بیٹھ کر اور پھر چلے جاتے
سادھو جی اپنے ہم خیال سادھوؤں سے ہی کچھ
ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اسی نظارہ
کو محسوس کرتے ہوئے مہاتما نانک جی فرماتے
ہیں۔ کہ "پھل پھیکے پھل بکبکے کم نہ آویں پت"
کبھی نہ ہو ہر ایک پراکرت وستو اپنے
ساتھی ہی کی ودیہ عنبت کریگی۔ کیونکہ پرکرتی
کے ساتھ موہ آدمی تمام پراکرت سندریہ کو اچھا
خیال کرنے والے ہیں۔ کیول ایک آتما ہی ہے
جو کہ پرماتما کو ایک ماتر انوبھو کر سکتا ہے جسمیں

دیش سے بھی پراکرت سندرتا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی خوبصورتی کی جھلک ہے کہ جو رشی پوجا نے ارشی دیش ہی میں دیکھ پایا۔ کیونکہ ظاہری پدارتھ چونکہ سوکشم اشیا ہوتی ہیں۔ جنکو صوفی سنت بھی تو نشچے کر سکتے ہیں۔ اسواسطے ہم آریہ گن ان مثالوں سے آپ نشچے کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں گن ودیا سائیکل تو نہیں وہاں کوئی ٹھیک بھی اپنا گھونسلا بنانے کو تیار نہیں جانتے تو پھر پرش جاتی اور انہیں بھی وید پر نشچے لانے والے اور سوامی جی مہاراج کے اپدیشوں کو آتما میں انوبھو کرنے والے پرش کیسی جرأت کر سکتے ہیں۔ کہ اس سنبل پرکش کے گن والے پرشوں کی ظاہر شکل سے دبائے جاتے ہوئے اُس رشی کی بات کو خیال سے بھلا دیں جسنے ہر ایک پرکار کے پراکرت آنند بلات پاتے ہوئے ہر ایک قسم کے جاہ جلال کو پرے پھینکتے ہوئے آتما کو آنند اور سچا آنند دینے کے واسطے بھارت میں جنم لیا تھا۔ جسکو کبھی اسید تک نہیں۔ کیا یہ آپرش فدا ہی نہ سمجھ لینگے کہ جب وہ پرکش (سنبل) آس کئے ہوئے پرشوں کو ذرا سا پیچھے پھینکتا ہے۔ تو وہ لوگ جو بہورد یا لباس کہتے ہیں۔ کس طرح سے آشرے ہو سکتے ہیں۔ اوم شم

(بھگت رام ودیارتھی)

ایڈیٹوریل نوٹس

بالک اننت آتماؤں کا آدھار ہے۔ بالک کے روپ میں ایشور کی اننت مہما دیا اور وچار کا ہم پرکاش پاتے ہیں۔ بالک جب اس جگت میں پرویش کرتا ہے۔ تو وہ اعلیٰ سے اعلیٰ پرش بھاو۔ ستری بھاو اور دیو بھاو کی سوچنا کرتا ہے۔ ایشور اپنے اپار دیا سے ہم کو بالک اوستھا دیکر کچھ عرصہ کے لیے ہمارے آتما پر سے پچھلے جنموں کے کو سنسکاروں کو ہٹا لیتے ہیں۔ اور ہماری پرارتھی وشا بنا کر ماتا اور پتا جیسے دان اور ہت کرنے والوں کے سایہ میں رکھتے ہیں۔ یدی وہ ہماری ٹھیک رکشا کریں۔ تو ہمارے پچھلے جنموں کے سب کو سنسکار ہٹا سکتے ہیں۔ یہ وچن ٹھیک ہے " وہ کل دھن ہے وہ سنتان بڑ بھاگ وان ہے جسکو ماتا اور پتا دھارمک اور ودوان ہوں۔ جتنا ماتا سے سنتانوں کو اپدیش اور اوپکار پہنچتا ہے۔ اتنا کسی سے نہیں۔ جیسی ماتا سنتانوں پر پریم اور ہت کرنا چاہتی ہے اتنا اور کوئی نہیں کرتا۔" ہمارے دیش میں جہاں بدن کو بلوان کرنے کے لیئے بالک کو چھ یا سات برس کی ہی عمر میں سکول میں داخل کیا جاتا ہے وہاں اسکے آتما کا کلیان کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں کیا جاتا۔ آجکل کے آریہ ورت کی پاٹھک گن کی دھرم رہت تعلیم پا کر جو اخلاقی طور پر بدتر حالت ہو رہی ہے۔ اسے وہی محسوس کر سکتے ہیں جو خود طالب علم رہ چکے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں طالب علم اپنی جہالت اور والدین کی کم توجہ کی وجہ سے لڑکپن میں ایسے عادات کے غلام ہو جاتے ہیں۔ جو نہ صرف انکی آتما کو نشٹ کر دیتے ہیں۔ بلکہ انکی دماغی اور جسمانی تباہی کا بھی باعث ہوتی ہیں۔ اگر شروع سے انکی دھرم سکھشا کا تسلی بخش پربندھ کیا جاتا تو وہ ایسے اندھکارمئے مکروہ عادات کا شکار نہ بنتے۔ اب چونکہ ہمارے گورنمنٹ سکولوں میں تو دھرم کی شکشا ہوتی ہی نہیں۔ اور مشن سکولوں میں ہمارے حسب منشا دھرم شکشا نہیں ہوتی۔ اسلیئے ضروری ہے۔ کہ ہم بالکوں کے لیئے دھرم شکشا کا پربندھ کریں۔ اگر ہر ایک آریہ سماج کے متعلق ایک ایک بال دھرم سبھا قایم کی جاوے جسکے جلاس ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ ہوں جسمیں چھوٹے چھوٹے بالکوں کو ایک دھارمک ودوان کے سایہ تلے دھرم شکشا دیجاوے۔ اور بال دھرم سبھا کو ٹھیک طور سے دلکش بنانے کی کوشش کیجاوے۔ تو بہت حد تک بالکوں کا سدھار کر سکتے ہیں۔ بال دھرم سبھا ایک دھرم شالا کے طور پر ہونی چاہیئے۔ جہاں کہ پانچ برس سے لیکر چودہ برس کی عمر تک کے لڑکوں کی شبھ بینیاں بنائی جاویں۔ اگر اس دھرم سبھا میں ودوشی دھارمک ستریاں شکشا دینے کے لیئے مل سکیں۔ تو بہت اچھا ہو کیونکہ ستریوں کے ہردے زیادہ کومل ہوتے ہیں۔ اور وہ بالکوں کے ہردے میں پریم دھارا کے ساتھ آسانی سے دھرم کا بیج بو سکتی ہیں لیکن ہمارے دیش کے ابھاگ ہیں۔ ایسی استریئیں کہاں! ہمارے دیش کو ادھرنگ کا مرض لگا ہوا ہے۔ جب تک ہمارا دوسرا انگ نہیں جاگتا۔ دھارمک فارمک اونتی ہونا محال ہے۔ یدی ایسی ستریاں نہ مل سکیں۔ تو دھارمک پرش کے ماتحت یہ کام ہونا چاہیئے۔ خاص بالکوں کے لیئے ماتری بھاشا میں چھوٹی چھوٹی پستکیں ہونی چاہیئے جنمیں انکی عمر کے لحاظ سے سرل مضمون مندرج ہوں اور حتی الوسع ان کتابوں کے مضامین ایسی قسم کے ہونے چاہیئے۔ جس سے انکی آتما میں ایرشا اور دویش جگہ نہ پکڑ سکیں۔ انکے آتما تک دھرم اپنے اصلی روپ میں پہنچنا چاہیئے۔

بڑی شوک ہے تو یہ کہ ہمارے ملک میں تجویزیں
کرنیوالے تو ہزاروں ملیں گے لیکن عمل میں
لانے والے کم ملیں گے۔ آریہ ورت اور انگلستان
میں صرف یہی فرق ہے کہ اول الذکر وچار آتم
اور آخر الذکر پورشارتھ ماتر ہے۔ (کاشی ناتھ)

انیسویں صدی کی تہذیب نے جہاں ہر ایک
ممکن اور غیر ممکن خیالات کے اندر ہل چل مچا
رکھی ہے۔ اور جہاں دقیانوسی عیسائی خیالات
کی چھان بین کر کے اسکا پول کھول دیا ہے
وہاں اس تہذیب نے بعض انسانی رشتوں
کی نسبت اب تک کوئی مستقل رائے قائم نہیں
کی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود علمی تحقیقات
کا مادہ بڑھ جانے کے عملی زندگی میں اسکے نتائج
صحت بخش پیدا نہیں ہوتے۔ بیاہ سے بڑھکر
اور کوئی انسانی رشتہ ہو نہیں سکتا۔ لیکن
یورپ دیش میں مسیحی مذہب نے اس رشتہ کو ایک
عجیب کام چلاؤ۔ ڈھنگ پر ڈھال رکھا تھا۔
طلاق کی بیہودہ اور نامناسب رسم چلا کر مرد اور
عورت کے باہمی پاک رشتے کو حیوانی بیوپار بنا
دیا تھا۔ جیوں جیوں انسانی خیالات کو سائنس
اور فلاسفی کی روشنی نے زیادہ تر پاک کیا تیوں
تیوں طلاق کے زہریلے اثروں سے سوچنے والے
لوگ واقف ہوتے گئے۔ جسکا نتیجہ آج یہ دیکھا
جاتا ہے۔ کہ عیسائی پادریوں میں چند ایک ایسے
پاک آتما بھی موجود ہیں۔ جو کہ طلاق کی حالت
میں مرد اور عورت کے لیئے دوسرے بیاہ کی
آگیا انجیل میں نہیں پاتے۔ ان کا قول ہے کہ
مسیح نے بیبھچاری اور بدکار عورت کو علیحدہ
کر دینے کی ہدایت ضرور کی ہے۔ جو کہ لازمی تھی
لیکن ایسی بدکار عورت کو دوسرے بیاہ کی اجازت
کہیں نہیں دیگئی۔ ہمیں اسجگہ اس بحث سے
کوئی مطلب نہیں ہے۔ کہ آیا عموماً توریت
کی کہانیوں میں ایسی ہدایتیں پائی جاتی ہیں
یا نہیں۔ عیسائی پادریوں کے دلوں میں
ایسے شرمناک بے انصافانہ اصول سے نفرت
پیدا ہونا ہی سنسار کی بھلائی کے لیئے کافی
ہے۔ انصاف کا اصول چاہتا ہے کہ پاپی
کو پاپ کا پھل ملے۔ لیکن عیسائی طلاق کا
اصول پاپی کو حیوانی خواہشوں کے پورا
کرنے کا زیادہ تر موقعہ دیتا ہے۔ اور بدکار
عورتوں کو بھلے مانس سماج میں داخل ہونے
کی اجازت دیکر نہیں تو پاپ کی پھیلانے کا زیادہ
موقعہ دیتا ہے۔ اس سے تو اہل اسلام کا اصول
ہی اچھا ہے۔ جو کہ طلاق کے لیئے ایسے
بدمعاشیوں کی ضرورت نہیں سمجھتا اور جنہیں
کہ مرد اور عورت باہمی رضامندی سے ایک
دوسرے کو طلاق دیسکتے ہیں۔

اس بے انصافی سے گھبرا کر یورپ اور امریکہ
کے اکثر واعظ طلاق کے نئے نئے قوانین
گھڑنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ
بعض آزاد منش بیاہ کی بندشوں کو ہی
بالکل جواب دے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ ایک
انگریزی رسالے میں مسٹر جے۔ اے
سیول صاحب اس ساری بے انصافی اور
ظلم کا خاتمہ اسطور پر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر
کوئی عورت یا مرد پہلی بیاہت سے دل لگتا نہ دیکھے
اور طلاق کے واقعات موجود نہ ہوں۔ تو
ایک دوسرے کے ساتھ ہمبستری اور اولاد
پیدا کرنے کا معاہدہ رجسٹری کرا کر تعلق پیدا
کر لے اور انکی رائے ہے۔ کہ ایسا معاہدہ قانوناً
قابل پابندی ہوگا۔ امریکہ کے بہت سے
مصنفوں کی تو رائے ہے کہ مرد اور عورت کے
باہمی تعلق پیدا کرنے میں کسی طرح کی رکاوٹ
نہیں ہونی چاہیئے۔ ایسے حضرات مسئلہ آزاد
محبت کے ماننے والے کہلاتے ہیں۔ میری رائے
میں مسئلے کو بے شرم عشق کہیں تو بیجا نہ
ہوگا۔ آزاد محبت کا تو ایک پاک خیال
ہے۔ اسکو آزاد وحشت البتہ کہہ سکتے ہیں۔
جنوری گزشتہ کے ہی ایک انگریزی اخبار
میں مسٹر بیکٹ صاحب افسوس کرتے ہیں
کہ طلاق کی بندشوں کے باعث بیاہ سے
لوگ متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس دقت
کو رفع کرنے کے لیئے بیکٹ صاحب یہ ایجاد
چاہتے ہیں۔ کہ ہر ایک جوڑہ باہمی معاہدے
سے طلاق کا اختیار حاصل کریں۔ لیکن افسوس
کہ یورپ اور امریکہ کے ودوان انجیل اور توریت
کی بیہودگیوں سے گھبرا کے ہر ایک پرانی
تفتیش کے دشمن بن رہے ہیں۔ مثل مشہور ہے
کہ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک
کر پیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دودھ کا جلا ہوا
اس تحقیقات سے ہی انکار کر دے کہ آیا یہ
ٹھنڈی چھاچھ ہے یا جلتا ہوا دودھ تو وہ عقلمند
نہیں کہلاتا۔ بھارت ورش کے رشیوں کا
دعویٰ ہے۔ کہ مرد اور عورت کے باہمی تعلق
کے اصول کو انہوں نے ویدوں کی ہدایت کی
مدد سے حل کر چھوڑا ہے۔ یہاں دنیاوی
معاہدوں کی زنجیر کو ناکافی سمجھ کر مرد اور
عورت کے تعلق کی بنیاد ہی آتمک اصولوں پر
ڈالی گئی ہے۔ آزاد عشقبازی کی یہاں
گنجائش نہیں ہے۔ جو حیوانی خواہشیں کہ اس
پاک رشتے میں بگاڑ ڈالنے والی ہیں۔ ان کی
بیخکنی برہمچریہ آشرم میں کر کے ہی ایک مرد

نے لائق بزرگ جن کو ہم بس بھی جانتے تھے۔ افسوس
کہ آریہ ورت کی علمی زندگی اپنے بزرگوں کی
ہدایات سے کوسوں دور بھاگی ہوئی ہے۔ ورنہ
پیاسی عیسائی تہذیب بلا رشد اس ویدک کی
شانتی سمندر سے اپنی پیاس بجھانے کو تیار ہوتی۔

اُپدیش (مقصد) کی بزرگی میں پھنسکر اکثر انسان

ذریعوں کی ناپاکی کو بھول جاتے ہیں میرے
ہموطنوں میں بھی اس قسم کے اکثر دیش بھگت
موجود ہیں جو کہ ناپاک ذریعے استعمال کرتے
ہوئے اعتراض کرنے پر یہ مختصر جواب دے
بیٹھتے ہیں۔ ہم خواہ کیسے ہی ناپاک ذریعے
استعمال کر رہے ہوں لیکن ہمارا مقصد تو اعلیٰ
ہے" افسوس کہ اس قسم کے خیالات کی موجودہ
یوروپ دیش کے خاص خاص بڑے آدمیوں
کی سوجھ عریاں ہیں - اور اسی وجہ سے میرے
ہموطن ابھی بھیانک حالت کو دیکھ نہیں سکتے
لیکن یاد رہے کہ مقصد خواہ کیسا ہی اعلیٰ تو
پاک ہو ناپاک ذریعہ استعمال کرتے کرتے اُس
مقصد تک پہونچنے والا انسان اُسکی پاکیزگی
اور خوبی کو محسوس کرنے کے قابل نہیں رہتا
گویا منزل مقصود تک پہونچنے سے پیشتر ہی ایسے
آدمی کے تمام اعلیٰ خیالات مٹ جاتے ہیں۔ ایک
مسافر ریل پر سوار ہونے کے لئے جاتا ہے۔
سڑک شاہی کی دوری سے گھبرا کر ریل کی
سڑک کاٹکر جانا چاہتا ہے۔ اسطور پر بظاہر
ممکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ جلد اسٹیشن پر پہونچ
جاویگا لیکن سڑک ابھی پر پہنچتے ہی دوسری
گاڑی ان پہونچتی ہے۔ مسافر وہیں کٹ کر رہ
کہاں رہتا ہے۔ یہی حالت اس سنسار کی ہے
منزل مقصود کے ریلوے اسٹیشن پر لائن کاٹ
کر پہونچنے کی کوشش کرنے والے اسی طرح
اپنے آپکے دو ٹکڑے کرا لیتے ہیں۔ پھر منزل
مقصود تک اگر پہونچے بھی تو وہ آتما کہاں!

ملتان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی
سے سماپت ہوا - وید پرچار فنڈ کے لئے ایکہزار
پچاس روپیہ نقد اور وعدہ ملاکر ہوا۔ مفصل
حالات آئندہ درج ہونگے۔

پٹیالہ - آب ہوا کے لئے میں باہر گیا ہوا
تھا - واپس آنکر معلوم ہوا کہ میری نسبت بہت
سی غلط افواہیں دوابہ ہائی سکول کے متعلق
اڑائی جا رہی ہیں - اور ساتھ ہی اسکے یہ
بھی معلوم ہوا کہ اخباروں میں غلط بیانی کے
ذریعے پبلک کو آریہ سماج جالندھر سے بدظن
کرنے کی کوشش ہو رہی ہے - اس ہفتہ
میں وقت نہیں ملیگا۔ ہفتہ آئندہ بشرط
صحت صرف غلط بیانیوں کا جواب دونگا۔

کنیا مہا ودیالہ و کنیا پاٹھشالا جالندھر کا سماچار

(۱) کنیا پاٹشالا کے تقسیم انعام کا سالانہ جلسہ ۱۵
اپریل کو ہوگا جس پر شلوں سے سہایتا کی بڑی
پرارتھنا ہے۔

(۲) چودھری بھاگ مل صاحب نے کنیا مہاودیالہ
کو جو مکان دان دیا ہے - وہ جالندھر میں
[illegible] ہی مسجد ہے۔
تھا پلان - محلہ پوریاں - محلہ قلعہ اور محلہ چوڑیاں
کے سرے پر ہے۔ آشا ہے کہ جس طرح سے
چودھری صاحب نے اپنی فیاضی سے کنیا مہاودیالہ
کی بڑی بھاری ضرورت کو دور کیا ہے ہمارے
سہایک دل کھولکر مہاودیالہ کے لئے عمدہ
مکان بنا دینے میں ہر طرح سے پورشارتھ
کرینگے۔

(۳) لالہ چمن لال جی کی کنیا دیوی بائی (پانچ
شرینی) ۳۰ ماہ مارچ کو پاٹھشالا سے وداع ہوکر
گھر کو گئی - دیوی بائی قریبا تین سال جالندھر
میں رہی - اور بڑی سوشیلا کنیا تھی۔ رخصت
ہونے کے سمے پاٹشالا کی سب کنیائیں قطار باندھکر
کھڑی ہوئیں - پہلے بچھڑنے کا گیت گایا گیا
گیت گاتی ہوئیں سب کنیائیں رو رہی تھیں
دیوی بائی تو اپنی دھرم بہنوں سے بچھڑنے
کے خیال سے ایسا رو رہی تھی - کہ سگی بہنیں
سگی بہنوں سے وداع ہونے کے وقت بھی
نہیں روتیں - پھر پنڈت [illegible] ناتھ جی نے
کنیا کو کچھ چھوٹا سا اپدیش دیا - اسکے بعد
دیوی ایک ایک ادھیاپکہ - ادھیاپک سے
ہاتھ جوڑکر آشیرباد چاہنے کے لئے ملی -
سب نے آشیرباد دیا پشچات ایک ایک کنیا
سے پریم پوربک مل کر دیوی نے سب سے
رخصت چاہی - یدپی بچھڑنے کا سمے ایسا تھا کہ
دیکھا نہیں جاتا تھا کنتو کنیاؤں کا پرسپر پریم
دیکھ کر چت پرسن بھی ہوتا تھا - شام کو بہت
سی کنیائیں پربندھ کرتا اور استری سماج کی
کئی استریاں دیوی کو اسٹیشن پر چھوڑنے
گئیں - دیوی کو آخری اپدیش یہ دیا گیا
تم ہماری [illegible] گود میں کھیلی ہو - تم کو

ہم نے گیان کی دودھ سے پالا ہے۔ ہم آشیرباد دیتی ہیں۔ کہ تمہارا شریر پُشٹ یا سچل ہو۔ اور جس پاٹشالا میں تم نے شکشا پراپت کی ہے تم اپنے اُتم سچار سے اُسکے یش کو سدیو بڑھاتی رہو"۔

(۴) لالہ فتح چند جی اسسٹنٹ انسپکٹر اسکولات نے پنجاب کی رپورٹ کے مطالعہ پر مہاودیالہ کو دس روپیہ دان کیے ہیں۔

(۵) جلال آباد کے دھرماتما آریہ پرش دھنیہ واد یوگ ہیں۔ جنہوں نے ایک سنسکار پر تین روپیہ مہاودیالہ کو دان کیے۔

(۶) النام فنڈ کے لیے قریبًا ۵۰ اب تک جمع ہو گئے ہیں۔ ابھی اور ضرورت ہے۔

(۷) لالہ مدن گوپال جی وکیل جالندھر نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں دو روپیہ کنیا مہاودیالہ کو دان کیے۔

(۸) سردار جیوا سنگھ جی ضلعدار کیر والا نے کنیا آشرم کے لیے ۵ آسن (غالیچہ) بھیجے ہیں۔

(۹) بابو سنت سنگھ جی اوورسیر نے اپنی ہرم بھینی کو شکشا پراپت کرانے کے لیے کنیا آشرم میں داخل کیا ہے۔ دانوں میں سنت سنگھ جی کا یہ اُپکار اتینت سراہنی ہے۔

(۱۰) آشرم باسی سب کنیائیں کشل پوربک شکشا پراپت کر رہی ہیں۔

(۱۱) پاٹشالا میں زبان دانی سکھلانے کے لیے بہت سی نئی کھیلیں جاری کی گئی ہیں۔ جس سے بہت لابھ ہونے کی آشا ہے۔

(۱۲) استری سماج کی طرف سے پاٹشالا میں باریک سوت کی ایک نمائش ہونیوالی ہے اب تک ۸۰ کنیا و استریوں نے اپنا سوت جمع کیا ہے۔ انمیں سے بعض کا تو ایسا باریک اور نرم سوت ہے کہ کلا کو بھی مات کرتا ہے۔ استری سماج جالندھر کا یہ کام ستّو میں بہت پرشنسی ہے۔

(۱۳) بالا سماج نیم پوربک کام کر رہا ہے۔ استری سماج بھی نیم انوسار لگتا ہے۔ (دیوراج)

لوکل

سنیچر کو ینگ مین ایسوسی ایشن کا جلسہ بدستور ہوا۔ لالہ جمنا داس صاحب پریزیڈنٹ کا کام کرتے رہے۔ مضمون زیر بحث "آیا جیو خود مختار ہے یا مجبور ہے" ارتھات جتنے کام دنیا میں ہوتے ہیں۔ وہ پرمیشور کی مرضی سے ہوتے ہیں یا جیو اپنی خواہش کے مطابق کرتا ہے۔ پہلے کی نسبت شروتاگن دو گنے سے زیادہ تھے اور بحث نہایت دلچسپی سے ہوتی رہی۔ امید ہے۔ کہ ادھیکاری سماج پچھلے ہفتہ کی طرح حاضر جلسہ ہوتے رہینگے۔ آئندہ جلسہ کے واسطے مضمون "کیا تھوڑی عمر ہونا اچھا ہے یا چرکال تک جینا"۔ آتوار کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں پنڈت سری پت جی کی پرارتھنا کے پیچھے بھگت رام ودیارتھی نے پرشن اوپنشد میں سے کتھا کی۔ بعد ازاں لالہ دیوراج جی نے "کنیا مہاودیالہ اور اُسکے مقاصد" پر لکچر دیا۔ شہر کے اکثر اصحاب معمول سے کئی درجہ زیادہ تشریف لائے تھے۔ آخر میں چودھری جی کا جنہوں نے تقریباً پانچ ہزار کی قیمت کا مکان مہاودیالہ کے واسطے دان دیا ہے۔ شکریہ ادا کیا گیا۔ اور چند دیگر صاحبان کی طرف سے بھی انکی تائید کیگئی۔ جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

منگل وار کو بالا آریہ سماج اور [illegible] استری سماج کا جلسہ بدستور ہوا۔

پچھلے شکروار ۱۰ چیت کو دوآبہ ہائی سکول میں لالہ کانشی ناتھ بی اے اور لالہ بھورام بی اے جی کے لکچر ہوئے۔ اُنمیں تقریبًا چار سو سے زیادہ تھی۔ لکچر میں سکول کے فائدہ اور مقاصد سنائے گئے۔ لکچر میں ۱۲۵ لڑکے درج رجسٹر سنائے گئے۔ دوسرے روز سے لڑکوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ حتے کہ ۲۰ اپریل ۱۸۹۶ء کو ۳۰۰ کا نمبر رجسٹر میں آچکا تھا۔ یکم اپریل ۱۸۹۶ء کو سبحان علی صاحب کا انسانی جسم کے اسرار پر لکچر ہوا۔ اس جلسہ کے سبھاپتی پنڈت گنگا ... صاحب ڈاکٹر ریاست بہاولپور تھے۔ بعد ازاں لالہ بھورام جی ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول نے کالج کے کھولنے کی خوشخبری بیان کی۔ شروتاگن ۳۰۰ تین سو سے زیادہ تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے سرل اردو میں صاف صاف سمجھانے کی کوشش کی۔ تقریبًا ہر ایک کو اُنکے الفاظ سمجھ آتے تھے۔ بعد ازاں ڈاکٹر صاحب کا شکریہ کرکے جلسہ برخاست ہوا۔

ہوشیارپور سجوارہ میں کنیا مہاودیالہ کے قریبًا ۵۰ روپیہ چندہ ہوا۔ مفصل آئندہ ہفتہ دیا جاویگا۔

آریہ سماجک جلسے

ودیا نگر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ اپریل ۱۸۹۶ء اور مصطفیٰ آباد ضلع انبالہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۰ و ۱۱ اپریل ۱۸۹۶ء ہونگے۔

نوٹ

ہوشیار پور میں کنیا مہاودیالہ کے مشن کو غیر معمولی کامیابی صرف چند مستعد اور پروپکاری صاحبان کی مدد سے ہوئی۔ لالہ شام داس صاحب وکیل اور چودھری رامچند رجی کی کوششیں خاص تعریف کے قابل ہیں۔ جنہوں نے کہ خود معقول رقم عطا کرنے کے علاوہ بھکشا مانگنے میں سہولیت سے ڈیپوٹیشن کا حوصلہ

ہوتے۔ اور ایک
کرنے اور قواعد
کے لیے مقرر ہو
و نیز سے لالہ شر
یسیڈر صاحبان
کے صحن میں
لوگ آریہ
ہمیشہ